دیباچہ

سوانح عمری حضرت علیا ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصر ہند باالقابہا - اور عالیجناب پرنس کونسورٹ البرٹ

ملکہ معظمہ سے دو طرح کے کام تعلق رکھتے ہین. ایک وہ ہین جو اُنکی خاص ذات والا صفات سے
تعلق رکھتے ہین. دوسرے وہ ہین جو اُنکے عہد سلطنت سے تعلق رکھتے ہین ہمنے اس سوانح عمری مین
صرف اُن کے وہ کام بیان کیے ہین جو خاص اُنکی خاص ذات ملکی صفات سے تعلق رکھتے تھے! ور اسی
طرح اُنکے عالی جناب شوہر شہزادہ البرٹ کی خاص ذات خجستہ آیات کے حالات بیان کئے ہین.
ان مضامین کو ہم نے زیادہ تر حضرت علیا کی خود تصنیفات سے اور جنرل گرے کی ارلی ایرس
اوف پرنس کونسورٹ اور سر تھیوڈور مارٹن کی لائف آف پرنس کونسورٹ سے اخذ کیے ہین
یہ آخر دو کتابین جناب ملکہ معظمہ نے خود اپنے شوہر عالی تبار کے حالات مین فضلائے کبار سے
تصنیف کرائی ہین. اِنکے سوائے ہمارے مطالعہ مین مضامین مذکورہ کے استنباط کرنیکے لیئے
سڈنی لی کی بائی اوگریفی وکٹوریا - اور گریویل میموئرس (۱۸۱۷ — ۱۸۶۰ع) مسس اولی فنٹ اور مسس لائف
وکٹوریا - غرض اور بہت سی مشہور کتابین تھین. جنسے ہم نے ملکہ معظمہ کی خاص ذات ملکی صفات
کے حالات روز ولادت سے یوم وفات تک اخذ کرکے لکھے ہین جن کی فہرست ذیل مین

محمد ذکاء اللہ دہلوی
المخاطب بہ شمس العلماء خان بہادر

فہرست مضامین

باب اول ۱-۲۰

نسب وولادت

باب دوم ۲۰-۴۴

شہزادی کا بچپن

باب نہم ۱۶۶-۱۹۲

قرابت نسبت

باب دہم ۱۹۲-۲۲۲

شادی کا بیان و میلبورن کی وزارت

باب یازدہم ۲۲۲-۲۴۷

سنہ ۱۸۴۰ء۔ سال اول کدخدائی

شہزادہ کا منصب۔ شہزادہ کے ملازمین خانگی کا تقرر۔ شہزادہ کے پریسیڈنٹ ہونے کا فیصلہ۔ ملکہ معظمہ کا طرفداری سے باز رہنا۔ ونڈسر مین عالی جناب و حضرت علیا کی ماندبود کا طریقہ۔ حضرت علیا کا ونڈسر مین جانا اور عالیجناب کا گھوڑے پر سے گرنا۔ حضرت علیا کی والدہ ماجدہ کا جدا ہونا۔ سالگرہ حضرت علیا۔ عالی جناب کا قدیمی علم موسیقی کی منڈلی کا ڈائرکٹر مقرر ہونا۔

بھائیون کا جدا ہونا۔ ونڈسر و کلیرمونٹ مین رہنے کی محبت۔ اول دفعہ عالی جناب کی انسانی ہمدردی کا اظہار خط بنام ڈیوک کوبرگ قصر بکنگھم ۴ جون سنہ ۱۸۴۰ء۔ حضرت علیا پر اوکسفورڈ کا تپنچے چلانا۔ خط بنام بیوہ ڈچس گوتھا۔ قصر بکنگھم ۱۱ جون سنہ ۱۸۴۰ء۔ اوکسفورڈ مجرم کی روبکاری۔ سال اول کی روزانہ گزراوقات عالیجناب شہزادہ کا نائب السلطنت مقرر ہونا۔ عالی جناب کے اوصاف جمیلہ۔ عالی جناب کے خطوط باپ اور نانی کے نام سالگرہ ہونیکے باب مین۔ شہر لنڈن کے باشندون کو جو حقوق آزادی حاصل ہین انکا عالیجناب کو حاصل ہونا۔ عالی جناب کا قانونی مطالعہ۔ عالیجناب کا پرائوی کونسل کا ممبر ہونا۔ مشکوسے محلے مین شہزادی کا پیدا ہونا۔ ایک لڑکے کا محل مین پکڑا جانا۔ بڑا دن ۔

باب دوازدہم ۲۴۷—۲۵۳

سنہ ۱۸۴۱ء

پارلیمنٹ کا کھلنا۔ عالی جناب کا ایک حادثہ ناگہانی سے بچنا۔ شہزادی جو پیدا ہوئی اسکا اصطباغ پانا۔ مجالس رقص سردمین ملکہ معظمہ اور عالی جناب البرٹ کے شریک ہونے کا نیک اثر۔ پارلیمنٹ کا بدلا جانا۔ پولیٹکل تردوات۔ ملکہ معظمہ پر پردیسی معاملات اور شہزادہ اور پردیسی پولیسی۔ لارڈ پامرسٹون غوزین اوفس مین پامرسٹون اور تمنت سلطنت۔ پامرسٹون کے فتح نمایان کے کام۔ میلبورن کی وزارت کا ضعف۔ میل بورن کی شکست مئی سنہ ۱۸۴۱ء۔ ملکہ معظمہ کا اوکسفورڈ مین انتخاب مین وگ کی شکست۔

باب سیزدہم ۲۵۳—۳۲۱

سر روبرٹ پیل کا انتظام

ملکہ معظمہ سے پنج ـ پیل کا وزارت قبول کرنا ـ ملکہ معظمہ اور پیل کے درمیان تپاک کی باتین ـ ٹوری کے ساتھ ملکہ کا برتاؤ بدلنا ـ ولادت شہزادہ ویلز ۹ ـ نومبر ۱۸۴۱ع ـ شہزادہ کو خطاب کا ملنا ـ شہزادہ کا اصطباغ ـ شہزادہ کا انگلستان مین آنا ـ اور پارلیمنٹ مین جانا ـ ملکہ معظمہ کا اپنے اوپر آپ ٹیکس لگانا ـ رعایا کے مصائب دور کرنے کے اسباب ـ شہزادہ آیرنسٹ برادر عالی جناب کی شادی کی نوید ـ عوام مین اہل جرمن کے غالب ہونے سے خوف کا پیدا ہونا ـ ریلون کا داخل ہونا ـ جون مین ملکہ معظمہ کا ریل مین اول سفر کرنا ـ ملکہ معظمہ کے قتل کے لیئے دوسری دفعہ کوشش کا ہونا ـ مجرم کی روبکاری ـ اور ملکہ معظمہ پر تیسری دفعہ حملہ ـ مینڈلسن سہن کا محل شاہی مین آنا مینڈلسن سہن کی رخصت ـ ملکہ معظمہ کا اپنے ملکون مین سیر کرنا ـ بلجیم مین ملکہ معظمہ کا سیر کرنے کا ارادہ ـ پارلیمنٹ بند کرنے کا ملکہ معظمہ کا سپیچ ـ سکوٹ لینڈ کی سیر کو ملکہ معظمہ کا تشریف لیجانا ـ عالی جناب البرٹ کا امورات سلطنت مین منصب پانا ـ اور محنت کرنا ـ ملکہ معظمہ اور پیل ـ سکوٹش چرچ مین رخنہ اندازی ـ اڈورڈ ڈرائی منڈ کا قتل ـ ملکہ معظمہ اور لارڈ ایبرڈین ـ عالیجناب البرٹ پارلیمنٹ کا کھلنا ـ ولادت دختر اور اسکا اصطباغ ـ کیمبرج کے ڈیوک کی بیٹی کی شادی ـ ملکہ معظمہ کا فارغ البالی سے زندگی کرنا ـ عالیجناب کی سالگرہ و بحری سفر ـ ملکہ معظمہ کا سفر فرانس مین ـ سوال تقرر ایجنسی ـ فرانس کے جانے کی واقعات کی دلچسپیان ـ بلجیم اور کیمبرج کی سیر ـ عالیجناب کا برمنگھم مین جانا ـ ونڈسر مین فارم کا نمونہ ـ ملکہ معظمہ کے گہر کی خوشیان اور انکے بچون کی ذہانت کی باتین ـ عجیب آدمیون سے ملکہ معظمہ کی ملاقات ـ ایک حادثہ ناگہانی سے بچنا ـ عالیجناب کے باپ کی وفات ـ پرنس البرٹ کا وطن جانا ـ خانہ داری کی اصلاحین ـ سالگرہ کیلیئے تصویرین ـ انگلینڈ مین ملکہ معظمہ کی ملاقات کے لیئے سیکس و شہنشاہ روس کا آنا ـ آیرلینڈ ۱۸۳۵ع سے ۱۸۴۴ع تک پولیٹکل معاملات و آیرلینڈ کی یونین اور ملکہ معظمہ ـ ملکہ معظمہ اور پارلیمنٹ کی رنجشین ـ پیل کا استعفا دینے کی دہمکی ـ فورین یعنے غیر ملکون کے معاملات ـ شہزادہ الفرڈ کا پیدا ہونا ـ پرنس البرٹ کے کتنے کا مرنا ـ سکوٹ لینڈ مین ملکہ معظمہ کا دوبارہ جانا ـ شاہ فرانس کا انگلینڈ مین آنا ـ عالی جناب کی نسبت شاہ فرانس کی رائے ـ ملکہ معظمہ کی کفایت شعاری کا حسن انتظام ـ ملکہ معظمہ کی سیر بحری ـ رویال اکسچینج کی نئی عمارت کا کہولنا ۱۸۴۵ع اوسبورن کا خریدنا ـ اور اسکا آراستہ کرنا ـ ملکہ معظمہ کی ملاقاتین +

باب چہاردہم ـ ۳۱۲ ــــ ۳۳۱

ملکہ معظمہ اور آزادی تجارت

پارلیمنٹ کا اجلاس سنہ ۱۸۴۶ء۔ ملکہ معظمہ کا اجلاس۔ کورٹ کی دعوتون کے جلسے۔ پرنس البرٹ کے کنگ کونسوٹ اور کمانڈر انچیف ہونے کی شہرتین۔ بلجیم اور پروشا مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کے تشریف لیجانا۔ سالگرہ پرنس البرٹ۔ لوئی فلپ شاہ فرانس سے دوسری ملاقات۔ ملکہ معظمہ کی خوشی کوبرگ کی سیر سے۔ پرنس البرٹ کے فارم ٹیکس لگنا۔ اوسبورن کا نیا گھر۔ ولادت دختر۔ ابراہیم خدیو مصر کا انگلستان مین آنا۔ پیل اور قوانین غلہ۔ پیل کو ملکہ معظمہ کا سہارا دینا۔ پیل کا استعفا۔ لارڈ جان رسل کا بلایا جانا۔ لارڈ جان کے ساتھ گفتگو اور لارڈ پامرسٹن کا خوف ملکہ معظمہ کو۔ لارڈ جان کی ہٹین اور ضدین۔ لارڈ جان کی مشکلات۔ پیل کا دوبارہ صاحب اختیار ہونا۔ ملکہ معظمہ کا پیل کا معاون ہونا۔ پیل کی مشکلات پر ملکہ معظمہ کا افسوس۔ پیل کی شکست۔ ملکہ معظمہ کی آزادی تجارت کے لیئے گرمجوشی۔ پارلیمنٹ کا بدلنا۔ بیٹی کا اصطباغ۔ شہر کا سفر۔ ملکہ معظمہ کے دو بحری سفر لوہے کی کانون کا ملاحظہ۔ ملکہ معظمہ کا اپنے بچون کو پڑھانا۔ اوسبورن مین نئے محل بنجانے کی شادی ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی نسبت بیرن سٹوک میر کی راے ؞

باب سیزدہم (پانزدہم چاہیئے) ۳۳۱ - ۳۴۰

سپین کی شادیان

لارڈ جان کی اول وزارت جولائی سنہ ۱۸۴۶ء۔ لارڈ جان کے شرکا و مصاحبین۔ پامرسٹن کے سبب سے مشکلات کا پیش آنا۔ سپین کی شادیان۔ شادیون کے عہد و پیمان۔ ملکہ کرسٹینیا کی مداخلت۔ خاندان کا ونڈسر مین جمع ہونا۔ پامرسٹن کا بیس پہسا مراسلہ۔ فرانسیسیون کا عوض لینا۔ اور اُن کی عہد شکنی۔ ملکہ معظمہ کا غصہ۔ پبلک کی برانگیختگی۔ پرنس البرٹ کا خط اپنے بھائی کے نام۔ ملکہ معظمہ کا خط شاہ روس کو عہد شکنی کا الزام۔ ملاقاتین ؞

باب چہاردہم (شانزدہم چاہیئے) ۳۵۵ - ۴۱۹

انقلاب کا سال سنہ ۱۸۴۸ء

پارلیمنٹ کا اجلاس سنہ ۱۸۴۷ء۔ حضرت علیا کی لطیفہ سنجی۔ کیمبرج مین حضرت علیا کا قدم رنجہ فرمانا۔ پرنس البرٹ کا

یونیورسٹی کا چانسلر مقرر ہونا۔ لوئی فلپ شاہ فرانس کا تخت سے معزول ہونا۔ اور ملکہ معظمہ کا اُس سے متاثر ہونا۔ شاہ معزول سے جو ملکہ معظمہ نے مدارات کی جرمنی مین انقلاب۔ ملکہ معظمہ کے انتظامات کے کام ۱۸۴۸ء۔ انگلستان کی حالت۔ ولادت دختر۔ امن و عافیت کی بحالی۔ ملکہ معظمہ کا خط شاہ لیوپولڈ کے نام۔ یورک کی زراعت کی نمایش مین پرنس البرٹ کا جانا۔ پارلیمنٹ کا بند ہونا۔

باب پانزدہم (ہفتدہم چاہیئے) ۳۵۵ — ۴۱۹

ملکہ معظمہ کے امور خانگی اور تفریحات و متفرقات

بالمورل مین ملکہ معظمہ کا جانا۔ پرنس البرٹ و یونیورسٹی۔ لارڈ میلبورن اور جان ہیٹنگ کی وفات متفرقات مدبران ملکی۔ لارڈ بروہم۔ لارڈ لنڈہرسٹ۔ نئی گورنمنٹ اور نامور ممبرون کے نام جہالت کے سبب سے ملکہ معظمہ کی نسبت بدظنی۔ اوٹوم اور اُسکے مرید۔ چارٹسٹ کے عرائض۔ چارٹزم کی اصل۔ فروسٹ کی فتنہ انگیزی۔ آئرلینڈ کا قحط۔ چارٹسٹ کی مفسدہ پردازی کا دوبارہ زندہ ہونا۔ ۱۸۴۹ء کے حالات۔ ملکہ معظمہ پر تپنچہ چلنا۔ فرزندان شاہی کی تعلیم۔ ملکہ معظمہ کا آئرلینڈ مین قدم رنجہ فرمانا۔ بالمورل مین حضرت علیا کی تشریف آوری۔ آئرلینڈ مین کوئین یونیورسٹی کا مقرر ہونا۔ بالمورل کا حال۔ گریٹ اگزہبیشن یعنی نمایش اعظم کی تجاویز۔ غریب اہل حرفہ و پیشہ ورون کی آسایش و آرام کیطرف پرنس البرٹ کا متوجہ ہونا۔ مسٹر اینسن کی وفات۔ کول اسٹیپنچ کے کھولنے کی رسم۔ بیوہ ملکہ ایڈیلیڈ کی وفات ۱۸۵۰ء۔ پرنس البرٹ کی حالت۔ نمایش اعظم کی تیاریان۔ پرنس البرٹ کی تقریر۔ حضرت علیا کا ونڈسر مین قدم رنجہ فرمانا۔ ڈیوک ولنگٹن کا پرنس البرٹ کے لیئے عہدہ کمانڈر انچیف کا پیش کرنا۔ ملکہ معظمہ کے ہان فرزند ارجمند کا پیدا ہونا۔ ملکہ معظمہ پر لفٹننٹ پیٹ کا چھڑی مارنا۔ حضرت علیا کا لنڈن مین رونق افروز ہونا۔ سر رابرٹ پیل اور پرنس البرٹ۔ حضرت علیا اور پرنس البرٹ کے عزیزون کے مرنے کا سوگ و ماتم نمایش اعظم۔

باب ہفتدہم (نوزدہم چاہیئے) ۴۱۹ — ۴۹۰

بادشاہ اور فورین منسٹر کے متعلقات و نمایش اعظم

لارڈ پامرسٹن کا کام فورین سکرٹری کا۔ لارڈ پامرسٹن کے سبب سے مشکلات کا واقع ہونا۔ یادداشت ملکہ معظمہ اوسبورن ۲۔ اگست ۱۸۵۰ء۔ پرنس البرٹ کی یادداشت۔ اوسبورن سے سفر۔ شہنشاہ فرانس لوئی فلپ کا انتقال۔ بالمورل

پرنس البرٹ کا خط سٹوک میئر کے نام - بیئر خانہ مین جنرل ہنیاڈ پر حملہ کا ہونا - پرنس کا خط سوتیلی ماں کے نام
پرنس کا خط سٹوک میئر کے نام - ملکہ بلجیم کی وفات - انگلستان مین پوپ کے حکومت جمانا سنہ ۱۸۵۱ع ملکہ معظمہ کا
اوسبورن مین رونق افروز ہونا - نمایش اعظم کے انتظامات اور اُسکی ترتیب - کرنیل سب تھورپ - بڈھے بیل
کا ڈرانا - اور نمایش کے لیئے مزاحمتون کا پیش آنا - غیر سلطنتون کے سفیرون کا ملکہ معظمہ کے روبرو اپنے ایڈریس
پیش کرنے سے انکار کرنا - کرسٹل پیلیس (قصر بلورین) ملکہ معظمہ کا نمایش مین تشریف لانا - نمایش کا اثر نمایش
اعظم کے افتتاح کا بیان جو ملکہ معظمہ نے لکھا ہے - نمایشگاہ کا کھلنا - شہزادہ آرتھر کی سالگرہ - مبارکباد رائل
اکیڈمی (اکاڈیمی) مین پرنس کا سپیچ - اشاعت انجیل کی سوسایٹی مین پرنس البرٹ کا پریسیڈنٹ ہونا - اس باب
مین لارڈ جان رسل اور ملکہ معظمہ کی خط و کتابت - برٹش ایسوسی ایشن مین پرنس البرٹ کا جانا - نمایشگاہ کے کمشنرون
کی مجلس مین پرنس کا میر مجلس ہونا - نمایشگاہ اعظم کی کامیابی کا جلسہ - نمایشگاہ مین حضرت علیا کا قدم رنجہ فرمانا
فرانسیسیون کی نمایشگاہ کے کمشنرون کا دعوت کرنا - نمایش کے زر فاضلات کے خرچ کرنے کی تجویز - پرنس کا
خط سٹوک میئر کے نام - شاہانہ سفر - لارڈ پامرسٹن فورین سکرٹری کی برخاستگی - بادشاہ ہینوور کی وفات دنیا
کا میلہ دعوت مصالحت - لڑائیون کے بیجا خوف و دہشت - نمایش کی بچت سے جائداد کا خریدنا - فرانس کی حملہ آوری
کا خوف اور سپاہ محافظ کا اضافہ اور وزارت کا مبادلہ - ملکہ معظمہ کی سالگرہ - ملکہ معظمہ اور شاہ لیوپولڈ کی
خط و کتابت - ملکہ معظمہ کے خالو کا مرنا اور پارلیمنٹ کا بند ہونا - ملکہ معظمہ کا سفر بلجیم - ڈچ فارم کا بیان جو ملکہ
معظمہ نے خود تحریر کیا ہے - شاہ لیوپولڈ اور ملکہ معظمہ کی خط و کتابت - بالموریل - مسٹر نیلڈ کا اپنے وصیت نامے
مین سارے مال کا وارث ملکہ معظمہ کو لکھنا - ڈیوک ولنگٹن کی وفات - سپاہ مین نئے افسرون کا مقرر ہونا
ڈیوک ولنگٹن کے خصائل - سٹوک میئر کے خط کا جواب جو پرنس نے لکھا - ڈیوک ولنگٹن کی تجہیز و تکفین حضرت
علیا کی سفر سے مراجعت - ملکہ معظمہ کے نام اُنکی ایمیلی بہن کا خط - پرنس البرٹ کی سیرت و عادت - ڈیوک
ولنگٹن کی سیرت کی نسبت بڑے بڑے مدبران ملکی کی رائین - نئی پارلیمنٹ - پرنس کا تصاویر و نقشون کھدی
یا گدی ہوئی تصویرون کا جمع کرنا - ونڈسر کیسل مین آگ لگنا - انگلینڈ مین جلاوطنون کے پناہ گزینون کے ہونے
سے تکلیفات - فرزند ارجمند کی ولادت - چوبہم مین کیمپ جس مین مصنوعی جنگ ہوئی - پرنس کا خط بنام
بیرن سٹوک میئر - پرنس کا دوسرا خط بنام بیرن سٹوک میئر - بیرن سٹوک کا خط بنام پرنس البرٹ - ملکہ معظمہ
کا آئرلینڈ جانا اور نمایش کا کھولنا - پرنس البرٹ کی نسبت گپین *

سنہ ۱۸۵۴ء ۴۹۰ - ۵۱۶

پرنس پر تہمتین اور حملہ ون کے حملے۔ اور اُنکے باب مین خط و کتابت۔ ملکہ معظمہ و پرنس کے خطوط بنام بیرن سٹوک میئر ملکہ معظمہ کی کدخدائی چودھوین سالگرہ۔ پرنس کی نسبت جمہور کے خیالات کا بدلنا۔ اور مشکلات کا آسان ہونا۔ ملکہ معظمہ کے مشکوے میلے مین نوشیان۔ ملکہ معظمہ کا اُس سپاہ کا معائنہ فرمانا جو جنگ کے لیئے روانہ ہوئی ملکہ معظمہ کا بجرہ مین بیٹھکر جہازون کے بیڑون کی روانگی کا ملاحظہ فرمانا۔ واتعظین ڈچن کے باب مین پرنس کا سپیچ۔ ایک جہاز کا نام رائل البرٹ رکھا جانا۔ پرنس کے اشغال کثیر۔ سفیر فرانس کی دعوت۔ ملکہ معظمہ کی سالگرہ۔ ٹرینٹی ہوس کے ڈنر مین پرنس کا اسپیچ۔ پرنس البرٹ اور بیرن سٹوک میئر کی خط و کتابت۔ شہنشاہ فرانس کی ملاقات کے لیئے پرنس کا جانا اور پرنس ملکہ کی خط و کتابت۔ پرنس کی یادداشت جو اُسنے اپنی اور شہنشاہ فرانس کی ملاقات کی لکھی ہے۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کی تشریف آوری۔ ملکہ معظمہ کے خطوط سپاہ کی ہمدردی کے بارے مین۔ اُن سپاہیون کی بیواؤن کے یتیمون کے لیئے چندہ جمع ہونا جو جنگ کریمیا مین مارے گئے۔ اور عورتون کا تیمار دار ہونا +

سنہ ۱۸۵۵ء ۵۱۶ — ۵۴۵

سپاہ جو جنگ کریمیا مین گئی تھی اُسکی نورجز کی مبارکبادی پارلیمینٹ کا دوبارہ جمع ہونا۔ ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ اور پرنس البرٹ۔ لارڈ روس کی ملاقات۔ ملکہ معظمہ کا رجمنٹون کے لیئے اسپتال بنانا۔ انگلستان مین شہنشاہ نپولین کا آنا۔ سپاہ کو ملکہ معظمہ کا تمغے تقسیم کرنا۔ ملکہ معظمہ کی سالگرہ۔ ملکہ معظمہ کا لیڈی ریگلین کو تعزیت نامہ لکھنا ملکہ معظمہ کی سپیچ پارلیمینٹ مین۔ پرنس کا خط سٹوک میئر کے نام۔ ملکہ معظمہ کا پیرس مین سیر کے لیئے جانا۔ ملکہ معظمہ کی مراجعت او سبورن مین۔ نپولین سوم کے خصائل۔ شہنشاہ کا خط پرنس البرٹ کے نام۔ بالمورل کا نیا محل شہزادی وکٹوریا کی قرابت نسبت۔ البرٹ کی علالت۔ شہزادی وکٹوریا کی قرابت نسبت کی باتین۔ ملکہ معظمہ کا ونڈسر مین آنا اور اُنکے بھائی کی علالت۔ برمنگھم و نڈلینڈ کی انسٹی ٹیوشن مین پرنس کا ایڈریس دینا شاہ سارڈینیا کا انگلینڈ مین آنا +

سنہ ۱۸۵۶ء ۵۴۵ — ۵۵۵

لارڈ کلیر ڈون کو ملکہ معظمہ کا تعزیت نامہ لکھنا۔ ملکہ معظمہ کا پارلیمنٹ کا کھولنا۔ شہنشاہ فرانس کے بیٹا پیدا ہونا شہزادہ کے کونفرمیشن کی رسم (عیسائی بنانے کی ریت) صلح نامہ کی خبر کا آنا۔ ملکہ معظمہ کا جنگی اسپتالون کا ملاحظہ فرمانا۔ ملکہ معظمہ کا ایلڈر شوٹ کے کیمپ مین سپاہ کا ملاحظہ فرمانا۔ سپیٹ ہیڈ مین بیڑے کا ملاحظہ فرمانا۔ نٹ لی کے جنگی اسپتال کی بنیاد کا پتھر رکھنا۔ بیرن سٹوک میر کی بیٹی کا مرنا۔ شہزادی وکٹوریا کا ہاتھ جلنا۔ ملکہ معظمہ کا سپیچ ایلڈر شوٹ مین۔ پروشا کے بادشاہ کا انگلینڈ مین آنا۔ بالمورل مین اولیائے دولت کا جانا اور مس فلورنس نائٹ انگیل کا آنا۔ ملکہ معظمہ کی مراجعت ونڈسر مین۔ ملکہ معظمہ کے سوتیلے بھائی کی وفات یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کا ایک تحفہ ملکہ معظمہ کو بھیجنا۔ پرنس کی توجہ سپاہ کے افسرون کی تعلیم کی طرف ہو۔

سنہ ۱۸۵۷ع ۵۵۵ - ۶۰۲

پرنس البرٹ کا نیک خواہ انسان ہونا۔ پرنس کی ہمدردی اہل حرفہ و کاریگرون کے ساتھ۔ پرنس کا اسبات پر متوجہ ہونا کہ غربا کی تفریح و آرام کا سامان کس طرح سرانجام دیا جائے۔ پرنس کی عام واقفیت۔ پرنس کی فراخ دلی۔ محاسن اخلاق۔ آرٹ کی تعلیم پر پرنس کے خیالات۔ تکمیل آرٹ پر پرنس کے خیالات۔ پارلیمنٹ کا کھلنا اور ملکہ معظمہ کا سپیچ۔ ولادت دختر ملکہ معظمہ۔ گلوسسٹر کی ڈچس کی وفات۔ مین چسٹر مین نمایش آرٹ اگزہی بیشن۔ مین چسٹر مین صنعت کی نمایش۔ سالفیرڈ مین ملکہ معظمہ کے سٹیچو کا کھولنا۔ پارلیمنٹ جدید کا اجلاس۔ شہزادی وکٹوریا کی شادی کا اعلان۔ پرنس کا قومی تعلیم کی کونفرنس کا پریسیڈنٹ ہونا۔ پرنس کونسورٹ کے مختلف کام۔ عالیجناب پرنس کو کونسورٹ کا خطاب ملنا۔ وکٹوریا کروس کے تقسیم کرنے کی رسم۔ ملکہ معظمہ کا مین چسٹر کی نمایش مین جانا۔ بغاوت ہند کی خبر انگلستان مین آنا۔ ملکہ معظمہ کا خط بغاوت ہند کے باب مین۔ بغاوت ہند کا پھیلنا۔ سر کولن کیمپبل کا کمانڈر انچیف ہند مقرر ہونا اور ہندوستان مین انگلستان سے سپاہ کا کمک کے لیئے آنا۔ انگلستان سے ہندوستان کے لیئے روانگی۔ لارڈ کیننگ کا خط ملکہ معظمہ کے نام۔ پرنس کا خط بنام سٹوک میر۔ پرنس کا خط شاہ پروشیا کے نام جسمین اُنہون نے اپنے خیالات ہندوستان کی نسبت ظاہر کیئے ہین۔ ملکہ معظمہ کا خط بنام شاہ لیوپولڈ۔ کمک سپاہ۔ پرنس اور سٹوک میر کی خط و کتابت۔ شہنشاہ فرانس کا انگلینڈ مین وارد ہونا۔ ملکہ اور پرنس کا چیربورگ مین جانا۔ ہندوستان سے وحشتناک خبرون کا آنا۔ ملکہ معظمہ کا خط بنام لارڈ پامرسٹن۔ ہندوستان کی خطرناک حالت۔ بالمورل۔ شاہ پروشیا کی علالت۔ بیرن سٹوک میر۔ ڈچیس نیمرس کا مرنا۔ معاملات ہند۔ شہزادی کی شادی مین مہمانون کا آنا ❊

سنہ ۱۸۵۸ء ۶۰۲ — ۶۲۸

ملکہ معظمہ کا بغاوت ہند کے کارگزارون کو صلۂ حسن خدمات دینا۔ شہنشاہ فرانس کا خط بنام ملکہ معظمہ۔ اوسنی کا ارادہ شہنشاہ فرانس کے قتل کا۔ بڑی شہزادی وکٹوریا کی شادی کا جشن۔ شادی کی عام خوشی کی گرمجوشی۔ پرنس کونسورٹ کا خط۔ ملکہ معظمہ کا روزنامچہ۔ شہزادی وکٹوریا کا جرمنی جانا۔ بڑی شہزادی کا ایک جرمنی مضمون کا انگریزی مین ترجمہ کرنا۔ پارلیمنٹ کا کہلنا۔ پرنس آف ویلز کا کونفرمیشن۔ نوجوان ملکہ پرتگال۔ پرنس کونسورٹ کا جرمنی جانا۔ ملکہ معظمہ کا سٹون لیف ابی مین جانا۔ شہنشاہ فرانس کا ملکہ معظمہ کو مدعو کرنا۔ پرنس کا اسپیچ ٹرینی تی ہوس مین۔ ملکہ معظمہ کا چیربرگ مین تشریف لیجانا۔ شہنشاہ فرانس کا اوسبورن مین آنا جانا۔ اور نتائج ملاقات۔ ملکہ معظمہ کا سفر جرمنی مین۔ شہزادہ الفرڈ کے امتحان کے باب مین باپ کا خط۔ ملکہ معظمہ کا اشتہار بغاوت ہند کے باب مین۔ ملکہ معظمہ کا اوسبورن سے بالمورل مین جانا۔ پرنس کونسورٹ کی علالت۔

سنہ ۱۸۵۹ء ۶۲۸ — ۶۳۹

ملکہ معظمہ کے نواسا پیدا ہونا۔ ڈیوک ولنگٹن کالج۔ اور ایلڈرشوٹ کا کتب خانہ۔ ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ ملکہ معظمہ کے نواسے کا اصطباغ۔ شہزادی ایلائیس کی کونفرمیشن۔ اہل ہند کے اعزاز و احترام کے لیئے ملکہ معظمہ کا خطاب مقرر کرنا۔ ملکہ معظمہ کی سالگرہ۔ پرنس کونسورٹ کی سالگرہ۔ بالمورل مین اولیاسنے ودلت کا آنا۔ پرنس آف ویلز کی تعلیم۔ ایبرڈین مین پرنس ح یلز کا جانا۔ بالمورل کے جلسے و تماشے۔ گلاسگو کے واٹر ورکس کا کہولنا پرنس کونسورٹ کی علالت۔ برلن سے بڑی شہزادی وکٹوریا کا آنا۔

سنہ ۱۸۶۰ء ۶۳۹ — ۶۸۳

سال نوروز۔ ملکہ معظمہ کا شہنشاہ فرانس کے نام۔ پرنس کونسورٹ و سٹاک میر کی خط و کتابت۔ پارلیمنٹ کا کہلنا پرنس کونسورٹ کا خط اپنی بڑی صاحبزادی کے نام۔ ملکہ معظمہ کی بیسوین سالگرہ پرنس کونسورٹ کے خانگی معاملات۔ چیلا ہیڈن کے ہال کا کہولنا۔ پرنس الفرڈ کا کونفرمیشن۔ ملکہ معظمہ کے بہتیجی کی وفات۔ آرٹ کی مختلف نمائشین ہندوستان کے لیئے اور ڈرآوٹ میرٹ۔ ملکہ معظمہ کا معائنہ سپاہ۔ پرنس کونسورٹ کا خط بڑی بیٹی کے

نام کا مون کی کثرت کے باب مین یہی ڈرام سٹاٹ کا شہزادہ۔ ولنگٹن کالج۔ گرین ڈیرگارڈس کا ڈنر دگرانڈیل سپاہیون کی دعوت۔ وولنٹیر سپاہیون کا ریویو۔ پرنس کونسورٹ کے خطوط بنام سٹوک میر اور بڑی صاحبزادی کے نام۔ برلن مین ملکہ معظمہ کی نواسی کا پیدا ہونا۔ پرنس کونسورٹ کی خط وکتابت بڑی بیٹی کے ساتھ۔ کینیڈا مین پرنس ویلز کا دورہ۔ سکوٹ لینڈ مین ملکہ معظمہ کا ریویو سپاہ کا۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کی اقامت۔ ملکہ معظمہ کی سالگرہ اور خالہ کی وفات۔ پرنس کونسورٹ کی سالگرہ اور انکی سوتیلی مان کی وفات۔ کوبرگ کو ملکہ معظمہ کی روانگی۔ پرنس کونسورٹ پر آفت ناگہانی کا آنا۔ اور کوبرگ سے مراجعت۔ پرنس الفرڈ کا سفر جنوبی افریقہ مین۔ پرنس ویلز کا دورہ کینیڈا مین۔ پرنس ویلز کے کینیڈا کے سفر کے نتائج۔ پرنس ویلز کا سفر یونائیٹڈ سٹیٹس مین۔ کوہ ڈرین مین سیر شہزادی ایلائیس کی قرابت نسبت۔ شہنشاہ بیگم فرانس کا آنا۔ پرنس کونسورٹ کی علالت اور لارڈ ایبرڈین کی وفات۔ پرنس کا خط بڑی بیٹی کے نام۔ بحری محافظت۔ بڑا دن اور خط وکتابت ۔۔

سنہ ۱۸۶۱ع ۶۸۳-۷۳۹ ص

پرنس کونسورٹ کے کام کرنے کی عادت اور انکی ذاتی مستعدی چستی و چالاکی۔ سنہ ۱۸۶۱ء مین ملک کا حال۔ شہنشاہ فرانس و حضرت علیا کی ملاقات۔ شاہ پروشا کی وفات۔ پرنس کونسورٹ کا بحری حصارون کا معائنہ۔ ونڈسر مین ملکہ معظمہ کی مراجعت۔ پرنس کونسورٹ کا خط بنام سٹوک میر۔ اور ڈاکٹر بیلی کی وفات۔ پارلیمنٹ کا کھلنا۔ نمائش اعظم سنہ ۱۸۶۲ء۔ ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ۔ پرنس کی علالت۔ پرنس کونسورٹ کا خط بنام سٹوک میر۔ پرتگال کے بادشاہ کو اورڈر اوف گارٹر کا تمغہ۔ جارج کوپر کا مرنا۔ ڈچس کنٹ کی علالت و وفات۔ پرنس کونسورٹ پر کام کی محنت کا زیادہ بوجھ پڑنا۔ پرنس کونسورٹ پر جھوٹے الزام کا لگنا۔ متفرقات۔ امریکہ مین ہنگامۂ جنگ برپا ہونا سنڈہرسٹ ملیٹری کالج۔ ملکہ کا خط شاہ لیوپولڈ کے نام۔ ڈبلن مین ملکہ معظمہ کا پہنچنا۔ بالمورل اور پرنس ویلز کا جانا ونڈسر مین ملکہ معظمہ کی تشریف آوری۔ پرنس کونسورٹ کا حال اور انکی علالت۔ جہاز ٹرینٹ کا معاملہ۔ پرنس کونسورٹ کی علالت و وفات۔ پرنس کی وفات کے نتائج۔ پرنس کونسورٹ کی تجہیز و تکفین اور انکے اوصاف۔ بڑی شہزادی اور چھوٹے شہزادہ کو باپ کے مرنے کی خبر پہنچنا۔ اور ملکہ معظمہ کا سوگ و ماتم مین بیٹھنا۔ ہارٹلی کا حادثہ۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کا جانا۔ اور پادری نورمن میکلوڈ کا ملکہ معظمہ کی تسکین خاطر۔ شہزادی ایلائیس کی کدخدائی۔ ملکہ معظمہ کا جرمنی کا سفر۔ پرنس کونسورٹ کا فروگمور مین دفن ہونا۔ ملکہ معظمہ کے حضور مین بیواؤن کی طرف سے بائبل کا پیش کش ہونا+

سنہ ۱۸۶۳ع ۔ ۷۳۹ ۔ ۷۵۴

پارلیمنٹ کا کھلنا۔ شہزادہ ویلز کے وظائف کا مقرر ہونا۔ شہزادی الیکسنڈریا کا انگلینڈ مین آنا۔ اور شہزادہ البرٹ کے ساتھ اُن کا نکاح ہونا۔ ملکہ معظمہ کا نٹ لی کے ہسپتال کا معائنہ۔ ہنگھم مین ایک عورت کے مرنے پر ملکہ معظمہ کا اظہار افسوس جرمنی اور بالمورل مین ملکہ معظمہ کا سفر۔ ملکہ معظمہ کی ملاقات اتھولوکے ڈیوک سے۔ ملکہ معظمہ پر ایک آفت ناگہانی کا آنا اور اُس سے بچنا۔ ایبرڈین مین ملکہ معظمہ کا اپنے شوہر کا سٹے ٹیو کھولنا۔ پرنس کونسورٹ کی برسی۔ پرنس کی وفات اور ملکہ معظمہ کی بیوگی پر ریمارک +

سنہ ۱۸۶۴ع ۷۵۴ ۔ ۷۵۶

پرنس ویلز کے بیٹا پیدا ہونا۔ ایک صدمۂ جانگزا کا واقع ہونا۔ پھولون کی نمائش مین ملکہ معظمہ کا قدم رنجہ فرمانا سالگرہ ملکہ معظمہ۔ بالمورل مین جانا۔ ملکہ معظمہ کی خط وکتابت شہزادی لوئزا سے +

سنہ ۱۸۶۵ع ۔ ۷۵۶ ۔ ۷۶۰

ملکہ معظمہ کی ہمدردی رعایا کے ساتھ۔ اولیائے دولت کی غلطیان۔ متفرقات۔ ملکہ معظمہ کا جرمنی کا سفر۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کا رہنا۔ شاہ لیوپولڈ کی وفات۔ ابراہام لنکن پریسیڈنٹ امریکہ کا قتل ہونا +

سنہ ۱۸۶۶ع ۔ ۷۶۰ ۔ ۷۶۷

پارلیمنٹ کا کھلنا۔ شہزادی ہلینا کی کدخدائی۔ امریکہ کے سوداگر پی بوڈی کی فیاضی۔ ملکہ معظمہ کا ایلڈرشوٹ مین جانا۔ البرٹ میڈل۔ شہزادی میری کی شادی۔ سمندر مین تار لگنا۔ ایبرڈین مین ملکہ کے سٹے ٹیو کا افتتاح ہونا۔ اور وآم ورکس کا کُھلنا۔ اور پرنس کونسورٹ کے سٹے ٹیو کا کھلنا۔ بالمورل +

سنہ ۱۸۶۷ع ۷۶۷ ۔ ۷۷۳

شہزادہ آرتھر کا ملیٹری وجنگی امتحان مین پاس ہونا۔ شہزادہ ویلز کے لڑکے کا پیدا ہونا۔ روئل البرٹ ہال کی بنیاد رکھنا۔ سلطان روم عبدالعزیز کا انگلینڈ مین آنا۔ ملکہ معظمہ کی سیر وسیاحت +

سنہ ۱۸۶۸ع ۔ ۷۷۳ — ۷۷۸

شہزادہ الفرڈ کے گولی لگنا۔ ملکہ معظمہ کی تصنیف کی ہوئی کتاب۔ ملکہ معظمہ کی حالت۔ لنڈن کی گرمی اور ملکہ معظمہ کا سوئزرلینڈ کا سفر۔ مسٹر جارج بودی کا عطیہ۔ پرنس کونسورٹ کی برسی اور انکے ابتدائی ایام زندگی کی تاریخ

سنہ ۱۸۶۹ع ۔ ۷۷۸ — ۷۸۲

پارلیمنٹ کا کھلنا اور ملکہ معظمہ کے خانگی ترددات۔ ملکہ معظمہ کی ملاقات مسٹر کارلائل سے۔ ایلڈرشوٹ مین ملکہ معظمہ کا جلوہ افروز ہونا۔ ملکہ معظمہ کی تنہانشینی۔ اسمٰعیل پاشا کا انگلینڈ مین آنا۔ مسٹر پی بوڈی کا سٹیچیو قائم ہونا۔ ہائی لینڈس مین ملکہ معظمہ کا دورہ اور اس سال کی تکلیفات۔ دریائے ٹیمس کے پل کا کھولنا۔ حکایات۔

سنہ ۱۸۷۰ع ۔ ۷۸۲ — ۷۸۴

لنڈن یونیورسٹی کا کھولنا۔ شہزادی لوئزہ کی نسبت قرابت۔ جنرل گرے کا انتقال۔ چارلس ڈکنس کا انتقال جنگ جرمن و فرانس۔

سنہ ۱۸۷۱ع ۔ ۷۸۴ — ۷۹۱

شہزادی لوئزہ کی شادی۔ روائل البرٹ کا کھلنا۔ سینٹ طامس اسپتال کی عمارت کا کھولنا۔ شہزادہ آرتھر کا وظیفہ مقرر ہونا۔ ملکہ معظمہ کی علالت وصحت۔ شہزادہ ویلز کی سخت علالت وصحت۔

سنہ ۱۸۷۲ع ۔ ۷۹۱ — ۷۹۸

شہزادہ ویلز کی صحت کی شکرگزاری۔ ملکہ معظمہ پر حملہ اور لارڈ میو کا قتل۔ ملکہ معظمہ اور ڈاکٹر لونگ سٹون ڈاکٹر نورمن میکلیوڈ کا انتقال۔ جاپان اور برہما کے سفیرون کا انگلینڈ مین آنا۔ ملکہ معظمہ کا ڈن روبن مین تشریف لیجانا ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن کی وفات۔

سنہ ۱۸۷۳ع ۔ ۷۹۸ — ۸۰۷

ملکہ معظمہ کی ذاتی جائداد اور ولیعہد سلطنت ۔ غیر ملکون مین انگریزون کو حسن خدمات کے جلدو مین خطابات و نشانات کا ملنا ۔ معزول شاہ فرانس کا مرنا ۔ وکٹوریا پارک مین ملکہ معظمہ کا جانا ۔ شاہ ایران کا انگلینڈ مین آنا ۔ ڈیوک ایڈنبرا کی شہنشاہ روس کی بیٹی سے قرابت نسبت ۔ سکوٹ لینڈ مین ملکہ معظمہ کی سیر و تفریح +

سنہ ۱۸۷۴ع ۸۰۷ — ۸۱۴

شہزادہ ایڈنبرا کی شادی ۔ لنڈن مین جاڑے کے موسم مین روس کی شہزادی کا خیر مقدم ۔ شہزادی روس کا اپنے کُنبے کو یاد کرنا ۔ پارلیمنٹ مین ملکہ معظمہ کا سپیچ ۔ اور بعض سوسائٹی کے حالات ۔ ولیعہد کی قرضداری ۔ ڈبالس ون سے ڈچس ایڈنبرا کی بالکل کنارہ کشی ۔ اور زار روس کا انگلینڈ مین آنا ۔ ملکہ معظمہ کا سپاہ شانٹی کا ملاحظہ فرمانا ۔ چینا پر ظلم رسانی کا انسداد ۔ متفرق حالات ۔ پرنس کونسورٹ کی بیوگرافی (سوانح عمری) کا مشتہر ہونا ۔ ہیلیفونی کا تہوار

سنہ ۱۸۷۵ع ۸۱۴ — ۸۱۶

ارباب کمال کا خطابات شاہی لینے سے انکار کرنا ۔ شہزادہ لیوپولڈ کی علالت ۔ ملکہ معظمہ کے جہاز کا ایک جہاز سے ٹکرانا ۔ شہزادہ ویلز کی ہندوستان مین سیر کرنے کی تیاری +

سنہ ۱۸۷۶ع ۸۱۶ — ۸۱۹

قیصر ہند کا خطاب ۔ ملکہ معظمہ کا عام جلسون مین جانا ۔ ایڈنبرا مین پرنس کی یادگار کا کھولنا ۔ ملکہ معظمہ کا دو جھنڈے کو نئے علم عنایت فرمانے بحر شمالی مین تحقیقات کے لیئے جو جہاز گئے تھے انکا واپس آنا +

سنہ ۱۸۷۷ع ۸۱۹ — ۸۲۳

ملکہ معظمہ کے خطاب مین قیصر ہند کا اضافہ ہونا ۔ تار عنکبوت کا لباس ۔ بحری و بری حادثات جن مین ملکہ معظمہ نے بڑی رحمدلی اور ہمدردی دکھائی ۔ ملکہ معظمہ کا لارڈ بیکنس فیلڈ کے در دولت پر تشریف فرما ہونا

سنہ ۱۸۷۸ع ۸۲۲ — ۸۲۷

واقعات متفرقہ۔ ڈیوک کون ناٹ کی شادی کا قرار پانا۔ اور شاہ ہینوور کی وفات۔ شہزادی ایلائس کی وفات۔

سنہ ۱۸۷۹ع ۸۲۷ - ۸۳۲

ملکہ معظمہ کو ایک شخص کا دہمکی کا خط لکھنا۔ ڈیوک کی شادی۔ ملکہ معظمہ کا شمالی اٹلی مین پہلے وہی یونین اور بالموریل مین آنا۔ ریل کا ایک حادثہ ناگہانی جہاز کا پہاڑ سے ٹکرانا۔ زولو کی لڑائی مین شہنشاہ فرانس کے بیٹے نپولین کا مارا جانا۔

سنہ ۱۸۸۰ع ۸۳۲ - ۸۳۴

ملکہ معظمہ کا شہزادۂ فرانس کی یادگار کا زولولینڈ مین بنانا۔ ملکہ معظمہ کے کنبے کے واقعات۔ جارج لیہیٹ کا مرنا۔ بڑے دن کے دن بوڑہون کو انعام ملنا۔

سنہ ۱۸۸۱ع ۸۳۴ - ۸۳۸

نواسے کی شادی۔ لارڈ بیکنس فیلڈ کی وفات۔ زار روس کا مارا جانا۔ اور ملکہ معظمہ کا اپنی ذات کے لیے احتیاط کرنا۔ واقعات متفرقہ۔ اور امریکہ کے پریسیڈنٹ کا قتل ہونا۔ ملکہ معظمہ کا کھیل تماشون کا دیکھنا اور بچون کو دکھانا۔

سنہ ۱۸۸۲ع ۸۳۸ - ۸۴۷

ملکہ معظمہ کے ہان پوتی کا پیدا ہونا اور بعض اور خانگی معاملات۔ ڈیوک البنی کی قرابت کی نسبت۔ ملکہ معظمہ کا لارڈ بیکنس فیلڈ کی یادگار بنانا۔ ملکہ معظمہ کے قتل کرنے کا قصد۔ ملکہ معظمہ کا سفر ہمون ٹون کا۔ ڈیوک البنی کی شادی۔ واقعات متفرقہ۔ ڈیوک کون ناٹ اور جنگ مصر۔

سنہ ۱۸۸۳ع ۸۴۷ - ۸۵۰

ملکہ معظمہ کے پبلک اور ہمدردی کے کام۔

سنہ ۱۸۸۴ع ۸۵۰ - ۸۵۸

ملکہ معظمہ کی تصنیف کی ہوئی کتاب۔ ڈیوک البنی کا انتقال پر ملال اور اُن کا حال۔ ملکہ معظمہ کا جرمنی مین جانا
شہزادہ لیوپولڈ کی یادگار۔ صحت کی نمایش اور حالات متفرقہ ⁂

سنہ ۱۸۸۵ء ۸۵۸ — ۸۶۲

جرنیل گارڈن۔ شہزادی بیاٹریس یا بیٹرس کی شادی۔ ملکہ معظمہ کا سفر جرمن زین۔ شہزادی بیاٹریس کا نذیفہ
بالموریل۔ ملکہ معظمہ کا ہائی لینڈس مین رہنا ⁂

سنہ ۱۸۸۶ء ۸۶۲ — ۸۷۰

پارلیمنٹ کا کھولنا۔ ملکہ معظمہ کا ایک مدرسہ طبی کے ایک ہال کی بنیاد کا پتھر رکھنا۔ ایک آدمی کا ملکہ معظمہ کی
گاڑی مین کاغذ پھینکنا۔ نمایشین۔ لورپول کی نمایش کا کھولنا۔ ہولوے کالج کا کھولنا شہزادی بیاٹریس کے
بیٹا پیدا ہونا۔ ملکہ معظمہ کے محاسن اخلاق اور تعلیم و تربیت اولاد کی۔ ملکہ معظمہ کا یادگارین بنانا۔ حالات متفرقہ

سنہ ۱۸۸۷ء ۸۷۰ — ۸۸۳

ملکہ معظمہ کا بچون کو پیار کرنا۔ اور انکو تماشے دکھلانا۔ سنہ ۱۸۸۷ء کا جشن جوبلی۔ ملکہ معظمہ کا برمنگھم مین جانا اور
سیاحت کرنا جشن جوبلی۔ جوبلی تک ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کا ماحصل ⁂

سنہ ۱۸۸۸ء سے سنہ ۱۸۹۶ء تک ۸۸۳ — ۹۰۰

شہنشاہ جرمنی کی وفات۔ ملکہ معظمہ کی سیاحت۔ ملکہ معظمہ کا ویلز مین جانا۔ شہزادہ ویلز کی بیٹی کی شادی اور سنہ ۱۸۹۲ء
کے واقعات۔ ملکہ معظمہ کے بڑے پوتے کا مرنا۔ ملکہ معظمہ کا مختلف مقامات مین رہنا اور عجیب مہمانون سے
ملنا و سنہ ۱۸۹۳ء کے واقعات۔ ملکہ معظمہ کے پرپوتا پیدا ہونا۔ ملکہ معظمہ کی سیاحت۔ ونڈسر مین ولد نان کا آنا
سنہ ۱۸۹۵ء کے حالات۔ ملکہ معظمہ کے دن بھر کے کام اور کچھ اور حالات ⁂

سنہ ۱۸۹۷ء ۹۰۰ — ۹۲۲

غلطنامہ ہذا کے موافق کتاب کو صحیح اور درست کرلیں +

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۱	پانی	مانی	۹۷	۱۴ حاشیہ	نا ٹیڈ	نا ئیڈ	۲۰۱	۶	صعیف	ضعیف
۲۸	۲۳	نلبوسات	ملبوسات	۹۹	۷	سروائر	سٹروالٹر	〃	حاشیہ	ہونے	ہونے کے
۳۴	۲۳	علم	تعلیم	۱۰۵	۲۱	کوئی	کئی	۲۰۲	۲۳	آکے	آئے
۴۷	۸	ہیوس	ہوسس	۱۰۶	۱۴	لیٹن	لین	۲۰۵	۲	سومڑ	سومر
۵۰	۷	بیان	بیان کیا	۱۰۸	۳	اپنے	اپنے تئیں	۲۰۶	۱۳	آیرسٹن	آیرٹنٹن
۵۱	۱۶	انکار کردیا کہ	×	〃	۱۸	کی	سے	۲۴۶	حاشیہ	لڑکے	لڑکا
۵۳	۲	فریچ	فریج	۱۱۱	حاشیہ	کنیڈا	کنیڈا کی	۲۴۸	۲۳	سے میں	سے مسمور کرنے
۵۴	۱۶	رکھا	نام رکھا	۱۱۳	۱۰	اکثڑی	اکڑی	۲۴۹	۱	ڈالے	ڈالتے
۵۷	۲	آئیرلسٹ	آئیرلنشٹ	۱۲۲	۱۰	ویکھتا	دیکھنا پڑا	۲۵۲	۱۴	کوب دین	کوب ڈین
〃	۱۸	آل وٹ	آل وائٹ	۱۲۶	۱۲	کے	کے لیئے	۲۵۳	۵	ڈوبرن	وڈبرن
۵۸	۶	فیوربلیر	فیوزبلیر	۱۳۱	۴	بچون	بچون کے	۲۵۹	۲۱	اسکے لیئے	اسلیئے
۶۴	۱۶	پرسے	پر	〃	۵	پھند	پھند لیئے	۲۸۱	۱۱	ڈیپیولی	ڈیپیوٹی
۷۴	۱۹	کا حال	کا	۱۳۷	۲۳	پیرنگ	بیرنگ	۲۸۶	۱۱	لکھی	کہی
۷۸	۲۱	فوحون	قوالون	۱۴۹	۱	کھیل	کھیل کو	۲۸۹	۱۳	ہیوگر	ہوکر
۸۱	۱	لیتی	لیٹی	۱۵۰	۸	سنہ ۱۸۲۹ء	سنہ ۱۸۳۹ء	۲۹۰	۳	یائے مجہول کی جگہ	یائے معروف پڑھیے
〃	۷	دیتاوی	دنیاوی	۱۷۳	۱۶	میں سے	میں	۳۰۱	۱۸	کرنے	کرتے
۸۵	۲	اوڈونفس	اڈولفس	۱۸۹	۲	پڑھلنے	پڑہاسنے	۳۰۶	۲۰	تضرع	تصنع
〃	۲۰	سزاور	سزاوار	۱۹۱	حاشیہ	نام	نام خط	〃	۲۱	روتی	ہوتی
۸۷	۱۶	ہوگی	ہوگئی	۱۹۲	۱۰	آدھ	آدھ آنہ	۳۰۷	۲۳	نلیسن	نیلسن
۹۰	۱۱ و ۱۶ و ۱۸	روپ	روب	۱۹۶	۲	کرنیکے	کرنے کے لیئے	۳۱۱	۴	ذیت	اذیت
۹۳	۱۲	جن کے	جن	۱۹۹	۳	بلکہ	ملکہ	۳۱۹	۲۲	ٹیرپیورٹ	ٹرپیوٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۹	۳۳	ہو	ہوئی	۴۶۵	۶	شہزادے	شہزادے نے	۶۳۶	۱۴	کیا	گیا
۳۲۰	۳	اوپرا	اوپیرا	۴۷۶	۹و۸	لنچ	لنچ	؍؍	۲۰	پوروپی	یوروپی
۳۲۴	۱	مشورہ	مشورہ کو	۴۸۲	۴	تری	بری	۶۴۸	۸	ہوجاہین	ہوجائین
۳۳۱	۱۲	۱۰۵۰	۱۰۵	۴۸۶	۲	ہنین	تھین	۶۵۷	۱۰	کی	کی طرف
۳۳۲	۲	رجمنڈ	رچمنڈ	۵۰۰	۵	لنچ	لنچ	۶۶۳	۵	پہنے	بنے
۳۳۴	۱۲	سرتا	کرتا	۵۰۱	حاشیہ	سفر	سفیر	۶۶۷	۱	ہوگیا	ہو
۳۳۵	حاشیہ	مرسلہ	×	۵۲۴	۱۲	بیدلگیین	بیڈنگٹن	۶۷۲	۱۲	شکرتے	شکریتے
۳۳۶	۱۰	کی ہو	کو ہو	۵۳۳	۱۲	ہاتھون	ہاتھون کو	۶۷۴	۶	کو	کی
۳۳۷	۱۶	فرانسس	فرانس نے	۵۳۴	۱۰	بیبی	بیٹھی	۶۸۲	۹	برسے	بڑے
۳۴۲	۱۵	او	اور	۵۳۷	۱۰	کے	کے بعد	۶۸۶	۱۴	پڑا	بڑا
۳۴۴	۲۰	افٹر	آفٹر	۵۴۰	۱۳	ہوتین	ہوستے	۶۹۲	۲۰	شکرے	شکریتے
۳۵۶	۱۲	جس سے ہین	جس مین سے	؍؍	۲۱	فرنٹر	فرنٹ	۷۰۰	۱۷	جب	جبتک
؍؍	۲۰	ہرگ کو	×	۵۴۶	۱۴	مشوارث	متوارث	۷۰۵	۱۷	نلون	ملون
۳۵۸	۸	بنٹیک	پنیٹنگ	۵۴۸	۱۰	سیٹ ہیڈ	سپٹ ہیڈ	۷۰۶	۱۵	ملٹری	ملیٹری
۳۷۲	۷	چارلسٹ	چارلسٹ	؍؍	۱۴	انجنون سے	انجنین	۷۱۱	۱	پرشا	پروشا
۳۷۶	۱۹	کنسٹیٹیون	کنسٹیٹیوشن	۵۶۱	۱۰	اعظم	اجر عظیم	۷۱۳	۲۰	می فس	میس
۳۷۷	۷	چارسنٹ	چارلسٹ	۵۶۳	۲۲	بیٹرائیس	بے ٹریس	۷۱۵	۶	وولنٹرون	وولنٹیرون
۴۰۶	۶	مشن	میشن	۵۶۷	۱۶	رکھتا ہین	×	۷۱۶	۲۰	ڈاکٹر	والٹر
۴۰۸	۱۷	تعریقین	تعریفین	۵۷۲	۲۰	کنگھم	بکنگھم	۷۱۸	۱۸	بہت	بہت کیا
۴۳۶	۱۹	ہوکی	ہوتی	۵۷۷	۵	ایلڈرشوٹ	ایلڈرشوٹ	۷۲۵	۱۹	بیبی	بیٹھی
۴۴۰	۱۷	مین	مین اتھ	۵۷۹	۵	ہواجاسے	ہوجائے	۷۳۴	۱۲	فیس	فیپس
۴۴۱	۸	بھولتون	بھولون	۶۰۵	۸	آیرلشٹ	آیرنسٹ	۷۳۵	۳	لیک پولڈ	میکلوڈ
۴۴۸	۱۷	ہوئے	ہوتے ہین	۶۰۶	۶	؍؍	؍؍	۷۳۸	۲۰	جسکی	جسکی جلد
۴۵۱	۲۲	ٹھوٹی	ہوتی	۶۱۶	۱۴	؍؍	؍؍	۷۴۱	۱۰	کارر	کارڈ
۴۵۵	۱۰	ہم	ہم نے	۶۲۱	۱	بجیرہ	بجرہ	۷۴۸	۶	کرتے	کرتی
۴۵۶	۱۵	نمایش گاہ	نمایش گاہ کے	۶۲۳	۱۰	ان باب	اس باب	۷۵۲	۱۱	نپشن	نیشن
۴۵۸	۲۱	امریکہ	امریکیہ	۶۳۴	۱۳	برس	برس بعد	۷۵۲	۱۴	دکھا	رکھا
۴۶۲	حاشیہ	محافظت	وزارت	۶۳۷	۱۵	مفرور	مغرور	۷۵۳	۸	ذرایے کو صواب	رایے صواب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵۶	۴	ٹلمین	ول مین	۸۰۷	۱	ابرسٹ	آیرنسٹ	۹۰۵	۱۲	پرنشرل	ہرنٹرل
″	۹	پٹیرالس	پیٹرالیس	۸۱۱	۲	بڑی	بڑی پھوپھ	۹۱۷	۲	اسپر	×
″	۱۲	وز	رھڈ	۸۱۶	حاشیہ	قیصرہ	قیصر	″	۵	سپارکباوی	سپارکباڈوی
۷۵۷	۲۱	۳۰-سون و	۳۰-جون کو	۸۲۱	″	ہیکنس	بیکنس فیلڈ	۹۰۸	۶	قیصو	قیصر
۷۵۹	۱	ہوئی	ہوتی	۸۲۵	۱۳	ابین	تحقین	۹۱۴	۳۰	لورن	بورن
۷۶۰	۸	ولنگٹن	ویلنگٹن	۸۲۸	۲۱	بیٹی	بیٹے	۹۱۸	حاشیہ	پیش آنا	نذر ہونا
۷۶۲	۳	سٹاف	سٹاٹ	۸۳۳	۱	ایلبرٹ	البرٹ	۹۱۹	۳	یارٹی	پارٹی
″	۷	زکھی	رکھین	۸۴۳	۷	سسٹر	مسٹر	۹۲۲	۲۲	سیکسن	سیکس
″	۱۳	سب	کی سب	″	۱۰	وہ	انہوں نے	۹۲۳	۱۷	وہ جو	دو
۷۶۶	۱۴ سطر حاشیہ	ملٹری	ملیٹری	۸۳۹	۲	اسکے	انکے	۹۲۸	۱۸	ثبانے	بنانے کے
۷۶۸	۴	سٹاف	سٹاٹ	۸۴۱	۴	کی بی فٹ	بی بی فٹ	۹۳۱	۱۵	کو	کی
۷۶۹	۲	آرٹون	آرٹون	″	۷	گو	کو	۹۳۵	۱۱	طرح	حج
″	۱۵	لطان	سلطان	۸۵۰	۱۷	بنایا	بتایا	۹۴۰	۱۷	کا بیٹے	بیٹے کا
۷۷۰	۶	مجنون	مجبتون	۸۵۲	۲۰	اسکا	انکا	″	۱۹	ہونا	کرنا
″	۱۰	میسر	بسر	۸۵۵	۱۸	ڈبلن	ہیٹن	۹۴۱	۸	الیسی	جیسی
۷۷۱	۲۰	پیٹرالس	بے ٹرالیس	۸۵۶	۸	گووان	کووان				
۷۷۳	حاشیہ	ولیز	الفرڈ	۸۶۲	۲	کا	ہونا				
۷۷۴	۲	اسکی	انکی	۸۶۵	۱	کے	کا				
۷۷۵	۴	ٹرین	ٹیرین	″	۸	بڑی	تری				
″	۲۱	بتاتا	بناتا	۸۶۶	۱۹	کوپوریشن	کورپوریشن				
۷۷۷	۵	پرسی	برسی	۸۶۹	۲	ہینور	ہینوور				
۷۷۸	۲۰	سٹاف	سٹاٹ	۸۷۲	۱۵	موسبٹ	موئنٹ				
۷۸۰	۱۵	فنز	فیٹز	۸۸۰	۱۱	ملکہ معظمہ	ملکہ معظمہ کو				
۷۸۱	۲۰	اس سے	ایسے	۸۸۱	۷	ذخار	ذخائر				
۷۸۲	۳	اسنے	اُسنے کہاکہ	۸۸۲	۸	گریک کوون	کریک کورن				
۷۸۴	۴	بورن	لورن	۸۸۸	حاشیہ	سے	سے ملنا				
۷۹۳	۱۸	دوڑ	دوڑا	۸۹۱	۱۸	سی میز	سی فیز				
۸۰۴	۲	ششیشہ	سیتہ	۸۹۶	۱	علیا	علیا کا				
۸۰۷	۱	سٹاف	سٹاٹ	۹۰۴	۲۰	نیلی	نیلڈ				

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

نسب نامہ و ولادت

اگر انگلستان کے بادشاہون کے شجرہ کو مطالعہ کرین تو معلوم ہوگا کہ حضرت علیا شاہزادی وکٹوریا اول بادشاہ انگلنڈ اجبرٹ کی سینتیسوین پیڑھی مین اور الفرڈ اعظم کی ننتیسوین پشت مین اور ہنری اول کی اٹھائیسوین پیڑھی مین اور اڈورڈ چہارم کی چودھوین پیڑھی مین اور جیمز اول کی آٹھوین پیڑھی مین پیدا ہوئی ہین - غرض الفرڈ اعظم سے لیکر اب تک جو شاہی خاندان سیکسن و نورمن و پلنٹ جنٹ و ٹیوڈر و سٹوورٹ ہوئے ہین ان سب سے حضرت علیا کا سلسلۂ نسب مسلسل متصل چلا جاتا ہے - جو محقق حکما اسکے قائل ہین کہ باپ دادا سے خصائل انسانی اولاد مین متوارث ہوتے ہین اُنکے دعوے کی دلیل حضرت علیا کی خصائل ہین کہ خاندان پلنٹ جنٹ کی شیردلی اور خاندان ٹیوڈر کی فرزانگی وزیرکی اور خاندان سٹوورٹ کی محبت و رحمدلی ورثہ مین اُنکے حصہ مین آئی -

اس طرح سے ہزار سال سے جلیل القدر شاہان انگلستان سے حضرت علیا کے سلسلۂ نسب کا مسلسل متصل چلا آنا ایسا ہے کہ دنیا کی تاریخ مین اسکی مثالین کمتر ملین گی -

انگلستان مین اور ملکہ بھی فرمانروا ہوئی ہین مگر انکی خاص اولاد کو انکا جانشین ہونا نصیب نہین ہوا - کسی کی اولاد نہین ہوئی - کوئی کنواری رہی - کسی کی اولاد پیدا ہوکر مرگئی - مگر بعنایت الٰہی حضرت علیا کی اولاد اور اولاد کی اولاد اتنی ہے کہ مدتہاے دراز تک آئین انگلنڈ کی بادشاہی کا سلسلہ

حضرت علیا کے والدین کا حال

سلسلہ متصل چلا جائیگا۔

حضرت علیا کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ اُنکے والدین بڑے عالی تبار تھے۔ اُن کا باپ بادشاہ وقت جارج سوم اور ملکہ شارلٹ کا پسر چہارم تھا اور اُسکا نام اڈورڈ اگسٹس تھا۔ وہ ۲؍ نومبر ۱۷۶۷ء کو قصر بکنگ ہم مین پیدا ہوا تھا۔ اُسی مکان مین دوسرے روز بادشاہ کا بھائی اڈورڈ ڈیوک یورک مرگیا تھا۔ جسکی یادگار کے لیئے اِس شہزادے کا نام ۳۰؍ نومبر ۱۷۶۷ء کو اصطباغ کے دن اڈورڈ رکھا گیا۔ اِسنے جان فشر سے جو بعد ازان سالسبری کا بشپ مقرر ہوا ایام طفلی مین سترہ برس کی عمر تک تعلیم پائی۔ یہ اسی عالم فاضل نیک دل اُستاد کی تعلیم کی برکت تھی کہ شاگرد نے اپنی مظلومی اور مصیبت زدگی کی حالت مین اپنی راستبازی اور خداپرستی کے سبب سے اپنے صبر و استقلال و ثبات کو دکھایا۔ یہ شہزادہ سپہگری کے لیئے پیدا ہوا تھا وہ جنرل بوڈ بیرن ون ہین ہم پاس اٹھارہ برس کی عمر مین لیون برگ کو ہنیوور مین بھیجا گیا تاکہ وہ فن سپہگری کی تحصیل کی تکمیل کرے۔ اور چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ اسکا مقرر ہوا کہ اسمین وہ اپنا اور اپنی تعلیم کا خرچ اُٹھائے۔ بادشاہ اِس جنرل کی بڑی قدر و منزلت کرتا تھا۔ مگر اِس اُستاد کے دلمین سوائے طمع اور ڈرل (قواعد سپاہ) کے کوئی اور خیال نہ تھا اس نے شاگرد پر قواعد آموزی اور کفایت شعاری کے لیئے سخت تشدد کیا۔ اِس جنرل نے فقط شہزادہ کی ہفتہ وار جیب خاص کے خرچ خفیف کے دینے مین خست و مزاحمت نہین کی بلکہ شہزادہ کی جو خط و کتابت والدین سے ہوتی تھی اُسمین کارسازی کی۔ اور اُسنے بادشاہ کو لکھ بھیجا کہ تمھارا لڑکا بڑا بے پروا اور فضول خرچ ہے۔ شہزادہ خود لکھتا ہے کہ اِس استاد ہی کے سبب سے مجھ مین اور والدین مین کشیدگی ہوگئی۔ اور مین ساری عمر تنگدستی کے ہاتھ سے سرگردان و حیران و پریشان رہا۔ اِس تنگدستی کے سبب سے قرض لینے کی ایسی عادت پڑی کہ آخر عمر تک رہی اور مرنے کے بعد بھی بہت قرض باقی رہا۔

مئی ۱۷۸۶ء کو شہزادہ سپاہ مین کرنیل مقرر ہوا اور بعد ازان نائٹ اوف گارٹر ہوگیا۔ سال آئندہ مین جنوا مین بھیجا گیا۔ جون ۱۷۹۰ء مین وہ بادشاہ کی اجازت بغیر انگلنڈ مین چلا آیا۔ اُسکو یہ امید تھی کہ مین جب باپ کے روبرو اپنا سارا دُکھڑا روؤنگا تو باپ کا دل پسیجے گا۔ وہ میرے درد کا علاج کریگا اور میری گردن پر سے بار غم کو ہلکا کریگا۔ مگر باپ کو بیٹے سے ایسی عداوت ہوگئی تھی کہ وہ اُسکی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا۔ اُسنے حکم دیدیا کہ وہ اپنی صورت نہ دکھائے۔ اور چند روز مین جبرالٹر

چلا جاتے۔ اور جلسے وقت ہم سے چند منٹ کے لیئے ملتا جائے مگر شہزادہ کو یہان آنے سے فقط یہ فائدہ حاصل ہُوا کہ وہ اُستاد کے پنجۂ ظلم سے رہا ہوگیا۔ یہ رجمنٹ روائل فیوزلر کا کرنیل مقرر ہوگیا جو جبرالٹر مین قلعہ نشین تھی۔ یہان اُسکی کارروائی۔ چال چلن پر بڑے اعتراض کیئے گئے جرمن مین تعلیم پانے سے سپاہ کے فرائض ادا کرنے مین تشدد کرنا اُسکی جبلت مین داخل ہوگیا تھا۔ جبرالٹر مین قواعد سپاہ مین بدرجۂ غایت بے انتظامی تھی۔ شہزادہ نے اسکی اصلاح مین سخت گیری شروع کی۔ وہ جن قواعد سپاہ کا خود پابند تھا اُسی کا وہ کل سپاہ کو پابند کرنا چاہتا تھا۔ وہ سورج نکلنے سے پہلے اُٹھتا تھا عین وقت پر اپنے کامون کو باقاعدہ کرتا تھا۔ اور فرائض خدمت کو بجا لاتا تھا۔ شراب خواری سے پرہیز و گریز کرتا تھا۔ بس جو کام خود کرتا تھا وہ اورون سے کرانا چاہتا تھا۔ گو اُسوقت سپاہ کے لیئے آئین ایسے موجود تھے کہ جنکے موافق سپاہیون کے خانگی و ذاتی کامون کی اصلاح مین وحشیانہ سختی کام مین آسکتی تھی مگر وحشیانہ سختی سے سپاہ مین بہادری اور کارگذاری نہین پیدا ہوتی جب تک کہ اُن کا افسر اعلےٰ خود اپنے فرائض خدمت کو نہایت درستی و چستی و چالاکی سے نہ انجام دے اُس وقت برٹش سپاہ مین بھی بڑی سستی و کاہلی پھیلی ہوئی تھی۔ جب نوجوان شہزادہ نے اسکی اصلاح مین کوشش کی۔ اور وہ اپنا یہ فرض سمجھا کہ مین سپاہ کی برائیون کو دور کرون تو اُسکے ماتحتون نے اُسکی نسبت بہت بُرے خیال کیئے۔ غرض اسکو ڈی سپلن (انتظام قواعد سپاہ) کے خیالات تھے اُنکے سبب سے لوگ اسکو مطعون کرنے لگے اور سپاہ نے اپنی ناراضی کا اظہار انگلستان مین اسطرح کیا کہ جسکے سبب سے شہزادہ کے لیئے حکم ہوا کہ وہ اپنی رجمنٹ سمیت امریکہ کو چلا جائے۔ مگر اُسکے دشمن ایسے بھی لگے ہوئے تھے جنھون نے اُسمین اور اُسکی رجمنٹ مین ناچاقی کرادی۔ مگر اس سے پہلے کہ جبرالٹر سے اسکی رجمنٹ روانہ ہو اُسکی قواعد سپاہ کی سختی کے فوائد سے اُسکی رجمنٹ اور کل سپاہ ایسی آگاہ ہوگئی تھی کہ وہ اُسکی قدرشناسی کرنے لگی۔

سنہ ۱۷۹۲ء اور سنہ ۱۷۹۳ء مین شہزادہ کوئی بک مین اس رجمنٹ کا افسر اعلےٰ رہا۔ سنہ ۱۷۹۳ء کے آخر مین اسکی ترقی میجر جنرل کے عہدہ پر ہوئی اور دسمبر مین اُسنے خود درخواست کی کہ مین سر چارلس گرے کے ماتحت بھیجا جاؤن۔ وہ اُسوقت فرانسیسی جزائر ایسٹ انڈیا پر حملہ کر رہا تھا شہزادہ نے یہان آنکر مارٹنی نی کیو و سنٹیا لیوشیا کی تسخیر مین ایسی بہادری اور کامیابی دکھائی کہ پارلیمنٹ

نے اسکا شکریہ ادا کیا۔ بعد استعفیٰ کے اپنی رجمنٹ سے کنیڈا مین جا ملا۔ تا سنہ ۱۷۹ء مین
علالت طبع کی وجہ سے مجبوراً اُس ملک کو چھوڑنا پڑا

سنہ ۱۷۹۹ء مین یہ شہزادہ کنٹ وسٹرتھ ایرن کا ڈیوک ڈبلن کا ارل مقرر ہوا اور بارہ
ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر ہوا اسی سن کے گزٹ مین اُسکا تقرر چھپا کہ وہ شمالی امریکہ کی کل سپاہ کا
کمانڈر انچیف مقرر ہوا مگر یہان بھی وہ علالت طبع کی وجہ سے ایک سال سے زیادہ نہ رہ سکا۔ سنہ ۱۸۰۲ء مین جبرالٹر
کا گورنر مقرر ہوا اور اُسکے بھائی ڈیوک یورک نے جو کمانڈر انچیف تھا اسکو یہ ہدایت کی کہ وہان جو
سپاہ مین بد اخلاقی پھیل رہی ہو اسکا انسداد کرے اور ڈسپلن کو بحال کرے۔ ڈیوک نے جو یہان
اپنا مقصد پورا کرنا چاہا تو سپاہ نے بغاوت اختیار کی جسکے دبانے مین ڈیوک کا بہت روپیہ خرچ ہو گیا
آخر بغاوت موقوف ہو گئی اور ڈسپلن بحال ہوئی۔ یہان شراب خانے بہت تھے جنکے سبب سے سپاہ
کو بدمستی کے اسباب آسانی سے میسّر ہو سکتے تھے۔ اُس نے بہت سے شراب خانون کو بند کر دیا اور
بارگون مین سپاہ کے رہنے کے قاعدے مقرر کیے اور سپاہ کی قواعد کرنے کی تعداد کو بڑھا دیا اور خود
اُنکے دیکھنے مین اہتمام کیا۔ آخر کو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکے قتل کے لیے ایک سازش ہوئی مگر وہ کھل گئی
ڈیوک واپس بلایا گیا۔ اور مئی سنہ ۱۸۰۳ء مین انگلستان مین پہنچ گیا۔ اور جبرالٹر کی سپاہ کا حال وہی ہو گیا
جو پہلے تھا۔ سنہ ۱۸۰۵ء مین وہ ڈیوک فیلڈ مارشل مقرر ہو گیا۔ اسوقت وہ معزولی کی حالت مین
ایلنگ مین رہتا تھا۔ خداپرستی و حب انسانی کے کامون مین مصروف رہتا تھا۔

اوپر کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ ڈیوک کنٹ ماباپون کا لاڈلا بچہ نہ تھا۔ وہ اپنے گھر سے
اکثر دور رہا۔ شاید اسی سبب سے وہ گھر کی نازبرداری سے اور دربار کے خوشامدیون کے بُرے اثر سے
سے دور رہا۔ وہ سپہگری کو عزیز رکھتا تھا اس کا شائق تھا۔ اسلیئے اُسمین سپاہیانہ اخلاق حسنہ
پیدا ہو گئے۔

انگلستان مین ارکین سلطنت کے دو فریق تھے اور ہین۔ ایک فرقہ کا نام لبرائل یا وگ
ہے وہ ملک کی ترقی کا خواہان رہتا ہی اور ملک کی دولت و اقبالمندی بڑھانے کے لیے سوچ سمجھ
کر نئی نئی تبدیلیان پیش کرتا ہے۔ دوسرا فریق کنسرویٹو یا ٹوری کہلاتا ہے۔ وہ یہ چاہتا ہی کہ قدیم
دستورون کی پیروی کیجائے۔ اور پہلے قوانین جنسے کہ ملک مین بڑی رونق ہوئی ہو قائم اور برقرار

رہین۔ ایک اور تیسرا فرقہ بھی ہے جسکا نام ریڈی کل ہے وہ اِن دونون کے خلاف راے رکھتا ہے
اُسکا میلان زیادہ تر سلطنت جمہوری کیطرف ہے۔

ڈیوک نے لبرائل پارٹی کی طرفداری اختیار کی اور اُسکی رایون کی حمایت بڑے زور شور سے کی۔ اُس زمانے مین سارے دربار اور حکمران جماعتونکو ٹوری کی حمایت کا ست چڑھ رہا تھا ڈیوک کنٹ سے بادشاہ پہلے ہی سے اس سبب سے ناراض بیٹھا تھا کہ وہ سپاہ پر تشدد و سخت گیری کرتا تھا۔ اب اُسکے ان لبرائل خیالات نے بادشاہ کی ناراضی کو اور بڑھا دیا۔

مگر ڈیوک کے آزادانہ پولیٹیکل خیالات ایسے تھے کہ لوگون کو جو اُس سے ناراضی تھی وہ تھوڑے دنون مین کم ہوگئی تھی۔ ڈیوک کے تو اعتقاد ایسے قوی تھے۔ مزاج مین فیاضی اعلے درجہ کی تھی۔ اُسنے ایک دعوت شاہی مین اپنی اسپیچ مین یہ کہا کہ اے خاندان شاہی کے خرد ممبرو! مین دل سے چاہتا ہون کہ ساری دنیا مین تمدنی ملکی اور مذہبی آزادی ہوجاے۔ افسران جنگی اور ملکی جو یوپ کے برخلاف حلف اُٹھاتے اور قسمین کھاتے ہین اُنکا مین دشمن ہون۔ تعلیم عامہ کے نظام کا دل سے دوست و حامی اور مددگار ہون۔ سب آدمیون کو مین اپنا بھائی جانتا ہون۔ مین حکومت حاصل ہونیکی علت غائی یہی سمجھتا ہون کہ رفاہ عام و بہبودی انام کے کام کیے جائین۔ میرے اپنے اور میرے عزیز بھائی ڈیوک سیس سیکس کے جو اصول ہین گو وہ عام پسند نہین ہین اُنکو تمام ارکان شاہی نہین قبول کرتے ہین۔ مگر اس بات پر ہین کوئی الزام اُنکے ذمہ نہین لگاتا۔ ہمکو اپنے اصول کے قائم رکھنے کا استحقاق حاصل ہے کہ جن باتون کو ہم بہتر جانتے ہین اُن کو سوچین اور اُنپر عمل کرین۔

مان لیا جاے کہ ڈیوک نے غلطی کی تو ظاہر ہے کہ یہ غلطی اُسکی زیادہ گرمجوشی و سرگرمی اپنی راے کے کامون مین تھی جسمین اُسکی نیت پاک صاف تھی۔ کوئی خباثت و برائی نہین تھی۔ سپاہ قواعد مین ضروری سخت گیری تشدد کرنے مین جو اُسنے اپنا ارادہ ظاہر کیا تعریف کے قابل کام تھا۔ اور سپاہ کے لیے مستحسن و مبارک تھا۔ اُسنے سپاہ مین تازیانہ زنی کو موقوف کیا۔ رجمنٹ اسکول قائم کیے اگر ان ایام کے اخبارون کا اعتبار کیا جاے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ گورنمنٹ نے اُسپر ظلم کیا۔ اُسکو انگلستان سے باہر رکھا اُس زمانہ مین اہل انگلستان کو ہر چیز جو انگلستان سے باہر کی ہو ناگوار خاطر ہوتی تھی۔ اسلیے اُسکے بھائیون کی خانہ پرورد بیہودہ باتین اور بدگمانیان اس خارج الوطن

ڈیوک کی بھلائیون سے بھلی سمجھی جاتی تھین۔ پارلیمنٹ نے اپنی تنگ حوصلگی کے سبب سے اِس شہزادہ کے آزادانہ خیالات کی یہ سزا دی کہ اُسکا مشاہرہ ایسا کم مقرر کیا کہ اُسکی شہزادگی کی شان کے شایان نہ تھا۔ یہ آمدنی اسکے خرچ کے لیئے کافی نہ تھی۔ قرض کا بوجھ سر پر زیادہ بھاری ہوتا جاتا تھا آخر کو اُسنے خرچون کو گھٹا کر اپنے آمد و خرچ کو اپنے قرضدارون کو حوالہ کر دیا۔

اِس کفایت شعاری کی خاطر سنہ ۱۸۱۶ء مین ڈیوک نے انگلستان کو سلام کیا اور برسل مین غریبانہ سکونت اختیار کی۔ اپنے خرچ کو بہت گھٹا دیا۔ یہان سے وہ جرمنی مین اپنے شاہی عزیزون و رشتہ دارون سے ملنے گیا وہان شہزادی وکٹوریا میری لوئیسا سے ملاقات ہوئی پہلی ہی ملاقات مین آنکھین کیا ملین دل ملگئے۔ اِس سے شادی ہوئی۔

حضرت علیا کی والدہ کا نام شہزادی وکٹوریا میری لوئیسا تھا وہ ڈچس کنٹ اِس سبب سے کہلائین کہ ڈیوک کنٹ سے اِن کا نکاح ہُوا (یاد رکھو کہ انگلستان مین ڈیوک بہت بڑا امارت کا خطاب ہے۔ اور ڈیوک کی بی بی کو ڈچس کہتے ہین) وہ کوبرگ مین ۱۷۔ اگست سنہ ۱۷۸۶ء کو پیدا ہوئین انکا باپ چہارم فرنسس فریڈرک اینٹونی تھا جو سکس کوبرگ سال فیلڈ کا ڈیوک تھا اور انکی مان اگستا تھی جو ہنری کونٹ ریوس آرنس ڈورف کی دختر چہارم تھین جب اُنکی عمر سترہ برس کی ہوئی تو اُنکی شادی آرنسٹ چارلس موروثی بادشاہ لی ننگین سے ہوئی جو اُنسے بیس برس عمر مین بڑا تھا۔ اُسکی پہلی بی بی شہزادی سوفی ہنریٹ لی بتی جسکا خاندان وہی تھا جو اس بی بی کا تھا۔ گیارہ سال وہ سہاگن رہین۔ ۴۔ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء کو خاوند مر گیا اور وہ بیوہ ہوگئین اُنکے ایک بیٹا شہزادہ چارلس تھا جو سنہ ۱۸۱۴ء مین باپ کا جانشین ہوا۔ اور ایک بیٹی شہزادی فیوڈورا تھی۔

شہزادی لی ننگین نے ڈیوک کنٹ کے ساتھ ایسی محبت کا اظہار کیا جیسے ڈیوک کنٹ نے اُنکے ساتھ کیا تھا۔ یہ شہزادی لیوپولڈ کی سگی بہن تھی جو جارج چہارم بادشاہ وقت کی بیٹی شارلٹ سے بیاہا تھا۔ شہزادی شارلٹ اپنے چچا ڈیوک کنٹ کو بہت چاہتی تھی اسکو بڑی تمنا تھی کہ شہزادی لی ننگ بین کا اسکے چچا سے نکاح ہو جائے۔ مگر یہ شہزادی اپنے دو یتیم بچون کی سرپرست تھی اسلیئے شادی مین توقف واقع ہُوا۔ اور شہزادی شارلٹ کو مردہ بچہ کے پیدا ہونے سے دفعۃً قضا کا پیغام آگیا۔ اِس

بیاہ کا رچنا دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

۲۹ مئی ۱۸۱۸ء کو ڈیوک کنٹ اور شہزادی مذکور کی کوبرگ مین عقد نکاح کی رسم جرمن کے قوانین کے موافق ادا ہوئی۔ اور اسی مقام مین اور اسیوقت مین اُسکے بھائی **ڈیوک کلارنس** کی شادی شہزادی **ایڈیلیڈ** سے ہوئی

جارج چہارم نائب السلطنت کی اکلوتی بیٹی **شارلٹ** تھی اسکی شادی شہزادہ **لیوپولڈ** سے ہوگئی تھی۔ اس شہزادہ نے اپنی فرزانگی زیرکی و ہوشمندی و عالی دماغی و خوش اخلاقی و ملنساری ایسی دکھائی کہ اہل انگلستان کے دلمین اسکی جگہ ہوگئی۔ دل و جان سے اسکو عزیز رکھنے لگے۔ اور اُسکی ذات والا صفات سے بڑی بڑی امیدین رکھنے لگے۔ کیونکہ وہ اسکی بی بی شہزادی شارلٹ ہی کو وارث سلطنت جانتے تھے۔ مگر ۱۸۱۷ء مین اس شہزادی کے مرا ہوا بچہ پیدا ہوا جسنے زچہ کو دنیا سے رخصت کیا انگلستان پر یہ ایک صدمہ عظیم واقع ہوا۔ کوئی دل ایسا نہ تھا جسکو اسکے مرنے کا قلق نہوا ہو۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہی کہ اس شہزادی کے تابوت کے گرد جیسا سچا ماتم و الم ہوا ہے پہلے کبھی نہین ہوا۔ جب یہ وارث تخت و تاج اٹھ گئی تو جارج سوم کے تین کنوارے بیٹون کے دلمین یہ خیال آیا کہ شادیان کرکے کوئی وارث سلطنت پیدا کیجیے۔ مبادا خاندان شاہی کا چراغ نہ گل ہو جائے۔ ابتک یہ بیٹے لڑائیون اور جارج سوم کے ایکٹ شاہی خاندان کی شادیون کی قیود کے سبب سے کنوارے بیٹھے بیٹھے ادھیڑ عمر کے ہو گئے تھے۔ چنانچہ دو بیٹون نے شادیان کین جنکا اوپر ذکر ہوا۔ شاہزادی شارلٹ کے مرنے سے یہ امید تو جاتی رہی تھی کہ جارج چہارم کی اولاد جانشین ہو۔ مگر ضرور تھا کہ اُسکے بھائیون مین کوئی جانشین ہو۔ اسکے بھائیون مین سب سے بڑا **فریڈرک یورک کا ڈیوک** تھا۔ سولہ برس ہوئے کہ اسکی شادی ہوئی تھی مگر اسکے اولاد نہوئی اس سے چھوٹا **ڈیوک کلارنس** تھا جو اپنے بھائی کا جانشین ہوا اور ولیم چہارم اُسکا لقب ہوا اُسکی شادی ۱۱۔ جولائی ۱۸۱۸ء کو شہزادی **ایڈیلیڈ** سے ہوئی تھی۔ پہلا بچہ اس سے ۱۸۱۹ء مین شہزادی وکٹوریا سے دو مہینے پیشتر پیدا ہوا تھا اور پیدا ہوتے ہی مرگیا۔ دوسرے سال کے آخر مین ایک اور بچہ پیدا ہوا وہ تین مہینے زندہ رہ کر مرگیا۔ ڈیوک کلارنس کے بعد عمر مین ڈیوک کنٹ تھے جو والد ماجد حضرت علیا کے تھے۔ جنکا حال اوپر بیان ہوا۔

انگلستان مین ڈیوک اپنی دولھن کو لیکر جولائی ۱۸۱۸ء مین آیا۔ اور قصر کیو مین ۱۱ جولائی کو

جارج چہارم کے بیٹون کی شادی کی غرض

ڈیوک و ڈچس کنٹ کا انگلستان جانا

مراسم نکاح دوبارہ ادا ہوئے۔ اس شادی ہونے پر پارلیمنٹ نے پہلے سالانہ بارہ ہزار پونڈ وظیفہ پر چھ ہزار پونڈ سالانہ اور اضافہ کیا۔ مگر اسکی مالی حالت کسی طرح درست نہین ہو سکتی تھی اُسکی ساری آمدنی قرض مین لگی ہوئی قرضخواہون کے ہاتھ مین تھی۔ اور اُسکے ٹرسٹی ڈیوک کے خرچ کا انتظام کرتے تھے اُسکے بھائی بہن اسکے خرچ کی مدد نہین کرتے تھے۔ اسلیے ڈچس و ڈیوک کنٹ دونون ملک جرمن مین قاعدہ امیوزرتیج مین چلے گئے۔ یہان ڈچس اپنے بیٹے کی طرف سے نیابت سلطنت کا کام کرتی تھین چند مہینے یہان بڑی خوشی و خرمی سے بسر ہوئے کہ خدا کے فضل سے بچہ پیدا ہونیکی امید ہوئی۔ ڈیوک نے یہ چاہا کہ مین انگلنڈ چلا جاؤن کہ میرے جو بیٹا یا بیٹی پیدا ہو وہ انگلستان زاد ہو۔ اُسکے دل مین یہ خیال جم گیا تھا کہ سلطنت انگلستان کی وارث میری اولاد ہوگی۔ اسلیے اُسکا انگلستان مین پیدا ہونا ضرور ہے وہ جانتا تھا کہ میری اولاد سے اہل انگلستان جب ہی محبت کرینگے کہ وہ انکے پیدا ہوئے ہون بھی اُسکی اس حب الوطنی کو منظور کر لیا۔ دونون اپریل کے مہینے انگلستان کی طرف چلے۔ دونون مین سفر کرنے مین خرچ بہت ہوتا تھا اور تکلیف بھی بہت ہوتی تھی۔ ڈیوک کو اپنی حاملہ زوجہ اور اُسکے پیٹ کے بچہ کی احتیاط یہانتک منظور تھی کہ وہ اُسکی سواری کی گاڑی کو خود کھینچتا تھا۔ سفر کے خرچ کی مشکلات کے دور کرنے مین اُسکے بھائیون نے تو بیمروتی کی مگر اسکے ٹرسٹی ایلڈرمین مینھو وڈ نے اسکی امداد کی جسکے سبب سے یہ مشکلین آسان ہو گئین۔ غرض اپریل ۱۸۱۹ء کو انگلستان مین قصر کنسنگٹن مین بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ اس قصر کے کمرون مین جنمین سب طرح کا آرام تھا وہ اُترے۔ اُسکے گرد باغ تھے بڑے ہرے بھرے تھے پارک اُسکے ہمسایہ مین تھا۔ ایک عجیب پرفضا و دلکشا مقام تھا۔ ڈچس کی بھی بڑی دانائی تھی کہ وہ دائی شارلٹ بولڈ کو اپنے ساتھ لائی تھی جسکو پہلے ہی سے ڈاکٹری سارٹیفکٹ ملا تھا۔ ڈچس کو یہ منظور نہ تھا کہ کوئی مرد میری دائی بنے۔

ولادت حضرت ملکہ

انگلستان مین مئی کے مہینے مین بہار کا موسم ہوتا ہے۔ سارے درخت سرسبز ہوتے ہین پھول کھلتے ہین۔ پھولون کی باڑون پر سفیدی اپنا نور چمکاتی ہے ہر چیز خوشنما نظر آتی ہے قدرت کا مصور اپنی قلم سے گلکاری کرتا ہے اور پھولون مین قوس قزح کے رنگ بھرتا ہے ہر مرغ خوش نوا نغمہ سرا ہوتا ہے۔ اس بہار کے مہینے مین ایک انسان کی کلی کھلی جسکا پیارا نام ننھیال نے وی کی کلی رکھا یہ کلی کیا کھلی ایک ستارا طلوع ہوا جو آفتاب بنکر ایسا چمکا جسکی سلطنت مین آفتاب کبھی غروب

نہین ہُوا۔ اور اور سلطنتون کے ستارے اِسکے آگے ماند ہوگئے یعنی شہزادی وکٹوریا پیدا ہوئین۔ اُس وقت کوئی نہین جانتا تھا کہ سالہا سال تک اِنکی سالگرہ کے دن جشن ہونگے اور تعطیلین منائی جائین گی۔

ایک عالم مین **ولیم شیکسپیر** شاعر انگریزی زبان مین خدائے سخن مشہور ہی اُس نے کسی شہزادی کی ولادت کے وقت کبھی اشعار کہے تھے جو اس وقت یہ معلوم ہوتے ہین کہ کسی پیغمبر نے کہے تھے جس مین اس شہزادی **وکٹوریا** کے آیندہ حالات کی ساری ایسی پیشین گوئیان کین کہ وہ سب پوری ہوئین۔ اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

"جو مین کہتا ہون اِس کو لوگ خوشامد نہ جانین۔ اِسمین بالکل سچائی وہ دیکھین گے۔ یہ شہزادی بالی بچی ابھی پیدا ہوئی ہے۔ اِسکے گرد آسمان نے ابھی چکر لگایا ہی۔ اپنے پنگوڑے مین وہ آرام سے لیٹی ہوئی ہے اور اُمیدین وہ لا رہی ہے کہ اِس سرزمین پر اپنی ہزارون برکتین اور نعمتین و رحمتین پھیلائیگی۔ جن مین زمانہ پختگی پیدا کرے گا۔ جو آدمی اب زندہ ہین اُن مین سے تھوڑے ہی سے اسکی یہ بھلائیان دیکھین گے کہ وہ اپنے تمام ہمعصر بادشاہون اور اُن کے جانشینون کے لیئے ایک مثال و نمونہ ہوگی جس کی وہ نقل اُتارا کرین گے۔ حضرت شبا نے کبھی نیکی کی وہ آرزو اور دانائی کی وہ ہوس نہ کی ہوگی جو یہ پاک نفس کرے گی۔ کل فضائل شاہانہ نے نکوکارون کی ساری نیکیون کو ملا کر اِس فردِ کامل کو گھڑا ہے۔ یہ نیکیان اِسکی ذات کے سبب سے دُگنی ہو جائین گی۔ راستی اِسکی دایہ بنیگی۔ مقدس خیالات آسمانی اِس کے مشیر ہونگے۔ لوگ اِس سے محبت بھی کرین گے اور خوف بھی کھائین گے۔ اِس کے اپنے یگانے دعا دینگے۔ اِس کے دشمن بیگانے پامال اناج کے کھیت کی طرح لرزان اور غم کے مارے سرنگون ہون گے۔ اِس کے زمانہ مین نیکی کو نشو و نما ہوگا۔ ہر شخص جو کچھ اپنے کھیت مین بوئیگا اُس کو خیر و عافیت کے ساتھ کاٹیگا۔ اور اپنے ہمسایہ کو امن و امان کی خوشی کے گیت گا کر سنائیگا۔ خداشناسی سچی ہوگی۔ جو آدمی اُسکے گرد ہون گے وہ عزت حاصل کرنیکے کامل طریقے سیکھین گے اور اُنکو سیکھ کر شرافت نسب پر فخر کرنے کو چھوڑ کر عصمت و پاکدامنی کا دامن ہمیشہ اختیار کرینگے۔"

لنڈن کے ایک قصر شاہی کن سنگٹن مین یہ ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ گو اِس
مین تاریخی واقعات بہت سے واقع ہوئے ہین۔ مگر نہ پہلے نہ پیچھے ایسا متبرک واقعہ واقع نہین ہوا کہ
ایک کمرہ کو شہزادی وکٹوریا کی ولادت کا شرف حاصل ہوا ہو۔ گو یہ کمرہ بہت وسیع نہ تھا۔ طول
مین چوبیس فیٹ سے بیس فیٹ اور بلندی مین ساڑھے بارہ فیٹ کے قریب تھا۔ مگر اس مین آسایش
پوری تھی اور آرایش کم نہ تھی۔ اُسکی ایک دیوار پر یہ مختصر کتابہ لکھا گیا کہ اس کمرہ مین ۲۴۔ مئی ۱۸۱۹ء
کو ملکہ وکٹوریا پیدا ہوئین۔ بس اُسکی خشتی دیوارون کو قیصر ہند کی ولادت گاہ بننے نے ہمیشہ
یادگار روزگار بنا دیا۔ اب تک حضرت علیا کے بچپنے کے کھیلنے کی یہ چیزین وہان موجود ہین۔ گڑیا گا
بے سر۔ جہاز کا نمونہ۔ گو اس ولادت کا چرچا گھر سے باہر زیادہ نہین پھیلا۔ مگر جس وقت لنڈن مین وز
امرا اور ارکین سلطنت کو خبر ہوئی تو وہ سب زچہ خانہ کے پاس کے کمرے مین آئے اور اس تقریب
شریک ہوئے۔

ایک کہانی مشہور ہے جسکی شہادت ضعیف سی ہے کہ ڈیوک کنٹ کے خیالات ہم
خالی نہ تھے کچھ عجب نہین کہ اُنکا یہ اعتقاد ہو کہ بچے کو کسی بزرگ نیک نفس کی گود مین دینے سے
نیک نفسی کا مبارک اثر بچہ مین ہوتا ہے۔ اسلیئے سب سے اول اپنی بیٹی کو بزرگ نیک نفس رویرٹ اوین
کے ہاتھون مین دیا۔ صاحب ممدوح اس کوپوریشن (مل جل کر کام کرنے کی جماعت) کے مہ
موجد ہین جسمین آقا و نوکر مل جل کر کام کرین۔ اور اس سبب سے کہ ڈیوک رفاہ عام کی سوسائٹیون
بہت ربط رکھتا تھا صاحب ممدوح سے اسکا بہت اتحاد ہو گیا تھا۔ اب یہ یاد رکھنے کے قابل ات
ہے کہ اُنکے گود مین لینے کا نیک اثر اس نو پیدا شہزادی کے حق مین ایسا مبارک ہوا کہ انکی سار
رعایا کی بہبودی و فلاح کے سوچ بچار مین ایسی بسر ہوئی جیسی کہ اِنکے گود مین لینے والے کی بسر
اگر اس شہزادی کا جنم ہمارے ہندوستان مین ہوتا تو دیکھئے کہ یہان کے جوتشی
خوشی سے جنم پترہ بناتے اور اپنے حساب آسمانی کی تصدیق یون کراتے کہ اس جنم کے وقت
مین وہی سیارے ہین جو اکبر شہنشاہ ہند کی ولادت کے وقت تھے۔ وہ پہلے ہی سے یہ پیشین گ
کہ یہ شہزادی ہندوستان کی اکبر کیا بلکہ قیصر ہوگی۔ مگر انگلستان مین اِن نجومیون کی کچھ قدر نہین
پیشین گوئیون کو بکواس ہذیان جانتے ہین۔ مگر اخبار نویس نجومیون کی ریس کر کے اپنے قیا

کے بیتے دوڑاتے ہین اُنکی وقعت کچھ کی جاتی ہی۔ مگر اس شہزادی کا نہ تو کسی نے جنم پترہ بناکے پیشین گوئی کی نہ کسی اخبار نویس نے اپنے قیاس سے بشارت دی۔ ایک اخبار نویس نے لکھا تو یہ لکھا کہ وہ تخت نشین نہین ہونگی۔ مگر ان باپ اور نانی نے جو اپنا خیالی جنم پترہ بنایا تھا۔ اُسکی بدھ مل گئی۔

پنڈت جوتگرا ے نے شہنشاہ اکبر کا جوزائچہ بنایا تھا اور اُسکے خانون کے احکام کا حساب لگایا تھا وہ نیچے لکھا جاتا ہی اُسکے کل احکام حضرت علیا پر صادق آتے ہین۔

آفتاب میزان عطارد زحل / سنبلہ مشتری زہرہ	اسد	سرطان / جوزا
عقرب		ثور
قوس مریخ / جدی قمر	دلو	حمل / حوت

مولود کے سر پر سلطنت کو ثبات اور مسند خلافت کو استقرار ہوگا۔ غلبۂ استعلا و استیلا و صولت مین کمال حاصل ہوگا۔ نامور شہریارون اور بزرگ فرمانرواؤن پر غالب مستولی ہوگا۔ اور دشمنون پر غالب۔ گنہگارون کی بخشایش کریگا۔ عدل و داد کی طرف راغب ہوگا۔ عقل قوی اور رائے متین سے کامون کو انجام دیگا۔ عالم کو امور معاش و معاد مین نور عقل سے روشن کریگا۔ دین و دولت کے عقدے اپنی سر انگشت عقل سے کھولے گا۔ فنون ہنرمندی و انواع دانشوری مین رہنمون ہوگا۔ سنجیدگی سخن و آراستگی مجلس مین خرد عالی رکھے گا۔ اور خداشناسی و یزدان پرستی و نکوکاری مین اور ہر کام کے شایستگی کے ساتھ انتظام کرنے مین ممتاز ہوگا۔ امور ملکی و مالی مین اسکا نفس نفیس رسا ہوگا۔ تدابیر درست سے مہمات کا سر انجام دیگا

ممالک ہندوستان اور اور ملک اِس کے تابع ہونگے۔ اور اسکی کل سلطنت مین ہندوستان مقدم ہوگا بزرگ بادشاہی کا منصب اور تدبیر وعقل کامل سے ملک و مال حاصل ہوگا۔ خزائن بیحساب جمع ہونگے خزائن معمورہ مین کبھی نقصان نہوگا۔ عمر طبعی سے طول عمر زیادہ ہوگا۔ مال کو رضاء الٰہی مین خرچ کریگا۔ مرضیات خدا پر ہمیشہ رکھے گا۔

احکام خانۂ سوم

اسکو حلم و آہستگی و وقار و اعزاز و امداد اقربا مین کمال ہوگا۔ دشمنون کی بدخواہی اسکو زیادتی جاہ و دولت کا سبب ہوگی۔ دوست و مخلص یکرنگ و جان سپار ہوکر آداب دولت خواہی مین ثابت قدم ہوکر سعادت دولت حاصل کرینگے اور اسکے دوست سب باشکوہ و شوکت ہونگے ٭

احکام خانۂ چہارم

لشکریون کی سعی سے ملک اِسکے تصرف مین آئے اور ہمیشہ اُسکے اولیاء دولت کے تصرف مین دور ہے جب وہ سن تمیز کو پہنچے تو سلطان عقل اِسکا اپنا جلوہ دکھائے اور اسکا باپ جلد مرجائے ٭

خانۂ پنجم

اِسکے فرزندون مین اختلاط و ارتباط ہو اور وہ سعادت پذیر اور معین دولت ہون اور کبھی تارک ادب نہ ہون ٭

خانۂ ششم

صحت کو استقامت اور مزاج کو اعتدال حاصل ہو۔ اگر تھوڑا سا عارضہ ہو تو اُس مین امتداد نہو جلد صحت ہوجائے۔ اپنی کد خدا سے الفت و موودت سے التذاذ حاصل کرے۔ حفظ صیانت ایزدی سے مامون ہو اور کوئی خوف و خطر نہ ہو ٭

خانۂ ہفتم و ہشتم و نہم و دہم

سفر مبارک ہو عقل اسکی عقلون کی بادشاہ اور سخن اسکا سخنون کا سر دفتر ہو۔ ارباب عیش و نشاط پر عنایت فراوان کرے۔ اسکی تدابیر مال و ملک مین حسب دلخواہ صورت پذیر ہون۔ ارباب علم و دانش اِسکی خدمت سے ارجمند ہون۔ اسکے اعداء ہمیشہ نکبت و وبال مین رہین۔ کوتہ اندیشون و تیرہ رایون کے احوال پر باوجود علم ہونے کے اُن سے حلم و عفو کا برتاؤ کرے اِسکی صفات لازمہ سے بردباری فراخ حوصلگی و عموم مہربانی ہون۔ کل احکام من وعن ملکہ معظمہ پر سب طرح سے صادق آتے ہین

اب مدراس کے پنڈتون نے ملکہ معظمہ کا جنم پترہ اُنکی وفات کے بعد بنایا ہی۔ اُن کا جنم ۲۴ مئی سنہ ۱۸۱۹ء کو سوا چار بجے رات کے مانا ہی وہ نیچے نقل ہوتا ہی۔

(زائچہ صفحہ ۳ پر دیکھو)

اسکے خانون کے احکام ایسے بیان کیئے ہین جو بالکل ملکہ معظمہ پر صادق آتے ہین۔ مین نے ایک انگریزی علم ہیئت کی کتاب مین پڑہا تھا جسکا نام مجھے یاد نہین کہ اکبر اور شہزادی وکٹوریا کا طالع ایک تھا اور دونون کی ولادت کے وقت سیارے ایک ہی تھے۔ یہ جنم پترے فقط دل لگی کی باتین رہ گئی ہین۔ اسلیئے مین نے انکو لکھ دیا۔ ورنہ مین انکو بالکل بے اصل جانتا ہون۔

یہان نہ کوئی نجومی نہ کوئی اخبار نویس ایسا تھا کہ وہ اس شہزادی کی شہنشاہی کی پیشین گوئی کرتا۔ مگر باپ نانی کو یقین تھا کہ وہ انگلنڈ مین شہنشاہی کریگی۔ برسل مین **ڈیوک کنٹ** کا چیپلین (ملازم پادری) **طامس پرنس** مقیم تھا۔ اُس نے جب ڈیوک کو اس شہزادی کے پیدا ہونیکا تہنیت نامہ لکھا ہی تو ڈیوک نے اُس کا جواب یہ رقم کیا۔

عزیز من۔ آپنے جو میری اس شادمانی کی مبارکبادین لکھی ہین کہ مین ایک تندرست خوبصورت لڑکی کا باپ ہوگیا ہون۔ مین آپ کا ممنون منت ہوا۔ بعض صاحبون نے محبت اور خوشامد سے مجھے لکھا ہی کہ ہمکو آپکے ہان بیٹے کے ہونے کی توقع تھی۔ مگر بیٹی کے پیدا ہونے سے مایوسی ہوئی۔ مین انکی اس مایوسی کے رنج کی رائے مین شریک نہین ہوتا ہون۔ یہ میرا ایمان ہی کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین ہوتا اس بیٹی کے پیدا ہونے مین خدا کی کوئی بڑی حکمت ہوگی۔ اصل حقیقت یہ ہی کہ مجھ سے تین بھائی بڑے موجود ہین جن مین سے ایک بھائی کے ہان اولاد ہونے کی قوی امید ہی۔ پس یہ زعم مین کیون کرون کہ میری اولاد ہی انگلستان مین تاجدار ہوگی۔ مگر خدا کی مرضی یہی ہو کہ وہ تاجدار ہو تو میری اس سے زیادہ کیا تکبر و فخر

کی بات ہو سکتی ہی۔ اِس وقت مین اپنے گھر کی موجودہ خوشیون سے محظوظ ہوتا ہون اور خیالی خوشیون کے پیچھے نہین پڑتا۔ یقین ہی کہ آپ غور کرکے میرے خیالات کی قدر شناسی فرمائین گے۔

باپ جس وقت یہ تحریر کر رہا تھا نانی یہ بیٹھی لکھ رہی تھی کہ انگریزون کو عورتون کی بادشاہی پسند ہی عنقریب وہ وقت آنے والا ہی کہ یہ ننھّی سی بچی دنیا پر سلطنت کرے گی۔ نانی کا یہ لکھنا کہ انگریزون کو عورتون کی بادشاہی پسند ہی تفصیل طلب ہے۔ انگریزون کو ملک مین عورتون کا فرمانروا ہونا اسلیئے پسند ہی کہ ان کے ملک کی ترقی و بہبودی ہمیشہ اِن ہی کے عہد مین زیادہ تر بہ نسبت بادشاہون کے ہوئی ہی چنانچہ ملکہ الزبتھ کے عہد مین ہر بات مین ترقی ہوئی۔ خاص کر علم ادب مین کہ اب تک اسی زمانہ کا علم ادب زمانہ حال کے علم ادب کا استاد سمجھا جاتا ہے۔

ٹھیک ایک مہینہ کے بعد ۲۴ جون ۱۸۱۹ء کو اِس ایک مہینہ کی ننھّی سی جان کی اصطباغ پانے کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی آرچ بشپ کنٹربری ڈاکٹر مینٹن اور لنڈن کے بشپ ولیم ہولی نے اِس رسم کو قصر شاہی کے اُس مکان مین ادا کیا جسمین وہ پیدا ہوئی تھی۔ ٹور سے شاہی حوض اصطباغ کا منگایا گیا اور یہان لگایا گیا۔ ایوان شاہی کے سارے دروازون مین قرمزی مخملی پردے شاہی گرجا سے منگا کے لٹکائے گئے۔ شہزادی کے دہرم ماں باپ جو اصطباغ مین بنا کرتے ہین تین تھے اول سب سے بڑے یوروپ مین جلیل القدر شہنشاہ زار ایلکسنڈر اول روس تھے۔ اُنکے سفیر نے انگلستان مین رہتا تھا اپنے آقا کے لیئے شہزادی کے دہرم باپ بننے کی درخواست کی تھی وہ بڑی خوشی سے منظور ہوئی۔ شہنشاہ خود اصطباغ کے وقت موجود نہ تھا۔ اسلیئے انکا قائم مقام شہزادی کا چچا ڈیوک آف یارک تھا دوم دہرم ماں سب سے بڑی پھوپھی (جارج سوم کی سب سے بڑی بیٹی) بیوہ ملکہ ورٹمبرگ تھین وہ بھی موجود نہ تھین۔ انکی جگہ دوسری پھوپھی اگسٹا قائم مقام ہوئین۔ سوم شہزادی کی نانی ڈچس سکس کوبرگ سال فیلڈ تھین وہ بھی موجود نہ تھین انکے قائم مقام تیسری پھوپھی ڈچس گلوسسٹر ہوئین۔ اِس رسم مین ولیعہد سلطنت موجود تھا۔ شہزادی کے ماموں شہزادہ لیوپولڈ بھی موجود تھے۔ گو انکو اِس وقت اپنی بی بی شارلٹ کی یاد آئی کہ اگر وہ جیتی رہتی تو اُسکو شہنشاہی نصیب ہوتی۔ اور وہ خود شہنشاہ کے شریک ہوتے۔ اِس یاد نے ایک دفعہ تو چھاتی پر سانپ سا لوٹ گیا مگر اُنھون نے اپنی اِس یاد کو جلد دل سے بھلا کر پھر وہ بھانجی سے پدرانہ محبت کرنے لگے۔ اِس رسم اصطباغ مین عیسائیون کے ہان بچون کا نام بھی رکھا جاتا

اصطباغ پانا۔ نام رکھا جانا۔ [illegible]

ہی۔ ولیعہد سلطنت نے اسکا نام صرف زار روس کے نام پر **الکسینڈرینا** رکھا مگر باپ نے کہا کہ دوسرا نام بھی رکھنا چاہیئے۔ اسپر ولیعہد نے کہا **جارجینا** (دادا کے نام پر) نام رکھا جائے۔ ڈیوک کنٹ نے یہ چاہا کہ انگریزون کا عام پسند نام **الزی بتھ** رکھا جائے تو پھر ولیعہد نے اکھڑپنے سے اصرار کیا کہ شہزادی کی **مان** کے نام پر **وکٹوریا** دوسرا نام رکھا جائے مگر شہنشاہ کے نام پر جو نام رکھا گیا ہی اُس پر مقدم نہ ہو۔ پس شہزادی کا نام اصطباغ مین **الکسینڈرینا وکٹوریا** رکھا گیا۔ کئی سال تک کُنبہ کے اندر نام **ڈرینا** لیا گیا۔ اول سے اُنکی والدہ ماجدہ کی مرضی یہ تھی کہ اُنکی بیٹی کا نام شاہی قصرون مین اور تمام سلطنت مین **وکٹوریا** لیا جائے۔ جب شاہزادی کا سِن شریف چار سال کا ہوا تو اُنھون نے اپنے دست مبارک سے اپنا نام **وکٹوریا** لکھا جو ابتک برٹش میوزیم (عجائب خانہ) مین موجود ہی۔ وکٹوریا کا نام گو انگلنڈ مین بالکل نامعلوم نہ تھا مگر انگریزون کے کانون کو وہ نام اجنبی معلوم ہوتا تھا۔ اس نام لینے مین اُنکو اپنے جزیرہ کے تعصب کی کچھ کم تحریک نہ ہوتی تھی۔

گریویل صاحب کا روزنامچہ جو نہایت ہی دلچسپ ہے۔ جسکے حوالہ سے اکثر واقعات اِس زمانہ کے بیان کیئے جاتے ہین اور مستند سمجھے جاتے ہین۔ اسمین لکھا ہی کہ ولیعہد سلطنت نے جب جارجینا نام رکھنا چاہا تو اُسکو یہ گوارا نہ تھا کہ اُسکے رکھے ہوئے نام پر کوئی دوسرا نام مقدم ہو اسلیئے اُس نے خود اِس نام کا رکھنا موقوف کردیا۔ اصطباغ کی رات کو **ڈیوک کنٹ** نے بڑی دھوم دھام سے دعوت کی۔ تمام خاندان شاہی کے اراکین اُسمین موجود تھے۔

اگست سنہ ۱۸۱۹ء مین اِس شہزادی کے چیچک کا ٹیکا بڑی کامیابی کے ساتھ لگا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ خاندان شاہی مین سے چیچک کے ٹیکہ سے جو ڈاکٹر **جنر** کا ایجاد تھا۔ فائدہ اُٹھایا۔ اور بچون کی طرح اِس شاہی بچہ کو بھی بشپ نے اپنے ہاتھون مین لیا۔ اُس نے بشپ کے بالون کی ٹوپی پکڑلی اور چہرہ کے پوڈر کو کھنڈادیا۔ پہلے اس سے کہ بشپ اپنے تئین بچہ کے ہاتھون سے بچائین۔ اِس نے اُن کے بال کھسوٹ لیئے۔ حکم شاہی سے اِس شہزادی کے ٹیکا لگنے سے اِسکا رواج عام ہوگیا۔

اِس قصر مین سارے کام گھنٹون پر باقاعدہ چلتے تھے۔ ڈیوک اپنے باپ کی طرح سویرے اُٹھتا اور پابند اوقات تھا۔ اُس نے جاڑے مین ایک خاص وقت آگ جلانے کے لیئے ایک نوکر مقرر کیا تھا۔ اُسکو حکم تھا کہ جب تک وہ سوتے نہ جائے یہ آگ جلائے۔ ٹھیک صبح کے چھ بجے قہوہ کی

ڈیوک کنٹ کا لنڈن سے جانا اور شہزادی وکٹوریا کا ایک آفت ناگہانی سے بچنا

پیالی ایک نوکر لائے اور دوسرا نوکر قہوہ کی کشتی اُٹھا کر لے جائے۔ باری باری ہر صیغہ کا داروغہ پہلے
ون کے خرچ کا ذرا ذرا حساب بل مین لکھ کر لائے اور دستخط کرائے۔ ان بلون کے پیش ہونے سے ملازمین
کی پابندی اوقات کا امتحان ہو جاتا۔ اسکو اپنے ملازمین کی درستی لباس کا ایسا خیال تھا کہ خاص
اِس کام کی نگرانی کے واسطے ایک ملازم مقرر کر رکھا تھا۔

اِن دنون کا حال شہزادی کا سُننے مین کم آیا ہی **طامس لارنس** نے لکھا ہے کہ یہ
پانچ مہینے کی لڑکی صورت شکل مین بڑی پیاری تھی۔ اپنے پنگوڑے مین پڑی رہتی تھی۔ ماں اور معتبر
دائیان اُسکی بڑی نگہبانی کرتی تھین۔ جب وہ کوئی آواز ایسی سُنتی تھی کہ کچھ وقفہ کے بعد بند ہو جاتی
تھی تو وہ اپنی آنکھین اُس طرف پھیر کر دیکھتی۔ ڈیوک کے ایوان مین موسیقی گھنٹے بہت سے رکھے ہوئے
تھے۔ اُن مین سے دو مین باؤ گھنٹہ بھی بجتا تھا۔ ملکہ معظمہ نے لکھا ہی کہ میرے باپ کا ایک بڑا گھنٹہ کچھوے
کے خول مین تھا جسکی آواز کو مین بچپنے مین رات کو ہمیشہ سنا کرتی تھی۔ باپ نے ایک موقع پر اِس شہزادی
کو اپنے دونون ہاتھون مین اُٹھا کر لوگون سے کہا کہ اسکو خوب غور سے دیکھو یہ انگلستان کی ملکہ ہوگی
اُس وقت باپ کا یہ کہنا بعید الاحتمال معلوم ہوتا تھا۔ اِس بچی کا تخت نشینی کے لیئے پانچوان نمبر تھا تین
چچا ولیعہد و **ڈیوک یورک** و **ڈیوک کلیرنس** اور چوتھا باپ تخت نشینی کے لیئے اِس پر سبقت
رکھتے تھے۔ ولیعہد سلطنت جو جارج چہارم کے نام سے بادشاہ ہوا وہ اپنی بی بی **کلورائن** کو طلاق
دینی چاہتا تھا مگر نہ دے سکا۔ اگر یہ طلاق ہو جاتی تو وہ دوسری شادی کر کے سلطنت کا وارث پیدا
کر سکتا تھا۔ ڈیوک کنٹ سے جو بڑا بھائی ڈیوک کلیرنس تھا۔ اور اُسکی بی بی شہزادی **ایڈی لیڈ** تھی۔
جسکے ہان اولاد ہونے کی توقع تھی۔ یہ سب شہزادی **وکٹوریا** پر تخت نشینی کے لیئے مقدم ہوتے
سوا اسکے وکٹوریا کا کنٹ کے خاندان شاہی کی شاخ مین مقدم ہونا ضرور تھا۔ یہ تقدیم تو باپ کے مرنے
سے جلد حاصل ہوگئی۔ یہ سارے سامان خدا ساز شہزادی کے ملکہ ہونے کے معلوم ہوتے تھے جب
شہزادی ایک مہینے کی ہوئی تو ماں باپ اسکو **کلیرمونٹ** مین لے گئے۔ وہ شہزادی کے ماموں کے
رہنے کی جگہ تھی۔

شہزادی کے پیدا ہونے کے تھوڑے دنون بعد ماں اور بیٹی کی صحت اچھی نہ تھی۔ جب
شہزادی سات مہینے کی ہوئی تو ڈیوک کنٹ نے یہ خیال کر کے کہ لنڈن کا سخت جاڑا میری ننھی سی

بچی کو ستائیگا اور بی بی کو بھی موافق نہ آئیگا وہ سنہ مشتہر میں آیا۔ یہ ایک خوبصورت قصبہ ڈیون شیر کے کنارے پر ہے۔ اِس میں ایک مکان وول بروک کاٹیج کرایہ پر لیا۔ سفر کے اندر ایک یا دو روز وہ سیلسبری میں ٹھیرا۔ یہان کے بشپ صاحب کا مہمان رہا۔ بشپ کی بیٹی نے سونے کے وقت خوابگاہ میں جاکر دیکھا کہ شہزادی برہنہ لیٹی ہوئی ہے اور اُسکی ماں اپنا دودھ پلا رہی ہے جسکو دیکھکر نہایت تعجب ہوا۔ وہ یہ نہین جانتی تھی کہ جرمن مین امیرزادیون کو بچے پالنے کا فن سکھایا جاتا ہے۔ اِس لیئے ڈچس کنٹ بچے پالنے کے سارے کام خوب جانتی تھین۔

۲۴ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء کو یہ شہزادی پہلی دفعہ ناگہانی موت سے بچ گئی۔ ڈیون شیر کے کسان کے ایک چھوٹے لڑکے کو کہین سے بندوق ہاتھ لگ گئی تھی وہ وول بروک کوٹیج کے احاطہ مین آیا۔ دائی خانہ کے قریب ایک درخت پر چڑیان بیٹھی ہوئی تھین۔ اُنپر گولیان چلانے لگا وہ اُن پر تو نہ لگین۔ مگر دائی خانہ کے کواڑ کے شیشہ کو توڑکر اندر آئین۔ شہزادی کے سر کے قریب سے جو دائیہ کی گود مین آرام کر رہی تھی گزرین۔ اور ایک گولی کی جھپٹ مین دائیہ کا کندھا آیا۔ اِس واقعہ سے سارے محل مین دفعۃً ایک تہلکہ پڑ گیا۔ ڈیوک دوڑ آیا۔ مجرم لڑکا پھرتی سے پکڑا گیا۔ مگر شہزادی کے ناگہانی آفت سے بچ جانے کی ایسی خوشی تھی کہ اُس وقت لڑکے کی خطا پر کچھ خیال نہین ہُوا۔ اُس کا قصور معاف کر دیا اور یہ نصیحت کی کہ آیندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ کوئی لکھتا ہے کہ لڑکا اِس قدر زار زار رویا کہ ڈیوک نے اپنی رحمدلی کے سبب نصیحت کرکے چھوڑ دیا۔ اِس معصوم شہزادی کو خبر بھی نہ ہوئی ع رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گزشت ✦ کوئی گولی بندوق کی جگہ تیر وکمان بیان کرتا ہے۔

اِس عجیب واقعہ کے بعد ڈیوک کنٹ اپنے ایک دوست کو لکھتا ہے کہ ”ڈیون شیر کی آب و ہوا کے اثر نے میری چھوٹی سی لڑکی کو موٹا تازہ کر دیا ہے۔ اور مجھے اِس کہنے سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ وہ تندرست تنومند ہے۔ بہت ہی تندرست ہے۔ میرے کنبے کے بعض ممبرون کی رائے یہ ہے کہ یہ شہزادی ہم مین سے نہین ہے بلکہ غیر واجنبی ہے۔ اِس رائے سے مجھے خوف لگتا ہے“ ✦

ڈیوک کنٹ کو معلوم نہ تھا کہ موت میرے سر پر کھڑی ہوئی ہے اور وہی جاڑا جسکے خوف سے مین یہان آیا ہون وہی میری جان لیکر مجھے ٹھنڈا مردہ کریگا۔ ڈیوک کو پیدل پھرنے کی بڑی عادت تھی۔ گرامی سبب سے اُسکی طبیعت کچھ علیل ہوگئی تھی اور ڈاکٹرون نے کہدیا تھا کہ کچھ دنون کے لیئے وہ پیدل پھرنا

ڈیوک کنٹ کی وفات اور اسکے حالات

چھوڑ دے۔ مگر ڈیوک نے اس کہنے پر توجہ نہین کی۔ ۱۴ جنوری ۱۸۲۰ء کو برف مین بہت دیر تک پیدل
پھرا۔ گرم ہوگیا۔ تھک گیا۔ بوٹ پاؤن تک گیلے ہوگئے۔ اور کپڑے نم آلود ہوگئے۔ کپتان کونروے
جو اُسکا بڑا دوست اور اُسکے اصطبل کا داروغہ تھا۔ بیان کرتا ہے کہ مین نے ڈیوک سے کہا کہ وہ فوراً
بوٹ و کپڑے بدل ڈالین۔ مگر اُنکی لڑکی جو سامنے آئی اُسکی محبت کھینچکر لے گئی۔ اور اُسکو گود مین لیکر
بہت دیر تک اُسکے کھلانے مین ایسے محو ہوئے کہ اپنی حالت کو بھول گئے۔ پس یہ توقف کپڑون کے
نہ بدلنے کا وبالِ جان ہوا۔ بدن لرزنے لگا۔ سینہ مین سوزش ہوئی۔ ڈاکٹر نے ایسا علاج کیا کہ اگر موت
نہ آئی ہوتی تو بھی آجاتی کہ فصد مین ۱۲۰ اونس خون نکالا جس سے بُری حالت ہوگئی۔ دن کو کچھ سنبھالا لیا
مگر رات کو یہ سنبھالا اُسکو نہ سنبھال سکا۔ موت نے اپنے پنجہ مین لے لیا۔ آخری وقت مین اپنے نہالِ زندگی
کے نورس ثمر کو بلایا اور یہ دعا دی۔ کہ اگر بحسب بخت و اتفاق اس میرے لختِ جگر کو تخت سلطنت نصیب ہو
تو اے میرے پروردگار اسکو اپنے فضل و کرم سے توفیق دیجیو کہ وہ تجھ سے ڈر ڈر کر رعایا کے حقوق اور اپنے
فرائض شاہی کو ادا کرے۔" ڈچس نے خود خاوند کی کل تیمارداری کی۔ ساری دوائیان اپنے ہاتھ سے
بنائین اور پلائین۔ پانچ پانچ روز تک کپڑے نہین بدلے۔ ہر وقت وہ خاوند کے پلنگ کی پٹی بنی رہی۔ جب اپنے
رنج کو ضبط نہ کرسکتی تھی تو رونے کے لیئے کہین اور چلی جاتی تھی۔ جارج سوم کے بیٹون مین کوئی
بیٹا ایسا نہ تھا کہ جس کی رعایا ایسی قدرشناسی کرتی ہو جیسے کہ ڈیوک کنٹ کی۔ جب سے اُس نے سپاہ کو
چھوڑا جسکا ذکر اوپر ہوا۔ وہ سراپا انسان کی بھلائی اور ہمدردی کے کامون مین مصروف ہوگیا۔ وہ بیواؤن
کا سرپرست بنا۔ یتیمون کا مائی باپ۔ ہردلعزیز اُس کا لقب ہوا۔ خاندان شاہی مین وہی اس لقب کا مستحق تھا
وہ سب پر مہربان تھا۔ جو اُسپر ذرا سا بھی آسرا رکھتا اُسکا سچا دوست تھا۔ سخاوت کے ہاتھ سے اپنی گرہ
ایسی کھولی کہ گرہ مین اتنا سرمایہ نہ رکھا کہ مرنے کے بعد بی بی اور بیٹی کا فارغ البالی سے گزارہ ہوتا۔ اسکی
یہ فیاضی دوراندیشی سے خالی تھی۔ غربا کے نفع پہنچانے مین بعض دفعہ اُسکو یہ خیال نہین ہوتا تھا کہ مجھے
مضرت پہنچیگی۔ باسٹھ ۶۲ سوسائٹیان تھین جنسے کہ وہ افسر ہونے کا تعلق رکھتا تھا۔ وہ اپنے ملک
کا سچا دوست تھا اور اُسکا مذہب یہی تھا کہ وطن کی محبت مین اپنی جان فدا کردے۔ اِس کام مین کوئی اُسکا
نظیر نہ تھا۔ وہ اپنی بیٹی کو ورثہ مین دولت تو نہین دے گیا مگر دولت سے بہتر یہ صفات دے گیا۔ ہمت
و ثبات اور وقت پر کام کے بالترتیب کرنے کا شوقین ہونا۔

کچھ دنون وول برک کو سیج مین جنازہ رکھا رہا۔ پھر وہ کمبرلینڈ لوج مین آیا۔ اِن دونون مقامون مین یہ غمناک سفر ایک ہفتہ مین ختم ہوا۔ پھر یہان سے جنازہ دوسرے روز ونڈسر مین اپنے خوابگاہ مین سونے کے لیئے چلا۔ جنوری کی رات کا آسمان اوپر تھا نیچے مشعلین روشن ہو رہی تھین۔ اُنکے چمکتے ہوئے شعلون مین باجون کی آوازین نکل رہی تھین۔ ڈیوک کی نعش پر شامیانہ لگا ہوا تھا۔ اُسکے پیچھے شاہزادے و سپاہ کے افسر چلے جاتے۔ اُنکے پیچھے اور آدمیون کا ہجوم تھا۔ اِس طرح قبر شاہی تک جنازے کا جانا عجب سمان دکھاتا تھا۔ غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ آنکھین مینہ برسا رہی تھین۔

ڈیوک کی بہن شاہزادی آگسٹا نے اپنے بھائی کے مرنے کے بعد کیا دردناک یہ خط لکھا کہ

"کہ تم خیال کرو کہ ایک دن کم پانچ ہفتے ہوئے کہ میرا بھائی اپنی فرشتہ خصال بی بی کے ساتھ خوش و خرم رہتا تھا۔ اور ایک پیارا بچہ اُسکے ساتھ دل بہلانے کے لیئے تھا۔ تھوڑے ہی دنون مین وہ تندرست بھی رہا اور بیمار بھی رہا اور مر بھی گیا۔ خدا ہی جانتا ہے کہ آدمی کے لیئے کیا بہتر ہے۔ مجھ پر جو مصیبت آئی ہے۔ مین اُسپر صبر کرتی ہون۔ لیکن جسوقت مجھے اُسکی کمبخت بی بی کی بیوگی کا اور معصوم بچہ کی یتیمی کا خیال آجاتا ہے تو دل کے ٹکڑے اُڑ جاتے ہین۔ اُسکی بی بی فرشتہ خو ہے اور مین شکر کرتی ہون کہ نہایت میرا عزیز لیوپولڈ اُسکے ساتھ ہے۔ بی بی بچاری میرے بھائی کی پرستش کرتی تھی۔ اور یہ دونون ایک دوسرے کے لیئے مبارک تھے۔ خاوند کے مرنے کے نقصان کا کوئی بدل اِسکے لیئے نہین ہے۔ خاوند کے بھائیون کے ساتھ میری بھاوج کے دوستانہ تعلقات نہین ہین اسلیئے اب وہ بالکل بیگانہ غیر وطن مین ہے۔ ورثہ مین خاوند سے سوائے اُسکی قرضداری کے اُسکو کچھ اور ہاتھ نہین آیا جسکے ادا کرنے کے لیئے اُسکی آمدنی کافی نہین ہے"

شہزادہ لیوپولڈ ڈیوک کنٹ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر اپنی اکیلی بیوہ بہن کی تسلی و تشفی کے واسطے سڈمتھ مین آیا۔ بہن بھائی دونون ہمدرد تھے۔ ایک کی بی بی مری تھی دوسرے کا خاوند مرا تھا۔ اِس ماموں نے یتیم بھانجی کے ساتھ ساری عمر وہ محبت و شفقت کی جو باپ کرتا۔ ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ء کو اِس کے ساتھ دونون ڈچس اور شہزادی قصر شاہی کنسنگٹن مین داخل ہو گئے۔ ڈچس کی زندگی کو دیکھنا چاہیئے کہ کیا وہ تلخ ہو گئی ہے۔ جس خاوند کی خاطر اپنے عزیز وطن جرمن کو چھوڑا اور اِس ملک مین

رہنا اختیار کیا۔ جہان اُسکے عزیز دوستون کا کال تھا جسکی زبان بھی اچھی طرح اسکو بولنی نہین آتی تھی اب وہ خاوند نہ رہا۔ اگر وہ اپنے وطن جرمن مین رہتین تو پہلے خاوند کی زوجیت کے حقوق مین شروط اٹھا پاتین یا اب وہان چلی جاتین تو انگلینڈ سے بھی اپنے حقوق زوجیت مین زیادہ دولت پاتین۔ مگر دونون سے اُنہون سے ہاتھ اُٹھایا۔ جوانی مین دوہرا داغ بیوگی اُٹھایا۔ مگر خاوند نے جو اپنی دختر نیک اختر کے باب مین پیش بینی اختیار کی تھی اُسکو کبھی نہین چھوڑا۔ اُنھون نے اپنا ارادہ مصمم کر لیا کہ گو جرمن کے سارے عزیزون کی جدائی کا قلق مجھے ہو مگر مین اسی سرزمین مین رہونگی۔ گو جانتی ہون کہ انگریزی قوم کی جبلت خلقت مین داخل ہے کہ وہ غیرون سے موانست نہین کرتے بلکہ اُنسے نفرت رکھتے ہین اور رشک و حسد کرتے ہین اور سخت تعصب کرتے ہین ✚

باب دوم

شہزادی کا بچپن

جب ڈچس کنٹ اپنے بھائی کے ساتھ اس قصبے سے **کن سنگ ٹن** کو روانہ ہولی ہین تو کوئی غم و الم کے سوا ہمراہ نہ تھا۔ مگر دل کی کلی کھلانے کے لیئے **می** کی کلی ساتھ تھی۔ اُس کا گاڑی کے شیشون کو ننی ننی انگلیون سے کھٹ کھٹانا سرود و نغمہ سے زیادہ خوش کرتا تھا۔ اس قصبے کے باشندے اُسکو رو رو کر دیکھتے تھے اور وہ اُنکو ہنس ہنس کر دیکھتی تھی۔ جس سے مان کا غم غلط ہوتا تھا اور ساری کلفتین ڈھل جاتی تھین۔ شہزادی جانتی بھی نہ تھی۔ کہ سارے گھر پر غم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے اور میرے سر پر سے باپ کا سایہ اُٹھ گیا ہے۔ مین یتیم ہوگئی ہون اور میری مان بیوہ ہوگئی ہے۔ اِسی قصر مین سنہ ۱۸۲۰ء کے موسم بہار سے ڈچس کنٹ نے اپنی مستقل سکونت اختیار کی ✚

ڈیوک کنٹ کے مرنے پر آٹھ روز گزرے تھے کہ اُن کے باپ جارج سوم بادشاہ وقت کا انتقال ہوا اور اُسکا بھائی ولیعہد جارج چہارم کے نام سے انگلستان کا بادشاہ ہُوا۔ ڈچس کنٹ کے پاس قصر مذکور مین **کامنس ہوس** کی طرف سے **وس کونٹ مورتیتھ** اور **وس کونٹ کلایو** تعزیت نامہ سنانیکے لیئے آئے۔ ڈچس سننے کے لیئے شہزادی کو گود مین لیئے کھڑی ہوئین۔ یہ شادی و غم کے توام ہونے کا عجیب سمان تھا۔ ڈچس تو سیاہ ماتمی لباس مین سر تا پا

ڈچس کینٹ کی روانگی

غم کی تصویر بنی ہوئی تھیں۔ شہزادی گود میں خوش و خرم تھی مگر یہ حالت دیکھ کر لوگون کا دل پھٹا اور جگر کٹا جاتا تھا۔ تاریخ مین اس قصر کا اس طرح ماتم سرا بننا مدتون تک یاد رہے گا۔ ڈچس کا اس طرح اپنے کلیجہ کی ٹھنڈک کا سینہ سے لگائے رکھنا فقط اسی بات کی علامت نہ تھی کہ وہ اپنی وابستگی کو انگریزی قوم کے ساتھ مانتی ہین اور اُسکی قدرشناسی کرتی ہین بلکہ اِس بات پر بھی دلالت کرتا تھا کہ وہ اپنے نورِ عین سے کسی حال مین جدا نہونگی۔ اور یہی اُنھون نے کرکے دکھا دیا۔ کہ بیٹی کو اُس وقت چھوڑا کہ اُسکو شوہر ایسا مل گیا کہ بیٹی کا ہر وقت خیرخواہ دل و جان سے فدا تھا۔ اور اُنکے لیئے بڑھاپے مین یہ داماد و فرزند سعادت مند تھا جب شہزادی کے پاس اِن کا چچا **ڈیوک یورک** آیا تو اُسکی شکل ڈیوک کنٹ سے ایسی ملتی تھی کہ اُسے جانا باپ آیا۔ اُسکی طرف دونون ہاتھ پھیلائے۔ چچا نے بھی اُسکو جھٹ اپنے دونون ہاتھون مین لیکر پیار کیا جیسا اُس نے چچا کو باپ سمجھا تھا ایسا ہی چچا نے بھی اُس دن سے اُسکو اپنی بیٹی بنایا۔

قصر کنسنگٹن مین آنکر ڈچس کو کیسے اپنے دن کاٹنے دوبھر ہوتے ہونگے۔ جس وقت اُسکو یاد آتا ہوگا کہ مین ابھی اِس قصر مین سہاگن تھی۔ یا دکھی رانڈ ہوگئی۔ اور میری بیٹی کے سر پر باپ جیتا تھا یا وہ یتیم ہوگئی تو سینہ مین اُسکا دل زخمی کبوتر کی طرح لوٹتا ہوگا۔ مگر اُن کا مذہب عیسائی اُنکے دل کو یہی تسکین دیتا تھا کہ وہ غم کی ماری مٹی نہین جاتی تھی۔ اُسکو یقین تھا کہ میرے خدا نے جو یتیمون اور بیواؤن کا دوست ہے مجھے چھوڑا نہین۔ اِس ننھی سی بچی کے لیئے مجھے زندہ رکھا ہے۔ اِس وقت مین اُنھون نے انگلستان کے بڑے نامور انسان کے بہی خواہ و ہمدرد **ولبر فورس** کو بڑے اخلاق سے ملاقات کے لیئے بلایا۔ وہ اِس ملاقات کا حال اپنے خط مورخہ ۲۱۔ جولائی ۱۸۲۰ء کو **ہینا مور** کو یہ لکھتے ہین کہ

"ڈچس نے میرا استقبال بڑے تپاک سے کیا۔ اور اپنے زندہ دل بچہ کو دکھایا جو فرش پر کھلونون سے کھیل رہا تھا۔ مین نے بھی اُسکے لیئے اپنے تئین ایک کھلونا بنالیا۔ ڈچس بڑے اخلاق سے پیش آئی۔ مگر بیٹھی نہین۔ اسلیئے مین نے پاؤ گھنٹہ سے زیادہ ٹھیرنا مناسب نہین جانا۔ وہان ایک ملازمہ اور ایک خادم موجود تھے۔ مین نے کوئی بڑی بات ایسی نہین کی کہ جس مین سلسلۂ سخن دراز ہوتا۔ ڈچس نے یہ عذر کیا کہ مین انگریزی زبان اچھی طرح نہین بول سکتی۔ مجھے اُمید ہے کہ مین آیندہ آپکے ساتھ دیر تک اچھی طرح اِس زبان مین گفتگو کر سکونگی اُنھون نے اپنا حال بیان کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوش رہتی ہین۔"

شہزادی کا ایک آفت ناگہانی سے بچنا

شہزادی کی عمر تین برس کی تھی۔ وہ ٹٹو کی فٹن مین سوار چلی جاتی تھین۔ سائیس ٹٹو کی باگ ڈور تھامے ہوئے اُسکو چلاتا تھا۔ اُسکی ایک طرف ملازمہ جاتی تھی کہ دفعتہً ایک بڑا جنگی کتا ٹٹو کی ٹانگون کے اندر جا گھسا جس سے ٹٹو بھڑکا اور کروٹ کی طرف فٹن کے پہیئے سڑک سے آن لگے۔ بچہ اُسکے اندر سر کے بل فٹن کے نیچے گرتا اور فٹن اُسکے اوپر گرتی جس سے بچہ کا کچومر ہو جاتا۔ مگر ایک سپاہی **مَسْلونی** نے یہ دیکھتے ہی فورًا بچہ کا کپڑا پکڑ کے اپنے ہاتھون مین اُسکو الگ اُٹھا لیا۔ اور اِس طرح اُسکی جان کو بچا لیا۔ اور خادمہ کو بچہ حوالے کیا۔ اِس چھوٹی سی جان بچانے کے لیئے بہت سے آدمی جمع ہو گئے تھے۔ اُنھوننے سپاہی کو بڑی شاباش دی اور اُسکو ہدایت کی کہ تو اِس فٹن کے ساتھ ساتھ قصر شاہی تک چلا جا۔ وہ گیا۔ ڈچس نے اپنی بیٹی کی جان بچانے کا شکریہ ادا کیا اور اُسکو ایک گنی انعام دیا۔ یہ بیان مَسْلونی کا ہے جو مدتون کے بعد اخبارون مین چھپا ہے۔ جب یہ سپاہی **آئرلینڈ** مین اپنی رجمٹ کے اندر گیا ہے تو اِس خدمت کے صلہ مین اُسکو پانچ پونڈ اور دیئے گئے تو اُسکو معلوم ہوا کہ مین نے اُس بچے کی جان بچائی تھی جسکا مین نوکر ہون مگر حضرت علیا کو یہ اپنا وقت اس آفت ناگہانی کا یاد نہین۔ وہ کہتی ہین کہ مجھ پر کبھی یہ حادثہ نہین گزرا ۱۸۹۶ء مین بے ثبوت دعوے سپاہی کو انعام ملا گیا۔ اِس گاڑی مین وہی ٹٹو جتا ہوا تھا جو شہزادی کے ماموں صاحب نے اُن کو دیا تھا جسپر سوار ہو کر اپنے محل کے باغون مین پھرنے کا بڑا شوق تھا۔ وہ اُسپر سوار ہوتین۔ ملازمہ عورتین اُنکے ساتھ ہوتین۔ اُنکے باپ کا ایک نوکر پرانا سپاہی ٹٹو کی لگام پکڑ کے لیجاتا۔ سواری کا یہ شوق تھا کہ اُنکی ملازمہ عورتین ساتھ ہر چند منت سماجت کرتین کہ آپ اُترکر پیدل چلین۔ مگر ہرگز ہرگز نہ مانتین مگر وہ پرانا نوکر اُنکے نہ سنے سے کان مین چپکے سے کہدیتا کہ آپ اُترکر پاؤن چلین اور نرم گھاس پر بھاگین تو آپکے لیئے نہایت بہتر ہوگا۔ تو وہ اُسکے کہنے کو کبھی کبھی مان لیتین۔

قصر کنسنگٹن میں شہزادی کی عمر کا ابتدائی حصہ بسر ہونا

باپکے مرنے کے بعد اِس قصر مین یتیم شہزادی کی زندگی اچھی طرح بسر ہوئی۔ اُنکی سوتیلی بہن شہزادی **فیوڈرا** یہان آگئی تھین جو اُنسے عمر مین بارہ سال بڑی تھین اور اُنکے ساتھ خوب کھیلتی تھین بچپن کی ایک فٹن مین شہزادی بیٹھتین اور ایک چوڑا فیتہ اُنکی کمر مین ڈالکر فٹن سے باندھ دیا جاتا کہ اُنکے گرنیکا خوف نہ رہتا۔ اِس فٹن کو اِس قصر کے احاطہ مین اُنکی سوتیلی بہن کھینچتین۔ اور دونون بہین بڑی ہنسی خوشی کی باتین کرتی جاتی تھین اِس فٹن مین اُنکی صورت اور لباس دونون ملکر بچپنے کی خوبصورتی کا ایک نمونہ ہوتا۔ جب دونون بہنون کو شرفاء دیکھتے تو وہ اپنی ٹوپی اُتار کر چھوٹی بہن کو سلام کرتے۔ شہزادی سب کو جواب دیتین۔ جو اُن سے مخاطب ہوتا۔ اُن کو لیڈی ! اور

گڈ مورننگ کہنا آتا تھا۔ اور جو کوئی کہتا کہ اپنے ننھے ننھے ہاتھون کو بوسہ لینے کے لیے پھیلاؤ تو وہ پھیلا دیتین۔ جب انکی دس برس کی عمر ہوئی تو کسی موقع پر اُنھون نے پوچھا کہ کیا سبب تھا کہ اُس زمانہ مین لوگ مجھے کیون میری بہن سے زیادہ سلام کرتے تھے۔ اُنکو اپنے رتبۂ شاہی پر علم نہ تھا۔ محل کے دروازون مین ماں کی گود مین جب لوگ اُن کو دیکھتے تو چیئر دیتے۔ ان کی ہر دلعزیزی شاہزادی **شارلٹ** کے باپ کو یعنے جارج چہارم کو ناگوار خاطر ہوتی ✦

ان ماں بیٹی مین کبھی زیادہ دیر کے لیئے جدائی نہین ہوئی۔ وہ ہمیشہ ساتھ رہتین۔ ماں نے اپنے تئین بالکل بیٹی پر فدا کر رکھا تھا۔ وہ بیٹی کو خود دودھ پلاتی تھین۔ **میبڈ** (ملازمہ) جب انکو لباس پہناتی تو اُسکو خود دیکھتی تھین۔ اگر میبڈ رخصت پر جاتی تو وہ خود اپنے ہاتھ سے بیٹی کو لباس پہناتین اور نہلاتین انجیل کی آیتین اول اُنھون نے بیٹی کو سکھائین اور پھر اپنے گھٹنون پر اُنکو نماز پڑھنی سکھائی۔ **ہوس** صاحب مورخ لکھتے ہین کہ ڈچس نے کبھی بیٹی کو کسی کتاب کا سبق خود نہین پڑھایا"۔ اور اور مورخ لکھتے ہین کہ وہی بڑی معلمہ بیٹی کی تھین۔ یہ شہزادی اُس عمر مین تین زبانون مین باتین کرنی جانتی تھی کہ جس مین اور بچے اپنی مادری زبان کی ابتدائی باتون کو جانتے ہین۔ ان زبانون کے استعمال مین وہ اپنی عجیب فہانت وذکاوت کو ظاہر کرتی تھین کہ جب اُن کو کوئی چیز مانگنی ہوتی یا کوئی اور مہربانی کی بات اپنے اوپر کرانی ہوتی تو وہ ماں سے جرمن زبان بولتین۔ جانتی تھین کہ ماں کو اپنی مادری زبان پسند ہے۔ ماں کی گود مین اُنھون نے جرمنی زبان سیکھی تھی مگر وہ انگریزی زبان کے بولنے مین کوشش کرتی تھین جس سے وہ انگلش معلوم ہون۔ یہ زبان اُن کے دیس کی تھی ✦

ڈچس کا طریقہ بود و باش بعینہ خاوند کا سا تھا۔ مگر ایک نئی بات اُسکے برخلاف یہ تھی کہ وہ اس طرح سادگی سے رہتی تھین جس طرح شاہی لیڈیان نہین رہتین۔ صبح آٹھ بجے سارا کنبہ اُٹھ کر اول نماز پڑھتا اور خدا کا شکرگزار ہوتا۔ پھر حاضری کھاتا۔ شہزادی وکٹوریا اپنی ماں کے پاس چھوٹی سی میز بچھا کر اپنی روٹی اور دودھ میوہ نوش جان فرماتین۔ بعد حاضری کے شہزادی فیوڈرا اپنی اُستانی **لیہ زین** سے سبق پڑھتین۔ اور شاہزادی وکٹوریا باغون کی سیر کرتین۔ پھر دس بجے سے گیارہ بجے تک سبق پڑھتین پھر اپنے کھلونون سے کھیلتین۔ سوتیلی بہن اُنکے ساتھ کھیلتی۔ جسکی عمر ابھی تک گڑیان کھیلنے کی تھی۔ پھر محل کے دونون طرف کے کمرون مین جو بڑے لمبے چوڑے تھے اُچھل کود کر گشت کرتین۔ دو بجے ڈچس لنچ کھاتین۔ بچے

اوائل عمر کا برتاؤ اور ماں کی تعلیم

ڈچس کا طریقہ بود و باش

ڈنر کھاتے۔ اِس وقت کھانا نہایت سادہ زود ہضم ہوتا تھا۔ پھر ڈنر کے بعد شہزادی سبق پڑھتی یا کھیلنے کے بعد سوار ہوتی۔ یا ملاقات کو جاتی۔ اگر شام کو آسمان صاف ہوتا تو سبزہ زار مین درختون کے نیچے سارا کنبہ بیٹھتا۔ جب مان ڈنر کھاتین تو شہزادی اپنا سپر نہایت سادہ اور زود ہضم مان کی بغل مین بیٹھکر تناول فرماتی۔ پھر وہ اپنی دایہ کے ساتھ اِدھر اُدھر ٹہلتی کودتی پھرتی۔ نو بجے اپنی خوابگاہ مین آرام کرنے جاتی ایک فرانسیسی پلنگڑی خوبصورت مان کے پاس بچھی ہوئی تھی اُسپر لیٹتی اور گھنٹون کی موسیقی آوازین اور خاصکر اُس گھنٹے کی جو کچھوے کے خول مین رکھا ہوا تھا سُنتی۔ جب تک کہ پلکین آپسمین ملکر اُنکو خواب کا عالم دکھاتین۔

قصر کن سنگٹن کے مستقل ممبرون مین سے ہینوور کے تھری پادری کی بیٹی فرالین لیہ زین تھی ۱۸۱۹ء سے شہزادی فیوڈرا کی گورنس (اتالیقہ) تھی۔ شہزادی وکٹوریا کی تعلیم ۱۸۲۴ء سے شروع ہوئی اور لیہ زین کی خدمات اتالیقی بڑی بہن سے چھوٹی بہن کی طرف منتقل ہوئین۔ یہ اتالیقہ گفتگو قابل قدر کرتی۔ اِس کی وضع طرح مین درشتی تھی۔ اسکا علم محدود تھا۔ رائے مین رسم و رواج کی تابع تھی۔ وہ انگلش سوسائٹی مین کبھی عام پسند نہین ہوئی۔ لیکن قوت فیصلہ رکھنے مین بڑی ہوشیار و سیانی تھی اور اپنی خدمت کے ادا کرنے مین محبت و خوف کے سبب سے دل و جان سے مصروف رہتی تھی۔ جسکی یاد اُسکے شاگرد نے کبھی فراموش خاطر نہین کی اِس سے شہزادی کے دلمین اپنی نوعمری کے گزرنے کے بعد بھی لیہ زین محبت رہی۔ اور جب تک لیہ زین زندہ رہی باہم خط و کتابت رہی۔ اور آپس مین تحفہ تحائف کا مبادلہ رہا۔ جب ۱۸۷۰ء مین لیہ زین کا انتقال ہوا ہے تو ملکہ معظمہ نے تحریر کیا کہ وہ مجھے چھ مہینے کی عمر سے جانتی تھی۔ اور میری پانچ برس کی عمر سے اٹھارہ برس کی عمر تک میری خدمتگزاری و خبرگیری مین عجیب طرح سے اِس نے اپنے تئین وقف کردیا۔ اور اپنا ذرا خیال نہ رکھا۔ ایک دن کی رخصت نہین لی۔ مین اسکی اطاعت کرتی تھی اِس سے ڈرتی تھی۔ اِسکو میرے سوائے کوئی دوسرا خیال ہی نہ تھا۔

شہزادی کی تعلیم کے باب مین جو اُنکی شان کے لائق ہو اول باضابطہ اطلاع پارلیمنٹ کو ہوئی۔ ۱۸۲۵ء مین پارلیمنٹ نے باتفاق رائے ڈچس کنٹ کے وظیفہ مین چھ ہزار پونڈ سالانہ کا اضافہ کردیا۔ کہ عالی جناب شہزادی الیکسنڈرینا وکٹوریا کنٹ عزت و شان کے ساتھ بود و باش کرین اور تعلیم جو اُن کی شان کے سزاوار ہو پائین۔ انگریزی تعلیم ضروری تھی۔ فرالین لیہ زین فقط شہزادی وکٹوریا کی ملازمہ

فرالین لیہ زین

۱۸۲۵ء مین پارلیمنٹ کا مقرر کرنا

حسب سررشتہ شاہی پاتی جاتی تھین - لسکے سوا وہ کوئی اور منصب نہین رکھتی تھین - ان مین یہ لیاقت نہ تھی کہ وہ شہزادی کو کل علمی تعلیم کرتین - اس معلمہ کی ڈچس کنٹ حد سے زیادہ عزت کرتی تھین - انھون نے اس معلمہ کو یہ ہدایت کی کہ شہزادی کی مخاطبت مین وہ "عالی جناب" یا کوئی اور تعظیم کا لفظ نہ کہا کرے وہ اس سے تو کہہ کہ مخاطب ہوا کرے - یہ جرمن کا دستور تھا کہ سب رشتہ دار اور دوست آشنا تکلف کا آپس مین ایک دوسرے کو تو کہکر مخاطب ہوتے ہین - مگر انگریزون مین اسطرح مخاطب کرنے کا رواج نہین - اور سواری مین بھی ساتھ بٹھاتی تھین - معلمہ کو انھون نے فرمایا کہ میرے پہلو مین تم بٹھا کرو اور شہزادی پیچھے بیٹھا کرے - مگر معلمہ نے دونون باتون سے انکار کیا تو انھون نے بیٹی سے کہا کہ یہ معلمہ کی عنایت و شفقت تمھارے حال پر ہے جو اپنی جگہ تم کو دیتی ہے اور مخاطبت مین تم کو بزرگ بناتی ہے - غرض یہ خاطرداریان بچون کے استادون کی ہوتی ہین تو انکی تعلیم مین معلم اپنی جان کھپا دیتے ہین -

ڈچس کنٹ اپنی بیٹی کو کسر نفسی - خودداری - خوش اخلاقی - راست گوئی - راست بازی اور محاسن اخلاق خود تعلیم کرتی تھین - اور مکتب کے باقاعدہ سبقون کے سکھانے سے اُنکو جب تک باز رکھا کہ اُنکی عمر پانچ برس کی نہوئی - یہ کام انھون نے اپنی مان کی ہدایت سے کیا تھا جنھون نے ان کو تاکید کی تھی - کہ وہ اپنی بیٹی کو اس چھوٹی سی عمر مین علم کے سکھانے کے جنجال مین پھنسانے سے مضمحل نہ کرے -

ڈاکٹر ڈیویس صاحب نے ۱۸۰۳ء مین کیمرج یونیورسٹی مین رینگلر ہونے کی سند پائی تھی - رینگلر علوم ریاضیہ مین اعلے درجہ کی فضیلت کا خطاب ہے - انکو ڈچس نے اسلیئے بلایا تھا کہ خود انگریزی زبان اُنسے سیکھین - مگر جب وہ ایک مہینہ انگریزی زبان اُنسے پڑھ چکین تو اُنھون نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ مجھے انگریزی زبان ایسی اچھی طرح پڑھاتے ہین کہ مین یہ چاہتی ہون کہ اس طرح میری بیٹی کو آپ پڑھایا کرین - اُنھون نے ڈچس کی درخواست منظور کرلی - اور حسب سررشتہ ۱۸۲۷ء سے شہزادی کی تعلیم کے ڈائرکٹر مقرر ہوگئے اور قصر کنسنگٹن مین سکونت اُنھون نے اختیار کی لیہ زین کو اپنی حالت متغیرہ مین خوش رہنے کے واسطے شہزادی **سوفیا** کی سفارش سے شاہ جارج چہارم نے **بیرونس** کا خطاب دیدیا - ڈیویس صاحب نے اپنا کام بڑی دانائی سے کیا - صرف تاریخ - اور

مذہب کی تعلیم کو تو اپنے لیئے رکھا۔ اور باقی علوم اور فنون کی تعلیم کے لیئے بڑے مستند وجید معلم مقرر کیئے۔ اگرچہ انکی اپنی مذہبی رائے خاص ایک فرقہ کے ساتھ مخصوص تھی۔ مگر وہ اور مذہبی رایون کو بھی کشادہ دلی سے دیکھتے تھے۔ اُنھون نے شہزادی کی مذہبی تعلیم ایسی کی کہ کسی خاص فرقہ کے ساتھ آپ کو پھر مذہبی تعصب نہین ہُوا۔ انکی عادت مین داخل تھا کہ وہ سب مذہبون کا پاس اور لحاظ و ادب کرتی تھین

طامس سٹورڈ ویسٹ منسٹر کے **رائٹنگ ماسٹر** نے شہزادی کو لکھنا اور حساب سکھایا۔ وہ بہت جلد خط مین زود نویس ہو گئین۔ مگر اس زود نویسی نے خط مین نفاست و شیرینی نہ پیدا ہونے دی۔ وہ اپنی نوعمری مین بہت سے رشتہ دارون سے قابل قدر خط و کتابت کرتی تھین۔ اور یہ عادت انکی اخیر عمر تک رہی

اگرچہ شہزادی کو اُنکے آغاز عمر سے ڈچس تاکید کرتی تھین کہ وہ انگریزی زبان مین بالکل باتین کیا کرین۔ مگر اُنھون نے سب سے پہلے جرمنی زبان سیکھی تھی۔ اور وہ اسکو ہمیشہ اپنی مادری زبان جانتی تھین۔ وہ انگریزی زبان کو گریمر (صرف و نحو) کے موافق سیکھتی تھین۔ اور اسکے ساتھ جرمن کے علم ادب مسٹر **بیر تیر** سے پڑھتی تھین۔ ابتدا مین وہ انگریزی اس طرح بولتی تھین کہ اُس مین جرمن لہجہ کی بو آتی تھی لیکن جلد اسکی اصلاح ہو گئی۔ اور بڑی عمر مین انکا تلفظ انگریزی زبان مین بالکل طبعی بار بار کوشش کرنے سے ہو گیا۔ وہ اپنی نوجوانی مین یہ پسند کرتی تھین کہ انکا لہجہ انگریزی زبان مین مستند سمجھا جائے۔ اُنکو فرانسیسی زبان مسٹر **گرینڈ نیو** نے سکھائی۔ وہ فرانسیسی بہت خوب فر فر ایسی بولتی تھین کہ وہ سننے مین بھی جاتی تھین۔ جب پچھلے زمانہ مین وہ **اٹالین اوپی** را پر فریفتہ ہوئین تو بڑی محنت سے اٹلی کی زبان سیکھی اور اُنکو اسکے بولنے کا جو موقع ہاتھ لگتا تھا۔ اُسکو ضائع نہین ہونے دیتی تھین۔ اگرچہ وہ زبانون کے سیکھنے کی خداداد استعداد رکھتی تھین مگر اُنھون نے کبھی علم ادب کے اعلیٰ مضامین کے مطالعہ مین مستعدی اور پسندیدگی ظاہر نہین کی۔ اُنکو نوعمری مین نوول (قصے) کے پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ اول درجہ کے علم ادب پر کبھی اُنھون نے توجہ نہین کی۔

نوعمری مین موسیقی اور آرٹون کی طرف توجہ

اگرچہ شہزادی نے بمقتضائے نوعمری بڑی خوشی و اصرار کے ساتھ آرٹون کے سیکھنے مین علاً بڑی سعی کی۔ مگر آرٹ جاننے والون کا سا مذاق اُن مین کوئی بڑا نمایان نہ تھا۔ علم موسیقی مین وہ اپنا بڑا وقت صرف کرتی تھین۔ سنہ ۱۸۲۶ء کے شروع مین **جان برنا ڈسیل** نے اُنکو گانے کا اول سبق دیا۔ اُنکی آواز بڑی شیرین اور سُہانی تھی۔ وہ خوب گاتی تھین۔ اور پیانو لے نو کو بجاتی تھین۔ اُن کا

بڑا اثر لوگون کے دلون مین ہوتا تھا۔ **ڈرائنگ** (نقشہ کشی) اول **رچرڈ ویسٹ ایل** نے انکو سکھایا۔ جنھون نے اول سب سے پہلے سنہ ۱۸۲۹ء مین انکی پوری تصویر بنائی تھی۔ اور پھر انھون نے یہ فن **ایڈون لینڈ سیر** سے سیکھا۔ پنسل یا رنگون سے نقشہ کشی کرنے سے اپنی عمر مین مدتون تک دل بہلایا۔ اور شادی ہونے کے بعد انھون نے **ایچنگ** (دھات کے پترون اور شیشون پر کالون پر تیزابون سے تصاویر کا کندہ کرنا) کے جاننے مین کوشش کی +

موسیقی اور مصوری کے فنون مین اپنی بڑی عمر تک وہ تعلیم پاتی رہین۔ ناچنا انھون نے اول **بورڈین** سے سیکھا وہ اپنی مان کی طرح رقص کو نہایت پسند کرتی تھین۔ اور ان ہی کی طرح ناچتی تھین وسط عمر تک بہت ادا و انداز کے ساتھ ایسا ناچتی تھین کہ مستثنے سمجھی جاتی تھین۔ وہ دہاتی ناچون کے سیکھنے اور انکے مرتب کرنے کی بڑی شوقین تھین۔ وہ تفریحات رقص مین بڑی گرمجوشی سے مصروف ہوتی تھین اور ان مین اپنے سب عزیزون کو اور سب کو بلاتی تھین۔ اور جوان اور بوڑھے داداتک ناچنے وگانے آتے تھے بچپنے ہی سے وہ شہسواری جانتی تھین اور جسمانی ورزشون سے مسرور ہوتی تھین۔ گھر کے اندر اور باہر کی سب طرح کی ورزشین کرتی تھین **بیٹل ڈور** اور **شٹل کوک** سے وہ اپنی جوانی تک دل بہلاتی تھین (یہ دونون کھیل بلّے سے کھیلے جاتے ہین) +

ڈچس کنٹ کا ایک درد سر یہ دور ہوگیا کہ جارج چہارم شاہ انگلستان نے اپنی بی بی کیرولائن پر بدکاری کا الزام لگایا۔ مگر وہ سنہ ۱۸۲۰ء مین عدالت سے اس الزام سے بری ہوگئی۔ جب وہ خاوند کے ساتھ **ویسٹ منسٹر ایبی** مین تاج پہننے کے لیئے آئی تو وہ دروازے پر روک دی گئی۔ اس اپنی ہتک عزت و محرومی کا قلق ایسا ہوا کہ اس معاملہ کے انیس ۱۹ دن بعد دنیا سے سفر کرگئی۔ اس نے اپنی دیورانی ڈچس کنٹ کو اسکے خاوند کا تعزیت نامہ لکھا تھا اور ملاقات کا وعدہ کیا تھا۔ اگر وہ زندہ رہتی تو ڈچس کو حیران کرتی۔ اسکی بیٹی شارلٹ مرچکی تھی جو وارث سلطنت تھی۔ ضرور کچھ وہ ایچ پیچ ڈچس سے کرتی نئے بادشاہ کی تاجپوشی کے بعد جولائی سنہ ۱۸۲۱ء مین ڈچس اور شہزادی دونون **بوگ لور** مین گئین اور یہان پہلی دفعہ سمندر کے پانی مین شہزادی نہائی۔ اسکی صحت کے لیئے ڈاکٹرون نے ڈچس کو صلاح دی تھی کہ شہزادی سمندر مین نہایا کرے +

جب شہزادی کی چوتھی سالگرہ ہوئی تو جارج چہارم بادشاہ وقت نے اپنی بھاوج و

ناچنا اور اس سے دل بہلانا

شہزادی کی تائی ملکہ کیرولائن کا مرنا

شہزادی کا سمندر مین نہانا

شہزادی کی چوتھی سالگرہ

بھتیجی کی دعوت بڑی دُھوم دھام سے کی۔ اِس سالگرہ کی یاد کے لیئے ایکا پنی تصویر بھی جسکے چوکھٹے مین ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ یہ شہزادی ابتدا عمر سے ہی علم موسیقی کی بڑی شوقین تھی۔ اور اسکا مذاق صحیح رکھتی تھی۔ اِس علم سے طبیعت کو بڑا لگاؤ تھا۔ اِسمین اُنکی مان کا اثر تھا۔

شہزادی کا لائی لڑکی کے ساتھ کھیلنا

اُس زمانے مین ایک لڑکی پانچ برس کی عمر کی جسکا نام **لائی** را تھا۔ باپ دہاجہ مین بڑی مشہور تھی۔ ڈچس نے اُسکو اپنی بیٹی کے دل بہلانے کے لیئے بُلایا وہ آئی اُس نے ایسی الاپ دی کہ شہزادی بالکل اُسمین محو ہوگئی۔ اُنکی والدہ صاحبہ یہ حال دیکھکر دوسرے کمرے مین تشریف لیگئین۔ چند منٹ کے بعد جو آئین تو کیا دیکھتی ہین کہ باجے کو چھوڑ کر لڑکیان چلی گئی ہین وارث تخت وتاج اپنے بیش قیمت کھلونون سے اس غریب لڑکی کا دل بہلا رہی تھی۔ دونون آتش کے پاس پہلو بہ پہلو بے تکلف بیٹھی تھین۔ اور اس لڑکی کے دینے کے لیئے اُس کی پسند کے شہزادی کھلونے چُن رہی تھی۔ افسوس کہ یہ ہونہار لڑکی چند سال کے بعد مرگئی +

شہزادی کے کھلونون کا حال

سیوس کورٹ اوس برلن مین نہایت نفیس پاکیزہ چھوٹا سا گڑیا خانہ رکھا جس مین مختلف کمرے ہین اُنکو اُس شہزادی نے اپنی کم سنی مین بڑے شوق سے سجایا تھا۔ باورچی خانہ کی میزون پر چھوٹی چھوٹی کڑاہیان اور رکابیان رکھی ہوئی ہین۔ باورچی مستعد ہی میزون کے گرد کرسیان بچھی ہوئی ہین۔ اُسمین چاے پینے کا چھوٹا سا سارا سامان رکھا ہوا چھوٹی چھوٹی انگلیان اہل مجلس کو چا پلانے کے لیئے تیار ہین۔ شہزادی کے کھلونے اور بچون کی طرح صرف کھیلنے کے نہ تھے۔ بلکہ وہ تو تعلیم کرنیکے لیئے بڑے معلم تھے۔ شہزادی کی معلمہ **بیرونس لیہ زین** امور سلطنت سے آگاہ اور واقف ایسی تھی کہ اُسنے کھلونون ہی مین سلطنت کے رموز و دربار کی رسوم سے شہزادی کو آگاہ کردیا۔ شہزادی نے سبق پڑھنے سے فرصت مین ملکہ **الزبتھ** کی اور اُسکے دربار کی نقل گڑیون مین مخمل کے لباس مین اُتاری اور موتی ٹانکے۔ ایک بڑا لمبا چوڑا **بورڈ** (تختہ) تھا۔ اسمین بہت سی کیلین جڑی ہوئی تھین جو گڑیا گڈون کے پیرون مین پروئی ہوئی تھین۔ وہ ایک سٹیج تھا جسپر رسوم دربار کی نقلین اُتاری جاتی تھین۔ اِن گڈون گڑیون کے نام امیرزادون اور شہزادیون اور تاریخی نامورون کے نام پر رکھے تھے۔ وہ سَو کے قریب تھین وہ سب ملبوسات درباری سے آراستہ تھین۔ درباریون کی سی

ٹوپیان اُنکے سر پر تھین وہ اِن کا بناؤ سنگار خود کرتین - اس آئندہ ملکۂ قیصر ہندنے اس گڑیا خانہ مین لیوی اور رسوم دربار کی نقلون اور ڈرائینگ روم کی آرایش سے سلطنت کی رسوم اور آئین کو سیکھ لیا اور اس گڑیا خانہ کو اپنے لیئے دبستان بناکر ایسا علم سیکھ لیا کہ جب تخت سلطنت کو زینت دی تو دربار کی رسمون کا ادا کرنا اُنکے نزدیک ایک کھیل تھا جو کچھ اُنھون نے اس گڑیا خانہ مین سیکھا اب کوئی نہین سیکھتا - یہ تعلیم ہی اُڑ گئی ٭

جب شہزادی کے سامنے الف بے تے رکھی گئی تو اُنھون نے غصہ سے پوچھا کہ اسکے سیکھنے سے کیا فائدہ ہی جس سے کوئی خیال میرے دلمین نہین پیدا ہوتا - تو اُنسے کہا گیا کہ اگر آپ وہ نہ سیکھین گی تو یہ ساری کتابین جو میز پر رکھی ہوئی ہین نہین پڑھ سکین گی - تو اُنھون نے کہا کہ تصویرون کی کتابین میرے سامنے رکھو مین بہت کچھ اُن سے سیکھ جاؤنگی ٭

شہزادی علم سیکھنے مین خاصی محنت کرتی تھین - مگر کبھی اُنھین اپنی شاہانہ طبیعت کی جودت و شوخی دکھاتی تھین - اور قواعد کی سخت پابندی سے گھبراتی تھین - ایک دفعہ اُنھون نے یہ اعتراض کیا کہ مبتدیون کو جو پائی او تو (باجہ) کے بجانے مین سُر ملانے عملاً کل کی طرح سکھائے جاتے ہین محض بیکار ہین - اِسپر اُنکے اُستاد مسٹر سیل نے کہا کہ جب تک اُن سرون کے ملانے کو آپ سیکھین اِس باجہ کے بجانے مین آپ مسٹریس (استاد) نہین ہو سکتین اُسکے جواب مین اُنھون نے کہا کہ مین اگر اِس سیکھنے کے بغیر مسٹریس (استاد) ہو جاؤن تو مجھے آپ کیا خیال کرینگے - تو اُستاد نے کہا کہ یہ ناممکن ہے - علم موسیقی مین کوئی شاہی شاہراہ نہین ہے یعنی ایسی راہ نہین ہے کہ کوئی بادشاہ اُسپر چلکر منزل مقصود پر جلد پہنچ جائے تو اُنھون نے کچھ متحیر ہوکر فرمایا کہ علم موسیقی مین کوئی شاہی شاہراہ نہین ہے ؟ اسکو بار بار کہکر کہا دیکھو مین کیا پائی او تو کی مسٹریس (استاد) ہون ؟ کہہ کر باجہ کا قفل لگا کے کنجی باہر نکال لی - اور یہ کہتی ہوئی بھاگ گئین کہ علم موسیقی مین یہ شاہی شاہراہ ہے جسپر چلکر مین مسٹریس (استاد) ہو گئی - یہ بات اُنھون نے ازروئے ظرافت فرمائی تھی اس مین انگریزی لفظ ذو معنی مسٹریس کا استعمال کرکے اپنی ذہانت دکھائی تھی - مسٹریس کے دو معنی استاد اور مالکہ کے ہین - قفل لگا کے مالکہ ہونے کو دکھا دیا جسکے لیئے وہی لفظ استعمال کیا جو اُستاد کے معنی بھی رکھتا تھا - پھر اُنھون نے خود وہ موسیقی کے سبق سیکھ لیئے جنکے سیکھنے کو فضول کہا تھا ۔

سنہ ۱۸۲۶ء مین ونڈسر مین شہزادی کو چچا نے بُلایا۔ وہان جاکر اول دفعہ اپنے چچا سے ملین۔ یہ بادشاہ اِس وقت پارک مین روائل لوج مین رہتا تھا۔ ایک دن بادشاہ بھتیجی کی اُنگلی پکڑے ہوئے ڈرائینگ روم مین داخل ہوا۔ وہان پاس کے کمرے مین بینڈ بج رہا تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ وکٹوریا تم آج ہمکو اپنا گانا سناؤ۔ جو جی مین آئے وہ گاؤ۔ جلدی سے اُنہون نے جواب دیا کہ عمو صاحب مین یہ گاتی ہون کہ خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔ جب چچا نے یہ پوچھا کہ تمکو ونڈسر مین کیا چیز سب سے پسند آئی تو اِسکا جواب اُنہون نے یہ دیا کہ آپکے ساتھ سوار ہوکر پھرنا۔ تو چچا اُنکو اپنی چھوٹی فٹن مین بٹھا کر لیگیا۔ اور خود اُسکو ہانکا۔ اِن عاقلانہ باتون کو وہی خوب سمجھتے ہین جو رموز خسروانہ جانتے ہین۔ بادشاہ نے مہربانی سے بھتیجی کو وہ بیج دیا جو خاندان شاہی کے ممبر پہنا کرتے ہین ✦

ایک اور حکایت بیان کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسی طبیعت مین نیک وضعی داخل تھی ڈیوک گلوسیسٹر نے بچون کی دعوت کی اُسمین اُنکے چچا ڈیوک سسیکس بھی آئے تھے جب وہ جانے لگے تو شہزادی دوڑی گئین اور چچا سے کہا آپ جایئے کا پیچھے۔ پہلے مجھے ایک بوسہ تو دیتے جایئے۔ جب وہ ٹھیر کر بوسہ دینے کے لیئے جُھکے تو اُنسے کان مین کہا کہ آپ بھول گئے کہ میری مان سے گڈ نائٹ نہین کیا۔ شہزادی کی اس خوشنما حرکت مین عجب پابندی ادب محبت ذہانت پائی جاتی ہے ✦

اُنکے اُستاد مسٹر ڈیویس انجیل کی اس آیت پر وعظ فرماتے تھے کہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ تو شہزادی نے پوچھا کہ آدمی کسی چیز کو نہین کاٹتا ہے مگر وہ جو بوتا ہے؟ پادری صاحب نے جواب دیا کہ ہان۔ شہزادی نے کہا کہ اگر ہمارے گیہون کے کھیت مین کوئی اہنڈا بونے آئے تو اُسکو ایک ہاتھ کے فاصلے پر پرے رکھنا چاہیئے پادری صاحب نے شہزادی کو کہا کہ صرف ایک ہاتھ کے فاصلہ پر ہٹانا کافی ہے تو شہزادی نے فوڑا جواب دیا کہ ایک ہاتھ کے فاصلے پر رکھنے سے کچھ نقصان نہین ہوگا وہ جانتی تھین کہ کون لوگ اہنڈا بونے لگین گے یعنی نیک کامون مین بُرائی داخل کرینگے بس اُنکو دور ہی رکھنا چاہیئے ✦

ایک اور موقع پر جب شہزادی وکٹوریا رومیون کی حکایت پڑھ رہی تھین باتین رہی تھین کہ اسمین یہ فقرہ آیا کہ گریچی کی مان کورنی لیا کے پاس ایک رومی بڑی امیر لیڈی ملاقات

ونڈسر مین شہزادی کو لیکر بادشاہ کا جانا اور چچا سے پیاری پیاری باتین کرنا

شہزادی کی نیک وضعی کی حکایت

شہزادی کی برائی سے بچنے کی حکایت

سکے لیئے آئی۔ زمانہ کی رسم کے موافق اُنھون نے ایک بیش بہا جواہر و زیورات کا دکھایا۔ اور کورنی لیا سے درخواست کی کہ اُنکے مقابلہ مین آپ اپنے جواہر دکھائین۔ تو کورنی لیا نے اپنے بچون کو پیش کیا کہ یہ میرے جواہر ہین تو شہزادی نے کہا ہے اپنی آنکھین اوپر کر کے کہا کہ اسکو بجائے جواہر کے یہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہ میرے کورنی لی این ہین۔ اس زمانہ مین یورکورنی لین کی بڑی قدر تھی۔ اور شاید وہ خود بھی اُنکے پاس تھے کیا ذو معانی لطیفہ کہا ہے کہ ایک لفظ کورنی لین کے کہنے مین بچون کا نام بھی آجاتا۔ اور جواہر کا مطلب بھی ادا ہو جاتا +

ڈاکٹر ڈیویس صاحب یہ حکایت بیان کرتے ہین کہ جب سے مین اس شہزادی کو جانتا ہون۔ مین نے اُنکو دیکھا ہے کہ وہ سچائی کا بہت ہی پاس و لحاظ کرتی ہین مجھے یاد ہے کہ جب مین اُنکو پڑھاتا تھا تو ایک دن سبق پڑھنے سے اُن کا دل ایسا اُچاٹ ہوا کہ وہ سبق کو ختم کرنے مین بے صبر ہوئین اور ایک یا دو دفعہ پڑھنے مین مچلین۔ اُن کی والدہ مکرمہ نے آنکر پوچھا کہ آج اس لڑکی نے کیا کیا ہے تو اُنکی معلمہ لیہ زین نے کہا کہ آج اِنھون نے ہمکو ایک دفعہ دق کیا تو شہزادی نے استانی جی کو اپنی اُنگلی سے ٹھوکا دیکر یا آستین پکڑکر کہا کہ آپ کیا بھول گئین کہ مین نے ایک دفعہ نہین دو دفعہ دق کیا تھا؟ پانچ سال کی عمر مین یہ راستبازی تعجب خیز ہے۔ جب اِس عمر سے اِن کو یہ حق گوئی کا خیال تھا تو بڑی عمر مین راست گوئی مین کمال حاصل ہوا +

ڈاکٹر ڈیویس صاحب بڑا لائق عالم تھا۔ اُسکی لیاقتون اور قابلیتون کی ڈچس کنٹ ایسی معتقد تھین کہ جب اُنکو یہ معلوم ہوا کہ اُنکی دختر نیک اختر تخت نشین ہوگی اور اِسکے لیئے کوئی دوسرا اُستاد زیادہ ذی لیاقت اِس لیئے مقرر ہوگا کہ شہزادی مین اعلےٰ لیاقت پیدا کرے تو ڈچس نے اس حالت مین بھی ڈاکٹر صاحب ہی کی استادی کو پسند کیا مگر اشارۃً یہ کہہ دیا کہ اگر معلمی کے لیئے کسی زیادہ ذی لیاقت معلم کا ہونا ناگزیر ہے تو اِس صورت مین کچھ اعتراض نہین ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب کسی اعلیٰ عہدہ پر مقرر کیئے جائین۔ ارل گرے نے ڈچس کا یہ منشا پاکر اُنکو چیسٹر کا ڈین مقرر کردیا۔ اور جب شہزادی تخت نشین ہوئین تو اُنکو پیٹربورو کا بشپ مقرر کردیا۔ جب ڈاکٹر صاحب محل مین اتوار کو وعظ فرماتے تو ڈچس اُنکے وعظ کی اس سبب سے بہت تعریف کرتی تھین کہ اُسمین چھوٹے چھوٹے فقرے سلیس ہوتے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنا کام بڑی لیاقت سے کرتے تھے +

ڈچس شہزادی کو موسم بہار مین سمندر کی سیر مین کراتین جو انکی طبیعت مین تیزی و چالاکی پیدا کرتین محل مین ایک جگہ رہنے سے طبیعت ایک وضع کی کند ہوجاتی ہے ایک سال انکو وہ سا مین لے گئین۔ دوسرے برس انکو برائی ٹن مین لائین رامس گیٹ تو انکو ایسا پسند تھا کہ بہت دفعہ وہ اُسمین آئین گئین +

شہزادی وکٹوریہ کی سیر و تفریح

ایک بوڑھا یہودی سر موسی مونٹ فی آور بڑا ناموری تھا اُسکی عمر سو برس سے کم زیادہ ہوئی ہے۔ اُس نے اپنی قوم کی رفاہ اور بہبودی کے بہت کام کیئے تھے رامس گیٹ مین سر موسی کا بڑا دلکشا پُر فضا باغ تھا۔ اُسمین ٹھنڈی سڑکین درختون کے سایہ کے نیچے بہت تھیں جنکے دو رویہ پھول لگے ہوئے تھے۔ سبزہ زارون اور پھولون کے تختون سے وہ بھرا ہوا تھا۔ شہزاد اُن پر فضا تختون کو دیکھتین شاید بعض دفعہ ان کا دل اندر جانے کو بھی چاہتا کہ اسکے درختون اور گلزا مین گلگشت کرین اور کچھ دیر کے لیئے گرم ریت سے اور بینڈ باجون کے غل و شور سے اور آدمیو بھیڑ بھاڑ سے بچین۔ ایک دفعہ سر موسی نے ایک سونے کی کنجی شہزادی کے لیئے تحفۃً بھیجی اس باغ کے ایک خاص دروازے کا قفل کھلتا تھا۔ جب شہزادی کا دل چاہتا اُس کنجی سے اُس درو کو کھولکر گرد و غبار سے بچنے کے لیئے سایہ دار درختون مین چلی جاتین اور سیر کا خوب لطف اُٹھاتیں

یہودی کا تحفہ

اس عمر کی تصویر بھی ہے۔ جسمین انکا لباس نہایت سادہ نفیس ہے۔ ننھے ننھے سے پاؤ مین جوتیان بڑی خوبصورت معلوم ہوتی ہین۔ چہرہ شگفتہ و خندان ہے۔ اُن کی پانچ برس کی ع یہ ذکر ہے کہ وہ ریت پر کھڑی ہوئی تھین اور انکی ماں بشپ ولبر فورس صاحب سے باتین کر رہی تھی کہ اُس نیک مرد کو محبت کے سبب سے یہ دیکھکر ہنسی آئی کہ جب ریت مین شہزادی کے پاؤن پر لہ آئین تو وہ ہکا بکا ہو کر اُلٹی بھاگین +

پانچ برس کی عمر کی تصویر اور ایک حکایت

اسی زمانہ مین وہ کلیرمونٹ مین گئین جہان اُنکے ماموں صاحب لیو پولڈ رہتے تھے یہان اُنھون نے اپنی کم سنی کے دن بڑی خوشی سے بسر کیئے۔ مدت کے بعد اسی جگہ سے ا ماموں کو یہ خط لکھا کہ۔

"یہ مقام ہم دونون کو اپنے اوپر فریفتہ کرتا ہے۔ اور مجھے یاد دلاتا ہے کہ اگر میرا بچپن یہان خوشی سے بسر ہوتا تو وہ بڑی اُداسی سے کٹتا۔ آپ کی محبت کو جواب تک یکسان ہی

ماموں کو خط

چلی آتی ہے میں نے اُسکو وہین دیکھا تھا۔ میری بیٹی وکٹوریا میری پرانی اینٹون سے کھیلتی ہو اور وہ اسیطرح پھولون کے باغون مین اُچھلتی کودتی ہو کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین خود وکٹوریا بچہ بن کر آپکے باغون مین اُچھل کود رہی ہون۔ یہان وہ پہلی دفعہ اپنی بوڑھی نانی بیوہ ڈچس کوبرگ سے بھی ملین جو اُنسے ملاقات کے لیئے آئی تھین"۔

یہان شہزادی کو کپتان پیری صاحب نے بھی دیکھا۔ کپتان صاحب بحر شمالی کے بڑے سیاح تھے وہ شہزادی کو سادہ وضع معصوم اور پیاری صورت کا بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ حاضری کھانیکے بعد مین نے شہزادی اور اُنکی مان کا باجہ بجانا اور گانا وہ سنا کہ کبھی عمر بھر نہ سُنا تھا۔ جب شہزادی کو لیوپولڈ نے دیکھا کہ یہ میری چھوٹی سی بھانجی کو جسکو مین نے اپنی بیٹی بنالیا ہے۔ پھولون کا ازحد شوق ہے تو انہون نے علم نباتات کے متعارف سبق زبانی سکھانے شروع کیئے۔ پھر تو وہ اس علم مین طاق اور شہرۂ آفاق ہو گئین انھون نے اپنی ساری قوم مین اس علم کا وہ شوق پھیلایا کہ پہلے کبھی نہین ہوا تھا اُنکی قوم کو پھولون کا قدرتی جوبن دیکھنا ہی نہین آتا تھا وہ اُنکو بنظر سرسری دیکھتے تھے اُنکی حسانت کو نہین پہچانتے تھے مگر اس ممی کی کلی نے اپنے ملک کو گلشن بنادیا اور اپنی قوم کو علم نباتات مین استاد کردیا جب اُنکے عہد سلطنت کی تاریخ آرٹ کے باب مین ہم لکھین گے تو بتلا ئینگے کہ اہل انگلینڈ کو آرٹ کی خوبیون کا علم اس شہزادی کی ذات ستودہ صفات کے فیض سے حاصل ہوا ہو۔

ٹن بریج ویلز مین شہزادی تھین کہ ان کی یہ حکایت مشہور ہوئی کہ شہزادی ایک بکس کو اس سبب سے نہین خرید سکین کہ اُسکی قیمت اُن کے پاس نہین تھی۔ وہ بازار مین اپنے رشتہ دارون کیلیئے تحفے خریدنے کیلیئے تشریف لیگئین۔ جب ایک شلنگ اُنکی جیب مین رہ گیا تو اُنکو اپنا ایک رشتہ دار یاد آیا کہ اُسکے لیئے کوئی چیز نہین خریدی۔ اسکے لیئے ایک بکس جسکی قیمت ڈھائی شلنگ تھی پسند کیا دکاندار نے اس بکس کو اور اسباب کے ساتھ جو خرید اتھا رکھ دیا۔ مگر اس چھوٹی سی شہزادی کی استانی جی نے دکاندارونکو سمجھایا کہ جب دینے کیلیئے قیمت نہین ہو تو بکس کیسے شہزادی خرید سکتی ہین تو دکاندارون نے کہا کہ یہ صندوق جبتک الگ رکھا رہیگا۔ کہ وہ اسکو خرید لین گی۔ تو اسکا جواب انھون نے یہ دیا کہ اچھا یہ آپ کی مہربانی ہوگی۔ چوتھے دن صبح کے سات بجے شہزادی خود جاکر اور قیمت دیکر بکس خرید لائین کوئی لکھتا ہو کہ دکاندارون نے یہ صندوق اُنکی نذر کیا اور انھون نے اپنے جیب خرچ پانے پر اُسکی قیمت بھیجدی

اس قسم کی ایک اور حکایت ہے کہ وہ گھاس کا مرغ بناتی تھین ان کے دل مین کسی اور چیز کا
خیال آیا وہ کام ان کو چھوڑکر بچون کی طرح بھاگ گئین تو انکی استانی لیہ زین نے انکو اٹھا بلایا
کہا کہ شہزادی تم جس کام کو شروع کیا کرو تو اُسکو پہلے ختم کرکے دوسرے کام مین لگا کرو۔ تو اس کہنے کا
ایسا اثر ہوا کہ شہزادی نے اس مرغ کا ہی کو شوق سے پورا کیا اور پھر وہ اپنے کسی کام مین لگ گئی
کنٹش کے کنارہ پر ایک **لائیٹ ہوس** (سمندر مین منار ہوتے ہین جنھین روشنی
ہوتی ہے) تھا اُسکی محافظ ایک بیوہ عورت تھی جو اکیلی رہتی تھی۔ اُسکی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ بھی عیسائی
تھی گو مفلس تھی مگر عیسائی مشن کے کامون مین فیاض تھی۔ اس مینار کے دیکھنے کو جو لوگ آتے وہ
کچھ دیجاتے اُس سے اسکا گزارہ ہوتا تھا۔ اُس نے یہ معمول اپنا کر رکھا تھا کہ پیر کی صبح کو جو کچھ اسکو ملتا
وہ مشن کے کامون کے لیئے خیرات مین دیدیتی۔ اتفاقًا دوپہر سے پہلے ایک اشراف مینار کی سیر کو آیا
اور چلتے وقت ایک اشرفی اُسکو دیگیا۔ بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا کہ یہ نعمت غیر مترقبہ اسکو ہاتھ لگی
اب یہ بیوہ حیران تھی کہ مین اس روپیہ کو کیا کرون کبھی وہ اپنی ضرورتون پر خیال کرتی تھی کبھی غیر ملک
والون کے حقوق کو سوچتی تھی۔ آخرکار اُسنے اِس اشرفی کو کانپتے ہوئے ہاتھون سے مشن کے خیرات
کے صندوق مین ڈالدیا۔ اسی پیر کو دن ڈھلے ایک لیڈی صاحبہ مع صاحبزادی اور ملازمین کے اس
سیر کو آئین۔ لیڈی صاحبہ خود بیوہ تھین اُنکو اس بیوہ کی حالت پر افسوس آیا۔ اور ایک آدمی کے ہاتھ
مینار پر اُس بیوہ کے پاس ۳۰ پونڈ بھیجدیئے پچیس پونڈ اپنی طرف سے اور پانچ پونڈ اپنی چھوٹی
بیٹی کی طرف سے۔ اب یہ بخشش کرنے والی **ڈچس کینٹ** اور اُنکی بیٹی شہزادی **وکٹوریا** تھین۔
محل سے نکلکر شہزادی جو سیرین فرماتی تھین۔ اُن سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ وہ طرح
طرح کے غربا سے روشناس ہوئین۔ اور اُنکے حالات پر علم حاصل ہوا۔ وہ اکثر غربا خاصکر ملاحون ماہی گیرون
کا حال پوچھتی تھین کہ تم جال کیونکر بناتے ہو۔ انکی مرمت کیونکر کرتے ہو۔ مچھلیان کیونکر پکڑتے ہو۔
ملاحون سے پوچھتین کہ کبھی تم گہرے سمندرون مین گئے ہو۔ جہازون کی تباہی کی تکالیف کیا کیا
تم نے اُٹھائی ہین۔ موسمون کے اچھے ہونے سے کیا کیا خوشیان حاصل کی ہین۔ وہ ان باتون کا بیان
کرتے یہ سُنتین۔ ملاح اُنکی مہربانیون اور شفقتون کی بہت کہانیان بیان کرتے ہین کہ وہ بچپنے میں
ہم سے باتین کیا کرتی تھین اور ہمارے دُکھ سُکھ پوچھتی تھین۔ یہ اس ابتدائی علم کا نتیجہ تھا کہ وہ ہمیشہ

غریب نواز اور مہر پرور رہین ٭

جہلا کا خیال ہے کہ ایشور تائی یا خدائی بادشاہون مین ہوتی ہے ۔ اور کسیقدر شہزادیون مین بھی ۔ خلقت بادشاہون کے صرف نیک کامون کو دیکھتی ہے اور برے کامون سے چشم پوشی کرتی ہو ۔ مگر انسان کے خمیر مین ناقص ہونا داخل ہے وہ کبھی کامل نہین ہوسکتا ۔ جو انسان ہے اُسمین کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا ہو ۔ بعض بچے ابتدائے عمر مین اپنے فوق الفطرت ہونے کا کمال دکھاتے ہین مگر وہ ناقص الصحت ہوتے ہین ۔ شاہزادی وکٹوریا کی خصائل حمیدہ اور اوصاف جمیلہ کیسے ہی اعلےٰ درجہ کے ہون ۔ مگر وہ بمقتضائے فطرت انسانی نقص سے خالی نہین ہوسکتے ۔ وہ اورون کی باتون کو کاٹ دیتی تھین اور ترپاہٹ کرتی تھین ۔ مگر عقل سلیم اور طبع مستقیم کے ساتھ انصاف پسندی کی صفت خداداد رکھتین کہ وہ اپنی خطا کا اقرار کرکے میزان عدل کے پلڑون کو تُلا رکھتی تھین ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ وہ اپنی مان کے ساتھ ارل فٹز ولیم کی ملاقات کو گئین ۔ باغون مین اُنکے ساتھ پھرنے لگین اور سب سے آگے بڑھکر اکیلی دوڑکر دل خوش کرنے لگی ۔ مالی اُنکو جانتا نہ تھا ۔ اُسنے کہا کہ مینھ بہت برسا ہے زمین گیلی پھسلوان ہو رہی ہے ۔ دوڑو نہین پاؤن رپٹ جائیگا ۔ اُسپر اُنھون نے کہا کہ پاؤن رپٹ جائیگا پاؤن رپٹ جائیگا ۔ پاؤن رپٹ جائیگا (ایک ہی لفظ کا بار بار کہنا اُنکے دادا جارج سوم کی عادت تھی وہ پوتی کے ارث مین آئی تھی) مجھے پہلے یہ تو کوئی بتلائے کہ پاؤن رپٹنے کے معنی کیا ہوتے ہین ؟ اِسکے معنی بتلائے جا رہے تھے ۔ مگر اُنھون نے اپنا دوڑنا نہ چھوڑا اور پاؤن رپٹا اور وہ زمین پر گر گئین مالی نے اُٹھایا ارل نے یہ دیکھکر فرمایا کہ اب تو آپ پاؤن رپٹنے کے معنی علماً و عملاً دونون طرح سے سمجھ گئی ہونگین تو اُنھون نے فرمایا کہ اب مین رپٹن کے معنی ایسے سمجھی ہون کہ اپنی ساری عمر نہین بھولونگی ٭

ایک اور ایسی ہی حکایت ہی کہ وہ کُتّے سے کھیل رہی تھین کہ ایک محتاط آدمی نے اُنکو سمجھایا کہ اِس کُتّے سے مت کھیلو ۔ مگر اُنھون نے اُسکا کہنا نہ مانا ۔ کُتّے سے کھیلتی رہین کہ اُسنے اُن کے ہاتھ پر ایک دانت لگایا تو اُس آدمی نے پوچھا کہ کُتّے نے کہین کاٹ تو نہین کھایا تو شہزادی نے جواب دیا کہ کاٹا تو نہین مگر دانت لگا کے مجھے سمجھایا ہے کہ مین آیندہ کتون کے کھیلنے مین احتیاط کرون مین تمھارا شکر ادا کرتی ہون ۔ مین خطا پر تھی تم صواب پر ـ

شہزادی کی نوعمری میں اور وہان پر مہربانی کرنیکی حکایت

اِس شہزادی کی نوعمری مین بالانتظام اسعدن پر مہربانی ولطف وکرم کرنے کی تعلیم ہوئی تھی جس کے اثر بہت پیرایون مین جلوہ گر ہوئے اُسکی یہ حکایت سنو کہ شہزادی کی عادت تھی کہ وہ بھیس بدلکر کہ کوئی اُنکو پہچانے نہین۔ گاڑی مین سوار ہوکر دکانون پر پھرا کرتی تھین کسی چیز کا خریدنا مطلوب نہوتا تھا مگر طبائع انسانی کا معاملات کرنے مین ملاحظہ فرمانا مقصود ہوتا تھا۔ ایک دن وہ لنڈن کے ایک جوہری کی دکان پر رونق افروز ہوئین۔ وہان دیکھا کہ ایک عقلمند نوجوان لیڈی گلے مین پہننے کی سونے کی زنجیرین طرح طرح کی دیکھ رہی ہے۔ اِن مین سے ایک زنجیر کو پسند کرکے جوہری سے اُسکی قیمت پوچھی۔ اُس نے ایسی گران قیمت تبلائی جو اُسکے اپنے تخمینہ سے بہت زیادہ تھی۔ اسکا اس زنجیر کے خریدنے کے لیئے دل لوٹا جاتا تھا اُس نے جوہری سے پوچھا کہ اسکی قیمت کم بھی ہوسکتی ہے یا نہین ؟ جوہری نے جواب دیا کہ قیمت کا کم ہونا ناممکن ہے۔ یہ سُنکر اس زنجیر کی خریداری کا خیال چھوڑ دیا۔ اور ایک اور ارزان زنجیر کو خرید کر صبر کیا۔ جب یہ نوجوان لیڈی دکان سے اپنے گھر چلی گئی تو شہزادی نے اُسکا یہ سارا حال دیکھکر اور اسکا حال قابل اطمینان دریافت کرکے زنجیر خرید فرماکر اُسکے پاس بھیجدی اور اُسکے ساتھ ایک کارڈ پر یہ مضمون زیب رقم فرمایا کہ باوجود اس زنجیر کی خوبصورتی اور صنعت کاری کو دیکھ کر اُسکے خریدنے کیلیئے تمھارا دل بیتاب ہوا جاتا تھا مگر تم نے اپنی عقل کو اس ہوس کا محکوم نہین بنایا۔ مجھے امید ہے کہ تم ہمیشہ یہی چال چلن جو قابل آفرین ہے رکھوگی اسی پر عورتون کی خوشی کا مدار ہے۔

ماں باپون کے احکام کی اطاعت کی حکایت

شہزادی کے رحم وکرم کی اور ماں باپون کے احکام کی اطاعت کی یہ ایک حکایت ہے کہ جبرالٹر مین ڈیوک کنٹ کے ساتھ ایک سپاہی پلٹن مین تھا۔ جب ڈیوک کی رجمنٹ کا میلان بغاوت کی طرف ہوا تو یہ سپاہی اُنکا خیرخواہ رہا۔ جب سپاہی انگلستان مین آیا تو ڈیوک نے قصر شاہی کے قریب ایک مکان مین اُسکو آباد کر دیا۔ جب ڈیوک کے مرنے کا وقت آیا تو اُسنے اپنی بی بی سے کہا میرے مرنیکے بعد اس سپاہی کی اور اُسکے کنبہ کی خبرگیری اور خاطرداری آپ کرتی رہنا چنانچہ بی بی نے خاوند کے ارشاد کی تعمیل کی۔ اور آپ خود مع صاحبزادی کے اُس سپاہی کے گھر پر جاتی رہتی تھیں سپاہی مرگیا اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا۔ جب بیٹا بیمار ہوا تو بار بار اُسکی عیادت کے لیئے شہزادی اُسکے مرنے تک تشریف لیجاتین۔ بیٹی سخت امراض مین مبتلا ہوئی۔ شہزادی کے تخت نشینی کے دن

بعد پادری حسب معمول جو اس بیمار لڑکی کے پاس آیا تو اُس کو برخلاف معمول بہت خوش و خرم پایا اُسکا
سبب پوچھا تو اُس نے تکیہ سے زبور کی کتاب نکالی۔ اور جتلائی کہ ننھی ملکہ نے یہ زبور اپنی خادمہ کے ہاتھ
بھیجی ہے اور اُسے کہدیا ہے کہ میرا یہ پیغام بھی دیدینا کہ مین کن سنگ ٹن سے جاکر انگلینڈ
کی کوئین ہوگئی ہون۔ مگر مین تم کو نہین بھولی۔ اِس خادمہ نے یہ بھی کہا کہ کتاب زبور کے حاشیہ
ملکہ کے خود زبورون کے پڑھنے کی تاریخین اور دن لکھے ہوئے ہین اور نشانی پر جو چھوٹا سا مور کھچا
ہوا ہے وہ خود ملکہ کے ہاتھ کا بنا ہوا ہے۔ اے پادری صاحب یہ مور کیا خوب صورت نہین ہے؟ یہ کہہ
کر لڑکی کا دل بھر آیا۔ اور آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ یہ الفاظ جو اوپر نقل کئے گئے ہین کہ وہ مجھے بھولی
نہین ملکہ معظمہ کی نیک خصلت کی شہادت دیتے ہین کہ وہ اپنی چھوٹی عمر سے ان لوگون کو یاد رکھتین
اور اُنکے ساتھ بھلائی کرنے کا خیال رکھتین۔ جن سے اُن کو ایک دفعہ بھی کام پڑتا۔ وہ ملکہ ہمیشہ
قصر کن سنگٹن کے ذاکروب کو بھی نہین بھولین۔ اُسکی پنشن مقرر کردی۔ شہزادی کی تعلیم و تربیت
اِن اصول کے موافق ہوئی تھی کہ اسکا اقتضا یہ تھا کہ صفات حمیدہ و خصائل جمیلہ اُنکی ذات و الاصفات
مین پیدا ہون کہ وہ فرمان بردار دختر۔ شوہر کی عاشق زار۔ اولاد کی مادر ہوشیار۔ سچی فیض آثار رعیت
کی پیشوا رہنما ہون۔ عدالت اور ہدایت کے مدرسہ مین بٹھائی گئی تھین جس مین اُنہون نے اطاعت
کرنے اور نفس کے مغلوب رکھنے کے دلنشین سبق پڑھے تھے۔ جن کے ثمر اُن کی آیندہ زندگی مین
جلوہ گر ہوئے۔

اِس شہزادی کے بچپنے کا حال ایسا دلکش ہے کہ خواہ اُسکو کتنا ہی بیان کیجئے دل نہین
بھرتا۔ بے اختیار دل یہی چاہتا ہے کہ اِس قیصر جلیل القدر کے بیانات اُس زمانہ کے بیان کئے جائین
کہ تخت سلطنت اُنکے خواب مین بھی نہین دکھائی دیتا تھا۔ وہ بے ساختہ سادہ لباس پہنتی تھین
جو اُنکو ہزار ہزار بناؤ دیتا تھا۔ وہ دوستون کے ساتھ نیک سلوک کرتی تھین۔ بزرگون کے کہنے مین
مین چلتی تھین۔ اپنے کھیل کود سے خوش ہوتی تھین۔ اپنے پلے ہوئے جانورون کی خبر لیتی تھین اپنے
باغ کے پھولون مین پانی ڈالتی تھین۔ جسوقت وہ پانی کا برتن ہاتھ مین لیتین۔ اور اپنے پھولون مین
برتن سے پانی ڈالتین تو اُس برتن کو ایسے مناسب فاصلہ پر رکھتین کہ کپڑون پر کوئی چھینٹ نہین
آتی۔ اور پھولون کے درخت مین اُتنا ہی پانی ڈالتین جو اُسکے لئے مناسب ہوتا۔ اُنکی ہر بات مین

سادگی پائی جاتی تھی۔ اُن کی والدہ مکرمہ جو اُنکی خاص ذات کے لیئے مشیّت ایزدی کا اوتار تھین سرتاپا اُنکی تعلیم و تربیت و پرورش مین محو تھین۔ ابتدا عمر سے نیک عادتین ڈلوائی تھین اور اُن کی تعلیم مین ایساہی اہتمام کرتی تھین جیسے کہ اِن لوگون کی تعلیم مین ہوتا ہے کہ علم سے کسبِ معاش کرتے ہین +

حکایت گڑیا خریدنے کی اور اسکی قیمت فقیر کو دیدینے کی

مسٹر سٹوری انکے آٹھ سات برس کی عمر کی یہ کہانی بیان کرتے ہین کہ شہزادی نے ایک دکان کے دروازے مین ایک گڑیا رکھی دیکھی۔ جسکے خریدنے کیلیئے بے اختیار اُن کا دل چاہنے لگا۔ مگر اُنکی جیب خاص کا خرچ جو معمولی تھا وہ سب خرچ ہو چکا تھا۔ اُنکی والدہ نے ارشاد کیا کہ مین اب تم کو اُسکے خریدنے کی اجازت نہین دونگی۔ جب تم کو آیندہ جیب خاص کا خرچ ملیگا تو اُسکو خرید لینا۔ پس جب اُنکو پھر خرچ ملا تو وہ دکان سے گڑیا خرید کرکے جلدی جلدی چلی آتی تھین کہ راہ مین ایک فقیر پر اُنکی نظر پڑی جو اُن کی برابر کھڑا ہوا تھا۔ وہ بڑا خستہ حال تھا۔ تو یہ فرماکر اُسکا حال پوچھا تو اُس نے لرز لرز کر اپنا حال بیان کیا کہ اگر مین بھوکا نہ مرتا ہوتا تو سوال نہ کرتا۔ اُسکی آنکھوں مین سیاہ حلقے پڑے ہوئے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ بھوک کے مارے اُسکا دم نکل رہا ہے۔ شہزادی اپنا سارا روپیہ گڑیا کی قیمت مین دے آئی تھین۔ اُنھون نے کہا کہ مجھے افسوس ہو کہ میرے پاس روپیہ نہین ہے کہ مین تمکو دون تو سائل نے لرزتی ہوئی آواز سے کہا کہ لیڈی مین تمھارا شکر ادا کرتا ہون وہ گھسٹ گھسٹ کر چلنے لگا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بھوکا مرجائے گا۔ یہ حال دیکھکر شہزادی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور غمناک آواز سے کہا کہ سائین اگر آپ کی خوشی ہو تو کچھ دیر بیٹھ جائین۔ وہ اُلٹی دکان پر دوڑی گئین اور جس لیڈی سے گڑیا خریدی تھی۔ اُس سے کہا کہ آپ کی خوشی ہو تو اس گڑیا کو یہ آپ لے لیجئے اور چند روز تک اسے رہنے دیجئے کہ مین پھر آنکر اسے خرید لون تو دکاندار نے کہا کہ مین بخوشی اِسے رہنے دونگا۔ آپ اِسکی قیمت مجھ سے واپس لینا چاہتی ہین؟ شہزادی نے کہا کہ ہان۔ اگر آپ کی خوشی ہو۔ اُنھون نے قیمت واپس لیکر ساری فقیر کو دیدی۔ فقیر اُسے لیکر متحیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِس نیکی کے سبب سے تم ملکہ ہونے کی مستحق ہو۔ خدا تم کو ملکہ بنائے گا +

ڈچس نے فقیر کی یہ دعا سُنکر پہلی ہی دفعہ تھی کہ یہ کہا کہ شہزادی تخت نشین ہوگی۔ اِس شہزادی کی ساری حکایتین آیندہ زمانہ مین اُنکی خوش اقبالی کی نیک فالین تھین +

چارلس نائٹ جو انگلستان کے بڑے مصنف ہین وہ ۱۸۴۲ء مین اپنی کتاب کے اندر بیان کرتے ہین کہ صبح کے وقت کہ آفتاب ایسا اونچا نہین ہوا تھا کہ وہ **کن سنگٹن** کی گھاس پر سے اوس کو اڑا دیتا اسکی بیچ کی سڑک پر میرا گزر ہوا۔ مین وہان خوشی خوشی گلگشت کر رہا تھا کہ محل کے آگے سبزہ زار پر دیکھا کہ **ڈچس کنٹ** اپنی نو برس کی بیٹی کو لیئے ہوے کھلی ہوئی ہوا مین حاضری کھا رہی ہین۔ ایک ملازم نہایت ادب سے دور کھڑا ہوا ہے۔ مان بیٹی کو پیار کی نظرون سے دیکھ رہی ہے بیٹی اپنے صاف نرم انگلشی چہرۂ خندان کی چمک دمک دکھا رہی ہو۔ مجھے شہزادی کی یہ عادت بڑی بھائی کہ جب پبلک کی نظرین اُسپر پڑتی ہین تو وہ اپنے تئین اُنسے چھپاتی نہین اور اپنی آنکھین چُراتی نہین۔ وہ خرد سالی کی طبعی آزادگی اور سادگی کی ساری خوشیان مناتی ہے۔ جب وہ حاضری کی میز سے اُٹھکر دوڑنے لگتی ہے اور پاس کے گملون سے پھول توڑ توڑ جمع کرتی ہے تو کوئی اُسکو منع نہین کرتا۔ وہ ہنسی مین ایسی بیباکانہ پیاری آوازین نکالتی ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہو کہ درختون مین کوئی ہزار داستان بول رہا ہے۔ مین اُسکے پاس گیا اور اُسکو نیک دعائین دین۔ مین خدا کا شکر ادا کرتا ہون کہ ایسی تعلیم کے نیک ثمرات دیکھنے کیلئے زندہ ہون

ایک معتبر شخص اپنی چشم دید یہ حال بیان کرتا ہو۔ کہ چند روز ہوئے کہ مین **کن سنگٹن** کے باغون مین چلا گیا۔ مین نے وہان دیکھا کہ چند لیڈیان اور ایک خرد سال لڑکی ہو اور اُسکی سواری کے گدھے کو دو خدمتگار لیئے ہوئے کھڑے ہین جنپر سیاہ زین کا ساز پڑا ہوا ہے۔ مین نے اُن کے چہرون کی دلکش وجاہت سے جانا کہ ضرور خاندان شاہی کی یہ صورتین ہین جو اس قصر مین رہتا ہی میرا قیاس صحیح نکلا۔ کہ ایک اُن مین جناب عالیہ **ڈچس کنٹ** تھین اور اُنکے ساتھ اُنکی دو بیٹیان تھین۔ یہ دستور تھا کہ ڈچس اپنی لڑکیون کو صحت جسمانی کے لیئے پیدل پھرنے کی ورزش کرایا کرتی تھین۔ جب مین شاہی مجمع کے قریب گیا تو شہزادی نے میری وجاہت پر نظر کرکے سر جھکا کے بڑی پیاری آواز سے **گڈ مورننگ** کہا۔ وہ ایک طرف مان کی اور دوسری طرف اپنی بہن کی انگلی پکڑے ہوئے بیچ مین اُچھلتی کودتی جاتی تھین۔ مین اُنکی اس انسانیت و مردم شناسی کو دیکھکر بڑا خوش ہوتا تھا کہ جو شخص اُنسے راہ مین ملتا تھا بقدر حیثیت اُسکے وہ اُس سے صاحب سلامت کرتی تھین۔ وہ بڑی حسین جمیل تھین۔ اُنکی بڑی بڑی آنکھون سے اُن کی باطنی نیکیان روشن ہوتی تھین

اُن کے رخسار سے شگفتہ تھے۔ اُنکی صورت اپنے باپ کی صورت سے بہت مشابہ تھی۔ اور خاندان شاہی کے ہر رکن سے ملتی تھی۔ اس انگلستان کی امید پر پیار کی نظرین بڑے بڑے آدمیون کی پڑتی تھین۔ **لارڈ ہنٹ** لکھتے ہین کہ مجھے اپنی یہ خوشی خوب یاد ہے کہ قصر شاہی **کن سنگٹن** مین اُس شہزادی کو جو آیندہ ہماری ملکہ ہونیوالی تھی۔ دیکھا کہ وہ اپنی ایک کم عمر لڑکی کی اُنگلی اس طرح پکڑے سیر کر رہی تھی کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس سے محبت و الفت رکھتی ہے۔ اس سے میرے دل مین یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ وہ ابھی سے اس کم عمری مین دوستی کرنے مین سرگرم ہے۔ اُنکے ساتھ ایک بڑا قوی ہیکل پیادہ سرخ وردی پہنے ہوئے اور چمڑے کے بڑے بڑے جوتے پہنے ہوئے اور اُن پر سفید موزے چڑھائے ہوئے چلا جاتا ہے۔ مین نے ایسا پیدل کبھی نہین دیکھا۔ **لارڈ ہنٹ** اپنے بادشاہ کا بڑا مخالف تھا۔ مگر اس شہزادی کو دیکھکر کہ وہ آیندہ تخت نشین ہوگی سارے اپنی مخالفت کے تعصبات دل سے نکال ڈالے۔

لارڈ ابیم رنل نے اُنکو اپنے چھوٹے سے باغ مین درختون کو پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔ کہ وہ سینکون کی ٹوپی اور روئی کے کپڑون کا سفید جوڑا اور گلے مین صرف ایک زیور رنگین لپیٹے ہوئے تھین۔ ۹۔ فروری ۱۸۲۸ء کو سر والٹر سکوٹ نے ڈچس کنٹ کے ساتھ کھانا کھایا تھا وہ اپنے روزنامچہ ۱۸۲۸ء مین لکھتے ہین کہ شہزادہ **لیوپولڈ** نے بڑے تپاک سے میرا استقبال کیا اور چھوٹی سی شہزادی وکٹوریا سے میری ملاقات کرائی۔ بالفعل علامتین ایسی موجود ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ شہزادی تخت نشین ہوگی۔ تعلیم بڑی احتیاط سے ہوتی ہے اور اسکی نگرانی ایسی سخت ہوتی ہے کہ کسی ملازم کا مقدور نہین کہ اُسکے کان مین یہ کھسر پھسر کر سکے کہ وہ سلطنت انگلستان کی وارث ہوگی۔ اگر مین اُسکے دل کی تشریح کر کے دیکھ سکتا تو مجھے یہ گمان ضرور ہوتا کہ کوئی کبوتر یا کوئی اور ہوائی پرند اُسکے دل مین یہ خیال لیگیا ہے کہ سلطنت انگلستان کی وارث ہوگی **سر والٹر** کے اس گمان کو جو لوگ غلط بتلاتے ہین وہ اس بات کو مانتے ہین کہ شہزادی کو اپنی بارہ برس کی عمر تک سلطنت کی کے وارث ہونیکی خبر نہین ہوئی تھی اور جو اسکے قائل نہین وہ اُنکے گمان کو غلط نہین سمجھتے۔

گری ویل صاحب جو ایسے حالات کا بڑا صحیح لکھنے والا ہے وہ یہ نہین لکھتا کہ شہزادی بچپنے مین خوبصورت تھین۔ اُسنے اُنکو دسوین سال کی عمر مین دیکھا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ اُنکی صورت سادی

اور بھولی بھالی تھی۔ گو قدرت نے تو اُنکے لیئے بہت کچھ نہین کیا مگر قسمت اُنکے لیئے بہت کچھ کرنے والی ہے ۔

وعظ مین شہزادی کی محویت کی حکایت

اِس شہزادی کی کم سِنی کے حال مین ایک معزز لیڈی اپنے تئین بہت واقف بتلا کر بیان کرتی ہے کہ شہزادی کا رنگ بہت شفاف تھا۔ رخسارون کا گلابی رنگ اور آنکھون کا نیلگون رنگ آپسمین عکس افگن ہوکر عجب بہار دکھاتے تھے۔ اُن کے خوبصورت سر پر جب بالون کی چوٹی گندھتی تھی تو حُسن کو دو بالا کردیتی تھی۔ اُن کا چہرہ ذہانت فہم و فراست پر دلالت کرتا تھا۔ وہ اُنکی چھ برس کی عمر کی حکایت یہ بیان کرتی ہے کہ اتوار کے دن الیشر کے چرچ مین وہ اپنے ماموں اور ماں کے پہلو مین بیٹھی ہوئی پادری صاحب کا وعظ سُنتی تھین کہ اُنکے سر کے ارد گرد ایک بھڑ پھرنے لگی۔ مگر وہ وعظ سننے مین ایسی محویت کے عالم مین تھین کہ انکو اسکی خبر نہین ہوئی کہ ایک موذی جانور میرے سر کے گرد پھر رہا ہے۔ اِس محویت کی وجہ یہ نہ تھی کہ پادری صاحب کی صورت مین کوئی ندرت ایسی تھی کہ وہ اُسکو ٹکٹکی باندھ کے دیکھتی تھین۔ بلکہ اسکی یہ وجہ تھی کہ جب وہ وعظ سُن کر گھر مین آتین تو اُنکی والدہ صاحبہ اِن سے سوائے اِسکے کہ کس آیت پر وعظ کہا گیا اور بہت سے سوالات وعظ کے متعلق پوچھتین اسلیئے وہ وعظ پر ایسی متوجہ ہوتین کہ ماں کے سوالون کے جواب باصواب ایسے دیتین کہ اُنکی سمجھ پر تعجب ہوتا تھا۔ ابتداے عمر مین اِس وعظ کی محویت نے اُنکو ایک کام کی طرف بالکل توجہ کرنے کی ایسی عادت ڈلوائی کہ وہ ایک کام کی طرف متوجہ ہوکر دوسرے کام کی طرف ذرا خیال نہ کرتین اِس عادت سے بڑے بڑے کام نکلتے ہین ۔

شہزادی کی علالت کی جھوٹی خبرون کا اُڑنا

لوگون کو یہ خبرین بڑی پریشان کرتی تھین کہ ڈیوک کنٹ کی بیٹی کبھی سن بلوغ کو نہین پہنچے گی اور اگر اسکی شادی بھی ہوگئی تو اولاد نہین پیدا ہوگی۔ بس جس قدر ایسی خبرون پر اعتبار کیا جاتا تھا اتنا ہی یہ احتمال زیادہ ہوتا جاتا تھا کہ ڈیوک کمبرلینڈ بادشاہ ہوگا۔ رعایا کو ڈیوک سے اُسکی بدافعالی و زشت کرداری کے سبب سے نفرت قلبی تھی۔ اِس سبب سے شہزادی کی صحت کی ناتوانی کی خبرون سے رعایا کے دل پریشان و آشفتہ ہوتے تھے۔ مگر یہ سب خبرین بے اصل ہوتی تھین اُنکی نسبت یہ مشہور ہونا کہ وہ اپنے ایک خاندانی مرض کے سبب سے چل پھر نہین سکتین۔ بے اصل تھا۔ وہ تو سبزہ زارون مین ہرنون کی طرح کودتی پھرتی تھین۔ ناچنے مین ٹخنون اور پاؤن کو ایسے موزون طرح سے

سے رکھتی تھین کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہایت تندرست و توانا ہین۔ ابتدائے عمر سے اُنکی صحت ایسی اچھی تھی کہ اُنکے جوڑ بند بڑے مضبوط تھے اور کبھی یہ خیال نہین ہوتا تھا کہ اُن کو موت جلد آجاے گی ❊

شہزادی کی لیاقتون کا حال

شہزادی نے اپنی نو بہار عمر مین ہر قسم کے علم و فضل و تحقیقات کے بیجون کو اپنے مزرعۂ دل مین بو دیا اپنے دیس کے پھولون کی شگفتگی اور ان پر رنگ برنگ کی تیتریون کی فریفتگی کی بہار کو اپنے شوق کی آنکھون سے اس طرح دیکھا کہ دنیا مین اُنکو فردوس کا عکس نظر آنے لگا نو عمری مین شیرین آواز سے وہ گانا گایا کہ یہ معلوم ہوتا کہ کسی خوشنوا آسمانی پرند نے اُن کے ننھے سے سینہ مین اپنا آشیانہ بنا لیا ہو اور اُسمین چہچہاتا ہے۔ وہ فرنچ اور جرمنی زبانین نے تکلف فرفر بولتی تھین اٹلی کی زبان سے واقف تھین۔ لیٹن زبان مین ایسی ترقی کی تھی کہ اُس زبان کی دو مشہور کتابین ورجل اور ہومرس کو خوب سمجھتی تھین۔ یونانی زبان شروع کی تھی مشکل علم ریاضی کے حاصل کرنے مین ریاضت کی تھی۔ فنون موسیقی اور مصوری مین ایسی لیاقت پیدا کی تھی کہ وہ ان فنون کے شوقینون پر سبقت لیگئی تھین ❊

شہزادی کے چچا ڈیوک یورک کا مرجانا اور سب سے چھوٹی بہن کی شادی کا ہونا

جب سن شریف آٹھ سال کا تھا تو اُنکے چچا ڈیوک یورک نے جنوری ۱۸۲۷ء کو انتقال کیا۔ ان چچا بھتیجی مین کمال الفت و محبت تھی۔ جب چچا علیل تھا تو وہ بلاناغہ روز اُسکی عیادت کو جاتین اور ایک گلدستہ ہاتھ مین لیجاتین۔ چچا کے مرنیکا اس ننھے سے کلیجہ پر بڑا داغ لگا۔ مگر اُنکو یہ خبر نہین ہوئی کہ اُس داغ نے مجھے تخت سلطنت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ اور ڈیوک کلیرنس کے تخت نشین ہونے کا ظن غالب پیدا کر دیا ہو۔ یہ چچا اُن کے باپ سے بڑا تھا اور برسون سے سپاہ کا کمانڈر انچیف تھا۔ جب وہ دنیا سے رخصت ہوا تو ڈیوک آف کلیرنس بنا لیا وارث سلطنت ٹھیرا اِس طرح شہزادی وکٹوریا کا ایک قدم تخت سلطنت کی طرف آگے بڑھا [illegible] کی بابت کہ اُن سے یہ بات مخفی رکھی گئی تھی۔ یہ اوپر کا بیان شجرۂ خاندان شاہی کے دیکھنے سے صاف سمجھ مین آجائے گا ❊

دیکھو صفحہ ۴۳

جارج سوم

جارج چہارم	ڈیوک یورک	ڈیوک کلیرنس	ڈیوک کنٹ
ایک بیٹی شارلٹ جو ڈیوک لیوپولڈ سیکس کوبرگ سے بیاہی گئی تھی ۱۸۱۷ء مین لاولد مرگئی۔	۱۸۲۷ء مین لاولد مرگیا	دلیم چہارم کے نام سے بادشاہ ہوا۔ شہزادی آڈیلیڈ سے بیاہا گیا۔ دو بچے ہوے جو ۱۸۲۰ء سے پہلے مرگئے	وکٹوریا سیکس برگ سے شادی ہوئی۔ **وکٹوریا**

اس شجرہ کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈیوک یورک کے مرنے سے ڈیوک کلیرنس وارث سلطنت ہوگا۔ اور اُسکے مرنیکے بعد یہ شہزادی **وکٹوریا** ملکہ معظمہ انگلستان ہونگی چچا کے رنج کے سوا ایک اور یہ رنج ہوا کہ اُن کی سوتیلی بہن شہزادی **فیوڈرا** ان سے جدا ہوگئین اُنکا بیاہ ۱۸۲۸ء مین شہزادہ **لیوہولن لوہ** سے ہوگیا۔ یہ دونون بہنین ساتھ رہتی تھین اور ان مین بڑا اخلاص و پیار تھا۔ جب یہ ہردم کا رفیق یون جدا ہوا تو اسکی جدائی کا بڑا رنج ہوا۔

۲۸ مئی ۱۸۲۶ء کو جارج چہارم بادشاہ نے **مسٹر ادا گلوریا** کم سن دہ سالہ ملکہ پرتگال کی اپنے قصر شاہی سینٹ جیمس مین دعوت کی اور اسمین انگلستان کی بادشاہ ہونے والی شہزادی وکٹوریا کو بھی بُلایا۔ جب بادشاہ نے اس دعوت کا ذکر کیا تو ایک درباری لیڈی نے بے تمیزی سے یہ کہہ دیا تھا کہ اچھا آپ دعوت کیجیے دو ملکہ کے ناچنے کا تماشا دیکھنے مین آئیگا۔ ملکہ کا لفظ سُن کر بادشاہ بڑا خفا ہوا۔ شہزادی نے اس جلسہ مین شریک ہو کر اول ہی مرتبہ دربار کی بہار کو دیکھا اور شاہانہ بود و باش کو جانا۔ ملکہ پرتگال شہزادی وکٹوریا سے عمر مین کچھ تھوڑی ہی سی بڑی تھی ان دونون مین پہلے بھی ملاقات اور بازدید ہو چکی تھی۔ مگر بادشاہانہ تکلفات نے اخلاص بڑہنے زیادہ کھلا ملا ہونے نہ دیا۔ ملکہ کی پوشاک زرنگار زرق برق تھی۔ اُنکے سر پر تاج پرتگالی جواہر سے جگمگا رہا تھا۔ شہزادی کا لباس بناوٹون سجاوٹون کے تکلفات سے خالی تھا۔ غرض اس وقت تکلف و سادگی کا تماشا تماشائی دیکھ رہے تھے۔ اور جانچ رہے تھے کہ ان مین کون بہتر ہے یہ پہلی

دفعہ تھی کہ اس دعوت مین پبلک کے روبرو شہزادی اور ملکہ پرتگال دونون ناچین اور ملکہ کے ناچ کی بڑی تعریف ہوئی۔ مگر جو اس فن کے رموزدان تھے۔ اُنکے نزدیک ملکہ پرتگال پر شہزادی سبقت لیگئین۔ کہتے ہین کہ ملکہ ناچ مین گر پڑی اور مجلس سے پریشان حال ہو گئی ٭

باب سوم

تاج شاہی کی وارث

جارج چہارم کی وفات

شہزادی اکثر شاہی جلسون سے گریز کرتی تھین۔ جارجون کے دربار ایسے بدنام تھے کہ اُنکی مان کی رائے مین وہ اِس قابل نہ تھے کہ کسی نوجوان لڑکی کے لیئے ادبستان ہون۔ بادشاہ خود بھی اگر کوئی اشد ضرورت نہ ہوتی تو اِن جلسون مین شریک نہ ہوتا۔ وہ بڈھا ہو گیا تھا۔ اُسکی علالت کی متوحش خبرین آیا کرتی تھین۔ آخر کو پیغام اجل آیا۔ ۲۶۔ جون ۱۸۳۰ء کو یہ اشتہار دیا گیا۔

"یہ میرا بڑا غمناک فرض ہے کہ مین مطلع کرون کہ خدا کی مرضی یہ ہوئی کہ بادشاہ کو دنیا کی مصائب سے امان دے۔ آج صبح کو سوا تین بجے بادشاہ کا انتقال ہوا"

روبرٹ پیل

جارج چہارم کے مرنے سے شہزادی وکٹوریا تخت کے قریب ایک قدم اور ہو گئین ٭

ڈچس کنٹ کا اضافہء مشاہرہ

جب نیا بادشاہ تخت پر بیٹھا اُسنے اپنا لقب **ولیم چہارم** رکھا۔ اُسنے یہ خیال کیا کہ پارلیمنٹ نے جو ڈچس کنٹ اور شہزادی وکٹوریا کا مشاہرہ مقرر کر رکھا ہے وہ اب انکے لیئے کافی نہین۔ اِسمین اضافہ ہونا چاہیئے۔ یہ معاملہ **کامنس ہوس** و **لارڈس ہوس** مین پیش کیا۔ **ارل گرے** نے یہ بھی کہا کہ شہزادہ **لیوپولڈ** پہلے اپنی بہن کو چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دیتا تھا۔ مگر اب وہ **بلجیم** کا بادشاہ ہو گیا ہے اُس نے یہ وظیفہ موقوف کر دیا ہے اِسلیئے اور بھی ڈچس کنٹ کے وظیفہ مین اضافہ کرنا ضرور ہو گیا ہے۔ غرض بحث ہو ہوا کر دس ہزار پونڈ سالانہ کا اضافہ پہلے وظیفہ پر ہو گیا۔ تاکہ ڈچس فارغ البالی سے رہین۔ اور شہزادی کی تعلیم اعلیٰ درجہ کی ہو ٭

۲۶۔ جون ۱۸۳۰ء کو ولیم چہارم تخت نشین ہوا تھا۔ اِسکے سبب سے شہزادی وکٹوریا

کے تخت نشین ہونے کا احتمال قوی ہوگیا تھا۔ کیونکہ ان کا تایا ڈیوک یورک ۵۔ فروری ۱۸۲۷ء
کو مر چکا تھا۔ پس یہ مصلحت معلوم ہوئی کہ آیندہ بادشاہ ہونے کی مختلف ضرورتون کے رفع کرنیکے
لیئے تدابیر کیجائین۔ پس سال کے آخر مین نائب السلطنت ہونے کا بل (مسودہ قانون) پارلیمنٹ کے
روبرو پیش ہوکر پاس ہوا۔ جسکا منشا یہ تھا کہ اگر بادشاہ کے مرنیکے بعد ملکہ ایڈی لیڈ کے بچہ
پیدا ہو تو یہ ملکہ اپنے اُس بچہ کی سرپرست اور نائب السلطنت مقرر ہون۔ اور اگر ایسا نہو تو ڈچس کینٹ
اپنی بیٹی وکٹوریا کی سرپرست اور نائب السلطنت مقرر ہون۔ جنکے ساتھ خاندان شاہی اور
یا وزرا مین سے ایک کونسل بھی شریک ہو۔ اور جب تک شہزادی نابالغ رہین ڈچس اپنا نکاح بغیر
بادشاہ کی مرضی کے نہ کرنے پائین۔ اگر بادشاہ مرجائے تو پارلیمنٹ کے ہر دو ہوس سے اسکی
منظوری لیجاسے ؞

جب نائب السلطنت کا بل پاس ہوگیا تو ڈچس کوبرگ نے اپنی بیٹی کو یہ خط لکھا کہ
مجھے نہایت رنج ہوتا اگر نائب السلطنت تمھارے سوا کوئی اور مقرر ہوتا۔ اگر یہ نہوتا تو تم کو کوئی معاوضہ
اِس جانفشانی اور محنت کا نہ ملتا۔ جو تم نے اپنی بیٹی کی تعلیم کے لیئے کی تھی۔ خدا تمکو قوت اور عقل
ایسی دے کہ تم اس کام کو اچھی طرح انجام دو۔ خدا تمھاری اس چھوٹی سی بچی کو صحیح و سلامت رکھے
اور اُسپر اپنا فضل و کرم کرے ؞

جب کم سن شہزادی وکٹوریا کی عمر پورے گیارہ برس کی ۲۴۔ مئی ۱۸۳۱ء کو ہوئی تو
انکی نانی بیوہ ڈچس کوبرگ نے مبارکباد کا خط نہایت دلکش بیٹی کو یہ لکھا کہ جس روشنی کی
کلی تم کو خدا نے عنایت کی ہے۔ مین اُس دن کی مبارکباد دیتی ہون۔ خدا تعالی اس پھول کو
ان تمام آفات سے اپنی پناہ مین رکھے۔ جو تمھارے دل اور دماغ کو اذیت پہنچائین۔ جس بلندی پر
وہ ایک دن پہنچنے والی ہے وہان آفتاب کی شعاعین جھلسانے والی موجود ہین۔ تمام صفات حمیدہ
جو اِس نوعمر کی روح مین خدا تعالی نے جمع کی ہین وہ صرف خدا ہی کے فضل و کرم سے پاک صاف
رہ سکتی ہین۔ جب وقت آئیگا تو جو فکر یہ تردد تمھارے دل مین ہونگے مین انکی اچھی طرح ہمدردی کرونگی
خدا تعالی نے تمھارے رنج کے بڑے کڑے وقتون مین مدد کی ہے وہی پھر تمھاری مدد کریگا
تم اُسپر توکل کرو۔ جب جارج چہارم مرگیا ہے۔ تو آیندہ جون مین یہ خط انھون نے لکھا۔ انگلنڈ کے

جس مین میرے بچے رہتے ہین اور میری پیاری می کی کل سلطنت کرے گی۔ خدا تعالی اپنا فضل و کرم رکھے۔ خدا تو عمر کے سبب تاج کے بوجھ کو کئی برسون تک دور رکھے تاکہ یہ دانشمند زیرک لڑکی پہلے اِس سے کہ خطرناک شان و شوکت اپنا سایہ اُسپر ڈالین وہ بالغ ہوجائے ٭

شہزادی وکٹوریا کا اپنی آیندہ شہنشاہی سے آگاہ ہونا

انگلستان کے اعلیٰ درجہ کے مورخون کی ہدایت کے موافق شہزادی عام تاریخ کا مطالعہ فرماتین۔ اور وہ صرف قدیمی زمانہ کی مشہور تاریخون کے مطالعہ سے مستفید نہ ہوتین بلکہ زمانہ حال کی تواریخ کو بھی زیر نظر رکھتین۔ اُنکو تاریخون سے ثابت ہوگیا تھا کہ انگلستان مین بادشاہون کی تخت نشینی کے قانون کی بنا ایسی استوار و محکم رکھی گئی ہو کہ وہ کسیطرح ہلائے ہل نہین سکتی ۱۸۳۰؁ء تک شہزادی کو اسکی کچھ خبر نہ تھی کہ میری تخت نشینی کا وقت قریب آتا جاتا ہو۔ اِس امر سے اُن کے واقف ہونیکا بیان مورخون نے مختلف طرح سے لکھا ہے۔ اُن مین سے ایک یہ ہو کہ اُستانی **لیہ زین** سے شہزادی تاریخ پڑھ رہی تھین اور اُس وقت اُنکی والدہ ماجدہ بھی موجود تھین۔ کہ انگلستان کی تخت نشینی کی بابت بحث چھڑی۔ شاید قصداً یہ بحث شروع کی گئی ہو۔ شہزادی نے اپنے خاندان کا شجرہ پڑھکر یہ سوال پوچھا کہ میرا چچا جارج چہارم جواب بادشاہ ہو جب اِس دنیا سے سفر کریگا۔ تو غالباً کون اُسکا جانشین ہوگا۔ اِس سوال کا جواب اُستانی جی نے یا مان نے یہ دیا کہ حال کے بادشاہ کی وفات کے بعد **ڈیوک کلیرنس** بادشاہ ہوگا۔ شہزادی نے سُنکر یہ فرمایا کہ مین یہ خوب جانتی ہون۔ مگر اب مجھے یہ بتاؤ کہ اُنکی وفات کے بعد کون اُنکا جانشین ہوگا؟ اُستانی جی سوال کے اصل مطلب کو سمجھ گئین۔ اُنھون نے جواب مین کچھ تھوڑا تامل کیا۔ اور پھر یہ جواب دیا کہ تمھارے بہت چچا ہین۔ شہزادی نے کہا کہ میرا پیارا باپ میرے چچا **کلیرنس** کے بعد عمر مین چھوٹا تھا۔ اور جو کچھ مین نے پڑھا ہے۔ اُس سے مجھے ثابت ہوتا ہو کہ باپ اور چچا کے مرنیکے بعد مین انگلستان کی ملکہ ہوجاؤنگی۔ باپ مرگیا ہے چچا جب مریگا تو میری تخت نشینی کی باری آئے گی۔ اُستانی جی یہ بات سُنکر اُنکی مان کا مُنہ تکنے لگین۔ مان نے کچھ تامل کرکے کہا کہ اے میری پیاری بالی اب تک یہ توقع ہورہی ہو کہ تمھاری عزیز چچی **ڈچس کلیرنس** کے اولاد پیدا ہوگی اور وہ تخت نشین ہوگی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن اگر یہ صورت ظہور مین نہ آئی اور تم اُس وقت تک زندہ سلامت رہین کہ تمھارا عزیز بادشاہ **ڈیوک کلیرنس** اِس دنیا سے

رخصت ہو تو اِس ملک کے قوانین مروجہ کے موافق تمہاری نوبت تخت نشینی کی آئیگی - سو اس طرح کے واقعہ کے وقوع ہونے کا وقت دور اور غیر محقق ایسا ہے کہ اسکی طرف خیال بھی نہین کرنا چاہیئے - مگر ہان سعی اور کوشش کرنی ایسی ضرور ہے کہ جس سے تمہارے دل و دماغ مین ایسی لیاقت و قابلیت پیدا ہو کہ اگر تم کو بادشاہی نصیب ہو تو رعایا اور ملک کے نصیب کھل جاوین اور تمہارا دیہیم سلطنت کا وُقیتیم ہونا ملک کے لیئے بڑی برکت عظیم اور نعمت فخیم ہو - شہزادی نے اس بات کے سُننے سے مُنہ بنایا اور رنجیدہ خاطر ہوئین - اور باقی سارے دن چہرہ پر ہنسی خوشی کی کوئی علامت نہین ظاہر ہوئی - مگر اس بیان پر ایک اور بیان سبقت لیگیا ہی جو بیرونس لیہ زین نے اپنی چٹھی مورخہ ۱۶ - دسمبر ۱۸۶۷ء مین لکھا ہی اور ہوکس کی تاریخ ۱۸۹۶ء مین چٹھی چھپی ہی چٹھی کا ترجمہ یہ ہی -

مین جناب عالیہ سے اجازت مانگتی ہون کہ حضور عالی نے جو اپنی بارہ برس کی عمر مین زبان مبارک سے چند الفاظ قابل یادگار ارشاد کیئے تھے گزارش کرون جس وقت بادشاہ کے نائب السلطنت کے باب مین مسودہ قانون پیش ہو رہا تھا تو مین نے جناب عالیہ ڈچس کنٹ کی خدمت مین عرض کیا کہ جناب علیا شہزادی کو پہلی دفعہ اطلاع دیجاے کہ تخت نشینی کی نوبت اُنکی کہان تک آگئی ہی - اُنھون نے میری راے سے اتفاق کیا - مین نے شجرۂ خاندان شاہی جناب کی تاریخ کی کتاب مین رکھ دیا - جب ڈاکٹر ڈیویس (استاد ملکہ معظمہ) تشریف لیگئے تو شہزادی نے آن کر معمول کے موافق کتاب کو دوبارہ کھولا تو اُسمین ایک زائد پرچہ کاغذ کا دیکھا - اُسے پڑھکر فرمایا - کہ مین نے اس پرچہ کو پہلے کبھی نہین دیکھا تھا - مین نے کہا کہ اب تک اس کے دیکھنے کی ضرورت کیا تھی ؟ شہزادی نے فرمایا کہ میرے اپنے خیال مین تخت نشینی ایسی قریب تھی جیسی کہ اب وہ اقرب ہوگئی - مین نے عرض کیا کہ حضور ایسا ہی حال ہی تو اُنھون نے ارشاد کیا کہ ایسے حال مین بہت سے خرد سال اطفال ایسے اعزاز کی ڈینگین مارا کرتے ہین مگر اسکی دشواریون اور مشکلات کو نہین جانتے جہان زیادہ جاہ و جلال ہے وہین جواب ہی اور باز پرس کا وبال ہی - اس ارشاد کے وقت اُنھون نے اپنے چھوٹے

داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی میرے ہاتھ مین دی اور فرمایا کہ مین نیک ہونگی
مین اب سمجھتی ہون کہ آپ مجھے کیون لیٹن زبان کے سیکھنے کی تاکید کرتی تھین میری
پھوپیون اگسٹا اور میری نے یہ تاکید کبھی نہین کی - آپ ہی نے مجھے بتلایا کہ لیٹن
زبان انگریزی کی صرف ونحو ومعانی وبدیع وبیان کی اصل بنیاد اور جان ہے - اسکو جس
طرح آپ کہتی تھین مین سیکھتی تھی - اب مین اس بات کو اچھی طرح سمجھتی ہون - شہزادی بار
بار اپنا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیتی تھین اور فرماتی تھین کہ مین نیک ہونگی - پھر مین نے کہا
کہ آپ کی چچی ایڈی لیڈ اب تک ایسی جوان ہین کہ اُنکے ہان اولاد ہونے کی امید ہے
جو اپنے باپ ولیم چہارم کی وفات کے بعد جانشین ہوسکتی ہے - یہ سنکر شہزادی نے
فرمایا کہ اگر ایسا ہو تو مجھے مایوس نہین ہونا چاہیئے اسلیئے کہ میری چچی ایڈی لیڈ مجھسے
ایسی محبت رکھتی ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچپن سے کمال محبت والفت رکھتی ہین
اس پُرتاثیر قصہ در قصہ پر مسس اولی فنٹ صاحبہ کیا درست ارشاد فرماتی ہین کہ جس شخص کی
تقدیر مین جلیل القدر ہونا مقدر ہو اُسکی ابتدائی حکایات مین ایسی سرگذشت کا نمایان ہونا شاذونادر
ہوتا ہے - بچہ کا عبرت وخوف سے خاموش ہونا پھر اسکا اس راز کا جاننا کہ لیٹن زبان کا مطالعہ تخت
ہی جاورعن کے لیئے درکار نہین ہے پھر خود ایسے بہادرانہ قول وپچن کا کرنا کہ مین نیک ہونگی جو بظاہر
سیدھا سادہ معلوم ہوتا ہے مگر اسمین کل کامل عاقلون کی نیکی وعدل کا پرتو نظر آتا ہے ایک عجیب بات ہے
ملکہ معظمہ کی تاریخ کے مورخ مسٹر ہوسس صاحب تحریر فرماتے ہین کہ بیرنس
لیہ زین نے سنہ ۱۸۳۰ء مین شہزادی کی عمر غلط لکھی ہے ملکہ خود فرماتی ہین کہ مجھے اپنی تخت نشینی کا
علم بتدریج ہوا ہے اور مین اس علم سے بہت ناخوش ہوئی اور میرا دل مجھے یقین نہین دلاتا کہ مین نے
یہ کہا ہو کہ مین نیک ہونگی ۔

خُرد سالی مین انکا ماموں لیوپولڈ ان کی تربیت وتعلیم کے لیئے باپ کا قائم مقام بن
گیا تھا مگر ایسے انقلابات وقوع مین آئے کہ وہ جنوری سنہ ۱۸۳۱ء مین بلجیم کا بادشاہ ہوگیا - پھر شہزادی
کی تعلیم کا اہتمام ڈچس نورتھمبرلینڈ کے سپرد ہوا جنہون نے بڑے بڑے استادان فن سے
انکو تعلیم دلائی - شہزادی نے لیٹن زبان مین بڑی ترقی کی مسٹر امیوس سے کن سٹی ٹیوشل

شہزادی کی [illegible] کا ہونا

گورنمنٹ کا جو بالفعل انگلستان مین جاری تھی سبق لیا۔ علم موسیقی کے معلم اعظم جان برنارڈ سیل اور گانے سکھانیکے معلم مسٹر لوجی لئیپلئج مقرر ہوئے جنسے انھوننے فن موسیقی سیکھ کر کمال حاصل کیا۔ اسکا شوق ابتدائے عمر سے تھا ویسٹ وال مصور سے مصوری مین مشق کی ڈچیس نورتھمبر لینڈ نے خود پڑھایا نہین فقط وہ تو بادشاہی درباری مجلسون مین لیجاتی تھین اور انکے آداب سکھاتی تھین ؎

شہزادی کا شاہی درباروں میں جانا

شہزادی بادشاہی دربارون مین اسلیئے کمتر جایا کرتی تھین کہ وہان جانا انکی عمر کے مناسب حال نہ تھا۔ اور تعلیم مین بھی وہان جانیسے حرج ہوتا تھا۔ وہ ایک دفعہ اپنے دسوین سال مین اس دربار شاہی مین تشریف لیگئی تھین کہ ملکہ پرتگال کے لیئے جارج چارم نے کیا تھا۔ ولیم چارم نے شہزادی سے درخواست کی کہ وہ دربار کے جشنون مین شریک ہوا کرین۔ وہ ۲۰۔ جولائی ۱۸۳۱ء کو قصر سینٹ جیمس مین اور ڈرائو گارٹر کے جلسے مین ایک ماتمی لباس پہنکر اور نقاب لگاکے تشریف لے گئین۔ اور پھر چند مہینے کے بعد پارلیمنٹ کے بند ہونیکے جلسہ مین شریک ہوئین۔ اب وہ اپنے بارھوین سال کی عمر مین ۲۴۔ فروری ۱۸۳۱ء مین ملکہ ایڈی لیڈ کی سالگرہ مین شریک ہوئین ملکہ نے اپنا ڈرائنگ روم بڑے ساز و سامان سے آراستہ کیا تھا۔ اسمین ملکہ کی بائین طرف شہزادی کھڑی ہوئی تھین۔ اُن کا سارا لباس اسی ملک کا بنا ہوا تھا۔ موتیون کی مالا اُن کے گلے مین پڑی ہوئی تھی۔ اور چوٹی کے بالون مین ایک ہیرا چمکتا تھا۔ سارے دربار کی نگاہین ان کی طرف لگی ہوئی تھین۔ اور زبانین اُنکی تعریف کر رہی تھین۔ شہزادی دربار کی کیفیت و حالت کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئین۔ اب اُنکو یہ علم ہوا کہ دربار مین کیا کیا ہوا کرتا ہے اُنھوں نے اور ملکہ ایڈی لیڈ نے جب سٹیٹ کا سارا جلوس ملاحظہ کیا۔ لوگ ملکہ کو چیرز بڑے زور و شور سے دیتے تھے اور شہزادی سے خبر نہوتے تھے تو دین نیک نہاد ملکہ نے نوجوان شہزادی کا ہاتھ خود پکڑا اور اُنکو برآمدہ کے روبرو لاکر کل زمرۂ شاہی سے ملاقات کرائی۔ جنوری ۱۸۳۱ء کو پہلے پہل شہزادی تھئی اسٹر مین تماشا دیکھنے تشریف فرما ہوئین۔ اور وہان جو لڑکیون کی تواضع کا سامان کیا گیا تھا اُسے دیکھکر بہت ہی محظوظ و مسرور ہوئین۔ بادشاہ نے اُن کو خوب غور سے دیکھا۔ اُس کو یہ شکایت ہے کہ شہزادی اُسکو محبت کی نگاہ سے نہین دیکھتی تھین ؎

۸ ستمبر ۱۸۳۱ء کو ویسٹ منسٹر ایبی مین ولیم چہارم اور ملکہ ایڈیلیڈ کی تاجپوشی کی رسم ادا کی گئی جسمین شہزادی وارث تخت وتاج اور انکی والدہ ماجدہ شریک نہین ہوئین۔ اِس بات پر ان لوگون نے جو کسی بات کو نہین جانتے۔ مگر یہ جانتے ہین کہ ہم سب کچھ جانتے ہین۔ کیا کیا حاشیے چڑھائے ہین۔ کسی نے کہا کہ اِس دربار مین شہزادی کے آنے کی نہ کچھ تیاری کیگئی۔ نہ اُنکے لیئے کوئی نشست کی جگہ مقرر کیگئی تھی۔ اسلیئے نہین آئین کسی نے صاف صاف بیان کیا کہ ارل گرے وزیر اعظم نے انکے آنیکے لیئے بڑی شد ومد سے مخالفت کی بعض نے یہ بیان کہ ڈچس نورتھمبرلینڈ نے جو شہزادی کی معلمہ تھین۔ اپنی عقل و دانش سے یہ فیصلہ کیا کہ میرے شاگرد کی صحت کی حالت ایسی نازک ہی کہ وہ اِس دربار کے تکان کی متحمل نہین ہوگی مصلحتاً انکو نہین بھیجا۔ اِس بات کو اُن لوگون نے مان لیا۔ جو بادشاہ پر اِس بات کا کوئی الزام لگانا نہین چاہتے تھے۔ مگر ایک گم نام لکھنے والے نے لکھ دیا کہ جو لوگ نیک بادشاہ اور نیک طینت ملکہ کو جانتے ہین۔ اُنمین کون ایسا ہوگا کہ جسکو یہ یقین نہوگا کہ بادشاہ اور ملکہ دونون نے شہزادی سے بے پروائی کی ہے*

یہ رپورٹ بھی مشہور ہوئی کہ ڈچس نورتھمبرلینڈ نے شہزادی کی تعلیم مین ایسی ٹی پولیٹیکل طرفداری داخل کی تھی کہ محل شاہی مین اس سے تردد پیدا ہوا تھا۔ اسلیئے نہین بلایا مونٹنگ جرنیل نے بیان کیا کہ ڈچس کنٹ نے بیٹی کے بھیجنے سے انکار کیا جسپر وہ سخت الفاظ مین اُن کو یہ لعنت ملامت کرتا ہی کہ اِس بیوہ نے جو اپنا جرمن سے رشتہ توڑکر انگلستان سے ناتہ جوڑا تھا بادشاہ کی خدمت مین بڑی گستاخی کی کہ اُسکی تاجپوشی کے جشن مین بیٹی کو نہ جانے دیا جس مین اسکو کبھی پہلے یہ توقع نہین ہوئی تھی کہ وہ اپنی بیٹی کو تخت وتاج کا وارث دیکھے گی۔ بعض اخبارون نے ان اوپر کی سب باتون کو ژٹل قافیہ جانا اور یہ بیان کیا۔ یہ لارڈ فٹز کلیرنس کی خطا تھی کہ انھون نے خاندان شاہی مین بادشاہ اور ملکہ کے بعد نشست کی جگہ شہزادی کے لیئے نہین مقرر کی غرض یہ ساری باتین ایسی بنائی گئین کہ جس سے یہ ظاہر ہوا کہ نیا بادشاہ اپنی چہیتی بھتیجی پر نامہربان ہوگیا ہی مگر یہ باتین سب غلط اس سبب سے معلوم ہوتی ہین کہ جب مئی ۱۸۳۱ء مین شہزادی کی عمر بارہ ۱۲ سال کی ہوئی تو اِس خوشی مین ملکہ نے محفل رقص و سرود مین نوعمرون کو بلایا۔ محفل کو ایسے سازو سامان سے

آراستہ کیا تھا کہ وہ ہمیشہ مہمانون کو یاد رہیگا۔

بادشاہ نے جو وظیفہ کا اضافہ کیا تھا اُسکا ذکر اوپر کیا گیا۔ ان دونون باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ بادشاہ اور ملکہ دونون کو اپنی بھتیجی سے وہی اپنی قدیمی محبت چلی جاتی تھی اصل بات اتنی تھی جسکے لوگون نے بتنگڑ بنائے کہ **ڈچس کنٹ** نے بادشاہ سے اپنی بیٹی کی صحت کی نازک حالت کو بیان کرکے اُس کے جشن مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی۔ بادشاہ نے اجازت دیدی **سڈنی لی** صاحب اپنی کتاب مین اس واقعہ کا بیان یون لکھتے ہین۔ کہ گویا بادشاہ اور شہزادی کی مان کے درمیان رشتہ محبت شکستہ نہ ہوا تھا اور ڈچس نے ایسی تدبیر کی تھی کہ آیندہ شہزادی جسقدر ممکن ہو دربار مین کمتر دفعہ جائے۔ بادشاہ نے شہزادی کے بیقاعدہ حاضری کو ایک سنجیدہ رنجیدگی بنالیا۔ ۸ ستمبر ۱۸۳۱ء کو جو بادشاہ کی تاجپوشی کا جشن ہوا اُسمین توقع تھی کہ ڈچس اور شہزادی دونون ضرور بالضرور آئینگی مگر وہ نہ آئین۔ انکی غیر حاضری کے سبب کی تحقیقات پارلیمنٹ مین ہوئی وزرا نے ٹالم ٹولے کا جواب دیا کہ بادشاہ کو اس معاملہ مین اطمینان ہوگیا ہی کوئی خاص معقول دلائل بیان نہین کین۔ واقعات اصلی یہ ہین کہ بادشاہ جسکے خیالات شہزادی کے خاندانی جاہ و منصب کی نسبت مبہم تھے اسلیئے یہ اصرار کیا کہ **ویسٹ منسٹر ایبی** مین شاہانہ جلوس مین اسکے بھائیون کے پیچھے بجائے آگے رہنے کے شہزادی چلے۔ ڈچس کنٹ نے اسمین یہ حجت نکالی کہ شہزادی ظنی ولیعہد ہے وہ بادشاہ کے بعد چلنی چاہیئے۔ بادشاہ اور ڈچس دونون نے اپنی بات کی پچ کی۔ ڈچس نے انکار کر دیا کہ وہ اپنی بیٹی پر یہ تکلیف گوارا نہین کی کہ وہ اس جشن مین شریک ہو۔ ملکہ معظمہ اپنے بچپن سے اکثر کہا کرتی تھین کہ مجھے اس دربار مین نہ جانے کا بڑا رنج ہوا اور جب مجھے اپنی مان کا فیصلہ معلوم ہوا تو مین زار زار روئی اور کسیطرح میرے دل کی بیتابی کم نہوتی تھی۔ گڑیون کے کھیلنے سے بھی دل نہ بہلتا تھا۔

ڈچس کنٹ اپنی صاحبزادی مین خدا پرستی اور نیک سیرتی زیادہ پیدا کرنی چاہتی تھین اسلیئے اُنکو دربار شاہی سے علیحدہ رکھتی تھین۔ جو لوگ **جارج** اور **ولیم** کے دربارون کے حالات سے خوب واقف ہین وہ ڈچس کی اس دانائی کی بڑی تعریف کرتے ہین کہ انہون نے شہزادی کو دربار سے دور ہی رکھا۔ شہزادی دربار سے دور رہکر تحصیل علوم و فنون مین کوشش کرتی تھین۔ اس تعلیم کا نیک سرانجام یہ ہوا کہ ابھی بارھوان سال تھا کہ لیاقت علمی کی یہ کیفیت تھی کہ فرانسیسی

جرمنی زبانین بے تکلف بولتی تھین - اِن دو زبانون اور انگریزی زبان کا بولنا تو انھون نے اپنے مہد ہی مین سیکھا تھا - لیٹن زبان مین استعداد تھی - یونانی زبان کی تحصیل شروع کی تھی علم حساب اور موسیقی مین مہارت تھی مصوری و نقشہ کشی مین مشق تھی - خدا کی عبادت نیک خوئی کی عادت طبیعت ثانیہ ہوگئی - دنیا کی عیش و عشرت کی طرف رغبت نہوئی - بندگان خدا کی خیر اندیشی خیرخواہی اور فیضرسان کامون مین تندہی کی خو ہوگئی - انتظام خانہ داری نہایت سلیقہ مندی کے ساتھ آگیا سب کا ادب و لحاظ و پاس - اخلاق کا برتاؤ حسن و خوبی کے ساتھ کفایت شعاری - سخاوت و فیاضی کے ساتھ غریب محتاجون کی اعانت عقلمندی کے ساتھ - یہ ساری خوبیان خصلت و عادت مین داخل تھین - اِس بانوے برطانیہ کا چلن سب سے بالا تھا ◆

حاصل حسن اخلاق

۱۸۳۰ء مین پال رن مین شہزادی اور ڈچس کنٹ ٹھیرین - شہزادی اپنی چھوٹی سی فٹن مین جسمین دو گھوڑے جتے ہوئے تھے بیٹھی ہوئی ایک بزرگ عورت کے مکان کے سامنے سے گزرین تو اُس عورت نے دہلیز مین آکر اور دونون ہاتھ جوڑکر پکار کے کہا کہ اے میری پیاری شہزادی خدا تجھے برکت دے اور زندہ سلامت رکھے کہ تو انگلستان کی ملکہ ہو - شہزادی نے یہ سُنکر اپنی فٹن ٹھیرائی اور ایک انداز سے سر کو جھکا کر کہا کہ اچھا بی بی مین تمہارا شکر ادا کرتی ہون ◆

ایک دن وہ ٹیلون پر اپنے پیارے کتے کو لیئے ہوئے سیر کر رہی تھین اور اپنی استانی جی اور والدہ دونون سے کچھ آگے بڑھ گئی تھین - راہ مین کسان کی چھوٹی سی لڑکی سے باتین کرنے لگین اور انگلی مین انگلی دیکر ساتھ چلین اور کہا کہ ہم تم دونون ساتھ پہاڑ پر دوڑین اور اُسکو اپنا کتا دیدیا کہ وہ ساتھ لیکر چلے - یہ دونون باتین کرتی ہوئی ٹیلہ سے نیچے اُترین - لڑکی نے کہا کہ اب مین آپ کا کتا ساتھ لیکر نہین چل سکتی - مین اپنی خالہ کے گھر جاتی ہون - شہزادی نے پوچھا کہ تمہاری خالہ کون ہی؟ اور اُسکا گھر کہان ہی؟ لڑکی نے کہا کہ میری خالہ ایک ملر (کل والے) کی بی بی ہی اور اُسکا گھر یہ سامنے سفید سفید نظر آتا ہی تو شہزادی نے کہا کہ مین وہان تمہارے ساتھ چلتی ہون اُسوقت جو رہا یا کے حال دریافت کرنیکے لیئے ہارون رشید بن گئین - اتنے مین مان اور اُستانی دونون آگئین اُنھون نے جانیسے باز رکھا اور اُس لڑکی کو ہاف کرون (ڈھائی روپیہ کا سکہ) دیا جسکو اُس نے اپنے گھر مین بطور یادگار ایک فریم مین جڑکر لٹکایا ◆

سنہ ۱۸۳۱ع کی ابتدا مین شہزادی **وکٹوریا** کی تحصیل علوم کی بابت بیان کیا گیا کہ وہ **فرنچ و جرمن و اٹالین** زبانین خوب بے تکلف بول سکتی ہین۔ لیٹن زبان کی دو مشہور کتابون **ہومرس** اور **ورجل** کا ترجمہ کر سکتی ہین۔ یونانی زبان سے بھی قدرے آشنا ہین۔ اعلے درجہ کی ریاضی جانتی ہین مگر جو لوگ انکی تعلیم کے جج بنتے تھے وہ یہ کہتے تھے کہ انگریزی دانی مین وہ کچی ہین اور چونکہ انکی تعلیم جرمن زبان کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ اسلیئے انکا تلفظ انگریزی الفاظ کا جرمن کا سا تھا اسکی تشریح **ڈیوک ولنگٹن** نے بڑی سختی سے کی۔ اور جب شہزادی کو یہ خبر ہوئی کہ لوگ مجھپر یہ نام رکھتے ہین تو وہ روئین اور ڈاکٹر **ڈیویس** سے کہا کہ یہ میری خطا نہین ہے۔ کیسے آدمی مجھپر ظلم کرتے ہین۔ مین انگریزی سیکھونگی اور اسکا سیکھنا مین چاہتی ہون وہ میرے وطن کی زبان ہے مین اسکی تحصیل کی تکمیل مین سعی کرونگی۔ آپ میری مدد کرین۔ شہزادی مین زبانون کے سیکھنے کے لیئے ایک خداداد استعداد تھی۔ بڑھاپے مین اردو زبان سیکھ لی تھی۔ انگریزی تو اُنکے اپنے ملک کی زبان تھی۔ اُنھون نے یہ عہد کیا کہ اب مین فرانسیسی بولونگی نہ جرمن۔ سوائے انگریزی کے اور کسی زبان مین کلام نہ کرونگی۔ بس شہزادی کی اور اُنکے سارے گھر کی زبان انگریزی ہو گئی۔ اور اُنکی تعلیم انگریزی زبان کے ذریعہ سے ہونے لگی ؀

شہزادی کے خاندان مین گھٹنون و ٹخنون کی بیماری موروثی چلی آتی تھی۔ جون سنہ ۱۸۳۱ع مین ڈاکٹرون نے بیان کیا کہ شہزادی مین بیماری کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے ہین وہ اُنکو اب ضعیف کر دینگے۔ گو وہ موٹی اور وزنی بھاری بھرکم اپنے کنبے کے آدمیون کی طرح ہو جائین۔ مگر پیدل چلنے پھرنے سے معذور ہونگین۔ اُنھون نے یہ صلاح دی کہ گھر سے باہر جو روز نشین ہوتی ہین وہ کیا کرین اور تھوڑا تھوڑا سمندر اور دیہات کی ہوا کھایا کرین۔ یہ وجہ تھی کہ وہ ولیم چہارم کی تاجپوشی کے جشن مین شریک نہین ہوئین ؀

جولائی۔ اگست سنہ ۱۸۳۱ع مین **ڈچس کنٹ** اور شہزادی جزیرہ **وائیٹ** مین گئین۔ اور تین مہینے تک وہان رہین اور اُنکو یہان کی آب ہوا ایسی موافق آئی کہ اسی موسم مین سنہ ۱۸۳۲ع مین پھر آئین ایک سیاح بیان کرتا ہے کہ یہان کے ایک گرجا کے صحن مین گھوسی **لیف رچمنڈ** کی قبر تھی جسکی ایک مذہبی کہانی مشہور ہے۔ وہان مین نے دیکھا کہ ایک ٹیلے کی گھاس پر ایک **لیڈی** اور ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہین۔ اور اُس کہانی کو لڑکی پکار پکار سُریلی آواز مین گا رہی ہے۔ مین نے

سنہ ۱۸۳۱ع شہزادی کی عمر ۱۲ برس

سنہ ۱۸۳۲ع شہزادی کی عمر ۱۳ برس

پوچھا کہ یہ کون ہین تو معلوم ہوا کہ ایک **ڈچس کنٹ** ہین اور دوسری شہزادی **وکٹوریا** ٭

اس جزیرے سے شہزادی اور اُنکی والدہ عزیزہ **کلیرمونٹ** مین گئین - یہان اُن کے ماموں **لیوپولڈ** مقیم تھے - یہان اُنہون نے اپنی نانی صاحبہ کے مرنے کی خبر سنی جس سے انکو بڑا غم ہوا اور اُنہون نے فرمایا کہ ذہانت و ذکاوت اور زیرکی جو کچھ مجھ مین ہے وہ اِن ہی کے ورثہ مین ملی ہے ٭

اگرچہ ڈچس کے سارے کامون مین مدار الیہ **سر جان کون** رہتے تھی اور کبھی اخبار نویس اور عام سوسائٹی اُسپر نامناسب نکتہ چینیان کرتے تھے - مگر شہزادی کے ساتھ ڈچس کا مادرانہ برتاؤ یکسان رہا - وہ اپنی بیٹی کے دلپران فرائض اور جوابدہیون کا نقش جماتی تھین جو اُسکو آیندہ اپنے منصب عالی کے پیش آنیوالے تھے - اس غرض سے وہ اس ملک مین جسکی فرمانروا شہزادی ہونے والی تھی بڑے بڑے تاریخی اور تجارتی مقامات مین سیر کرانیکے لیئے شہزادی کو لیگئین - ۲۳ - اکتوبر ۱۸۳۲ء کو شہزادی نے **بیتھ** مین **روائل وکٹوریا پارک** کھولا - اور پھر **مالورن** مین وکٹوریا ڈرائیو کا پہلا جلسہ کیا - یہ مثالین پہلی ہین کہ جنمین انگلنڈ کے اندر مقامات کے ساتھ وکٹوریا کا نام منسوب ہوا - ۱۸۳۲ء سے آیندہ سال بسال یہ سیر و سیاحت بڑھتی گئی - اِن مین دونون مان بیٹیان ساتھ ہوتین اور امرا عظام کی مہمان ہوتین - اور ڈچس شہزادی کو پبلک ورکس اور اور صنعت گاہون کے مرکزون کا ملاحظہ کراتین - تاکہ اُنکو رعایا کی محنت و صنعت و حرفت و معاشرت کا عملی علم حاصل ہو - سر جان کون رستے کل انتظامات کرتا تھا - اور وہ ہمیشہ سفر مین ہمراہ رہتا تھا - **ولیم چہارم** نے بطور دستور شاہانہ پیش روی رکھا تھا - اور اُنپر اپنے ناتوان بیٹی کے سبب سے اعتراض کرتا تھا - شہزادی کو بھی اپنے حفظ جاہ و مراتب کے لیئے اپنے طریقہ و بدبدیہ کے درست رکھنے مین تکلف کرنا پڑتا تھا - بعض مقامات مین یہ اُمید تھی کہ شہزادی ایک سادی وضع مس گولف سمجھی جائیگی - مگر اس وارث تخت و تاج کا استقبال سب جگہ بہت اچھی طرح ہوا - اور جب اُنھون نے پبلک کامون کو کیا تو لوگون کے دلون پر ہمیشہ اپنی نسبت نیک خیال جمایا - میونسپل جماعتون نے اُنکو خیر مقدم کی ایڈریسین پیش کین - ڈچس نے اپنی بیٹی کیطرف سے بطرز بوقلمون جواب دیا کہ جس سے معلوم ہو کہ اُنکی اپنی زندگی کا مقصد اعظم یہ ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو لائق اور مستحق اسکا بنائین کہ عوام اُن سے محبت کرین اور خیرخواہ و آزاد رعایا اُنسے موافقت کرے اور اِن کا

انگلستان مین شہزادی کی سیر و سیاحت

ادب و عظمت کرے ؎

سنہ ۱۸۳۲ء کے موسم خزان مین دورے کا آغاز ہوا جس مین ویلز مین شہزادی رونق افروز ہوئین۔ اگست مین کن سنگٹن سے روانہ ہو کر وہ مع اپنے ہمراہیون کے بہت جلد برمنگھم اور وولورہیمپٹن وشروسبری مین ہو کر پوس کے قلعہ مین آئین یہان اُنکی اتالیقہ ڈچس آف نارتھمبرلینڈ کا گھر پہلے تھا۔ یہان سے شہزادی می نی کے پل پر سے عبور کر کے بیومیرس کی حویلی مین گئین جسکو انھون نے ایک مہینے کیلئے کرایہ پر لیا۔ اور یہان ایسٹڈ فوڈ مین انعام تقسیم کیا۔ لیکن یہان ہیضہ آگیا۔ جسکے سبب سے قیام تھوڑا ہوا اور وہ یہان سے پلاس نیوڈ مین چلی گئین جسکو مارکوئس انگلسی نے اُنکی والدہ کو مستعار دیا تھا۔ شہزادی نے ہیپانیہ مین ۱۳ اکتوبر کو لڑکون کے مدرسہ کی بنیاد کا اول پتھر رکھا۔ اور ایسا اپنی نیک دلی کا نقش جمایا کہ سنہ ۱۸۳۴ء مین ایک جلسہ کے اندر شہزادی کی تعریف کی نظم مین پڑھی گئی۔ لارڈ گرد سفینر کے مکان ایٹن ہال مین گزر کر ۱۷ اکتوبر کو چیسٹر مین آئین اور ڈی پر ایک پل کھولا۔ جسکا نام وکٹوریا برج رکھا گیا۔ ڈیوک ڈیونشر کے ساتھ چالٹس ورتھ مین ۱۷ اکتوبر سے ۲۴ تک اقامت کی اور ہمسایہ مین بہت سی سیرین کین اور سٹرٹ کی کوٹن ملس کو بیلپر مین ملاحظہ کیا ؎

بعد ازان شہزادی اور اُنکی مان بہت سے امیرون کے گھرون مین تشریف لیجا کر مقیم رہین شہزادی کو اس سے جو تجربہ حاصل ہوا اُسکو اُنھون نے اپنے حافظہ مین محفوظ رکھا۔ سنہ ۱۸۳۲ء مین سب سے اعلی درجہ کے میزبان اُنکے بڑے نامور مدبر ملکی سوم ارل لورپول تھے۔ جن کی جبلت مین محبت کرنا داخل تھا اور ہر بات کی تہ پر پہنچ جانا اُنکی طبعی لیاقت تھی۔ شہزادی نے فوراً اُنسے اپنی فرزندانہ محبت اختیار کی۔ وہ اور بڑے بڑے امیرون کے گھر مین مہمان رہین ؎

جب وہ اوکسفورڈ کے قریب وہی تھم ایبی مین مقیم تھین تو وہ اکثر اپنے ٹٹو پر سوار ہو کر اور کتون کو ساتھ لیکر سیر کیا کرتی تھین۔ اور کبھی کبھی اپنے ہمراہیون سے ٹٹو کو دوڑا کر آگے نکل جاتی تھین۔ ایک دن وہ اسی طرح سوار جاتی تھین کہ انھون نے سُنا کہ ایک کتا اُن کا کسی تکلیف کے مارے بھونک رہا ہی۔ وہ ٹٹو دوڑا کر وہان گئین تو دیکھا کہ ایک اُگھڑ آدمی کتے کو لاٹھین مارتا ہے اور کتا کھیت مین گھسا جاتا ہی تو اُنھون نے جھنجلا کر کہا کہ یہ دلیری کیون کرتا ہی اور جتنا

اُنکے بدن مین زور تھا اُس سے دو کوڑے اُس آدمی کے چہرہ پر آڑے ترچھے لگائے۔ اُسی وقت **ڈچس** اور **ارل اینگ ڈن** یہ بات خلاف عادت دیکھکر دوڑے آئے اور تحقیقات کی آدمی نے آرل کو پہچان کر لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے کہا کہ مین نے اِس کتّے کو بُو دلا بھٹکا کتا جانا تھا۔ ڈچس نے شہزادی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ تمہارے کتّے کو مارنا تو آدمی کی خطا تھی اور اِس آدمی کو مارنا تمہاری خطا ہے۔ کیا تم اپنے تئین بھول گئین تھین کہ مین ڈکٹیٹر یا ہون۔ شہزادی نے آدمی کا چہرہ خوش خوش اور اپنے کتّے کا چہرہ غم زدہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ آدمی مار کھانے کا مستحق تھا مین اِس سے معافی نہین مانگون گی ؀

راہ مین بڑا خیر خواہ شہر **اوکسفورڈ** آیا۔ وہ اُنکو بہت پسند آیا۔ وہ چند سے یہان مقیم رہین یونیورسٹی پریس کی مطبوعہ نہایت عمدہ **بائیبل** اُنکی نذر کیگئی اور اُنکے آنیکی تاریخ سفید ریشمی کپڑے پر چھاپی گئی یہان لیٹن زبان کی کاپی دیکھی جسمین ملکہ **ایلزبتھ** اپنی تیرہ برس کی عمر مین مشق کیا کرتی تھین شہزادی کی بھی عمر اسوقت تیرہ برس کی تھی۔ وہ اپنی ہم عمر شہزادی کی کاپی دیکھکر بہت خوش ہوئین ؀

اوکسفورڈ

یونیورسٹی کے **وائس چنسلر** اور اور علما نے اُنکو ایڈریس پیش کیا جسمین اُنکو یہ مبارکباد دیگئی کہ وہ بادشاہ ہونے کا حق رکھتی ہین۔ اِس سفر مین امرا عظیم الشان کے مکانات عالیشان ملاحظہ فرمائے رستے مین ایسے شہر جو صنعت کے کارخانون کے سبب سے مشہور ہین خوب غور سے دیکھے۔ **بیلر** مین **کوٹن مل** (روئی کے کپڑے بنانے کا بڑا کارخانہ) کے افسر نے کل کا نمونہ لیکر دکھایا کہ روئی کا سوت اِس طرح کاتا جاتا ہے۔ **رومس گرو** مین کیلون کے کارخانے کو بہت دل لگاکے دیکھا کارخانہ دار نے ہزار کیلین سب طرح کے نمونون کی سونے کے صندوق مین رکھکر شہزادی کو نذر کین۔

ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ مین نے اِس سفر مین اپنی مان و میزبانون کے ساتھ سات بجے کھانا کھایا ؀

اب آیندہ بہت جلد مہمانداری کے جلسے ہونے لگے۔ اور قصر کنسنگٹن مین سب قسم کے مہمان کثرت سے آنے لگے۔ نومبر ۱۸۳۲ء مین کپتان بنک صاحب آئے۔ اُنھون نے جو شمالی قطب کی تحقیقات کے لیئے منصوبے باندھے تھے وہ سب بیان کیئے۔ جنوری ۱۸۳۳ء مین ادیوڈ ولکن اور جارج لے ٹر آئے شہزادی کی پوری تصویرین بنائین۔ ۲۴۔ اپریل کو ڈچس کینٹ نے بادشاہ کی دعوت کی کہ وہ اُنپر مہربان ہے۔ ڈیرسے

قصر کنسنگٹن مین مہمانداری

اول اور بعد شہزادی بادشاہ کے روبرو آئی۔ جون مین ڈچس کنٹ کے دو سگے بھتیجے شہزاد الکسنڈر اور آئرلسٹ ورٹم برگ اور شہزادی کا سوتیلا بھائی مہمان تھے *

شہزادی کا بلائے ناگہانی سے بچنا

شہزادی جہاز مین سیر فرما رہی تھین کہ باد مخالف ایسی تند چلی کہ جہاز کے بڑے مستول کے شہتیر کا ایک بھاری حصہ اپنی جگہ سے الگ ہو گیا۔ ایک ملاح سانڈرس یہ دیکھتے ہی خیال کی طرح دوڑا اور شہزادی کو ہاتھوں مین اٹھا کر ایسی جگہ لے آیا جہان کچھ خوف و خطر نہ تھا۔ اسکے ساتھ ہی مستول کی چوٹی کا سرا ٹوٹ کر وہین گرا جہان شہزادی بیٹھی ہوئی تھین۔ اگر ملاح یہ پھرتی نہ کرتا۔ تو شہزادی کا کچومر ہو جاتا۔ اول تو یہ شہزادی اس حال کو دیکھکر چپکی ہو گئین۔ مگر جب اُنکو اصل حال اپنی جان جوکھون کا معلوم ہُوا تو وہ زار زار رونے لگین۔ اس حُسن خدمت کے صلہ مین ملاح کو جہاز کا ماسٹر مقرر کر دیا۔ اور اپنی تخت نشینی کے بعد اُسکی بی بی اور کنبے کا گزارہ کے موافق وظیفہ مقرر کر دیا۔ بعض اس ملاح کی جگہ لفٹنٹ برون کا نام لکھتے ہین۔ غرض یہ آئی بلا خدا نے ٹالدی کہ جان بچگئی *

شہزادی کے منکسر المزاج ہونیکی حکایت

خاندان شاہی مین شہزادی کے منکسر المزاج اور کم مغرور ہونیکی حکایت مشہور ہے کہ امیر البحر مسٹر روس کی بڑی لڑکی ایسی بیمار تھی کہ زینہ سے اُتر کر لنچ کھانے مین شریک نہین ہو سکتی تھی۔ ڈچس اور شہزادی کھانا کھانے سے فراغت پاکر اس بیمار کے کمرہ مین اُسکی عیادت کو گئین شہزادی کے لیئے کرسی لینے کیواسطے مریضہ اُٹھنے لگی کہ ڈچس نے کہا کہ تم بیمار ہو کیون تکلیف کرتی ہو وکٹوریا اپنے لیئے آپ کرسی لے آئیگی۔ شہزادی اپنے لیئے آپ کرسی لے آئین۔ اور اُسپر ہو بیٹھین۔ یہ تواضع و انکسار کے سبق ابتدائے عمر مین اُنکو سکھائے گئے تھے۔ جب وہ ساری عمر منکسر المزاج رہین۔ اس کسر نفسی کا اثر مس روس پر یہ ہُوا کہ اُسنے رخصت کیوقت بہت سے بیش بہا تحائف شہزادی کے نذر کیئے *

سنہ ۱۸۳۳ء کا سفر

سنہ ۱۸۳۳ء کی گرمی و خزان کے موسمون مین ایک اور سفر کی تیاری ہوئی۔ سفر کے لیئے ساحل جنوبی پسند کیا گیا۔ آئل وائٹ مین نورس کیسل مین شاہی مسافرون کا گروہ دوبارہ گیا شہزادی نے اس جزیرہ کے اُن حصون سے بذات خود واقفیت حاصل کی کہ جس سے اِنکی خود مابعد کی زندگی کی خصلت پہچانی جاتی ہے۔ وہ اوس بورن لوج مین تشریف فرما ہوئین۔ جہان اُنکی والدہ کے گھر کے مختار سر جان کونروے رہتے تھے۔ اسی جگہ اُنہون نے ملکہ معظمہ ہو کر اوس بورن کورٹ بنایا اور اسکے قریب اپنا محل اوس بورن بنا لیا۔ پھر اُنھون نے وپینگھم چرچ اور ایسٹ کوس کی

تحقیقات کی - اس جزیرے مین چند روزہ سفر کرنے کا مقصد اعظم یہ تھا کہ ہمسایہ کے کنارہ پر قومی دلچسپ چیزون کا ملاحظہ فرمائین - وہ ۲۹ - جولائی کو **پورٹس متھ** مین **وکٹری** جہاز پر بیٹھ گئین اور اُنہون نے جہاز کے آدمیون کے ساتھ کھانا کھانا اور اسکو پسند کیا - شہزادی نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ یہ جہاز اور اسکی تمام چیزین بہت صاف شفاف ہین - کچھ وقت سیلری مین صرف کیا - ۲ - اگست کو وہ اور اُنکی والدہ معظمہ **پلائی سمتھ** مین **ڈوک یارڈ** (جہازون کے بننے کی جگہ) پہنچین - دوسرے دن شہزادی نے ۸۹ رجمنٹ کو (رائل آیرش فیوزیلیرز) جو **ڈیون پورٹ** مین مقیم تھی نئے کلر (نشان) اپنے ہاتھ سے دیئے - **لارڈ ہل** کمانڈر انچیف بھی اس رسم مین شریک تھے - سپاہ کی مخاطبت مین شہزادی کی طرف سے ڈچس کنٹ نے یہ اڈریس دیا کہ میری لڑکی مین انگریزی تاریخ کے مطالعہ سے سپاہیانہ سرگرمی پیدا ہوئی تھی - لوگون کو یہ توقع تھی کہ اس جنگی خدمت مین شہزادی خود اسپیچ فرمائین گی یا اڈریس پڑھین گی - مگر یہ کام جب اُنکی والدہ معظمہ نے کیا تو اخبار نویسون نے اسکی یہ وجہ گھڑی کہ شہزادی نے اسلیئے اسپیچ نہین دیا کہ اُنکو خوف تھا کہ مین انگریزی زبان بولنے مین خطا کرونگی - پھر شہزادی جہاز مین سوار ہو کر **ایڈیسٹون** کے **لائٹ ہوس** (روشنی گھر) کو دیکھنے گئین پھر **اگزیٹر** کی سیر کی اور پھر **سوتھمپٹن** کو جہاز مین روانہ ہوئین +

شہزادی جب پبلک فرض ادا کرنیکے لیئے بلائی جاتین تو وقت پر جاتین - اس سے اُنکو کچھ تکلیف نہوتی مگر وہ موسیقی اور ناٹک سے بھی اپنا دل بہلاتین - اس تفریح مین وہ اپنا وقت صرف کرتین وہ تھیئٹر مین اکثر جاتین - اور وہان اُنکا دل بہت خوش ہوتا **اٹالین اوپیرا** پر وہ فریفتہ تھین اور بڑے بڑے نادر گویون کے گانے کی نہایت قدر شناسی فرماتین اور اُن کے گانے سے محظوظ ہوتین **ویسٹ منسٹر ابی** مین جو سالانہ موسیقی جلسہ ہوا تو وہ اُسکی نغمہ آزمائی مین سنہ ۱۸۳۴ء مین اُنھون نے اپنا بہت وقت گانے اور باجون کے بجانے مین صرف کیا - اُنکا باجہ ہارپ (بین) تھا سنہ ۱۸۳۶ء مین **لیپ لیچ** اُنکے گانے کے استاد مقرر ہوئے - اور وہ اُنکی تخت نشینی کے بعد بیس برس تک اُنکو گانا سکھاتے رہے +

ان سفرون کے سبب سے شہزادی کو یہ علم ہوا کہ انگلستان کی سلطنت کی شوکت عظمت سطوت کے اسباب تجارت و صنعت ہین جنسے کہ ملک مین اسقدر دولت اور ملکون سے کھچ کر آتی ہے

کسی اور ملک مین نہین جاتی۔ یہی ملک ہی جسمین غربا کی دولت امرا کی دولت سے موازنت کرتی جاتی ہے۔

موسم گرما مین اُنھون نے **ٹن برج ویلس** اور **سینٹ لیونا روس** کی سیر فرمائی۔ دوسرے مقام مین ایک دن دونون مان بیٹیان گاڑی مین سوار چلی جاتی تھین کہ ایک راہ ایسی ٹیڑھی بیڑھی آئی کہ اسکے ایک طرف سمندر تھا اور دوسری طرف ٹیلے۔ اسمین گھوڑے بگڑے اور گاڑی کو لیکر دوڑے۔ خدانخواستہ اگر گاڑی پر صدمہ آتا تو دونون کی خیر نہ تھی۔ مگر خوش نصیبی سے ایک اشراف قریب جاتا تھا۔ اُسنے یہ حالت دیکھی تو آدمیون کے جمع کرنیکے لیئے دُہائی مچائی اور گھوڑون کے سامنے خود بہادرانہ جاکر اُنکو روک لیا۔ اس خدمت کے جلدو مین شہزادی نے اپنی تخت نشینی کے وقت اسکو **بیرونٹ** کا خطاب دیا۔ **ارل** اور **کونٹس دی لاوار** نے جو اپنے نوکرون کی فصل کی تیاری کی دعوت کی تھی اسمین شہزادی اور اُنکی والدہ شریک ہوئین۔ ارل نے بادشاہ کا جام تندرستی نوش کیا۔ اور اُن شاہی مہمانون سے درخواست کی کہ وہ انگلستان کے کسانون کا جام تندرستی نوش فرمائین۔ چنانچہ اُنھون نے بہت خوشی سے اُسے نوش جان کیا۔ جسکی اہل محفل نے بڑی تعریف کی۔

اس سال کی سالگرہ کے دن **سوتھی** ملک الشعرا نے اس مضمون کے اشعار لکھے کہ اس شریف و حلیم و متواضع ابرو ن پر جب شان شاہی جلوہ گر ہوگی تو انگلستان کے متکبر دشمن اسکے آگے سر جھکائین گے اور انگلستان کے بچے اپنے نام کی شان و شوکت جمائین گے۔ اور بحر و بر کے لارڈس ہونے کا عہد کرینگے۔

۵۔ مارچ سنہ ۱۸۳۵ء کو **سینٹ جیمس** کے قصر شاہی کے **ڈرائینگ روم** مین ڈنر پارٹی مین شہزادی اور ڈچس شریک ہوئین۔ گفتگو مین ملکہ نے فرمایا کہ نوجوان بادشاہ کے ہونے سے کیا کیا تغیرات واقع ہونگے۔ اور پھر بھتیجی کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم **ڈرینا** (مختصر پیارا نام شہزادی کا) دیکھتی ہو کہ ہم تمھارے لیئے کیا کیا پہلے سے تدبیرین اور تیاریان کر رہے ہین شہزادی نے کہا جی ہان۔ مین دیکھتی ہون۔ مگر یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہین آتی۔ اے میری عزیز چچی **ایڈیلیڈ** اس بات کو مین یقینی نہین جانتی کہ مین ملکہ ہونگی۔ تو چچی نے دل لگی سے کہا کہ میری بچی مین جانتی ہون کہ تم اولوالعزم نہین ہو۔ مگر مجھے یقین ہی کہ تم ملکہ ہوگی۔ اور جیسے ہی تم جلد ملکہ ہونگی مجھے توقع

ایسی کسی اور شخص کو نہین ہے۔ اِن چند الفاظ نے شہزادی کے دل پر بڑا اثر کیا +

شہزادی کا علیل ہونا اور گھوڑ دوڑ میں جانا

۱۸۳۵ء کے شروع مین شہزادی **کن سنگ ٹن** مین مقیم رہین۔ جلدی جلدی بحری و بری آب ہوا کی تبدیلی سے سولہوین برس کی عمر مین شروع ۱۸۳۵ء مین وہ سخت علیل ہوئین کہ اپنی زندگی مین ایسی نہین ہوئی تھین۔ آپ کو تپ محرقہ تھی۔ مگر بفضلیت آلہی وہ جلد تندرست ہوگئین اور اسی سال مین جون کے مہینے مین اول مرتبہ **ایس کوٹ** کی گھڑ دوڑ مین تشریف لیگئین وہ بادشاہ اور ملکہ کے ہمراہ گئین جنکے ساتھ جلوس شاہی بھی تھا امریکہ کے ایک مشہور انشا پرداز درصائب الرائے اِس جلسے مین موجود تھے۔ اِس جلسہ کا حال اُنھون نے لکھا ہے کہ مین پھرتے پھرتے وہان چلا گیا جہان بادشاہ اور ملکہ کھڑی تھین۔ وہان مین نے دیکھا کہ ملکہ اور نوعمر شہزادی ایک کٹہرے سے لگی ہوئی کھڑی ہین۔ اور ایک گویّے کا گانا اِس طرح سُن رہی ہین جیسے کہ عوام الناس سنا کرتے ہین۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ملکہ **ایڈی لیڈ** نہایت سادہ اپنی وضع طرح مین ہین۔ اور شہزادی کی تصویرین جو دکانون مین لگی ہین اُنسے اُنکی صورت بہت زیادہ خوبصورت نظر آتی ہے۔ اور انگلستان کی تاجداری کے لیئے جس حُسن و دلچسپی کی ضرورت ہے۔ اُس سے زیادہ اُن مین وہ موجود ہین۔ بادشاہی دلون کے جو معاملات کرنیوالے بڑے بڑے حساب کرتے ہین وہ اِس بیچاری غریب کو کسی کے ہاتھ بیچ ڈالینگے جس سے اُس کو راحت نہین پہنچے گی۔ اگر کوئی اپنا مذاق وہ رکھتی ہوگی۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ شہزادی کی شادی وہ کسی شخص کے ساتھ بغیر اِسکی مرضی لیئے کر دینگے جس سے وہ ناخوش رہے گی۔ مگر صاحب موصوف کی یہ پیشین گوئی بالکل غلط ہوئی۔ اِنکی شادی تو ایسی اچھی ہوئی کہ اُسکی نظیر خاندان شاہی مین موجود نہین ہے +

شہزادی کی تخت نشینی کا مستحکم ہونا

۳۰ جولائی ۱۸۳۵ء کو **سینٹ جیمس** کے شاہی گرجا مین **ارچ بشپ کینٹربری** اور **بشپ لنڈن** نے ملکہ شہزادی وکٹوریا کے تخت نشین ہونیکو مستحکم بیتیقن کرادیا۔ اِس وقت شہزادی کی عمر سولہ برس کی ہوچکی تھی۔ اِس تقریب مین بادشاہ اور ملکہ اور خاندان شاہی کے اراکین موجود تھے۔ یہ سمان بھی دلون پر عجیب اثر کررہا تھا جس وقت کہ **آرچ بشپ** نے اپنی پُرزور دلپذیر تقریر مین اِس شہزادی کے روبرو یہ فرمایا کہ اب جس عالی مرتبہ پر آپ کا عروج ہوگا اُسکی جوابدہی اور بار بڑی بس آپکے ذمہ سخت ہوگی۔ جب دنیا اپنے جھگڑے دین کے ساتھ کھڑے کریگی تو اُنکے فیصلہ کے لیئے

آپ کو بڑی تیاری کرنی پڑیگی۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہو کہ بالضرور آپکو بادشاہ ہونگے بادشاہ (خدا) سے التجا کرنی پڑے گی کہ وہ آپکے کل امتحانون مین آپ کی تائید غیبی کرے۔ اول اول تو شہزادی ان نصایح کو بڑے ضبط و صبر کے ساتھ سنا کی۔ مگر آخر کو وہ بے اختیار ہو کر ایسی روئی کہ آنسو ون مین نہا گئی۔ اور مان کے کندھے پر سر رکھکر چیخین مار کر آہ و فغان کرنے لگی۔ اسکا اثر اور لوگون پر بہت ہُوا۔ بادشاہ اور ملکہ دونون کا دل ملول ہونے لگا۔ اتوار کے دن شہزادی کو قصر **کن سنگ ٹن** کے گرجا مین پہلی دفعہ مقدس سیکریمنٹ (عشائے ربانی) ملا۔ عمر بھر اس رسم کی اُنھونے تعظیم و تکریم کی سال بھر مین وہ دو دفعہ سیکریمنٹ لیتی تھین۔ وہ اسکے زیادہ دفعہ لینے پر معترض تھین۔ اپنی آخر عمر تک وہ اس رسم سے پہلے جو شام ہوتی وہ اکیلی اپنے کنبے اور نوکرون کے ساتھ ڈنر کھاتین اور پھر مذہبی کتابین پڑھتین

شہزادی ۱۸۳۵ء مین **شہزادہ ویلس** کی دوبارہ سیر کرکے انگلنڈ کے شمال مشرق کیطرف آگے بڑھین یورک مین ایک ہفتہ رہین۔ پھر وہ لارڈ فیٹز ولیم کی ملاقات کو ونٹ ورتھ ہوس مین گئین پھر ڈین کیسٹر مین گھڑ دوڑین دیکھکر بہت مسرور ہوئین۔ جہان اُنکی محبت کی کشش نے بہت آدمیون کو کھینچا تھا۔ بعد ازان **ڈیوک رٹ لینڈ** کی مہمان ہوئین۔ اور پھر **برگھ لی** مین اگزیٹر کے مارکوئیس کی مہمان ہوئین۔ یہان اُنکا بڑی دھوم دھام سے استقبال ہُوا۔ اگرچہ مینہ موسلا دھار برس رہا تھا مگر پھر بھی لوگ اُنکو اور اُنکی مان کو شہر سے باہر آکر شہر کے اندر لیگئے۔ اور ڈچس کو ایڈریس دیا جسمین شہزادی کو یہ مبارکباد دی کہ اس مملکت کے تخت سلطنت پر بیٹھنا اُنکی قسمت مین ہو۔ سر جان کونروے نے تحریری جواب ایڈریس کا ڈچس کو اسطرح سے دیا۔ جیسے کہ وزیر اول بادشاہ کو دیا کرتا ہے۔ اسی بابت کچھ ٹائمز اخبار نے بھی لکھا۔ **برگھ لی** مین بڑی بال ہوئی جسمین رقص ہُوا اور شہزادی اپنی میزبان مارکوئیس کے ساتھ ناچین۔ پھر دوسرے دن وولاٹن مین گئین۔ **سیمسٹر** مین پہلے سے بھی زیادہ استقبال کی دھوم دھام ہوئی۔ ملاحون نے اُنکی گاڑی کے جوئے کو کندھون پر رکھا۔ اور کھینچکر شہر کی سیر کرائی۔ آخر سفر **یوسٹن ہال** مین تھا۔ یہان سے پھر وہ اپنے قصر **کن سنگ ٹن** مین واپس آئین اور ستمبر کے مہینے مین **رامس گیٹ** مین رہین اور یہان سے **والمر کیسل** اور **ڈوور** کی سیر کی

مئی ۱۸۳۶ء مین دو نوجوان انگلینڈ مین آئے۔ اور پہلی دفعہ شہزادی وکٹوریا کی ملاقات شہزادہ البرٹ سے ہوئی۔ بادشاہ ولیم چہارم اور ملکہ ایڈی لیئیڈ نے اُنکی بڑی خاطر داری کی

شہزادی ۱۸۳۵ء مین سفر

شہزادہ البرٹ سے اول اول ملاقات ۱۸۳۶ء

اور وہ اکثر دربار شاہی مین گئے۔ اُنھون نے لنڈن کی قابل دید چیزین دیکھین مین شن ہوس مین لارڈ میئر کے ساتھ کھانا کھایا۔ اِس ملاقات کا حال آیندہ مفصل لکھا جائیگا +

۱۸۳۶ء کے شروع موسم خزان مین دوبارہ شہزادی اپنے دوست لارڈ لورپول سے ملنے گئین اور اسکے بعد پورے ایک مہینے رامس گیٹ مین تشریف رکھی۔ بوڑھے بادشاہ نے ڈچس کنٹ کو نئی طرح سے ستانا شروع کیا۔ آخر دنون مین شہزادی نے بادشاہ کے دربار مین جانا بالکل ترک کردیا تھا۔ اور بادشاہ کو یہ شکایت تھی کہ شہزادی سے بہت ہی کم ملنا ہوتا ہی +

بادشاہ ولیم چہارم اور ڈچس آف کنٹ کے بگاڑ کا بڑھنا

اِسی زمانہ مین بادشاہ کو کوئی ایسا موقع ہاتھ نہین آتا تھا جس مین وہ ڈچس کنٹ سے اپنی نفرت کا اعلان نہ کرتا ہو۔ اگست ۱۸۳۶ء مین اُسنے اِن مان بیٹیون کو بلایا کہ وہ ونڈسر مین آ کر ۱۲ تاریخ سے گیارہ بارہ روز رہین۔ اِن تاریخون مین اسکی اور ملکہ ایڈیلیڈ کی سالگرہ تھین ڈچس نے یہ لکھکر کہ مین ۲۰ تاریخ سے پہلے نہین آؤنگی۔ بادشاہ کو ناراض کردیا۔ جب ڈچس اور شہزادی آئین تو بادشاہ نے شہزادی کی بڑی خاطر داری کی۔ مگر ماں کو غصہ کے ساتھ ڈانٹ بتلائی کہ اسکے احکام کے خلاف قصر کنسنگٹن مین بہت سے کمرے کل سترہ گھیر رکھے ہین وہ کسی طرح ڈچس کی گستاخیون کا تحمل نہین ہو سکتا +

۲۱ اگست ۱۸۳۵ء کو بادشاہ ولیم چہارم کی سالگرہ کا دن اتوار کا واقع ہوا تھا اِس لیئے اِس جشن کا جلسہ معمول کے موافق نہ ہو سکا بلکہ ایک خاص طور پر سے ہوا کہ آس پاس کے ہمسایہ کے دربار کے سو امرا بلائے گئے۔ بادشاہ کی ایک طرف تو انکی بہن اور دوسری طرف ڈچس کنٹ اور سامنے شہزادی وکٹوریا بیٹھین۔ اول ملکہ کے کہنے سے بادشاہ کا جام صحت نوش ہوا پھر بادشاہ نے اپنی غضبناک تقریر شروع کی کہ مین خدا سے چاہتا ہون کہ نو مہینے اور جیتا رہون تاکہ میری خاطر جمع ہو کہ میرے مرنیکے بعد اس شہزادی کے ہاتھ مین سلطنت کے سارے اختیارات ہون۔ (شہزادی کی طرف اشارہ کیا) اور نائب السلطنت (جو میرے پاس بیٹھی ہوئی ہی) کے ہاتھ مین سلطنت کا کوئی اختیار نہو۔ جس مین سلطنت کے کام کرنیکی لیاقت نہین۔ اسکے صلاحکار بد شعار ہین مجھے اِس کہنے مین ذرا بھی تامل نہین کہ اُسنے میری تحقیر متواتر بری طرح سے کی ہے۔ اب مین نے اپنے دل مین یہ ارادہ ٹھان لیا ہے کہ آیندہ اُن کی گستاخی اور بے ادبی کی برداشت نہ کرون منجملہ اور

بادشاہ ولیم چہارم کی سالگرہ اور ڈچس کنٹ کو ملامت کرنا

شکایتون کے بڑی شکایت یہ ہی کہ اسنے اِس نوجوان شہزادی کو میرے دربار مین نہین حاضر ہونے دیا اور میرے ڈرائینگ روم مین آنے سے بار بار باز رکھا۔ جہان اُسکا حاضر ہونا ضروری تھا مین سے نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اس بات کو آئیندہ نہ ہونے دون۔ مین اسکو جتلاتا ہون کہ مین بادشاہ ہون اور چاہتا ہون کہ میری حکومت کا ادب کیا جائے۔ آئیندہ مین تاکیدی حکم نافذ کرتا ہون کہ میرے دربار مین سب تقریبون پر شہزادی وکٹوریا ضرور حاضر ہوا کرے۔ اور اِس حاضری کو اپنا فرض سمجھے۔ گریے ویل صاحب لکھتے ہین کہ یہ ملامت آمیز اشتعال انگیز تقریر بادشاہ نے بلند آواز سے ساتھ کی کہ جس سے ملکہ کو رنج ہُوا۔ شہزادی رونے لگی کل اہل مجلس کو حیرت ہوئی۔ ڈچس کنٹ اِس طرح مطعون ہونے سے غمزدہ ہوئین۔ مگر اُنھون نے ایک لفظ بھی نہ کہا اور فوراً چلے جانے کا قصد کیا اور اپنی سواری منگائی۔ مگر کچھ باہم دونون مین مصالحت ہو گئی۔ اور ڈچس دو روز تک ٹھیرنے پر راضی ہو گئین۔ اِس جلسہ کے نامعقول اور ناشایستہ ہونے مین کچھ شبہ نہین مگر ڈچس پر جو الزام لگایا گیا اُسکے سچے ہونے سے ہمکو انکار نہین۔ مگر اسکے ساتھ ہم ڈچس کو بری الذمہ اِس طرح کرتے ہین کہ بالکل انصاف اور راستی پر تھین کہ اُنھون نے اپنی بیٹی کو ولیم چہارم کے دربار سے دور رکھا۔ وہ مقام ایسا نہ تھا کہ جسمین شہزادی نشو ونما پاتی۔ اُن کا یہ طریقہ درست تھا اور بادشاہ کی ملامت ناحق تھی۔ گو بادشاہ نے ڈچس کی نسبت یہ زہر اُگلا مگر وہ بھتیجی پر ایسا مہربان تھا کہ اُسنے اُسکا جام صحت نوش جان کیا۔ شہزادی اُسکے سامنے حیا کے ساتھ سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھین بادشاہ نے یہ الفاظ کہے۔ "اِس شہزادی کی طرف جو پبلک کے دل مین محبت و الفت کا خیال ہے۔ مین اُسے خوب جانتا ہون۔ اگرچہ مین نے اسکو اتنی دفعہ نہین دیکھا جتنی دفعہ مین اسکو دیکھنا چاہتا تھا مگر مجھے اِسکے ساتھ بڑی دلبستگی ہے۔ اور مین اِسے جب دیکھتا ہون دل سے خوش ہوتا ہون"۔

بادشاہ نے جو اپنے نو مہینے کی خیر کی دعا مانگی وہ قبول ہوئی۔ مگر جس وقت شہزادی کے سن بلوغ کی شادی رچ رہی تھی وہ ونڈسر مین ایسا بیمار پڑا تھا کہ اسکی تقریب مین شریک نہ ہو سکا۔ مگر ایسا بیمار نہ تھا کہ مرنے کا گمان ہو۔

انگلستان مین قانون کے موافق خاندان شاہی مین عورت کے سن بلوغ کیلئے اٹھارہ سال کی عمر مقرر ہے۔ سو شہزادی فرخندہ فال کی عمر ۲۴ مئی ۱۸۳۷ء کو اٹھارہ سال کی ہوئی

یہ دن خدا نے وہ دکھایا۔ جسکی تمنا عموماً سب کو اور خصوصاً اُنکے چچا بادشاہ وقت کو زیادہ تھی اِس لیئے
اِس سالگرہ کا جشن بڑی شان شوکت سے ہُوا۔ چھ بجے صبح کے قصر شاہی کن سنگ ٹن
یونین جیک کا پھریرا لگایا گیا (یہ یونائیٹڈ کنگڈم یعنی انگلینڈ و سکوٹ لینڈ و آیرلینڈ کا قومی
جھنڈا ہے جسمین تین صلیبین بنی ہوئی ہین۔ ایک انگلینڈ کی طرف سے سفید زمین پر سُرخ۔ دوسری
سکوٹ لینڈ کی طرف سے نیلی زمین پر سفید۔ اور تیسری آیرلینڈ کی طرف سے سُرخ زمین پر سفید)
اور اسکے ساتھ ایک اور پھریرا ریشمی سفید رنگ کا لگایا گیا اور اِسمین نیلے رنگ سے وکٹوریا کا مبارک
نام لکھا گیا۔ کچھ منٹ بعد قصر شاہی کے باغ کا دروازہ کھولا گیا۔ جسمین عوام الناس کی آمد شروع ہوئی
اور باجے بجنے شروع ہوئے۔ شہزادی رات کو اپنے اُسی کمرے مین سوئی تھین جس مین اُنھون نے
اول آنکھ کھولکر دنیا کو دیکھا تھا۔ معلوم نہین کہ خوشی کے سارے رات کو نیند آئی یا نہین اور اُنکے دلمین اپنے
اِس حال کو دیکھکر کیا کیا خیالات رات کو آئے۔ وہ بہت سویرے گانا بجانا سُننے کیلئے دروازہ مین بیٹھی ہوئی
تھین۔ ایک گیت مین اُنکے باپ کا ذکر آیا تو اُسکو دوبارہ گوایا۔ آٹھ بجے گرجا کی خوشی کے گھنٹے بجنے
شروع ہوئے۔ اور سارے دن بیچ بیچ مین کچھ ٹھیر ٹھیر کر بجتے رہے۔ مادر و دختر کو مبارکباد دینے کیلئے
آدمیون کی آمد و رفت شروع ہوئی اور تحائف پیش ہونے لگے۔ بادشاہ نے ایک پائی اسے نو
(باجہ) قیمتی دو سو گنی (تین ہزار روپیہ) کا بھتیجی کو بھیجا +

منگل کو اِس سالگرہ کی تعطیل لنڈن مین رہی لارڈس اور کامنس نے اجلاس نہین
کیا۔ دار السلطنت مین اتنی جگہ مین جسمین کہ آدمی چار گھنٹے مین گھوڑے پر سوار ہو کر پھر آئے۔ ممبران
پارلیمنٹ نے اٹھتیس دعوتون کے بڑے بڑے جلسے کیئے۔ رات کو سارے شہر مین روشنی ہوئی۔ اور
سینٹ جیمس کے قصر شاہی مین سینٹ پال کا جلسہ ہوا جسمین شہزادی ولی العہد اول مرتبہ پہنچی
ہوئین۔ اور اُنکو اپنی ماں پر نشست مین تقدم حاصل ہوا۔ بیچ مین کرسی شاہی پر وہ رونق افروز ہوئین
اور ایک طرف ڈچس کنٹ اور دوسری طرف شہزادی اگستا۔ بادشاہ ولیم چہارم شہزادی کا چچا
بستر پر بیمار پڑا تھا۔ چچی ایڈی لیڈی تیمارداری کرتی تھین۔ یہ دونون نہ آسکے۔ بس یہی ایک بات خوشی
مین بیچ کو بلا رہی تھی۔ اِس بال کو شہزادی نے خود کھولا۔ اور اِسمین وہ ناچین +
دار السلطنت کی اٹھتیس دعوتون مین جنمین شاہانہ ساز و سامان تھا۔ ایکا ذکر کیا جاتا ہے جو بلیم تھم

کے باشندون نے کی تھی اور اسکے صدر انجمن **مسٹر کلے** ممبر پارلیمنٹ تھے اور شہزادی کے جام صحت کے پینے مین اور پارلیمنٹ کے ممبر موجود تھے۔ صدر انجمن نے فرمایا کہ جس شہزادی **وکٹوریا** کے سن بلوغ کی آج دھوم دھام ہو رہی ہے اُسکی فرمانبرداری کا اظہار وہ آزاد آدمی کر رہے ہین جو اپنے حقوق کو جانتے ہین اور مناسب موقعون پر اُنکی محافظت کیلئے اہتمام کرتے ہین۔ مگر اسکے ساتھ ہی وہ اپنے بادشاہ کے نہایت محبت و تعظیم کے ساتھ خیر خواہ ہین۔ اور آخر مین یہ ارشاد کیا کہ جب وقت پورا ہوگا تو یہ نامور شہزادی اپنے باپ دادا کے تخت کو زیب و زینت دیگی اور میرے دل مین یقین ہے کہ وہ اپنی تاجداری کا پورا حق یہ پائیگی کہ رعایا اُسپر اعتماد کریگی اور اُسکی تعظیم و ادب کریگی اور اُسکے ساتھ محبت کریگی **مسٹر شیل** ممبر پارلیمنٹ یہ بیان کرتے ہین کہ مان نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اور خدا کی طرف آنکھین اُٹھا کے یہ دعائین مانگین۔ کہ پروردگار اسکو نیک کردار بنائے اور جس ملک پر وہ فرمانروائی کرنے کو ہے اُسکی آسایش و آرام کے سامان وہ تیار کرے۔ جسوقت یان یہ دُعا مانگ رہی تھین دختر نیک اختر اپنی مان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ اور آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے (آنسو خوشی و رنج دونون کے بتلانیوالے ہوتے ہین) **حالی** ؎ بات حیرت خیز ہے پر شک نہین ہمین ذرا ٭ نخل شادی آنسوؤن کے نم سے لاتا ہے ثمر ٭ اور مان کے ساتھ دعاؤن مین شریک تھی۔ اور دعا مانگتی تھی کہ اپنی مان کے دل کو یون خوش کرون کہ برٹش رعایا کے لیئے برکت بنون **مسٹر ول لیرس** نے جو **ہوس کامنس** کے ممبر تھے یہ فرمایا کہ خدا کرے کہ ڈچس کنٹ اتنے دنون زندہ رہین کہ وہ اپنی مادرانہ تفکرات و ترددات کا انعام یہ پائین کہ شہزادی قوم سے محبت کرے اور قوم اُنکی احسانمند و شکر گزار ہو٭

یہ **دن** اس سبب سے مدت تک یاد رہیگا کہ شہر لنڈن کی کونسل نے ایک **رزولیوشن** پاس کیا کہ شہزادی اور اُسکی نامور مادر کو مبارکبادی کی **ایڈریسین** یعنے تہنیت نامے پیش کیئے جائین۔ ایسا پہلے کبھی نہین ہُوا کہ وارث تخت و تاج کو یون **ایڈریسین** دیگئی ہون۔ اس لیئے بعض ممبرون نے اس رزولیوشن پر اعتراض کیئے مگر اُن پر کچھ خیال نہین کیا گیا۔ چھ دن **لارڈ میئر** اور امرائے کبار قصر شاہی **کن سنگ ٹن** مین **ایڈریسین** پیش کرنے گئے۔ اول **ڈچس** کے حضور مین **ایڈریس** پیش کیا جسکے جواب مین اُنہون نے یہ فرمایا کہ اب شہزادی کی عمر اتنی ہوگئی ہے کہ مجھے اپنی اس امید پر اعتماد واثق ہے کہ جب اُسکے سر پر بار سلطنت رکھا جائیگا تو وہ اُس کو

اچھی طرح سنبھال لیگی۔ وہ سوسائٹی کے ہر درجہ و ہر طبقہ سے ملتی ہو اور اُسکے سوا اسکو اور خیال نہین ہو کہ ملک مین جسقدر دینی علوم کی اور آزادی کی محبت کی اشاعت زیادہ ہوگی اُسیقدر رعایا مین خوش انتظامی محنت شعاری دولتمندی زیادہ ہوگی۔ رعایا کی آزادیون کی حمایت کو ہمیشہ **کونسٹی ٹیوشنل** بادشاہ کے حقوق کی محافظت کے ساتھ ہم پلہ رکھنا چاہیئے۔

ڈچیس نے اپنی تقریر مین یہ اور اضافہ کیا کہ اگر مین اپنے دل سے مشورہ لیتی تو سوائے اِسکے کچھ اور جواب نہ دیتی کہ میرا دل شکر و احسان سے بھرا ہوا ہو۔ میرا دل کہتا ہو کہ چند الفاظ اور بڑھاؤن تاکہ اِس موقع پر جو مین کہون وہ اِن بہت سے لوگون تک پہنچ جائین جو اِس واقعہ کی تہنیت دینے مین بڑی دلچسپی رکھتے ہین۔ اور غالبًا یہ میرا آخری پبلک کام ہوگا جسکے کرنیکے لیئے میرا دل چاہتا ہے مین اُس ابتدائی تعلق کا ذکر نہین کرتی جو اِس ملک سے میرا ہی مین مختصرًا یہ بیان کرتی ہون کہ میرے خاوند کی حالتون نے اور میرے فرائض نے مجبور کیا کہ مین جرمنی ہی مین رہون۔ لیکن **ڈیوک کنٹ** نے باوجودیکہ انگلستان کے رہنے مین اُسکو اور مجھے بڑی تکلیف اور ذاتی نقصانات تھے محض اِسلیئے کہ ہمارا بچہ انگلستانی ہو۔ اور انگلستان ہی مین تربیت پائے یہان کی سکونت اختیار کی۔ مگر چند مہینے مین میری بچی یتیم اور مین بیوہ ہوگئی۔ ہم اِس ملک مین تنہا رہ گئی جہان کوئی ہمارا دوست نہین تھا۔ مجھے تو اِس ملک کی زبان بھی بولنی نہین آتی تھی مجھے کچھ تامل نہین کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ مین نے اپنا وطن چھوڑا۔ عزیز رشتہ دارون سے مُنہ موڑا تاکہ مین اُس فرض کو ادا کرون جو میری آیندہ زندگی کا مقصد اعظم تھا۔ اِس **ایڈریس** کے بعد شہزادی **وکٹوریا** کے سامنے ایڈریس پیش ہوا۔ اِس ایڈریس کا جواب شہزادی کا پہلا پبلک اسپیچ تھا جسمین اُنھون نے یہ ارشاد فرمایا کہ آپ کی محبت و شفقت و عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہون اور جو باتین میرے دل مین اِس ایڈریس کے جواب مین کہنے کیلئے تھین وہ والدہ معظمہ نے ارشاد فرمادین۔ اِسپر بڑی گرمجوشی سے **چیئرز** دیئے گئے۔ دوسرے دن سارا لنڈن اِن چند الفاظ پر دل سے فریفتہ و شیدا ہوگیا۔ گو کسی کو نہین معلوم تھا کہ یہ الفاظ اُسکے مُنہ سے نکلے ہین جو چند ہفتے مین ملک کی ملکہ ہونیوالی ہو۔

پھر کئی روز تک **ڈچیس** اور **شہزادی** کے روبرو مبارکبادی کی **ایڈریسین** پیش ہوتی رہین۔ ایک دن چونتیس ۳۴ ایڈریسون سے کم نہ پیش ہوئین۔ وہ اُسی روز قبول بھی کی گئین۔

برمنگھم کی پولیٹکل یونین کی طرف سے مسٹر ایٹ وڈ ھ نے ایڈریس پیش کی جسمین نہایت متانت اور دلی شوق سے چند الفاظ مین یہ مطلب ادا کیا کہ ہم ڈچس کا بڑی تعظیم کے ساتھ یہ احسان مانتے ہین کہ اُنھون نے نہایت فرزانگی اور زیرکی کے ساتھ اپنی بیٹی کے مادرانہ فرائض ادا کیئے جسکے سننے سے اُن کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ دوسرا ایڈریس کن سنگ ٹن کے باشندون کی طرف سے اُن کے واجب التعظیم آرچ ڈیکن پوٹ نے پیش کیا جنکے استقبال کیلیئے شہزادی مسکراتی ہوئی اور خیر مقدم کہتی ہوئی آئین۔ ایڈریس سنکر فرمایا۔ کہ اہل شہر نے جس محبت قلبی سے اپنی شفقت آمیز رایون کو میری نسبت ظاہر کرنیکے لیئے آپ کو بھیجا ہے مین اُسسے نہایت خوش ہوئی ہون۔ اُن کے ساتھ جو بھلائیان کرنی میرے اختیار مین ہونگی اُنکے کرنے مین انشاءاللہ مین سعی کرونگی۔ اور انکی تمنائین برلاؤنگی۔ اِس شہزادی کی شہزادگی کا دورہ اِس نیک کام پر ختم ہوا کہ ایک قصبہ کے قحط زدہ جُلاہون کے جلسہ مین شریک ہوئین۔ جس سے اِن کال کے مارون کی تکالیف مین تخفیف ہوئی +

روائل اکیڈمی کی سیر

شہزادی کے سن بلوغ نے اُنکی دلچسپ اغراض اور آزادیون کو بڑھادیا۔ اُنکی سالگرہ کا جشن ہو ہی رہا تھا کہ وہ روائل اکیڈمی کی سیر کو دو دفعہ گئین۔ اور پہلی دفعہ اسمین نمائش گاہ قائم کی۔ جسکا نام نیشنل گیلیری ٹریفلگار سکویر ہوا۔ پہلی دفعہ کی سیر مین انہونے روجرس شاعر سے مصافحہ کیا اور باتین کین اور یہ سنکر کہ چارلس کیمبل کمرے مین ہے تو اُسکو بلاکر ملاقات کرنی چاہیئے ۔۔

بادشاہ کی آخری خط وکتابت بھتیجی کے ساتھ

شہزادی کی اٹھارھوین سالگرہ کے چند روز بعد بادشاہ نے ڈچس کنٹ کو خط لکھا کہ شہزادی کے لیئے جُدا مکان مین رہنے کا انتظام کیا جائے۔ ڈچس نے نا ملائم الفاظ مین بادشاہ کی اِس درخواست کے قبول کرنیسے انکار کیا۔ اِسپر بادشاہ نے براہ راست اپنی بھتیجی کو دس ہزار پونڈ سالانہ دینے کیلیئے لکھا جسکا خرچ کرنا اُسکے اختیار مین ہوگا اور اُسکی ماں کو اِس مین کچھ دخل نہوگا شہزادی نے اِس درخواست کو باوجود ماں کی آزردگی کے قبول کرلیا۔ مگر بادشاہ کی بیماری کی حالت بھی ایسا ضعف ہورہا تھا کہ آیندہ یہ منصوبہ کچھ نہین چلا +

باب چہارم

ملکہ معظمہ کی تخت نشینی سے اُنکے بیاہ ہونے تک کے حالات

شاہ ولیم چہارم کی وفات اور ملکہ معظمہ کی تخت نشینی

خدا ملکہ کو سلامت رکھے

بادشاہ کی وفات ۱۸۳۷ء

قلعہ ونڈسر مین منگل کے دن ۲۰ - جون ۱۸۳۷ء کو دن کے دو بجے ۱۲ منٹ پر ادھر بستر مرگ پر شاہ ولیم چہارم نے آرام فرمایا - اُدھر اُسکی موت کے خبر رسان قصر شاہی کن سنگٹن میں دوڑے گئے کہ اُس کے جانشین کو یہ خبر سنا کر عرض کرین کہ تخت سلطنت کے زیب و زینت دینے کیلئے قدم رنجہ فرمایئے - اس خبر کے پہنچانے مین صبح تک بھی انتظار نہین کیا - راتون رات اُسکے پہنچانے کا قصد کیا - بادشاہ تھوڑے دنون بیمار رہا - اور اسمین بھی سخت علالت کے بعد ایک دفعہ ایسا سنبھالا لیا کہ ڈاکٹرون کو یہ خیال ہوا کہ سر پر آئی ہوئی موت ٹل گئی - مگر بادشاہ بوڑھا تخت پر بیٹھا تھا اب اور زیادہ بوڑھا ستر برس کا ہوگیا تھا - موت نے پہلے ہی سے بیماری کی صورت مین اپنی سخت علامتین دکھا کر مطلع کر دیا کہ مین اُسے اب زندہ نہ چھوڑونگی - وہ کیا مرا انگلستان کی حکومت شخصی کا رہا سہا دم نکل گیا - حکومت شخصی پر زوال تو مدت سے آرہا تھا - حکومت قومی اور حکومت جمہوری اس سے جگہ چھینتی جاتی تھین - اور وہان اپنے قدم جماتی تھین - مگر پھر بھی ہاتھی نکل گیا تھا - دُم باقی تھی سو بادشاہ کے دم نکلنے سے یہ دُم بھی نکل گئی - اس بادشاہ کے باپ کی تو فقط حکومت شخصی اس قدر باقی تھی کہ وہ جن وزرا کو چاہتا تھا اپنے ڈھب کا دیکھکر مقرر کر لیتا تھا اور جن کو چاہتا تھا موقوف کر دیتا تھا - اسکے برخلاف کوئی کچھ کہتا تو سنتا نہ تھا - اسکے بعد ولیم چہارم کے ہاتھ مین یہ اختیار رہا کہ جس وزیر کو چاہتا فقط اپنی رضامندی کے سبب سے معزول کر دیتا - اور کونسل ہوس اسکے خلاف ووٹ دیتے تھے تو وہ اُنپر خیال نہ کرتا - اب یہ حال ہوگیا کہ بادشاہ کو کسی وزیر کے مقرر اور معزول کرنیکا اختیار بغیر منظوری کونسل ہوس کے مطلق نہین رہا - اگر بادشاہ اپنے اختیارات

سے کسی وزیر کو مقرر یا معزول کرے تو غل شور مچ جائے اور فساد کھڑا ہو جائے۔ پس حکومت شخصی انگلستان سے ایسی جاتی رہی جیسے کہ گدھے کے سر سے سینگ۔ اب تو اسکا یقین کرنا مشکل ہو گیا ہے کہ وہی پہلے اپنے کام بحکم کھلا کرتی تھی۔ گو لوگ اسکے تسلیم کرنے کا اقرار نہین کرتے تھے۔ اب تو انگلستان کی طرز حکومت ایسی ہی کہ اسکے تین ارکان سلطنت بادشاہ اور امراء اور رعایا کے وکلا ہین سلطنت کی ایسی طرز کو کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کہتے ہین۔ اِسی اصول پر قانون سلطنت کا مدار ہے۔ تین آیندہ اسی انگریزی لفظ کو استعمال کرونگا اسکے معنی پڑھنے والون کو یاد رکھنے چاہئین پہلے وہ بادشاہ بھی کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ تھے۔ مگر ایسے بے اختیار نہ تھے جیسے کہ اب بادشاہ ہوتا ہے۔

ولیم چہارم نے اپنی آخر زندگانی کے ایام مین اپنی ذاتی عظمت و شان عجیب و غریب دکھائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کوئی قاعدہ ہے کہ بادشاہ جانتے ہین کہ ہمکو کیونکر مرنا چاہیئے۔ ولیم چہارم بھی متکبر اور کچھ اکھل کھرا ایسا ہی تھا جیسے اس کے اکثر اور حقیقی بھائی تھے وہ بحری افسر ایسا تھا کہ کوئی افسر بالا اسکو محکوم نہین بنا سکتا تھا۔ وہ احکام کا کیا پاس و لحاظ نہین کرتا تھا یا اُنکے سامنے سے انکار کر دیتا تھا اسلیئے اُسکے واسطے یہ تجویز مناسب معلوم ہوئی کہ وہ عملی خدمت سے بالکل علیحدہ کر دیا جائے اور بموجب دستور و قاعدہ کے خالی بیٹھا ہوا اپنے عہدہ کے مدارج کی ترقی پایا کرے۔ نوجوانی مین ایک دفعہ سے زائد ایسی اپنی طبیعت کی جولانیان دکھائین کہ کوئی انکا متحمل نہین ہو سکتا تھا۔ جب وہ کلیرنس کا ڈیوک تھا۔ تو اُسنے ان باتون مین سخت مخالفت پر اپنی کمر چست کی جنکے خواہان سب ہی ملک کے روشن ضمیر و عالی دماغ تھے۔ مثلاً غلامون کی تجارت یعنی بردہ فروشی کی موقوفی کی سخت مخالفت کی۔ اِس سے وہ لوگون کے دل سے اُتر گیا عزیز نہ رہا ہوس آف لارڈس مین اپنے بھائیون کے ساتھ خاندان شاہی مین سے ہو کر اُس نے سخت کلامی کے ساتھ مباحثون مین انکا فضیحتی کی کہ جو اس زمانہ مین اوس کامنس ہوس کے مباحثون مین معیوب و شرمناک سمجھی جاتی ہے جو بڑے فساد انگیز اور مخالفت آمیز ہوتے ہین مگر ولیم چہارم اِن لوگون مین سے ایک تھا جنکی حالت ایسی ترقی پذیر و بہتر ہوتی جاتی ہے جیسی کہ اُن کے ذمہ پر جواب دہی بڑھتی جاتی ہے۔ اُسکی بادشاہی کی حالت شاہزادگی کی حالت سے

ہزار درجہ بہتر تھی اُس نے ثابت کردیا کہ مین **کونسٹی ٹیوشنل** بادشاہ کے فرائض سمجھنے کی ایسی قابلیت رکھتا ہون جو اسکے باپ جارج سوم مین تادم مرگ نہین پیدا ہوئی کہ بادشاہ پر لازم ہے کہ وہ بعض اوقات اپنی میلان طبیعت اور تعصبات کو ان معاملات مین دخل نہ دینے دے اور انکو دور رکھے جو جمہور کے اغراض سے متعلق ہون ✦

اِس بادشاہ نے اپنے آخری وقت مین جیسے نیک کام کیئے ایسے ساری عمر مین نہین کیئے تھے وہ اپنے مرنیکے دلون مین اپنے پاس کے آدمیون کی بڑی خاطرداری دلداری کرتا تھا اور انکے ساتھ اشرافانہ برتاؤ برتتا تھا۔ جب ۱۸ جون کو سوکر اُٹھا تو اُسنے یاد کیا کہ آج کا دن وہ ہی جسمین **واٹرلو** کی لڑائی کی یادگار کا سالانہ جلسہ ہوا کرتا ہے۔ اُسنے شوق سے اپنی دلی تمنا یہ ظاہر کی کہ مین کاش آج جیتا رہون گو پھر مجھے شام دیکھنی نصیب نہ ہو۔ اُس نے **ڈیوک ولنگٹن** سے وہ علم جو ہمیشہ اسکے پاس آجکے دن وہ بھیجا کرتے تھے منگایا اور ہاتھ کو جو علم کے اوپر زیب افزا تھا ہاتھ لگا کے فرمایا کہ اسکے چھونے سے میری جان مین جان آتی ہے۔ اِس جلسہ کی دعوت شاہی مین وہ ہمیشہ بذات خود شریک ہوتا تھا اسلیئے **ڈیوک ولنگٹن** نے اسکی علالت کی حالت مین دعوت شاہی کا موقوف کرنا مناسب جانا۔ اور اِس بابمین بادشاہ کی مرضی کا استفسار کیا تو بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ دعوت شاہی بدستور ہو اور اسکے ساتھ یہ پیغام بھی ڈیوک کے پاس پہنچا کہ مجھے امید ہے کہ سب مہمان آجکے دن خوشیان منائینگے۔ موت کے بہت قریب آنے سے وہ اپنے پاس کے آدمیون سے بڑی دردانگیز آوازمین باتین کرتا تھا۔ اور باربار دعائین منگواتا اور نمازین پڑھواتا۔ اور اُن سے کہتا کہ مین اپنے مذہب کی سچی باتون پر ہمیشہ دل سے یقین اور ایمان رکھتا ہون۔ اُسنے کاروبار کے کاغذات کا صندوق منگایا اور اپنے منشی کے توسط سے کچھ کام کیا اور سب سے بڑا نیک کام اپنے آخر وقت مین یہ کر گیا کہ اپنے کپکپاتے ہاتھون سے ایک مجرم کی رہائی و معافی کا حکم لکھا جسکو پھانسی ملنے کا حکم ہوچکا تھا۔ بادشاہ کی تسلی و تقویت کے لیئے بعض مصاحبون نے کہا کہ حضور شفا پائینگے اور اپنے ملک پر برسون تک فرمان روائی فرمائینگے۔ تو اُسنے بڑی سادگی سے یہ فرمایا کہ مین اپنے ملک کی بہبودی و ترقی کے واسطے دس برس تک اور جینا چاہتا ہون اِس بچارے بادشاہ کو دل سے یقین تھا کہ میرے بغیر انگلستان کی ترقی کا ہونا دشوار ہے

گو یہ یقین صرف اسکا ایک وہم تھا مگر پھر بھی یہ خیال ایسی قعت رکھتا ہی کہ بادشاہ کو خیرخواہ ملک کا لقب دیا جائے تو بیجا نہوگا۔ اول اول لوگون کو یہ بڑی اُمید تھی کہ ولیم ایسا زبردست قوی جبار زمان ہوگا کہ اسپر اُسکی قوم کو جو بحری سپاہ ہو فخر ہوگا۔ مگر اُس نے اِن ساری امیدون مین لوگون کو نا امید کیا۔ مگر جب اُسکے سر پر سلطنت کی جوابدہی کا بار رکھا گیا تو اُسکے کسی دوست کو یہ اُمید نہ تھی کہ وہ ملک کا خیرخواہ بادشاہ ایسا ہوگا جیساکہ وہ ہوا۔ پس اپنے دوسری طرح سے اُس نے نا امید کیا۔ جب بادشاہ مرگیا تو دونون **لارڈ ہوس** اور **کامنس ہوس** مین اسکے ستایش نامے پڑھے گئے۔ وزراے عظام نے اسکی یہ تعریف کی کہ ہمکو اِس بات کے دیکھنے سے حیرت ہوتی تھی کہ وہ سلطنت کی تدابیر و معاملات عظیم کے اندر فقط قوم کی صلاح و فلاح پر نظر کرتا تھا۔ اپنی پسند و ناپسند باتون کو دخل نہین دیتا تہا۔ اِس سے یہ مسنی کہ اس بادشاہ کو خیرخواہ ملک کا لقب دینا درست ہی۔ اس زمانہ حال مین بہ نسبت پہلے زمانہ کے انگلستان کی ترقی اعلیٰ درجہ کی ایسی ہوگئی ہے کہ کوئی بادشاہ ایسی ہی کوئی نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقتین و صفات دکھائے تو وہ تعجب خیز ہو۔ اس لیئے ہمکو ولیم کی سلطنت کا مقابلہ پہلے گزشتہ سلطنتون سے کرنا چاہیئے نہ آیندہ سلطنتون سے۔ بھلا پہلے زمانہ کی تعلیم ہی کیا تھی کہ **ولیم** فاضل عالم ہوتا۔ اسنے اپنی معاملہ فہمی و فیاضی و مہرپروری و بےتکلفی کے سبب سے کل رعایا کے دلون مین اپنی محبت پیدا کردی ہے ✣

ولیم چہارم (جارج کا پسر سوم) کے کوئی اولاد نہ تھی کہ باپ کی جانشین ہوتی اسلیئے **ڈیوک کنٹ** (جارج کا پسر چہارم) کی دختر شہزادی **وکٹوریا** کے سر پر چتر شاہی جلوہ گر ہوا جنکی عمر اسوقت اٹھارہ برس سے کچھ زائد تھی۔ باپ تو اُنکو آٹھ مہینے کا چھوڑکر مرگیا تھا۔ مگر اُنھون نے والدہ کے اہتمام سے عقلی اخلاقی تعلیم نہایت اعلیٰ درجہ کی پائی تھی۔ اول ہی سے اُنکو خود اعتمادی جرأت و ہمت کی باتین اور جوش انتظامی سکھائی گئی تھی۔ حزم و احتیاط و انتظام بکفایت شعاری کی تعلیم ایسی ہوئی تھی کہ وہ بھی گویا غریب آدمی تھین۔ مورخ جو اپنے زمانہ کے شہزادون اور شہزادیون کی تعلیم کی نسبت تحریر کیا کرتے ہین۔ اکثر اسکی وقعت ہر شخص کی نظر مین بڑی نہین ہوتی مگر یہان اِس مین شبہ کرنے کی جگہ نہین ہے کہ اِس شہزادی کی تعلیم کا منشا یہ تہا کہ وہ عاقل و دانشمند ملکہ کار رہین ✣

شہزادی کا اپنی تخت نشینی کی خبر کا سننا

اِس نوجوان ملکہ نے جس طرح اپنی تخت نشینی کی خبر کو سُنا اُسکا حال مسس وُ ن ضاء نے لکھا ہی۔ وہی کیشر تاریخون مین نقل کیا جاتا ہی۔ مین اسمین کچھ اور حال اَور تاریخون سے اضافہ کر کے لکھتا ہون۔ جب بادشاہ کا انتقال ہوا تو آرچ بشپ کینٹر بری ڈاکٹر ہولی اور لارڈ چیمبرلین اور مارکوئیس کوننگھم۔ ونڈسر سے کنسنگٹن کیطرف چلے جہان شہزادی رہتی تھین۔ وہ ونڈسر سے بیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ ریل تھی نہین۔ گھوڑون نے انکو تین گھنٹے مین پہنچایا۔ آدھی رات کو دو بجے چلے۔ صبح کے پانچ بجے قصر کنسنگٹن مین پہنچے۔ جہان سب آدمی پڑے سوتے تھے۔ ایک سناٹے کا عالم تھا کسی آدمی کی آواز تو سُنائی نہین دیتی تھی مگر درختون پر چڑیان چون چون کر رہی تھین۔ اِن خبر رسانون نے دروازہ کھٹ کھٹایا۔ تالیان بجائین مشکل سے ایک دربان کو جگایا۔ جسنے اُنکو اندر آنے دیا۔ یہ صحن مین کھڑے رہی۔ دربان ایک نوکر کو جگانے گیا تو نوکر نے آنکر بیٹھنے کیلئے ایک کمرہ نیچے بتادیا۔ یہان بیٹھکر اُنکو انتظار کرنا پڑا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ نوکر انکو بھول گیا۔ آخر کو انتظار کھینچتے کھینچتے وہ گھبرا گئے۔ گھنٹہ بجایا۔ ایک نوکر آیا۔ تو اُس سے کہا کہ شہزادی سے جاکر عرض کرے کہ ہم اُن سے ملاقات کرنی چاہتے ہین۔ وہ یہ سُن کر چلا گیا۔ پھر خبر نہوا۔ تو اُنھون نے پھر گھنٹہ بجایا تو بیرونس لیہ زین آئین اور اُنھون نے کہا کہ شہزادی اِس وقت خواب شیرین مین آرام فرماتی ہین کہ ہم اُن کے جگانے پر جرأت نہین کر سکتے تو اُنھون نے کہا کہ ہم ایک بادشاہی کام کیلئے ملکہ کے پاس آئے ہین۔ انکو اِس وقت جاگنا ضرور ہی۔ بس اِس ملکہ کے لفظ کہنے سے راز کھل گیا کہ شہزادی وکٹوریا ملکۂ انگلینڈ ہو گئین۔ لیہ زین سنتے ہی شہزادی کے پاس دوڑی گئی۔ اور شہزادی کو جگا کے یہ خبر سُنائی۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ ڈچس کنٹ کے پاس گئی اور یہ خبر سنائی تو وہ بیٹی کے پاس آئین اور اُنھون نے کہا کہ بیٹی اب سونے کا وقت نہین ہی۔ اُٹھو۔ غرض شہزادی نے یہ خبر سنتے ہی منتظرین کو ایک لمحہ کا انتظار نہ کرایا۔ وہ پلنگ پر سے کودین اور کندھون پر ایک شال ڈال لی۔ رات کا لباس پہنے ہوئے بال کندھون پر بکھرے ہوئے اور پاؤن مین سلیپر پہنے ہوئے اور آنکھون مین نیند کا خمار بھرے ہوئے مگر چہرہ پر استقلال و جلال کی شان لیئے ہوئے اُس کمرہ مین آئین جہان اُنکا انتظار ہو رہا تھا۔ چند الفاظ مین مارکوئیس کوننگھم نے وہ خبر سُنائی جسکے لئے وہ اور آرچ بشپ آئے تھے۔ جسوقت اُنکے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ یور میجسٹی (عالیجناب ملکہ) اِسی اٹھارہ برس کی عمر کی یہ شہزادی اپنے شعور فطری سے سارا مطلب سمجھ گئی

اور اپنا ہاتھ پھیلایا کہ آپ اِسپر اول بوسہ دیجیٔ پھر آگے مطلب کہیٔ مارکوئیس نے ایک اپنا گھٹنا ٹیک کر ہاتھ پر بوسہ دیا
پھر آگے اُنہون بادشاہ کے مرنیکا حال بیان کیا۔ پھر شہزادی نے اپنا ہاتھ آرچ بشپ کے روبرو کیا اور
اُنھون نے بھی گھٹنا ٹیک کر بوسہ دیا۔ اب وہ کام کر کے جو ملکہ ہونے کیلئے مناسب حال تھا عورت
پنے کی بات کی کہ اُنہون نے سادگی سے یہ فرمایا کہ آپ میرے لیئے دعا مانگیٔے ٭

بس جون کی خاموشش صبح کو ملکہ اور آرچ بشپ نے گھٹنے ٹیکے۔ اور وکٹوریا کی سلطنت
کے لیئے بادشاہون کے بادشاہ کے سامنے دعا مانگی۔ بشپ فل فورڈ اِس ماجرا کا یہ حال بیان
کرتے ہین کہ اِس نوجوان ملکہ نے اپنے جدید منصب جلیل القدر کی خبر سُنکر آرچ بشپ سے مخاطب
ہوکر فرمایا کہ آپ خدا سے میرے حق مین دعا مانگیٔے۔ وہ اور ملکہ دونون سجدے مین جھکے اور ملکہ
نے اپنی نئی سلطنت کی مبارکی کیواسطے اِس طرح دعا مانگی جس طرح پہلے غالبًا کسی زمانے مین
بنی اسرائیل کے نوجوان بادشاہ نے خدا تعالی سے جو انسان کی کل سلطنتون پر فرمانروائی
کرنیوالا اور انسانون کے دلون کو انصاف کرنیکے واسطے جاننے والا ہے۔ ایسی دعا مانگی ہوگی
مگر کسی ایسی شہادت سے ملکہ کے اِس دعا مانگنے کی صداقت نہین ہوتی کہ اُسپر اعتبار کیا جاوے ٭

مسٹر ہوس یہ تحریر کرتے ہین کہ جب ملکہ اُس کمرے مین آگئین جسمین یہ سب شروہ
رسان موجود تھے تو لارڈ چیمبرلین نے گھٹنا ٹیک کر ملکہ کے روبرو وہ کاغذ پیش کیا
جسمین آنکے چچا کے مرنے کی خبر لکھی ہوئی تھی آرچ بشپ نے کہا کہ ملکہ ایڈہی لیڈ کے ارشاد
سے مین یہان آیا ہون۔ اُنھون نے یہ خیال کیا کہ حضور اِس خبر کے سننے کو پسند کرینگی کہ بادشاہ
آخر کو آرامگاہ مین چلا گیا۔ اِس اثنا مین ونڈسر سے خاص پیغام رسانون نے کونسل آفس مین
بادشاہ کے مرنے کی خبر پہنچا دی پرائوی کونسلرون کے نام سمن جاری ہوگئے کہ وہ قصر
کنسنگٹن مین جسقدر جلد ممکن ہو حاضر ہون تاکہ بادشاہی ایڈریس فرمانبرداری اور خیر
خواہی کا ملکہ کے روبرو پیش کیا جائے۔ یہ ایڈریس پہلے سے تیار ہو گیا تھا۔ اور کونسل کے ممبرون
کو اِسپر علم ہو گیا تھا ٭

ایک باہر کے کمرے مین پہلے سے بُلائے ہوئے چھ آدمی موجود تھے انہین ڈیوک
سسیکس اور ڈیوک ولنگٹن اور لارڈ میلبورن تھے جن سے نو بجے پہلے

ملکہ سے ملاقات ہو چکی تھی۔ پھر بارہ وزراء و امراء عظام و عہدہ داران اعلےٰ بلائے گئے۔ دروازے بند کیئے گئے۔ ایڈریس پکار کے پڑھا گیا اور اسپر ارل آف سسیکس نے اور پھر حاضرین جلسہ نے دستخط کیئے ॰

اسکے بعد دروازے کھولے گئے اور پھر ایک سٹیٹ سیلون کھولا گیا جسکی دہلیز مین ایک خوشنما نوجوان لیڈی کھڑی ہوئی تھی۔ اسوقت سیاہ ریشمی ماتمی لباس زیب تن تھا اور انکے روشن بال پیشانی سے جدا چمک رہے تھے۔ وہ کوئی زیور پہنے ہوئے نہین تھین۔ اسکا سبب یہ تھا کہ وہ ملکہ ایڈی لیٹیا کی مان کے سوگ مین تھین۔ ڈیوک سسیکس آگے بڑھا اُس نے بھتیجی کو گلے لگایا اور اُسکا بوسہ لیا۔ لارڈ میل بورن اور اُمراؤن نے دستور کے موافق ملکہ کی دست بوسی کی۔ اشر (عرض بیگی) نے ایڈریس لیلیا اور دروازون کو بند کیا اور ملکہ جسطرح آئین اسیطرح چلی گئین۔ نہ ملکہ معظمہ نے کوئی لفظ کہا نہ کوئی اور حاضرین مین سے بولا۔ اس خاموشی نے اپنا عجیب و غریب تماشا دکھایا جسمین کسی آواز نے خلل نہین ڈالا ॰

گریویل صاحب روزنامچہ نویس بادشاہ کی اور بادشاہی باتون کی بھٹائی اور مدح سرائی سے دلی نفرت رکھتا ہے۔ وہ واقعات کو بے کم و کاست رہت رہت لکھتا ہے۔ خواہ کسی کو وہ تلخ و ناگوار معلوم ہون اُنکا روزنامچہ کلیتہً صحیح ہے۔ وہ تاریخ خاندان شاہی کا بڑا معتبر مایہ سمجھا جاتا ہے اکثر مورخ ان ہی کے بیان کو مستند جان کر نقل کرتے ہین۔ اُنھون نے جیسا عمدہ بیان حضرت علیا کے اجلاس اول کا حال لکھا ہے۔ اُس سے بہتر کسی اور نے نہین لکھا۔ اُسکی نقل نیچے کیجاتی ہے ؕ

گیارہ بجے پرائیوی کونسل کا اجلاس ہوا مسٹر گریویل اپنی آنکھون کا دیکھا ہوا حال اس اجلاس کی کارروائی کا لکھتے ہین جس مین کوئی الزام اُنکو طرفداری کا نہین لگایا جاتا۔ بادشاہ دو بجے ۲۰ منٹ پر کل رات کو مرا تھا۔ نوجوان ملکہ کی کونسل کا اجلاس گیارہ بجے قصر کنسنگٹن مین ہوا اول ہی مرتبہ ملکہ نے لوگون کے دلون پر اپنا ایسا سکہ جمایا کہ جسکی نظیر نہین۔ اور اپنی تعجب خیز سچی مدح کا اور حیرت انگیز صحیح تعریف کا گیت سب کی زبان سے وہ گوایا جسکی کسی کو امید نہ تھی۔ شہزادی کا عنفوان شباب اور انکی ناتجربہ کاری اور انکی ذات خاص سے دنیا کی بیخبری کا اقتضا طبعی یہ تھا کہ خواہ مخواہ خلقت اس جستجو کی طرف متوجہ ہو کہ وہ اِس امتحان

پرائیوی کونسل کا اجلاس اول

کے موقع پر کیا۔ اپنے جوہر دکھاتی ہین۔ تھوڑی دیر کی اطلاع مین قصر شاہی مین آدمیون کا ایک
اژدحام کثیر جمع ہوگیا۔ مقدم کام یہ تھا کہ وزیر اعظم میل بورن خود ان کامون کا علم حاصل
کرین۔ جو آج کرنے چاہئین۔ اور پھر اُنکو ملکہ کو بتلادین کہ آپ کو یہ کام کرنے ہونگے۔ سو مسٹر گریول
نے کونسل کے کاغذات وزیر اعظم کو دیدیئے اور وزیر اعظم نے اُن کامونکو جو آج کرنے چاہئین تھے
ملکہ کے روبرو بالتفصیل بیان کردیئے۔ وزیر اعظم نے ملکہ معظمہ سے یہ بھی پوچھا کہ کیا حضور شاہی اُمرائے
عظام کے ہمراہ کونسل مین تشریف لیجانا چاہتی ہین۔ سو اُنھون نے فرمایا کہ نہین مین تنہا جاؤنگی۔

جب سب لارڈ جمع ہوگئے تو لارڈ پریسیڈنٹ نے اُنکو بادشاہ کی موت
سے مطلع کیا اور اُسنے یہ کہا کہ آپ لوگ جو کثرت سے بیٹھے ہین اِن مین سے ملکہ معظمہ کے حضور
مین چند کا حاضر ہونا مناسب ہوگا وہ جاکر ملکہ کو مطلع کرین کہ ہم سب اِس مقصد کیلئے جمع ہوئے
ہین۔ چنانچہ دو شاہی ڈیوک ملکہ کے چچا اور دو آرچ بشپ و لارڈ کونسلر و میل بورن
اُنکے ساتھ گئے۔ ملکہ اُسنے متصل کے کمرہ مین کیلی ملین۔ جب یہ اُلٹے چلے آئے تو اشتہار پڑھا
گیا اور معمولی احکام جاری ہوئے۔

جب دروازے کھولے گئے تو ملکہ معظمہ نے اپنے دو عموئے بزرگواروں کے ساتھ جو
اُنکی ملاقات کیلئے پہلے سے گئے ہوئے تھے کونسل مین داخل ہوئین اور لارڈس کے روبرو سر جھکایا
اور ایک کرسی پر جو تخت کی صورت بنائی گئی تھی رونق افروز ہوئین اور بہت صاف صاف بغیر
کسی جھجک و خوف کے اپنا سپیچ ایسی خوش آوازی سے پڑھا کہ سب نے سُنا۔

میرے عالیجناب عموی کی وفات کے سبب سے قوم کو صدمہ جانکاہ اُٹھانا پڑا۔ اور اِس
مملکت کی فرمانروائی کے فرائض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہوگیا۔ اِس عنفوان شباب مین اِس خطرناک
جوابدہی کا بارگران میرے سر پر دفعتہً ایسا رکھا گیا تھا کہ مین اسکے نیچے پس جاتی اگر مجھے اپنے اللہ
سے یہ اُمید نہوتی کہ جسنے مجھے یہ کام سپرد کیا ہے وہ اُسکے سرانجام دینے کی قدرت بھی دیگا۔ اور
مین اپنی نیتون اور رفاہ عام کی گرم کوششون مین وہ سہارے اور مخازن نہ پاتی جو کہن سال لوگ
اور تجربہ کارون مین ہوتا ہے۔ مین خدا کی حکمت پر اور اپنی رعایا کی خیرخواہی اور محبت پر پورا پورا بھروسا
رکھتی ہون اور اُسکی قدر کرتی ہون۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مین ایسے بادشاہ کی جانشین

ہوئی ہون جو اپنی رعایا کے حقوق اور آزادیون کا پاس اور لحاظ کرتا تھا اور اپنے ملک کے قوانین
کونسٹی ٹیوشن کی اصلاح و ترقی کی تمنا دل رکھتا تھا جسکے سبب سے ہمیشہ اُسکا نام تعظیم و محبت
کے ساتھ لیا جائیگا۔ مین نے انگلستان مین اپنی روشنضمیر رحم دل مادر مہربان کی نگرانی مین تعلیم
پائی ہے۔ مین نے اپنی ابتداے عمر سے یہ سیکھا ہے کہ اپنے ملک کی **کونسٹی ٹیوشن** کا پاس و
لحاظ رکھون۔ مذہب کی جو اصلاحین قوانین نافذہ سنے کی ہین اُنکی حمایت کو ہمیشہ مد نظر رکھون
اور اسکے ساتھ ہی کل رعایا کو مذہبون کی آزادیون سے خوش کرون اور اپنی رعایا کے ہر طبقہ اور ہر
طایفہ کی صلاح و فلاح رفاہ و خوش کرنے مین اور اُسکے حقوق کی حمایت و حفاظت مین اپنی ساری
طاقت خرچ کرون"۔

مسٹر **گریول** بیان کرتے ہین کہ ملکہ نہایت سادہ لباس ماتم کا پہنے ہوئے تھین جب
وہ اپنا اسپیچ پڑھ چکین اور **آرچ بشپ کنٹربری** نے اُنسے **سکوٹ لینڈ** کے چرچ
کی محافظت کا حلف لیا اور اُسپر دستخط کرلیئے تو **پرائوی کونسلرون** نے قسمین کھائین
اول ملکہ کے دو بڑھے چچا **ڈیوک** شاہی آئے اور اُنکے آگے گھٹنے ٹیک کر وفاداری کی قسم کھائی
اور اُنکے ہاتھ پر بوسہ دیا تو مین نے دیکھا کہ ملکہ کے دلمین ایسی شرم آئی کہ اُسکا رنگ آنکھون مین
دکھائی دیا۔ اُس وقت اُنکے دلمین یہ اثر ہوا کہ شاہی اور قدرتی رشتہ مندیون کے تعلقات مین کیسا
تضاد ہے۔ اُن کے ساتھ بڑا دلآویز حسن اخلاق یہ برتا کہ دونون چچاؤن کے بوسہ لیئے کرسی سے
اٹھ کر **ڈیوک سسیکس** کیطرف حرکت کی۔ وہ اُنسے دور تھے اور ضعیفی کے مارے اُن
تک پہنچ نہین سکتے تھے۔ بعض مورخ لکھتے ہین کہ ملکہ نے اپنے بڑھے چچا کے رخسارے کا
بوسہ لیا۔ اور فرمایا کہ گھٹنے ٹیکنے کی تکلیف آپ کیون کرتے ہین مین تو آپ کی وہی بھتیجی ہون
بس یہی ایکدفعہ اُنھون نے اپنے جوش دلی کا اظہار کیا۔ قسم کھانیوالون نے ایک دوسرے کے
بعد ہاتھ پر اسقدر بوسے دیئے کہ وہ گھبرا گئین۔ مگر اُنھون نے کسی سے بات نہین کی۔ اور سب
کے ساتھ ایک انداز برتا اور سب کو ایک نگاہ سے دیکھا۔ خواہ کسی رتبہ و شان و فرقہ کا امیر آیا مگر
اُنکے چہرے مین کچھ فرق نہین آیا۔ مین نے خاصکر اُسوقت اسبات کو دیکھا کہ **میل بورن**
وزیر اعظم اور **ڈیوک ولنگٹن** اور **پیل** اُنکے سامنے آئے۔ جب اُنکو کسی کام کرنے مین

شبہہ پڑتا تو وہ وزیر اعظم کیطرف ہدایت کیلئے دیکھتین مگر ایسا اتفاق بہت ہی کم ہُوا۔ اُنھون نے نہایت تمکین و وقار سے اِس رسم کو ادا کیا اور اُسمین اپنی حسن لیاقت سے حیا و سنجیدگی کو نہایت دلچسپ طور پر دکھایا کہ لوگون کے دلون مین اُنکی جگہ ہوگئی۔ جب سب کام ہو چکا تو جیسی آئی تھین ویسی چلی گئین۔ **کریب روبنسن صاحب** اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ اگرچہ ملکہ معظمہ ضرورت کے وقت کمال متانت و وقار اختیار کرتین۔ مگر نوجوانی کی جودت کو بھی نہین چھوڑتین۔ جب وہ کونسل سے واپس گئین تو یہ خیال نہین رہا۔ کہ دروازے کے شیشون مین سے میری حرکتین دکھائی دینگی۔ وہ دوڑ کر بھاگین۔ اگر اِس طرح نہ بھاگتین تو اہل مجلس اُنکو اٹھارہ برس کی لڑکی نہ جانتے تیس برس کی عورت سمجھتے۔ جس عورت نے کبھی اپنی زندگی مین بغیر ملازمون اور مصاحبون کے ایک قدم نہ رکھا ہو اور اُسکے چہرے پر رنگ شباب ابھی چمکا ہو۔ وہ دفعتہً اپنی شان و شکوہ و جلال و عظمت ایک جلسہ مین اِس کر و فر سے دکھائے تو تعجب نہین کہ مدبران ملکی اِس کی نسبت رائے زنی کرین۔ **گریویل** صاحب لکھتے ہین کہ مجھسے **سر جان پیل** صاحب نے فرمایا کہ اِس رسم کے ادا کرنے مین ملکہ کے پر وقار اطوار اور سمجھ بوجھ کو جو وہ اپنے منصب عالی کی رکھتی ہین اور حیا متانت اور استقلال کو مین دیکھکر متحیر ہو گیا۔ **ڈیوک ولنگٹن** نے فرمایا کہ اگر ملکہ میری اپنی بیٹی ہوتی تو مین یہ نہین چاہتا کہ ملکہ نے جس طور سے اِس رسم کو ادا کیا۔ اِس سے بہتر طور سے ادا کرے۔ **لارڈ بیکنس فیلڈ** تحریر فرماتے ہین کہ سلطنت کے دین عیسوی کے مجتہد امام و دنیوی امرا اعظام تخت کی طرف آگے بڑھے۔ اور ملکہ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر اپنی وفاداری کا اقرار کیا۔ اور خیر خواہی اور عظمت شاہی کے تسلیم کرنے کا مقدس حلف اٹھایا۔ یہ اقرار و حلف اُس ملکہ کے ساتھ تھا جو اِس سرزمین پر حکمرانی کرتی تھی جسکا فتح کرنا سکندر اعظم کو نصیب نہین ہوا۔ اِس بر اعظم پر مسلط تھی جو **کولمبس** کے خواب خیال مین بھی نہ گزرا تھا۔ وہ ہر سمندر کی ملکہ تھی وہ زمین کے ہر منطقہ کی قومون کی فرمانروا تھی۔ اِسکی وجیہ پاکیزہ صورت مین **سیکسن** کے حسن خون اپنی جھلک دکھا رہی تھی۔ وہ اپنی اِس خوش نصیبی پر فخر و ناز کر رہی تھی۔ کہ مین آدمیون کی مصیبتون کو دور کرکے اُنکو راحتین پہنچاتی ہون۔

ملکہ معظمہ نے **پرائیوی کونسل** کے رجسٹر مین اپنا نام صرف **وکٹوریا** لکھا۔ اُنکی سلطنت کے

روز اول مین تمام شاہی کاغذات جو تیار ہوئے تھے اُن مین آپکے نام کے اول الیکسنڈرینہ
لکھا گیا تھا۔ اشتہار مین آپکا نام عالی جناب الیکسنڈرینا وکٹوریا ملکہ یونائیٹڈ کنگڈم رقم ہوا تھا
اگرچہ وکٹوریا نام پر پہلے لوگ برآشفتہ خاطر ہوئے تھے۔ مگر ملکہ معظمہ کی مرضی کے خلاف یہ امر تھا
کہ اِن کا نام سوائے اِس نام کے لیا جائے۔ کاغذات مین الیکسنڈرینا جو نام کے اول لکھا گیا تھا وہ
خارج کیا گیا۔ سلطنت کے دوسرے ہی دن سے شاہی نام صرف کوئین وکٹوریا مشہور ہوا۔ اب سے آگے
بغیر کسی اعتراض کے یہی نام خاص عام کو پیارا معلوم ہونے لگا۔ وہی انکی رعایا مین زبان زد ہوا
اِس مبارک نام کے معنی مظفرہ و منصورہ ہین۔ اِسی لیئے یہی نام اسم بامسمی تھا کہ وہ ہمیشہ جنگ کے
معرکون مین مظفرہ اور صلح کے معاملات مین منصورہ رہین ۱۸۳۷ء مین برٹش امپائر مین کوئی تیرہ مقام
سب سے زیادہ خوشحال کا نام وکٹوریا رکھا گیا۔ اور پھر بہت سے شہرون و دارالاقامتون کا نام بھی وکٹوریا
رکھا گیا۔ یونائیٹڈ کنگڈم مین بہت تھوڑی میونی سپلٹیان ایسی ہونگی کہ اُن مین بازارون اور
بارکون اور ریلوے سٹیشنون اور رفاہ عام کی تعمیرات کا نام وکٹوریا نہ رکھا گیا ہو

جب سے صدی شروع ہوئی تھی انگلینڈ مین تین بادشاہ بڑی بڑی عمرون مین تخت
نشین ہوئے تھے۔ اب ایک نوجوان ملکہ بخیر و عافیت تمام تخت سلطنت پر زینت بخش ہوئی تو انگلینڈ
کے اندر اور باہر ایک حیرت طاری ہوئی۔ وگ پارٹی کے فورین سکرٹری لارڈ پامرسٹون نے
اور ٹوری گروہ کے سرغنہ سر جان پیل نے نوجوان ملکہ کی ناتجربہ کاری اور دنیا سے لاعلمی پر
تاسف و ماتم کیا۔ ۵۔ جولائی ۱۸۳۷ء کو پیل نے لکھا کہ اصلی کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ کی ذاتی خصائل
پختہ عمر۔ پبلک معاملات کی تجربہ کاری۔ اور انسان کا اور اُسکے اوضاع و اطوار و اوصاف کا علم عملاً
بیل لسٹ (ایک بھاری وزن جہاز کی تہ مین جب اسمین اسباب نہو اسلیئے رکھا جاتا ہے کہ وہ اسکو
ثابت قدم رکھے) ہے کہ سلطنت کے جہاز کو اپنی راہ مین ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور سلطنت جمہوری کے
ولی جوشون اور ناراضی کے سخت وزنون کا اور ٹیکسون کی موقوفی کے لیئے بے صبری کی ہواؤن
کے جھونکون کا مقابلہ کرتا ہے جو عوام پسند وزرا اور معترضون کی تقریرون کے زور سے پبلک
کونسلون مین اُٹھتے ہین پیل صاحب نے کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ کی نسبت جن تولون کو بیان کیا ہے
وہ وسعت مین بہ نسبت اصلیت کے زیادہ ہین۔ اصلیت جتنی انکی ہے۔ اسکا علاج اس زمانہ مین ہو سکتا ہے

اِس سلطنت کے اول ہی اتوار کو سینٹ پال کے گرجا مین نہایت سچی سڈنی سمتھ نے اپنے وعظ مین قوم کے دلون کی تاثیر کی صدا سنائی۔ اور بیان کیا کہ ہمارا نیا بادشاہ ملک کی خیرخواہ ملکہ ہی جسکے لیئے یہ توقعین ہوسکتی ہین کہ وہ بہت دنون اپنی بڑی عمر تک زندہ و سلامت رہیگی اور اپنی رعایا کی آسودہ حالی اور رحمت رسانی مین امداد کریگی۔ چند ہفتے کے بعد لارڈ جان رسل ہوم سکرٹری نے فرمایا کہ ہمارے ہان عورتون کی سلطنتین بڑی عظمتٔ شان کے ساتھ ہوئی ہین ملکہ ایلزبیتھ اور ملکہ این کے عہد سلطنت مین ہمکو فتوح عظیمہ حاصل ہوئی ہین۔ پس ہمکو امید کرنی چاہیئے کہ ایک عورت کی سلطنت ہوگی۔ جسکے صلح کے کام بڑے نیک نام ہونگے وہ ایلزبیتھ کی بغیر قہرمانی کے اور این بغیر مردہ دلی کے ہوگی۔ اور اُنھون نے یہ اور اپنے بیان مین اضافہ کیا کہ ہم نہایت شوق سے یہ آرزوئین کرتے ہین کہ غلامی بالکل موقوف ہوجائیگی اور جرمون کی سزائین شائستگی اور تہذیب کے ساتھ دی جائینگی۔ اور رعایا کی تعلیم کی ترقی ہوگی۔ سلطنت وکٹوریا دنیا کی قومون مین اور اپنی اولاد مین اپنی نیک نامی کو ثابت کریگی "

سینٹ جیمس کے قصر مین سے ۲۱۔ جون ۱۸۳۷ع کو دستور کے موافق ملکہ معظمہ برطانیہ اعظم اور آئرلینڈ کی سلطنت کا اشتہار دیا گیا۔ اشتہار یہ تھا کہ "چونکہ قادر مطلق خدا تعالی نے اپنی مرضی کے موافق ہمارے خداوند بادشاہ ولیم چہارم کو جسکی بادشاہت آ و متبرک ہی اپنے پاس بلالیا۔ یونائیٹڈ کنگڈم برطانیہ اعظم اور آئرلینڈ کا تاج شاہی بلند مرتبت صاحب قدرت شہزادی الکساینڈرینا وکٹوریا کے سر پر اسلیئے رکھا جاتا ہی کہ سوائے اسکے کوئی اور تاج شاہی کا مستحق نہین ہے لیکن اگر آئندہ ولیم چہارم کے بچہ اُسکی ملکہ کے ہان پیدا ہو تو اسکا استحقاق محفوظ ہے اِس مملکت کے ہم دینی و دنیاوی لارڈس اور امرائے اعظم و شرفائے معظم لارڈ میئر اور ایلڈرمین اور لنڈن کے رؤسا اسلیئے جمع ہوئے ہین کہ ہم سب دل و زبان سے اقرار کرکے ایک ہی آواز سے اشتہار دین اور اعلان کرین کہ بلند مرتبت و صاحب قدرت شہزادی الکساینڈرینا وکٹوریا بسبب وفات ہمارے بادشاہ کے خدا کے فضل و کرم سے برطانیہ اعظم اور آئرلینڈ کی ملکہ دین پناہ ہوئین۔ قانوناً و شرعاً صرف یہی جہان پناہ سلطنت کی مستحق

تھین۔ ہمین جو ستقبلے صورت ہی اُسکا اقرار ہم نے اوپر کیا ہی۔ ہم سب اقرار کرتے ہین کہ انکی اطاعت ایمان کے ساتھ کرینگے۔ اِنکے ساتھ اپنی عاجزانہ محبت دل سے رکھین گے خدا تعالیٰ عورت مرد بادشاہون سے سلطنت کراتا ہی ایسے ہم عاجزی کے ساتھ دعا مانگا کرینگے۔ کہ شہزادی وکٹوریا کی سلطنت کو وہ اپنی برکتین عطا کرے اور وہ برسون مدتون ہمپر بخیر و خوشی سلطنت کرے۔ **کن سنگ ٹن** کے کورٹ مین یہ اشتہار ۲۰ جون ۱۸۳۷ء کو اور سلطنت کے سال اول مین دیا گیا۔

(خدا ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے)

اِس اشتہار پر جو لارڈس موجود تھے اُنھون نے دستخط کیئے +

۲۱۔ جون کو دستور کے موافق اِس رسم کے ادا کا وقت ۱۰ بجے مقرر ہوا تھا۔ اِس سے پہلے بھی قصر شاہی کے سارے رستے اور اُنکے کوٹھے اور دروازے اور اونچے مقامات ایسے بھر گئے تھے کہ تِل رکھنے کو بھی جگہ نہ تھی۔ اِس صحن مین اور اُس دروازے کے آگے جہان ملکہ معظمہ رونق افروز ہوئین لیڈیان اور شرفا جمع ہو گئے۔ کنگورے اور دیوارین تک آدمیون سے خالی نہین تھین۔ دس بجے پارک سے توپین چھوٹین اور اُسکے ساتھ ملکہ معظمہ قصر کے کمرہ حاضری مین رونق افروز ہوئین۔ اِدھر اُدھر اُن کے **لارڈ میل بورن اور لارڈ لینس ڈون** تھے۔ چیرز کی آوازون کے مارے کان پھٹے جاتے تھے۔ ملکہ کی والدہ ماجدہ بھی پیچھے کھڑی ہوئی تھین۔ اُنکی تحسین و آفرین کا بھی ایک غل شور تھا۔ ملکہ معظمہ تھکی ہوئی تھین۔ رنگ زرد ہو رہا تھا۔ مگر چیرز کے جواب شاہانہ دیتی تھین۔ وہ ماتمی لباس پہنے ہوئے تھین۔ ملکہ اور اُنکی والدہ اِس جلسہ کو بڑے شوق سے دیکھ رہی تھین اور باجے بج رہے تھے اور کل مراسم شاہی ادا ہو رہی تھین۔ کہ اشتہار محررہ ۲۰۔ جون جو ہمنے اوپر لکھا ہی۔ با آواز بلند پڑھا گیا۔ ملکہ معظمہ اُسکو سنتی رہین۔ لوگون کے دلون مین وہ خوشی کے جوش اُٹھتے تھے کہ ملکہ کو خدا سلامت رکھے گاتے تھے۔ اور وہ زور و شور سے غل مچاتے تھے کہ ایک افسر نے پکار کر کہا کہ خاموش۔ دل پر اُن آوازون کا جو ہولے کے ٹکڑے اُڑاتی تھین ملکہ پر ایسا اثر ہوا کہ رونے لگین۔ اِس رونے کے واقعہ کو **مسٹر براؤننگ** نے نظم مین موزون کر کے ایک یادگار عظیم بنا دیا +

اے بیگم! تو بادشاہون کی وارث ہی۔ ایک بادشاہ کو موت کے بادشاہ سے جدا کیا ہے

مسٹر براؤننگ کی نظم

اب تو اپنی ماں کی چھاتی پر لیٹی ہوئی ہندرہ ملکہ اورون کی شان وشوکت وعزت کیلئے بادشاہی اختیار کر اس ملک پر حکومت کر جو تجھے حد سے زیادہ چاہتا ہی تو تاج پہننے کے سبب سے روئی تجھ روتی ہوئی ملکہ کو خدا سلامت رکھے۔ تو سب دلون کو پیاری ہوگی۔ تیرے آنسوؤن نے جو دولت پیدا کیا ہے وہ کسی قہرمان کا عصا اثر نہین کر سکتا۔ تیری آنکھون مین جلال وقدرت کا جلوہ نظر آتا ہے وہ قہرمانون مین نہین دکھائی دیتا۔ جو محبت آزادیون کی محافظت کرتی ہی وہ اس قوم کو عجیب برکتین عنایت کرتی ہی جسکا بادشاہ تاج پہننے پر روتا ہی۔ تجھ روتی ہوئی ملکہ کو خدا اپنی خدائی برکتون سے متبرک بنائے اور تیرے ملائم دل کو دنیاوی محبت سے زیادہ دینی محبت سے پُر کرے جب دنیا کی سلطنت کا تخت قبر کی طرح نیچے جائے تو تو وہ تاج پہنے جس پر فرشتے خوشی کی آوازین لگائین اور تو تاج آسمانی کے سر پر رکھنے سے نہ روئے

جب اس رسم سے سب طرح سے انکو فراغت حاصل ہوئی تو محل مین جلدی جلدی قدم اٹھاتی ہوئی اپنی والدہ معظمہ کے کمرے مین تشریف لیگئین اور انکی چھاتی پر سر رکھدیا۔ اور آنکھون سے آنسوؤن کا دریا بہا دیا۔ ماں نے انکی تشفی وتسلی کی تو انہون نے یہ فرمایا۔ ممّا (اماں) مجھے مشکل سے اسکا یقین ہوتا ہی کہ مین ملکہ انگلینڈ ہون۔ مگر مین خیال کرتی ہون کہ ملکہ ہون۔ کیا مین نہین ہون؟

ماں نے جواب دیا کہ میری پیاری لاڈلی بالی تم ملکہ ہو۔ ابھی جس جلسہ سے تم آئی ہو اس سے تم کو یقین ہو سکتا ہی کہ تم ملکہ ہو۔ تم نے سنا کہ تمہاری رعایا تمہارے نام کی خوشی کے نعرے مار رہی ہی اور پکار رہی ہی کہ خدا تم کو برکت دے۔

ملکہ نے جواب دیا کہ اب مجھے اپنے خصائل کے بدلنے کی عادت ڈالنی چاہیئے جب تم اپنی بیٹی کو دیکھتی ہو کہ وہ ایسی سلطنت عظیم کی فرمان روا ہوگئی تو اسکی درخواست جو سب سے اول ہی منظور فرمائیے کہ مین آپ سے دو گھنٹہ کے لئے جدا ہون۔ یہ پہلا ہی دن تھا کہ بیٹی اپنی زندگی مین ماں سے جدا ہوئی ہے۔ یہ نوجوان ملکہ آدمیون سے جدا ہوکر خلوت مین خدا کے سامنے یہ التجا کرنے لگی کہ اے خدا مین ایک بڑی زبردست سلطنت کی بادشاہ ہون اسکے فرائض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہی۔ وہ روز بروز اور سال بسال بڑھتی جائے گی تو میری ان مشکلون کو سہل کر

؎ تاج رفعت بر سپہر روے طاعت بر زمین ٭ پاے دولت بر سریر و فرق منت در سجود ٭

کن سنگ ٹن کے جلسہ کونسل کے مرقع مین میز کے سرے پر ملکہ معظمہ رونق افروز ہین۔ اور میز کے پایہ کے پاس کے سامنے سیاہ مخمل کی ٹوپی پہنے ہوے ڈیوک سس سیکس اور چنسلر اعظم لنڈہرسٹ اور لارڈ براہم۔ ڈیوک ولنگٹن و جان رسل و جان پیل اور لارڈ میلبورن ملکہ معظمہ کے مشیر و وزیر اعظم ہین۔ یہ نام یاد رکھنے چاہئین۔ یہی نامور امراے عظام کارکنان سلطنت ہین جنکا ذکر بار بار آئیگا ٭

اول کونسل شاہی کا مرقع

ملکہ معظمہ نے اس کام کو ایسی خوبی سے بے تکلف انجام دیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ساری عمر سے اس کام کی مشق کیا کرتی تھین۔ لارڈ لینسڈون اور اُنکے ہمراہیون نے آپس مین سازش کر کے ملکہ معظمہ کے روبرو کونسل کے کاغذات پیش کرنے مین گڑبڑ کی۔ مگر انھون نے اُسکو چلنے نہ دیا ٭

کونسل کی پہلی بیٹھک مین ملکہ معظمہ کا کام

ملکہ معظمہ کا شہنشاہی پانا ان اوقات مین بھی عجیب طرح ہے جو خیالی قصص افسانون مین بیان ہوتے ہین۔ وہ تاریخ کی سطح سے بہت بلند ہے۔ مورخ جو زمانے کی تاریخ لکھتے ہین وہ بھی اس داد الٰہی کی یاد مین متعجب ہوتے ہین کہ اس شہنشاہی کے لیئے کیا خدائی ساز و سامان ہوے ہین۔ ایکے دادا کے چھ بیٹے تھے جنمین سے دو بادشاہ ہوئے۔ اور دو اَور بادشاہ ہوتے اگر اجل اُنکو فرصت دیتی۔ ایک چچا جو پہلے بادشاہ ہوا ہے اُسکے صرف ایکو بیٹی پیدا ہوئی۔ اٹھارہ برس کی عمر مین نا شاد نامراد لہلہاتی مر گئی۔ مردہ بچہ جن کر زندہ نہ رہی۔ دوسرا چچا جو بادشاہ ہوا اُسکے ہان دو بچے پیدا ہوے جو بجلی کی طرح اپنی چمک دمک دکھا کے غائب ہو گئے۔ چچا اور باپ جو بادشاہ ہوتے وہ پہلے ہی بادشاہ ہونے سے دنیا سے رخصت ہوئے۔ باپ انکو دودھ پیتا چھوڑ مرا۔ ماں نے انکی پرورش و تعلیم کی اس تعلیم کی برکت سے اور خداداد طبیعت کی جودت سے نوجوانی مین ان مین وہ فرمانروائی کی قابلیت پیدا ہو گئی کہ بادشاہون کو بھی شاذ و نادر میسر ہوتی ہے۔ سلطنت کا روز اول ہی تھا کہ اسمین وہ اپنا جوہر قابلیت دکھایا کہ مدبران سلطنت اُسکو دیکھکر ششدر رہ گئے۔ یہ بیان بھی ہمیشہ یاد رہے گا کہ ایک چھوٹی لڑکی دنیا کی بڑی سلطنت کی شہنشاہ ہو گئی کیا اُنکے ذمے کوئی جوابدہی نہ تھی یا جوابدہیون کا انبار اُنکے سر پر آن پڑا جس اہ مین وہ ایک قدم نہین رکھتی تھین۔ اُسمین اُنکو بڑی

ملکہ معظمہ کی شہنشاہی

کڑی کڑی منزلین طے کرنی پڑین۔ کیا ان پاس کوئی بڑی چیز نہ تھی۔ یا گھڑی کی گھڑی مین انگلنڈ مین کوئی بڑی چیز نہ تھی جو ان پاس نہ تھی۔ وزرائے معظم و امرائے عظام و عہدہ داران اعلیٰ شرفا و اشرف و روسا کبیر اور وہ بزرگ جو کل کی بات ہی کہ انکو گودیون مین کھلاتے تھے اور پیار کرتے تھے آج یہ سب اُنکی اطاعت کا اقرار بقسم کرنیکے لیئے خمیدہ سر ہو رہے تھے +

ملکہ معظمہ کی وقت کی پابندی

اگرچہ ملکہ معظمہ بڑی دانشمند تھین۔ مگر کم عمری کا مقتضا یہ تھا کہ وہ بعض شوق بچپن کے سے بھی رکھتی تھین اور تفریح طبع کے مشاغل مین اوقات بسر کرتی تھین۔ وہ اپنے گھر کے نوکرون کا انتظام نہایت خوش اسلوبی اور سلیقہ مندی سے کرتی تھین طبیعت شاہانہ رکھتی تھین اور اُسکا زور اورون پر ڈالتی تھین۔ ایک دفعہ اُنکی ایک نوجوان معزز ملازمہ نے اُن کی سواری کے وقت پر حاضر ہونے مین دو دفعہ دیر کی۔ جب تیسری دفعہ وہ دیر کرکے آئی تو اُسنے دیکھا کہ ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین گھڑی ہے تو وہ اس خاموش ملامت سے دلمین بڑی شرمائی اور عذر کیا کہ مین نے حضور کو انتظار دکھایا۔ قصور معاف ہو۔ اِس پر ملکہ نے فرمایا کہ ہان صرف دس منٹ اِس پر یہ ملازمہ ایسی خجل ہو کر گھبرائی کہ اُسکی شال جو کندھے پر سے گر پڑی تھی اُسکے اُوڑھنے مین ہاتھ کانپنے لگے تو ملکہ معظمہ نے خود اُسکی شال کو اپنے ہاتھون سے اُٹھا کر اُڑھا دیا۔ اور فرمایا کہ ہم سب کو اپنے فرائض کے ادا کرنے مین وقت کی کمال پابندی چاہیئے۔ اِن الفاظ نے اُس نوجوان ملازمہ پر بڑا اثر کیا اور اُسکو اپنی ملکہ کی عادت معلوم ہوئی +

ملکہ معظمہ کے حالات سے عوام کی لاعلمی

اِس نوجوان ملکہ کے حالات پر عوام کو بہت کم آگاہی تھی۔ اِسلیئے وہ اُنکے حالات کے دریافت کرنیکے بڑے درپے رہتے تھے۔ عوام کیا خواص بھی اُنکی اصل حالت سے بالکل جاہل تھے مدبران ملکی اور افسران شاہی بھی اُنکے حال سے لاعلم تھے۔ اُنکے حالات پر علم کس طرح سے ہوتا اُنکی والدہ ماجدہ نے کبھی اپنے سونیکے کمرے کے سوا کہین اور سونے نہین دیا۔ اور لیڈی **لیہ زین** کے سوا کسی غیر آدمی کو اُنکے ہمراہ ہونے نہین دیا۔ نہ کوئی اُنکا واقف کار نہ **کن سنگٹن** مین کوئی ملازم۔ نہ **ڈچس نور تھمبر لینڈ**۔ اُنکی اتالیقہ جانتی تھین کہ ملکہ سے کیا کیا اُمیدین کرنی چاہیئین۔ ملکہ معظمہ سے پہلے کے زمانہ مین دو دربار شاہی تھے۔ ایک **جارج چہارم** کا جو علم و عقل سے بہرہ نہین رکھتا تھا۔ دوسرا **ولیم چہارم**۔ جو ذہین نہ تھا۔ اُنکے درباروں مین جو

مزے اُڑائے جاتے تھے وہ آجکل میکدون مین تو اُڑائے نہین جاتے۔ اِن درباروں کے حالات کو جو لوگ بہ نظرِ التفات دیکھتے ہین وہ بھی ملکہ کی والدہ معظمہ کی اِس دانائی و ہوشیاری کی تعریف کرتے ہین کہ انھون نے اِن درباروں کی سوسائٹی سے حتی المقدور اپنی بیٹی کو دور رکھا اور اِس سے ملنے نہین دیا۔

ملکہ ایسی حسین نہ تھین جیسی وجیہہ تھین۔ اِس وجاہت کے ساتھ اُنکے شاہانہ جلیل القدر منصب نے صورت کو پُر از دل آویز بنا دیا تھا۔ نوجوانی کے چہرہ پر اُنکی صاف پیشانی اور شفاف آنکھین دلربائی کرتی تھین۔ پانچ فٹ سے کم کوتاہ قدی نے نوعمری کو دوبالا کر دیا تھا۔ گول گول جسم نزاکت رکھتا تھا۔ بازو و ہاتھ موزون تھے۔ آواز بڑی لطیف تھی کہ جسکو سُنکر مجلس کی مجلس خاموش ہوکر دنگ ہوجاتی تھی۔ اُنکی خوش آوازی پر قوم کو فخر تھا۔

ملکہ معظمہ کی وجاہت و عظمت

باب پنجم ۱۸۳۷ء

لارڈ میل بورن کا ملکہ معظمہ کو پولیٹکل تعلیم و تربیت کرنا

تخت نشینی کے وقت ملکہ معظمہ کا درجہ و رتبہ عورت ہونیکے سبب سے اسبق بادشاہوں کا سا نہ تھا اسلیئے اُنکے شاہانہ فرائض اور مناصب مین بعض تبدیلیان ناگزیر تھین۔ جرمن مین ایک ریاست ہینوور تھی جسکا فرمانروا ۱۷۱۴ء مین انگلینڈ کا بادشاہ جارج اول ہوا تھا اُسوقت سے اِسکے حکمران انگلینڈ کے بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ اور ملکی قوانین کے موافق ہینوور کی بادشاہی مرد کے ساتھ مخصوص تھی۔ عورت اُسکی بادشاہ نہین ہوسکتی تھی۔ اِس وجہ سے ملکہ معظمہ اِسکی بادشاہ نہین ہوسکتی تھین۔ اِن کا چچا کمبرلینڈ کا ڈیوک آیرنسٹ وہان کا بادشاہ ہوا۔ اِس طرح ہینوور اور انگلینڈ دونون علحدہ ہوگئے۔ جارج سوم کے بیٹے اور بیٹیاں جو زندہ تھین اُنکو یہ نتیجہ ناگوار خاطر ہوا تھا جو اُنکے بھائی ولیم چہارم کے مرنے سے اور نوجوان بھتیجی کے جانشین ہونے سے پیدا ہوا۔ اڈولفس فریڈرک ڈیوک کیمبرج جو جارج سوم کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اور اکیس ۲۱ برس سے ہینوور مین وائسرائے تھا۔ وہ بلا لیا گیا۔ اور آیرنسٹ وہان نیا بادشاہ ہوا۔

کہنے کو عزیز نہین تھا۔ اُسکی بہن شہزادی ایلزبیتھ پہلی جولائی سنہ ۱۸۳۷ء کو اس زمانہ کے واقعات مین تحریر کرتی ہین کہ میرے پیارے اوڈنفس کا ہینوور کو چھوڑنا مجھے مارے ڈالتا ہی۔ مجھے اسمین کچھ شبہ نہین کہ میرا بھائی آیرنسٹ جہان تک اُسکی قدرت ہی عدل ہی کریگا۔ مگر کل معاملہ ایسا اُلٹ پلٹ ہوگیا ہے میرے دل کا چین جاتا رہا۔

ہینوور کا یہ نیا بادشاہ اپنی بھتیجی ملکہ سے بالکل محبت نہ رکھتا تھا۔ اُسکی طبیعت مین شرارت تھی وہ ملکہ معظمہ سے بہت حسد رکھتا تھا۔ اور ڈیوک ولنگٹن کا دشمن تھا۔ جب ڈیوک نے جارج سوم سے پوچھا کہ آپکے بیٹے ڈیوک کمبرلینڈ سے لوگون کو زیادہ نفرت کیون ہی تو بادشاہ نے یہ جواب دیا کہ وہ ایسا شریر ہے کہ جن باپ بیٹون مین میان بی بی مین عاشق و معشوق مین دوستون مین باہم نیک سلوک و محبت دیکھتا ہی تو یہ چاہتا ہے کہ ان مین عناد و فساد پیدا کردے۔ جب وہ انگلینڈ سے ہینوور گیا ہی تو لوگون نے ایک میڈل اسکے خارج الوطن ہونیکی خوشی کی یادگار مین بنوایا۔ اسنے ہینوور مین بھی جاکر اپنی حکمرانی مین بڑی شرارتین کین۔ ملکہ معظمہ کو اپنے خاندان سے ایسی سچی دلی محبت تھی کہ باوجودیکہ یہ چچا اُنسے حسد کرتا تھا مگر وہ اسپر اور اُسکے گھرانے پر نظر عاطفت رکھتی تھین۔ انگلینڈ سے باہر تو اُن کے عورت ہونیکے سبب سے ہینوور کی شاہی انگلینڈ سے الگ ہوئی۔ اور انگلینڈ کے اندر انکے عورت ہونیکے سبب سے قانون فوجداری کے اندر بڑی تبدیلی ہوئی۔ پہلے ہر قسم کے سنگین جرم کی سزا موت تھی۔ ولیم چہارم کی پارلیمنٹ نے انسانیت یہ کی کہ سنگین جرمون کی تعداد گھٹاکر چار یا پانچ رکھین۔ لنڈن مین اولڈبیلی مین سخت سزاؤن کے احکام بہت صادر ہوتے تھے۔ مگر یہ دستور تھا کہ بادشاہ خود اُنکی اصلاح کردیا کرتا تھا۔ عدالت سشن کے بند ہونے پر سشن کے احکامات کی رکورڈر بادشاہ کو اطلاع دیتا اور وہ فیصلہ آخری کردیتا۔ اب یہ ظاہر تھا کہ اس ناگوار و ناپسند کام کیلئے ایک نوجوان لڑکی کب سزاوار تھی۔ اسلیئے پارلیمنٹ نے ایک ایکٹ پاس کیا جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کو اس کام سے فراغت ملی۔ مدت سے لنڈن سے باہر عدالت کا حکم شرف کے نام کافی تھا کہ یقینی مجرم کو پھانسی دیجائے۔ اب لنڈن کے اندر بھی یہی عمل کیا گیا۔ ہوم سکرٹری ان عرائض پر جو مجرم کی سنگین سزا پر مؤثر ہون فقط اپنے اختیار سے سزا کی معافیون اور التواؤن اور تخفیفون کے احکام دے سکتا تھا

اور جب وہ سنگین سزاؤن کے احکام عدالت کی ترمیم کرتا تھا تو ملکہ کو رپورٹ کر دیتا۔ بعض
اوقات ملکہ کو ان ترمیمات کی توجیہ پوچھنے پر برانگیختگی ہوتی تھی۔ مگر ہوم سکرٹری کا فیصلہ جو کیا
جاتا تھا اُسپر عمل ہوتا تھا۔ اگرچہ [illegible]ء کے قانون نے بادشاہ کے رحم کرنیکا حق باقی رکھا کہ
جس مجرم کو چاہے اپنے رحم سے سزا معاف کر دے۔ مگر عملاً ایسا اثر اُسنے پیدا کیا کہ جس سے حق شاہی
جو زندہ باقی رہا تھا وہ بھی منتفی ہو گیا۔

پہلے اس سے کہ ملکہ معظمہ ہر کام کے کرنیکا جو اُنسے پہلے بادشاہ کیا کرتے تھے تقاضا
کیا جاتا اپنے تمام فرائض کاروبار سلطنت پر بہت توجہ کرتی تھین۔ جس لحظہ سے کہ اُنھون نے تخت
شاہی پر قدم رکھا تھا۔ وہ سلطنت کے اہم کامون مین مصروف رہتی تھین۔ اُنکے وزیر اعظم لارڈ میلبورن
پولیٹکل تعلیم و تربیت کے معلم تھے۔ وہ اپنے اس کام مین مستثنٰے تھے۔ اور ملکہ معظمہ بھی انکی رشید شاگرد
تھین۔ مگر وہ اپنی رائے کو بھی معاملات سلطنت مین دخل دیتی تھین اور قبل از وقت خود اعتمادی انکے
مین ایسی تھی کہ جس سے بعض دفعہ انکا یہ استاد دق ہوتا تھا۔ جب اُنکے سامنے لارڈ میلبورن کام
پیش کرتے تو وہ اُسپر ہمہ تن مصروف ہو کر اسکی وجوہ پوچھتین۔ اور خود توجیہ کرتین۔ لارڈ موصوف
کو لوگون نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مین دس بادشاہون کو اپنے قابو مین لا سکتا ہون مگر ایک ملکہ
کو اپنے اختیار مین نہین لا سکتا۔ لارڈ موصوف کوئی کاغذ ملکہ کے ہاتھ مین دستخط کرنیکے لیئے
نہین دیتے تھے۔ کہ وہ اُسکے بارہ مین طرح طرح کے سوال بیشمار نہ استفسار فرماتی ہون۔ ان کے
سوالات کا سلسلہ اسپر منقطع ہوتا کہ مین اِس کاغذ پر اپنا نام جبتک نہین لکھ سکتی کہ فرصت مین
اِسپر غور نہ کر لون۔ ایک دفعہ صاحب موصوف نے کسی خاص موقع پر گورنمنٹ کا ایکٹ منظوری
کے لیئے پیش کیا۔ اور اُسکے ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ وہ بڑا ضروری ہے تو ملکہ نے انکو تھوڑی دیر ٹھیر کر
یہ فرمایا کہ مین نے حق و ناحق باتون مین فیصلہ کرنا سیکھا ہے۔ مگر مین ضروری کا لفظ نہین سمجھتی کہ وہ
کیا خرافات ہے نہ مین اسکا سننا چاہتی ہون۔

لارڈ ممدوح نے ایک سرکاری کاغذ دستخط کرنیکے لیئے ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کیا
اور اُسکی دلائل خوب بیان کین تو بھی اُنھون نے فرمایا کہ مین اپنے دستخط کرنیسے پیشتر اور باتین
دریافت کرنی چاہتی ہون۔ تو پھر لارڈ موصوف نے وجوہ کے ساتھ عرض کیا کہ یہ کاغذ نہایت ضروری

ہی تو اسکے جواب مین انھون نے فرمایا کہ تمھارا کاغذ نہایت ضروری ہے اور مجھے نہایت ضروری ہے کہ کاغذ پر جب تک دستخط نہ کرون کہ اسپر مجھے پورا اطمینان نہ ہو۔

جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئین تو لارڈ میل بورن کی عمر اٹھاون ۵۸ برس کی تھی۔ اور پولیٹکس مین تیئس ۲۳ برس سے بھی زائد کے وہ جید تجربہ کار تھے۔ سنہ ۱۸۰۶ء سے ۱۸۲۹ء تک انھون نے کامنس ہوس مین اجلاس کیا تھا۔ اسکے بعد وہ اپنے باپ کے جانشین ہوس آف لارڈس مین ہوئے انکا پولیٹکل دورہ فرقہ وگ مین شروع ہوا۔ مگر وہ کیننگ کے ٹوری انتظام مین شریک ہوکر ۱۸۲۷ء مین آئرش سکرٹری ہوگئے۔ اس عہدہ کا گیارہ مہینے تک امتحان کرکے وہ اس سے مستعفی ہوئے تو وہ وگ پارٹی پر دل وجان سے فدا ہوئے اور اُسکے پیشوا بنے اور ہمہ تن اسی مین مصروف ہوئے سنہ ۱۸۳۰ء مین وہ ہوم سکرٹری ہوئے۔ اور لارڈ گرے کے بعد سنہ ۱۸۳۴ء مین وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ اس سال کے آخر مین وزیر اعظم کے حقوق اور آزادی پر ولیم چہارم تاجدار سلطنت نے کچھ لعنت ملامت کی۔ بادشاہ کو یہ خوف بے وجہ پیدا ہوا تھا کہ وزارت نے اسٹبلشڈ چرچ پر حملہ کرنے کا منصوبہ باندھا ہے۔ اُس نے میل بورن اور اُسکے ساتھیون کو برخاست کردیا۔ یہ آخر موقع تھا اُسنے اپنی حرکت کو جو انتظام کی جان تھی کم عمر کردیا۔ اس سے تاج شاہی کا نقصان بہ نسبت اسکے ملازمین کے زیادہ ہوا۔ اور حلقہ شاہی مین یہ ڈراونی مثال باقی رہی۔ لارڈ میل بورن کی جگہ سر رابرٹ پیل وزیر اعظم ہوئے۔ اُنھون نے فوراً پارلیمنٹ کو شکست کردیا۔ مگر ملک کی وگ پارٹی کی طرفداری کو زیادہ دکھایا تو پیل جلد ہی مستعفی ہوا اور میل بورن کی وزارت پھر قائم ہوئی۔ اور پہلے کی نسبت بالکل زیادہ ذی اختیار ہوگی۔ وہ چھ برس وزیر اعظم رہے چار سال ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین اور دو برس پہلے بادشاہ کے عہد مین۔

اگرچہ لارڈ میل بورن اصل لبرائیل تھا اور کونسٹی ٹیوشنل کی خوبیون اور نیکیون کا مستحکم یقین کرنیوالا تھا۔ اور مذہبون کی مساوات کے اصول اعظم کا حامی کشادہ دلی کے ساتھ تھا مگر حال مین پارلیمنٹ کے ممبرون کے انتخاب کیلئے جو قانون بن رہا تھا۔ اُس مین وہ اپنا جوش دلی نمایان نہین کرتا تھا۔ اور بعض تدابیر معاشرت رعایا کی بہبودی و آسودہ حالی کے جنکے جاری ہونے کا پارلیمنٹ مین مددگار رہتا تھا۔ انکو بے پروائی کی نظر سے خیال کرتا تھا۔ قوانین غلہ کے میدان مین

وہ بڑا جوانمرد تھا اور زمانہ حال کی رسے ڈسی کل پروگریم کو بعض منصف اکسانے والون کی خالی بجواس جانتا تھا۔ وہ اپنی اوضاع و اطوار مین زمانہ کی رسمون کا پابند نہ تھا سخت کلامی پر مائل تھا اُسکو لوگ ترش مزاج شمار کرتے تھے۔ علم وضع طرار زبانی کی اسنے اختیار کرلی تھی۔ اُس کے گھر کی حالت خوش نہ تھی۔ اُسنے سنہ ۱۸۲۵ع مین شادی کی تھی مگر کچھ مدت کے بعد بی بی کو طلاق دیدی تھی۔ اِسکی بڑی تفریح طبع علم ادب کے مطالعہ مین تھی۔ اگرچہ وہ معاشرت کی رکاوٹون مین صابر تھا۔ مگر لیڈیون کی سوسایٹی مین ہردلعزیز تھا*

لارڈ میل بورن کا ملکہ معظمہ کا پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہونا

نئے بادشاہ کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کرنے مین سخت دشواریان پیش آئین پہلے بادشاہ کے لیئے اُنکے فرائض ادا کرنیکے واسطے یہ عہدہ قطعی لازمی تھا۔ مگر ملکہ معظمہ کیلیئے وزرا کو یہ خوف تھا کہ جس شخص کو یہ معتمد عہدہ دیا جائیگا وہ اُنکی نوعمری کے سبب سے اُنپر حادی ہوجائیگا۔ اسلیئے لارڈ میل بورن نے تعریف کے قابل نفس کشی کرکے اِس عہدہ کو تمام سرکاری کامون کیلیئے خود اختیار کیا۔ چونکہ وہ ملکہ معظمہ کا وزیر اعظم بھی تھا اور پرائیویٹ سکرٹری بھی۔ تو ضرور تھا کہ وہ ہمیشہ اُنکے ساتھ رہے۔ سلطنت کے اول دو سالون مین وہ ہر وقت ہمراہ رہتا تھا۔ صبح کے وقت زیادہ تر ملکہ کے ساتھ کام مین مصروف رہتا اور دوپہر کے بعد سواری مین ساتھ جاتا۔ شام کو ڈنر مین شریک ہوتا۔ گریویل صاحب کہتے ہین کہ مجھ سے جارج ولی یرس صاحب نے کہا کہ ملکہ اور وزیر اعظم کے درمیان جو برتاؤ برتے جاتے ہین مین اُن کو دیکھکر متحیر ہوگیا۔ وزیر ملکہ کے ساتھ مربیانہ محبت رکھتا ہے۔ اور اُنکا ادب تمیز کے ساتھ کرتا ہے۔ وزیر پر ملکہ اعتماد کلی رکھتی ہین اور اُسکو اپنا انیس و جلیس بنانے سے خوش ہوتی ہین۔ گریویل صاحب یہ بھی لکھتے ہین کہ ملکہ کی زبان پر وزیر کا ذکر اکثر رہتا ہے وہ ڈنر مین اُسکو اپنے برابر بٹھاتی ہین۔ خواہ کوئی اور کیسا ہی معزز آدمی ڈنر مین بیٹھا ہوا ہو۔ وزیر کی کوئی بیٹی نہین اگر ہوتی تو وہ اُسکو ملکہ سے زیادہ نہ چاہتا۔ دنیا مین اُسکا دل محبت منزل کوئی چیز محبت کرنیکے لیئے سوائے ملکہ کے نہین رکھتا۔ اسلیئے اِن ہی پر دل و جان سے فدا ہے اُسکو صرف یہی کام ہے کہ وہ ملکہ کی تعلیم و تربیت کرے اور اُسکے عقل و فہم و فضائل کو دنیا مین دلکش بنائے۔ اِس کام سے زیادہ کوئی بڑا کام جوابدہی کیلیئے نہین رکھتا۔ مجھے اِسمین شبہ

نہین کہ میل بورن سب طرح سے اِس مشکل کام کے لیئے لائق ہی۔ ملکہ معظمہ کی یہ خوش نصیبی ہی کہ ایسا وزیر صائب تدبیر اُنکے ہاتھ آیا ہی جو اپنے فرائض عظیم کو دانائی اور ایمانداری سے عزت کے ساتھ ادا کرتا ہی۔ اسکی دانائی وکاروائی ونیک کرداری وخوش رفتاری کی بڑی دلیل یہ ہی کہ سارا دربار شاہی اسکا مدح سرا ہی اسکا ادب کرتا ہی۔ اسکو پسند کرتا ہی۔ ملکہ معظمہ پر لارڈ میل بورن کے کہنے کا بڑا اثر تھا۔ چنانچہ جب ملکہ معظمہ سے ایک مصنف نے یہ اجازت مانگی کہ اپنی کتاب کو اُنکے نام نامی سے معنون کرے تو اُنھون نے کتاب لیکر لارڈ میل بورن کو دیدی کہ اسکو پڑھکر اپنی رائے اسپر دے اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ کی راے اِس کتاب کی نسبت بُری ہوگی تو مین اپنے نام سے اِس کتاب کے مشتہر ہونیکی اجازت نہین دونگی۔ یہ کتاب میل بورن کو دلچسپ نہ معلوم ہوئی تو ملکہ معظمہ نے اِس سبب سے مصنف کو اجازت نہ دی کہ کتاب اِنکے نام سے مشتہر کرے ؛

لارڈ میل بورن وہ کونسٹی ٹیوشنل اُصول ملکہ معظمہ کے خوب ذہن نشین کرتا تھا جو بادشاہ کی آزادی کے منافی ومنکر تھے۔ ملکہ معظمہ کا باپ فرقہ وگ کے ساتھ بہت ارتباط اور اتحاد رکھتا تھا اور انکی مان اِس فرقہ کی کن سنگ ٹن مین بڑی خاطر وتواضع کرتی تھین اور شاہ ولیم چہارم سے جو فرقہ ٹوری کا بڑا امربی تھا اُنکی عداوت بڑھتی جاتی تھی۔ اسلیئے ملکہ معظمہ کی طبیعت کا مقتضا یہ تھا کہ وہ فرقہ وگ کو اپنا انیس وجلیس بنانا چاہتی تھین۔ اور فرقہ وگ کو فرقہ ٹوری پر ترجیح دیتی تھین لیکن اِس بات کو وہ چھپاتی بھی نہ تھین۔ اُنکی طبیعت کی نخوت وبے چینی ان پولیٹکل مسائل کو جو بادشاہ کے جاہ ومنصب وحکومت مین مداخلت کرین مرعون نہین تسلیم کرنے دیتی تھین۔ وہ اپنی رفعت جاہ اور شوکت جو ابد ہی یہ جو برائے نام بادشاہ کے لیئے رہ گئی تھی فخر کرتی تھین اور کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ کے باب مین لارڈ میل بورن باربار متنبہ کرتا تھا کہ وہ آزاد نہین ہی تو وہ اُسکے بڑے حصہ کو بے چون وچرا تسلیم کرتی تھین۔ مگر اُسکے معنی عمل کرنیکے لیئے اپنی طرف سے بیان کرتی تھین ؛

ملکہ معظمہ اپنی فرزانگی کے سبب سے اپنے تئین ناتجربہ کار سمجھتی تھین اور جانتی تھین کہ اِن لوگون پر اعتماد کرنے کی اشد ضرورت ہی کہ اِنسے معاملہ فہمی مین زیادہ دیرینہ تجربہ کار ہون لیکن اُنھون نے کسی معنی کر وزرا کی اطاعت کو نہ لفظاً نہ معنًا قبول کیا۔ اپنی سلطنت کے روز اول سے آخر دن تک جتنے معاملات گورنمنٹ کے اُنکے روبرو پیش ہوئے اُنھون نے اِن مین ذرا تامل نہین کیا

کہ اپنے عہدہ دارون سے استفسارات کرین۔ اُنکے فیصلون کے منظور کرنے سے پہلے اپنے غور وخوض کیلیئے وقت کو چاہا۔ اور اپنی آرزوؤن اور خیالات کو ذہانت سے آزادانہ بیان کیا اگر اُنکے وزرا نے کسی معاملہ مین شبہہ بیان کیا کہ ہمین کیا کیا جائے تو اُنہون نے بتلا دیا کہ مین ہمین یہ کرنا چاہتی ہون۔ غرض اپنی راے کو سُنا دیتین اور آخری فیصلہ کرنے اور پولیسی اختیار کرنے کو بالکل اپنے مشیر مدبرون کی فرزانگی کے حوالہ کر دیتین۔ اگر وہ ہمین کسی کام کا کرنا ایسا پسند کرتے جو اُن کو پسند نہوتا اور اُنکے ناپسند کرنے کا کچھ اثر نہوتا تو شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا کہ وہ اُس پر خانگی طور پر لعنت ملامت نہ کرتین ✤

ملکہ معظمہ کے وزرا کا اور خود اُن کا اول فرض یہ تھا کہ خانۂ شاہی کے ملازمین کا بندوبست کیا جائے۔ جو اصول پہلے اِس کام کے لیئے مقرر تھے وہ اسلیئے کام نہین آسکتے تھے کہ اب بادشاہ عورت تھی جسکے خاص ملازمین مستورات کا ہونا بجائے مردون کے ضروری تہا۔ اُنھون نے یہ بڑا عالی شان انتظام کیا کہ ایک مسٹرلیس آف روب اور آٹھ لیڈیان بیڈ چیمبر اور آٹھ میڈ آف آنر کو اپنے گھر کی ملازمت کیلیئے کافی جانا۔ اُنکے ماموں لیوپولڈ نے اُن سے التماس کیا کہ وہ اِن ملازمین کے پسند کرنے مین پولیٹیکل خیالات سے بالکل جاہل نبجائین۔ گھر کے عہدون کے لیئے جن عورتون کی ضرورت تھی اُنکے لیئے کوئی ایک بھی ذی جاہ ذاتی دوست نہین ملا۔ وگ وزرا کی بیویان اور بیٹیان اُن کو اِس کام کیلیئے ملین اور اُنھون نے لارڈ میل بورن کی اِس خلافِ مصلحت صلاح کو مان لیا کہ اول اُنکے گھر کے عہدہ دار بالکل وگ مین سے مقرر ہون۔ اُنہون نے مارشنس لینسڈون سے درخواست کی کہ وہ مسٹرلیس آف روب کے عہدہ کو قبول کرین۔ اگرچہ اُنکی صحت اِس عہدہ کے قبول کرنیکی اجازت نہین دیتی تھی۔ مگر اُنھون نے بیڈ چیمبر کی پرنسپل لیڈی کا عہدہ منظور کر لیا۔ اور گھر کا اعلےٰ درجہ کا عہدہ مسٹرلیس آف روب کا جولائی ۱۸۳۷ء کو ڈچس سدرلینڈ سے معمور ہوا جو ملکہ کی نہایت دلی دوست تھین۔ غرض ملکہ معظمہ کے گھر کی مستورات اعلیٰ عہدہ دار یہ تھین۔ مسٹرلیس آف روب۔ ڈچس سدرلینڈ۔ پرنسپل لیڈی آف بیڈ چیمبر۔ مارشنس لینسڈون اور لیڈیس آف بیڈ چیمبر مارشنیس اوف ٹیوسس ٹوک وکونٹیس چارلے مونٹ کونٹس آف گریو لیڈی پورٹ مین لیڈی لٹل ٹن ولیڈی برہام وکونٹیس ڈرہم اور بیڈ چیمبر کی عورتین لیڈی کیرولائین پیجنگٹن

گھر کے ملازمین کا انتظام اور ملازمین مستورات

ولیڈی ہیریٹ کلایو ولیڈی شارلٹ کوپلی وڈسکونٹس فوربس واونرابل مسٹریس بریٹڈ
ولیڈی گارڈنر واونرابل مسس ہی کیمبل پریسیڈنٹ وملازمہ بٹ چمپیبر مس ڈیویس اورمیڈ مس آو
آونرابل ہیریٹ اور اونرابل مارگریٹ ڈلن واونرابل کیرولائین کوکس واونرابل مس کاونڈش
اونرابل ہٹیل ڈاے جٹ ومس امیلیا میری ومس ہیریٹ لیسٹر ومس میری سپرنگ رائیس +

مرد بھی اعلی عہدہ وار وگ وزارت مین سے منتخب کیئے گئے - ملکہ نے صرف یہ ظاہر کیا کہ انکی ماں
کے گھر کا اور اپنے گھر کا ماسٹر سر جان کونرو لے جسکو کبھی اُنھون نے پسند نہین کیا اپنی خدمات سے
مستعفی ہو اور تین ہزار پونڈ پنشن پایا کرے اُسنے جو آیرشش پیر ہونیکی درخواست کی وہ نامنظور کی

ملکہ معظمہ کے پرائیویٹ سکرٹری کا عہدہ جو لارڈ میل بورن نے قبول کر لیا تو اِس سبب سے
اُس گڑھے مین گرنے سے بچ گئین جو اُنپر آفتین لاتا - گھر کے وہ ارکین جنکے حلقہ مین اُنھون نے
پرورش پائی تھی مدعی تھے کہ ہم ملکہ کی ہدایت کرنے کا حق رکھتے ہین - جبسے کہ اُنھون نے اپنی زندگی
کا کام محنت کا شروع کیا ہے - اُنکی ولادت پردیس مین تھی - اِسمین اُنکی خود اپنی غرض تھی کہ اِسکے
اثر کی مستقل وزارت ویسی کونسل سے پیدا ہو - شاہ لیوپولڈ ملکہ معظمہ کے باپ کی جگہ تھا وہی ابتک
اُنپر حاوی تھا اور آخر دم تک اُنکا مشیر وصلاحکار رہا - جبکہ وہ بالغ ہوئین تو شاہ نے اپنے معتمد دوست
اور سکرٹری سابق بیرن سٹوک میر کو بھیجا کہ وہ پولیٹیکل تعلیم مین اُنکا رہنما بنے - ملکہ معظمہ کے
سلطنت کے اول پندرہ مہینون مین وہ متواتر ہمراہ رہا - مگر کبھی کسی عہدہ پر وہ نامزد نہین ہوا - جب
ملکہ کے پرائیویٹ سکرٹری ہونے کا سوال پیش ہوا تو وہ بہت خوشی سے بیرن کو اِس عہدہ
کے دینے کا فکر کرتی تھین - وہ دلی محبت اُسکے ساتھ رکھتی تھین - اکثر وہ کہا کرتی تھین کہ افسوس ہے
کہ کبھی میرے اِس بوڑھے عزیز کی لیاقت کی جیسی کہ قدر ہونی چاہیئے تھی نہین ہوئی +

بیرن سٹوک میر کوبرگ کا باشندہ تھا - وہ لیوپولڈ کے ساتھ سنہ ۱۸۱۶ء مین ڈاکٹر
ہوکر انگلینڈ مین آیا تھا - اب اسکی عمر پچاس برس کی تھی - وہ سچا ہواخواہ اپنے آقا اور خاندان
سیکس کوبرگ کا تھا - اِنکے ساتھ محبت کرنیسے اِسکو اپنے کسی فائدہ کا خیال نہ تھا - لارڈ
پامرسٹون نے جو اِس سے کچھ اتحاد نہین رکھتا تھا کہا کہ اب تک مجھے اِسکی برابر کوئی بے غرض آدمی
نہین ملا - اِسنے دانشمندانہ انگریزی تاریخ کا مطالعہ کیا اور بڑی گرم کوشش سے کونسٹی ٹیوشن کے

کے مسئلہ پر غور کیا۔ یہ اسکی بڑی نیکی تھی کہ اُسنے ملکہ معظمہ کو صلاح دی کہ وہ اپنے جاہ و منصب کے قائم و برقرار رکھنے کیلیئے پارٹی اور سازشون سے اپنے تئین الگ تھلگ رکھین گو سٹوک میر بڑا دانشمند فرزانہ تھا۔ مگر وہ برٹش گورنمنٹ کی اندرونی کارروائیون کو نہین سمجھا۔ یہ اُسکی راے معقول تھی کہ بادشاہ چین کا حاکم جلد ہی سے سر جھکانے والا نہین ہے۔ لیکن اُسکا یہ مناقشہ کہ اگر بادشاہ مین بادشاہی کی کافی قابلیت ہو تو وہ خود اپنی وزارت کا کام کر سکتا ہے بالکل مغالطہ دہی تھی۔ اس مقولہ کا ملکہ معظمہ کے کان مین جانا اندیشناک تھا +

اس راے کے سبب سے سٹوک میر بار خاطر ہوگیا جو ملکہ معظمہ اور اُسکے وزرا کے ساتھ ہمیشہ آمد و رفت رکھتا تھا۔ ملکہ معظمہ کے حق مین اسکا رہنا مفید نہین معلوم ہوتا تھا۔ انگریزی پبلک ملکہ معظمہ کے ساتھ اسکے رہنے پر حسد کرتی تھی۔ اور اسکے ساتھ دشمنی کا اس طرح اظہار ہوا کہ سب لوگون کے دلون مین یہ امر منقش ہوا کہ یہ جرمن بیرن ملکہ معظمہ پر تخت کے پیچھے ایک مخفی اثر برخلاف قوم کے پیدا کرتا ہے۔ کامنس ہوس کے ورگ سپیکر نے ابتداے سلطنت مین بہت دنون پہلے اس مضمون سے پارلیمینٹ کو اطلاع دی اور ڈرایا۔ اسپر لارڈ میل بورن نے بڑی حقارت کے ساتھ اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ مگر جب یہ مشہور ہوا کہ ملکہ معظمہ کے پرائیویٹ سکرٹری کا کام یہی کرتا ہے تو میل بورن نے اسکی نفی مین اشتہار دیا۔ چند مدت کیلئے پبلک کی توجہ سٹوک میر کی طرف سے ہٹ گئی۔ وہ شاہی حلقہ کا مدت تک ایک رکن رہا۔ انگلینڈ مین جو اسپر حاسدانہ شبہات اول لگائے گئے اُنسے وہ کبھی مایوس نہین ہُوا +

ملکہ معظمہ کی صداقت دلی اپنی قدیمی گورنس (اتالیقہ) لیہ زین پر نمایان تھی اسکے سبب سے لوگون کو یہ خوف نہین پیدا ہُوا کہ ملکہ پردیسی مشیر کارون کے ہاتھ مین ہے۔ وہ اپنی شاگرد کی قدیمی پرائیویٹ سکرٹری تھی۔ جیسے کہ انکے تخت نشین ہونے سے پہلے تھی وہ تخت نشینی کے بعد بھی رہی۔ ملکہ اس سے پرائیویٹ کام لیتین۔ کبھی سرکاری کام اُنکے علم مین نہین لاتین جب وزرا ایک دروازہ سے داخل ہوتے تو وہ دوسرے دروازہ سے چلی جاتی۔ بیرونس اپنے کام کو خیر اندیشانہ خوشی سے کرتی تھی +

بیرونس لیہ زین

ملکہ معظمہ نے تخت نشین ہوتے ہی قصر شاہی کے بہت سے کمرون کو آراستہ کر کے جُدا

رہنا اختیار کیا۔ اور مان کے رہنے کیلئے جدا کمرے دیدئے۔ یہ کام ملکہ معظمہ کا بڑا دانائی کا تھا۔ گرے
ویل صاحب کے روزنامچہ سے تاریخون مین اکثر حالات لکھے جاتے ہین۔ اُس سے ہم ڈچس کنٹ کے
جدا رہنے کا حال لکھتے ہین۔ صاحب ممدوح اس اُصول کے پابند ہین کہ کوئی ہسٹری (تاریخ) او
بائی اوگ رفی (سوانح عمری) اپنے سچے ہونے کا دعوے نہین کر سکتی۔ جب تک اُسمین ہر معاملہ
کی ساری ممکن صورتین و پہلو نہ دکھلائے جائین۔ مگر صاحب ممدوح صوف مین دو باتین ہین۔ اول وہ تعریف
و ستائش کی نسبت نکتہ چینی و عیب بینی و خورده گیری کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ دوم وہ جن باتون
کو اور لوگون سے سنکر یقین کر لیتے تو اُنکو اپنے تعصب و میلان خاطر کے رنگ سے رنگ دیتے
صاحب موصوف اپنے ۳۰۔ جولائی ۱۸۳۷ء کے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ شہزادی فیڈلیوڈان
نے کل مجھ سے کہا کہ مین نے ملکہ سے ملاقات کی وہ بڑی خلیق و رحیم و کریم مجھے معلوم ہوئین
مگر ڈرپوک ہین۔ اور اُداس رہتی ہین۔ مجھ سے اُنھون نے معمولی روزمرہ کی باتین کین۔ اُس نے
مجھ سے یہ بھی کہا کہ مین ملکہ کی ملاقات کے بعد ڈچس کنٹ سے بھی ملنے گئی تو مجھے معلوم ہوا کہ
مایوسی کے رنج نے اُنھین مار رکھا ہی۔ گو ملکہ اپنی مان سے محبت و توجہ کے ساتھ ملتی ہین مگر اُن سے
بالکل اپنے تئین آزاد رکھتی ہین۔ جسمین ڈچس اپنی ذلت و حقارت جانتی ہین۔ ملکہ نے جس ذلت اور
خواری سے سرجان کونروے کو موقوف کردیا اُسکا رنج اُن کے لیئے سوہان روح بن رہا ہی۔ اُنھون نے
کہا کہ میری بچی جو اٹھارہ برس تک میری زندگی کا عین مقصود اور میری ساری امیدون و ارمانون
کا مرکز رہی اب وہ مجھ سے جدا ہو گئی ہے اور جن جن کے ارمانون کیلئے مین جیتی تھی وہ سب خاک
مین ملگئے ہین۔ یہ حال سنکر مین نے ڈچس سے کہا کہ دنیا مین تم سے زیادہ کون خوش نصیب ہوگا
کہ جسکی بیٹی آج اِس معراج پر پہنچی ہے۔ اور اُسکی مدح و ثنا کی آوازون سے سارا عالم گونج رہا
ہی۔ بس بیٹی کی یہ عزت و شان و شوکت و فتح و نصرت آپکی خوشی کے لیئے کافی ہی۔ اِسپر ڈچس نے
زہرخند کرکے سر ہلایا جس سے اُنھون نے یہ بتلایا کہ میری ساری آرزوؤن کے بر آنے ہی نے مجھے
نہایت درجہ ناخوش کیا ہے۔ بادشاہ ولیم چہارم مجھ سے انتقام لینا چاہتا تھا۔ مگر وہ یہ نہین
جانتا تھا کہ انتقام کس طرح لون۔ مگر مجھ سے وہ انتقام لیا جا رہا ہے کہ اگر اُسکی روح موجود ہوگی تو
اِس رنجیدگی و مایوسی کو دیکھکر خوش ہو رہی ہوگی۔ اِس بات مین شبہہ کرنا ناممکن ہے کہ جب

جب ملکہ اپنا اعتماد پیدا کرتی ہین اور اپنے فضائل کو بروے کار ظاہر کرتی ہین تو وہ اپنے مستحکم و مستقل ارادون کو ظاہر کرینگی۔ تمام خفیف کامون مین جو کورٹ سے متعلق ہین اُن مین شاہانہ اور جو محل سے متعلق ہین اُنمین مالکانہ اِس طرح کام کرینگی کہ گویا وہ ہمیشہ سے اِن کامون مین ماہر تھین +

ملکہ معظمہ سے اپنے مامون شاہ لیوپولڈ کو اپنی ابتدا عمر مین تلخی سے بسر ہونے کی شکایت لکھی تھی اُسکو مسٹر گرے ویل ڈچس کی مدارات پر جو بیٹی کے ساتھ تھی محمول کرتے ہین۔ حالانکہ اُن کی آغاز عمر کے سارے حالات دوسری طرح کے ہین +

کورٹ کی ایک گپ یہ بھی ہے کہ لیہ زین کی بڑی محبت ڈچس کی ملازمہ سپتیلہ سے تھی اِس سے سرجان کونروے لڑپڑا۔ اور اُسکو موقوف کرادیا جسکے سبب سے لیہ زین نے جان کونروے کی نسبت ایسے بُرے خیالات ملکہ معظمہ کے دلمین پیدا کیئے کہ اُنھون نے اُسکو موقوف کردیا۔ مان کو جس طرح معاملات سلطنت سے ملکہ معظمہ نے جدا رکھا وہ اُنکی عین دانائی اور فرزانگی تھی۔ گو اُنکی مان اسکی حرکت کو دانائی سے بعید جانتی ہون اور اُس سے آزردہ اور رنجیدہ رہتی ہون۔ انگریزی قوم کو یہ احمقانہ خوف تھا کہ مان کے ساتھ رہنے کا اثر ملکہ پر اچھا نہ ہوگا۔ چنانچہ ہوس آف لارڈس مین لارڈ بروہم نے ڈچس کنٹ والدہ ملکہ کی نسبت کہا کہ وہ اِنکے پھسلانیوالی اور بہکانیوالی ہین جسکی مخالفت مین بڑے غصہ سے لارڈ میل بورن نے اپنی رائے کو ظاہر کیا کہ وہ ملکہ کی والدہ پولٹیکل دائرہ سے خارج رہتی ہین اُنکو پھسلانیوالی کہنا بالکل غلط ہے +

شاہی رسوم عام پر ملکہ معظمہ بہت توجہ کرتی تھین۔ کن سنگ ٹن مین اُنھون نے اول لوی لی سپاہیانہ لباس پہنا اور شاہی تمغے زیب تن کیئے اِس این کل سفیر دول خارجیہ کے اور اُنکے معتبر مصاحبین آئے۔ اِسکے بعد پبلک گروہون کے نائبون کا ایک سلسلہ بندھا جس نے تہنیت و تعزیت کی ایڈریسین پیش کین۔ سب کا جواب ملکہ معظمہ نے تمکین و وقار کے ساتھ دیا۔ ۱۷ جولائی کو وہ پارلیمنٹ کے برخاست کرنیکے لیئے گئین۔ یہ جانا اس قانون کے موافق تھا کہ بادشاہ کے مرنے کے بعد پارلیمنٹ برخاست ہو اور بعد چھ مہینے کے اندر ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب از سر نو ہو اور یہ عمل بھی دستور کے موافق تھا کہ پارلیمنٹ کے ہر اجلاس مین بادشاہ بذات خود تشریف لائے

رسوم عام شاہی

پارلیمنٹ مین آنیکے دن قصر شاہی سے لیکر پارلیمنٹ کے مکان تک ملکہ معظمہ کے چہرہ مبارک کی
زیارت کے لیئے خلقت کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے کہین تل رکھنے کو جگہ نہ تھی تین بجے
پارلیمنٹ کے مکان مین حضرت علیا اول مرتبہ نہایت نفیس لباس شاہانہ پہنے ہوئے اور سر پر تاج
الماس طراز لگائے ہوئے اور گلے مین جواہر نگار مالا ڈالے ہوئے اور سینہ کو تمغون سے آراستہ کیئے ہوئے
رونق افروز ہوئین۔ حاضرین مجلس سروقد تعظیم کے لیئے کھڑے ہوگئے۔ جب وہ تخت پر جلوہ افروز ہوئین
تو اُنکے کان مین لارڈ میل بورن نے کہا کہ حضور دستور کے موافق اہل مجلس کو بیٹھنے کی اجازت
فرمائین تو اُنھون نے سر جھکا کے ایک انداز دلربا سے پیاری میٹھی آواز سے بیٹھنے کی اجازت دی
پھر زبان فیض ترجمان سے اہل مجلس کیطرف مخاطب ہوکر یہ تقریر دلپذیر بے تصنع و بے تکلف فرمائی
کہ مجھے اسکا بڑا شوق تھا کہ آپ صاحبون سے خود ملون اور آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرون
آپ صاحبون نے اپنی سچی محبت و وفاداری کے سبب سے بادشاہ سابق کی تعزیت کا اور میری تخت
نشینی کی تہنیت کا حق پورا پورا ادا کیا۔ مین آپ صاحبون کو پورا الیقین دلاتی ہون کہ مذہب پروٹسٹنٹ
جو قانونًا قائم ہوا ہے مین اُسکے مستحکم رکھنے کا دل سے مصمم ارادہ کرتی ہون اور کونسلس کے آزادانہ
استعمال کے حقوق کی محافظ ہون اور آزادیون کی حامی۔ اور بہبودی انام اور رفاہ عام کی متمنی
ہون۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ غیر سلطنتون کے ساتھ میری مصالحت ہے۔ مین اپنی تاجداری کی
پابندیون کو ایمانداری سے بجالاتی ہون۔ اور اپنی رعایا کے مقاصد اور اغراض کی نگہبانی کرتی
ہون۔ ہر وقت میری تمنائے دلی یہی رہتی ہے کہ امن و امان صلح و عافیت کی برکتون و نعمتون کو
قائم رکھون۔ کچھ اور اور ضروری باتین بیان کرکے اپنی تقریر کو ان فقرون پر ختم کیا کہ مین جو سلطنت
کے تخت پر بیٹھی ہون اسکی جوابدہیون اور بار پرسون کو کما حقہ سمجھتی ہون۔ میری نیک نیتی ہی
اِس بار عظیم کے اٹھانے مین اپنے ہاتھون سے بڑا سہارا دیتی ہے۔ مین اپنے پروردگار پر پورا
توکل رکھتی ہون کہ وہ میری سب مشکلون کو آسان کریگا۔ اور سب طرح میرا کفیل ہوگا۔ تمام مذہبی
اور ملکی قوانین کو ضروری عقلی ترقیون سے استوار کرنے کو اپنا بڑا کام سمجھتی ہون اور جہان تک
میرا بس چلتا ہے عداوتون اور دشمنیون کو کم کرتی ہون اور ان اصول کے موافق عمل کرنے کے سبب
سے قصدًا مین اپنے پارلیمنٹ کی دانائی وزیرون کی پر اور اپنی رعایا کی محبت پر اعتماد کرتی ہون۔ یہی تھا یہی

کی شان وشوکت کے سنبھالنے کے اور کونسٹی ٹیوشن کے قائم کرنیکے اصلی ارکان رکین ہین ؁ ٭

اِس جلسہ مین زبان کی فصاحت پر سب سے بہتر رائے دینے والا فیشنی کیمبل موجود تھا وہ کہتا ہو کہ ملکہ کی تقریر مین فصاحت بلاغت۔ طرز ادا حُسن بیان یہ سب کامل تھے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی تقریر اِس سے بہتر سُننے مین آئے۔ ملکہ کی انگریزی زبان انگریزی زبان کی ملکہ ہو (کلام الملوک ملوک الکلام) ٭

پارلیمنٹ کے جلسہ مین قانون فوجداری کی ترمیم کا اور سنگین سزاؤن کے انسداد کا بل ملکہ معظمہ کی منظوری کے لیئے پیش ہوا اور پاس ہوا ٭

ملکہ معظمہ پر ایک شخص کا عاشق زار ہونا

ایک اشراف آدمی ملکہ معظمہ کے عشق مین گرفتار ہوا اور اُسکے دماغ مین یہ خبط سمایا کہ میری قسمت مین لکھا ہو کہ ایک دن ایسا آئیگا کہ میرا بیاہ اِنکے ساتھ ہوگا۔ ایکدفعہ موقع پاکر ملکہ معظمہ کے وزٹ بک جسمین اُنکے ملاقات کرنے والون کے نام لکھے جاتے ہین اپنے دستخط کردیئے مگر اُسکے دستخط جلدی سے پہچانے گئے اور کتاب مین سے چھیلے گئے۔ وہ ملکہ کی صورت دیکھنے کا ایسا شائق تھا کہ باوجود صاحب مقدور ہونیکے کن سنگٹن کے باغون کے مزدورون کا مددگار بن گیا۔ کہ اِس بہانہ سے اُنکی صورت ہر روز دیکھ لیا کرونگا۔ شام کے وقت ہمیشہ فٹن مین بیٹھکر ایک جگہ ملکہ کی سواری کا منتظر رہتا۔ جب وہ آئین تو جس طرف جائین اُنکے ساتھ ہولیتا مگر آخر کو مایوس ہوگیا اور اُسکو تحقیق ہوگیا کہ مین نے اپنی قسمت کا لکھا غلط پڑھا تھا ٭

باب ششم

۱۸۳۷ء

سول لسٹ اور کولونیز کے معاملات یعنی ملکہ اور اُنکے خاندان کے وظائف اور انگریزونکی نوآبادیان

۱۳۔ جولائی ۱۸۳۷ء کو پارلیمنٹ مین جانیسے چار روز بعد اور تخت نشینی سے تین ہفتہ کے اندر ملکہ معظمہ

نے قصر کن سنگٹن کو چھوڑا۔ اس نواح کی رعایا کو انکے یہان سے جانیکا قلق تھا۔ اور انکو خود بھی
اس قصر سے جانیکا رنج تھا۔ جہان وہ پیدا ہوئی تھین اور سارا بچپن وہین گزرا تھا۔ لنڈن مین ان کی
سکونت کیلئے قصر بکنگھم تجویز ہوا تھا۔ معمار جان نیش نے اپنی تجویز سے اس قصر کی تعمیر جارج چہارم
کے لیئے شروع کی تھی مگر وہ پورا نہ بنا تھا اُسکو ولیم چہارم نے پورا بنوایا۔ مگر اُسکو وہ ایسا ناپسند
کرتا تھا کہ کبھی اُسمین نہین رہا۔ قصر سینٹ جیمس مین وہ ہمیشہ رہا۔ ملکہ معظمہ سے پہلے کوئی بادشاہ
اس قصر مین نہین رہا۔ اول یہ اسکی درستی و آرایش ان ہی کے لیئے ہوئی۔ اخبار مین چھپا کہ کوئی
محل ابتک ایسا سستا نہین بنا تھا جیسا کہ قصر بکنگھم۔ وہ ایک بادشاہ کے لیئے بنایا گیا اور دوسرے
بادشاہ کے رہنے کیواسطے سجایا گیا۔ مگر ولیم چہارم نے جو اسکے اندر رہنے مین تکالیف بیان کی
تھین انکی اصلاح کیگئی۔ اور عمارت مین تبدیلیان کی گئین اور مکان بڑھائے گئے تو وہ بادشاہ
کی سکونت کے قابل ہوا۔ مشرق مین ایک چوک بنایا گیا۔ محل کے عقب مین چالیس ایکڑ زمین
مین باغ لگایا گیا اور سنہ ۱۸۵۶ء مین ایک بال روم تعمیر کیا گیا۔

ملکہ معظمہ کے حکم سے اس قصر مین ١٧۔ اگست سنہ ۱۸۳۸ء مین **سگنور کوسٹا** کی ہدایت
سے ایک جلسہ عظیم گانے بجانے کا ہوا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے اہالی موالی کو حکم دیا کہ وہ اس جلسہ کی
عزت کے لیئے اپنا ماتمی لباس اُتار ڈالین۔ بڑے بڑے گویون نے اسمین گانا گایا اور باجا بجایا
٢١۔ اگست کو ملکہ معظمہ نے دروازہ سے باہر جاکر ہائیڈ پارک مین ایک نیا دروازہ
کھولا اسکا نام وکٹوریا گیٹ رکھا گیا۔ اور ٢٢۔ اگست کو پہلی ہی دفعہ ملکہ معظمہ قلعہ ونڈسر مین رہنے
کے لیئے تشریف لے گئین۔ ٢٨۔ ستمبر کو اول ہی دفعہ بتجربہ سپاہ کے معائنہ کا کیا۔ قلعہ ونڈسر کی
سپاہ محافظ نے انکے روبرو مارچ ہوم پارک کو کیا۔ ملکہ معظمہ نیم سپاہیانہ لباس پہنے ہوئی تھین۔
جاہ زنجی ان مین گلشین لگا ہوا ہزار ہزار بنا دیتا تھا۔ سپاہ کا دل اس لباس مین انکو دیکھکر باغ باغ ہوتا
تھا۔ سب انکو سلام کرتے تھے وہ اُن کے سلام کا جواب ہاتھ سے دیتی تھین۔ ایک حکایت یہ مشہور ہے
کہ ڈیوک ولنگٹن نے کورٹ مارشل کا حکمنامہ جس مین سپاہی کی پھانسی کا حکم لکھا ہوا تھا دستخط کرنیکے
لیئے اُنکے روبرو پیش کیا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ انکو معلوم ہوا کہ مجھے آدمی کی جان لینے اور بچانیکا اختیار ہے
قدیمی دستور یہی تھا کہ قتل کے فتوے کی تعمیل جب ہی ہوتی تھی کہ بادشاہ اُسپر دستخط کر دیتا تھا

ملکہ معظمہ اُسپر دستخط کرتی ہوئی جھجکین اور آبدیدہ ہوئین۔ اُنھون نے ڈیوک ولنگٹن سے فرمایا کہ اِس سپاہی کے حق مین کیا کوئی کلمۂ خیر آپ نہین کہہ سکتے؟ ڈیوک نے جواب دیا کہ نہین۔ وہ بڑا بُرا سپاہی ہے تین دفعہ بھاگ چکا ہے۔ یہ جواب سُنکر پھر ارشاد کیا کہ آپ اِس معاملہ مین دوبارہ غور کرین تو اُنھونے کہا کہ بعض آدمی کہتے ہین کہ یہ سپاہی اپنے گھر مین بھلا مانس ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ آدمی یون بھلا مانس ہو مگر سپاہی بُرا ہو۔ یہ بات سنکر حضرت علیا نے ڈیوک کا شکریہ ادا کیا اور قتل کے فتوے پر معافی کا حکم لکھکر نہایت خوشخط دستخط کر دیئے۔ اور حکمنامہ کو میز پر ڈیوک کی طرف کپ کپاتے ہاتھون سے سرکا دیا آیندہ اِس رحم دل ملکہ کو ایسے دردناک فرض کے ادا کرنیسے یون فراغت دی گئی کہ موت کے حکمنامون پر بجائے بادشاہ کے شاہی کمیشن کے دستخط ہونے لگے۔

۴۔ اکتوبر تک ملکہ معظمہ ونڈسر مین رونق افروز رہین۔ جارج چہارم نے جو اپنے انجنیر **جان نیش** کی تجویز سے برائیٹن مین ایک رفیع الشان مکان بنوایا تھا۔ اُس مین تشریف لیگئین لارڈ جان رسل ہوم سکرٹری اور اُنکی بی بی اُنکے ہمراہ تھین۔ ۴۔ نومبر کو قصر بکنگہم مین مراجعت فرمائی ملکہ معظمہ کو مالک ہونیکی طفلانہ خوشی ہوتی تھی۔ وہ اپنے گھر کے کارخانون کی درستی مین بڑی مستعدی سے کوشش کرتی تھین۔ اپنے محلون مین جو اُنکی بود و باش کا طریقہ تھا وہ اُنکا اپنا ہی ایجاد تھا۔ وہ ایسی مہمانداری کرتی تھین جو پہلے کبھی بادشاہون مین نہین ہوئی۔ وہ اپنے مہمانون کو ساتھ لیکر سارے اپنے محل کو دکھاتین۔ یہانتک کہ باورچی خانون مین بھی اُنکو لیجاتین۔ وہ اپنے مہمانون سے ایسی خوش اخلاقی سے باتین کرتین کہ یہ معلوم ہوتا کہ اُنکے مُنہ سے پھول جھڑتے ہین۔ کھانے کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے بیتکلف ہوتا تھا۔ وہ اپنے اخلاق کے آداب کے قواعد بڑی سرگرمی سے مقرر کرتین۔ اگر کوئی اُنکی اصلاح جس سے اُنکے مہمانون کی خوشی زیادہ ہو۔ اُنکو بتلاتا تو وہ اُس سے بدمزہ نہ ہوتین بلکہ اُس اصلاح کو کر دیتین۔ صبح کا وقت زیادہ تر لارڈ میل بورن کے ساتھ کام مین صرف ہوتا۔ جب وہ ونڈسر مین ہوتین تو دوپہر سے پہلے پارک مین آس پاس کے دیہات مین گھوڑے پر سوار ہوکر جاتین۔ اُنکے ساتھ اکثر تیس اُمرا گھوڑون پر سوار ہوتے۔ اُنکی نگاہ ایسی تیز تھی کہ سواری مین وہ سارے ہمراہیون کی حرکات کو دیکھ لیتین۔ اُنکی کوئی حرکت نامناسب ایسی نہوتی جو اُنکی نظر سے چھپی رہتی پھر وہ بچون کے ساتھ کھیلتین جنمین سے بعض کو وہ اپنے ملاقاتیون مین شامل کر لیتین پھر وہ اپنی کورٹ کی

لیڈی یون کے ساتھ بال وبیٹل ڈور اور شٹل ڈور کے کھیل کھیلتین۔ اس ورزش کو اُنھون نے وسط عمر تک جاری رکھا۔ پھر وہ گاتین اور پانی اور لو بجاتین۔ ساڑھے سات بجے کھانا تناول فرماتین اور اکثر شام کو کارڈ و شطرنج کھیلتین۔ اور ڈچس کنٹ ہمیشہ گنجفہ کھیلا کرتین ❊

ملکہ معظمہ کے ایجادون مین یہ ایک ایجاد تھا کہ اُنھون نے ایک کورٹ بینڈ بنایا تھا جو ڈنر کے بعد بجتا تھا۔ جبتک وہ قصر بکنگھم مین رہتین تو ہر پہر کو تھوڑا سا ناچ کراتین۔ تھوڑا سا وقت اُنھون نے تاریخ کے پیچیدہ مطالعہ کے لیئے نکال لیا تھا۔ سب سے پہلے اُنھون نے سر روبرٹ وال پول کی لائف پڑھی۔ اور پھر تین قصے سر والٹر سکوٹ کے پڑھے۔ پھر کچھ دنون کے بعد ہیلم کی کونسٹی ٹیوشنل تاریخ اور سینٹ سائی مس کی یادداشتین پڑھین ❊

ملکہ معظمہ کی سلطنت کے ابتدائی ایام مین پردیسی مہمان اُنکے پاس یوروپ سے بہت آتے تھے۔ وہ ہمیشہ اُن کے ساتھ بہت خوش رہتی تھین اور اُنپر بہت توجہ و مہربانی کرتی تھین اُنھون نے اول اُن دو جرمنی رشتہ دارون کو گارٹر عنایت کیئے جو سب سے پہلے اُنسے ملنے آئے۔ اول اپنے سوتیلے بھائی شہزادہ **لی نن جن** کو جولائی ۱۸۳۷ء مین اور دوسرا شہزادہ **ایلبرٹ** کے باپ کو سال آیندہ مین گارٹر عنایت کیئے۔ شاہ بلجیم اور اُنکی ملکہ **لوئشرہ** ونڈسر مین تین ہفتے اگست و ستمبر ۱۸۳۷ء مین مہمان رہے اور وہ برسون تک موسم خزان مین آتے رہے۔ سب سے بڑی بھانجی وکٹوریا اکثر اُنکے پاس آتی رہتی تھین اور دوپہر کے بعد کے کھیلون مین شریک ہوتی تھین ❊

ملکہ معظمہ انگلینڈ مین اپنے عزیز و اقارب کے حال پر محبت و شفقت کرنے مین غافل نہ تھین۔ بیوہ ملکہ ایڈی لیڈ کے ساتھ جو اُنھون نے اپنی محبت دکھائی اس سے زیادہ ہو نہین سکتی جس روز وہ تخت نشین ہوئی ہین تو اُنھون نے بیوہ ملکہ کو تعزیت نامہ لکھا۔ جسکے سرنامہ پر بجائے بیوہ ملکہ کے ملکہ لکھا۔ تاکہ اُن کا الم و غم زیادہ دل نہ دُکھائے۔ تھوڑے دنون بعد جو بادشاہ کی تجہیز و تکفین سے پہلے ونڈسر مین اس بیوہ ملکہ سے وہ ملنے گئین تو اُنھون نے حکم دیا کہ شاہی جھنڈا جو نیم سرنگون ہے حسب دستور بادشاہ کی تشریف آوری کے وقت بلند نہ کیا جائے۔ جب ملکہ ایڈی لیڈ ونڈسر کیسل سے مال بورو کی حویلی مین گئی ہین تو اُنکی اس بھتیجی ملکہ نے اُنسے کہا کہ کیسل سے جو اسباب آپکو یہان کی سکونت کے سبب سے عزیز ہو وہ اپنی ہمراہ لیجائین ❊

گرے ویل صاحب لکھتے ہین کہ کوننگ ہم صاحب جب ملکہ کے پاس بادشاہ کے مرنیکی خبر لاے ہین تو بیوہ ملکہ کی یہ درخواست بھی ساتھ لائے تھے کہ اُنکو ونڈسر مین رہنے کی جب تک اجازت ہو کہ ماتم کی رسم کے دن پورے ہون۔ تو ملکہ معظمہ نے اس خط کا جواب نہایت خوش خلاقی سے چچی کو یہ لکھا۔ کہ یہان رہنے مین آپ صرف اپنی صحت و آسائیش و آرام پر خیال فرمائیے اور جب تک مرضی شریف ہو محل مین تشریف رکھیئے۔

جب تک یہ چچی بوڑھی ہو کر مرین ملکہ معظمہ نے اُنکے ساتھ محبت و شفقت کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا۔ وہ اپنے سب چچاؤن اور پھوپیون کا خیال برابر رکھتی تھین وہ اُن کے ساتھ خط و کتابت کرتی تھین۔ اُنکی دعوتین کرتی تھین۔ اُنسے ملاقات کرتی تھین۔ اُنکے سامنے پڑھتی اور گاتی تھین۔ وہ بار بار جو اپنے حسد اور بدمزاجی کو دکھاتے تھے تو اُسکی برداشت بغیر بڑبڑانے کے وہ کرتی تھین۔ ڈچس کیمبرج جو کل نسل مین سب سے آخر زندہ رہین اور ۱۸۸۹ء مین مرین تو اُنکے ساتھ وہی محبت رہی جو بچپنے مین تھی۔ اُن کے کنبے اور سٹیٹ کی ہمیشہ وہ نگران رہین۔ ولیم چہارم کی اولاد جو غیر منکوحہ مسٹرلیس جارڈین سے تھی اُس سے بھی کبھی بے پروائی نہین کی اور اُنکے اعزاز اپنے اثر سے بحال رہین اور پانچ سو پونڈ سالانہ اُنکا مقرر کیا جب اُن کے چچا سسکیس علیل ہوئے تو اُنھون نے یہ خط اپنے ہاتھ سے لکھکر اُنکو بھیجا ✣

میرے پیارے چچا۔ آپ کا عاطفت نامہ جو کل میرے پاس آیا اُس سے معلوم ہوا کہ ہنوز آپ بیماری کی تکلیف اُٹھا رہے ہین اور بیساکھی لگا کے چلتے ہین۔ اِس سے مجھے بہت رنج ہوا اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس ہفتہ کے آخر تک آپ اپنے گھر سے باہر نہین نکل سکینگے۔ میرے پیارے چچا مجھے بھروسا ہے کہ آپکو پھر بالکل تندرست دیکھونگی۔ ہمیشہ آپ مجکو یقین کرین کہ مین آپ کی محبت کرنے والی بھتیجی ہون ✣ وکٹوریا آر

ملکہ معظمہ کورٹ کے آداب کی خاطر جنکو وہ اہم جانتی تھین اپنی دلی رایون کو دبا دیتی تھین۔ ملکہ معظمہ نے پولیٹکل مصلحت یہ جانی کہ دول خارجیہ کے سفیرون کو میز پر تمام مہمانون مین خواہ وہ کسی درجے کے ہون اول بٹھائین۔ لارڈ میل بورن اس سے مستثنیٰ تھے۔ وہ ہمیشہ ملکہ کے بعد اُنکی بائین طرف بیٹھتے تھے۔ اُنھون نے برسون تک خاندان شاہی کے ڈیوکون اور ڈچیسون کے ساتھ اس قاعدہ

کورٹ کے آداب

کے بدلنے مین مضائقہ کیا آخر کو اُن مین سے بعض کو مستعفی کیا۔

اِس اثنا مین اِس نئی سلطنت مین پہلی دفعہ پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب ہوا۔ ٹوری اور وگ فرقون کی مخالفت و معاندت ملکہ معظمہ کے لیئے عذاب جان تھی۔ اب جلسون مین ملکہ معظمہ کی مخالفت و موافقت مین ہر فریق کے بڑے بڑے مقرر تقریرین کرنے لگے۔

کامنس ہوس مین ٹوری فرقہ کے ممبرون کی تعداد کم تھی اِس سبب سے اُنکی چھ برس سے کچھ چلتی نہ تھی اُنھون نے سخت شکایت کی کہ لارڈ میل بورن اور ذی اختیار وگس نے ملکہ معظمہ کو اپنے ساتھ متحد کر لیا ہے۔ اور اُنکے نام کو ہمارے آزار رسانی کا اوزار بنایا ہے۔ جولائی سنہ ۱۸۳۸ء مین اُنھون نے ایک مضمون شائع کیا جسمین اُنھون نے اِس پولیسی پر لعنت ملامت کی کہ ملکہ معظمہ کے گرد کل ملازمین مستورات وگ فریق کی ہین۔ سر روبرٹ پیل نے یہ دلیل پیش کی کہ میل بورن جو ایک پولیٹکل فریق کا سرگروہ ہے ملکہ معظمہ پر ایسی سخت حکومت رکھتا ہے کہ جس سے مونارکی (بادشاہی) معرض خطر مین آرہی ہے۔ سب سے زیادہ زور اِس خط پر دیا گیا تھا۔ جو جان رسل نے لارڈ پال گریو۔ لارڈ لفٹننٹ آئرلینڈ کو لکھا تھا۔ اور اُس مین بیان کیا تھا کہ ملکہ معظمہ ذاتی ہمدردی آئرلینڈ کی وگ پولیسی کے ساتھ رکھتی ہین۔ اسلیئے ٹوری فرقہ نے یہ راگ گایا کہ ملکہ کو وگ فرقہ کے ظلم سے بچانا چاہیئے۔ چند اشعار ظرافت آمیز ورد زبان کیئے جنکا مضمون یہ ہے کہ وگس کہتے ہین کہ ملکہ ہمارے ساتھ ہے۔ جب ہمکو اندر پاتی ہین تو ہمکو ٹھیراتی ہین۔ ایسا ہوتا ہو مگر اِس شبہہ کے کرنیکی مجھے اجازت دو کہ جب وہ تمکو باہر پائینگی تو کتنی دیر ٹھیرائینگی۔ ایک جلسہ ٹوری مین مسٹر ہرنڈلٹ ٹوری ممبر کن ٹربری نے کہا کہ وزارت مین پوپ کے مذہب کے لبرائل ایسے ممبر بھرے ہوئے ہین کہ وہ نیوزیلینڈ کے وحشیون سے کم نہین ہین اُنکو انگلستان کے ساتھ عداوت قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک اور جلسہ مین لارڈ سٹون ہوپ نے چندہ اسلیئے جمع کرنا شروع کیا۔ کہ اِس چندہ سے بید کی چھڑی اور زقند۔ مارنیکا رسہ خرید کرکے ملکہ کو کھیلنے کیلیئے بھیجین اِس جلسہ مین ملکہ معظمہ کے برخلاف ایسی تقریرین ہوئین۔ کہ کمانڈر انچیف کو لکھنا پڑا کہ جن جلسون مین بادشاہ کی ایسی اہانت اور بدخواہی کی باتین ہون تو اُن مین افسرون کا شریک ہونا اُنکی بابت بہت کو بڑا نازک بناتا ہے۔

وگس کے جلسون مین ملکہ معظمہ کی موافقت مین تقریرین ہوئین آئرلینڈ کے بڑے مقرر و مدبر

اوکونل نے ایک پبلک سپیچ مین یہ کہا کہ مین اپنی عزیز نوجوان ملکہ معظمہ تخت نشین انگلینڈ کی جان و آبرو کی محافظت کیواسطے اگر ضرورت پڑے تو پانچ لاکھ آیرلینڈ کے بہادرون کو ساتھ لیکر جان دینے کو موجود ہون۔ مسٹر ہنری گریٹن نے جو ایک نامور مقرر تھے۔ ایک جلسہ مین بیان کیا کہ اگر ملکہ معظمہ فرقہ ٹوری کے بس و قابو مین آجائین تو مین اُنکی جان کے عوض مین زنگترے کا چھلکا بھی نہ دون اور اسپر یہ اضافہ کیا کہ اگر اس فرقہ کے شریر آدمی ملکہ کے ساتھ کھانے پینے مین شریک ہوجائین تو انکو ایسی نیند مین سونا پڑے کہ پھر جاگنا نصیب نہ ہو۔

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ ہینوور مین ملکہ معظمہ کا چچا آرنسٹ نیا بادشاہ ہوا تھا اِس نے تاج شاہی سر پر رکھکر اپنی مملکت مین کونسٹی ٹیوشنل گورمنٹ کو خاک مین ملا دیا۔ اسکی نسبت وگ پارٹی نے اس شبہہ کو مشتہر کیا کہ وہ یہ سازش کر رہا ہے کہ اپنی بھتیجی ملکہ معظمہ کو تخت سے اُتار دے اور خود بادشاہ بنکر انگلینڈ کی کونسٹی ٹیوشنل گورمنٹ کو اسیطرح ملیا میٹ کر دے جیسے کہ ہینوور مین اُسنے کیا ہے۔ کارٹون (مرقع) بنایا اُسکا نام مقابلہ رکھا۔ اسمین دو تصویرین ہم پہلو بنائین ایک ملکہ کی جسمین وہ ایک دُربا اشراف معلوم ہون۔ اور دوسری اُسکے چچا کی جسمین وہ سفید مواوندھی پیشانی کے شریر معلوم ہون۔ سازش کرنیوالے اس سازش کا انصاف اس طرح بتلاتے ہین کہ ہم ایسا نہین کرینگے تو ڈیوک ولنگٹن بادشاہ ہوجائیگا۔ ڈیوک آیرنسٹ سے سخت عداوت رکھتا تھا

غرض طرفین سے آپس کی بغض و عداوت کے سبب سے بیہودہ بکواس ہوئی تھی۔ مگرچہ ارباب عقل بے تعصب سنجیدہ فہمیدہ تھے وہ خوب جانتے تھے کہ نہ تو یہ خوف ہے کہ فرقہ لبرائیل (وگ) کے سبب سے ملکہ معظمہ رومن کیتھولک مذہب اختیار کرینگی۔ نہ یہ اندیشہ ہے کہ فرقہ ٹوری سازش کرکے ملکہ معظمہ سے تخت چھین لیگا۔ اور ہینوور کے بادشاہ ڈیوک کمبرلینڈ کو انکی جگہ پر بٹھا دیگا فریقین کی یاوہ گوئی ژاژخائی بتلاتی ہے کہ اس زمانہ کی حالت کیا تھی کہ ٹوری یہ سمجھتے تھے کہ لبرائیل فرقہ ملکہ کے ہاتھ سے سونارکی (بادشاہی) کو ذلیل کرا دیگا۔ وہ ایسے بڑے بڑے مدبران ملکی کامل سر روبرٹ پیل اور لارڈ بروہم کی تقریرون پر خیال نہین کرتے تھے۔ کہ اُسنے پبلک کے روبرو اپنی ایک تقریر مین بیان کیا کہ مین کونسٹی ٹیوشنل کو جھوٹے دوستون کے ہاتھون سے بچ کرانیسے اور سنگل ڈیموکریسی (جمہوری) کے سم کے نیچے کچلے جانیسے بچاتا ہون دوسرے نے یہ فرمایا کہ مین

فرقہ وگ کے مطلب

ہینوور کی سازش کا شبہہ وگس فرقہ کا پیدا کرنا

نسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کے اصول کی محافظت کیواسطے ہر وقت کمربستہ ہون ۰؛

ملکہ کی ابتدائے سلطنت مین جو بات قابل افسوس تھی وہ یہ تھی کہ اُنھون نے اپنے تئین
کل لارڈ میل بورن کے اور اُنکے ہمراہیون کے حوالہ کر دیا تھا جسکے سبب سے لوگون کو یہ خیال ہوا کہ وہ
ے فرقہ کی طرفداری کرتی ہین۔ مگر اس نوجوان ناتجربہ کار ملکہ سے جسکی کوئی تعلیم ایسی نہین ہوئی تھی
وہ پوری سلطنت کی جوابدہی کو سنبھال لیتین۔ اور کیا توقع ہوسکتی تھی سوائے اسکے کہ وہ وزیر
سہارا ڈھونڈے وہ یہ معجزہ تو کر نہین سکتی تھین کہ سارے کام خود کرنے لگتین۔ غرض اسمین اگر
ئی خطا تھی تو اُنکے مشیرون اور صلاحکارون کی تھی اُنکا خود اپنا کوئی قصور نہ تھا ۰؛

پارلیمنٹ کے شکست ہونیکے بعد تھوڑے دنون مین پارلیمنٹ کے ممبرون کا دوبارہ
نتاب ہوگیا۔ فرقہ وگ جسکو لوگ تھوڑے دنون سے ناپسند کرنے لگے تھے ملک مین پھر اور ملکہ
ے نام سے یہ مشتہر کیا کہ وہ ہماری طرفدار ہین اور ہماری کامیابی کی خواستگار ہین۔ اسطرح اپنے فرقہ
لیئے کچھ کثرت رائے کو انتخاب مین اپنی طرف کر لیا۔ اسکے ساتھ ہی اپنی نیک نامی کو بٹہ لگایا اسلیئے
انھون نے جو طریقہ اپنے طرفدارون کے پیدا کرنے کا اختیار کیا تھا۔ وہ خلاف قانون اور
جائز تھا ؛

انتخابات کا نتیجہ فریقین ہی کے لیے قابل اطمینان نہ ہوا۔ ٹوری کو سینتیس سیٹ
وہ حاصل ہوئین۔ جس سے وگس کی کثرت مین کمی ہوئی۔ مگر اس آپس کی منازعت کے بند ہونے
بعد طرفین کی قوت کا تخمینہ کیا گیا۔ تو لبرائیل ۳۴۸۔ اور کونسرویٹو ۳۱۰ تھے۔ نئی کامنس ہوس
وگس کے ۳۸ ممبر زیادہ تھے۔ اسلیئے میل بورن اور اُسکے ہمراہی اپنے عہدون پر برقرار رہے۔ مگر
س آف لارڈس مین انکی تعداد کم تھی۔ یہ لبرائیل فریق کا دیرینہ تجربہ ہوا کہ ملکہ معظمہ کے کل عہد مین
تعداد کم رہی۔ جس سے مشکلات پیش آئین۔ کامنس ہوس مین اوپ پوزیشن (مقابلہ) جو تجربہ کار
رابرٹ پیل کی ہدایتون سے ہوتا وہ جنگ انگیز و تیز ہوتا۔ وہ انتخاب کے درمیان غلط تعداد ہی کا معاون نہین
ا۔ بلکہ لیاقت اور مستعدی توانائی و روشنضمیری سے تقویت دیتا۔ ٹوری کی سپاہ مین بڑے
ور پیچھی مین ڈزر ئیلی بھرتی ہوئے وہ بڑے قصہ طراز مشہور تھے۔ وہ دو دفعہ ناکامیاب
ر تیسری دفعہ مین پارلیمنٹ مین پہلی مرتبہ سیٹ (نشست) اُنکو میڈسٹون کی طرف سے ملی

وہ لنڈن مین ۲۱۔ دسمبر ۱۸۰۴ء کو پیدا ہوئے تھے۔ انکے والدین یہودی تھے۔ انکا باپ بڑا عالم تھا۔ وہ اپنی بائیس برس کی عمر مین قصہ پرداز نہایت مشہور ہوگئے۔ وہ اپنی ذہانت و ظرافت کے سبب سے انگلش سوسائٹی مین بڑے محترم سمجھے جانے لگے۔ جب وہ کامنس ہوس مین داخل ہوگئے تو بھی وہ مشاغل علمیہ مین مصروف رہے اور انکی قصہ پردازی کے کمال کی شہرت بالاستقلال بڑھتی گئی وہ کامنس ہوس مین انگلنڈ کے نوجوانون کے گروہ مین شریک ہوا اور آخر کو بہت جلد اس گروہ کا سرگروہ ہوگیا انکے اُن کے رقیب **ولیم ایورٹ گلیڈسٹن** ہوئے۔ ملکہ معظمہ کے ساتھ بڑا اتحاد رکھتے تھے وہ ۱۸۳۲ء مین کامنس ہوس مین داخل ہوئے۔ ان دونون نامورون کا آپس مین مقابلہ بڑی عظمت و وقعت رکھتا ہے **گلیڈسٹن** پانچ برس ڈزریلی سے چھوٹے تھے۔ وہ لورپول کے ایک بڑے سوداگر کے بیٹے تھے۔ **ایٹن** اور **کرائیسٹ** چرچ مین انہون نے تعلیم پائی تھی۔ اور طالب علمی کے زمانہ مین وہ بڑے ممتاز و سرافراز تھے۔ کامنس ہوس مین انکی تقریرین جادو کا اثر کرتی تھین ۱۸۳۹ء مین ہکولی نے کہا تھا کہ وہ فرقہ ٹوری کی بلند ہی گزرا امید ہے ❊

۹۔ نومبر ۱۸۳۷ء کو نئی پارلیمنٹ کے کھولنے سے پہلے ملکہ معظمہ لنڈن مین قصر بکنگھم سے **گلڈھال** مین لارڈ میر کے ساتھ شاہی دعوت مین تشریف لیگئین۔ اس دعوت مین جانے سے انہون نے اپنے دیدار فرحت آثار سے اہل شہر کا دل خوش کیا۔ اگرچہ دن خراب تھا۔ کُہر برس رہا تھا۔ مگر ایسے بھی کوچہ و بازار اور در و دیوار آدمیون سے بھرے ہوئے تھے۔ جو اپنی نوجوان ملکہ کی صورت دیکھنے کیلئے بیتاب تھے۔ جہان جہان انکی سواری گزرتی خوشی کے نعرون کا غل شور مچتا تھا۔ ملکہ کا سیمین طراز لباس اور سر کا الماس نگار تاج اپنی چمک دمک کی بہار دکھارہا تھا۔ اُنکے چہرہ کی شگفتگی اور خندہ زیر لبی رعایا کے دلون مین محبت کا جوش پیدا کرتی تھی۔ انکی صورت صحت مجسم معلوم ہوتی تھی۔ سارے شہر مین گھنٹے بج رہے تھے۔ مکانون کے آگے سرخ پردے پڑے ہوئے تھے۔ ان مین سبز شاخین آویزتے دھرے ہوئے تھے اور اُن مین پھول رنگ برنگ کے لگے ہوئے تھے۔ اور رات کی روشنی کیلئے لیمپ تیار تھے۔ تین بجے سے چند منٹ پہلے سواری شہر مین داخل ہوئی۔ اُنکے ساتھ اٹھادن گاڑیان تھین۔ جنمین بہت سے دول خارجیہ کے سفیر سوار تھے۔ ٹیمپل بار پر لارڈ میر سرجان کوان نے مع **شرفس** اور لنڈن کی **کورپوریشن** کے ممبرون نے استقبال کیا۔ اور شہر کی کنجیان ملکہ

۹ نومبر ۱۸۳۷ء کو گلڈ ہال مین ملکہ معظمہ کا دعوت مین جانا

کونذرکین اُنھون نے بلطف وکرم واپس کین۔ پھر سواری سینٹ پال پر ٹھیری۔ قدیمی دستور کے
موافق خیر مقدم کی ایڈریسین پیش ہوئین۔ **گلڈھال** جس مین دعوت ہوئی بڑے ساز وسامان سے
سجایا گیا تھا اِس مین بہت روپیہ صرف ہوا تھا۔ بہ مبالغہ سنے بیان کیا جاتا ہو کہ بیتر پر چالیس ہزار پونڈ
کے برتن چُنے گئے تھے اور ڈیڑھ میل کے فاصلہ مین دو سو گاڑیون کا تانتا لگا ہوا تھا۔ اور کمرہ کے جھاڑ
مین ایک ہزار اونس سونا تھا۔ دوپہر کے ساڑھے تین بجے سے دعوت شروع ہوئی اور رات کے ساڑھے
آٹھ بجے پر ختم ہوئی۔ اِسکی یاد کے لیئے ایک نہایت عمدہ میڈل بنایا گیا۔ اور **ٹمپیل بار** کے آنے کی
تصویر منقش کیگئی۔ اِس عظیم الشان دعوت مین لارڈ میر کو بیرونٹ کا اور دو شرفس کو نائیٹ کا خطاب
دیا گیا جنمین سے ایک مسٹر **موسی قونٹی فی** اور یہودی تھے۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ یہودی کو یہ عہدہ
اور خطاب ملا ایسے ہی کاموسے اِس عہد سلطنت مین جیسی اصول آزادی اور مساوات مذاہب کی وسعت کی
تعریف ہوئی ہو ایسی کسی اور بادشاہ کے عہد سلطنت مین نہین ہوئی۔ اِس یہودی کو خطاب کی مبارکباد بڑی
گرمجوشی سے دیگئی اور اُسکو لوگون نے پسند کیا ۵

۲- نومبر ۱۸۳۷ء کو حضرت علیا نے پہلی دفعہ پارلیمنٹ کو کھولا اور اُنھون نے اپنا سپیچ
پڑھا۔ اُنکی اپنی بیوگی تک یہ عادت رہی کہ جب وہ پارلیمنٹ مین آتین تو اپنا سپیچ آپ پڑھتین اُنھون نے
اِس سپیچ مین یہ اظہار کیا کہ وکٹوریا بالقابہ خدا تعالی کے روبرو سنجیدگی اور سچائی سے شہادت اور اظہار
دیتی ہو کہ مجھے یقین ہو کہ سیکریمنٹ سپر (عشاء ربانی) مین جو روٹی اور شیرۂ انگور ہوتا ہو وہ مسیح کا حقیقی جسم
وخون نہین ہوتا۔ باکرہ مریمؑ کی یا کسی اور ولی کی پرستش کرنا اور اُس سے نجات طلب کرنا بت پرستی و
وہم باطل ہو۔ مین خدا کے روبرو سنجیدگی سے اقرار کرتی ہون اور شہادت دیتی ہون کہ مین نے جو اپنا اظہار
پڑھا ہو اُس کے ہر حصہ مین کوئی مخفی اور ہیر پھیر کی بات میرے دل مین نہین ہو۔ اُسکے الفاظ کے معانی صاف
صاف وہی معمولی ہین جو علی العموم انگریز پروٹسٹنٹ سمجھتے ہین مجھے پوپ نے یا کسی اور دینی حکومت نے اور کسی
شخص نے خواہ کوئی ہو اِس کام کے کرنے مین حکم معافی نہین دیدیا ہو۔ مجھے یہ خیال بھی نہین کہ مین خدا اور
آدمیون کے سامنے بیگناہ ہون یا ہوسکتی ہون یا اِس اظہار سے یا اِسکے کسی حصہ سے بری الذمہ ہوسکتی ہون
خواہ پوپ یا کوئی ایک شخص یا کوئی دینی حکومت میرے اِس اظہار کو باطل اور برطرف کرائے
یا ابتدا ہی سے اِسکو باطل اور کالعدم ٹھیرلئے۔ اِسکے بعد اُنھون نے اُن مشکلات کی طرف رجوع کی کہ

سپین مین آپس کی لڑائیون سے فساد برپا ہو رہا ہی۔ **کنیڈا** مین فرانسیسی باشندے انگلش حکومت سے بغاوت کر رہے ہین۔ **آئرلینڈ** مین لوگون کے برانگیختہ کرنیوالے اپنی معمولی ناراضی کی علامتین بڑے زور و شور سے دکھا رہے ہین۔ جنکا رہنما اور پیشوا **اوکونل** ہی۔ مگر اس پارلیمنٹ کے کھلنے کا کا مقصد اعظم یہ تھا کہ روائل سول لسٹ کی درستی کیجائے +

سول لسٹ یعنی بادشاہ اور اُسکے خاندان کی آمدنیون کی فہرست

جب سے ملکہ معظمہ تخت سلطنت پر بیٹھی تھین اُنکی مالی حالت اندیشناک تھی۔ اُنکو ورثہ مین کچھ دولت نہین ہاتھ لگی تھی۔ ہینوور کی ریاست جاچکی تھی۔ اُنکی شاہی آمدنی سے وہ محروم ہوگئی تھین۔ اُنھون نے لارڈ میل بورن سے شکایت کی کہ اُنکے پاس خاص خانگی خرچون کے واسطے روپیہ نہین ہے لارڈ نے اُنکی اسباب کو دلسوزی و ہمدردی سے سُنا۔ مگر کچھ کیا نہین۔ خاندان شاہی کے بہت سے ممبرون کے مہاجن مسٹر **کوٹ لٹس** نے چندروز کے لیئے پیشگی روپیہ دیکر اُن کو تکلیف سے نکالا +

ملکہ معظمہ کی آمدنی کی تقریب مین گورنمنٹ کے خیال کرنیکے لیئے بڑا سوال یہ پیش تھا کہ ملکہ معظمہ کی اُس آمدنی مین سے جو اُنکے شاہانہ شان کے خرچون کیلیئے شایان ہو، دانائی کے ساتھ شاہی اراضی کی آمدنیون مین سے کسیقدر آمدنی مقرر ہوسکتی ہی۔ جارج سوئم نے اراضی کی آمدنیون کا بڑا حصہ گورنمنٹ کے حوالہ کرکے ایک سالانہ آمدنی نقد ٹھیرالی تھی۔ اور جارج چہارم نے اور بھی اس قسم کی آمدنی کو گورنمنٹ کے حوالہ کیا۔ اور ولیم چہارم نے کل اراضی کی کل آمدنیان گورنمنٹ کے سپرد کردین باستثناء ڈچی کورن وال اور ڈچی لنکسٹر کی آمدنیون کی جو ایک اور مد سے متعلق تھین۔ اسی زمانہ مین ولیم چہارم کی تخت نشینی کے وقت یہ انتظام کیا گیا کہ سول گورنمنٹ کا خرچ جو بادشاہ کی آمدنی مین سے اُٹھتا تھا وہ موقوف کیا جائے۔ اور خزانہ عامرہ سے یہ خرچ دیا جائے۔ اور بادشاہ کی آمدنی جو مقرر کیجائے اُسکا بہت تھوڑا حصہ گھر سے باہر بادشاہ کے ذاتی خرچ مین بصرف ہوا کرے۔ گھر سے باہر کے خرچ ۷۵۰۰۰ ہزار پونڈ پنشنون کے اور ۱۰۰۰۰ پونڈ سیکرٹ سروس فنڈ کے تھے۔ ان شرائط پر شاہ ولیم نے ۴۶۰۰۰۰ پونڈ کی آمدنی کو بجائے ۸۵۰۰۰۰ پونڈ کے جو پہلے بادشاہ کو ملتی تھی قبول کرلیا۔ اور اُنکی بیوی ملکہ کی سالانہ آمدنی ۵۰۰۰۰ پونڈ مقرر ہوگئی۔ بادشاہ کی پارلیمنٹری آمدنی نقد۔ جس مین پنشن اور سیکرٹ سروس فنڈ خارج تھے ۳۷۵۰۰۰ پونڈ تھی اور اِسکے ساتھ ۲۵۰۰۰ پونڈ لین کیسٹر اور **کورن وال** کی ڈچیون کی آمدنیان تھین +

بادشاہی موروثی زمین - ولیم چہارم کی اراضی

لین کیسٹر اور کورن وال کی ڈچیان

پارلیمنٹ کے لبرئیل ممبرون نے لارڈ میل بورن سے التماس کیا کہ کل شاہی اراضی پارلیمنٹ کے اختیار مین ہونی چاہیئے - اور کورن وال اور لین کیسٹر کی ڈچیون کی آمدنیون سے ملکہ محروم کیجائین اور ملکہ کی آمدنی مقرر کیجائے جسکو وہ محض اپنے مطالب مصارف مین خرچ کرین - اور سول گورنمنٹ کے کسی حصہ بین وہ نہ خرچ کرین - خزانہ کے افسرون نے ان مقاصد کیواسطے حساب کی فرد تیار کرلی - مگر میل بورن نے اس کے بہت سے حصہ کو قبول اس خوف سے نہین کیا کہ اسکی ضعیف گورنمنٹ کے برخلاف غل شور ہوگا کہ وہ شاہی حقوق کو چپکے چپکے بیٹھے گرتا ہی - ولیم چہارم کی نظیر کی پیروی کچھ اصلاحون کے ساتھ کیگئی +

ملکہ معظمہ نے اپنی کل موروثی شاہی آمدنیون سے ہاتھ اٹھایا مگر **لین کیسٹر اور کورن وال کی ڈچیون** کی آمدنیون کو اپنے قبضہ مین رکھا - جنمین سے ڈچس کورن وال ولی عہد کی میراث تھی - پس مستحق وارث تخت و تاج کے پیدا ہوتے ہی ڈچس کورن وال کی آمدنی بادشاہ کے پاس نہ رہتی اس ڈچی کی اور لین کیسٹر کی ڈچی کی آمدنی ملکہ معظمہ کی ابتدائے سلطنت مین تقریباً ۲۷۵۰۰ پونڈ سالانہ تھی - مگر ان دونون کی آمدنی بہت جلد بڑھ گئی - ڈچی لین کیسٹر کی آمدنی جو خاص بادشاہ کی مستقل ملکیت تھی آخر کو ۶۰۰۰۰ پونڈ سالانہ سے بھی زیادہ ہوگئی - اور ڈچس کورنوال کی آمدنی ولیعہد کی ولادت کیوقت ۱۸۴۱ء مین ۶۶۰۰۰ پونڈ سے زائد تھی - پارلیمنٹ نے ملکہ معظمہ کی سوائے اس موروثی آمدنی کے سالانہ ۳۸۵۰۰۰ پونڈ آمدنی جو پہلے بادشاہ کی آمدنی سے دس ہزار پونڈ زائد تھی خاص ذاتی خرچ کیلئے مقرر کی - اس آمدنی کی تقسیم خرچون کے لیئے اس طرح کی گئی کہ ۶۰۰۰۰ پونڈ جیب خاص کے لیئے اور ۱۳۱۲۰۰ پونڈ ملازمین خانہ کے مشاہرون کیواسطے اور ۱۷۲۵۰۰ پونڈ گھر کے خرچون کے لیئے اور ۱۳۲۰۰ پونڈ عطیات و بخشش و داد و دہش کیواسطے اور باقی رقم ۸۰۴۰ پونڈ کے لیئے کوئی خاص خرچ مخصوص نہین ہوا - اور مکانات اور عمارات شاہی کی مرمت کا خرچ خزانہ عامرہ کے ذمے رہا جو آمدنی مذکور سے کچھ تعلق نہین رکھتا تھا +

سول لسٹ کا پنشن

پنشنون کا خرچ ۷۵۰۰۰ پونڈ اور سیکرٹ سروس کا فنڈ ۱۰۰۰۰ پونڈ سول لسٹ کی سالانہ آمدنی سے خارج کیا گیا - مگر ملکہ معظمہ کو اجازت دیگئی کہ وہ سول لسٹ پنشن بقدر بارہ ہزار پونڈ سالانہ کے مقرر کر سکتی ہین - اُسکو خزانہ عامرہ دے گا - شاہی آمدنی سے اُسکو سروکار نہین ہوگا اس انتظام کے آخر کو یہ معنے ہوگئے کہ ۰۰۰ ۲۲ پونڈ سالانہ خرچ ہوگا - لیکن پنشن کا خرچ برائے نام

بادشاہ کے خرچ مین داخل ہوتا۔ وہ بالکل بادشاہ کے اختیار سے نکال دیا گیا اور مطلق ان مفلس آدمیون کی پنشنون مین خرچ ہونے لگا جو اپنے تئین علوم ادبیہ یا آرٹ یا پبلک کی خدمتگزاری مین جو پولیٹیکل احاطہ سے باہر ہوتے اپنے سربلند اور ممتاز کرتے ۔

ریڈیکل ممبر تمام کارخانون مین سختی کے ساتھ بندوبست کفایت شعاری کے ساتھ چاہتے تھے اُنھون نے اعتراض کیا کہ یہ انتظام ایک بیضرورت فضول خرچی ہے۔ جوزف ہیوم نے جو کامنس ہوس کے ایک ممتاز ریڈیکل ممبر تھے۔ سول لسٹ بل مین پچاس ہزار پونڈ کی تخفیف کرنیکے لیئے کوشش کی مگر وہ کامیاب نہوئے۔ اُنکی مخالفت مین ۱۹۹ ووٹ اور موافقت مین ۱۹ ووٹ ہوئے۔ بنجمن ہیوس دوسرے ریڈیکل ممبر نے دسہزار پونڈ کی تخفیف چاہی۔ ۱۲ ممبرون نے اُنکی تائیدکی اور ۱۷۳ ممبرون نے مخالفت۔ ہوس آف لارڈس مین جب یہ بل دوبارہ پڑھا گیا تو لارڈ بروہم نے ریڈیکل کی طرح اس انتظام پر سخت اعتراض کیا۔ اُنھون نے بادشاہی ڈچیون کی آمدنی کی بڑی دقیق تحقیق کی اور اس انتظام پر جو ملکہ کے لیئے تاحیات کیا گیا تھا سخت اعتراض کیا۔ لیکن گورنمنٹ نے کوئی ترمیم نہین کی اور بل جلدی سے قانون ہوگیا۔ اگرچہ بہت سے اضافے ۲۰۰۰۰ پونڈ سالانہ کے قریب ملکہ معظمہ کی اولاد کے مشاہرون کے لیئے ہوئے مگر ملکہ معظمہ کی جو سالانہ آمدنی پارلیمینٹ نے مقرر کی تھی وہ تقریباً ساٹھ سال تک برقرار رہی جو اُنکی ضرورتون کے لیئے کافی ووافی تھی ۔

جس وقت پارلیمینٹ مین سول لسٹ بل پاس ہوا ہے ملکہ معظمہ کے حکم سے اُنکی والدہ ڈچس کنٹ کا ۳۰۰۰۰ پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر ہوگیا۔ اُنکو پہلے ۲۲۰۰۰ پونڈ سالانہ ملتے تھے جنمین سے ۱۰۰۰۰ پونڈ خاص اُنکی بیٹی شہزادی کے خرچ کے لیئے تھے۔ ملکہ معظمہ اس انتظام سے نہایت خوش تھین۔ ۲۳۔ دسمبر کو پارلیمینٹ مین اسکے شکریہ کے لیئے خود تشریف لے گئین۔ قصر بکنگھم مین بڑا دن نہایت خوشی سے بسر ہوا دوسرے دن اولیائے دولت ونڈسر مین تشریف لے گئے ۔

یہ جو فیاضانہ اُنکی آمدنی مقرر ہوئی تو اُنھون نے اپنے باپ کے قرض چکانے کا ارادہ مصمم کیا۔ دوسرے سال کے موسم خزان مین ڈیوک مرحوم کے قرضخواہون کے پاس ۵۰۰۰۰ پونڈ اپنی خاص جمع مین سے بھیجدیا۔ اور ۲۔ اکتوبر ۱۸۳۹ء کو قرضخواہون کی طرف سے باضابطہ اس قرض چکانے کا شکریہ آیا۔ ایک اخبار مارننگ پوسٹ اس قرض چکانے مین یہ مین میخ نکالتا ہے کہ ڈیوک کنٹ کو

ریڈیکل مخالفین

سنہ ۱۸۲۶ء مین کیپ پرمیٹن مین ساٹھ سال کے لیئے کانین بادشاہ نے عنایت کی تھین ڈیوک کے وصیون نے سلطنت پر اِن کانون کا دعوے دائر کرکے چینسری سے ڈگری حاصل کی جسکے سبب سے سلطنت پر یہ لازم ہوگیا کہ یا وہ ڈیوک کے قرضون کو ادا کرے یا کانون سے دست بردار ہو تاکہ کانون کے فائدون سے قرض خواہون کو قرض وصول ہوجائے۔ حضرت علیا نے اپنی مان کا قرض بھی چکا دیا وہ تو خاص انکی ذات کے سبب سے ہوا تھا۔

اِس عرصہ مین ملکہ معظمہ کی دلسوزی اور ہمدردی اپنے وزرا کے ساتھ زیادہ ہوگئی وزرا کے لیئے ہر قدم پر مشکلین پیش آتی تھین۔ سنہ ۱۸۳۹ء کے درمیان وزرا کی پارلیمنٹری تھوڑی رہ گئی یہ مین انھون نے فکر و تردد کے ساتھ پیروی کی کہ مبادا انکی کثرت کی کمی انکو اپنے عہدون پر قائم رکھنے کیلیئے کافی نہ ہو۔ سنہ ۱۸۳۸ء کے ابتدا کے مہینون مین کنیڈا مین فسادات کھڑے ہوئے جس نے اِن وزرا کے منصب کو بھر بھرا کردیا۔ اور اِس فساد نے طول کھینچا۔ ۱۴- اپریل سنہ ۱۸۳۹ء کو پامرسٹون نے لکھا کہ ملکہ معظمہ تو ہمارے لیئے ایسی ہی ثابت قدم و مستقل ہین جیسے وہ پہلے تھین۔ مگر جب سے انکو یہ خیال ہوا کہ ہمارے نکالے جانیکا اندیشہ ہے تو وہ مایوسی کی عمیق ہین مستغرق ہوگئین۔ انکی تندرستی خوب ہے وہ لندن مین گھوڑے پر سوار ہوکر دیہات مین جاتی ہین موسیقی مین اپنے وقت کو صرف کرکے مسرور ہوتی ہین۔ اُن کی آواز شیرین تھی انکا گانا قدرتی شیرین تھا۔ ڈرائنگ سے ایسی مناسب طبیعت رکھتی تھین کہ اُن کے اُستاد نے کہا کہ اگر انکے سرپر تاج شاہی نہ رکھا جاتا تو وہ فن مصوری مین یکتا مصور عورت ہوتین۔ ملکہ معظمہ اپنی زبان سے فرمایا کرتین کہ ملکہ ہونیکے لیئے میرا قد چھوٹا ہے (پانچ فٹ دو انچ قد تھا) مگر انھون نے اسکے دکھانیکی وضع طرح ایسی رکھی تھی کہ قد بڑا معلوم دیتا تھا۔ قیافہ شناس کہتے ہین کہ انکی صورت مین سخاوت و عدالت و استقلال و خود شناسی کے قیافے و آثار موجود تھے انکے بشرے مین زیرکی و فرزانگی کی روشنی کی چمک تھی۔ لارڈ میل بورن کی ہدایتون کے ماتحت وہ اپنی خوشی سے مراسلات کے طومار کے طومار پڑھتین اور سرکاری خط و کتابت رکھنے مین وہ اپنا جواب نہین رکھتی تھین۔

اِسی زمانہ مین ایک جرمن نے جسکا نام سٹوبر تھا ملکہ معظمہ اور انکی والدہ کو مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ وہ پاگل تھا پاگل خانہ مین بھیجا گیا۔ ۴- نومبر سنہ ۱۸۳۹ء کو ملکہ معظمہ کھلی

گاڑی مین سوار جاتی تھین کہ ایک آدمی نے جو اشرافون کا لباس پہنے ہُوئے تھا۔ اپنا مُکا باندہکر ملکہ معظمہ کیطرف اشارہ کرکے یہ سخت زبانی کی کہ مین تجھے تخت سے اُتار دونگا اور تیری ماں کو بھی نکالدونگا۔ یہ کہکر وہ بھاگا مگر پکڑا گیا۔ تو معلوم ہُوا کہ اسکا نام **جان گوڈ** ہے اور دسوین پلٹن حسار مین وہ سپاہی تھا۔ اب دیوانہ ہو گیا ہے *

بڑا پولیٹکل سوال سمندر سے پار فرمان روائی کا جو وزرا نے مجبور ہو کر ملکہ معظمہ کے روبرو اُنکی ابتدائے سلطنت مین توجہ کیلئے پیش کیا۔ وہی اُنکی انتہا سلطنت مین پیش ہُوا۔ جزائر برطانیہ سے باہر ملکہ معظمہ کی مملکت نے بڑی وسعت اور مضبوطی اُنکے عہد سلطنت مین پائی سنہ ۱۸۳۷ع مین جزائر برطانیہ کے علاوہ برٹش ممالک مقبوضہ کی وسعت اسّی لاکھ مربع میل پر پھیلی تھی جسمین ہندوستان کے وہ حصے بھی شامل ہین جنمین ایک سند یافتہ تاجرون کی کمپنی برٹش گورنمنٹ کے ساتھ حکمرانی کرتی تھی۔ یہ وسعت مادری ملک سے چھ گنی رقبہ مین تھی۔ جب یہ ورثہ عظیم ابتدا مین ملکہ معظمہ کے قبضہ مین آیا تو آیندہ حالت اُسکی مشتبہ تھی۔ اِسکی گزشتہ حالت پر جو نصف صدی کے قریب گزری تھی۔ یہ دھبہ لگ چکا تھا کہ ملکہ معظمہ کے دادا جارج سوم کے بدنظم عہد مین امریکہ کی کولونیز انگلینڈ کی حکمرانی سے آزاد ہو کر **ری پبلک یونائیٹڈ سٹیٹس** بن گئی تھین۔ اہل امریکہ کی سرکشی سے جو صدمہ انگلینڈ کی کولونی ایمپائر کو پہنچا تھا اُسکے بعد وہ مدت مین پنپی تھی۔ ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین اسّی لاکھ مربع میل سے ملک کی وسعت ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل پر پھیل گئی۔ بادشاہ ولیم چہارم کے عہد سلطنت کے آخر سالون مین اس وسعت پانے کے آثار نمایان ہونے لگے تھے۔ خاصکر اسٹرلیشیا اور جنوبی سمندرون مین اور جنوبی آسٹریلیا ۱۸۳۶ع مین آباد ہو گیا تھا۔ اور نیوزیلینڈ مین لوگون کا تارک الوطن ہو کر آباد ہونا شروع ہو گیا تھا ۱۸۴۰ع مین ایک کولونی بن گئی۔ **نیو سوتھ ویلز** (جس ملک کا نام بعد ازان وکٹوریا یا کوئین لینڈ رکھا گیا) اور **سوین رور** کی آبادی (جسکو پیچھے مغربی اسٹریلیا کہنے لگے) اور **وین ڈی مین لینڈ** (جسکا نام پیچھے طسمینیا ہُوا) پرانے جنم کی آبادیان تھین اور وہ اس کام مین لائی جاتی تھین کہ جن مجرمون کو سنگین سزائین ملتی تھین وہ وہان جلاوطن کیئے جاتے تھے *

جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئین تو اُنکی گورنمنٹ نے اس پولیسی پر خیال نہین کیا کہ جب بڑی دیہم

حضرت ہیلنا اور اُنکی والدہ کی خدمت مین گستاخیان

۱۸۳۷ء مین برٹش ایمپائر

کوئی امپائر کے اجزا مین دوامی پیوستگی و وابستگی ایسی ہو نہین چکی کہ اسکے اندر کوئی خلل و فساد پیدا ہوتا
ملکہ معظمہ کی نئی سلطنت کی گلیل مین یہ غلغلہ لگا کہ کنیڈا مین اول فتنہ برپا ہوا۔ پارلیمنٹ کا
اجلاس اول ۲۰۔ نومبر ۱۸۳۷ء کو ہوا تھا۔ جس مین دوسرے اجلاس کی تاریخ ۱۶۔ فروری ۱۸۳۸ء قرار
پائی تھی مگر کنیڈا سے ایسی متوحش خبر آئی کہ پارلیمنٹ کو ۱۶۔ جنوری ۱۸۳۸ء کو اجلاس کرنا پڑا۔ وہان فساد
کی صورت نے بغاوت کی شکل مین اپنی جون بدلی ۰۱

کنیڈا کی خاص حالت تھی کہ نشیبی کنیڈا یعنی مشرقی کنیڈا مین اہل فرانس کی بستی آباد تھی
جو اس تہذیب و روز و روز ترقی کے زمانہ مین بھی اپنی پرانی لکیر پر فقیر تھے۔ ابتک اُنکے قصبات و شہرون
مین وہی پرانے زمانہ کی رسم و رواج و آئین مذہب چلے آتے تھے۔ جو فرانس مین انقلاب عظیم سے پہلے موجود
تھے جن پرانی باتون کا پتا اب فرانس مین باقی نہ تھا۔ وہ سب کنیڈا مین موجود تھین۔ وہ ترقی و تہذیب
کو یہ سمجھتے تھے کہ اندھون کیطرح وحشیانہ راہ پر چلنا ہو۔ مگر اُنکے ہمسایہ کے اور نو آباد بڑے بڑے شہرون
مین انگلستان کے اولو العزم تاجر آئے جو پرانی دنیا کے قواعد کو بالکل منہدم کرنا چاہتے تھے۔ اور
ملک کے مخازن دولت کی ویرانی نہین چاہتے تھے۔ اب اسکے برخلاف بالائی کنیڈا مین بالکل نئی آبادی
تھی۔ اکثر آدمی برطانیہ اعظم اور بعض اور نو آبادیون سے آکر بسے تھے۔ وہ اپنے وطن کی ساری تہذیب و
ترقی کی نقل اُتارنی ایسی چاہتے تھے کہ اُسکو اصل کے برابر کردین۔ جب **ولف** کی فتوحات عظیمہ کے
سبب سے اہل فرانس نے اہل انگلستان کو کنیڈا حوالہ کیا۔ تو اضلاع زیرین یا پست مین تقریبًا سارے
اہل فرانس آباد تھے مگر اب انگریزون کے پاس ہونیکے سبب سے برطانیہ اعظم اور بعض اور مقامات سے
آدمی آنکر اسمین بسے اور انکی بڑی آبادی ہوگئی ۰۱

اب ان دو طرح کی آبادی فرانسیسی و انگریزی کے سبب سے انگلینڈ کی گورنمنٹ کو دقتین و
دشواریان پیش آئین نشیبی کنیڈا کے فرانسیسی اُن تمام قوانین کو بڑی بُری نگاہ سے دیکھتے تھے جو
اُنکے قدیمی رسم و رواج مین خلل ڈالین اور انگریزون کو فائدہ پہنچائین اور انگریز اس تدبیر کو ظلم و بزدلی
سمجھتے تھے۔ جو اُنکی استعدادون اور خیالات کو بروے کار باہر نہ لائے اور اُنکو دلیرانہ انگریزی پن کو نہ
پھیلانے دے۔ ایسی حالت مین گورنمنٹ کو وہ دقتین پیش آئین جو اُس ماں کو پیش آتی ہین کہ پہلے خاوند
سے جو اولاد ہو اُسکو اپنے حال کے خاوند کی اولاد کے ساتھ پالنا پڑے۔ وہ جو بات کہتی ہو اور تدبیر

کرتی ہو اُسکو وہ دونون اولادین رشک اور حسد کی نظر سے دیکھتی ہین۔ پہلی اولاد کہتی ہو کہ مان جو کام کرتی ہے وہ دوسری اولاد کے حق مین بہتر ہوتا ہو۔ اور دوسری اولاد یہ کہتی ہو کہ مان جو کام کرے وہ ہمارے حق مین مفید ہونا چاہیئے۔ اسیطرح اُسکی جان عذاب مین آتی ہو*

اب انگلستان کی گورنمنٹ خواہ کیسی دانا اور دور اندیش اپنی ہر پولیسی کے دیکھنے مین ہوتی اُسکو اس ملک مین اپنا پہیہ ہموار چلانا مشکل تھا۔ مگر یہان تو نہ کسی پولیسی مین دانائی تھی نہ دور اندیشی گورنمنٹ نے جو تدبیر اختیار کی وہ بظاہر تو یہ معلوم ہوتی تھی کہ حالات موجودہ مین جو مخالفتون کی آگ بھڑک رہی ہو اُسپر وہ پانی ڈالیگی۔ مگر وہ تیل ڈالتی تھی۔ ۱۷۹۱ع مین ایک ایکٹ پاس ہوا کہ کنیڈا دو صوبون مین منقسم ہو۔ ایک کا نام زیرین یا پست یا نشیبی کنیڈا اور دوسرے کا نام بالائی کنیڈا رکھا جائے ہر ایک صوبہ کی گورنمنٹ کا انتظام جدا جدا اس طرح ہو کہ بادشاہ کی طرف سے ہر ایک صوبہ مین ایک گورنر اور اُسکے ساتھ اکثری کیوٹو کونسل مقرر ہو اور ایک لیجس لیٹو کونسل جسکے ممبر تاحیات مقرر ہون اور ایک ری پرزنٹیٹو کونسل مقرر ہو جسکے ممبر چار سال کیلئے رعایا منتخب کیا کرے۔ اور پارلیمنٹ نے یہ بھی مقرر کیا کہ ملک مین جو ویران زمینین ہین اُن کے ساتوین حصہ کے مالک پروٹسٹنٹ پادری ہون۔ یہی آخر ایک بات تمام فسادون کی جڑ تھی جو آپس مین عداوتین پیدا کرتی تھی اور فساد ڈلواتی تھی*

جب ۱۷۹۱ع مین ملک اِن دو صوبون مین منقسم ہو گیا تھا تو نشیبی کنیڈا مین بالکل فرانسیسی اور بالائی کنیڈا مین بالکل انگریز آباد تھے۔ اِن مین جدا جدا انتظام کرنے مین امید تھی کہ امن عافیت قائم رہے گی اور کسی کو تکلیف نہوگی۔ مگر جن لوگون کو یہ خیال تھا انہون نے جغرافیہ پر خیال نہین کیا کہ بالائی کنیڈا کا یوروپ اور شرقی دنیا کے ساتھ آمد و رفت رکھنے کا توسط سوائے زیرین کنیڈا نہین ہے اس وجہ سے زیرین کنیڈا مین بہت سی مشکلات پیش آئین۔ لیجس لیٹو کونسل جو بادشاہ کی طرف سے مقرر کیجاتی تھی اور ری پرزنٹیٹو کونسل جو رعایا کی طرف سے منتخب کی جاتی تھی اِن مین پھوٹ پڑگئی اِن دونون کی آرائے مین اختلافات رہنے لگے۔ گورنمنٹ نے برٹش فرقہ کی حمایت کی جو انہو ملک کو مان سمجھتا تھا اور اُسکے ایک ایک لفظ کی اطاعت کرتا تھا۔ اس حمایت و رعایت کرنیسے اہل کنیڈا بڑے بگڑے ریپریزنٹیٹو اسیمبلی (رعایا کی قایم مقام جماعت) کے رزولیوشن لیجس لیٹو کونسل مین منسوخ ہونے لگے۔ اب اسبات پر بڑا فساد کھڑا ہوا کہ پارلیمنٹ جو سرکاری خرچ ان

سکے لیئے روپیہ تجویز کرتی ہے اُسپر ووٹ کیونکر لیئے جائین۔ گورنمنٹ اپنی ملازمت مین اُن عہدہ دارون
کو رکھتی ہی چلی جاتی تھی جنسے ریپریذنٹی ٹو ایسیمبلی نفرت کرتی تھی۔ اور اُنکا مشاہرہ کولونی کے فنڈ دن سے
دلانے مین اصرار کرتی تھی۔ طرف ثانی نے اس روپیہ کے دینے کو موقوف کر دیا۔ یعنی گورنمنٹ عدالتون
کے عہدہ دارون کے جو خرچ تھے اُن کے ادا کرنیسے انکار کر دیا۔ گورنمنٹ نے اسکے لینے مین اصرار کیا
اور جہان اُسکو سرکاری روپیہ ہاتھ لگا اُسکو بتدریج اپنی مرضی کے موافق خرچ کر ڈالا۔ بس اہل کینیڈا ایک
دل ہوکر ایسے بگڑے کہ ایسیمبلی نے یہ درخواست کی کہ لیجس لیٹو کونسل یعنی واضعان قوانین کی کونسل
کے ممبر ہمارے انتخاب سے مقرر ہوا کرین اور ہمکو اختیار دیا جائے کہ ہم اپنے روپیہ کو اپنی مرضی و اختیار
سے خرچ کیا کرین۔ انگلستان کی گورنمنٹ نے ان دونون درخواستون کو نامنظور کیا۔ اور اس صوبہ کی گورنمنٹ کو
حکم بھیجا کہ بغیر رعایا کی ایسیمبلی کی منظوری کے عدالتون اور عملی انتظامون مین خزانہ کے روپیہ کو خرچ
کرے۔ اس حکم کے صاف معانی یہ تھے کہ فرانسیسی رعایا کو جو کثرت سے تھی یہ یقین دلا دین کہ ایک چھوٹا
سا گروہ برٹش کا جو گورنمنٹ اپنی طرف سے اپنی مرضی کے موافق مقرر کرتی ہے اُنپر حکمرانی کیا کرے اور
اُنکی درخواستون پر ذرا خیال نہ کیا جائے۔ اب یہان اس بات سے بحث کرنیکی ضرورت نہین ہو کہ ان
دونون مین رعایا کی کثرت رائے صحیح تھی یا عہدہ دارون کی۔ اسمین شک نہین کہ ان عداوتون کے بڑھنے
کا سبب یہ تہا کہ دونون انگریز اور فرانسیس مختلف قومین تھین۔ یہ دونون آپسمین مل نہین سکتی تھین
صرف جیوری مین وہ انصاف و سچائی کے لیئے ملتی تھین۔ جس مین انگریز تو یہ شکایت کرتے تھے کہ ہم کو
بہت سے مقدمات مین فرانس کے قانون اور ضابطہ کی متابعت کرنی پڑتی ہو۔ اور مالی مقدمات مین فرانسیسی
قوانین کی پابندی زیادہ تر کرنی پڑتی ہے۔ فوجداری و دیوانی عدالتون مین بھی فرانسیسیون کے قوانین کے
اڑنگے لگتے ہین۔ کینیڈا کی رعایا کی کونسل نے روپیہ کے خرچ کرنیکے باب مین ووٹ دینے سے انکار کر دیا
اُنہون نے گورنمنٹ کے آگے یہ شکایتین پیش کین کہ گورنر خود مختار ہوتے ہین جو اُنکے دلمین آتا ہو وہ کرتے
ہین لیجس لیٹو کونسل ایسی سختیان کرتی ہے کہ جنکی برداشت نہین ہوسکتی۔ ناجائز طور سے روپیہ کی مانگ
ہوتی ہے۔ اُنہون نے یہ درخواستین کین کہ لیجس لیٹو کونسل کے ممبر ہمارے انتخاب سے مقرر ہون۔ اور
پروونشیل پارلیمینٹ مقرر ہو۔ زیرین کینیڈا کے ہنگامہ فساد کے سرغنون کا سردار عظیم مسٹر جوزف
لی پی نیو تھا۔ وہ اپنی خوش لیاقتون تیز ذہانتون و نیک خصلتون کے زور سے سربلند ہوا تھا۔

گورنرونکی حمایت گورمنٹ کرتی تھی۔ اور وہ اپنی خود مختاری سے یہان جو چاہتے تھے سو کرتے تھے
اُس نے دونون گورمنٹ کے برخلاف آدمیون کی مجالس بار بار جمع کین اور اُنکو سمجھایا کہ جیسے یونائیٹڈ
سٹیٹس متواتر بغاوتون کے اختیار کرنیسے آزاد ہوگئین۔ اسی طور سے تم بھی اپنے تئین آزاد کرو۔ اور
گورمنٹ کی اطاعت کے حلقہ سے اپنی گردن باہر نکالو اُس نے ایک جماعت کثیر کو جمع کر کے بد مباحثہ
کے ساری شکایتون کو مشتہر کرنا چاہا۔ یہان لارڈ گوس فورڈ گورنر تھے۔ انھون نے سپاہ کے چند افسرون
کو جو ان مباحثون مین شریک تھے عہدہ سے برطرف کیا جنمین سٹر جوف بھی تھے۔ اور رعایا کی ایسمبلی کے
ممبرون پر بدخواہی و بغاوت کا الزام لگایا۔ اور اُنکی گرفتاری کیلئے وارنٹ جاری کیئے۔ بعض لوگ ان وارنٹون کے
جاری ہوتے ہی مفرور ہوگئے۔ اور بعض جو گرفتار ہوئے تو اُنکے دوستون اور حامیون نے اُنکی رہائی کے لیئے
مقابلہ کیا۔ انقلابی ہنگامون کی تاریخ دان سمجھتے ہین کہ قیدیون کی رہائی کے لیئے جو مقابلے کیئے جاتے
ہین وہی بغاوت کا کھلا ہوا ہنگامہ ہو جاتا ہی +

یہ بغاوت سپاہیانہ معنی کے اعتبار سے بڑی نہ تھی۔ اول اسکے ظہور سے سپاہ چونکی
اور باغیون کو خفیف سے فائدے بھی حاصل ہوگئے۔ مگر یہان کمانڈر انچیف کی مستعدی و چستی و چالاکی
و دانائی وہ بلا کی تھی کہ اُسنے اپنا حق خدمت ادا کر کے اس بغاوت کو دبا دیا۔ باغی ایک دو جگہ بہادرانہ بھی
توڑ کر لڑے۔ اور خونریزی خوب ہوئی۔ مگر آخر کار شکست پائی۔ کچھ مدت کے بعد بالائی کنیڈا مین بھی یہ
فساد پھیل گیا۔ وہان کی رعایا بھی گورنرون کی اور گورمنٹ کی شاکی تھی۔ کہ یہ سارے عہدہ رشتہ مندی کے
پیوند کے سبب سے آپس مین فتح و حت ہوتے ہین۔ مگر یہ سرکشی کی وبا سارے صوبے مین نہین پھیلی تھی ہمسائہ
کی امریکہ کی ریاستین یہان کی رعایا کو اکساتی تھین۔ اور برانگیختہ کرتی تھین کہ وہ اُنکی طرح بغاوتین برپا
کر کے گورمنٹ کے جوئے سے اپنے کندھے کو نکال لین۔ اس طرح جمہوری سلطنت کے قائم کرنیکی آگ
کے شعلے بعض آدمیون نے بالائی کنیڈا مین پہنچا دیئے۔ مگر یہان کے گورنر سر فرانسس ہیڈ ایسے عاقل
و فرزانہ تھے کہ اُنھون نے آتش فساد اپنے آپ تدبیر سے بجھا دیا۔ اسنے نشیبی کنیڈا مین گورمنٹ کی حمایت کے
لیئے یہان کی باقواعد سپاہ کو بھیجدیا۔ اور یہان کے باغیون کو مہلت دی کہ وہ اپنے تئین سب طرح
سے تیار کر لین۔ جب وہ اچھی طرح گورمنٹ پر حملہ کرنیکے لیئے آمادہ ہوگئے تو اُس نے خیر خواہ باشندون کو
جمع کر کے ان بدخواہ باغیون کو شکست دیدی۔ یہ ایک خفیف سی بغاوت تھی وہ جلد یون رفع دفع ہوگئی

سر فرنسز ہیڈ کی راے مین یہ بغاوت ایسی نہ تھی کہ اسمین باقواعد سپاہ سے کام لینے کی ضرورت پڑتی۔ خیر خواہ رعایا اِس افسر کی راے سے خوش ہوگئے کہ اُس نے اُن کے ہاتھ سے باغیون کے دبانے کی طریقہ کو ایجاد کیا۔ اِسمین شک نہین کہ یہ تدبیر کہ بدخواہون کو بغیر باقاعدہ سپاہ کی اعانت کے فقط خیر خواہون کے ہاتھ سے شکست دی۔ صاحب ممدوح کا ایجاد تھا۔ مگر گورنمنٹ کو یہ ایجاد اِس سبب سے پسند نہ آیا کہ اگر بغاوت کی آگ اِس سبب سے زیادہ بھڑکتی کہ ملک سے باقاعدہ سپاہ باہر چلی گئی تھی تو اِس ایجاد نیک سے کام نہین نکلتا۔ گورنمنٹ کی اِس بات سے خفا ہوکر سر ہیڈ نے اپنی خدمات سے استعفا دیدیا۔ مگر بہادری و فتحیابی کے صلہ مین اُسکو بیرونٹ کا خطاب ملگیا۔ مخالفین موافقین دونون نے اُن کی اِس پلیسی کی تعریف کی +

انگلستان مین کنیڈا کے ہنگامہ و فساد کے برپا ہونے پر بعض جماعتین گورنمنٹ کی اِس حرکت کو ناپسند کرتی تھین کہ اُسنے اہل کنیڈا کی درخواستون کو نامنظور کیا۔ اُنکے عام جلسے ہوتے تھے اور اُن مین یہ رزولیوشن پاس ہوتے تھے کہ یہ سارا فساد اِس سبب سے پیدا ہوا ہی کہ گورنمنٹ نے اہل کنیڈا کی واجبی اصلاحون کے کرنیسے انکار کردیا۔ پارلیمنٹ کے اندر اور اُسکے باہر مسٹر ہوم نے اہل کنیڈا کی بڑی طرفداری پر کس کمر باندھی۔ پارلیمنٹ کے مقابلہ مین جب سر روبرٹ پیل نے کہا کہ بالائی کنیڈا کی بغاوت کا سرغنہ مسٹر میکن زیمی ہی تو مسٹر ہوم نے اِسکا جواب یہ دیا کہ میکن زئی ایسا ہی ہی جیسے آپ مین لارڈ جان رسل نے اُن باغی اضلاع کیلئے گورنمنٹ کیطرفسے یہ بل پیش کیا کہ وہان کوئی گورنر جنرل اور ہائی کمشنر مقرر کرکے بھیجدیا جائے اور وہ تھوڑی مدت کیلئے زیرین کنیڈا کے **کونسٹی ٹیوشن** کو معطل کرے اور اپنے پورے اختیارات سے باغیون کا علاج کرے۔ اور دونون صوبون کی کونسٹی ٹیوشن کی از سر نو ترمیم کرے۔ اِس بل کے پیش ہونیکی مخالفت اول ایک لورنبا پر شروع ہوئی۔ مسٹر روبک جو پارلیمنٹ مین داخل نہ تھا وہ صوبہ زیرین کنیڈا کا وکیل بن گیا اور اُسنے درخواست کی کہ دونون ہوس کامنس اور لارڈس مین اِس بل کی مخالفت مین میری گفتگو سنی جائے۔ بعد از تامل یہ درخواست اُنکی منظور ہوئی اُس نے دونون ہوسون مین بل کی مخالفت مین یہ تقریر کی۔ "اِس بغاوت کے سبب سے اہل کنیڈا کی کونسٹی ٹیوشن کو معطل کرنا اِس سبب سے ناانصافی ہی کہ ہوم گورنمنٹ نے ابتدا سے وہ اُنپر ظلم و ستم کئے ہین جنکے وہ متحمل نہوسکے اور بغاوت کے مرتکب ہوئے۔" اُنکی تقریر مین نہایت متین براہین تھین۔ ایک نکتہ چینیے اُن کی

تقریر پر یہ اعتراض کیا کہ اکثر اوریٹر اپنا یہ کام سمجھتے ہین کہ اپنے سامعین کو جنپر وہ اپنا اثر پیدا کرنا چاہتے ہین۔ پہلے اپنی طرفسے راضی کرین اور اُنکو دوست بنائین۔ مگر صاحب ممدوح نے ایسی تقریر کی کہ سب سامعین اُنکے مخالف ہوگئے۔ اُنکے کہنے میں اس سببسے بھی زیادہ اثر نہ پیدا ہُوا کہ وہ ایک نوجوان تیس برس کی عمر کے اندر ایک لڑکے معلوم ہوتے تھے۔

یہ تو ظاہر تہا کہ گورنمنٹ کی تجویز کا اختیار کرنا ضروری تہا۔ پارلیمینٹ نے اپنی عام رائے سے یہ قطعی فیصلہ کیا کہ گورنمنٹ کی گزشتہ پولیسی کیطرف توجہ کرنیکا یہ وقت نہین ہی۔ اِسوقت تو یہ امر بہتر معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مدبر ملکی ایسی لیاقت وقابلیت کا وہان بہیجا جائے کہ جو حالات موجودہ مین وہان نظم ونسق خاطر خواہ کردے۔ لارڈ جان رسل نے ایسا مدبر لارڈ **ڈرہم** کو تجویز کیا۔ اور گورنمنٹ نے اسے منظور کیا۔

لارڈ ڈرہم کو اِس زمانے مین کوئی یاد نہین رکہتا۔ مگر وہ اپنے زمانہ کا بڑا لائق فائق مدبر و منتظم ملکی تھا اور اُسنے ایسے ایسے بڑے بڑے کام کیئے تھے کہ کسی اور سے نہین ہوسکتے تھے۔ اُسوقت مین اُسکے کارہائے عظیم بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ کنیڈا مین مئی سنہ ۱۸۳۸ء کے آخر مین **کوئیبک** مین آیا۔ اور اُسنے یہ اعلان کیا کہ جن باغیون نے بغاوت کی ہی۔ مین اُنکے سزا دینے مین کوئی کسر باقی نہین رکھونگا۔ مگر اُنکے سوائے اور اہل کنیڈا کو گورنمنٹ کے نظام جدید کے مرتب کرنے مین اپنا معاون اور شریک بناؤن گا۔ اور یہ نظام جدید اُنکی ضرورتون اور احتیاجون کے مناسب حال ہوگا اور تہذیب جو تبدیلیان کر رہی ہی اُسکے موافق ہوگا۔ لارڈ ڈرہم اپنے تئین خود مختار مطلق العنان حاکم سمجھتا تھا مگر پارلیمنٹ مین جب کنیڈا کا بل پاس ہُوا تو اسکے اختیارات بہت کم کردیئے گئے۔ مگر وہ اپنے تئین مطلق العنان حاکم سمجھتا رہا۔ اُس نے زیرین کنیڈا مین امن وعافیت و انتظام قائم کرنیکے لیئے احکام کا سلسلہ جاری کیا اُسنے ایک اشتہار دیا جس مین باغیون کی جان بخشی ومعافی جرم مین بڑی نرمی ورحمدلی کو ظاہر کیا مگر اُن باغیون کو جو مفرور ہوگئے تھے جیسے کہ مسٹر **پیپنو** تھے اور اُن قیدیون کو جنھون نے خود جرم بغاوت کا اقرار کیا تھا یا جنکو ترغیب دی گئی تھی کہ اگر وہ اپنے جرم کا اقبال کرینگے تو سزا کم دیجائیگی۔ اِن سب قیدیون کو اُسنے برموڈا مین جلا وطن کردیا اور یہ اشتہار دیدیا کہ اِن جلاوطنون مین سے جو کوئی اپنے گھر مین واپس آئیگا وہ واجب القتل قرار پائیگا۔ گو وہ قانون جانتا تھا۔ مگر اُس نے ذرا بھی یہ خیال نہین کیا کہ مین جو اشتہار

لارڈ ڈرہم

جاری کرتا ہون اُسکے مشتہر کرنیمین قانون کا کچھ بھی پاس و لحاظ کرون۔ مگر اسواسطے وہ قانون کا پاس و
لحاظ نہین کرتا تھا کہ وہ اپنے تئین مطلق العنان حاکم سمجھکر کارروائی کرتا تھا۔ کہ جس سے ملک مین امن و
عافیت و انتظام قائم ہو۔ لارڈ ڈرہم کو قانوناً یہ اختیار نہ تھا کہ وہ ان قیدیون کو برموڈا مین جلاوطن
کرتے وہان اُنکی حکومت نہ تھی۔ کہ وہان کے افسرن کو حکم دیتا کہ تم ان قیدیون کو اپنی محافظت مین
رکھنا۔ انگلستان کے قوانین کے موافق اگر کوئی جلاوطن مجرم اپنے گھر چلا آئے تو اُسکے جرم کی سزا
واجب القتل نہین ہوتی۔ مگر لارڈ ڈرہم کو یہ خیال تھا کہ اگر مین انگلستان کے قانون کی پابندی کرونگا
تو میری حکومت کی تذلیل اور تحقیر ہوگی۔ اسوقت یہان اس کثرت سے قیدی ہین کہ اُنکے ثبوت جرم
کیلیے جیوری علی الاتصال نہین بیٹھ سکتی۔ جیوری مین بعض مجرم رہائی پائینگے اور بغلین بجا بجا کے احکام
شاہی کی تحقیر کرینگے۔ غرض اُسکے نزدیک مصلحت یہی تھی کہ مین خودمختاری سے کام کرون۔ قانون کی
پیروی کرکے انتظام کی چلتی گاڑی مین روڑا اٹکاؤن۔ یہ خودمختاری ملک کے امن و عافیت کے قائم کرنے
کے حق مین مفید ہوئی۔ مگر خود اُسکی اپنی ذات کے لیئے مضر۔ لارڈ ڈرہم نے ایک اور معاملہ مین بھی اپنی
خودمختاری کو حد سے زیادہ بڑھایا۔ جس ایکٹ کے موافق وہ اپنے عہدہ پر مقرر ہوا تھا اُسمین بیان
کیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی کونسل کی صلاح و مشورے سے کام کیا کرے اور اپنے ہر حکم پر کم از کم پانچ
ممبرونکے دستخط کرنے ضرور جانا کرے۔ مگر اُسکی پولیسی یہی تھی کہ مین اس کونسل کی صلاح نہ لون مین خود ہی
ملک کے انتظام کا شاطر ایسا ہون کہ کوئی مجھے اُسمین چال نہین بتا سکتا۔ اُسکی تدابیر بیہودہ نہین ہوتی تھین
قیدیون کے جلاوطن کرنے نے ملک کو مفسدون سے پاک و صاف کیا۔ ملک کی از سر نو اصلاح کیلیے
یہ امر ضروری تھا۔ وہ اپنے اور اپنے کام کے درمیان قانون کا اڑنگا نہین لگاتا تھا۔ وہ اپنے مطلق
العنان اختیارات سے ملک کی صلاح و فلاح کا نظام مرتب کرنا چاہتا تھا۔ جب گورنمنٹ نے اُس کی
اس مطلق العنانی پر اعتراض کیا کہ قانون کی حد سے اُس نے قدم باہر نکالا ہے تو اُسنے یہ حجتین نکالین کہ
جب گورنمنٹ نے ملک کی کونسٹی ٹیوشن کو معطل کیا تو کونسٹی ٹیوشنل اصول کا زور اس ملک مین کیا
باقی رہا؟ برٹش کونسٹی ٹیوشنل کا کونسا اُصول اس ملک مین قائم رہ سکتا ہے کہ جہان رعایا سے روپیہ اُسکی
مرضی بغیر لیا جاتا ہے۔ جہان ری پریزنٹی ٹو گورنمنٹ معدوم ہے جہان کا قانون مارشل ہے۔ جہان
جیوری سے فیصلہ کرنا انصاف کا مٹانا سمجھا جاتا ہے۔ جہان رعایا کا غصہ اور اُسکی نفرت برانگیختہ کیجاتی ہے

لارڈ ڈرہم کی خودمختاری نے کنیڈا مین آزادی اور کن سٹی ٹیوشنل کو بحال کردیا۔ اُسنے جو قیدیون کے ساتھ سلوک کیا۔ اُسمین کوئی بیرحمی نہ تھی۔ اُس نے انکو برموڈا مین جلاوطن کیا جس سے غرض اُسکی یہ تھی۔ کہ ملک مین یہ مفسد نہ رہین کوئی اور مطلب اُسکا نہ تھا۔ اُس نے انکو اُن مقامات مین نہین بھیجا جو مجرم قیدیون کی جلاوطنی کے لئے مخصوص ہین یہان بھیجنے سے اُن قیدیون پر بدنامی کا کلنگ ماتھے پر لگتا جلاوطنون کے پھر واپس آنے کے جرم کی سزا کو واجب القتل ٹھیرایا۔ اسکا سبب یہ تھا کہ اس بھاری سزا کے خوف سے وہ یہان آنیکا قصد ہی نہ کرین۔ غرض جو کام تھا اُسمین مرحمت مدنظر تھی۔ کوئی ظلم پیش نظر نہ تہا۔ لارڈ ڈرہم پر یہ سخت الزام لگایا گیا۔ کہ اُسنے ایسا فرمان جاری کیا جسکے موافق آدمیون کو پھانسی بغیر تحقیقات کے لگ سکتی تھی۔ اِسکے ذمہ یہ الزام بھی لگایا گیا کہ اسنے اپنے دورہ مین مشرقی بادشاہون کی طرح شاہانہ نمود مین بہت فضول روپیہ خرچ کیا۔ بیشک اسکو ایسی فضول خرچیون مین مزہ آتا تھا مگر اسنے اپنے ذاتی سفرخرچ کو گورنمنٹ سے نہین لیا۔ اور اسمین دس ہزار پونڈ اپنی گرہ سے خرچ کرڈالے

لارڈ ڈرہم کے ذاتی دشمن لارڈ ہوس مین بہت تھے۔ لارڈ بروہم سے ایک جلسہ مین پہلے ناچاقی ہوچکی تھی غرض جتنے بڑے بڑے لارڈس تھے سب ہی اُسکے دشمن تھے۔ بعض اسکو اِن تدبیرون کو جو گورنمنٹ نے کنیڈا کے باب مین اختیار کی بُرا جانتے تھے ؀

اِس زمانہ مین وزارت ضعیف تھی۔ اول تو اُسنے لارڈ ڈرہم کے فرمانون کو پسند کرلیا پھر بہت جلد اُنکو ناپسند کرنے لگی۔ اور اُنکی منسوخی کا ارادہ مصمم کرلیا۔ لارڈ ڈرہم کو جب اسکی خبر ہوئی تو اُسنے اپنا استعفا بھیجدیا۔ اور کیوبک کے قلعہ سے ایک اشتہار ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے خلاف ایسا دیدیا جو عوام کو بغاوت پر برانگیختہ کرتا تھا جس کے سبب سے وہ خود بھی باغی کہلانے لگا اور گورنمنٹ نے اُسکو برٹش شمالی امریکہ کی گورنری سے معزول کردیا ؀

ابھی لارڈ ڈرہم کے پاس یہ معزولی کا حکم حسب ضابطہ نہین پہنچا تھا کہ وہ خود بخود انگلنڈ مین چلا آیا یہان **سٹورٹ مل** اسکی حمایت پرست ہوگئے تھے بعض لوگون نے انگلستان مین اُنکی مدارات آنیکے وقت خوب کی ورنہ کوئی انکو پوچھتا بھی نہین۔ اُخرا شحنہ مردک نام ہوتا ؀

لارڈ ڈرہم نے جو کنیڈا کی رپورٹ مرتب کی اُسمین ایک نیا زمانہ پیدا کردیا کہ دو تین سال کے عرصہ مین کامل اندرونی سیلف گورنمنٹ (اپنے اوپر آپ حکومت کرنا) کنیڈا مین کل کولونی مین جاری ہوگئی

جنمین یوروپ کی نسل کی قومین رہتی تھین ٭

لارڈ ڈرہم کی اِس رپورٹ کی لیاقت کے دشمن بھی قائل ہوگئے۔ مسٹر مل کہتے ہین کہ اِس رپورٹ نے کل کنیڈا ہی کی نہین بلکہ اور بڑی بڑی کولونی کی پولیٹکل کامیابی اور سوشیل بہبودی کی بنا قائم کی جن سببون سے کنیڈا کی رعایا ناراض ہوتی تھی اُن سب کے بیان کرنے مین کسی بات کو چھوڑا نہین۔ اُس نے یہ بڑی سفارش لکھی کہ کولونی کی گورمنٹ اُسکے باشندون کے ہاتھ مین دی جائے۔ اور اُنکو اختیار دیا جائے کہ وہ خود ہی قوانین بنائین اور خود ہی اُنکی تعمیل کرین۔ شاہی گورمنٹ کی منجملت معاملات مفصلہ ذیل مین محدود ہونے کولونی کے تعلقات مین جو انگلستان کے مادری ملک سے ہین۔ گورمنٹ کی کونسٹی ٹیوشن کی صورت مین۔ غیر ملکون کے ساتھ تعلقات و تجارت مین اور سرکاری زمین کے جدا کرنے مین لارڈ ڈرہم نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ نہایت عمدہ کامل میونسپل سررشتے قائم کیے جائین ججون کو آزادی دیجائے۔ اضلاع کے تمام افسرون کے مقرر کرنیکا اختیار دیا جائے۔ گورمنٹ شاہی کو گورنر اور اُسکے سکریٹری کے مقرر کرنیکا اختیار رہے جس کے ذمہ کولونی کے قوانین کی جوابدہی ہو۔ اور پادریون کے لیئے زمین رکھنے کے جو پہلے قوانین ہین وہ سب منسوخ کیئے جائین۔ آخر کو اُس نے یہ پیش کیا کہ کنیڈا کے سب اضلاع کی آئین و قوانین بنانیوالی ایک جماعت ہو جسمین دونون نسلین فرانسیسی و انگریز اپنے اپنے قائم مقام خود مقرر کرین ٭

گورمنٹ نے اِس رپورٹ کی کل تجاویز بتدریج کنیڈا مین داخل کین اور بالائی و پست وزیرین کنیڈا سنہ ۱۸۴۰ع مین ایک ہوگئے ٭

افسوس ہو کہ لارڈ ڈرہم اپنی تدابیر کے نتائج کے دیکھنے کیلیئے زندہ نہ رہے جب کنیڈا کا بل پاس ہوا ہے تو اُسکے چند روز بعد وہ دنیا سے چل بسے۔ اِس آتش مزاج لارڈ کو کنیڈا کے سبب سے ضرور ایسی سوختگی ہوئی ہوگی جسکے باعث سے موت اُسکے قریب آئی وہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۸۴۰ع مین اکتالیس برس کی عمر مین مرگیا۔ مگر اُسکا نام کنیڈا کے انتظام کے ساتھ زندہ ہو ٭

لارڈ ڈرہم کی بی بی لارڈ گرے دوم کی بیٹی تھی۔ جنکو ملکہ معظمہ نے اپنی تخت نشینی کیوقت بلاکر اپنے گھر مین **لیڈیز ان ویٹنگ** مقرر کیا تھا۔ جب اُنکا خاوند کنیڈا مین معطل ہوا تو وہ بھی اپنے عہدہ سے دست بردار ہوئین۔ ملکہ معظمہ اِن دونون میان بی بی کی بڑی تعظیم و تکریم کرتی تھین۔ اُن کو

باب ہفتم

ملکہ معظمہ کی تاجپوشی اور سنہ ۱۸۳۹ء کا نازک زمانہ

سنہ ۱۸۳۸ء مین حضرت علیا کے سر پر تاج رکھنا ایک بڑا مبارک و ہمایون واقعہ ہے جو ہمیشہ یادگار روزگار رہیگا۔ ہنوز اسکی تاریخ مقرر نہین ہوئی تھی کہ لوگ اس دن کی خوشی کے مارے پھولے نہین سماتے تھے اور اُسکے لیئے خوشی کی تیاریان کر رہے تھے۔ جناب عالیہ نے اپنی مرضی شاہانہ سے اشتہار دیدیا کہ مین اس تاجپوشی کے خوشی مین ان دو قدیمی رسمون کو ادا نہین کرونگی۔ اول قدیم رسم یہ چلی آتی تھی کہ جب بادشاہ تاج پہنتا تو ایک عہدہ دار جسکو چیمپین کہتے تھے گھوڑے پر سوار آتا تھا اور نقیب اُس کی طرف سے چلا کر کہتا تھا کہ اگر کوئی شخص اس بادشاہ کو تاج پہننے کا مستحق نہ جانتا ہو تو وہ اُس سے بادشاہ کی محافظت و حمایت کیلئے تنہا لڑنے کیواسطے موجود ہے۔ یا وہ اپنا آہنین دستانہ پھینک دیتا تھا اور کہہ دیتا تھا کہ اگر کسی کا مقدور ہو تو وہ آنکر اُسکو اٹھالے۔ دویم یہ قدیمی رسم تھی کہ جب بادشاہ تاج پہنتا تھا تو تمام پیرس (امرا) تخت پر جاکر بادشاہ کے تاج کو اپنے ہاتھ سے چھوتے اور اُسکے بائین رخسارے پر بوسہ دیتے۔ ظاہر ہے کہ اس رسم کے ادا کرنے مین کیسی حضرت علیا کو تکلیف ہوتی کہ چھ سو امرا اس طرح بوسہ لیتے۔ اُنکے چچا اگر رخسارہ بوسی کرتے تو مضائقہ نہ تھا کیونکہ وہ تو ایک محبت کا لازمی اقتضا تھا۔ بعض اور پُرانی رسمین موقوف ہوئین اور اُنکی جگہ نئی داخل ہوئین ؞

تاج پوشی کی بعض مراسم قدیم کا موقوف ہونا

۱۴- جون کو پہلے پہل سورن (اشرفی) پر ملکہ مقدسہ کا سکہ لگا۔ مگر ٹکسال سے اسقدر سورن باہر نہ نکل سکے جسقدر لوگون کو اور صرافون کو درکار تھے اسکا لوگ بڑا شوق رکھتے تھے کہ اپنی عزیز ملکہ کے سکہ کو جیب مین رکھین ؞

تاج شاہی از سر نو بنایا گیا جو دو تاج ملکہ کے چچا بادشاہون کے تھے وہ بڑے وزنی تھے اور ایسے بڑے تھے کہ سر مبارک پر ٹھیک نہین آتے تھے۔ پہلے تاج کا وزن ساڑھے تین سیر کے قریب تھا۔ اور نئے تاج کا وزن ڈیڑھ سیر کے قریب تھا۔ اسکے جواہر کی قیمت ۱۱۲۷۷۶ پونڈ تھی ہزار یا

تاج شاہی

الماس اور صدہا جواہر سے مرصع ہُوا تھا۔ ماہ و مہر کی چمک دمک رکھتا تھا۔

جشن تاجپوشی کی تیاری

تاج پہننے کے جشن کی تیاریون کا حال سنو کہ شہر لنڈن مین کئی مہینون سے پہلے درزیون کو درباریون کے لباس سینے و کترنے و بوتنے سے رات دن مین دم بھر فرصت نہوتی تھی۔ شہر کے مغربی سرے پر جوہریون کی دکانون پر خریدارون کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے رہتے تھے حلوائیون کو رکابدارون کو طرح بطرح کی مٹھائیون کے بنانیسے اور باورچیون کو کھانون کے تیار کرنیسے فراغت نہوتی تھی۔ گھر سے باہر سواری کی گزرگاہ کے مکانات کے آگے مصنوعی چوبین مکانات و نشستگاہون کے بنانے مین بڑھئی ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ اِس قدر نشستگاہون کی پاڑون کی پاڑین بنائی گئین کہ لاکھون تماشائی اُنپر بیٹھ سکتے تھے۔ یہ سب نشستین لوگون نے پہلے ہی سے کرایہ لے لین۔ ایک بھی نشست خالی نہین رہی۔ سواری کی گزرگاہ پر جو مکانات تھے نشستون کے لیئے ٹکٹ بکتے تھے۔ کہتے ہین کہ دو لاکھ پونڈ کے ٹکٹ فروخت ہوئے۔ معلوم نہین یہ سچ ہے یا جھوٹ۔ **ویسٹ منسٹر ایبی** کے اندر راستہ مین دونون طرف **گیلریان** بنائی گئی تھین جنپر ایک ہزار آدمی بیٹھ سکتے تھے۔ ایک نشستگاہ کے ٹکٹ کی قیمت بیس گنی (تین سو روپیہ) تھی اور سرکاری حکم تھا کہ اگر جعلی ٹکٹ چلائے جائینگے تو اُنکے لینے والے فقط یہی نہین کہ دروازہ پر اندر جانے سے روک دیئے جائینگے بلکہ وہ مجرم ٹھیرائے جائینگے اور فوجداری سپرد ہونگے۔ سواری کی گزرگاہ ایسی طویل تھی کہ جس مین لاکھون آدمی سواری کی سیر دیکھ سکتے تھے۔ خوش نصیب دولت والے تماشائی ٹکٹ لیکر سیر دیکھنی چاہتے تھے اور غریب تماشائی بغیر ٹکٹ کے سیر کے شائق تھے۔

ویسٹ منسٹر ایبی کے **ٹور** (برج) کے نیچے ایک پلیٹ فورم بنایا گیا اور اُسپر فرش زرین بچھایا گیا۔ اور اُسپر کرسیان **لارڈس** و امراء و غیر ریاستون کے وزراء اور سفیرون کے لیئے بچھائی گئین۔ غرض اِس جشن سے ایک دن پہلے یعنی ۲۷۔ جون کو لنڈن کے شہر مین ہر چیز کی صورت نئی بن گئی تھی۔ شہر کی آبادی بیچگنی ہو گئی تھی۔ وہ غل غپاڑہ رہتا تھا کہ قلم اُسکے بیان مین خاموش ہے سوارون اور پیدلون کی کھچا کھچ رہتی تھی۔ چوبین فرش کی ہتوڑون کے پڑنے کی۔ ٹوٹ پھوٹ کی وہ آوازین نکلتی رہتی تھین کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے اور دماغ مین بھیجا پھٹا جاتا تھا۔ شہر مین یہ نہین تھا کہ کہین کہین بھیڑ ہو بلکہ سارے شہر مین بھیڑ ہی بھیڑ تھی۔ وہ ہر چیز کو خواہ وہ کچھ ہو یا نہ ہو دیکھتی

پڑی پھرتی تھی اور وہ غل مچاتی تھی کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی ۔ پارک مین فوج موج در موج لہرا رہی تھی ۔ خیمے قطار در قطار پڑے تھے ۔ اُن کے پھریرے اُڑ رہے تھے ۔ سارے رستے آدمیون سے پٹے ہوئے تھے ۔ ریلون پر آدمیون کی ریل پیل رہتی تھی ۔ گیت و بھجن گانے کیلیے تصنیف ہو رہے تھے اور میڈل پہننے کیلیے تیار ہو رہے تھے ۔ غرض سارے ملک مین اس جشن کی تعطیل تھی ۔ اور اسکی خوشی کی بڑی تیاریان ہو رہی تھین ۔ کہتے ہین کہ لنڈن مین چار لاکھ آدمی کیمپ لیے آئے اور اس جشن مین فقط رعایا کی خوشی کے لیے دو لاکھ پونڈ خرچ کیے گئے ۔

۲۸ جون کو اس مبارک جشن کا دن جمعرات کو آیا ۔ رات کے ۴ بجے پر سارا لنڈن جاگا تین بجے سترہ منٹ پر توپون نے تمین شلک کی آوازین لگائین ۔ جس سے خلقت کو معلوم ہوا کہ روز مبارک کا آفتاب طلوع ہونے کو ہی ۔ ابھی سے خلقت نے **پارک** اور **ویسٹ منسٹر ایبی** کیطرف جانے کا تانتا باندھا ۔ مگر اس خیرخواہ خلائق کو چند گھنٹے انتظار دیکھنا ۔ چھ بجے پولس نے شاہی سواری کی گزرگاہ کا انتظام کیا ۔ دو گھنٹے کے بعد سپاہ نے آنکر اپنے پرے جمائے ۔ اسکا ایک حصہ قصر **بکنگھم** کے سامنے کھڑا ہوا ۔ جہان بے تاج ملکہ تاج کیلیے تیاریان کر رہی تھی ۔ آج دن کی صبح کو یہ کیفیت تھی کہ معلوم نہین ہوتا تھا کہ بارش دھوپ پر غالب ہوگی یا دھوپ بارش پر ۔ مگر ادھر سواری ہوئی اُدھر آفتاب نے اپنے چہرہ پر سے نقاب اُٹھائی ۔ اور شام تک اپنا منہ نہین چھپایا اور دھوپ کا بستر بچھایا ۔ دس بجے صبح کے سواری شاہی مین ملکہ معظمہ نے قدم رکھا ایک نیا شاہی جھنڈا ہو فٹ سے ۸۰ فٹ بنایا گیا تھا ۔ یہ ایک سنگ مرمر کی محراب پر دو ملاحون نے چڑھکر ہلایا ۔ بینڈ بجا پارک مین ۱۱ ضرب توپین چلین ۔ غرض سب کو سوار ہونیکی خبر ہو گئی ۔ اول باجا بجانے والے تھے ۔ انکے بعد سپاہ ۔ پھر سفیرون کی جو غیر ملکون سے آئے تھے ۔ انکی زرق برق کی سواریان تھین سب سے بڑی بات اس جشن مین یہ تھی کہ فرانس کی گورنمنٹ کی طرف سے **مارشل سولٹ** آیا تھا اور اُس سواری مین سوار تھا جو مخصوص شاہان فرانس کے ساتھ تھی ۔ وہ بڑی اپنی چمک دمک دکھاتی تھی ۔ یہ بزرگ نش عالیجاہ شہنشاہ **نپولین اعظم** کا قوت بازو تھا اور ڈیوک ولنگٹن کے ساتھ لڑائیان لڑ چکا تھا ۔ اسوقت لنڈن مین جس گرمجوشی و شوق کے ساتھ خیرمقدم اسکا ہوا اُس سے زیادہ نہین ہو سکتا ۔ آسٹریا کا شہزادہ **الیسٹرہیزی** کی سواری بھی ساتھ تھی ۔ وہ سرتاپا جواہر اور ہیرون مین ڈوبا

جشن جوبلی کا دن

خاندانی سواری کا جلوس

ہوا تھا اسکے بوٹون مین ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ مگر اسکے ہیرون کی چمک اس پیر کہن سال کے بالون کی سفیدی کے آگے مات تھی۔ قدم قدم پر خلقت اسکو چیرز دیتی تھی۔ اس طرح خیر مقدم ہونے کا اثر اس دانشمند پر ایسا ہوا کہ جب فرانس اور انگلستان کی مصالحت کا معاملہ پیش ہوا تو اُس نے کہا کہ مین انگلینڈ سے جنگ مین تلوار سے بھی لڑا ہون اور صلح مین بھی مین نے اسکا امتحان کیا ہو جب مین لنڈن مین گیا تھا تو اہل انگلینڈ نے میرا خیر مقدم بڑے شوق سے کیا اور چلا چلا کر کہا کہ **سولٹ** ہمیشہ زندہ رہے۔ اس حال سے اہل فرانس خوب واقف ہین۔ مین فرانس اور انگلینڈ کے درمیان مصالحت کا بڑا حامی ہون۔ بعض وقت بڑی بڑی تدابیر ملکی وہ کام نہین کرتین جو ایک ادنے تدبیر کر جاتی ہو۔ اس جشن مین **مارشل سولٹ** کی خیر مقدم کا وہ نتیجہ ہوا جو کسی اور تدبیر ملکی سے ہونا دشوار تھا۔ اِس سے دونون ملکون کی مصالحت کا تخم بویا گیا اور **واٹرلو** کی جنگ کی تلخ آمیز یاد مین شیرینی آئی۔ اسکے بعد خاندان شاہی کی سواریان تھین +

ڈیوک ولنگٹن اور کل خاندان شاہی خاص کر ڈچس کنٹ کو خلقت دل سے چیرز دیتی تھی۔ وہ چھ گھوڑون کی گاڑیون مین بیٹھے ہوئے تھے۔ اسکے بعد حضرت علیا آٹھ گھوڑون کی گاڑی مین رونق افروز تھین اور تیرہ شاہی گاڑیان اُنکے پیچھے تھین۔ جس گرمجوشی و شوق سے مبارکباد کا غل مچتا تھا وہ بیان نہین ہو سکتا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر مین تلاطم عظیم آیا ہی جو یہ آوازین آرہی ہین لوگ اس خوشی مین ایسے محو تھے کہ ٹوپیان و کپڑے اُڑے جاتے تھے مگر اُن کو اپنی اس عریانی کی خبر نہین ہوتی تھی۔ ملکہ معظمہ اپنی اس خیر خواہ رعایا کی مبارکباد کو بار بار سر جھکا کر تسلیم کرتی جاتی تھین۔ مگر اس مبارکباد کے طوفان مین اُنکا دل سلطنت کی گرانباری کے خیال سے جیسا اُترا جاتا تھا اُسکو کوئی نہین بیان کر سکتا۔ راہ مین ایک جگہ یہ دیکھکر کہ پولس آدمیون کی دھکا پیل بچا کرتا ہی۔ سواری کو ٹھیرا کر فرمایا کہ میرا حکم ہے کہ پولس کسی آدمی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ ساڑھے گیارہ بجے ملکہ معظمہ نے **ایبی** کے اندر قدم رنجہ فرمایا۔ آٹھ امیر لیڈیان سفید لباس پہنے ہوئے اُنکے گرد ایسی معلوم ہوتی تھین کہ ایک سحاب سیمین ہی۔ سارا مجمع پندرہ سو سے کچھ زائد امرا کا سر وقت تعظیم کیلئے کھڑا ہوا اور خوشی کا نعرہ وہ مارا کہ ساری **ایبی** کی محرابون مین گونجتا ہوا باہر سارے تماشائیون مین پھیل گیا ملکہ جامہ خانہ مین گئین اور بارہ بجنے کے ساتھ وہ لباس فاخرہ شاہانہ زیب تن فرما کر باہر آئین تو آلٹر

گرجا مین ملکہ معظمہ کا آنا اور رسم کا ادا ہونا

کی طرف (آلٹر قربانگاہ گرجا مین ہوتی ہی) سونے کی پلیٹ سے آراستہ کیا گیا تھا قدم بڑھایا تو یہ گایا۔ کہ مین خوش تھی کہ جب اُنھون نے کہا کہ خداوند کے مکان مین داخل ہو۔ اسکے ختم ہونے پر ویسٹ منسٹر سکول کے طلبہ نے گایا کہ فرمانروا ملکہ زندہ رہے۔ پھر ملکہ **کرسی تعارف** پر رونق افروز ہوئین **آرچ بشپ کن ٹن بری** اسکے سامنے آئے اور وہ کرسی سے اُٹھکر اپنے قدمون پر کھڑی ہوئین تو آرچ بشپ نے مشرق کی طرف مُنہ کرکے لوگون کا تعارف ملکہ کے ساتھ یون کرایا۔ کہ لوگون طرف مخاطب ہوکر یہ کہا کہ اے صاحبو۔ مین ملکہ وکٹوریا کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہون۔ وہ اس ملک بیشک ملکہ ہی۔ تم سب صاحب آج اسیلئے جمع ہوئے ہوکہ اسکی اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کرو۔ تم سب اطاعت کرنے پر راضی ہو؟ اِن ہی الفاظ کا اعادہ اُنھون نے جنوب مغرب شمال کی طرف رُخ پھیر کر کیا اور ملکہ معظمہ نے بھی اپنا چہرہ اُنکے چہرہ کے ساتھ پھیرا۔ اس سوال کے جواب مین سب طرف سے یہ ندا آئی کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ جس سے ثابت ہوتا ہی کہ کس ذوق و شوق دلی سے سب نے ملکہ کی اطاعت کو قبول کیا ٭

اِس تعارف کے بعد ملکہ نے ایک پارچہ زرین بطور نذر کے آلٹر پر چڑھایا۔ اور ایک سلاخ بیش بہا دھات کی نذر نیاز کے برتن مین ڈالی۔ پھر نماز پڑھی گئی۔ اور وعظ کہا گیا۔ جب یہ دونون کام ختم ہوئے تو ملکہ معظمہ کرسی سے اُٹھکر آلٹر کے پاس گئین اور حلف کا آغاز اس طرح ہُوا کہ ملکہ کے آگے جاکر آرچ بشپ نے یہ کہا کہ حضور عالیہ حلف اُٹھانے پر راضی ہین؟ ٭

ملکہ نے جواب دیا کہ مین راضی ہون ٭

ملکہ کا حلف اُٹھانا

آپ سنجیدگی سے یہ اقرار کرتی ہین اور قسم کھاتی ہین کہ برطانیہ اعظم کی **یونائیٹڈ کنگڈم** اور آیرلینڈ کی رعایا پر بموجب پارلیمنٹ کی **کونسٹی ٹیوشن** کے اور قوانین رسم و رواج ملک کے موافق حکومت کرونگی۔ اور قانون و عدالت مین رحم مرعی رکھونگی ٭

ملکہ نے جواب دیا کہ مین اقرار کرتی ہون کہ ایسا کرونگی۔ یہ جواب ایسی آواز سے دیا کہ سب نے سُنا۔ پھر آرچ بشپ نے کہا کہ تم اپنے حتی المقدور شرائع الٰہی کی پابندی کروگی؟ اور انجیل پر سچا ایمان رکھوگی؟ اور اصلاح یافتہ **پروٹسٹنٹ** کو جو قانون کے موافق قایم ہوا ہے مانوگی؟ اور انگلینڈ اور آئرلینڈ کی **یونائیٹڈ چرچ** کے بندوبست کو بغیر کسی عذر کے اور اُنکے متعلقات عبادات

اور مراسم آداب اور انتظام کو بدستور قائم رکھوگی؟ انگلینڈ اور آیرلینڈ کے پادریون اور بشپون اور چرچون کے ذمہ جو کام مقرر کیئے گئے ہین اور انکو جو حقوق اور فوائد عطا کیئے گئے ہین اُن سب کو قائم رکھوگی؟ - ملکہ نے جواب دیا کہ مین ان سب باتون کا اقرار کرتی ہون کہ کر دی ملکہ معظمہ آلٹر مین گئین وہان گھٹنا ٹیک کر اور انجیل پر دایان ہاتھ رکھکر اُنھون نے فرمایا کہ مین نے جن باتون کا اقرار کیا ہے مین اُنپر عمل کرونگی اور اُنپر قائم رہونگی - پھر انجیل کو چوما اور حلف نامہ پر جو لکھا ہوا تھا اپنے دستخط کیئے - پھر ایک بھجن گایا گیا - اِس رسم کے بعد سینٹ اڈورڈ کے چپیل مین تشریف لیگئین اور وہان لباس تبدیل کیا اور ننگے سر آئین اور اُنکے بیٹھنے کیلیئے وہ پُرانی کرسی آئی جسپر پہلے تینتیس بادشاہ اور چار ملکہ تاج پہننے کیلیئے بیٹھ چکے تھے - اِس کرسی کے اندر ایک عجیب پتھر رکھا ہُوا تھا جسکے اوپر سکوٹ لینڈ کے بادشاہون نے سیکڑون برسون تک بیٹھکر تاج پہنے تھے - جب وہ اس کرسی پر بیٹھ گئین تو ایک پارچہ زرین اُنکے سر کے اوپر چار اُمرا نے پکڑ کر تانا - پھر آرچ بشپ نے چمچہ مین تیل لیا اور پیشانی اور ہاتھون پر صلیب کے نشان تیل سے کر دیئے اور یہ دعا پڑھی کہ جسطرح پر مثل بادشاہون کاہنون وپیغمبرون کے تیل ملا جاتا ہے الخ پھر ایک ایک نشانات شاہی آنے شروع ہوئے - یہی تاج پہننے کے نشانات عظیم الشان ہین - اِس طویل رسم مین سب سے زیادہ دلچسپ عجیب بات اِن نشانات کا آنا اور ملکہ کے آگے پیش ہونا تھا - انکی تعداد بارہ تھی - اِنمین سے ہر ایک کو ایک ایک امیر لیئے ہوئے تھا - جنمین سات ڈیوک اور تین بشپ اور دو امیر تھے - اِن مین ایک لارڈ میل بورن تھا - تیل ملنے کی رسم کے بعد وہ پیش ہونے شروع ہوئے اور کوئی انمین چھوڑا نہین گیا - نشانات کی تفصیل یہ ہے: سینٹ اڈورڈ کا عصا - بھیرین اور دنیاوی اور دینی عدالت کی تلوارین بار ڈوار رحم کی تلوار بن بڑی - بادشاہی تلوار - عصا - کبوتر دار - گوی زرین سینٹ اڈورڈ کا تاج - رکابی کا ر - بائیبل - یہ سب باری باری سے پیش ہوئے - دینی نشانات آرچ بشپ نے اور دنیاوی نشانات لارڈ چیمبرلین نے ملکہ کی دائین طرف رکھے - باستثنا ایک دو کے سب آلٹر مین یہ امانت رکھی گئے جب تیغ رحم پیش ہوئی تو ملکہ اُٹھین اور اُنکو ڈین نے شاہی زرین چغہ پہنایا - اور لارڈ چیمبرلین نے اُسکے بند باندھے - گریے ویل صاحب لکھتے ہین کہ پیشوایان مذہبی نے پہلے سے یہ نہین سمجھ لیا تھا کہ ہمکو کیا کیا کام کرنا پڑے گا اسلیئے اُن سے یہ غلطیان ہوئین کہ ہنوز نمازین ختم نہین ہوئی تھین

تاجپوشی

نشانات شاہی

مراسم جشن کی غلطیان

کہ ملکہ کو **اڈورڈ چیپل** مین لیگئے ملکہ کے ہاتھ مین اورب دیا تو انکو بتا نہ سکے کہ کیا اِس کو کرنا چاہیئے۔ جب اُن سے ملکہ نے پوچھا کہ مین اُسے کیا کرون تو اُنھون نے کہا کہ اگر جناب کی مرضی ہو تو اپنے پاس رہنے دیجیئے تو اُنہون نے فرمایا کہ یہ بہت بھاری ہی۔ تاج پہننے کی رسم مین ایک انگشتری لعل کی چوتھی اُنگلی مین پنہائی جاتی ہے۔ اُس کے لعل مین لکھا ہوتا ہی کہ اِس اُنگلی مین وہ پنہائی جائے اُسکو پانچوین اُنگلی کے لیئے بنوایا۔ جب آرچ بشپ اُسکو پنہانے لگے تو ملکہ نے اپنی پانچوین اُنگلی سامنے پیش کی۔ اُنہون نے کہا کہ وہ چوتھی انگلی مین پنہائی جائیگی تو ملکہ نے ارشاد کیا یہ بہت چھوٹی ہے۔ میری اِس انگلی مین جب تک نہین آئیگی کہ مین اپنی اور انگوٹھیان نہ اُتارون غرض اِس طرح انگوٹھی پہننے مین انکو بہت تکلیف ہوئی۔ اور جب اِس رسم سے فراغت ہوئی تو انگلی کو برف کے پانی مین ڈالکر انگوٹھی کو مشکل سے اُتارا جس سے اذیت ہوئی ؞

آرچ بشپ نے اول یہ دعا پڑھی کہ خدا حضرت علیا کو برکت دے اور شاہانہ نیکیون کا تاج پنہائے پھر ڈین سے تاج لیا اور نہایت ادب سے نوجوان خوبصورت ملکہ کے سر پر رکھا۔ جب انہون نے تاج پہننے کے گھٹنے ٹیکے تو سورج کی کرن اُنکے سر پر پڑی اور ڈچس کنٹ کی آنکھون سے بے اختیار آنسو نکلے۔ تاج کے پہننے پر اندر اور باہر بڑا غل شور مچا کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ ملکہ کے تاج پہنتے ہی اور اہل مجلس نے اپنے اپنے تاج و کلاہ سر پر رکھے اُنپر جو سورج کی کرنین پڑکر منعکس ہوئین تو ساری ایبی ایسی روشن ہوگئی کہ آگ سے بھی نہین روشن ہوتی یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ **ایبی** نہین ہی بلکہ رات کا ستارون بھرا آسمان ہے۔ خوشی کے نعرے عجب زندہ دلی اور مسرت قلبی سے نکلتے تھے یہ حال تو زندون کا تھا جو ایبی مین فرش کے اوپر بیٹھے تھے۔ مگر اُسکے فرش کے نیچے جو ہزارون مردے سوتے تھے اُنکا حال معلوم نہین کہ عالم ارواح مین مسرت کا کیا عالم ہوگا۔ پھر نفیریان و شہنائیان بجین۔ نقارے بجے۔ توپین چھوٹین۔ **بائیبل** ملکہ کی نذر مین دیگئی۔ وہ آرچ بشپ کو واپس دیگئی جسکو اُس نے آلٹر مین رکھ دیا اور دعائین اور بھجن گائے گئے۔ ملکہ تخت پر رونق افروز ہوئین۔ توپیرس سے پہلے کامنس نے مبارکباد کے نعرے مارے۔ دستور یہ تھا کہ پہلے پیرس اُمراء مبارکباد دیتے تھے۔ کامنس نے نو دفعہ چیرز دیئے اور آرچ بشپ نے اور اسکے ساتھ اور دینی لارڈس نے اپنے اپنے گھٹنے ٹیکے۔ اور آرچ بشپ نے جو الفاظ اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کے کہے وہ سب نے کہے پھر

ملکہ کے چچا ڈیوک سسسیکس اور کیمبرج آئے اور اپنی کلاہ اتار کر اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی
اِن الفاظ مین ہر ایک نے بیان کیا۔ کہ سب طرح سے مین آپکی اطاعت و فرمانبرداری ساری زندگی کرونگا
خدا میری مدد کرے۔ پھر اُنھون نے ملکہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور بائین رخسار کا بوسہ لیا اور چلے آئے
کہتے ہین کہ ڈیوک سسیکس علیل تھا جب وہ تخت کی سیڑھیون پر چڑھنے لگا تو ضعف کے سبب سے
اوپر جانا مشکل تھا تو ملکہ کی دلی محبت طبعی کا ایسا زور ہوا کہ اُنھون نے اپنے دونون ہاتھ چچا کے
گلے مین ڈالکر گلے لگا لیا۔ ملکہ کی محبت کے سبب سے چچا کے خون مین بھی ایسا جوش آیا کہ وہ اپنے ضبط کیا
مین نہین رہا۔ پھر اور امرا گئے اور اطاعت و عقیدت کا اقرار کرتے گئے اور تاج کو اپنا ہاتھ لگا کے
اور ملکہ کے ہاتھ کا بوسہ لیکر چلتے گئے۔ ایک پیر کہن سال لارڈ رول نے جن کی عمر اسّی برس سے زیادہ تھی
سیڑھیون پر چڑھنے لگے تو ضعف کے مارے نیچے گر پڑے۔ پھر اُنہون نے چڑھنے کا ارادہ کیا تو ملکہ
معظمہ اپنی جگہ سے اُٹھکر لارڈ سے ملین اور فرمایا کہ اب آپ آگے چڑھنے کی کوشش نکرین اور بوسہ
کے لیئے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ ملکہ کی اس کرم فرمائی پر اہل مجلس نے بڑے چیرز دیئے اور انکی بڑی تحسین و
آفرین کی۔ اور لارڈ کی ہمت اور دلیری کی بھی تعریف ہوئی ۱۰

جب یہ اطاعت اور فرمانبرداری کے اقرار کر رہے تھے تو لارڈ ٹریژرر (خزانہ کا افسر
اعلی) سرود گاہ و گیلری کے نیچے چاندی کے میڈل لٹا رہے تھے۔ اہل مجلس اُمرا اور امیرزادیان اُنکی
لوٹ مین چھینا جھپٹی کرتے اور بڑا غل مچاتے تھے۔ ایک امیر نے تیرہ میڈل لوٹ کر اپنے نوکر کے
رومال مین ڈال دیئے۔ جب یہ رسم بھی ادا ہوچکی تو بھجن گایا گیا۔ اور نقارے بجے اور نفیریان بجین
ہوس آف کامنس نے بڑے زور زور سے چیرز دیئے جو اس اطاعت و فرمانبرداری مین شریک تھے
پھر نماز پڑھی گئی۔ اور ملکہ نے تمام شاہی امارات کو اتارا اور مقدس سیکرمینٹ (عشاء ربانی) لیا پھر
سر پر تاج رکھا اور عصا ان کو ہاتھ مین لیا اور تخت پر رونق افروز ہوئین۔ جب نماز ختم ہوئی۔ اور
دعائین دی گئین وہ تخت پر سے اُٹھین۔ اور سوار ہونیکے لیئے تشریف لے چلین۔ سر پر تاج تھا
دائین ہاتھ مین عصائے شاہی تھا۔ اور بائین ہاتھ مین گوے زرین تھی۔ اُنکے پیچھے سارے امرا تھے
جن کے تاجون کا چمکنا لباسون کا زرق برق ہونا۔ اور دوپہر کے بعد کی آفتاب کی شعاعون کا اُنپر
پڑنا ایک نور کے عالم کا عجب تماشا دکھاتا تھا۔ واپس جانے مین بھی گھر تک خلقت کے جوش محبت سے

آواز لگانے اور چیرز دینے کا وہی حال تھا جو گھر سے جانیکے وقت تھا تین گھنٹے اس رسم مین صرف ہوئے۔ اور تین اور چار کے درمیان ایبی سے سواریان روانہ ہوئین۔ پانچ گھنٹے سواری کے آنے جانے مین لگے۔ جشن کا دن وہ تھا کہ لوگون کو مدتون تک یاد رہیگا۔ اس صدی مین تو پھر ایسا دن دیکھنے مین نہین آیا۔ بڑے بڑے آدمیونے اس جشن کا حال اپنے روزنامچون مین لکھا ہی +

لارڈ شیفٹس‌بری اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتے ہین کہ جشن کے دن کیا ہجوم ہوا ہے شاید پانچ لاکھ آدمی اپنے جوش محبت و خیرخواہی سے بادشاہی سواری کے دیکھنے کیلئے آئے ہون رات دن گھر گھر مین عیش و نشاط کا ہنگامہ گرم تھا۔ یہ قوم بھی کیا عجیب قوم ہے کیا کیا اپنی راحت اور عزت کا سامان مہیا رکھتی ہے۔ خدا تعالی کی عبادت کی اور انسان کی خدمت کی زراعت کرتی ہی۔ یہ قوم ہی عجیب نہین ہی بلکہ انکی ملکہ بھی عجیب ہے کہ باوجود عورت ہونیکے نزاکت کے اس جشن مین اول سے آخر تک کس شان و شکوہ و متانت و جاہ و جلال سے کام کو سرانجام کیا ہے طامس کارلائل جو ایک بڑے وبیر کامل تھے۔۔ اس سواری کی بھیڑ مین انھونے مبارکباد کا دم اس طرح بھرا ہی کہ بیچاری چھوٹی ملکہ جسکی عمر اتنی ہے کہ جس مین لڑکیون کو اپنے لیئے ٹوپی خریدنے کا بھی سلیقہ نہین ہوتا اُسکے سر پر سلطنت کا وہ بارِ گران رکھا گیا ہے کہ جسکے اُٹھانیسے سب سے بڑا فرشتہ بھی جی چراتا ہے اس بیچاری کم سن ملکہ نے آج اپنے امتحان کے دن وہ کام کیا ہے کہ جسکی توقع کسیکو نہ تھی۔ گریوِل صاحب جن کی چڑ ہے کہ وہ کسی کی تعریف کرین وہ بھی ملکہ کی تعریف کیئے بغیر نہین رہ سکے وہ لارڈ رولر کے گرنے کا ذکر کرکے لکھتے ہین کہ ملکہ کے دلمین اول ہی اُٹھکر اُنکے پاس جانیکا خیال تھا مگر جب لارڈ نے دوبارہ تخت کی سیڑھیون پر چڑھنے کی ہمت کی تو اُنھونے فرمایا کہ کیا مین اُٹھکر تمھارے پاس نہین آسکتی؟ یہ کہکر وہ تخت سے اُٹھین اور ایک دو قدم آگے بڑھین کہ لارڈ کو آگے بڑھنے کی تکلیف نہو۔ اس رحم و کرم کے کام نے تماشائیون کے دل پر بڑا اثر کیا۔ جس سے اُنھون نے جانا کہ ملکہ بڑی مہر پرور و گرم گستر و پاک کیش و نیک منش ہین۔ اس سے لوگون کے دلون مین بڑی محبت پیدا ہوئی۔ مین نے باربار سنا ہی کہ رعایا کو ملکہ کے ساتھ موانست دلی ہی۔ اس وقت کا حال سُنکر یہ ناممکن ہے کہ کسیکو یہ خیال آئے کہ لوگون کو ملکہ سے محبت نہین ہے۔ وہ خوش مزاج محسن بے ریا ایسی تھین کہ دنیا مین کوئی ملکہ ایسی نہین ہوگی

اُنکی محبت لوگون کے دلون مین خود بخود پیدا ہوئی ہے۔ کہتے ہین کہ اس تکان آمیز رسم کے بعد ملکہ نے
اپنے قصر مین دعوت کی جسمین سو مہمان تھے۔ مگر یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے اسلیئے کہ اگر وہ مہمانون کو
بلاتین۔ تو ہزارون ہوتے۔ اس دعوت مین فقط انکے اہل منزل مہمان تھے یا اُنکے سوتیلے بہن بھائی اور آیندہ
اُنکے خسر ہونیوالے ڈیوک سیکس کوبرگ تھے۔ لارڈ رولر کومزاج پرسی کی چٹھی لکھی اور قصر کی چھت
پر سے گرین پارک مین روشنی و آتش بازی کی سیر دیکھی۔ وزرا نے بڑی دھوم دھام کی دعوتون کے جلسے
کیئے ڈیوک ولنگٹن کی دعوت مین دو ہزار مہمان آئے۔ دوسرے دن ہائی پارک مین تاجپوشی کا میلہ شروع
ہوا اور چار روز تک رہا۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ اسکا تماشا دیکھنے کیلیئے تشریف لے گئین۔ مارشل سولٹ
کے احترام کے لیئے پانچ ہزار سپاہ کا ہائی پارک مین معائنہ کیا۔ بس اس معائنہ پر مراسم تاجپوشی کا
خاتمہ ہوا۔ سب تھئیٹر کھلے رہے۔ سارے لنڈن مین روشنی ہوئی۔ یہ سب جلسے بخیر و عافیت ختم ہوئے
کسی آدمی نے دنگہ فساد نہین مچایا۔

ملکہ معظمہ کی نوعمری کے سبب سے ایک تماشے کی بات سنو کہ وہ ہزارون خوشی کے نعرون کی
آواز سنتی ہوئی دردولت پر تشریف فرما ہوئین تو محل مین سے مبارکباد کی آواز آئی تم جانتے ہو کہ یہ آواز
کس نے دی کیا کسی آدمی نے؟ نہین یہ آواز اُنکے چھوٹے کتے **ڈیش** نے دی تھی جسکو وہ بہت
پیار کرتی تھین۔ بیچارہ کتا یہ تو سمجھ نہین سکتا تھا کہ اُسکی ولی نعمت کیون اتنی دیر جدا رہین۔ جب اُس نے
اُنکی سواری کے پہیون کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنی تو اُسکو معلوم ہوا کہ میری ولی نعمت تشریف لائین تو
وہ اس خوشی کے مارے بھونکا۔ اُسے دیکھکر حضرت علیا نے پکارا کہ یہ **ڈیش** ہے اِسکو نہلانا چاہیئے
پھر وہ دوڑ کر گئین۔ اور اپنے عصائے زرین اور گوئے زرین کو رکھا اور لباس فاخرہ کو اُتارا اور اپنے
چھوٹے کتے کو نہلوایا۔ جب لنڈن مین اس جشن کی دھوم دھام اور چہل پہل موقوف ہوئی تو وہ بدستور
اپنی حالت پر آگیا۔

حضرت علیا اتوار کو خدا کا دن سمجھکر اسکی بڑی تعظیم کرتین۔ اسکی دو مثالین نیچے لکھی جاتی
ہین۔ **پہلی مثال** یہ ہے کہ ایک دفعہ اتوار کی شام کو وزیر اعظم بہت دیر کر آئے اور کاغذات سرکاری
پیش کیئے اور عرض کیا کہ وہ اشد ضروری ہین۔ حضور علیا انکو کل صبح کو ضرور ملاحظہ فرمائین۔ حضرت علیا
نے جواب دیا کہ کل اتوار ہے۔ وزیر اعظم نے التماس کیا کہ یہ سرکاری کاغذات بڑے ضروری ہین ملاحظہ فرمائے

چاہئین۔ ملکہ معظمہ نے جواب دیا کہ مین جانتی ہون کہ مجھے ضرور ان پر توجہ کرنی چاہیئے۔ آج توراتؔ کی دیر لگنے کے سبب سے ملاحظہ مین نہین آسکتے۔ کل صبح کو گرجا سے آکر انکو ملاحظہ کرونگی۔ اتوار کی صبح ہوئی ملکہ اور وزیر دونون گرجا مین گئے اور وہان پادری صاحب نے عیسائی یوم السبت کے فرائض پر وعظ سُنایا۔ تو وزیر کو حیرت ہوئی۔ جب نماز ختم ہوچکی تو ملکہ معظمہ نے وزیر سے پوچھا کہ بتاؤ آج وعظ کیسا تھا وزیر نے کہا وعظ بہت اچھا تھا مین اسکو پسند کرتا ہون۔ ملکہ نے فرمایا کہ آپ پر یہ مخفی نہ رہے کہ مین نے ہی پادری صاحب کو اس وعظ کہنے کی ہدایت کی تھی۔ اب تو آپ پر انکے وعظ کا اثر ایسا ہوا ہوگا کہ اتوار کے دن مجھے سرکاری کام کرنیکی آپ فرمایش نہین کرینگے۔ غرض اتوار کا دن گزر گیا اور کاغذات پیر کی صبح کو پیش ہوئے۔ **دوسری مثال** یہ ہے کہ **بشپ لنڈن** کی زبانی حضرت علیا کو معلوم ہوا کہ شاہی بینڈ مین سے دو آدمی فقط اس سبب سے موقوف ہوئے ہین کہ اُنہون نے اتوار کے دن گانے سے اپنے مذہبی خیال کے سبب سے انکار کردیا۔ ملکہ معظمہ نے حقیقت حال کو پوچھا تو اُنکو یہ جواب ملا کہ یہ دونون اردلی اپنے بیہودہ مذہبی خیال کے سبب سے موقوف ہوئے ہین تو اُنہون نے اُنکی بحالی کا حکم فوراً بھیجا اور شاہانہ شان سے یہ فرمان جاری کیا۔ مین کسی شخص کو اُسکی کونشنس کے موافق کام کرنے پر موقوف نہین کرونگی۔ اور آیندہ مین حکم دیتی ہون کہ اتوار کو گانے کی مشق نہوا کرے ✤

اس زمانے کے ملکہ معظمہ کے اشغال اور کام

ملکہ معظمہ کے دربار مین وہ لہو و لعب لغو باتین نہ تھین جو پہلے بادشاہون کے دربار مین ہوتی تھین، مگر وہ عیش و طرب کی ان باتون سے خالی نہ تھا جو ملکہ کی نوجوانی اور عورت ہونیکا مقتضاے طبع تھا۔ ہمیشہ شام کو گانا ہوتا تھا۔ موسیقی سے شغل ہوتا تھا۔ ناچ بھی ہفتہ مین تین دفعہ سے کمتر نہوتا تھا۔ اسمین ملازمین شریک ہوتے تھے۔ کبھی کبھی ناچ مین صبح ہوجاتی۔ ملکہ خود فرمایشین کرتی تھین کہ وہ راگ گایا جائے۔ پھر اُنکی غلطیون کے بتانے مین لطیفہ سنجی کرتین ✤

جب حضرت علیا نے **ونڈسر** مین رہنا شروع کیا ہے تو **گریول** صاحب نے ملکہ معظمہ کی زندگی بسر کرنیکی تصویر اپنے قلم سے اس طرح کھینچی ہے کہ وہ صبح کے آٹھ بجے کے بعد ہی بہت جلد خواب راحت سے بیدار ہوتی ہین اور اپنے کمرے ہی مین حاضری نوشجان فرماتی ہین۔ پھر ساری صبح کاروبار مین لگی رہتی ہین۔ کل مراسلات پڑھتی ہین اور ہر سررشتہ وصیغہ کی ضروری وکارآمد باتین اپنی نظر کے روبرو لاتی ہین۔ گیارہ بجے لارڈ میل بورن اُنکے پاس آتے ہین۔ کام کی ضرورت سے

موافق ایک گھنٹہ یا اِس سے کم و بیش ٹھہرتے ہین۔ ملکہ معظمہ دو بجے گھوڑے پر سوار ہوتین اور بہت
سے مصاحبون کو ہمرکاب لیتین مصاحبون کی کثرت سے وہ خوش ہوتین ہمیشہ گھوڑون پر میل بورن
اُنکے بائین طرف اور میر آخور دائین طرف سوار ہوتے۔ وہ سڑکون پر اکثر گھوڑا سرپٹ دوڑاتین۔ اِسی
شہسواری مین دو گھنٹے صرف کرتین اور بعد اسکے وہ موسیقی سے دل بہلاتین۔ گانا بجانا ہوتا۔ بچون کے دوڑنے
اور کودنے و پھندنے کا بڑا شوق تھا۔ قلعہ مین بچے اکثر موجود رہتے۔ اگر وہ موجود نہ ہوتے تو اُن کو
کسی ترکیب سے بلا لیتین اور اُنکو کھلاتین یا کسی اور خیال سے اپنا دل بہلاتین۔ ڈنر کا گھنٹہ برائے نام
ساڑھے سات بجے بجتا۔ اِس وقت کے بعد مہمان جمع ہوتے مگر وہ خود بہت کم آٹھ بجے سے پہلے تشریف
لاتین۔ ڈرائینگ روم مین خوان سالار لارڈ آنکر ہر جنٹلمین کو بتلاتا جاتا کہ کون سی لیڈی اسکے پاس
بیٹھے گی۔ جب سب مہمان جمع ہو جاتے تو ملکہ خود آتین۔ اُنسے پہلے اُنکے گھر کے جنٹلمین آتے
اور اُنکے بعد ڈچس کنٹ مع اپنی لیڈیون کے آتین۔ ملکہ ہر لیڈی سے کچھ باتین کرتین اور ہر مرد سے
سر جھکاکے سلام ہوتا۔ پھر وہ جلد ہی سے کھانیکے کمرے مین چلی جاتین۔ مگر اپنے چلے جانیکے بعد
مہمانون کو انتظار مین نہین بٹھاتین۔ پاؤ گھنٹے کے بعد اُنکو قہوہ پینے کیلیئے بلاتین وہ ڈرائینگ روم
مین جبتک کہ مہمان آستے رہتے بیٹھی رہتین۔ قہوہ پلانے کا کمرہ متصل جدا تھا۔ مہمان اُسمین جاتے۔ ملکہ
اُنکے اندر ایک چکر لگاتین۔ اور ہر ایک سے چھوٹی چھوٹی باتین کرتین۔ اور نہایت تپاک و تواضع سے پیش
آتین اور ہمکلام ہوتین۔ جب قہوہ پیا جاچکتا تو ڈچس کنٹ کی میز تاش کھیلنے کے لیئے بچھتی اور گول
میز تیار کیجاتی۔ جسپر ملکہ کی بائین طرف لارڈ میل بورن بیٹھتا۔ اور جبتک مجلس ختم نہین ہوتی اپنی جگہ
سے نہین ہلتا۔ ساڑھے گیارہ بجے یا اُس وقت تک کہ سارے راگ جو اُس رات کیلیئے مقرر ہوتے ختم ہوجاتے
تو ملکہ معظمہ سونیکے لیئے جاتین۔ بس یہ تاریخ انکی زندگی کے ایکدن کی ہے۔ ابتدائے عمر سے آخر تک
اُنکی عادت و خصلت مین یہ بات داخل ہوگئی کہ وہ وقت کی تقسیم باقاعدہ کرتین اور کل جزئیات
مین سے ہر ایک کی دیکھ بھال خود کرتین خواہ وہ اُنکی ذات سے متعلق ہو خواہ سلطنت کے کاروبار سے۔ وہ
جانتی ہین کہ ہر شخص قلعہ مین کہان رہتا ہے۔ سواری کے گھوڑون اور گاڑیون کا بندوبست خود کرتین۔ کوئی
خاص بات ہوتی اُسکی چھان بین خوب کرتین۔ وہ اچھے احکام خود اپنے نوکرون کو دیتین۔ قلعہ کے
ساکنین کے گھرون کا بندوبست و انتظام فرماتین۔ حقیقت مین وہ لارڈ میل بورن کے سوا کسی کے

اور کسی شخص کے ساتھ ملکہ کوئی کام نہین کرتین گو وہ بطور تغلیب کے نہو مگر دوستانہ اتحاد کے طور پر اتنا زیادہ وقت گزارتین کہ شاید اس سے زیادہ کوئی دو شخص خواہ اُن مین کسی قسم کا تعلق ہو نہین گزارتے وہ اُن کے ہمراہ ہر روز کم از کم چھ گھنٹے اس طرح رہتین کہ صبح کو ایک گھنٹہ اور گھوڑے کی سواری مین دو گھنٹے اور ڈنر مین دن کو ایک گھنٹہ اور رات کو دو گھنٹے۔ یقینی یہ ملاقات کا اجارہ ان کا ہوشیاری سے بعید ہے۔ وہ معاشرت کے دستور سے بھی بالکل مطابق نہین ہے بلکہ وہ آداب دربار کے اُن قاعدون کو توڑتا ہے جنکا دربار مین باقاعدہ رکھنا بہتر ہے ✤

یہ اتحاد اندنون مین کیون نہوتا۔ ملکہ معظمہ گو ایک سلطنت عظیم کی فرمانروا تھین مگر آخر عورت تھین۔ اور عورت ہمیشہ کاروبار سلطنت مین مرد کے مشورے کی محتاج ہوتی ہے۔ **ڈیوک ولنگٹن** کا یہ ارشاد بجا ہے کہ **میل بورن** کا قلعہ مین جانا او ملکہ معظمہ کے ساتھ اسقدر ٹھیرنا عین مصلحت ہے تاکہ ملکہ کی انتظام سلطنت مین وہ رہبری کرے ✤

ملکہ معظمہ نے اپنی تاجپوشی کی رسم مین اولیائے سلطنت پر خطابون کا مینھ برسا دیا۔ انتیس۲۹ آدمیون کو **بیرونٹ** کا خطاب عطا کیا۔ مگر ان مین سے صرف دو کو شہرت دوام حاصل ہوئی ایک **اڈرڈ بلورلٹن** کو جو سخنوری مین بادشاہ تھا دوم **فریڈرک ولیم ہرشل** کو جو سائنس مین استاد کامل تھا ✤

خطابون کا عطا ہونا

بادشاہ کو جو مکروہات پیش آتی ہین اُنسے عوام محفوظ رہتے ہین انگلستان مین کئی ملکہ ایسی ہوئی ہین کہ انکو اپنے حسن جمال و نیک خصال کے سبب سے تکلیفات پیش آئی ہین۔ یہی حال شہزادی وکٹوریا کا ہے کہ تاج پہننے کے بعد اُنکے عاشق اور اُنپر حملہ آور دو پیدا ہو گئے۔ ایک نوجوان سکوٹ لینڈ کا رہنے والا اشمال سے دور دراز کا سفر طے کر کے اس غرض سے آیا کہ بذات خود حضرت علیا سے شرف ملازمت حاصل کرے۔ اُس کے دماغ مین یہ خبط سمایا تھا کہ میری قسمت مین لکھا ہے کہ مین ایک دن ملکہ کا شوہر ہونگا۔ اُسکی دیوانگی ظاہر تھی وہ نظر بند کیا گیا۔ ایک اور شخص بادشاہی گرجا مین کسی طرح جا پہنچا اور وہ ملکہ کے خلوتخانہ کے قریب درخت کی طرح جم گیا۔ انکو شوق کی نظرون سے گھورنے لگا اور جنونانہ حرکتین کرنے لگا۔ کبھی اُنکے سامنے سر جھکاتا۔ کبھی اپنے ہاتھون کو چومتا۔ انھین حرکتون سے جب تک حضرت علیا کا مزاج مکدر کرتا رہا کہ نکالنے والون نے اسکو نکالا نہین۔ مجنونون نے بہت سے بیہودہ خطوط

حضرت علیا کو بعض مکروہات کا پیش آنا

حضرت علیا کو لکھہ کر بھیجے جنمین سے بعض اخبارون مین بھی چھپے۔ موسم بہار مین حضرت علیا ایک
ٹرک پر سواری مین بیٹھی تشریف لیئے جاتی تھین کہ ایک شخص نے بھیڑ مین سے نکلکر ایک خط زور سے
پھینکا کہ چہرہ مبارک پر لگا۔ اُنھون سے کچھ نہ کہا۔ مجرم کو بتلا دیا جو گرفتار ہوکر پولیس اسٹیشن بھیجا
گیا۔ دیوانہ ثابت ہُوا۔ اِسی قسم کی اور واردات ہین کہ بکنگھم کے محل کے کمرون مین طامس فلو
گھس گیا۔ اور نکالا گیا۔

جولائی ۱۸۳۹ء مین ہائیڈ پارک مین حضرت علیا ہواخوری فرما رہی تھین کہ چارلس
ولٹس گھوڑے پر سوار ہوکر سواری کے پیچھے ہُوا۔ اور اُسنے یہ کوشش کی کہ کسیطرح مین اُنکے
پہلو مین جا بیٹھون۔ اِس داؤگھات مین وہ کئی دفعہ سواری کے آگے رستہ کاٹ کر آیا گیا۔ ہاتھ کو چھاتی
پر رکھکر حضرت علیا کو اپنے حال پر توجہ دلانی چاہتا تھا اور ایسی حرکتین کرتا تھا کہ جسپر ہنسی آئے۔ وہ
حوالات مین بھیجا گیا۔ اسپر پانچ پونڈ جرمانہ ہُوا۔ اور چھ مہینے کی فعل ضامنی مکاندارون سے سو سو پونڈ
کی لیگئی۔ اِسی سال مین علاوہ اِن مکروہات کے اور تشویشات بھی خاطر اشرف کو پیش آئین۔ جن کا
ذکر آگے ہوتا ہے۔

ایک مہینہ کے بعد ۲۷ اگست کو ملکہ معظمہ بذات خود پارلیمنٹ کو بند کرنے تشریف لے
گئین۔ کامنس ہوس کیطرف سے حسب معمول سپیکر نے اپنی سپیچین سنائین اِسکے بعد ملکہ معظمہ نے
اپنی سپیچ صفائی سے دی سپیچ دینے کی مشق اُنکی جتنی بڑھتی گئی۔ اتنی صفائی و پاکیزگی اُنکی سپیچ مین
بڑھتی گئی۔ جب اُنھون نے ۱۸۳۹ء مین پارلیمنٹ کے کھولنے کیلیئے سپیچ دیا ہی تو چارلس کمبر نے
اس اسپیچ کو سُنا جو آیندہ زمانہ مین امریکہ مین بڑے مقرر و مدبر نامور ہوئے اُنھون نے لکھا کہ ملکہ نے
ہر لفظ کو آہستگی و صفائی سے اسکے معنی پر لحاظ کرکے پڑھا۔ مین خیال کرتا ہون کہ مین نے کبھی کوئی
سپیچ ایسا نہین سُنا کہ وہ اس سے بہتر پڑھا گیا ہو۔ مجھے اُسکے سننے سے حیرت و مسرت ہوئی۔
ایک اور پردیسی شہزادہ لوئیس بوناپارٹ بھی تخت کے نزدیک کھڑا تھا جو جلاوطن ہوکر یہان آیا تھا اور
پھر آخر کو شہنشاہ فرانس مین نپولین سوم کے نام سے ہوا۔

اب تک اولیاے دولت کے گرد خیر و عافیت و خوشی محیط تھی کہ فروری ۱۸۴۰ء مین
پارلیمنٹ کے کُھلتے ہی اُنکو مکروہات نے آنکھین دکھائین۔ ملکہ معظمہ پر حقیقت حال کھلی کہ اُنکا شوہر لغزیدہ

ملکہ معظمہ کی سپیچ پارلیمنٹ مین ۱۸۴۰ء

ہونا بغیر جرح و قدح کے نہین۔ اگرچہ میل بورن اُنکے ساتھ پدرانہ شفقت کرتا ہی۔ لیکن اُنکا منصب ہی ایسا ہی کہ ان مشکلات و خطرون سے ڈرایا جاتا ہی جنکا وہ سامنا نہین کرسکتین اول نصف سال سنہ ۱۸۳۹ء مین ملکہ معظمہ کی نوجوانی اور ناتجربہ کاری کے سبب سے دو نازک معاملے اُنکے اور اُنکے اولیائے دولت کے سامنے پیش آئے۔ اُن مین ایسے سوالات پیش ہوئے جنکے حل کرنیکے لیئے دنیاشناسی اور خوددانی کی ضرورت تھی وہ ہنوز ملکہ معظمہ مین موجود نہ تھی ؛؛

سنہ ۱۸۳۹ء کے نازک معاملات

اول اس نوجوان ملکہ کو اس قصہ نے بڑا دق کیا کہ جنوری سنہ ۱۸۳۹ء مین لیڈی فلورا ہیسٹنگس دختر مارکوئیس ہیسٹنگس قصر بکنگھم مین ڈچس کنٹ کی لیڈی ان ویٹنگ (معزز ملازمہ) تھین۔ اپنی حسن صورت کے سبب سے بعض بدچلن ملازمین ملکہ معظمہ نے اُسکی نسبت بدوضع ہونیکا نہایت نامناسب شبہہ کیا۔ نہ ملکہ کو نہ ڈچس کنٹ کو اس الزام کا ذرا سا بھی اعتبار ہوا لیکن ملکہ کی ہیڈ چیمبر لیڈی لیڈی ٹیوسٹوک نے لارڈ میل بورن کو اس امر کی اطلاع کی۔ ملکہ معظمہ نے لارڈ ممدوح کی اس درخواست کو منظور کر لیا کہ شاہی طبیب ڈاکٹر سر جان کلارک سے اس لیڈی کا معائنہ کرایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے معاینہ کیا اور اس سرٹیفکٹ پر دستخط کیئے کہ مین لیڈی فلورا کے برخلاف کسی قطعی اظہار سے انکار کرتا ہون (۱۷۔ فروری سنہ ۱۸۳۹ء کو باہر کے لوگون مین اس امر کی شہرت ہوگئی۔ لیڈی کے رشتہ دارون نے براہ راست ملکہ معظمہ کی طرف رجوع کی کہ وہ اسکا تدارک کرین۔ لیڈی فلورا کے بھائی مارکوئیس ہیسٹنگس نے خود ملکہ معظمہ سے ملاقات کی اور فلورا کی مان نے ملکہ معظمہ کو بڑا بیتابانہ خط لکھا اور سر جان کلارک کی معزولی کی درخواست کی۔ ملکہ معظمہ نے اسکا جواب کچھ نہین دیا۔ لارڈ میل بورن نے یہ خط اپنے نام سے اُسکو لکھا کہ ملکہ معظمہ نے اول ہی موقع پر لیڈی فلورا سے بذات خود اقرار کیا کہ یہ بڑی رنج انگیز غلطی ہوئی۔ اب اُنکا ارادہ ہے کہ وہ آگے کچھ اور نہین کرینگی۔ اب اس آفت زدہ لیڈی نے اپنے چچا ہملٹن فٹز جیرلڈ کو لکھا کہ مجھے تحقیق ہے کہ ملکہ معظمہ نہین سمجھتین کہ اُنکو کس طرح سے لوگون نے فریب دیا ہے۔ اُنھون نے صرف اپنے حسن اخلاق سے اپنی آنکھون مین خوشنما آنسو بھر کے افسوس ظاہر کیا۔ لیڈی کے رشتہ دار سمجھتے تھے کہ ملکہ معظمہ اور اُنکے اولیائے دولت نے لیڈی فلورا کے باب مین بڑی غلطی کی ہے اُنکو چاہیئے کہ وہ اسکو علی الاعلان قبول کرین اور معافی مانگین۔ پریس مین اسکا بڑا غل غپاڑہ مچا۔ مگر اسکا پردہ یون جلدی سے ڈھک گیا کہ لیڈی فلورا کو جگر کے بڑھ جانیسے ۵۔ جولائی سنہ ۱۸۳۹ء کو موت آگئی۔ ملکہ معظمہ کو سخت رنج ہوا اور کل

لیڈی فلورا ہیسٹنگس کا قصہ

قلمرو مین اسکا قلق ہُوا۔ اِس رنج کے سبب سے ایک جلسہ دعوت ملتوی کیا گیا ؛

دوسرا نازک معاملہ ۱۸۳۹ء مین اِس سبب سے پیش ہوا کہ ملکہ معظمہ نے بادشاہی معاملات مین بیجا خود مختاری اور مداخلت بغیر صلاح و مشورہ کے کی۔ ۱۸۳۹ء کے سیشن مین وگ کی وزارت کے قابو سے کانس ہوس نکل گیا تہا۔ کولونیز کے متعلق ایسے سوالات پیش ہوئے کہ جسکے سبب سے وزارت کو دقتین اور دشواریان پیش آئین ۱۸۳۳ء مین قانون نافذ ہوا تہا کہ برٹش کولونیز مین سے غلامی موقوف کیجائے۔ اسلیئے وزارت پر فرض تھا کہ اِس قانون کی تعمیل بالجبر کرائے۔ بادشاہی کولونی جزیرہ جمیکا مین جو غلام آزاد ہوئے تو پلینٹر (زراعتکار) جو غلامون کے مالک تھے وہ سرکشی پر مستعد ہو گئے وہ سمجھتے ہی نہ تھے کہ ہم اور ہمارے غلام دونون ازروے قانون برابر ہو گئے ہین پس گورنمنٹ مجبور تھی کہ اُسنے پارلیمنٹ کو بلاکر جزیرہ کے کونسٹی ٹیوشن کو معطل کرنیکی تجویز پیش کی۔ ۷ مئی کو وزارت کی اِس تجویز کی تائید مین صرف پانچ ووٹ زیادہ حاصل ہوئے کہ جو حقیقت مین وزارت کی شکست تھی۔ جسپر لارڈ میلبورن اور اُن کے ہمراہیون نے اپنا استعفا ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین دیدیا۔ ملکہ معظمہ کو اسکا نہایت قلق ہُوا جب کانس ہوس کے پیشوا سر جان اِسی معاملہ مین ملکہ معظمہ سے گفتگو کرنے آئے تو وہ رو دین ؛

ملکہ معظمہ نے اپنے تئین سنبھالا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ بادشاہ کو جو اختیار وزیر اول کے مقرر کرنیکا ہے وہ کام مین لائین۔ اُنکو جو میل بورن کے مستعفی ہونیکا رنج تھا اُسکو روکا۔ اِن سے کچھ صلاح نہین لی۔ اور لارڈ سپنسر سے صلاح پوچھکر لارڈ ولنگٹن سے درخواست وزارت کے قبول کرنیکی کی۔ اُنھون نے اپنی پیرانہ سالی کا عذر پیش کیا۔ پھر اُنھون نے سر رابرٹ پیل کو بلایا جو کون سرویٹو اپوزیشن (مقابلہ) کا سرغنا تھا۔ اور ۱۸۳۵ء مین کئی مہینے تک پہلے وزارت کا کام وہ کر بھی چکے تھے۔ ملکہ معظمہ یہ جانتی تھین کہ کونسٹی ٹیوشن کے موافق یہ میرا فرض ہے کہ جب پارلیمنٹ حکومت کو ایک فریق سے دوسرے فریق مین منتقل کرے تو مین وزارت کو مقرر کرون۔ اِسلیئے اُنھون نے پیل سے وزارت قبول کرنیکی درخواست کی۔ گو اُسکی سرد مہری اور خشک مزاجی سے خائف تھین ؛

ملکہ معظمہ اور پیل کی جو پہلی ملاقات ہوئی تو اُسمین اُنھون نے آزادانہ شاہانہ شوکت جلال کے ساتھ اُس سے باتین کین۔ گفتگو کا آغاز اِس سوال کے مباحثہ پر ہوا کہ پارلیمنٹ بالکل شکست کردیجائے یا کانس ہوس موجودہ مین ٹوری فریق وزارت کو قبول کرلے۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا

مجھے اپنی اکسٹر گورنمنٹ کے جدا ہونیکا بڑا افسوس ہے۔ مگر مین پارلیمنٹ کے شکست دینے پر لاحول پڑھتی ہون اسلیئے کہ اسکو مقرر ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے ہین پیل صاحب نے بیہودگی کے ساتھ اُنکے اِس خیال کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔ مگر اُسنے یہ وعدہ نہین کیا کہ وہ پارلیمنٹ کو نہین توڑے گا آخرکار اُسنے قبول کرلیا کہ کے بی نٹ بنائیگا۔ اور ملکہ معظمہ کے پاس سے جاکر اُسنے کے بی نٹ ممبرون کا انتخاب شروع کیا۔ ٹوری فرقہ کے دلمین یہ خیال برا اثر کررہا تھا کہ اب تک ملکہ معظمہ فرقہ کن سرویٹیو کی طرف جھکنے سے جھجکتی ہین۔ اسکا سبب یہ ہے کہ اُنکے گرد ساری مستورات وگ وزرا کی رشتہ دارنیان ہین باستثنائے لیڈی **لورپول** کے جو اُنکی قدیمی دوست ہے۔ پیل نے اپنے دوستون سے صلاح مشورہ مین یہ فیصلہ کیا کہ ملکہ معظمہ کے گھر مین سے اعلیٰ عہدہ دار لیڈیان برطرف ہونی چاہئین تاکہ کونسرویٹیو فرقہ کو ملکہ معظمہ کیطرف سے سہارا نہ رہے۔ وہ ماتحت عہدہ دارون مین مداخلت کرنی نہین چاہتا تھا۔ مگر وہ یہ چاہتا تھا کہ ملکہ معظمہ کے گرد جو لیڈیان ہین اُنمین سے **مسٹرس وب** اور اَور دو یا تین **لیڈیز ان ویٹنگ** موقوف کیجائین۔

ملکہ معظمہ اور انکے پیشخدمتون کی تبدیلیان

پیل کی یہ بدنصیبی تھی کہ اُسنے شروع ہی سے عہدون کو اور اُنکے کامون کو اور اُنکی تعداد کو ٹھیک ٹھیک نہین بیان کردیا۔ ۹ مئی کو جب ملکہ معظمہ سے پیل کی دوسری ملاقات ہوئی تو یہ معاملہ خوب کھل گیا۔ ملکہ معظمہ کو خوف تھا کہ اگر مین پیل کی درخواست منظور کرلون گی تو سب اپنی قدیمی دلی دوستون سے علیحدہ ہوجاؤنگی۔ اُنھون نے اپنا ارادہ مصمم ظاہر کردیا کہ وہ اپنی خانگی مستورات ملازمین کی کسیطرح تبدیلی نہین قبول کرینگی اور اسپر اُنھون نے اپنا غصہ بھی ظاہر کیا۔ مگر پیل صاحب اُن کو چھوڑکر جلد چلے گئے۔ اِسپر ملکہ معظمہ نے میل بورن کو لکھا کہ ٹوری یہ چاہتے ہین کہ مجھے میری ملازمہ لیڈیون سے جدا کردین۔ پھر اِسکے بعد وہ چاہین گے کہ میری لباس پہنانیوالی اور ہوس لیڈیس بھی جدا کردیجائین۔ وہ میری مدارات ایسی کرتی ہین جیسی کہ انکی ان کی کیا کرتی ہین اور مین اُنکو بتلاؤن گی کہ انگلینڈ کی ملکہ ہون۔ آخرکو اُنھون نے اپنے وزیر سے درخواست کی کہ پیل کو چٹھی لکھدے کہ اُسکی درخواستین نامنظور کی گئین۔

ملکہ معظمہ کی مخالفت اس تبدیلی کی

میل بورن کو اس سے اندیشہ پیدا ہوا کہ پیل نے ملکہ کی مدارات سختی سے کی اور اسپر اسکی مربیانہ محبت و ہمدردی کا جوش بھی اُٹھا اِس معاملہ کے باب مین اپنی رائے کا بھی اظہار نہین کیا اور زیادہ

تحقیقات بھی نہین کی اور ملکہ معظمہ کی درخواست پر اُسنے یہ خط ملکہ معظمہ کی طرف سے پیل کو لکھا۔

قصر بکنگھم ۱۰ مئی ۱۸۳۹ء - سر روبرٹ پیل نے جو یہ درخواست بھیجی تھی کہ ملکہ اپنے بیڈ چیمبر کی لیڈیون کو جدا کردین اسکو وہ منظور نہین کرسکتین۔ اور اس موقوفی سے دلی نفرت رکھتی ہین اور اسکو بالکل رسم و رواج کے وہ بالکل برخلاف خیال کرتی ہین ۔

پیل نے اس چٹھی کا یہ جواب دیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہی کہ اس معاملہ مین بعض غلط فہمیان ہوئی ہین اب مین نئی گورنمنٹ کے مقرر کرنیسے انکار کرتا ہون ۔

پیل نے جو فیصلہ کیا اس سے ملکہ معظمہ کو بڑی تسکین اور تسلی حاصل ہوئی شام کو جو سٹیٹ بال ہوئی اسمین انہون نے میل بورن کے پھر اختیارات حاصل ہونے پر سب طرح سے اپنے اطمینان کو ظاہر کیا۔ میل بورن کی وزارت قائم رکھنے کا ارادہ انکا اپنا ہی تھا۔ اور جب اس ارادہ سے اُنہون نے میل بورن کو اول مطلع کیا تو اُسنے انکار نہ کرنیسے عاقلانہ اقرار کا اظہار کیا۔ ۱۱ مئی ۱۸۳۹ء کو قدیمی کیبنٹ ممبرون کا اجلاس ہُوا کہ وہ اپنی حالت پر دوبارہ غور کرین۔ بعض نے یہ استدلال کیا کہ ملکہ معظمہ کو صلاح دیجائے کہ اُنہون نے جو اپنی وضع اختیار کی ہی اُس سے باز رہین۔ لارڈ گرے نے جو پہلے میل بورن کا افسر تھا اور اسکا بیٹا لارڈ ہووک سکرٹری جنگ میل بورن کی وزارت مین تھا اُسنے یہ خیال کیا کہ پیل نے جو درخواست کی تھی وہ نامعقول نہ تھی اور اُسنے میل بورن سے کہا کہ جب آپ سنہ ۱۸۳۱ء مین وزیر اعظم تھے تو اسی طرح کی تبدیلیان کوئین کون سورٹ (ملکہ جو اپنے خاوند بادشاہ کے ساتھ کاروبار سلطنت مین شریک ہو) کے گھر مین کی تھین مگر اسکے ساتھ اُسنے یہ بھی قبول کیا کہ کوئین کون سورٹ اور کوئین اوف انگلینڈ کی حالتون مین فرق عظیم ہے کچھ تامل کرکے اُس نے میل بورن کو یہ صلاح دی کہ وہ ملکہ کا حامی اس جھگڑے مین خود ہوجائے جو انکا پیل سے ہو رہا ہی۔ لارڈ سپنسر نے باصرار کہا کہ ہم اشرافون کو ملکہ معظمہ کے ساتھ ایستادہ ہونا چاہیئے۔ پامرسٹون نے ظاہر کیا کہ ملکہ کو نوجوانی اور تنہائی سے اُن مکروہات سے بچایا ہے جنمین پیل انکو پھنسانا چاہتا تھا ۔

آخرکار نیک دل میل بورن نے اس رائے کو مان لیا۔ وگس اپنے عہدون پر واپس آئے مگر وہ اپنے ضعف کو پہچان گئے تھے انہون نے اس مین کوشش کی کہ ملکہ معظمہ خوشی سے خود وزارت کی تقویت دینی قبول کرین سپرنگ رائیس وائس چینلسر اکس چکر کی جگہ فرنسس بیرنگ مقرر

ہوئے اور لارڈ کلی نیلگ جو جنگ کے سکرٹری اور کولونیتد منسٹر تھے اور اُنکا کام بھی بے اثر تھا۔ اُنکی جگہ لارڈ جان رسل مقرر ہوئے۔ وہ پہلے ہوم سکرٹری تھے۔ اُن کے عہدہ پر اول ین ملگریو مقرر ہوئے جو پیچھے مارکوئیس نورمنڈی لارڈ لفٹنٹ آیرلینڈ ہوئے۔ سب سے زیادہ دلکش نئے آئینہ الون مین یا ئینگٹن ملولی تھے جن کی خاطر سے لارڈ ہووک سکرٹری مستعفی ہوئے کہ وہ مقرر ہون ٭

لارڈ میل بورن کی ترتیب وزارت

جن حالتون کے سبب سے یہ نو مرتب وزارت بہت جلد ذی اختیار ہوگئی وہ ایک ایسا اعلےٰ درجہ کا مضمون ہوگیا کہ اسپر پارلیمنٹ کے دونون ہوسون مین بڑے جاندار مباحثے رہنے لگے پیل نے جو عہدہ وزارت کے قبول کرنیکے لیئے یہ شرط لگائی تھی کہ اُسکو اجازت ملے کہ وہ ملکہ معظمہ کے گھر کے نوکرون کو تبدیل کرے اِسکی بڑی حمایت پر تاثیر کی۔ لارڈ جان رسل نے بھی اپنی لنگڑی دلیل سے پیل کی درخواستون کے برخلاف اِس بات کے ثابت کرنے مین کوشش کی کہ اِس کی پہلے نظیر کوئی نہین ہے میل بورن بہادرانہ ملکہ معظمہ کے ساتھ متحد ہوگیا۔ پیل کے طرفدار ڈیوک ولنگٹن تھے۔ اُنھون نے میل بورن کی بزدلی کو ظاہر کیا۔ طرح طرح سے اُسکو آڑے ہاتھون لیا۔ لارڈ بروہم جو دونون پیل اور میل بورن پر بادشاہ کے جوابدہ ٹھیرنے پر الزام لگاتا تھا اُسکی بھی خبر لی۔ اِس مباحثہ کا بغیر اِسکے خاتمہ ہوگیا کہ قدیمی وزارت مین کوئی خلل پیدا ہو ٭

ملکہ معظمہ کا اقرار اپنی غلطی کا

درحقیقت پیل نے جو ملکہ معظمہ سے درخواست کی تھی وہ معقول تھی۔ ملکہ معظمہ نے اپنی غلطی کا اقرار کر لیا کہ مین نے اسکے نامنظور کرنے مین کسی سے صلاح مشورہ نہین لیا خود جو دل مین آیا وہ کیا۔ میل بورن نے یہ کہا کہ پیل نے ملکہ معظمہ کو ایسی مہلت نہین دی کہ وہ اپنے گرد کے آدمیون سے اِس باب مین صلاح و مشورہ لیتین۔ غرض یہ دوسرا نازک معاملہ جو ملکہ کو اپنی خود مختاری سے پیدا ہوا تھا وہ یون ختم ہوگیا کہ وزارت جو اُنکو پسند تھی وہ برقرار رہی ٭

فرقہ ٹوری کا حملہ ملکہ معظمہ پر

ملکہ معظمہ کے اِس کام کا اثر یہ تھا کہ میل بورن کی وزارت دو برس تک اور برقرار رہی جسکے سبب سے ٹوری کی عداوت ملکہ معظمہ کے ساتھ زیادہ تلخناک ہوگئی۔ کن ٹربری کے ٹوری ممبر پارلیمنٹ بریڈشا نے کونسرویٹو کے جلسہ مین جولائی کے مہینے مین ملکہ معظمہ کو ایسا برا بھلا کہا کہ کوکر شیٹھ ممبر پارلیمنٹ وگ اُسنے ڈیوایل کرنے پر مستعد ہوا۔ ٹھیک طور پر دونون مین ڈیوایل ہوا اُسوقت ملکہ معظمہ کے ساتھ ٹوری فرقہ کی عداوت دوبالا ہوگئی۔ ایک ٹوری جنرل نے ملکہ معظمہ نے اپنی نسبت بُرے الفاظ

پڑھکر کورٹ مین صاف صاف بیان کیا کہ ٹوری فرقہ جہان تک اس سے ہوسکتا ہے اپنی تئین میری نظر مین مکروہ بناتا جاتا ہی +

ان باتون سے جو مستقل نتیجہ نکلا وہ مفید تھا۔ ملکہ معظمہ نے پھر کبھی اپنی بات کی اینٹی وزارت کے بابمین نہین کی۔ اگرچہ بعد ازان کئی دفعہ اپنے ذاتی میلان خاطر کا اعلان اُسوقت کیا کہ نئی وزارت قائم ہوتی تھی۔ اُنکی کل سلطنت مین اُنیس دفعہ وزارت بغیر کسی رگڑے جھگڑے کے تبدیل ہوئی۔ گھر کے ملازمین کا جھگڑا پھر پیش نہین ہوا۔ پولٹیکل فریقون مین سے کسی فریق کے کنبے کی لیڈیون مین سے لیڈیزان ویٹنگ کا مقرر ہونا موقوف ہوگیا۔ اور جولائی سنہ ۱۸۳۹ء کے ابتدا مین ٹوری پیئر کی بی بی لیڈی سینڈورچ کو ملکہ نے اپنے گھر مین ملازم رکھنے کیلئے بلایا۔ مسٹریس آو ڈریس کے عہدہ کا پولیٹکل سے تعلق یہ رہا کہ جب اُسکا فریق وزارت سے برخاست ہوتا تو وہ بھی برخاست ہوتی اور اور مستورات ملازمین شاہی کے عہدہ کے لیئے کوئی پولیٹکل تعلق نہین رہا۔ اور نہ اُنکے تقرر کیوقت یہ تحقیقات ہوئی کہ اُنکا پولیٹکل میلان خاطر کس طرف ہے ۔۔

سنہ ۱۸۳۹ء کے دو نازک معاملہ ملکہ معظمہ کی سیرت کے بروے کار ظاہر ہونیے پر نافع اثر کے بغیر نہ تھے۔ وہ اس لحاظ سے بڑے دلچسپ تھے کہ وہ ملکہ معظمہ کی طبیعت کیے چہرہ کے خط و خال کو بتلاتے تھے جنکو زمانہ نے اور ملکہ کے گردوکے نئے آدمیون کے محیط ہونے نے بالکل مٹا دیا ہی۔ عمر کے بڑھنے نے اور دانشمند شوہر کے نیک صلاح و مشورہ نے ملکہ معظمہ کو وہ بات سکھائی جسکی ضرورت تھی کہ وہ اپنی نخوت شعار حکومت اور خود اعتمادی کو جو اُنکی جبلت مین داخل تھی۔ بڑی احتیاط و منصوبے کے ساتھ اور اپنے مزاج کی بیچینی اور تیزی کو مغلوب کرکے کام مین لایا کرین +

باب ہشتم

شہزادہ ایلبرٹ کے حالات
سنہ ۱۸۱۷ع سے سنہ ۱۸۲۳ع تک

ہم حضرت علیا کے حال کو بالفعل چھوڑکر شہزادہ عالی تبار **ایلبرٹ** کا حال تحریر کرتے ہین اس لیئے کہ ان دونون مین علاوہ اس رشتہ مندی کے کہ وہ سگے ماموں و پھوپھی زاد بہن بہائی تھے۔ یہ ایک اور رشتہ تھا کہ جب دونون ایک جرمن مین دوسرا انگلستان مین اپنے اپنے پنگھوڑون مین جھول رہے تھے تو شہزادی کی ننہیال کو جو شہزادہ کی ددھیال بھی یہ خیال تھا کہ ان دونون مین بیاہ رچے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسکے بعد یہ زوجین ایسے متحد ہوئے۔ کہ ایک طاق فرد معلوم ہونے لگے۔ ان مین وہ یگانگت ہوئی کہ ایک جان دو قالب ہو گئے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی　　تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

گھر کے کاروبار اور سلطنت کے کام وہ دونون ملکر اس طرح کرتے تھے کہ ان مین تمیز نہین ہو سکتی تھی کہ ان دونون مین سے کسنے کام کیا ہے اسلیئے نکاح کے بعد جو حضرت علیا کی تاریخ ہے وہی شہزادہ کی تاریخ ہے۔ مگر اس عقد سے پہلے انکی تاریخ جداگانہ ہے اسلیئے اسکو ہم تحریر کرتے ہین ؏

شہزادہ کے خاندان کا حال

سیکڑون برسون سے یہ شہزادہ پشتہاپشت سے امیر ابن امیر خاندان **سیکس کو برگ** مین چلا آتا ہے اسکے بزرگون مین بعض نامور شہنشاہ اور بہت سے بڑے بڑے نامی جوان مرد گزرے ہین جنہون نے اپنے ملک کی آزادی اور انسان کی بہبودی و آسودگی کے لیئے کارہائے نمایان کیئے ہین جن کے کارنامے تاریخ مین درج ہین۔ ان مین سے **الکٹر دوم فریڈرک** رحم دل یا دانشمند نے سنہ ۱۴۲۸ع سے سنہ ۱۴۶۴ع تک فرمانروائی کی۔ وہ سیکسن کا الکٹر تھا جو مارٹن لوتھر مصلح دین عیسوی کا حامی تھا۔ اور سب سے اول اُسی نے اصلاح یافتہ چرچ کے مسائل کو تسلیم کیا تھا۔ الکٹر کے معنی انگریزی زبان مین انتخاب کرنے والے یا انتخاب مین راے دینے والے کے ہین۔ چونکہ اس زمانہ مین جرمنی کا شہنشاہ ملک کے

بعض رئیسون کی رائے سے منتخب ہوتا تھا اس لیئے ان رئیسون مین سے ہر ایک کو الکٹر کہتے تھے)
اسکے دو بیٹے **ایلبرٹ** اور **آئرنسٹ** تھے۔ انکے نام پر خاندان دو شاخون **ایلبرٹی** اور
آئرنسٹی مین منقسم ہو گیا۔ اسی کی اولاد مین سے سنہ ۱۸۰۰ء مین **فرینسس فریڈرک** اپنے
باپ کا جانشین ریاست ہوا اور سنہ ۱۸۰۶ء مین مرگیا اور تین بیٹے آئرنسٹ و فرڈے نینڈ و لیوپولڈ اور
چار بیٹیان۔ جولیا۔ سوفیا۔ انٹی نٹ و وکٹوریا چھوڑ گیا۔ اس اولاد مین سے ہمکو تین کے حال بیان
کرنے کی ضرورت ہے۔

اول **آئرنسٹ** جو اپنے باپ کا جانشین ہو کر **ڈیوک اوف سکیس کوبرگ سافیلٹ** ملقب بہ **آئرنسٹ** اول ہوا وہ شہزادہ **ایلبرٹ** کا باپ تھا۔

دوم شہزادہ **لیوپولڈ** جو آخر کو **بلجیم** کا بادشاہ ہوا اسکا بیاہ جارج چارم کی بیٹی شہزادی **شارلٹ** سے ہوا۔ اگر وہ زندہ رہتی تو انگلستان کی ملکہ ہوتی۔ اس رشتہ مندی سے شہزادہ لیوپولڈ نے اپنے حسن اخلاق سے اہل انگلستان ک ول اپنے ساتھ گرویدہ کر لیا۔

سوم وکٹوریا **مری لوئیس** جو سب سے چھوٹی بیٹی تھی اول شہزادہ **لائی ننگن** سے بیاہی گئی۔ مگر اُسنے بیوہ ہو کر دوسرا نکاح ڈیوک کنٹ سے کیا۔ وہی والدہ ماجدہ حضرت علیا کی ہین وہ اپنے دوستون اور خاندان مین بڑی عزیز تھین اور اپنی صفات حمیدہ اور اوصاف جمیلہ کے سبب سے اُنھون نے بیشمار کام مہربانی و شفقت کے ایسے کیئے کہ وہ انگریزی قوم کو بھی عزیز ہو گئین۔

سنہ ۱۸۱۷ء مین **آئرنسٹ** اول نے **لوئیزہ الٹن بورگ** سے شادی کی اور اس سے صرف دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ۲۱ جون سنہ ۱۸۱۸ء کو پہلا بیٹا **آئرنسٹ** پیدا ہوا جو بالفعل حکمران ڈیوک ہے ۲۶ اگست سنہ ۱۸۱۹ء کو **روزین آو** مین جو **کوبرگ** سے چار میل پر ہے دوسرا بیٹا **ایلبرٹ** پیدا ہوا۔

سنہ ۱۸۶۴ مین حضرت علیا اپنی یادداشت مین **ڈچس لوئیزہ** کا حال یہ بیان کرتی ہین کہ وہ بڑی حسین تھین۔ قد چھوٹا تھا۔ رنگ گورا تھا۔ آنکھین ازرق تھین **ایلبرٹ** انکی ہمشکل تھا۔ وہ بڑی خوش فہم اور دانشمند تھین لیکن انکی یہ شادی مبارک نہ تھی سنہ ۱۸۲۴ء مین وہ شوہر سے جدا ہو گئین اور سنہ ۱۸۲۶ء مین طلاق ہو گئی۔ اور اس نوجوان ڈچس نے کوبرگ کو چھوڑ دیا اور پھر کبھی اسکو اپنے بچون کا دیکھنا نصیب نہین ہوا سنہ ۱۸۳۱ء مین امراض کی نہایت تکلیف اُٹھا کے ۳۱ برس کی عمر مین

انتقال کیا +

شہزادہ **ایلبرٹ** کبھی اپنی مان کو نہین بہولے جب اُسکا حال پڑھتے تو محبت کے مارے اُنکا دل بھر آتا۔ اُنکی مان سنے جو اُنکو بچپنے مین ایک چھوٹی پن دی تھی وہ شہزادہ سنے حضرت علیا کو اُن تحائف مین دی جو سب سے پہلے دیئے تھے +

یہ بیوہ ڈچس کوبرگ سے چوتھائی میل کے فاصلہ پر رہتی تھین۔ **روزین آؤ** سے جہان شہزادہ پیدا ہوا تھا اُنکے بُلانیکے لیئے آدمی گیا۔ جسکا حال وہ اپنی بیٹی ڈچس کنٹ یعنی والدہ حضرت علیا کو یہ لکھتی ہین +

روزین آؤ۔ ۲۷۔ اگست سنہ ۱۸۱۹ء

اِس تاریخ سے تمھارے دلمین خود بخود یہ گمان ہوگا کہ مین **لوئیزہ** کے بستر کے پاس بیٹھی ہوئی ہون جسکے ہان کل بچہ جلد اور آسانی سے پیدا ہوا ہے۔ دائی **سیبولٹ** تین بجے بلائی گئی اور چھ بجے بچہ نے اپنے رونے کی پہلی آواز سنائی۔ وہ چھوٹی سی گلہری معلوم ہوتی ہے جسکی ازرقی آنکھین بڑی بڑی ہین۔ مین ایک سال بعد **اِس کلی** کو دیکھکر خوش ہونگی۔ **سیبولٹ** (دائی جسنے حضرت علیا کو جنایا تھا) وہ میری پیاری لاڈلی کا حال اچھی طرح بیان نہین کر سکتی +

یہ ایک عجب اتفاق کی بات ہی کہ دائی سیبولٹ نے شہزادہ کی ولادت سے پہلے ڈچس کنٹ کے ہان شہزادی کو جنایا تھا +

پھر جون سنہ ۱۸۱۹ء کو یہی ڈچس اپنی بیٹی **ڈچس کنٹ** کو لکھتی ہین کہ مین اپنی خوشی کا بیان نہین کر سکتی کہ میری پیاری اور بہت پیاری وکٹوریا تمہارے ساتھ تمہارے بچھونے مین خوش خوش بیٹھی ہوگی۔ خداوند دونون مان بیٹی کو سلامت رکھے +

۱۹۔ ستمبر سنہ ۱۸۱۹ء کو روزین آؤ کے گرجا مین شہزادہ کو اصطباغ دیا گیا اور اُس کا پورا نام **فرینسس چارلس آگسٹس ایلبرٹ ایم منیویل** رکھا گیا جسکا فقط ایک جزو ایلبرٹ مشہور ہوا +

جب سنہ ۱۸۶۳ء مین حضرت علیا **روزین آؤ** مین تشریف فرما ہوئی ہین تو اُنکو شہزادہ کے استاد مسٹر **فلورسس جیسٹر** نے اُس اڈریس کی نقل دی جو شہزادہ کے اصطباغ کے وقت

شہزادہ کی ولادت بیوہ ڈچس کوبرگ جو شہزادہ کی دادی اور حضرت علیا کی نانی تھی

شہزادہ کا اصطباغ

سپرنٹنڈنٹ جن زلر نے دی تھی ۔ یہ بات بھی قابل لکھنے کے ہو کہ پروفیسر جن زلر نے ڈیوک اور ڈچس کنٹ کا نکاح قصر شاہی کوبرگ مین ۱۸۱۸ء مین پڑھایا تھا۔

اس اڈریس مین دو فقرے لکھے ہین کہ جنہین جو پیشین گوئیان کی گئی تھین وہ سب شہزادی کی پاک اور بے داغ فضائل نے پوری کین۔ ہم اگر ان فقرون کو قلم انداز کرین تو ہم ایسی خطا کرینگے کہ معاف نہین ہوگی۔

واعظ نے کہا کہ ہم اپنی نیک نیتی سے اس بچہ کو مبارکباد دیتے ہین کہ عیسائی ہونا اور روئے زمین پر عظیم الشان ہونا اور حیات ابدی کا مالک ہونا اسکی تقدیر مین ہو اور ہم نہایت دلی شوق سے یہ خیال کرتے ہین کہ خدا اپنی مرضی سے اسکو اپنی زندگی مین ایکدن بڑے اعلیٰ درجہ پر پہنچائے گا اور اسکے حکم کا دائرہ فراخ کریگا۔ کہ وہ سچ اور نیکی کی ترقی دینے مین تھوڑا یا بہت معاون ہوگا۔ اور خدا کی بادشاہی کو پھیلائیگا۔ مادر مہربان کی دعا اور التجا ہے کہ اسکا پیارا بیٹا ایک دن خدا کی بادشاہی مین ایسا ہی پاک و معصوم داخل ہو جیسا کہ اصطباغ کے وقت وہ اس کلیسا مین ہو جس کی منادی یہ ہے کہ خدا ترس نسل کا نشو و نما ہو۔

یہ الفاظ پروفیسر جن زلر نے اصطباغ کے وقت کہے۔ شہزادہ کی ناوقت موت کے بعد کہتے تو یقینی شہزادہ کے حالات کی زیادہ توضیح کرتے کہ کوئی شخص سچ و نیکی کے بڑھانے مین ہمیشہ اپنے تئین وقف و محو کرنے مین شہزادہ پر سبقت نہین لیگیا۔ اور اسکی قبر پر یہ فقرے کہے جاتے تو کوئی بات اس سے زیادہ سچی نہوتی کہ دنیا کے امتحانون و ترغیبون کے لوث سے وہ ایسا پاک رہا کہ مرنے کے وقت وہ ایسا ہی معصوم و بیگناہ تھا جیسا کہ دائی کی گود مین گرجا مین اصطباغ کے وقت تھا۔

بیوہ ڈچس کوبرگ اپنے چھوٹے پوتون سے بڑی محبت رکھتی تھین۔ اپنے مرنیکے وقت ۱۸۳۱ء تک جو خطوط انہون نے لکھے ہین۔ انسے انکی محبت اپنے بچون کے ساتھ ٹپکی پڑتی ہے۔ حضرت علیا اپنی یادداشت مین اپنی نانی کا حال یہ لکھتی ہین کہ مجھے اپنی نانی جان خوب یاد ہین کہ وہ بالکل تنارست تھین۔ ہمت مردانہ رکھتی تھین۔ ان مین طاقت بہت تھی۔ جودت۔ مستعدی۔ چستی و چالاکی حد سے زیادہ تھی۔ ان مین رحمدلی بڑی تھی۔ نیچر سے بڑی محبت رکھتی تھین۔ شہزادہ البرٹ نے ملکہ معظمہ سے فرمایا کہ وہ دل سے چاہتی تھین کہ میرا آپ سے بیاہ ہو جائے۔ وہ اس وقت تھوڑا سا یہ قیاس

بیوہ ڈچس کوبرگ کے انکے خطوط

کر سکتی تھین کہ اس بیاہ کے چاہنے سے مین ملکہ کیلئے نہین۔ بلکہ دنیا کیلئے برکت کا سامان مہیا کر رہی ہون۔ سارے بچے انکی اطاعت و فرمانبرداری کرتے تھے خاصکر انکے بیٹے۔ وہ بادشاہ **لیوپولڈ** کو بہت عزیز رکھتی تھین۔

وہ اپنے ایک خط مورخہ ۱۴۔ فروری ۱۸۲۳ء مین لکھتی ہین کہ آرنسٹ کے لڑکون کو تصویرون کی ایک کتاب ہاتھ لگ گئی ہے۔ انمین ایک تصویر سیکس کے شہزادون کے پکڑے جانے کی ہے جسے دیکھکر یہ لڑکے خوب دل بہلاتے ہین اور ایلبرٹ اپنی آنکھین عجیب طرح کی بنا کے کہتا ہے کہ یہ میری طرح ایلبرٹ کہلاتا تھا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہ ڈیوک فریڈرک دانشمند کے دو بیٹے آرنسٹ اور ایلبرٹ تھے۔ انکے چرائے جانیکی روایت یہ چلی آتی ہے کہ ڈیوک کا ایک چیمبرلین کنز تھا (پہلے زمانہ مین چیمبرلین ایک اعلے درجہ کا عہدہ موروثی ہوتا تھا) اسکو ڈیوک نے اپنی چند روزہ معزولی کیحالت مین اپنی زمینین اس شرط سے خاص مدت کیلئے حوالہ کین کہ وہ اپنے بحال ہونیکی حالت مین انکو واپس لے لیگا۔ جب ڈیوک بحال ہوا تو اسنے اپنی زمینین زبردستی کنز سے چھین لین تو کنز انتقام کے درپے ہوا کہ ۸۔ جولائی ۱۴۵۵ء کو اسکے دو چھوٹے چھوٹے بیٹون کو قلعہ **الٹن بروگ** سے چرا کر لیگیا۔ البرٹ کے پکڑنے مین اسکو یہ دہوکا ہوا کہ ایک اور لڑکا اسکی جگہ سوتا تھا۔ اسکو اٹھا کر لیگیا۔ مگر جب اسکو باہر لیجا کر دیکھا کہ وہ البرٹ نہین ہے تو وہ پھر دوڑ کر اندر گیا اور ایلبرٹ کو جو ایک بچھونے کے اندر چھپنے کیلئے دبک گیا تھا پکڑ لیا اور **بوہیمیا** کی سڑک پر انکو لیکر چلا۔ مگر ان آدمیون نے جو انکے پیچھے دوڑائے گئے تھے جا کر اسکو گرفتار کر لیا اور شہزادہ کو اس سے چھین لیا۔ شہزادہ آرنسٹ کو جو چھ آدمی پکڑے ہوئے کسی اور راہ پر لیئے جاتے تھے۔ جب انہون نے کنز کی گرفتاری کی خبر سنی تو جان کی امان مانگ کر اپنے تئین ڈیوک کے حوالہ کیا۔ کنز اور اسکے تین ساتھیون کو جو اس جرم مین شریک تھے پھانسی دیگئی۔ بس اس ایلبرٹ کی اولاد مین شہزادہ ایلبرٹ تھا۔ یہی روایت بعض مورخ اور طرح سے لکھتے ہین کہ **الکٹر فریڈرک** رحم دل نے ایک مشہور قزاق کو **نارڈ** (کنز) کو اس سبب سے خفا کر دیا تھا کہ اسکی ملازمت کے سبب سے جو وہ قید ہوا تھا اسکے ڈنڈ دینے سے انکار کر دیا تو کنز نے اسکو دہمکایا کہ مین اس کا انتقام لونگا تو الکٹر نے سہل انگاری سے کہا کہ تال کے پانی مین مچھلی کا ہونا بڑا کٹھن ہے۔

کنزنے قلعہ کے ایک ملازم کو رشوت دیکر قلعہ کے ایک دروازے کو جو بلند ٹیلہ پر تھا کھلوا لیا اور رات کو زینے لگا کے اُس دروازہ سے قلعہ کے اندر داخل ہوا اور لڑکے کے دونون بچون کو اُنکی مان کی آنکھون کی روبرو چُرا لایا۔ مان کو اُسکے اپنے کمرے مین بند کردیا۔ وہ اپنی سپاہ کے ساتھ اس سبب سے سوار ہوکر نہ چل سکا کہ اسمین اُسکو دیر لگی کہ وہ ایک اور بچہ کو جو ایلبرٹ کی جگہ کمرے مین سوتا تھا پکڑ لایا تھا اُسکے پکڑنے کیلئے پھر قلعہ مین جانا پڑا۔ اسلیئے وہ اپنے بڑے گروہ سے پیچھے رہ گیا جب صبح ہونے کو ہوئی تو اُس نے البرٹ کو گھوڑے سے اُتار کر کہا کہ جنگل سے **آسٹرابری** چُنکر لائے۔ وہ چُن رہا تھا کہ ایک بڑا مضبوط کوئلے جلانیوالا اُسکے پاس آیا تو ایلبرٹ چلایا کہ میری مدد کرو۔ اُس آدمی نے اپنے ہمراہیون کو بُلایا وہ بڑے بڑے سونٹے لیکر آئے اور قزاق کو پکڑ لیا اور نو عمر ایلبرٹ کو چھوڑا لیا۔ اور اسکو مربیون کے پاس لے آئے بڑا بھائی آیرنسٹ بھی ایلبرٹ کی رہائی کے ایک ہفتہ کے بعد چھوٹ کر آگیا۔ آیرنسٹ بڑا بھائی لکھتا ہے کہ ہمارے خاندان مین میرا اور میرے چھوٹے بھائی کا نام وہی ہے جو **فریڈرک** کے پسران دُزدیدہ کا تھا۔

دونون بھائی خوبصورت تھے خاصکر چھوٹا بھائی بڑا نازک تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ چھوٹے سی فرشتے پر گھونگروالے بال لگے ہوئے ہین اسکی صورت اپنی مان سے بہت ملتی تھی۔ مان اُسکو اتنا پیار کرتی تھی کہ اُسکی خصلت بگڑتی تھی اور تین برس کی عمر مین دایہ کہتی تھی کہ تیری دُلہن تو انگلستان کی آینده ملکہ ہوگی ✦

جب باپ نے دیکھا کہ بیٹون کی خصلتین یون بگڑ رہی ہین تو اُن کو جن مین سے ایک چار برس کا اور دوسرا پانچ برس کا تھا عورتون کے پاس سے علیحدہ کرکے معلم **مسٹر فلورس چیٹر** کے حوالہ کیا اُنکی مان **ڈچس لوئیزہ** کو یہ ناگوار خاطر ہوا اور خاوند سے اِس بات پر بگاڑ ہوا اور باتین بھی نا اتفاقی کی ایسی ہوئین کہ دونون مین طلاق ہوگئی ✦

یہ بچے پھر بھی دادی اور سوتیلی نانی کے بڑے لاڈلے تھے۔ دادی بیوہ **ڈچس کوبرگ** تھین جو بڑی لیاقت اور فطرت عالی رکھتی تھین۔ اور سوتیلی نانی جو ڈچس **لوئیزہ** کی سوتیلی مان تھین وہ ڈچس **اوف سیکس گوتھا الٹن بورگ** تھین وہ بھی عاقلہ تھین۔ یہ دونون فرزانہ عورتین اِن بچون سے بڑی محبت کرتی تھین۔ یہ دونون بچے دادی سے ملنے روز جاتے اور قصے کہانیان سُنتے ✦

بیوہ ڈچس اپنی بیٹی ڈچس کنٹ کو لکھتی ہین کہ شہزادون کے لیئے اُستاد بلایا گیا ہے تم کہین اپنی

شہزادون کی تعلیم

پیاری میاؤن (شہزادی وکٹوریا) کو چھوٹی سی عمر مین سکھانے پڑھانے کی تکلیف نہ دینا۔ وہ ابھی بہت
چھوٹی ہے اس وقت جو شہزادی وکٹوریا کی طرف اشارہ کیا گیا ہو۔ اُنکی عمر ۲۴ مئی کو ۴ برس کی ہوئی
گو شہزادہ ایلبرٹ ہنوز چار برس کا بھی پورا نہوا تھا کہ وہ دایہ سے الگ کر کے اُستاد کے سپرد کیا گیا۔
جب بچہ اپنے پالنے پوسنے والون سے جدا ہوتا ہو تو اُسکو سخت قلق ہوتا ہو۔ مگر حضرت علیا اپنی
یادداشت مین تحریر فرماتی ہین کہ شہزادہ باوجودیکہ بچہ تہا مگر وہ کسی عورت کی نگرانی و اہتمام مین رہنے
کو ایسا ناپسند کرتا تھا کہ اس تبدیلی سے کہ دایہ سے جدا ہو کر اُستاد کے سپرد کیا گیا بجائے رنجیدہ
ہونیکے خوش تہا۔ شہزادہ کے مزاج مین سلاست روی اور طبیعت مین نرمی ایسی تھی کہ جو کوئی اُس سے
محبت کرتا اُس سے فوراً محبت کرنے لگتا تھا اسلیئے وہ اپنے نئے اُستاد سے بہت جلد مانوس ہو گیا
استاد کو یہ سچا فخر تھا کہ شہزادہ نے تادم آخر اُسکے ساتھ وہی اپنی محبت قائم رکھی جو ابتدا مین تھی اُسکی
طبیعت ہی مین یہ بات نہ تھی کہ وہ اُن آدمیون کو بھول جائے جنہون نے اُسکی خدمت بچپنے مین کی
تھی اُسنے اپنی دایہ **میڈم ملر** پر ایسی پیچھے مہربانیان کین کہ جنسے معلوم ہوتا ہو کہ وہ اُسکی خدمات کو
بھولا نہین۔ **مسٹر فلورسکس جنٹر** کا فقط کام یہ تہا کہ نو عمر شہزادون کی تعلیم کرے۔ اس وقت
سے لیکر اُس وقت تک کہ پندرہ سال بعد شہزادون نے **بون یونیورسٹی** مین تحصیل کی تکمیل
کر کے اُسکو چھوڑا ہی۔ وہ اُنکا استاد رہا۔ اِس استاد نے ان شہزادون کی تعلیم مین بڑی حسن لیاقت سے
سخت محنت و جانفشانی کی جسمین کبھی فرق نہین آیا۔ اُسنے شہزادون مین انواع انواع کی لیاقتین
اور وسیع واقفیت پیدا کی اور کام کرنے کی اور تمام کامون مین جو اُنکے سپرد کیئے جائین احتیاط سے
صحیح تحقیقاتین کرنے کی عادت ڈلوائی۔ یہ باتین بلاشبہہ ثابت کرتی ہین کہ نہایت سلیقہ و دانشمندی
سے استاد نے اُنکی تعلیم کی ہو۔ بچے جو دایہ کی پرورش سے نکالکر اُستاد کے سپرد کیئے ہوا اسپر دادی صاحبہ
کو تردد اور فکر پیدا ہوا اور ۳ نومبر کو اُنہون نے اپنے بیٹے ڈیوک کو اس باب مین یہ خط لکھا کہ "مین
بہت خوش ہون کہ میرے عزیز الوجود بچے اچھی طرح ہین۔ مین اُنکے دیکھنے کے اشتیاق مین رہتی ہون
مجھے یہ فکر و تردد رہتا ہے کہ اب وہ اُستاد کے پنجہ مین گرفتار ہین۔ اسمین شک نہین کہ یہ امر عین صواب
ہو مگر یہ چاہتی ہون کہ ابھی وہ اپنی دایہ ہی پاس سویا کرین۔ اسلیئے کہ ایک عورت جسکو بچون کے پالنے کا
تجربہ مدت سے ہو جیسے کہ ملر کو ہے وہ بچون کے ساتھ بالطبع بہ نسبت مرد کے جو چھوٹے بچون کے

ساتھ نہین سویا پوری نیند بھر کے نہین سوتی۔ اسلیئے اندیشہ ہو کہ کہین بچون کو کروپ نہو جائے (کروپ ایک بیماری بچون کے حلق مین ہوتی ہے کہ جس سے گلے مین سوزش ہوتی ہو اور سخت کھانسی اُٹھتی ہو یہ بڑی موذی بیماری ہے) جب انمین سے کسیکو کھانسی اُٹھیگی اور وہ جگایا نہ جائیگا تو پھر اسکا نتیجہ بُرا ہوگا۔ اسلیئے مین چاہتی ہون کہ اسکی باخبر دایہ جب تک ایلبرٹ سات برس کا ہو اُسکے پاس سویا کرے"۔

جب یہ خط دادی نے لکھا ہو تو شہزادہ ایلبرٹ چار سال تین مہینے کا تھا۔ بیشک یہ عمر بہت چھوٹی ہے جسمین ایک لڑکا کسی ایسے مرد کے سپرد کیا جائے جو بچون کے امراض اور عوارض سے ناواقف ہو اور ان باتون کو نہ جانتا ہو جنپر بچون کی صحت و تندرستی موقوف ہو۔

ایک عجیب بات یہ تھی کہ ان دو بھائیون مین بے غرضانہ محبت و الفت بچپنے مین تھی انکا اُستاد بیان کرتا ہے کہ وہ کام مین یا کھیل مین سب چیزون مین باہم چسپان رہتے تھے۔ وہ ایک ہی شغلون مین مشغول رہتے تھے ایک ہی شادی و غم مین شریک رہتے تھے۔ انکی ساری زندگی مین یہ اُلفت و محبت قائم رہی اس مین کبھی کمی نہین آئی۔

نظم اوقات اس طرح تھا کہ شہزادے چھ اور سات بجے کے درمیان اُٹھتے۔ اگر باپ گھر مین ہوتا تو اُسکے ساتھ نو اور دس بجے کے درمیان حاضری کھاتے۔ بچون کے واسطے فقط ڈنر ایک بجے ہوتا اگر کوبرگ مین ہوتے تو باپ کے ساتھ تین بجے کھاتے۔ اور پھر ماں سے ملنے جاتے اور سات بجے رات کے سپر کھاتے۔ ایلبرٹ کو رات کے جاگنے کی زیادہ دیر تک برداشت نہ تھی وہ تھک جاتا اور کسی کونے مین سو جاتا تھا۔ ان وقتون کے درمیان بہت تھوڑی دیر سبق پڑھائے جاتے۔ البتہ کھیل اور ورزشون کے لیئے زیادہ وقت دیا جاتا۔ شہزادہ کو اپنے مطالعہ مین ایسی خوشی حاصل ہوتی تھی کہ وہ اسکو کوئی مشکل کام نہین جانتا تھا۔ اور غور و خوض کی ایسی عادت تھی کہ کسی مطلب کے سمجھنے مین اسکو دشواری پیش نہین آتی تھی۔ تحصیل علم کی مسرت نے کھیلنے کی خوشی کو کم نہ کیا تھا جیسا پڑھنے مین دل لگاتا تھا ایسا ہی کھیل کود مین۔ ورزش جسمانی خوب کرتا تھا اپنے بھائی اور ساتھیون کے ساتھ کھیلنے مین وہ ہدایتین کیا کرتا تھا۔ غرض شہزادہ کا بچپن بڑی خوشی سے گزرا تھا۔ اکثر اُس نے ملکہ معظمہ سے یہ کہا کہ سب سے زیادہ میری خوشی کا زمانہ میرا بچپن تھا۔ آئرلنسٹ لکھتا ہو کہ ہم لڑکے کے جاڑے مین کوبرگ اور گوتھا کے درمیان پہاڑون پر چڑھ جاتے تھے۔ اور نہایت دہشتناک سردی

کے متحمل ہوتے تھے۔ یہ بات باپنے ہمکو سکھائی تھی کہ جس سے ہمکو اپنے جسم پر سختی اٹھانے کی برداشت ہو اور تکالیف کے اندر بھی اذیت نہو ؞

شہزادہ کا روزنامچہ اور اسکے خطوط

شہزادہ اپنی کم عمری مین اپنا روزنامچہ لکھا کرتا تھا۔ افسوس ہی کہ بڑی عمر مین روزنامچہ نویسی کی یہ عادت چھوڑدی۔ ورنہ یہ روزنامچہ بڑے کام کا ہوتا۔ انکے بچپنے کے روزنامچہ مین بھی راستی اور سادگی ظاہر ہوتی ہے۔ ہمین صرف دو روز کا روزنامچہ بطور نمونہ کے نقل کرتے ہین۔ اور یہی خطون کا حال ہی۔ وہ بھی مشتے نمونہ از خروارے لکھے جاتے ہین ؞

۲۶-جنوری ۱۸۲۵ء میرے ہم جماعت لڑکون نے اپنا سبق یاد کر لیا۔ مگر مجھہ سے یاد نہو سکا اِسلیئے مین رونے لگا۔ پچھلے سبق نہ سنانے اور رونے کے سبب سے مجھے کھانا کھانیکے بعد کھیلنے کی بھی اجازت نہ ملی۔ اِسوقت پر تھمی آیا اور فرانسیسی زبان مین اُس سے مین باتین کرنے لگا اور کچھہ دیر کے بعد ایک چھوٹا لڑکا سیاہ کھریا لیکر آیا۔ اُس سے مین نے بڑی خوبصورت تصویرین کھینچین ؞

۲۳-جنوری ۱۸۲۶ء آج جو مین صبح کو اُٹھا تو کھانسی بیڈ ہب اُٹھی۔ مجھے ایسا خوف ہوا کہ بچھونے سے تین بجے تک باہر نہین نکلا۔ تھوڑی سی مشق **ڈرائینگ** کی کی۔ پھر ایک قلعہ بناکے اُسمین اپنے ہتھیارون کو سجایا۔ اسکے بعد سبق پڑھا۔ پھر تصویر کھینچکر رنگ بھرا۔ پھر کشتی نوح سے کھیلا۔ اور کھانا کھاکے بچھونے مین جاکر دعا پڑھی اور سو رہا۔ پھر ۲۶- مارچ ۱۸۲۶ء کو مین نے اپنے گھر مین ایک خط لکھا۔ مگر اُسمین اسقدر غلطیان کین کہ اُستاد نے اُسے دیکھکر پھاڑ ڈالا اور آگ مین ڈالدیا مین چلاتا رہ گیا ؞

پیارے پپا۔ ہم ایک ہفتہ سے اپنی دادی کے پاس ہین اور نہایت خوش ہین مجھے امید ہے کہ آپ برلن مین خیر و عافیت سے پہنچ گئے ہونگے۔ اور جلدی ہمارے پاس واپس چلے آئینگے مین چاہتا ہون کہ آپ مراجعت فرمائین۔ یہان موسم اچھا ہی۔ ہم دس بجے تک باہر پھرتے ہین۔ شام کو بہ نسبت دن کے مطلع زیادہ صاف رہتا ہی۔ چند روز ہوتے کہ ہم **روزین آو** مین تھے۔ وہان موسم اچھا نہ تھا۔ تیز ہوا چلتی تھی۔ آج ہم پھر دادی صاحبہ کے پاس وہان جاتے ہین **لی کاس** کتے کا نام ہمارے ساتھ ہے وہ اکثر ہم سے دور بھاگ کر چلا جاتا ہی۔ محبت کی نظر سے آپ مجھے دیکھیئے ؞

پیارے پپا۔ مین آپکے خط کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ کل ہم بڑے خوش تھے۔ بہت سے

لڑکون کے ساتھ کھیلتے تھے۔ مین چاہتا تہا کہ کاش آپ ہمارے اِس کھیل دیکھتے محبت کی نظر سے آپ سب مجھے دیکھتے +

یہ **کونٹ** شہزادہ کا حقیقی پھوپھازاد بھائی اور ملکہ کا خالہ زاد بھائی تھا اور اسکی شہزادہ ایلبرٹ سے بڑی محبت و دوستی تھی۔ اِن سے حضرت ملکہ معظمہ نے اپنے شوہر کی ملاقات کے بعد لڑکپن کے حالات لکھنے کی فرمایش کی۔ سو اُنھون نے یہ حالات لکھ کر اِنکے پاس بھیجے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

اُیلبرٹ کا مزاج بچپن ہی مین نرم اور سخی تھا۔ جس بات کو وہ جھوٹ اور خیانت کی جانتا اُسپر بے اختیار اُسکو غصہ آتا۔ یہ مجھے یاد ہے کہ ایک دن ہم سب لڑکے **البرٹ۔ آیرلنسٹ** اور مین اور دو چار اور لڑکے **روزین آو** مین یہ کھیل کھیل رہے تھے کہ قلعہ کی ایک طرف سے پرانی برج کے کھنڈر کو حملہ کر کے فتح کرین۔ دوسری طرف اور لڑکے اُسکی حفاظت کرتے تھے۔ ہم مین سے ایک لڑکے نے کہا کہ قلعہ کی پشت پر ایک ایسی جگہ ہے کہ جہان سے ہم قلعہ کے اندر اِس طرح جاسکتے ہین کہ کوئی ہم کو دیکھے نہین۔ بس یہان جا کے ہم برج کو آسانی سے تسخیر کر لینگے تو ایلبرٹ نے کہا کہ **سیکسن نائٹ** (بہادر) دشمن سے روبرو ہوکر جنگ کرتے ہین چورون کی طرح فتح کرنے کو جیسا کہ تم بتاتے ہو اپنا ننگ و عار جانتے ہین۔ پس برج کے لیئے رستبازی سے بغیر دغا کے بڑے زور سے لڑے اور فتح کیا۔ ایلبرٹ نے غلطی سے میری ناک پر ایسی ضرب لگائی جس کا نشان اب تک موجود ہے۔ مین اُسی کی طرف تھا۔ مین بیان نہین کر سکتا کہ اُسکو اِس زخم لگانے کا کیسا رنج تھا اور ندامت تھی +

البرٹ کلہ دراز و بکی وجہ سے ڈنہ تھا۔ نیچرل ہسٹری کا بڑا شائق تھا۔ چیزون کے جمع کرنے مین دل لگاتا تھا۔ کوبرگ کے محل مین ایک مقام مین بہت سی چیزین ہمنے اور ہمارے رشتہ دار بھائیون نے جمع کی تھین۔ ایلبرٹ اُنکو علی الترتیب رکھتا اور اُنکی خاک جھاڑتا۔ اُسنے مجھ سے کہا کہ ہم تم ایسی چیزون کو جمع کر کے ایک اچھا مجموعۂ اشیا بنائین۔ کوبرگ کی جبلی قومی خصلت کو ایلبرٹ خوب سمجھتا تھا۔ وہ آدمیون کی خصوصیات کی نقلین خوب اُتارتا تھا۔ چیزون یا آدمیون کی نقلین اُتارنیکی ذہانت اِس مین خداداد تھی وہ ہنسی و خوش طبعی کرنی خوب جانتا تھا مگر ایسی ہنسی نہین کرتا تھا کہ جس مین ہنسی کی پھبتی ہو اور کسیکا دل دُکھے۔ جس ہنسی و ظرافت سے دل آزاری

ہوتی۔ اسکو نہین کرتا۔ خواہ اسکا دل اُسکے کرنے کو کیسا ہی چاہتا۔ غرض ظرافت کرنی اِسکی سرِشت تھی۔
ایام طفلی مین شطرنج کھیلنے کا بڑا شوق تھا۔ اکثر ہم اور وہ شطرنج کھیلا کرتے تھے اور آپس مین ہنسی ٹھٹھے خوب اُڑاتے تھے۔ کبھی کبھی ہنسی مین لڑائیان بھی ہوجاتی تھین مگر اسکی نیک مزاجی سے اِن لڑائیون کا خاتمہ خوش طبعی پر ہوجاتا تھا۔ وہ ہنوز لڑکا ہی تھا کہ اُسکی طبیعت مین غریب آدمیون کے ساتھ ہمدردی اور دلسوزی بڑی تھی۔ ایکدفعہ اُسنے چھپا کر ایک غریب آدمی کو کوئی چیز دی اور مجھے منع کردیا کہ کسی سے کہنا نہین اور کہا کہ غریب آدمیون کو اِس طرح دینا چاہیئے کہ کسی کو خبر نہو کہ دیا ہے۔

اُسکو شکار کرنے اور مچھلیون کے پکڑنے کا بڑا شوق تھا۔ اور آپس مین بھی وہ رحم دلی کو کام فرماتا تھا کہ کسی زخمی جانور کو دیکھکر اُسکو بڑا رحم آتا تھا۔

کوبرگ مین ہم شکار کھیل رہے تھے کہ اتفاق سے میرے ایک گولی لگ گئی۔ اُس گولی لگنے پر وہی ایک شخص تھا جسنے میرے لیئے بہت فکر و تردد کیا۔

مین نے اپنی یاد کے تازہ کرنیکے لیئے پُرانے خطوط دیکھے جنکو تبرک کی طرح مین نے رکھ چھوڑا ہے۔ اسمین نانی صاحبہ کا خط مورخہ یکم مارچ ۱۸۳۱ء نکلا جسمین اُنھون نے لکھا کہ کل رات میرے کمرے مین لڑکون نے بڑے تماشے کیئے۔ ایلبرٹ نیم حکیم بنا اور سور کی دُم لگائی اور ایک عجیب طرح کی شکل بنائی **آیرنسٹ** نے تمھاری ماں کی وہ شکل بنائی جو کمسنی مین تھی اور تنخواہ کے بل تقسیم کیئے اور بر ینی ایک شرابی بنا۔ غرض عجیب ٹھٹھے بازی رہی۔

آخر سالون مین ہماری اور اسکی ملاقات بہت کم ہوئی ۱۸۲۹ء مین جب وہ انگلنڈ کو جاتا تھا تو راہ مین ملاقات ہوئی اور بہت سی دشواریان بیان کرتا تھا کہ انگلستان مین مجھے اپنے منصب مین پیش آئینگی۔ مگر چچا لیوپولڈ اپنے صلاح و مشورہ سے اُنکو آسان کردیگا۔ ہم دونون ساتھ سوار جاتے تھے کہ ڈاک خانہ کے پاس آدمیون کا بڑا ہجوم تھا تو اُسنے کہا کہ ہم تم گاڑی سے چپکے سے اُتر جائین اور اپنے کتے **ای اوس** کو بیٹھا رہنے دین اور پھر تماشا دیکھین کہ ہمارے کتے کو کتنے آدمی تعجب و حیرت سے دیکھتے ہین۔ غرض یہ کام کرکے اُس نے خود بھی تماشا دیکھا اور لوگون کو بھی تماشا دکھایا۔ کہ گاڑی مین فقط کتا سوار ہے اِس کتے کو شہزادہ ہمیشہ عزیز رکھتا تھا۔

مین نے ایکدفعہ اپنے عزیز ایلبرٹ کے خطوط کو جمع کرکے دیکھا تو اُسکے ایک خط مین یہ فقرہ دیکھا

سنہ ۱۸۲۶ع سے ۱۸۳۲ع تک کے حالات

کہ وہ کہتا ہی کہ غریب سپاہی اپنے فرائض کو نہایت اچھی طرح ادا کرتے ہین مگر جب اُنکا معاملہ **پولیٹکس** اور **ڈپلومیٹک** کے ہاتھ مین آتا ہی تو اُسمین خرابی اور گڑبڑ ہوجاتی ہی۔ **اوکزین سٹیرین** نے اپنے بیٹے سی یہ کہا تھا کہ میرے بیٹے اگر نہایت غور و خوض سے معاملات دنیا دیکھے جائین تو یہ دیکھکر حیرت ہوتی ہی کہ دنیا مین کسقدر کم عقلی سے حکومت ہورہی ہے اسپر مین یہ اضافہ کرنا پسند کرتا ہون کہ کسقدر کم اخلاقی سے دنیا مین حکومت ہورہی ہے۔ کم عمری مین اُن کے مُنہ سے اس بات کا نکلنا کہ **سیکسن نایٹ** دشمن سے روبرو ہوکر مقابلہ کرتے ہین۔ اور اینچ پیچ کی راہون سے نفرت رکھتے ہین اور یہ دلمین افسوس کرنا کہ گورنمنٹ کی یہ کمبختی ہے کہ وہ کم اخلاقی سے حکومت کرتی ہی۔ ایسی باتین ہین کہ اُنکی اعلیٰ درجہ کی حسن سیرت و عقل و دانش پر دلالت کرتی ہین زمانہ کے انقلابات اور لڑائیون کے سبب سے مین اُنکی بہت باتین بھول گیا ہون ٭

سنہ ۱۸۲۹ لغایت سنہ ۱۸۳۰ع مین شہزادے اپنی معمولی نوشت و خواند اور اَور کامون مین لگے رہے۔ باپ کچھ دنون کے لیئے جدا ہوگیا تھا۔ شہزادہ البرٹ نے اُسکو لکھا ہی کہ ہم آپسے اتنے دنون تک جدا رہنے سے نہایت غمزدہ اور آپکے جلد آنے کی امید سے خوش ہورہے ہین۔ شہزادہ کی عمر ہنوز گیارہ برس کی بھی نہین ہوئی تھی کہ وہ اپنا روزنامچہ لکھا کرتا تھا جسکے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ اُس کی خصلت تھی کہ وہ اورون کے آرام پہنچانے مین اپنی تکلیف کی کچھ پروا نہین کرتا تھا۔ اور غیرون کا بہت پاس و لحاظ کرتا تھا۔ اُسکو شوق تھا کہ وہ قدیمی زمانہ کے اعلیٰ درجہ کے آدمیون کی خصلت اختیار کرے اور اپنے کھیلون مین جرمن کے قدیمی تاریخی واقعات کی نقل اُتارے۔ اتوار ۲ جنوری سنہ ۱۸۳۱ع کے روزنامچہ مین لکھتا ہی کہ جب مین صبح کو اُٹھا تو مجھے یہ خیال تھا کہ دوپہر کے بعد ہمارے دوست کھیلنے آئینگے۔ اِس کھیل مین ہمنے ایک دراز قد ہوشیار یار کو شہنشاہ بنایا تھا۔ اور لڑکے مختلف ملکون اور شہرون کے ڈیوک بنے تھے۔ اور اپنے اپنے کمرون مین جدا جدا بیٹھے تھے مگر نہایت افسوس ہے کہ ہمارا شہنشاہ علالت مزاج کے سبب سے نہ آسکا۔ اور ہمنے جو شہنشاہ کے انتخاب کے لیئے قرعہ ڈالا تو وہ میرے نام نکلا مگر مجھے اپنی شہنشاہی کے لیئے منتخب ہونیکی خوشی ایسی نہ تھی جیسے کہ یار کے بیمار ہونیکا افسوس تھا ٭

جمعہ ۹۔ اپریل سنہ ۱۸۳۲ع کے روزنامچہ مین لکھتا ہی کہ والد بزرگوار نے ہماری سالگرہ کے دن ایک سیسہ کا پنجرہ رکھ چھوڑا ہے جسکے مرکز پر ایک اُلّو بیٹھا ہے۔ جسکی چونچ سے پانی کا فوارہ پنجرہ کی

چوٹی تک چھوٹ رہا ہے ✣

جمعہ ۹- جولائی سنہ ۱۸۳۱ء آج مینہ ایسا موسلادھار برسا ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ طوفان نوح دوبارہ آگیا ہے ✣

۱۹- جولائی سنہ ۱۸۳۱ء کو شہزادہ اپنے باپ کو لکھتا ہی کہ گھر مین اور باغ مین کام کرنیکے لیئے ہمارے پاس بڑا وقت ہی اسکو ہم سخت کام کرنے مین صرف کرتے ہین تاکہ نیک و فیضرسان آدمی ہم بنین جس سے آپکو خوشی حاصل ہو ✣

شہزادہ کی عمر اس وقت بارہ برس کی تھی اسکے تمام خطوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک قدرتی جرات اُس کے دل مین تھی اور وہ باپ سے بڑی محبت اور گھر سے نہایت الفت رکھتا تھا اور ہر وقت اس فکر مین رہتا تھا کہ مین اپنی حالت کو بہتر کرکے باپکے دل کو خوش کرون ✣

شہزادہ کی دادی اور ماں کا مرنا

اگست سنہ ۱۸۳۱ء کو شہزادہ کی والدہ کا اور نومبر مین اُنکی دادی بیوہ **ڈچس گوبرگ** کا انتقال ہوگیا۔ ہم پہلے بیان کرچکے ہین کہ وہ کسقدر اپنے بچون پر مہربانی کرتی تھین اور اپنے پوتون اور نواسی کی اقبالمندی کے لیئے دست بدعا رہتی تھین۔ ابتدا ہی سے اُنکی تمنائے دلی یہی تھی کہ شہزادہ **البرٹ** اور شہزادی **وکٹوریا** کی شادی ہوجائے اگر وہ زندہ رہتین اور اس مبارک عقد کو دیکھتین تو شادی مرگ ہوجاتین مگر افسوس ہی کہ وہ یہ ارمان اپنا دل ہی دل مین قبر مین لے گئین۔ ۱۶- نومبر سنہ ۱۸۳۱ء کو اُنکا دم دونون پوتون کے ہاتھون مین نکلا ✣

سنہ ۱۸۳۲ء و سنہ ۱۸۳۴ء کے حالات

سنہ ۱۸۳۲ء کے موسم گرما مین یہ دونون نوعمر شہزادے اپنے باپکے ساتھ اپنے چچا **لیوپولڈ** شاہ بلجیم سے ملنے **برسل** مین گئے۔ اگرچہ وہ یہان تھوڑے دنون رہے مگر اُنھون نے یہان بہت کچھ سیکھا۔ اُنھون نے اس بلجیم کے دارالسلطنت مین جانا کہ آزادی کے کیا معنے ہین اور وہ اعتدال کے ساتھ کیونکر کام مین آتی ہے۔ یہان ہی اُنھون نے جانا کہ آزادی کے اصول اختیار کرنے سے کیا کیا برکتین اور نعمتین حاصل ہوتی ہین۔ شہزادہ البرٹ نے اپنے دل مین اصول آزادی کو اعتدال کے ساتھ بٹھایا اور عمر بھر اُنکو کام مین لایا۔ **آربٹ** سے بھی اُنکو موانست یہین پیدا ہوئی۔ جب اپنے گھر کو واپس چلے تو سپاہ کے تیرنے کا مدرسہ راہ مین آیا تو اُس مین تیرنا ایسا سیکھ لیا کہ تیرنے مین کمال تک تیرنے کا دم اُن مین ہوگیا ✣

شہزادون کی تعلیم کی یادداشت

شہزادون کے استاد مسٹر **فلورس چیٹر** نے اِن شہزادون کی تعلیم کی یادداشت لکھی ہو اُسمین چند مضامین نقل کیئے جاتے ہین وہ لکھتا ہو کہ مئی ۱۸۲۳ء مین شہزادہ البرٹ کی تعلیم کا کام مجھے سپرد ہوا اُسوقت یہ شہزادہ ایسا چھوٹا تھا کہ مین اُسکو گود مین اُٹھاکر زینے پر چڑھاتا اور اُتارتا اور وہ خوش ہوتا تھا۔ اِس دلفریب لڑکے مین قدرتی ساری خوبیان تھین۔ ہر آنکھ اُسکو دیکھکر خوش ہوتی تھی۔ اِسکی صورت دلونکو تسخیر کرلیتی تھی۔ مین اسکی تعلیم مین دل و جان سے مصروف ہوا اور مان باپون نے مجھپر ایسا اعتبار اور اعتماد کیا کہ اسکی تعلیم کا اہتمام میری راے پر چھوڑ دیا۔ اگر اُنکی راے میری راے سے خلاف ہوتی تو پھر تعلیم مین مجھے ایسی کامیابی نہ ہوتی۔ اختلاف آراے سے تعلیم مین یکسوئی نہ رہتی۔ تذبذب پیدا ہوجاتا۔ شہزادون کی مان گو بڑی ذہین اور فصیح تھی مگر اُسمین مان ہونیکی لیاقت نہ تھی۔ وہ اپنے ہم شکل بیٹے سے بڑی محبت رکھتی تھی۔ ماؤن کے لاڈ پیار بچون کی تعلیم مین خلل انداز ہوا کرتے ہین۔ مگر یہان یہ صورت پیش نہین آئی۔ شاگرد استاد کو مان کی برابر چاہتے تھے۔ شہزادہ کی تعلیم سے مجھے ۱۸۳۸ء مین فراغت حاصل ہوئی۔ اسکے بعد بھی شہزادہ ہمیشہ تادمِ مرگ میری قدر و منزلت اپنی کرتا رہا۔ جو پہلے کرتا تھا۔ مرنیسے کچھ دنون پہلے اُس نے مجھپر آخری عنایت یہ کی تھی کہ اپنی ایک تصویر بھیجی جسکو مین اُسکے مرنیکے بعد دیکھ دیکھ کر رویا کیا۔ چودہ برس کی عمر مین شہزادہ کی راے صائب ایسی ہوگئی تھی کہ اُسنے اپنی تعلیم کے نظم اوقات کا یہ نقشہ بنایا۔

نقشہ نظم اوقات شہزادہ

گھنٹے	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۶ - ۷	فرانسیسی زبان سے ترجمہ	موسیقی کی مشق	پڑھنا	حافظہ کی مشق	موسیقی مین مشق	خط و کتابت
۷ - ۸	تاریخ کا یاد کرنا اور آگے سے مطالعہ کرنا	مذہب کا مطالعہ	گھوڑے پر سوار ہونا	تاریخ کا یاد کرنا اور آگے مطالعہ	حافظ کی مشق	گھوڑے پر سوار ہونا
۸ - ۹	زمانہ حال کی تاریخ	تعلیم مذہبی	جرمن کی انشا پردازی	تعلیم مذہبی	قدیمی تاریخ	جرمن مین انشا پردازی
۱۰ - ۱۱	قدیمی لیٹن نظم	قدیمی لیٹن نظم	موسیقی	تاریخ زمانہ حال	لیٹن مین مضمون نگاری	موسیقی
۱۱ - ۱۲	انگریزی	منطق	انگریزی	انگریزی	نیچرل ہسٹری	انگریزی
۱۲ - ۱	ریاضی	جغرافیہ	فرانسیسی	سیر	منطق	فرانسیسی
۱ - ۲	•	•	ڈرائنگ	•	•	ڈرائنگ
۶ - ۷	فرانسیسی	انگریزی کی مشق	فرانسیسی	انگریزی کی مشق	فرانسیسی	جغرافیہ
۷ - ۸	لیٹن کی مضمون نگاری	ترجمہ	ریاضی	ریاضی	لیٹن کی مشق	خط و کتابت

اگرچہ شہزادہ اکثر تندرست رہتا تھا۔ مگر ایک دفعہ سے زیادہ بیمار بھی ہوا تھا۔ ذراسی سردی پانے یا کسی اور خفیف سبب سے اُسکو کروپ ہوجاتا تھا۔ شہزادہ اس بیماری کیحالت مین چڑچڑا نہ ہوتا بلکہ اور زیادہ خوش مزاج ہوجاتا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس بیماری مین اُسپر دنیا کے طبق کھل گئے ہین وہ تندرست ہوکر بڑے بڑے منصوبے باندھتا گو وہ اپنے اوپر اطمینان نہین رکھتا تھا مگر اُسکے خیال و افعال فرشتہ صفت ہوتے تھے۔ دس برس کی عمر تک اس کروپ کے حملے اُسپر ہوتے رہے اور کئی کئی روز تک کھانسی رہی اور بڑی تکلیف اُٹھائی۔ ممکن ہے کہ دفع مرض کیلئے کافی دوا نہ ہوئی ہو۔ مگر بعض علاج بھی نامناسب ہوتے تھے۔ جیسے کہ شہزادہ کے حلق مین ایک بال ڈالاجاتا۔ شہزادہ کبھی سُرخ بخار نہین ہوا ایک دفعہ اُسکے بڑے بھائی کے بائین ہاتھ کی ہتھیلی اور ناک پر ذراسی سرخی نمودار ہوئی جسکو ڈاکٹر صاحب نے جو نیم حکیم خطرہ جان تھے سُرخ بخار تجویز کیا۔ اور اُسکو بچھونے مین پڑے رہنے کا حکم دیا۔ دونو بھائی ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ اسلیئے یہ گمان ہوا کہ جو ایک بھائی کو بیماری ہوگی وہی دوسرے بھائی کو بھی ضرور ہوگی۔ اسلیئے شہزادہ البرٹ کو بھی بچھونے مین رہنا پڑا۔ آٹھ روز کے بعد دونون بھائی بچھونے سے نکلے۔ سرخ بخار اُنکو نہ تھا۔ صرف ڈاکٹر کا وہم تھا۔

شہزادہ اپنی چھوٹی عمر مین بڑا نا آشنا مزاج تھا۔ وہ نہین چاہتا تھا کہ غیر آدمی پاس آئین وہ آتے تو دور بھاگ کر ایک کمرے کے کونے مین جا بیٹھتا۔ اور اپنا چہرہ دونون ہاتھ سے ڈھانک لیتا پھر ممکن نہ تھا کہ وہ سر اُٹھاتا۔ یا ایک لفظ بولتا۔ اگر کوئی اسکا مانع ہوتا تو پھر وہ چیخین مارتا۔

ایک دفعہ وہ ناچ کی محفل مین اُس لڑکی کے ساتھ نہین ناچا جو اُسکے ساتھ ناچنے کے لیئے ڈچس نے تجویز کی تھی۔ ہرچند اُسے کہا گیا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا تو ڈچس نے کہا کہ یہ اُسکی نیک تعلیم کا نتیجہ ہے۔

وہ اپنے بھائی پر غور کرنے اور سوچ بچار کرنے اور ہوشیاری سے کام کرنے مین سبقت لیگیا۔ اسلیئے بڑا بھائی اپنی مرضی پر اُسکی مرضی کو فوقیت دیتا تھا۔ اگر کوئی اپنی خوشی سے اُسکی مرضی کو نہین مانتا تو پھر اپنی مرضی کے موافق کام کرانے مین اُسکو مجبور کرتا۔ وہ خوش مزاج بڑا تھا۔ اُس کو ظرافت و مزاح کا بڑا شوق تھا۔ شہزادی **کیرولائین** سے اُسکا بڑا اتحاد تھا۔ یہ دونون ایک جلسے مین گئے۔ شہزادی نے اپنا **کلوک** (چُغہ) اُتار کر ایک کمرے مین رکھا شہزادہ نے اسکی جیبون سے

بن پتلا پنیر بھر دیا۔ جب مجلس ختم ہوئی تو شہزادی وہ کلاہ کیک پہننے لگی۔ تو اُس سے وہ ایسی دق ہوئی
۔ اسکو اتار کر پھینک دیا۔ پھر اس شہزادی نے بھی اسکا بدلا یہ نکالا کہ ٹوکری بھر کے مینڈکیان شہزادہ
ے بستر مین چھپا کر ڈالدین۔ جس سے وہ رات بھر حیران رہا۔ شہزادہ کو نیچرل ہسٹری کا بڑا شوق تھا
ہ نڈر ہوکر جانورون کو پکڑا کرتا۔ ایکدن چاء پی جا رہی تھی کہ وہ ایک بڑے مینڈک کو دو ہاتھون مین
پکڑ لایا تو چار پر سے لیڈیان ڈر کر چیختی ہوئی بھاگین۔ اسکا اثر شہزادہ پر بھی ایسا ہوا کہ پھر کبھی اس قسم
ے جانور کو اُسنے نہین پکڑا۔ شہزادہ کی نیکیون مین یہ دو نیکیان بڑی تھین جو اُسکے مذہب کا ایک جزو
نہین۔ اوّل یہ کہ اورون کے ساتھ بھلائی کرنی اور مدد کرنی۔ دوئم اورون کا احسان ماننا خواہ وہ کیسا ہی
خفیف ہو چھ برس کی عمر تھی اُسنے دیکھا کہ ایک غریب آدمی کا گھر جلکر بالکل خاک سیاہ ہوگیا تو جب تک
سکے لیے چندہ جمع کرکے از سر نو مکان نہین بنوایا اُسکو چین نہین آیا۔ ان ہی دو نیکیون نے اُس کو
ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ سب اسکی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ آخر دم تک یہ نیکیان اُسکے ساتھ رہین ؛

شہزادہ کو مناظر قدرت دیکھنے کا بڑا شوق تھا وہ اپنے وطن مین آس پاس سیر کرکے ان
مناظرون دیکھنے سے دل بہلاتا۔ نیچرل ہسٹری پر غش تھا۔ اپنی سیر و تفریح مین بہت سی چیزون کے نمونے
جمع کرتا اور عجائب خانہ مین انکو رکھتا ہمیشہ اُسکو بڑھاتا رہتا۔ آخر کو اسکا نام آیرنسٹ البرٹ کا عجائب خانہ ہوگیا
آیرنسٹ لکھتا ہے کہ یہ کام ہمارے لیئے بڑا مفید تھا۔ نیچرل سائینس نے ہمکو بعض چیزون کی غلامی سے
آزادی دی جیسے ہمنے تعلیم بے تعصب پائی ہے ایسی شہزادے نہین پایا کرتے۔ جب شہزادہ کی عمر ... برس
کی تو بندوق لیکر شکار کھیلنے کیلیئے جانے لگا۔ گو وہ گولی کا نشانہ خوب لگاتا تھا۔ مگر باپ کا شوق شکار
کا اُسکے ورثہ مین نہین آیا وہ شکار کو جانتا تھا کہ اسمین تضیع اوقات بہت ہے۔ وہ پرندون کو اسلیئے مارتا
تھا کہ انکو جمع کرے۔ وحشی ہرنون کے شکار کا شوق اُسکو اسلیئے تھا کہ اُسکے اندر مناظر قدرت خوب
مشاہدے مین آتے تھے۔ وہ ایسا رقیق القلب تھا کہ زخمی حیوان کو دیکھکر دلمین رنج کرتا تھا اُسنے کھلی
ہوا مین وہ کام کیئے کہ جس سے جسمانی و دماغی قوا کو قوی کرلیا۔ اور جسمانی ورزشون سے اپنے تئین
تندرست بنایا۔ یہ شہزادے سنہ ۱۸۳۳ و سنہ ۱۸۳۴ء مین اپنے گھر ہی مین معمولی کام کرتے رہے ؛

سنہ ۱۸۳۵ء کے موسم بہار مین دونون شہزادون نے لوتھر کے طریقہ کے موافق گرجا
مین اپنے مذہب کا اقرار علی الاعلان کیا۔ یہ تقریب اس اتوار کو ہوئی جو ایسٹر سے پہلے آتا ہے کو پرک

اور گوتھا کے تمام حکام اور قصبات و دہات کے پادریون کے ڈیپیوٹیشن بلائے گئے تمام ڈیوک
کے خاندان کے آدمی موجود تھے اور کوبرگ کے بڑے بڑے آدمی آئے قلعہ کوبرگ کے جائینٹ
ہال مین یہ سب لوگ جمع ہوئے کہ ایک دن پہلے شہزادون کا ابتدائی امتحان اقرار ایمان کے اعلان
کا لیا جائے۔ ہال کے ایک سرے پر ڈاکٹر جے گوپائی نے ایک قسم کی آکٹر کھڑی کی۔ ایمان کے متعلق
شاہزادون سے سارے سوالات کئے۔ اُنھون نے خاطر خواہ ایسے جواب باصواب دیئے کہ سب
سامعین کو اُنکے ایمان اور اصول کا حال معلوم ہوگیا۔ ایک گھنٹہ تک یہ جلسہ رہا۔

جب سوال کیا گیا کہ وہ انجیلی کلیسا کی استقلال کے ساتھ پیروی کرینگے تو بڑے بھائی نے
دونون کیطرف سے جواب دیا کہ میرا بھائی اور مین نہایت استحکام کے ساتھ ارادہ رکھتے ہین کہ سچ کے اقرار
کرنے مین راستبازی اختیار کرین۔ نماز پڑھی گئی۔ دوسرے دن واقعی علی الاعلان ایمان کا اقرار قلعہ کے
گرجا مین کیا گیا۔ شہزادون کی سواری کے ساتھ اولیائے دولت ہمراہ گئے۔ وعظ کہا گیا نماز پڑھی گئی
دعوتین ہوئین۔ اہل کوبرگ نے ایک انگشتری الماس رائتھ فلورس چیٹر کو پیش کی کہ جس سے
معلوم ہو کہ پبلک اُنکی اِس تعلیم کی قدر شناسی کرتی ہے جو اُنھون نے شہزادون کی کی۔ پبلک کو اس سے
بڑی خوشی ہوئی کہ اُنکا جو آیندہ فرمان روا ہوگا اُسکا اعتقاد مذہبی صحیح و درست ہوگا۔

شہزادۂ البرٹ کا یہ اقرار زبانی ہی نہ تھا بلکہ تہ دل سے تھا۔ جب اس مذہب کی راستی کا نقش
کالجھر تھا۔ بادشاہ لیوپولڈ نے اپنے بھتیجون کو خط مین یہ پند لکھی کہ عیسائی وہ ہے جو اپنے مذہب کی تعلیم
کو سمجھتا ہے اور اپنی روزانہ زندگی کے کام اُسکے موافق کرتا ہے۔

اِس رسم کے بعد شہزادون کے ایام طفلی ختم ہوئے اور اُنھون نے سیر و سیاحت اختیار کی
اور منتخب دانشمندون کے فیض صحبت سے مستفیض ہوئے۔ اول وہ اپنے پرنانا میک لین لبرگ
شوارین بڑے ڈیوک کے ہان گئے۔ یہان وہ لوگ جمع تھے جنسے کہ پچاس برس سے رشتہ چلا آتا تھا
اِن مین بڑے بڑے مشہور آدمی تھے۔ پروشا کا ولیعہد جو پانچ برس بعد شہنشاہ جرمن ہوا اور اُس کا
نام فریڈرک ولیم چہارم ہوا موجود تھا۔ آزادانہ خیالات نے اِن سولہ سترہ برس کے لڑکون کے دلون
مین ایسا انقلاب پیدا کیا کہ وہ بھی اپنے ملک کے اتفاق اور آزادی کے پیروکار ہوگئے۔
شوارین سے وہ برلن گئے۔ پھر پروشا کے بادشاہ کی روبرو پیش ہوئے جہان اُنکی بڑی خاطرداری

ہوئی۔ پھر یہاں سے اپنے باپ ڈیوک کے ساتھ دونوں بیٹے وائنا میں گئے اور وہاں ڈیوک اپنے
بھائی فرڈے نینڈ کے گھر میں مہمان رہا جیسے برلن میں ڈیوک کی مہمانداری سرگرمی سے ہوئی تھی
ایسی یہاں سرد مہری سے بغرض سفروں سے وہ بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ مگر گھر میں عورتوں کے
دل اِن دور دراز کے سفروں سے بڑے مضطر رہتے تھے۔ شہزادہ البرٹ نے اپنی سوتیلی ماں کو لکھا کہ
اِن سفروں میں جو سختیاں ہمنے جھیلیں اُنکی برداشت کے لیئے دیو کی قوت چاہیئے۔ ملاقاتیں۔ پریڈیں
بال ڈنر ایک دوسرے کے بعد متواتر ہوتے تھے جنمیں ہم شریک ہوتے ہیں۔

شہزادوں نے اپنے ایمان کے اقرار علی الاعلان کے بعد سیر و سیاحت شروع کی اور
بہت سے شہروں و ملکوں کو دیکھتے ہوئے اور عقل و دانش کی افزایش کے سبق پڑھتے ہوئے دخانی جہاز
میں سوار ہو کر اپنے باپ کے ساتھ مئی ١٨٣٦ء میں انگلستان میں پہنچے اور چار ہفتے تک رہے۔ یکم جون ١٨٣٦ء
کو شہزادہ البرٹ نے اپنی سوتیلی ماں کو یہ خط لکھا۔

میری پیاری ماں۔ میں اور میرا بھائی دونوں آپکے خط کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپکے خط کے
جواب میں دیر نہ لگاتا۔ اگر صفراوی بخار میں مبتلا نہ ہوتا۔ یہاں کی آب ہوا بود و باش کا مختلف طریقہ اور
رات کو دیر تک جاگنا میری طبیعت کے موافق نہیں ہیں۔ اب میں اپنی ٹانگوں سے چلنے پھرنیکے قابل ہو گیا
ہوں۔ بادشاہ کی لیوی میں اول دفعہ حاضر ہوا وہ بڑی لمبی اور تھکانے والی تھی۔ مگر نہایت دلچسپ۔ اسی
رات کو میں دعوت میں گیا۔ وہاں کا جلسہ بڑا پُر رونق تھا۔ دو بجے تک اُسمیں کھڑا رہنا پڑا۔ دوسرے
دن بادشاہ کی سالگرہ کا جشن تھا۔ دوپہر کو قصر شاہی سینٹ جمیس کے ڈرائنگ روم میں
ہم گئے۔ یہاں بادشاہ اور ملکہ کے روبرو تین ہزار آٹھ سو آدمی اور امراء عظام اور ارکین سلطنت مبارکباد
دینے کیلئے گزرے۔ شام کو بڑی دھوم دھام کا ڈنر تھا۔ اسکے بعد ایک جلسہ رات کے ایک بجے تک
رہا۔ آپ اچھی طرح خیال کر سکتی ہیں کہ اِن جلسوں میں مجھے رات کو اپنی نیند کے پچھاڑنے کیلئے کیسی
کشتیاں لڑنی پڑی ہونگی۔ کل سے پہلے ایک دن یعنے پیر کو پھوپھی صاحبہ نے قصر شاہی
کن سنگ ٹن میں بڑا شاندار بال دیا جسمیں شرفا عظام اپنی یونی فورم (وردی)
پہنے ہوئے آئے اور لیڈیاں فینسی ڈریس زیب تن کیے ہوئے۔ چار بجے تک ہم وہاں رہے یہانوں
میں ڈیوک ولنگٹن اور اور امراے کبار تھے۔ کل ڈیوک نارتھمبرلینڈ کے ہاں مہمان ہیں گے

پھر **کلیر مونٹ** کو روانہ ہونگے۔ اِس تحریر سے آپ سمجھ سکتی ہین کہ ہماری کس قدر مہمان داری ہوئی ہے ہم اپنا زیادہ وقت انگلستان کی قابل دید چیزون کے دیکھنے مین صرف کرتے ہین۔ ہماری عزیز پھوپھی صاحبہ ہمارے ساتھ بڑی محبت رکھتی ہین اور ہماری بڑی خاطرداری کرتی ہین جس بات مین ہماری خوشی جانتی ہین وہی کرتی ہین۔ ہماری پھوپھی زاد بہن بھی دلون کی محبوب ہے۔ ہمارے رہنے کے کمرے بڑے کشادہ نہین ہین مگر ہم اُن مین آسایش و آرام سے رہتے ہین۔ مجھے امید ہے کہ برسل مین جاکر یہان کا مفصل حال لکھونگا۔

شہزادہ کو اپنی ابتداءِ عمر سے رات کا جاگنا ناگوارِ خاطر تھا اسلیئے وہ اسکی شکایتین خطِ مذکورہ بالا مین کرتا ہے۔ عمر بھر وہ اپنی خواب راحت سے ایسی مردانہ جنگ نہین کرسکا کہ اسکو مغلوب کرلیتا۔ مگر باوجود اسکے وہ بڑے بڑے ڈنرون اور بالون اور وضعدار دنیا کے تماشون مین جانے کو نسبت عیش و نشاط و تفریح طبع کے اپنا فرض منصبی زیادہ تر جانتا تھا۔ حضرت علیا خود تحریر فرماتی ہین کہ وہ ایسے جلسون مین راتون کو اسلیئے کھڑے رہتے تھے کہ سب اہل جلسہ سے مخاطب ہون اور کوئی ان مین مخاطبت سے خالی نہ رہے فقط وہ اِن عیش و طرب کے جلسون مین جاکر مدبران مملکت اور منتظمان سلطنت و عالمان حکمت سے گفتگو کرکے معاملات ملکی مین استفادہ حاصل کرتے۔ شہزادہ کے باپ نے اُنکی نانی کو یہ خط ۱۸ مئی کو لکھا کہ "یہان ہم قصر شاہی **کن سنگ ٹن** مین اُترے ہین اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ شہزادی وکٹوریا نے البرٹ کو دیکھا ہے۔ اِن مین سے ہر ایک کی سترہ برس کی عمر ہے شہزادی کے سترہ برس پورے ہوچکے ہین۔ شہزادہ کے سترہ برس ہونے مین تین مہینے باقی تھے یہ دونون ہم عمر آپس مین تنہا نہین ملے۔ جب ملاقات ہوتی تو ڈچس کنٹ یا بیرونس لیہ زین موجود ہوتین۔ وہ اب تک نہین جانتے تھے کہ یہ ملاقات آیندہ مقدمہ ازدواج کا ہے۔ اسکے سوا **کن سنگ ٹن** مین انگریزی زبان بولی جاتی تھی۔ اور یہ زبان ابھی اِن دونون شہزادون کے کتابی زبان تھی۔ اُن کی آنکھون مین انگلش سوسائٹی سرد و بنا وٹی معلوم ہوئی۔

وہ ایک مہینے کے بعد **پیرس** دارالسلطنت فرانس مین جاکر بڑے خوش ہوئے۔ اگرچہ وہان ایسے ہوٹل مین ٹھیرے تھے کہ شہزادہ البرٹ لکھتا ہے کہ یہ بڑی آشوب ناک جگہ ہے یہان کوچہ و بازار مین ایسا غل و شور رہتا ہے کہ اپنی آواز اپنے تئین آپ نہین سنائی دیتی **لوئی فلپ** بادشاہ فرانس

نے انکی ایسی خاطرداری کی کہ کمتر بوڑھے جوانون کی کیا کرتے ہین ۔

جون مین شہزادے سیر و سیاحت کرکے برسل مین آئے ۔ اسوقت شہزادے بادشاہ کی آنکھون کے سامنے ایک نزہتگاہ مین اُترے ہوئے تھے ۔ اُستاد فلورس چیٹز صاحب اور ویچ مین صاحب جو واٹرلو کی لڑائی مین جرمن سپاہ مین تھا ۔ ساتھ رہتے تھے اور وہ ایک عالم متبحر مسٹر کوئٹ لیٹ سے اعلی درجہ کی ریاضی و علم ہیئت اور فلسفہ پڑھتے تھے ۔ اور اسیوقت مین شاہ لیوپولڈ زبانی تعلیم سے شہزادون کے خیالات سیاسیہ کو نظری سے عملی مین بدل رہا تھا ۔ اسکے دار السلطنت مین شاعر و انشا پرداز اور ہر فن کے اُستاد جمع تھے ۔ اور شہزادے ان بڑے بڑے آدمیون سے ملتے تھے ۔ جنکے نام سے یوروپ کو خوف لگتا تھا اور تعجب ہر کہ شاہ لیوپولڈ اور اُنکا باپ ڈیوک اِن ملاقاتون کو مباح جانتا تھا ڈپلومیٹک گروہ نے اِن شاہی بھانجون کی بابت بہت کچھ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے جرمن کے خاندان اِن شہزادون کو نامہربانی کی نظر سے دیکھتے تھے ۔ بہت سے موقعون پر شہزادگان جرمن نے اِن دو نوجوان شہزادون کو بڑی سرد مہری سے دیکھا جسپر شہزادہ البرٹ کو بڑا غصہ آیا ۔ اور اُسنے اُنکی بڑی ہنسی کھلی اُڑائی ۔ اب ماموں اور باپ وسٹوک میئر کے درمیان بڑی بحث یہ تھی کہ آیندہ شہزادون کی تعلیم کے باب مین کیا کرنا چاہیئے ۔ آخر کو یہ فیصلہ ہوا کہ بون کی یونیورسٹی مین وہ داخل کیئے گئے اور یہان ایک وہ اور اُنکے دو اُستاد فلورس چیٹز اور بیرن ویچمین ایک مکان مین رہنے لگے ۔ اٹھارہ مہینے بڑی خوشی خرمی سے بسر کیئے ۔ یونیورسٹی مین بڑے بڑے عالم فاضل پروفیسر تھے جنکی تعلیم سے شہزادے مستفید ہوئے ۔

یہان شہزادہ البرٹ کی بوویں سیٹن کے شہزادہ ولیم سے دوستی بہت بڑھ گئی جس نے ملکہ معظمہ کی فرمایش سے شہزادہ کا حال یونیورسٹی مین رہنے کا لکھ کر انکے پاس بھیجا جسکا آگے ذکر آئیگا ۔ شہزادہ البرٹ علم ہیئات ۔ اصول قوانین و فلسفہ مین بڑے مباحثے کیا کرتا تھا ۔ ابتداے عمر سے اسمین یہ جودت و ذہانت تھی کہ مختلف مشکل مضامین کو مقدمات منطقی مین تقسیم کرکے وہ نتایج نکال لیا کرتا تھا ۔ اور اکثر وہ صحیح ہوا کرتے تھے ۔ غرض عقل کی عطیہ الٰہی سے اور اُسکی مشق سے اسکو عظمت و فوقیت اوروں پر حاصل ہوئی اُسی زمانہ مین شہزادہ البرٹ نے

جسمانی ورزشون مین بھی اپنے تئین سرافراز و ممتاز کیا۔ اُسنے ایسی مردانہ ورزشون مین پچیس ۲۵ آدمیون کے میچ مین اول درجہ کا انعام پایا۔ ظرافت و مزاح و خوش طبعی مزاج مین بہت تھی لقالی مین کمال تھا۔ بعض پروفیسرون مین نرالی وانوکھی باتین تھین۔ کہ جنپر وہ خوب پھبتیان کہا کرتا تھا ڈیوک آیرلنسٹ نے انکا حال ایسا خوش پیرایہ مین لکھا ہو کہ شہزادہ کے ایام طالب علمی کی کیفیت اس سے آدمی جان سکتے ہین۔ شکاری کتون سے بھی شوق تھا۔ ایک کتا اسی آوس جو شہزادہ البرٹ کو بڑا عزیز تھا۔ اُسکی چھاتی نیچے سے سفید تھی۔ وہ بہت دنون تک اُن کا رفیق رہا۔

شہزادہ البرٹ ہنوز انگلستان گیا بھی نہ تھا کہ ایک سال پہلے سے یہ خبر گرم ہو رہی تھی کہ شہزادہ کی شادی وکٹوریا سے ہوگی جب وہ انگلستان مین آیا تو اس خبر کو اور زیادہ وثوق ہوگیا گو اب تک یہ معاملہ طے نہین ہوا تھا۔ شہزادہ نے جن خطون مین اپنی پھوپھی زاد بہن کا ذکر کیا ہے وہ بڑے دلچسپ ہین اسلیئے وہ لکھے جاتے ہین۔ ایک خط مین وہ اپنے باپ کو لکھتے ہین کہ شہزادی کی تخت نشینی کے چند روز پہلے پھوپھی ڈچس کنٹ نے مجھے ایک خط بھیجا ہے جسکے اندر شہزادی وکٹوریا کا خط بھی انگریزی زبان مین ملفوف تھا اور اسکا ترجمہ جرمنی بھی ساتھ تھا تاکہ مین اُسکو اچھی طرح سمجھون اترسون شہزادی وکٹوریا کا ایک اور خط آیا ہے۔ جسمین انھون نے میرے اس تہنیت نامہ کا شکریہ لکھا ہے جو مین نے اُنکی سالگرہ کی مبارکباد کا بھیجا تھا۔ ان دونون خطون سے میرا دل بہت خوش ہوا۔ باپ کو دوسرے خط مین وہ لکھتا ہے۔ کہ بادشاہ انگلینڈ کی وفات نے لوگون کے دلون پر بڑا اثر کیا ہے چچا لیوپولڈ اور پھوپھی ڈچس کنٹ مجھے تحریر فرماتی ہین کہ نئی سلطنت نہایت کامیابی کے ساتھ شروع ہوئی ہے ملکہ وکٹوریا نے اپنا وقار و تمکین خوب دکھایا ہے۔ اپنے ذمہ ایک بڑی جوابدہی لی ہے خاصکر اس وقت مین کہ پارلیمنٹ کے فریق آپسمین لڑ رہے ہین۔ اور سب کی نظر انکی طرف لگی ہوئی ہے بیچاری پھوپھی پر اخبار نویس بڑے حملے کر رہے ہین۔ مگر انکو ان حملون سے بچانیوالے بھی زبردست جوانمرد موجود ہین۔

شہزادہ نے اول مرتبہ جب بادشاہ انگلینڈ کی وفات کی خبر سُنی تو نوجوان ملکہ کو نہایت دلچسپ خط انگریزی زبان مین لکھا ہے جسکا ترجمہ نیچے لکھا جاتا ہے۔

میری نہایت پیاری پھوپھی زاد بہن۔ آپ کی زندگی مین جو ایک تغیر عظیم واقع ہوا ہے اُس سے مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی ہے۔ اس کا لکھنا مجھے ضرور ہے۔ اب آپ یوروپ کی ایک زبردست

ایام نامزدگی شہزادہ کے خطوط

بادشاہ کی وفات پر شہزادہ البرٹ کا خط

سلطنت کی ملکہ ہوئی ہین۔ لاکھون آدمیونکی خوشی و آسایش آپ کی مٹھی مین ہے۔ اس جلیل القدر مشکل کام مین خدا اپنی قدرت سے آپ کو قوی و طاقتور کرے اور مدد دے۔ مجھے امید ہو کہ آپکی سلطنت شان و شوکت و مسرت کیساتھ مدت تک بارآور رہے گی۔ اور آپ کی حُسن سعی کا صلہ آپکو یہ ملیگا کہ آپ کی رعایا آپکی ممنون ہوکر شکرگزار ہوگی اور تہ دل سے محبت کرے گی۔ مین التماس کرتا ہون کہ آپ بعض اوقات اپنے ماموں زاد بھائیون کا خیال فرمایا کیجئے کہ وہ بون مین ہین۔ اور ابتک جو نہایت شفقت اُنپر رہی ہو وہ آیندہ بدستور چلی جائے۔ آپ یقین کیجئے کہ ہمارے دل ہمیشہ آپکے ساتھ وابستہ و پیوستہ رہتے ہین۔ مین اپنی بے احتیاطی سے آپکا وقت ضایع کرنا نہین چاہتا ہمیشہ آپ مجھے اپنا نہایت تابع و خیرخواہ ملازم یقین کرین"۔ شہزادہ کے اس خط سے اُس کی عالی دماغی اور روشنضمیری معلوم ہوتی ہو کہ باوجودیکہ یہ خط اُسنے ایک جلیل القدر ملکہ کو لکھا ہو مگر اس مین خوشامد کا ایک لفظ استعمال نہین کیا پہلے اُسنے اپنا خیال منصب شاہی کی بڑی جوابدہی کا اور لاکھون آدمیون کی خوشی کا ظاہر کیا ہے۔ پھر بڑے شوق سے اپنی تمنا ظاہر کی ہو کہ سلطنت با شان و شوکت مدت دراز تک قائم رہے۔ سب سے آخر مین اپنی رشتہ مندی کی محبت کا پاس و لحاظ کس خوبی سے ظاہر کیا ہے۔

۳۰ جولائی سنہ ۱۸۳۷ء کو شہزادہ اپنے باپ کو یہ خط لکھتا ہو کہ "چچا لیوپولڈ نے مجھے انگلستان کے باب مین بہت کچھ لکھا ہو کہ وہان کیا ہورہا ہے۔ نوجوان ملکہ کی حد سے زیادہ تعریف کرنے مین سب پارٹیان متفق ہین۔ مگر آپس مین ایک دوسرے کے خلاف سازشین کرکے بُری طرح جھگڑے اور فساد کرتی ہین۔ چچا صاحب مجھے صلاح دیتے ہین کہ مین جنوبی جرمن اور سوئیزرلینڈ یا شمالی اٹلی کی سیر کرون۔ اگرچہ مجھے اِسکا افسوس ہو کہ اپنے عزیز چچا صاحب سے اس سفر کے سبب سے میری ملاقات بہت دنون مین ہوگی مگر انکی رائے میرے سفر کے باب مین صحیح ہو مجھے یقین ہے کہ آپ بھی انکی دلائل کو قوی اور متین جانتے ہونگے"۔ ڈچس کوبرگ کو بھی شہزادہ نے خط لکھا کہ جدائی ہمیشہ میرے سامنے ہی اسلیئے ہمکو جب تک وقت اجازت دیگا ہم یہی کیا کرینگے کہ گولیون کو گلٹ اور رنجون کو ملائم کیا کرینگے۔

شہزادہ کا خط ۱۸۳۷ء

یونیورسٹی کے ایام تعطیل مین شہزادون نے سوئیزرلینڈ کی سیر کی۔ اس سفر کی نسبت حضرت علیا ۱۸۶۴ء مین تحریر فرماتی ہین کہ شہزادہ نے انکو چھوٹی سی کتاب بھیجی تھی جس مین ان تمام

شہزادون کی سیر و سیاحت

مقامون کے باستثناء دو مقامون کے نقشے لکھے تھے جن کی اُنہون نے سیر کی تھی اور اُنپر اپنے ہاتھ سے سیر کی تاریخ لکھی تھی۔ ایک خشک گلاب کا پھول اور وولیٹر (ایک بڑا نامور جیکیم ہے) کے ہاتھ کا لکھا ہُوا ایک پرچہ تحفۃً بھیجا۔ یہ سب ایک البم مین رکھے ہوئے تھے۔ اِس البم کو حضرت علیا ایسا عزیز رکھتی تھین کہ جہان جاتین وہان اُسکو ساتھ لیجاتین کبھی جُدا نہین کرتی تھین۔ اس عرصہ مین سوائے اِس امر کے کوئی اور بات ملکہ معظمہ اور شہزادہ کے درمیان نہین ہوئی ؛

شہزادہ اس سیر سپاٹے سے فارغ ہوکر بون مین آیا اور اپنی یونیورسٹی کے مطالعہ مین مصروف ہوا ؛

بڑے دن کی تعطیل مین برسل مین جانیکا ارادہ تھا۔ مگر اسمین التوا اِس سبب سے ہوا کہ شہزادہ گھوڑے کو ذقند لگواتا تھا۔ وہ مچلا اور شہزادہ گھوڑے پر سے گر پڑا۔ اور اُسکے گھٹنے کی چپنی مین ضرب آئی جسنے ایک دو ہفتہ تک لنگڑا رکھا۔ اور اِس ضرب کا نشان ہمیشہ رہا ؛

یہ ملاقات چچا بھتیجے کی مارچ تک ملتوی رہی۔ بعد اسکے جب ملاقات ہوئی تو چچا نے اپنے نوجوان بھتیجے سے کھولکر کہا کہ یہ ممکن ہے کہ تیری شادی نوجوان ملکہ سے ہوجائے۔ اِسکی ہمت کو اسطرف مصروف کیا کہ وہ سفر کرے اور چھوٹی چھوٹی عجیب چیزین جو ملکہ کو خوش کرین تحفۃً بھیجتا رہے اور اُسسے خط کتابت جاری رکھے۔ مگر ملکہ نے بعد اپنی تخت نشینی کے خط کا جواب دینا ترک کردیا تھا۔ شادی کے قرارداد کے باب مین جُدا ایک باب حضرت علیا کے حال مین لکھینگے ؛

شہزادہ اپنی نانی کو خط مین لکھتا ہے کہ کل مجکو معلوم ہُوا کہ دنیا کی زیب و زینت قابلِ اعتبار نہین۔ آناً فاناً مین وہ خاک مین ملجاتی ہین۔ کل خدا نے گھر کو جلنے سے بچایا۔ بڑی مشکل سے مین نے اور آئیرلنسٹ اور لوکر کارٹ نے آگ کو کچھ بجھایا تھا کہ چارون طرف سے آدمیون نے پانی لاکر اُسکو بالکل بُجھا دیا۔ کچھ اسباب جلگیا۔ اور میرے اور آئرلنسٹ کے تلوون مین ننگے پاؤن کے آنے جانے سے پھپولے پڑگئے ؛

یہ دونون بھائی اب تک ساتھ رہے تھے۔ لیکن اب اِن مین جدائی اِس سبب سے ہوگئی کہ باپ نے بڑے بھائی کو ڈریسڈن مین جنگی کامون کی تعلیم کے لیے بھیجدیا۔ جب بھائی سفر کو چلا ہے تو شہزادہ البرٹ کچھ فاصلے تک اُسکے ساتھ گیا اور جب کوبرگ مین واپس آیا ہے تو نانی کے

آگے اسپنے تنہا رہنے کا اور بھائی کے سفر مین جانے کا رونا رویا۔ بھائی کے چلے جانیکے بعد شہزادہ البرٹ کوبرگ مین زیادہ دنون نہین ٹھیرا۔ وہ اٹلی کی سیر کے لیئے روانہ ہوا۔

شہزادہ بیرن سٹوک مئر کے ساتھ اٹلی کی سیر کو گیا۔ اِس نامور بیرن کا حال جاننا ضرور ہے وہ کوبرگ مین سنہ ۱۷۸۷ء کو پیدا ہوا تھا۔ وہ شہزادہ کی ملازمت مین طبیب کے طور پر داخل ہوا جب سنہ ۱۸۱۶ء مین شہزادہ لیوپولڈ انگلستان مین شہزادی شارلٹ کو بیاہنے گیا تو وہ اُس کے ساتھ گیا تھا۔ یہ شہزادی جارج سوم کی بیٹی تھی۔ اگر مر نہ جاتی تو وہ تخت و تاج کی وارث ہوتی۔ مرنیکے وقت اُسکے دونون ہاتھ بیرن سٹوک مئر کے ہاتھ مین تھے۔ اسی نے شہزادہ کو اِس غم جان فرسا اور الم جان گزا سے نکالا۔ اسوقت سے لیکر سنہ ۱۸۳۱ء تک وہ شہزادہ کا پرائیویٹ سکرٹری رہا۔ (پرائیوٹ کے معنی ذاتی کے ہین اور سکرٹری کے معنی اُس منشی و مددگار کے ہین جو دوسرے آدمی کی خط و کتابت مین مدد کرے) اور اسکی خانہ داری کے کارخانون کا محاسب و منتظم تھا۔ اِس عرصہ مین وہ زیادہ تر انگلستان مین مقیم رہا۔ یہان اُسنے ملک و اہل ملک کے حالات پر کمال واقفیت حاصل کی۔ اور برٹش کونسٹی ٹیوشن سے ماہر ہوا اور اپنی قابلیت و مشاہدہ اور فلسفے سے اعلیٰ درجہ کا استقرا کیا۔ شہزادہ لیوپولڈ بلجیم کا بادشاہ ہو گیا تھا۔

شاہ بلجیم جو شہزادہ البرٹ کا سگا چچا اور شہزادی وکٹوریا کا سگا ماموں تھا۔ ان دونون سے وہ محبت رکھتا تھا اور دونون کی ذرا ذراسی باتون کے معلوم کرنے مین جستجو کرتا تھا۔ اِسکی رائے مین بھانجی کی خوشی و آسایش کے لیئے اور اُسکی سلطنت کی مشکلات کے سہل کرنیکے واسطے شہزادہ البرٹ سے بہتر کوئی اور شوہر نہین ہو سکتا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ میری اِس رائے مین قدرتی محبت اور رشتہ مندی کا لگاؤ ایسا لگا ہوا ہے کہ مین صرف اپنی رائے پر بھروسا کر کے دونون کے بیاہ کرانے پر جرأت نہین کر سکتا۔ اسلیئے کہ اسکی جوابدہی اور بازپرس بڑی دشوار ہے۔ اُس نے مشیر باتدبیر اور دلی دوست سٹوک مئر کو اِس باب مین اپنا صلاح کار بنایا۔ سنہ ۱۸۳۶ء مین اِس دانشمند فرزانہ سے شہزادہ البرٹ کی ملاقات ہوئی تھی تو شہزادہ کی نسبت اپنی رائے شاہ بلجیم کو لکھکر بھیجی تھی۔ کہ شہزادہ کی ظاہری صورت و وجاہت و تنومندی اور جوڑ و پیوند کی مضبوطی ایسی ہی ہے کہ وہ عورتون کے دلون کو بھائیگی۔ اور ہر زمانہ مین اور ہر ملک مین وہ پسند آئیگی۔ اسکی خوش

نصیبی ہے کہ ابھی سے اُسکے چہرہ مہرہ مین بعض انگلشی خط وخال ہین اسکے اوضاع و اطوار شاہانہ ہین ۔ سادہ مزاج و ملنسار ہے۔ اِن ظاہری باتون کی نسبت میری یہ رائے ہے مگر حسن سیرت کی بابت جب تک مین اور وہ مدت تک یکجا نہ رہین مین کوئی رائے اپنی ایسی نہین دیسکتا کہ وہ قابل اعتبار ہو ۔ سنتا ہون کہ شہزادہ مین علمی لیاقتین بہت سی ہین مگر جو ابھی شادی کی صورت مین سر پر پڑے ہی ہین وہ کام نہین آسکتین جب تک کہ اسکی خو طبیعت و سیرت و جبلت ہی ایسی نہ ہو کہ عیش و طرب کے کامون کو ترک کرکے مفید و فیض رسان کامون مین بالکل محو ہو کل یوروپ مین ممتاز و سرافراز ہونیکے لیئے اولوالعزم اور بلند ہمت ہونا چاہیے ۔ مردم شناسی اور دنیا شناسی کے لیئے سفر کرنا ضرور ہے ۔ اس دانشمند کے ان الفاظ ہی نے وہ اصل اصول بتایا کہ جسکے موافق کام کرنیسے شہزادہ کے فضائل و افعال زندگی باقاعدہ و منتظم ہوگئے ۔

اب یہ دانشمند اٹلی کے سفر مین شہزادہ کا ہمراہ ہوا ۔ شہزادہ باپ سے جدا ہو کر اٹلی کے سفر کو روانہ ہوا اس سفر مین شہزادہ لکھتا ہے کہ بیرن سٹوک مَر جیسے دانشمند فرزانہ کا ہمراہ ہونا میرے لیئے ایک نعمت عظمی تھا ۔ اور ایک اور نوجوان انگریز سیمور صاحب ہمراہ تھا جسکی صورت و سیرت لوگون کے دلون مین محبت پیدا کرتی تھی ۔ غرض ان دوستون کی ہمراہی نے سفر بہت راحت انگیز و مسرت آمیز بنا دیا ۔ اہل انگلستان بیرن سٹوک میر کی قدر و منزلت کرتے تھے ۔ خود ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ابتدا مین امورات سلطنت مین جو بیرن نے نیک صلاح و مشورے دیئے ہین مین اُنکی ہمیشہ ممنون رہونگی ۔ لارڈ میل بورن اس دانشمند سے بڑی محبت و الفت رکھتا تھا اور بے انتہا اسپر اعتماد کرتا تھا ۔ ابتدائے سلطنت مین وہ اسکا بڑا معین و مددگار تھا ۔ وہ لکھتی ہین کہ لارڈ ایبرڈین نے مجھ سے کہا کہ مین نے بہت سے زیرک عادل و ہوشیار ۔ نیک ۔ صائب رائے دیکھے ہین مگر کوئی شخص ایسا نہین دیکھا کہ ان کل صفات کا ایسا جامع ہو جیسا کہ بیرن سٹوک مَر ہے وہ ایک عجیب آدمی ہے ۔

شہزادہ کا سفر اٹلی مین سٹوک مَر کے ساتھ شروع ہوا ۔ یہ دانشمند ہمیشہ شہزادہ کو اُسکی خطا اور غلطیون پر متنبہ کرکے صواب نمائی کرتا اور شہزادہ اُسکے کہنے کو مانتا تھا ۔ ان دونون کے دلون مین سچی محبت تھی وہ آخر عمر تک برقرار رہی ۔

شہزادہ کا سفر اٹلی مین

اٹلی مین فلورنس شہزادہ کو بڑا پسند آیا۔ وہان نو مہینے رہا۔ آرٹ اور موسیقی کی تحصیل مین تکمیل کی۔ وہ گیلری کو دیکھکر خوشی کے مارے مست ہو جاتا تھا اور گرجا مین وہ ارغنون بجاتا تھا وہ اکثر چھ بجے صبح کے سونیسے اٹھتا اور دوپہر تک مطالعہ کیا کرتا۔ دو بجے کھانا کھاتا اور نو بجے سوتا۔ اسکو عیش و طرب کی محافل مین جانا پسند نہ تہا۔ مگر مجبوری سے کہین جانا پڑتا تو وہ نو بجے سے زیادہ نہ جاگتا۔ اسکو طالب علمانہ زلیست پسند تھی۔ عیش و طرب کی زندگانی سے نفرت تھی۔ کم بولنے کیلئے ہمیشہ کوشش کرتا۔ وہ اپنی طبیعت اور مزاج پر قابو رکھتا تھا وہ جیسے بوڑھے عالمون کی صحبت سے خوش ہوتا تھا ایسے نوجوان لیڈیون کی صحبت سے نہین خوش ہوتا تھا۔ اسلیئے گھر کے مصاحبون سے الگ رہتا تھا کبھی پولیٹک کی پروا نہین کرتا تھا اور اخبارون کو بخوشی کبھی انگلی بھی نہین لگاتا تھا۔ شروع موسم بہار مین اسنے اٹلی کا دورہ ختم کیا۔ اہل اٹلی کو اہل جرمن سے ایسی مخالفت تھی کہ وہ اس شہزادہ کو حسد کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور خیر مقدم خوشی سے نہین کرتے تھے ۰

۲۱ جون سنہ [۱۸۳۹]ء مین آرنسٹ کی اکیسوین سالگرہ ہوئی اور سن بلوغ کی رسم ادا ہوئی۔ یہ تقریب بڑی دھوم سے ہوئی۔ سارا ملک اسمین شریک ہوا۔ شہزادہ البرٹ لکھتا ہی کہ مجھے یہ بڑی خوشی ہوئی کہ بھائی کے ساتھ ہی میرا سن بلوغ بھی مانا گیا۔ اب مین خود مختار اپنا آپ مالک ہون اور مجھے امید ہے کہ ہمیشہ ایسا رہونگا۔ حضرت علیا اسکی تصدیق کرتی ہین کہ انھوننے اپنے اس کہنے پر ساری عمر عمل کیا ۰

❖

شہزادہ کے سن بلوغ کا جلسہ

باب نہم ۹

قرابت نسبت

بیوہ ڈچیس کوبرگ شہزادہ البرٹ کی دادی اور حضرت علیا کی نانی اور لیوپولڈ شاہ بلجیم شہزادہ کا سگا چچا اور حضرت علیا کا سگا ماموں ان اپنے دونوں بچوں کے بیاہ رچانے کی تمنا دلی رکھتے تھے۔ ان بچوں کی جتنی عمر بڑہتی گئی اُتنی ہی اُنکی یہ تمنا بڑھتی گئی۔ جب ان بچوں کی عمریں بارہ بارہ برس کی ہوئیں تو دادی جان یہ ارمان اپنا جان کے ساتھ قبر میں لے گئیں۔ مگر شاہ لیوپولڈ نے اپنی امان جان کے اس خیال کے پورا کرنے میں ایسی تدابیر شایستہ کیں اور ترددات بالیستہ کیے کہ اس کار شگرف کے اتمام پانے کا وقت قریب آگیا وہ اپنے بھانجی اور بھتیجے سے پدرانہ محبت کرتا تھا اور یہ بچے بھی اس سے ایسی محبت کرتے تھے جیسی کہ وہ اپنے باپ سے کرتے۔ اُسکے کہنے کو مانتے تھے وہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ اس نوجوان ناتجربہ کار میری بھانجی کے سر پر سلطنت کا بارگران رکھا گیا۔ اُسکے سبکبار کرنے کی کوئی تدبیر اس سے زیادہ بہتر نہیں ہے کہ اسکے لیئے شوہر ایسا تجویز کیا جاوے کہ وہ اُسکا مونس وحدت سرائے حضور اور محرم خاص الخاص سرائے سرور محرم راز مصاحب و مساز جلیس مجلس و انیس خلوت ہو ہمیشہ نیک صلاح و مشورے دیتا ہے اور ہدایت کرتا رہے۔ دادی نے جو تمنا کی تھی اُسکا خیال سارے کنبے کو تھا۔ شہزادہ خود بیان کرتا ہے کہ جب میں تین سال کا تھا تو میری دایہ ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ تیرا بیاہ ملکہ انگلستان سے ہوگا۔ اور مجھے جب پہلے پہل بیاہ کا خیال آیا تو یہ تھا کہ میں ملکہ سے بیاہ کروں"

جب ان دونوں کی عمریں بڑھیں تو شاہ لیوپولڈ نے اس کام کے لیئے کمر ہمت چست کی اور نے اپنے دل و دماغ کو اسمیں صرف کیا۔ اور ایک اور عالی دماغ بیرن سٹوک میئر کو اپنے ساتھ شریک کیا۔ بیرن سٹوک میئر نے ۱۸۳۶ء کے موسم بہار میں ایک اپنے خط میں شہزادی کی نسبت ایسی بڑی نیک رائے اور اپنا یقین واثق ظاہر کرتا ہے کہ میں شہزادہ البرٹ کے سوا کسی اور شہزادہ کو نہیں جانتا کہ جسمیں یہ لیاقت ہو کہ وہ ملکہ کا شوہر ہو کر اُسکو خوش کرے اور اُسکے ساتھ سلطنت انگلستان

کامون مین شریک ہوکر اسکے مشکلات کو آسان کر سکے۔ اسکے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر یہ تھا کہ یہ دونون نوجوان شہزادی اور شہزادہ آپس مین ملاقات کرین اور دیکھین کہ وہ کس ذوق و شوق سے آپس مین ملتے ہین۔ کیا اپنا ایک دوسرے پر اثر کرتے ہین۔ یہ پیش بین دوراندیش جانتا تھا کہ نوجوان شہزادہ کے حسن مین وہ سحر کا اثر ہے کہ ضرور شہزادی کے دل کو تسخیر کر لے گا۔ ان دونون کی ملاقات کی تقریب یہ خودبخود ہاتھ آگئی کہ ڈچس کنٹ نے کن سنگ ٹن مین ڈیوک کوبرگ کو مع دونون شہزادون کے بلایا۔ پھر سٹوک میر نے یہ صلاح تبلائی کہ دونون شہزادی اور شہزادہ سے بیاہ کا راز مخفی رکھا جائے تاکہ ملاقات مین یہ خیال کھنڈت نہ ڈلے۔ مئی ۱۸۳۶ء ڈیوک اپنے بیٹون سمیت انگلستان مین آیا اور چار ہفتے تک یہان مقیم رہا۔ راز مذکور کھلنے نہ پایا۔ شہزادہ کو اس راز پر فقط یہ علم تھا کہ برسون پہلے سے اُنکی دادی صاحبہ اپنی دلی تمنا اس شادی کی نسبت بیان کر چکی تھین۔ مگر سٹینبے کی اس خواہش سے یہ ضرور نہ تھا کہ اسکو یقین ہو جاتا کہ میری شادی شہزادی سے ضرور ہو جائیگی۔ شہزادی کو تو اسکی بالکل خبر نہ تھی۔ وہان تو صرف طبیعت کا میلان آزادانہ تھا۔

شہزادیون کو اسکی ضرورت کمتر ہوتی ہے کہ وہ شوہرون کی تلاش مین حیران و پریشان سرگردان ہون۔ ان سے شادی کرنیکے خواستگار بہت سے موجود ہوتے ہین مگر انکو بڑی دشواری یہ پیش آتی ہے کہ انکو اکثر اپنے آپ پسند نہین کر سکتین۔ اس پسند کیلئے شہزادی وکٹوریا کو وہان مزاحمت پیش آئی جہان اس سے مخالفت کرنی آسان نہ تھی۔ ولیم چارم غالباً اس قرابت نسبت کو جو اُسکی بھاوج چاہتی تھی پسند نہین کرتا تھا۔ وہ بالطبع شہزادہ البرٹ کو ایسی نظر التفات سے بہت کم دیکھتا تھا کہ اُسکی شادی بھتیجی سے ہو جائے۔ بہرنہج اُسنے بھتیجی کے لیئے انتخاب شوہر کے واسطے وسیع میدان پیدا کر دیا۔ اُسنے اسیلئے شہزادہ اورنج اور اُسکے دو بیٹون کو اور نوجوان ڈیوک ولیم برنزوک کو قصر سینٹ جیمس مین اُسی زمانہ مین اپنا مہمان بنایا۔ کن سنگ ٹن مین سیکس کوبرگ کے شہزادے ڈچس کنٹ اور اُنکی بیٹی کے ٹہیرے ہوئے تھے۔ اُسنے شہزادی کو ہر موقع پر ان نوجوان سے ملنے کی اجازت دی وہ یہ چاہتا تھا کہ شہزادی کی شادی شہزادہ اورنج کے چھوٹے بیٹے الیکسنڈر سے ہو جائے۔ ۲۴ مئی کو ڈچس کنٹ نے قصر کن سنگ ٹن مین بڑی دھوم کا بال دیا اس مین سب شہزادون کو بلایا۔ عام مہمانون مین ڈیوک ولنگٹن بھی تھے جو سب طرح سے شہزادی پر التفات کرتے تھے۔

پس شہزادی نے دیکھا کہ مین اپنے خواستگارون کے مجمع مین مرکز بن رہی ہون مگر اُن مین سے اُنھون نے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کو ظاہر نہین کیا۔ ملکہ معظمہ اپنی یادداشت مین تحریر فرماتی ہین کہ ولیم چہارم بادشاہ انگلستان حتی المقدور اس شادی کے ہونے کا مزاحم و مانع ہوا۔ اُسنے پانچ شہزادے ملکہ سے شادی کے لیئے تجویز کیئے تھے۔ گو بادشاہ نے شہزادی سے اس بات کا ذکر نہین کیا مگر وہ اس فکر مین رہتا تھا کہ اسکی شادی نیدرلینڈ کے شہزادہ الکسنڈر برادر شاہ ہولینڈ سے کر دے اسلیئے اُسنے جہان تک ہو سکا ۱۸۳۶ء مین ڈیوک کوبرگ کی مع شہزادون کے آنیکی مزاحمت کی گو اسکی کوششین بالکل بے اثر ہوئین اور ڈیوک کوبرگ مع اپنے بیٹون کے آیا اور قصر شاہی کن سنگ ٹن مین ڈچس کنٹ کے پاس چار ہفتہ تک رہا۔ بیوہ ملکہ ایڈی لیڈ نے ملکہ معظمہ سے کہا کہ اگر وہ بادشاہ سے کہتی کہ مین اپنے شوق سے شادی اپنے ماموں زاد بھائی سے کرنی چاہتی ہون اور میری خوشی کا مدار اسی پر ہے تو وہ اس مخالفت سے بالکل ہاتھ اٹھا لیتا۔ اسکو بھتیجی سے ایسی محبت تھی کہ وہ اُسکا کہنا ضرور مان لیتا*

مگر ایک بات جو پہلے سے دلون مین بیٹھ جاتی ہے وہ پھر نکلتی نہین۔ بیوہ ملکہ کے اس کہنے کا کچھ اثر نہین ہوا*

انگلستان مین شہزادہ موسم بہار مین آیا کہ باغ سارے ہرے بھرے ہو رہے تھے پھول کھلے ہوئے تھے جنکی خوشبوؤن سے دماغ تروتازہ ہوتا تھا۔ خوش نوا پرند چہچہا رہے تھے جن سے دل خوش ہوتا تھا۔ دھوپ چھاؤن کی آؤ جاؤ بھلی معلوم ہوتی تھی۔ ایسی موسم مین شہزادون کے انتظار مین شہزادی چشم براہ تھین کہ وہ اور اُسکے بھائی باپ دکھائی دیئے۔ پہلی ملاقات مین جو شہزادہ کا نقش شہزادی کے دل پر جما۔ اسکو وہ یون بیان کرتی ہین کہ شہزادہ البرٹ اپنے بڑے بھائی کی نسبت قد مین بہت چھوٹا ہے مگر موٹا ہے۔ بڑے ہونیسے یہ موٹاپا جاتا رہیگا۔ فی الحال وہ بڑا شکیل و جمیل ہے۔ اسکی صورت بڑی پیاری پیاری مرغوب طبائع ہے۔ خوش مزاج۔ بے تکلف بے ریا۔ کسی طرح کی بناوٹ نہین۔ ہر چیز سے پوری دلچسپی رکھتا ہے۔ میرے ساتھ پیانو بجایا۔ نقشہ کشی کی۔ ہر وقت کام سے کام رکھتا ہے۔ ہر چیز کو خوب غور و خوض سے دیکھتا ہے مجھے خوب یاد ہے کہ سینٹ پال کے گرجا مین وعظ کو بڑی توجہ سے اسنے سنا۔ اُس وقت اس کے

ساتھ ہین اور میری والدہ مکرمہ اور اُسکے بھائی اور باپ موجود تھے۔ جب وہان خیراتی مدرسون کے طلبہ نے نماز پڑھی اور دعا مانگی ہے تو شہزادہ اُسکے سُننے مین بالکل محو ہوگیا۔ یہ عجیب بات ہی کہ سترہ برس کی عمر مین شہزادہ کو وعظ سُننے کا اِس قدر ذوق و شوق ہو۔

اِس ملاقات کے باب مین مسس املی فنٹ تحریر فرماتی ہین کہ جن پڑہنے والون کو تحقیقات کا شوق ہی وہ اِس بات کے جاننے کے شائق ہین کہ یہ شہزادہ اور شہزادی کتنی دفعہ آپس مین ملکر ناچے اور اِس عیش و طرب کے سامان مین اُنکے دلون مین کیا باہم فریفتگی و محبت پیدا ہوئی گو اُس کی نسبت بہت سی کہانیان کہی گئین جنکی گونجین ہمکو بھی یاد ہین کہ پُہول آپس مین دیئے گئے اور چہرون کے ادا و انداز دلربائی کے آپس مین دکھائے گئے۔ یہ بال روم کی گپین ہین۔ شہزادہ کی خط وکتابت مین جو اُسکی طرف سے ہوئی ہی ایسی باتون کا پتا نہین۔

جب شہزادہ انگلستان سے چلاگیا تو شاہ لیوپولڈ نے جو ہر بات کو دیکھتا بھالتا رہتا تھا اُسنے مُنہ پر سے سکوت کی مہر اُٹھائی اور شہزادہ کو لکھ بھیجا کہ شہزادی کی یہی تمنا ہی کہ تم سے شادی کرے۔ شہزادی نے بھی اپنی محبت کا اظہار اور مامون کی بات ماننے کا اقرار اِس پیرایہ مین کیا کہ ے۔ جون ۱۸۳۶ع کو مامون صاحب کو خط مین یہ لکھا کہ مین اپنے عزیز مامون سے التماس کرتی ہون کہ جناب خود اِس شہزادہ کی صحت کا اہتمام اپنے ذمہ لین وہ اب مجھے نہایت عزیز ہوگیا ہی۔ اسکو آپ خاص اپنی عاطفت کے دامن تلے رکھین مجھے امید اور بھروسا ہے کہ اِس معاملہ مین سارے کام خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پائینگے۔ وہ میرے لیئے بڑے بکار آمد اور ضروری ہین۔ اِس باب مین شہزادہ نے کچھ نہین کہا۔ سالگرہ کے دن شہزادی کو ایک سادی انگوٹھی دی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ایسی انگوٹھی مجھے اُس کے بھائی نے بھی دی تھی۔ شہزادہ نے کچھ میرا خیال نہین کیا۔ وہ اپنے سیر و سیاحت کے لیئے چلاگیا جو اُسنے اپنے لیئے پہلے سے مقرر کی تھی اور وہان سے کچھ تحفہ تحائف بھیجتا رہا۔ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ مس ٹیٹ لر صاحبہ لکھتی ہین کہ جب اول دفعہ یہ دو دو ارزقی چشمین آپس مین دوچار ہوئین تو یہ حال کبھی نہ کھلا کہ اُن مین کیا کیا باتین ہوئین۔ مگر اِس مین شک نہین کہ یہ ملاقات خالی از مطلب نہ تھی۔

گو اِس اول ملاقات ۱۸۳۶ع مین شہزادہ اور شہزادی کے درمیان کوئی امر طے نہین ہوا۔ مگر اِس

ملاقات کے بعد شہرت بڑی ہوگئی کہ ان مین پیوند عقد ہوگا۔ شاہ بلجیم نے اس طرف سے جمہور کے
خیالات ہٹانیکے لیئے شہزادہ کو یہ صلاح دی کہ وہ سوئٹزرلینڈ کی سیر کرے جسکا اوپر ذکر ہوا
جب یہ واقعہ عظیم واقع ہوا کہ ملکہ معظمہ اورنگ آرا ہوئین تو جو تمہید ین شادی کے باب مین ہوئی
تھین وہ اُنکے خیال سے باہر ہوگئین۔ رفتہ رفتہ اس باب مین ماموں سے خط و کتابت مین بھی یہ
معاملہ مذبذب معلوم ہونے لگا۔

اس تبدیلی حالت کے واقع ہونے نے شادی کے خیالات کو ملکہ کے دماغ سے بالکل
نکالکر پھینکدیا۔ اُنہون نے لکھا کہ مجھے جو عجیب اپنا نیا کام ملا ہے اسمین مصروف رہتی ہون اور اس سے
مجھے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ مین اسکی ساری جزئیات کو دیکھتی بھالتی ہون۔ مین ہر ایک کاغذ کو پڑھتی
ہون۔ جونہی بات میرے سامنے آتی ہے مین اُس سے بڑے ذوق و شوق سے مستفید ہوتی ہون
خاصکر جونہی بات میرے پسند کرنیکی ہوتی ہے اور اس مین خاص میری مرضی ہی رہنما ہوتی ہے تو
اُس سے اور زیادہ فائدہ اُٹھاتی ہون۔ پچھلے دنون مین ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ مجھے اس اپنے وسوسہ
سے سخت ندامت ہوئی۔ یہ اُنکی عمر خود پسندی اور خودرائی کی تھی جسمین وہ کسی اور کے فیصلہ کو سوائے
اپنے فیصلہ کے رد و قبول نہین کرسکتی تھین۔ اِسکے برخلاف وہ ایک سال پہلے اپنے ماموں کی تجویز
مسرت آمیز خوشی کے ساتھ منظور کرچکی تھین۔ مگر یہ تو ایک امر فطری تھا۔ انکی یہ خواہش تھی کہ مین
اپنی اوقات فرصت کو خوشی مین بسر کرون۔ یہ اپنے پیچھے جھگڑے کیون لگاؤن کہ کل وہان سوار ہونا
ہوگا۔ آج رات کو اُسکے ساتھ ناچنا ہوگا۔ حقیقت مین وہ اپنی شادی نہ کرنیکے عذر پیش کرتی تھین وہ
ایسے معقول تھے کہ اُنکا جواب نہ تھا وہ خود کم عمر تھین اور شہزادہ بھی کم عمر تھا۔ جس خط مین اُنھون نے
اپنی ان دانشمندانہ رایون کو ظاہر کیا تھا وہ شروع ۱۸۳۹ء مین لکھا تھا جس وقت دونون کی عمرین انیس ۱۹
اُنیس ۱۹ برس کی تھین۔ اُنہون نے کہا کہ میری رعایا اس شادی کو قبل از وقت کہیگی سوائے اس کے
شہزادہ انگریزی زبان سے کما حقہ واقف نہین اُسکو انگلینڈ مین کسی مناسب منصب پر مقرر ہونے
سے پہلے اپنے اس نقص کو دور کرنا چاہیئے۔ اس عذر کے ساتھ اور معقول عذر شادی کے التوا
کے باب مین بیان کیئے جنسے وہ پہلے بے پروا نہین اب باپروا ہوگئی تھین۔ اپنے دلائل ایسے
معقول قابل تعریف بیان کرتی تھین کہ ماموں صاحب نے بھی اُنکو قبول کرلیا اور اپنی تدابیر کو فقط

سعدمو کی ضرورتون کے سبب سے روک لیا۔

ملکہ معظمہ نے پچھلے برسون مین جب اپنے اس زمانہ کی داستان دنیا کو سنائی ہو تو انھون نے بیان کیا ہے کہ درحصل کبھی میری رائے نہین بدلی۔ مجھے کبھی یہ خیال نہین آیا کہ مین کسی اور سے شادی کرون۔ کچھ وسوسہ ناکی و شرمگینی نے اپنی زندگی کی اس تبدیلی عظیم منصوبہ کو ایک ہاتھ کے فاصلے پر اپنے سے دور رکھ دیا تھا مگر اسکو بالکل دور نہین پھینکا تھا۔ یہ تو فقط نوجوانی کی ایک ترنگ تھی۔ ملکہ معظمہ سے شادی کرنیکے اور پانچ خواستگار بھی تھے منجملہ اُنکے شہزادہ اورنج تھا جس کی قسمت ترازو مین تُل رہی تھی۔ ایک دن وہ گھوڑے پر سوار سرخ پوشاک پہنے ٹوپی پر سبز پرون کی کلغی لگائے ہوئے جاتا تھا کہ ملکہ معظمہ اُسکے جھانکنے کیلئے اُٹھ کر ایک دروازہ مین گئین۔ یہ دیکھکر پاس کی ملازمین عورتون کے دلین یہ کھلبلی اُٹھی کہ شہزادہ پر اُنکی نظر التفات ہوئی مگر جب وہ دیکھکر واپس آئین تو قہقہہ مار کر اُنھون نے یہ کہا کہ کیا معمولی شکل کا آدمی مین نے دیکھا۔ جب ان ناظرین کی خاطر جمع ہوئی جنکی غرض اس سے متعلق تھی کہ اب بات کا فیصلہ ہوگیا۔

اس اثنا مین نوجوان شہزادہ اپنی حالت سے خوب آگاہ ہوا۔ شادی کے ملتوی ہونے سے اور اُس مین ملکہ کے متامل ہونیسے اُسکے دلین بے اختیار اضطراب پیدا ہوا۔ اپنے ایام تعطیل کو وہ سیر و سیاحت مین بسر کرکے جب فارغ ہوا تو اُس نے اس امر کے یکسو کرنیکا قصد مصمم کیا۔ وہ اپنے بھائی کو ساتھ لیکر انگلینڈ گیا گو وہان جانیسے اُسکو خاص نتائج کے حاصل ہونیکی امید نہ تھی۔ ملکہ معظمہ نے اپنے مامون کو لکھ بھیجا تھا کہ جب تک مین شادی کرنیکا قصد نہ کرون آپ اس معاملہ کو کھٹائی مین ڈال دیجے۔ شہزادہ نے بھی اپنے مشتاق دوستون کو بڑی شکستہ دلی اور آزردہ خاطری سے یہ الفاظ لکھ بھیجے کہ مین بھی چُپ چاپ اپنی طرف سے اس شادی سے دست کشی کا قصد مصمم کرتا ہون۔ نوجوان عورتین تو اسے اسرار سمجھتی ہین کہ جب ملاقات ان دونون مین اس نیت سے ہو کہ وہ آپس مین رشتہ قرابت کو توڑائین اور اُسکا نتیجہ یہ ہو کہ وہ ہم آغوش ہون مگر یہ کوئی اسرار نہین فقط نوجوانی اور عشق کی معمولی ایک بات ہی۔

غالبًا سنہ ۱۸۳۹ء کی ابتدا مین ملکہ کو بادشاہ بلجیم نے شادی کا خیال لکھا ہوگا۔ اور ملکہ نے اسکو منظور کیا ہوگا۔ اسیواسطے مارچ سنہ ۱۸۳۹ء مین سٹوک میر کو بادشاہ یہ سارا حال لکھتا ہی

کہ شہزادہ کے ساتھ اسکی خط وکتابت کس طرح ہوئی۔ بیشک یہ خط وکتابت ملکہ کے حکم سے بادشاہ نے کی ہوگی۔ اس خط مین اور اور خطون مین وہ نوجوان شہزادہ کی نسبت اپنی رائے بڑی اعلےٰ درجہ کی بیان کرتا ہے ۞

خط محررہ ۵۔ مارچ ۱۸۳۸ء مین **بیرن سٹوک میر** بادشاہ بلجیم کو لکھتا ہو کہ مین نے شہزادہ ایلبرٹ سے بہت گفتگو کے بعد بہت راست بے کم وکاست کل حال بیان کردیا وہ اس معاملہ کو بڑی دوربینی وعالی دماغی وروشن ضمیری سے دیکھتا ہے۔ اور اپنی عزت کا بڑا پاس ولحاظ کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ انسان کی زندگی کی کل حالتون مین تکالیف ورنج ساتھ لگے ہوئے ہین۔ پس اگر کوئی شخص باؤن اور مصیبتون مین جائے تو کسی اپنے مقصد اعظم کو سمجھ کر ساتھ لیجائے کسی ذلیل وخفیف مطلب کے لیئے نہ جائے۔ مین نے اس سے کہا کہ تمہاری عمر کم ہے اسلیئے ضرور ہے کہ شادی مین چند سال کا التوا کیا جائے۔ مگر وہ ان سب باتون کو خوب سمجھتا تھا۔ اُسنے یہ سُنکر کہا کہ مین اس التوا کو پسند کرتا ہون بشرطیکہ اسکے بعد شادی مین کوئی دُبدھا نہو۔ اگر بعد اس التوا کے جو شاید تین برس سے کم نہوگا مجھے معلوم ہوا کہ ملکہ کو اپنی شادی کرنیکا خیال نہین رہا تو میری جگت ہنسائی ہوگی۔ اور میری ساری آئندہ زندگی کی توقعات ایک خاص حدتک خاک مین ملجائین گی۔ اب شہزادہ البرٹ کے باب مین بادشاہ آگے یہ بیان کرتا ہے کہ اگر میری یہ بڑی غلطی نہو تو اس مین ساری وہ پوری لیاقتین موجود ہین جو انگلینڈ مین اس منصب عالی کیلیئے درکار ہونگی۔ وہ بڑا راست فہم روشن رائے وہوشمند ہے وہ اپنی ذات سے متعلق سارے افعال نیک کرتا ہے۔ مشاہدہ کرنیکے قوائے اُسکے بڑے قوی ہین اور اسمین بدخوئی وسرومہری پاس ہوکر نہین پھٹکین ۞

اس اپنے خط مین وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ کرنیل **وجینن** دونون شہزادون کا اتالیق اُنکی تعریف کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ شہزادہ البرٹ مین تحمل اور نفس کشی ایسی ہے کہ کمتر کسی نوجوان مین ہوا کرتی ہے۔ اس نے اپنے مین وہ لیاقت پیدا کی ہے جو اُسکی آئندہ زندگی مین بڑے کام آئے گی۔ مگر شہزادہ البرٹ اور اُنکا باپ دونون اول ہی سے اس بات پر معترض ہین کہ چند سال کیلیئے شادی مین التوا کیا جائے۔ بادشاہ ایک اور خط مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۳۹ء مین لکھتا ہو کہ نوجوان شہزادے کل یہان آئے۔ البرٹ کی عمر ہنوز اُنیس برس کی بھی نہین ہوئی مگر وہ اپنے تن وتوش چہرہ مُہرہ سے

بائیس تیئس برس کا معلوم ہوتا ہے۔ البرٹ سچ کہتا ہے کہ اسکا باپ اِس شادی کے باب مین یہ کہتا ہے کہ البرٹ اب اٹھارہ برس سے کچھ آگے بڑھا ہے اگر اِس شادی کے انتظار مین وہ اکیس ۲۱ بائیس ۲۲ یا تیئیس برس کا ہو گیا اور ملکہ معظمہ نے اپنی شادی کا ارادہ بدل ڈالا تو اُسکی ساری زندگی تلخی سے بسر ہو گی +

ملکہ معظمہ خود ارشاد کرتی ہین کہ مین نے اِس التوا سے شادی کا مصمم ارادہ نہین کیا اور بار بار مین نے شہزادہ کو مطلع کیا کہ مین کسی اور سے شادی نہین کرونگی۔ مجھے اسکا نہایت افسوس ہے کہ اپنی اورنگ آرائی سے پہلے شہزادہ سے جیسی مین خط و کتابت کرتی تھی ایسی اُسکے بعد نہین کی +

ملکہ معظمہ اپنی یادداشت مین لکھتی ہین کہ اب مین اپنے اوپر غصہ کیئے بغیر اِس امر کا خیال نہین کرتی کہ شہزادہ تین چار سال تک اِس انتظار مین بیٹھا ہے کہ میرا میلان خاطر شادی کی طرف ہو جس سے اُسکی ساری زندگی کی امیدین خاک مین ملجائین۔ شہزادہ نے ۱۸۳۹ء کی ملاقات مین ملکہ معظمہ سے کہا کہ مین اِس ارادہ سے دوبارہ ملاقات کیلیئے آیا تھا کہ مین آپسے یہ کہدون کہ اگر آپ شادی کرنے کے لیئے آمادہ نہین ہین تو آپ سمجھ لین کہ مین آپکے فیصلہ کا انتظار ایسا نہین کرونگا جیسا کہ مین نے اُس پہلی دفعہ مین کیا تھا کہ شادی کا ذکر ہوا تھا۔ اِس التوا کا عذر وہ کرتی تھین کہ کیا قصر کن سنگ ٹن مین میری تنہائی مین گزرتی تھی یا اب دفعتہً اٹھارہ برس کی عمر مین عظیم الشان فرمانروائی ہاتھ آئی۔ اِس تغیر حالت نے دل سے سارے شادی کے خیالات دور کر دیئے۔ اِس حرکت سے وہ خود فرماتی ہین کہ مین نے اپنے دلمین نادم ہوئی۔ ملکہ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی جسمین کوئی بھی تجربہ کاری نہ تھی۔ شوہر سہارا دینے اور ہدایت کرنیکے لیئے نہ تھا۔ یہ حالت ایک عورت کے تمام قدرتی فیلنگس عیشون کے لیئے مضر تھی۔ اسلیئے ملکہ نے یہ ارشاد کیا کہ مین خدا کا شکر ہزار ہزار بھیجتی ہون کہ میری لڑکیون مین سے کسی کی یہ حالت نہین ہوئی۔ جولائی ۱۸۳۹ء مین جب کوبرگ مین شہزادہ کے سن بلوغ کی رسم ادا ہو گئی تو شہزادہ نے اپنے بھائی آیرنسٹ کو جو شاہ سیکسن کی خدمت مین تھا گھر بلا لیا اور اسکو ساتھ لیکر شروع اکتوبر مین برسلز مین اپنے چچا کے پاس گیا اور وہان سے اپنی قسمت کا فیصلہ کرنیکے لیئے ۸ اکتوبر کو انگلستان کو روانہ ہوا۔ چچا نے اُن کو سفارش کا یہ خط لکھدیا +

۸۔ اکتوبر ۱۸۳۹ء لیکن

میری نہایت پیاری عزیز وکٹوریا۔ اِن سطرون کے حامل تمہارے ماموں زاد بھائی ہین مین انکی سفارش کرتا ہون کہ تم اِن پر نظر لطف عنایت و کرم سے دیکھنا۔ وہ بڑے نیک نہاد ور آشنا ہین وہ اِسکے مستحق ہین کہ تم اپنی عنایت و شفقت کرو۔ اِن مین ذرا خود نمائی و خود کامی نہین۔ وہ حقیقتہً بڑے عاقل اور قابل اعتماد ہین۔ مین سنے اِن سے کہدیا ہے کہ تمہاری عین آرزو یہ ہوگی کہ سب طرح سے آرام و آسایش سے وہ رہین کوئی تکلیف انکو نہو مجھے یقین ہے کہ جو صلاح تم انکو تبلاؤگی وہ اُسکی خوشی سے تعمیل کرینگے۔ میری عزیز وکٹوریا۔ تمہارا تابع عزیز ماموں لیوپولڈ

شہزادے برسل سے نکل کو ۸۔ اکتوبر کو چلے اور جمعرات کے دن ۱۰۔ کو ساڑھے سات بجے شام کو ونڈسر مین پہنچ گئے۔ اب کی دفعہ وہ کن سنگ ٹن کے قصر کہنہ مین چھوٹی سی لڑکی سے تو ملنے نہین آئے تھے بلکہ ایک جلیل القدر فرمانروا ملکہ سے۔ جسنے عالیشان قصر شاہی ونڈسر مین زینۂ شاہی پر ان امیرزادون کا استقبال ایسا کیا جیسا شہنشاہون کا ہوتا ہے اس استقبال مین تو یہ تکلفات رہے۔ مگر بعد ازان پھر آپس مین اُلفت و محبت نے ان تکلفات کو دور کیا۔ اور بے تکلف ایسے رہنے لگے جیسے کہ گھر مین رہتے ہین۔ شہزادون کے پورٹ منٹو کہین غلط چلے گئے وقت پر پہنچے نہین۔ حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ ڈنر کا وقت قریب آ گیا۔ اور شہزادون کا لباس ڈنر کا آیا نہ تھا اسلیے وہ اسمین شریک نہو سکے۔ بعد اسکے صبح کا لباس پہنے ہوئے آئے۔ وہان ان کی ملاقات کرنیوالون امیرون کا ایک جمگھٹ لگا ہوا تھا۔ ان مین سے کوئی ٹھنڈی ہوا مین کچھ لرز رہا تھا۔ کوئی اونگھ رہا تھا۔ کوئی کانا پھوسی کر رہا تھا۔ مگر سب کی نظرین شہزادون کی حرکات و سکنات پر لگی ہوئی تھین۔ اب شہزادہ البرٹ بڑھکر پورا جوان ہوگیا تھا۔ اس مین بیس سال کی عمر کی شباب کی تازہ روئی و شگفتگی پائی جاتی تھی۔ یہ عمر ہی ایسی ہوتی ہے کہ اسمین آدمی سب سے زیادہ جوبن نکالتا ہی جو خوب ہوتا ہے۔ پہلے اس سے کہ کوئی اسکی شگفتگی پژمردہ ہو اسکا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ اسکے چہرہ پر شرافت و وجاہت برستی تھی۔ اُسکے تبسم زیر لبی مین عجیب شیرینی تھی۔ اُسکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ عمیق خیالات مین محو رہتا ہے۔ ہر ایک بات کی تہ پر پہنچتا ہے۔ اُسکی ازرقی آنکھون مین ذہانت و ذکاوت کی روشنی چمکتی تھی سا اُسکی فراخ پیشانی اُسکی کشادہ دلی پر دلالت کرتی تھی۔ یہ سب باتین

دیکھنے والون کی نظرون مین اسکے تناسب اعضا و حسانت خط و خال سے زیادہ بھلی معلوم ہوتی تھین اور دلون کو تسخیر کرتی تھین۔ یہ امر سب کے نزدیک مسلم تھا جیسا کہ وہ دوہرا حُسن رکھتا ہی۔ ایک حُسن صورت دوسرا حسن سیرت۔ ایسا ہی مقاصد اعلیٰ زیر نظر رکھتا ہی۔ بہت سے امیرون نے اُس کو ملکہ کا ہمشکل بتایا۔ اسکے اوصاف نیچے لکھے جاتے ہین ٭

اسکے خیالات مین نزاکت و لطافت ہی۔ اب تک اس قصر شاہی مین کوئی ایسا عاشق معشوق مزاج نہین آیا تھا۔ اس گل نوشگفتہ نے اسکو گلشن بنا دیا۔ اسکو خدا نے عجب حُسن صورت عطا کیا تھا۔ ہم جانتے ہین کہ اگر شہزادون مین کچھ تھوڑا سا بھی جمال و کمال ہوتا ہی تو درباری اور دربار کی لیڈیان اسکی توصیف و تعریف مین از خود رفتہ ہو جاتی ہین۔ مگر شہزادہ آلبرٹ ایسا حسین و جمیل تھا کہ اگر وہ کسی کسان یا خانسامان کا بیٹا ہوتا تو بھی اُسکے حسن دلربا کی ستایش ہوتی۔ اور وہ نوجوان عورتون کو اپنا عاشق زار بناتا۔ اسکی تعلیم طرح طرح کی نہایت اچھی طرح ہوئی تھی۔ علم موسیقی مین علم کیمیا مین۔ علم نباتات مین۔ تاریخ مین۔ علم ادب مین فائن آرٹس مین وہ ایسا ماہر تھا جیسے کہ ان علمون کے استاد ہوتے ہین۔ اسکی تعلیم مین سائنس نے علم ادب کے ساتھ ایک عجیب انداز سے اس زمانہ مین آمیزش پائی تھی۔ جسکا ملک جرمنی مین اس زمانہ مین نام نہ تھا۔ وہ گورنمنٹون کی کونسٹی ٹیوشنل تاریخ کو زیر مطالعہ رکھتا تھا۔ پولیٹکس پر توجہ کرتا تھا جس مین اپنی لیاقت کو آیندہ زندگی مین اُس نے عملاً دکھایا۔ محنت شعاری اور زراعت کے سائنسون کے نشو و نما مین اہتمام کرتا تھا۔ کلون کے علم مین دل لگاتا تھا۔ خانہ داری کے انتظام مین خاموش عاقل منتظم تھا۔ کوئی شیخی و ڈینگ نہین مارتا تھا۔ خوش باش تھا۔ شعر و سخن سے شوق رکھتا تھا۔ نیچر کی کتاب کا مطالعہ خوب کرتا تھا۔ پرندون کی نغمہ سرائی سے محظوظ اور تنہائی مین اپنی ساز نوازی سے مسرور ہوتا تھا۔ غرض اسکا مذاق ہمہ گیر تھا وہ بڑا پولیٹکل فلوسوفر بھی تھا۔ وہ پولیٹکل معاملات کو اور اُنکی دلائل کو بہت دل لگا کے سُنتا تھا۔ اُس نے ایک دفعہ کہا کہ جیسے موسیقی کی بے سری آواز میرے دماغ کی رگون کو ناگوار معلوم ہوتی ہے ایسی ہی کسی پولیٹکل معاملہ کی نامعقول دلیل میرے دماغ کو گران گزرتی ہی۔ اپنے فرائض کے ادا کرنے کو وہ ابتدائے عمر سے خوب سمجھتا تھا۔ وہ نوجوانی کے گناہون سے نہین بلکہ معمولی حماقتون سے بھی پاک صاف تھا۔ بیرولنس لیہ زین کو بیرن سٹوک میئر لکھتے ہین

کہ مین شہزادہ کو جتنا زیادہ دیکھتا ہون اتنا ہی اُسکی زیادہ قدر و منزلت کرتا ہون۔ اسکا ذہن مستقیم وطبع سلیم ہے۔ معصوم صفت ہے۔ نیک نہادی نیکی و سچائی تو اسکی طینت کا خمیر ہے۔ اگر یہ دو باتین اسمین اور ہون اول یہ کہ وہ دنیا دان اور انسان شناس ہو۔ دوم یہ کہ وہ تجربہ کار انگریزون سے اس قوم کو اور اُسکی کونسٹی ٹیوشن کو سیکھ کر سمجھنے لگے تو اسکا جواب نہین وہ بے مثل ہے۔ اگر ملکہ معظمہ سے اسکا پیوند عقد ہو جائے تو مجھے پورا الیقین ہے کہ ان دونون کی زندگی بڑی خرمی و بیغمی کے ساتھ بسر ہو مین ملکہ کو جانتا ہون کہ وہ بڑی ذکی تیز فہم پاک نفس بے ریا راست بین ہے شیخی و نمود کا نام اُس مین نہین وہ اس شہزادہ کے دل و دماغ کی پوری داد دیگی۔ اگر یہ صورت وقوع مین آئی کہ شہزادہ سے ملکہ حقیقی محبت رکھے اور اصل حقیقت حال کو جانے اور شہزادہ قوم کو اپنا ہوا خواہ بنالے تو مین شہزادہ کی نسبت کہونگا کہ وضع الشئ فی محلہ۔ اسمین شک نہین کہ اسکو بہت سے طوفانون سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ بہت سی ناپسند باتین پیش آئینگی۔ جو عموماً سب آدمیون کو اور خصوصاً اُمرا کو پیش آتی ہین۔ لیکن اگر قوم سے سچی محبت رکھے گا اور قوم کا ادب کریگا تو مین اسکا جوابدہ ہون کہ وہ ان طوفانون سے نکلکر بندرگاہ مین آجائیگا۔ اگر تم شہزادہ کو اپنی نیک طبعی و بلند دماغی و روشن ضمیری مین آزاد رہنے دوگی تو مجھے یہ بات نہایت پسند ہوگی +

جب تک یہ شہزادے ونڈسر مین ٹھیرے رہے۔ شب و روز یون بسر ہوتے رہے کہ ملکہ معظمہ اپنے کمرہ مین جب حاضری کھا چکتین تو اسکے بعد صبح کو یہ شہزادے ملاقات کو آتے اور دو بجے ڈچس کنٹ اور ملکہ کے ساتھ لنچ کھاتے بعد دوپہر کے چارون گھوڑون پر سوار ہوتے۔ لارڈ میلبورن اور بہت سی لیڈیان اور جنٹلمین ہمرکاب ہوتے۔ شام کو ڈنر کھایا جاتا۔ اور بعد ڈنر کے ہفتہ مین ایک دن بیچ کر تین روز ناچ ہوتا۔ اس ناچ مین ملکہ اپنی بادشاہی کو تو بالائے طاق رکھتین اور ایک سادہ مزاج عورت بن جاتین۔ وہ اکثر شہزادہ البرٹ کے ساتھ ناچتین۔ ایک رات کو اُنھون نے اپنے سینے سے وہ پھول جو پہنے ہوئے تھین اُتار کر شہزادہ کو دیدیئے۔ شہزادہ اسوقت جنگی لباس پہنے ہوئے تھا۔ پوشاک مین کہین سوراخ نہ تھا جسمین پھول رکھتا۔ اسوقت اُنکو یہ خوب سوجھی کہ چاقو لیکر لباس مین سوراخ کیا۔ اور اُس مین دل کے اوپر پھولون کو لگا لیا۔ ان دونون نے جو یہ حرکت کی تو ان پھولون نے یہ گل کھلایا کہ سب نے جان لیا کہ ان دونون مین عشق پیدا ہوگیا۔ کچھ دنون تک

یہ طریقہ شب و روز بسر کرنے کا بغیر کسی خلل کے جاری رہا۔

شہزادے ۸۔ اکتوبر کو آئے تھے آتے ہی دونون شہزادۂ البرٹ اور ملکہ وکٹوریا یک جان دو قالب ہوگئے۔ وہ جو دلون مین چپکے چپکے دانشمندانہ یہ سوچے ہوئے بیٹھے تھے کہ ہماری عمرین ہنوز شادی کے لائق نہین ہین۔ برسون تک شادی نہین ہوگی۔ خدا معلوم کس سبب سے پندرھوین تاریخ سے پہلے یہ اُنکا گرم خیال کافور ہوگیا۔ اور وہ اپنی عمرون کو شادی کے لائق جاننے لگے۔ باوجودیکہ وہ اب بھی ایسے ہی نوجوان تھے جیسے کہ پہلے تھے افق پر جو گھٹا چھائی ہوئی تھی اُسکو ونڈسر کی نسیم روح افزانے اور صبح کی بات چیت اور شب کے عیش و طرب کے جلسون نے اُڑا دیا۔ مگر ان دونون مین محبت و عشق کے معاملات ایسے آسان اور سیدھے سادے نہ تھے جیسے کہ اور ون کے درمیان ہوتے ہین یہ دن تو رہے نہ تھے کہ ایک بڑے سے بڑا امیر یا شہزادہ اس باب مین حضرت علیا سے مخاطب ہو کر خود کچھ عرض کرتا۔ اب تو جو کچھ فرماتین وہ آپ ہی فرماتین۔ دوسرے کی مجال کیا تھی جو کچھ کہتا۔ غرض ایک عجیب ضرورت آنکر پڑی جسکا کہنا کرنے سے زیادہ مشکل تھا۔

ادنےٰ درجہ کے آدمیون کو ان باتون کے دریافت کرنیکا بالطبع شوق ہوتا ہی کہ شہزادون اور شہزادیون کے درمیان آپسمین نسبت قرابت ٹھیرانیکے وقت جو باتین ہوتی ہین وہ اُنکو معلوم کرین اور جستجو کر کے کچھ نہ کچھ اُنکو دریافت ہی کر لیتے ہین۔ چنانچہ اُنھون نے شہزادہ اور ملکہ کے درمیان یہ دلچسپ باتین بنائین۔ اول یہ کہ ملکہ نے شہزادہ سے پوچھا کہ آپ انگلنڈ کو کس قدر پسند کرتے ہین اُسنے جواب دیا کہ بہت کچھ۔ دوسرے دن بھی یہی سوال جواب تھے۔ تیسرے دن ملکہ نے آنکھین نیچی کر کے بڑی حیا و شرم کے ساتھ پوچھا کہ آپ انگلستان مین رہنا پسند کرتے ہین؟ پھر تو شہزادہ نے اُنکی یہ وضع ادا و انداز دیکھ کر اپنے دل کی چھپی ہوئی باتون کو ابتدا سے انتہا تک سُنا دیا کچھ پردہ باقی نہین رکھا۔ اور اِس اختر درخشان کی عبودیت و اطاعت کا اقرار کر لیا۔ دوسری بات لوگون نے اِس طرح بنائی کہ حضرت علیا نے شہزادہ سے پوچھا کہ آپ کو انگلستان مین اپنا آنا پسند آیا؟ انگلستان کو آپ پسند کرتے ہین؟ تو شہزادہ نے جواب دیا کہ مجھے اپنا آنا بھی بہت پسند ہی اور مین انگلنڈ کو بھی بہت پسند کرتا ہون تو حضرت علیا نے فرمایا کہ آپ پھر انگلنڈ کو اپنا گھر کیون نہین بناتے؟ یہ خوش کن باتین تو معلوم نہین کہ جھوٹی ہین یا سچی۔ مگر ملکہ خود اقرار کرتی ہین کہ مین نے شہزادہ سے

اپنی شادی کی درخواست کی کہ کچھ دنون کے بعد وہ لنڈن مین ڈچس **گلوسسٹر** سے ملین
اور ان سے کہا کہ کل مین اپنی نسبت قرابت کا اعلان کرتی ہون تو ڈچس نے کہا کہ یہ بات کچھ آپکے
ضعف دماغ کے سبب سے تو نہین ہی ملکہ نے کہا کہ ہان مین تو اس سے بھی زیادہ ضعف دماغ کی حرکت
کر چکی ہون تو ڈچس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ اُنھون نے کہا کہ مین یہ درخواست شہزادہ سے خود کر چکی ہون ؛

نسبت قرابت قرار پانا

۵- اکتوبر کو دونون مین نسبت قرابت ٹھیر گئی - اُسی دن شہزادہ مع اپنے بھائی کے
شکار کو گیا تھا۔ دوپہر کے قریب وہ قلعہ **ونڈسر** مین واپس آیا۔ آدھ گھنٹے کے بعد ملکہ نے شہزادہ
کو تنہا بلایا - وہ گیا۔ پہلے کچھ اور باتین ہوئین، پھر ملکہ نے اپنا وہ مطلب بیان کیا جسکے لیئے بلایا تھا
اور دونون نے اپنی محبت و عشق کی ساری کہانی جلد جلد ایک دوسرے کو کہہ سنائی۔ ایک مصنف
لکھتا ہے ملکہ کا وہ ہاتھ جو شہزادہ کو دیا گیا وہ ہاتھ نہ تھا - جو شہنشاہی کا عصا گیر تھا - جسکو شہزادون
اور پیئرس و امرا کبار نے اور روئے زمین کی زبردست سلطنتون کے جلیل القدر وکلا نے بوسہ دیکر
اطاعت کا اقرار کیا تھا۔ مگر اب وہ ایک کم عمر ضعیف عورت کا ہاتھ تھا جسکو اُسکی ضرورت تھی کہ نیک
کامون مین کوئی زبردست ہاتھ اسکی دستگیری و دستیاری کرے اور اسکا سر جسکو اُسنے اپنے پسند
کئے ہوئے شوہر کے کندھے پر رکھدیا یہ نہین جانتا تھا کہ میرے اوپر تاج ہی ۔ بیشک یہ معلوم ہوتا
ہے کہ ملکہ اپنے سر کا تاج شوہر کی محبت کو سمجھتی تھین اور اُسپر بھروسا کرنے کو اپنے لیئے مبارک
جانتی تھین ؛

ملکہ معظمہ کی درخواست قبول کرنے مین جو شہزادہ کو مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی وہ ان
چند سطرون سے معلوم ہوتی ہے جو اُس نے اپنے خاندان کے ولی دوست بیرن سٹوک میر کو لکھی
ہین - کہ مین اب اس دن کا حال لکھتا ہون جو میری زندگی مین سب سے زیادہ خوش گزرا ہے - پھر اُسنے
وہ حال لکھا ہے جو ملکہ اور اُسکے درمیان گزرا - وکٹوریا مجھپر ایسی مہربان ہے کہ جو محبت میرے ساتھ وہ
کرتی ہے مجھے اسکے یقین کرنے مین حیرت ہوتی ہے - مین جانتا ہون کہ آپ میری خوشی کے بڑے
خواہان رہتے ہین - اسلیئے مین اپنے دل کا سارا حال آپکے روبرو بیان کرتا ہون اور اس کلام پر اپنے
خط کو ختم کرتا ہون کہ مین اسوقت خوشی کے مارے اپنے آپے سے ایسا باہر ہون کہ آپکو سنجیدگی
کے ساتھ کچھ نہین لکھ سکتا - پھر ایک شاعر کا شعر لکھتا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے -

خدا تعالیٰ نے اپنے عنایت سے آنکھوں کو روشن کر رکھا ہے ✦ اور دلمین خوشی کا طوفان اُٹھا رکھا ہے ✦

ملکہ معظمہ خود فرماتی ہین کہ شہزادہ نے میری درخواست کو بے تامل قبول کیا اور اُسکے قبول کرنے مین اپنی کمال شفقت اور محبت کا اظہار کیا۔ پھر ملکہ اپنی خوشی کا اظہار کرکے اپنی نیک دلی و پاک نفسی و بے ریائی و سادہ مزاجی سے اپنے روزنامچہ مین جا بجا بیان کرتی ہین کہ مین کس طرح سے قصد یہ کر سکتی ہون کہ شہزادہ نے جو زیانمندی عظیم میرے سبب سے اُٹھائی ہے اُسکے اثر کے احساس کو حتی الامکان اُسکے دلمین کم کر دون۔ جب شہزادہ سے مین نے کہا کہ آپنے میرے سبب سے بڑی زیانمندی اُٹھائی ہے تو اُسنے اِسکو مانا نہین۔ پھر مین نے شہزادہ سے کہا کہ آیرنسٹ کو بلاؤ۔ وہ آیا اور اُسنے ہم دونون کو مبارکباد دی۔ وہ نہایت خوش معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے کہا کہ میرا بھائی کامل انسان ہے ✦

بہت سے آدمی تو یہ خیال کرتے ہین کہ شہزادہ کی یہ حالت قابل حسد ہے مگر ایک معنی کر حضرت علیا کا ارشاد بجا ہے کہ ملکہ کو خود کوئی چیز شہزادہ کے سبب سے چھوڑنی نہین پڑی بلکہ اُنکے ہاتھ تو ایک اور بادشاہی لگگئی کہ ایک مونس غمخوار اور مصاحب نیک شعار و بیدار مغز صلاحکار ملگیا۔ اب اُسکے برخلاف شہزادہ کو دیکھئیے کہ اُسکو ملکہ کی خاطر سے کیا کیا چھوڑنا پڑا۔ عزیز وطن جرمن سے۔ پیارے رشتہ دارون سے جُدا ہونا پڑا۔ غیر آدمیون مین رہنا پڑا جنمین اسکو نئی راہ و رسم نکالنی پڑی۔ انگریزی سلطنت کے بار گران کے اُٹھانے مین کندھا لگانا پڑا بغیر اسکے کہ بادشاہی کے حقوق و نفعون مین ملکہ کے ساتھ درجے مین کوئی مساوات حاصل ہوئی ہو۔ زیانمندی ایک انگریزی لفظ **سیکری فائس** کا ترجمہ کیا ہے جسکے اصل معنی قربانی کرنیکے ہین۔ مگر مرادی معنے اسکے یہ ہین کہ کسی کام مین کسی غرض سے زیان اُٹھانا ✦

نسبت قرابت کے قرارداد کے دوسرے دن شاہ بلجیم کو ملکہ نے یہ خط لکھا ہے۔

میرے نہایت عزیز ماموں صاحب مجھے یقین ہے کہ آپ کو میرے اس خط سے بڑی خوشی ہوگی۔ آپ کو ہمیشہ میرے حال پر نظر عنایت و شفقت رہی ہے اور میرے حالات سے بدرجہ غایت آپ دلچسپی رکھتے ہین۔ اسلیئے مجھے یقین ہے کہ آپ کو بڑی خوشی ہوگی کہ میرا دل شادی کرنیکے لیئے بالکل تیار ہے۔ مین نے آج صبح کو شہزادۂ البرٹ سے اپنے دل کی بات کہدی ہے۔ اس بات کے جاننے سے شہزادہ نے وہ اپنی محبت کی گرمی دکھلائی جس سے میرا دل بڑا خوش ہوا۔ مین اسکو انسان کامل سمجھتی ہون۔ اُسکی ذات سے خوشی ہی کی ساری امیدین مین رکھتی ہون۔ اسکی محبت جتنی ہین بیان

کر سکتی ہون۔ اُس سے زیادہ وہ میرے دلمین ہے۔ اور مین اپنے حتی المقدور اسکی زیا نمندی (جو میرے دلمین ہے) کے گھٹانے مین کوشش کرونگی۔ یہ میرے آخر چند روز خواب کی طرح گزر گئے ہین۔ اسوقت ایسی متحیر ہون کہ مین نہین جانتی کہ خط کیون کر لکھون۔ مگر اپنے دلمین بڑی خوش ہون۔ یہ امر قطعی ضرور ہے کہ یہ میرا عزم مصمم سوائے آپکے اور آئر لنسٹ کے کسی اور کو جب تک نہ معلوم ہو کہ مین اپنی پارلیمنٹ کو جمع کر کے اسکو مطلع نہ کرون۔ اگر ایسا نہو گا تو مجھپر غفلت کا یہ الزام تھپے گا کہ مین نے پارلیمنٹ کو فوراً جمع کر کے اپنے عزم مصمم سے مطلع کیون نہین کیا +

لارڈ میلبورن نے اس خاص معاملہ مین بھی وہی نہایت عنایت و مہربانی قدیم کی۔ جو ہمیشہ کیا کرتا تھا۔ پارلیمنٹ کو سر سال فروری سے اس امر پر مطلع کرنیکے بعد ہم دونون کو پسند خاطر ہے کہ جلد شادی کر لین۔ ماموں صاحب مین آپسے التماس کرتی ہون کہ یہ دونون خط ماموں آئر لنسٹ کے پاس بھیجدیئے جائین۔ اور اُنسے کہدیا جائے کہ وہ اس بات کو مخفی رکھین۔ اور سٹوک میئر کو بھی اس حال پر مفصل اطلاع دیدین مجھے اُنکو خط لکھنے کی فرصت نہین ہے۔ آپ لوئیس سے بھی کہدین مگر اُسکے کہنے سے نہ کہین ہین ان نوجوان شہزادون کو چاہتی ہون کہ وہ اس مہینے کے آخر تک ٹھیرین آئر لنسٹ جو دل سے خوش ہے اس سے مین بڑی خوش ہون اور وہ اپنے بھائی البرٹ کی پرستش کرتا ہے۔ بہت پیارے ماموں۔ تمہاری مطیع بھانجی وکٹوریا۔

جب ونڈسر مین یہ خط لکھا جا رہا تھا تو شاہ بلجیم نے اُسی تاریخ یہ خط لکھا +

۱۵۔ اکتوبر ۱۸۳۹ء

میری بہت پیاری وکٹوریا تمہارا خط بارہوین تاریخ کا کل شام کو مجھے ملا۔ جسے مین پڑھکر بہت خوش ہوا۔ بیچارے شہزادون کو انگلنڈ کے سفر مین بہت سی مشکلین پیش آتی ہین یہ ایک مبارک شگون تھا کہ جب سفر مین انپر آفت آئی تو انٹ ورپ سے شہزادی وکٹوریا اُن کی مدد کو گئی۔ اِن کو سفر کا لباس پہننا ناگوار خاطر ہے۔ اِس لباس سے اُنکو تکلیف ہوتی ہے مجھے یقین ہے کہ تم جتنی مدت تک ان سے ملوگی اُتنی زیادہ اِن کو پسند کروگی۔ وہ نوجوان بڑی لیاقت کے ہین ان مین وہ سگ بچون کی سی محبت نہین ہے جو اکثر نوجوانون مین ہوتی ہے گو وہ بڑے آگاہ دل ہین مگر خود نمائی سے بالکل آزاد ہین۔ البرٹ بڑا دل پذیر مصاحب ہے اُسکے اوضاع و اطوار ایسے اشرافانہ اور

موزون و مناسب ہین کہ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ وہ میرے پاس ہے۔ میرے پاس جب وہ آیا تو مین نے اُسکا یہی حال دیکھا۔ مین خیال کرتا ہون کہ سیر و سیاحت سے اُسنے اپنی لیاقت بڑی بڑھائی ہے اُسمین ظرافت و ذہانت کوٹ کوٹ کر بھری ہے وہ نقشہ کشی خوب جانتا ہے مجھے اِس بات کے سُننے سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ جو اُسکو دیکھتا ہے وہ اُس سے خوش ہوتا ہے وہ اِسکا مستحق ہو کہ لوگ اُسکو دیکھکر مسرور ہوا کرین۔ لوگون کو اپنے سے خوش کرنیمین اُسکو کمال ملکہ ہے مجھے امید قوی ہے کہ قلعہ کہنہ مین آپ کی چندروزہ اقامت مین شہزادہ نے زندگانی تازہ اور کامرانی بے اندازہ پیدا کر دی ہوگی اور البرٹ نے ہماری پاک نفس وکٹوریا کی زندگی کی راہ مین بے خار گلون کا بچھونا بچھا دیا ہوگا۔ میری نہایت پیاری وکٹوریا۔ تمہارا فدائی ماموں لیوپولڈ آر۔

دس دن کے بعد بادشاہ نے ملکہ کے خط مورخہ ۱۵۔ اکتوبر کا یہ جواب لکھا

میری بڑی پیاری وکٹوریا تمہارے پیارے خط کے دیکھنے سے ایسی خوشی ہوتی کہ جس سے زیادہ خوشی نہین ہوسکتی۔ جب مجھے نسبت قرابت کے فیصلہ پر اطلاع ہوئی تو میرے دل مین وہی خیال آیا جو ایک بزرگ ولی کے دلمین آیا تھا۔ کہ اب اے خدا اپنے بندون کو خیر و عافیت کے ساتھ خلاصی دے۔ اِن آخر سالون مین جو تمنے انتخاب کیا ہے مجھے یقین کامل ہو کہ وہ آپ کی نہایت مسرت و انبساط خاطر کا سبب ہوگا مین جانتا ہون کہ انسان کی حتی الامکان عمدہ سے عمدہ تدبیر کو تقدیر عجب طرح سے بدل دیتی ہے۔ مگر مجھے اِسکا خوف نہین ہے کہ ایسا وقوع مین آئے۔ آپکا منصب پولٹیکل سے شاید آیندہ زیادہ دشوار ہو جائے گا۔ مگر اِسمین آپ کا مصاحب مسرت پیرا راحت افزا البرٹ ساتھ ہوگا۔ جس مین وہ اوصاف آپ پائینگی جو آپ کی خوشی خاطر کے لیئے ضروری ہین اور وہ آپ کی طبیعت و مزاج و روش زندگی کے لیئے مناسب ہے۔ آپ کا البرٹ کی زیانمندی کا بیان کرنا بڑا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات بہت سے لحاظ سے درست ہو کیونکہ اُسکے منصب مین بڑی مشکلات ہین۔ اُنکا سہل ہونا صرف آپ کی محبت پر موقوف ہو۔ جب آپ اُن سے محبت و الفت کرینگی تو وہ اپنے منصب کی ساری دقتون کو بھگت لیگا۔ اِسکی خصلت مین استقلال اور خوش مزاجی ایسی ہے کہ وہ اِن مشکلات کو سہل کر لیگا۔

مین خیال کرتا ہون کہ آپ کی یہ تدابیر انسب ہین کہ پارلیمنٹ غیر وقت مین جمع نہ کیجائے جسنے اُنکو تکلیف ہو

بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے اجلاس کھلنے کے وقت اس خبر کو سُنین۔ اسکے بعد ہی شادی کے ہونے کو آپ خود ہی کہتی ہین ✦

لیوپولڈ آر

۲۹- اکتوبر کو ملکہ معظمہ پھر ماموں صاحب کو خط لکھکر اطلاع دیتی ہین کہ پارلیمنٹ کو جو شادی کے اطلاع دینے کی تجویز ہوئی تھی۔ اُسکو ترک کر دیا۔ اس سے پہلے کہ مین کوئی کام آیندہ کرون مین ایک دو تبدیلیان شادی کے اعلان مین کرنی چاہتی ہون۔ میری شادی کے باب مین پارلیمنٹ کچھ نہین کر سکتی۔ اسکو وہ اس طرح رد وقبول نہین کر سکتی جسکا اثر کچھ بھی بعد مین ہو۔ اب یہ بات قرار پائی ہے کہ جب شہزادے چلے جائین جنکے جانیکے تاریخ ۱۴- نومبر قرار پائی ہے اُسکے بعد مین اپنی پریوی کونسل کو جمع کرکے اپنی شادی کے ارادہ کا اعلان کر دون ✦

گو پارلیمنٹ کے جمع ہونے کا انتظار نسبت قرابت کے اعلان کے لیئے موقوف کیا گیا مگر یہ ضرور ہے کہ جبتک اِسکا اعلان کونسل مین نہو وہ مخفی رکھا جائے۔ حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ اس عرصہ مین ہم دونون ایک دوسرے کے حال سے خوب واقف ہوگئے اور ہم مین آپسمین یہ مباحثے ہوتے رہے کہ شہزادہ کا منصب کیا ہوگا۔ اسکا خطاب کیا ہوگا آیا وہ پیئر ہوگا یا نہین۔ اسکے برخلاف دونون شہزادے اور ملکہ کی رائین تھین۔ مگر وہ تو بمقتضائے نیچر ہر ایک محکمہ پریسیڈنٹ ہوگا ✦

دوسرے پلٹن رائفل برگیڈ کی ونڈسر مین مقیم تھی جرنیل جارج برون اسکا کمنڈر تھا۔ ملکہ نے شہزادہ کو ساتھ لیکر ہوم پارک مین اس پلٹن کا معاینہ کیا۔ شہزادہ کوبرگ کی سبز وردی پہنے ہوئے تھا۔ اور شہزادہ آیرنسٹ مرض یرقان مین مبتلا تھا وہ ساتھ نہین گیا۔ اس معاینہ کا حال حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین یون لکھتی ہین کہ ۱۲ بجے ۱۰ منٹ پر مین ونڈسر کی وردی پہن کر اپنے قدیمی گھوڑے لیوپولڈ پر سوار ہوئی۔ میرا پیارا آلبرٹ میرے ساتھ میرے داہین طرف تھا اور وہ اپنی وردی مین بڑا خوبصورت معلوم ہوتا تھا اور اوڑ اولیائے دولت ہمرکاب تھے۔ دن بڑا وحشتناک تھا۔ ہمارے سوار ہونے پر چند منٹ گزرے تھے کہ سرد ہوا تیز چلنی شروع ہوئی اور اُسکے ساتھ مینہ آیا۔ مگر جب ہم میدان قواعد پر پہنچے تو دونون تھم گئے۔ مین نے تنہا پلٹن کی صفین دیکھین اور پھر ہم دونون نے ملکر اور قواعد دیکھی۔ رفلین بڑی خوبصورت معلوم ہوتی تھین۔ سردی ایسی سخت تھی کہ لمبے

بوٹون کے اندر پاؤن سرد ہوئے جاتے تھے۔ مجھے سردی کے مارے بارانی اوڑھنے کی ضرورت ہوئی تو شہزادہ نے مجھے ایسے اچھے سلیقہ سے بارانی اڑھائی کہ مین نے بڑا آرام پایا۔ پھر ہم اپنے گھر واپس گئے اور بیار آیرنسنٹ سے ملے جو ہمارا سارا حال ایک دروازہ مین سے دیکھ رہا تھا۔ بیرن سٹوک میئر نے جو شہزادہ کی شادی کے خط کے جواب مین خط لکھا تھا اُسکا جواب یکم نومبر کو شہزادہ نے لکھا۔

پیارے بیرن سٹوک میئر آپکے الطافنامہ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہون۔ مین یقین کرتا ہون آپ اس بات سے جو میرے لیئے بڑی بکار آمد اور مفید ہے نہایت دلچسپی رکھتے ہین۔ یہ سب کچھ آپ ہی کی بدولت ہوا ہے۔ آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ جس بات کے وقوع کی توقع ہم کو ایسی جلد نہین تھی وہ اچانک ظہور مین آئی۔ مین نے آپ کی دوستانہ اور مشفقانہ نصیحت کو دل پر پتھر کی لکیر بنا رکھا ہے وہی میری مسرت و انبساط کی اصل جڑ ہے۔ وہ بالکل اُصول عملیہ پر مبنی ہے۔ اسیکا ڈھانچہ مین نے اپنے دلمین بنا رکھا ہے۔ وہ ایک خصوصیت یا خصلت ہی جو ملکہ اور ساری قوم سے میری تعظیم و تکریم کرائے گی اور قوم کے دلون مین میری محبت کی جڑ جمائے گی۔ مین اپنے منصب کے کل کام کی بنا اسی خصوصیت پر رکھونگا جسمین بڑی سلامتی ہے جس سے بڑے بڑے کام انجام پائینگے۔ اگر احیاناً غلطی بھی ہوجائیگی تو اس ذاتی خصلت کے سبب سے وہ درست ہوجائیگی۔ وہ خصوصیت یہ ہی کہ مین اپنے نیک کامون سے لوگون کو بتلا دون کہ شہزادہ کے اصل یہ معنے ہوتے ہین۔ سو مین ایک ایسا دانشمندانہ طریقہ اور ہوشمندانہ رویہ اختیار کرون کہ اُسکے ثمرات میرے لیئے ایسے ہون کہ برکتون سے مجھے مالامال کردین۔ مین کبھی قاصر الہمت نہ ہون بعزم مستحکم اور مستقل ارادہ اور سچی گرم کوشش مین کبھی قصور نکرون بڑے کامون کو مردانہ و شاہانہ امیرانہ طور پر انجام دون جس کام کو شروع کرون اُس مین اول نیک صلاح و مشورہ کرنا ضرور سمجھون۔ اگر آپ میرے لیئے سال دل مین صلاح و مشورہ دینے مین اپنی بیع اوقات گوارا کرین تو آپ سے زیادہ نیک صلاح دینے والا مجھے اور کون ملے گا۔ مجھے آپسے بہت باتین کہنی ہین مگر قاصد جانیکے لیئے کھڑا ہے اسلیئے اُنکو نہین بیان کرتا۔ مجھے امید ہے کہ مطلب بانٹنے کی باتین زبانی ہونگی۔ مجھے امید ہے کہ آپسے جب ملونگا آپ کو تندرست و توانا دیکھونگا۔

آپکا سچا البرٹ ۹ روز شمر اول نومبر ۱۸۳۹ء

شہزادہ مین یہ ایک عجیب غریب صفت تھی کہ وہ سب چیزون مین بغیر کسی جذبہ و جلد کے صحیح رائے قائم کر سکتا تھا۔ اور اپنی ذہانت کی تیزی اور دور بینی سے خطا و صواب کو خوب جانتا تھا۔ لیکن باوجود اسکے شاید کوئی آدمی اسکی برابر صلاح و مشورہ کے لینے پر آمادہ ہوتا ہوگا۔ اور عمل کرتا ہوگا۔ جب وسٹوک میر کو لکھتا ہے کہ صلاح لینے و مشورہ کرنے کو سب باتون پر مقدم جانتا ہون تو وہ یہ بتلاتا ہے کہ اسکا قاعدہ ہی کہ صلاح و مشورہ لیکر کام کیا کرتا ہے۔ اُس سے جو کچھ لوگ بیان کرتے ہین اُسکو صبر سے سُنتا ہے اور پھر اسمین سوچ بچار کر کے صحیح بات کو دریافت کرتا ہے۔ جسکو پھر بیدھڑک کرتا ہے۔ اسمین اپنی خوشی کا خیال نہین کرتا۔ ساری عمر اس طریقہ پر اسکا عمل رہا وہ یہ جانتا تھا کہ یہ ضعیف العقل آدمیون کا کام ہے کہ غیرون کے صلاح مشورہ سے کام کرنے سے ڈرتے ہین +

۵۔ نومبر ۱۸۳۹ء کو شہزادہ البرٹ نے اپنی سوتیلی مان کو چند سطرون کے خط مین یہ بتلایا ہے کہ میری حالت بدلنے والی ہے اور ایک نہایت سیدھی سادی عبارت مین بے تکلف بیان کیا ہی میری زندگی کا مقصود اعظم یہ ہے کہ اختیار پانے پر مین لاکھون آدمیون سے بھلائی کرون۔ یہ خط اپنی سوتیلی مان کو لکھا ہے +

میری پیاری مان ملکہ معظمہ سے جو میرے تعلقات ہین اُنکے سواے میرا آیندہ منصب ایک رخ رکھتا ہے۔ آسمان ہمیشہ بے ابر نیلا نہین ہوتا۔ زندگی کی ساری حالتون مین خار لگے ہوئے ہین مصرعہ نکر معقول بفرما گل بے خار کجاست + فقط دل کو اُس شعور کا ہونا کہ کوئی شخص اپنی تمام قوا اور کوششون کو ایک ایسے مطلب عظیم مین کام مین لاتا ہے کہ جس مین بہت سے آدمیون کی بہبودی اور آسودگی کی ترقی ہوتی ہے اسکے سہارا دینے کے لیئے کافی ہے۔ انگلنڈ جانیسے پہلے اُس نے ایک اور خط اپنی نانی صاحبہ کو لکھا ہے جس مین اُسنے آزار رسانی سے اپنا جبلی بیزار ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس خط مین اپنے راز پر سے پردہ کا ایک کونہ ایسا اُٹھایا ہے کہ جس مین سے آدمی سارا حال قیاس سے دریافت کر سکتا ہے وہ لکھتا ہے۔

میری عزیز نانی اِسوقت میرے ہاتھ قلم پکڑنیسے لرزتے ہین اسلیئے کہ مین اب کچھ ہونے کا وہ مضمون لکھون گا جو آپ کو رنج ایسا ہی دیگا جیسا مجھے دے رہا ہے۔ وہ مقصد جسکے درپئے ہم مدت سے تھے حاصل ہوگیا ہے۔ کئی دن ہوئے کہ ملکہ نے اپنے کمرہ مین مجھے تنہا بلایا اور اصلی جوش محبت و عشق سے

انہون سنے فرمایا کہ مین نے انکا دل بالکل لیلیا ہے۔ اگر آپ اپنی یہ رضامندی قبول کرین کہ میری زندگی
مین آپ اپنے تئین شریک حال میرا بنائین تو مجھے حد سے زیادہ آپ مسرور کرین گے۔ اور اُنہون نے کہا کہ
مین تمہین آپ کی رضامندی خیال کرتی ہون۔ صرف ایک بات جو اُنکو تکلیف دیتی تھی وہ یہ تھی کہ وہ اپنے
تئین میرے لائق نہین سمجھتی تھین۔ جس خوشی و کشادہ دلی سے یہ بات اُنہون نے فرمائی اُس نے مجھپر
بالکل سحر کا اثر کیا۔ دل میرے اختیار سے نکلکر اُنکے اختیار مین ہوگیا۔ اور مین اُنکے ہاتھ بک گیا۔ وہ حقیقت
مین بڑی پارسا پاک نفس محبوبہ ہین مجھے بالکل یقین ہے کہ آسمان نے مجھے بُرے ہاتھون مین نہین ڈالا
ہم دونون ساتھ شاد و خورم رہین گے۔

اِس وقت ملکہ وکٹوریا میری خواہش و پسند کے موافق ہر کام کو کرتی ہین۔ ہم آپس مین بہت سی ایسی باتچیتین
کرتے ہین کہ آیندہ زندگی مین ہم کیا کرینگے۔ وہ مجھسے وعدہ کرتی ہین کہ جہان تک ممکن ہوگا وہ مجھے خوش رکھینگی
وہ آیندہ زمانہ اگیا تو اپنے ساتھ وہ وقت نہین لائیگا کہ مین اپنے عزیز وطن اور گھر اور نانی سے مین جدا ہونگا
اِس جدائی سے جو مجھے رنج و قلق ہوگا اُسکا مین خیال نہین کرسکتا۔ ۱۵۔ اکتوبر تھی کہ ملکہ نے مجھسے یہ بات
کہی تھی اور مین اب تک آپسے عرض کرنے مین متامل تھا۔ مگر مین نے جانا کہ اسکے عرض کرنے مین دیر لگانے
سے کوئی بہتری نہ پیدا ہوگی۔ اسلیئے اِسکو گزارش کیا۔

اب ہماری شادی کا زمانہ قریب اگیا ہے ملکہ اور اُنکے وزرا مصر ہین کہ فروری کے آغاز مین بیاہ ہوجائے اُنہون نے
جو اسکے دلائل بیان کیئے اُنکو سُنکر مین خاموش ہورہا۔ اسلیئے ہم نے یہان سے اپنی روانگی کی تاریخ ۱۴۔ نومبر
قرار دی ہے۔ جہان تک ممکن ہوگا ہم وطن مین ٹھیرنیکے لیئے وقت نکالین گے۔

میرا یہان منصب نہایت مسرت پیدا ہوگا۔ اسلیئے کہ مین نے ان تمام خطابون سے جو میرے لیئے پیش ہوئے
انکار کردیا۔ مین صرف اپنا نام بغیر کسی خطاب و القاب کے رکھونگا۔ اور جو مین تنہا ہی رہونگا۔ اِس سبب سے مین آزاد
رہون گا۔ اور جب موقع پاؤنگا آسانی سے اپنے وطن مین اپنے عزیز و اقربا سے ملنے چلا جاؤنگا۔ مگر سمندر راہ
مین پڑتا ہے۔ اُس سے اندیشہ ہوتا ہے۔ اب مین آپسے اِس کار خیر کی اجازت دوبارہ چاہتا ہون اور آپکو
ملکہ معظمہ خود لکھین گی کہ وہ کیا آپ سے چاہتی ہین۔ میری زندگی مین سب سے بڑا یہ کام ہوگا۔ اِس مین آپکی
بزرگانہ دعا کا خواستگار ہون۔ آپ کی دعا اُن تمام طوفانون کو روکنے کے لیئے جو آیندہ میرے لیئے اُٹھین گے
ایک تعویذ یا طلسم ہوگا۔ نانی صاحبہ اب اپنی محبت کو جو مجھسے ہے کبھی نہ چھوڑینگی۔ خدا سب کامون کو

اچھی طرح انجام دے۔ آپ اس بات کو اس مہینے کے آخر تک چھپاتے رکھینگے۔ اسکا اعلان اس مہینہ کے آخر مین ہوجائیگا +

ونڈسر۔ ۱۱۔ نومبر ۱۸۳۹ء آپ کا تابع نواسا البرٹ

اگرچہ اس خط کا وہ جواب جو ڈچس کوبرگ نے شہزادہ کو لکھا تھا۔ ہاتھ نہین آیا۔ مگر اُنھون نے جو خط ڈیوک کوبرگ کو لکھا وہ یہ ہے۔

گوتھا۔ ۲۲۔ نومبر ۱۸۳۹ء افسوس کہ ہمارا پیارا البرٹ ہم سے جدا ہوتا ہے۔ ہمارا غم ہجر اُسکی خوشی کا سبب ہو۔ خدا اسکو زندہ سلامت رکھے۔ اسکا خط تم نے بھیجا تھا۔ اس سے اُسکی شادی کی خبر معلوم ہوئی۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری جدائی کا رنج وقلق اُسکو بھی ہے۔ مگر وہ خوش بھی بہت معلوم ہوتا ہے۔ خدا اُسکو خوش ہی رکھے۔ کم سن ملکہ نے مجھے اپنے خط مین بڑی پیاری پیاری باتین لکھی ہین۔ اسمین اپنے تئین ملکہ نہین لکھا بلکہ البرٹ کی فرخ دُلہن لکھا ہے۔ اور اُسنے میری جان البرٹ کے احسان کو دل سے مانا ہے میرے دلمین بھی اسکا بڑا اثر ہے کہ اُسنے مجھے یاد کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ البرٹ سے محبت رکھتی ہے جسکے سبب سے اُس نے میرے حال پر التفات کی ہو کہ مین بھی البرٹ سے زیادہ محبت رکھتی ہون رنج وقلق ہے تو یہی کہ البرٹ ہم سے جلد جدا ہوجائیگا۔ خدا معلوم ہمارا حال یہ ہجر کیا کریگا +

مین اور تم دونون اسکی جدائی کے رنج مین ہمدرد ہین۔ ملکہ نے جو اُسکو اپنے شوہر ہونیکے لیے پسند کیا ہے وہ بمقتضائے نیچر ہے۔ اس سے بہتر خاوند عاقل جمیل وشکیل کوئی اُسکو میسر نہین ہوسکتا تھا۔ مگر ہمکو اس کی جدائی کا قلق ہے۔ خدا ہمکو صبر دے +

شہزادہ نے ایک اور خط اُس خط کے جواب مین جو نانی صاحبہ نے پہلے اُسکے خط کے جواب مین لکھا تھا یہ لکھا ہے +

آپ کے پیارے خط کا نہایت ممنون ہون۔ مین نے اُسکو بار بار پڑھا تاکہ اُسکے مضامین فیض مشحون سے مستفید ہون۔ اُسکے ہر لفظ مین آپ کی نیک دلی کا عکس نظر آتا ہے۔ اے نانی صاحبہ مین اپنے پیارے گھر اور عزیز ملک کو ہمیشہ یقینی عزیز رکھون گا۔ انکی طرف سے میرے دل کے اندر ایک دست بیٹھا ہوگا جو ہمیشہ انکی یاد دلاتا رہے گا۔

نئے ملک کے فایدہ کے لیے زندگی بسر کرنا اور اپنا زیان اُٹھانا مجھے اس اپنے ملک کے ساتھ بھلائی کرنے کو بھلا نہ سکیگا نہین جس سے مین نے بہت سے فایدے اُٹھائے ہین۔ آیندہ جس ملک سے میرا تعلق ہوگا

اُسکے لیئے مین محنت و مشقت شاقہ اُٹھانیسے مکان نہین پاؤنگا۔ اور جب مین منصب عالی پر پہنچ جاؤنگا
تو مین اپنے تئین ٹھیٹ جرمنی ہونیسے موقوف نہین کرونگا۔ گو اُسکی جدائی مجھے آزردہ خاطر کرتی ہے مگر
مجھے اس خیال سے خوشی ہوتی ہے کہ اپنے جانیسے پہلے مین چند روز آپکے ساتھ رہونگا گو وہ چند ہی روز
ہونگے مگر بڑے خوشی کے ہونگے ❊ آپکا تابع البرٹ کوبرگ ۲۰۔ نومبر ۱۸۳۹ء

۱۴۔ نومبر کو شہزادے ونڈسر سے اپنے وطن کوبرگ کو چلے۔ رستہ مین ویس بیڈین مین
شاہ بلجیم سے ملے جو وہان ٹھیرا ہوا تھا۔ اُسنے ۲۲ نومبر کو شہزادون کے پہنچنے کے باب مین یہ خط ملکہ معظمہ
کو لکھا۔

مین نے ایک قاصد کو ٹھیرا رکھا کہ شہزادہ البرٹ کے آنے کی خبر آپکو دون۔ شہزادے ۲۰۔ نومبر کو بخیر و
عافیت یہان پہنچے۔ مین نے اُنکو دیکھا کہ وہ بڑے توانا و تازہ رو ہین۔ خاصکر شہزادہ البرٹ جس سے
ثابت ہوتا ہے کہ تندرستی و صحت کے لیئے خوشی سے بہتر کوئی معجون نہین۔ اُسکو تم سے بڑی محبت ہے
اور تمہارا ذکر وہ بڑی حیا کے ساتھ کرتا ہے۔ اُسکی طبیعت طرب انبساط و ظرافت سے بھری ہوئی ہے وہ
بڑا ہی عمدہ مصاحب ہے ❊

شہزادہ نے اپنے دل کا حال ایک اپنے دلی دوست کو خط مین اس طرح لکھا ہے۔

پیارے لوان سٹین اگرچہ مین اسوقت طرح طرح کے کامون کی کثرت سے پریشان خاطر
ہو رہا ہون۔ مگر مین چند منٹ کی فرصت نکالتا ہون کہ اپنے سچے دوست کو اپنی خوشخبری براہ راست
سناؤن۔ ہان صاحب اب مین دولھا ہون اور عنقریب ہم۔ فروری کو مین اپنی محبوبہ کے ساتھ ہم آغوش
ہو جاؤنگا۔ جب میری آخر ملاقات ہوئی تھی۔ مین نے اس معاملہ کا ذکر کیا تھا۔ اسکے بعد آسمان زیادہ
اریک ہوتا گیا۔ ملکہ نے میرے چچا شاہ بلجیم سے کہدیا کہ شادی کا معاملہ ملتوی ہوا۔ چار سال تک
ح شادی کا نام نہین لونگی۔ مین نے بھی چپ چاپ ارادہ مصمم کر لیا کہ اس التوا کا انتظار نہین کرونگا
ر اپنی شادی کے ارادہ کو فسخ کردونگا۔ مگر خدا کی مرضی یہ نہ تھی۔ جب مین یہان آیا تو وہ پہلے ہی دن سے
ہ نے بڑی عنایت کرنی شروع کی۔ اور دو دن بعد تو اُسنے مجھے خلوت مین بلا کر اپنا ہاتھ اور دل سپرد
کر دیا۔ آپ اس بات کو ہرگز کسی سے نہ کہیئے گا۔ اس راز سے سوائے میرے بھائی اور ماں کے کوئی واقف
ہن۔ مین خیال کرتا ہون کہ ملکہ وکٹوریا مین وہ ساری لیاقتین ہین جس سے گھر مسرت گاہ بنتا ہے وہ

مجھے بالکل دل سے چاہتی ہے۔ مین بڑا طالع ور اور خوش نصیب ہون۔ مگر کانٹے بھی میرے گرد موجود ہین بہت سے جھگڑے بھی اٹھین گے۔ ماہ مئی نے میرے لیے بہتیرے طوفان جمع کر رکھے ہین۔

اپنے دیس کی جدائی اپنے عزیز کوبرگ اور دوستون کا فراق میرا بڑا جان خراش ہے۔ اب بتاؤ دوست کب ملوگے۔؟ یہ خط کسی کو دکھانا نہین فقط ایلبرٹ

ایک شخص نے جو انگلستان مین پیدا ہوا تھا مگر جرمن مین تعلیم و تربیت پائی پائی تھی وہ شہزادہ کے حال سے خوب واقف تھا۔ ایک اخبار مین اسکا مفصل حال یہ چھپوایا ہے۔ جو نیچے لکھا جاتا ہے۔

سُب کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی ہین کہ دیکھیے ملکہ معظمہ کا شوہر کون شخص ہوتا ہے اور جمہور کی توجہ شہزادہ البرٹ کی طرف ہو رہی ہے۔ اگر آپ اپنے نامور اخبار مین شہزادہ کا حال شائع کرینگے تو آپکے اخبار خوانون کو نہایت پسند آئیگا۔ اسلیئے لکھا جاتا ہے۔ اُسکے لڑکپن کے حالات لکھنے کے لیئے یہ کافی ہے کہ اُسکے دلمین وہ بیج بوئے گئے۔ جن کے ثمر نیک کرداری اور حسن لیاقت ہوتے ہین۔ اسلیئے بس یہ لکھنا کافی ہے کہ اسنے اور اسکے بھائی نے جو وارث سلطنت ہی۔ بڑی احتیاط سے تعلیم پائی ہے انکا اُستاد **فلورس چِٹز** بڑا قابل عالم عاقل و نیک فاضل تھا۔ جب شہزادے **بون کی یونیورسٹی** مین گئے ہین تو وہ اُنکے ہمراہ تھا۔ اور وہان انھونے ایک ہینوور افسر سے جنگی قواعد سیکھی۔ شہزادہ البرٹ نے مختلف تعلیم کی اعلےٰ درجہ کی شاخون ہی پر توجہ نہین کی بلکہ اپنی فرصت کے گھنٹون مین ان سائنسون پر بھی توجہ کی جو علم کے زیور کہلاتے ہین جیسے کہ علم نباتات علم کیمیا۔ علم معدنیات۔ سنگھ وِدیا۔ علم طائر وغیرہ۔ اور اُس نے بھائی کے ساتھ ایک عجائب خانہ کی بنا قائم کی۔ اور اسمین عجیب عجیب چیزون کے نمونے جمع کیئے۔ با وجود ان علوم کی تحصیل کے فنون کی تحصیل مین بھی غفلت نہین کی۔ شہزادہ البرٹ مین ایک خداداد استعداد مصوری کی ہے۔ علم موسیقی مین ایسی مہارت حاصل کی کہ نئے نئے سرون اور راگون کو موزون کرنے لگا۔ وہ اہل صنعت کا توما ئی باپ ہے انکے جوہر لیاقت کے پرکھنے کے لیئے بڑا جوہری ہے۔ کالج مین جن مضامین کو اُس نے سیکھا وہ پولیٹیکل اکونومی (علم سیاست مدن) **جیورس پروڈنش** (اصول قوانین) وغیرہ قدیمی زبانون کا علم ادب۔ یہ سب علوم جرمن کے ایک فاضل اجل سے سیکھے۔ یہ تحصیل علم اس عمر مین تعجب خیز تھی اور بڑی عمر مین وہ ذلیل نہ تھی۔ اس تعلیم ہی نے ممتاز آدمیون مین شہزادہ کو ممتاز و سرفراز کر دیا۔ اگرچہ اسکو میدانی

ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کی شادی پر مضمون

اشغال کا بڑا شوق تھا۔ مگر یہ شوق کبھی ایسا غالب نہین ہوا کہ اُس نے تحصیل علم کے اشغال سے غافل کر دیا ہو۔ اور علم پڑھانیسے باز رکھا ہو۔ اسلیئے وہ ان تفریحات مین زیادہ مصروف ہوتا تھا۔

اگرچہ صاحب حسن جمال تھا مگر خود نما اور خود فروش نہ تھا۔ وہ شہزادون کے لیئے ایک نمونہ تھا اسکا چال وچلن طریقہ وروبہ ایسا تھا کہ وہ انتظام خانگی کے لیئے ایک نمونہ تھا۔ اسکی برادرانہ اور فرزندانہ محبت قابل تعریف تھی اُسنے جو اپنی سوتیلی مان سے سچی محبت اور اُسکا ادب پاس و لحاظ کیا ہے اُسکے دیکھنے سے لوگون کا دل خوش ہوتا ہے یہ پہلی دفعہ تھی کہ آخر سال مین دونون بھائیون مین یون جدائی ہوئی کہ بڑا بھائی وارث سلطنت تو شاہ **سیکسن** کا ملازم ہوگیا۔ اور شہزادہ البرٹ اٹلی کی سیر کو چلا گیا۔ اس طرح دونون بھائی بغیر آپس مین ملے جُدا ہوگئے۔ شہزادہ ایلبرٹ خوش مزاج ہے۔ اسکا دل محبت منزل ہے۔ ہمراہیون کے ساتھ مزاح بہت کرتا ہے۔ جب وہ کوئی بیہودہ حرکت کرتا ہے تو اُسے خوب سمجھتا ہے مگر اسبات کو ہنسی مین ایسا ڈالدیتا ہے کہ اُس سے کسی کا دل نہین دُکھتا۔ وہ ایک خوش طبعی کی بات معلوم ہوتی ہے۔ خوشامد دہوکہ بازی سے اُسکو نفرت قلبی ہے۔ مردم شناسی مین کمال ہے۔ آدمیون کی بات چہرہ سے پہچان جاتا ہے۔ ہر چیز کے سارے رخون وپہلوؤن کو بڑے غور وخوض سے دیکھتا ہے اور اُنکو جانچتا ہے اور پرکھتا ہے اور اُنپر اپنی عقل والا سے رائے صائب قائم کرتا ہی بہت سے دلچسپ قصے اسکے بیان ہوسکتے ہین۔ مگر وہ اس سبب سے نہین بیان کیئے جاتے کہ شہزادہ کے کانون کو گران معلوم نہ ہون۔ اب صرف یہ بیان کرنا باقی رہا۔ کہ ہر انگریز خواہ **وگ** ہو یا **ٹوری** ہو ملکہ معظمہ کے ساتھ اسکی شادی ہونیسے خوش ہے کہ وہ شوہر کے تمام حقوق کماحقہ ادا کریگا۔

حضرت علیہا نے اپنے دوست **بیرن سٹوک میئر** کو یہ مژدہ جلد سنایا جسکو وہ سُنکر حیرت مین آگیا۔ کیونکہ تھوڑی مدت گزری تھی کہ ملکہ نے اس سے کہا تھا کہ وہ اپنے کو ارپنے کی حالت بدلنے کا ارادہ مدت تک نہین کرینگی۔ اب اُنہون نے دفعتہً یہ لکھا کہ اس وقت مجھے اپنی اس خطا کا خیال ایسا ہے کہ مین نہین جانتی کہ اپنے خط کو کیونکر شروع کرون۔ مگر مین وہ مژدہ سناتی ہون کہ مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے معاف کردینگے۔ **البرٹ** نے میرا دل بالکل لے لیا ہے۔ اور آج صبح کو میرے اور اُسکے درمیان سب باتون کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ مجھے خوش رکھے گا اور میرا اپنا بھی یقین ہے کہ مین اسکو خوش رکھونگی۔

اس نسبت قرابت کے باب مین گرین ویل صاحب لکھتے ہین کہ اس معاملہ مین ملکہ معظمہ نے
میل بورن وزیر اعظم کیطرف ذرا التفات نہین کیا۔ اس معاملہ کی ساری باتون کو خود فیصل کیا
اس سے ذرا اصلاح و مشورہ نکیا۔ اور نہ اپنے ارادہ پر اُسکو مطلع کیا۔ وزیر نے ملکہ سے عرض کیا کہ جو افواہین
اُڑ رہی ہین نہ مین اُنسے لاعلم ہون نہ حضور۔ مجھے یہ خیال نہین ہے کہ مین آپکے ارادہ کو دریافت کرون
بلکہ مین اسکو اپنا فرض سمجھتا ہون کہ آپ کو مطلع کردون کہ اگر آپ کا کوئی ارادہ ہو تو ضرور ہے کہ آپ
اُسکو وزرائے سلطنت پر اعلان کردین تو ملکہ نے ارشاد کیا کہ مجھے آپسے کچھہ کہنا نہین لیکن ہفتہ
کے بعد۔ اُنہون نے اپنے وزیر کو آگاہ کیا کہ سارا معاملہ فیصل ہوگیا ہے۔ اس سے ملکہ کی عجیب آزاد
منشی اور بے تعلقی ظاہر ہوتی ہے جسکی نسبت لیڈی گرے صاحب کہتی ہین کہ اس آزادانہ خصلت
کے بڑے نازک نتایج ہین کہ جب ملکہ نے اس معاملہ مین میل بورن سے کوئی تعلق نہین رکھا
تو جب وہ بڑی ہونگی تو ان وزرا سے جنکو وہ پسند نہین کرتین نہ اُنکی پروا رکھتی ہین کیونکر معاملات
کرینگی +

اصل حقیقت حال تو معلوم نہین مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر مین میل بورن
ملکہ سے آزردہ نہین ہوا۔ وہ بدستور اُن پر مہربان رہا۔ ملکہ نے اپنے نزدیک مناسب وقت اسکی خبر
کو یعنے نسبت قرابت ہونیسے ایک دن پہلے میل بورن کو مطلع کیا کہ اُنہون نے شہزادہ کو اپنے
شوہر ہونیکے لیئے پسند کیا ہے ملکہ نے اپنے جرنیل مین لکھا ہے کہ میل بورن نے اس نسبت
قرابت پر اپنا بڑا اطمینان خاطر ظاہر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ اس شادی کرنے کو لوگ بڑی خوشی سے
قبول کرینگے۔ وہ شادی کے باب مین خود بڑے متفکر بیٹھے ہین اور پھر ایک مربیانہ انداز سے کہا کہ
آپ کو بڑی راحت و آسایش اس سے حاصل ہوگی۔ عورت خواہ کسی درجہ کی ہو وہ تنہا کسی مدت تک
ایک حال پر قایم نہین رہ سکتی +

جب شہزادے وطن کو سدھارے چند ہفتہ شہزادی کے اُنکے ساتھ بڑی خوشی و خرمی
سے گزرے تھے اب تنہائی مین اُنکا دل گھبراتا تھا۔ وہ اُن ہی راگون اور گیتون و نغمون سے اپنا جی
بہلاتی تھین جو شہزادہ موزون کرکے اُنہین دے گیا تھا۔ شہزادہ چلتے وقت ایک اپنی تصویر بھی
دے گیا تھا جسکو ملکہ نے اپنی چوڑی مین نصب کرکے اپنی تقویت دل کا تعویذ بنایا تھا +

اس نسبت قرابت کے متعلق ملکہ و وزیر اعظم کا بیان

آپ فرمایئے کہ میری کم عمر دُلہن پر کیا گزرتی ہوگی جب وہ اپنے کمرہ مین تنہا چُپ چاپ اُداس بیٹھتی ہوگی - اِس خیال کا اثر میرے دل پر ایسا ہوتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ پر لگا کے اُڑ جاؤن اور اپنی دُلہن کے دل خوش کرنیکے لیئے اُسکے پاس جا بیٹھون" - اِسکے جواب مین ملکہ نے لکھا کہ "یہ الفاظ کم عمر - میری دلہن - ایسے شیرین و دلربا ہین کہ جنسے محبت والفت ٹپکی پڑتی ہے - اور وہ آیندہ سالون کی مسرت وانبساط کی بشارت سُناتے ہین" - شہزادہ نے اپنی دُلہن کو لکھا میرے تو تصور مین بھی نہین آسکتا کہ مین کیسا محبوب آپکا ہوگیا ہون - میری خوشی کی انتہا یہ ہے کہ مین یہ جانون کہ آپ مجھے عزیز رکھتی ہین - مین نہین جانتا کہ جب یہ خوشی میرے پاس ہوگی تو مین کیا ہونگا؟ پھر وہ بیان کرتا ہے کہ میری نانی صاحبہ کو میری جدائی کا بڑا افسوس ہے مگر اُن کی امید ہے جو میرا یقین ہے کہ مین جسقدر خوشی کو چاہ سکتا ہون کہ وہ حاصل ہو وہ اپنی عزیز وکٹوریا سے حاصل کر سکتا ہون ایسی باتون سے مین اُنکے دل کو تسکین دیدیتا ہون - پھر اپنے عزیز وطن کوبرگ سے شہزادہ لکھتا ہے کہ مین آپ ہی کے خیال مین سرتاپا مستغرق رہتا ہون - آپکے چھوٹے کمرہ مین جو گھنٹے آپکے ساتھ گذرے ہین اُنکو مین اپنے ایام زندگی کا سب سے زیادہ خوشترین حصہ سمجھتا ہون - ہمیشہ آپکے ساتھ رہنے سے جو خوشی حاصل ہوگی - اِسکی صاف تصویر مین اپنے تصور مین بھی نہین بنا سکتا - پھر نہایت سنجیدگی و محبت سے لکھتا ہے کہ کوبرگ کے چرچ کے اندر جس گھنٹے مین مین سیکرمینٹ لینے گیا خدا مجھسے مواخذہ نہ کرے کہ اِس مقدس تبرک لینے کے وقت مین بھی مجھے آپ ہی کا خیال تھا کہ مین خدا سے دعا مانگتا تھا کہ وہ آپ کو صحت روحانی عطا کرے - خدا اپنی برکتون کے دینے سے انکار نہین کریگا ؞

یہ سارا بیان ہمنے اُنہین کی زبانی نقل کیا ہے جو اِس نسبت قرابت کے اہتمام مین تھے - ملکہ معظمہ کا اپنے تئین شہزادہ سے درجہ دوم پر رکھنا اور بار بار یہ فرمانا کہ وہ میری خاطر سے اپنے نقصانون کا متحمل ہوا - ایسی نیک دلی و منکسر المزاجی کی مثال ہے کہ اِس سے زیادہ کامل کوئی مثال کسی فیاض و پاک نفس عاشق کے انکساری کی نہین ملے گی - جس روز اِس قلعے مین یہ نسبت قرابت قرار پائی عجب ہنگامہ انبساط ونشاط گرم تھا - اولیائے دولت مین چہل پہل ہو رہی تھی - قاصد چارون طرف اِس خوشخبری کی تحریرون کے انبار کے انبار لیئے دوڑے جاتے تھے خط و کتاب جو اِس باب مین ہوئی اُس کو تم اوپر کے صفحون مین پڑھ لو ؞

ملکہ معظمہ جب اس حد سے گزرین جہان سیل اوز دہیا ملتے ہین تو جو خودرائی وخودپسندی بمقتضائے جوانی اُن مین تھی وہ اُن کی طبیعت سے ایسی دور ہو گئی کہ پھر عمر بھر اُنکے پاس آئی کہ اُن کی نوجوانی کی خودرائی کی خصلت کے زور کو دوچند کرتی ملکہ کے مصاحبو نے اس زور کو اُبھرنے اور اوپر چڑھنے نہ دیا۔ اُنکو منکسر المزاج بنا دیا +

باب ۱۰ دہم

شادی کا بیان میں میل بورن کی وزارت

پینی پوسٹ کی اصلاح ۱۸۳۹ء

میل بورن کی وزارت کے اختیارات وحکومت کی معاودت نے بجٹ کی تجاویز مین ایک اصلاح پیش کی جو قانون بنکر نافذ ہوئی۔ جس مین ملکہ معظمہ کی رعایا نہال اور آسودہ حال ہو گئی اور اُنکے درمیان رشتہ الفت قائم ہو گیا +

پینی پوسٹ کا جاری ہونا

انگلستان مین پینی پوسٹ ایسا ہی ہے جیسے یہان پیسے کا کارڈ یا آدھ کا ٹکٹ ہے۔ اب کے انگلستان مین خطوں پر محصول لگنے کی شرحین گران اور مختلف تھین۔ فاصلہ پر۔ وزن پر اور نیز خط کی ہیئت پر محصول کی شرحین بدل جاتی تھین۔ ایک مقام سے جو دوسرے مقام پر خط جاتا تو اُسپر مختلف محصول لیا جاتا تھا۔ کل یونائیٹڈ کنگڈم مین بحساب اوسط فی خط چھ پینی (۶) محصول پھیلتا تھا۔ اسکے سوائے اگر خط کاغذ کے ایک تختہ سے زیادہ کاغذ پر لکھا جاتا تو محصول کی شرح اور بھی بڑھ جاتی۔ پارلیمنٹ کے ممبرون کو ایک خاص حد تک اور گورنمنٹ کو کُل خطون کا محصول معاف تھا۔ خواہ وہ کتنے ہی بھیجین۔ وہان شاہی آدمیون کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنا یا پرایا خط فقط خط کے سرنامہ پر اپنا نام لکھکر بھیجدین اور محصول سے معاف رہین۔ جسکے معنی یہ تھے کہ جو لوگ خطوط کے محصول دینے کا مقدور رکھتے ہین وہ تو محصول سے معاف رہین اور جو کم مقدور ہین وہ خطون کا بھاری محصول دین +

ڈاک خانہ کے اس بیہودہ انتظام سے ہر مقام پر لوگون کو سخت تکلیف پہنچ رہی تھی۔ منجملہ اور نقصانون کے ایک نقصان یہ بھی تھا کہ جو لوگ عام اسباب رسانی کے کارخانون کے مالک تھے

پوشیدہ پوشیدہ خطوط رسانی کرتے تھے۔ خطون پر جو گورنمنٹ کی شرح محصول تھی اُسکو کم کر دیتے تھے اور چوری سے اپنی ڈاک خوب چلاتے تھے۔ اپنے اِس ناجائز و خلاف قانون کام کو جائز تجارت سمجھتے تھے

برسون تک مین چسٹر اور لنڈن کے درمیان خطون کے پانچ چھ حصے اسیطرح آتے جاتے رہے ایک بڑی نامی تجارت گاہ تھی جسکے سرشتہ خط تو ایسے ڈاکخانون کی معرفت جنکا نام زمین دوز ڈاکخانہ رکھا گیا تھا بھیجے جاتے تھے اور ایک خط گورنمنٹ کے ڈاکخانہ مین بھیجا جاتا تھا۔ قاعدہ تھا کہ جب کاغذ کے ایک تختہ سے زیادہ تختون پر خط لکھا جاتا تو اُسپر زیادہ محصول لگتا تو اُسکے گھٹانے کیلئے یہ جعلسازی ہوتی کہ ڈاکخانے کے ملازم اُن مہرون مین جعلسازی کرتے جو اِس شناخت کیلئے لگائی جاتی تہین کہ محصول زیادہ لگایا جائے یا نہین ؛

سر رولینڈ ہل صاحب نے ارزان اور یکسان نظام خطون کے محصول کا ایسا پیش کیا جسکا احسان سب مہذب سلطنتون نے مانا۔ اور جن سلطنتون مین ڈاک کا انتظام تہا۔ اِنہین کے نظام کو اُنہون نے اختیار کیا۔ صاحب ممدوح بڑے عالی خاندان تھے۔ ابتدائے عمر سے اُنکو ہندسون کے جوڑنے کا شوق تہا اِسی سبب سے اُنہون نے ایسی تحقیقاتین کین کہ ڈاکخانون مین کتنے خط پڑتے ہین اور اُنکی تعداد کو آبادی کی تعداد سے کیا نسبت ہے۔ خطوط رسانی کا خرچ کیا ہوا۔ ہر خط کے پہنچانے کا خرچ ڈاک کے افسر کیا لگاتے ہین۔ جب اُنہون نے اِس محصول کی سختی کا ایک صحیح واقعہ سُنا تو اُن کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ وہ محصول کی سختی کے دور کرنے پر دل وجان سے مصروف ہوئے۔ یہ واقعہ یون بیان کیا جاتا ہے کہ نوجوان شاعر مسٹر کول ریج نے دیکھا کہ ایک عورت کو چٹھی رسان نے خط دیا۔ عورت نے خط کو ہاتھ مین لیا اور اُسکو اُلٹ پلٹ کر کے دیکھا اور چٹھی رسان کو واپس کیا اور کہا کہ میرے پاس محصول دینے کے لیئے نہین ہے۔ جب صاحب موصوف کو معلوم ہوا کہ یہ خط اُس عورت کے بھائی کا تہا تو اُنکو رحم آیا اور محصول کا ایک شلنگ دیکر خط عورت کو دلوا دیا۔ اگرچہ عورت کی مرضی یہ نہ تھی کہ وہ اسطرح اُسکو خط دلواوین۔ جب چٹھی رسان نظر سے غائب ہوا تو اُس عورت نے لفافہ کے اندر سے ایک تختہ کاغذ کا جسپر کچھ نہین لکھا تھا۔ صاحب ممدوح کو دکہایا۔ اور کہا کہ ناحق آپنے اپنا روپیہ ضائع کیا۔ جب میرا بھائی لنڈن گیا تہا تو مجھ مین اور اُسمین یہ بات ٹھیر گئی تھی کہ جب ہم خیر و عافیت سے ہون تو ہر سہ ماہی مین ایک خط اسیطرح ایک دوسرے کے پاس بھیجا کرے اور وہ واپس کر دیا کرے۔ اسطرح ڈاک کے محصول کے خرچ کرنیکے بغیر ایک

دوسرے کی خیر وعافیت معلوم کر لیا کرین۔ یہ حکایت تو بہت آدمیون کے دلمین اور زبان پر تھی۔ مگر یہ اس جوانمرد مسٹر ہل کا دل تہا کہ اسے کھٹکا لگیا اور یہ سمجھا کہ ڈاک کے محصول مین کوئی خرابی ایسی ہے کہ جسکے سبب سے بہن بہائیون مین خیر وعافیت دریافت کرنیکے لیئے یہ فریب بازی ہوتی ہے وہ اُسکے مٹانے مین ہمہ تن ساعی ہوا +

مسٹر ہل بتدریج اپنے دلمین محصول ڈاک کی اصلاح کے منصوبے کو پکاتے رہے ۱۸۳۷ع مین ایک پمفلٹ (رسالہ) کی صورت مین جسکا نام اُنہون نے ریفارم آف پوسٹ آفس (ڈاک کے سر رشتہ کی اصلاح) رکھا تھا۔ دنیا کے روبرو پیش کیا جسکو لوگ دیکھکر متحیر ہوئے کہ اسمین کیا کیا باتین قابل تعمیل لکھی ہین۔ مسٹر ہل کے نظام کا اصل اصول یہ تہا کہ خطوط رسانی مین ڈاک کا خرچ خفیف ہوتا ہے اور فاصلہ کی زیادتی تھوڑی سی افزایش محصول مین کرتی ہے +

اس پمفلٹ مین آپنے یہ تدابیر پیش کین کہ ڈاک کا محصول اتنا گھٹایا جائے کہ وہ کم از کم ہو جائے اور اُسکے ساتھ خط رسانی مین تیزدوانی زیادہ کی جائے اور ڈاک کا کئی کئی دفعہ جلد جلد کام کیا جائے۔ گورنمنٹ جس اصول پر حساب کرتی تھی اُسکے بالکل برخلاف مسٹر ہل کا اصول تھا۔ گورنمنٹ کا تو یہ اصول تہا کہ خطوط پر جسقدر محصول زیادہ لیا جائیگا اُتنی ہی محصول کی آمدنی زیادہ ہوگی۔ اِسکے برعکس ہل صاحب کا اُصول تہا کہ جسقدر محصول کم لیا جائیگا اُسیقدر منفعت زیادہ ہوگی۔ اسلیئے اُسنے یہ سفارش کی کہ ڈاک کے سارے محصولون کی جگہ صرف یکسان محصول آدھے اونس کے وزن پر ایک پینی کل یونایٹیڈ کنگڈم مین محصول لیا جائے۔ اور اسمین فاصلون پر کچھ خیال نہ کیا جائے خواہ وہ کتنے ہی دور دراز ہون۔ پوسٹ آفس کے افسر اس تجویز سے بہت ناراض ہوئے۔ پوسٹماسٹر جنرل لارڈ لچ فیلڈ نے ہوس آف لارڈس مین کہا کہ آج تک مین نے ڈاک کے باب مین جتنی بیہودہ وحشیانہ تجویزین سُنی تہین اُن سب سے بدتر یہ تجویز ہے جو اب پیش ہوئی ہے۔ ڈاک کو بارہ گُنا بوجھ ڈہونا پڑے گا۔ اس سبب سے ڈاک کے اس صیغے مین جو لاکہہ پونڈ سالانہ کا خرچ ہوتا ہے اس سے بارہ گنا خرچ ہوگا۔ ڈاک خانون کی دیوارین پھٹ جائینگی جن رقبون پر ڈاک کے مکانات بنے ہوئے ہین اُن مین کلرکون اور خطوط کی سمائی نہوگی۔ ممکن نہین کہ اس بعید العقل دلیل پر کسیکو تعجب نہو کیونکہ لارڈ لچ فیلڈ نے یہ بیان کیا کہ یہ تجویز اسلیئے کہ وہ پبلک کے لیئے بہت مبارک ہے فرض ہے عمل مین نہ آنی چاہیئے۔ اُسنے اپنی دلیل مین یہ بات بیان نہین کی جو اکثر آدمی کہہ رہے تھے کہ پبلک اسقدر خط بھیجنے کی نہین

جتنی اس تجویز کے مجوز توقع کر رہے ہین بلکہ یہ بیان کیا کہ پبلک اتنے خط بھیجے گی کہ پوسٹ آفس کا ناک مین دم آجائیگا۔ خطون کے بھیجنے مین عوام کو ایسی آسانی ہوجائیگی کہ وہ ملازمین ڈاک کو ایسی تکلیف دینگے کہ وہ اُسکے متحمل نہو سکینگے۔ ایک اور افسر محکمۂ ڈاک کا کرنیل ہیرلی یہ کہتا تھا کہ مین ڈاک کے اعلی افسرونسے یہ کہتا ہون کہ یہ تجویز نہین چلیگی۔ گورنمنٹ خود اسکو منسوخ کردے گی۔ تم اپنی طرف سے کوئی ایسی حرکت نکرو جس سے یہ معلوم ہو کہ اُسکے اجرا مین یہ حارج ہوتے ہین۔ ہم گورنمنٹ کے ملازم ہین یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوئی کام ایسا نکرین کہ جسکے سبب سے کوئی الزام گورنمنٹ کے ذمہ عاید ہو۔ یہ تو چندان حیرت کی کوئی بات نہین کہ پوسٹ آفس کے ذہن مین کوئی امر بات سوائے اس تجویز کے ناکام رہنے کے نہ آئے۔ حیرت تو اسپر ہے کہ سڈنی سمتھ جیسا لائق عاقل فرزانہ ممبر پارلیمنٹ کا یہ کہے کہ پینی پوسٹ مین لاکھ پونڈ کی آمدنی میرے دوست مسٹر وار برٹن کی خاطر خاک مین ملتی ہے۔ یہ صاحب پارلیمنٹ کے ممبر تھے ایک دوسرے ممبر پارلیمنٹ مسٹر والیس کے ساتھ ملکر ہل صاحب کی تجویز کی حمایت کرتے تھے۔ سڈنی سمتھ نے یہ بھی کہا کہ مین وگ منسٹری کا مداح ہون۔ انقلاب عظیم کے بعد جتنے کام انکے وزرا نے جیسے اچھے کیئے ہین ایسے اور وزرا نے نہین کیئے۔ مگر افسوس ہے کہ مسٹر ہل کی تجویز کا قبول کرنا انکی ضعف عقل پر دلالت کرتا ہے اور عقلمندونکے کان کھڑے کرتا ہے۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہل کی تجاویز جیسی آسانی سے وزارت نے قبول کرین ایسی توقع نہ تھی۔ جسوقت کہ مسٹر ہل کا یہ پمفلٹ شائع ہوا ہے اُسوقت سررشتہ ڈاک کے حالات کی تحقیقات ایک کمیشن کر رہا تھا اُسنے مسٹر ہل کی تجویز پر بہت توجہ کی اور اُسکے حق مین اچھی رپورٹ بھیجی۔ گو پوسٹ آفس اُسکو یقین دلاتا تھا کہ اس سے آمدنی کا نقصان اسقدر ہوگا کہ وہ اُٹھایا نہ جائیگا۔ پارلیمنٹ مین مسٹر والیس نے جنکا نام اوپر بیان کیا گیا ہے ایک کمیٹی مقرر کرنے کی تحریک کی کہ وہ ڈاک کے سارے کامون کی خوب چھان بین کرکے رپورٹ کرے جو مسٹر ہل نے اپنے پمفلٹ مین ڈاک مین محصول لگنے اور اُسکے وصول ہونیکا طریقہ بتلایا ہے۔ کمیٹی نے بڑے صبر استقلال سے اس امر مین بڑی توجہ سے تحقیقات کی۔ اور آخرکار اسکی سفارش کی کہ اسکے موافق یکسان محصول لگایا جائے۔

مسٹر ہل جانتے تھے کہ اس محصول کے گھٹنے سے خطون کی تعداد زیادہ ہوجائیگی تو ہرکارون کو پیسون کے جمع کرنیکی فرصت نہین ملے گی۔ اِسلیئے ضرور ہے کہ خط کا فرستندہ محصول دے۔ اُنہون نے پوسٹیج اسٹمپ (ڈاک خانہ کے ٹکٹ) نکالنے کی تجویز مسٹر چارلس نائیٹ کی بتائی ہوئی اختیار کی۔ ٹکٹ تیار

کیا گیا۔ جس مین ملکہ معظمہ کا چہرہ بنایا گیا۔ جسکے سبب سے ساری دنیا نے اِنکے چہرہ مبارک کی زیارت کی۔ گورنمنٹ نے اِس تجویز کے منظور کرنے مین اپنی عالی ہمتی کے ساتھ فیاضی دکھائی۔ اول سال مین ڈاک کی آمدنی مین کمی ہوئی تو پارلیمنٹ نے اِسکی پروا نہین کی۔ بلکہ اِس تجویز کے سبب سے آیندہ نقصان اُٹھانے پر بھی اپنی رضامندی ظاہر فرمائی۔ اہل تجارت نے بھی آپمین اپنی منفعت اور آسایش کے سبب سے بہت زور دیا۔ اور بہت سی درخواستین اِسکے جاری رہنے کیلئے دین۔ آخر کار گورنمنٹ نے ایک بل تیار کیا۔ جس مین مسٹر ہل کی تجویز اختیار کی کہ سوائے اُن خطون کے جو بکار ملکہ معظمہ بھیجے جائین اور خطون کے لیئے محصول معاف کرنے کا طریقہ موقوف کیا جائے۔ ابتدا مین گورنمنٹ نے یہ تجویز کی کہ ہاف اونس کے وزن کے خط پر چار پنس محصول لگایا مگر ۱۸۴۰ع مین یہ قانون پاس کر دیا کہ کل یونائیٹڈ کنگڈم مین سب جگہ پر خط پر جسکا وزن آدھے اونس سے زاید نہو ایک پینی کا ٹکٹ لگایا جائے۔ اِس تدبیر پر کامنس ہوس اور لارڈس ہوس دونون مین مخالفت ہوئی۔ ڈیوک ولنگٹن نے فرمایا کہ مین اِس تجویز پر سخت اعتراض کرتا ہون۔ مگر چونکہ گورنمنٹ نے اِسکے جاری کرنے کا ارادہ مصمم کر لیا ہے۔ اسلیئے مین چاہتا ہون کہ لارڈس ہوس مین اسپر مخالفت نہ کیجائے۔ کامنس ہوس مین سر روبرٹ پیل اور مسٹر گولبرن نے مخالفت کی۔ دونون نے اِس تجویز پر تبرّا کیا۔ اور کہا کہ یہ تدبیر آمدنی کی کمی کے سبب سے ملک کو ایک بلا مین مبتلا کریگی۔ یہ ساری مخالفتین دھری رہین تدبیر مذکور ملک کا قانون ہوگئی۔ مسٹر رولینڈ ہل کا اصول ساری مہذب دنیا نے اختیار کیا۔ اور رپورٹون سے اُسکے نتایج معلوم ہوتے ہین کہ خطون کے بھیجنے کی تعداد ہزارون گنی بڑھ گئی۔ ملکہ معظمہ کی سلطنت مین ملک کی تاریخ معاشرت مین یہ حیرت ناک کام ہے۔ یہ برٹش کی ذہانت وجدت کا نتیجہ تھا کہ اُسنے غیر ملکون کو اپنی پیروی کرلنے سے فائدہ پہنچایا یہ امر مشتبہ ہے کہ ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین اسکی گورنمنٹ نے کوئی اور قانون ایسا جاری کیا ہو کہ اُسنے انگلینڈ اور ساری دنیا کی معاشرت مین ایسی منفعت عظیم پہنچائی ہو۔

پراؤی کونسل مین شادی کا اعلان

یہ تجویز ہوئی کہ جب تک سررشتہ کے طور پر پراؤی کونسل مین شادی کا اعلان نہ کیا جاے اُسکا اعلان عام نکیا جائے۔ ملکہ معظمہ کی یادداشتون ہی سے سارا حال اِس نسبت قرابت کا تحریر ہوا ہے وہ ۱۵ اکتوبر کو اپنی یادداشت مین لکھتی ہین کہ مین نے بیوہ ملکہ اور تمام ارکین خاندان شاہی کو اپنی نسبت قرابت پر خطوط بھیجکر مطلع کیا اور سبنے جوابات میری خاطر خواہ بھیجے ہو۔

۲۰۔ نومبر کو ملکہ معظمہ مع والدہ مکرمہ کے ونڈسر سے قصر بکنگھم مین رونق افروز ہوئین لارڈ میئر لندن

نے پراوِی کونسل مین جو اعلان نامہ پیش کرنیکے لیئے تیار کیا تہا۔ اُسیدن ملکہ معظمہ کے روبرو پسند
کرنیکے پیش کیا۔

ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ شادی کے مختلف انتظامون کے باب مین لارڈ موصوف سے میری
بہت گفتگوئین ہوئین۔ شہزادہ کے وظیفہ سالانہ کیلیئے پچاس ہزار پونڈ کی رقم تجویز کیگئی لارڈ میلبورن
نے کہا کہ کیبنٹ کے نزدیک کوئی دقت اسمین پیش نہین ہوگی۔ الا اس صورت مین کہ شہزادہ
آپکے بعد زندہ رہے۔ (یہ رائے اس کی بالکل غلط نکلی) ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ بہت
ہا میرے خیال مین یہ امر نامناسب ہے۔ لارڈ میل بورن نے میرے ساتھ اتفاق کیا۔ مگر اسکے ساتھ یہ کہا
مجھے امید ہے کہ کوئی مشکل پیش نہ آیگی۔

اسی موقع پر لارڈ میل بورن نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ یہ احمقانہ کوشش ہوگی کہ یہ
ظاہر کیا جائے کہ شہزادہ کے رومن کیتھولک ہونے کی افواہ غلط ہین۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی
ہین کہ یہ رپورٹ سراپا لغو و پوچ تھی یعنے شہزادہ کی رائین مذہب کے باب مین وہی تہین جو پروٹسٹنٹ
کی ہونی چاہئین۔ لارڈ میل بورن نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ شہزادہ کے مذہب کے بتانے
خدشہ ہے۔ اسلیئے اعلان نامہ مین جو پیش ہوگا۔ اسکا ذکر نہ کیا جائے آیندہ معلوم ہوگا کہ اس فقرہ
ثبت پر کیا کیا حاشیے چڑھے ہین۔

۲۳۔ نومبر کو پراوِی کونسل کا اجلاس ہوا۔ اسّی سے زیادہ ممبر بکنگہم کے قصر کے کمانچہ
جمع ہوئے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین ٹہیک دو بجے گئی۔ کمرہ آدمیون سے بھرا ہوا تھا
مشکل سے کسی کو پہچانتی تھی۔ لارڈ میل بورن مجھے محبت کی نگاہون سے چشم پر آب دیکھ رہا
میرے نزدیک تہا۔ جب مین نے اعلان نامہ پڑھا تو میرے ہاتھ کانپتے تھے۔ مگر مین نے پڑھنے
کی غلطی نہین کی۔ مین اُسے ختم کرکے بہت خوش ہوئی اور خدا کا شکر کیا۔ لارڈ لینسڈاؤن
وی کونسل کیطرف سے اس مبارک و پسندیدہ اعلان نامہ کے انطباع کی اجازت چاہی۔ مین نے اجازت دیدی
کمرہ سے نکلی۔ یہ سارا کام دو تین منٹ مین ختم ہوگیا۔ مین چھوٹے سے کتبخانہ کے کمرہ مین کھڑی
کیمبرج کے ڈیوک نے وہان آنکر مجھے مبارکباد دی۔

چوڑی پہنتی تہین جسمین شہزادہ کی تصویر چسپان تھی۔ وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ کونسل

مین اعلان نامہ کے پڑھنے مین اُس تصویر کے دیکھنے سے مجھے تقویت ہوتی تھی۔ اُنہون نے اُس رات کو مع اپنی والدہ کے ونڈسر مین مراجعت کی۔ اعلان نامہ جو پڑھا گیا وہ یہ تہا ؀

اُسوقت مین نے آپ سب صاحبون کو اسلیئے بلایا ہے کہ آپ کو اپنے اِس ارادہ سے مطلع کرون جو میری رعایا کی بہبودی اور میری آسودگی سے متعلق ہے۔

یہ میرا ارادہ ہے کہ مین سیکس کوبرگ اور گوتہا کے شہزادہ البرٹ سے اپنا عقد کرون۔ مین اِس عقد کی جسکا مین نے اقرار کیا ہے عظمت سے خوب واقف تھی اور رفتہ رفتہ مین نے سوچ سمجھکر اور یہ پورا الیقین کر کے اختیار کیا ہے کہ اُسی قادر مطلق کے فضل و کرم سے میرے گھر کو سُکھ چین ہوگا۔ اور میری رعایا کی مقاصد براری ہوگی۔

مین نے مناسب جانا کہ پہلے سے مین آپکو اپنے ارادہ سے واقف کرون تاکہ آپ صاحب اس امر سے مطلع ہو جائین جو میری اور میری مملکت کی بہبودی کے لیئے اہم ہے اور مین جانتی ہون کہ یہ میرا ارادہ میری پیاری رعایا کو مقبول خاطر ہوگا؟

پرائوی کونسل کے حالات مین مسٹر گریول لکھتے ہین کہ جتنے پرائوی کونسل کے ممبر تھے اُنہون نے مودبانہ درخواست کی کہ یہ اعلان نامہ عوام مین مشتہر کیا جائے ملکہ نے اِس درخواست کو منظور کیا ؀

اول وہ گزٹ شاہی مین چھپا۔ پھر اُس سے اور اخبارون مین نقل ہو کر سارے ملک مین مشتہر ہوا۔ اِس پرائوی کونسل مین اُن ارا کین سلطنت کا مجمع تہا جو کل قوم کے سب قسم کے آدمیون مین سر برآوردہ تھے جیسے کہ ڈیوک ولنگٹن اور لارڈ لینسڈون۔ سر روبرٹ پیل وغیرہ وغیرہ جو امورات سلطنت مین اختیار رکھتے تھے۔ مگر اِس شادی کے باب مین وہ عملاً کوئی اختیار نہ رکھتے تھے۔ یہی ارباب کونسل دو برس سے کہ ملکہ کی اطاعت اور خیر خواہی کا حلف اُٹھا چکے تھے۔ اُنکے روبرو ایک نوجوان بیست سالہ ملکہ کا جسکی سلطنت پر دو برس گزرے تھے اپنی نسبت قرابت کا اعلان کرنا بڑے جگر گردہ کا کام تہا۔ اگر ڈرتے ڈرتے کیوقت ہاتھ نہ کانپا تو تعجب تہا۔ اِس وقت ۸۰ ممبر حاضر تھے جن مین سے ساٹھ سے زیادہ شہزادہ کی وفات تک مر گئے۔ وہ تو بڑی بڑی عمرون مین مرے۔ دنیا مین اپنے کام پورے کیئے۔ جاہ و منصب پر پہنچ چکے تھے۔ مگر بیچارہ شہزادہ جسکے لیئے یہ مجمع ہوا تہا کہ ملکہ نے اُسکو اپنے شوہر بنانے کیلئے انتخاب کیا تہا۔ وہ آدھی گھڑ دوڑ کر کے عین اپنے توانائی اور جوانی مین اِس دنیا سے چل بسا گو اسکے کام بڑے اچھے تھے مگر نا تمام تھے اُس نے جہان نشانہ لگایا

قصد کیا تھا ہنوز وہ نظر کے سامنے نہ آیا تھا۔

اس شادی کے قرار پانیسے ملکہ کے خاندان اور اُنکی مادر مہربان ہی کو خوشی نہین حاصل ہوئی تھی بلکہ کل ملک مین اِسکی بڑی خوشی وخرمی منائی گئی تھی۔ رعایا کو اپنی عزیز ملکہ دلی خیرخواہی ہی کی فقط خوشی نہ تھی بلکہ اس سببسے بھی خوشی تھی کہ اِسطرح انگلینڈ اور ہینوور مین بالکل جدائی ہوجائیگی۔ اور یہ خدشہ و اندیشہ جاتا رہیگا کہ خدانخواستہ ملکہ کی ناکامی کی صورت مین ڈیوک ہینوور انگلینڈ کا بادشاہ ہوجائیگا جس سے رعایا کو حد سے زیادہ نفرت تھی۔

جب شہزادہ جرمن کو چلا گیا تو ہمیشہ اُسکی خط و کتابت ملکہ معظمہ کے ساتھ برابر جاری رہی۔ وہ اپنی یادداشت مین جس سے ہم بہت کچھ نقل کرتے ہین لکھتی ہین کہ شہزادہ نے جو خطوط اس زمانہ مین مجھے بھیجے ہین انکو مین سمجھتی ہون کہ گران بہا خزانے ہین جو میرے قبضے مین ہین۔ اس زمانہ مین پریسیڈنشون کی تلاش اسلیئے ہوئی کہ وہ شہزادہ کے ہوس ہولڈ یعنے اہلکاران خانہ کی تجویز کرین کہ اسمین کون کون شخص مقرر ہونے چاہئین۔ کم بختی سے ایک شخص جو منتخب ہوا وہ ڈنمارک کا شہزادہ جارج تھا۔ جو ملکہ این کا نہایت احمق اور ذلیل شوہر تھا۔ وہ پیئر بھی تھا۔ وہ لارڈ ہائی ایڈمیرل انگلینڈ کا بھی ہوگیا۔ مگر کوئی کار عظیم نہین کیا۔ ادنے کام کرتا رہا۔ شہزادہ جارج کے مقابلہ مین شہزادہ البرٹ کی شان و خوبی جب معلوم ہوتی ہے کہ کوئی اُسکو یون مقابلہ کرکے دیکھے کہ برسون کے بعد جب ڈیوک ولنگٹن نے شہزادہ پر اپنا زور ڈالا کہ وہ سپاہ کی افسری قبول کرلے تو اُسنے انکار کردیا۔ یہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہ شادی سے پہلے اس نے یہ مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ جو کوئی انگریزی خطاب و عہدہ اُسکے لیئے پیش کیا جائیگا تو وہ قبول کرنیسے انکار کریگا۔ اسکا نام فقط شہزادہ البرٹ بغیر کسی خطاب کے مشہور تھا۔ جب مدتون تک اسکا اہل انگلینڈ نے تجربہ کرلیا کہ ملکہ معظمہ کے سارے کام اور اسکے ایک ہی ہوتے ہین تو اسکو پرنس کون سورٹ کا خطاب دیا گیا۔ پرنس کون سورٹ اُسکو کہتے ہین کہ جو ملکہ یا بادشاہ کے کاروبار سلطنت مین شوہر یا زوجہ شریک ہو۔ اور پرنس شہزادہ کو کہتے ہین۔

جب انگلینڈ مین ملکہ کی نسبت قرابت کی شہرت ہوئی تو سب جگہ گھر گھر مین خوشی اور مبارکباد و ملامت ہوئی۔ ملکہ نے جو شوہر پسند کیا اُسکو سب پسند کرتے تھے مگر اسکے برخلاف شہزادہ کے ملک کی یہ حالت تھی کہ دونون ڈچے کوبرگ اور گوتھا مین ایک کہرام مچ رہا تھا کہ ہائے شہزادہ ہمسے جدا ہوا۔

سب آدمیون کی نسبت جدائی کا رنج و قلق نانی کو بہت زیادہ تہا وہ سمجہتی تہین کہ گو یہ ہجر آخری نہین ہے مگر پورا اور پائدار ہے یہ خیال اُنکو ذرا تسکین نہین دیتا تہا کہ شہزادہ کو یہ دنیا کی حشمت و شان و شوکت حاصل ہوگی - ۱۲- دسمبر کو وہ ایک خط مین ڈیوک کوبرگ کو یہ لکہتی ہین +

ڈچس کوبرگ کا خط شادی کے بارہ مین

میرے پیارے ڈیوک تمہارا خط مورخہ ۸- دسمبر اترسون پہنچا - مین اسکا بہت شکر ادا کرتی ہون - مجہے ایک اور خط سے ہی معلوم ہوا تہا کہ یہان اتوار کو نسبت قرابت کی رسوم ادا ہونگی مجہے یہ بہی معلوم ہوا کہ تم تندرست اور خوش و خرم ہو - مین بڑی بیقرار ہو رہی ہون کہ کسی کروٹ چین نہین البرٹ کی خوش اقبالی جو آنے والی ہے وہ اس خیال کو دل سے دور نہین کرتی کہ وہ اس ملک سے جدا ہو جائیگا اور میری ساری خوشی جاتی رہے گی - میرے البرٹ کا دل خدا تعالی ہمیشہ آسمانی بنائے رکہے - مین جانتی ہون کہ ملکہ اسکی قدر و منزلت کرے گی - مین اس سے بڑی خوش ہون کہ ملکہ اس سبب سے کہ وہ جانتی ہین کہ مین البرٹ سے بہت محبت رکہتی ہون میرے حال پر بہی نہایت شفقت و عنایت کرتی ہین - مگر اس محبت سے مین البرٹ کی جدائی کا رنج نہین مٹا سکتی - خدا میرے آیرنسٹ کو سلامت رکہے وہی صرف میری راحت جان اور امیدگاہ ہے - مین نے اپنے پیارے البرٹ کی منگنی کی شادی یون رچائی کہ آخر اتوار کو دوپہر کے بعد لوگون کو بلایا - اور ملکہ کی پوری تصویر کو دکہلایا جسے دیکہکر وہ سب شاد و شاد ہوئے +

کوبرگ مین شادی کی کاروائی کا بیان

۸- دسمبر کو کوبرگ مین ملکہ انگلینڈ اور سیکس کوبرگ کے شہزادہ البرٹ کی نسبت قرابت کا اعلان دہوم دہام سے کیا گیا - اس رسم کے ادا ہونے کے دو دن بعد ملکہ معظمہ کو شہزادہ یہ حال لکہتا ہے - کہ کل سے ایک دن پہلے اعلان کی رسم عظیم ادا کی گئی - وہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ ادا ہوئی اس دن میرے دل مین حب الوطنی کی بڑی تحریکین ہوئین ڈنر مین آپکا جام تندرستی تین سو آدمیون نے جو وہان موجود تہے بڑی خوشی کے ساتھ پیا - رعایا کو ایسی خوشی تہی کہ گلیون مین اُنہون نے رات بہر بندوقین ایسی چہوڑین کہ یہ معلوم ہوتا تہا کہ کوئی جنگ ہو رہی ہے +

شہزادہ البرٹ کا خط ملکہ معظمہ کے نام

میری پیاری پہوپہی زاد بہن آپنے جس عنایت دلی سے میرے خط کا جواب لکہا ہے مین اسکا شکریہ ادا نہین کرسکتا - آپ جو ہمیشہ میرے حال پر لطف و کرم فرماتی ہین مین اسکا کافی شکریہ نہین ادا کرسکتا - البرٹ اور مین ایک جان اور دو قالب ہین - قطع نظر اس سے کہ وہ میرے بہائی ہین مین جیسی اُنکی اُن سے محبت اور قدر و منزلت کرتا ہون وہ روئے زمین پر کسی اور کی نہین کرتا - شاید آپ میرے ان چہکیلے الفاظ

پر آپ مسکرائینگی۔ مگر آنکو مین اسلیئے لکہتا ہون کہ آپ ہم سے البرٹ کو لیکر کس قدر ہم سے لطف مین ہی ہین۔ اسکے اوضاع و اطوار جو معصومانہ صفات صاف دلی اور کشادہ روئی و سلامت روی کے رکہتے ہین وہ اول ہی ملاقات مین معلوم ہو جاتے ہین۔ اُنپر اکثر آپ فدا ہوتی ہین۔ اُسکے چہرہ سے مردم شناسی اور تجربکاری کم معلوم ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیاداری کی باتین نہین بناتا۔ اور اپنا کانشنس صاف رکہتا ہے۔ یہ نہین کہ وہ جانتا نہو کہ گناہ کیا ہوتا ہے اور دنیا کی ترغیبین کیا ہوتی ہین۔ انسان کیسا ضعیف ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ان سب باتون کو جانکر اپنے نیک خصائل و شمائل کی عظمت و شان کی حمایت سے اُن سے جنگ کرتا ہے۔

ہم اتنے لمبے عرصے سے ہمیشہ مشکل حالتون مین پہنسے رہے ہین۔ اسلیئے ہم اُنکو خوب جانتے ہین۔ شاید بہت کم آدمی ایسے ہونگے جنہون نے مثل ہماری انسان کی متضاد حالتون کو دیکہا ہو۔ البرٹ نہین جانتا کہ متفکر ہونا کیا ہوتا ہے۔ وہ اپنی عقل سلیم کی رہنمائی سے چپ چاپ راہ صواب پر چلتا ہے۔ آپ کی زندگی مین جو سانحات سے پر ہے اگر کوئی بڑی سے بڑی مشکل آنکر پڑے اور اُسکو آپ اِسپر اعتماد کرکے سپرد کردین تو وہ اُسکو آسان کردے گا۔ جب آپکو اِسکی قدر ہوگی کہ آپکے قبضہ مین کیا خزانہ گران بہا ہے سوا ان صفات کے اِسمین وہ اوصاف بہی ہین جو نیک شوہر مین ہونے چاہئین۔ آپ کی زندگی ہمیشہ خوشی مین بسر ہوگی +

آیرنسٹ۔

ایک شہزادہ کا نوجوانی کی عمر مین یہ خط لکہنا تعجب سے خالی نہین۔ اِسمین حسن اخلاق جا بجا چمک رہا ہے

اس اثنا مین انگلینڈ مین بہت سے ابتدائی انتظامات پر مباحثے اور تکرارین ہوئین۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ شہزادہ کے دیسی یا انگلستانی بنانے پر یعنے اُن حقوق کے حاصل کرنے پر جو اہل انگلینڈ کو حاصل ہین۔ شہزادہ کے کارپردازان و اہلکاران خانہ پر۔ شہزادہ کے درجہ پر کہ کیا ہو۔ اُسکے وظیفہ پر کہ کیا مقرر ہو۔ ان دو آخر باتون کا انتظام بغیر بہت سی مشکلات دور کرلیکے نہین ہوا۔ اور ان مین بہت سی رنجشین اور آزردگیان پیدا ہوئین +

ابتدائی انتظامات

سیکس کوبرگ کے شہزادہ لیوپولڈ (جو حال مین بلجیم کا بادشاہ ہے) اور شہزادی شارلٹ کی شادی کی نظیر پیش کی گئی۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ لارڈ میلبورن نے ۲۵۔ نومبر کو مجہے اُس فقرہ کی نقل دکہائی جو شہزادہ لیوپولڈ کے انگلستانی یا دیسی بنانیکے بل مین

مندرج تہا کہ نائب السلطنت کو اختیار ہے کہ وہ سوائے خاندانی شہزادون کے اپنے شوہر کو جسے چاہے پریسیڈنس (صدر) بنائے. اب یہ تجویز کیگئی ہے کہ شہزادہ البرٹ کے باب مین یہی طریقہ مرعی ہو مگر اس وجہ سے کہ وہ ملکہ معظمہ کا شوہر ہے. بہلا یہ کب مناسب ہے کہ وہ اپنے ہی بچون سے درجہ مین پیچھے رہے. ان شہزادون سے پیچھے چلے جنکو ملکہ کو بوٹ پہنانیکی لیاقت نہو. ان پر تو وہ قدرتی تقدم و شرف رکہتا ہے. اس انتظام کے لیئے ضرور تہا کہ خاندان شاہی کی منظوری حاصل کیجائے ٭

اول ڈیوک کیمبرج سیکس نے خاندان کے حقوق اور اغراض پر نظر کرکے اس باب مین خفیف سا عذر کیا مگر اُس نے صلاح و مشورہ لیکر اور کیمبرج کے ڈیوک نے اِسے منظور کر لیا. ہینوور کے بادشاہ نے اسکو منظور نہین کیا ٭

جب یہی ہونے کا بل ہوس آف لارڈس کے سامنے پیش ہوا تو ڈیوک ولنگٹن نے اس فقرے پر اعتراض کیا جسمین ملکہ معظمہ کے بعد شہزادہ کا درجہ مقرر کیا گیا تہا. اب یہ ناممکن تہا کہ ڈیوک کی مرضی کے برخلاف بل مین یہ فقرہ قائم رہتا. اسلیئے وہ نکالا گیا اور اُسکی جگہ یہ فقرہ مندرج ہوا کہ ملکہ معظمہ کو جو حقوق حاصل ہین اُنکے موافق اُن کو اختیار ہے کہ وہ شہزادے کو پریسیڈنس اسکے استحقاق کے موافق بنائین. پارلیمنٹ مین یہ امر کئی دفعہ پیش ہوا جسکا بیان آگے آئیگا

انگلستان مین قاعدہ ہے کہ جب خاندانون مین آپسمین اتحاد اور مصاہرت ہوتی ہے تو ایک سپر پر خانے بناکے اپنے اپنے خاندانون کے آرمس آف سٹیٹ (اسلحہ شاہی) کی تصویر ایک ہی سپر پر برابر خانون مین بناتے ہین. اسپر بحث چھڑی کہ شہزادہ کا یہ حق ہے کہ ملکہ معظمہ اور اپنے خاندان کے اسلحہ کو ایک ہی سپر پر بنائے اُس پر اس افسر نے جو اس کام سے خاص تعلق رکہتا ہے اپنی رائے خلاف صاف ظاہر کی. اُسنے بالکل اس آخر نظیر سے چشم پوشی کی کہ شہزادہ لیوپولڈ اور شہزادی شارلٹ کے اسلحہ شاہی ایک ہی سپر مین منقش تہے آخر کو اس بات کا فیصلہ شہزادہ پر منحصر کیا گیا کہ وہ پہلی نظیر دکہاکے اور ثابت کرکے اپنا حق حاصل کرلے ٭

شہزادہ کے کار پردازان و اہلکاران خانہ کے تقرر پر ایک بڑا جھگڑا اُٹھا جس کا مفصل حال لکھنے کی ضرورت نہین ہے. حضرت ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ لارڈ میلبورن یہ چاہتا تہا کہ شہزادہ کی طرف سے بیرن سٹوک میئر آکے اور وہ اس سے پہلے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس ہو یہ بتلائے کہ شہزادہ

شہزادہ کا درجہ کمی پوشا

جھگڑا شہزادہ کا کار پردازان خانہ

اس باب مین کیا چاہتا ہے۔ اور اُس سنے جارج چہارم کے عہد کی نظیر پر ان اہلکارون کے تقرر کا
ایک نقشہ بھی بنالیا تھا +

شاہ بلجیم نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ جن اہلکارون کی بالفعل زیادہ ضرورت ہے
وہ مقرر کر لیے جائین۔ اور باقی انتظام کیلئے ملاقات کا انتظار کیا جائے۔ تحریر کے ذریعہ سے اتنے فاصلہ
پر مشکل ہے کہ اس امر کا فیصلہ ہو۔ چند منٹ کی زبانی گفتگو مین اسکا فیصلہ فوراً ہو جائے گا +

شہزادہ نے جو اپنے کارپردازان خانہ کے باب مین خط ملکہ معظمہ کو لکھا ہے اُسکے اندر اُس عمر
مین جو بیس برس سے چند مہینے آگے بڑھی ہوگی عجب طرح سے اپنی رائے کی استقامت و متانت کو
دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے منصب کو جو انگلینڈ مین بعد شادی کے حاصل ہوگا خوب
سمجھتا تھا۔ یہ دیکھنے کے قابل بات ہے کہ وہ اپنی مشکلات خواہ سرکاری یا ذاتی ہون اپنے اس اصول پر
کمال استقلال سے جما رہا۔ جو اپنے کام کرنیکے لیے ابتدا مین اُسنے ٹھیرایا تھا۔ ۱۰ دسمبر کو اُسنے ملکہ معظمہ کو
یہ خط لکھا ہے۔ کہ اب مین ایک دوسری بات کا ذکر کرتا ہون جسکو اپنے خط مین چھیڑا ہے جسکا میرے دل مین
ہی بڑا خیال ہے۔ اس سے میری مراد میرے خانگی کارپرداز ملازمون سے ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جو میرے
لیے کارپرداز خانہ مقرر ہون اُنکے تقرر مین اس مقولہ حکمت آمیز سے قطع نظر کیجائے کہ یہ مجھے بتلا دو کہ
وہ کن آدمیون کے ساتھ رہتا ہے تو مین بتلا دونگا کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ مین یہ خاص بات چاہتا ہون کہ
میرے لیے جو اہلکار۔ کارپرداز منتخب کیئے جائین اُنکے تقرر مین کچھ **پولیٹکس** سے لگاؤ نہو۔ جب مین
اپنی ذات سے خود **پولیٹکس** سے بالکل الگ تھلگ رہنا چاہتا ہون تو لازمی و ضروری ہے کہ میرے
اہلکار بھی ایسے ہونے چاہئین کہ وہ کسی فریق **وگ** اور **ٹوری** سے تعلق نہ رکھتے ہون۔ بڑی
بات ان تقررات مین یہ ہے کہ کوئی **پارٹی** کسی شخص کو اس سبب سے نہ مقرر کرے کہ وہ اپنی عنایت کے
سبب سے اُسکو انعام دینا چاہتی تھی۔ تقرر مین کسی پارٹی کی سفارش کو دخل نہو بلکہ ان آدمیون مین جن کا
تقرر ہو خود ایسی لیاقتین موجود ہون جو اُنکی سفارش کرتی ہون کہ وہ بڑے ذیجاہ عالی مرتبت ہون یا
دولتمند ہون یا فاضل عالم یا بڑے نیک عقل ہون یا ایسے آدمی ہون کہ جنھونے انگلینڈ کی خدمات عظیم کی
اور اگر وہ دونون فریق ٹوری اور وگ مین سے منتخب ہون تو ضرور ہے کہ اُنکی تعداد مساوی ہو۔ میری
دلی تمنا ہے کہ یہ اہلکار اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ نیک خصائل و خجستہ شمائل ہون جیسا کہ ابھی مین نے

اوپر بیان کیا ہے۔ اُنھون نے جنگی یا بحری منصبون مین یا سائنٹیفک دُنیا مین لپنے تئین ممتاز و سرافراز کیا ہو۔ مجھے اطمینان ہو کہ اس باب مین جن باتون پر مین نظر رکھتا ہون ان ہی پر آپ بھی نظر رکھتی ہونگی میری بڑی خوشی ہوگی کہ آپ میری اس تحریر پر لارڈ میلبون کو مطلع کر دین تا کہ میرے خیالات پر اُنکو کما حقہ علم ہو جائے ۔

۱۶ جنوری سنہ ۱۸۴۰ء کو پارلیمنٹ کو ملکہ معظمہ نے خود کھولا ۔ اگر یہ شہرت ہو گئی تھی کہ وہ اپنی کسی چچی کے مرنیکے سبب سے خود پارلیمنٹ مین نہین جائینگین ۔ مگر جب اُنھون نے اپنے عزیز رشتہ دارون سے اس باب مین صلاح پوچھی تو شہزادی آگستا نے اُنکو سمجھایا کہ رشتہ دارون کے سوگ و ماتم کے سبب سے سلطنت کے کاروبار چھوڑے نہین جاتے ۔ پھر سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ تخت پر رونق افروز ہو کر اپنی شادی کا اعلان فرمائین گی ۔ پھر تو پارلیمنٹ کے مکانون کے گرد آدمیون کی بھیڑ اور سواری کی رہگذر پر آدمیون کی صف بندیان ایسی شوکت سے ہوئین کہ پہلے کبھی نہین ہوئی تھین ۔ غرض ملکہ معظمہ کے آنے جانے مین لوگون نے وہ گرمجوشی اور زور و شور سے چیرز دیے کہ ملکہ معظمہ خود کہتی ہین کہ پہلے کبھی نہین دیئے تھے ۔

سنہ ۱۸۴۰ء اجلاس پارلیمنٹ

پارلیمنٹ کے سارے مکانات امیرون اور لیڈیون سے بھرے ہوئے تھے اور وہ خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے کہ اُنکی نوجوان ملکہ اپنی اکیس سال کی عمر مین اپنے پارلیمنٹ مین جو سارے ملک کی قائم مقام ہے اپنی شادی کا اعلان خوش آوازی سے صاف صاف کرین گی ۔ اُنھون نے پارلیمنٹ مین آن کر یہ ارشاد فرمایا ۔

"جب آپ آخر دفعہ جمع ہوئے تھے تو مین نے گزارش کی تھی کہ سیکس کوبرگ اور گوتھا کے شہزادہ البرٹ سے شادی کرنیکا میرا ارادہ ہے ۔ میری نہایت عاجزانہ یہ التجا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس میرے عقد نکاح کو ایسی برکت عطا کرے کہ اس سے میری رعایا کے مقاصد حاصل ہون اور مرادین پوری ہون ۔ اور میرے گھر مین سکھ چین امن و عافیت ہو مجھے نہایت مسرت دلی حاصل ہوگی کہ پارلیمنٹ میرے اس ارادہ کو پسند کریگی ۔ ہمیشہ میری ذات اور میرے کنبے کے ساتھ پارلیمنٹ نے اپنی وفاداری اطاعت و خیر خواہی کو ثابت کیا ہے ۔ اِسلیئے مجھے امید ہوتی ہے کہ آپ مجھے اس قابل کر دینگے کہ مین شہزادہ کا خانگی بندوبست ایسا کر دون کہ جو اُسکے اور تاج شاہی کی شان کے شایان ہو

ملکہ معظمہ کی اس اسپیچ کے جواب مین ایک ایڈریس کی تحریک ہوس آف لارڈس مین ڈیوک سومرسٹ نے کی اور لارڈ سیفورڈ نے اسکی تائید کی سب طرف سے یہ ایک ہی مبارکباد کی صدا نکلتی تھی کہ اس شادی موعودسے ملکہ کے گھر کو مسرت اور رعایا کی منفعت حاصل ہوگی! اور کامنس ہوس مین بھی سب بالاتفاق یہی بات کہتے تھے۔ اس ایڈریس مین اس مبارکباد کے ساتھ سر رابرٹ پیل بھی جو مخالف پارٹی کے سرغنہ تھے متفق تھے انہون نے یہ تقریر کی کہ ملکہ معظمہ کو جو ہونیوالی کدخدائی سے مسرت و نشاط حاصل ہونیوالی ہے۔ مین بھی اسکا آرزومند دل سے ہون۔ ملکہ معظمہ نے اس عقد کا معاہدہ ایسی حالتون مین کیا ہے جو نہایت ہی مسعود و مبارک ہین ورنہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے معاملات مین پولیٹکل خیالات مخل ہوتے ہین اور عالی مرتبت اشخاص کو بمجبوری پبلک ڈیوٹی کی خاطر سے اپنی دلی آرزو کو مارنا پڑتا ہے۔ مگر ملکہ معظمہ کی بڑی قبالمندی اور خوش نصیبی ہے کہ وہ اپنی تمنائے دلی کو بھی پورا کرتی ہین اور پبلک ڈیوٹی کو بھی ادا کرتی ہین اور اسمین انکی یقینی مسرت ہی اسلیئے کہ یہ عقد نکاح محبت پر مبنی ہی۔ یہ پیوند مبارک ملکہ معظمہ کو بھی مسرور کرے گا۔ اور اپنی رعایا کے لیئے ازدواج کی مسرت کی اعلیٰ درجہ کی مثال قائم کریگا*

خاص زمرہ کے آدمیون مین یہ خبر پادر ہوا اڑی کہ شہزادہ پروٹسٹنٹ نہین ہی بلکہ وہ رومن کیتھولک ہے۔ اور ایک زمرہ کے لوگ یہ کہنے لگے کہ شہزادہ کے مذہبی خیالات آزادانہ ہین اور پولٹیکس مین وہ ریڈیکل ہین۔ بڑی شامت یہ تھی کہ شادی کا اعلان جو پارلیمنٹ اور پریوی کونسل مین ہوا تھا اسمین شہزادہ کے پروٹسٹنٹ ہونیکا ذکر نہین تھا۔ باوجودیکہ ڈیوک ولنگٹن خوب اچھی طرح جانتا تھا کہ شہزادہ اور اسکا سارا خاندان پروٹسٹنٹ ہی۔ مگر انھون نے یہ فرمایا کہ اسمین شک نہین کہ اعلان مین یہ شہزادہ کے پروٹسٹنٹ ہونیکی فروگزاشت اس سببسے ہوئی ہی کہ گورنمنٹ کو خوف تھا کہ اسکے حامی رومن کیتھولک کہین رنجیدہ و خفا نہو جائین۔ اسلیئے اس امر مین بڑا اندیشہ ہی۔ اسکے دور کرنیکی تدبیر یہ ہے کہ ایڈریس مین جو مبارکباد دی گئی ہے شہزادہ کے لفظ کیساتھ پروٹسٹنٹ کا لفظ بڑھادیا جائے تاکہ جمہور کو اطمینان ہوجاتے کہ ہنوز سلطنت پروٹسٹنٹ ہی۔ جب ڈیوک نے یہ تحریک کی کہ شہزادہ کے آگے لفظ پروٹسٹنٹ کا بڑھایا جائے تو اسکے جواب مین لارڈ میلبورن نے یہ سچی بات کہی کہ اعلیٰحضرت ڈیوک جانتے ہین کہ شہزادہ پروٹسٹنٹ ہی۔ سارا انگلینڈ جانتا ہے کہ وہ پروٹسٹنٹ ہے۔

تو پہر اعلان کی کیا ضرورت ہے۔ لارڈ بروہم نے کہا کہ ناحق ایک لفظ پر نصف گہنٹے سے بحث ہو رہی ہے۔ قانون مین کوئی ممانعت نہین ہے کہ بادشاہ رومن کیتہولک سے شادی نکرے بلکہ قانون یہ ہے کہ اگر وہ رومن کیتہولک سے شادی کرے تو سلطنت سے محروم کیا جائے۔ غرض ڈیوک ولنگٹن کی تحریک منظور ہوئی۔ ایڈریس مین شہزادہ کے آگے لفظ پروٹسٹنٹ کا بڑھایا گیا ؛

شاہ بلجیم نے ۲۰ دسمبر کو ملکہ معظمہ کو لکہہ بہیجا تہا کہ مجہے افسوس ہے کہ پرائیوی کونسل مین جو شادی کا اعلان ہوا اُس مین شہزادہ کے پروٹسٹنٹ ہونیکا اظہار نہ تہا۔ اور اِس لفظ کے ہونے مین کوئی قباحت نہ تہی۔ اور وہ بالکل سچی بات بہی تہی۔ مگر اسکے فروگزاشت ہونے سے بے انتہا مدت تک تکلیف رہیگی۔ کوئی دور اندیش پیش بین نہین جان سکتا کہ مذہبی امور رعایا کے دلون مین کیا جوش و شورش پیدا کردین ؛

ملکہ معظمہ نے بادشاہ بلجیم کو دلیل تبلائی کہ کیون یہ لفظ پروٹسٹنٹ کا اعلان مین فروگزاشت ہوا تو بادشاہ نے اِسکا جواب ۲۸ دسمبر کو لکہا کہ لارڈ میل بورن غالباً حق پر تہا اور اگر وہ اِس لفظ کو اعلان مین درج کرتا تو غالباً اِس سے بہی زیادہ لوگ اُسکو برا کہتے۔ یہ کہنا ضرور ہے کہ سیکس کے خاندان کی شاخ آیرسٹن ہی نے جرمن مین پروٹسٹنٹ مذہب قائم کیا ہے اور اسی لیئے وہ شمالی یوروپ مین پہیل گیا ہے۔ آیرنسٹ اور البرٹ دونون پروٹسٹنٹ ہین ؛

۲۷ جنوری ۱۸۴۰ء کو کامنس ہوس نے ایک کمیٹی مقرر کی کہ وہ اسبات پر خیال کرے کہ جب شہزادہ کی شادی ملکہ معظمہ سے ہو جائے تو اُسکا وظیفہ سالانہ پچاس ہزار پونڈ (پانچ لاکھ روپیہ) ہو ؛

۲۲۔ کو لارڈ رسل نے مسٹر گولبرن کے جواب مین یہ بیان کیا کہ مین نے جو پچاس ہزار پونڈ وظیفہ سالانہ کی تجویز پیش کی ہے وہ اس دستور کے موافق ہے جو جارج دوم کے زمانہ سے چلا آتا ہے کہ ملکہ کیرولائن ملکہ شارلٹ ملکہ ایڈیلیڈ کے ذاتی اخراجات کے لیئے ہمیشہ پچاس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دیا گیا ہے۔ اِس دستور کے برخلاف مین نے اسکو احتمالی خرچ جو انکے تخمینہ پہنچی نہین کیا ہے۔ اِسوقت انگلستان مین زراعت۔ تجارت۔ حرفت پر بڑی آفت آرہی تہی اور مفلسی کا بازار گرم ہو رہا تہا۔ ٹہیکیں بڑی بہاری لگ رہی تہین۔ وہ دن اب باقی نہین رہے تھے کہ کامنس ہوس کفایت شعاری کے اصول کو کمینہ پن اور ذلت سمجھے اور پارلیمنٹ کا ہر ممبر بادشاہ کے لیئے جو روپیہ طلب

کیا جائے اسکو بے حیل و حجت دیدینے کو بادشاہ کی ہواخواہی کے لیئے لازمی جانے۔ پارلیمنٹ
مخازن قومی کی محافظ تھی اور اُسکی جواب دہی اپنے ذمہ جانتی تھی اور وہ اِسکو اچھا نہین جانتی تھی کہ
ٹیکس دینے والون کے روپے کو بے پروائی سے خرچ کرے۔ بس اسلیئے یہ توقع تو بیہودہ تھی کہ نسٹری
یہ خیال کرکے کہ جیسے پہلے موقعون پر بڑی بڑی رقمین بادشاہون کے لیئے بیچون وچرا خرچ کرتی تھی اب
بھی خرچ کرے۔ اب تو یہ قاعدہ تھا کہ بادشاہ کیلیئے وہ رقم خرچ کیجائے جسکو دونون فریق وگ اور ٹوری
منظور کرلین۔ پہلے دستور کے موافق جب لارڈ جان رسل نے شہزادہ کے وظیفہ سالانہ کیلیئے پچاس ہزار
پونڈ پیش کیئے۔ تو مسٹر جوزف ہیوم ناظم کفایت شعاری نے اِسکی ترمیم کرکے اکیس ہزار پونڈ پیش
کیئے اور یہ بات کہکر اپنی ہنسی بھی اُڑوائی کہ لنڈن جیسے شہر مین نوجوان شہزادہ کی جیب مین اس قدر دولت
بھرکر اسکو رکھنا خطر سے خالی نہین ؂

یہ ترمیم مسترد ہوئی اور کرنیل سب تھورپ نے جو پچاس ہزار کی رقم کو گھٹا کر تیس ہزار پونڈ
کی تجویز پیش کی وہ منظور ہوئی۔ شہزادہ البرٹ کی آمدنی کی یہ کیفیت تھی کہ جب ان کے سن بلوغ کی نوبت
آئی تو باپ کے ورثہ مین اُنکو اتنی جائداد ملی کہ جس کی آمدنی اٹھائیس ہزار فلورن (۲۴۰۰ پونڈ) کی تھی۔ جب یہ
امر فیصل ہوگیا کہ وہ اپنے ملک کو چھوڑکر انگلستان مین ملکہ وکٹوریا سے شادی کرکے سکونت اختیار
کرینگے تو اُنھون نے اپنی آمدنی کچھ تو اپنے ملازمین کی پنشن مین دیدی۔ اور باقی اپنے بھائی کو عنایت کی اس
کمی وظیفہ سے ملکہ کو بھی رنج ہُوا اور شہزادہ کو مایوسی ہوئی کہ اس کمی آمدنی کے سبب سے وہ خاطر خواہ لٹریچر اور
سائنس کی ترقی مین فیاضی کے ساتھ خرچ نہین کرسکینگے۔ تیس ہزار پونڈ کی تجویز کی جنکی سر رابرٹ پیل اور
ڈیوک ولنگٹن نے تائید کی۔ اِسکی وجہ یہ تھی کہ شہزادہ کی حالت ملکہ ایڈی لیڈ کی حالت سے مختلف تھی
جنکے درجے ورتبے کو کونسٹی ٹیوشن نے مان لیا تھا۔ وہ عورت نہین اُنکو جداگانہ بہت سی ملازمہ
عورتون کے رکھنے کی ضرورت تھی۔ شہزادہ کے کارپرداز ملازمین کی تعداد تھوڑی تھی اور اُنکی تنخواہون
کی تخفیف بھی منظور ہوچکی تھی۔ اس طرح سے شہزادہ اور ملکہ کی جیب خاص کی آمدنیون کا مجموعہ شاہ
ولیم چارم اور ملکہ ایڈی لیڈ کی آمدنیون کی برابر تھا۔ شہزادہ نے اپنے ذاتی اغراض کو اس معاملہ مین دخل
نہ دیا اس نے سر رابرٹ پیل اور ڈیوک ولنگٹن وغیرہ وغیرہ سے جنھون نے اس وظیفہ
کو گھٹایا تھا ایسا ہی آیندہ اُنکے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ برتا کہ گویا کچھ اُنھون نے کیا ہی نہ تھا ؂

صرف یہی بات نہ تھی کہ اُسنے اپنی ذاتی خودغرضی کو دخل نہین دیا۔ بلکہ اُس نے تہوڑے ہی دنون مین جان لیا کہ پارٹی وگ اور ٹوری آپس مین کسطرح مخالفت کرتے ہین اور بادشاہ کے ساتھ کیا برتاؤ رکھتے ہین اور کہان تک اسکا پاس و لحاظ ادب باقاعدہ کرتے ہین اور خیرخواہی اور اطاعت کو جتلاتے ہین وہ یہ بات بھی خوب سمجھ گیا کہ بادشاہ کو اِن دو مخالف فریق سے پولیٹیکل عمل کیا رکھنا چاہیئے اُس نے خوب غور و خوض کرکے اپنی عقل سلیم سے ملک کی بہتری اور دنیا کی بہبودی کیلیئے یہ اصول قائم کیا کہ اِن دونون کے جھگڑون سے اپنے تئین الگ رکھے اور دونون کو ایک نظر سے دیکھے اور کسیکا طرفدار نہو۔ اُس نے ملکہ معظمہ کو بھی جو ایک فریق کی طرفدار تھین رائے کو بدلوایا اور اُن کو اپنی نیک صلاح و مشورے دیکر سمجھا دیا کہ ملک کی اور ہمارے گھر کی بھلائی اسی مین ہے کہ ہم کسی فریق کے طرفدار نہون +

پھر ایک اور کمیٹی جو ہوئی تو اُس مین کرنیل سب تہورپ نے یہ دیکھکر کہ شہزادہ کے وظیفہ کے کم کرانے مین مجھے کامیابی ہوئی ہے یہ تجویز پیش کی کہ اگر ملکہ کے بعد شہزادہ زندہ رہے تو جو اُسکو اب وظیفہ ملتا ہے وہ اِن حالتون مین اُس سے محروم کیا جائے کہ کسی رومن کیتھولک سے شادی کرے یا سال بھر مین چھ مہینے سے کم انگلستان مین رہے۔ مگر اس تحریک کیلیئے کسی نے تائید نہین کی۔ سر روبرٹ پیل نے کہا کہ شہزادہ پر ایسی بے اعتمادی نہین کرنی چاہیئے +

شاہ بلجیم کو وظیفہ کی کمی سخت ناگوار ہوئی اُسنے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ یہ امر بیجا ہوا کہ شہزادہ کا درجہ وظیفہ پانے مین ملکہ اڈیلیڈ سے کم سمجھا گیا +

۲۸۔ جنوری سنہ ۱۸۴۰ء کو لارڈ ٹورنگٹن اور کرنیل گرے قصر شاہی بکنگھم سے شاہی گاڑیان لیکر گوتھا کو روانہ ہوئے۔ تاکہ شہزادہ البرٹ کو وہان سے شادی کیلیئے انگلینڈ مین لائین۔ اِس امر کا فیصلہ ہوچکا تہا کہ ۱۰۔ فروری کو شادی ہوجائے۔ اور وہ ملکہ کیطرف سے گارٹر بھی ساتھ لیگئے کہ شہزادہ گوتھا سے چلنے سے پہلے اسکو پہنے۔ گویا یہ ایک چڑھاوا دلہن کی طرف سے دولہا کو تہا +

۳۱۔ تاریخ یہ لوگ گوتہا مین پہنچے اور رات کو ڈیوک کے روبرو پیش ہوئے اُس نے اور نوجوان شہزادہ نے بڑے تپاک سے اِن کا استقبال کیا۔ پھر دوسرے دن اُنسے شہزادے ملنے آئے۔ شہزادہ البرٹ کو اِس بات کے سُننے کا بڑا شوق تہا کہ انگلینڈ مین اس شادی کی بابت لوگ کیا کہتے ہین۔ اُنکو اپنی شادی کی بڑی خوشی تھی مگر اسکے ساتھ اپنے عزیز و اقارب وطن کے چھوڑنے کا افسوس بھی تہا +

شہزادہ کا گوتہا سے چلنا اور انگلینڈ پہونچنا

۲۴ - تاریخ کو شہزادہ کے گارٹر پہننے کی رسم گوتھا کے قلعہ کے تخت گاہ مین بڑی دھوم سے ہوئی - اِس گارٹر کی رسم کو مسٹر پہیس جو شہزادہ کے استاد یونیورسٹی بون مین تھے اپنی یادداشت مین اس طرح لکھتے ہین - اِس سال کے جاڑے کا موسم بڑا دلچسپ تھا - وہ تاریخ کا ایک باب مقرر کرتا ہے اُسمین شہزادہ کے گارٹر پہننے کی رسم ادا ہوئی - ایک سو اکیس (۱۲۱) ضرب توپ کی دُھوان دھون مین ڈیوک اعظم نے اپنے بیٹے کے گھٹنے پر گارٹر باندھا - یوروپ مین جو سنجیدگی و شوق سے شہزادہ نے منصب حاصل کیا اُس سے اِس نوعمری مین بڑی عزت و شان و شوکت حاصل ہوئی - اور اسکی صورت کی دلربائی بڑھ گئی بلکہ سلطنت اسکو نکو کار پائینگی - اگر زندگی باقی رہی تو شہزادہ انگریزی قوم کا بُت و صنم بنیگا ارسٹوکریسی (جماعۃ امرا) مین اپنا اثر چپ چاپ پیدا کرے گا - اور یوروپ کی قسمتون پر بہت ہی بڑا اثر کرے گا - شاید پہیس کی آخر پیشین گوئی پوری ہوئی - مگر اول پیشینگوئی پوری نہوئی - شہزادہ کا کبھی انگریزی قوم کا بُت نہین بنا - شہزادہ کو میلان اسطرف تھا کہ انگریزی قوم کی ترقی ہو - مگر کوئی انگریز اسکا قائل نہ تھا کہ اس ترقی کی ضرورت ہے - شہزادہ کو انگریزون کی عادتین اور انگریزی ماندوبود پسند نہ تھی - وہ جانتا تھا کہ مین اپنے عالی خاندان کی رشتہ مندی کی آزادی کو اور دوستانہ آسایش کو مالوف دربار کو چھوڑتا ہون اور وہان جاتا ہون جہان اسکا کوئی ایسا مصاحب نہوگا جو اپنی برابر سمجھے گا - وہان اسکو مقید زندگانی کی پھٹکارین اٹھانی پڑینگی فقط ان سب آفتون کا معاوضہ یہ ملیگا کہ بی بی موعود محبت کرے گی جسکا امتحان نہین ہوا اور خلقت کی نفع رسانی کی قدرت حاصل ہوگی +

جب گارٹر پہنانے کی رسم ادا ہو چکی تو ایک سو اسّی مہمانون کی دعوت کیگئی جب سارے جام صحت پیے جا چکے تو ایک بڑی ہل چل مچی - جب نائیٹس آف دی گارٹر کا خطاب پکارا گیا تو ایک دروازہ اسلیئے کھولا گیا کہ اسکی اطلاع توپخانہ کو دیجائے کہ وہ توپین چھوڑے - اِس دروازہ کے ریشمی پردے مین شمعدان سے آگ لگ گئی - اور اُسکے شعلے سب جگہ پھیل گئے - اُنھون نے اپنی روشنی سب جگہ کردی مگر خیر ہوئی کہ ریشمی پردے جلد جلکر بجھ گئے - اور عورتون کے جاڑون کے لباس کو جو مخملی اور ریشمی تھے کوئی آفت نہین پہنچی - اور پھر سب اہل محفل خوشی خوشی تھیٹر چلے گئے - اور وہان نوجوان دولہا کو بڑی مبارکبادین دی گئین - جرمنی کے دستور کے موافق گیارہ بجے یہ جلسہ ختم ہوگیا - دوسرے دن شکار کھیلا گیا - اتوار کو جب گوتھا سے انگریز ملنے گئے تو اُنھون نے دیکھا کہ اُسکو اپنے پیارے نواسے کے جدا ہونے کا بڑا رنج ہے مشکل سے وہ بولتی

تھی اور آنکھون سے آنسو گرے پڑتے تھے۔ شام کو شہزادہ کا قدیمی دوستون سے رخصت ہونیکا وقت
آیا۔ طرفین کی جدائی کے سبب وہ بُری حالت ہوئی کہ انگریز مہمان اُسے دیکھکر متحیر ہوگئے۔ جب یہ رخصت
ہوچکی تو دوسرے دن صبح کو سفر ہُوا۔ کوچہ و بازار و کوٹھے و مکانون کی چھتین آدمیون سے پٹے ہوئے تھے وہ اپنے
رومالون کو ہلاتے تھے اور دعائین دیتے تھے کہ خدا برکت دے۔ اور آرزوئین برلائے ڈچس گوتھا کے دروازہ پر
شہزادی کی گاڑی ٹھیری اور وہ آخر اس کُہن سالہ ڈچس سے گلے ملنے گیا۔ جب وہ چلا تو اُسنے دروازہ سے ہاتھ
نکالکر البرٹ البرٹ چیخنا شروع کیا۔ یہان تک کہ اُسکو غش آگیا۔ اور نوکر اُسکو اُٹھا کر لیگئے ✦

بہت سے رشتہ کے بھائی اور دوست تھوڑی دور تک ساتھ گئے۔ چھ گاڑیون مین یہ مسافر جاتے
تھے جنمین تین گاڑیان انگلستان سے آئی تھین۔ باپ و بڑا بھائی دولہا کے ساتھ گئے۔ اس کا پیارا وفادار کتا
ای اوس بھی ساتھ تھا۔ ملکہ معظمہ کو کتون کا بڑا شوق تھا۔ سرحد پر ایک مصنوعی محرابی
دروازہ سبز پتون کا بنایا گیا تھا۔ پھول نچھاور ہوتے تھے۔ اور سفید لباس لیڈیان مناجاتین پڑھتی تھین
کہ خدا موسم کی سختی سے بچائے۔ جہان بل (انگریز) جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستون کو حقارت سے دیکھتے تھے
شہزادہ کے اسباب سفر کو کہتے تھے کہ خالی صندوقون سے بھرا ہوا ہے۔ اُس وقت موسم بڑا سخت تھا۔ کہر
پڑتی تھی۔ برف برستی تھی۔ آٹھ گاڑیون مین یہ سفر ہوتا تھا۔ شہزادہ راہ ہی مین تھا کہ اُس نے یہ خبر سُنی کہ اُسکے
پچاس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مین کمی ہوئی جو بالطبع اُسکو ناگوار گزری اور اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ انگلینڈ
کے لوگ میری اس شادی کو پسند نہین کرتے۔ مگر یہ خوف تو رستہ ہی مین اس سبب سے جاتا رہا کہ جب سے
انگلینڈ کی سرحد مین اُس نے قدم رکھا تو اُسکے خیر مقدم مین اہل انگلینڈ نے اپنی خوشی ظاہر کی۔ ۵۔
فروری کو یہ قافلہ برسل مین پہنچا۔ جہان شاہ بلجیم سے وہ ملا۔ ایک جگہ رستہ مین ڈیوک کی گاڑی کا بم ٹوٹ
گیا جسکی مرمت کے سبب سے وہ ڈیڑھ گھنٹہ دیر کر منزل پر پہنچا۔ جب کیلاس مین آئے ہین تو ملکہ معظمہ کیطرف
سے شاہی جہاز سواری کے لیے تیار تھا۔ اُسمین سب سوار ہوئے۔ راہ مین شہزادہ کو جہاز کی سواری نے بیمار ڈالا
مگر اس بیماری کی حالت مین بھی جو لوگ اُسکی خیر مقدم کیلئے جمع ہوتے تھے۔ سلام کا جواب بڑے اخلاق سے
دیتا تھا۔ جب شہزادہ نے انگلستان کے کنارہ پر قدم رکھا۔ لوگون نے جو اسکے آنیکی خوشی منائی وہ
بیان نہین ہوسکتی۔ جس سے شہزادہ کو یقین ہوگیا کہ گو پارلیمنٹ نے میرے حق مین ووٹ اپنے ذاتی
اغراض کے سبب سے کم دیئے ہون مگر رعایا کو اس شادی از حد خوشی ہے۔ یہ پہلے تجویز ہو چکی تھی کہ قصر

شاہی بکنگھم مین شہزادہ آٹھوین فروری کو پہنچے۔ اسلیئے سفر آہستہ آہستہ ہوتا تھا۔ راہ مین کینٹربری مین استقبال بڑی گرمجوشی اور دہوم سے ہوا۔ رات کو سارے شہر مین روشنی ہوتی۔ یہان سے شہزادہ نے اپنے شاگرد پیشہ اور اپنے عزیز کتے کو جسکا نام ای اوس تھا روانہ کیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جب مین نے شہزادہ کے ایک دن آنیسے پہلے پیارے ای اوس کو دیکھا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی شہزادہ نے اس کتے کو جبسے پالا تھا کہ وہ پلا تھا۔ اور اسکو بہت عزیز رکھتا تھا جب وہ شادی سے ساڑھے چار برس بعد ونڈسر مین مرگیا تو اُسکی قبر پر اُسکی پیکر برنجی نصب کیگئی جو اب تک موجود ہے۔ غرض یہ مسافر ساڑھے چار بجے قصر شاہی مین پہنچے اور ملکہ معظمہ اور اُنکی والدہ اور سارے گھر کے آدمیون نے انکا استقبال بڑے تپاک سے کیا۔ پانچ بجے لارڈ چانسلر نے شہزادہ سے انگلستانی ہونیکا حلف لیا۔ ملکہ معظمہ اپنی یادداشت مین لکھتی ہین کہ شہزادہ کے دوبارہ دیکھنے سے مجھے بے اندازہ مسرت حاصل ہوئی۔ ۹۔ اکتوبر کو اتوار کے دن شہزادہ نے خاندان شاہی کے ارکین سے ملاقات کی۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین بیان کرتی ہین کہ آج شہزادہ نے بیاہ کے چڑھاوے مین ایک الماس نگار مالا دی اور مین نے اسکو ستارا اور گارٹر جسمین الماس لگے ہوئے تھے دیئے پھر شام کو بڑی دعوت ہوئی۔ اس شادی و مسرت مین بھی شہزادہ اپنی نانی کو بھولا نہین۔ نانی نے اسکے باپ کو لکھا کہ کسی طرح سے البرٹ فرشتہ خصال کی جدائی کا ملال دل سے جاتا نہین ہوتا۔ خدا اسکو خوش رکھے۔ گو اُسکی راہ مین خار ہین مگر خدا کرے کہ گل بہت زیادہ ہون شہزادہ نے بھی اپنی شادی کے دن کی صبح کو نانی صاحبہ کو یہ خط لکھا۔

عزیز نانی صاحبہ تین گھنٹے سے کچھ کم وقت مین اپنی عزیز دلہن کے ساتھ گرجا مین کھڑا ہونگا اس نازک وقت مین آپ سے ایک دفعہ اور مین آپ کی دعا کا خواستگار ہون جسکا مجھے یقین ہے کہ آپ مجکو دینگی جو آیندہ میرے لیئے حرز جان اور باعث مسرت ہوگی۔ اب خط ختم کرتا ہون خدا مدد کرے فقط

اکیس برس کے نوجوان شہزادہ کا ایسے مضمون کا خط لکھنا اسکی شاہانہ نیک خصلت پر دلالت کرتا ہے۔ نانی نے اپنے ایک دوست کو ۳۔ فروری سنہ ۱۸۴۲ع کو لکھا کہ البرٹ جس عالی منصب پر جاتا ہے وہ اُسکی جدائی کے ملال کو مٹاتا نہین۔ اُسکا منصب کانٹون سے خالی نہین ہوگا۔ اگرچہ ملکہ معظمہ کا اس سے محبت کرنا بڑی تسلی بخش نعمت ہے وہ ملکہ معظمہ سے دلی محبت رکھتا ہے وہ اُسکے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیگا اور اُس سے محبت رکھیگا۔

شادی کی ایک دلچسپ کہانی

آرچ بشپ **کن ٹربری** نے ملکہ کی خدمت مین آنکر عرض کیا کہ خطبۂ نکاح مین بحلف عورت کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ مین شوہر کی اطاعت کرونگی۔ اگر یہ حضور کی طرف سے شہزادہ کی اطاعت کا حلف اُٹھانا کسر شان ہو تو یہ الفاظ بدل دیئے جائین۔ اسکے جواب مین ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ آپ خطبہ مین بدستور الفاظ رہنے دیجئے مین مثل اور عورتون کے شادی کرتی ہون۔ ملکہ ہو کر شادی نہین کرتی ۔۔

شادی کا حال

سینٹ جیمس کے شاہی گرجا مین ١٠ فروری کو ملکہ معظمہ اور شہزادہ **البرٹ** کی شادی کا جشن دوپہر کو وہ دہوم دھام سے ہوا کہ شہزادی شارلٹ کے بیاہ کے سوا پہلے کبھی نہین ہوا تھا۔ خاندان شاہی مین نکاح شام کو ہوا کرتے تھے مگر خلاف دستور یہ نئی بات ہوئی تھی کہ یہ نکاح دوپہر کو ٹھیرا۔ ایک ہفتہ سے پہلے کل دارالسلطنت مین اس تقریب کی شہرت ہوئی۔ تاریخ مذکور کو نو بجے سے پہلے ہی پارک مین لنڈن کی چارون طرف سے آدمی اُمنڈ آئے۔ اِس پارک نے کیا تو اپنی عظمت شان ١٨١٤ع مین جب دکھائی تھی کہ اس مین بادشاہ اکٹھے ہوئے تھے یا اس شادی کی تقریب مین قصر شاہی بکنگھم سے سینٹ جیمس کے گرجا تک ساری راہین اور کوچہ و بازار آدمیون سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے کہ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ سواری کی رہ گزر تک آدمیون سے گھر گئی تھی۔ آج کا دن بڑا برا تھا۔ اندھیاری چھائی ہوئی تھی۔ کبھی کبھی مینہ شدت سے برسنے لگتا تھا ہولکے جھکڑ چلتے تھے۔ مگر تماشائی اپنے فرط شوق کے سبب سے موسم کی پروا نہین کرتے تھے۔ مینہ کی جھڑی بھیڑ مین چھیڑ نہین کرتی تھی۔ بہت سے مکانات جو بلندی پر تھے۔ اُن مین برات کی سیر دیکھنے کیلئے سیکڑون کرسیان میزین بنچین لگی ہوئی تھین۔ اور ایک آدمی کی نشستگاہ کا کرایہ ڈیڑھ شلنگ سے لیکر پانچ شلنگ تھا۔ جن آدمیون کو اس کرایہ کے دینے کا مقدور نہ تھا وہ درختون پر چڑھکر انکی ٹہنیون پر بیٹھتے تھے کہ اُسپر سے برات کی سیر خوب دیکھنے مین آئیگی۔ بعض درختون پر اتنے آدمی چڑھ گئے تھے کہ انکے بوجھ سے ٹہنے ٹوٹتے تھے تو وہ زمین پر نہین گرتے تھے بلکہ آدمیون کے سرون اور کندھون پر۔ پھر یہ آدمی جو زندہ پھلون کیطرح درختون سے گرتے تھے ان گرے ہوئے ٹہنون پر بیٹھے رہتے تھے یا اور اونچے ٹہنون پر چڑھتے تھے تو بڑے قہقہے اڑتے تھے۔ جب توپین چھوٹین تو لوگون نے جانا کہ ملکہ معظمہ نے شادی کی۔ انگوٹھی انگلی مین پہنی تو برات دیکھنے کیلئے آدمیون کا ریلا قصر شاہی کیطرف ایسا گیا کہ آدمی پر آدمی گرنے لگا اور سواری کی رہ گزر بند ہوگئی اسوقت پولس نے اپنی بڑی گرمی اور خوش خلقی سے اس رہگزر کو آدمیون سے خالی کیا۔ گو کچھ آدمیون کو خفیف سی تکلیف پہنچی پولس کی کارگزاری بڑی تعریف کے قابل ہے کہ باوجود اس ازدحام کے اُسنے انتظام رکھا۔ پولس کو یہ تکلیف نہ پڑتی اگر

اگر دونون مقامات مذکورکے درمیان سواری کے رہگزر پر ایک مضبوط کٹہرا لگ جاتا۔

ساڑھے دس بجے قصر شاہی کے اندر ملکہ معظمہ کے ملازمین اور گھر کے آدمی آنے شروع ہوئے گیارہ بجے قریب امرائے عظام جمع ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک افسر نے بعض امیرزادیون کو شاہی چار گاڑیون مین بٹھاکے قصر سینٹ جیمس کو روانہ کیا۔ ساڑھے گیارہ بجے جو شہزادہ کے ساتھ مہمان آئے تھے اُن مین سے چھ کو قصر مذکور کیطرف روانہ کیا۔ اور دو افسر عظیم الشان اسلیئے بھی گئے کہ جب شہزادہ وہان پہنچے تو اسکا استقبال کرین سوا بارہ بجے دولہا ایک افسر نے جاکر عرض کیا کہ حضور سوار ہون۔ سواری کا سب سامان تیار ہے۔ دولہا نے کچھ بناؤ سنگار زیادہ نہین کیا تھا۔ وہ برٹش **فیلڈ مارشل** کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ گارٹر کا کلر جسمین **سینٹ جارج** کا مڈل لٹکا ہوا تھا کندہون پر ڈالے ہوئے تھا۔ ستارہ جواہر نگار سینہ پر چسپان تھا۔ گارٹر الماس نگار گھٹنے پر بندھا ہوا تھا۔ شہزادہ سوار ہونیکے لیئے چلاہے تو دروازہ کے پاس لیڈیون نے بڑی گرمجوشی سے چیئرز دیئے۔ اور ساری تعظیم و تکریم اُسکی وہی ہوئی جو ملکہ کی ہوتی ہے وہ **سینٹ جیمس** کو روانہ ہوا۔ پھر دُلہن سے سوار ہونیکے لیئے کہا گیا تو اُسکی چارون طرف سے خوشی کے نعرون کا غل و شور مچا اُن کی نگاہ زمین کیطرف تھی۔ کبھی کبھی کن انکھیون سے ادہر اُدہر دیکھکر سلامون کا جواب گردن جُھکا کر دیتی تھین۔ ملکہ معظمہ کے سر پر ہیرے تو لگے ہوئے نہ تھے۔ نگترے کے پہولون کا سہرا گندھا ہوا پڑا تھا ایک بڑی سی لیس کی نقاب جو چہرہ کی تو حجاب نہ تھی مگر کندہون پر پڑی ہوئی تھی۔ اِس لیس کو دو سو آدمیون نے آٹھ مہینے مین بنایا تھا۔ ایک ہزار پونڈ اِس مین صرف کیا تھا۔ اِس سے اِس زمانہ مین کہ لیس سازون کی جو بھوکے مرتے تھے بڑی پرورش ہوئی۔ ہیرے کے مندرے کانون مین اور ہیرے کی مالا گلے مین پہنے ہوئے تھین۔ اور سوائے اِسکے کوئی اور زیور وہ پہنے ہوئے نہ تھین۔

قصر بکنگھم کے آس پاس جہان کوئی جگہ عوام کے کھڑے ہونیکے لیئے تھی وہ صبح کو سویرے ہی ملکہ کی خیر خواہ رعایا سے بھر گئی جنکا دل اِس شوق سے بھرا ہوا تھا۔ کہ اپنی ملکہ کو دُلہن بنا ہوا اپنی نگاہ سے دیکھ لین۔ باہر میدان مین باجا اور سپاہ کی دو کمپنیان تھین۔ بیچ مین ایک رستہ سواری کیلیئے کھلا ہوا تھا۔ دسمین بھی آدمی گھسے ہوئے چلے آتے تھے کہ اچھی طرح دلہن کی صورت دیکھ لین۔ پولس اُنکو آدمیت اور انسانیت کے ساتھ پرے ہٹاتا تھا۔ کسی پر ایسی سختی نہین کرتا تھا کہ اُسکو گزند پہنچے۔ بڑی بڑی گاڑیان شان و شوکت سے امیرون کی چلی جاتی تھین۔ رعایا دلہن کی سواری کے انتظار مین بیقرار تھی ۱۲ بجے

دولہا کی سواری گزری مگر گاڑی کی کھڑکیاں بند تھیں۔ اسلیئے اسکی ثنا خوانی کا کچھ شور نہ مچا۔ سوا بارہ بجے بینڈ بجا تو لوگون نے جانا کہ ملکہ معظمہ نے سواری مین قدم رکھا۔ سواری آہستہ آہستہ چلتی تھی جہان وہ جاتی تھی بڑی گرمجوشی دہوم دہام سے خوشی کے نعرے لگائے جاتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنی رعایا کی خیرخواہی دیکھکر بہت خوش ہوتی تھین۔ دو ایک دفعہ لوگون کی احمقانہ حرکتون پر وہ مسکرائین بھی اس وقت انکا چہرہ بالکل زرد ہورہا تھا اور متفکر معلوم ہوتا تھا۔

جب اس قصر مین ملکہ معظمہ اُترین تو تخت گاہ کے پیچھے ایک کمرے مین تشریف لے گئین۔ یہان اس رسم کے ادا کرنے کا سارا سامان تیار کیا گیا۔ قصر کا ہر حصہ بڑے ساز و سامان سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا۔ امیرون ولیڈیون اور دور دور کے غیر سلطنتون کے سفیرون کے بیٹھنے کیلئے گیلریان بنائی گئی تھین اور طرح طرح سے انکو آراستہ کیا گیا تھا۔ اس جشن گاہ کا مفصل بیان نہین ہوسکتا۔ کوئی رنگ نہ تھا جو یہان لباسون مین اپنی شوخی نہین دکھاتا ہو۔ لباس کی کوئی خوشنما وضع تراش ایسی نہ تھی جو یہان اپنے تئین نہ چمکا رہی ہو۔ کوئی حسن و جمال کی صورت نہ تھی جو یہان جلوہ آرا نہ تھی۔ جس وقت عالیجناب ڈیوک ولنگٹن تشریف لائے ہین تو چیرز کا بڑا غل و شور مچا وہ برسون اور عزتون کے بوجھ سے خمیدہ ہورہے تھے۔ اب طاقت جسمانی نے انکو جواب دیدیا تھا۔

گرجا کے اندر کا کمرہ مستطیل ۶۴ فیٹ کا طول مین اور ۲۰ فیٹ کا عرض مین تہا۔ آہنی ستونون پر دو گیلریان بنائی گئین اور دو اور نشستگاہین امراء عظیم الشان کے بیٹھنے کیلئے بنائی گئین غرض یہ نشستگاہین امیرون و وزیرون و سفیرون و افسرون سے بھری ہوئی تھین۔ نماز کی میز سونیکے برتنون سے آراستہ کیگئی تھی اور اس کے سامنے بڑے تکلف سے آراستہ کرکے چار کرسیان مختلف وضع ارتفاع کی بچھائی گئی تھین جو کرسی سب سے اونچی تھی وہ ملکہ معظمہ کی نشست کیلئے تھی اور اس سے نیچی کرسی داہنی طرف شہزادہ البرٹ کے لیئے اور باقی دو اور کرسیان ڈچس کنٹ اور بیوہ ملکہ کے لیئے۔ کرسیون کا ارتفاع کرسی نشینون کی بلند پایگی کو بتلاتا تھا۔ ساڑھے ۱۱ بجے اپنی اپنی جگہ پر کنٹربری اور یورک کے آرچ بشپس اور لنڈن کا بشپ آکر بیٹھ گئے تھے اور ۱۲ بجے سے چند منٹ پہلے بیوہ ملکہ آن کر اپنی کرسی پر بیٹھین۔ غرض سارے اہل محفل اپنے اپنے درجہ اور مرتبہ کے موافق کرسیون پر علی الترتیب بیٹھے ہوئے تھے۔ جب شہزادہ اُن کی صفون مین پھرائے تو بڑی خوشی سے اُمراء نے تالیان بجائین

قصر شاہی میں جشن عظیم

اور شاہی گرجا میں برات کا جانا

اور لیڈیون نے رومال ہلائے۔ شہزادہ کی اسوقت کی صورت کا بیان ایک اخبارنویس یہ بیان کرتا ہے کہ اسکے سارے اعضا متناسب تھے۔ سب خط و خال موزون تھے۔ بال زرد۔ سرخی مائل۔ ریشم کیطرح لچھے دار۔ بھوین گنجان۔ آنکھین نیلگون چمکدار۔ ناک نہایت خوشنما موزون۔ دہن پیارا۔ دانت نہایت خوبصورت مونچھین چھوٹی چھوٹی۔ رنگ نہایت خوشنما۔

حسن صورت و حسن سیرت اسکے دونون دلون کو گرویدہ کرتے تھے۔ جب لوگ اسکی صورت کو دیکھکر جوش مسرت سے خوشی کے نعرے مارتے تھے تو وہ ان کو دیکھکر نہایت خوش ہوتا تھا۔ اسنے گرجا مین جب قدم رکھا ہے تو نوائے وبانگ دہل کا غل شور ہوا۔ خاص امرا آن کر اسکو وہان لیگئے۔ جہان اسکے بیٹھنے کیلئے کرسی بچھی ہوئی تھی۔ وہان جاکر اسنے بیوہ ملکہ کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ اور بیٹھ کر اس سے جب تک باتین کرتا رہا کہ ملکہ معظمہ تشریف لائین۔ چند منٹ مین ملکہ معظمہ بھی گرجا مین جانیکے لیئے چلین تو ہر شخص محبت کی نظر سے انہین دیکھتا تھا اور شاد ہوتا تھا اور خوشی کی آوازین لگاتا تھا۔ وہ گرجا مین آنکر آلٹر گئین اول انھون نے نماز پڑھی۔ دعا مانگی۔ پھر کرسی شاہی پر جلوہ افزا ہوئین۔ چند سکنڈ کے بعد وہ کھڑی ہوئین اور شہزادہ البرٹ کے ساتھ نماز کی میز کے پاس گئین۔ آرچ بشپ نے نکاح پڑھانا شروع کیا اور یہ فرمایا کہ (مراسم مذہبی کے ادا کرنے مین فقط البرٹ اور وکٹوریا نام لیا گیا اور تو مخاطبت مین کہا گیا۔) اے البرٹ تو اس عورت سے نکاح کرکے اپنی زوجیت مین قبول کرتا ہے؟ احکام الٰہی کے موافق پاک حالت ازدواج مین رہے گا؟ تو اسکو عزیز رکھے گا۔ اسکی تسلی کرے گا۔ اسکی عزت کریگا۔ اسکی بیماری و تندرستی مین خبر گیری کریگا؟ اور سب کو چھوڑکر صرف اسکے ساتھ جب تک رہیگا کہ تم دونون زندہ رہو؟

عالیجناب البرٹ نے بآواز بلند کہا کہ مین یہ سب کام کرون گا۔

پھر آرچ بشپ نے ملکہ معظمہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو وکٹوریا۔ البرٹ سے نکاح کرکے اسکو اپنا شوہر بناتی ہے اور احکام الٰہی کے موافق پاک حالت زوجیت مین رہے گی؟ اطاعت کرے گی۔ اسکی خدمت کریگی اس سے محبت کرے گی۔ اسکی عزت کرے گی۔ بیماری اور تندرستی مین اسکی خبر گیری کرے گی اور سب کو چھوڑکر صرف اسکے ساتھ جبتک رہے گی کہ تم دونون زندہ رہوگے؟

ملکہ معظمہ نے اسکا جواب بآواز بلند جو سب نے سنا یہ دیا۔ کہ مین یہ سب کام کرون گی۔

پھر آرچ بشپ نے یہ دریافت کیا کہ کون اس عورت کو اس مرد کی زوجیت مین دیتا ہے؟ تو ڈیوک سسکس

سے آگے بڑھکر ملکہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ مین اسکو دیتا ہون ۔ اسپر ایک ظریف اخبار نویس نے یہ لطیفہ گھڑا کہ ڈیوک کی عادت ہی کہ جس چیز کے دینے مین اسکی اپنی گرہ کا خرچ کچھ نہین ہوتا اسکے دینے کے لیے وہ جلد تیار ہوجاتا ہے ، آرچ بشپ نے ملکہ معظمہ کا ہاتھ لیکر شہزادہ البرٹ کے ہاتھ مین پکڑا دیا ۔ اور ان الفاظ کو کہا جن کو شہزادہ نے اپنی زبان سے دُہرایا ✦

مین البرٹ تجھ وکٹوریا کو اپنی زوجیت مین لیتا ہون ۔ اس دن سے آگے خواہ اچھی حالت ہو یا بُری ۔ تونگری ہو یا مفلسی ۔ تندرستی ہو یا بیماری سب حالتون مین بموجب پاک احکام الٰہی کے تجھے عزیز رکھونگا ۔ تیری پرورش کرونگا جب تک کہ موت ہمکو جدا کرے ۔ پھر اس عبارت کو ملکہ معظمہ نے دُہرایا ان مین جہان ضرورت تھی کچھ الفاظ کو بدل دیا ✦

پھر آرچ بشپ نے شہزادہ کی انگلی مین سے انگوٹھی کو اُتارا اور ملکہ معظمہ کی چوتھی انگلی مین پہناکر اسکو پھر شہزادہ کو واپس کیا ۔ اور دعا مانگی ۔ بعد ازان نماز پڑھی بھجن گائے ۔ باجے خوب بجے ۔ غرض جو نماز کی کتاب مین نکاح کی مقرری نمازیں اور دعائین ہین وہ سب پڑھی گئین ✦

اس نماز کے ختم ہونیکے بعد اُمرا نے ملکہ معظمہ کو مبارکباد دی ۔ ڈیوک سیسکس نے ملکہ معظمہ سے خوب ہاتھ ملاکر نہایت محبت و پیار سے اُنکے رخسارہ کا بوسہ لیا ۔ بیوہ ملکہ نے ان کا بوسہ لیا ۔ پھر شہزادہ البرٹ ملکہ معظمہ کا ہاتھ ہاتھ مین لیکر گرجا سے باہر آیا ۔ سب ارباب محفل تعظیم کیلئے سرو قد کھڑے ہوئے ۔ سارا بیان اس جشن کا مجھ سے نہین ہوسکتا ۔ مختصر بقدر ضرورت بیان کیا گیا ✦

ملکہ معظمہ اور شہزادہ نے تخت گاہ کے کمرہ مین جاکر شادی کی رجسٹر پر اپنے دستخط کیے ، اور اسکے شاہد خاندان شاہی کے بعض اراکین بنے ۔ لوگون کو اس بات کے سننے سے تعجب ہوگا کہ آرچ بشپ نے اس قدر محنت سے گو نکاح پڑھایا ۔ مگر نکاح پڑھائی کا محنتانہ اُسکو ہاتھ نہ آیا ✦

برات جس ترتیب سے آئی تھی اُسی ترتیب سے اُلٹی جانی شروع ہوئی ۔ آنے مین یہ بات نہ تھی جو جانے مین ہوئی کہ ملکہ معظمہ اپنے پسند کیے ہوئے شوہر کے ساتھ ایک سواری مین بیٹھکر سوار ہوئین وہ دونون ایک دوسرے کے ہاتھ مین ہاتھ دیئے ہوئے تھے اور شہزادہ کے ہاتھ مین بیاہ کی انگوٹھی چمکتی ہوئی سب کو دکھائی دیتی تھی جہان انکا گزر ہوتا تھا چیرز کا غل شور مچا تھا ✦

مراجعت کیوقت بڑی شدت سے بارش شروع ہوئی مگر رعایا کے دل مین ملکہ کی خیر خواہی اور محبت کی آتش

روشن تھی۔ اسکی ایک چنگاری پر بارش نہین بجھا سکی۔ قصر شاہی مین مہمانون نے کھانا کھایا جس مین بڑے بڑے امرا عظام شریک ہوئے۔ دولہا دولہن کا جام صحت پیا گیا۔ ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ عوام کا یہ یقین ہے کہ ملکہ معظمہ بڑی خوش نصیب موسم کے اعتبار سے ہین وہ دن جس مین اندھیری چھائی ہوئی تھی اور صبح کو مینہ برس رہا تھا اور کہر پڑ رہی تھی۔ جب گرجا سے برات پھری اور قصر شاہی مین آئی تو آسمان پر کوئی بادل نہین رہا آفتاب نے اپنے چہرۂ تابان سے نقاب اُٹھایا اور دھوپ نے اپنا بستر بچھایا۔ آج جو موسم نے اپنا رنگ دکھایا۔ لوگون نے اسکا اسم ملکہ معظمہ کا موسم رکھ لیا جو ہمیشہ یاد رہیگا جہان ہم نے ملکہ کا موسم لکھا ہے اس سے ہماری مراد اسی موسم سے ہے۔

قصر بکنگھم مین جو دعوت ہوئی تھی اسمین ایک کیک بڑی صنعتون اور کاریگریون سے بنایا گیا تھا۔ جسکے دیکھنے سے بہ نسبت اُسکے کھانیکے زیادہ مزہ آتا تھا۔ قوت باصرہ پر قوت ذائقہ رشک کھاتی تھی۔ اسکا محیط ۹ فٹ موٹائی ۱۶ - انچ وزن تین سو پونڈ (ساڑھے تین من) سے کچھ زیادہ تھا اسکے مصالح کی قیمت ایک سو گنی (ڈیڑھ ہزار روپیہ) تھی۔ کیک کی چوٹی پر برٹانیا کی تصویر دونون دولہا دولہن کو نعمتین و برکتین دیتی ہوئی بنائی گئی تھین اور ان دولہا دولہن کی پیکر ایک فٹ قد مین بنائی گئی تھی دولہا کے قدمون کے تلے کتے کا پلا بٹھایا گیا تھا جو وفاداری کی علامت تھی۔ اور دولہن کے پاؤن تلے فاختاؤن کے جوڑے کی پتلیان بنائی گئی تھین جو موافقت کی علامت تھی۔ کیوپڈ (عشق کا دیوتا ہے جسکی تصویر ایک اندھے حسین لڑکے کی جسکے ہاتھ مین تیر و کمان ہو بنائی جاتی ہے) کی پیکر بنائی جو گھٹنون پر کتاب کو پھیلائے ہوئے تاریخ و روز شادی کو لکھ رہا ہے اور بہت سے کیوپڈ بنائے جو لڑکون کی طرح کھیل رہے ہین اور سپرین لگائے ہوئے ہین جنپر اے اور وی (شہزادہ اور ملکہ کے نامون کے اول حرف ہین) کے تمغے بنے ہوئے تھے کیک کے اوپر بہت سے گلدستے مہمانون کو تحفۃً دینے کیلئے لگائے گئے تھے۔ اور طرح بطرح کے پھولون کے ڈالے گئے تھے۔ ملکہ نے اپنے سب ملازمین عورتون کو دھگدگیان عنایت فرمائین۔ دھگدگی کی صورت ایک پرندکی تھی جسکی آنکھین یاقوت کی ناک ہیرے کی پنجے خالص سونیکے تھے جو بڑے بڑے موتیون پر لگے ہوئے تھے یہ ملکہ کا خود ایجاد تھا۔

جب دعوت ختم ہوچکی تو ونڈسر جانیکی تیاریان شروع ہوئین۔ چار بجے سے پاؤ گھنٹہ پہلے دولہا دولہن نو

ملکہ کا کیک

قصر بکنگھم سے روانہ ہوئے قصر شاہی کے گرد تمام سڑکون پر آدمیون کی صفین اسلیئے لگی ہوئی تھین
کہ وہ دو لہا دلہن کو ساتھ بیٹھے ہوئے ایک نظر دیکھ لین - ملکہ معظمہ خود اپنے روزنامچہ مین بیان
کرتی ہین کہ میری رعایا نے میری شادی کی خوشیان دل سے اور بڑی گرمجوشی سے کین جس سے
مین سب طرح سے راضی اور خوش ہوئی - اُن کی خوشی کی آوازون سے کان بہرے ہوئے جاتے تھے -
گھوڑون کے سوارون کے پہرے ہماری سواری کے ساتھ جاتے تھے +

راہ مین ایٹن آتا تھا - جہان کا سکول اور کالج مشہور ہے - وہان اس خوشی کا سب سے زیادہ
سامان کیا گیا - کالج کی حوالی مین ایک مصنوعی چوبی ایوان یونانیون کی طرز کا ساٹھ فیٹ اونچا اور اس
ارتفاع کے مناسب چوڑا بنایا گیا - اُسپر سب جگہ طرح طرح کے لیمپ لگائے گئے اور اُسکی پیشانی پر ڈیل
آرمس لگائے گئے - اور ایک کتابہ لگایا گیا جسمین لکھا تھا **وکٹوریا کو البرٹ مبارک ہو** - سات بڑے
بڑے جھنڈے لگائے جو نہایت موزون اور خوبصورت معلوم ہوتے تھے - اس کل مکان مین پانچہزار
لیمپون سے کم نہ لگے ہونگے - رات کو اُن کی روشنی بڑی بہار دکھاتی تھی - کالج کے اندر کے چوک
مین بھی روشنی اپنا ایک عالم نورانی دکہارہی تھی - مشرقی طرف جو گھنٹے کا مینار تھا وہ بھی روشن کیا گیا تھا
اور اُسکے سر پر تاج بنایا گیا تھا جسپر پھولون کا سہرا لٹکایا گیا تھا - اسمین پھولون کے اے اور وی بنے
ہوئے تھے - نیچے تین ستارے چمکتے تھے - گھنٹہ مینار کی محراب مین لیمپون کی قطارین روشن تھین اور
چوک کی مشرقی جانب مین بھی لیمپ لٹکتے تھے - چوک کا جو بڑا دروازہ تھا اُسکو بھی لیمپون سے منور کیا تھا -
محراب کے تاج کے اوپر ہزارون لیمپ روشن تھے - اور محراب مین بھی پھولون کی بیل کے لیمپون سے روشن
کی تھین - کالج کے اندر ماسٹر اور طلبہ پانچ سو پچاس کے قریب تھے جو شادی کے ریشمی ربن کے گچھے پہنے ہوئے
تھے - وقتاً فوقتاً پٹاخون کے چھوٹنے سے خیر خواہی کی آوازین نکلتی تھین - علاوہ کالج کے ایٹن کی
گلیون مین بھی بڑی روشنی ہوئی تھی - بڑے بڑے سوداگرون نے اپنے گھرون مین روشن ستارے
لگائے تھے - غرض سارے شہر مین عجب چہل پہل اور گہما گہمی تھی - ایک بڑا ڈنر باشندون کو دیا گیا
اور بہت سے گھرون مین رقص و سرود کی محفلین آراستہ ہوئین +

اس مدرسہ کے سارے طلبہ سوار پیچھے ساتھ خوشی کی آوازین لگاتے ہوئے اور غل شور مچاتے ہوئے
جیسے لڑکے کیا کرتے ہین ونڈسر تک گئے - جب وہان ملکہ معظمہ شہزادے اترے ہین تو اُنہون نے

وہ غل مچایا کہ زمین کو آسمان پر اُٹھالیا ؞
صبح کو ونڈسر کا حال بدستور تھا۔ دکانین کھلی ہوئی تھین۔ یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہان کوئی ہنگامہ شادی گرم ہونیوالا ہے۔ مینھ بڑا موسلا دھار برسا تھا۔ جسکے سبب سے شہر بے رونق معلوم ہوتا تھا۔ مگر یہ تدریج افسردہ حالت شہر کی بدلتی گئی۔ دوپہر کے بعد بارش موقوف ہوئی۔ اور سب دکانین بند ہوئین۔ کل آدمی بازارون مین ریشمی ربن کے گچھے شادی کے پہنے ہوئے بن سنور کر شادی کی بہار کیواسطے کے سامان تیاری کرنے مین مصروف ہوئے۔ تھوڑی دیر مین شہر کی پژمردگی شگفتگی سے بدل گئی۔ سورج نکل آیا گھنٹے سونیسے جاگ کر آوازین دینے لگے۔ جتنا دن بڑھتا گیا۔ باہر سے آدمیون کا آنا زیادہ ہوتا گیا۔ سب کو یہ شوق تھا کہ ملکہ معظمہ کو اسکے باپ دادا کے محل مین اسکے شوہر کے ساتھ داخل ہوتے دیکھین قسم قسم کی سواریون کا ہجوم تھا۔ بہت سے آدمی تو ملکہ معظمہ کو شہر مین داخل ہوتے ہوئے دیکھکر واپس لنڈن کو چلے گئے کہ وہان جاکر شہر کی روشنی کا تماشا دیکھین ؞
جب ڈھائی بجے بڑا جھنڈا قلعہ مین اُٹھا تو لوگ اپنی اپنی سمجھ کے موافق بتلانے لگے کہ کس لیئے وہ اُٹھا ہے۔ مگر آخرکار اسکے معنے یہ تحقیق ہوئے کہ اِسوقت اسکے اُٹھنے کا سبب یہ تھا کہ سینٹ جیمس مین ملکہ معظمہ کا نکاح پڑھایا گیا ہے۔ غرض پچاس دفعہ شام تک لوگ اپنی عقل سے سواری آنیکی نشانیان دیکھ کر خوش ہوتے تھے کہ اب ملکہ معظمہ آئین مگر پھر مایوس ہو کر چپ ہو جاتے تھے۔ ساڑھے چھ بجے آدمیون کا ہجوم ایسا ہوا کہ شاہی سواری کے لیئے بھی رستہ نہ کھلا رہا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل بازار ایک زندہ جسم ہے۔ مکانون کی دیوارین گیس اور تیل کی روشنی سے جگمگا رہی تھین ہوا مین جو ہوائیون کے چھوٹنے کی روشنی ہوتی تھی تو لوگ جانتے تھے کہ ملکہ معظمہ اسٹیشن مین داخل ہوئین خوشی کے گھنٹے بجنے لگے۔ سات بجے سے بیس منٹ پہلے قلعہ ونڈسر مین ملکہ معظمہ کی سواری داخل ہوئی۔ دونون دولہا دلہن اپنی رعایا کو سر جھکا کر سلام کرتے جاتے تھے۔ لیڈیان اپنے رومال ہلاتی تھین۔ اور مرد اپنی ٹوپیون کو ہلاتے تھے۔ غرض اپنی خوشی اس طرح ظاہر کرتے تھے کہ ملکہ معظمہ اور شاہزادہ دونون خوشی کے مارے باغ باغ ہوئے جاتے تھے۔ پھر باجے خوب بجائے گئے۔ لوگون نے گیت اُس موقع کے مناسب بنا رکھے تھے وہ گائے گئے۔ اِس شادی کی خوشی کا ایک بڑا بھاری ڈنر ہوا۔ اور بہت سے لوگون نے جلسے کیئے ؞

بڑے بڑے آدمی تو بڑی دعوتون کے مزے اڑاتے تھے مگر غریب آدمی بھی اس نعمت سے محروم نہین رہے۔ لوگون نے اپنے پاس سے چندہ کرکے جس مین تیس پونڈ چندہ کے ملکہ معظمہ نے بھی عطا کیئے۔ پانچ سو کنبون کو جن مین دو ہزار غریب آدمی شہر کے اور باہر کے ہون گے۔ عمدہ کھانا کھلایا گیا اور بہت اچھی بیر شراب پلائی گئی ⁂

جو لوگ بادشاہی فرائض اور جوابدہیون کی برداشت کرتے ہین اُنکو آسایش و آرام کے لیئے بادشاہی کے بارہائے گران تھوڑی فرصت دیتے ہین چنانچہ ملکہ و شہزادہ کو کدخدائی کے بعد خلوت نشینی کے لیئے اتنی فرصت بھی نہین ملی جتنی عام آدمیون کو ہفتون کے لیئے شادی کے بعد ملا کرتی ہے **ونڈسر** مین وہ ایک دن اکیلے رہے کہ ۱۲۔ کو **ڈچس کنٹ** اور **ڈیوک کوبرگ** اور شہزادہ **آرنسٹ** آگئے۔ اور ۱۴۔ فروری یعنی چار روز بعد اُنکو لنڈن جانا پڑا۔ کہ سلطنت کی رسوم کو ادا اور پبلک کے کامون کو کرین۔ ونڈسر مین اول دن آتے ہی صبح ہی کو حضرت علیا نے **بیرن سٹوک میر** کو خط لکھا کہ دنیا مین آدمی عزیز تر اور پاکیزہ تر اور شریف تر شہزادہ سے زیادہ نہین ہے۔ ۱۴۔ فروری کو جب لنڈن مین مراجعت فرمائی ہے تو پارلیمنٹ کے دیوان وکلا، رعایا اور سربرآوردہ جماعتون نے ان کے حضور مین تہنیت نامے پیش کیئے۔ دعوتون کے بہت سے جلسے بڑی دہوم دہام سے ہوئے **تھیٹرون** مین تماشے دیکھے گئے۔ غرض ان ایام مین لنڈن مین جیسی خوشی کی چہل پہل اور گہما گہمی رہی ایسی پہر اسکو نصیب نہین ہوئی ⁂

۱۹۔ فروری کو حضرت علیا کی اول **لومی** ہوئی وہ اپنے خاوند کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر کھڑی ہوئین ۲۰۔ مارچ کو خود عالیجناب شہزادہ کے حضور مین ستائیس تہنیت نامون سے کم نہین پیش ہوئے جنکے جواب اُنھون نے خود دیئے اور اس باب مین اپنی نانی صاحبہ کو خط لکھا کہ مین نہین بتلا سکتا کہ کتنے تہنیت نامے میرے سامنے پیش ہوئے اور کتنے آدمیون سے میری شناسائی ہوئی۔ مین اُنکے چہرون کو اچھی طرح یاد نہین رکھ سکا۔ **لومی** کے دن کوئین وکٹوریا نے مجھے **آرڈر اوف بیتھ** کا خطاب عنایت کیا۔ ابھی شہزادہ کو گارٹر ملا تھا اور وہ برٹش سپاہ کا فیلڈ مارشل بنایا گیا تھا اسکے سوا وہ گیارہوین رجمنٹ لائٹ ڈریگون کا کرنیل بھی ہوا ⁂

شہزادہ پر چودہ دن خوشی کے گزرنے پائے تھے کہ پھر یہ رنج و محن پیش آنے شروع ہوئے کہ اُنکے پاس سے

ملکہ معظمہ کا لنڈن جانا

باپ نے وطن جانے کا ارادہ کیا بیٹے کو باپ کی جدائی کا سخت ملال ہوا حقیقت مین شہزادہ کو اپنے گھر سے نہایت ہی محبت تھی - حضرت علیا مرحم فرماتی ہین کہ شہزادہ نے مجھ سے کہا کہ آپ تو باپ کی قدر جانتی نہین (آٹھ مہینے کی عمر مین وہ بے پدر ہو گئی تھین) آپ کیا جان سکتے ہین کہ اس وقت میرے دل پر کیا کیفیت گذر رہی ہے - میرا بچپنا بہت اچھی طرح بسر ہوا ہے - اُنھون نے مجھسے کہا کہ اب صرف میرا بھائی ایرنسٹ وارث سلطنت انگلنڈ مین عزیز رشتہ دارون مین یہان باقی رہا ہی سو وہ بھی کچھ دنون ٹھیریگا لیکن اگر آپ مجھ سے ایسی ہی محبت کرتی رہین گی جیسی کہ ابتک کی ہے تو سب نقصانون کا معاوضہ کر دینگی - اور پھر اس بیان پر ملکہ معظمہ اور یہ اضافہ کرتی ہین کہ میرے شوہر نے میری خاطر سے باپ بھائی وطن دوست آشنا سب چھوڑے اب خدا سے یہ دعا ہے کہ مین اپنے عزیز از جان مبارک خوش و راضی شوہر کو خوش کرون - مین حتی المقدور اُسکے خوش رکھنے مین کوشش کرون گی - آیندہ حالات سے معلوم ہوگا کہ ملکہ معظمہ کی یہ پوری دعا خدا نے قبول کی - اِسکے تھوڑے دنون بعد ملکہ معظمہ کے شوہر کے پسند کرنے مین رعایا کو وہ خوشی ہوئی کہ لارڈ **میلبورن** نے ملکہ معظمہ سے کہا کہ آپ کی شادی نے رعایا کو ایسا خوش کیا ہے کہ یہ جانتی نہین کہ اس شادی کے لیئے پولیٹکل دلائل بھی تھے - شہزادہ کا باپ ۲۸ - فروری کو چلا گیا ؞

یہ میان بی بی ایک دوسرے کے عاشق تھے - وہ نہایت خوش و خرم رہتے تھے - اِن کے مذاق ایک تھے - اِنکی خصائل متماثل تھین وہ ایک جان دو قالب تھے - ایک دوسرے کا ضمیمہ یا تکملہ تھا مگر راہ مین بالکل گلون ہی کا بچھونا نہین بچھا ہوا تھا - اسمین کانٹے بھی تھے جو شہزادہ کے پاؤن مین چُبھتے تھے - قبل از کہ جدائی جو ملال آمیز باتین پیش آئین اُنکا بیان پہلے ہو چکا ہے اور اسکے بعد جو اور مکروہات پیش آئے - اُنکا آیندہ باب مین بیان کیا جائیگا - ؞

باب یازدہم

سنہ ۱۸۴۰ء

سال اوّل کدخدائی

شہزادہ کا منصب

انگلنڈ مین آرنسٹ اپنے بھائی اور بھاوج کے ساتھ ۸- مئی تک رہا بعد ازان چلا گیا۔ جسکے سبب سے شہزادہ کے پاس کوئی اپنے گھر کا رشتہ دار نہ رہا۔ اب انگلنڈ اُس کا گھر تھا۔ اسکا دل محبت منزل ایسا تھا کہ اپنے باپ کے گھر کو بھلا دینا اپنے سے ناممکن تھا۔ مگر اُن کو کم از کم کام کرنا ایسا کرنا تھا کہ جس سے معلوم ہو کہ وہ گھر بھول گئے۔ اُنکا فرض یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی سب قابلیتون اور استعدادون کو اُس ملک کی بہبودی و خیر اندیشی مین صرف کرین جسمین اُنہون نے بود و باش اختیار کی تھی۔ اِس فرض کے ادا مین کبھی قصنا کرنی نہین جانتے تھے اسوقت بہت کم آدمی یہ سمجھتے تھے کہ اِس کام کے کرنے مین اُنکو زیان و نقصان اُٹھانے پڑینگے۔ اُنکی حالت مین تغیر ہوا کہ کیا وہ جرمن کی ایک چھوٹی ریاست کے شہزادہ تھے یا اب ملکہ انگلینڈ کے خاوند ہوگئے۔ ایسی صورت مین لوگ کب مانتے ہین کہ اُنکو نقصان و زیان ہوا۔ اسمین نفع زیادہ نقصان کم تہا۔ لیناز یادہ دینا تھوڑا تھا۔ وہ سلسلۂ محبت کا دل بستہ و دائرہ محبت کا حلقہ بگوش تھا۔ اسکو ایسی حالت مین گھر کا رشتۂ الفت توڑنا خواہ اُسکو آیندہ کیسا ہی منصب جاہ و جلال حاصل ہو بڑی زیان مندی تھی۔ شہزادہ کے خطوط جو ہمنے پہلے بابون مین لکھے ہین۔ اُنکے پڑھنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ شہزادہ کو اپنے لڑکپن کا گھر کیسا عزیز تہا۔ اپنے کُنبے کے ساتھ کیسی وہ محبت اور ہمدردی رکھتا تھا اور اپنی نوجوانی کے دوستون پر کیسا عاشق صادق تھا۔ اور اِن باتون کے جاننے سے ہم اُسکی طبیعت کی داد دے سکتے ہین ٭

سب حالتون مین مدت تک اُسکے خیالات کا اول مقصد یہ نہین ہو سکتا تھا کہ وہ یہ چاہے کہ وہ لوگ مین

سب سے اول جگہ وطن کی محبت کو دی رکھے۔ اور ان سب چیزون سے جو اب تک اسکو دل سے عزیز تھین جدا ہو کر نئے سکھنے کی رشتہ مندی کو دل مین جگہ دے۔ نئے دوست بنائے۔ نئی عادات اختیار کرے۔ اس اپنی زیانمندی کا کہ پرانے رشتہ مند و دوست چھوٹے یہی معاوضہ کر سکتا تھا کہ انگلینڈ کا مزاج دان ہو کر بغیر اپنے سود و زیان کے خیال کے اسکے آدمیون کی بھلائی مین اور اپنے گھر کے مسرت انگیز کرنے مین خدمات شائستہ بجا لا کے اپنے معیار حسن عقل و اخلاص کو ظاہر کرے۔ یہ ماننا چاہئے کہ اسنے اپنے عزم درست و تدبیر صائب و حسن نگاہ پسند و ثبات قدم سے بغیر کسی خودستائی و خود نمائی و خود آرائی و خودنمائی کے اپنے فرائض کے ادا کرنے مین کبھی قضا نہین کی ✦

اس ملک مین جب تک وہ زندہ رہا۔ اسپر لوگ بدگمانی اور بدظنی کرتے رہے باوجود اس کے اس نے ایک لحظہ بھی اپنی کوششون مین پہلوتہی نہین کی۔ اور ہمیشہ اس ملک کے آدمیون کی نیکخواہی و ترقی مین دلسوزی و نیک اندوزی سے ساعی رہا۔ اسکے حق کامون پر لوگون نے بدخیالیان و بدفہمیان اور اسکی حق رایون پر بدگمانیان کین۔ مگر اسکو اپنی راستبازی و ایمانداری کی معاونت پر ایسا بھروسا تھا کہ وہ اُنکی پیروی کرتا رہا۔ اور کبھی اپنے طریقہ کو چھوڑا نہین۔ ان لوگون کی نسبت جو اُسکے حق مین ناانصافی کرتے رہے ایک لفظ شکوہ و شکایت کا یا کوئی جملۂ بیجا زبان پر نہین لایا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ جو شخص میری طرح رتبۂ عالی پر مرتفع ہوگا۔ اُسکے حق مین اس ناانصافی کا ہونا لازمی ضروری ہے۔ اُسکو بھروسا تھا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب لوگ واقف ہوجائینگے۔ اور سمجھنے لگین گے کہ مین اپنے کامون کو نیک نیتی و خیرخواہی و راست کیشی و درست اندیشی سے کرتا ہون ✦

اس نے اپنے کام کرنے کا جو اصول اختیار کیا تھا۔ اُسکو وہ خود ان الفاظ مین بیان کرتا ہے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ اپنی جان کو ملکہ معظمہ کے ساتھ ایک کردون اور نہ اپنے اختیارات کا نہ اپنے لیے اقتدارات حاصل کرنیکا مدعی ہون۔ نمایش و خودنمائی سے بالکل پرہیز کرون پبلک کے روبرو جداگانہ کوئی جوابدہی اپنے ذمہ نہ لون۔ اپنے منصب کو ملکہ معظمہ کے منصب کا ایک جزو بنا دون۔ متواتر شوق سے پبلک کامون کے ہر حصہ کو غور سے دیکھون تاکہ جب ملکہ کے روبرو پولیٹکل (سیاسیہ) و سوشل (معاشرتیہ) و ذاتی معاملات مین مشکل سوالات پیش ہون تو ان مین مجھے صلاح و مشورہ دینے کی قابلیت ہو۔ ملکہ کے گھر کا مین سرپرست مالک و افسر ہون اسکے کاروبار خانگی کا مہتمم۔ اُنکے ذاتی معاملات کا منتظم۔ پولیٹکل

معاملات مین اکیلا معتمد و صلاحکار. گورنمنٹ کے ساتھ مراسلات مین مددگار ہون کچھ مدت تک اُسکی یہ اپنی تمنائین نہین برآئین۔

اول یادوسرے سال تک سوائے شاذ و نادر صورتون کے خاص بلانیسے وہ اس وقت موجود ہوتے تھے کہ ملکہ معظمہ سے وزرا ملاقات کرتے تھے۔ اس باب مین جناب ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ یہ بات کچھ وزرا کی طرفسے نہ تھی۔ شہزادہ ہربات سے واقفیت حاصل کرنے مین بہت تکلیف اُٹھاتا تھا اور لارڈ میلبورن کو بھی یہ فکر رہتی تھی کہ ملکہ معظمہ پبلک کے معاملات سے اپنے شوہر کو مطلع کرین۔ مگر اس وقت وہ اس قسم کے معاملات مین کوئی حصہ خود نہین لیتا تھا۔

ایسے آدمی بھی موجود تھے جو شہزادے کو معاملات سلطنت ہی سے بالکل ہمیشہ کے لیے بیگانہ نہین رکھنا چاہتے تھے بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اُنکو خانگی معاملات مین بھی دخل نہو اور وہ اختیارات بھی نہ حاصل ہون جو شوہرون کو گھرون مین مالک خانہ ہونیکے حاصل ہوتے ہین اور جسکے بغیر گھر مین خوشی و مسرت نہین حاصل ہوسکتی۔

شہزادہ خود جانتا تھا کہ مین مالک خانہ نہین ہون اُسنے مئی سنہ ۱۸۴۰ء مین اپنے دلی دوست شہزادہ ولیم لووین سٹین کو ایک خط مین یہ لکھا کہ مین اپنے گھر مین نہایت خوش و رضامند ہون مگر مجھے اپنے مناسب درجے سنبھالنے مین دشواری یہ پیش آئی ہے کہ مین گھر کا مالک نہین ہون صرف شوہر ہون۔

ملک کی یہ خوش نصیبی اور اس سے زیادہ مشکوئے معلی کی نیک طالعی تھی کہ حالت مذکور دیر تک قایم نہین رہی شہزادہ نے اپنے گھر کے مالک بننے کیلیے جس استقلال و شرافت سے اصرار کیا وہ شکر و آفرین کے قابل ہے اور شہزادہ کی رائے صواب پر اور ملکہ کی طبع رسا و نیک دلی پر آفرین ہے اور سب سے زیادہ شہزادہ اور ملکہ کے باہمی صدق و محبت و اعتماد پر تحسین ہے کہ جس نے اُنکے درمیان اپنی اغراض اور اپنے فرائض مین ایک دوسرے سے اختلاف کرنا ناممکن کردیا۔ جو لوگ ملکہ معظمہ سے یہ التماس کرتے تھے کہ آپ بادشاہ ہین۔ آپ اپنے گھر کی اور کنبے کی ایسی ہی حکمران بنئے جیسی کہ مملکت کی فرمانروا ہین۔ شہزادہ آخرکار آپ کی رعایا مین سے ہی اُسکو فرودست رکھیئے۔ ملکہ معظمہ اُسکے جواب مین یہ ارشاد فرماتین کہ مینے گرجا مین بحلف یہ اقرار کیا ہے کہ مین اُسکی اطاعت کرون گی۔ اُس سے محبت کرونگی

اسکی عزت کرون گی۔ پس مین اپنے پاک اقرارون کی پاکیزگی کو کبھی نہین ترک کرونگی۔ اور اُن کی حد بندی نہین کرنے کی ٭

اول ہی سے لارڈ میلبورن کی صلاح سے ملکہ معظمہ نے شہزادہ کو غیر سلطنتون کے مراسلات کو دکھانا شروع کردیا تھا۔ شہزادہ اگست ۱۸۴۰؁ع مین اپنے باپ کو خط مین لکھتا ہے کہ وکٹوریا نے غیر سلطنتون کے معاملات مین مجھے بڑا حصہ دیا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ مین نے اس باب مین کوئی اچھا کام کیا ہے۔ مین اپنے تمام خیالات لکھکر لارڈ میلبورن کے پاس بھیجدیتا ہون۔ وہ مجھے تو اسکا جواب کمتر دیتا ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ وہ میرے کہنے کے موافق عمل بالکل کرتا ہے ٭

اپریل ۱۸۴۱؁ع مین پھر وہ باپ کو لکھتے ہین کہ مین اپنے پولیٹیکل منصب (منصب سیاسیہ) کی نسبت کہتا ہون کہ مین آجکل کے پولیٹکل (امورات سیاسیہ) بڑی محنت و جانفشانی سے مطالعہ کرتا ہون اور تمام فریقون سے ارادۃً جدا رہتا ہون۔ مین تمام قومی انسٹی ٹیوشنون اور ایسوسی ایشنون سے بڑی دلچسپی رکھتا ہون اور اُنمین کام کرتا ہون۔ مین بالکل کشادہ دلی سے وزرا سے سب مضامین پر گفتگو کرتا ہون تاکہ مجھے آگاہی حاصل ہو۔ اور سب فرقہ کے لوگون سے تواضع مہربانی سے ملتا جلتا ہون۔ مین چپ چاپ یہ چاہتا ہون کہ جہان تک مجھ سے ہوسکے مین ملکہ کے منصب کیلئے مفید اور بکار آمد ہون ٭

پس اب یہان ہم وہ انکا وہ اصول جو اُنھون نے اول بیان کیا تھا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنی جان اور ملکہ کی جان ایک کرون۔ اُسکو برملا دیکھتے ہین۔ اُسنے اس اُصول کے موافق اپنے منصب کو قائم کیا۔ ملکہ نے اسپر اعتماد کلی کرکے اپنا سہارا و تکیہ بنا لیا۔ تمام مشکلات سوالات مین اُسی کی رائے پر اعتماد کرتین اور سارے کام اسی کی صلاح و مشورہ سے کرتین۔ مگر جب دفعۃً یہ سہارا اُن سے جدا ہوگیا یعنے شوہر مرگیا تو اُنھون نے یہ الفاظ درد آمیز فرمائے کہ اب حقیقت مین میرے لیئے ایک نئی سلطنت کا آغاز ہوا ہے ٭

اب ہم شادی کے بعد جو شہزادہ کے ملازمین خانگی کے باب مین انتظام ہوا اُسے بیان کرتے ہین۔ اسکا انتظام یہ ہوا تھا کہ شہزادہ کے پاس ایک کارپرداز گروہ آف سٹول جس کا صرف کام یہ ہو کہ انتظام خوابگاہ کرے اور اس مین چیمبرلین کو کچھ دخل نہو۔ اسپر اول لارڈ رو برٹ

[illegible]

گروسس ویمیر مقرر ہوئے اور وہ لارڈ ان ویٹنگ (ملازم) ہوئے۔ ایک لارڈ بورنگ ٹن اور دوسرے لارڈ جارج کن نوکس۔ اور وہ اکویری (میر آخور) میجر جنرل سر جارج سیمور اور سر جارج این سن مقرر ہوئے۔ ایک پرائیوٹ سکرٹری مسٹر این سن مقرر ہوا۔ اس آخر تقرر مین جھنجھٹ ہوا۔ اول تو مسٹر این سن جیسے عہدہ کا کام بڑی جوابدہی اور شہزادہ کے قریب رہنے کا تھا۔ بغیر شہزادہ سے صلاح و مشورہ لیئے مقرر ہو گئے۔ دوم وہ لارڈ میلبورن کے پرائیوٹ سکرٹری مدتون تک پہلے رہ چکے تھے یہ بھی عالیجناب شہزادہ کے اصول کے خلاف تھا جو وہ پہلے ہی ملکہ معظمہ کو لکھ چکے تھے۔ کہ میرے سب ملازمین ایسے مقرر کیئے جائین جو پولیٹکس (سیاسیہ) سے تعلق نہ رکھتے ہون۔ یہان وہ شخص مقرر ہوا جو وگ پارٹی سے متعلق تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے اس تقرر مین یہ پیچ تھا کہ محل شاہی مین وگ پارٹی کا عمل دخل رہے۔

جب اس تقرر پر شہزادہ نے اعتراض کیا تو اسکا جواب یہ ملا کہ اب وقت نہین رہا کہ یہ تقرر فسخ کیا جائے۔ مگر ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ مسٹر این سن کی طبیعت مین دست قدرت نے نیک دلی ایسی ودیعت رکھی تھی کہ وہ کسی سازش و چالبازی مین شرکت کی قابلیت ہی نہین رکھتا تھا۔ چنانچہ سنہ ۱۸۴۱ء مین گورنمنٹ کی اس تبدیلی مین اسبات کا خوب امتحان ہو گیا۔ وہ بالکل اپنے کام سے کام رکھتا تھا کسی جھگڑے فساد مین نہین پڑتا تھا۔ اپنے آقا کی خدمتگزاری بڑی خیرخواہی و نیک خواہی سے اپنی موت کے آخر گھنٹے تک کرتا رہا۔ اسکو ناگہانی موت آگئی تو شہزادہ کو نہایت ملال ہوا اور انہونے ملکہ معظمہ سے کہا کہ وہی میرا خاص سچا دلی دوست تھا۔ جب سے مین آیا ہون وہ اور ہم ہر بات مین ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ وہ بمنزلہ میرے بھائی کے تھا۔

شہزادہ کے اور ملازمین کے تقرر مین وہ اصول قائم کیا گیا جو ملکہ معظمہ کے ملازمین خانگی کے تقرر مین تھا یعنے صرف وہ تقررات مستقل طور پر ان آدمیون کے لیئے ہوتے تھے جو پولیٹکس سے تعلق نہ رکھتے تھے۔ اور جو تقررات ایسے ہوتے تھے انکو منسٹری یا کونسل ہوس کے ممبر مقرر کرتے تو وہ منسٹری (وزارت) تغیرات کے ساتھ بدلتے رہتے تھے۔ شہزادہ کے ملازمین مین اس قاعدہ پر عمل صرف گروم آف سٹول اور ایک لارڈ ان ویٹنگ کے تقرر مین ہوا باقی مین نہین اس وقت جو شہزادہ کے ملازم مقرر ہوئے اُن مین سے اکثر آخر تک ملازم رہے۔ پہلے شہزادہ کے میر آخور

تھے۔ مگر جب اُنکا کام بڑھتا گیا تو دو سے تین اور تین سے چار ہو گئے۔ اِس پرائیوٹ سکرٹری کے مقرر ہونے مین شہزادہ کو جو کشمکش پیش آئی تھی۔ وہی ایک اور صورت مین اس حالہ مین آگے آئی کہ ملکہ معظمہ وہ خود پرائیوٹ سکرٹری مقرر ہون۔ ملکہ معظمہ کی اورنگ آرائی کے بعد اُنکے پرائیوٹ سکرٹری کے عہدہ کا سارا کام بیرنس لیہ زین کرتی تھین۔ اور اُنکو وہ اختیارات حاصل تھے کہ خواہ وہ کیسی ہی ہوشیاری سے کام مین لائے جائین۔ تو بھی ضرور تھا کہ وہ گھر کے قدرتی مالک سے بیرنس کی مٹ بھیڑ کرائین۔ بیشک یہ اِس لیڈی کا حق تھا کہ ملکہ معظمہ اسکے ساتھ سچی محبت رکھین اور اسکی ممنون احسان ہون اسلیئے کہ مدتون تک اُنکی خدمت و رفاقت مین رہی تھی اور کم سنی مین نیک صلاح اور مشورے اُنکو دیئے تھے جن کی ضرورت اس عمر مین زیادہ ہوتی ہے۔ اِن ہی باتون کے گھمنڈ نے اسکی آنکھون پر پردہ ایسا ڈال دیا کہ یہ سچی بات اُنکو نہین سجھائی دیتی تھی کہ اُن کا پہلا سا اثر و عمل و دخل اب شوہر کے آگے نہین چل سکتا تھا۔ خاصکر ایسے شوہر کے روبرو کہ قابل و لائق ہو۔ بی بی اُسکی عاشق زار ہو اُس وقت بیرونس کو لازم تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی اغراض مد نظر رکھنے کے سبب سے اول یہ کہتین کہ مین خود سکرٹری کے عہدہ سے دست بردار ہوتی ہون۔ اور اسکو شہزادہ کے سپرد کرتی ہون۔ جب اُنہون نے یہ خود نہین کیا تو اِسکا انتظام خود حضرت علیا نے جلد ایسا کر لیا کہ اِن کا شوہر مالک خانہ ہو گیا۔

خانۂ شاہی کے بندوبست پر شہزادہ کا بالکل مسلط ہو جانا آسان بات تھی۔ یہ امر تحقیق و مستند ہے کہ اس نوجوان شوہر کو اپنے منصب کی جہت سے اپنے گھر مین کوئی آزادانہ اختیار حاصل نہ تھا کہ جسکے کام مین لانے سے وہ اُن عہدہ دارون کے اختیار مین دست اندازی کرے جو اُسکی مداخلت کے خواہان نہ تھے شاہی کارخانہ عظیم الشان تھا جس مین خرابیان اور بدنظمیان پہلی سلطنتون سے چلی آتی تھین۔ ملکہ معظمہ نے اپنی نوجوانی کے سبب سے اُنکی طرف توجہ نہین کی اور کسی اور نے اُنکے دور کرنیکی پروا نہ کی شہزادہ اُنکو پسند نہین کرتا تھا مگر اُسکے دور کرنے کا کوئی اختیار بھی نہین رکھتا تھا۔ اور اس سبب سے اسکو تکلیف ہوتی تھی۔ ہر خرابی و بدنظمی کا ایک خود غرض حامی پردہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا جو شخص اپنے منصب کے سبب سے اِن خرابیون کو نکالنا چاہتا تھا۔ اُسکو وہ بُری نظرون سے دیکھتا تھا اِس وجہ سے شہزادہ کے کارسازانِ خانہ سے ناچاقی ہوئی۔ محل شاہی مین بدنظمی۔ فضول۔ تاخیر۔ تکلیف فرمانروائی کر رہی تھین جسکے عالیجناب و حضرت علیا دونون کو تکلیف اور بے آرامی ہوتی تھی۔ خانۂ شاہی کا اصل مین

کوئی ماسٹر (مالک) اس سبب سے نہ تھا کہ اسکے بہت سے مالک تھے۔ محل شاہی کے کل انتظامات ان تین افسرون لارڈ سٹوورڈ۔ لارڈ چیمبرلین اور ماسٹر اوف ہوس مین منقسم تھے۔ ان مین کوئی ایک دوسرے پر کچھ اختیار اور عظمت نہین رکھتا تھا۔ ہر ایک اپنے کارخانہ مین خود مختار تھا۔ ایک کو دوسرے کو دخل نہ تھا۔ یہ عہدے منسٹری (وزارت) کے ساتھ وابستہ تھے۔ اسلیئے ان مین اکثر تغیر و تبدل ہوتا رہتا تھا۔ جب کسی معاملہ مین جو بالکل پولیٹکل ہوتا تھا۔ کامنس ہوس مین ووٹ مخالف ہوتے تو اسکے سبب سے حضرت علیا اپنے ملازمون سے محروم ہوجاتین جنہون نے ابھی شاید اپنا کام سمجھنا شروع کیا تھا۔ غرض انکا تقرر فقط پارٹی (وگ وٹوری) پر مبنی تھا۔ کام کی لیاقت پر منحصر نہ تھا ان خدمات پر تقررات کچھ ایسے بے ڈھنگے طور پر ہوتے کہ بعض کامون کی نگرانی ہی نہین معلوم ہوتی تھی کہ کس کے ذمے ہے۔ حسب الارشاد حضرت علیا اور شہزادہ کے بیرن سٹوک میئر اپنی یادداشت مین لکھتے ہین کہ لارڈ سٹوورڈ تو ایندھن جمع کرتا اور انمین آگ رکھتا۔ اور لارڈ چیمبرلین روشنی کرتا اور تمام لیمپ سرانجام کرتا۔ لارڈ سٹوورڈ لیمپون کو صاف کراتا انکو سجاتا ان کو روشن کرتا۔ معمولی مرمتین جن کی ہر گھر مین ضرورت ہوتی ہے انکے لیئے مختلف افسرون سے حکم لینے پڑتے جن مین شاید مہینون لگ جاتے تو مرمت کی نوبت آتی۔ محل شاہی مین نہ لارڈ چیمبرلین کا نہ ماسٹر اوف ہوس کا کوئی نائب باقاعدہ حاضر رہتا تھا۔ عورت مرد ملازمون کی دو تہائی سے زیادہ پر کوئی کارفرما افسر موجود نہوتا تھا وہ اپنی خدمت پر جب چاہتے آتے۔ جب چاہتے چلے جاتے۔ وہ اپنے کام کے دنون مین کام پر سے گھنٹون غیر حاضر رہتے تھے۔ جو کام وہ بیقاعدہ و فضول کرتے۔ انکی اصلاح کرنیوالا نہ انپر ملامت کرنیوالا اور کوئی نہ تھا۔ کل محل شاہی مین دفترخانون اور کمرون کی صفائی و ترتیب محافظت کی جوابدہی کسی کے ذمہ نہ تھی۔ بدنظمی ایسے برے درجہ کی تھی کہ اسمین یقینی خوف و خطر تھا۔ سنہ ۱۸۴۰ء مین ایک نوجوان چمنی صاف کرنیوالا کمرون مین چھپا ہوا پکڑا گیا۔ جسکا چرچا بہت دنون تک رہا۔ مگر اسکا ارادہ کوئی بد نہ تھا بدنظمی نہ تھی بلکہ سرے سے انتظام ہی نہ تھا۔ یہ امر نہایت مشکل تھا کہ ان خرابیون کے دور کرنیکے لیئے کوئی تغیر و تبدل کیا جائے کوئی اصلاح اس سبب سے نہین ہونے پاتی تھی کہ وہ سٹیٹ کی حکومت مین مخل اندازی ہوتی تھی۔ مگر عالیجناب (آگے مین شہزادہ کی جگہ صرف عالیجناب لکھون گا) محل شاہی مین اپنی عقل و استقلال و تحمل سے بدنظمیون کو دور کرکے سارے انتظام کو بالکل اپنے ہاتھ مین لیلیا اور مالک

خانہ ہوگئے۔ عالیجناب کے پہلو مین گھر کے انتظامات کا نٹے نہین چبہوتے تھے بلکہ سلطنت کے کاروبار

خارزنی کرتے تھے۔ یہ ناممکن تہا کہ اس وقت مین جو مہمات عظیم پیش آئین اُنسے وہ بے تعلق و بیغرض

رہین مگر کونسٹی ٹیوشن مین کوئی منصب نہین رکہتے تھے۔ اسلیئے نہایت ضرور تہا کہ وہ ملک کی پولی

ٹکس مین مداخلت سے باز رہین۔ اِن کا اپنا یہ خیال تہا کہ مین حضرت علیا کا پرائیوٹ سکرٹری اور معتمد

مشیر ہو جاؤن۔ اِس منصب کو کچھ مدت کے بعد انہون نے حاصل کرلیا۔

غرض اب انگلستان خوب سمجھنے لگا کہ اِس کدخدائی سے ایک عورت کے نرم ہاتھون کو کیسا دانا

قوی مردانہ ہاتھ مدد کرنے کیلیئے ملگیا۔ کدخدائی سے پہلے حضرت علیا کو سلطنت کے کامون مین سخت محنت

اُٹھانی پڑتی تہین۔ وہ ایک جرنیل لکہتی تہین جسکے انتخابات کو اُنہون نے پبلک مین شائع کیا۔ اِسمین

جو امورات عظیم اِنکے علم مین آتے۔ اُنکو تحریر فرماتین۔ پہر اپنے مشاہدات اور خیالات کے حاشیے چڑہاتین

جب سلطنت کے کسی معاملہ کی بحث عظیم ہوتی تو اسکی نسبت اخبارات کی تحریرات کو مطالعہ کرتین اور اسمین

جو اسپیچین اچھی ہوتین اُنکا لب لباب تحریر کرتین۔ اب اُنکو شوہر بےغرض آزادہ مرد کار روان کام کرنیوالا

ملگیا کہ جن سلطنت کے کامون مین عورت سے فطرتاً کسی نہ کسی کسر کا باقی رہجانا لازمی تھا وہ اِس کسر کو

نکالکر بیکھٹر بنا دیتا تھا۔

یہ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ پارلیمنٹ کے ایکٹ کے موافق یہ امر فیصل نہین ہوا کہ ملکہ معظمہ کے بعد

عالیجناب پریسیڈنس ہون۔ صرف ملکہ معظمہ کو جو حقوق سلطنت حاصل تھے اُسکے موافق اُنکو اختیار تہا

کہ وہ شہزادہ کو اپنے بعد جہان چاہین پریسیڈنس بنائین۔ اِس باب مین چارلس گری ویل (کلارک

کونسل) نے ایک رسالہ لکھکر ڈیوک ولنگٹن کو دیا۔ جسپر ڈیوک نے یہ راے اپنی ظاہر کی کہ ملکہ کو فرمان شاہی

کے موافق یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بعد اپنے شوہر کو جہان چاہین باستثناء پارلیمنٹ کے پریسیڈنٹ

بنائین۔ بعض ارکین سلطنت نے بھی اِس راے کے ساتھ اتفاق کیا۔ ۵۔ مارچ کو فرمان شاہی جاری ہوا

کہ عالیجناب الکزنڈرینا ملکہ معظمہ کے بعد پریسیڈنس ہون۔ یہ منصب اُنکو ہمیشہ حاصل رہا۔ مگر اِس باب مین کوئی

پارلیمنٹ کا ایکٹ نہین نافذ ہوا۔ بعض ارکان سلطنت نے چاہا کہ پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کیموافق

اِس امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے مگر وہ نہوا۔ عالیجناب کی پریسیڈنسی فقط فرمان شاہی کے موافق ختم

تک رہی۔

شہزادہ کی پریسیڈنسی کا فیصلہ

ملکہ معظمہ کا طرفداری سے باز رہنا

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ملکہ معظمہ کی کدخدائی ہوئی ہے وہ پولیٹکل معاملات مین وگ کی بڑی
طرفدار تھین، کدخدائی کے بہان اور نیک نتیجے تھے منجملہ انکے ایک یہ بھی تہا کہ وہ اِس طرفداری سے دستکش
ہوئین۔ عالیجناب نے اپنے خانگی انتظام کی درستی مین مباحثون اور خط وکتابت سے ثابت کردیا کہ انکا ارادہ
مصمم یہ ہے کہ وہ پولیٹکس سے بالکل علٰحدہ رہین۔ لارڈ میلبورن نے یہ نہایت معززانہ کام کیا
کہ عالیجناب پر زور ڈالا کہ وہ ملکہ معظمہ کو بھی اپنا ہم رائے بنالین۔ اب وقت یہ ہے کہ ملکہ معظمہ ٹوری فرقہ
کے قصورون کو علے العموم معاف کردین۔ عالیجناب سے جو لارڈ میلبورن نے کہا تھا اسکو انہون نے ملکہ معظمہ سے
بار بار کہا اور یہ بھی عرض کیا کہ میری رائے بھی یہی ہے۔ غرض شوہر کے سمجھانیکا اثر یہ تھا کہ خفگی اور غصہ جو
فرقہ ٹوری پر ملکہ معظمہ کا تھا وہ جاتا رہا۔ دونون فریق کو وہ ایک نظر سے دیکھنے لگین ❊

ڈنر مین عالیجناب و حضرت علیا کی تمام ماند و بود کا طریقہ

کدخدائی کے بعد متواتر لیویان ہوئین۔ ایڈرسین پیش ہوئین۔ ڈنر دیئے گئے۔
اول لیوی ۱۹۔ فروری کو ہوتی۔ اسمین اور آئیندہ اِسی قسم کے جلسون مین اور پارلیمنٹ کے کہولنے مین
اور رسومات سلطنت مین حضرت علیا کے بائین ہاتھ کی طرف برابر عالیجناب کھڑے رہتے۔ ساتوین
مارچ کو ایک دن مین ایڈرسین جو ستائیس ۲۷ سے کم نہ تھین خود شہزادہ کے حضور مین پیش ہوئین یا ملکہ
معظمہ فرماتی ہین۔ ابتدا مین جب عالیجناب کے روبرو ایڈرسین پیش ہوئین تو اُنکے جواب دینے کے لیئے
اُنہین دلیری کم تھی۔ مگر ایسی ڈرپوک بھی نہ تھے جیسے اکثر ایڈریس دینے والے ہوتے تھے۔ مسٹر انسن
جو اکثر اُنکے ہمراہ رہتے تھے۔ وہ اکثر ان ایڈریس دینے والون کی حکایتین ایسی بیان کرتے تھے کہ جن پر
ہنسی آتی تھی ❊

ملکہ معظمہ اکثر ڈنر دیتین اور اُسکے اندر کچھ ناچ ہوتا۔ پھر ناٹک کے سانگ ہوتے۔ عالیجناب کو
شیکسپیر کا ناٹک بہت پسند تھا۔ چھ راتون مین سے تین یا دو راتون مین اُسی کے پلے (سانگ)
ہوتے تھے ❊

عالیجناب کو اول اول آب و ہوا کا اختلاف اور سب سے زیادہ رات کو دیر تک جاگنا بڑا ناگوار معلوم
ہوتا تھا۔ وہ ۲۴۔ فروری کو اپنی نانی کو لکھتے ہین۔ کہ مین اور وکٹوریا بالکل تندرست ہین۔ ہم بہت خوش و
زندہ دل ہین مگر مجھے یہان کی آب و ہوا کو اپنے مزاج کے موافق بالکل بنانا بڑا دشوار ہے۔ امید ہے کہ مین
بہت جلد اپنے گھر آؤن۔ مشکل سے مین یہان رات کے دیر تک جاگنے کا متحمل ہوتا ہون۔ رات کو دیر تک

جاگنے کا یہ لازمی نتیجہ تھا کہ صبح دیرکر سو کے اُٹھین اور دس بجے حاضری کھائین اور باہر پیدل پھرین جسکے سبب سے بیمار پڑین۔ ہنوز اُنکے باپ انگلینڈ سے گئے نہ تھے کہ وہ اپنے خط مین لکھتے ہین کہ مختلف شہرون اور کورپوریشن سے بہت سی ایڈریسین مجھے دیجاتی ہین کہ بجبوری مجھے اُنکا جواب دینا پڑتا ہی خاندان شاہی مجھپر بڑی مہربانی کرتا ہے۔ نیک نہاد ملکہ اڈی لیسیڈ جو نہایت بااخلاق

اور سادہ مزاج ہین مجھپر بڑی مہربانی کرتی ہین۔ مین بھی ہر ایک سے باادب پیش آتا ہون ٭

افسوس ہے۔ افسوس ہے کہ پاپا چار روز بعد یہان سے چلے جائینگے۔ صرف میرے عزیزون مین میرا پیارا بھائی آیرنسٹ رہجائیگا۔ مجھ سے یہ نہین کہا گیا ہے کہ ۹۔ مارچ کو کسقدر تحائف میرے لیے پیش ہونگے۔ اور کتنے آدمیون سے مین واقف ہونگا۔ مین اُنکی صورتین بھی یاد نہ رکھ سکونگا۔ مگر سب کام ٹھیک ہوجائے گا۔ آخر لیوی کے بعد ملکہ معظمہ نے اور ڈراوف دی باتھ مجھے عنایت فرمایا۔

حضرت علیا کا ونڈسر جانا اور عالیجناب کا گھوڑے پر سے گرنا

حضرت علیا اور عالیجناب دونون ونڈسر مین رونق افروز ہوئے کہ پہلی دفعہ الیسٹر (حضرت مسیح کے از سرِ نو زندہ ہونے کا تہوار) کا تہوار یہین منائین۔ اس تہوار ہی مین اِن دونون نے ساتھ سیکرمنیٹ (عشاء ربانی) سینٹ جارج کے گرجا مین لیا۔ حضرت علیا تحریر فرماتی ہین کہ عالیجناب کو اِس سیکرمینٹ کے تقدس کا ایسا خیال تھا کہ وہ اِسکے پانیکے دن اور اِس سے ایک رات پہلے میرے پاس نہین آتے تھے۔ مین اکیلی تنہا کھانا کھاتی تھی۔ اپریل مین کلیل مین یہ غلغلیل لگی کہ عالیجناب پر ایک حادثہ گزرا جس مین جان جانے کا احتمال تھا۔ مگر فقط کپڑون کے پھٹنے اور بدن پر کہین جگہ خراش آنے پر خیر گزری۔ عالیجناب خرگوش کے شکار کی سیر کو گھوڑے پر سوار جاتے تھے کہ راہ مین گھوڑا بگڑا اور اُنکے سنبھالنے سے نہ سنبھلا۔ پارک مین اُنکو لیکر بھاگا۔ جسکے اندر درخت کے ٹھنے سے ٹکر لگ کے عالیجناب گرے۔ مگر چوٹ نہین لگی۔ دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اور ایک اپنے ہمراہی کو گھوڑے پر سوار کرکے حضرت علیا کو اِس خبر کے سُنانے کیلئے بھیجا کہ کچھ چوٹ نہین لگی۔ وفاداربی بی اِس حادثے کے بیان کو یون تحریر کرتی ہین کہ میرے نہایت پیارے بے مثل عزیز الوجود کے لیئے یہ حادثہ مہلک ہوسکتا تھا۔ جسکے خیال سے میرے بدن پر لرزہ چڑھ آتا ہے۔ مین خدا کا شکر کرتی ہون کہ وہ بخیر گزرا۔ اِس حادثے سے رنج و غم میرے لیئے ہوتا نہ عالیجناب کے لیئے ٭

حضرت علیا کی والدہ کا جدا ہونا

ملکہ معظمہ نے شاہ ہینوور سے درخواست کی کہ قصر سینٹ جیمس مین وہ کمرے ڈچس کنٹ کیلئے خالی کردے

جن مین کبھی کوئی نہین رہتا تو اس تجویز کو بادشاہ نے انکار کردیا جسکے سبب ملکہ معظمہ نے بیل گریو سکویر انچسٹر ہوس دو ہزار پونڈ سالانہ کو کرایہ لیا۔ جب شہزادی آگسٹا کا ستمبر ۱۸۴۰ء مین انتقال ہوا تو قصر سینٹ جیمس مین کلیرنس ہوس اور اُسکے ساتھ ونڈسر مین فروگ مور لوج مل گئے ؀

اس زمانہ مین حضرت علیا سے اُنکی والدہ معظمہ بیل گریو سکویر مین جدا جاکر رہین۔ اور یہین اُنھون نے اپنا گھر الگ بنا لیا۔ مگر ان گھرون کی جدائی سے اُن کے دلون مین جدائی نہین ہوئی اُن کی یکجا دلی مین سر مو فرق نہین آیا۔ ہمیشہ اُن مین یکسان دلی محبت اور آپس مین ملنا جلنا بدستور رہا اکثر موقعون پر حضرت علیا اُن سے صلاح و مشورہ لیتیین۔ یہ امر بالطبع ماؤن کو ناگوار ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے دلمین جسمین صرف اُنکی ہی محبت تھی۔ اُسکی جگہ دوسرون کی محبت کو قائم مقام دیکھین یہ خیال کبھی کبھی ڈچس کے دلکو بھی اُداس کرتا تھا ؀

کلیرمونٹ مین حضرت علیا نے اپنی سالگرہ کی تقریب کی سلطنت کے کامون سے فارغ ہوکر یہان اپنے شوہر کے ساتھ بے خل و غش عیش و نشاط کے ساتھ زندگی بسر کرنیکی فرصت نصیب ہوئی یہ مقام نہایت پر فضا۔ دلکشا۔ روح افزا تھا۔ یہان دونون میان بی بی ساتھ ساتھ جہان چاہتے پھرتے تھے۔ کہین شور و شغب نہین سُنتے تھے۔ ایک دفعہ ساتھ جاتے تھے کہ مینہ آگیا۔ اس سے بچنے کیلئے ایک بڑھی بی کے گھر مین چلے گئے۔ اُس نے اُنکی بڑی خاطر کی اور شہزادی شارلٹ اور شہزادہ لیوپولڈ کے زمانہ مین جو کلیرمونٹ کا حال تھا اُسکی کہانیان سنائین مگر وہ نہین جانتی تھی کہ یہ کہانیان سُننے والے کون ہین۔ جب مہمان اُسکے گھر سے چلے تو اُسنے اپنی چھتری عالیجناب کو دی اور تاکید کی کہ اسکو ایمانداری سے واپس کرنا۔ پھر آگے کا حال معلوم نہین کہ کیا ہوا ؀

عالیجناب کے علم موسیقی کے شوق کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔ مارچ مین وہ قدیمی علم موسیقی کی منڈلی کے ایک ڈائرکٹر مقرر ہوئے۔ یہ منڈلی ہینوور روم مین جمع ہوتی تھی۔ اور اسکے ڈائرکٹر باری باری سے اسکا اہتمام کرتے تھے۔ ۱۰ اپریل کو عالی جناب کی باری آئی۔ یہان اُنھوننے جس مین اور ڈائرکٹر بھی مہمان بلائے گئے تھے اپنے موسیقی کے کمال کو دکھایا۔ اسوقت ملکہ معظمہ علم موسیقی کا سبق سگنور لیبلیچ سے لیتی تھین اور عالی جناب بھی اُنکے ساتھ سبق مین شریک ہوجاتے تھے۔ ساتھ باجے بجاتے تھے ۹ مئی کو انگلینڈ سے عالیجناب کا بھائی شہزادہ آئرنسٹ روانہ ہوا جس کی جدائی کا بھائی کو

سالگرہ حضرت علیا

عالیجناب کا قدیمی علم موسیقی کی منڈلی کا ڈائرکٹر مقرر ہونا

کمال رنج ہُوا۔ ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ دونون بھائیون نے وہ گیت گایا جسمین طلبہ جدائی کے وقت گایا کرتے ہین۔ **البرٹ** پراسکا ایسا اثر ہوا کہ وہ ایک زرد تختہ معلوم ہوتا تھا۔ اور اُسکی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسنے کہا کہ ایسی باتون کا برداشت کرنا نہایت مشکل ہے بیشک وہ ایسی ہی ہین +

عالیجناب اور حضرت علیا ۲۳ مئی کو کلیئرمونٹ مین گئے کہ وہان ۲۴ مئی کو سالگرہ کی تقریب پرائیویٹ طور پر کیجائے۔ قاعدہ یہ ہوگیا تھا کہ اصل پیدایش کے دن یہ سالگرہ ہوتی۔ اور اسکے جلسون کے لیئے کوئی اور تاریخ مقرر ہوجاتی۔ پچھلے برسون مین جبتک **اوس بورن** نہین خریدا گیا تھا یہ تقریب باستثناء ۱۸۴۶ء کے ۱۸۴۸ء تک کلیئرمونٹ مین ہوتی رہی۔ اس سنہ مین کلیئرمونٹ فرانس کے جلاوطن خاندان شاہی کو رہنے کے لیئے دیدیا گیا تھا۔ ملکہ معظمہ کو کلیئرمونٹ مین رہنے کا بڑا شوق تہا۔ وہ فرماتی ہین کہ یہان میرے بچپنے کی زندگی کے بہت سے خوشی کے دن بسر ہوئے ہین۔ وہ میرا بہت افزائے خاطر و مسرت پیرائے دل ہے میرا وقت بڑی خوشی سے یہان کٹتا ہے۔ یہان کی خوشنما زمینون اور نواح مین دونون میان بیوی ساتھ ساتھ روح افزا ہواخوری کرتے تھے۔ شہزادہ عالیجناب کو لنڈن کا دھوان اور گرد و غبار اور وہان کا دیر تک رات کو جاگنا بڑا ناگوار خاطر تہا۔ اسلیئے وہ یہان آنکر بڑے خوش ہوتے اور پُرفضا میدانون مین پھرتے۔ وہ دیہات کو اور خوبصورت منظرون کو دل سے پسند کرتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنے تئین لکھتی ہین کہ مین بھی اُنکے اس مذاق مین شریک ہوگئی۔ وہ آیندہ جنوری کے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ مین نے البرٹ سے کہا کہ پہلے مین لنڈن مین جانیسے تو بڑی خوش ہوتی تھی۔ اور اُسکے چھوڑنیسے اُداس و افسردہ۔ مگر اپنی مبارک شادی کے دن سے اور خاصکر موسم بہار کے آنیسے مین بیرونجات کی سیر کرنا پسند کرتی ہون اور شہر مین نہ جانیسے خوش و خرم رہتی ہون میرے اس کہنے سے وہ بہت خوش ہوئے +

بیرونجات مین اپنے پیا کے ساتھ رہنے سے خیر و عافیت و راحت سے خوشیان حاصل ہوتی ہین۔ وہ لنڈن کی تفریح اور عیش کے جلسون کی خوشیون سے زیادہ پایدار ہوتی ہین مگو کبھی کبھی لنڈن کی خوشیون کو بھی پسند کرتی ہون۔ ملکہ معظمہ کو لنڈن مین رہنا اور بیرونجات مین نہ رہنا سال بسال زیادہ ناگوار اور ناپسند خاطر ہوتا گیا۔ وہ لکھتی ہین کہ لنڈن مین ہوا ایسی وزنی اور غلیظ

ہوتی ہے کہ وہان رہنے سے میرے سر مین درد ہونے لگتا ہے۔ البتہ اسوقت انگولنڈن مین رہنا پست خاطر ہوتا تھا کہ شوہر اُنکے ساتھ ہوتا تھا۔ اور انکو فرائض سلطنت و رسوم دربار کو ادا کرنا پڑتا تھا۔

شہزادہ کو بھی بیرونجات مین رہنا پسند تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اس حال مین آزاد ہوتا ہون اور تازہ دم ہونیکی مجھے فرصت ملتی ہے اور مجھے اس طرح رہنا نہایت پسند ہے۔ مگر انکو اپنے فرائض ادا کرنے کا ایسا خیال تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ جہان تک ممکن ہو ملکہ معظمہ لنڈن مین رہین تاکہ وزرا کے ساتھ مراسلت مین آسانی ہو اور ملکہ اور اُنکے اولیائے دولت کا نیک اثر دور دور تک اچھا پڑے وہ آس پاس ہی ہو کر رہ جائے۔

ڈچس کوبرگ کو عالیجناب لکھتے ہین کہ ہم ونڈسر مین ۱۷ اپریل کو آئے اور ایک ہفتہ یہان رہین گے۔ یہان آنا مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین بہشت مین آگیا ہون۔ یہان لنڈن کا سا دھوان نہین بلکہ صاف و شفاف ہوا ہے۔ وہان کی وزنی و غلیظ ہوا آدمی کو بھینچے دیتی ہے۔ اور شہر بھی ایسا بڑا ہے جب کوئی گھوڑے پر چڑھکر دور تک سفر کرے تو اُسنے باہر نکلے اسکے سوا ہر جگہ سینکڑون آدمی ساتھ ہو لیتے ہین۔

اول دفعہ عالیجناب کی انسانی ہمدردی کا اظہار

غلامی کی موقوفی کی ترقی کے لیئے مجلس کے میر مجلس عالیجناب مقرر ہوئے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ پہلے اس سے کہ وہ سپیچ دینے وہان جائین۔ وہ سپیچ دینے سے بہت ڈرتے تھے۔ اور صبح کو وہ بار بار اپنی سپیچ کو پڑھتے تھے۔ ڈیوک کوبرگ کو اپنے خط مین اس سپیچ کا حال اور اپسم کی گھڑدوڑ مین جانیکا حال لکھا ہے۔

خط بنام ڈیوک کوبرگ قصر بکنگھم ۲۴ جون ۱۸۴۰

کل یہان ہم کلیرمونٹ سے واپس آئے۔ پھر اپسم کی گھڑدوڑون کو دیکھنے گئے جو بڑی دلچسپ تھین۔ ایک لاکھ سے دو لاکھ آدمیون کا تخمینہ ہوتا تھا کہ وہان آئے ہونگے۔ وہان ہمارا خیر مقدم بڑی دھوم دھام اور جوشدلی و تپاک سے ہوا۔ مین اس بھیڑ مین تھوڑی دور گھوڑے پر سوار ہو کر گیا مگر آدمیون کی بھیڑ مین پسا جاتا تھا۔ اسلیئے اُلٹا چلا آیا۔

پھر مین غلامی کی موقوفی کی مجلس مین گیا۔ وہان میری بڑی ثناخوانی ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مین نے کوئی نیک اثر ملک پر کیا ہے۔ سپیچ دینے سے پہلے جو خوف و ضعف تھا اُس کا صلہ مجھے ملگیا۔ مین نے اپنی سپیچ آپ ہی لکھی تھی اور اُسکا حفظ کرنا پانچ چھ ہزار شوقین سامعین کے

سنانے کیلئے ضرور تھا ÷

مین نے محل شاہی کے قریب کے پارک کو بڑی زیب و زینت دی ہے۔ مین نے سب قسم کے جانور پالے ہین۔ اور نادر نادر آبی پرند جمع کیئے ہین۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ جب ہم صبح ہوا کھانے جاتے ہین تو عالیجناب کی بڑی دل لگی یہ ہے کہ ان جانورون کو کھلائین پلائین۔ پرورش کرین۔ انھون نے انکو ایسا سدھا لیا ہے کہ جب سیٹی بجاتے ہین تو یہ پرند ایک پل مین سے جو ایک چھوٹے سے جزیرہ اور باغ کے درمیان مین ہے نکل کر انکے آس پاس آجاتے ہین ÷

جب جناب عالی غلامی کی موقوفی کی مجلس مین گئے ہین تو اسکا چشم دید احوال کیرولائین فوکس نے اپنے روزنامچہ مین یہ لکھا ہے کہ جب عالیجناب نے مجلس مین قدم رکھا ہے تو خوشی کی آوازون کے مارے کان بہرے ہوئے جاتے تھے۔ عالیجناب ایک وضع و انداز کے ساتھ گردن جھکا کے لوگون کے سلامون کا جواب نہایت وقار و متانت کے ساتھ دیتے تھے۔ وہ نفس الامر مین بڑے صاحب حسن و جمال ہین۔ ٹھیٹ جرمنی معلوم ہوتے ہین۔ اپنی نسل مین شاعرانہ نمونہ ہین۔ انھون نے سپیچ باریک آواز مین پڑھی۔ لہجہ مین جرمنی کی بو آتی تھی ÷

۱۰ جون کو ملکہ معظمہ اور عالیجناب دستور کے موافق دوپہر کے بعد کی ہوا خوری کی فٹن مین بیٹھے جاتے تھے اور کونسٹی ٹیوشن پل پر گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی کہ اوکسفورڈ نے ملکہ معظمہ کے ہلاک کرنے کا قصد کیا کہ اُن پر تمنچے چلائے۔ اصل حال عالیجناب کے خط سے معلوم ہوگا جو نیچے لکھا ہے۔ اوکسفورڈ کو اپنے جرم سے انکار کرنے کی پٹی پڑھائی کہ وہ کوئی کونسل مقرر کرے مگر اُس نے کہا کہ مین اپنے جرم کا اقرار کرونگا۔ ایک عجیب عذر اسکے جرم کیلئے پیش ہوا کہ جو کسی اور کی جان ستانی کے لیئے ہوتا تو تعجب ہوتا۔ خاصکر جب ملکہ معظمہ کی جان ستانی کیلئے پیش ہو تو اور زیادہ تر تعجب خیز ہے وہ عذر یہ ہے کہ اگر وہ گولی بھر کر تمنچے چھوڑتا تو گولی کہین نہ کہین لگتی اب وہ کہین ملتی نہین۔ تو اُس نے تمنچے مین بھری ہی نہین ہوگی۔ گولی نزدیک سے چھوڑی تھی۔ وہ دور جاکر باغ کی کسی دیوار مین چھپ گئی ہوگی۔ اب شہزادہ نے اسکا مفصل حال اپنے خط مین یہ لکھا ہے ÷

عزیز نانی صاحبہ   مین اس واقعہ سے آپ کو جلد اسلیئے مطلع کرتا ہون کہ مجھے خوف ہے کہ اور کوئی آپسے اسکو غلط بیان کرے۔ میری اور وکٹوریا دونون کی جانین معرض خطر مین

آئی تہین مگر خدا تعالی نے اپنے فضل وکرم سے ہم کو اپنے ہاتھ سے بچا لیا۔ ہم دوپہر کے بعد کل پھوپھی صاحبہ ڈچس کنٹ سے ملنے چھوٹی فٹن مین سوار ہوکر جاتے تھے۔ مین داہین طرف بیٹھا تھا اور وکٹوریا بائین طرف۔ ہم محل سے سو گز کے فاصلہ پر بھی نہ گئے ہونگے کہ مین نے پٹیا پر اپنی طرف ایک چھوٹا سا پاجی صورت کا آدمی دیکھا کہ وہ کچھ ہاتھ مین ہماری طرف لیے ہوئے ہے۔ پہلے اس سے کہ مین پہچانون کہ وہ کیا ہے۔ ایک گولی اُسنے چھوڑی جسکی سن سناہٹ ایسی بھاری تھی کہ ہم دونون کے کانون کو محسوس ہوئی۔ چھ قدم کے فاصلہ پر وہ گولی چھوڑی تھی۔ وکٹوریا بائین طرف گھوڑے کو دیکھنے لگین۔ وہ نہین سمجھین کہ کانون مین یہ سن سناہٹ کس چیز کی آئی۔ وہ اُسکے ایسی پاس تھین کہ انکو اسکا سمجھنا بھی مشکل تھا۔ گھوڑے چمکے فٹن ٹھیر گئی۔ مین نے وکٹوریا کے ہاتھ پکڑے اور پوچھا کہ کوئی صدمہ تو نہین پہنچا۔ تو وہ ہنسنے لگین۔ مین نے پھر اُس آدمی کو دیکھا جو اپنی جگہ پر اپنے ہاتھون کو ایک دوسرے پر آڑے رکھے ہوئے کھڑا تھا اور ہر ہاتھ مین پستول تھا۔ دفعتًہ پھر اُس نے نشانہ باندھکر پستول دوبارہ چلایا اس دفعہ وکٹوریا نے بھی گولی کو دیکھا۔ مین نے اپنی طرف اُنکو کھینچا تو وہ جھکین۔ گولی دیوار مین ایسی جگہ چسپان تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گولی انکے سر پر سے ہوکر گزری ہوگی۔ بہت سے آدمی جو ہمارے اور اس آدمی کے گرد کھڑے ہوئے تھے اور جو کچھ ہوا تھا اُس سے ڈرے ہوئے تھے۔ وہ اسپر چلے اور پکڑ لیا پھر ہم پھوپھی کنٹ صاحبہ کے پاس پہنچے۔ یہان سے جاکر ہم پارک مین تھوڑی دیر ٹھیرے تاکہ وہ وکٹوریا کچھ ہوا کھائین اور سب کو معلوم ہوجائے کہ ہم کو اس واقعہ سے کچھ صدمہ نہین پہنچا۔ آج مین بہت تھکا ہون۔ سیکڑون آدمی میری ملاقات کو آئے اور اس واقعہ کے باب مین ہزارون سوالات کیے اسلیئے خط ختم کرنے پر مجبور ہون۔ آپکے خط کا جواب ابھی آیا ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہون۔ گو اب تک مجھے اُسکے پڑھنے کی فرصت نہین ہوئی۔ مجھے بڑا تردد یہ تھا کہ وکٹوریا کو کہین اس سے صدمہ پہنچے۔ مگر وہ اب بالکل اچھی ہین۔ مین خدا کے حامی ہونیکا شکر ادا کرتا ہون ۔ (البرٹ)

یہ بات عجیب دیکھنے مین آئی کہ نیک بادشاہون کا تو دغا سے مارنیکا لوگ قصد کرتے ہین۔ مگر بد بادشاہون پر یہ وار نہین کرتے۔ بہت دنون تک رعایا نے بادشاہ کی خیرخواہی کے جوش مین اپنی شادی کے ہنگامہ کو گرم رکھا۔ قصر شاہی کے آگے لوگون کا ہجوم رہتا اور جوش دلی سے مبارکباد کا غل شور۔ جب حضرت علیا کی سواری نکلتی تو سیکڑون لیڈیان اور جنٹلمین گھوڑون پر سوار ہوکر بمنزلہ باڈی گارڈ

سواری کے ساتھ ہو جاتے۔ اور اور لوگ مبارکبادی کا غل شور مچاتے۔ پارلیمنٹ کامنس ہوس کے ممبر ایک سو نو گاڑیون مین اور ہوس آف لارڈس کے ممبر اکیاسی گاڑیون مین سوار ہوکر حضرت علیا کے حضور مین جان کی سلامتی کے ایڈریس دینے کیلئے حاضر ہوئے۔ کبھی کسی ایڈریس دینے مین ان ممبرن کا ایسا ہجوم نہین ہُوا ✤

جب ملکہ معظمہ اور عالیجناب دونون بعد اس واقعہ کے اوپیرا مین اول دفعہ گئے ہین اور بکس پر داخل ہوئے ہین تو ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ سب ارباب مجلس تعظیم کیلئے کھڑے ہوئے۔ اور اُنہون نے چیرز دیئے۔ ٹوپیان و رومال کچھ دیر تک ہلائے۔ اور پھر یہ گیت گایا کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ البرٹ کو جُدا اس طرح چیرز دیئے ✤

اوکسفورڈ کی روبکاری

۸۔ جولائی کو سنٹرل کریمی نل کورٹ (کچہری فوجداری) مین اوکسفورڈ کی روبکاری ہوئی۔ اسکے سکونت کے مکان کی تلاشی مین کچھ باروت اور ایک مخفی سوسائٹی کے قواعد برآمد ہوئے۔ اس سوسائٹی کا نام ینگ انگلنڈ تھا جو کچھ پھیلی نہ تھی۔ وہ نوجوان احمقون کی سوسائٹی تھی۔ اسکا یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی ممبر بلایا جائے تو وہ پستولون اور تلوارون سے مسلح ہوکر اور ایک پتلی سیاہ کریپ کی ٹوپی چہرہ کو ڈھکے پہن کر آئے۔ اوکسفورڈ پر بادشاہ کے قتل عمد کا جرم لگایا گیا۔ گواہ شاہد گزرے جنسے ثابت ہوا کہ وہ دیوانہ تھا ✤

جب لارڈ الکس برج اسکی جیل کی کوٹھری مین ملنے گئے تو اوکسفورڈ نے اُنسے پوچھا کہ کیا ملکہ زندہ ہے؟ تو لارڈ نے اُس سے کہا کہ تو یہ کیون پوچھتا ہے؟ تو قیدی نے آزادانہ یہ کہا کہ مین نے پستول خوب بھرے ہوئے اُنپر چلائے تھے۔ اوکسفورڈ نے ہر ایک کاغذ مین یہ لکھکر اپنے دستخط کیے کہ بہت سے گواہون نے میرے خلاف گواہی دی۔ بعض نے کہا کہ مین نے بائین ہاتھ سے پستول چلایا۔ بعض نے کہا کہ دائین ہاتھ سے۔ اُنہون نے فاصلہ بھی تپنچہ چلانے کا مختلف بتلایا۔ جب مین نے اول پستول چلایا تھا تو شہزادہ البرٹ کھڑا ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ گاڑی پر سے کود یگا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ اُس مین کچھ اپنی بہتری سمجھتا ہوگا۔ پھر مین نے دوسرا پستول چلایا۔ اسوقت کا بیان میرا یہی ہے ✤ اور اوکسفورڈ کے گواہون نے یہ گواہی دی کہ مجرم مین پہلے ہی سے دیوانگی کے آثار دکھائی دیتے تھے یہ دیوانگی کا مرض اسکا موروثی ہے۔ اسکا دادا پاگل خانہ ہی مین مرا تھا۔ مجرم بھی پہلے ایک دیوانون کی حرکت

کرچکا ہے۔ اسمین شک نہین کہ اوکسفورڈ دیوانگی کے مرض مین مبتلا تھا جسمین اسکو اپنے نامور ہونیکا خیال پیدا ہوا جسکے سبب سے یہ بدنامی کا کام کیا۔ جیوری نے اُسکو مجرم قرار دیا۔ مگر اسکے ساتھ اُسکو دیوانہ بھی ٹھیرایا۔ اس تمام کارروائی مین قیدی کچھ گھبرایا نہین۔ بتحقیق نہین ثابت ہوا کہ تمنچہ مین گولی بھری ہوئی تھی۔ دیوانگی کے عذر نے جان بچادی۔ پاگل خانہ مین جنم قیدی ہوا۔ مدتون کے بعد پاگل خانے کے کمیشن نے دیکھا کہ پاگلون مین یہ لڑکا خوب نشوونما پا رہا ہے۔ اور اب دیوانہ ایسا ہی ہے جیسے اور سب آدمی ہوتے ہین۔ اٹھائیس برس تک ایسی حالت مین رہنے مین گو فقط پھانسی پانیسے کچھ سختی کم نہ تھی اسلیے وہ ۱۸۶۸ء مین رہا ہوا۔ رہائی کے بعد وہ اسٹریلیا مین جاکر رنگسازی کا کام کرنے لگا۔ جو قیدخانہ مین سیکھا تھا۔ دیکھو ایک احمق لڑکے کے ہاتھ کی گولی وہ نقصان کرتی جسکا تدارک عقلمند کی عقل نہ کرسکتی۔ ناکامی کی صورت مین اُسنے سارے ملک مین مبارک سلامت کی دُہوم مچوائی۔ اور کامیابی کی حالت مین کہرام کا غل شور برپا کراتا۔

ملکہ معظمہ نے تو اپنی یادداشت مین بہت سے دربارون اور اور طرب نشاط کے جلسون کا بیان لکھا ہے جنمین وہ خود اور عالیجناب ساتھ گئے مثلاً گرین ویچ کی سیر کو وائیٹ ہال سے وہ گئے امیر البحر کے بجرون مین بیٹھ کر سیر کی۔ اور امیر البحر کے ہان لنچ نوشجان فرمایا۔ پھر اسپتال کو ملاحظہ فرمایا۔ اور یہان جو آزمودہ کار ملاحون کیلیے ڈنر تیار ہوا۔ اُسکا ملاحظہ کیا۔ اور اسمین سے ملکہ معظمہ نے روٹی گوشت تناول فرمایا۔ اور ایک اپنے مصاحب کو روٹی دی۔ اور بیمارون کی ایسی مہربانی اور شفقت سے مزاج پرسی کی کہ خوشی کے مارے اُنکی آدھی بیماری دور ہو گئی ہوگی۔ ایک مقام پر سب قسم کی جماعتون کے ہزار پنشنخوار جمع تھے۔ اور دوسرے مقام پر آٹھ سو لڑکے اور دائیان اور لڑکیان کھڑی تھین ان سب کو ملاحظہ کیا اور سارے انتظام کی تعریف کی۔ غرض ایسی باتین بہت سی لکھی ہین جنکے بیان کی نہ ضرورت ہے نہ گنجائش ہے اسلیے ہم انکی ماندوبود کو بیان کرتے ہین جو کہ خدائی کے سال اول مین رہی۔ ان کی روزمرہ زندگی بسر کرنیکا بیان نہایت ہی دلچسپ ہے۔ اُسنے معلوم ہوگا کہ شہزادہ کو جو رات کو دیر سونا ناگوار خاطر تھا۔ اُنکی خاطر سے ملکہ معظمہ نے بھی اپنی عادت دیر تک جاگنے کی کم کردی۔

وہ اپنے روزانہ نظم اوقات کو اس طرح بیان کرتی ہین کہ مین اور عالیجناب نو بجے حاضری کھاتے اور بعد اسکے فوراً ہوا کھانے چلے جاتے۔ پھر معمولی کام (جواب کی نسبت زیادہ نہوتا تھا) پیش ہوتا۔

پھر اُسکے بعد نقشہ کشی اور گلاس و پترون وغیرہ پر تیزاب کے ڈالنے سے نقاشی ہوتی۔ اور اُس سے ہم بہت اپنا دل بہلاتے۔ پترے اور پرکالے سب گھر مین موجود رہتے۔ اکثر دو بجے لنچ کھایا جاتا۔ لارڈ میلبورن جو اکثر گھر مین ٹھہرے رہتے دوپہر کے بعد ملکہ معظمہ کے پاس آتے۔ پھر پانچ اور چھ کے درمیان عالیجناب چھوٹے گھوڑون کی فٹن مین ملکہ معظمہ کو بٹھا کے سیر کرانے لیجاتے۔ اگر عالیجناب اُن کے ساتھ سوار نہین ہوتے تو وہ ڈچس کنٹ یا اور لیڈیون کے ساتھ سوار ہوتین۔ اکثر عالیجناب اُنکے سامنے پکار پکار کے کتاب وغیرہ پڑھتے۔ آٹھ بجے رات کے ڈنر کھایا جاتا۔ اُسمین مہمان شریک ہوتے۔ شام کو اکثر عالیجناب شطرنج کھیلتے۔ اسکا اُنکو بڑا شوق تھا اور وہ بڑے اچھے شاطر تھے۔

ابتدا مین ملکہ معظمہ نے اِس بُری رسم کا جو ملک مین مروج تھی موقوف کرنا چاہا کہ ڈنر مین لیڈیون کے چلے جانے کے بعد کھانے کے کمرے مین جنٹلمین بیٹھے رہتے ہین۔ لیکن لارڈ میلبورن اور عالیجناب نے اِس رسم کے موقوف کرانے سے اُنکو باز رکھا۔ رات کو گیارہ بجے سب مہمان چلے جاتے تھے جلسہ ختم ہو جاتا تھا۔ جب کام کی کثرت ہوتی تو عالیجناب حاضری کھانے سے پہلے بہت سا کام کر لیتے بہت سے خط لکھ لیتے۔ اور بڑے بڑے کامون کی یادداشتین تیار کر لیتے۔ جو ملکہ معظمہ کے ملاحظہ کیلئے پیش کرنی ہوتین۔

عالیجناب اِسوقت مصوری مین بڑے مصروف رہتے وہ اسکے بڑے شائق تھے اِس زمانہ کے بعد پھر اُنکو اِسکے لیئے فرصت نہین ملی۔

ابتدائے جولائی مین یہ ضرور ہوا کہ اِسحالت مین کہ ملکہ معظمہ خود تو انتہائی ہون اور وارث سلطنت چھوڑ جائین۔ کوئی نائب السلطنت مقرر کیا جائے۔ لارڈ میلبورن نے اِس باب مین ڈیوک ولنگٹن اور سر روبرٹ پیل اور کن سرڈیٹو پارٹی سے صلاح و مشورہ کیا۔ سب کی بالاتفاق یہ رائے ہوئی کہ عالیجناب کا نائب السلطنت ہونا مناسب ہے۔ وہی ایک شخص ہے جو اِس عہدہ پر مقرر ہو سکتا ہی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اول یہ تجویز تھی کہ نائب السلطنت ایک کونسل مقرر ہو۔ جب لارڈ میلبورن نے ڈیوک ولنگٹن سے یہ کہا تو اُنھون نے فورًا یہ جواب دیا کہ سوائے عالیجناب کے کوئی اور شخص نائب السلطنت نہین مقرر ہو سکتا ہے اور نہ ہونا چاہیئے۔ بس اِس باب مین بل تیار کیا گیا اور دونون ہوس مین پاس ہو گیا صرف ڈیوک سسیکس نے دوسری دفعہ کے پڑھے جانے مین اسکی مخالفت کی۔ اور اُنھون نے پہلے سے

[illegible] نائب السلطنت [illegible] ۱۸۴۰ء [illegible]

بھی لارڈ میلبورن کو مطلع کر دیا تھا کہ مین اِس مسودۂ قانون کی مخالفت کرونگا ؛

یہ معلوم ہوتا ہے کہ مخالفت سے بل اِس سبب سے محفوظ رہا کہ پہلے اِس باب مین کن سر بر آوردہ ٹوریوں کے ممبرون سے منظوری حاصل کر لیگئی تھی۔ عالیجناب ۴ ۲۔ جولائی کو باپ کو یہ خط لکھتے ہین۔ کہ ایک امر عظیم کا چندروز مین فیصلہ ہونیوالا ہے جس سے میری مراد یہ ہے کہ آج نائب السلطنت ہونے کا بل ہوس آف لارڈس مین تیسری دفعہ پڑھا جائیگا۔ پھر اسکے بعد وہ کامنس ہوس مین پیش ہوگا۔ اگر سٹوک میر پہلے سے مخالفین کو راضی نہ کر لیتا تو اِس معاملہ مین وہی دشواریان واقع ہوتین جو پہلے پچاس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ کے مقرر ہونے مین واقع ہوئی تھین۔ ہوس آف لارڈس مین کسی شخص نے سوائے ڈیوک سیسیکس کے ایک لفظ بھی مخالف نہین کہا۔" اِسی خط مین وہ لارڈ میلبورن کا ذکر یون کرتے ہین کہ وُہ راست کیش و درست اندیش ہے۔ میری ہر سچی بات مین وہ تائید کرتا ہے۔

عالیجناب اِس بات پر اِس سچی بات کا اضافہ نہین کرتے کہ یہ ناممکن تھا کہ وہ خود کسی ایسی بات مین اِس سے خواستگار ہوتے جو سچ نہو تی۔ اِس باب مین اکثر ارباب الرائے کی رائے یہ تھی کہ اولاد کا قدرتی محافظ باپ ہوتا ہے۔ اولاد شاہی کا جب تک وہ سن بلوغ کو پہنچے باپ کا نائب السلطنت ہونا انسب ہے۔ اسپر یہ اعتراض ہوا کہ اِسصورت مین برسون تک ملک مین فرمانروا وہ شخص رہیگا جو غیر ملک مین مدت تک رہا ہے۔ مگر پہلے بھی انگلستان مین کئی دفعہ ایسا ہو چکا تھا۔ اسلیئے یہ اعتراض تقرر کا مانع نہین ہوا ؛

عالیجناب پھر ۲۔ اگست کو لکھتے ہین کہ نائب السلطنت کا بل پاس ہو گیا۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ نہ کسی ہوس مین نہ اخبارون مین اسکی مخالفت مین کوئی آواز نکلی۔ وہ لکھتے ہین کہ ٹوری ایسے ہی میرے دوست ہین جیسا کہ مین اُنکا دوست ہون۔ لارڈ میلبورن نے ملکہ معظمہ سے کہا کہ یہ سب کچھ اِس سبب سے ہوا کہ عالیجناب جب سے اِس ملک مین آئے ہین اُنہون نے اپنے حُسن سلوک و لطف و کرم و تواضع سے دشمنون تک کے دلون مین اپنی نیکدلی کا سکہ جما دیا ہے۔ تین مہینے پہلے ہم اُنکے لیئے وہ کام نہین کر سکتے تھے جو اَب کیا۔ اُنہون نے آنکھون مین آنسو بھر کر ملکہ معظمہ سے کہا کہ یہ سب اِن کے خصائل حمیدہ و شمائل پسندیدہ کے سبب سے ہے ؛

لارڈ میلبورن نے جو اِن کی تعریف کی وہ اِس تعریف کے مستحق تھے۔ جب سے کہ وہ ملکہ معظمہ کے شوہر ہوئے

اور اُنھون نے انگلینڈ کے محل شاہی مین قدم رکھا۔ اِنکا مقصد اول یہ تھا کہ مین اولیائے دولت کی خصلت کو قائم رکھون۔ اگر ممکن ہو تو مرتفع کرون۔ اس خیال کے سبب سے وہ جانتے تھے کہ صرف یہی کافی نہین کہ مین اپنے چال وچلن کو ایسا رکھون کہ وہ قابل ملامت نہو بلکہ یہ ممکن نہو کہ اُسپر کسی بدگمانی کا شائبہ بھی پڑ سکے وہ جانتے تھے کہ جس منصب پر مین ہون اُسمین میرے ہر فعل کی چھان بین ہوگی اور ممکن نہین کہ وہ ہمیشہ دوستانہ ہو۔ لوگ اُسکے نگران رہین گے کہ مین کہان کہان آتا جاتا ہون۔ سوسائٹی مین خواہ اُسکا میلان عیب جوئی کی طرف کیسا ہی کم ہو۔ بعض آدمی ایسے ہونگے کہ وہ میرے بدیجی بیان مین مبالغہ کرینگے یا کہانیان بنا لینگے اور میرے نہایت معصوم وبیگناہ کامون مین بھی عیبون کا شاخسانہ نکالینگے اسلیئے اُنھون نے اپنی ہدایت ورہنمائی کے لیئے سخت قاعدے مقرر کیئے تھے۔ کسر نفسی و فروتنی ضبط و تحمل کو اپنی اِن تحریکون مین ایک درجہ تک اختیار کیا۔ جن مین اُنکو یہ خیال تھا کہ وہ سلطنت کو فائدہ پہنچائینگے اور اُسی سے اُنکو تقویت ہوتی تھی۔ ورنہ وہ اُنکو بہت تکلیف دیتین وہ اپنی مرضی کے موافق شہر مین پہرتے اور اِن ترقیون کے نگران حال رہتے تھے جو آگے قدم بڑھا رہی تھین۔ وہ بہت عیش و طرب مین مشغول ہوسکتے تھے مگر وہ اسمین شریک نہین ہوئے۔ خواہ وہ بگھی مین گئے یا گھوڑے پر اپنے میر آخور کو ساتھ لیگئے وہ آرٹسٹون (صناعون) کی صنعت گاہون مین آرٹ یا سائنس کے میوزیم مین اور ان انسٹی ٹیوشنون مین جنکا منشا انسان کے لیئے بھلائی کرنا۔ اور فیضرسانی کرنا تھا اور جہان اُنکے جانے سے اصل بھلائی و ترقی آدمیون کی ہوتی وہین اُنکے گھوڑے اُنکے انتظار مین کھڑے رہتے تھے۔ وہ وضعدار و آرام دوست عیش گزین آدمیون کے دروازہ پر کبھی نہ کھڑے رہتے تھے۔ بدنامی اُنکے نام کے پاس جانے کی جرأت نہین کرسکتی تھی۔ وہ لنڈن کے تمام ضلع مین اِن مقامات مین پہرنے کو پسند کرتے تھے جہان عمارات بنتی ہون۔ یا اور ترقیون کی پیش قدمی ہورہی ہو۔ خصوصًا وہان جہان کاریگرون اور اہل حرفہ کی صحت وفرحت کیلیئے تیاریان ہورہی ہون۔ بہت تھوڑے ایسے آدمی ہونگے جو ایسے کامون سے دلچسپی ایسی رکھتے ہون جیسے وہ مشرق مغرب شمال جنوب مین رکھتے تھے۔ ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ جب وہ واپس آکے لنچ کھانے آتے تھے تو بڑے بڑے قدم اُٹھاکے اُنکے ڈریسنگ روم کے اندر سے گزرتے ہوئے آتے اور سب وقتون سے زیادہ مسکراتے ہوئے مجھے خوشی کی نظرون سے دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ مین وہان پھر آیا ہون نئی نئی عمارات دیکھین۔ کون کون سے صناعون کے کارخانے صنعت کے دیکھے۔ گھوڑے پر سوار ہونا

فقط شہسواری کی خاطر سے وہ ناپسند کرتے تھے۔ جسکو کہا کرتے تھے کہ وہ مجھے دق کرتی ہے اگر وہ وضعدارون عیش دوستون و آرام طلبون کی صحبتون جلسون و چلون مین شریک ہوتے۔ اور گھڑ دوڑون مین ناچ اور رنگ کے جلسون مین باقاعدہ ہمیشہ جاتے اور دربار شاہی کی پہلی نسلون کی برائیون مین شریک ہوکر آزادانہ اور رندانہ زندگی بسر کرتے تو بیشک بعض امرا انکو بہت خوشی سے پسند کرتے۔ مگر ملک تو ان خانگی مسرتون اور خوشیون کی قدر و منزلت و ثناخوانی کرنی جانتا تھا جس کی مثال عالیجناب اور حضرت علیا نے دکھائی۔ انہون نے اس زمانہ مین اور رنگ سلطنت کو مشین اور مستحکم کر رکھا ہے اور انگلش کورٹ کی محبت اور ادب کو انگریزی قوم کے دلمین جا رکھا ہے۔ سوائے اسکے انہون نے اپنی اولاد کیلئے اپنی ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔ جس سے اولاد کبھی ایسا انحراف انکے بعد نہین کرے گی۔ کہ پبلک کی نظر سے گر جائے۔ اور اس پورے کام کو جو عالیجناب نے ان کے لیئے کیا ہے درہم و برہم کرکے نقصان عظیم اٹھائے۔

۱۱ اگست کو ملکہ معظمہ نے بذات خود پارلیمنٹ کو برخاست کیا جسمین پہلے پہل عالیجناب بھی انکے ساتھ گئے تھے۔ وہ اپنے باپ کو لکھتے ہین کہ پارلیمنٹ بخیریت برخاست ہو گئی۔ مین وکٹوریا کے ساتھ گیا۔ اور انیزی چیئر پر تخت کی برابر بیٹھا فقط۔ اس لکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈیوک سسکس کی طرف سے اندیشہ تھا کہ وہ انکی نشست پر بڑا جھگڑا کرے گا۔ مگر اسنے کچھ نہین کیا۔ اسلیئے عالیجناب نے باپکو لکھا کہ پارلیمنٹ بخیریت برخاست ہوئی۔ ونڈسر مین ڈیوک ولنگٹن نے ملکہ معظمہ سے کہا تھا کہ انکو اختیار دیا جائے کہ وہ عالیجناب کو جہان چاہین بٹھائین۔

دوسرے دن لنڈن سے ملکہ معظمہ مع اولیائے دولت ونڈسر کو روانہ ہوئین جس سے عالیجناب بڑے خوش ہوئے اور انہون نے باپ کو ۱۲۔ کو لکھا کہ اب ہم ونڈسر مین آئے ہین جہان ہم بڑے خوش و مسرور ہین گے۔ اگر آپ پھر یہان تشریف لائین تو آپکے لیئے تھوڑا سا شکار مہیا کرونگا۔ مین نے یہان ایک چھوٹا سا اصطبل بنایا ہے۔ جس مین وہ عربی گھوڑے بندھینگے جو ملکہ معظمہ کے پاس تحفۃً آئے ہین۔

نیا اصطبل اور گھوڑے پر سواری سیکھنے کا اسکول بڑے شاندار ہونگے۔ مین نے یہان طرح طرح کی آراستگی کی ہے۔ کوئی آنکر دیکھے تو اسکو معلوم ہوگا کہ مین نے اسکو کایا پلٹ کر دیا ہے اور پہلے سے ہر چیز کو زیادہ درست اور آراستہ کر دیا ہے اور عجیب عجیب خوبصورت چیزین یہان بنائی ہین۔

عالیجناب کے خطوط باپ کو سالگرہ ہونے کا اہتمام

۲۶۔ اگست کو عالیجناب کی سالگرہ بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ ۲۷۔ اگست کو عالیجناب اپنے باپ کو لکھتے ہین کہ یہ پہلی دفعہ ہے کہ مین نے سالگرہ مین آپکے مُنہ سے دعائین نہین سُنین۔ کل میری آنکھون مین روزینؔ آوؔ کی تصویر پہرتی تھی۔ جو میری پیدائش کی جگہ ہے اور میرے ایام طفلی و نوجوانی کا بڑا عزیز گھر ہے۔ کل میری بڑی تکان کا دن ہے۔ شہر مین ان حقوق کی آزادی کے لیئے جانا ہے جو اہل شہر کو حاصل ہوتے ہین *

۶۔ ستمبر کو وہ اپنی نانی صاحبہ بیوہ ڈچس گوتھا کو خط مین اپنی پہلی سالگرہ کا حال جو وطن سے باہر ہوئی یہ لکھتے ہین

عزیز نانی صاحبہ   آپ کا آخری خط مورخہ ۲۶۔ مئی سے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ آپ کی بڑی محبت و شفقت ہے کہ آپ میرے باب مین ایسی دلچسپی رکھتی ہین۔ آپ چاہتی ہین کہ مین اپنی سالگرہ کا حال لکھون سو وہ مین عنقریب لکھتا ہون کہ صبح کو مین گانے کی آواز سے جگایا گیا۔ سارے کنبے نے حاضری کھائی۔ جس مین فیؔ اوڈورؔ کے بچے کوبرگ کا دہقانی لباس پہنے ہوئے تھے۔ اور بڑے خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ دوپہر کے بعد ہم اور وکٹوریا فٹن مین بیٹھ کے پارک مین گئے۔ موسم اچھا تھا۔ رات کو ایک بڑا ڈنر دہوم دہام کا دیا گیا۔ ونڈسر مین بہت سے عظیم الشان مہمان آئے۔ بلجیم کا بادشاہ اور ملکہ اور تین شہزادے جرمن کے جو بونؔ یونیورسٹیؔ مین میرے ہم جماعت تھے اور بیوہ ملکہ ایڈیؔ لیڈؔ مہمان تھے جنسے مجھے بڑی خوشی ہوئی *

۲۸۔ اگست کو شہر لنڈن مین عالیجناب اس مقصد کیلئے رونق افروز ہوئے کہ شہر لنڈن کے باشندون کے حقوق آزادی حاصل کرین۔ اس رسم مین چھ بڑے آدمی اس بات کے شاہد بنے کہ شہزادہ کو یہ حقوق جائز طور پر حاصل ہو سکتے ہین۔ ہم بحلف یہ اظہار دیتے ہین کہ شہزادہ البرٹ نیکنام و ناموری ہے وہ اس شہر کے حقوق آزادی اسلیئے نہین حاصل کرتے کہ ملکہ معظمہ کے ساتھ دغا کرین یا اس شہر کے حقوق و رسوم و بھلائی مین خلل اندازی کرین۔ بلکہ وہ مثل اور شہریون کے بحساب رسدی اپنا محصول ادا کرینگے ہم سب بالاتفاق اس بات کو کہتے ہین۔ پھر چیمبرلینؔ نے شہزادہ سے حلف لیا۔ حلف نامہ مین یہ بھی فقرہ تہا کہ مین ملکہ معظمہ کے ساتھ مصالحت رکھون گا۔ خاوند ہمیشہ خود بخود یہ حلف نہین اُٹھایا کرتے ہین کہ وہ اپنی بیبیون کے ساتھ مصالحت سے رہین گے۔ پھر چیمبرلین نے ایڈرس شہزادہ کو دی جسکا جواب اُنہون نے یہ دیا کہ مجھے اِس موقع پر آپصاحبون سے ملنے سے نہایت خوشی ہوئی ہے تہ

شہر لنڈن کے باشندون کے حقوق آزادی کا حاصل کرنا عالیجناب کا ۲۸ اگست ۱۸۴۳ء

دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ شہر لنڈن کے باشندون کو جو حقوق دامی حاصل ہین وہ آپنے مجھے مرحمت کیئے۔ اِس وسیع شہر کو دولت و عقل نے دنیا کے بڑے شہرون مین نہایت اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ اِسلیئے شہریون کے گروہ مین داخل ہونا ایک بڑے فخر کی بات ہے۔ مین ہمیشہ یہ بات فخر کے ساتھ یاد رکھون گا کہ آپکے ہم شہری ہونے کی عزت مجھے حاصل ہوئی +

عالیجناب کا قانونی مطالعہ

عالیجناب کا قیام جب سے انگلستان مین ہوا تب ہی سے انہون نے یہ قصد مصمم کر لیا تھا کہ مین اِس ملک کے قوانین سے خوب واقف ہوجاؤن۔ اور ۱۸۴۲ء کے موسم بہار مین تو انہون نے بالکل اِس قانونی مطالعہ مین اپنے تئین محو کر دیا۔ مسٹر سیل وائن سے جو بڑے نامور بیرسٹر اور فاضل اجل تھے قانون پڑھنا شروع کیا۔ جس سے انکو فائدہ پہنچا۔ اِن مین ذہانت ایسی غضب کی تھی کہ جہان وہ انگلش جیورسپروڈنس مین کچھ قوانین مین مماثلت دیکھتے فورًا اُسکو بتلا دیتے۔ یہ قصہ بھی بڑا مشہور ہے کہ جب عالیجناب کی صاحبزادی کی ولادت کے دو روز بعد صاحب ممدوح معمول کے موافق عالیجناب کو پڑھانے گئے تو انہون نے کہا کہ آج مبارک سلامت دینے والون کا ایسا ہجوم ہے کہ مجھے اُن کی خاطر و تواضع سے فرصت نہین۔ آج مین قانون نہین پڑھ سکتا۔ اور صاحب ممدوح کو اپنی بچی کے دکھانے کیلئے لیگئے۔ اور اُسکی انگلی ہاتھ مین لیکر فرمایا کہ اب آیندہ ہم سبق یہ پڑھینگے کہ شہزادیون کے حقوق و فرائض کیا ہوتے ہین +

عالی جناب کا پرائیوی کونسل کا ممبر مقرر ہونا

۱۱ ستمبر کو عالی جناب پرائیوی کونسل کے ممبر مقرر ہوگئے جس کی نسبت اُنہون نے بیرن سٹوک میئر کو لکھا کہ دور کے ڈھول سہاونے ہوتے ہین۔ پرائیوی کونسل کا ممبر ہونا دور سے دیکھو تو وہ ایک بڑی بات معلوم ہوتی ہے مگر پاس سے دیکھو تو اسمین کچھ نہین۔ اب اُسمین پہلے سے پولیٹیکل مباحثات نہین ہوتے۔ جب ونڈسر سے چلے آتے ہین تو حضرت علیا فرماتی ہین کہ مین اور میرا شوہر دونو ملکر باہم کونسٹی ٹیوشنل ہسٹری انگلینڈ پڑھتے تھے۔ اور یہ بھی تحریر کرتی ہین کہ شہزادہ عالی تبار جو اول رجمنٹ کے کرنیل مقرر ہوئے تھے۔ جب وہ پارک مین ہوا کھانے جاتے ہین تو اپنے ساتھ ایک دستہ کو لائف گارڈ بناکے لیجاتے ہین تاکہ انگریزی سپاہ کے قواعد سے اور احکام کے الفاظ سے واقف ہون +

نومبر کی ابتدا مین قصر شاہی بکنگھم مین زچہ خانے کا سارا سامان تیار کیا گیا۔ ۱۳۔ نومبر کو ونڈسر سے حضرت علیا مع کار پردازان سلطنت قصر شاہی بکنگھم مین واپس تشریف لائین۔ ۲۲۔ نومبر کو

۱۱ بجے ۴۰ منٹ پر دن کو شہزادی پیدا ہوئی۔ عالیجناب نے اسی تاریخ باپ کو خط لکھا کہ حضرت علیا ایسی تندرست ہین کہ گویا کچھ ہوا نہین۔ وہ خوب سوتی ہین۔ اشتہا انکی اچھی ہے اور نہایت خوش آرام سے ہین۔ ننی جان بھی بہت تندرست اور خوش ہے۔ اگر میرے بیٹا پیدا ہوتا تو مین اور میری بی بی دونون بہت خوش ہوتے۔ مگر اس لڑکی کے پیدا ہونے پر بھی ہم راضی و خوش ہین اور خدا کا شکر ادا کرتے ہین۔ یہ مسرت و خوشی یہان علی العموم سب کو ہے۔ حضرت علیا ارشاد کرتی ہین کہ لمحہ کے لمحہ شہزادہ کو بیٹے کے نہ پیدا ہونیسے اور بیٹی کے پیدا ہونیسے مایوسی کا رنج ہوا۔ ڈچس گوتھا کو عالیجناب لکھتے ہین کہ مجھے بڑا ہی فکر حضرت علیا کی سلامتی کا تھا۔ مگر ہم سے خدا کا شکر اس کا ادا نہین ہو سکتا۔ کہ ہمارے سارے کام کامیابی کے ساتھ سرانجام ہوئے*

شہزادی کی ولادت کیوقت وہ سب ارکانِ دولت موجود تھے جنکا وارثِ سلطنت کے پیدا ہونیکے وقت موجود ہونا ضروری ہے۔ دو بجے سے ۱۰ منٹ پہلے دائی بچہ کو ساتھ لیکر متصل کے کمرہ مین آئی۔ جہان تمام پرایوی کونسلر جمع تھے۔ شہزادی خوب تازہ و توانا تھی۔ ایک فلینل کے کپڑے مین لپٹی ہوئی تھی۔ ایک میز کے اوپر لٹا دی گئی۔ تو اُسنے چیخین مارین۔ جسّے معلوم ہوا کہ اس حالت سے اسکو تکلیف ہوتی ہے۔ غرض اس مشاہدہ کے بعد کہ اُسکے شُش مضبوط ہین اور اسکے جسم مین کوئی نقص نہین ہے۔ وہ واپس بھیجدی گئی کہ وہ کپڑے پہنے جو اول بچے پہنا کرتے ہین۔ حاضرین نے عالیجناب کو مبارکبادین دین۔ اور ارکانِ سلطنت اپنے گھرون کو گئے کہ اس مژدہ کو سارے شہر کو سناوین قلعون پر سے توپین بھی چھوٹین۔ جنھون نے اپنی آواز سے یہ مژدہ عوام کو سنایا*

حضرت علیا لکھتی ہین کہ زچگی کی حالت مین جو شوہر نے میری خدمات کی ہین وہ بیان نہین کر سکتی۔ وہ ان ایام مین کہین کھیلنے اور کسی اور کام کے لیئے نہین گئے۔ صرف وہ ڈچس کنٹ کے ساتھ جب تک کھانا کھانے جاتے رہے کہ مین اُنکے ساتھ کھانے مین شریک ہونیکے قابل ہوئی جو کام میرے آرام کا اُنکے اختیار مین تھا اُسکے کرنیکے لیئے ہر وقت وہ تیار رہتے تھے۔ میرے ساتھ تاریک کمرون مین بیٹھنے سے خوش و خرم ہوتے تھے۔ وہ میرے سارے پڑھنے لکھنے کے کام کرتے تھے۔ صرف وہی مجھے بچھونے پر سے اُٹھا کر سوفا پر بٹھاتے تھے۔ دوسرے کمرے مین میرے لیجانے مین میرے بستر و سوفا کے چلانے مین مدد کرتے تھے۔ محل کے خواہ کسی حصہ مین وہ ہوتے جب مین بلاتی تو وہ دوڑے چلے آتے

جب وہ میرے پاس آتے تو ہنستے مسکراتے ہوئے آتے۔ خلاصہ یہ ہی کہ اُنھوں نے میری خدمت ایسی ہی کی جیسی کہ ماں کرتی۔ یا وہ کوئی نرس (دائی) جو ہوشیار۔ دانا۔ مہربان تر ہوتی +

حضرت علیا کے جب بچہ پیدا ہوا تو عالیجناب نے باوجودیکہ کام کی کثرت ہوتی تھی اور تکلیف بھی ہوتی تھی۔ اسیطرح خدمات کین۔ ہندوستان مین جیسے ہر بات پر گپین اُڑا کرتی ہین ایسے ہی انگلستان مین یہ گپ اُڑی کہ عالیجناب نے کہا کہ مجھے لڑکا پیدا ہونیکی امید تھی۔ اب لڑکی پیدا ہونیسے مجھے رنج مایوسی ہوا تو حضرت علیا نے فرمایا کہ تم اسکا کچھ فکر نہ کرو آیندہ بیٹا پیدا ہوگا۔ اور میرے ہان تو اولاد اسقدر پیدا ہوگی جسقدر میری دادی شارلٹ کے ہان پیدا ہوئی تھی +

ان ایام مین عالیجناب وزراء سے ملتے رہے اور حضرت علیا کے سارے کام کرتے رہے +

ایک لڑکے کا محل مین پکڑا جانا

اُس دن کہ شہزادی پیدا ہوئی تھی ایک لڑکا جسکا نام جونس تھا وہ قصر شاہی مین حضرت علیا کے متصل کے کمرے مین سوفا کے نیچے پولس نے گرفتار کیا۔ جب اُس سے پوچھا کہ تو یہان کیونکر آیا تو اُسنے جواب دیا کہ جس طرح مین پہلے یہان آیا تھا۔ مین نے ایک رستہ اپنا بنا لیا ہے۔ جب چاہتا ہون چلا آتا ہون۔ اور کسی چیز کی آڑ مین بیٹھکر جب میرے جی مین آتا ہے حضرت علیا اور عالیجناب کی باتین سن لیتا ہون۔ یہ لڑکا دیوانہ تھا۔ وہ تین مہینے کیلئے ادبستان مین بھیجا گیا۔ اور بعد رہائی کے پانچ برس کیلئے آسٹریلیا کو ملاحی کے کام سیکھنے کیلئے بھیجا گیا۔ اس عرصہ مین وہ خاصہ ملاح ہوگیا +

بڑا دن

جب حضرت علیا زچہ خانہ سے باہر نکلین اور چلنے پھرنے کی طاقت آگئی تو وہ کہتی ہین کہ مین ایسی خوش ہوئی جیسے کوئی قیدی جیلخانہ سے چھوٹ کر آتا ہے۔ وہ ونڈسر مین واپس آئین۔ بڑا دن عالیجناب کو بڑا عزیز تھا۔ اُنھون نے اسکو اپنے وطن کی رسم کے موافق ایک ایسا دن بنایا کہ جس مین دوست آپس مین ایک دوسرے کو تحفے تحائف دین تا کہ آپس کا اخلاص پیار ظاہر ہو۔ ملکہ معظمہ کو بھی یہ رسم پسند آئی۔ اور اُنھون نے اُسکو ہمیشہ کیلئے اپنے ملک مین جاری کر دیا۔ حضرت علیا کا اور جناب عالی کا کمرہ بڑے دن کو درختون سے روشن کیا گیا۔ یعنے اُسمین درخت لگائے اور اُنمین یا اُنکے گرد تحائف رکھے۔ یہ تحائف بعض اعزا و اقارب کیلئے تھے۔ بعض شاگرد پیشون کے لیئے۔ حضرت علیا کا ارشاد تھا کہ بڑا دن وہی خوش و خرم ہوتا ہے کہ جس مین جیسے ہم خوش ہین۔ ایسے ہی میرے پاس کے آدمی خوش ہون۔ شہزادی اپنی والدہ معظمہ کی گود مین خوش خوش رنگ برنگ کی شمعون کو اور درخت کی شاخون کو جو

تحائف کے بوجھ سے جھکے ہوئے تھے۔ دیکھ رہی تھین اور جس کی ایک شاخ جھکاکر انکا ننھا سا ہاتھ بھی چھوایا گیا۔ یہ شہزادی ایسی تیز ہوش تھی کہ متناسب ہمقرینہ چیزون کو دیکھکر بہت خوش ہوتی تھی؀

باب دوازدہم

سنہ ۱۸۴۱ء

پارلیمنٹ کا کھُلنا

ملکہ معظمہ زچہ خانہ سے نکلکر ایسی تازہ وتوانا ہوگئی تھین کہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۴۱ء کو بنفس نفیس اُنہون نے پارلیمنٹ کو کھولا۔ اور سپیچ پارلیمنٹ مین دی۔ اسمین کوئی بات ایسی نہ تھی کہ جس سے کوئی خوف پیدا ہوتا۔ اپنے ملک مین امن و امان تھا۔ غیر ملکون مین لڑائیان ٹھن رہی تھین اور اُنکی افواہین اُڑ رہی تھین انگلینڈ اور چین کی پرخاش کی مشکلات سہل ہوتی جاتی تھین۔ اسپین و پرتگال مین ڈورو کی جہازرانی کے جھگڑے بکھیڑے ہورہے تھے۔ لیونٹ مین نازک معاملات پیش آرہے تھے۔ روس پروشا۔ آسٹریا و ٹرکی سے انگلینڈ مصالحت کرکے یورپ مین امن و امان قائم کرنا اور لیونٹ کو سلامت رکھنا اور سلطنت عثمانیہ کو لڑائی کے فسادون سے بچانا چاہتا تھا جس سے یورپ مین امن و عافیت کی بنا مستحکم ہو اور جن مالک اور جینی کی جمہوری سلطنتون سے بردہ فروشی کے باب مین مصالحت ہوگئی؀

۹۔ فروری سنہ ۱۸۴۱ء کو مہارانی کو اپنے پیارے پیا کے پران پر ایک بپتا پڑتی ہوئی دیکھنی پڑی قصر بکنگھم کے باغون مین عالیجناب سکیٹ (برف پر چلنا) بڑی خوش اسلوبی سے کر رہے تھے اور ملکہ معظمہ اُنکے نزدیک برف کے کنارے پر کھڑی اُنکی یہ خوش خرامی ملاحظہ فرما رہی تھین۔ ایک ملازمہ اُن کے ساتھ تھی کہ وہ کیا دیکھتی ہین کہ عالی جناب یکایک پانی مین غڑپ سے غرق ہوگئے جسکا حال عالی جناب بخود یہ تحریر فرماتے ہین کہ مین برف پر پھسل پھسل کر چل رہا کہ دفعتہً پانی مین ڈوب گیا۔ دو یا تین منٹ تک پانی مین تیرتا رہا۔ اور پانی سے باہر آنے کا قصد کرتا رہا۔ مگر اُسوقت ملکہ معظمہ نے کنارہ پر آنکر میرا ہاتھ پکڑکر پانی سے باہر نکال لیا۔ اگر اُنکو یہ اوسان نہ آتے تو معلوم نہین کہ میرا حال کیا ہوتا۔ اُنکی

ملازمہ تو دُہائی دیتی رہی کہ کوئی مدد کو آؤ۔ سردی سے مین متاثر و متاذی ہوا۔ مگر مین اپنے خدا کا شکریہ کسی زبان سے ادا نہین کر سکتا۔ کہ اُسنے مجھے اِس آفت ناگہانی سے بچا لیا۔ یہان برف توڑی گئی تھی اُسکی سطح کے اوپر برف کی پپڑی جم گئی تھی۔ اور نیچے پانی تھا جو کسیکو معلوم نہین ہو سکتا تھا جیسا آدمی آب ریز گاہ سے دھوکا کھاتا ہے۔ اسیطرح شہزادہ سنے آب ریز یخ سے دہوکا کھا کے ڈبکی کھائی ❊

شہزادی جو پیدا ہوئی تھی انکا اصطباغ پایا۔

اس شہزادی کے والدین کی کتخدائی ۱۰ فروری کو ہوئی تھی۔ اِسی تاریخ مین سنہ ۱۸۴۱ء کو قصبہ بکنگھم مین اِسکی اصطباغ کی شادی ہوئی۔ اصطباغ دینے کیلئے حوض بنایا گیا۔ جسپر چاندی کا ملمع کیا گیا اور اُسپر روائل آرمس (نشانات شاہی) بڑی صنعت کاری سے بنائے گئے۔ آیندہ خاندان شاہی کے بچون نے اِسی حوض مین اصطباغ پایا۔ اِسکے بھرنیکے لیئے دریائے جارڈین کا مقدس پانی منگایا گیا۔ ملکہ ایڈی لیڈ و ڈچس گلوسسٹر و ڈچس کنٹ و بادشاہ بلجیم و ڈیوک سسیکس اور ڈیوک ولنگٹن بجائے ڈیوک سسیکس کوبرگ گوتھا کے شہزادی کے دہرم مان باپ بنے۔ ڈیوک ولنگٹن نے جو ملکہ معظمہ کی شادی پر کھلے کھلے اعتراض کیئے تھے اِسکے سبب سے جو عداوت کا نشان باقی تھا وہ اب شہزادی کے دہرم باپ بننے سے مٹ گیا۔ اور ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ ڈیوک سب سے بہتر ہمارا دوست ہے۔ اصطباغ کے دِن اِس شہزادی کا نام ملکہ ایڈی لیڈ نے وکٹوریا ایڈی لیڈ میری لوئزا رکھا۔ عالی جناب البرٹ نے بیوہ ڈچس کو یہ خط لکھا کہ آپ کی پڑپوتی نے مثل عیسائیون کے اصطباغ پایا۔ وہ کچھہ روئی چلائی نہین۔ چو چال رہی۔ لوگون کی زرق برق کی وردیون کو اور روشنیون کو دیکھکر غون غان کرتی رہی۔ وہ غور سے دیکھتی رہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ اِسکے چہرہ سے زیرکی و ہوشیاری کے آثار چمک رہے تھے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات ❊

ساڑھے چھ بجے اِس رسم کے ادا کرنیسے فراغت ہوئی۔ رات کو ڈنر اور جلسۂ رقص و سرود ہوا اور شہزادی کا جام صحت بڑی خوشی اور گرمجوشی سے پیا گیا ❊

مسس اولی فنٹ تحریر فرماتی ہین کہ قومی زندگانی کی جان ملکہ معظمہ مین۔ جن مجالس و محافل و تھیٹرون مین جاتی رہین وہ برائیون کی آلایشون سے بالکل پاک و صاف ہو جاتے ہین۔ وہ بدکاریان جو اُن مین مدتون سے پرورش پا رہی تھین۔ اِنکے قدمون کی برکتون سے ایسی اُڑ جاتی ہین جیسے کہ گدھے کے سر سے سینگ غرض جن تماشون مین ملکہ معظمہ و عالیجناب جلوہ افروز ہوتے ہین۔ اُنکو نیکیون اور خوبیون و رونقون سے

بن سعایا کی طرح ناک مجالس مین دونون نے قدم رنجہ فرما کر اُن پر اپنے بہت سے نیک اثر ڈالے *

دو دن بعد پہلے وزرا کو استعفا دینا پڑا جن مین ملکہ معظمہ کے قدیمی وفادار کاردان جبلا کے مشیر لارڈ میلبورن بھی تھے جنکی نسبت ملکہ معظمہ اپنے جرنیل مین لکھتی ہین کہ لارڈ میلبورن اپنے جانیسے پہلے مجھسے ملنے آیا۔ اُس نے مجھسے کہا کہ حضور کو ہر حال مین اپنے شوہر کا بڑا سہارا ہے۔ وہ نہایت قابل و لائق ہے۔ حضور کی جب شادی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا تھا کہ وہ انسان کامل ہے تو مین نے اُسوقت یہ جانا تھا کہ یہ کہنا مبالغہ سے خالی نہین۔ مگر اب مین نے جو اُن کی لیاقت کا حال دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ حضور کا بیان واقعی و نفس الامری تھا۔ جب وہ مجھسے رخصت ہوا تو مجھے اُسکی جدائی کا بڑا قلق ہوا *

۳ ستمبر ۱۸۴۱ء

لارڈ میلبورن نے یہ کہا کہ مین چار برس تک ہر روز ملکہ معظمہ کی خدمت مین حاضر رہا۔ اگر مین سنہ ۱۸۳۹ء مین وزارت سے جدا ہوتا تو اور حالت ہوتی۔ اب اور حالت ہے۔ اُسوقت اور اسوقت مین یہ فرق ہے کہ اب حضرت علیا کے پاس انکا بڑا عالی دماغ روشن ضمیر بلند اندیش دوربین شوہر سلطنت کے کامون مین کافی صلاح دینے کیلئے موجود ہے۔ چند روز بعد شاہ ه بلجیم لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ مین بیان نہین کر سکتی کہ البرٹ کیسی میری جان کو راحت پہنچاتا ہے اور مجھے سہارتا اور سنبھالتا ہے۔ اپنا رویہ شیوہ ستودہ رکھتا ہے۔ نیک وضعی کے ساتھ مناسب طور پر سب کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہے۔ لارڈ میلبورن نے جوان کی نسبت یہ اپنی نیک رائے لکھی ہے۔ اُس کی نقل یہ ہے کہ شہزادہ البرٹ کی رائے مستقیم اور مزاج نیک ہے۔ بیدار مغز دانشور ہے۔ مجھے اِس خیال کرنیسے بڑی تسکین خاطر ہوتی ہے کہ میری جدائی حضور کی خدمت سے ایسی حالت مین ہوتی ہے کہ جناب عالیہ کے پاس ایک ایسا شوہر موجود ہے کہ جس کے صلاح و مشورہ سے نصیحت و پند سے آپ مستفید ہو سکتی ہین۔ حضور کوئی کام اس سے بہتر نہین کر سکتین کہ ضرورت کیوقت عالی جناب البرٹ کی طرف رجوع کرین اور انپر اعتبار کلی رکھین اور یون اپنی مشکل حل کرین۔ لارڈ میلبورن خوشامدی نہین اگر اُسکے دلمین عالیجناب البرٹ کی نسبت یہ خیالات نہوتے تو وہ اُن کو ہرگز زبان پر نہ لاتا اسلئے مجھے اُسکی اِس تحریر سے بڑی خوشی ہوئی اور اسپر فخر بھی ہے *

لارڈ میلبورن کی بجائے سر رو برٹ پیل وزیر اعظم انگلینڈ مقرر ہوئے اور سنہ ۱۸۴۱ء مین عالی جناب البرٹ سے ملے تو اُنہون نے کہا کہ مین نے اب تک کوئی نوجوان اس عجیب و غریب قابلیت و استعداد کا دیکھا نہین *

پولیٹیکل ترددات

اس اثنا مین عیش و نشاط خانگی پر پولیٹیکل ترددات کی گھٹا چھاگئی۔ ملکہ معظمہ اپنے پردیسی رشتہ داروں سے ایسے اغراض و ارتباط رکھتی تھین کہ جسکے سبب سے فورین آفس کا کام سلطنت کے اور ڈپارٹمنٹ کامون سے بہت بڑھ گیا۔ وہ اُنکے ساتھ ہمدردی اور دلسوزی کرتی تھین جسکے سبب سے اُنکو یہ تکلیف اُٹھانی پڑتی تھین کہ اُن کے وہ پبلک فرائض جو اُن کے ذمے پردیسی رشتہ داروں کے سبب سے تھے وہ ان فرائض سے لڑنے لگتے جو وہ اپنے ملک کیلیئے رکھتی تھین۔ یہ لڑائی اُنکو اور اُنکے صلاحکاروں کو فورین ڈپلومیسی مین دشواریوں مین ڈالتی تھی

ملکہ معظمہ اور پردیسی معاملات اور شہزادہ اور پردیسی پولیسی

شہزادۂ البرٹ کی خدمت مین فورین پولیسی کے اہم سوالات پیش کیئے جاتے۔ میلبورن نے ملکہ معظمہ کی تجویز سے یہ بات قبول کرلی تھی کہ اُنکا شوہر تمام مراسلات فورین آفس کو مطالعہ کرلیا کرے شہزادہ نے ان مراسلات کو دانشمندانہ اپنی ذہانت سے ایسا مطالعہ کیا کہ ملکہ معظمہ کیطرف سے یہ دعوی کیا کہ اُنکو یہ پورا استحقاق ہے کہ کوئی کام گورنمنٹ ملک سے باہر بغیر ملکہ معظمہ کی صلاح و مشورہ کے نہ کرے۔ ملکہ معظمہ اپنے شوہر کی ہدایت سے یہ خیال کرنے لگین کہ پردیسی معاملات بادشاہ کے احاطۂ اختیار مین ہین ٭

ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کو جو یہ دعوی تھا کہ وزارت جو فیصلہ کرے اُنھین ان کا بھی عمل دخل ہو تو اُنکو چاہیئے تھا کہ اُس کونسٹی ٹیوشنل اصول عامہ مین کوئی معقول اظہار دیتے جسکے موافق گورنمنٹ کے کل سررشتون

لارڈ پامرسٹون فورین آفس مین

مین لارڈ پامرسٹون کل اختیار رکھتا تھا وہ ۱۸۳۰ء مین لارڈ گرے کی وزارت مین فورین سکرٹری مقرر ہوا تھا۔ اور چار مہینے کم دس برس سے وہ اِس عہدہ پر مامور تھا اور اِس عہدے کے کامون کی بجا آوری مین بڑی نامودری حاصل کرتا تھا۔ وہ بڑا اولو العزم عالی ہمت بلند حوصلہ تھا۔ اُسکو جو کوئی صلاح و مشورہ دیتا اُس مین اپنی رائے کو مقدم و مرجح رکھتا۔ گفتگو مین بڑا بیباک تھا۔ اِس مین وہ کسی شخص کا ادب لحاظ نہین کرتا تھا اسی لیئے پہلے دو بادشاہ ولیم چہارم و جارج چہارم اِس سے ناراض تھے۔ اب جو شہزادۂ البرٹ اِسکے کامون مین ملکہ کیطرف سے مداخلت کرنی چاہتے تھے اُسکو وہ بے چینی کی نگاہ سے دیکھتا تھا ٭

پامرسٹون اور رکنیت سلطنت

ملکہ معظمہ کی سلطنت کے اول سالون مین لارڈ پامرسٹون نے اُنکو اپنے اوپر مہربان بنایا جو اُس سے ۲۵ سال چھوٹی تھین ۱۸۳۹ء مین اُسنے لارڈ میلبورن کی بیوہ ہمشیرہ سے شادی کی جسکو ملکہ معظمہ نے بھی پسند کیا۔ مگر بہرحال وہ اس سے بیچین رہتا تھا کہ شہزادۂ البرٹ یا ملکہ معظمہ فورین معاملات کے انتظام مین اِسکے شریک ہون۔ وہ نہین چاہتا تھا کہ پارلیمنٹ سے باہر اِسکے کامون کی کوئی مزاحمت پیدا ہو پردیسی معاملات ایسے پیش ہوئے کہ لارڈ پامرسٹون اور ملکہ کے درمیان ایک بے لطفی ہوگئی ٭

سب سے اول سنہ ۱۸۴۰ء مین یوروپ کے مشرقی معاملات نے ملکہ معظمہ اور فورین منسٹر کے درمیان پھوٹ ڈلوائی۔ فرانس اور انگلینڈ کی دوستانہ رشتہ مندیون کے درمیان رخنہ اندازی کرنی چاہی سلطان ٹرکی کا نائب السلطنت خدیو مصر محمد علی چاہتا تھا کہ سلطان کے غاشیۂ اطاعت کو کندھے سے دور کرے فرانس اسکی اس سرکشی مین اعانت کرتا تھا۔ اور انگلینڈ اور دول یوروپ سلطان کے حامی مددگار تھے روس کی پولیسی یہ تھی کہ جب تک اپنا کام نکلے سلطنت عثمانیہ صحیح سلامت رہے اور کوئی دوسری سلطنت اسکے کسی حصہ پر قبضہ نہ کرنے پائے۔ اور کوئی ایسی راہ نکالے کہ ٹرکی کی غنیمت سے اسکا اپنا ہی پیٹ بھرے روس ٹرکی کی حمایت کرتا تھا۔ اسکا حال جہاز کا سا تھا کہ کبھی ادھر جھکتا تھا کبھی اُدھر۔ مگر جس بندرگاہ مین اسکو جانا ہوتا۔ اُسیطرف جاتا اور اپنی منزل مقصود کو ہاتھ سے نہین دیتا۔ ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ دل سے نہین چاہتے تھے کہ فرانس سے لڑائی ہو۔ جیسکے بادشاہ لوئی فلپ سے گھر کی رشتہ مندیان شادی بیاہون کے سبب سے ہوچکی تھین۔ اور یہ بھی غالب معلوم ہوتا تھا کہ اگر فرانس و انگلینڈ مین لڑائی ہوئی تو ملکہ کے ماموں بادشاہ لیوپولڈ کی مملکت بلجیم انگلینڈ کی حمایت مین ہے۔ فرانس حملہ کریگا۔ اس سے ملکہ معظمہ بڑی دہشت کرتی تھین۔ کے بی نٹ مین جب اختلاف آرا ہوا تو ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کو مداخلت کرنے کی ضرورت ہوئی۔ جن پیچیدہ معاملات کے باب مین لارڈ پامرسٹون کے جو خیالات ہوتے ان کی لارڈ رسل وزیر اعظم بہت کم پروا کیا کرتا۔ اس وزیر اعظم نے تم اپنی یہ آواز نکالی کہ وہ صلح کو قائم رکھے گا خواہ اس مین کیسی ہی کچھ کیون ہو۔ پامرسٹون نے بڑی شد ومد سے یہ فیصلہ کیا کہ فرانسیسیون کے غلبہ پانے سے جو مضرتین پیدا ہونگی۔ اُنکے دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ انگریزی سپاہ فوراً محمد علی کا کچلا نکالدے۔ ملکہ معظمہ نے بڑی ہمت کے ساتھ میلبورن کی طرف رجوع کی۔ اُنہون نے اس سے عرض کی کہ وہ اپنے مصاحبون کے اختلاف کو دور کرے۔ اور پامرسٹون کے برخلاف اپنے رعب داب و باغت کو کام مین لائے۔ اور فرانس کے ساتھ ایسا فیصلہ کرے کہ لڑائی نہو۔ اسنے سرسری طور پر احکام جاری کردیئے۔ کہ برٹش فلیٹ (بیڑے) محمد علی پر اپنا زور ایسا ڈالین کہ وہ مجبور ہوکر سلطان روم سے مصالحت کا خواہان ہو۔ (نومبر سنہ ۱۸۴۰ء) بظاہر شاہ فرانس محمد علی پاشا کی امداد کا بڑا سامان کررہا تھا۔ انگلینڈ اور فرانس کے درمیان معلوم ہوتا تھا کہ لڑائی ضرور ہوگی۔

پامرسٹن ہی کے ہاتھ مین فتح رہی۔ اس وزیر کو بیشک اس سے بھی زیادہ جلدی فتحمندی ہوگئی جو

پامرسٹون کی فتح کا نمایان کام

اِسنے پہلے سے سوچی بھی نہ تھی۔ لوئیس فلپ نے اپنے دوست کی طرف سے مصر مین حملہ آوری کے اندروہ پامردی دکھائی کہ جسپر سب کو حیرت ہوئی۔ شاہ فرانس اور دول یوروپ کے ساتھ متفق ہوگیا جنھون نے جولائی سنہ ۱۸۴۱ء مین آپس مین معاہدہ کیا کہ وہ ٹرکی اور مصر کو جس حالت مین وہ ہون، قائم رکھینگے۔ باوجودیکہ پامرسٹون نے یوروپ مین امن و صلح قائم رکھا تھا۔ مگر لوئی فلپ اور اُسکے وزرا، اور شاہ لیوپولڈ کے دلون مین اُسکی طرف سے بل پڑگیا۔ جس کی گونج ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کے کانون تک پہنچ گئی ؛

میلبورن کی وزارت کا ضعف

اسوقت مین ملکہ معظمہ کو صرف پردیسی نازک معاملات ہی کے سبب سے پولیٹیکل تکلیف نہین ہوئی بلکہ گھر مین بھی فکر و تردد پیش ہوئے۔ گورمنٹ کے بس مین سے کامنس ہوس نکل گئے تھے اور وزارت کے مستعفی ہونے مین جسکا خوف؛ ملکہ معظمہ کے دل پرطاری تھا۔ اب چند ہفتے باقی تھے۔ ملکہ معظمہ کو اپنے وزیر کے جدا ہونیکا بڑا رنج تھا جسکا وہ امتحان کرچکی تھین۔ مگر شہزادہ البرٹ کے اشارہ سے فرقۂ ٹوری کے سرغناؤن کو اشارۃً بتلا دیا گیا تھا کہ اگر پارلیمنٹ کا بدلنا ناگزیر ہوگا تو ملکہ معظمہ کی طرف سے گورمنٹ کے مرتب ہونے مین اور اُنکے گھر کے ملازمین کے بدلنے مین کوئی مزاحمت نہین ہوگی۔ مئی مین آخر کار وزارت پر صدمہ آیا۔ ملک مین آزادی تجارت کے لیئے برانگیختگی ہورہی تھی۔ اِسمین بڑی سعی بلیغ کرنے والا کوبڈن تھا۔ وِگ وزراء نے ایک بجٹ داخل کیا۔ جس مین عام رعایا کی رعایت بڑی کی گئی تھی۔ مالی نظام کی اصلی تبدیلیون کے لیئے پارلیمنٹ اچھی طرح آمادہ نہ ہوئی تھی۔ اور اِسکو شکر کے محصول کم کرنے مین شکست ہوچکی تھی۔ ۳۶ ووٹ کی کثرت اِسکے خلاف تھی۔ اسپر سر رابرٹ پیل نے اسکے برخلاف ایک ووٹ زیادہ حاصل کیا۔ میل بورن پر صاف عیان ہوا کہ اب استعفا دینا چاہیئے اور ملکہ کو صلاح دینی چاہیئے کہ وہ سر رابرٹ پیل کی صلاح سے نئی گورمنٹ مرتب کرے۔ مگر ملکہ معظمہ کے دل کو اِس سے بڑا حزن و ملال ہوتا تھا اسلیئے میل بورن نے بجائے استعفا دینے کے ملکہ سے التماس کی کہ وہ ملک کی طرف رجوع کرین۔ ۲۹۔ جون سنہ ۱۸۴۱ء کو پارلیمنٹ شکست ہوگئی ؛

میلبورن کی شکست مئی سنہ ۱۸۴۱ء

ملکہ معظمہ کا دورہ آکسفورڈ وغیرہ مین جانا

ملکہ معظمہ نے اپنی امید کے برخلاف یہ امید کی کہ اِس امتحان کے وقت مین قدیمی وزارت کے حق مین ملک مہربانی کرے گا مگر اسکے شگون نیک نہ تھے۔ جون کے مہینے مین عین پولیٹیکل تحریکات مین **نیوناہم** مین آرچ بشپ ہارکورٹ سے ملاقات کرنے ملکہ معظمہ تشریف لیگئین اور یہان سے وہ اور شہزادہ البرٹ اوکسفورڈ مین بزرگون کے عرس مین گئے۔ یونیورسٹی کے چینسلر ڈیوک و لنگٹن تھے

اُنھون نے شہزادۂ البرٹ کو خود پریسیڈنٹ بنکر ایک معزز ڈگری دی۔ ملکہ معظمہ کو بڑا اضطراب اس سے پیدا ہوا کہ وہان جو وگ ممبر موجود تھے اُنپر تُہش تُرش ہوتی تھی۔ مگر اِس فرقہ پر عوام کی نظر التفات جتنی کم ہوتی تھی اُتنی ہی ملکہ معظمہ اُنکے ساتھ اپنی محبت کو ثابت کرتی تھین۔ وہ وگ اُمرا کی ملاقات کو گئین چٹیس ورتھ مین ایک دو روز ڈیوک ڈیون شئر کے ہان مہمان رہین۔ دوسرے مہینے مین وُبرن ایبی مین ڈیوک بیڈ فورڈ نے اور پین شیئن جرہین میلبورن کے بھانجے لارڈ کوپر نے اولیائے دولت کی دعوت کی اور پھر یہان سے ملکہ معظمہ بروکٹ پارک مین خود میلبورن کے گھر مین رونق افروز ہوئین۔

اِسوقت پارلیمنٹ کے ممبرون کا عام انتخاب ہو رہا تھا وگ فرقہ نے بہت فائدہ اس سے اُٹھانا چاہا کہ ملکہ معظمہ انکی ساعون اور فرقہ ٹوری کی مخالف ہین۔ لیکن ملکہ کے خوف نے کچھ کام نہ کیا۔ اور ٹوری کے ممبرون کی تعداد زیادہ ہو گئی ملکہ معظمہ سمجھ گئین کہ اب تک مین جس فرقہ کو ناپسند کرتی تھی اور اُسپر اعتبار نہین کرتی تھی اب اُن ہی کے ساتھ مجھے روبرو ہو کر کام کرنا پڑے گا۔

سر روبرٹ پیل کا انتظام

ملکہ معظمہ کے رنج

۱۹۔ اگست سنہ ۱۸۴۱ء کو نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ نئے انتخاب مین جو ملکہ معظمہ کو مایوسی ہوئی اُسکو اُنھون نے مخفی نہین رکھا۔ اُنکی سلطنت مین یہ پہلی دفعہ تھی کہ وہ پارلیمنٹ کے کھولنے کیلئے خود تشریف نہین لائین اور ان کا اسپیچ لارڈ چانسلر نے پڑھا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اِس کامنس ہوس کے بننے کو وہ پسند نہین کرتی تھین۔ میلبورن کی وزارت اپنے اخیر وقت تک حتی الامکان کام کرتی رہی ۲۸ اگست کو وزارت کیلئے پارلیمنٹ کے دونون ہوس نے ایک ووٹ اعتباری دینے سے انکار کیا۔

میل بورن کے مشورہ کے موافق ملکہ معظمہ نے خود سر روبرٹ پیل کو طلب فرمایا اور اس سے کہا کہ وہ گورنمنٹ

مرتب کرے۔ ۱۸۳۹ء مین جو اُنھون نے سبق پڑھا تھا اُسکا نتیجہ اچھا تھا کہ پیل کی کل درخواستون مین سے کسی کو نامنظور نہین کیا۔ اگرچہ اُنھون نے اپنے قدیمی وزرا کی جدائی کا رنج و ملال آزادانہ بیان کیا مگر سررشتے جو کام پیش تھے اُنکو ایسے درست طور پر متانت سے کیئے کہ پیل بھی تعریف کرنے لگا۔ ۱۸ ستمبر ۱۸۴۱ء کو پیل نے لکھا کہ مین ملکہ معظمہ سے بڑی نیکنامی سے ملا۔ ڈچس سدرلینڈ جو مسٹریس اوف روب تھین اُنکی جگہ ڈچس بک کلوچ کو مقرر کیا۔ اور ڈچس بیڈفورڈ اور لیڈی نورمنڈ ی نے اپنی خوشی سے لیڈیز ان ویٹنگ کے عہدون کو اَور لیڈیون کے لیئے خالی کردیا۔ ستمبر مین نئی گورنمنٹ مین مرتب ہوگئی ملکہ معظمہ اِن وزرا کی دانشمندانہ بڑی خاطر و تواضع کرتی تھین +

لوگ جن برائیون کی پیشینگوئیان کررہے تھے وہ سب غلط ہوئین۔ ملکہ معظمہ کو جو کدورت ٹوری فرقہ سے تھی۔ اُسکو شہزادہ البرٹ اور پیل نے دور کردیا۔ ملکہ معظمہ مین جن پولٹیکل باتون کی نشانی بھی نہ تھی وہ اُنکے شوہر نے بڑی دانائی و فرزانگی سے اُن مین پیدا کردین۔ پیل نے اپنے عہدہ کے کام کرنے مین تعریف کے قابل منصوبے باندھے۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملکہ معظمہ اور پیل باہم پکے دوست ہوگئے پیل نے میلبورن کے اشارے کو قبول کرکے ملکہ معظمہ سے معاملات کی جزئیات کی مختصر توجیہ کردی جب سے اُسنے عنانِ وزارت اپنے ہاتھ مین لی۔ ملکہ معظمہ کی ہر درخواست کی اطاعت کی۔ اور پارلیمنٹ کے دونون ہوس مین جو کام ہوتے اُنکی رپورٹین ملکہ معظمہ کی خدمت مین باقاعدہ بھیجین۔ ملکہ معظمہ پیل پر وہی اعتماد اور بھروسا کرنے لگین جو میلبورن پر کرتی تھین۔ گو میلبورن اُنکے گھر مین مہمان کے طور پر رہتا تھا۔ مگر وہ اپنا پولٹیکل رہنما فقط پیل ہی کو سمجھتی تھین +

فرقۂ ٹوری اور ٹوری کے اصول سے ملکہ معظمہ کو جو ناراضی تھی وہ پیل کے مصاحبون کی واقفیت کے سبب سے بالکل جاتی رہی۔ پیل کی کیبنٹ مین ڈیوک ولنگٹن بغیر عہدہ دار ہونیکے شریک تھے۔ اب ملکہ معظمہ کے تپاک و اخلاق کے تعلقات۔ ڈیوک کے ساتھ اِس سے بھی زیادہ ہوگئے جو اُنکے عہدہ دار ہونیکی حالت مین تھے۔ لارڈ لنڈھرسٹ جو لارڈ چنسلر تھے اور لارڈ ابرڈین جو فورین سکرٹری تھے۔ اور سر جیمس گریہیم جو ہوم سکرٹری تھے۔ اِن سب سے ملکہ معظمہ کی اکثر ملاقاتین ہوتین۔ اور یہ سب ایسی تعظیم و تکریم و حسن اخلاق سے مودبانہ و آزادانہ ملکہ معظمہ سے ملتے تھے کہ وہ اُنکا پاس و لحاظ کرتی تھین۔ لارڈ سٹینلی (جو پیچھے لارڈ ڈربی ہوئے) جنگ اور کولونی کے سکرٹری تھے۔ اور بعد ازان تین دفعہ وزیر اعظم مقرر ہوئے

پیل کا وزارت قبول کرنا

ملکہ معظمہ اور پیل کے درمیان تپاک کی باتین

ٹوری کے ساتھ ملکہ معظمہ کے برتاؤ کا پرتاؤ

ملکہ معظمہ بڑی مہربانی کرتی تھین۔ ملکہ معظمہ کے گھر مین نئے عہدہ دار مقرر ہوئے تھے ۔ اپنر وہ بہت مہربانی کرتی تھین اور اپنے قدیمی دوست لارڈ لورپول کے آنے پر اپنے تئین مبارکباد دیتی تھین ۔ وہ لارڈ سٹورڈ کے عہدہ پر مقرر تھے ؛

موسم خزان مین جو پارلیمنٹ کا اجلاس تھوڑے دنون کے لیئے تھا وہ ۷۔ اکتوبر کو ختم ہوا۔ پارلیمنٹ کے بند کرنے کیلیئے ملکہ معظمہ تشریف نہین لائین ۔ مگر اس غیر حاضری کا سبب اُنکے اپنے ذاتی کام کے سبب سے تھا یہ سبب نہ تھا کہ وہ اپنے نئے صلاحکارون کی بے اعتمادی کے سبب سے نہ آئی ہون ؛

ولادت شہزادہ ویلز ۹ نومبر ۱۸۴۱ع

۔ نومبر سنہ ۱۸۴۱ع کو قصبہ بکنگھم مین حضرت علیا دردزہ سے بیتاب ہوئین صبح کے سات بجے آرچ بشپ کنٹربری اور وزیر اعظم اور ارکین سلطنت بلائے گئے ۔ ڈچس کنٹ ۹ بجے تشریف لائین دو گھنٹہ پہلے بھی یہ درد اُٹھ چکا تھا ۔ عالیجناب متفکر و مترود ڈاکٹرون کو ساتھ لیئے ہوئے تھے ۔ گیارہ بجے سے بارہ منٹ پہلے شہزادہ پیدا ہوا ۔ زچہ خانہ کے پاس کے کمرے مین پرایوی کونسل کے ممبر بیٹھے تھے ۔ اُن کے پاس دایہ شہزادے کو لائی ۔ اُنھون نے دیکھ کر وارث سلطنت کے پیدا ہونیکے اشتہار پر دستخط کیئے ملکہ معظمہ کے حکم سے ایک غیر معمولی گزٹ مین اس ولادت کا اشتہار مشتہر کیا گیا اور تمام خاندان شاہی کو اس کی اطلاع دی گئی ۔ توپون کی آوازون نے بھی گھر گھر یہ مژدہ سُنا دیا کارپرداز محل اس مسرت سے ایسے مست ہوگئے کہ آپس مین مدارج و مراتب کا لحاظ و پاس اُٹھا دیا ۔ اور اپنے کامون کی حد سے باہر قدم رکھنے لگے ۔ ہر گھر مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شادی دھوم دھام سے ہو رہی ہے ۔ دو منٹ مین تین آدمی ملکہ ایڈی لیڈ کے پاس یہ خوشخبری سنانے گئے جنمین سے ہر ایک کو یہ شوق تھا کہ مین اول یہ مژدہ جاکر سناؤن ۔ مگر اس شادی کے ساتھ یہ غم لگا ہوا تھا کہ اسوقت ملکہ ایڈی لیڈ سخت علیل تھین ۔ وہ کچھ دنون کے بعد تندرست ہوگئین ۔ ملکہ معظمہ نے اپنی مرحمت خسروانہ اور مکرمت شاہانہ سے ہوم سکرٹری کے پاس یہ حکم بھیجا کہ نیک چلن قیدیون کی میعاد مین تخفیف کیجائے ۔ اور جہازون پر جو قیدی ہین وہ رہا کیئے جائین ۔ ۱۱۔ کو قصبہ بکنگھم مین لارڈ مئر اور اُنکی بی بی اور شرفس آئے جن کی ضیافت گرم ہریرے پلانے کی اول ہوئی ۔ پھر وہ عالیجناب البرٹ کے کمرے مین مبارکباد دیئے گئے ۔ اِس کمرے مین شہزادہ کو لاکر ہر معزز مہمان کے روبرو پیش کیا ۔ آرچ بشپ کنٹربری نے ملکہ معظمہ اور شہزادہ کے لیئے ایک دعا تصنیف کی اور حکم دیا کہ وہ چرچون اور چیپلون

مین پڑھی جائے۔ بڑی بڑی دولتمند امیرزادیون نے اس شہزادہ کی اناّ بننے کی درخواستین بھیجین
مگر ملکہ معظمہ نے اس خدمت کیلئے اپنی ایک قدیم ملازمہ مسیس بیرو کو منتخب کیا۔ پہلے شہزادی کے پیدا
ہونے پر دائی کو پانچ پونڈ انعام ملے تھے۔ اب شہزادہ کے پیدا ہونے پر اسکو دوچند انعام دسؔ پونڈ
عطا ہوا۔ زچہ خانے مین ملکہ معظمہ چند ہفتے رہین۔ گو انھون نے پہلک مین آنیکے اندر تامل کیا۔ مگر وہ یہ
سب کام کرتی رہین۔ نوٹ سیئے۔ اپنے نام کے دستخط کیئے اور آخر لفظ تک خوش رہین کہ گویا کچھ ہونیوالا ہین
ولادت کی شب کو سر روبرٹ پیل کو ڈنر کھانیکے لیئے بلایا تھا۔

بڑے دن کے دن حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتی ہین کہ آج مین جب یہ خیال کرتی
ہون کہ میرے دو بچے ہین تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین خواب دیکھ رہی ہون۔ عالیجناب البرٹ اپنے
باپ کو خط لکھتے ہین۔ کہ آج بڑے دن کی شام ہے یہ دن ہمیشہ سے مجھے عزیز ہے۔ ایکنے مانہ وہ تھا کہ
اس دن شام کو ایک کمرے مین آپکے قدمون کے آنے کی آواز کے سننے کیلئے ہم بے صبر ہوتے تھے۔ اسکے
سنتے ہی آپکے پیچھے ہو لیتے تھے۔ آپ ہمکو عیدیان اور چیزین دیتے تھے۔ آج میرے خود دو بچے ہین جنکو
مین چیزین اور عیدیان دے رہا ہون۔ جسکا وہ سبب نہین جانتے۔ بڑے دن کے جرمنی کے درخت
اور شمعون کی روشنیون کو وہ تعجب و حیرت سے خوش خوش دیکھ رہے ہین۔

ملکہ معظمہ اپنے گھر کی شادمانی کی ایک اور یہ حکایت سناتی ہین کہ البرٹ نے چھوٹے پوسی (اس لفظ
کے معنی منو بلائی کے ہین۔ مگر پیار سے شہزادی وکٹوریا کا نام مان باپون نے پوسی رکھ لیا تھا) کو لاکر
میرے بچھونے پر بٹھا دیا۔ اور آپ خود بھی اُسکے برابر ہو بیٹھے۔ یہ میرے پیارے بچے نانی کا دیا ہوا ایک
خوشنما جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اسکا مان باپون کے درمیان یون بیٹھنا مجھے ایسا بھلا معلوم ہوا کہ
خوشی کے مارے مین پھولی نہ سمائی۔ مین احسان الٰہی کی شکرگزاری مین سرتاپا محو ہو گئی۔

چند ہفتے کے بعد شاہ لیوپولڈ کو یہ لکھا کہ مین اس ششش و پنج مین ہون کہ میرا یہ بیٹا کس کا مماثل
اور مشابہ ہوگا۔ آپ جانتے ہین کہ مین کیسی گڑگڑا کے اپنے خدا سے دعائین مانگتی ہون کہ وہ سیرت و
صورت مین ظاہر و باطن مین اپنے باپ کا مماثل اور مشابہ ہو مجھے یقین ہے کہ سب کی یہ آرزو ہوگی (ملکہ
معظمہ کی یہ دعا آدھی مقبول ہوئی کہ صورت مین یہ شہزادہ باپ کا مماثل نہین ہوا بلکہ اسکے چہرہ کے اور
خاندان برنزک کے خط و خال زیادہ آپس مین ملتے جلتے تھے۔ اے میرے عزیز ماموں آپ ہی کے طفیل سے

مجھے کامل شوہر ملگیا ہے۔ جسپر مجھے فخر و ناز ہے۔ اور اس سے مجھے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس بات کے جاننے سے آپکو بھی کمال مسرت ہوتی ہوگی ؛

۱۴۔ دسمبر کو خط مین وہ پھر ماموں صاحب کو لکھتی ہین کہ ہم مین سے ہر شخص کے پیچھے دکھ درد رنج لگے ہوئے ہین مگر وہ سب گھر کے میان بی بی کے نیک سلوک کی خوشی کے سامنے ہیچ ہین مین ماموں صاحب آپکو یقین دلاتی ہون کہ یہ خوشی جیسی مجھے نصیب ہوئی ہے ایسی کسیکو نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ مجھے خزان کے موسم مین اپنے عزیز جلیل القدر دوست وزیر اعظم کے جدا ہونیسے بڑا قلق ہوا تھا جو ابتک کبھی کبھی میرے دلمین کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے مگر میرے گھر مین جو یہ سکھ چین ہے کہ مین شوہر سے محبت کرتی ہون شوہر مجھسے پیار و اخلاص رکھتا ہے۔ مجھے مصلحت بتاتا ہے۔ ہر بات مین سہارا دیتا ہے وہ میرا مصاحب راحت آرا اور انیس مسرت افزا رہتا ہے تو اس خوشی سے مین سارے رنجون کو بھول جاتی ہون ؛

شہزادہ کی ولادت کے تھوڑے دنون کے بعد ملکہ معظمہ کا یہ فرمان جاری ہوا کہ ہم اپنے نہایت پیارے بیٹے کو شہزادہ یونائیٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن و آئرلینڈ کو دستور کے موافق ویلز کی حکمرانی اور ارلڈم تفویض کرتے ہین۔ اسکی کمر مین تلوار باندھتے ہین اسکے سر پر تاج رکھتے ہین۔ اس کی انگلی مین انگوٹھی پہناتے ہین۔ اسکے ہاتھ مین سونے کا عصا دیتے ہین۔ تاکہ وہ اس قلمرو مین حکمرانی کرے۔ اسکی حفاظت و ہدایت مین مصروف ہو۔ وہ اس سبب سے کہ وارث سلطنت ہے بغیر کسی سامان شاہی کے ان خطابون کا مستحق ہے۔ ڈیوک سیکس اپنے باپ کے استحقاق کے سبب سے ڈیوک کورن وال۔ ڈیوک روتھسی۔ ارل یورک۔ بیرن فریو۔ لارڈ اوف روائل۔ گریٹ سٹورڈ اوف انگلینڈ ماں کے استحقاق کے سبب سے ؛

یہ دستور چلا آتا تھا کہ بادشاہی خاندان کے بچے محل شاہی مین اصطباغ پایا کرتے تھے مگر ملکہ معظمہ نے یہ ایک نئی تجویز کی کہ یہ وارث تخت و تاج کسی متبرک و مقدس مقام مین اصطباغ پائے اسلیے ونڈسر مین شاہی چیپل جو ایک ولی جارج کے نام سے موسوم تھا اصطباغ پانیکے لیے تجویز ہوا اس سے بہتر کوئی اور مقدس مقام نہین مقرر ہوسکتا تھا۔ اس تقریب مین شاہ پروشا فریڈرک ولیم مدعو ہوئے۔ گو وہ شہزادہ کے والدین سے ایسا رشتہ نہین رکھتے تھے کہ اس کا خون ان سے ملتا ہو

شہزادہ کو خطابات کا ملنا

شہزادہ کا اصطباغ

مگر وہ کل یوروپ مین سب سے زیادہ زبردست پروٹسٹنٹ ملکو‌ں کے فرمانروا تھے۔ انکو بھی مدت سے انگلینڈ
کی سیر کا شوق تھا۔ انھون نے اس دعوت کو قبول کر لیا۔ اور ونڈسر مین آگئے۔ ۲۵۔ جنوری ۱۸۴۲ع
کو صبح کے دس بجے چیپل مذکور مین شہزادہ کو اصطباغ دیا گیا۔ اور شاہ پروشا اور ہانچ اور ڈچس و ڈیوک
شہزادہ کے دہرم کے مان باپ بنے۔ نماز کی میز کے داہنے بائین طرف ملکہ معظمہ اور عالی جناب البرٹ اور
امرائے والاتبار بیٹھے۔ اور ملکہ معظمہ کے پیچھے ڈیوک ولنگٹن شمشیر سلطنت ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوئے۔
آرچ بشپ کنٹربری نے باوجود ضعف دماغ کے نماز بہت اچھی طرح پڑھائی۔ اس اصطباغ کی کیفیت
ایک شخص چشم دید یہ لکھتا ہے کہ چھوٹا سا شہزادہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ اسکی بڑی بڑی آنکھین ستارون
کیطرح چمکتی تھین۔ وہ دو مہینے کی عمر مین آٹھ مہینے کا بچہ معلوم ہوتا تھا۔ صورت سے شگفتگی و زیرکی برستی
تھی۔ جب وہ دایہ کی گود سے آرچ بشپ کے ہاتھون مین دیا گیا۔ تو اُن کے ہاتھون سے وہ نکلا جاتا تھا اُنھون
نے بمشکل تھام کر اُسکو اصطباغ دیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ یہ رسم اس خوش اسلوبی سے
ادا ہو گئی کہ مین بیان نہین کر سکتی۔ اس شہزادہ کا نام **ایڈورڈ البرٹ** باپ نانا کے نامون پر رکھا گیا۔
چونسٹھ برس بعد بادشاہ **ایڈورڈ ہفتم** کے لقب سے انگلینڈ کا تاجدار ہوا۔

بعد اصطباغ کے ملکہ معظمہ نے بادشاہ پروشا کو نائٹ کمپینین کا خطاب عنایت کیا۔ اور اسکے
گھٹنے پر گارٹر اپنے ہاتھ سے باندھا۔ بعد اسکے لنچ تناول ہوا۔ شام کو دعوت بڑی دھوم دھام سے ہوئی
ایک سونے کے حوض مین تمیس و رجن بوتل شراب کلیرمونٹ بھری گئی۔ وہ بڑی دریا دلی سے لوگون کو
پلائی گئی کہ شہزادہ کا جام سلامتی بڑی گرمجوشی سے پیا جائے۔ اس تقریب مین دو لاکھ پونڈ صرف ہوئے
ملکہ معظمہ نے اپنی ساری عمر مین کوئی اور شادی ایسی بڑی دہوم دھام سے نہین کی جیسی کہ یہ۔

روس آسٹریا فرانس کے ارکین سلطنت کو ناگوار تھا کہ شاہ پروشا ملکہ معظمہ سے ملنے جائے
اُنھون نے اسکے انسداد مین کوشش کی مگر نا کامیاب ہوئے وہ یہ سمجھتے تھے کہ اس ملاقات مین کوئی
پولیٹیکل ایچ پیچ ہے۔ جس کی کچھ اصل نہ تھی۔

اہل پروشا خود خائف تھے کہ شاہ کو پروٹسٹنٹ مذہب عزیز و دلپسند ہے وہ انگلینڈ مین
جاکر وہان کی کلیسائی بدعتین سیکھ کر پروشا مین رواج نہ دے۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب البرٹ نے بڑی گرمجوشی
سے بادشاہ کا استقبال کیا۔ ملکہ معظمہ خود بادشاہ سے ملنے گئین اور اُسکے دونون رخسارون کا بوسہ لیا۔ اور

شاہ پروشا کا انگلینڈ مین آنا اور دیباچہ لارنس و سپر پرنسز آف ویلز

دو دفعہ قد کو خم اور سر کو جھکا کر اُسکو سلام کیا۔ شاہ ملکہ معظمہ کے ساتھ ناچنے پر بھی راضی ہوگیا۔ گو نہ اُسکا جسم فربہ نہ اسکی عمر متوسط ناچنے کیلئے موزون تھی۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتی ہین کہ بادشاہ میرے پاس سپہ کا لباس پہنے ہوئے آیا۔ جسکی اُسنے میرے سامنے معذرت کی۔ وہ بہت خوشکیل و وجیہ و ظریف ہے باتین ایسی مزے کی کرتا ہے جن کے سُننے سے دل شاد شاد ہوتا ہے۔ اِسکو بڑے دلچسپ قصص یاد ہین۔

شاہ پروشا اِس ملک مین چودہ روز ۲۲ جنوری ۱۸۴۲ء سے ۴ فروری ۱۸۴۲ء تک رہا۔ اُسکو لنڈن کی قابل دید چیزون کے دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ اُنکے دیکھنے سے نہ اُسکا دل بھرتا تھا نہ جسم تھکتا تھا۔ لوٹنے جانیسے ایک دن پہلے ۳ فروری ۱۸۴۲ء کو وہ پارلیمنٹ کے کُھلنے کے جلسہ مین شریک ہوا۔ جسکو ملکہ معظمہ نے خود بہ نفس نفیس کھولا تھا۔ اِس جلسہ کا حال بیرونس بنسن نے جو لکھا ہے اُسکا ماحصل بیان کیا جاتا ہے کہ جب جمعرات کو پارلیمنٹ کھولی گئی تھی تو سارے کوچہ و بازار در و دیوار اور سب جگہین جہان قدم رکھنے کی جگہ تھی آدمیون سے بھری ہوئی تھین۔ فوجین مختلف قسم کی اپنی شوکت اور عظمت کو دکھا رہی تھین۔ صاحب جمال لیڈیون کا خوش لباس پہنکر بیٹھنا اور ملکہ معظمہ کا مع اپنے جلوس کے آنا ایک عجیب عالم دکھاتا تھا۔ ملکہ معظمہ نے اپنا سپیچ مختصر الفاظ مین دیا جس مین دنیا کی تاریخ کے پر رونق صفحے بھرے ہوئے تھے۔ اِن مین صلح و جنگ کا ہزارون آدمیون کی قسمتون کا۔ ملکون کے باہمی تعلقات کا روئے زمین پر حکومتون کے اثرون کا۔ اناج کے قوانین کے تغیر و تبدل کا آیندہ ہونیوالے بادشاہ کی ولادت کا حاکم الحاکمین قادر مطلق کے سنجیدہ شکر کے ساتھ بیان کیا۔ سبنے اُنکی اس سپیچ کو سُن کر خدا تعالی سے دعائین مانگین کہ ملکہ کو اسکی خاطر کے لیئے اور سب کی خاطر کے لیئے برکت دے اور ہدایت کرے۔ ۴ فروری کو شاہ پروشا نہایت خوش و خورم گیا۔ اُمرا نے اسکی دعوتین بڑی شاندار کین۔ غربا نے اِسکا خیر مقدم بڑی گرمجوشی سے کیا۔ بادشاہ نے بھی بڑی کشادہ دلی سے شاہی شاگرد پیشون کو بیش بہا تحائف قیمتی ۴ ہزار گنی کے انعام مین دیئے۔

ملک کی آمدنی مین ٹوٹا تھا۔ سر روبرٹ پیل وزیر اعظم نے انکم ٹیکس لگانے کی تجویز پیش کی تاکہ قومی تھیلی کو پُر کرکے خرچ کا پورا ڈالین۔ پہلے کبھی لڑائیون کے خرچون کی ضرورتون کے سوا انکم ٹیکس لگا یا نہین گیا تھا۔ اسکے لیئے اسکے لگتے ہی رعایا نے بڑا غل شور مچایا اور واویلا کی اور دُہائی دی تو ملکہ معظمہ نے یہ فرماکر اسکو فرو کیا کہ اِس مصیبت کے وقت مین جو اورون پر انکم ٹیکس لگایا گیا ہے وہ مجھپر بھی لگادیا جائے۔ مین بھی

انکم ٹیکس [illegible] ۱۸۴۲ء

ایک انگریزن ہون۔ بادشاہ وہ عالیشان رکھتا ہے کہ اسپر ٹیکس نہین لگ سکتا۔ وہ سب ٹیکسون سے معاف ہے۔ مگر ملکہ معظمہ نے بادشاہ ہوکر اپنے اوپر ٹیکس لگانے کی فرمایش کی وہ ان کا کام بڑی فیاضی اور دانائی کا تھا۔ اِنکے اِس ارشاد سے ہی وہ رعایا انکم ٹیکس دینے پر راضی ہوگئی۔ جس کی نسل موجودہ نے کبھی یہ ٹیکس نہین دیا تھا۔ ملکہ معظمہ نے یہ وہ آزادانہ قدم اُٹھایا جو کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ یعنے وہ بادشاہ جو اپنی رعایا کی مرضی کے موافق سلطنت کرتا ہے اٹھا سکتا ہے ✤

رعایا کے مصائب دور کرنے کی تدابیر

اِسوقت ملک کی بڑی نازک حالت تھی صنعت و حرفت کے اضلاع مین کاریگرون اور مزدورون کے لیئے کام کا کال تھا۔ لوہے اور کوئلہ کے کارخانہ کے آدمی تنگ و فساد کر رہے تھی تجارت مردہ ہو رہی تھی جسکے سبب سے ہزارون آدمی بیکار ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھے تھے۔ پس اِس تجارت کی کل چلانیکے لیئے مجالس عیش و طرب کے پیچھے لگائے گئے ڈنرون و بالون اور اور جلسون کا تار باندھ دیا۔ ڈچس گوتھا کو ایک جلسہ کا حال عالیجناب البرٹ لکھتے ہین کہ لنڈن کی تجارت کی نہایت تنزل کی حالت مین اسکی ترقی کیلئے ہمنے یہ تدبیر نکالی ہے کہ ایک جلسہ کیا۔ جس مین مین اڈورڈ سوم بنا اور سب میرے اولیائے دولت نے وہ لباس پہنے جو اِس بادشاہ کے عہد مین پہنے جاتے تھے۔ اور ڈچس کیمبرج اپنے جلوس مین ایک سو بیس آدمیون کو ساتھ لیکر فرانس و اٹلی اور سپین کے بادشاہون کے قائم مقام بنین۔ ملکہ معظمہ نے بالکل سٹپال فیلڈس کے جلاہون کے ہاتھ کا بنا ہوا لباس پہنا جس کی لاگت مین کئی سو پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ اِسکے کمخواب مین سونا چاندی بہت لگا تھا۔ سینہ بند پر ہزارون روپے کے جواہر ٹکے ہوئے تھے۔ سر کے گندھے ہوئے بالون پر سونے کا تاج رکھا ہوا تھا جس کی اوپر کیطرف ایک الماس ستارہ کیطرح چمک رہا تھا۔ جس کی قیمت دس ہزار پونڈ تھی۔ تاج کیا تھا ایک خزانہ تھا۔ بڑی دھوم دھام کی دعوت ہوئی جسمین بڑے بیش بہا ظروف زرین و سیمین و جواہر نگار تھے ٹیپو سلطان کا خیمہ استادہ تھا اُسی مین خورد و نوش کا سامان رکھا گیا تھا۔ پھر پچھلے موسم ایسے شان و شوکت کی دعوت ہوئی۔ اسمین جارج سوم کے زمانہ کا لباس پہنا۔ ٹیپو سلطان کے خیمہ مین لنچ تناول ہوا۔ ملکہ معظمہ کے روبرو ظروف کا ایک مینار بنایا گیا۔ جس کی چوٹی پر شیر کا سر رکھا گیا۔ جو سری رنگاپٹن مین لگا ہوا تھا۔ اور ایک ہما لگایا گیا جو سراپا جواہرات سے مرصع تھا۔ لارڈ ولزلی نے جب ہندوستان مین گورنر جنرل تھے تو اُسکو انگلینڈ کی خدمت مین تحفۃً بھیجا تھا۔ ادھر سونے چاندی کے ظروف کی چمک اور پھر آرا

شمعون کی روشنیون کی دمک ایک عجیب عالم نور دکھاتی تھی۔ تصویرین جو آویزان تھین وہ مرقع مانی و ارژنگ کا تماشا دکھاتی تھین۔ آدھی رات کو اس دعوت کا جلسہ ختم ہوا۔ ان جلسون پر بعض آدمی بڑی نفرین کرکے یہ کہتے تھے۔ ایک طرف دعوتون مین یہ فضول خرچیان ہورہی ہین اور دوسری طرف آدمی بھوکے مر رہے ہین۔ مگر وہ یہ نہین سمجھتے تھے کہ ان دعوتون کی بدولت عوام کو فائدہ پہنچ رہا تھا اور اُنکی جیبون مین روپیہ اپنا دورہ کررہا تھا*

جب ملکہ معظمہ اور اُنکے ساتھ کی لیڈیون نے اہل حرفہ کا لباس پہنکر جلسہ کیا تو عوام کی تسکین خاطر ہوئی کہ ان جلسون کا مقصود ہماری نفع رسانی ہے۔ وہ ہماری تجارت اور پیشون مین جان ڈالتے ہین۔

تخت شاہی اور گھر مین ایک ہی قدم کا فرق ہوتا ہے۔ مارچ مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب البرٹ کے پاس خوشخبری آئی کہ عنقریب بیڈن مین شہزادہ آرنسٹ کی شادی الکسنڈرینا سے ہونیوالی ہے اس خبر کو سنکر ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ جب سے مین نے اس شادی کی خبر سنی ہے مین خوشی کے مارے پھولی نہین سماتی۔ مجھے اپنی پیاری منگنی کی ساری باتین یاد آتی ہین کہ آرنسٹ اُس وقت ہمارے پاس تہا اور وہ ہمارے بیاہ کے دیکھنے کا بڑا ارمان رکھتا تھا۔ مین نے اُسکو لکھا ہے کہ وہ شادی کے بعد بھی ہمارے پاس آنکر ایک مہینہ رہے۔ آپ بھی اُسکو تاکیداً لکھیئے کہ وہ شادی کے بعد مہینہ بھر تک یہین آنکر رہے تاکہ جیسی اُسنے ہمارے بیاہ کی خوشیان دیکھین۔ ایسے ہم بھی اُسکی شادی کی خوشیان دیکھین*

عالیجناب البرٹ کو اپنے بھائی کے بیاہ مین جانا ضرور تھا۔ مگر اسوقت انگلینڈ اور سکوٹلینڈ کے معدنی اضلاع مین لوگ فتنہ پردازی کے لیئے آمادہ تھے۔ قوانین غلہ نے لوگون کو پریشان خاطر و رنگیدہ دل کر رکھا تھا۔ چارٹسٹ فساد اُٹھانے پر پلے بیٹھے تھے۔ غیر ملکون سے بھی رنجشین اور آویزشین ہورہی تھین۔ ان وجوہ سے ملکہ معظمہ مشوش اور متفکر ہورہی تھین۔ اس سبب سے عالیجناب نے ملکہ معظمہ سے۔ اور آفت زدہ رعایا سے جنکے رفاہ و فلاح مین ہمیشہ وہ ملکہ معظمہ کے شریک رہتے تھے علیحدہ ہونا مناسب نہ جانا۔ بھائی کے بیاہ مین جانے کا ارادہ فسخ کیا*

شہزادہ ویلز کے اصطباغ مین جو اہل جرمن مہمان زیادہ آئے تو عوام الناس نے اسکی شرح ملنساری کے خلاف شروع کی۔ چھوٹے شہزادہ کو جو لقب ڈیوک آف سیکسن کا دیا گیا۔ اور اُسکی سپر پر جو اُسکے

باپ کے موروثی آرمس اور انگلینڈ کے آرمس کے ہم پہلو بنائے گئے تو اسکے خلاف نکتہ چینی ہونے لگی اِن کامون کے سبب سے یہ افسوس ہونے لگا کہ ملکہ معظمہ نے اپنے شوہر کے جرمنی میلان خاطر کو مان لیا۔ مگر سیاتین قانون کے موافق ہوئی تھین۔ ۳۔ فروری سنہ ۱۸۴۲ء کو پارلیمنٹ کھولنے پر پروشا کے بادشاہ کے ساتھ ملکہ معظمہ گئین تو کوچہ و بازار مین رعایا نے وہ خیرخواہی کا جوش نہین ظاہر کیا جو ہمیشہ کیا کرتی تھی۔ ملکہ معظمہ نے تخت شاہی پر جو اپنا اسپیچ ہوس آف لارڈس مین دیا تو لوگون کے دلون پر منقش کر دیا کہ بیٹے کے پیدا ہونیسے میرے گھر کی خوشی کمال کو پہنچی۔ ایک ہفتہ کے بعد وہ اپنے بچون سمیت پیولین مین برائٹن مین ایک مہینے بھر کیلئے گئین۔ مگر یہان کے لوگون کو اُنکے ساتھ خیرخواہی ظاہر کرنے پر تکلیف ہوتی تھی۔ وہ سمندر کی طرف سیر کرنے چلی گئین۔

سنہ ۱۸۲۵ء مین اول ریلوے سٹوکٹن اور ڈارلنگٹن کے درمیان بنکر کھلی تھی اور سنہ ۱۸۳۰ء مین مین چیسٹر اور لیورپول مین ریل بنی شروع ہوئی تھی۔ ولیم چہارم کے عہد مین ایک نیا نظام سفر کرنیکا شروع ہوا تھا۔ اور ملک کے سب حصون مین بڑھتا جاتا تھا۔ لیکن اسکے مخالف موافق برانگیختہ ہوتے جاتے تھے۔ جب ملکہ کی تخت نشینی ہوئی تو کھینچنے کے کامون مین ہورس پور (گھوڑے کی طاقت) پر سٹیم پور (دخانی قوت) کو عظمت حاصل ہو گئی۔ اور اُسکی حمایت مین لوگ بلند آوازی کرنے لگے ملکہ معظمہ کی تخت نشینی کو ایک سال ہی گزرا تھا کہ لنڈن مین ریل داخل ہوئی نورتھ ویسٹرن کمپنی نے برمنگھم سے لنڈن تک ریل بنائی۔ بعد ازان پھر تو لنڈن سے بہت سی ریلون کی لینین بہت جلد تیار ہونے لگین۔ ملکہ معظمہ کی سلطنت مین سال کے اندر ریلوے کی یہ لڑائیان ختم ہوئین۔ کہ ایک فریق اُنکے اجرا کو چاہتا تھا دوسرا اسکی مخالفت کرتا تھا۔ اُسوقت گھوڑے گاڑیان چھوٹی سڑکون پر چلتی تھین ملکہ معظمہ نے اول سفر ریل مین ونڈسر سے پیڈنگٹن تک گریٹ ویسٹرن لین پر کیا اب اِس سواری کا نہ کوچوان تھا نہ داروغہ اصطبل تھا کہ ملکہ معظمہ کا بری سفر مین رہنما ہوتا جو پرانے طریقے سفر کے بادشاہون کیلئے مقرر کئے۔ وہ اِس ریل کے سفر مین کام نہین آ سکتے تھے۔ اب سفر کے واسطے خاطر خواہ نیا انتظام کیا گیا۔ اور اِس نئی سواری سے ملکہ معظمہ نہایت محظوظ و مسرور ہوئین پھر کل سلطنت مین اِن ریلون کو پوری وسعت دی گئی۔ انسے غریب مسافرون کو بڑی راحت ملنے لگی۔ یہ محرک کلین ہین جنہون نے دنیا کی معاشرت کی طرز مین تغیر پیدا کر دیا۔ ملکہ معظمہ کے سفر کرنے نے اُو

ریلون کا داخل ہونا

جون مین ملکہ معظمہ کا ریل مین اول سفر کرنا

اُنکے ساتھ دلچسپی ظاہر فرمانے سے اِس ایجاد مکینیکہ کو بڑی تقویت دی ٭

۲۹ مئی ۱۸۴۲ء کو جان فرنسس نے ملکہ معظمہ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور پھر دوسرے دن بھی یہ ارادہ کیا۔ اِس واقعہ کا صحیح صحیح بیان میر آخور کرنیل نوڈ یون کرتا ہے کہ ملکہ معظمہ ۲۹ مئی اتوار کے دن گرجا سے واپس آنکر دوپہر کے دو بجے پر اپنی گاڑی سے قصبہ بکنگھم مین اترین ورعالیجناب البرٹ سے کچھ باتین کین۔ جب عالیجناب اپنے کمرون مین آئے تو انہون نے مجھے بلا کہا کہ ہماری گاڑی کیطرف بھیڑ مین ایک شخص نے پستول چلایا۔ جس کی آواز مین نے ایسی سُنی جیسی کہ پاؤ کے بند کرتے وقت نکلتی ہے۔ آپ ابھی اِس بات کو مخفی رکھیئے اور فوراً ہیڈ پولس کے انسپکٹر سے ملاح لیجیئے۔ شام کو سر جیمس گریہم آئے۔ وہ اور مین اور سر روبرٹ پیل نیچے کمرون مین گئے۔ اور سر وبرٹ پیل نیچے کمرون مین گئے اور سر روبرٹ پیل نے عالیجناب کی شہادت قلمبند کی۔ اور انہون نے س بات کے مخفی رکھنے مین عالیجناب کی رائے کے ساتھ اتفاق کیا۔ ملکہ معظمہ پیر کو دوپہر کے بعد ھر سواری مین بیٹھکر گئین۔ اگرچہ یہ جانا بڑا بہادرانہ تہا۔ مگر ناعاقبت اندیشی سے بھی خالی نہ تھا بلکہ عظمہ اور عالیجناب دونون جانتے تھے کہ کل جو واقعہ پیش آیا ہے آج بھی پیش آئے گا۔ مگر ملکہ معظمہ خوش و خورم چلی جاتی تھین۔ گو جانتی تھین کہ غالباً کسی درخت کی آڑ مین سے گولی چھپر تنے والی ہے انکو یہ پورا یقین تہا کہ وہی آدمی جو پہلے ناکام رہا ہے اور جانتا ہے کہ مجھے کسی نے نہین دیکھا۔ پھر وہی سی حرکت کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ جب ملکہ معظمہ اپنے گھر کو واپس آتی تھین تو اُسی شخص نے ملکہ معظمہ کو تاک کر تپنچہ چھوڑا۔ مگر جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے۔ اُس نے نشانہ بہت نیچے لگایا۔ ملکہ معظمہ نے تپنچہ کی آواز سُنی۔ اور بمقتضائے طبع بشری اُس سے متاثر ہوئین۔ مگر مضطرب اور مضطر نہین ہوئین۔ مناظر قدرت جو سامنے تھے اُنکو دیکھنے لگین۔ عالیجناب نے للکار کر کہا کہ یہ وہی آدمی ہے ٭

عالیجناب نے اپنے والد کو اِس واقعہ کا حال تحریر کیا کہ پستول چلانے والے نے اپنا ہاتھ بانیچا کر لیا تھا کہ گولی گاڑی کے نیچے گئی۔ ہمارے دلون پر جو یہ بوجھ تھا کہ گولی ہم پر چلے گی۔ وہ رگیا۔ ہم نے اپنے پروردگار کا شکر ادا کیا کہ اُس نے دوبارہ ایک خطر عظیم سے بچا دیا۔ اِس ستول چلانیوالے کا نام جان فرنسس ہے۔ ایک پولیس کا آدمی اِسکے قریب کھڑا تھا اُسنے سکو پکڑ لیا۔ مگر وہ اسکو گولی چلانے سے نہین روک سکا۔ یہ وہی جگہ تھی جہان دو برس پہلے

ملکہ معظمہ کے قتل کے لیئے دوسری دفعہ کوشش کا ہونا۔

اوکسفورڈ نے ہم پر تپنچہ چلایا تھا۔ عالی جناب کے سکرٹری مسٹر این سن اپنی اسپی ن کی یادداشت
مین لکھتے ہین کہ اس واقعہ سے ملکہ معظمہ کے حال مین کوئی تغیر و تبدل نہین ہوا وہ مجھسے فرماتی
تھین کہ مجھے یقین تھا کہ یہ مخفی حملہ مجھپر ضرور ہوگا۔ اور میری تمنا تھی کہ کہین وہ جلد ہو جائے
کہ اسکے انتظار کے جنجال سے چھوٹ جاؤن۔ جو کچھ ہونا ہو وہ ایکدفعہ ہو جائے اُسکے ہوجانیسے
میرا دل بیخوف ہوگیا۔ رعایا نے جو میرے ساتھ ہمدردی کی اُس سے میرا دل بڑا خوش ہوا۔

جسدن یہ واقعہ ہونے والا تھا۔ ملکہ معظمہ نے اپنی عادت کے برخلاف ملازمہ لیڈیون کو
ساتھ لیجانے کیواسطے نہین بُلایا۔ اور گھر مین واپس آکر اپنی مصاحبہ سے یہ فرمایا کہ آج جو ہم نے تمکو
دوپہر کے بعد کی سواری مین ساتھ لیجانیکے لیئے یاد نہین فرمایا تو اسپر تمکو حیرت ہوئی ہوگی۔ اس کی
حقیقت حال یہ ہے کہ کل جب ہم چرچ سے واپس آتے تھے تو ایک شخص نے ہماری گاڑی کے دروازہ
پر پستول چھوڑا جو اُسکی پشت پر لگا۔ ہم کو ایسی حیرت ہوئی کہ پستول مارنیوالے کو بھاگ جانے کی
فرصت ملی۔ مین جانتی تھی کہ میرے سر پر آج کیا آفت آنیوالی ہے۔ اس لیئے مین نے یہ مصمم
ارادہ کر لیا کہ سوائے اپنی جان کے کسی اور کی جان معرض خطر مین نہ ڈالون۔ اس واقعہ کے
بعد محل شاہی مین ڈچس کنٹ آنکر بیٹی سے گلے ملکر خوب روئین۔ ملکہ معظمہ نے اُنکو ایسی خوشی کی
باتین سنائین اور اُنکے بوسے لیئے کہ اُن کا رونا تھم گیا۔ دوسرے دن محل شاہی کے گرد آدمیونکا
ہجوم اسلیئے ہوا کہ وہ اپنی ملکہ کو دستور کے موافق سوار ہوتے ہوئے دیکھین۔ جب اُنھون نے سواری
مین اُنکو دیکھا تو بڑے زور وشور سے چیرز دیئے۔

رعایا ملکہ معظمہ کے صرف اوسان بجا رہنے کی خوشی نہین مناتی تھی بلکہ اُنکی بہادری اور
دلیری کی تعریف کرتی تھی کہ اُنھون نے خوف کا مقابلہ بڑی دلیری سے کیا۔ ملکہ معظمہ نے بادشاہ
لیوپولڈ کو لکھا کہ مین اس واقعہ مین بالکل ڈری نہین۔ میرے عزیز خالو مونس ڈروف نے مجھے کہا
کہ تم بڑی بہادر ہو۔ مین ان الفاظ کو یاد کر کے بڑی خوش ہوا کرونگی۔ اور فخر کیا کرونگی کہ وہ ایسے
بزرگ کے مُنہ سے نکلے ہین جو بڑا ممتاز افسر ہے۔

رات کو عالی جناب کے ساتھ ملکہ معظمہ اٹالین اوپیرا مین گئین تو وہان کے مجمع نے قومی
گیت گایا۔ کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ ہر صف نے بڑے جوش سے مبارکباد دی۔ پھر آیندہ روز مین

ینٹ نے تہنیت نامے پیش کیئے اور بعد ازان ساری قلمرو کیطرف سے تہنیت نامے آئے ۔

۱۷۔ جون ۱۸۴۲؁ء کو نیوگیٹ کی فوجداری کی کچہری مین فرنسس کی روبکاری ہوئی بادشاہ
قتل کرنے کا جرم اُسپر لگایا گیا۔ اور پھانسی لگنے کا حکم دیا گیا۔ مگر ملکہ معظمہ کو اس حکم کا ہونا گوارا
رعالی نہ تھا۔ اسلیئے گورنمنٹ نے ججون سے مشورہ لیکر قتل کے حکم کو بدلکر دائم الحبس و جلاوطنی کا
دیا۔ اس رحمدلی کے حکم کے بعد دوسرے ہی دن یہ گل کھلا کہ ملکہ معظمہ کی جانستانی کے لیئے اور
ہوا۔ گاڑی مین ملکہ معظمہ اور شاہ بلجیم بیٹھے ہوئے تھے اور سینٹ جیمس کے گرجا کو جاتے تھے کہ ایک
یہ منظر کوزہ پشت نوجوان نے جسکا نام بین تھا ملکہ معظمہ کو اپنے پستول کا نشانہ بنایا مگر پستول
نہین۔ ایک سولہ برس کے لڑکے نے جسکا نام ڈیس سیٹ تھا۔ کُبڑے کے ہاتھ سے پستول
ن لیا۔ اور اُسکی گردن پکڑکر آدمیون سے کہا کہ اس قاتل کو پکڑو۔ لوگ اِسکو لڑکے کی ہنسی سمجھے۔ اور
سے کہنے لگے کہ اب ہنسی ہوچکی کُبڑے کو چھوڑدو اور اُسکا پستول واپس کردو۔ مگر لڑکا اور اُسکا
ی دونون کبڑے کو پکڑے ہوئے پولیس کے آدمیونکے پاس لیگئے۔ اُنہون نے بھی یہ جانا کہ لڑکے
سخرا پن ہے۔ دھکے دیکر پرے ہٹا دیا۔ بیچارے ڈیس سیٹ پر لوگ پل پڑے۔ اور اُسکے ہاتھ
ے کبڑے کو چھٹانے لگے۔ مگر یہ لڑکا کبڑے کو گھسیٹ گھساٹ کر ایک پولس کے افسر کے پاس لیگیا
ہنے اُسیکو مجرم جانا۔ اور اُسے پکڑنے لگا۔ غرض پولیس کی غلطیون کا ایک سلسلہ جبتک ختم
ن ہوا کہ ڈیس سیٹ کے بیان کی تصدیق شہادت سے نہین ہوئی۔ پستول دیکھا گیا تو معلوم ہوا
سمین بارود اور کاغذ اور مٹی کے پائپ کا ایک ٹکڑا بھرا ہوا ہے۔ پھر بین گرفتار ہوا۔ ملکہ معظمہ کو
ں حال پر جبتک خبر نہین ہوئی کہ وہ قصر بکنگھم مین واپس آئین۔ جب اُن سے یہ سارا واقعہ بیان
گیا تو اُنہون نے فرمایا کہ جبتک یہ قانون نافذ ہے کہ ایسی کوششین قتل سلطان کا جرم سمجھی
ینگی تو اسیطرح کے واقعات مجھپر گزرتے رہین گے ۔

سر ربرٹ پیل اس واقعہ کا حال سُنکر عالیجناب البرٹ سے اِن جرائم کے انسداد کے لیئے
ورہ کرنے لگا کہ دفعتہً ملکہ معظمہ مشورہ کے کمرے مین آگئین۔ وزیر اعظم باوجود ضابط ہونیکے اُن کی
ورت کو دیکھکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا کہ یہ انگریزون کے لیئے بڑی شرم کی بات ہے کہ لنڈن کے
من کوچون مین اس ملک کے دو نامرد اِس بیگناہ حسین نوجوان ملکہ کے قتل کرنے کا قصد کرین جنکے

رعایا کے ساتھ بھلائی کے سوا کوئی اور کام نہ کیا ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ دن پہلے اس کبڑے
نے اپنے باپ کو لکھ بھیجا تھا کہ آپ آیندہ دوبارہ مجھے نہین دیکھین گے۔ میرا ایک کام کرنیکا ارادہ
ہے۔ جو طفلبازی کا تو نہین ہے مگر بیباکی کا ہے۔ جس سے عالیجناب نے اپنی راے صائب سے یہ نتیجہ
نکالا۔ کہ فرنسس مجرم کی تخفیف سزا کے سبب سے بین سنے اس جرم پر جرأت نہین کی۔ ملکہ معظمہ کے ارشاد
کے بعد قانون کے بدلنے مین کچھ دیر نہین ہوئی۔ یہ قانون پاس ہوا کہ جو شخص بادشاہ کے قتل کا
قصد کرے تو اُس کا جرم ایسا سمجھا جائے کہ جسکی سزا سات سال کی قید مع جلا وطنی کے ہو۔ یا تین
برس کی قید سخت یا محض۔ اور بموجب تجویز عدالت اعلان یا اخفا کے ساتھ مجرم کو سزائے بدنی یعنی
بید لگائے جائین جو تین دفعہ سے زائد نہون۔ ۲۵۔ اگست سنہ ۱۸۴۲ء کو اس قانون کے موافق بین
کو اٹھارہ مہینے کی قید ہوئی۔ سزا کی سختی جرمون کی تعداد کو ایسا کم نہین کرتی جیسا کہ سزا کا یقینی ملنا
جب تک انسان کے دلون مین حسد اور بدی رہے گی۔ ایسے قانون وقتاً فوقتاً جاری رہین گے۔ اس
قانون کا اثر اچھا ہوا ٭

منڈلس سہن کا محل شاہی مین آنا

منڈلس سہن جرمن کا بڑا صاحب کمال علم موسیقی کا ماہر ۵۔ جولائی سنہ ۱۸۴۲ء کو قصر بکنگھم
مین آیا۔ وہ کیا آیا کہ رنج و غم کی جگہ عیش و عشرت کا قدم آیا۔ اُس نے اپنی ماں کو ۱۹۔ جولائی کو خط
لکھا کہ ملکہ معظمہ کا محل عجب طرب گاہ و عشرت کدہ ہی۔ اِس خط کا خلاصہ یہ ہی کہ عالی جناب البرٹ نے
ہفتہ کے دن ڈیڑھ بجے مجھے بلایا۔ کہ انگلستان سے جانیسے پہلے مین اُنکے موسیقی کے سازون کو
دیکھ لون۔ جب مین گیا تو وہ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن سے مین باتین کرتا تھا کہ ملکہ معظمہ صبح کا
لباس پہنے ہوئے تنہا آئین۔ اور اُنہون سنے فرمایا کہ مین ایک گھنٹہ کے بعد کلیرمونٹ جانے کو
ہون۔ اورگن کے پیڈل جو رستے مین رکھے ہوئے تھے بڑے خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ اُنپر ایک غیر مجلد کتاب موسیقی
کی رکھی ہوئی تھی۔ ڈھیر کردہ چلائین کہ ہوا نے تمام کمرہ کو کیا پراگندہ و تتر بتر کر رکھا ہی۔ ایک بڑی غیر مجلد کتاب موسیقی
کے اوراق پراگندہ ہوئے ہین وہ گھٹنے ٹیک کر سمیٹنے لگین۔ اِس مین عالیجناب بھی شریک ہوئے
مین بھی کاہل نہین بیٹھا رہا۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ مین اپنے کام کو اکیلا کر لون گی۔ آپ اپنے شغل
مین مصروف ہوجیے۔ پھر عالی جناب نے اپنے سازون کو ملایا۔ مین نے اُن سے عرض کیا کہ میرے
سامنے حضور کچھ گائین بجائین کہ مین جرمن مین جاکر یہ فخر کرون کہ مین شہزادہ کا گانا اور باجہ

نا سن آیا ہون۔ اُنھون نے اِس خوبی و صفائی سے بغیر کسی بھول چوک کے باجہ بجایا کہ اگر کوئی
نواز بجاتا تو اِس پر فخر و ناز کرتا۔ ملکہ معظمہ بھی اپنا کام نبیڑکر ہماری ہمنشین ہوئین۔ اور بڑی خوش
وم ہوتی تھین۔ پھر مین نے ایک گیت گایا۔ دونون میان بی بی بھی اُسکے گانے مین شریک ہوئے
عالیجناب نے سازون کو محض اپنے حافظہ سے ملایا۔ جس کی صحت اور درستی کو دیکھکر مین بہت
ن ہُوا۔ شہزادہ گوتھا (شہزادہ البرٹ کا بھائی آیرلنسٹ) بھی آگیا۔ پھر ہم آپس مین باتین کرنے لگے
معظمہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے نئے نغمے تصنیف کئے ہین؟ جو پہلے نغمے آپکے شائع ہوچکے ہین
وہ اُنکے گانے کا بڑا شوق ہے۔ ملکہ معظمہ سے عرض کیا گیا کہ کچھ گایئے بجایئے۔ تو انھون نے کہا کہ
ایک باجہ ہے اُسے بجاتی ہون اور باقی میرے موسیقی کے ساز کلیرمونٹ کے بھیجنے کیلئے
ھے گئے ہین۔ شہزادہ البرٹ انکو دیکھنے کیلئے گیا تو وہ سب بندھے ہوئے تھے۔ تو مین نے کہا کہ جو
ھ سکتے ہین وہ کھل بھی سکتے ہین۔ آپ کسی لیڈی کو بھیجئے۔ کوئی ملازمہ اُسوقت موجود نہ تھی۔ اُنھون نے
سہ بلانے کیلئے گھنٹی بجائی۔ جب وہ نہ آئی تو آپ خود گئین۔ اُن کی غیر حاضری مین عالی جناب نے
ڈبیا مین نہایت خوبصورت انگوٹھی رکھکر مجھے اُنکی طرف سے تحفۃً دی۔ جسپر دی۔ آر۔ ۱۸۴۲ء
ہ تھے۔ ملکہ معظمہ نے واپس آنکر کہا کہ میرے سارے ساز اسباب کے ساتھ روانہ ہوگئے ہین
ل کرتی ہون کہ یہ امر نہایت نامناسب تھا۔ اُنکے اِس ارشاد سے میرا دل بڑا شاد ہُوا۔ اب مین نے
مجھے یقین ہے کہ میری اِس کمبختی سے زیادہ تکلیف نہ دینگے۔ کوئی گیت سنائینگے۔ اِس اثنا مین
زادہ گوتھا اور ڈچس کنٹ ہمارے پاس آگئے۔ ہم پانچون ملکہ معظمہ کے بیٹھنے کے کمرہ مین گئے
ن پائی آو نو کے قریب ایک بڑا گھوڑا کاٹ کا کھڑا تھا۔ اور پرندون کے دو پنجرے رکھے ہوئے تھے اور
اِرون پر تصویرین آویزان تھین۔ اور میز پر نہایت عمدہ مجلد کتابین رکھی ہوئی تھین اور پائی آنو
اوپر موسیقی کے اوراق رکھے ہوئے تھے۔ مین نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ ان اوراق مین سے
ہ گیت گایئے۔ اُنھون نے ایک گیت گایا۔ جس پر میرا دل فریفتہ ہوگیا۔ پھر میری فرمائش سے
ون نے دوسرا گیت گایا۔ جس مین وہ کہین بے سُری نہین ہوئین۔ مین نے اُن کی بہت تعریف
ہا پسند نہین کی۔ مگر شکریہ بہت ادا کیا تو اُنھون نے کہا کہ اگر اِس وقت مجھے اپنے جانے کا
د نہوتا تو مین اور بھی گاتی۔ مین نے اپنے سچے دل سے اُنکی سچی تعریف کی اور اُسکے بعد عالیجناب نے

ایک گیت گائے۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک کاٹنے والا ہے جسکا نام موت ہے۔ پھر اُنہون نے باجہ بجایا۔ مین اُن دونون میان بی بی کے گانے بجانیسے نہایت مسرور و محظوظ ہوا۔ جب مین اُنسے رخصت ہُوا تو اُنھون نے مجھسے کہا کہ آپ انگلستان مین دوبارہ تشریف لایئے۔ مین نے نیچے آنکر دیکھا تو ایک نہایت خوبصورت گاڑی تیار کھڑی ہے۔ گھوڑون پر کوچبان سرخ وردیان پہنے ہوئے سوار ہین۔ پاؤ گھنٹہ کے بعد قلعہ کے جھنڈے نیچے ہوئے۔ جس سے معلوم ہوا کہ ملکہ معظمہ تین ۳ بجے ہومنٹ پر روانہ ہوگئین۔ خط مین یہ اور اضافہ کرتا ہون کہ مین نے ملکہ معظمہ سے اجازت حاصل کی کہ مین اپنے علم موسیقی کی کتاب اُن کے نام نامی سے معنون کرون۔ جب وہ اپنا گانا شروع کرنے کو تھین تو اُنھون نے کہا کہ پنجرون مین جو طوطے ہین وہ مجھ سے زیادہ چلّائین گے۔ اِسپر عالیجناب البرٹ نے نوکرون کے بُلانے کیلیئے گھنٹی بجائی۔ نوکر آئے۔ وہ پنجرون کے اُٹھانیکے لیئے نوکرون سے کہتے ہی رہے کہ مینے جھٹ اُنکو اُٹھاکر باہر رکھ آیا۔ نوکر دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے ؛

مِنڈلس سہن پر ملکہ معظمہ کی مہربانی کی نظر ہمیشہ رہی۔ ونڈسر مین اسکا بسٹ سنگ مرمر کا بنوا کے رکھوایا۔ یہ بیانات اسلیئے کیئے جاتے ہین کہ معلوم ہو کہ ملکہ معظمہ کا مشکوئے معلے کیا عشرت کدہ مسرت پیرا و بہجت آرا تھا۔ اور بادشاہ کی ذات مین فضائل انسانی کیا ہوتے ہین۔ اُن مین وہی باتین ہوتی ہین جو ہم مین ہوتی ہین۔ ادنیٰ اور اعلےٰ مین انسانیت کی رشتہ مندی ایک ہی ہوتی ہے ؛

ملکہ معظمہ نے اپنی سلطنت کے ابتدائی سالون مین جیسی سیر سیاحت کی ویسی آیندہ سالون مین نہین کی۔ اُنکی زندگی کا سب سے زیادہ دلچسپ حصہ یہی ہے جو اُنہون نے اپنے ملک کے مختلف اضلاع مین اپنی رعایا سے ملاقات کرنے مین بسر کیا۔ لنڈن مین جو اُنہون نے سیرین کین اُن مین شاذ و نادر ہی کوئی بات ایسی ہوگی کہ جس کا بیان لوگون کو پسند خاطر ہو۔ کتخدائی کے سال اول ۱۸۴۱ء کے موسم بہار مین جن مقامات مین سیر فرمائی۔ اُنکا حال ہمنے پہلے بیان کردیا۔ وہ جہان تشریف فرما ہوتین وہان کی رعایا خوشی کے مارے پھولی نہ سماتی تھی ۔ ہرگاہے کہ برداری زتو پائے زمن چشمے کا حال تھا۔ وہ چنیز کا غل شور مچاتے تھے۔ کسان و زمیندار وغیرہ بڑے شوق سے سواری کے جلو مین چلتے اور بعض اوقات ایسی گرد اُڑاتے تھے کہ حضرت علیا بھی گرد آلود ہوجاتین۔ وہ لکھتی ہین کہ ڈونس ٹیبل مین دہاتی و زمیندار گھوڑون پر سوار ہوکر ہماری سواری کے ساتھ چلے کہ اُنکی گرد اُڑنیسے میرا دم گھٹنے لگا جب

مینڈلس سہن کی رخصت

ملکہ معظمہ کا اپنے ملک کے ضلعوں مین سیر کرنا

جب میری سواری ڈوبرن ایبی مین سے نکلی تو میرا نہایت نیک خواہ ووفادار گروہ کچھ دور تک میری سواری کے ہمراہ آپس مین ایک دوسرے کو دباتا اور دھکا پیل کرتا چلا گویا کہ ہم شکار کھیلنے جاتے تھے۔عالی جنابنے لکھا کہ ہم بروکٹ مین لارڈ میلبورن سے ملنے جاتے تھے۔ایج دمعلوم نہین کہ کون شخص تھا۔ نے گاڑی مین اپنی ٹوپی کھوئی۔سٹرابیری کی ٹوکری مین ہو بیٹھا۔ ڈنر مین برف کو روٹی سمجھا۔ اُس مین اپنی انگلی ڈبوئی اور علی ہذا القیاس ایسی اَور باتین کین +

سنہ ۱۸۴۲ء کے موسم خزان مین ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کا یہ ارادہ تھا کہ بلجیم مین جائین۔مگر یہ ارادہ یون فسخ ہوا کہ ۱۳۔جولائی سنہ ۱۸۴۲ء کو اورلینس کا ڈیوک فرزند شہنشاہ فرانس اور رشتہ کا بھنوئی ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کا۔گاڑی سے گر کر ناگہان دنیا سے سفر کر گیا۔اس عزیز کے انتقال کا دونون میان بی بی کو کمال ملال ہوا۔ملکہ معظمہ نے فرانس کے خاندان شاہی کو تعزیت نامہ لکھا کہ ہمارے اور آپکے گھرانون مین بہت سی رشتہ مندیان ہین دونون خاندانون مین شادی بیاہ کے تین رشتہ ہو چکے ہین مجھے اپنی عزیز پیاری لوئزہ (زوجہ شاہ لیوپولڈ اور دختر شاہ فرانس) کے غم کے خیال سے میرا جگر پھٹا جاتا ہے۔مین جانتی ہون کہ وہ اپنے عزیز بھائی ڈیوک پر دل وجان سے فدا تھی۔ ڈیوک نیک دل اور پاک نفس ہی ایسا تھا کہ اُسے جسقدر محبت ہو تھوڑی تھی۔مین بیوہ ڈچس کے حال سننے کیلئے بیتاب ہو رہی ہون۔کہ وہ کیونکر اپنی بیوگی کے رنج کی متحمل ہوئی ہوگی۔وہ تو اپنے شوہر کی عاشق زار تھی۔غرض اس حادثہ نے بلجیم مین جانے کے ارادہ کو فسخ کردیا۔وہان جانا اسلیئے تھا کہ شہنشاہ فرانس سے اور رشتہ دارون سے ملنے جلنے کے لطف مزے اُٹھائے جائین۔جب یہ نہو تو پھر جانے کی کیا ضرورت تھی۔اب سکوٹ لینڈ جانے کا ارادہ ہوا +

۱۲۔اگست سنہ ۱۸۴۲ء کو ملکہ معظمہ نے بذات خود پارلیمنٹ کو بند کیا۔اور ایک مختصر سی سپیچ فرمائی جسکا ماحصل یہ تھا۔کہ دریائے سندھ کے مغرب مین سپاہ پر روز سیاہ آرہا ہے۔جلال آباد کی محافظت کس طرح کی گئی ہے۔انگلستان مین طرح طرح کے خوفناک جھگڑے کھڑے ہو رہے ہین خاصکر منچسٹر مین تو فساد کی صورت ہولناک ہے۔صنعت وحرفت ودستکاری محنت پردازی کے بہت سے شاخون مین میری رعایا کے بڑے بڑے گروہ مصیبت زدہ مفلس ہوگئے ہین۔اور اسوجہ سے مجھے بڑا فکر اور تردد رہتا ہے۔مجھے اعتماد کلی ہے کہ جب آپ سب صاحب اپنے مختلف علاقون مین جائینگے۔تو رفاہ عام

آسودگی انام کے لیئے وہی شایستہ اور مہذب تحریکین آپکے دلون مین پیدا ہونگی۔ جو اب تک آپنے پارلیمنٹی فرائض کے ادا کرنیمین ظاہر کی ہین۔ آپ کی جہانتک قدرت ہے اپنی مثالون اور مستعد جد و کوششون سے انتظام کی قوت کو اور قانون کی اطاعت کو تقویت دینگے۔ اِسی بات پر جمہور کی خوشحالی مبنی ہے۔ اسکے بغیر بہ عافیت محنت کے ثمرات سے عوام متمتع و مستفید نہین ہوسکتے۔ اور اُن کی ترقی کا دور نہین بندہ سکتا ॰

اِسوقت سکوٹ لینڈ مین اہل حرفہ اور کاریگرون کی جماعتین شورش و فساد مچارہی تہین مگر ملکہ معظمہ کے یہان آنیسے سارے فاسد خیالات دور ہوگئے۔ اور رعایا نے انکا خیر مقدم خوشدلی و جوشدلی سے کیا۔ ۲۹۔ اگست کو ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر وول وچ سے جہاز پر سوار ہوئے۔ ایڈنبرا کے سول حکام کو معلوم نہ تھا کہ ملکہ معظمہ بہت سویرے جہاز سے اُتر آئینگی۔ اسلیئے وہ نہ اُن کے استقبال کو آئے اور نہ استقبال کی کچھ تیاریان کین۔ اس خفیف غلطی سے کچھ تکلیف ہوئی۔ مگر وہ بہت جلد رفع ہوگئی۔ ایڈنبرا کی آئین بندی اور رات کی روشنی ایسی ہوئی کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ ملک کی چارون طرف کے دور دور اضلاع کے آدمی دخانی جہازون مین۔ ریلون مین۔ گاڑیون مین سوار ہوکر۔ اور پیدل چلکر آئے۔ ملکہ معظمہ کو سمندر کی ناہمواری نے بحری سفر مین بہت ستایا تھا۔ مگر وہ ۲ ستمبر کو بالکل تندرست ہوگئین۔ اہل شہر نے ان سے درخواست کی کہ شاہانہ جلوس کے ساتھ اس شہر مین حضور کی سواری نکلے۔ اُنہون نے رعایا کی دلداری اور خاطر سے اس درخواست کو منظور کرلیا۔ اور ۳ ستمبر ۱۸۴۲ء کو شہر مین شاہانہ جلوس سے اُنکی سواری نکلی۔ اہل شہر جیسے پہلے بغیر شاہانہ جلوس کے شہر مین داخل ہونیسے مایوس ہوئے تھے۔ ایسے ہی اپنے خاطرخواہ اُنکی سواری کے آنیسے خوش ہوئے۔ اور اُنکے شاہانہ خیر مقدم کی بڑی تیاریان کین۔ اور ساڑھے دس بجے شاہانہ کروفر کے ساتھ سواری نکلی۔ حسب معمول افسرون نے شہر کی کنجیان اُنکی نذر مین پیش کین۔ اُنہون نے ایک شاہانہ انداز سے کنجیان واپس کین اور فرمایا کہ مین اعتماد کلی رکھتی ہون کہ انکو محافظت سے رکھوگے۔ قلعہ مین پیدل پھر کر سیر کی۔ وہان ایک بڑی پُرانی توپ مونس مونگ دیکھکر متحیر ہوئین۔ جن چیزون مین تاریخانہ دلچسپی تھی اُنکو ملاحظہ کیا سکوٹ لینڈ کے شاہانہ جلوس کی گم شدہ چیزین مدتون کے بعد تلاش کرکے ۱۸۱۸ء مین جو جمع ہوئی تھین اُنکو دیکھا بھالا۔ پھر وہ اپنی گاڑی مین سوار ہوکر واپس جاتی تھین کہ خلقت کا وہی ہجوم

اور چیڑ کا غل شور ہوا۔ ایک گیلری اُنکی سواری کی سیر دیکھنے کیلئے بنائی گئی تھی۔ اسپر آدمی اتنے بیٹھے کہ وہ ٹوٹ گئی۔ اور پچاس آدمیون کے ضرب آئی۔ اور دو آدمی قریب المرگ ہوئے۔ دیدار مبارک کے دیکھنے کا لوگون کو ایسا شوق تھا کہ خواہ اُنکو کچھ ہی تکلیف ہو وہ بھیڑ بھاڑ کو چیر پھاڑ کر دیکھ ہی لیتے تھے ایک بڑھیا سپاہیون کے اندر گھس گھسا کر ملکہ معظمہ کے مصاحبون مین جا کھڑی ہوئی سپاہی اُسے نکال رہے تھے۔ مگر وہ نہ نکلتی تھی۔ اپنے ہاتھون کو ہلا کر چلائی یہ ملکہ ہے یہ ملکہ ہے۔ یہ پست قد لیڈی ہے۔ غرض بڑھیا نے ملکہ کو خود بھی دیکھا۔ اور اپنے تئین بھی ملکہ کو دکھایا۔ ایک شریف آدمی نے اپنے نوکر سے پوچھا کہ تو نے ملکہ معظمہ کو بھی دیکھا ہے۔ اُسنے کہا کہ ہان دیکھا ہے۔ تو آقا نے پھر اُس سے پوچھا کہ ملکہ معظمہ کی نسبت تیرا کیا خیال ہے۔ نوکر نے بیان کیا کہ اول تو مین بہت ڈرا۔ خوف کے مارے کلیجہ منہ سے نکلنے لگا۔ مگر جب ملکہ میرے سامنے آئین۔ تو خوف جاتا رہا۔ اُنھون نے مجھے دیکھا۔ مین نے اُنکو دیکھا۔ اُنھون نے مجھے سلام کیا۔ مین نے انہین سلام کیا۔ درحقیقت وہ بڑی حسین لیڈی ہین۔ مین ہمیشہ اُنکے دیکھنے کا فخر کیا کرون گا۔ ۵۔ ستمبر کو لیوی این سکوٹ لینڈ کے امرائے کبار آئے۔ سکوٹ لینڈ چرچ کے ڈیپوٹیشن نے ایڈریس دیا۔ جسکے جواب مین اُنھون نے فرمایا کہ آپنے آدمیون کو بادشاہ کے ساتھ وفادار بنانے مین اور اُن مین مذہبی نیک خصائل پیدا کرنے مین بڑی امداد کی ہے۔ سکوٹ لینڈ کے بہت سے قلعون کی سیر فرمائی۔ رعایا نے ہر مقام پر خیر مقدم بڑے جوش و خروش سے کیا۔ بعض جگہ آتشبازی چھوڑی۔ عالیجناب البرٹ نے ۸۔ ستمبر کو ایک سو پچاس آدمیون کو ہمراہ لیجا کر ہرنون اور بارہ سنگون کا شکار کھیلا۔ ملکہ معظمہ نے قلعہ کے باغون اور ڈائری (گھوسی خانہ) کا ملاحظہ فرمایا اور وہان کی عورتون کے دل خوش کرنیکے لیئے کچھ دودھ اور روٹی اُن کا تناول فرمایا۔ ہر روز ایک نئی سیر اور تماشا دیکھا۔

۱۳۔ ستمبر کو ملکہ و عالیجناب قلعہ ڈرمینڈ سے روانہ ہوئے۔ اُنکی گزرگاہ مین ایک مصنوعی محراب پر یہ لکھا ہوا تھا۔ سدھارو حسین دختر سیر آتھرن۔ اس کتابہ مین کنایہ یہ تھا کہ اس مقام کے اہل اُن کے والد ماجد تھے۔ الڈ پر دوست نے حضرت علیا سے عرض کیا کہ بندہ ڈیوک کنٹ کی خدمت مین ۴۴ سال تک رہا ہے۔ اسکا جواب نہایت خوش ہو کر اُنھون نے یہ دیا کہ میرے معزز باپ کی خدمت مین آپ رہے ہین سبکے آپسے ملکر بڑی خوشی ہوئی۔ یہان کے کل سفر مین ۷۵۶ گھوڑے اُن کے

سواری مین کام آئے۔ اوقات کی پابندی کا ایسا پاس تھا کہ صرف ایک جگہ دس منٹ کا فرق ہوا باقی سب جگہ ٹھیک وقت پر سواری پہنچی ✦

عالیجناب البرٹ کو شہر اڈنبرا کے حقوق آزادی حاصل ہوئے۔ یہان کی یونیورسٹی نے اِن کو ایل ایل ڈی کا خطاب دیا۔ حضرت علیا کے دلپر یہان کی رعایا کی خیر خواہی و محبت دلی کا ایسا اثر ہوا کہ ارشاد کے موافق لارڈ ایڈووکیٹ نے لارڈ ایبرڈین کو یہ مضمون تحریر کیا کہ ملکہ معظمہ کو بڑی افسوس ہے کہ وہ سکوٹ لینڈ مین زیادہ دنون تک نہین ٹھیر سکتین۔ افسوس کے ساتھ اِسکو چھوڑتی ہین۔ اُنکے دل پر اپنے سکوچ رعایا کے ہر درجے اور ہر فرقے کے آدمیون کی خیر خواہی اور محبت و عقیدت مندی کا نقش ایسا جما ہے کہ وہ کبھی مٹنے کا نہین۔ عالیجناب نے ونڈسر مین واپس جاکر گوتھا کی ڈچس کو یہ خط لکھا کہ ہم دونون کے دلون پر سکوٹ لینڈ نے اپنی خوبیون کا سکہ جما دیا۔ سارا ملک حسانت و متانت و نیک طبیعت سے بھرا ہوا ہے یہان سب طرح کا شکار ملتا ہے۔ یہان کی ہوا بہ نسبت اور مقامات (ونڈسر وغیرہ) کے لطیف و سبک اور روح پرور ہے۔ آدمی یہان کے سادہ مزاج بغیر کسی تصنع کے اپنی حالت طبعی مین رہتے ہین وہ راستباز اور انسان کے ہمدرد ہین۔ اُن مین یہ دونون خصوصیتین اور صفتین ایسی ہین جیسے کہ کوہستانی آدمیون مین اس سبب سے ہوا کرتی ہین کہ وہ شہر سے دور الگ تھلگ رہتے ہین۔ اِس ملک مین تاریخی واقعات کی روایات بہی اچھی امانت رکھی گئی ہین۔ ہر مقام مین جو واقعہ کوئی دلچسپ واقع ہوا ہے۔ اِس کے حال سے ہم سر والٹر سکوٹ کی تحریرات سے صحیح صحیح واقف ہوتے ہین کوئی دوسرا ملک اس بات مین سکوٹ لینڈ کی برابری نہین کر سکتا ✦

ملکہ معظمہ شمالی سکوٹ لینڈ مین چھ ہفتے رہکر دول وچ مین آئین جہاز مین سوار ہوئین۔ ۱۰ نومبر کو ملکہ معظمہ و عالیجناب مع بچون کے قلعہ وامر مین گئے۔ یہان ڈیوک ولنگٹن قلعہ کے دروازے پر اُنکے استقبال کیلئے آئے۔ اور اُنکے بازو مین بازو ڈال کر زینہ کے اوپر لیگئے۔ ملکہ معظمہ اسوقت نہایت تندرست اور تنومند تھین۔ انھون نے قلعہ کی فصیل پر سے قلعہ کے آگے کے مناظر قدرت کو ملاحظہ فرمایا۔ وہ یہان دو تین مہینے تک رہین۔ ایک واقعہ وہ ہے کہ کتون کو ساتھ لیجاکر بڑی دور تک ہوا کھانے چلی گئین۔ راہ مین ایک بوڑھے مچھیرے کو بلاکر اُس سے خوب باتین کین۔ ۲۲۔ نومبر کو بڑی تند اور تیز ہوا چلی جس سے چار ملاح ڈوب گئے۔ جب ملکہ معظمہ کو اِس آفتِ ناگہانی کی خبر ہوئی تو مصیبت زدون کی دستگیری کیلئے ۲۰ پونڈ کا ایک چک

بھیجدیا۔ وہ وام مین مقیم تھین کہ انکے پاس یہ خبر آئی کہ کابل و غزنی فتح ہوگئے۔ افغانستان مین جو انگریز قید تھے وہ رہا ہوگئے اور چین سے ایسی شرائط پر صلح ہوگئی کہ جسکے سبب سے انگلینڈ کے پیشہ ور اضلاع مین تجارت کی پھر گرم بازاری ہوجائیگی۔ اور جن اضلاع مین کام کی کمی ہوگئی تھی وہ کمی نہ رہیگی ؛

ملکہ معظمہ کا ارادہ ہوا کہ چین و افغانستان مین جو سپاہین لڑائیان لڑی ہین اُنکے سپاہیون کو تمغہ عنایت فرمائین مگر ہندوستان مین لارڈ ایلنبرا گورنر جنرل ہندنے اپنے اختیار سے بغیر منظوری حضرت علیا کے سپاہ مین تمغے تقسیم کردیئے ؛

ملکہ معظمہ ۱۳۔ دسمبر کو ڈیوک و لنگٹن سے رخصت ہوکر ونڈسر کو روانہ ہوئین اور سارا سفر سڑکون پر گاڑیون مین ہوا ؛

ہر سال عالیجناب البرٹ کے جسقدر تعلقات انگلش پولیٹکس (سیاسیہ) مین بڑھتے جاتے تھے اُسیقدر ملکہ معظمہ کاروبار سلطنت مین اُنکی رائے کو ترجیح دیتی جاتی تھین۔ عالیجناب خود دخل در معقولات نہین دیتے تھے۔ مگر اُنکی صلاح و مشورہ کا اثر اُنکی بی بی پر کم و بیش غالب ہوتا جاتا تھا اور ملک کی بھلائی کرتا تھا۔ سنہ ۱۸۴۲ء مین پہلے ہی سے یہ رائین ظاہر ہونے لگین کہ ڈیوک و لنگٹن کے واقعہ ناگزیر کے بعد اُنکی جگہ عالیجناب البرٹ کمانڈر انچیف سپاہ مقرر ہون۔ ملکہ معظمہ و عالیجناب گورنمنٹ کا یہ دستور تھا کہ وہ اس قسم کے معاملات مین اپنے قدیمی مشیر بیرن سٹوک میر سے صلاح پوچھا کرتے تھے۔ چنانچہ سپاہ سالاری کے باب مین اُنسے صلاح پوچھی تو اُنہون نے یہ صلاح دی کہ یہ عہدہ ہرگز نہین قبول کرنا چاہیئے۔ انگریزی قوم ایسے بزرگ عہدے پر کسی غیر ملک کے آدمی کے مقرر ہونیکی متحمل نہین ہوگی۔ عالیجناب نے اس بزرگ کی رائے کو تعمق کی نظر سے دیکھا۔ وہ ہمیشہ اس بات پر خیال کیا کرتے تھے کہ انگریزی قوم مجکو کس نگاہ سے دیکھتی ہے وہ ازروئے تاریخ جانتے تھے کہ ولیم سوم بیگانہ اصل نسل کا تھا۔ اُسپر ہمیشہ انگریزون نے اپنی نامہربانی کو زندہ رکھا۔ انگریزون کے نزدیک تو اجنبی الاصل ہونا ایک گناہ ہے۔ اِس بارے مین عالیجناب سے اُن کے سکرٹری مسٹر اینسن نے کہا کہ یہ انگریزی قوم مین نیک صفت ہے کہ وہ اجنبی قومون سے رشک و حسد رکھتے ہین۔ مگر عالی جناب کی نسبت ایسا خیال ہرگز نہین رکھتے۔ وہ آپسے محبت اور یگانگت رکھتے ہین۔ عالیجناب نے اس رائے کو بالکل مان لیا اور فرمایا کہ انگلینڈ مین لوگ میرے ساتھ بڑی محبت رکھتے ہین ؛

عالیجناب البرٹ کا امور سلطنت مین منصب اتالیقی ادا کرنا

اِسوقت عالیجناب پروزرا بڑا اعتبار کرتے تھے۔ لارڈ ایبرڈین نے سٹوک میئر سے کہا کہ یہ بڑے اطمینان کی بات ہی کہ ملکہ معظمہ عالیجناب کی رائے پر اپنے سارے کامون کا مدار رکھتی ہین اور عالیجناب بھی اپنی حکومت کو ملائمت اور شرافت کے ساتھ کام مین لاتے ہین کسی معاملہ ومقدمہ مین کبھی اپنی قطعی رائے نہین دیتے۔ جب تک کہ پہلے سے اِسمین جناب ملکہ معظمہ سے مشورہ نہین کر لیتے ؞

سٹوک میئر خود بیان کرتے ہین کہ عالیجناب کی ذہانت اور عقل سلیم ایسی معاملہ فہم اور معاملہ رس ہے کہ وہ فورًا ہر معاملہ کی تہ پر پہنچ جاتے ہین۔ جیسے کہ گد اپنے شکار مین پنجے گاڑ کر فورًا اُسکو اپنے گھونسلے مین لیجاتی ہے۔ ایسے ہی عالیجناب ہر معاملہ مین اپنی عقل رسا سے تہ پر پہنچکر کام کرتے ہین ؞

عالیجناب کے ذمے بہت سی خدمات سلطنت تھین جسکے سبب سے وہ ہر وقت کام مین مصروف رہتے تھے۔ اور اُنکو بہت آدمیون سے بمجبوری ملنا پڑتا تھا۔ اِس سال کے موسم خزان سے ملکہ معظمہ کی وہ مدات خرچ جن کا انتظام اب تک بیرونس لیہ زین کرتی تھین۔ اُنکے سپرد ہوگئی تھین۔ اُنہون نے گھر کے ملازمین اور کارپردازون کے ازسرنو درست کرنے مین توجہ کی۔ بڑے کامون کے تقاضے اس کثرت سے اُن پر رہتے تھے کہ اتنی فرصت نہ ملتی تھی کہ گھوڑے پر سوار ہو کر جلد پھر آوین۔ اِسی سال کے آخر مین ملکہ معظمہ نے بیرن سٹوک میئر کو لکھا کہ ایسی تدبیرین کرنی چاہئین کہ عالیجناب لنڈن مین بہت سے غیر ضروری آدمیون کے ہجوم مین گھر کے اندر گھرے نہ رہین۔ دنیا مین میرے لیئے اور ساری دنیا کے واسطے کوئی نعمت اِن کی صحت سے زیادہ نہین ہے۔ ہم سب پر واجب ہی کہ ایسا اہتمام کرین کہ آدمیون کے ہجوم کے بار کے نیچے وہ پس نہ جائین ؞

عالیجناب سلطنت کے کارپرداز ایسے تھے جیسے کہ حقیقت مین کارپرداز ہوتے ہین۔ اُنکی زندگی تو متواتر محنتون مین صرف ہوتی تھی اور اُنکی خوشیان جو اس محنت کی چارہ سازی کرکے تخفیف کرتی تھی وہ ایسی تھین جیسی کہ کسی معقول محقق کی ہوتی ہین کہ وہ ادنیٰ چیز کی دریافت سے خواہ وہ کیسی ہی ذلیل ورذیل ہو خوش ہو جاتا ہے ؞

ملکہ معظمہ کی شدت ورضا مین مصاحب مجلس قبض وبسط مین ہم زبان بے بدل اُن کا شوہر دانائے رموز دان۔ نیک اندیش۔ اخلاص نہاد تھا۔ جسکے صلاح ومشورۂ بے ریا کا نتیجہ یہ تھا کہ ملکہ معظمہ

روز بروز ہر دلعزیز ہوتی جاتی تھین - جب وہ تخت نشین ہوئی ہین تو مشہور تھا کہ وہ وگ پارٹی کی طرفدار ہین - جس کے سبب سے لوگون کے دلون مین کشیدگی اُنکی طرف سے تھی - اور پولیٹیکل نتائج خوفناک پیدا ہوتے جاتے تھے - مگر ۱۸۴۲ء مین یہ سب باتین عالیجناب کے سبب سے جاتی رہین - اور ملکہ معظمہ محبوب القلوب ہوگئین ؞

ملکہ معظمہ اور سر روبرٹ پیل کے درمیان برابر بہت اچھی طرح تعلقات رہے - پیل نے چھ مہینے کی وزارت کے بعد ۹ - اپریل ۱۸۴۲ء کو اپنے منصب کا حال یہ لکھا ہو کہ میرے تعلقات ملکہ معظمہ کے ساتھ نہایت قابل اطمینان ہین - ملکہ معظمہ نے میری کمال خیرخواہی کی - اور عزت افزائی ہی نہین کی (اسکی توقع تو پہلے سے ہر شخص کو تھی جو اُنکی خصلت سے واقف تھا) بلکہ مجھپر بڑی مہربانی اور دلی توجہ کی - تمام سرکاری کامون کے بھیجنے مین اور اُنکے سرانجام ہونے مین بڑی آسانی ہو - ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہو اور کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ اور اُسکے صلاحکارون کے درمیانی تعلق مین جو نیک فہمی خوش گمانی ہونی چاہیے وہ ہے ؞

ملکہ معظمہ اپنے وزیرون کے ساتھ خانگی پولیسی مین بالکل متحد ہوگئین ۱۸۴۲ء کے موسم خزان مین سکوٹش چرچ مین اس سوال کے پیش ہونیسے رخنہ پڑا کہ مقامی پریس بائی ٹیرین پادریون نے اپنے اس حق کا دعوے کیا کہ جب کوئی دنیادار مربی خطاؤن کے معاف کرنیکے لیئے پادری مقرر کرے تو خاص صورتون مین اُنکو اختیار ہو کہ وہ اس تقرر کو مسترد کر دے - ملکہ معظمہ نے اپنی چٹھی مین پیل کو لکھا کہ جنرل اسمبلی کے جو ممبر دنیادار کے مربی ہونے کو محدود کرنا چاہتے ہین کہ اسکو دخل نہ ہو اُن کی درخواستون اور اظہارات کے جواب مین مین اس اشتہار کی پوری تائید کرتی ہون کہ قدیمی مربی ہونے کے جو حقوق ہین اور ابتک اُنکی مزاحمت نہین ہوئی ہے - ان مین مداخلت نہین کیجائے گی - جنوری ۱۸۴۳ء مین پیل کے سکرٹری ڈرمنڈ کو ایک شخص نے پیل کے شبہ مین قتل کر ڈالا تو ملکہ معظمہ نے اس معاملہ مین بڑی توجہ کی - اور قاتل میکناٹن پر جیوری نے جو پاگل ہونے کا حکم لگایا اسپر اُنھون نے اعتراض کیا اور دانشمندانہ تحریر اپنی پیل کو ۵ - جنوری ۱۸۴۳ء کو یہ بھیجی کہ میکناٹن کی دیوانگی کے ثبوت کو ملکہ معظمہ بڑا خفیف سمجھتی ہین اور بیشک دیوانگی کی ان دو حالتون مین فرق کرنا چاہیئے کہ ایک دیوانہ حالت دیوانگی مین یہ سمجھتا ہی نہین کہ مین کیا کرتا ہون - دوسرا دیوانہ اپنی دیوانگی مین قصداً پستول قتل کرنے کے لیئے خریدتا ہے اور قصد کرتا ہے کہ ایک شخص کو دیکھ بھال کر مار ڈالون ؞

پیل کے بعد لارڈ ایبرڈین فورین سکرٹری کی ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کے ساتھ مصاحبت ومجالست تھی۔ وہ اُنکے ساتھ ذاتی تعلق رکھتے تھے وہ اکثر اُنکے ساتھ زیادہ تر اتفاق رائے رکھتے تھے ملکہ معظمہ کی وضع مین فورین معاملات مین دشواری گھات لگائے بیٹھی رہتی تھی۔ ملکہ معظمہ نے کبھی اُسکو لارڈ ایبرڈین سے مخفی نہین رکھا کہ انکی یہ خواہش ہے کہ فورین آفس تاج شاہی کے مستعد رعب وداب مین رہے۔ اُنہون نے لارڈ ایبرڈین کو حکم دیا کہ وہ ہمیشہ اس قاعدہ کو ملحوظ خاطر رکھے کہ تمام مسودات فقط معمولی ہی معاملات کے نہین میرے روبرو پیش ہون پہلے اس سے کہ وہ مراسلات بن کر اوفس سے باہر جائین۔ لارڈ ایبرڈین نے بتدریج اسکا جواب یہ دیا کہ سب صورتون مین اسی قاعدہ کے موافق کام کیا جائیگا۔ بشرطیکہ کوئی ضرورت دوسری طرح کام کرنیکی نہوگی۔ اس طرح کام کے ہونے مین ملکہ معظمہ کو کوئی دشواری نہین واقع ہوئی۔ لارڈ ایبرڈین نے کوئی پولیسی ایسی بروے کار ظاہر نہین کی کہ جس کا ملکہ معظمہ اور شہزادہ نے انکار کیا ہو۔ غرض انکے درمیان مراسلت ومکاتبت مین کوئی خلل نہین واقع ہوا۔

ملکہ معظمہ اور لارڈ ایبرڈین

عالیجناب البرٹ کے مشیر کار معدن درستی وراستی وراست معاملگی بیرن سٹوک میر تھے گو انگریزون کو انپر رشک تھا کہ وہ اجنبی ہو کر ہماری ملکداری ومعاشرت مین دخیل ہو کر اپنا اثر پیدا کرین مگر وہ اُنکے ممنون منت بھی تھے کہ انکی تدابیر شایستہ وتجاویز بایستہ سے ملک کی مرفہ حالی وآسودگی بڑھتی جاتی تھی۔ اوّل اوّل عالیجناب البرٹ سے انگریزون نے بیگانہ وار نا آشنا برتاؤ برتا اور انکی خوبیون کو جانا نہین کہ کیا کیا ہین۔ یہ اُن کا نا آشنا رہنا کچھ بیجا بھی نہ تھا۔ اسلیئے کہ عالیجناب خود امرا انگلینڈ کے ساتھ ملنے جلنے مین اپنی خودداری کے سبب سے مضائقہ کرتے تھے۔ وہ محاسن اخلاق کے ایسے پابند تھے جن کو امرا کی دوستی ویارانے کے ان دلکش تماشون سے بدلنا نہین چاہتے تھے جن کے اندر ضرور نہ تھا کہ بڑی نیکیان ہون۔

عالیجناب البرٹ

ملکہ معظمہ کی اورنگ آرائی کے اول سالون مین شعرا نے بھی انکی ثناخوانی مین زبان بند رکھی مگر سنہ ۱۸۴۲ء مین شاعرون نے انکی مدح سرائی مین بڑی دلچسپ نظمین لکھین مگر افسوس ہے کہ وہ ہمارے شاعرانہ مذاق سے ایسی اجنبی ہین کہ اُنکا ترجمہ ہذیان معلوم ہوگا۔ اسلیئے ہم نے اُنکو چھوڑ دیا۔

۲- فروری سنہ ۱۸۴۴ء کو علالت طبع کی وجہ سے ملکہ معظمہ بذات خود پارلیمنٹ نہ کھول سکین اور مراسم بہار مین لیوی ہان نہ دے سکین۔ جب لیوی ہون کے لینے مین عالیجناب اُنکے قائم مقام بنے تو بعض امرا کو

پارلیمنٹ کا کھلنا

اق گزرا۔ وہ اِس امر کو نا جائز جانتے تھے کہ جب ملکہ معظمہ رسوم شاہی کو خود نہ ادا کر سکین تو اُن کے
م مقام عالیجناب بن کر اُنکو ادا کرین۔ یہ امر گو خواص کو ناپسند تھا مگر عوام کو پسند تھا۔ تھوڑے دِن
ہ حضرت علیا نے ولادت دختر سے فراغت پائی اور تمام رسوم شاہی کو خود ادا کرنے لگین۔ یون عالی
ب اُنکے کامون سے فرصت ملی اور اپنے خاص کامون کے سرانجام دینے کیلئے وقت مِلا۔

رات کے ۴ بجے ۲۵۔ اپریل ۱۸۴۳ع کو تیسرا بچہ اور دوسری بیٹی ملکہ معظمہ کے ہان پیدا ہوئی
روز پہلے ملکہ معظمہ کے چچا ڈیوک سسیکس ۲۱۔ اپریل ۱۸۴۳ع کو مر چکے تھے اُنہون نے اِس اپنی دختر
صطباغ مین اپنے نامہربان چچا آرنسٹ شاہ ہینوور کو بھی بلایا تھا۔ اب جارج سوم کے دو بیٹے زندہ تھے
یہ دوسرے ڈیوک کیمبرج۔ اُنہونے شاہ سے اپنی دوسری بیٹی ایلڈس کے دھرم باپ بننے کی
استکی۔ اور دھرم مائی باپ اُنکی سوتیلی بہن کونٹس فی او ڈور اور شہزادہ البرٹ کا بھائی اور شہزادی
یا تھین شاہ نے دعوت کو قبول کیا۔ مگر اپنے اکھڑپنے کی عادت کے موافق اصطباغ کی تاریخ ۵۔ جون کے
یا۔ اور بہت دنون تک انگلستان مین رہا۔ وہ ابتک اپنی بھتیجی کو یہی سمجھتا تھا کہ اسی نے اسکو باپ کا تخت
نہین ہونے دیا۔ شاہی کنبے کے بہت آدمی اِس لیئے جمع ہوئے کہ خاندان شاہی مین ایک اور شادی
کیمبرج کی بیٹی کی قصر بکنگھم مین جولائی کے مہینے مین موروثی گرینڈ ڈیوک میک لن برگ
ہونیوالی تھی۔ ۲۔ جون کو پہلے بھائی بہن کیطرح دھوم دھام سے شہزادی کے اصطباغ کی رسم ادا ہوئی شہزادی
ایلڈس ماڈ میری رکھا گیا۔ اِس ولادت ہی کے دن ایک جہاز جس کا نام وکٹوریا البرٹ رکھا گیا تھا
بتک کوئی جہاز اِس کے برابر خوبصورت نہین بنا تھا۔ پانی مین تیرایا گیا۔ یہ جہاز بحکم ملکہ معظمہ کو بڑا
تھا۔ آئندہ اِسکا بار بار ذکر آئے گا۔

۲۸۔ جون ۱۸۴۳ع کو کیمبرج کے ڈیوک کی بیٹی آگسٹا کیرولائن کی شادی ہوئی۔ ملکہ معظمہ نے
ٹ مین پیغام بھیجا کہ شہزادی آگسٹا کو ۳ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دیا جائے۔ جوزف ہیوم نے اسکی
ت کی مگر اسکو شکست ہوئی۔ ۲۲۳ ووٹ موافق اور ۷۵ مخالف تھے۔ اِس شادی کے بیان مین ڈاکٹر
نے اپنے روزنامچہ مین یہ بات لکھی ہے۔ کہ آج صبح کو حاضری کیوقت ڈیوک ولنگٹن نے مجھسے کہا
نے سُنا شادی مین کیا ایک واقعہ پیش آیا۔ مین نے عرض کیا کہ مین نے تو کچھ سُنا نہین تو اُنہون
رمایا کہ جب ہم شادی کے رجسٹر مین دستخط کرنے لگے تو شاہ ہینوور اِس فکر مین ہوا کہ میرے

ولادت شہزادی ایلڈس کا اصطباغ

کیمبرج کے ڈیوک کی بیٹی کی شادی

دستخط رجسٹر مین عالیجناب سے اوپر ہون۔ اس خیال سے وہ ملکہ معظمہ کے پاس جو میز کے آگے کھڑی تھین جا کھڑا ہوا کہ جب وہ دستخط کر چکین تو مین اُنکے ہاتھ سے قلم لیکر اُنکے نام کے نیچے اپنے دستخط کردون۔ ملکہ معظمہ اُسکی اِس بات کو تاڑ گئین۔ جب آرچ بشپ اُنکے ہاتھ مین قلم دینے لگا تو وہ میز کے گرد ہر پھر کر اپنے شوہر کے پاس جا کھڑی ہوئین اور جلدی سے آرچ بشپ کے ہاتھ سے قلم لیلیا اور اپنے دستخط کر کے شوہر کو قلم دیدیا۔ جنھون نے اِنکے نام کے نیچے اپنے دستخط پہلے اِس سے کہ کوئی اُنکو روکے کر دیئے۔ غرض اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک انگلینڈ مین ملکہ معظمہ کے شوہر سے لوگون کا رشک و حسد بالکل معدوم نہین ہوا تھا*

مسٹر ریکس یہ بھی لکھتے ہین کہ ملکہ معظمہ کو یہ فکر بھی تھا کہ کورٹ مین بادشاہ ہینوور سے شاہ بلجیم اوپر بیٹھے۔ اُنھون نے ڈیوک ولنگٹن سے اِس باب مین صلاح پوچھی کہ اِس مقدم نشینی کے لیئے کیا انتظام کیا جائے تو ڈیوک نے صلاح دی کہ کونگریس وی آنا کی مثال پر عمل کرنا چاہیئے کہ جس مین ممبر جن ملکون سے آئے تھے اُنکے نامون کے حروف تہجی کی ترتیب سے بٹھائے گئے تھے۔ بلجیم کی بی ہینوور کے ایچ سے مقدم ہے اسلیئے شاہ بلجیم شاہ ہینوور سے مقدم بیٹھے گا۔ ملکہ معظمہ کو یہ تجویز بڑی پسند آئی۔ اور اُسی کے موافق عمل کیا*

سنہ ۱۸۴۳ء کے موسم گرما مین ویسٹ منسٹر ہال مین بعض کارٹونون کی نمایش ہوئی۔ کارٹون اُس تصویر کو کہتے ہین کہ جسکا چربہ کاغذ پر کھینچا جائے اور وہ دیوار کے تازہ پلاسٹر یعنے استرکاری پر چسپان کیا جائے۔ اور پھر اُسمین رنگ بھرا جائے اِس ترکیب کو فریسکو کہتے ہین۔ یہ کارٹون انگلستان کی تاریخی و شاعری کے مضامین کی توضیح کرتے ہین۔ اِس نمایش مین ملکہ معظمہ مع اپنے شوہر کے تشریف فرما ہوئین۔ اور اِس مین بہت لوگ جمع ہوئے۔ دونون کو اِس قسم کی مصوری کا بڑا شوق تھا اور اِس مین بہت دل لگاتے تھے۔ اُنھون نے قصر بکنگھم کے احاطہ مین اپنے لیئے ایلاق یعنے موسم گرما مین رہنے کے لیئے مکان بنوایا تھا۔ اِسمین اِس قسم کی تصاویر کو بڑے بڑے صناع کاریگرون سے بنوا کر لگوایا تھا اِس مین ایک نقاش یوونس تھا۔ جس نے اِسوقت مین یہ خط لکھا ہے کہ علم تاریخ و علوم ادبیہ و سائنس و آرٹ نے اپنے خزانے عالی جناب البرٹ کے دل و دماغ بنانے کے واسطے مستعار دیدیئے ہین وہ حقیقت مین ایک فرد کامل ہین۔ اُنکی عقل و خیال مین وہ درستی و راستی ہے کہ اگر اُنکو اُنکے لہو و لعب و خوش طبعی سے جدا کرین تو بجائے بائیس تیئیس برس کے جوان ہونے کے ایک بڑے تجربہ کار و آزمودہ کار معلوم ہوتے ہین

ملکہ معظمہ کا فارغ البالی سے زندگی بسر کرنا

ملکہ معظمہ بھی عقل کی پتلی ہین۔ اُنکے مشاہدات تیزبینی کے ساتھ ہوتے ہین اور اُنکی رائین پختہ ہوتی ہین وہ عمر مین جوان عقل مین پیر ہین۔ وہ دن مین دو دفعہ ہمارے پاس آتی ہین۔ اُنکے آنے کی نہ کوئی خبر پہلے سے دیجاتی ہے اور نہ کوئی ملازم اُنکے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ تمام تکلفات و مراسم شاہی کو بالائے طاق رکھکر تشریف لاتی ہین۔ وہ ہم سے ہمکلام ہوتی ہین اور ہم سے اپنی اطاعت کی ایسی خواستگار ہین ہوتین جیسی کہ معقول باتون کی۔ اُنھون نے ہمکو اپنا ثناخوان اور محبِّ دلی بنا لیا وہ زمانہ کیلئے نیک کامون کے واسطے ایک نمونہ ہین۔ وہ حاضری کھلکے گرجا مین اپنے شاگرد پیشہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے جاتی ہین۔ پھر ساڑھے نو بجے پارس سے کچھ پہلے محل سے فاصلہ پر موسم گرما کے ایلاق مین ہم سے باتین کرنے آتی ہین۔ جب دن کے سارے کاروبار سے دونون میان بی بی فارغ ہو جاتے ہین تو اُسکے بعد اور ڈنر سے پہلے پھر دوبارہ تشریف لاتے ہین۔ اور ہمارے پیشون سے جنین کچھ شور وغل نہین ہوتا بچکر محظوظ ہوتے ہین۔ اور باغون مین تنہا گلگشت فرماتی ہین۔ اُنکے بچون کو بھی دائیان لیکر آجاتی ہین۔ تو پھر یہان سارے گھر کا نقشہ جم جاتا ہے اور اُس مین گھر کی ساری خوشیان موجود ہوتی ہین۔

کارٹونون کی نمایش کے بعد حضرت علیا ونڈسر مین تشریف لے آئین۔ اُنھونے ۲۶۔ اگست ۱۸۴۳ع کو اپنے شوہر کی چوبیسوین سالگرہ کی دعوت بڑی شان و شوکت کے ساتھ دو دن کے بعد کی۔ اور عالیجناب نے سوتھمپٹن کا سفر کیا۔ وہان انکو نیا جہاز شاہی وکٹوریا البرٹ ملا۔ اِس جہاز مین دونون میان بی بی نے بیٹھکر ۱۸۴۳ع مین مقامات مفصلۂ ذیل کی دلچسپ سیر فرمائی۔ وائٹ آئل۔ ڈارٹ متھ۔ پلائی متھ۔ فال متھ۔ وغیرہ ❊

عالیجناب کی سالگرہ کی دعوت

پلائی متھ مین جب جہاز آیا ہے تو اُسمین مسٹر گریول بھی بیٹھا تھا وہ لکھتا ہے کہ جہاز خوب آراستہ پیراستہ تھا۔ کورٹ کے آرام و آسایش کی ساری چیزون کی قربانی ہوتی تھی۔ جہاز کی کل کمپنی جس مین افسر بھی داخل تھے۔ بڑی تنگی کے ساتھ کتے خانون مین ٹھونس دیئے گئے تھے۔ اسکا الزام امیر البحر کے معظمہ پر نہین۔ اُسمقام پر جہان گزر ہوتا وہان کے پھول حضرت علیا جمع کرتین۔ اور انکو سکھا کر یادگار کے طور پر رکھتین۔ فال متھ مین جب جہاز آیا تو میئر کو (کہ ایک عیسائی فرقہ ہے جو کسی آدمی کی تعظیم کے لیئے سر سے ٹوپی نہین اُتارتا) کو ملکہ معظمہ نے ٹوپی پہنے ہوئے آنیکی اجازت دی ❊

لیڈی بلوم فیلڈ اِس سفر کا ایک واقعہ عجیب اپنے روزنامچہ مین یہ لکھتی ہین کہ ملکہ معظمہ نے مجھے کاغذ مین

ملکہ معظمہ کا فارغ البالی سے زندگی بسر کرنا

دستخط رجسٹر مین عالیجناب سے اوپر ہون۔ اس خیال سے وہ ملکہ معظمہ کے پاس جو میز کے آگے کھڑی تھین جا کھڑا ہوا کہ جب وہ دستخط کر چکین تو مین اُنکے ہاتھ سے قلم لیکر اُنکے نام کے نیچے اپنے دستخط کر دون۔ ملکہ معظمہ اُسکی اِس بات کو تاڑ گئین۔ جب آرچ بشپ اُنکے ہاتھ مین قلم دینے لگا تو وہ میز کے گرد ہو کر پھر کر اپنے شوہر کے پاس جا کھڑی ہوئین اور جلدی سے آرچ بشپ کے ہاتھ سے قلم لیلیا اور اپنے دستخط کر کے شوہر کو قلم دیدیا۔ جنھون نے اِنکے نام کے نیچے اپنے دستخط پہلے اِس سے کہ کوئی اُنکو روکے کر دیئے۔ غرض اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک انگلینڈ مین ملکہ معظمہ کے شوہر سے لوگون کا رشک وحسد بالکل معدوم نہین ہوا تھا ✦

سٹریکیس یہ بھی لکھتے ہین کہ ملکہ معظمہ کو یہ فکر بھی تھا کہ کورٹ مین بادشاہ ہینوور سے شاہ بلجیم اوپر بیٹھے۔ اُنھون نے ڈیوک ولنگٹن سے اِس باب مین صلاح پوچھی کہ اِس مقدم نشینی کے لیئے کیا انتظام کیا جائے تو ڈیوک نے صلاح دی کہ کونگریس وی آنا کی مثال پر عمل کرنا چاہیئے کہ جس مین ممبر جن ملکون سے آئے تھے اُنکے نامون کے حروف تہجی کی ترتیب سے بٹھائے گئے تھے۔ بلجیم کی بی ہینوور کے ایچ سے مقدم ہے اسلیئے شاہ بلجیم شاہ ہینوور سے مقدم بیٹھے گا۔ ملکہ معظمہ کو یہ تجویز بڑی پسند آئی۔ اور اُسی کے موافق عمل کیا۔

سنہ ۱۸۴۳ء کے موسم گرما مین ویسٹ منسٹر ہال مین بعض کارٹونون کی نمایش ہوئی۔ کارٹون اُس تصویر کو کہتے ہین کہ جسکا چربہ کاغذ پر کھینچا جائے اور وہ دیوار کے تازہ پلاسٹر یعنے استرکاری پر چسپان کیا جائے۔ اور پھر اُسمین رنگ بھرا جائے اِس ترکیب کو فریسکو کہتے ہین۔ یہ کارٹون انگلستان کی تاریخی و شاعری کے مضامین کی توضیح کرتے ہین۔ اِس نمایش مین ملکہ معظمہ مع اپنے شوہر کے تشریف فرما ہوئین۔ اور اِس مین بہت لوگ جمع ہوئے۔ دونون کو اِس قسم کی مصوری کا بڑا شوق تھا اور اِس مین بہت دل لگاتے تھے۔ اُنھون نے قصر بکنگھم کے احاطہ مین اپنے لیئے ایلاق یعنے موسم گرما مین رہنے کے لیئے مکان بنوایا تھا۔ اسمین اِس قسم کی تصاویر کو بڑے بڑے صنّاع کاریگرون سے بنوا کر لگوایا تھا اِس مین ایک نقاش بودنس تھا۔ جس نے اِسوقت مین یہ خط لکھا ہے کہ علم تاریخ و علوم ادبیہ و سائنس و آرٹ نے اپنے خزانے عالی جناب البرٹ کے دل و دماغ بنانے کے واسطے مستعار دیدیئے ہین وہ حقیقت مین ایک فرد کامل ہین۔ اُنکی عقل و خیال مین وہ درستی و راستی ہے کہ اگر اُنکو اُنکے لہو و لعب و خوش طبعی سے جدا کرین تو بجائے بائیس تیئس برس کے جوان ہونے کے ایک بڑے تجربہ کار و آزمودہ کار معلوم ہوتے ہین

ملکہ معظمہ بھی عقل کی پتلی ہین۔ اُنکے مشاہدات تیز بینی کے ساتھ ہوتے ہین اور اُنکی رائین پختہ ہوتی ہین وہ عمر مین جوان عقل مین پیر ہین۔ وہ دن مین دو دفعہ ہمارے پاس آتی ہین۔ اُنکے آنے کی نہ کوئی خبر پہلے سے دیجاتی ہے اور نہ کوئی ملازم اُنکے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ تمام تکلفات و مراسم شاہی کو بالائے طاق رکھکر تشریف لاتی ہین۔ وہ ہم سے ہمکلام ہوتی ہین اور ہم سے اپنی اطاعت کی ایسی خواستگار نہین ہوتین جیسی کہ معقول باتون کی۔ اُنھون نے ہمکو اپنا ثناخوان اور محبّ دلی بنا لیا وہ زمانہ کیلئے نیک کامون کے واسطے ایک نمونہ ہین۔ وہ حاضری کھاکے گرجا مین اپنے شاگرد پیشہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے جاتی ہین۔ پھر ساڑھے نو بجے یا اس سے کچھ پہلے محل سے فاصلہ پر موسم گرما کے ایلاق مین ہم سے باتین کرنے آتی ہین۔ جب دن بجے سارے کاروبار سے دونون میان بی بی فارغ ہو جاتے ہین تو اُسکے بعد اور ڈنر سے پہلے پھر دوبارہ تشریف لاتے ہین۔ اور ہمارے پیشون سے جنین کچھ شور و غل نہین ہوتا دیکھ کر محظوظ ہوتے ہین۔ اور باغون مین تنہا گلگشت فرماتی ہین۔ اُنکے بچون کو بھی دائیان لیکر آجاتی ہین۔ تو پھر یہان سارے گھر کا نقشہ جم جاتا ہے اور اُس مین گھر کی ساری خوشیان موجود ہوتی ہین۔

کارٹونون کی نمایش کے بعد حضرت علیا ونڈسر مین تشریف لے آئین۔ اُنھون نے ۲۶۔ اگست ۱۸۴۳ء کو اپنے شوہر کی چوبیسوین سالگرہ کی دعوت بڑی شان و شوکت کے ساتھ دو دن کے بعد کی۔ اور عالیجناب نے سوتھمپٹن کا سفر کیا۔ وہان انکو نیا جہاز شاہی وکٹوریا البرٹ ملا۔ اس جہاز مین دونون میان بی بی نے بیٹھکر ۱۸۴۳ء مین مقامات مفصلۂ ذیل کی دلچسپ سیر فرمائی۔ وائٹ آئل۔ ڈارٹ متھ پلائی متھ۔ فال متھ۔ وغیرہ ✦

پلائی متھ مین جب جہاز آیا ہے تو اُسمین مسٹر گریول بھی بیٹھا تھا وہ لکھتا ہے کہ جہاز خوب آراستہ و پیراستہ تھا۔ کورٹ کے آرام و آسایش کی ساری چیزون کی قربانی ہوتی تھی۔ جہاز کی کل کمپنی جس مین افسر بھی داخل تھے۔ بڑی تنگی کے ساتھ کتے خانون مین ٹھونس دیئے گئے تھے۔ اِسکا الزام امیر البحر ملکہ معظمہ پر نہین۔ اُسمقام پر جہان گزر ہوتا وہان کے پھول حضرت علیا جمع کرتین۔ اور اُنکو سکھا کر یادگار کے طور پر رکھتین۔ فال متھ مین جب جہاز آیا تو میر کو بلر (ایک عیسائی فرقہ ہے جو کسی آدمی کی تعظیم کے لیئے سر سے ٹوپی نہین اُتارتا) کو ملکہ معظمہ نے ٹوپی پہنے ہوئے آنیکی اجازت دی ✦

لیڈی ہوم فیلڈ اِس سفر کا ایک واقعہ عجیب اپنے روزنامچہ مین یہ لکھتی ہین کہ ملکہ معظمہ نے مجھے کاغذ مین

عالیجناب کی سالگرہ و بحری سفر

چُننٹین ڈالنی سکھائین جنسے زنانی ٹوپیان بنتی ہین انکو خود بھی اس چنٹ کاری کا بڑا شوق تھا اور
اس کام کی بڑی مشاق تھین۔ مین ایک آرام کی جگہ بیٹھی ہوئی تھی کہ اُنھوننے اپنے کیمپ کی چوکی میرے
پاس بچھوائی اور میرے پاس آن بیٹھین اور کاغذ مین چنٹین ڈالنے لگین ہمنے دفعۃً دیکھا کہ ملاحون
مین کچھ ہل چل ہو رہی تھی۔ تھوڑے ملاح ایک جگہ کھڑے ہوئے چپکے چپکے کھُسر پُسر کر رہے ہین ایک
افسر اُنکے پاس آیا اور متحیر ہو کر چلا گیا پھر دوسرا افسر آیا وہ بھی پہلے افسر کیطرح چلا گیا۔ آخر کو امیر البحر
آیا۔ ملکہ معظمہ خود شش و پنج مین تھین کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اُنھون نے امیر البحر سے پوچھا کہ یہ کیا
معاملہ ہے۔ جہاز پر کوئی ہنگامہ بغاوت برپا ہونے والا ہے۔ امیر البحر نے ہنسکر کہا کہ مین در حقیقت
نہین جانتا کہ اگر آپ اپنی کرسی نہ ہٹائین گی تو کیا گل کھِلے گا۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ آپ آن کر
میری چوکی ہٹائین۔ مین خود کیون ہٹاؤن۔ مین نے یہان کیا قصور کیا ہے۔ لارڈ نے عرض کی کہ
جناب عالیہ نادانستہ ایسے مقام پر آن بیٹھی ہین کہ اس کمرے کا دروازہ نہین کھل سکتا جس مین ملاحون
کے پینے کی شراب آب آمیختہ کے پیپے رکھے ہین۔ اسلیئے ملاحون کو شراب پینے کے لیئے نہین ملتی ہے
تو ملکہ معظمہ نے فرمایا۔ اپنی چوکی اس شرط سے پرے ہٹاتی ہون کہ اس شراب مین سے مجھے بھی
ایک آدھ گلاس مِل جائے۔ اُنہون نے اپنی چوکی ہٹائی۔ شراب اُنکو دی گئی۔ اُنہوننے اُسکو چکھکر
فرمایا کہ وہ پھیکی ہے۔ مین نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ زیادہ تیز ہوتی تو اچھی ہوتی۔ اب بھی مین یہی
کہتی ہون۔ یہ سنکر ملاح بڑے خوش ہوئے۔ اور جہاز پر یہ لطیفہ سنجی بڑے لطف کی تھی ✣

پہلے زمانہ مین اکثر بادشاہ شطرنج کے بادشاہون کی طرح ایک چھوٹے سے دائرے مین
دورہ کیا کرتے تھے۔ اُنکو لاؤ لشکر کے ساتھ سفر کرنے مین بہت خرچ اُٹھانا پڑتا تھا۔ رعایا کو اُنکی
خاطرداری اور تعظیم و تکریم مین نہایت تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی۔ بادشاہون کی دعوتون مین رعایا
وامرا کا دوالہ نکلتا تھا۔ بادشاہون کا آپس مین ملاقات کرنا ایک عجیب بات سمجھی جاتی تھی مگر اس
زمانہ مین ملکہ معظمہ نے اپنے سفرون سے رعایا کو کسی قسم کی تکلیف نہین دی اور کسی قسم کے خرچ کا
انکو زیر بار نہین کیا۔ بلکہ انکو خوش کیا۔ اور خود خوش ہوئین۔ جب اُنکی سواری کے ساتھ دیہاتیون کا
ہجوم ہوتا۔ اور زمیندار اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر ایسی گرد اڑاتے کہ اُنکو بھی گرد آلود کرتے تو وہ
بہت مسرور ہوتین سنہ ۱۸۴۲ء مین سکوٹ لینڈ کے سفر مین یہ حال ہوا تھا یا اب سنہ ۱۸۴۳ء مین

ملکہ معظمہ کا سفر فرانس مین

فرانس کے سفر مین یہ حال ہُوا۔

جب ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ نے انگلش چینل سے پار جانے کا قصد مصمم کیا تو یہ واقعہ تاریخ سے پولیٹکل سے۔ کونسٹی ٹیوشنل سے ایک دلچسپ تعلق رکھتا تھا۔ اوّل یہ کہ یہ پہلا موقع تھا کہ ملکہ معظمہ نے پردیسی زمین مین قدم رکھنے کا قصد کیا۔ دوئم یہ پہلا موقع تھا کہ ہنری ہشتم کے بعد ۱۵۲۰ء سے انگلش بادشاہ نے فرانسیسی بادشاہ سے ملاقات کرنیکا ارادہ کیا ہو۔ سوئم تقریبًا ایک صدی مین یہ پہلی دفعہ تھی کہ انگلش بادشاہ نے اپنی مملکت سے باہر جانیکا قصد کیا ہو اور قدیمی ضابطہ جو یہ تھا کہ بادشاہ کی غیر حاضری مین ایجنٹ یا لورڈس جسٹس مقرر ہون۔ منسوخ ہوا۔

منشرون نے اس باب مین اپنا بہت دماغ خرچ کیا کہ ملکہ معظمہ کی غیر حاضری مین ایجنسی کیونکر مقرر کیجائے۔ جارج سوم اور ولیم چہارم نے تو کبھی اپنی مملکت سے باہر قدم رکھا ہی نہ تھا۔ جارج اول اور دوم اپنی ریاست ہینوور مین جاتے اور جارج چہارم صرف ایک دفعہ وہان گیا۔ جارجون کے زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جب تک بادشاہ غیر حاضر رہے تو اُسکے سارے اختیارات اُسکے ڈپیوٹی جو مقرر ہون کام مین لائین۔ اب اس عمل پر پھر توجہ کیگئی۔ ڈیوک ولنگٹن نے بڑے زور سے اپنی اس رائے کو ظاہر کیا کہ ملکہ معظمہ اپنے ملک سے باہر بغیر ایجنسی مقرر ہوئے نہین جا سکتین۔ اور اس دلیل کا جواب کہ ہنری ہشتم کیلاس مین بغیر ایجنسی مقرر کیئے گیا تھا یہ دیا کہ کیلاس مین اُسوقت شاہ انگلینڈ حکومت کرتا تھا۔ وہان جانا ایسا ہی تھا جیسا کہ انگلینڈ کے کسی قصبے دگانون مین۔ اخیر کو یہ سوال بادشاہی مقننون کے سپرد ہوا اُنہون نے وہی رائے دی کہ بادشاہ بغیر ایجنسی مقرر کئے بغیر کسی اندیشہ کے جا سکتا ہے۔ وزرانے انکی رائے اختیار کی۔ اس طرح بادشاہ ملکی ذاتی قید سے آزاد ہوا۔ اور آئیندہ سالون مین ملکہ معظمہ نے اس قید کی رہائی سے بہت فائدہ اُٹھایا۔ وہ اکثر یوروپ کی سیر کو گئین۔ اس باب مین انکا طریقہ پہلے بادشاہون سے مختلف تھا۔

بادشاہ لیوپولڈ کی دوسری بی بی لوئزہ شاہ فرانس لوئی فلپ کی بیٹی تھی۔ جسکو باپ بہت چاہتا تھا۔ اور ملکہ معظمہ بھی اپنی اس نیک طبیعت و پسندیدہ سیرت ممانی سے بہت محبت والفت رکھتی تھین۔ وہ لکھتی ہین کہ لوئزہ انسان کامل ہے۔ وہ سراسر نیکی اور خیر سے بھری ہوئی ہے۔ اور سوائے البرٹ کے کوئی شخص اُنکی برابری بے غرض ہونے مین نہین کر سکتا۔

سوال تقرر ایجنسی

[illegible]

لوئی فلپ شہنشاہ فرانس جلا وطن ہوکر انگلستان مین جا بسا تھا۔ تو ڈیوک کنٹ سے اِسکی بڑی دوستی ہوگئی تھی۔ اور اُسکی بہو ڈچس اور لینس شہزادۂ البرٹ کی سگی خالہ کی بیٹی تھی غرض کہ شاہ فرانس سے یہ تعلقات تھے۔ ملکہ معظمہ کی بڑی خوشی تھی کہ شہنشاہ فرانس سے فرانس مین جاکر ملین جسکا خاندان آپکے خاندان کا ہمسر اور برطانیہ اعظم کی شائستگی و تہذیب کی ترقی مین۔ اُن کی قوم کا ہمقدم تھا۔ جو تعلقات شہنشاہ فرانس اور ملکہ معظمہ کے درمیان تھے وہ اوپر بیان ہو چکے ہین انکے سبب سے اِن دونون کی ملاقات بڑی مسرتناک تھی۔ اسوقت حضرت علیا تو انگلش چینل مین سفر کر رہی تھین۔ اور شہنشاہ فرانس **شارلوڈی یومین ٹرپورٹ** مین آیا ہوا تھا۔ دونون قریب قریب تھے۔ ملاقات کا اچھا موقع ہاتھ لگا تھا۔ انگلش چینل مین شہنشاہ فرانس اپنی کشتی مین بیٹھکر ملکہ معظمہ کی پیشوائی کے لیئے آیا۔ اکثر خاندان شاہی کے ممبر اور مسٹر گنیر و وزیر دولت خارجیہ اور لارڈ کولی سفیر انگلینڈ متعینہ فرانس اور اور افسر شہنشاہ کے ہمراہ تھے۔ ملکہ معظمہ اِس استقبال و رخیر مقدم سے بڑی خوش ہوئین ؂

فرانس مین ملکہ معظمہ کا قیام پانچ دن سے زیادہ نہین رہا۔ وہ ۷ ستمبر ۱۸۴۳ء کو ختم ہوگیا اگرچہ با اخلاق لکھنے والون نے لکھا ہے کہ اِس ملاقات سے ملکہ معظمہ اور عالیجناب کا مقصد یہ تھا کہ شاہ فرانس اور اسکے کنبے سے پوری ملاقات ہو جائے جنسے ہمیشہ لطف ملاقات بذریعہ خط و کتابت ہوتی تھی۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ اِن دو بادشاہون اور اُنکے وزرائے کے درمیان ایک پولٹیکل (سیاسیہ) معاملہ مین گفتگو ہوئی تھی۔ لوئی فلپ کا ڈپلومیٹک خواب شیرین یہ تھا کہ ملکہ معظمہ سپین **ازبیلا** سے یا سپین کی کسی اور شہزادی سے اپنے کسی بیٹے کی شادی کرے۔ جسکے سبب سے اِن دونون ملکون کی قدیمی رشتہ داری از سرِ نو تازہ ہو جائے۔ مگر انگلینڈ اِس ناتے رشتے کو پسند نہین کرتا تھا جسکے سبب سے ایسے رشتے کے ہونے مین کچھ کھچاؤ ہو گیا تھا۔ فرانس مین جو ملاقات ہوئی۔ اِسمین ملکہ معظمہ اور عالیجناب اور ارل ایبرڈین وزیر دولت خارجیہ انگلستان ایک طرف تھے اور شہنشاہ فرانس اور مسٹر گنیز وزیر دولت خارجیہ دوسری طرف۔ اِس رشتہ کے معاملہ مین طرفین سے گفتگوئین ہوئین۔ جن کا حال عالیجناب کے اِس خط سے معلوم ہوگا جو اُنہون نے انگلستان مین آنکر بیرن سٹاک میر کو لکھا ہے کہ اِس ملاقات مین کوئی پولیٹکل معاملہ سوا اسکے نہین پیش آیا کہ شہنشاہ لوئی فلپ نے ایبرڈین پر یہ ظاہر کیا

اگر ملکہ سپین خود بھی اُسکے کسی بیٹے سے شادی کرنے کی خواستگار ہوگی تو وہ شادی نہین کریگا۔
جسکے جواب مین لارڈ ایبرڈین نے یہ کہا کہ آپکے بیٹون کے سوا ملکہ سپین جس شخص کو اپنا شوہر بنانا پسند کرے گی اُسکو انگلستان منظور کرے گا۔ عالیجناب نے اپنے ایک دوست کو جرمن مین یہ لکھا کہ ہمارے آنے کی خوشی کے مارے فرانس پھولا نہین سماتا۔ اخبار نویسون کے چھ رپورٹر یومین مین موجود ہین جو یہان کی ذرا ذرا سی باتون کو اخبارون مین چھپواتے ہین ◆

لارڈ برو ہم نے کل مجکو لکھا ہے کہ فرانس کے سفر نے قابل تعریف اثر پیدا کیئے ہین۔ اور اس دانشمندانہ تدبیر کا میلان یہ ہے کہ دونون قومون کے دلون مین وہ بہتر اثر پیدا کرے ◆

ملکہ معظمہ اپنے سفرنامہ مین ایک دردناک واقعہ یہ بیان کرتی ہین کہ مجھ نوجوان مان نے ملکہ فرانس کو دیکھا جسکا جوان بیٹا ڈیوک اورلینس ابھی لہلہاتا مرا ہے۔ مین نے اپنے بچون کی تصویرین اُسکو دکھائین تو اُسنے مجھ سے کہا کہ خدا اپنا فضل و کرم رکھے اور ان کا داغ تمکو نہ دے۔ مین نے کہا کہ میری آرزو ہے کہ میرے بچے آپکے بچون کے مثل ہون تو اُسنے کہا کہ مین یہ چاہتی ہون کہ آپکے بچے میرے بچون کی مانند مان سے محبت کرنے مین ہون مگر وہ مان کو اپنا داغ دینے مین اُنکے مانند نہ ہون۔ یہ کہکر وہ سرنگون ہوکر رونے لگین اور کہنے لگین کہ نسب کا مآل یہ ہے کہ جو خدا کی مرضی ہوتی ہے وہی ہوتا ہے ◆

سپین کی شہزادیون کے باب مین ملکہ معظمہ کو بہت سی تکلیفین اُٹھانی پڑین۔ اس باب مین جو اُنھون نے خط و کتابت کی تھی اُسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نوجوان ملکہ نے اپنی عقل کی وجہ سے شہنشاہ فرانس جیسے گرگ باران دیدہ کے دلائل کو باطل ثابت کردیا۔ وہ بڑا دفتر طول طویل ہے اُسکا مختصر بیان آگے کیا جائے گا ◆

سپین کی ملکہ ایزبیلا اور اُسکی ہمشیرہ الفینٹا کی عمرین ایسی تھین کہ اگر خاندان شاہی مین نہ ہوتین تو اسکول ہی مین پڑھتین۔ مگر اس سبب سے کہ وہ خاندان شاہی مین سے تھین جسمین اکثر اس عمر مین لڑکیون کے لیئے شوہر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو یورپ کو ضرور تھا کہ اُنکے واسطے کوئی مناسب شوہر تلاش کرتا۔ یہ لڑکیان ایسی عالی جاہ اور بلند مرتبہ تھین کہ اُنکے ساتھ شادی کرنیکے بہت سے خواستگار تھے۔ جن مین سے ایک شاہ فرانس کا چھوٹا بیٹا مونٹ ڈین سیر کا ڈیوک تھا جو چھوٹی شہزادی سے

شادی کرنی چاہتا تھا۔ اگرچہ بادشاہ نے اپنے اِس وعدے کا اظہار اچھی طرح کیا کہ مین اِس رشتہ کی اجازت جبتک نہین دون گا۔ کہ ملکہ سپین کی شادی نہ ہوجائے اور اُسکی اولاد وارث تخت وتاج نہ پیدا ہو مگر اِس وعدے کو ایفا نہ کیا جیسے کہ انگلستان کو یہ ناپسند تھا کہ فرانس کے بادشاہ کا کوئی ایسا رشتہ ملکہ سپین سے ہو۔ ایسے ہی شہنشاہ فرانس کو یہ ناگوار تھا کہ گو تھا کے کسی شہزادے کا کوئی ایسا رشتہ ہو جس سے انگلستان کی تمنا بر آئے۔ گو فرانس و انگلینڈ کے وزراء خارجیہ نے ثالث بنکر یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ دونون سلطنتین اسپر راضی ہین کہ ملکہ سپین اپنے خاندان مین جس شہزادہ سے چاہے شادی کرلے اِس طرح شادی ہونے مین جزیرہ نمائے یوروپ مین کسی سلطنت کا تسلط غلبہ زیادہ نہین ہوتا تھا لوئی فلپ نے عالیجناب سے کہا کہ میرے کنبے کو کل یوروپ نے خاندان سے خارج کرکے ملعون و مردود بنا رکھا ہی اور جیسے کہ کوڑھیون سے پرہیز کرتے ہین ایسے بچتے ہین +

شاہ فرانس نے اِدھر اپنے مہمانون کو ایسے حسن اخلاق کی لوریان دیکر ایسا سلایا کہ اُس کو نہ دکھائی دیا کہ کیا اندر ہی اندر ہو رہا ہے۔ اُدھر اپنی چال بازیان شروع کین کہ ملکہ لوئی کو جو سب جگہ نیک نام تھین۔ اور بلجیم کی ملکہ کو جو اپنے شوہر کے ساتھ ملکہ کے پاس آتی جاتی رہتی تھین۔ اپنی مطلب برآری کے لیئے سازش مین شریک کیا۔ تو اُنکے سبب سے ملکہ معظمہ پر اصل حال کھلا جسکی بابت شہنشاہ فرانس سے اُن کی خط و کتابت شروع ہوئی۔ جسکا ذکر آگے آئیگا شہنشاہ فرانس کے چھوٹے بیٹے کی شادی انفنٹا سے ہوگئی۔ عالیجناب البرٹ کی شہادت سے ثابت ہوتا ہی کہ **ارل ایبرڈین** نے فرانس کی ہر بات کو اسلیئے مان لیا کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ اہل فرانس کی پسند خاطر مین ہو جاؤن۔ کوئی شخص نہین جانتا تھا کہ انگلینڈ دھوکہ مین آگیا۔ عالیجناب خود جانتے تھے کہ اِس ملاقات کے نیک ثمرات ظہور مین آئینگے اِس دانشمندانہ تدبیر سے دونون کے دلون مین یگانگی و موانست پیدا ہوگی۔ اور منافرت دور ہوگی مگر اِس کا اصل حال دو۲ سال بعد کھلا کہ اِس بات مین سارے خیالات غلط تھے۔ دونون ملکون مین لڑنے کے لیئے سامان جنگ تیار ہونے لگے +

ٹری پورٹ سے ملکہ معظمہ و عالیجناب دونون چلکر برائی ٹن مین جاکر چار روز ٹھیرے اور جارج چہارم کے پیولین کو آخر دفعہ دیکھا۔ یہان پردیس کا سفر اُن کا ختم نہین ہوا۔ برائی ٹن سے وہ جہاز مین سوار ہوکر آوسٹنڈ مین گئین۔ اپنے ماموں شاہ بلجیم سے برسل مین ملین اُنسے ملنے کا وعدہ بہت دنون سے

تھا جہاں اُسنے جدا ہوئی ہین تو اُنہون نے لکھا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ مین پھر ایسے شخص کی چھت کے تلے آئی جو بجائے میرے باپکے تھا۔ قصہ طراز شارلٹ برونٹی جو برسل مین مقیم تھا ملاقات ہوئی اُسنے اُنکو خوشنا خندان وگویا دیکھا +

۱۲ دسمبر کو جہاز مین بیٹھ کر بلجیم روانہ ہوئے اور وہان کے بڑے بڑے شہرون کی سیر کی اور اُنکی آئین بندی سے اور وہان کی قدیم عمارات دیکھنے سے دونون بہت مسرور و محظوظ ہوئے۔ ۲۵ اکتوبر کو پھر کیمبرج مین تشریف لائے۔ جہان مراسم آداب و تعظیم سے ملکہ معظمہ خود لکھتی ہین۔ کہ مین بہت خوش ہوئی۔ یونیورسٹی کیطرفسے عالیجناب کو ڈاکٹر اوف سول لا کی ڈگری ملی +

ملکہ معظمہ اور عالیجناب نے یہان کے ڈوارڈین میوزیم (عجائب خانہ) کی سیر کی جسکا نہایت دلچسپ حال پروفیسر جیولوجی (علم طبقات الارض) سیج وگ یہ لکھتا ہے کہ میرے ماسٹر نے مجھے ایک خطرناک اطلاعنامہ بھیجا کہ جب عالیجناب یونیورسٹی کی ڈگری پا چکین گے تو وہ اور ملکہ ڈوارڈین کے عجائبخانہ مین وحشی جانورون کا ملاحظہ فرمائین گے۔ تم اُن کی آمد کے لیئے رستہ صاف کرا دو۔ اس اطلاع نے میرے ہوش و حواس کے پلڑے اوپر تلے ہونے لگے۔ رستہ مین بہت کوڑا کرکٹ ٹوٹا پھوٹا اسباب پڑا ہوا تھا۔ آدھ آدھ انچ گرد آلتی پالتی مارے ہوئے بیٹھی تھی۔ غرض مجھسے جس طرح ہو سکا راستہ کو صاف کرایا۔ بدبو کو خوشبودار چیزون کی بوتلون کو اونڈیل کر دور کر دیا۔ عجائب خانہ مین سب چیزون کو علی الترتیب رکھا۔ دروازہ پر جس سے ملکہ معظمہ تشریف لانے کو تھین۔ ایک تصویر اُن چوپاؤن کی لٹکی ہوئی تھی جو اب عنقا ہین۔ جن کا عرض پانچ فیٹ سے اور دھڑ کا طول ۱۲ فیٹ سے اور بلندی ۸ فیٹ سے زائد تھی۔ ان کے پیر ایک ایک گز لمبے اور نیچے بڑے وزنی اور اُنکی دُم ایسی بڑی لمبی اور موٹی تھی جسکے برابر کسی مردہ اور زندہ چوپائے کی دُم لمبی نہین ہے مین اپنے اوپر کے کپڑون کی گرد جھاڑ جھاڑ کر سینٹ ہوس مین گیا۔ جہان عالیجناب کو ڈگری ملی تھی مین اُسکی مبارکبادی مین شریک ہوا اور پھر اُلٹا دوڑ کر تصویر مذکور کے قدمون کے تلے آیا چند منٹ مین حضرت علیا اور اُنکا زمرہ شاہی آیا۔ وائس چینسلر ہیوویل نے ایک میلی جگہ دکھلائی جہان ڈھائی سو برس گزرے کہ ملکہ جیمس نے پریسیڈنٹ بن کر ایک مذہبی قانون پاس کیا تھا۔ مین بھی ملکہ معظمہ کی تعظیم کے لیئے اتنا جُھکا جس قدر کہ میرے بدن کی تشریح نے اجازت دی

اور اُنکو تصویر مذکور کے قدمون تلے لایا۔ ملکہ معظمہ نہایت خوش خورم معلوم ہوتی تھین ؛

ایک بڑے بارہ سنگے اور پلے سی او سارس کو دیکھکر متحیر ہوئین۔ اب پلے سی او سارس دنیا مین کہین نہین ملتا۔ اسکا سر چھپکلی کا سا نہایت بڑا اور مگر مچھ کے سے دانت بڑے بڑے اور سانپ کی سی گردن بہت بڑی لمبی اور ایک متوسط چوپایئے کا دھڑ اور دُم متناسب۔ غرض ہر عضو حیرت انگیز تھا۔ حضرت علیا کے ملاحظہ کیلئے یہ چیزین جدید تھین۔ اِن کا شوہر پرانی دنیا کا عالم ہمراہ تھا۔ وہ سوالات پوچھتا تھا۔ اُنکے جوابات اخلاق سے سُنتا تھا۔ دو ایک چیزون مین اِس نے میری یاد کی امداد کی۔ خاص کر فوسلون مین (فوسل اُن نباتات و حیوانات کو کہتے ہین جو طبقات ارض سے کھود کر نکالے جاتے ہین اور وہ متحجر یعنے پتھر کی صورت مین ہوتے ہین) یہ میری خوش نصیبی تھی کہ مین نے انگلستان مین جرمن کے فوسل اچھی طرح اُنکو ملاحظہ کرائے۔ جب مضامین جدیدہ مین عالی جناب اپنی استعداد علمی دکھاتے تھے۔ تو ملکہ معظمہ اُسکو دیکھکر شاد و شاد ہوتی تھین۔ جب کوئی چیز اُنکے دل پر اپنا نقشہ جماتی تھی۔ تو وہ اپنے خاوند کو بلا کر پوچھتی تھین۔ ایک مہیب لکھی خاردار اور پلے سی او سارس کی گردن اور سر کو لمبا دیکھکر وہ متحیر ہوئین۔ ملکہ معظمہ نے مجھسے پوچھا کہ پلے سی او سارس کہان سے آیا ہے۔ مین نے عرض کیا کہ مین ٹھیک نہین جانتا کہ کہان سے آیا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ نشیبی دنیا کے دیو ہیکل حیوانون نے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے کہ یونیورسٹی مین حضور جب قدم رنجہ فرمائین تو اُنکی قدمبوسی کرے۔ غرض سب طرح سے وہ یہان سے خوش و خرم روانہ ہوکر میری نظرون سے غائب ہوگئین۔ کیمبرج کی صرف تین روز اُنہون نے سیر کی۔ اور پھر ونڈسر مین واپس تشریف لائین ؛

عالیجناب کا برمنگھم مین جانا

نومبر ۱۸۴۳ء کے آخر مین (۲۸۔ نومبر سے یکم دسمبر تک) ملکہ معظمہ و عالیجناب دونون سر روبرٹ پیل سے اُسکے وطن خاص ڈریٹن میسلو رمین ملنے گئے۔ جس سے پبلک مین اُنکی بڑی عزت افزائی ہوئی۔ یہان دونون کا قیام تھا کہ عالیجناب برمنگھم مین اِس سبب سے گئے کہ فرقۂ چارٹسٹ کے سب سنڈ اور سرغنہ یہین جمع تھے۔ اور دنگا اور فساد مچا رہے تھے۔ ایسی شورش گاہ مین عالی جناب کا جانا حزم اور احتیاط سے بعید تھا۔ مگر وہ جانتے تھے کہ عوام مین میرا دشمن کوئی نہین ہے گو خواص مین بہت سے عہدہ دار و افسر میرے اعدا ہون مین وہان جاؤنگا تو عوام میری خاطرداری

کرینگے۔ غرض وہ بے دھڑک وہان چلے گئے۔ اُنکے جانے نے یہ سحر کا اثر پیدا کیا کہ جو لوگ برسر فساد تھے اور دشمنی کے سبب سے کٹے مرتے تھے۔ سب برسر صلح ہوکر آپس مین متحد اور متفق ہوگئے۔ اور ملکہ معظمہ کی قلمرو مین کوئی فرقہ ان سے زیادہ خیرخواہ نیک اندیش نہ تھا۔

ڈرے مین سے وہ پھر چاٹس ورتھ مین آئین۔ یہان اُنکو ایسی بڑی خوشی ہوئی۔ کہ ڈیوک ولنگٹن اور میلبورن اُنکے ہم مہمان تھے لارڈ اور لیڈی پامرسٹون بھی موجود تھے۔ اگرچہ لیڈی پامرسٹون سگی بہن میلبورن کی تھین۔ مگر اُنکی طرف ملکہ معظمہ کی نظر التفات نہ تھی۔ ایک رات کو بڑا بال ہوا جسمین لارڈ مورپتھ (جو پیچھے ارل کارلائل ہوئے) اور لارڈ میڈلین (جو پیچھے ارل گرینول ہوئے) بعد ازان بڑے معتمد ملکہ کے وزیر ہوئے شریک ہوئے۔

ملکہ معظمہ نے یہان سب تکلفات شاہی کو برطرف رکھا۔ اور لیڈیون سے بے تکلف ملین اور اُنکے ساتھ گائین بجائین۔ ڈربی مین کوئی لیڈی اُنسے زیادہ خوش لباس حسین نہین معلوم ہوتی تھی۔ دوسرے دن صبح کو پیدل پھر کر فارم گھوسی خانہ و باورچی خانہ۔ باغ اور اور حصے شہر کے دیکھے۔ یہان ایک بال مین ملکہ معظمہ نے لارڈ لیویسن کے ساتھ ناچین۔ ایک میدان مین سرخ و سبز روشنی ہوئی جسنے اپنا عکس وہان فوارون پر ڈالکر ایک طلسم کا عالم دکھا دیا۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب اس روشنی کی سیر کو آئی گرے ویل صاحب لکھتے ہین کہ لوگ صبح کو اُٹھے انھون نے دیکھا کہ کہین اس روشنی کا سامان موجود نہ تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ رات کو روشنی ہی نہین ہوئی۔ راتون رات دو سو آدمی سارا روشنی کا سامان اُٹھانیکے واسطے گئے۔ اور کل باغ اور مکان کو صاف کر گئے۔ یہ سارا کام ڈیوک کے باغبان جوزف سے ہوا تھا۔ جو پیچھے سر پیکسٹن ہوا۔

ملکہ معظمہ رٹ لینڈ کے دار الاقامت بلوائر کیسل مین تشریف لائین۔ عالیجناب نے شکار کرنے مین اپنا نام پیدا کیا۔ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ علم دوست خلوت پسند ہین اُنکو شکار کی جوکھون کے اُٹھانے کا حوصلہ نہین ہے۔ اسلیئے اُن لوگون کی نگاہ مین اُنکی وقعت نہ تھی کہ جو انسان کی نیکیون کا بڑا حصہ یہی جانتے ہین کہ آدمی گھوڑے پر چڑھنا خوب جانتا ہو اور ٹھیک نالی بندوق کو بے دھڑک خالی کرتا ہو۔ گو عالیجناب کو شکار کھیلنے کی طرف زیادہ تر میلان نہ تھا۔ مگر اب اُنھون نے شکار کھیل کر لوگون کے دلون مین اپنی قدر و منزلت پیدا کر دی۔ سنڈی کیٹ میر لکھتے ہین

کہ اِس قدر و منزلت کا پیدا کرنا خالی از منفعت نہ تھا اسلیئے کہ انگریزی قوم کا ایک پیشہ و ہنر لومڑیون کا شکار کرنا بھی ہے گھوڑے کی شہسواری عالیجناب کو ایسی آتی تھی کہ جس حال مین سوار گر پڑتے ہین وہ گھوڑے پر اپنی پٹری جمائے بیٹھے رہتے ہین *

وِنڈسر مین فارم کا نمونہ

عالی جناب البرٹ کو فنون زراعت کے مطالعہ سے دلی محبت تھی۔ اُنھون نے دیکھا کہ انگلینڈ مین یہ فنون بڑے تنزل کی حالت مین ہین لسلیئے وہ انکی ترقی کے درپے ہوئے۔ ونڈسر مین بطور نمونہ کے ایک فارم قائم کیا جس سے اُنھون نے ثابت کیا کہ اگر عقل کے ساتھ وہ اُصول کام مین لائے جائین جو زمانہ حال کے سائنس نے اولوالعزم لوگون کے لیئے قائم کئے ہین تو ملک کی پیداوار مین کسقدر ترقی ہوسکتی ہے۔ زراعت کی نمائشون مین عالیجناب جو پیداوار دکھاتے تھے وہ اور سب لوگون کی پیداوار سے سبقت لیجاتے تھے۔ اُنکی کوئی خوشی اِس سے زیادہ نہ تھی کہ وہ زراعت مین انسان کے لیئے کوئی عجیب ایجاد کرکے دکھائین۔ سنہ ۱۸۴۱ء مین ونڈسر مین یہ فارم قائم کیا تھا۔ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ء مین وہ بیرن سٹاک مئر کو لکھتے ہین کہ اِس فارم کے سبب سے مویشی کی قیمت بہت بڑھ گئی تھی۔ اور پارک مین جن زراعتی چیزون کا مین نے نیلام کیا تو مجھے بہت نقد روپیہ نفع کا ہاتھ لگا۔ لیڈی بلوم فیلڈ اپنے روزنامچے مین لکھتی ہین کہ مین حضرت علیا اور عالیجناب کے ساتھ اِس فارم کے پرندخانے کی سیر دیکھنے گئے تو وہان کبوتر ایسے ہلے ہوئے دیکھے کہ وہ عالی جناب کی ٹوپی پر اور ملکہ معظمہ کے کندھے پر بیٹھ جاتے تھے۔ یہ فارم بھی دونون میان بی بی کے لیئے عجب دل بہلانے کا مقام تھا۔ عالیجناب کے مرنیکے بعد بھی یہ فارم حضرت علیا کی توجہ عالی سے زندہ رہا۔ اِن کے بیٹے نے اسکے حال پر باپ سے کم توجہ نہین کی۔ اب تک یہ فارم بتلاتا ہے کہ ملک کی پیداوار مین بڑہنے کی کہان تک قدرت ہے *

ملکہ معظمہ کی گھریلو خوشیان اور انکے بچون کی ذہانت کی باتین اور شوخیان۔

انسان کی بڑی خوشی یہ ہے کہ اُسکے سب گھر والے خوش ہون ایسے ہی گھر کے دائرہ مین بچون کی ہنسی خوشی کی آوازین سرود و نغمہ سے زیادہ روح کو خوش کرتی ہین۔ یہ گھر حضرت علیا ہی کا ہی کہ جس مین معلوم ہوتا ہے کہ خود خوشی نے اپنا گھر بنالیا ہے۔ اُنکے سب بچے تندرست تازہ و توانا خوش و خورم تھے عجب عجب طرح کی پیاری باتین و شوخیان کرتے تھے۔ سب ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات معلوم ہوتے تھے۔ انکی پلوٹھی کی صاحبزادی کی بچپنے کی باتین غضب ذہانت کی قابل یاد ہین۔ ایک دن ڈیوک ولنگٹن کے روبرو انکو لائے تو اُنھون نے ڈیوک کو خوب گھورا۔ اور اپنا ہاتھ ڈیوک کیطرف

اِس طرح پھیلایا۔ جیسے کہ اُنکی مان بچپنے مین اُنکی طرف پھیلایا کرتی تھین۔ اِس کہن سال بزرگ شخص نے جھک کر اُنکو پیار کیا اور بوسہ لیا اور کہا کہ مجھے یاد رکھنا۔ ایک دفعہ ایک میجر نے کھلونے کا بکس تحفۃً اُنکے دینے کیلئے دیا وہ اُسکے شکریہ ادا کرنیکے لیئے بھیجی گیئن۔ وہان سے آنکر اپنی مان سے کہنے لگین کہ مین اپنا سپیچ دے آئی۔ ڈھائی برس کی عمر مین یہ کہنا کہ سپیچ دے آئی۔ تعجب دلاتا ہی۔ اِس شہزادی کو سنا سب موقعون پر اپنا حفظ مراتب کا خیال ابتدائے عمر سے رہتا تھا۔ ایک دفعہ سواری مین ملکہ معظمہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی جا رہی تھین کہ حضرت علیا نے اُنکو پیار سے مسی کہکر پکارا تو اول دفعہ کے پکارنیسے وہ خبر نہین ہوئین کہ مجھے کس سئے پکارا ہے۔ جب مان نے دوبارہ مسی کہکر اُنہین پکارا تو وہ غصہ کا مونہہ بنا کے کہنے لگین کہ مین مسی نہین۔ مین پرنسس روائل (الیسی شہزادی جو بادشاہ کے ہان پلوٹھی کی پیدا ہو) ہون۔ تین برس کی عمر مین فرانسیسی زبان فرفر بولتی تھین۔ ایک دن ایک کتاب کے پڑہنے مین ایک ملازمہ حارج ہوئی تو اُسکو ہاتھ سے پرے ہٹا کر صاف فرانسیسی زبان مین کہا کہ میرے پڑہنے مین مخل نہ ہو۔

ملکہ معظمہ نے شاہ بلجیم کو لکھا کہ میری مسی نے ایک مشکل فرانسیسی شعر یاد کر لیا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ میرے پاؤن کے نیچے تصویر خود بخود اپنے تئین کھول رہی ہے۔ ایکدن وہ اپنے چھوٹے سے ٹٹو پر سوار چلی جا رہی تھین اور اُنکے سامنے سے ہو کر گائین بھیڑین گزرتی تھین تو اِس محل پر اُنہون نے وہ فرانسیسی شعر پڑھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا بلا کی وہ مضمون فہم تھین لیڈی بلوم فیلڈ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین اور وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ سواری مین جاتے تھے کہ ہمنے اُنسے باتین کرنے مین بے اعتنائی کی۔ اور ویسے باتین کرنے لگے تو اُنہون نے کہا کہ یہان درختون مین بلی ہے۔ ہم سب اُنکی طرف متوجہ ہوئے تو جلدی سے کہا کہ حضرت علیا کی زیارت کے لیئے بلی چلی آتی ہے۔ اِس نو عمری مین اُنکی قوت متخیلہ کی قدرت کو دیکھیئے کہ اپنی طرف متوجہ کرنیکے لیئے کیا دور کی سوجھی ہے۔ گاڑی مین چلتے چلتے اِدھر اُدھر دیکھ کر لیڈی ڈن مور سے کہا کہ مجھے پھولون سمیت جھاڑی لا دو۔ لیڈی نے کہا کہ سواری ایسی تیز رو ہے کہ مین وہ نہین لا سکتی۔ تو اُنہون نے کہا کہ اُنکے پاس کی بیٹھی ہوئی لڑکیون سے منگا دو۔

اِس شوخیٔ طبع کو دیکھیئے کہ ملکہ معظمہ کا قیام ونڈسر مین تھا محل مین ایک نہایت معزز ڈاکٹر بروان

آتے تھے۔ بے تکلفی کیوجہ سے عالیجناب انکو برون کہکر مخاطب ہوتے۔ شہزادی نے بھی باپ کی طرح اُن کا نام برون لیکر باتین کرنی شروع کین۔ ملکہ معظمہ نے یہ سُن کر اُنکو منع کیا کہ ڈاکٹر صاحب سے اِس طرح نہ مخاطب ہوا کرو۔ اگر پھر ایسا کروگے تو بچھونے مین خوابگاہ مین بھیجدیئے جاؤگے جب دوسرے دن صبحکو ملکہ معظمہ کے روبرو ڈاکٹر صاحب آئے تو شہزادی نے انکو برون کہکر گڈ مورننگ کہا۔ اِس پر ملکہ معظمہ نے اپنی آنکھین دکھائین تو وہ کھڑی ہوتین اور کہا کہ برون گڈ نائٹ مین سونے جاتی ہون اور خوابگاہ مین خود چلی گئین تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ وہ سزایاب ہوئی ہین ٭

ونڈسر مین سال کے آخر مین ملکہ معظمہ سے آٹھ انڈین چھپ لی وا قوم ملنے آئے جن مین پانچ سردار اور دو عورتین اور ایک چھوٹی لڑکی تھی۔ اور ایک وحشی اور ساتھ تھا۔ مسٹر کالٹن اِنکے ساتھ ترجمان تھے۔ اِن مین سے ایک سردار نے سپیچ دی کہ مہا آتما نے ہم کو ایک بڑے تال (بحر اطلانطک) سے بخیر و عافیت پار اُتارا کہ ہمنے اپنی مادر کلان (ملکہ معظمہ) دیکھین۔ جسکے دیکھنے کی مدتون سے ہمکو لو لگی ہوئی تھی۔ ہم نے انگلستان مین ہر چیز کو اپنی امید سے بہت بڑا دیکھا۔ دنگ دام (ونڈسر) کے دیکھنے سے ہم بہت خوش ہوئے وہ بہت ہی عظیم الشان رفیع المکان ہے۔ ہم اپنے وطن کو بڑے خوش خوش جائینگے۔ ہم اپنے مہا آتما کا شکر ادا کرتے ہین کہ ہمارے پاس کھانے پینے کو خاطر خواہ ہے۔ فقط

عالیجناب نے اِن سب مہمانون سے ہاتھ ملائے۔ وہ انگریزون کیطرف سے لڑے تھے۔ کہتے ہین کہ وہ بڑے سنجیدہ اور باوقار معلوم ہوتے تھے۔ اُن کے سرون پر کھالین بطور پرون کے لگی ہوئی تھین اور ایک سردار کے پاس چھوٹا سا درپن بھی تھا۔ یہ سردار دو دفعہ جنگی ناچ ناچے جنکو ملکہ معظمہ دیکھکر متحیر و مسرور ہوئین ٭

۵ - جنوری سنہ ۱۸۴۴ء کو حضرت علیا گاڑی مین سوار جاتی تھین کہ کوچبان غلطی سے گاڑی کو ایسی جگہ لے گیا کہ اُسکا پہیہ خندق مین چلا گیا جس سے گاڑی اُلٹ گئی۔ کوچبان نیچے گرا۔ کرنیل آرتھ نوٹ نے حضرت علیا کو بال بال بچا لیا۔ ملکہ معظمہ نے اِن آدمیون کو انعام دیا جنھون نے گاڑی کا پہیہ خندق سے نکالا ٭

۲۹ - جنوری سنہ ۱۸۴۴ء کو عالیجناب کے والد ڈیوک کوبرگ کے پاس ساٹھ برس کی عمر مین دفعۃً

وحشیون سے جو پر لگائے تھے ملکہ معظمہ کی ملاقات

سنہ ۱۸۴۴ء ایک حادثہ [illegible]

پیغام اجل آیا۔ انکے دونون بیٹے اُن سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ اُن کا مرنا دونون بھائیون کے لیئے ایک صدمہ جانکاہ تھا۔ خاصکر عالیجناب کے لیئے اسواسطے کہ انگلینڈ مین لوگ انسے ناآشنا رہتے تھے کہ کوئی انکا اس رنج مین غم بٹانے والا نہ تھا۔ ہان ملکہ معظمہ کو انکی۔ برابر غم پدر مجازی کے مرنے کا تھا۔ ۴۔ فروری کو عالیجناب نے سٹوک میر کو خط لکھا۔ کہ خدا ہمکو ایسی طاقت دے کہ ہم اس رنج والم کے متحمل ہوسکین۔ مجھے بڑا سخت رنج یہ ہے کہ باپ کی صورت مرتے ہوئے نہین دیکھی۔ نہ مین نے انکی آنکھین اُسوقت بند کین۔ نہ مین اُسوقت موجود تھا۔ کہ پس ماندون کو مین تشفی دیتا۔ اور وہ مجھے تشفی دیتے۔ یہان ہم دونون میان بی بی بیٹھے اُنکے لیئے روتے ہین۔ اور بہت آدمی ہمارے گرد ہمکو غمزدہ دیکھتے ہین۔ مگر انکا دل ہماری غمخواری کیلئے پتھر ہے۔ اگر اسوقت کوئی سچا ہمدرد دلسوز دوست پاس ہو تو دلکو بڑی تسکین ہو۔ اگر آپ اس مصیبت کے وقت مین آسکین تو تشریف لائیے مین آپکے اس یقین مین شریک ہون کہ میرے باپ کا بڑھاپا ناخوش وغمزدہ ہوتا۔ میرا ایمان بھی ایسا مضبوط نہین تھا کہ مین یہ یقین کرتا کہ خدائے تعالی ہمارے سب کام ہمارے فائدون کے لیئے کرتا ہے معلوم نہین کہ انکے زیادہ جینے سے کیا ہوتا۔ اس سے کچھ تسکین ہوتی ہے۔ طوفان نے اصل ڈالے کو ورڑ ڈالا۔ اسکی ڈالیان دنیا مین پھیلی ہوئی پراگندہ ہین وہ جدا جدا اپنی جڑین جما سکتی ہین میری محبت لفت ان سب کو اکٹھا رکھیگی۔ ہمارے لیئے درحقیقت دنیا مین سچی خوشی نہین۔ افسوس ہے ہر روز کا تجربہ بالجبر دکھاتا ہے کہ آدمی کیسے شریر ہین۔ وہ سارے بہتان وافترا جو خیال مین آسکتے ہین ہمارے لیئے خاصکر میرے لیئے جمع کرتے ہین۔ اگرچہ میری پاک نیت وبزرگ مقاصد کی آگہی ان حملون کی زد سے مجھے اونچا اٹھائے رکھتی ہے۔ مگر پھر بھی ان کی غلط بیانیون سے میری دل آزاری ہوتی ہے بری عزیز جان بی بی۔ تنہائی اور میرا رنج اسکی دلخراشی کر رہا ہے۔ آپ آیئے۔ اسوقت آنسوؤن نے مجھے اندھا کر رکھا ہے۔ اسلیئے عریضہ نیاز کی بدخطی کا قصور معاف ہو۔ حضرت علیا کہتی ہین کہ مین انکے لیئے ہمہ چیز ہون۔ اگر مین ایسا ہوسکون تو مجھے بڑی خوشی ہے۔ لیکن مین اپنے حال مین ایسا بدحال رہا ہون کہ کسی کام کا نہین رہا۔ عالیجناب اس اپنے رنج والم مین حضرت علیا سے بڑی تسکین پاتے تھے۔ وہ ایک اپنے عزیز کو لکھتے ہین کہ حضرت علیا نے میرے رنج والم کو بہت بٹایا۔ وہ میرے لیئے تسکین کا فرشتہ ہین۔ وہی میری حیات کا سرچشمہ ومدار ہین۔ مجھ مین اور ان مین وہ یگانگت ہے کہ

کسی چیز کی آرزو باقی نہین رہی میری اور انکی روحین ایک ہوگئی ہین*

پرنس البرٹ کا وطن جانا

باپ کے مرنیکے بعد عالیجناب کو اپنے وطن کوبرگ جانیکی ضرورت اس سبب سے تھی کہ اپنے بھائی کو جسکے ہاتھ مین ابھی عنان حکومت آئی تھی۔ ہدایتین کرین۔ شادی کے بعد ملکہ معظمہ سے عالی جناب ایک دن کو جدا نہین ہوئے تھے۔ اسلیئے انکی جدائی اُنکو پہاڑ معلوم ہوتی تھی۔ مگر انہون نے اسوقت یہ رنج گوارا کیا۔ اور شوہر کو اپنے وطن جانیکا تقاضا کیا۔ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۴۴ع کو وہ انگلینڈ سے روانہ ہوئے دوسرے دن لیڈی للٹن ٹن قصر بکنگھم سے لکھتی ہین کہ ملکہ معظمہ ایسا نمونہ ہین کہ ساری بیبیان اُن کی نقل اُتارا کرین۔ وہ اپنے شوہر کے سفر سے ایسی متاثر ہین کہ انکی صورت مصیبت زدون کی سی معلوم ہونے لگی۔ وہ خود غرض نہین۔ اُنہون نے خود خاوند کے جانیکے لیئے ہمت بندھوائی رخصت کے وقت وہ بڑے پیار سے ملین۔ اب وہ اُنکے انتظار مین گھڑیان گن رہی ہین۔ اس مہاجرت مین میان بی بی کے درمیان خط وکتابت بڑے شوق ومحبت کی ہوئی ہے۔ عالیجناب ہی صرف اس بات کو جانتے تھے کہ میرے فراق کے سبب سے میری عاشق زار بی بی کا دل تیزابے کی طرح گھلا جاتا ہے مین اسکو کسیطرح خوش نہین کرسکتا۔ جدائی کا پہلا ہی دن تھا کہ اُنہون نے ڈوور سے یہ خط لکھا*

بیچاری بچی۔ مین جسوقت یہ خط آپ کو لکھہ رہا ہون ایسوقت آپ لنچ کھانے بیٹھی ہونگی اور جس جگہ مین کل بیٹھا تھا وہ خالی دیکھہ رہی ہونگی۔ مگر مجھے امید ہے کہ آپکے دل مین میری جگہ خالی نہوگی۔ جہاز مین مجھہ مین اور آپ مین ظاہری ہجر ہے مگر دلون مین وصل ہے۔ مین آپسے بمنت عرض کرتا ہون کہ آپ صبر سے اپنے دلکو سنبھالے رکھین اور جہان تک ہوسکے اُسکو اور کامون مین مشغول رکھین*

اس خط کی تحریر کے وقت جدائی کے دنون مین سے آدھا دن گزر گیا اور آپکے پاس خط کی رسید کے وقت تک ایک پورا دن گزر جائیگا۔ جب تیرہ دن اور گزر جائینگے تو آپسے آنکر پھر گلے ملونگا*

قصر بکنگھم مین عالی جناب کے جانیسے دو روز پہلے ملکہ بلجیم آگئی تھین کہ ملکہ معظمہ کا دل تنہائی مین بہلائین۔ ۱۱ - مارچ کو گوتھا مین عالیجناب پہنچے۔ بھائی۔ سوتیلی مان۔ سوتیلی نانی اور اور رشتہ دارون سے ملکر خوش ہوئے۔ اُسوقت اُنکے بھائی نے اپنی تحریر کے اندر اُنکے حال کی تصویر بنائی ہے جو نیچے لکھی جاتی ہے*

جب اس زمانہ کے آدمی مرجائینگے تو شہزادہ البرٹ کو کون جانے گا کہ وہ کیا تھا؟ ان کے خطون اور اسپیچون اور تحریرون سے جو شخص اُنکا حال اخذ کرکے لکھے گا۔ وہ اُنکے خاص وضع کے بزرگ کامون کا ذکر کرے گا۔ اور اُسوقت قطعی شہادت سے بھی استنباط کرکے کوئی شخص صحت کے ساتھ یہ نہین خیال کر سکتا کہ اُسکی طبیعت مین کونسی متضاد صفات ہم پہلو سوتی تھین۔ اور اُسکے دل مین کونسے تناقض خیالات آپس مین جنگ کیا کرتے تھے۔ اُسکی پسندیدہ ملائمت کے ساتھ درشت نکتہ چینی اس طرح توأم تھی کہ علم روحانی کا ایک معما مرتب ہوتا تھا۔ اسکی وہ محبت جسپر وہ دل وجان سے قربان ہوتا تھا موذی سرد مہری سے بدلجاتی تھی جلیل القدر عالی مرتبت آدمیون کے پیچھے جو خوفناک تر عیب وتحریص انسان کے ذلیل وحقیر سمجھنے کی لگی ہوئی ہین۔ اسکی سرحدون پر وہ آجاتا تھا۔ لیکن مین نے اپنی زندگی مین کوئی آدمی ایسا نہین دیکھا کہ اُسکی برابر انسان کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہو۔ اسکی روح مین اہل جہان کی وہ دوستی کام کرتی تھی جو بالکل مستحسن شریف ہو۔ اُسکو ہمیشہ آدمیون کے راحت وآرام پہنچانے کا خیال رہتا تھا۔ مگر وہ خاص آدمیون کے ساتھ بیدردی بھی کرتا تھا۔ اسمین ذکاوت ومنطقی فہم کے جوہر تھے۔ وہ اور بڑے بڑے آدمیون کی رایون اور کامون کی اپنے بیدرد ودرشت دلائل سے دھجیان اُڑا دیتا تھا۔ اسکا دل ارغنون باجہ تھا جس مین سارے سُر عقل اور دانش سے بھرے ہوئے تھے۔ سب کی لَے ایک تھی۔ اگرچہ وہ پولیٹکس (سیاسیہ) و آرٹس وسائنس مین نکتہ چینی وعیب جوئی بے رحمی سے کرتا تھا۔ لیکن پھر بھی اُسکا کوئی دوست جو اس کو اچھی طرح جانتا ہوگا ایسا نہو گا کہ وہ نہ سمجھتا ہو کہ وہ نہایت ذہانت وذکاوت سے خوب غور وفکر کرکے اپنی رائے قائم کرتا تھا۔ دروغ آمیز باتون سے نفرت کرنا اور جھوٹ کی حقارت کرنا اسکی جبلی خصلت تھی۔ وہ رواجی باتون کی تقلید کا پابند نہ تھا۔ اسکی رائے کے آگے اور آدمیون کی رائے اور افعال کا ضعف بہت جلد ظاہر ہوجاتا تھا۔ ہمیشہ اُسکی انسان کی زندگانی کے معاملات سے جنگ وجدل رہتی تھی۔ وہ اسکے نتائج نکالنے مین خود لڑے اور شدید لڑائے تھا۔ وہ ذہنی اور عقلی مسائل مین مستغرق رہتا تھا۔ اسلیئے اسکے دوامی مقاصد مین خوش باشی وعیش بازی کم ہوگئی تھی۔ مین اس رائے سے خائف ہون کہ میرے بھائی کی طبیعت کی قدرتی شرافت انگریزون کی طرح رہنے سہنے کے خیال کے قالب مین ڈھلکر پژمردہ ہوگئی تھی۔ مگر بادشاہ لیوپولڈ کے خط مین یہ ایک فقرہ موجود ہے کہ انگلش مین (انگریز) نہین جانتا کہ خوش طبعی کے معنے کیا ہین۔ جب ایک ہنستا ہے تو دوسرا اُس کا

ہم شہر جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ تہوار و عید و خوشی کے دن بھی اسکو تکلیف ہوتی ہو۔ اگر تکلیف مین تخفیف ہوتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ تیوہار اچھی طرح ہوگیا۔ گویا تیوہار بھی کوئی مشکل کام تھا جو سرانجام ہوا۔ امریکہ مین انگریزون کا حال انگلستان سے بدتر ہے کہ شاذونادر ہی کوئی خوش طبع آدمی ہوتا ہوگا۔ انسان کی زندگی کے ایک حصہ کا یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ وہ اس نعمتِ الٰہی سے محروم ہو کر بے ضرورت ناخوشی مین زندگی نہ بسر کرے*

اِس مضمون کا کاتب ایک اجنبی ملک کا رہنے والا انگریزون کے خصائل سے ناواقف تھا اس سبب سے اُسنے مضمون کے بعض حصے اپنی نافہمی کے باعث سے غلط لکھے ہین۔ مدت گزری کہ پہلے ایک حکیم لکھ گیا ہے کہ انگریز اپنی زندگی کو غمزدگی کے ساتھ بسر کرتے ہین۔ مگر انگریز تو ایسے خوشی پسند ہین کہ اُنھون نے اپنے ملک ہی کا نام خوش باش انگلینڈ رکھا ہے*

عالیجناب جرمن مین زیادہ دنون ٹھیرے نہین۔ ۱۱۔ اپریل ۱۸۴۴ء کو واپس تشریف لائے وہ خود اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ مین اس تاریخ ۸ بجے واپس آیا۔ اور سب اپنے اہل وعیال کو خوش پایا۔ جناب ملکہ معظمہ نے بھی اپنے روزنامچہ مین یہی حال لکھا ہے*

حضرت علیا نے اپنے گھر مین یہ اصلاح جاری کی کہ مختلف کارخانون مین جو بہت سی روٹیان کھانے سے بچ رہتی تھین۔ اور اناپ سناپ بکتی تھین اُنکی فروخت کو بند کر دیا۔ اور حکم دیدیا کہ وہ قریب کے خیرات خانون مین وہ بھیجدی جایا کرین۔ ملکہ معظمہ کے باورچی خانہ کا خرچ شاہانہ فیاضی کے ساتھ رہتا تھا۔ اُسکے چولھون مین کبھی آگ نہ بجھتی تھی۔ بخت نصر بادشاہ کی بھٹیون کی طرح وہ ہمیشہ روشن رہتے تھے۔ تین بڑے بڑے پارچے گوشت کے بھونے جاتے تھے۔ مری صاحب کہتے ہین کہ آخر سال ہین ڈنرون مین ایک لاکھ مہمانون نے کھانا کھایا۔ اسمین تو مبالغہ معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بالون اور سپرون کے سوائے دسترخوان شاہی پر کھانیکے لیئے جتنے منہ چلتے تھے اُن کی صحیح فہرست روزمرہ کے لیئے بنا کرتی تھی*

عالی جناب کے انگلینڈ سے جانیکے بعد ہی عنقریب حضرت علیا کی سالگرہ ہونیوالی تھی اسمین نذر دینے کیلئے عالیجناب نے دو تصویرین بنوائین۔ ایک تصویر فرشتون کی۔ دوسری اپنی۔ کلیئر مونٹ مین سالگرہ کے دن یہ تصویرین دونون نذر مین دی گئین۔ ایک تصویر عالی جناب کے پورے قد کی تھی

خانہ داری کی اصلاحین

سالگرہ کیلئے تصویرین

جس مین درہ بکتر لگا ہوا تھا۔ ایسی تصویر بننے کی خواستگار ملکہ معظمہ بہت مدت سے تھین اس کو دیکھکر اُنھون نے بہت خوش ہوکر یہ فرمایا کہ وہ میرے شوہر کی اصلی صورت سے ایسی اشبہ ہے کہ کوئی اور تصویر نہین۔ فرشتون کی تصویر کی طرز قدیم زمانہ کی تھی۔ اس مین فرشتے خیر و برکت اور صحت کو تقسیم کر رہے تھے ؀

اسوقت قصر بکنگھم مین شاہ سیکسن کے آنے کی امید تھی۔ سو وہ یکم جون ۱۸۴۴ء کو آگیا اور صرف دو روز پہلے ملکہ معظمہ اور عالیجناب نے جب یہ خبر سُنی کہ شہنشاہ روس اُنکی ملاقات کے لیئے چلا آتا ہے۔ تو اُنکو حیرت ہوئی۔ اور وہ اُسکے انتظار مین ہروقت چشم براہ رہنے لگے۔ وہ پہلی جون کی رات کو آگیا۔ اور اپنے سفیر کے مکان مین فروکش ہوا۔ دوسری جون کو عالیجناب البرٹ سفیر روس مکان پر گئے۔ زینہ کے اوپر یہ دونون جلیل القدر والاشان آپس مین ملکر بڑے خوش ہوئے۔ زار روس نے اپنے دونون ہاتھ شہزادۂ البرٹ کے گلے مین ڈالکر بڑے پیار و اخلاص سے گلے لگایا۔ شہزادہ بھی بڑی تعظیم سے تسلیم و کورنش بجالایا۔ شہنشاہ نے اپنے آنے کی اطلاع بہت ہی کم دنون پہلے سے دی تھی اسلیئے اُسکے استقبال کا سامان یہان کچھ نہین کیا گیا تھا۔ جب وہ آگیا تو ملکہ معظمہ نے بڑی آرزو کے ساتھ اُس سے یہ درخواست کی کہ وہ قصر بکنگھم مین قیام فرما ہو۔ وہ عالیجناب کے ساتھ قصر مین آیا مگر رات کو پھر اپنے سفیر کے مکان پر چلا گیا۔ اور اُن کمرون مین جو قصر مین اسکے لیئے آراستہ کیئے گئے تھے نہ رہا۔ مگر تیسری جون کو شہزادۂ البرٹ اسکو ونڈسر مین جہان ملکہ معظمہ تشریف رکھتی تھین لے آیا

مدت ہوئی کہ جب زار روس گرینڈ ڈیوک تھا تو انگلستان مین سیر کرنے آیا تھا۔ اسوقت یہان آنیسے اسکا مطلب یہ تھا کہ ٹرکی کے باب مین انگلستان کی نیت کو دریافت کرے کہ کیا ہے۔ جب سے کہ روس کی سلطنت صاحب صولت و شوکت ہوئی تھی۔ اُسکا ترکی پر دانت تھا کہ اسکو کھاکر ہضم کرے یہ اُسکی اُلوالعزمی اور مصلحت ملکی تھی کہ بحر میڈیٹرینین کے اعظم بندرگاہون پر قبضہ کرے اور اُس کے ساتھ یہ مذہبی خیال بھی تھا کہ قسطنطنیہ سے مسلمانون کو خارج کرکے عیسائیون کو تقویت دے۔ اسمین ذرا بھی شبہ نہین کہ نکولاس زار روس یہ تحقیق کرنا چاہتا تھا۔ کہ اگر وہ سلطنت عثمانیہ پر حملہ کرے تو اُس صورت مین انگلستان غالباً کس کیطرف ہوگا۔ بعض مورخ لکھتے ہین کہ اُسنے یہ کہا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ ترکون کی زمین کا ایک چپہ کے برابر بھی قبضہ مین لاؤن مگر مجھے یہ بھی گوارا نہین کہ کوئی دوسری سلطنت

بھی اسکی ایک انچ پر قبضہ کرے۔ اسمین دوسری سلطنت کا اشارہ فرانس کیطرف تھا جو محمد علی خدیو مصر کی حمایت کر رہا تھا۔ اس کہنے سے غرض یہ تھی کہ انگلستان سمجھ جائے کہ مصر مین فرانس بہت اندازی کر کے یہ چاہتا ہے کہ ہندوستان جانیکا رستہ انگریزون کا بند ہو جائے۔ اس کا بڑا مطلب یہ تھا کہ سلطنت عثمانیہ کے تباہ کرنے مین انگلستان کو اپنا حامی بنا لے۔ مگر انگلستان پر وہ ایسا اعتماد نہین کرتا تھا کہ وہ اس اپنے سارے منصوبے کو صاف صاف بیان کرتا۔ اسکے سوالونکے جواب عالیجناب وسر روبرٹ پیل۔ اور لارڈ ایبرڈین نے بڑے سوچ بچار کر کے حزم و احتیاط سے دیئے زار روس عالیجناب کی حاضر جوابی سے ایسا متحیر ہوا کہ اُس نے لارڈ ایبرڈین سے کہا کہ کاش یہ شہزادہ میرا بیٹا ہوتا۔ اُس نے عالیجناب سے کہا کہ امید ہے ہم اور تم دونون میدان جنگ مین ایک ہی طرف ہون گے۔ اسکا یہ جواب کہ سرے سے میدان جنگ ہی نہونگے۔ اُنکے مُنہ سے نکلتے نکلتے اس سبب سے رہ گیا کہ اس کہنے مین زار روس کی ساری پولیسی کی حقارت ہوتی ❊

شہنشاہ روس کی عجیب عادت سیدھی سادی اور اپنے اوپر سختی اُٹھانے کی تھین۔ زمین پر عمر بھر وہ سویا۔ ایک چمڑے کا تھیلا اصطبل کی گھانس پھونس سے بھرا جاتا تھا۔ اور وہ کیمپ کے بچھونے پر بچھایا جاتا۔ اُسپر وہ سوتا۔ کبھی اس طرح کے سونیکو ترک نہین کیا۔ ہر منزل مین یہ تھیلا ساتھ چلتا جب وہ غیر سلطنتون کے بادشاہون سے ملنے جاتا تو بھی وہ اسیطرح سوتا۔ اُسنے شاہ سیکسن اور پرنس البرٹ سے یہ کہا کہ جب لوگ میرے سامنے کیئے جاتے ہین تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اور شام کے لباس پہننے سے تو مین اپنے تئین بھینگم جاننے لگتا ہون۔ لباس پہننے کی عادت مجھے ایسی ہوگئی ہے کہ اُسکے بغیر مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے میری کھال اُتار لی ہے۔ وہ کورٹ مین بھی سپاہیانہ لباس پہنے آتا۔ اور اُسکے پہننے کی معذرت بڑے اخلاق سے کرتا ❊

ملکہ معظمہ کے دل پر اس مہمان کی صورت و سیرت کا جو نقشہ جما اُسکو وہ اپنے ماموں شاہ لیوپولڈ کو ۱۱ جون کے خط مین یہ لکھتی ہین کہ زار روس کے باب مین میری اور البرٹ کی رائین ایک ہین مین اس ملاقات کے برخلاف تھی مجھے اندیشہ تھا کہ اس سے کوئی تہلکہ نہ پڑجائے ابتدا مین شہنشاہ کے پسند کرنے کا خیال میرے دل مین نہ تھا۔ مگر ایک گھر مین رہنے سہنے اور خلا ملا ہونے سے مین نے زار روس کو جانا۔ کہ وہ کیا ہے اور زار روس نے مجھے پہچانا کہ مین کیا ہون۔ مجھے البرٹ کا کہنا سچ معلوم ہوا

کہ ایسی ملاقاتون کا فائدہ یہ ہے کہ مین عالیشان آدمیون کی فقط صورت ہی نہ دیکھون گی بلکہ ان کی سیرت بھی پہچانونگی - زار روس مین بہت سی صفات ایسی ہین کہ مین اُنکے پسند کرنے مین اپنے تئین روک نہین سکتی - اِسکی نیک صفات کو غور کرکے سمجھنا چاہیئے - وہ یقینی ایک عجیب آدمی ہے اُسکی صورت کا جوبن اب تک چلا جاتا ہے - اُسکی نیم رخ تصویر بڑی خوبصورت ہے - اُسکے اوضاع و اطوار مین شان و شوکت معلوم ہوتی ہے - وہ ایسا با اخلاق ہے کہ لوگون سے ایسی خوش اخلاقی سے ملتا ہے کہ اُسے دیکھکر ششدر ہو جاتے ہین - اُسکی آنکھون مین درشتی اپنی روشنی دکھاتی ہے - مینے اُسکی آنکھین کبھی نہین دیکھین - اُسکی صورت دیکھنے سے میرے اور البرٹ کے دلمین یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ خوش نہین رہتا - اِسپر اپنی قوت اور علو مرتبت کا بار ایسا بھاری ہے کہ وہ اسکو گران معلوم ہوتا ہے اور تکلیف دیتا ہے - وہ بہت ہی کم مسکراتا ہے اور جب مسکراتا ہے تو خوش نہین معلوم ہوتا - اُسکے ساتھ آگے قدم بڑھانا نہایت آسان ہے - وہ اپنے فرائض کے اصول کا سخت پابند ہے - دنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے مگر وہ اپنے اصول سے نہین ہٹتا - وہ ملکی اور جنگی معاملات سے تعلق خاطر رکھتا ہے اور آرٹس کے کامون کی پروا نہین کرتا - وہ بے ریا ہے اور اپنے مطلق العنان کامون مین بھی بے ریا اور سچا ہے - وہ یہ سمجھتا ہے کہ فرمانروائی کا طریقہ صرف مطلق العنانی ہے - وہ ہم دونون پر نہایت مہربان تھا - سر روبرٹ پیل سے اُسنے البرٹ کی بڑی ثناخوانی کی - اور کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ جرمن کے ہر شہزادہ مین البرٹ کی سی عقل و لیاقت ہو +

لیڈی لٹل ٹن اپنے خطمین لکھتی ہین کہ زار کے چہرے مین کوئی عیب سوائے اسکے نہین کہ اُسکی پلکین زرد ہین اور اُسکی پھٹی پھٹی چمکدار آنکھون مین ڈیلون کے اوپر سفیدی ہے اُسکے دیکھنے سے ڈر لگتا ہے +

زار روس اور شاہ سیکسن ونڈسر کو دیکھکر بہت محظوظ ہوئے - زار روس نے کہا کہ مینے اب تک کوئی کورٹ شاہی ونڈسر کی انگلش کورٹ سے بہتر نہین دیکھا - اِسمین ہر چیز اپنے مقام پر بے تکلف ایسے قرینہ سے رکھی ہوئی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی سے اِسکے لیئے موزون کیگئی ہے اِس مطلق العنان شہنشاہ نے اپنی بہادرانہ اسپیچون مین ملکہ معظمہ کی بڑی ثناخوانی کی اور شہزادہ البرٹ کی بہت خوشدلی کے ساتھ تعریف کی - ۴ - جون کو پارک مین تین ہزار سپاہ کا معائنہ کیا

گو قواعد کے انتظام مین بعض بدعنوانیان ہوئین۔ مگر شہنشاہ نے پھر بھی اسکی ستایش کی موسم
اچھا تھا سپاہ سجی ہوئی بہت خوشنما نظر آتی تھی۔ ملکہ معظمہ شاہانہ جلوس کے ساتھ موجود تھین۔
ڈیوک ولنگٹن اپنی پلٹن کے افسر بنکر ملکہ معظمہ اور شہنشاہ کی سلامی اُتارنے گئے۔ تو اس سپہ سالار
کہن سال کے لیئے چیرز کی صدائین ہوا مین گونجنے لگین۔ شہنشاہ اُنسے ہاتھ ملانے گیا۔ جب ڈیوک نے
دیکھا کہ میرے لیئے سب سے زیادہ چیرز دیئے جا رہے ہین تو ٹوپی اُتار کر کہا کہ یہ چیرز میرے لیئے نہین زار کے
لیئے دیئے جائین تو لوگون نے اُنکے فرمانے سے زار کو بڑی گرمجوشی سے چیرز دیئے۔ ملکہ معظمہ توپون کی آوازن
کی متحمل نہین ہوسکتی تھین اسلیئے ڈیوک نے حکم دیا کہ جبتک ملکہ یہان تشریف فرما رہین توپین نہ چھوڑی
جائین مگر یہ حکم اُلٹا سمجھا گیا۔ ملکہ کے قریب توپون کے خوب فیر ہوئے تو ڈیوک کو بڑا غصہ آیا۔ مگر ملکہ اور زار
روس نے جہان تک ہوسکا اُنکے غصہ کو فرو کرنا چاہا۔ مگر وہ ایسے غصہ مین بھرے ہوئے تھے کہ اُنہون
نے توپچیون کو سپاہ سے پیچھے چلے جانیکا حکم دیدیا۔ زار روس کے رخصت ہونیکا حال ملکہ معظمہ نے
یہ لکھا ہے کہ مین دسوین جون کو پانچ بجے سے پہلے مع اپنے بچون کے ایک چھوٹے سے ڈرائینگ
روم مین زار روس سے ملنے گئی۔ کچھ دیر نہ لگی کہ زار روس آیا اور بچون سے باتین کرنے لگا۔ اسوقت
اُسکے دل پر رخصت ہونیکا ایسا اثر تھا کہ چہرہ پر سے ساری درشتی اُتر گئی تھی۔ ٹھنڈے سانس بھر کر اُسنے
کہا کہ اے میڈم (بیگم) مین آپسے رخصت ہوتا ہون کہ میرا دل آپ کی محبت سے بھرا ہوا ہے۔ آپ یقین جانے
کہ مین سب وقت آپ کا خیر خواہ تابع ملازم ہون۔ خدا آپ کو برکت دے۔ پھر اُسنے میرے ہاتھ پر بوسہ
دیا اور اُسکو دبایا۔ مین نے اُسکا بوسہ لیا۔ میرے بچون کو بڑی محبت سے پیار کیا۔ اور اُنکی بیٹیان لین
اور یہ دعا دی کہ خدا بچون کو برکت دے اور مان کو اُنکے درمیان خوش رکھے۔ جب وہ چلا تو مین اُسکے
ساتھ چلنے لگی تو اُسنے کہا کہ آپ زیادہ چلنے کی تکلیف نہ فرمائین۔ مجھے آپ اپنے کمرے مین پہلے
تو وہان مین آپکے آگے سجدہ کرونگا۔ مگر مین نے اُسکی یہ درخواست منظور نہین کی۔ مین چند سیڑھیون
سے اتری تھی کہ وہ مجھسے نہایت محبت کے ساتھ رخصت ہوا۔ اُسکی آواز کہے دیتی تھی کہ اس جدائی کا رنج
اُسکے دل مین ہے۔ اُسنے میرا ہاتھ چوما۔ اور ہم گلے ملے۔ جب مین سیڑھیون پر سے اُسے دیکھنے لگی تو اُسنے
اپنی گاڑی مین سے منع کیا کہ آپ یہان نہ کھڑی رہین۔ مگر مین اُسکو جب تک کھڑکی مین سے دیکھا کی
کہ وہ البرٹ کے ساتھ وول وچ کو روانہ ہوا

آیرلینڈ پر ۱۸۳۵ء سے ۱۸۴۱ء تک

آیرلینڈ کی حالت مین طامس ڈرمنڈ انڈر سکرٹری کی حسن لیاقت اور مستقل مزاجی کے سببسے میلبورن کی گورنمنٹ کے زمانہ مین بہت ترقی ہوگئی تھی۔ اب تک شمال مین وہان اور یخ مین مجسٹریٹ تھے جو کیتھولک مذہبکے فرقہ پر ظلم کرتے اور اُنکے حق مین ناانصافی کو انصاف سمجھتے۔ ڈرمنڈ نے بڑی کوشش کی کہ آیرلینڈ کے کل حصون مین صرف کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے درمیان ہی نہین بلکہ زمینداران اور کاشتکارون کے درمیان بھی قانونی مساوات ہوجائے۔ یعنی قانون کے لحاظ سے برابر ہوجائین ۔

ایک اور بات اُستے یہ کی کہ آیرلینڈ کے کیتھولک کو اپنا خیرخواہ بنالیا کہ اوکونیل نے کچھ تھوڑے عرصہ کیلیئے غل مچانا چھوڑدیا کہ آیرلینڈ کے کیتھولک اور انگلینڈ کی پارلیمنٹ ایک ہوجاوے لارڈ گرے کی وزارت میں یہ ہوگئی تھی۔ اہل آیرلینڈ کی ایک ناراضامندی بے چینی ایسی تھی کہ جسکا بالکل مٹانا ہر گورنمنٹ کی قدرت سے باہر تھا۔ آیرلینڈ مین آبادی اسقدر جلد جلد زیادہ ہوتی جاتی تھی کہ اُسکے ساتھ بہت افلاس بڑھتا جاتا تھا۔ بعض زمینداران نے یہ دیکھکر کہ انکو لگان نہین وصول ہوتا۔ اپنی اس مشکل کو یون سہل کیا کہ اُن کاشتکارون کو اُنکی اراضی سے بیدخل کرنا شروع کیا جو لگان ادا نہین کرسکتے تھے یا ادا کرنا نہین چاہتے تھے۔ آیرلینڈ مین غربا کی پرورش کا قانون نہ تھا کہ کاشتکار اپنی اراضی سے بیدخل ہوکر اُس قانون سے مستفید ہوتے۔ اسلیئے وہ بھوکے مرنے لگے یہ مثل مشہور ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا۔ اُنہون نے اپنا عوض یون لیا کہ لوٹ مار دنگہ فساد مچانا اور زمیندارون کو قتل کرنا شروع کیا۔ ڈرمنڈ نے مجسٹریٹون کو ایک خط مین ہدایت کی کہ جیسے مالکان زمین کو لگان لینے کا حق ہے۔ ایسا ہی یہ فرض ہے کہ کاشتکارون کی پرورش اور غور پرداخت کرین۔ زمیندار جو کاشتکارون کے ساتھ سختی کرتے ہین۔ اسی سے ساری بلائین آیرلینڈ پر نازل ہوتی ہین۔ اس سببسے مجسٹریٹ ایسے غصے مین آئے کہ اُنہون نے اس خط کو مدت تک دبائے رکھا۔ سنہ ۱۸۳۸ء مین پرورش غربا کا قانون پاس ہوا جسکے سببسے بھوکے کنگالون کو روٹی ملنے کا آسرا ہوا۔ پھر ایک اور قانون دہ یکی کا جاری ہوا۔ کہ زمیندارون سے دہ یکی لیجائے اور کاشتکارون سے نہ لی جائے۔ اسلیئے آیرلینڈ کے مصائب مین کمی ہوگئی ۔

اسوقت مین ملکہ معظمہ کو بہ نسبت غیر ملکون کے معاملات ایسا مشوش نہین کرتے تھے جیسکے آیرلینڈ کے۔ اس ملک مین ایک ناراضی پھیل رہی تھی۔ اہل آیرلینڈ یہ چاہتے تھے کہ انگلینڈ اور آیرلینڈ

کی پارلیمنٹ جو ایک ہوگئی ہی جسکو یونین کہتے تھے وہ منسوخ ہو جائے۔ ملکہ معظمہ نے وہ سالمت اور تحمل ان سب باتون مین اختیار کر رکھے تھے۔ جو مذہب اور قانون اراضی آیرلینڈ پر موثر تھے۔ وہ بدنظمی اور جبر کی زبردستی بچوبانے مین بڑا اصرار رکھتی تھین۔ یونین کی منسوخی کے لیئے جو واویلا ہو رہی تھی اُسکو وہ انصاف نہین جانتی تھین اس معاملہ مین اُنکی بلند نامی بہ نسبت دانائی کے زیادہ نمایان ہوتی تھی۔ آیرلینڈ کے لارڈ چینسلر سر ایڈورڈ سگڈین نے اپنی چٹھی چھاپ دی جسکا مضمون یہ تھا کہ ملکہ معظمہ نے بذات خود یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ یونین کو منسوخ نہونے دین (مئی ۱۸۴۳؁ء) منسوخی کے پیشوا اوکونیل نے جو ملکہ معظمہ کی ثناخوانی مین بڑے جری اور دلیر تھے اوپر کے بیان کو رد کیا پیل نے بہ نرمی سگڈین کو ڈانٹا۔ لیکن سچ نے اسپر زور ڈال کر یہ کہوایا کہ ملکہ معظمہ جہان تک اُنکا بس چلتا ہی یونین کو قائم رکھین گی۔ وہ دونون ملکون کے درمیان رشتہ مندی کی ایک بندش ہے۔ تادم مرگ اُنکی یہی تمنا رہی ✦

پیل کی کل معاملات آیرلینڈ کی یونین اور ملکہ معظمہ

ملکہ معظمہ کو اس سے بھی تردد پیدا ہوا کہ آیرلینڈ کی نسبت پارلیمنٹ مین اوپوزیشن (مقابلہ) کی پولیسی مزاحم ہوتی تھی۔ اُنہون نے ۱۵۔ اگست کو پیل کو غصہ مین آنکر لکھا کہ کام کی ترتیب و نظم مین ممبرون کی قلت بڑی مزاحمتین کرتی ہو مجھے امید ہے کہ آپ سب طرح سے کوششین کرین گے۔ جو نا ملائم طریقہ چل رہا ہے اُسکو بالکل ختم کر دین گے۔ اور جو اشراف اس طریقہ پر چل رہے ہین اُن کی یہ امداد نہین کرینگی کہ وہ اپنے رویہ پر چلے جائین ✦

ملکہ معظمہ اور پیل پارلیمنٹ کی مزاحمتین

جس مہینے مین زار روس آیا تھا اُس مین ۱۴۔ جون کو شکر کے محصول بڑھانے مین گورنمنٹ کو شکست ہو چکی تھی۔ اور آزادی تجارت کی بنیاد پڑتی جاتی تھی۔ گو یہ اُفتاد بظاہر کامنس ہوس مین نہ تھی پیل کا یہ چاہنا کہ درآمد برآمد مال پر محصول موقوف ہو چلتا ہوا نظر نہین آتا تھا اسنے پہلے سے سوچ لیا کہ اگر اس باب مین اپنی رائے بدلون گا تو بہت میرے ساتھی مجھسے منحرف ہو جائین گے۔ اسلیئے اُسنے اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جسکو سنکر ملکہ معظمہ بھی ششدر و حیران ہوگئین معلوم نہین ہوتا تھا کہ اس دفعہ استعفا دینے کا نتیجہ کیا پیدا ہوگا۔ مگر بڑی خوشی کی بات یہ تھی کہ چار روز کے بعد پیل کے لیئے ایک ووٹ کو نفیڈنس (اعتماد) حاصل ہوگیا۔ اسلیئے یہ بُرا وقت سر پر آیا ہوا ٹل گیا۔ ۱۸۔ جون کو ملکہ معظمہ نے اپنی تسکین و تشفی کو تحریر کیا۔ انہون نے کہا کہ شب گزشتہ ہر شخص کو یہ خیال تھا کہ گورنمنٹ پٹ جائیگی۔ اسلیئے یہ جیت غیر متوقع اور خوش کرنیوالی تھی ✦

پیل کا استعفا دینا اور دوبارہ بنا

بادشاہ جو ملاقات کو آئے اور اُنکی بڑی مہمان نوازی کیگئی۔ باوجود اسکے کہ غیر ملکون کے معاملات ملکہ معظمہ کے مطمئن قلب مین خلل انداز ہوئے۔ انگلش اور فرنچ کے درمیان جو محاسدت ہی وہ رک سکتی ہی۔ مگر وہ اس سبب سے نہین معدوم ہو سکتی کہ دونون سلطنتون کے گورٹون مین معاندت ہی۔ سنہ ۱۸۴۴ء کے موسم خزان مین فرنچ کے اہلکارون نے انگلش کونسل جارج پری چارڈ کی جزیرہ ٹاہیٹی مین جو ابھی فرانسیسون کے قبضہ مین آیا تھا۔ بہت بُری طرح مدارات کی جسکے سبب سے انگلینڈ مین عوام کو فرانس پر بڑا غصہ آیا ملکہ معظمہ اور اُنکی گورنمنٹ کو ایک دفعہ یہ تردد پیدا ہوا کہ اب دونون مین لڑائی ہوتی ہی۔ اس برافروختگی مین ملکہ معظمہ کے بیٹا پیدا ہوا۔

۶۔ اگست سنہ ۱۸۴۴ء کو ونڈسر کیسل مین ملکہ معظمہ کے بیٹا پیدا ہوا۔ ایسے جلد پیدا ہونیکی توقع نہ تھی۔ ولادت سے تین گھنٹے پہلے ملکہ معظمہ نے مختلف بلون کے پاس ہونیکے کمیشن پر شاہی منظوری کے دستخط کیے تھے۔ ولادت پر چالیس منٹ گزرے تھے کہ اسکی خبر اخبار ٹائمس مین مشتہر ہوگئی۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ ملک مین تار برقی کے لگ جانیکے سبب سے اس ولادت کی خبر کل ملک مین ایسی پہنچ گئی جسپر تعجب ہوتا تھا۔ ۶۔ ستمبر کو شہزادہ کو اصطباغ دیا گیا۔ الفرڈ آرنسٹ البرٹ نام رکھا گیا۔ بعد اسکے اسکا نام ڈیوک ایڈنبرگ رکھا گیا۔ یہی نام زیادہ تر مشہور ہوا اسکے دھرم ماں باپون مین شاہ پروشیا شہنشاہ جرمن بھی تھا جو ملکہ معظمہ سے ملنے یہان آیا تھا۔ لیڈی بلوم فیلڈ لکھتی ہین کہ یہ لڑکا بڑا پیارا موٹا تازہ توانا تندرست تھا۔ اسکی آنکھین بڑی بڑی تھین۔ بال سیاہی مائل تھے۔

یہ گپ تھی کہ شہزادہ کا نام رجسٹر ولادت مین چھ ہفتہ تک نہین لکھا گیا۔ اس پر ملکہ معظمہ نے صاحب رجسٹرار پر ساڑھے سات شلنگ جرمانہ کیا۔

کتون کی تعریف مین تو شعرا نے نظم آرائی کی ہے اسلیئے شہزادہ کے کتے کے مرنے کا حال لکھنا کچھ معیوب نہین۔ اسے نوس شہزادے کے ایک کتے کا نام تھا۔ جسے وہ بہت پیار کرتے تھے۔ اُنکی چودہ برس کی عمر سے وہ ساتھ رہتا تھا۔ اسکی رفاقت پر گیارہ برس گذر چکے تھے۔ اُن کے ساتھ بڑی وفاداری اور محبت کرتا تھا۔ بیماری کے آثار بھی کچھ اُسپر ظاہر نہین ہوئے تھے کہ وہ کتا دفعۃً مر گیا اُسکی لاش دفن کیگئی۔ اور اُسکی قبر پر برنجی مورت اُسکی لگائی گئی۔

سنہ ۱۸۴۴ء کے موسم گرما مین ملکہ معظمہ کا ارادہ آئرلینڈ جانے کا تھا۔ مگر وہان بدنظمی نے ایسے پاؤن پھیلا

رکھے تھے کہ یہ ارادہ فسخ ہوا اور بجاے اسکے سکوٹ لینڈ کی سیر کا عزم ہوا۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب نے بڑی شہزادی کو ساتھ لیا۔ اور باقی تین بچون کو سمندر کے کنارے کی طرف بھیجدیا۔ ۹ ستمبر کو ونڈسر سے سوار ہوکر وول وچ مین وہ جہاز پر سوار ہوئے۔ اور بلیر کیسل مین آکر اترے۔ عالیجناب کو یہان شکار کھیلنے کا موقع خوب ہاتھ آیا۔ جب وہ شکار کھیلنے جاتے تو ملکہ معظمہ اُنکے ساتھ جاتین۔ یہان وہ اپنا تحمل دکھاتین کہ جس پر تعجب ہوتا ہی۔ لیڈی بلوم فیلڈ سے اُنہون نے کہا کہ مین ایک دن ۹ گھنٹہ تک پہاڑون اور جنگلون مین چھپی ہوئی بیٹھی رہی۔ اور منہ سے آواز اسلیئے نہین نکالی کہ کہین ہرن اُسکو سُن کر بھاگ نہ جائین۔ اُنہون نے اپنے روزنامچہ مین ایک دفعہ شکار کی یہ کیفیت لکھی ہی کہ مین اور لیڈی کیننگ زمین پر بیٹھے ہوئے نقشہ کھینچ رہے تھے۔ اور گھاس پر لیٹ کر دوربینون سے دیکھ رہے تھے کہ ہمکو معلوم ہوا کہ برلب کوہ ہرنون کا گلہ آیا۔ اور نیچے بھی اُتر آیا مگر دو آدمی جنکو شکار سے کچھ تعلق نہ تھا ایسے آگئے کہ ہرن اُلٹے بھاگ گئے۔ بیچارہ البرٹ پھر اہت۔ مگر گولی ایک بھی اس خیال سے نہین چلائی کہ کہین سارا کام نہ بگڑ جائے ٭

سکوٹ لینڈ مین ملکہ معظمہ کا دوبارہ جانا۔

بلیر کیسل مین گو ملکہ معظمہ تھوڑی دیر ٹھیرین مگر یہان ڈیوک تھولو سے سترہ برس کے بعد ملاقات کے ہونیسے اُن کا دل بڑا خوش ہوا۔ انکو یہان کی ساری پرانی چیزین اور باتین یاد آئین جن کا بیان اپنے روزنامچہ مین خوب لکھا ہی۔ یہان کے مناظر قدرت۔ آبشار۔ پہاڑ۔ سبزہ زار۔ جانور وغیرہ اپنے شوہر کے ساتھ پیدل چلکر خوب دیکھے ٭

کھیتون مین عورتون کو کھیت کاٹتے ہوئے دیکھکر وہ بہت خوش ہوئین۔ رعایا کے حالات دریافت کرنے مین بڑا دل لگاتین۔ یہان شہد۔ وسکی دودھ ملا کر ایک شربت بناتے ہین اُسکو بڑے مزے سے لیکر پیتے ہین۔ یہان کی کل سیر مین دو حادثے واقع ہوئے۔ ایک یہ کہ اُنکی مصاحبین کی گاڑی کے گھوڑے بگڑے مگر اس سے کسی کو تکلیف نہین ہوئی۔ جب ملکہ معظمہ نے پوچھا کہ کون سے گھوڑے بگڑے تو اُنکو جواب دیا گیا۔ وسپ گھوڑا بگڑا تو اُنہون نے فرمایا کہ اسکا نام ہی ایسا تھا (وسپ انگریزی مین بھڑ کو کہتے ہین جسکا ڈنک مارنا ہی کام ہے) دوسرا حادثہ ایسا نہ تھا بلکہ مذہبی تھا کہ ملکہ معظمہ سکوٹ لینڈ کے چرچ مین نماز پڑھنے جاتین جو عیسائیون کے دوسرے فرقہ کو ناگوار گزرتا۔ ایک متعصبانہ مذہبی مباحثہ جاری رہا۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب دونون سورج کے نکلتے ہی اُٹھتے۔ اور

صبح کی ہوا کھانے جاتے اور چھوٹی وکٹوریا کو چھوٹے سے ٹٹو پر سوار کر کے لیجاتے اور کبھی عالیجناب اسکو گودی مین لیکر چیزون کو دکھلاتے اور بتاتے کہ وہ کیا ہین دہقانون کے حال پر بہت توجہ فرماتے اور انکے حق مین نیک کام کرتے صبح کو ڈیوڑھی پر جنگی باجہ بجتا تھا۔ اور ایک چشمہ کا ٹھنڈا پانی اور جنگلی پھولون کا ایک گلدستہ آتا تھا۔ ایک دن صبح کے سات بجے ایک عورت سادے کپڑے پہنے ہوئے قلعہ سے باہر گئی۔ پہرے والے نے اسپر کچھ خیال نہین کیا۔ جب وہ فاصلہ پر چلی گئی تو ایک سپاہی نے پہچانا کہ وہ ملکہ معظمہ ہین تو انکے بوڈی گارڈ کے سپاہی دوڑے مگر انہون نے سب کو واپس کر دیا۔ انکا ارادہ تھا کہ آبشار بروٹر کو جا کر دیکھین۔ وہ گلین لائی اون کے لارڈ اور لیڈی کے مکان پر جو انہون نے ٹھیرنیکے لیئے عارضی بنا لیا تھا پہنچین کہ انکو ساتھ لیکر جائین مگر وہ ابھی سوتے تھے۔ تو وہ اکیلی چلی گئین۔ آبشار کو دیکھ کر واپس آئین تو گھر کا راستہ بھولین۔ کھیت کاٹنے والی عورتون سے قلعہ کی راہ پوچھتین کہ کوئی انکو قریب کا راستہ بتا دے کوئی انکو پہچانتا نہ تھا۔ ایک عورت نے انکو راستہ ایسا بتا دیا کہ اسکے بیچ مین پارک کا کٹھرا آتا تھا۔ وہ اس راستہ آئین اور کٹھرہ پر چڑھکر اترین اور قلعہ مین واپس آئین۔

ملکہ معظمہ ایسی شہسوار تھین کہ پہاڑی ٹٹوؤن پر سوار ہو کر سکوٹ لینڈ کے پہاڑون کی ان بلند چوٹیون پر بے خوف چڑھ جاتین جن پر چڑھتے ہوئے اس ملک کے آدمی جھجکتے تھے ایک دفعہ وہ اپنے روزنامچے مین لکھتی ہین کہ مین ایک مرتبہ پہاڑ کی ایسی چوٹی پر چڑھ گئی جہان بالکل سنسان تھا۔ نہ کوئی مکان پاس تھا خوبصورت پہاڑون اور سیاہ کالے سینگون کی بھیڑون کے سوائے کوئی اور مخلوق نہ تھی۔ اس سیر و سواری مین جو لطف مینے اٹھایا ہے وہ عمر بھر کبھی میسر نہین ہوا۔

۲۲ ستمبر کو پرنس البرٹ نے کوبرگ کی بیوہ ڈچس کو لکھا کہ ہم یہان پہاڑیون کیطرح اپنی زندگی وحشیانہ بسر کر رہے ہین۔ مگر وہ ہمارے دل و دماغ کے لیئے مقوی معجون ہے اور مجھ جیسے عاشق کے دل کیلئے سرمایۂ انبساط و نشاط ہے۔ میدانون مین شکار اور قدرت الٰہی کی بہار موجود ہے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مناظر قدرت کی کیفیات سے قطع نظر کرکے یہان سکھ چین آسائش آرام۔ عزلت۔ فراغت۔ ویرانی اور آزادی ایسی ہے کہ ہم لوگون کے دلون کو فریفتہ کرتی ہے وہ یہان سے یکم اکتوبر کو روانہ ہو کر ۳ اکتوبر کو ونڈسر مین پہنچین۔ جب دونون میان بی بی انگلینڈ جانیکے

لیئے سفر کیا ہے تو ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا کہ اے میرے پیارے پیارے ہا میں تم کو اپنے پیچھے چھوڑے
جاتی ہون جس سے مجھے بڑا رنج ہے *

سنہ ۱۸۴۴ء مین ملکہ معظمہ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ فرانس کے تعلقات کی
گہری ڈراونی گھٹا ہمارے سرون پر چھائی رہتی ہے جو دلون کو دہلاتی ہے اور سخت اذیت و تکلیف
پہنچاتی ہے اور ہماری خوشی کو تلخ کرتی ہے۔ ساری قوم کو آزردہ و خفا کرتی ہے۔ مگر اب یہ گھٹا یون
اتری جاتی ہے کہ شہنشاہ فرانس آتا ہے۔ ۱۰۔ اکتوبر کو لوئی فلپ شہنشاہ فرانس پورٹس متھ مین
جہاز سے اترا۔ فرانس کے بہت سے اخبار اسکے یہان آنیکے مخالف اس سبب سے تھے کہ ایک معاملہ
مین فرانس کا نقصان انگلستان کی دست اندازی سے ہو چکا تھا۔ مگر لوئی فلپ اور مسٹر گیزو وزیر دولت
خارجیہ نے یہان آنے کا ارادہ اسلیئے مصمم کیا کہ انکی رائے مین ملاقات ہی کا طریقہ ایسا تھا کہ دونون
ملکون مین باہم نیک سلوکی پیدا کر سکتا تھا۔ جب شہنشاہ جہاز سے اترا ہے تو میئر اور کورپوریشن نے
اسکے روبرو اپنا ایڈریس پیش کیا جس کا جواب شہنشاہ نے یہ دیا کہ مین آپ کی ان مہربانیون اور
شفقتون کو بھولا نہین جو آپنے مدت ہوئی کہ انگلستان مین میرے قیام کی حالت مین مجھپر کی
تھین۔ اس زمانہ مین ان دونون ملکون مین پھوٹ پڑنیسے مجھے رنج ہوتا ہے۔ اے شریفو! مین
تم کو یقین دلاتا ہون کہ مین حتی الوسع کوشش کرونگا کہ ان دونون ملکون مین کبھی آپس مین پھوٹ نہ پڑے
مین اپنے سچے دل سے یقین کرتا ہون کہ ہر قوم کی خوشحالی و بہبودی ان قومون کے امن و عافیت پر
موقوف ہوتی ہے جو اسکے گرد رہتی ہین۔ انکی راحت و عافیت گویا اپنی ہی راحت و عافیت ہوتی ہے
فرانس کا یہ پہلا ہی شہنشاہ سوا رجان کے تھا جو انگلستان کے بادشاہ سے دوستانہ
ملاقات کرنے آیا۔ اسکو انگلستان سے ساتھ خاص اتحاد تھا۔ وہ یہان اپنی جلاوطنی کی حالت مین
رہ گیا تھا۔ اسلیئے عوام کو اسکے دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ پرنس البرٹ اور ڈیوک ولنگٹن اسکے استقبال کو
آئے۔ شہنشاہ اور پرنس دونون بڑی محبت سے آپسمین ہم آغوش ہوئے۔ اور آپس مین ایکنے دوسرے
کے بوسے لیئے۔ پھر دونون ہمراہ ونڈسر کو چلے۔ راہ مین گوس پورٹ کے سٹیشن پر تماشہ ہوا کہ ایک
نوجوان افسر گارڈس اوف اونر نے اپنے کنبے کو مہمان شہنشاہ کے دکھانیکے لیئے پلیٹ فارم پر بلوا
لیا تھا۔ ان مین سے ایک خیرخواہ بڑھیا بھی تھی۔ ٹرین کے چلنے مین تھوڑی دیر تھی۔ یہ کنبہ بادشاہ

شہنشاہ فرانس کا انگلستان مین آنا

کی گاڑی سے لگا ہوا کھڑا تھا۔ بادشاہ ہنس ہنس کر لوگون کے سلام کے جواب مین گردن جھکا رہا تھا اُس بڑھیا کو یہ خیال تو رہا نہین کہ جو کچھ مین کہونگی وہ گاڑی کے اندر لوگ سن لین گے۔ اُسنے پکار کر کہا کہ مین شاہ فرانس کو دیکھنا نہین چاہتی۔ مین تو اپنے پیارے شہزادہ البرٹ کے کھڑے کو دیکھنا چاہتی ہون۔ بشرطیکہ دیکھ سکون۔ شہنشاہ نے ہنسکر خوش مزاجی سے شہزادہ البرٹ سے کہا کہ کہ آپکے دیدار کی شائق ایک بڑھیا کھڑی ہے۔ شہزادہ اپنی جگہ سے اُٹھکر باہر آیا اور لیڈی کو سلام کیا۔ اور ہنسکر اپنے دُر دندان کی جھلک دکھائی۔ بڑھیا اُنکی صورت دیکھکر نہال ہوگئی۔ عمر بھر اِس کا ذکر فخریہ کرتی رہی۔ شہزادہ کو اپنی تکلیف کا یہ معاوضہ ملگیا۔ شہنشاہ لنڈن مین اسلیئے نہین گیا کہ حضرت علیا جب فرانس مین گئی تھین تو وہ پیرس مین تشریف نہین لیگئی تھین۔ ونڈسر مین شہنشاہ آیا۔

جب شہنشاہ کی سواری محل کے چوک مین آئی تو ملکہ معظمہ اسکے استقبال کے لیئے دوڑین شہنشاہ ملکہ معظمہ کے ملنے سے ایسا متاثر ہوا کہ اُسکے ہاتھ تھر تھر کانپنے لگے۔ سر پر سے ٹوپی بھی الگ ہوگئی سفید بال بھی نظر آنے لگے۔ اُس نے ملکہ معظمہ کو بڑی محبت سے گلے لگایا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین اپنے اِس مہمان کا حال یہ لکھتی ہین کہ مین نے ابتک کوئی آدمی تصویرون و پیکرون کو دیکھکر خوش ہونیوالا شہنشاہ کے برابر نہین دیکھا۔ وہ اُن لوگون کے فضائل کو جانتا تھا جن کی وہ تصویرین اور پیکرین تھین۔ قاعدہ ہے جو شخص چیزون کو دیکھکر خوش ہوتا ہے اُسکو چیزین دکھانیکو آدمی کا دل چاہتا ہے۔ اُسکا حافظہ بلا کا تھا۔ اُسکی جودت طبع غضب کی تھی۔ وہ ونڈسر کو دیکھکر اُس پر فریفتہ ہوگیا بار بار یہ کہتا تھا کہ مجھے اپنی اور ننگ آرائی کے بعد یہ خوف تھا کہ جس چیز کے دیکھنے کی آرزو سے دلی ہی وہ مجھے دیکھنی نصیب نہو۔ مگر اب مین اُسکے دیکھنے سے خوش ہو رہا ہون۔ یا اللہ کیا مجھے خوشی ہوئی ہے کہ مینے اپنا بازو آپکے بازو مین ڈالا۔ ملکہ معظمہ نے اُسکو یہان کی خوب سیر کرائی۔ اُس نے تاریخی تصویرون کی فہرست اپنی بیاض مین لکھی کہ اُن کی نقلین بنوا کے ورسل لیز مین لگائے۔

ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ۸ تاریخ کی دعوت مین اُس نے مجھ سے اپنے اسوقت کا حال بیان کیا کہ گرہی سنیس کے مدرسہ مین وہ بیس ہنس روز پر معلمی کرتا تھا اور اپنے بوٹون پر آپ برش پھیرتا تھا۔ چابوٹ اِسکا نام تھا۔ اِسکی زندگی بھی کیا پر انقلاب ہی۔

۹۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ نے اِسکو اور ڈر اوف گارٹر عنایت کیا۔ جس کا حال ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ

جب شہنشاہ ہمارے پاس آیا۔ ہم سب کھڑے ہوگئے اور مین نے اُس سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ نائٹ اوف موسٹ نوبل اورڈر آف گارٹر کیلئے منتخب ہوئے ہین۔ پرنس نے اُس کے گھٹنے پر گارٹر رکھا اور مین نے اسکو باندھا۔ اور نصیحت نامہ پڑھا گیا۔ شہنشاہ نے یہ کہکر کہ مین آپکے ہاتھ چومنے چاہتا ہون۔ میرے ہاتھ چوم لیئے۔ مین نے اسکو گلے لگا لیا۔ مین نے اُسکے کندھے پر جو رِبنڈ رکھا تو اُس مین ڈیوک کیمبرج نے میری مدد کی۔ پھر شہنشاہ نے میز کے گرد پھر کر اُن نائٹون سے ہاتھ ملایا جو اِس رسم مین بلائے گئے تھے۔ اور ہم اِس کے ساتھ کمرون مین پھرے اور اُس نے ہماری مہربانی کا بار بار شکریہ ادا کیا*

۱۲- اکتوبر کو لنڈن کے لارڈ میئر اور کورپوریشن نے ونڈسر مین آن کر بادشاہ کے روبرو ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب اُس نے یہ دیا کہ فرانس کی وہ یگانگی انگلستان کے ساتھ بڑی وقعت اور قدر رکھتی ہے جو ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنیکے لیئے نہو۔ امن وعافیت رکھنا ہمارے مدنظر ہونا چاہیئے۔ ہمپر واجب ہے کہ ہر ملک کو جو خدا نے اپنی مرضی سے برکتین اور نعمتین عطا کی ہین وہ اُسکے پاس رہنے دین۔ انگلستان سے فرانس اور فرانس سے انگلستان سوائے دوستانہ یگانگت کے اور کچھ نہین مانگتا*

۱۴- اکتوبر کو شہنشاہ انگلستان سے چلا گیا۔ جیسا وہ سوتھمپٹن کی راہ سے آیا تھا۔ ایسا ہی اِس راہ سے واپس جانا چاہتا تھا مگر جب اس بندرگاہ مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کے ساتھ آیا تو موسم ایسا خراب تھا کہ وہ ڈوور کی راہ سے کیلاس چلا گیا۔ اِس سبب سے فرانسیسی امیر البحر اور اُس کے افسر جو شہنشاہ کو لائے تھے۔ اور اِس توقع مین بیٹھے تھے کہ شہنشاہ کو اپنے جہاز مین لیجائینگے مایوس ہوئے۔ ملکہ معظمہ نے اُنکی اِس مایوسی کے رنج کا علاج یہ کیا کہ اُنکی دعوت کی۔ فرانسیسی مہمانون کو انگریزی افسرون نے ڈنر اور بال دیئے۔ آپس مین ایک نے دوسرے کیلئے جام تندرستی پیا۔ سپیچین دی گئین۔ اور بہت سی تضرع آمیز مکاریون کے آپس مین مبادلے ہوئے۔ اِس قسم کی آو بھگت اور تواضع و تکریم گو ایک حد تک سچ روتی ہے۔ مگر اسمین خرابی یہ ہوتی ہے کہ ان کا میلان اِس طرف ہوتا ہے کہ وہ اپنا عمل معکوس کرین۔ غرض طرفین کی خوش اخلاقیان راستی کی سرحد سے گزر کر مکاری مین داخل ہوگئین*

عالیجناب البرٹ کی نسبت شاہ فرانس کی رائے

ملکہ معظمہ کو عالی جناب البرٹ کی نسبت شہنشاہ نے یہ رائے دی کہ وہ عجیب عجیب کام کرے گا۔ وہ بڑا دانشمند ہے۔ وہ جلد باز نہین۔ وہ اپنی معلومات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ ہمیشہ نیک صلاح دے گا۔ آپ یہ نہ خیال کرین کہ مین یہ بات خوشامد سے کہتا ہون نہین نہین مین سچے دل سے کہتا ہون کہ وہ اپنے چچا کے مثل عاقل و نیک دل ہوگا۔ اگرچہ انقلاب کے زمانہ کے آنے کی امید نہین ہے۔ نہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ نہ آئے گا۔ لیکن اگر وہ آئے تو وہ اس گردش روزگار مین آپ کی حمایت کرے گا*

ملکہ معظمہ کی کفایت شعاری کا حسن انتظام

چہار دانگ عالم مین سب سے زیادہ زبردست شہنشاہ روس اور شہنشاہ فرانس ہین معلوم نہین کہ انگلستان مین انکی مہمانداری مین کیا کچھ خرچ ہوا ہوگا۔ اسکی نسبت مسٹر روبرٹ پیل وزیر اعظم پارلیمنٹ کے روبرو ہ بیچ مین یہ فرماتے ہین کہ انکی مہمانداریون نے اپنے خرچ کا ذرا سا بھی بوجھ ملک پر نہین ڈالا۔ ان عظیم الشان خرچون کے ہونیکا کسیکو علم نہ تھا کہ وہ ہوگئے۔ انکے لیے ملکہ معظمہ نے ایک شلنگ بھی مانگنے کا تقاضا مجھپر نہین کیا۔ مین خیال کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ کا یہ حسن انتظام ہے جو وہ اس بات پر جمی ہوئی ہین کہ وہ ان کے منصب عالی کے سبب سے جو نمایش کی شان و شوکت مین خرچ ہوگا اُسکے لیئے ملک پر کوئی قرض نہین ہوگا۔ سچ یہ ہے کہ نمایش کی شان و شکوہ اصل مخزن کفایت شعاری کا حسن انتظام ہے۔ اس کفایت شعاری کے حسن انتظام مین پرنس البرٹ کے دل و دماغ اور بیرن سٹوک میئر کے ہاتھون نے یہی کام و اہتمام کیئے تھے۔ انکم ٹکس کے لگنے سے بہت سے محصولات مین کمی یا موقوفی ہوگئی تھی۔ بحری و بری سپاہیون کی افزایش ہوگئی تھی۔ یہ امید تھی کہ تین سال مین اس افزائیش کی ضرورت نہ رہے گی۔ ملک اس وقت خوش حال تھا۔ پرنس البرٹ نے ایک اپنے دوست کو لکھا ہے کہ اس ملک مین تجارت اور آمدنی کے مخازن مین بڑی لچک اور مضبوطی ہے*

ملکہ معظمہ کی سیر بحری

ملکہ معظمہ کو جب شہنشاہ فرانس کی مہمانداری سے فراغت ہوئی تو انہون نے بحری سفر کا عزم کیا۔ اوس بورن مین جاکر مکان کا ملاحظہ کیا آخرکار اُسکو مول لیلیا۔ یہ مقام انکو دل سے پسند تھا۔ وہ لنڈن سے اگرچہ دور نہ تھا۔ مگر اسمین سارے فائدے جو کنٹری ہوس (وہ مکان جو آبادی سے دور رہنے کے لیئے بنایا جائے) مین ہوتے ہین۔ اسمین موجود تھے۔ ۲۱۔ اکتوبر کو جنگ ٹرے فلگار کی یادگار کا دن تھا۔ حضرت علیا و عالی جناب دونون نلبن کے جہاز پر جسکا نام وکٹری تھا

گئے وہ اُسوقت پورٹس متھ مین تھا۔ ملکہ معظمہ اسکے ڈک (عرشہ) پر گئین۔ جہان ایک برنجی پترے پر یہ لکھا ہوا تھا کہ نیلسن یہان گرا تھا ✢

ملکہ معظمہ اِس کتابہ کو خاموش دیکھتی رہین اور روتی رہین۔ پس اِس جہاز کے پاس کے حصہ مین یہ لکھا ہوا دیکھا کہ انگلستان ہر ایک آدمی سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرے۔ اُنھون نے وہ مقام بھی دیکھا جہان نیلسن نے دم واپسین لیا تھا۔ یہان وہ تھوڑی دیر سوچ بچار کرتی رہین۔ اور اِس واقعہ ماگزیر کو یاد کر کے دم بخود ہو گئین۔ جب جہاز سے الگ ہوئین تو اُنھون نے حکم دیا کہ توپون کی سلامی نہ اُتاری جائے۔ توپون کو روکدیا مگر ملاحون کے جہاز کے غل کو جو توپون سے بھی زیادہ تھا۔ نہ روک سکین ✢

روائل اکسچینج کی نئی عمارت کا کھولنا

۲۸۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ اِس عمارت کے کھولنے کو گئین اور ریڈنگ روم مین تخت پر زینت افزا ہوئین۔ حکام شہر نے اپنا ایڈریس سُنایا۔ اُسمین لکھا تھا کہ اِس عمارت کو اول ملکہ الزبتھ نے کھولا تھا۔ اب آپ اِس نئی عمارت کو کھولتی ہین جو آپ کی سلطنت کی یادگار مدتون تک رہے گی۔ اِس مین تجارت کو عظمت و ثروت اور پرامن فتح وظفر حاصل ہوئی ہین۔ اِس ایڈریس کے پڑھے جانیکے بعد ملکہ معظمہ نے میر کو **بیرونٹ** کا خطاب دیا۔ چند گھنٹے پہلے لارڈ میر اپنے بوٹون کے پہننے اور اُتارنے مین سٹ پٹائے تھے۔ مگر معلوم نہین کہ حضرت علیا کو اسپر علم ہوا یا نہین ✢

یہ عمارت پہلے دو دفعہ جل چکی تھی۔ سنہ ۱۸۳۸ء مین جو جلی تھی تو اُس کے ایک گھنٹہ کے بعد جلنے مین یہ آواز نکلتی تھی کہ عنقریب اِس مکان کی قسمت کُھلنے والی ہے۔ سو کھلی کہ تیسری دفعہ اِس عمارت کو حضرت علیا نے کھولا۔ اُنھون نے فرمایا کہ میری خوشی ہے کہ اِس عمارت کا نام روائل اکسچینج رکھا جائے۔ اِس عمارت کے کُھلنے کی بڑی دھوم دھام سے دعوتین ہوئین۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ روائل اکسچینج کے کھلنے کی رسم مین جیسی کہ میرے شاہانہ جلوس کے ساتھ سواری نکلی اور اُسمین کروفر کے ساتھ کام ہوئے اُس سے بہتر پہلے نہین ہوئے۔ اتنے آدمی خیرخواہ و نیک اندیش خوش و خورم جمع ہوئے تھے کہ تاجپوشی کے دن بھی نہین جمع ہوئے تھے۔ میرا دل اُنکے دیکھنے سے شاد ہوتا تھا۔ اخبارون مین چھپا کہ کسی رعایا نے کسی بادشاہ کی اطاعت ایسی نہین کی جیسی کہ میری۔ مین دلیرانہ کہتی ہون کہ یہ بات مجکو صرف اپنے گھر کی نیک مثال ہونے سے حاصل ہوئی شہزادہ

البرٹ کا بھی خیر مقدم بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا۔ انہون نے بھی یہ حال دیکھکر بیرن سٹوک میر کو لکھا ہی کہ یہان چار سال بعد مین نے دیکھا کہ میرا منصب جو اول سے تھا اسکو لوگون نے اب سمجھا اور جانا ہے۔ آپ ہمیشہ ارشاد کیا کرتے تھے کہ مونارکی (بادشاہی) جب ہر دلعزیز ہوسکتی ہی کہ بادشاہ اپنی زندگی کا طریقہ ایسا اختیار کرے کہ وہ ہر پارٹی سے اپنی تئین الگ رکھے میلبورن ہمیشہ اسباب کو مہمل بنایا کرتا تھا۔ مگر اب وکٹوریا نے اس طریقہ کو اختیار کیا۔ جسکی تعریف لارڈ سپنسر نے کی کہ ملکہ نے اپنے کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ ہونیسے فرقہ ٹوری کی جسکی وہ مخالف سمجھی جاتی تھین اعانت کی۔

۱۴- نومبر کو ملکہ معظمہ وعالیجناب برگھلی ہوس مین مارکوئیس اکزیر سے ملنے گئے اُس کی لڑکی کے اصطباغ دینے مین شریک ہوئے۔ لڑکی کا نام وکٹوریا سیسل رکھا گیا۔ عالیجناب اُس کے دھرم باپ بنے۔ اور اُسکو ایک سونے کا پیالہ دیا۔ جسپر یہ کندہ ہوا کہ لیڈی وکٹوریا سیسل کو دھرم باپ البرٹ کی طرف سے۔

وگ اور ٹوری فرقون کے آپسمین روز مباحثے ومناقشے ردو بدل جرح وقدح رہتے تھے اور معاملات ملکی کی وہ کثرت رہتی تھی کہ عالیجناب ملکہ معظمہ کو دم لینے کی فرصت نہ ملتی تھی۔ آخر وہ بھی انسان تھے۔ اپنی آسایش وآرام کیلئے فرصت چاہتے تھے اس لیئے اول اُنہون نے سکوٹ لینڈ کو اپنی آرامگاہ بنانا چاہا مگر وہ لنڈن سے دور تھا۔ برآئی ٹن کے سیرگاہ بنانے مین یہ خرابی تھی کہ وہان آدمیون کا بڑا ہجوم رہتا تھا۔ ۱۸۴۴ء کے موسم خزان مین شاہ فرانس کو ملکہ معظمہ وعالیجناب رخصت کرنے گئے تو وایٹ آئیل مین سر ربرٹ پیل نے ایک جائداد اوس بورن کی بتلائی جو انکی آسائش وآرام کیلئے نہایت مناسب تھی۔ وہ لنڈن سے بہت دور بھی نہین تھی۔ وہان آنا جانا بھی آسان تھا۔ سمندر کے کنارے پر تھی۔ وہ بکتی بھی تھی۔ غرض مارچ ۱۸۴۵ء مین ملکہ معظمہ نے اُسے خرید لیا۔ اُسوقت مین تین سو ایکڑ زمین تھی۔ مگر اور زمینین خرید کر کے اُسکا رقبہ دو ہزار ایکڑ کا بنا لیا۔ سب سے اول اس خریداری کا حال ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا جس مین ذرا بناوٹ وتصنع نہین کہ یہ مقام آرام وخلوت کے لیئے بڑا مسرت پیرا ہے۔ وہان اور کارخانے دلفریب ایسے نہین جو انسان کی حیات کے لیئے وبا کا حکم رکھتے ہین اس سے زیادہ کسی خوبصورت جگہ کا ہونا ناممکن ہی۔ وہان درخت اورادی

۱۸۴۵ء اوس بورن کا خریدنا اور اُسکا آراستہ کرنا

خوشنما اور سبحان اللہ وہ مناظر قدرت ہین جو عموماً ہر جگہ خوبصورت معلوم ہوتے ہین۔ اور خصوصاً
جب اُنکے ساتھ سمندر بھی ہو جو درختون کو نشو و نما دیتا ہے۔ سمندر کا کنارہ بھی ایسا ہے کہ آدمیون کے
غل غپاڑے سے خالی ہے۔ غرض ہر چیز خاطر خواہ موجود ہے*

وقتاً فوقتاً اُسکی نمایش مین مختلف افزائشین ہوتی رہین۔ نئے نئے درخت اور عمدہ عمدہ
باغ لگائے گئے۔ اِن سب کا اہتمام پرنس البرٹ نے کیا۔ جنکو ایسے کامون کی استعداد خداداد بھی
اُنھون نے اِس مقام کو ایسا دلکشا و روح افزا بنا دیا کہ سمندر کے کنارے پر وہ ایک فردوس بریں
معلوم ہونے لگا۔ اور حضرت علیا کی ساری مملکت مین کوئی مقام حسانت مین اُسکی ہمسری کا دم نہین
بھر سکتا تھا۔ سمندر کے فراخ مناظر نظر آتے تھے۔ بڑے بڑے جہاز کھڑے دکھائی دیتے تھے جن پر
ملاحون کا پھرتی کے ساتھ کام کرنے کا تماشا نظر آتا تھا۔ سمندر کا کنارہ درختون سے محفوظ تھا
وہان بچے بھی نہا سکتے تھے۔ درختون پر بلبلان ہزار داستان آشیان بناتی تھین جن کا چہچہانا عالی
جناب کو حد سے زیادہ مرغوب طبع تہا۔ وہ خود بلبل بن کر اُسکی بولی بولتے تھے۔ اور بلبلون سے اِسکا
جواب سُن کر محظوظ ہوتے تھے۔ حضرت علیا یہ نغمہ سرائی سنکر شاد شاد ہوتی تھین۔ یہان کی
قدیم عمارتین بادشاہی کارخانون کے لیئے کافی نہ تھین۔ وہ ڈھائی گئین اور اُنکی جگہ نئی عمارتین پرنس
البرٹ کی تجویز سے بنائی گئین۔ یہان بھی ونڈسر کیطرح اُنھون نے ایک فارم بنایا۔ اور اُس کا انتظام
ایسی خوش اسلوبی سے کیا کہ وہ اپنا خرچ آپ اُٹھانے لگا۔ عالیجناب نے بیرن سٹوک میر کو لکھا کہ ہماری
املاک روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اب ہماری سکونت ایسی جگہ ہے کہ تجربات بحری کرنے کا موقع
ملتا ہے۔ لڑائی کے بعد انگلستان کے کنارہ پر جسقدر جہازات جمع ہین ایسے کبھی نہین جمع ہوئے
جو بحری تحقیقاتین اور ایجادین ہوتی ہین اسکے امتحان کرنے کا موقع ہمکو ملتا ہے۔ غرض دونون زن
و شوہر نے ونڈسر کے تکلفات کو چھوڑکر اپنی خاطر خواہ دولت سرائے بنائی جو باپ دادا سے میراث
مین نہین ملی تھی۔ بلکہ اپنی ذاتی ملکیت تھی جس سے اُن کا دل بڑا خوش ہوتا تھا*

پارلیمنٹ کے کھولنے سے پہلے ملکہ معظمہ اور عالی جناب اپنے امرائے عظام سے ملاقاتین
کرکے نہایت مسرور و محظوظ ہوئے۔ وسط جنوری مین ڈیوک بکنگ ہم سے سٹو مین ملنے گئے۔ جہان اُنکا
استقبال غیر معمولی شان و شوکت سے ہُوا۔ عالیجناب کے لیئے شٹ ڈرا ایک احاطہ مین جانورون کو گھیر کر شکار کرنا

کا سامان تیار کیا گیا۔ پچاس آدمیون نے خرگوشون کو گھیر گھار کر ایک احاطہ مین گھیرا۔ پھر احاطہ مین
ایک قاعدہ کے ساتھ آگ لگائی گئی۔ جس نے سب خرگوشون کو بھون کر کباب بنا دیا۔ عالیجناب
ساتھ گئے فاصلہ پر بیٹھے رہے اور بندوق بھی کندھے پر نہین رکھی کہ شکارون کے کباب تیار ہو گئے
اور طرح شکار کرنے مین تو خرگوشون کو لنگڑے ہونیکی فرصت دی جاتی ہے مگر اُس مین حضرت انسان اُنپر
یہ رحم فرماتے ہین کہ انکی جان لیکر زیادہ دیر تک لنگڑے ہونے کی تکلیف نہیں اٹھانے دیتے۔ عالیجناب
کو اس طرح شکار کھیلنا پسند نہین آیا۔ اُنہون نے ۴۴ خرگوش اور ۲۹ جنگلی مرغ اور ایک اور پرند
بندوق سے شکار کیئے۔ ستائیسوین جنوری ۱۸۴۵ء کو اول دفعہ ملکہ معظمہ سے ڈزریلی کی خانگی
ملاقات ہوئی۔ پیل اسکی لیاقتون و قابلیتون سے بے پروائی کر کے اُسکے دلمین کانٹے چبھوتا
تھا۔ مگر کچھ مدت نہ گزری کہ ڈزریلی نے اپنا عوض لیا کہ پیل کے دلمین کانٹے چبھوئے۔ ملکہ معظمہ
کے روبرو جو ڈیوک بکنگھم کی ہیبر پر مہمان جمع ہوئے۔ اُن مین مصالحت ریاکاری اور نفاق کے ساتھ
تھی۔ چند روز بعد ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے گلیڈسٹن کی بھی دعوت کی اور انکی گفتگو سے انکی قابلیتون اور
لیاقتون سے واقفیت حاصل کی۔ چند روز بعد یہ دونو عالی تبار زن و شو ڈیوک ولنگٹن کی منزل عالی مین انکی
دارالریاست سٹرتھ فیلڈ سائے کے اندر گئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ کے دل مین
انکی کسقدر محبت اور اُنکے کارہائے نمایان کی کیسی قدر و منزلت تھی۔ عوام الناس اس شوق مین دیوانے
ہو رہے تھے کہ کسیطرح یہ معلوم ہو کہ ملاقات مین کیا کیا باتین ہوئین۔ ڈیوک کے منزل عالی کے گرد
سیر کرنے والون کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے رہتے تھے۔ اور ان مین بعض جرأت کر کے حویلی کے اندر
چلے جاتے تھے۔ اور دروازون مین سے جھانکتے تھے۔ اس عوام کی دیوانگی دور کرنیکے لیئے اخبار نویسون
نے اور اُنکے رپورٹرون نے ڈیوک کی حویلی کے گرد ڈیرے ڈال دیئے۔ اُنکو ملاقات کی باتین دریافت
کرنے کا ایسا شوق تھا کہ وہ ڈیوک کے آدمیون کا رستہ روک کے کھڑے ہو جاتے۔ اور منت سماجت
کر کے استفسار حال کرتے۔ جب وہ انکی نہ سنتے تو آنکھون مین آنسو بھر کر اور ہاتھ مین رشوت لیکر
اُنسے حال پوچھتے مگر وہ نہ بتاتے۔ اخبار کے ایک نوجوان اڈیٹر نے ڈیوک کے پاس پیغام بھیجا
کہ مین جناب کی ملاقات سے مشرف ہونا چاہتا ہون۔ جس کا روکھا سوکھا جواب ڈیوک نے یہ دیا کہ
فیلڈ مارشل آپ کو سلام دیتا ہے اور التماس کرتا ہے کہ میرے گھر کو پبلک پریس سے کچھ کام نہین

اپنی حویلی پر ڈیوک نے اشتہار لگادیا تھا کہ جو آدمی آسکو دیکھنا چاہین وہ کمرے کے دروازہ تک آئین اور گھنٹی بجائین۔ اور جہان کٹہری کے نشان لگے ہوئے ہین اُنکے اندر نہ جائین۔ اور دروازون مین سے جھانک تاک کرین۔ ڈیوک نے اِس ملاقات مین بھی اپنے قواعد سپاہ کو برتا۔ عالیجناب کا سکرٹری مسٹر اینسن لکھتا ہے کہ ڈنر مین ملکہ معظمہ کو ڈیوک ولنگٹن لے جاتے اور اُنکے ساتھ بیٹھنے طعام تناول فرمانے کے بعد ملکہ معظمہ کا اور اُنکے شوہر کا جام تندرستی پیا جاتا۔ پھر اہل مجلس کتب خانہ اور بلیرڈ ٹیبل کے کمرے مین چلے جاتے۔ اور رات کے ۵ بجے تک ڈیوک اور ملکہ معظمہ ایک سوفہ پر بیٹھتے اور ایک مقام مین ڈیوک کے گرانڈیر سپاہیون کی رجمٹ کا باجا بجتا رہتا۔

باب چہاردھم

ملکہ معظمہ اور آزادی تجارت

پہلے اِس سے کہ جنوری ۱۸۴۵ء ختم ہو ملکہ معظمہ ضروری پبلک معاملات مین بالکل مستغرق تھین پارلیمنٹ کا اجلاس ایک بڑا طوفان خیز ہونے والا تھا۔ مگر ملکہ معظمہ کو یہ اطمینان خاطر تھا کہ اُنکے وزراء کی رائے مین فورین پولیٹکس کے دائرہ کے اندر صلح و امن کے بڑھانے مین اِنکا عاقلانہ اثر بڑا ممد و معاون ہے۔ ۴۔ فروری ۱۸۴۵ء کو پارلیمنٹ کے کھلنے کے اجلاس پر بڑے زور سے اُنہون اپنا سپیچ پڑھا۔ اور اسمین اپنے کورٹ مین زار نکولاس اور شاہ فرانس کے ملاقاتون کے لیئے آنے پر اپنا بڑا اطمینان ظاہر کیا جسکے سبب سے پیل کو اول یہ موقع بیان کا ہاتھ لگا کہ ملکہ معظمہ نے اِن ملاقاتون کے شاہانہ خرچون کے واسطے شاہی خزانہ سے کچھہ نہین مانگا۔ اور سارا خرچ اپنی گرہ سے کیا۔ ملکہ معظمہ نے یہ بھی فرمایا کہ آیرلینڈ مین جو فساد برپا ہو رہے تھے وہ اب فرو ہو گئے ہین۔ وہان کے آدمیون نے اپنا جتنا سرمایہ مفید کامون مین لگایا ہے اور آپس مین مل جل کر کام کیا ہے ایسا کبھی نہین کیا کہ جس کے سبب سے ملک مین مرفہ الحالی پیدا ہوئی ہے۔

پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۸۴۵ء

پارلیمنٹ کے اجلاس مین آئرلینڈ کے باب مین بڑی گفتگوئین اور مباحثے رہے۔ یونین کی منسوخی کا جوش خروش کم ہوگیا تھا۔ گورنمنٹ لوگون کے راضی کرنے کیلئے ایک بڑی تدبیر سوچ رہی تھی یہ تجویز پیش ہوئی کہ می نوتھ مین جو کالج کیتھولک پادریون کی تعلیم کا ہے اسکو کوئی عطیہ عطا کیا جائے گلیڈسٹون اسکو برخلاف اُن اصول کے سمجھتا تھا جو اُس نے اختیار کئے تھے اور انکو پبلک پر ظاہر بھی کردیا تھا۔ وہ گورنمنٹ سے علیحدہ ہوگیا تھا۔ ملکہ معظمہ کو افسوس ہوا کہ وزیر اعظم کا ہونہار پشت پناہ جدا ہوگیا مگر اُنہون نے پیل کی ہمت بندھوائی کہ وہ یہ قوی تدبیر اختیار کرے کہ آئرلینڈ مین جو مذہب غالب ہے اُسکو دانشمندانہ تعصب سے خالی عطیہ دیا جائے۔ ملک مین اس تدبیر نے پروٹسٹنٹ کے تعصب کو جگایا جس سے ملکہ معظمہ نے اپنی نفرت ظاہر کی۔ ۱۵۔ اپریل ۱۸۴۵ع کو اُنہون نے پیل کو لکھا کہ پروٹسٹنٹ مذہب کی عزت کی بات نہین ہے کہ اُنہون نے اسوقت مین اپنے بد اور سخت متعصب جذبات کو ظاہر کیا۔

پارلیمنٹ کے اجلاس کے زمانہ مین کورٹ مین بڑی لہر بہر ہورہی تھی۔ قصر بکنگھم مین ایک جلسہ ہوا جس مین جارج دوم کی سلطنت کو تماشہ کے طور پر دکھایا۔ ۲۱۔ جون کو ملکہ معظمہ نے بیڑے کا معائنہ کیا جو سپٹ ہیڈ مین جمع ہوا تھا۔ ایسی شان و شوکت اور طاقت کا بیڑا کبھی پہلے نہین جمع ہوا تھا دوسرے مہینہ مین اُنہون نے اپنی دوستی و محبت کا یوروپ کے فرمانرواون کے ساتھ یہ ثبوت دیا کہ ہالینڈ کے بادشاہ کی اوس بورن مین ملاقات کی۔

اس زمانہ مین یہ افواہین زبان زد خلائق ہوئین کہ حضرت علیا جو ہر بات مین اپنے شوہر کو اپنے سے بہتر جانتی تھین۔ اسلیئے وہ اُنکو کنگ کونسورٹ (بادشاہ جو اپنی بی بی ملکہ کے ساتھ کاروبار سلطنت مین شریک ہو) کے خطاب کا مستحق جانتی تھین اور شوہر کے اس خطاب کے ملنے کی وہ تمنائے دلی رکھتی تھین۔ تاکہ اُن کا اور اُن کے شوہر کا درجہ برابر ہوجائے۔ عالیجناب کو اس کا علم بھی نہین ہوا کہ ملکہ معظمہ نے بیرن سٹوک میر سے اس باب مین صلاح پوچھی ہے۔ بیرن نے سر روبرٹ پیل اور لارڈ ایبرڈین سے اس معاملہ مین مشورہ لیا۔ ان تینون نے بالاتفاق اس امر کو خلاف مصلحت قرار دیا اور اسکو غیر ضروری جانا۔ یون اس خطاب کا خیال بالکل دور ہوگیا۔ مگر اخبار نویسون کو ایک بہانہ اخبار رنگنے کے لیئے ملگیا۔ ایک اخبار نویس نے یہ لکھ مارا کہ یہ خطاب کی تقریب پرنس کے اضافہ شاہی کی

تمہید ہے۔ یہ سوال کانس ہوس مین سررو برٹ پیل سے کیا گیا تو اُس نے بیان کیا کہ یہ رپورٹ بالکل بے اصل ہے *

پرنس البرٹ نے بھی اپنے معتمد سٹوک میئر کو لکھا کہ کنگ کون سورٹ کے باب مین جو مباحثہ پیش ہوا وہ مجھے ذرا خوش نہین آیا۔ یہ معاملہ اس مخالفت کے منصوبون کا ایک حصہ تھا۔ جو پیل کو پبلک اور وکٹوریا کے درمیان ضیق مین رکھتا تھا پیل بھی ہوشیار ہوا۔ اسکو خوف ہوا کہ کہین کورٹ کے ہاتھ سے حکومت نہ نکل جائے۔ مجھے یہ خوب موقع ملا کہ مین نے اِس خطاب کے اور کمانڈر انچیف ہونے کے باب مین دل کھولکر بڑا مباحثہ کیا۔ خطاب کی نسبت یہ گزارش ہے کہ یہان کے پبلک خطابون پر ہنستے ہین۔ اور کچھ اس کی قدر و منزلت نہین کرتے ہین۔ خطاب مذکور کی نظائر یہین موجود ہین اِس مین کونسٹی ٹیوشنل دشواریان بہت ہین۔ کمانڈر انچیف (سپہ سالار) ہونیکی کیفیت یہ ہے کہ اِس عہدہ پر میرے مقرر ہونیسے سپاہ بڑی خوش ہوگی۔ اور پولیٹکل لحاظ سے بھی وہ عمدہ انتظام ہوگا۔ مگر مجھے اِس تقرر کا پورا فائدہ جب حاصل ہوگا کہ اِس کا سارا کام خود کرون اور یہ گوارا نہ کرون کہ کسی شخص کو اپنا قائم مقام کرکے اِس سے اپنا کام لون پیل صاحب خیال کرتے ہین کہ بالفعل میرا منصب بالکل مناسب اور بہتر ہے گو قوم کے دلمین ڈیموکریسی (سلطنت جمہوری) مداخلت کرتی چلی جاتی ہے کچھ بادشاہ کے عورت ہونیکے سبب سے۔ کچھ اسکے کنبے کے خصائل کی وجہ سے۔ مگر مونارکی (بادشاہی) جیسی مستحکم بنا پر اب قائم ہے۔ ایسی پہلے کبھی بھی نہین قائم ہوئی *

یہ ایک بڑی عجیب بات ہے کہ علی العموم لوگون کو یقین تھا کہ ڈیوک پیرانہ سال ہیلیئے اپنے عہدہ کمانڈر انچیف سے مستعفی نہین ہوتا کہ اِس لئے عہدہ پر کسی اجنبی شخص کا مقرر ہونا قوم انگریزی کو ناگوار تھا۔ پرنس نے سپاہ کے لیئے ایسی ٹوپی ایجاد کی کہ اسکے آگے اور پیچھے چھجا تھا جسکے سبب سے گردن مینہ سے بچتی تھی۔ مگر وہ بدصورت بہت تھی۔ اسیلیئے لوگ اسپر ہنستے تھے *

ملکہ معظمہ نے اب دوسرا سفر غیر ملک مین کیا اور اب کی دفعہ ریجنسی مقرر ہونیکا ذکر بھی نہین ہوا وہ ایک مہینے غیر حاضر رہین۔ وزیر دول خارجیہ اُنکے ہمراہ تھا۔ اِس سفر کا اصلی مقصد یہ تھا کہ وہ کوبرگ کی سیر کرین جو اُنکی مان اور اُنکے شوہر کی نوجوانی کا وطن تھا۔ ۹۔ اگست کو پارلیمنٹ کا اجلاس برخاست ہوا۔ اِس دن شام کو حضرت علیا اور عالیجناب وول وچ سے شاہی جہاز مین بیٹھکر انٹ ورپ کیطرف

پورٹسمتھ مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کا تریپورٹ جانا

روانہ ہوئے۔ ۱۰ کو ۶ بجے اشمین وارد ہوئے۔ گو مینھ کی جھڑی لگی ہوئی تھی مگر یورپ کے قدیمی قاعدون
کے موافق سارے شہر مین روشنی ہوئی۔ دوسرے دن بھی موسم ناخوش رہا۔ زمرۂ شاہی خشکی پر اُترکر
ریل پر سوار ہُوا۔ راہ مین سیلائی نیس مین بلجیم کے بادشاہ و ملکہ سے ملاقات ہوئی۔ ریل کے ہر سٹیشن
پر سلامی اُتاری جاتی تھی۔ ہٹرنیل (زمین دوز رستہ) لیمپون اور ہانڈیون سے روشن کیا جاتا تھا۔ آخر
کو ایس لاشیپل مین شاہ پروشا اور اراکین شاہی سے ملاقات ہوئی۔ یہان سے کولون مین گزر کر محل
شاہی بروہل کو سفر کیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ سٹیشن کے کمرے مین اعلےٰ
عہدہ دار اور کیتھولک اور لوتھری پادری اور بہت سی نوجوان لیڈیان سفید لباس پہنے ہوئے جمع تھین اُن
مین سے ایک نے ہمارے یہان آنے کی مبارکباد مین نظم پڑھی۔ ہمنے یہان کے گرجا اور عمارات کو جو
یادگار ہین دیکھا۔ شام کو سفر کیا۔ کولون مین آئے۔ یہان استقبال بڑی دھوم دھام سے ہُوا۔ پھر ہم قصر
شاہی مین آئے۔ جہان شہ نشین مین بیٹھکر سپاہیون کا باجہ بجانا سنا۔ کمرہ روشنی سے ایک عالم نور
دکھا رہا تھا۔ پھر بون مین جاکر ایک جلسہ مین شریک ہوئے۔ ساٹھ جنگی بینڈون کا باجہ سُنا۔ بون کی یونیورسٹی
مین عالیجناب نے تعلیم پائی تھی۔ یونیورسٹی کے اُن پروفیسرون سے جو اُنکے استاد تھے ملکر بڑے خوش
ہوئے جس مکان مین عالی جناب رہتے تھے۔ اُسے دیکھ کر وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ "مین نے اُسکو
بالکل دیکھا۔ وہ کچھ بدلا نہین اِس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی" چار بجے قصر شاہی مین شاہ پروشا نے
دعوت بڑی دھوم دھام سے کی۔ اور یہ سپیچ دیا کہ "اے اشراف! اپنے گلاسون کو شراب سے پُر کرو۔ اہل
انگلینڈ اور اہل جرمن کے دلون مین ایک بڑا میٹھا لفظ ہے۔ جس کی مٹھاس کا بیان نہین ہو سکتا۔ تیس
برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ واٹرلو کی لڑائی کی بلندیون مین سخت جنگ و پیکار کے بعد وہ گونجا تھا تاکہ وہ
انگلش اور جرمن کی والاشان فتوح مین اخوت کو بیان کیا کرے۔ اب وہی لفظ ہمارے پیارے دریائے
رائن کے کنارے پر اِس صلح کن برکتون مین جو اِس جنگ عظیم کے مبارک ثمر تھین صدا دیتا ہے وہ
لفظ کیا ہے وکٹوریا۔ یہ کہکر بادشاہ نے ملکہ معظمہ اور عالیجناب کا جام تندرستی نوش کیا۔ اِس سپیچ
سے ملکہ معظمہ ایسی متاثر ہوئین کہ وہ بادشاہ کے پاس اُٹھکے گئین اور اُسکے دونون رخسارون کے
بوسے لیئے۔

جب دعوت سے فراغت ہوئی تو ریل پر سوار ہوکر لوگون کو رخصت کیا اور دخانی کشتی مین سوار ہو کر دریا سے

رائن کے کنارے پر روشنی کی سیر دیکھی۔ روشنی کا عکس دریا پر نوڑ علی نور تھا۔ جب اندھیرا ہوا تو تاریک
اور متعفن شہر نے روشنی کے شگوفے کھلائے ایک مکان سے دوسرے مکان پر روشنی کی شعاعین
ایسی چمکتی ہوئی جاتی تھین کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سونے چاندی کا دریا لہرین مار رہا ہے۔ افق پر آتشبازی
کی ہوائیان اُڑکر ہوا مین جاتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہاب ثاقب کا مینہ برستا ہے۔ جہان سواری کی
کشتی جاتی تھی۔ وہان آتشبازی اور بندوقون کی باڑین چھوٹتی تھین۔ ہر مقام پر گرجاؤن مین وہ روشنی
ہوئی تھی کہ وہ آتشین انگارے معلوم ہوتے تھے۔ ساری عمارت روشنی کی ہی بنی ہوئی معلوم ہوتی
تھی عجیب تماشا تھا کہ جس کے دیکھنے مین خلقت ایسی سرگرمی سے محو تھی کہ اسکو یہ نہین معلوم ہوتا
تھا کہ ہمارے سر کی چندیا پر آہستہ آہستہ مینہ دھپّے مار کر سرد کر رہا ہے۔ شاہ پروشا مع اپنے
مصاحبین کے برل کو چلا آیا۔ ۱۳۔ کو کونون مین ہم پھر آئے۔ جب ہم برون مین واپس آگئے تو بلجیم کے
بادشاہ اور ملکہ بھی یہان آگئے۔ ایک یا دو روز بعد مین مع مصاحبین کے دخانی جہاز مین دریائے رائن
کی سیر کیلئے سوار ہوئے۔ اسوقت یہ عجیب مجمع تھا کہ تین ملکائین دو بادشاہ۔ عالیجناب البرٹ اور ایک
آرچ ڈیوک ایک شہزادہ اور ایک شہزادی السی۔ جو ۱۸۷۱ء مین جرمن کے شہنشاہ کی شہنشاہ بیگم
ہوئی۔ اور ایک نامور عاقل یگانہ روزگار بیرن دون ہمبولٹ موجود تھے۔ عالی جناب نے جب ہمبولٹ
کی ستائش کی تو اُسکو ناگوار خاطر اس سبب سے گزری کہ وہ اُسکو غلط جانتا تھا۔ اور پرنس یہ جانتا
تھا کہ وہ میری تعریف کو غلط سمجھ رہا ہے بیویریا۔ کوبرگ۔ گوتھا مین اور جرمنی کے ہر حصہ مین
ملکہ معظمہ کا استقبال بڑی گرمجوشی سے ہوا۔ اس سیر مین ملکہ معظمہ کی سواری مین بیس ہزار سپاہیون
کی بندوقون کی باڑین چھوٹین جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہنگامہ کارزار گرم ہو رہا ہے ملکہ معظمہ
سے شاہ و ملکہ پروشا اب رخصت ہوئے۔ ۱۸۔ اگست کو حضرت علیا نے کوبرگ کے قریب اپنے شوہر
کے وطن کو اور اپنی مان کے گھر کو دیکھا تو اُن کے دلمین وفور سرور سے عجب جوش پیدا ہوا۔ ڈیوک کی نشست
نے یہان آنکر ملکہ معظمہ کو آنے کی مبارکباد دی،،

۱۹۔ اگست کو وہ شہر مین آئین۔ ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ راہ مین ایک مصنوعی دروازہ بنایا
گیا تھا جب ہمارا گزر اُس مین ہوا تو ہمکو ایک اڈریس پیش ہوا جسکو سُنکر مین رو جاتی مین آگئی مشکل سے
مین نے اپنے تئین ضبط کیا آنسو نکلے ہی پڑتے تھے۔ ایک طرف لڑکیان سفید کپڑے پہنے ہوئے

ہاتھون مین رومال اور سبز ہار لیئے ہوئے کھڑی تھین۔ اُنھون نے ہمکو گلدستے نذر کیئے اور اشعار پڑھے۔ مین بیان نہین کرسکتی کہ اُس پُرانے پیارے شہر مین آنیسے میرے دلپر کیا کیفیت طاری ہوئی۔ مین مشکل سے اپنے تئین ضبط کرتی تھی۔ شہر بڑی زیب زینت سے آراستہ ہُوا تھا۔ پھولون اور سہرون سے گلزار بن رہا تھا۔ نیک اندیش خیرخواہ آدمیون کا اجتماع اور اس مقام کے پُرانے آدمیون کی یاد دل پر اثر کرتی تھی۔ ایک جگہ کلرجی جمع تھے۔ جن مین سپرنٹنڈنٹ جنرل بھی موجود تھے۔ اُنسے ملاقات ہوئی۔ اِس نوجوان پادری نے میری مان کا نکاح پڑھایا۔ اور میرے شوہر کو اصطباغ دیا تھا۔ اُس نے مہربانی سے ایک ایڈریس پڑھا۔ جب مین قصر شاہی مین آئی تو اس قدر رشتہ دارون نے استقبال کیا کہ سارا زینہ رشتہ کی بہنون ہی سے بھرا ہوا تھا۔ مگر اس خوشی کے ساتھ یہ غم لگا ہوا تھا کہ البرٹ کا باپ ابھی مرا تھا۔ جسکی یاد دلمین ایک کانٹا چبھو دیتی تھی خوشی مین رنج پیدا کردیتی تھی۔ جب ہم روزنا ؤ مین آئے تو یہ غم اور زیادہ ہوگیا۔ ڈیوک مرحوم یہین رہتا تھا۔ البرٹ یہین پیدا ہُوا تھا۔ وہی قصر شاہی روزناؤ مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی اقامت کیلئے آراستہ کیا گیا۔ جس مین عالیجناب پیدا ہوئے تھے۔ یہان ہر ایک آواز پر ہر منظر پر ہر قدم پر ڈیوک مغفور کا خیال دلمین پیدا ہوتا تھا۔ اور اُسکے ملنے کی وہ آرزو دل مین پیدا ہوتی تھی جس کا بر آنا محال تھا

جب مین سوکے اُٹھتی تھی تو اِس خیال سے نہ پوچھو کہ کیسی مین خورسند و شادان ہوتی تھی کہ مین شوہر کی جنم بھوم مین آئی ہون جو اسکو نہایت عزیز ہے۔ پرنس بھی یہان میرے ساتھ ہونیسے بڑا خوش تھا۔ یہ بھی ایک لطیف خواب تھا۔ حاضری کھانیسے پہلے ہم اُس کمرے مین گئے جس مین میرا پیارا پیا اور اسکا بھائی آیرنسٹ رہتے تھے۔ اُس کے ہر طرف ننا سا بستر لگا ہُوا تھا جسپر دونون بھائی اپنے استاد فلورس چیٹرز کے ساتھ سوتے تھے۔ اُنکے پٹہ بازی کے چرکون کے سوراخ دیوارون کے کاغذ کے اندر پڑے ہوئے موجود تھے۔ ایک میز بچھی ہوئی تھی جسپر اُنکے بچپنے کے کپڑے رکھے جاتے تھے۔ یہان کا منظر خوشنما تھا۔

مجھے یہان کے آدمیون کی سادہ وضعی پر تعجب ہوتا تھا۔ اِن سے مین دوستانہ باتین کرتی تھی۔ سادگی کے ساتھ نیک طینتی و محبت دلی بھی اُنکی مین دیکھتی تھی ایک کھلے میدان کا نقشہ مین کھینچ رہی تھی کہ وہ ایک گھسیارن میرے پاس آکر بے تکلف گڈ مورننگ (صاحب سلامت)

کی۔ مین نے اُنکے سلامون کا جواب دیا۔ موسم کا حال اُنکے سامنے بیان کیا۔ یہ سنکر ایک عورت نے مجھ سے باتین کرکے ہاتھ ملایا۔ مین نے ایک نفیس گھروالی عورت کی مع اُسکے لباس کے اور ۳ نوعمر لڑکیون کی تصویر بنائی۔ یہ لڑکیان بڑی غریب مفلس تھین۔ مگر اُن کا لباس صاف اور ستھرا تھا۔ وہ کسان کی لڑکیان تھین اُنکے لیئے اس سے زیادہ خوش لباسی چاہیئے بھی نہین۔ کاش میرے آدمی اِن کسانون کے کپڑے پہنتے اور ریشمی لباس و کلاہ و شالون کے پہننے کا خیال نہ کرتے ۔

پانچ چھ روز بڑی خوشی سے بسر ہوئے۔ دونون میان بی بی ساتھ پھرتے تھے۔ شہر کے اوپر جو قلعہ تھا اُسکی سیر کی۔ جہان لوتھر کی کرسی اور بچھونے کا ایک حصہ رکھا ہوا تھا۔ ۲۲۔ کو ہم سینٹ گریگوری کی عید مین موجود تھے۔ یہ ایک خاص عید ہوتی ہے۔ جس مین اہل شہر و دہاتی اور اُنکی بیبیان اور بچے جمع ہوتے ہین اور عیش و طرب مین جسمین کوئی رکاوٹ نہین ہوتا مصروف ہوتے ہین۔ اس عید مین بچون سے مین نے اُنکی زبان مین باتین کین تو بچون کو بڑا تعجب ہوا۔ بچے ناچتے ناچتے تھک گئے اُنکو کچھ اپنے ذیشان مہمانون کا خیال نہ تھا۔ غل شور مچانے لگے۔ اور ایسی بک بک کرنے لگے کہ میری سوئی مین تاگا پرو دو۔ ہمنے اُنکے تئین میٹھی روٹیان اور کیک اور پھول دیئے۔ یہ سفر خالی از رنج نہ تھا۔ شاہ پروشیا کی دعوت مین آرچ ڈیوک فریڈرک چچا شہنشاہ آسٹریا کا آیا تھا۔ اُسنے قصر شاہی مین دعوت کے جلسہ مین شہزادہ البرٹ سے مقدم نشینی چاہی۔ اور وہ اُسنے اول بیٹھا اُسکا رنج و ملال ملکہ معظمہ کو ایسا ہوا کہ پھر اُنھون نے شاہ پروشیا کے مہمان بننے مین مضائقہ کیا۔ غرض انگلینڈ مین شہزادہ کی پریسیڈنسی منظور ہو گئی تھی۔ مگر غیر ملکون مین اُنکا یہ درجہ نہین مانا گیا کہ وہ ملکہ معظمہ کے بعد بیٹھا کرین ۔

سالگرہ پرنس البرٹ

۲۶۔ اگست کو پرنس البرٹ کی سالگرہ کا دن تھا۔ اسکا حال ملکہ نے خود لکھا ہے کہ پندرہوین سالگرہ کے بعد آج یہ سالگرہ پرنس البرٹ کی روزناؤ مین ہوئی ہے۔ سالگرہ دھوم دھام سے ہوئی میرے لیئے تو وہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی۔ جسکا مین شکریہ ادا کرتی ہون کہ میرے شوہر کی سالگرہ اُسکے جنم بھوم مین یعنے پیدا ہونیکے مکان مین ہوئی۔ اُس روز دہقان اپنے تیوہار کی پوشاک پہنکر بن سنور کر آئے۔ اُنکی ٹوپیون پر ربن اور پھول اور عورتون کے سرون پر پھولون کے طرے لگے ہوئے تھے۔ انھون نے پرنس کو ایک ہار اور مجھکو ایک گلدستہ نذر کیا۔ اور کہا کہ آپکے شوہر کی سالگرہ کی مبارکباد دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ بہت برسون تک تم جیو اور یہان جلد پھر آؤ۔ ۲۷۔ اگست کو مسافرون نے روزناؤ سے

سفر کیا۔ جس سے ہمارا دل بہت کڑھا۔ پھر ہم ڈیوک کوبرگ کی شکارگاہ مین گئے۔ دوسرے روز گوتھا مین پرنس کی سوتیلی نانی سے ہم ملنے گئے جسکی عمر اِسوقت ۷۴ برس کی ہے۔ اِس بوڑھی نانی نے اپنی حاضری کھانیسے پہلے اپنے بچون سے ملنے کیلئے ۸ میل سفر کیا جس سے تعجب ہوا۔ اُسکی ملاقات کا حال ملکہ معظمہ یہ لکھتی ہین "کہ مین اُنسے جاکر ملی کہ اُنکے پاس البرٹ اور آیرنسٹ موجود تھے۔ اِس بڑھاپے مین بھی اُنکی صورت پر حُسن کا نور تھا۔ قد چھوٹا ہے مگر اب تک سیدھا ہے۔ وہ بڑی چست و چالاک ہین۔ مگر بدنصیبی یہ ہے کہ وہ کانون سے بالکل بہری ہین۔ وہ مجکو دیکھکر ایسی خوش ہوئین کہ بار بار بیتیاں لیتی تھین۔ اُنکو دنیا مین کوئی چیز البرٹ سے زیادہ عزیز نہین۔ اِس اپنے نونہال کو دیکھکر وہ نہال نہال ہوتی تھین۔ دوپہر کے بعد ہم مسافر گوتھا کو چلے۔ جہان ہر چیز ڈیوک مذکور کی یاد دلاتی تھی جسکی لاش اب تک یہان آنکر قبرستان مین دفن نہین ہوئی تھی۔ دوسرے دن جنگل مین گھیر کے شکار ہوا جسمین ۵۵ جاندار گھیرے گئے۔ اِنمین ۳۱ بارہ سنگے تھے۔ انپر گولیان چلائی گئین۔ مین جانتی ہون کہ اسطرح سے جاندارون کا بلاآخانہ عدم مین بھیجنا کسی اشراف کو پسند نہین ہے ٭

اتوار کا دن چپ چاپ بسر ہوا۔ بعد اسکے یہان سے الوداع کا دن آیا جسکو ملکہ معظمہ لکھتی ہین "کہ مین جدائی کے خیال کی مشکل سے متحمل ہوسکتی ہون"۔ پھر وہ اِس قبرستان مین گئین جہان پُرانے ڈیوکون کی شَردار تھی۔ وہان صرف ڈچس ڈیوک کا سرداب پھولون سے ڈھکا ہوا تھا۔ اُس کے مرنیکے بعد گوتھا کا کُل گھر دوسرے عالم مین آباد ہونے لگا۔ ۳۔ کو گوتھا سے ملکہ معظمہ روانہ ہوئین اور راہ مین ایری ماش مین مقیم ہوئین۔ جہان کا ڈیوک اُنکو قلعۂ وارٹ برگ کی سیر کرانے لیگیا۔ جہان لوتھر بہت مہینون تک خلوت مین وحشت زدہ بیٹھا تھا۔ لوتھر کے لکھنے کی میز اور شادی کی انگوٹھی موجود تھی۔ دیوار پر اُس دوات کی سیاہی کے نشان موجود تھے جو اُسنے جن کو دیکھکر ماری تھی اور وہ دیوار پر لگی تھی۔ ملکہ معظمہ نے انگلینڈ مین آنیسے پہلے شہنشاہ فرانس سے دوبارہ ملاقات شاتوڈی یو مین کی ٭

ملکہ معظمہ کا سفر جرمنی ختم ہوا۔ ۶۔ ستمبر کو انٹ ورپ مین وہ آئین۔ مگر وہ سیدھی انگلینڈ کو نہین آئین۔ اوس بورن کی ... آنے مین وہ ٹریپورٹ مین گئین کہ از سرِ نو لوئی فلپ شاہ فرانس سے ملاقات ہو۔ سمندر مین ایسی طغیانی اور تلاطم تھا کہ وہ جہاز سے زمین پر نہین اُترین تو شاہ فرانس نے اِس سادگی

سے کہا کہ وہ بنانے کی کلون مین بیٹھکر جہاز سے اُتر آئین - اسپر انگریز بہت ہنسے جب ملکہ معظمہ بشاکو مین آئین تو اُنہونے کمرون کو دیکھا کہ وہ تصویرون سے نگارستان بنے ہوئے ہین - ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی پوری تصویرین آویزان ہین پیرسکے اوپرا کمپنی بلائی ہوئی موجود ہے جس نے رات کو خوب تماشا دکھایا - یہ ملاقات بڑی مختصر تھی +

ملکہ معظمہ کی دوسری جرمنی کی سیر

دوسرے دن ۹ - ستمبر کو اوس بورن پھر آنکر ٹھیرین - ۱۴ - ستمبر کو اُنھون نے اپنی چچی ڈچس گلوسیسٹر کو یہ خط لکھا کہ " جرمنی نے مجھپر اثر اپنا سحر کا کیا - خاص میرے پیارے کوبرگ اور گوتھانے تو اپنے اوپر مجھے فریفتہ کر لیا - مجھے وہان سے آنیکا بڑا ہی افسوس ہوا - وہان جانیکی تمنا میری برسون سے تھی اس جو خوشی مجھے حاصل ہوئی وہ ہمیشہ میرے دلکو خوش کیا کریگی - اسی مضمون کا خط اپنے مامون لیوپولڈ کو بھی لکھا - ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین درج کیا ہے " کہ جرمنی کی سیر مین جو میرا خوشی سے وقت بسر ہوا - اس سے زیادہ خوش کل زندگی مین بسر نہین ہوا +

پرنس البرٹ کے فارم پر ٹیکس لگنا

سنہ ۱۸۴۶ء کی ابتدا مین خاندان شاہی کے لیئے ایک چھوٹا سا جھگڑا اُٹھا جس مین ملکہ معظمہ کو خفیف سی تکلیف اُٹھانی پڑی - اور گپون کے اُڑانے والون کو بہت سا مصالح گپ شپ کیلئے ہاتھ لگ گیا - یہ واقعہ خاندان شاہی کو متنبہ کرتا ہے کہ آزاد ملکون مین جو شخص سب سے زیادہ اعلیٰ مرتبہ رکھتا ہے وہ بھی لوگون کے طعن و تشنیع و آوازہ توازہ کے ظلم سے نہین بچ سکتا - اس واقعہ کی مختصر سی تاریخ یہ ہے کہ ونڈسر کے پیرش کے افسرونے پرنس البرٹ کے فلمش فارم پر محصول لگا کے اُنسے طلب کیا ان افسرونے یہ خیال کیا کہ ہم محصول غربا کی پرورش کیلئے لیتے ہین - اس محصول کے لینے سے آمدنی کی افزایش ہوگی - جس سے غربا کی زیادہ پرورش ہوگی - اور پرنس بھی اُسکے دینے مین پہلوتہی کر کے اپنی ہردلعزیز ہونے مین کمی کا باعث نہوگا - مگر عالیجناب نے ملکہ معظمہ کے حسب درخواست اس محصول کے دینے مین اس بنا پر عذر کیا کہ یہ فارم ملکیت شاہی ہے اور وہ بادشاہی قبضہ مین ہے اس لیئے وہ سب محصولون سے معاف ہے اور اٹرنی جنرل سولسٹر شاہی سے اس مقدمہ مین قانونی رائے طلب کیگئی تو اُنسے یہ رائے دی کہ یہ محصول کسیطرح جائز نہین ہوسکتا - اور اس محصول کے لگنے سے بادشاہی حقوق پر ایک خطرناک نظیر پیدا ہوتی ہے - اب ونڈسر کی جماعت منتظمہ نے اس محصول کی بابت دو رزولیوشن پاس کیئے - ۱۵ - دسمبر سنہ ۱۸۴۵ء کو یہ ایک رزولیوشن پاس کیا کہ پرنس البرٹ پر یہ محصول نہین

لگ سکتا۔ دوسرا رزولیوشن یہ پاس کیا کہ غربا کی پرورش کا بوجھ پیرشس ونڈسر کی جماعت منتظمہ کے سر پر بہت آن پڑا ہے۔ اِسلیئے پرنس کی خدمت عالی مین یہ عرضداشت بھیجی جاتی ہے کہ وہ اِس حالت زار پر رحم و کرم فرماکر امداد کرین۔ پرنس نے اِن دونون رزولیوشنون سے یہ نتیجہ نکالا کہ ونڈسر کی جماعت منتظمہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ فلیمش فارم کی بابت اُنپر محصول نہین لگا سکتی اور محصول کے دینے سے ملکہ معظمہ کے حقوق مین فرق آتا ہے اِسلیئے محصول کے دینے سے اِنکار ہو مگر وہ خیرات کے طور پر امداد چاہتی ہے تو وہ اِسقدر خیرات جو اِس محصول کی برابر ہو کہ اُنپر لگایا جاتا بخوشی دینے کو تیار ہین۔ اُنھون نے کہدیا کہ سنہ ۱۸۴۱ء سے وہ محصول کا حساب کرکے اِسکے برابر خیرات لیلیے خاندان شاہی کے ستانے کیلیئے ونڈسر کی پیرشس کے افسرون نے یہ ناحق کا جھگڑا کھڑا کیا تھا کہ جس سے جاننا چاہیئے کہ پرنس البرٹ کو ایک غلط منصب دے رکھا ہو۔ مگر پرنس نے اِس معاملہ کو دانشمندانہ اِس خوبی کے ساتھ فیصلہ کیا کہ متوسط درجے کے آدمیون مین زیادہ ہر دلعزیز ہونے مین کامیاب ہوئے۔

ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ ملکہ معظمہ نے اوسبورن مین اپنا شیامحل اسلیئے تیار کیا تھا کہ وگ اور ٹوری فرقون کی فسادون سے بچکر اِسمین آرام کیا کرین۔ اسکا حال ملکہ معظمہ اپنے ایک خط مین لکھتی ہین کہ "لنڈن مین لوگ فساد اور عناد کی تلخ آمیز باتین کرتے ہین اُن سے بچکر یہان رہنے مین آسایش و آرام ہے۔ یہان حضرت علیا بڑے سادہ طور پر نہایت آرام سے خوش و خورم رہتی تھین۔ باغون کے لگانے کیلیئے قطعات زمین تقسیم و تجویز کرتی تھین۔ وہ اِس عافیت گاہ سے پھر لنڈن کی آشوبگاہ مین آئین۔ جہان پولیٹکل فسادات برپا تھے۔ یہ وقت اُن کے لیئے بڑا نازک تھا۔ ۲۵۔ مئی کو اُن کے ہان دختر پیدا ہوئی۔ جس کی خوشخبری توپون کی شلک نے سارے شہر کو سنائی۔ اِسوقت مصر کا خدیو ابراہیم انگلستان مین رونق افروز تھا۔ اُسکی فرانس مین مہمانداری بڑے تجمل و شان سے ہوئی تھی حضرت علیا تو اپنی حالت سے مجبور تھین کہ بہ نفس نفیس بادشاہ کی خاطر و تواضع نہین کر سکتی تھین۔ مگر پرنس البرٹ نے اپنے حتی المقدور خدیو کی مہمانداری و خاطرداری کا حق ادا کیا۔ ۱۱۔ جون سنہ ۱۸۴۵ء کو حضرت علیا بھی اِس قابل ہوگئین کہ دن کو وہ خود خدیو مصر سے ملین اور رات کو اسکی دعوت کی غرض یہان کی مہمانداری اور خاطرداری سے مہمان بہت خوش و خورم ہوکر اپنے ملک کو گیا۔

۱۸۴۵ء کے ختم ہونیسے پہلے وزارت پر نازک وقت آنیسے ملکہ معظمہ خائف ہوئین - یہ خوف ہمیشہ
اُنکے سر پر کھڑا رہتا تھا - آیرلینڈ مین آلو کی فصل بالکل بگڑ گئی - اور انگلینڈ اور سکوٹلینڈ مین بھی فصل
نہایت خراب ہوئی - کل یونائیٹڈ کنگڈم مین جاڑے کے موسم مین بڑی مصیبت کا پڑنا یقینی تھا - اِس
سببسے پیل کے دلمین یہ بات آئی کہ ملک کی حالت کا مقتضا یہ ہے کہ غلہ کے تمام قوانین منسوخ کرنے چاہئین
اگرچہ معاملہ وہ تھا کہ جسکا معاہدہ اِسنے اور اِسکے ہمراہیون نے کیا تھا کہ ہم اِسکا مقابلہ کرینگے - لیکن اب اِس نے
اپنا میلان خاطر صاف اِس طرف ظاہر کیا کہ آزادی تجارت کے اصول اعظم کو اختیار کرے - اِسکی اِس رائے
کے بدلنے سے زیادہ تر اِسکے ہمراہی چونک پڑے - بہت سے اِس سے بر سرِ مقابلہ آنے کو تیار ہوئے لیکن
آخر سب کے سب سوائے لارڈ سٹینلی اِسکے ہمراہ ہوگئے ۔

پیل اور قوانین غلہ

پیل کے ساتھ پارٹی نے اپنی تپاک کی بہت تھوڑی نشانیان دکھائین - انگلینڈ کی نوجوان
پارٹی نے جسکے سرغنہ ڈزریلی تھے پیل کی حکومت کی ماتحتی مین اپنی ہٹ اور ضد کے آثار دکھائے اور
۱۸۴۵ء کے اجلاس پارلیمنٹ مین ڈزریلی نے اپنی تقریر مین پیل کی نسبت بڑی درشت زبانی اور سخت
کلامی کا ایک سلسلہ باندھ دیا اور کہا کہ ملک کے اہل زراعت کی نفع رسانی سے وہ بالکل بے پرواہی اور کنسرویٹو گورنمنٹ ایک منتظمہ ریاکاری ہوگئی ہے - اِس سے ملکہ معظمہ بڑی سراسیمہ ہوئین - اب اُنھون نے اپنے
تمام رعب و داب کا وزن پیل کے ترازو مین چڑھا دیا - ۵ - نومبر ۱۸۴۵ء کو اُنھون نے پیل کو لکھا کہ آپنے
جو رپورٹ بھیجی کہ کیبی نٹ مین آپس مین اِسوقت ناموافقت اور اختلاف آرا ہی اِس سے مجھے بڑا تردد
دامنگیر ہوا - اِسوقت مین کہ قحط سالی اپنی آنکھین دکھا رہی ہے - سب کو آپس مین متفق ہوکر اور ملجلکر
ایک دل ہوکر کام کرنا چاہیئے تھا - ۲۸ - نومبر ۱۸۴۵ء کو ملکہ معظمہ نے اوس بورن سے سر روبرٹ پیل کو
پھر تحریر کیا کہ "مین اِس بات کے سُننے سے بڑی متردد ہون کہ سر روبرٹ کو خوف ہو کہ کیبی نٹ مین
زیادہ اختلاف آرا ہوگا - اب اِسوقت مین کہ بلا سر پر کھڑی ہے سب وقتون مین زیادہ ضرور تھا کہ گورنمنٹ
آپس مین متفق ہوتی - مین خیال کرتی ہون کہ یہ وقت ایسا آگیا ہے کہ باہر سے ملک کے اندر خوراک کے آنے
کی کل مزاحمتون کے دور کرنے کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہین ہوسکتا - یہ رائے سر روبرٹ کی اپنی خود
ہوتی چاہیئے - مجھے بڑی امید ہے کہ اُسکے ہمراہیون مین سے اسکے حق کام کرنے کا کوئی مانع و مزاحم نہوگا"
اگرچہ ملکہ نے پیل کو بہت سہارا دیا اور اُسکے دل کو قوی کرنا چاہا - مگر اُسنے اپنے دونون معاونین اور مخالفین کے

پیل کو ملکہ معظمہ کا سہارا دینا

لیئے یہ انصاف جانا کہ مقابل کی پارٹی جسنے اصلاح پیش کی ہو وہ اپنا اجرائے کار کرے۔ اِسلیئے اُس نے ۶۔ دسمبر ۱۸۴۵ء کو اپنا استعفا دیدیا۔ ملکہ معظمہ کو اسکے مستعفی ہونیکا صدمہ دلپر ایساہی ہُوا جیساکہ لارڈ میلبورن کے استعفا دینے کا ہوا تھا۔ اسکے استعفا دینے سے پہلے ایک دن اُنہون نے پیل کو لکھا کہ "رایون کی مخالفتون کا سبب کچھہ ہی ہو مگر مجھے یقین ہے کہ سر روبرٹ پیل ایسے کڑے اور مشکل وقت مین مجھے نہین چھوڑے گا" لیکن پیل اپنے ارادہ مین پکا تھا۔

جب ملکہ معظمہ نے جانا کہ پیل نے استعفا دینے کا ارادہ مستحکم کر لیا ہے تو اِسکا اُنکو افسوس ہوا مگر پھر وہ اپنی عادت مستمرہ کے موافق اپنی نئی گورنمنٹ کے بنانے پر مستعد اور آمادہ ہوئین پیل کی درخواست کے موافق اُنہون نے لارڈ جان رسل کو طلب کیا۔ وہ اُسوقت ایڈنبرا مین تھے۔ ونڈسر مین ۱۱ دسمبر سے پہلے نہ پہنچ سکے۔ اِس اثنا مین ملکہ معظمہ نے میلبورن کو صلاح و مشورے کیلیئے بلایا۔ مگر کچھہ وہ اپنی بیماری کی وجہ سے کچھہ اپنی دانائی و حزم کی وجہ سے یہان نہ آئے۔

وگ کے بی نٹ کے ہونے مین ملکہ معظمہ کو یہ خوف تھا کہ وہ لارڈ پامرسٹون کی فورین منسٹر بنائے گی جسپر نہ اُنکو نہ اُنکے شوہر کو اعتبار تھا۔ جہانتک اُنسے ہو سکا وہ اسکی مانع ہوئین کہ وہ اپنے قدیمی عہدہ پر مقرر نہو۔ جب اُنکی لارڈ جان سے اول ملاقات ہوئی تو اُنہون نے اِس سے باصرار یہ کہا کہ پامرسٹون کو کوئی عہدہ کولونی مین دیدیا جائے۔ اِسپر لارڈ جان بڑبڑائے۔ اور اِس معاملہ کے آگے چلنے کے لیئے مہلت چاہی۔

یہ خوف اُنکو اِس جا پر تھا کہ اُنہون نے ایسی حد سے زیادہ پیچدار ڈپلومیٹک گفتگوئین اِس معاملہ مین کین کہ کبھی اب تک نہین کی تھین۔ اُنہون نے لارڈ ایبرڈین سے جو پیل کی کے بی نٹ مین فورین منسٹر تھا بمنت کہا کہ پولٹیکل حلقہ مین جو پامرسٹون پر مین اعتراضات کرون۔ اُن مین وہ میرا معاون ہو لیکن پولٹیکل دائرہ مین یہ بات مشہور تھی کہ پامرسٹون کوئی عہدہ سوائے فورین منسٹر کے نہین قبول کریگا اسلیئے ایبرڈین نے ملکہ معظمہ کی تھوڑی سی تسکین کی۔ اور اُسنے ملکہ معظمہ کو وہ صلاح دی کہ جو امور ناگزیر ہین اُنکو وہ بہتر طور سے کرین۔ حضور کی خواہش کے موافق مین پامرسٹون کو یہ مشورہ دونگا کہ وہ فرانس کے ساتھ مصالحت رکھے اور ہمیشہ فورین پالیسی مین باقاعدہ صلاح و مشورہ کیا کرے۔ مگر نا ممکن ہے کہ وہ اِس اپنے قدیمی عہدہ سے جدا کیا جائے۔ جس کی خدمات کی بجا آوری کے سبب سے وہ اِسکا مستحق ہے

اِس مشورہ بڑی سنجیدہ ناراضی کے ساتھ منظور کرلیا ◆

۱۳۔ دسمبر ۱۸۴۵ء کو ملکہ معظمہ کی لارڈ جان سے ونڈسر مین دوسری ملاقات ہوئی اسکے ساتھ بڑے پرانے وگ کے سرگروہ لارڈ لینسڈون ساتھ تھے۔ شہزادہ البرٹ ملکہ معظمہ کی برابر بیٹھے۔ اُنہون نے اپنے اِن ملاقاتیون سے کہا کہ مین البرٹ کی طرف سے وہی باتین کرون گی جو اپنی طرفسے کرون گی لارڈ جان رسل نے بڑی بیباکی کے ساتھ اُنسے مخاطب ہوکر اُنسے درخواست کی کہ وہ پیل سے اس بات کو خوب تحقیق کرلین کہ اُنکی کے بی نٹ کے مخالف ممبر یہ منصب نہین رکھتے کہ وہ نئی گورنمنٹ بنالین اگر اُسنے قوانین غلہ کو منسوخ کردیا تو وہ حق پر ہے اور جان رسل نے یہ اور کہا کہ ملکہ معظمہ کو چاہیئے کہ پیل کو اور اُنکے ہمراہیون کو اپنی پشت پناہ بنالین۔ ملکہ معظمہ نے پیل سے مشورہ لیا تو اُس نے ایک فضول بچاؤ کا جواب دیا۔ لارڈ جان کو اِس سے اطمینان نہین ہوا اور اُسنے ملکہ معظمہ سے بیباکانہ التماس کیا کہ وہ خاص اسی سے ساتھ کام کرنے کا وعدہ لین۔ ملکہ معظمہ اِس درخواست کو نامعقول جانتی تھین۔ مگر اپنے تپاک و اخلاق کے سبب سے ازسرنو پیل کیطرف رجوع کی مگر اسکا نتیجہ کچھ نہین ہوا بس اب وہ علیحدہ ہوکر دیکھنے لگین کہ کیا وقوع مین آتا ہے ◆

لارڈ جان کی باتین اور ضدین

آخر کو ۱۸۔ دسمبر کو لارڈ جان نے ملکہ معظمہ کا حکم نئی گورنمنٹ مرتب کرنیکا مان لیا۔ اب اسکی پارٹی (فریق) کے بعض ممبر ایسے تھے کہ وہ پامرسٹون کو ایسا غیر معتبر جانتے تھے جیسے کہ ملکہ معظمہ اگر پامرسٹون کو فورین اوفس ملے تو لارڈ گرے نے گورنمنٹ مین شریک ہونے سے انکار کردیا اور اسکے ساتھ اُنھون نے یہ درخواست بھی کی کہ کے بی نٹ مین کوپ ڈین کو بھی کوئی عہدہ ملے وہ آزادی تجارت کیلئے لوگون کے اُبھارنیکا سرمنشا ہے۔ لارڈ گرے کی اِن دونون درخواستون کو لارڈ جان منظور نہین کرسکتا تھا وہ نہین چاہتا تھا کہ انتظام ملکی مین وہ اِس سے آگے قدم بڑھائے۔ اِسنے ۲۹ دسمبر کو دفعتہً ملکہ معظمہ کو اطلاع دی کہ مین اب حضور کی خدمت نہین کرسکتا۔ جس سے ملکہ معظمہ متحیر ہوگئین ◆

لارڈ جان کی مشکلات

کچھ دیر کیلئے یہ معلوم ہونے لگا کہ ملکہ معظمہ کوئی گورنمنٹ نہین رکھتین۔ پھر اُنھونے پیل کیطرف رجوع کی اور اُس سے التجا کی کہ وہ پھر اپنے عہدہ کو قبول کرے۔ اُسنے انکی درخواست کو منظور کرلیا۔ ملکہ معظمہ نے اپنی پیچدار گفتگوون مین اِس نتیجہ کو ملحوظ خاطر رکھا تھا جسمین وہ کامیاب ہوئین اور انکی خاطر خواہ اسکا نتیجہ ہوا۔ ۲۰۔ دسمبر کو اُنھونے پیل کو لکھا کہ وہ اپنے عہدہ پر بحال ہو۔ مین کافی طور پر بیان نہین

پیل کا دوبارہ صاحب اختیار ہونا

کر سکتی کہ آپنے جو خیر خواہی اور عالی ہمتی اور بلند دماغی سے طریقہ اختیار کیا ہے اُس سے میرا اعتماد آپ پر کس قدر زیادہ ہو گیا ہے"۔ وزارت کی بحالی مین چند تبدیلیان ہوئین گلیڈسٹن جن کی ملکہ معظمہ بڑی احسانمند اس سبب سے ہوئین کہ اُنھون نے پیل کو استقلال کے ساتھ پرتاثیر سہارا دیا اور اُسمین وہ کامیاب ہوئے اور وہ لارڈ سٹین لی سے بھی جو کولونی کے مدارالمہام اور وار سکرٹری تھے بڑی مطمئن اور خوش ہوئین ✤

اب سے ملکہ معظمہ پیل کے ساتھ قانون غلہ کی منسوخی کی پولیسی مین متحد ہو گئین۔ ونڈسر مین میلبون ملکہ معظمہ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے کہ اُنھون نے کہا کہ پیل کا بے دیانت رویہ قابل لعنت ملامت ہے تو ملکہ معظمہ نے اس مضمون پر مباحثہ کرنا پسند نہین کیا۔ اور اُنسے کہا کہ آپ چُپ لگائیے پیل کے مستقل رکھنے مین ملکہ معظمہ نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا۔ ۱۲۔جنوری ۱۸۴۶ء کو اُنھون نے لکھا کہ مجھے اسبات کے جاننے سے بڑا اطمینان حاصل ہوا ہے کہ پیل نے اپنی زبردست زود اثر تدابیر کین ہین کہ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے عدل و عقل کے موافق ہونیکے سبب سے ضرور کامیاب ہونگی۔ ۲۷۔جنوری ۱۸۴۶ء کو پرنس البرٹ کامنس ہوس مین گئے کہ وہ پیل کی اس تدبیر کو سنین کہ جس مین وہ تین سال کے عرصہ مین تمام قوانین غلہ کی منسوخی کا بیان کریگا۔ جو قانون غلہ کی منسوخی مانع تھی وہ پرنس البرٹ کے آنیسے بڑے خفا ہوئے اور انھون نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوانین غلہ کی منسوخی مین شاہی سازش و آمیزش بھی ہے۔ اس اظہار رائے پر اگرچہ ملکہ معظمہ کو ہنسی آئی مگر وہ ناراض بھی ہوئین اور پرنس البرٹ تو ایسا خفا ہوا کہ پھر اس لوئر ہوس (کامنس ہوس) مین نہین گیا۔ ۴۔فروری ۱۸۴۶ء کو ملکہ معظمہ نے پیل سے کہا کہ آپکے گروہ مین سے جو بعض نے آپ کو بُرا کہا ہے اسکا معاوضہ ملک کے احسانمند ہونیسے آپ کو ملجائے گا۔ اُنھون نے ۱۸۔فروری کو پیل کو صرف اس اسپیچ کی مبارکباد کا ہی خط نہین بھیجا جو اُنسے بل کے پیش کرنیکے وقت دی تھی۔ بلکہ بیوہ ملکہ ایڈی لیڈ کا بھی رقعہ اُس نے خط کے ساتھ بھیجا جس مین انھون نے انکی نسبت اپنی نیک رائے ظاہر کی تھی ✤

اگرچہ گلیڈسٹن اور لارڈ ولنگٹن نے پیل کی پولیسی کو پسند کیا مگر وہ کامنس ہوس سے اجلاس کھلنے پر اس سبب سے جُدا ہو گئے کہ اُسنے پارلیمنٹ کی ممبری کے لیے ڈیوک نیوکیسل کو نامزد کیا جو سخت مانع و مزاحم قوانین غلہ کی منسوخی کا تھا۔ اور اُسکے برخلاف رائے مغرزانہ یہ دونون نہین دیسکتے تھے۔ اس لیے وہ علیحدہ ہو گئے پیل جو ایسے دو بڑے دوستون کی حمایت سے محروم ہو گیا تو ملکہ معظمہ کو اُسپر بڑا افسوس ہوا

اُنھون نے کہا کہ اُنکے لیئے اور سیٹ حاصل کرو تو ہم۔ مارچ کو ملکہ معظمہ نے گھبرا کر لکھا کہ مسٹر گلیڈسٹن اور لارڈ ولنگٹن کے لیئے کوئی سیٹ کہان ہے؟ غلہ کی منسوخی کے باب مین جو سپیچ دیجاتی انسے ملکہ معظمہ بڑے غور سے مطالعہ کرتین۔ اور اختلاف رائے کی فہرست کو ملاحظہ کرتین انھون نے لکھا ہے کہ "ہر شب کو جو کارروائی ہوتی ہے وہ انکو بڑی دلچسپ معلوم ہوتی ہے"۔

۲۵ مئی کو شہزادی ہلینا پیدا ہوئین۔ مگر اس سبب سے اُنکی توجہ اس بل کی طرف سے کچھ ہٹی نہین وہ بل کے ہر فقرہ کو جو پارلیمنٹ کے دونون ہوس مین پڑھا جاتا بڑی خوشی سے دیکھتین۔ لیکن اسکے ساتھ ایک ضمیمہ ایسا پیش ہوا کہ جسکے سبب سے وہ بیدل ہوگئین۔ ۲۶ مئی کی رات کو قانونِ غلہ کا تیسری دفعہ لارڈس ہوس مین پڑھا گیا۔ پر کوشنیٹ (آزادی تجارت کے خلاف) وگس نے ملک آئرلینڈ کے کورش بل (دنگہ و فساد دبانے کا) کے دوبارہ پڑھے جانے پر گورنمنٹ کے برخلاف ووٹ دیئے۔ اور پیل کو ۴۰ ووٹون کی کمی کے سبب سے شکست ہوئی۔ اب ضرور ہوا کہ پیل اپنا استعفا اسیوقت مین دے جس مین ملکہ معظمہ کو اُسکی خدمات نہایت گران بہا معلوم دیتی تھین۔ وہ اُنسے محروم ہوگئین۔ اور یہ محرومی ہمیشہ کے لیئے ہوئی۔ جب پیل جدا ہوا تو اُنھون نے لکھا کہ مجھے اُس سے بڑا تعلق تھا اور اُنھون نے یہ نتیجہ نکالا کہ پیل کا منصب خواہ کچھ ہی ہو۔ ہم ہمیشہ اُسکو اپنا رفیق اور سچا دوست جانین گے"۔ اُنکو لارڈ ایبرڈین کے بھی مستعفی ہونے کا اس سے کچھ کم رنج نہ تھا۔ اُنھون نے اپنے ماموں صاحب لیوپولڈ کو لکھا کہ ہم ان دونون آدمیون کے سبب سے بڑے ایمن تھے"۔ لیوپولڈ نے لکھا کہ اپنے ہمعصر مدبران ملکی مین پیل پر یہ اعتماد کیا جاتا ہے کہ اسکے سبب سے مولد کی مین جو اُنکی قوت اور طاقت باقی ہے۔ اس مین سے ذرا بھی کم نہ ہوگی۔

پیل کی شکست

ملکہ معظمہ کو جو کونسٹی ٹیوشنل اختیارات حاصل تھے اُنکے زیادہ استعمال کرنے کی تکلیف اگرچہ پیل نے انکو نہین دی مگر اُسنے پولیٹیکل معاملات مین اکثر خط و کتابت کرنیکے اثر کو بڑھا دیا۔ اُس نے طرفین یعنی بادشاہ اور وزیر کے درمیان اعتماد بڑھا دیا جسنے ملکہ معظمہ کو اُبھارا کہ وہ اپنی رعایا کے معاملات سے دلچسپی رکھین۔ اور اُن مین اصلی گرمجوشی اصلاح رعایا کے لیئے پیدا کردی۔ چنانچہ اُنھون نے یہ گرمجوشی اپنی قوانین غلہ کی منسوخی مین ظاہر کی۔ وزیر اعظم نے اُنکو یقین دلادیا کہ اس منسوخی سے رعایا کی مصائب مین کمی اور اُنکی آسودگی مین افزایش ہوگی۔ پیل کے منصب مین تو بڑی مشکل اُسوقت پیش آئی کہ اُسنے

ملکہ معظمہ کی آزادی تجارت کے لیئے گرمجوشی

یہ چاہا کہ آزادی تجارت کے اصول کے عملی اثر کو پیدا کرے۔ اگر ملکہ معظمہ اس کام مین بالکل متحد نہوجاتین تو پھر وہ اُصول قابل برداشت نہوتا +

پارلیمنٹ بدل گئی۔ ۲۔ جولائی سنہ ۱۸۴۶ء کو وزیر اعظم سر روبرٹ نے استعفا دیا۔ ۷۔ جولائی کو ملکہ معظمہ نے لیوپولڈ شاہ بلجیم کو یہ خط لکھا کہ کل کا دن مجھپر نہایت سخت گزرا ہے کہ سر روبرٹ پیل اور لارڈ ایبرڈین دونون نے استعفا دیدیا اور مجھہ سے جدا ہوگئے۔ جس سے مجھے اور میرے ملک کو جو نقصان پہنچا ہے اُس کا علاج کچھ نہین ہوسکتا۔ وہ دونون ایسی مغموم حالت مین مجھسے ملے کہ انکو دیکھکر مین بیخود ہوگئی۔ وہ ہمارے بڑے نیک خواہ وفادار دوست تھے۔ وہ پانچ برس تک میرے پاس رہے اس عرصہ مین نہ تو کسی ایسے آدمی کی سفارش کی اور نہ کوئی بات ایسی پیش کی کہ وہ ملک کے حق مین بہتر نہو۔ مین بیان نہین کرسکتی کہ ایبرڈین کے جدا ہونے نے مجھے کیسا غمزدہ بنایا ہے۔ آپ خیال نہین کرسکتے کہ وہ میرا کیسا دلنواز مصاحب تھا۔ ایسے دوستون سے انقطاع آمدورفت ہونا بڑا ملال انگیز ہے +

امتحان کے کڑے وارڑے وقتون مین البرٹ مجھے اور میرے ملک کو اپنے استقلال اور دانشوری سے ایسے فائدے پہنچاتا ہے کہ جن فائدون پر کوئی یقین نہین لاسکتا +

ملکہ کے پاس وزرا سے زیادہ اُن کا عزیز و معتمد شوہر موجود تھا۔ جب جان رسل وزیر اعظم مقرر ہوئے تو پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب شروع ہوا۔ ملکہ معظمہ سمندر کے کنارے آئل وائیٹ مین چلی گئین۔ جہان کی روح افزا ہوا نے اور مطمئن زندگانی نے اس اضمحلال کو رفع کردیا جو وزرا کی جدائی سے پیدا ہوا تھا۔ وہ اب شگفتہ خاطر و زندہ دل ہوگئین اور اُسپر یہ خوشی اور ہوئی کہ اُن کی صاحبزادی کے اصطباغ کی تقریب مین شاہ و ملکہ بلجیم آنیوالے تھے۔ گو وہ اس تقریب مین تو شریک نہوسکے مگر دو چار روز بعد آگئے۔ قصر بکنگھم مین ۲۵۔ جولائی کو شہزادی کو اصطباغ دیا گیا۔ اور ہلینا آگسٹا وکٹوریا نام رکھا گیا

اس مہینہ کے آخر مین لورپول البرٹ ڈوک کے کھولنے کے لیئے پرنس البرٹ کو جانا پڑا گو اُن کی سپیچون کی شان و عظمت اور اُنکے استقبال کی تجمل و شوکت کو حضرت علیا سُن سُن کر شاد شاد ہوتی تھین۔ مگر اُنکی جدائی کا رنج اُنکی جان کے لیئے بڑا عذاب الیم تھا۔ اس مہینہ کی آخر تاریخ مین ملکہ معظمہ کو پرنس نے خوش طبعی سے رموز و کنایات مین یہ خط لکھا ہے کہ آپ ابھی اپنا بناؤ سنگار کرتی ہون گی اور ڈنر مین اپنے وقت پر نہ گئی ہونگی +

ملکہ معظمہ نے سٹوک میئر کو یہ رنج آمیز خط لکھا۔ کہ میرا پیارا ماسٹر (آقا۔ مالک) گھر سے باہر گیا ہوا ہے اسلیئے میرا دل جدائی کے رنج سے بیقرار و بیتاب ہو رہا ہے۔ مین جانتی ہون کہ اور دلہن شوہر بھی اکثر جدا ہوتے رہتے ہین مگر مجھے کبھی ایسی جدائی کی عادت نہین ہوگی۔ میرے لیئے بڑا زہرناک رنج یہی ہے کہ مجھ مین اور اُس مین دو روز کے لیئے بھی جدائی ہو۔ میرے دل کی کیفیت یہ ہے کہ البرٹ کے بغیر مجھے کوئی چیز بھلی نہین معلوم ہوتی۔ اسلیئے خدا سے میری یہ التجا ہے کہ اس کے بعد مجھے زندہ نہ رکھے۔ مین اُسکے دیکھنے ہی کو اور اُس سے محبت کرنے ہی کو اپنی شان و شوکت جانتی ہون"۔

خدا جو آیندہ کا حال انسان سے مخفی رکھتا ہے اِس مین انسان کی بھلائی کے لیئے بڑی حکمت الٰہی ہے۔ اِس محبت والی بی بی کو آیندہ یہ خبر نہ تھی کہ اسکو مدتون تک شوہر سے جُدا ہو کر جینا پڑے گا۔ اِس لاعلمی سے کیسی اِسکو مسرت تھی۔

سنہ ۱۸۴۳ء مین ماہ اگست و ستمبر مین ملکہ معظمہ نے دو بحری سفر بڑے مسرت انگیز کیئے جن کا حال اُنھون نے اپنے ہائی لینڈ کے سفرنامہ مین چھاپا ہے۔ اِن سفرون مین اُن کے بچے ہمراہ تھے۔ اول بحری سفر مین بڑے بڑے مقامات وارٹ متھ۔ پلائی متھ۔ گیورن سی کی سیر اور دوسرے مین جرسی اور ساحل کورنش کی سیاحت کی کسی دلچسپ اور خوبصورت چیز کے دیکھنے کیلیئے ملکہ معظمہ موسم کی سختی و خرابی کا ذرا بھی خیال نہین کرتی تھین۔ اور سیر کی خاطر اپنے تئین معرض خوف و خطر مین ڈال دیتین۔ اُسکی ایک مثال یہ ہے کہ جسوقت وارٹ متھ مین جہاز داخل ہوا ہے تو مینہ موسلا دھار برس رہا تھا اور جہاز کا ڈیک (عرشہ) پانی مین تیر رہا تھا۔ مگر حضرت علیاء عرشہ پر بیٹھی ہوئین۔ درخت۔ زارون اور چرچ و قلعہ کی عمارتون کو دیکھکر تعریف کرتی رہین اور نیچے نہین اُترین۔ مناظر قدرت کے مشاہدات سے اُنکی طرح محبت رکھنا بالکل ایک عجیب بات ہے وہ خود تو شگفتہ رو رہین۔ مگر پرنس البرٹ زرد رو ہوگئے۔ جب موسم اچھا ہوا تو ۱۵۔ اگست کو سفر آگے ہوا دائین بائین طرف عجب عجب مناظر قدرت اُن کو نظر آئے۔ کہین پہاڑون پر درختون کے جھنڈ خوب صورت نظر آتے تھے۔ کہین دریا ایسے پیچ در پیچ کھاتے ہوئے دکھائی دیتے تھے کہ تالاب معلوم ہوتے تھے۔ کشتی سے اُتر کر ایک پُرانا شہر دیکھا کہ وہ ایسا مضبوط بنا ہوا ہے کہ زمانہ نے اُسے فرسودہ نہین کیا اُسکی قدیمی حسانت قائم ہے۔ ملکہ معظمہ کو جب کوئی منظر خوش نظر آتا تھا تو اُسکا

ملکہ معظمہ کے دو بحری سفر

نقشہ کھینچتین اور جہان پُرانے نقش ونگار دکھائی دیتے اُنکی تصویر اتارتین۔ جہان سواری جاتی ساحل پر آدمیون کی بھیڑ لگ جاتی۔ اور لیڈیان سفید لباس پہنے ہوئے موجود ہوتین شہرون کی آئین بندی خوب ہوتی۔ مصنوعی محرابین سڑکون پر بنائی جاتین۔ بادشاہی جہاز کے گرد مچھیرے کشتیان لاتے اور وہان اُنکے لنگر ڈالدیتے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین "کہ وہ انگریزی ایسی بُری بولتے کہ ہماری سمجھہ مین نہین آتی مین اپنے شوہر کے ساتھ ایک قلعہ مین پہاڑ پر گئی۔ اور اُسکی چوٹی پر سینٹ میکائیل کی کرسی رکھی ہوتی دیکھی۔ اُسکی نسبت یہ کہانی مشہور ہے کہ میان بی بی مین سے جو اول اُسپر بیٹھ جاتا ہے وہی اپنے گھر کا خداوند اور مالک خانہ ہوجاتا ہے۔ ایک بڈھے مکاندار نے مجھ سے کہا کہ بہت سے میان بی بیون کے درمیان اِس امر کا تجربہ ہوچکا ہے اُسکے جواب مین یہ کہا گیا کہ یہ جگہ ایسی کڈھب ہے کہ یہان آدمیون کی رسائی مشکل ہے۔ ایک مچھیرا اِس امید پر اپنا جال لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ کہ ایک قسم کی مچھلی پکڑکر مجھے دکھائے مگر اُسکے جال مین وہ مچھلی نہین آئی۔ اب ڈچی کورنوال مین لوہے کی کانون کا ملکہ معظمہ نے ملاحظہ فرمایا۔

ملکہ معظمہ نے یہ ہمت اور جرأت کی کہ لوہے کی کانون مین اندر جاکر ان کا معاینہ فرمایا ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین۔ کہ "مین اور پرنس دونون ایک ٹھیل مین بیٹھکر کان کے اندر گئے۔ ٹھیل کو کان کن آگے سے کھینچتے اور پیچھے سے دھکیلتے تھے۔ اور مسٹر ٹیلر جو اِس کان کے منصرم تھے پیچھے چلتے تھے کان کنون کا لباس اونی تھا۔ اُنکی ٹوپی چوڑے کنارے کی تاجدار تھی۔ ٹوپی کے آگے اکثر لال بٹن لگے ہوئے تھے کان کی دونون طرف لالٹینین روشن تھین۔ جو لوگ ٹھیل کو نہین چلاتے تھے وہ روشنی لیکر ساتھ چلتے تھے۔ البرٹ اور مسٹر فا نے کان کنون کی ٹوپیان پہن لی تھین۔ وہان اتنی جگہ نہ تھی کہ ہمارے ٹھیل اور روک (چٹان) کے درمیان آدمی چل سکین۔ لیکن اتنی جگہ تھی کہ آدمی اپنا سر اونچا رکھ سکین مگر وہ بھی سب جگہ نہین اس روشن گھپا سے ہم باہر نکلکر کچھ ٹھیرے کہ نقش آمیز لوہے کے ڈلون کو دیکھین۔ پرنس نے ان مین سے چند کو کھٹ کھٹایا۔ مگر وہ ایسے سخت تھے کہ باروت اُنکو پارہ پارہ کرتی تھی۔ غرض یہ دونون بحری سفر ۱۹ ستمبر کو ختم ہوئے۔ اور اوسبورن مین جماعت شاہی آگئی۔

ملکہ معظمہ نے اِن سفرون مین اُن مقامات کی سیر کی جہان شاہان انگلستان مین سے سوائے جان کے کسی نے قدم نہ رکھا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے چھوٹے سے بیٹے پرنس آف ویلز کو اُسکی ڈچی کورنوال کی سیر دکھاتی تھین۔ اسکو لباس ملاحی پہنایا تھا کہ جسکو اُنکے علاقے کے آدمی دیکھکر بڑے خوش ہوتے تھے

لوہے کی کانون کا ملاحظہ

اور دعائین دیتے تھے کہ خدا اُسکو پھولا پھلا کرے۔ جناب علیا نے خاص انگلستان کا یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ مائین اپنے بچون کو پڑھاتی ہین۔ وہ جہاز پر اپنے پلوٹھی کی لڑکی کو پڑھاتی تھین۔ جب اُن پر کاروبار سلطنت کا بار ایسا آن پڑتا تھا کہ سر اُٹھانے کی فرصت نہین ملتی تھی اور اولاد کی تعلیم کیلئے ذرا سا وقت نہین بچتا تھا تو وہ اپنی جگہ دوسرے آدمی کو معلم مقرر کرتی تھین اور اُسکی تعلیم کی نگران حال رہتی تھین۔

اوس بورن مین نئے محل بنجانے کی شادی

جیسی کہ ہندوستان مین رسم ہے کہ جب کوئی شخص مکان بنواکے اُس مین جاکر رہتا ہے تو اُس کی شادی و دعوت کرتا ہے۔ ایسی ہی انگلستان مین مکان کی شادی کی ہوتی ہے اُسکو ہوس وارمنگ کہتے ہین۔

اوس بورن مین حضرت علیا کا محل عالیشان بالکل تیار ہوگیا تھا۔ اُنھون نے ۱۶ ستمبر کو اُسکی شادی کی جسکا حال لیڈی لٹل ٹن اپنے ایک خط مین اس طرح لکھتی ہین کہ پہلی رات اِسی گھر مین ہماری بسر ہوئی۔ مکان مین سے ساری برائیان دور ہوگئین تھین۔ کسی رنگت کی بو نہین آتی تھی جس سے نزلہ ہوتا۔ دیر کے بعد ہمنے ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی صحت و سلامتی کا جام پیا۔ پھر عالیجناب نے ایک مناجات پڑھوائی جسکا مطلب یہ تھا کہ اِس مکان کے آنے جانے مین خدا ہمکو برکت دے۔ حضرت علیا کی ملازمہ لیڈی نے یہ اصرار کیا کہ دہلیز مین جب ملکہ معظمہ پہلے پہل قدم رکھین تو اُن پر ایک پرانی جوتی پھینکی جائے اور گلاب و اسپند اور بعض چیزین منگا کر مکان مین رکھی جائین کہ گھر جن بھوت پریت کی آفتون سے محفوظ رہے اور بھی گھر مین آئے۔ یہ سب کچھ مذہبی توہمات تھے۔

ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی نسبت بیرن سٹوک میر کی رائے

بحری سفرون مین دونون ملکہ معظمہ و عالیجناب کے بیرن سٹوک میر مصاحب تھے اسلیئے اس عالی دماغ نکتہ رس کو خوب موقع ملا کہ وہ اِس بات کو خوب جانچے اور پڑتالے کہ زمانہ نے اِن دونون میان بی بی کے خصائل مین کیا تبدل پیدا کیا ہے وہ اپنی یادداشت مین لکھتے ہین "کہ پچھلے زمانہ مین پرنس نے ترقی کے میدان مین بڑی لمبی ڈگین بھری ہین اور خوب جولانیان کی ہین۔ اپنی خود اعتمادی کو خوب بڑھایا ہے۔ اپنی جبلی جودت طبع سے نتائج پر جلد پہنچ جانے کی عادت ڈالی ہے۔ وہ بعض موقع پر بڑی سرعت سے کام کرتا ہے وہ اس خوف سے کہ مبادا کوئی بڑی غلطی اس سے نہو جائے بڑی دوراندیشی کرتا ہے۔" ملکہ معظمہ کی نسبت اُنھونے یہ لکھا ہے کہ ملکہ نے بہت ترقی کی ہے اور تجربات و مشاہدات مین پیش قدمی کی ہے۔ وہ نیک طینتی و حق پرستی و ثابت قدمی کے سبب سے ہر امر مین انصاف

اورغور وخوض کرتی ہین جو حقیقت مین بڑی مسرت بخش ہے وہ خود شناسی مین بڑی ذہانت کام مین
لاتی ہین اور جو حال اپنا ذکر کرتی ہین وہ نہایت دلچسپ ہوتا ہے *

باب سیزدہم

سپین کی شادیان

سر روبرٹ پیل کو پارلیمنٹ مین ایسی شکست فاش ہوئی کہ ملکہ معظمہ کو سوا تے اسکے چارہ نہ تھا کہ مقابلہ کے سرگروہ کو وزارت کے لیئے بلانا پڑا۔ ملکہ معظمہ کی درخواست سے لارڈ جان رسل نے نئی گورنمنٹ مرتب کی۔ اُسنے اسپر اصرار کیا کہ لارڈ پامرسٹون اپنے فورین اوفس پر واپس آئے۔ وھوکہ مین آکر ملکہ معظمہ نے اسکو قبول کر لیا یہ سمجھا جاتا تھا کہ سال آئندہ مین ایک عام انتخاب ہوگا۔ اسمین نئی وزارت کی عمر کی درازی کا فیصلہ ہوگا۔ واقعہ مین یہ وزارت پانچ برس تک قائم رہی۔ اگرچہ نومبر ۱۸۴۶ء پولس رجسٹر جسمین ان آدمیون کا نام داخل ہوتا ہے جنکو سول افسرون اور پارلیمنٹ کے ممبرون کے انتخاب کرنے کا اختیار ہوتا ہے اکی آواز اسکے حق مین بلند نہ تھی۔ نئے کامنس ہوس مین لبرائل ممبر ۳۲۵ تھے۔ اور کونسرویٹو ۱۰۵ ممبر پیل کے مقلد اور ۲۲۶ کونسرویٹو پروٹکشنیٹ (مخالفین آزادی تجارت) تھے جنکے سرگروہ پیل کے رقیب ڈزرئیلی تھے۔ یہ تعداد ین گورنمنٹ کو مستحکم بنا پر قائم نہین کرتی تھین۔ ملکہ معظمہ نے اسکی بہبودی سے بے پروائی کی کہ وہ نئی پارلیمنٹ کے کھولنے کیلئے تشریف بھی نہین لیگئین *

ملکہ معظمہ کا تیسرا وزیر اعظم لارڈ جان اگرچہ اکھڑ تھا اور نامطبوع اوضاع واطوار رکھتا تھا اور ملکہ معظمہ کے کونسٹی ٹیوشنل اختیارات کی نسبت تنگ خیال تھا مگر اُسنے شاہانہ لطف وکرم حاصل کرنے مین اپنے تئین ایسی مثال بنایا کہ اسپر اسکے متقدمین کو بھی رشک تھا۔ ملکہ معظمہ اپنی ابتدائے سلطنت مین اکثر اُنسے ملتی رہتی تھین۔ وہ میل بورن کی وزارت مین ہوم سکریٹری اور کامنس ہوس کا پیشوا تھا اور وہ ان سب باتون کو خوب جانتا تھا جو ملکہ معظمہ اور میلبورن کے درمیان ہوتی تھین۔ اسیا

لارڈ جان رسل کی وزارت ۱۸۴۶ء

واقفیت قریبہ کے سبب سے اُسکا ارتباط ملکہ معظمہ کے ساتھ زیادہ ہوگیا۔ اور ملکہ معظمہ نے اُنکو اپنے حسن اخلاق کے سبب سے تا حیات رچمنڈ پارک مین پیمبروک لوج عنایت کیا جو ارل اررولڈ کے مرنیسے خالی ہوا تھا جو ولیم چہارم کی بیٹی کا شوہر تھا اور یہ بیٹی غیر منکوحہ بی بی سے پیدا ہوئی تھی ٭

لارڈ جان کے شرکا و مصاحبین

لارڈ جان کے بعض شریک اور مصاحب ملکہ معظمہ کو بڑے عزیز تھے۔ لارڈ کلرینڈن جو پیلبورن کی وزارت مین لارڈ پرائوی سیل تھے۔ وہ لارڈ جان کے عہد مین اول بورڈ آو ٹریڈ کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے اور پھر آیرلینڈ کے لورڈ لفٹنٹ مقرر ہوئے وہ پامرسٹون کی ٹوری اور فورین پولیسی کے ساتھی نہ تھے وہ مثل اپنے بھائی چارلس ہلہم ویلیئر کے بڑے گرم جوش تاجر تھا۔ وہ ملکہ اور شہزادہ البرٹ کے ساتھ اپنے ملک اور غیر ملکون کے باب مین ہم خیال تھا۔ وہ پبلک لائف مین بالکل بے پروا اور خانگی معاملات مین سوچنے والا اور خلیق تھا۔ ملکہ معظمہ اسپر بالکل اعتماد رکھتی تھین اور اپنا دلی دوست سمجھتی تھین ایسے ہی نیک خصال سر جارج گرے تھے جنھون نے اول مرتبہ ہوم سکرٹری کا عہدہ لیا اور متصل بیس برس تک اُس عہدہ پر مامور رہے اُن کے ساتھ ملکہ معظمہ کے تعلقات بڑے تپاک کے ساتھ تھے۔ لارڈ سرجان کی وزارت مین لارڈ مکالے پے ماسٹر جنرل مقرر ہوئے تھے۔ ملکہ معظمہ اُنکے ملنے جُلنے سے بڑی خوش ہوتی تھین۔ وہ اپنی خوش تقریری کے سبب سے ملکہ معظمہ کا دل بہلاتے تھے اور ملکہ کی دانشمندی اور فرزانگی اور ہر دلعزیزی کے بڑے قائل تھے۔ ۱۹۔ مارچ ۱۸۵۰ء کو جب اُنھون نے قصر بکنگھم مین ملکہ معظمہ کے ساتھ کھانا کھایا تو اُنھون نے اپنی مصنفہ تاریخ انگلستان کا ذکر آزادانہ بیان کیا تو ملکہ معظمہ نے اُنسے ارشاد کیا کہ میرے بیچارے بزرگ باپ دادا جیمز کا حال کچھ تاریخ مین نہین لکھا تو مکولی نے یہ جواب دیا کہ وہ آپ کا باپ دادا نہ تھا بلکہ آپ سے پہلے بادشاہ تھا۔ یہ جواب بڑا موزون تھا اُسکو وہ سنکر بہت خوش ہوئین۔ ۱۴۔ جنوری ۱۸۵۱ء کو جب مکولے ونڈسر مین اُن کے ساتھ ٹھیرا تو اُنکو اپنی باتون کے سنانے سے بہت ہنسایا کہ آپ بعض اوقات نہایت خوش آیندہ اخلاق کی باتین کرتی ہین جرمن کے معاملات مین جو باتین آپ فرماتی ہین اُنسے زیادہ معقول باتین نہین ہو سکتین۔ گو ملکہ معظمہ بہت سے ممبرون کا ادب و عزت کرتی تھین مگر اُنکے تعلقات جیسے اول دو وزیرون کے ساتھ دوستانہ تھے ایسے تیسرے وزیر کے ساتھ نہ تھے اور اسکا سبب فقط

پامرسٹون سے بہت تعلقات کا پیش نہ آنا

پامرسٹون کی خودپسندی و خودرائی اور مغلوب الغضبی تھی ہمیشہ اسکا جھگڑا فساد و عناد غیر سلطنتون کے معاملات کے سبب سے بادشاہ چپنگ سے تھا کانسٹی ٹیوشنل مین کوئی ایسا آئین نہین تھا کہ وہ بادشاہ کا دباؤ یا تسلط باقاعدہ کسی شاہی سررشتہ پر رکھتا ہو وزیر کو خبنا

تھا کہ وہ بادشاہ سے بالکل بے تعلق ہو کر اپنا کام کرے اور یہ عملاً اُسکو اختیار تھا کہ وہ بادشاہ کے اس دعوے کو چاہے قبول کرے چاہے انکار کرے جو وہ کارروائی مین یا پولیسی کی چھوٹی باتون مین اپنی رایون کے ظاہر کرنے کا رکھتا تھا ۔

سپین کی شادیان

اگرچہ ابتدا مین ملکہ اور وزیر مین بالکل موافقت تھی۔ پامرسٹون پہلے سے جانتا تھا کہ انگلینڈ اور فرانس کے درمیان وقتون کے واقع ہونیسے ضرور ہے کہ وزیر کی ملکہ معظمہ اور پرنس البرٹ سے ناچاقی ہو۔ سپین کی شادیون کے باب مین چند سال سے انگلینڈ اور فرانس کے درمیان اختلاف ہو رہا تھا۔ سپین کے تخت پر ایک کم عمر ملکہ آئزبیلا شانزدہ سالہ جلوہ آرا تھی۔ اِسکا حال ایسا ہی تھا جیسے کہ ملکہ معظمہ کا تخت نشینی کے وقت انگلستان مین تھا کہ آیندہ کے لیئے اُس سے انگلش کورٹ اپنی اغراض رکھتا تھا۔ یہ مشہور بات تھی کہ لوئی فلپ شاہ فرانس یا اُسکے وزرا بلند نظری رکھتے ہین کہ سپین کی سلطنت کو فرانس کا محکوم بنائین۔ سب پارٹیون کے اعلی درجہ کے مدبران سلطنت اسپر متفق الرائے تھے کہ سپین کے جزیرہ نما پر فرانس کا رعب داب وسیع نہین ہونا چاہیئے۔ اس رائے کی قوت سے لوئی فلپ خوب آگاہ تھا وہ بڑی دانش و عقل کی چالین چلا۔ یہ افواہین تھین کہ وہ بڑے ارادے رکھتا ہے کہ سپین کی خرد سال ملکہ سے وہ اپنے پسر چہارم ڈک ڈی ادمیل کا بیاہ کرنا چاہتا ہے۔ اس معاملہ مین جہان تک اُس سے ہو سکتا تھا وہ برانگیختگی کو کم کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے ۱۸۴۳ء مین اطلاع دی کہ وہ سپین کی ملکہ کی شادی بیاہ سے کوئی تعلق نہین رکھتا۔ مگر اُسنے یہ قبول کیا کہ وہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے ڈک ڈی مونٹ پن سیر کا بیاہ ملکہ کی چھوٹی بہن سے جو ایک ہی ہے کرنا چاہتا ہے ۔

شادیان سپین کے عہد و پیمان

ملکہ معظمہ نے اس خبر کو سُنا اور طبیعت کے استقلال کو قائم رکھا۔ لارڈ ایبرڈین اس وقت فورین منسٹر تھے اُنہون نے کہا کہ اس بیاہ پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا۔ بشرطیکہ سپین کی ملکہ کی شادی اول ہو اُسکے اولاد پیدا ہو جائے جس سے یہ بات صاف سمجھ مین آجائے کہ فرانسیسی بوربون خاندان کا کوئی شخص سپین کا کوئن سورٹ یعنی شوہر جو ملکہ کے ساتھ کاروبار سلطنت کرے نہین ہوگا۔ جب شاٹو ڈی یو مین ملکہ معظمہ اور شاہ فرانس کی ملاقات ہوئی تھی تو اُسنے ان شرائط کو مان لیا تھا جس کا مفصل حال اوپر بیان کیا گیا ہے ۔

ملکہ سپین سے شادی کرنیکے خواستگار بہت سے تھے مگر وہ ان مین سے کسی کے پسند کرنے مین تامل کرتی

تھی۔ اسلیئے اس خواستگاری کا بازار کھلا ہوا تھا۔ فرانس اور انگلینڈ کے اخلاص اور ارتباط کے پیچھے یہ بلا لگی ہوئی تھی کہ شہزادۂ البرٹ انگلینڈ مین منصب عالی اور جرمنی سے رشتہ مندی رکھتا تھا جس کی وجہ ملکہ سپین کو شوہر کے انتخاب کرنے مین وقت اور دشواری پیش آئی۔ ملکہ کی والدہ نائب السلطنت کرسٹینا شاہ فرانس کی آرزو کا آسانی سے پورا ہونا پسند نہین کرتی تھی وہ یہ چاہتی تھی کہ جیسے ملکہ معظمہ انگلینڈ اور ملکہ پرتگال کی شادی سیکس کوبرگ کے خاندان مین ہوئی ہے ایسی ہی میری بیٹی کی شادی ہو جائے شاہ فرانس کی آرزو پوری نہو۔ سنہ ۱۸۴۱ء مین جب یہ خیال اول ہوا ہے تو شہزادۂ البرٹ کا بڑا بھائی آیرنسٹ جس کی شادی اب تک نہین ہوئی تھی وہ ملکہ سپین کے لیئے مناسب شوہر تجویز ہوا مگر اس شہزادہ کی شادی دوسری جگہ سنہ ۱۸۴۲ء مین ہوگئی تو ملکہ کرسٹینا نے سیکس کوبرگ کے شہزادہ لیوپولڈ کو جو سب سے بڑا چچازاد بھائی آیرنسٹ اور البرٹ کا اور فرڈی نینڈ پرتگال کی ملکہ کے شوہر کا بھائی تھا اپنی دامادی کے لیئے تجویز کیا۔ شہزادۂ البرٹ سے جسنے اس نوجوان کی دعوت ونڈسر مین کی تھی صلاح و مشورہ پوچھا گیا۔ پرنس نے سوچا کہ اسکے بھائی کو یہ موقع تخت سلطنت حاصل کرنے کا ملا ہے ایسا نہو کہ سہل انگاری سے ہاتھ سے جاتا رہے۔ مگر اسکے ساتھ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ انگلش مدبران ملکی کو اسپر آمادہ کرنا کہ وہ سیکس کوبرگ کی اغراض کے نکلنے مین معاون ہون ایک بڑی ٹیڑھی کھیر ہے اسلیئے وہ اور ملکہ معظمہ اس معاملہ سے علیحدہ ہو کر یہ انتظار دیکھنے لگے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ۔

اِس تدبیر کی فرانس نے بڑے جوش و خروش سے مزاحمت کی۔ لوئی فلپ کے وزیر اعظم گیزو نے اچھی طرح سے ظاہر کیا کہ وہ سب طرح سے جو کچھ ممکن تھا کہ سپین کو بچا لیگا کہ اِسمین کوبرگ کے فرمانروا کی شادی انگلینڈ اور پرتگال کیطرح نہونے پائے۔ صلح اور امن کے قائم رکھنے کی خاطر سے یہ شادی انگلینڈ اور سپین دونون نے موقوف کردی۔ لیکن سنہ ۱۸۴۶ء مین پوشیدہ پوشیدہ پھر ملکہ کرسٹینا نے اِسکو دوبارہ زندہ کرنا چاہا۔ اس لیڈی نے سیکس کوبرگ کے ڈیوک آیرنسٹ کو جو اپنے رشتہ دارون سے پرتگال مین ملنے آیا تھا لکھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی ذات خاص سے امداد کی درخواست کرے کہ جس سبب سے ملکہ وکٹوریا کے ماموں زاد بھائی شہزادہ لیوپولڈ سے اسکی بیٹی کی شادی ہو جائے۔ یورپ کے کورٹس انگلش کے کونسٹی ٹیوشنل رسم و رواج سے جاہل ہین۔ ملکہ کرسٹینا نے یہ چاہا کہ اسکا خط خاص ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین دیا جائے اور کسی اور کو نہ دیا جائے۔ ڈیوک آیرنسٹ نے یہ خط بادشاہ لیوپولڈ کے

ملکہ کرسٹینا کی مداخلت

پاس بھیجا جسنے اُسکو اپنی بھانجی کے پاس پہنچا دیا ٭

اگست سنہ ۱۸۴۶ء مین دونون ڈیوک آیرنسٹ اور شاہ لیوپولڈ انگلینڈ مین آئے اور اُنھون نے اِس شادی کے باب مین ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ سے اِس باب مین مباحثہ کیا۔ اور اِس معاملہ کی خوب چھان بین از سرِ نو کی۔ اور اِس جلسۂ شاہی نے باستکراہ سیکس کوبرگ کے شہزادہ کے خلاف اِس بنا پر فیصلہ کیا کہ انگلش اور فرنچ وزیر پہلے اسکا انکار کر چکے (اسکا مفصل حال پہلے لکھا گیا ہے) مین ڈیوک آیرنسٹ نے فوراً ملکہ کی والدہ کرسٹینا کو لکھا کہ وہ نوجوان ملکہ کا بیاہ سپین کے کسی امیر سے کر دے ٭

تقریباً اِس زمانہ مین کہ خاندان شاہی سنے یہ فیصلہ کیا تھا پامرسٹون اپنے عہدہ فورین افس مین آگیا اور اُسنے کچھ جلدی کے سبب سے اور کچھ شاہی مخفی جلسے کے فیصلہ کی لاعلمی کے سبب سپین گورنمنٹ کو ایک مراسلہ بھیجا کہ ملکہ سپین فوراً تین آدمیون مین سے جو اِس بیاہ کرنیکے خواستگار مین ایک کو پسند کر کے شادی کر لے۔ اِن تین مین سیکس کوبرگ کے شہزادہ لیوپولڈ کا بھی نام تھا۔ یہ مراسلہ فرنچ وزرا کے پاس بھیجا گیا کہ پامرسٹون نے شہزادہ سیکس کوبرگ کی شادی کے مردہ معاملہ کو پھر از سرِ نو زندہ کر دیا ہے۔ وہ خاص اُس معاہدہ کا توڑنا ہے جو کیا گیا تھا ٭

فرانسیسیون نے اِس معاملہ مین زیادہ پیغام سلام نہین کیا۔ اور وہ عوض لینے کے درپے ہو گئے فرانسیسی وزرا نے میڈرڈ مین یہ انتظام کیا کہ نوجوان ملکہ فوراً کاڈز کے ڈیوک سے شادی کرے۔ اور اُسی دن مونٹ پین سیر ملکہ کی چھوٹی بہن سے جو ایک ہی ہے شادی کرے۔ طرفین عہد شکنی کے الزامات کثرت سے ایک دوسرے پر لگاتے تھے۔ اِن الزامون کی بوچھاڑ وزرا ہی پر نہین ہوتی تھی بلکہ دونون ملکون پر۔ انگلینڈ مین یہ بڑی افواہ اُڑی کہ وزرا فرانس جانتے تھے کہ ڈیوک کاڈز مین شوہر ہونے کی قابلیت نہین ہے۔ اُنھون نے ملکہ سپین کا شوہر اسکو اسلیئے بنایا ہے کہ اسکی اولاد نہین ہونے کی تو مونٹ پین سیر کی اولاد تخت نشین ہوگی مگر یہ اُمید تو اُنکی پوری نہین ہوئی۔ اگرچہ ملکہ آیزبیلا کی یہ شادی نا مبارک تھی مگر اِس عقد نکاح سے وہ پانچ بچون کی مان ہوئی۔ ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کو اِس بات پر بڑا غصہ آیا کہ فرنچ وزرا نے اور فرنچ پرنس نے سیکس کوبرگ کے گھنے کو تاڑ کر بڑا ذلیل کیا جو کبھی اپنی تعلی و ترفع سے سیر نہین ہوتا تھا۔ لوئی فلپ اور اُسکے کابینہ کی کوششین خانگی معاملات مین کچھ دیر کیلیئے بیفائدہ ہین ٭

پامرسٹون اپنی عادت کے موافق اپنے اوفس کے پیغامات مین ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کی صلاح و مشورہ لینے مین کوشش نہین کرتا۔ اسنے ایک مراسلہ مین سر ہنری بلور کو جو انگلش منسٹر میڈرڈ مین تھا۔ وہ فقرہ مندرج کردیا جسکو شہزادہ البرٹ نے مسودہ مین کاٹ دیا تھا وہ فقرہ ڈوک ڈی مونٹ مین سیر کی اولاد کی تخت نشینی کے باب مین تھا اسنے بات لال ڈک کے وارث حقوق شاہی کو مسترد کردیا۔ شاہ لیوپولڈ تمام اس سازش کی جوابدہی کو پامرسٹون کے ذمے جانتا تھا لیکن ملکہ معظمہ کی پبلک اور خانگی رائین اس معاملہ مین وہی تھین جو پامرسٹون اور پبلک کی رائین تھین۔ اگر کوئی ان مین اصلی اختلاف ہوگا تو وزیر کی خود مختاری اور آزادی حاصل کرنیکے سبب سے ملکہ معظمہ نے بادل ناخواستہ اُسکو منظور کرلیا ہوگا۔

انگلش گورنمنٹ نے اِن دونون شادیون کے برخلاف اپنی رائے کو ظاہر کیا مگر وہ ۱۰۔ اکتوبر کی ہوگئین۔ انگریزون نے اُنپر لعنت و ملامت کا بڑا غل مچایا۔ ملکہ معظمہ نے ۱۳۔ اکتوبر کو شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ مجھے افسوس ہے کہ مین ایک لفظ بھی لوئی فلپ کی حمایت مین نہین لکھ سکتی جس کا مین بڑا ادب اور احترام کرتی تھی۔ آپ خیال کرسکتے ہین کہ اس معاملہ مین مجھے کیسا رنج ہوا۔ آپ فرانس کی ملکہ اور اُسکے بادشاہ کے روبرو میرے غصہ کے زور کو اور میرے رنج کو جو اس واقعہ کے وقوع ہونیسے ہوا ہے بیان نہین کرسکتی۔ غل و شور جو دھمکیان دیتا تھا وہ اب بتدریج موقوف ہوگیا ہے۔ انگلش کے جاہ و جلال اور شان پر اس واقعہ کا اثر بہت تھوڑا ہے۔ لیکن لوئی فلپ کو جو اخلاقی سہارا انگلینڈ کا تھا۔ جاتا رہا۔ اور اسکا تنزل تخت انقلاب کا شکار آسانی سے ہوگیا ہے۔ نیچے اور دلچسپ خطوط شہزادہ البرٹ اور ملکہ معظمہ کے لکھے جاتے ہین۔

۷۔ ستمبر پرنس البرٹ نے اپنے بھائی کو یہ خط لکھا۔ کہ تم اس خبر کو سُن کر متحیر ہوگے کہ دفعتہً سپین کے معاملات مین ایک عجیب شگوفہ کھلا کہ فرانس نے اپنے معاہدہ کو توڑ ڈالا۔ فرانس کی پولیسی سے زیادہ کوئی بے ایمانی کی بات نہین ہوسکتی کہ اسنے ہمکو تاریکی مین لیجاکے ہم پر فتح حاصل کی لیکن ایسی فتح بڑی ذلیل ہوتی ہے کہ ایک دوست کو فریب دے کر حاصل کیجائے پھر دوست بھی ایسا ہو کہ اسکے سوائے کوئی دوسرا دوست اسکا نہو اور یہ دغا دوست کو ایسے وقت مین دیجائے کہ وہ اسکی دوستی کے سبب سے نقصان اُٹھا رہا ہو۔ بیچاری ملکائین تو آخر وقت تک لیوپولڈ سے رشتہ مندی

ملکہ معظمہ کا غصہ

پبلک کی برہمی انگلینڈ مین

پرنس البرٹ کا خط اپنے بھائی ارنسٹ کے نام

کی خواستگار ہین ۔ انھون نے اِس کی چاہ اِس وقت چھوڑی کہ بلور صاحب نے اُن کو یقین دلایا کہ ہم اِس کو منظور نہین کرسکتے اور ہم اپنے وعدے کے پابند ہین ۔

شہنشاہ لوئی فلپ نے واثق وعدہ کیا تھا کہ مین یہان اپنے بیٹے کی شادی کا خیال جب تک نہین کرون گا کہ ملکہ سپین کی شادی نہو جائے گی ۔ اور اسکی اولاد وارث تخت و تاج نہ پیدا ہو جائے گی ۔ لیکن اب اُس نے یہ حجت نکالی کہ مجھے ایفائے وعدہ سے یون نجات حاصل ہوگئی کہ لیوپولڈ کی شادی کا پیغام ملکہ سپین سے دیا گیا جسکے باب مین لارڈ ایبرڈین نے مجھے یقین دلادیا تھا کہ ایسا نہین ہوگا کیا ایمانداری کے پامال کرنے کا یہ اچھا ایجاد ہے کہ آپ بُرا کام کرین اور اُسکو دوسرے کے ذمے لگائین ۔

ہمارا خفا ہونا حق ہے اور سپین مین بھی اسپر غل مچ رہا ہے ۔ یہ ضرب المثل سچ ہے کہ دیانت مندی عمدہ تدبیر ہے ۔

یقینی ملکہ معظمہ اور عالیجناب کو اس نشت کاری سے دلی رنج ہونا چاہیئے جو پولیٹکل اتحاد اور دوستی کے برخلاف ظہور مین آئی ۔ جب اُنکے ایک دوست نے جس کی وہ قدر و منزلت کرتے تھے ۔ عہد شکنی کی اور اُسکا اُلٹا الزام اُنکے ذمے لگایا تو اِس سبب سے کہ وہ خود معزز راست باز تھے رنج ہوا ۔ نوجوان ملکہ جب ایسے شوہر کے حوالہ کیگئی جس کو وہ پسند نہین کرتی تھین تو ملکہ معظمہ کو نہایت رنج و غم کچھ اِس سبب سے ہوا کہ وہ خود عورت تھین ۔ اور زیادہ تر اِس سبب سے کہ وہ ملکہ سے محبت مادرانہ رکھتین تھین ۔ اِس بات کو خواہ کسی پہلو سے دیکھو وہ ایک صدمہ کی بات ہے ۔ شہنشاہ فرانس اپنی ملکہ میری آمیلی کو ہدایت کرکے ملکہ معظمہ کے نام اِس مضمون کا خط لکھوایا کہ مشتہرہ شادی ایسی صاف ہے کہ کوئی اعتراض اُسپر نہین ہوسکتا ۔ اِس نے معنی خط نے اِس صدمہ مین کچھ تخفیف نہین کی ۔ ملکہ معظمہ نے اِس خط کا جواب سنجیدہ رنجیدگی کیساتھ اوس بورن سے ۱۰ ستمبر کو یہ لکھا کہ "شاید آپکو وہ عہد و پیمان جو میرے اور شہنشاہ فرانس کے درمیان ہوا یاد ہوگا مجھے اِسوقت آپ معاف کیجیئے گا کہ مین آپسے پولیٹکل باتین کرتی ہون ۔ مجھے اسوقت اِس بات کے کہنے سے بڑی خوشی ہوئی کہ مین ہمیشہ آپکے ساتھ بے رنگ و ریا یک رنگ دوست رہی ہون اِس مین شک نہین کہ آپ کو یہ اطلاع ہوئی ہے کہ مین نے اپنے ماموں زاد بھائی لیوپولڈ اور ملکہ سپین کے درمیان شادی ہونے کو منع کردیا ۔ وہ دونون لیکائین (ملکہ سپین اور اُنکی مان) بڑے شوق سے اِس کے ساتھ شادی کرنی چاہتی تھین ۔ گو ہمارے نزدیک یہ بات اولیٰ و انسب تھی ۔ مگر ہم نے اِس سبب سے پسند

نہین کیاکہ وہ شہنشاہ کو پسند نہین تھی۔ اب آپ آسانی سے سمجھ سکتی ہین کہ دونون شادیان جو دفعۃً مشتہر ہوئین اُنسے ہم کو حیرت ہوئی اور اُنپر افسوس ہوا ۔

لارڈ پامرسٹون کو لارڈ نوربنی نے لکھاکہ ملکہ معظمہ نے شہنشاہ فرانس کو متلون اور غیر مستقل مزاج لکھا ہے۔ اِس لفظ کے لکھنے کا شہنشاہ کو ایسا رنج ہواکہ وہ تین رات تک صبح کے چار بجے تک جاگتا رہا اور اپنے بر سر انصاف ہونیکے لیئے اپنی بیٹی ملکہ لوئزہ بلجیم کو خط لکھاکہ اسکو لیکر انگلستان جائے تاکہ اپنے سر تہمت دغاکی انگلش فورین اوفس نے لگائی ہے وہ دور ہوا اور اِس خط مین ملکہ معظمہ کو یہ بھی لکھا کہ وہ لارڈ پامرسٹون کی آنکھون سے دیکھتی ہین۔ ملکہ معظمہ نے اِس پرزور خط کا جواب نہایت نرم و احتیاط سے لکھکر ملکہ لوئزہ کی معرفت شہنشاہ کے پاس بھیجا جس مین لارڈ پامرسٹون کی پولیسی مین تعجیل ہونے کی حمایت کی اور پھر سب باتون کو بیان کرکے یہ لکھاکہ مین نے کل معاملہ مین خود غور کی ہے۔ مین اپنی آنکھون سے دیکھتی ہون دوسرے کی آنکھون سے نہین دیکھتی۔ شہنشاہ کا وعدہ خلافی سے کسیطرح چھپا نہین چھپ سکتا

گو خط کے آخر مین دستخط مین فقط ملکہ معظمہ کے نام کے دو حرف وی اور آر لکھے ہوئے تھے۔ ملکہ معظمہ نے خط کے ایک ایک لفظ پر اپنے شوہر سے مباحثہ کیا تھا۔ اسلیئے یہ خط دونون میان بی بی کا لکھا ہوا سمجھنا چاہیئے ۔

اُمید یہ تھی کہ اِس خط و کتابت کے سبب سے لوئی فلپ اِس شادی کو ملتوی کردے گا۔ الفنتا کی عمر اِس وقت ۱۶ برس کی تھی مگر وہ اِس نے اپنی بات پر اصرار کیا اور سپین کے کورٹ پر اسکا رعب و داب ایسا تھا کہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۴۶ء کو دونون شادیان ایک ہی وقت مین ہوگئین پیچھے اِسکی حقیقت کھلی کہ یہ شادیان نہ انگلستان کے نہ سپین کے لیئے ایسی مضر ہوئین جیسی کہ خود شہنشاہ فرانس کے حق مین اسلیئے زہر ہوئین کہ اُسکی اِس حرکت سے اسکی قوم کو جو اِس سے پہلے بدظن ہو رہی تھی یہ شبہہ پیدا ہوا کہ وہ بے ایمانی کے ساتھ اپنے کنبے کے تعلق اور ترفع کی اولوالعزمی رکھتا ہے۔ ابتدا مین ملکہ معظمہ کو اِن شادیون کے باب مین بہت رنج ہوا۔ مگر جب وہ ہوگئین اور کسیطرح منسوخ نہین ہوسکتی تھین تو اُنھون نے شہنشاہ کے اِس قصور کو معاف کردیا اور اُسپر رحم کھایا ۔

ملکہ معظمہ سے زیادہ تر اِس معاملہ مین عالیجناب ناراض ہوئے اور اُنھون نے سٹاک میر کو لکھاکہ ہر روز مجھ مین کوشش کے ساتھ حق جوئی و عقل پرستی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور اِس کل معاملہ کو

شاہ فرانس پر عہد شکنی کا الزام

مین جانتا ہون کہ وہ ناحق ہوا ہے۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے یہ بہانہ بنانا مناسب جانا کہ اس معاہدے مین انگلینڈ نے فریب اور دغابازی کی ہے۔ یہ بدترین طعن قوم پر ہوا ہے۔ اسوقت بڑی برداشت و بردباری ختیار کی گئی کہ جنگ پر آمادگی نہین کی گئی۔ ایک عالم کا قول ہے کہ بڑے ملکون کے ساتھ کوئی دغابازی کرکے سزایابی سے نہین بچ سکتا۔ یہ قول پورا ہوا کہ فرانس کو اس دغابازی کی پوری پوری سزائین ہوئین جن کا بیان آگے آئیگا۔

ستمبر مین ملکہ معظمہ ونڈسر مین آئین۔ اکتوبر مین اسکے آس پاس پھرتی رہین ۱۹۔ اکتوبر کو ونڈسر سے چلکر ملکہ لیڈی لیڈ کے ہان تین دن بے تکلف مہمان رہین۔ پھر وہ ہٹ فیلڈ ہوس مین لارڈ سالسبری سے ملنے گئین۔ موسم نہایت خراب تھا۔ اسلیئے یہان شہر کی آئین بندی کا سامان نہوسکا۔ مگر یہان لارڈ سالسبری اور ڈیوک ولنگٹن اور امرا کے لحاظ سے ایک مجمع احباب خوب ہوگیا۔ لارڈ جان رسل اور لارڈ میلبورن استقبال کے لیئے آئے۔ لارڈ جان رسل تو اب تک ملک کی حالت پر خوب غور و خوض کرتے تھے۔ مگر لارڈ میلبورن تو ایسے بے پروا تھے کہ وہ جانتے ہی نہ تھے کہ ملک مین کیا مصیبتون کا طوفان اٹھ رہا ہے۔ یہان ملکہ معظمہ کتب خانہ سے مستفید ہوتی تھین اور سسل کے کاغذات بہت غور سے مطالعہ کرتی تھین۔ باغون کی سیر کرتی تھین۔ انہون نے اس اوک کے درخت کو دیکھا جسکے نیچے ملکہ الزبتھ نے اپنی تخت نشینی کی خوشخبری کو سنا تھا۔ ملکہ معظمہ کے آنے کی خوشی مین یہان پانچ سو مزدورون کی دعوت ہوئی۔ اور ایک موٹا تازہ بیل بھون کر انکو کھلایا گیا۔ انکے لیئے شراب کے خم کے خم خالی کیئے گئے جس کی وجہ سے ملکہ معظمہ کی تشریف آوری مدتون تک یادگار رہی۔ پہلی دسمبر کو ملکہ معظمہ اور عالی جناب نے ارنڈل کیسل مین نورفوک کے ڈیوک سے ملاقات کی جو موروثی ارل مارشل تھے۔ انہون نے ملکہ معظمہ کی مہمانداری کا بڑا سازوسامان کیا۔ قلعہ مین اور سارے شہر مین روشنی ایسی کی کہ وہ بقعہ نور معلوم ہونے لگے۔ شہر کے ہر غریب کو عمدہ بیش بہا کھانا کھلایا۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ اور انکے شوہر نے چھوٹے پارک مین اپنے یہان آنے کی یادگار مین اوک کے پودے لگائے عالی جناب شکار کو گئے۔ ملکہ معظمہ آس پاس کی چیزون کی تحقیقات کرتی رہین۔ لوگون سے تپاک و اخلاق سے ملکر اپنا گرویدہ بناتی رہین۔ یہان ایک بال مین وہ خود ناچین۔

باب چہاردہم

انقلاب کا سال سنہ ۱۸۴۸ عیسوی

پارلیمنٹ کا کھلنا

پارلیمنٹ کا اجلاس سنہ ۱۸۴۸ء

برطانیہ اعظم کیلئے سنہ ۱۸۴۷ء کا سال ایک بڑا وبال تھا۔ پولٹیکل افق پر سب طرف گھٹائین ہو رہی تھین
اس سال مین ساری بلائین آنکر جمع ہوگئین۔ تجارت کی کساد بازاری آیرلینڈ مین آلوؤن کی فصل نہونے
سے وہ قحط سالی کہ معاذاللہ۔ پھر اُسپر وبا اور بیماری کا اضافہ اور آیرلینڈ کی آپس کی لڑائی فساد کا اندیشہ
انگلینڈ مین وہ گندم کی گرانی کہ ملکہ معظمہ نے اپنے گھر مین روٹیون کی رسد مین کمی کی۔ ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۴۸ء
کو ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ کو بہ نفس نفیس کھولا اور سپیچ کیا دیا ایک نوحہ غم والم پڑھا۔ جب وہ اپنی رعایا
کی مصائب بیان کرتین تو آپ کی زبان لڑکھڑاتی دل بھرآتا۔ کلیجہ دھڑ دھڑ کرتا وہ اپنے لارڈس سے
فرماتی تھین کہ آپ وہ صبر و تحمل و توکل اختیار کرین جو آپ کی جبلت مین داخل ہے۔ ان مصائب مین بھی
لنڈن عیش و طرب سے خالی نہ تھا۔ تھیئٹرون مین اور اوپیرا مین تماشے ہوتے تھے۔ اور ان فنون کے بڑے
بڑے صاحب کمال باہر سے آگئے تھے۔ فینی کیمبل نے آنکر اپنے کمال سے تھیئٹرون مین لوگون
کا دل بہلایا۔ لیڈی جونا نے جو اوپیرا مین اپنا جواب نہین رکھتی تھین وہ ایکٹ کیئے کہ ملکہ معظمہ نے انکی
تعریف کی کہ ان کے ایکٹ جاکر دیکھنے کے قابل ہین۔ لیپ، لیچ صاحب نے اُنکے گانے کی تعریف یہ کی کہ
مین نے اب تک اُنکے گانے کے برابر گانا نہین سُنا۔ اُنہون نے اپنے ماموں شاہ لیوپولڈ کو یہ خط
لکھا کہ لیڈی جونا تو بالکل عجیب و غریب منظر قدرت ہے۔ اسوقت انگلینڈ مین پردیسی مہمان بڑے جلیل القدر
آئے ہوئے ہین۔ شہنشاہ روس کا چھوٹا بیٹا ڈیوک قسطنطین اور سویڈن کا شہزادہ اوسکاٹ جو پیچھے
سویڈن کا بادشاہ ہوا اور جرمنی کے کئی شہزادے"۔ ۱۵ جون کو ملکہ معظمہ شاہانہ جلوس کے ساتھ تھیئٹر
مین جلوہ افزا ہوئین وہ تماشاگاہ کے افق پر ایک مسعود ستارہ تھین جو سب کو بھلی معلوم ہوتی تھین وہ

حضرت علیا کی لطیفہ سنجی

لارڈ کیمبل نے ماہ فروری مین ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین سوال دیا کہ وہ ایک شریف آدمی پر نشان گود دین۔ اُنھون نے وہ نشان گود دیا پھر وہ اور لوگون کے ساتھ باتین کرنے مین مشغول ہوئین لارڈ نشان کی سند پر جو چمڑے کے کاغذ پر لکھی جاتی ہے دستخط کرانے بھول گیا۔ حضرت علیا کی خدمت مین دوبارہ دستخط کرانیکے لیئے وہ آیا اور اپنے سہو کا عذر پیش کیا۔ حضرت علیا سند پر دستخط کر رہی تھین کہ عالی جناب نے لارڈ موصوف سے پوچھا کہ اِس گودنے کی رسم کب سے جاری ہوئی ہی تو اُس نے عرض کیا کہ جب کہ شاہان انگلینڈ لکھنا پڑھنا نہین جانتے تھے۔ حضرت علیا نے سند پر اپنے دستخط کر کے فرمایا کہ ہم مدرسہ مین پڑھ آئے ہین ✤

ایک دن حضرت علیا نے حکم دیا کہ ڈنر آٹھ بجے دس منٹ پر تیار ہو۔ اِس پر لارڈ کیمبل نے کہا کہ حضرت علیا بیس پچیس منٹ بعد مین آئین گی۔ وہ جانتی ہین کہ مین دس منٹ مین کپڑے پہن لیتی ہون مگر اِسمین وہ چند منٹ اور زیادہ لگاتی ہین چنانچہ وہ آٹھ بجے پچیس منٹ پر تشریف لائین ✤

کیمبرج مین حضرت علیا کا قدم رنجہ فرمانا اور پرنس البرٹ کا یونیورسٹی کا چانسلر مقرر ہونا

سنہ ۱۸۴۷ء مین حضرت علیا کی ذات خاص سے متعلق دو واقعات عظیم وقوع مین آئے ایک کیمبرج مین جانا۔ دوسرا اسکوٹ لینڈ کی سیر کرنا۔ اول واقعہ کی سرگزشت یہ ہے کہ پرنس البرٹ کی قابلیتون کے چپ چاپ دیکھنے والے سٹوک میر صاحب ہی نہ تھے بلکہ انگلستان کے فضلائے اجل اور امرائے جلیل القدر بھی تھے۔ وہ شہزادہ کی فضیلت علمی اور روشنی دماغی کے قائل ہوگئے۔ ۱۲ فروری سنہ ۱۸۴۷ء کو ڈاکٹر ہیوویل ماسٹر ٹری نی ٹی کالج یونیورسٹی کیمبرج نے پرنس کو اِس مضمون کی چٹھی بھیجی کہ یونیورسٹی کے چانسلر کا عہدہ خالی ہی۔ آپ ہم کو اجازت دیدین کہ اِس عہدہ پر آپ کو نامزد کرین اِسکے سوائے لارڈ لینسڈون نے بھی پرنس سے یہ درخواست کی اور لنڈن کے بشپ نے بھی پرنس کو لکھا کہ یونیورسٹی کے بڑے بڑے ممبرون کی یہ تمنا ہی کہ آپ اِس عہدہ چانسلری کو قبول فرمائین جس سے یونیورسٹی کو بھی شرف و فائدہ حاصل ہو۔ ملکہ معظمہ کو ایسی درخواستون کے پیش ہونے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی جس سے اُنکو معلوم ہوا کہ اُنکے شوہر سے انگلستان کے فضلا و امرا محبت رکھتے ہین۔ اور اُسکی لیاقت و قابلیت کی قدر شناسی کرتے ہین اگر حضرت علیا کی نشاط و انبساط مین کوئی داغ تھا تو یہی تھا کہ اُنکو یہ شبہہ تھا کہ میرے شوہر کی جو میرے ملک کی بہبودی کے لیئے اپنی جان کھپاتا ہی کما حقہ قدر و منزلت نہین ہوتی۔ اب آخر کو یہ شبہہ دور ہوا اِس عہدہ کے پیش ہونے کے سبب سے

انکو معلوم ہوا کہ میرے شوہر کی اعلیٰ لیاقتون کا صلہ انصافاً ملتا ہے وہ اِس چنسلر کے عہدہ کے ملنے کو سمجھتی تھین کہ اسمین کچھہ میرا اثر نہین ہے اور نہ وہ میرے سبب سے ملتا ہے بلکہ وہ پرنس کی خود اپنی جوہر لیاقت اور قابلیت کی کمائی ہے ؀

حضرت علیا کے دلمین یہ خیال جم گیا کہ ۱۸ - فروری کو قصبہ بکنگہم مین ایک اڈریس آئی جسپر یونیورسٹی کے کل ممتاز ریسیڈنٹ ممبرون کے دستخط تھے۔ اسمین پرنس سے بہ التجا یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ اِس عہدہ پر نامزد ہونے کو قبول فرمائین ؀

سب جگہ بڑی بڑی تحریکون مین لطافت و نفاست کو رشک حسد چرا لیتا ہے۔ کیمبرج کے ٹرینٹی کالج سے سینٹ جان کالج کو رقابت رکھتا تھا۔ اُسنے چاہا کہ اپنی پسند کے چنسلر لارڈ پووس کو نامزد کرے۔ پرنس ان کالجون کی رقابت کا صحیح صحیح تخمینہ نہین کر سکتا تھا وہ اِس طرح انکے آپسمین مقابلہ مین آنے سے جھجکا اور حکم دیدیا کہ میرا نام اِس عہدہ پر نامزد ہونیسے الگ کر دیا جائے مگر ڈاکٹر ہیوویل اور اُن کے مددگارون نے پرنس کی اس درخواست پر کچھہ خیال نہین کیا۔ اور اُنکی خواہش کے برخلاف پول (انتخاب کرنے والون کی فہرست بنائی) کیا جس مین کچھہ نقصان نظر آتا تھا۔ یہ جھگڑا بڑا تھا۔ مگر آخر کو اس مین پرنس فتحیاب ہوا۔ اور ان کا رقیب شکست یاب ہُوا۔ شہزادہ کے حق مین ۹۵۳ ووٹ اور اُنکے مخالف کے حق مین ۸۳۷ ووٹ ہوے اور پرنس کے حق مین ریسیڈنٹ ممبرون کے ۱۰ ووٹ بہ نسبت اُن کے رقیب کے سہ چند ہوے ۳۷ رنگلرون مین ۱۹ نے اور ۲۴ پروفیسرون مین سے ۱۶ نے اُنکے حق مین ووٹ دیئے۔ مگر باوجود ان ووٹون کی کثرت کے پرنس کو اِس عہدہ کے قبول کرنے مین تامل و تردد تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب مین باتفاق رائے چنسلر مقرر نہین ہُوا اکثرت رائے سے جو کچھہ تھوڑی سی میری طرف زیادہ ہے مقرر ہوا ہون اسلیئے میرے مقرر ہونیسے یونیورسٹی مین مخالفت پیدا ہوگی مگر اسکے دوستون نے اِس عہدہ کے قبول کر لینے کیلئے زیادہ زور ڈالا کہ آپ اِس عہدہ کو ضرور قبول کیجئے ملکہ معظمہ ہماری بڑی قوی دوست ہین۔ اس وقت سر رابرٹ پیل نے کہا کہ آپکے انکار کرنے مین یہ قباحت ہے کہ اس سے معلوم ہوگا کہ آپکا مخالف، لارڈ پووس یہ جانیگا کہ میرے طرفدار فرقے کو فتح حاصل ہوئی۔ وہ یہ نہین جانے گا کہ آپنے خود اسکو یہ عطیہ عطا کیا ہے جسکا وہ ممنون ہوا اور پھر وہ اُن آدمیون کو جنھون نے آپکے حق مین ووٹ دیئے ہین۔ بہت ستائے گا اور انکو مایوس کریگا جب اِس عہدہ کے لیئے پرنس خود اپنی خواستگاری نہین ظاہر کرے گا تو اُسکے طرفدارون کی کثرت رائے

سہارا انہین دیگی۔ مذہبی شکست گواہ چیت۔ پرنس کے طرفداروں کی کثرت مین جو کمی ہوئی اُس کا سبب یہ تھا کہ ٹری نی ٹی پارٹی سنے مشتہر کر دیا تھا کہ پرنس نے اس عہدہ کے خواستگار نہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے حقیقت مین انتخاب کرنے والے اس شخص کو اس عہدہ کے لیئے انتخاب کرتے تھے جسکا اس عہدہ کا قبول کرنا باوجود منتخب ہونیکے مشتبہ تھا اب پرنس اپنی مرضی کے برخلاف اپنے طرفدارون کی کارروائی کو روک نہین سکتا تھا۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ عام اعلان کرتا کہ مین کسی حالت مین اس عہدہ کو قبول نہین کرونگا۔ اس اعلان مین یونیورسٹی کی حقارت ہوتی۔ آخرکار چار و ناچار اس عہدے کو قبول کرنا پڑا۔ ۲۵۔ مارچ کو اس عہدے کے قبول کرنیکی رسم ادا ہوئی۔ اور ڈاکٹر فلپونے اس عہدے کی سند انکو دیدی۔ ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں جان کو خط لکھا کہ "آپنے دیکھا کہ ایلبرٹ جو ہمیشہ اپنے تئین فساد کی باتون سے بچائے رکھتا تھا۔ کیمبرج یونیورسٹی کے چنسلر عہدے پر مقرر ہونیکے لیئے منتخب کیا گیا اسکو اُس عہدے کے منظور کر لینے کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ اسقدر ممتاز نامور آدمیون نے تعظیم و تکریم کے ساتھ اسپر مہربانی کی"۔ اس عہدہ کے ملنے کی رسم مین ایک نظم بھی پڑھی جاتی ہے۔ سو اسکی استدعا ملک الشعرا ورڈس ورتھ سے کیگئی۔ اُنہون نے عذر کیا کہ گو پیرانہ سالی اور مصائب زندگانی نے میرے سرچشمۂ شاعری کو خشک کر دیا ہے مگر مین یہ نظم لکھونگا۔ چنانچہ انہون نے ایسی نظم لکھی جو مبالغہ سے خالی تھی۔ اور اُس مین جو اُنکے دل مین تھا وہی زبان پر آیا۔ ماہ جولائی مین ملکہ معظمہ عالیجاہ کے بڑے خورسندی اور شادمانی کے دن تھے۔ ۵۔ ۵۔ کو خوشی خوشی اپنے رفقا کو ساتھ لیکر اس عہدے کے ملنے کی رسم ادا کرنیکے لیئے چلے۔ رستہ مین ہر سٹیشن پھولون سے آراستہ تھا اور وہان ان آدمیون کا ہجوم تھا جن کا دل اس شوق سے بھرا ہوا تھا کہ ہم **ملکہ معظمہ** کے دیکھنے سے اپنی آنکھون کو ٹھنڈا کرین اور سب سٹیشنون سے زیادہ کیمبرج کا سٹیشن آراستہ تھا اور وہان شوقین تماشائیون کا ہجوم بھی زیادہ تھا۔ پھر اس سٹیشن سے ٹرے نی ٹی کالج تک راستون مین جتنے آگے بڑھو آرائش و زیبائش کا کام بڑھتا جاتا تھا۔ اور ہنگامہ نشاط زیادہ گرم ہوتا جاتا تھا لڑکون کا ہجوم ایسا تھا کہ گھر ہوتا ہے۔ اس خیال سے حیرت ہوتی ہے کہ کسی ایک عورت کی پسلیان کیسی اس اہتزاز کی متحمل ہو سکتی ہین جو اس علم سے پیدا ہوتا ہے کہ وہی ان سب آدمیون کی آنکھون کی توجہ کا مرکز ہو رہا ہے۔ اور وہی ان سب کے دلون کو مسرت آگین کر رہی ہے جب وہ ٹرے نی ٹی کالج مین پہنچین تو وہان ایک عالمون کا گروہ

خوش لباس خوشی کے نعرے جوش سے ایسے ہی لگاتا تھا جیسے کہ اور گروہ لگا رہے تھے۔ ایک بڑے کمرے
مین ملکہ معظمہ ایک آرام چوکی پر جو بہ شکل تخت بنا دی گئی تھی آرام سے بیٹھین۔ سامنے سے پرنس البرٹ
یونیورسٹی کا سیاہ زرین لباس پہنے ہوئے آیا اور ملکہ کے آگے گردن جھکائی اور ایڈریس پڑھی بشپ ولبرفورس
نے اِس جلسہ کی کیفیت چشم دید یہ لکھی ہے کہ کیمبرج کا اِس وقت سمان بھی عجیب دل آویز و دلکش تھا
اِسمین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کے ساتھ لوگون کا نیک اندیش اور خیر خواہ ہونا نمایان تھا وہ دونون اُسکو دیکھ
رہے تھے۔ چنسلر یہ خیال کرتا تھا کہ مجے لوگ سرد نظری سے دیکھ رہے ہین۔ یہ بالکل صاف ظاہر تھا کہ
یہ دونون دل مین جانتے تھے کہ ہم ایک نئی چیز انگلش آونر (انگریزی اعزاز) کی دیکھ رہے ہین جسکو پرنس
نے اپنی لیاقت کے زور سے حاصل کیا ہے۔ ملکہ کیطرف سے اسکو یہ اعزاز نہین حاصل ہوا۔ پرنس اور ملکہ دونون
بڑے خوش و خورم تھے۔ وہان کچھ ٹھیر ٹھیر کر خوشی کے سانگ بھرے جاتے تھے کہ عالیجناب نے ملکہ معظمہ
کے روبرو ایڈریس سنائی تو اُنھون نے ایسی مہربانی کی چتون سے اُنکو دیکھا کہ پرنس کا چہرہ بشاش ہو گیا
اور نیم لبی تبسم اِس ادا سے فرمایا کہ اُنکے چہرے کی حیا نے نقاب مین چھپا لیا۔ اور صفائی سے اُنھون نے
اپنی سُہلی آواز سے فرمایا کہ یونیورسٹی نے جو اپنا چنسلر انتخاب کیا ہے اُسکو مین پسند کرتی ہون ملکہ
معظمہ کو کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا تھا کہ اُنکے دماغ کی رگون پر ایسا اثر ہوا ہو کہ آواز مین لرزش آئی ہو مگر یہ
موقع شوہر کی خوشی کا ایسا تھا کہ اُن کا دل بھر آیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین بیان
نہین کر سکتی کہ البرٹ کے ایڈریس پڑھ کر سنانے نے مجھے اور میرے سننے نے مجھکو کیسا حیران پریشان
کیا ہے۔ وہ یونیورسٹی کا افسر بنا پھرتا تھا وہ چنسلر کے لباس مین بڑا خوبصورت معلوم ہوتا تھا اس کے
لباس کو کرنیل فلپس اور کرنیل سیمور تھامے ہوئے تھے۔ سب باتون مین البرٹ کی طرز و روش قابل
تعریف تھی۔ لیکن ہمارے لیئے بظاہر نامعقول تھی۔ وہ وقت بڑی خوشی کا تھا کہ البرٹ کی وہ عزت
و قدر و منزلت ہوئی جس کا وہ مستحق تھا اسکے دیکھنے سے مجھے بڑا اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ ۶۔ جولائی
کی رات کو ٹرے نی ٹی کالج مین لیوی ہوئی اور دوسرے دن صبح کو پبلک بریک فسٹ اور میڈنیول کورٹ
مین افٹر نون پارٹی ہوئی۔ ساڑھے چار بجے قصر بکنگھم مین داخل ہوئی اور اپنے سب بال بچون کو تندرست
پایا۔ مین تھک گئی تھی۔ کچھ پیدل پھری۔ تنہا کھانا کھایا۔ اور رات خوب آرام سے ہوئی ٭
جب انگلینڈ مین پولٹیکل ہل چل کم ہو گئی تو ملکہ معظمہ نے سکوٹ لینڈ کی سیر کا قصد کیا جس کا سبب کچھ یہ تو تھا

کہ جب وہ پہلے یہان آئی تھین تو یہان کی سیر سے بڑی مسرور و محظوظ ہوئی تھین اور اُنکی صحت طبیعت پر اچھا اثر ہوا تھا۔ اور کچھ وجہ یہ تھی کہ پرنس البرٹ کا شوق شکار کا پورا ہوتا تھا کہ وہ یہان اپنے وطن کی طرح بارہ سنگون اور ہرنون کا شکار کرکے خوش ہوتے تھے۔ اوس بورن سے ۱۱ اگست کو جہاز پر سوار ہوئے اور ۱۷ اگست تک خشکی مین قدم نہین رکھا۔ پرنس البرٹ لکھتے ہین کہ جماعت شاہی جو جہاز پر سوار ہوئی۔ اُس مین اور میری بی بی اور میرے دو بڑے بچے اور ملکہ معظمہ کا سوتیلا بھائی چارلس اور بعض اور امرا سوار تھے۔ ۱۲ اگست کو کہر بہت پڑتا تھا۔ سمندر مین جہاز کے اندر بہت سے آدمیون کو سمندری بیماری ہوگئی تھی۔ مجکو تو چارلس نیپر کا یہ نسخہ جو اس مرض کیلئے اکسیر ہے یاد تھا کہ ایسی بیماری مین آدمی پورٹ کا ایک گلاس پی لے۔ اس نسخہ سے مین نے اپنے تئین بیماری سے بچالیا۔ مگر بعض اور آدمیون کو اس بیماری نے ایسی تکلیف دی کہ وہ جہاز پر سے اُتر پڑے۔ ۱۳ کو جزائر سلی مین کتون کی سیر کی۔ جو دہشت سے خالی نہ تھی۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ آپ اس سیر کو دل بھر کے دیکھ لیجئے۔ دوبارہ تو اِسکے دیکھنے کو آپ کا جی چاہے گا نہین۔ ملکہ معظمہ جہاز سے اُترکر گاڑی مین بیٹھین۔ سینٹ مری کے جزیرے مین گئین۔ اور یہان کے قلعہ کی فصیل دیکھی جو کسی اڈورڈ کے زمانہ کی بنی ہوئی ہے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ یہان پیدل پھرنا دل کو بڑا خوش کرتا ہے طرح طرح کے درخت لگے ہوئے ہین۔ پہاڑ کھڑے ہوئے ہین۔ جزیرے موجود ہین۔ یہ سب عجیب اپنی بہار دکھاتے ہین مل فورڈ ہیون مین کشتیون مین عورتین لمبی ٹوپیان تاجدار پہنے ہوئے بیٹھی تھین۔ ایک عورت دودھ بیچنے والی جہاز پر میرے دیکھنے کیلئے آئے۔ رات کو شہر مین اور کنارہ پر روشنی کیگئی ✦

۱۵ کو آبنائے مینی مین جہاز داخل ہوا۔ یہان سنوڈون کے پہاڑ دیکھے جو اپنے سفید چونڈے سر سے نکالے ہوئے ہین اور اُنکے گرد سبزی کی سنجاف لگی ہوئی تھی۔ ۱۶ کو جزیرہ مین آئے پرنس البرٹ سٹوک میئر کو لکھتے ہین کہ یہان کے آدمی بڑے نیک نہاد ہین۔ مین نے شہزادہ ویلز نائب السلطنت کی اُنگلی پکڑکے اُنکو دکھایا تو اُنہون نے خوش طبعی سے کہا کہ اکثر جگہ تو لڑکون کیلئے نائب السلطنت مقرر ہوتے ہین۔ مگر تمہارے ہان یہ قاعدہ الٹا ہے کہ لڑکا تمہارا نائب السلطنت بنا ہے۔ ۱۷ اگست صبح کے آٹھ بجے آپلسا گریک کے قریب پہنچے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اس کی

ساخت عجیب وغریب ہے۔ یہان آسمان اور جہاز کے درمیان پرندون اور قازون کے دل بادل پھر رہے
تھے۔ پرنس البرٹ لکھتے ہین کہ ان پرندون نے اپنے اُڑنے مین وہ تربیت ریاضیہ رکھی ہے کہ ہم نے
ان پر بندوقین چلائین۔ مگر ان مین سے کوئی ایک بھی نہین گرا۔ پھر ملکہ معظمہ بہت سے جزیرون کے پاس سے گذرتی
ہوئی کلاینڈ بروم برفن کے قلعہ مین اُترین۔ اور اس تاریخی عمارت کو دیکھکر اپنے روزنامچہ مین لکھا کہ اُس کا
مقام بہت اچھا ہے۔ سمندر سے پہاڑ سیدھے اُٹھتے ہین۔ چارون طرف پہاڑ ہین۔ اُنکے پیچھے شہر زیادہ
خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ والیس یہان کا زمیندار تھا۔ یہی قلعہ تھا جو آخر مین ملکہ مری سکوٹ کے پاس
رہ گیا تھا۔ پھر جہاز مین سوار ہوکر ہار کو ان ویریری کیسل مین پہنچے جو ڈیوک آرگائیل کی دارالریاست
تھی۔ یہان ملکہ معظمہ نے ایک پہاڑ دیکھا جسکو کیبلر (موچی) کہتے ہین۔ اُس کی شکل ہی ایسی ہے کہ
یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک موچی جوتیان گانٹھ رہا ہے۔ مسافران شاہی ان ویریری کے قلعہ مین جہاز
سے اُترے۔ یہان ہائیلینڈرز کی رسم کے موافق ڈیوک اور ڈچس آرگائیل اور اور امراء قدیم نے خیر مقدم
کی رسم ادا کی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ہماری سواری کے آگے نفیریان بجتی جاتی تھین۔ اور ہائیلینڈرز
سواری کے دونون طرف تھے۔ اس طرح ہماری سواری مکان تک گئی۔ باہر مارکوئیس لارن کھڑا تھا
اُسکی عمر ٹھیک دو برس کی تھی۔ وہ پیارا گورا موٹا خوبصورت بچہ تھا۔ اُسکے بال سُرخ تھے۔ اُسکے خط و
خال مان باپون کے سے نازک تھے۔ وہ خوش مزاج آزاد بچہ تھا۔ ملکہ معظمہ کو اسوقت اس بچہ کی
نسبت یہ خیال بھی نہ تھا کہ ایکدن وہ آئیگا کہ انکے ساتھ انکی ایک بیٹی کا عقد نکاح بندھے گا۔ قلعہ
مین لنچ کھا کے مسافران شاہی جہاز پر سوار ہوئے۔ نہر کری نین مین نہایت آراستہ مزین کشتی جسکو
۳ گھوڑون پر آدمی سوار ہوکر کھینچتے تھے ملکہ معظمہ کے لیئے تیار تھی اُس مین وہ سوار ہوئین۔ نہر کے
ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کشتی کو گھوڑے کھینچ کر لیگئے۔ ملکہ معظمہ کو یہ سیر عجیب معلوم
ہوئی۔ مگر اسمین اُنکو تکان زیادہ ہوا۔ دوسرے دن دلچسپ مقامات کا ملاحظہ فرمایا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین
تین بجے دن کے سٹاف فا مین کشتی مین لنگر ڈالا۔ اور ہم جنگل کیو مین گئے جو دور دور مشہور ہے ایک
بڑا مسقف برج ہے۔ اسکے ستون سیاہ پتھر کے ہین جس سے سمندر ٹکر کھاکے دہاتون کی آواز مین
نکالتا ہے یہ اول ہی دفعہ ہے کہ برطانیہ اعظم کی ملکہ اور اسکا شوہر اور اُسکے دو بچے برٹش جھنڈے
کے ساتھ جنگل کیو مین داخل ہوئے ہین۔ پرنس البرٹ لکھتے ہین کہ مجھے تو اس مین داخل ہونے سے مسرت

ہوئی اور اوروں کو دہشت لگی ✤

بہت دنوں تک صبح شام سردی پڑتی اور بارش ہوتی رہی۔ دوپہر سے پہلے اور پیچھے چند گھنٹوں کیلیے دن صاف ہوجاتا تھا۔ اسمین ملکہ معظمہ اورعالی جناب قدرتی منظروں کا ملاحظہ کرتے تھے۔ فورٹ ولیم مین بحری سفر ختم ہُوا۔ یہان جماعت خشکی مین اُتری اور خشکی کی راہ سے اڈوبری مین گئی۔ یہان لارڈ ابرکورن کی دارالریاست ہے۔ یہ جماعت ڈیوک کی مہمان ایک ہفتہ تک رہی بارش ایسی متواتر ہوئی کہ ملکہ معظمہ نے لکھا ہے کہ یہان کے قیام کا حال کچھ لکھنے کیلیے نہین ہے ملک بہت اچھا اور موسم بہت بُرا ہے بارش کے سبب سے باہر تو سیر نہین ہوسکتی۔ مگر گھر مین مطالعہ کی سیر کی اور خطوط نویسی سے آپس مین باتین کرنیکی بڑی فرصت ملتی ہے ✤

خلاصہ یہ ہے کہ اِس ملک مین ملکہ معظمہ گھوڑے کی شہسواری و مصوری و مچھلیون کے شکار سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئین۔ کبھی تری مین سفر کرکے پہاڑون اور جزیرون کی سیر سے دل شگفتہ کیا۔ کبھی خشکی مین گشت لگا کے عجیب غریب مقامات کے دیکھنے سے لطف اُٹھایا۔ عالیجناب نے بندوق اور بنسی سے شکار کے مزے اُڑائے پیدل چل پھر کر جنگل کے مناظر کے مشاہدون سے لطف اٹھائے۔ شہزادے و شہزادیون نے ٹٹوؤن پر سوار ہوکر باہر کے خوب تماشے دیکھے اور اودھر اُودھر گشت کرکے دل بہلائے۔ غرض چار مہینے تک نہایت فراغت سے عزلت مین بسر ہوئے ملکہ معظمہ کو ہائی لینڈس مین رہنے سے بدرجۂ غایت مسرت حاصل ہوتی تھی۔ کیمبل صاحب لکھتے ہین کہ اگرچہ موسم خراب تھا مگر ملکہ معظمہ کو اسکی پرواہ نہ تھی۔ مینھ موسلادھار برس رہا ہے۔ وہ بارانی اوڑھ کر اور سر پر ہُڈ لگا کر سارا چہرہ مہرہ سوائے آنکھون کے ڈھانک لیتین اور بے تکلف پیدل پھرتین عالیجناب ملکہ معظمہ کے دل خوش کرنیکے لیے بارہ سنگون اور جنگلی مرغون کا شکار کھیل کر اور خوب پھر پھرا کر ۲ بجے آتے۔ اِسوقت انکو نہایت شدت کی بھوک لگی ہوئی ہوتی۔ وہ اہل جرمن کے دستور کے موافق ڈنر کھاتے ✤

قافلہ شاہی ۱۷۔ ستمبر کو اردوڈریکی سے جہاز مین بیٹھ کے جنوب کی طرف چلا اور فلسٹ وڈ کی بندرگاہ مین اُترا۔ باقی سفر ریل مین کیا۔ ۲۱ کو قصر بکنگھم مین پہنچگیا ملکہ معظمہ کا جیسا زمانہ ہائی لینڈ مین فراغت و شگفتہ چینی سے بسر ہوا تھا ایسا ہی آیندہ زمانہ اُنکو فکر و تردد کا پیش آیا اِس سفر مین

بہت دنون تک لارڈ پامرسٹون ہمراہ تہا جسکے ساتھ سواری اور پیدل چلنے مین پولٹیکل گفتگوئین شہزادہ البرٹ سے بہت ہوئین مگر دونون مین رایون کا اختلاف وہی رہا جو پہلے تھا *

آیندہ مہینون مین ملک سے باہر ایسے معاملات پیش ہوئے کہ جنسے ملکہ معظمہ کا دل دہل گیا۔ ١٨٤٨ع مین یوروپ کیلئے بڑے انقلاب کا پرآشوب سال تھا جو دنیا مین مونارکی (بادشاہی) کو دھمکا رہا تھا۔ مگر اس زمانہ مین انگلینڈ پر کوئی آفت نہین آئی۔ لیکن غیر ملکون مین جو سرکشیان ہوئین انسے ملکہ معظمہ کے دلمین اضطراب و اضطراب پیدا ہوا۔ فروری ١٨٤٨ع مین تخت شاہی سے لوئی فلپ کے معزول ہونے نے ملکہ معظمہ کے دلپر بڑا صدمہ پہنچایا۔ ابتک اسکی برابر کوئی صدمہ اُنہون نے نہین اُٹھایا تھا۔ اس سے اُنکے نرم دلپر ایک زخم لگا۔ اور اُنکی ہمدردی اور دلسوزی کا جوش اُٹھا۔ شاہ فرانس سے جو اُنکے پولٹیکل اختلافات تھے اُنکو وہ بھول گئین وہ صرف ان ارتباطون کو یاد رکھتی تھین جو اس بادشاہ کے ساتھ تھے۔ اُسکی مصائب سے وہ متاثر ہوتی تھین۔ بادشاہ کے بیٹے اور بیٹیان مضطربانہ سراسیمہ ہوکر انگلینڈ مین آئے یہ معلوم نہ تھا کہ لوئی اور اسکی ملکہ کی قسمت مین کیا لکھا ہے۔ ٢ مارچ کو یہ دونون بھیس بدلکر نیو ہیون مین آئے اور لوئی نے فوراً ملکہ معظمہ کو لکھا کہ مین اپنے تئین آپکے حوالہ کرتا ہون آپ مجھے پناہ دیجئے۔ ملکہ معظمہ نے اسکو آسایش و آرام کا سارا سامان جو وہ کرسکتی تھین کیا۔ انھون نے اپنے ماموں لیوپولڈ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی سکونت کے محل کلیر مونٹ کو بادشاہ کے رہنے کے لیئے دیدین۔ اس محل مین ان جلاوطنون نے تاحیات آسایش اور آرام پایا۔ جس وقت وہ آئے فوراً شہزادہ البرٹ اُنسے ملنے گیا۔ اور ٦۔ مارچ کو ونڈسر مین شاہ معزول لوئی ملکہ معظمہ کا شکرگزار ہونیکے لیئے آیا کہ آپنے اپنی حمایت سے مجھے بچا دیا۔ ملکہ معظمہ جب اسکی پہلی حالت اور موجودہ حالت کا مقابلہ کرتی تھین تو اُن کی چھاتی پر سانپ لوٹ جاتا تھا۔ کچھ دنون کے بعد کلیر مونٹ مین ایک ڈیرہ کے اندر اپنے ایک مہمان سے شاہ معزول نے کہا کہ اگر انگلینڈ کی ملکہ اپنی فیاضی اور دریادلی نہ کرتین تو نہ میرے پاس یہ مکان ہوتا جسکے تلے مین بیٹھا ہون اور نہ کوئی پلیٹ یا کوئی اور چیز ہوتی جو میز پر لگی ہوئی ہے *

ملکہ معظمہ نے صرف شاہ معزول فرانس اور اُسکی ملکہ ہی کی خاطرداری نہین کی بلکہ فرانس کے تمام خاندان شاہی کی تواضع و تکریم کی برابر توجہ کی۔ ڈیوک وٹ ہی نیمورس کو ایک اور محل بوشی مین سکونت

لوئی فلپ شاہ فرانس کا تخت سے معزول ہونا اور ملکہ معظمہ کا دلی تاثر ہونا

شاہ معزول کے ساتھ ملکہ معظمہ نے جو مدارات کی

کے لیئے دیا۔ اور اکثر اُسکی مع اُسکے بہائیون ڈوک ڈی ایومیل و لوئیسٹ ڈی پیرس اور شہزادہ جوانوِلی
کی دعوتین کین۔ وہ اِس معزز خاندان کا ادب ایسا ہی کرتی تھین جیسا کہ فرمانروا خاندان کا ہوتا ہے ٭

ملکہ کے شاہی واقف کارون اور رشتہ دارون کے حلقہ مین فقط فرانس ہی کا طوفان تشدد
نہین کر رہا تھا بلکہ اسکا سوتیلا بھائی لی نن جی جو ایک سال پہلے اِس سے سکوٹ لینڈ مین ملنے آیا
تھا اور اُنکی سوتیلی بہن شہزادی ہوہین لوھہ۔ لین جب بروک اور شہزادہ البرٹ کا بھائی سیکس کوبرگ کے
ڈیوک اور اُنکے دوست شاہ پرشا پر سخت صدمات جرمنی کے انقلاب کی تحریکون سے پہنچے تھے
گو اُنکی سلطنت کے تخت باقی رہے مگر اُنکو سخت مصائب اُٹھانے پڑے۔ اٹلی اور آسٹریا مین بھی
بادشاہون اور شہزادون کی سلامتی اور عافیت وحشیانہ طور پر دھمکائی گئی تھین ٭

سنہ ۱۸۴۸ء مین یوروپ کی سلطنتون کی انقلابات کے سبب سے حضرت علیا اور عالیجناب کو
ترددات و تفکرات لاحق ہوئے۔ اُنکو اِس زمانہ کے شاہی دربار کے وقائع نگار نہین بیان کر سکتے
حضرت علیا کے خطوط کے بعض فقرون سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسی دوستون اور جرمنی کے
رشتہ دارون کی بد اقبالی و کم بختی سے اُنکے دل کو سخت رنج و قلق پہنچا اور غیر ملکون کے ہولناک
فسادون اور وحشت زدہ ہنگامون سے اُنکے سر پر کاروبار کا ایسا بار آن کر پڑا کہ محنت کے مارے
جان عذاب مین آگئی۔ سنہ ۱۸۴۸ء مین فورین اوفس مین اٹھائیس ہزار مراسلات آئے گئے جن مین بہت
سے ایسے تھے کہ اُنکا حضرت علیا و عالیجناب کو اول سے آخر تک غور سے مطالعہ کرنا پڑتا تھا۔ اور
اُنپر نوٹ لکھنے پڑتے تھے اور اُن مین صلاح و مشورہ دینا ہوتا تھا۔ فورین سکرٹری لارڈ پامرسٹون
کی طبیعت مین ایسا طفلانہ تلون اور اضطراب تھا کہ اُسکی بعض حرکتون کا مضحکہ غیر سلطنتوں مین اُڑتا
تھا اور اُسکو معلوم نہوتا تھا۔ وہ حضرت علیا کے سامنے ایسے معاملات پیش کرتا تھا کہ اُنکو فکر و
تردد کا بخار چڑھ آتا تھا ٭

حضرت علیا اور عالیجناب دونون کو یہ خیال تھا کہ خلقت کی معاشرت مین جو تنزلزل ہل چل
پڑی ہوئی ہے اگر ہم اُسکے فرو کرنے مین اپنے رعب داب اثر کو دانشمندانہ کام مین لائین گے تو
ملک کے مصائب اور تکالیف کی شدت جاتی رہے گی ٭

سٹوک میر کو جو عالیجناب نے خط لکھے ہین ان مین چارٹسٹ کی قوت کا تخمینہ زیادہ کیا ہے اور تجارت

جرمنی مین انقلاب

اور محنت پردازی کی خرابیون سے جو خلقت مین ناخوشی و نارضامندی پہیل رہی ہے اُس کے اثرون کی نحوست و شامت کا تخمینہ کم کیا ہے۔ مگر اس نازک وقت مین یہ تخمینہ صحیح کیا ہے کہ عالیجناب ملکہ معظمہ اپنے رعب و داب و اثر سے کیا کر سکتے ہین ایسے وقت مین کہ امراء و غربا کی معاشرت مین جنگ برپا ہو کسی خاص فریق کے ساتھ شریک ہونا مصلحت سے بعید تھا پرنس کے ذہن رسا نے یہ مناسب جانا کہ حضرت علیا کو یہ تبلایا کہ وہ اپنی ہمدردی و غمخواری و دلسوزی کو اُس فرقہ کے ساتھ ذرے کے برابر بھی کم نہ کرین جو مشقت شاقہ بہت اٹھاتا ہے۔ اور لذائذ زندگانی کے حظ بہت کم اُٹھاتا ہی۔

سنہ ۱۸۴۴ء مین اہل حرفہ و پیشہ ورون کی حالت بہتر بنانے کی سوسائٹی کے پریسیڈنٹ پرنس البرٹ مقرر ہوئے تھے اُنکو ایسے نازک وقت مین اپنی پریسیڈنٹی کے سبب سے غربا کے ساتھ بھلائی کرنیکا بڑا موقع ملا۔ اس سوسائٹی کی پبلک میٹنگ مین پریسیڈنٹ بننے کے لیئے وہ بلائے گئے۔ اس پر لوگون نے سخت اعتراض کیئے اور ملکہ کی نسبت سخت و ناملائم الفاظ کہنے پر مستعد ہوئے۔ وزرا کو یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا انکے جانیسے ہنگامہ فساد برپا ہو۔ لارڈ جان رسل نے تو ایک کتاب لکھکر بھیجدی جس مین ملکہ پر نامناسب اعتراض کئے تھے۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب اُن بھبکیون سے ڈرے نہین بلکہ اُنہون نے کہا کہ یہی وقت ہے کہ ہمکو محنت پردازی کے اغراض و مقاصد پر متوجہ ہونا چاہیئے بادشاہ کا یہ کام نہین ہے کہ وہ اپنی رعایا کی کمائی سے اپنی تن پروری کرے اور رعایا کے مصائب مین ہمدردی نہ کرے اور اسکی بہبودی کے کام کرنے مین پہلو تہی کرے۔ پرنس البرٹ نے ثابت کر دیا کہ ملکہ اور اسکے کنبے کی عین تمنا ہے کہ وہ کسی تدبیر و تجویز سے مفلس محتاج رعایا کے مصائب کے بار کو ہلکا کرین اور انکی حالت کو بہتر بنائین۔ ۱۸۔مئی کو جو اس سوسائٹی مین پریسیڈنٹ بنکر سپیچ دی اُس مین بتایا کہ "ان دو مقاصد اعظم کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ اول یہ کہ سوسائٹی بذریعہ کسی خاص آدمی کی یا جماعت کی کوشش کے بتلائے کہ سکونت کے مکانات کے نمونے سے اور سکونت کی حالت کی ترقی سے اور اُن فنڈون سے بٹائیون سے اور اسی قسم کی اور چیزون سے غریب مفلسون کی حالت بہتر کرنے مین کیا کر سکتی ہے۔ دوم غریب مفلس آدمیون کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اُنکی حالت کے بہتر کرنیکے سارے کام سوسائٹی نہین کر سکتی۔ اُن کو خود اپنے یہ کام کرنے چاہیئن کہ اپنے گھر مین کفایت شعاری و جزرسی کی نیکیان پیدا کرین اور راستبازی و دیانت مندی اور کوشش و سعی و

محنت کرنا و نفس کشی و پتا مارنا اختیار کرین جس حالت مین کسی خاص آدمی کا یا کسی جماعت کا
اُنکی اعانت مین کوشش کرنا ممکن ہو اُس مین وہ آپ بھی اُسکی مدد کرین۔ اُنھون نے ملک سے التجا کی
کہ وہ جماعتون کے اغراض کی یگانگت پر بہ نسبت اُن کی رقابت کے زیادہ خیال کرین۔ اُنھون نے
اسپر بڑا اصرار کیا کہ گو سوسائٹی کی حالت پیچ در پیچ ہو مگر دولتمند کا یہ فرض واجب الادا ہے کہ وہ اپنے
احاطۂ اقتدار مین یہ دکھلائے کہ آدمی کی مدد آدمی کیونکر کر سکتا ہے۔ پرنس نے یہ خیال کیا کہ خاص آدمی
کی خود اعتمادی اور خاص جماعت کے درمیان ہم اعتمادی وہ اخلاقی قوا ہین جن کی تحریک کرنا نیک
شہری آدمیون پر لازم ہے" اسپر لوگون نے اشارے کیے کہ صرف خالی کہنے کیلئے یہ باتین گھڑی
جاتی ہین۔ ڈیوڈ ہیوم نے لکھا ہے کہ حکما جن باتون کو منکشف و ایجاد کرکے ایک زمانہ مین بڑا
صلہ پاتے ہین۔ وہ انکے پوتے پڑپوتون کے زمانے مین روزمرہ کی معمولی اور سرسری باتین ہو
جاتی ہین۔ ۱۸۴۸ء مین مسئلہ معاشرت میں اگر ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر اور مدبران و منتظمان ملک کے خیالات
خالی باتین ہی ہوتین تو یوروپ مین یہ انقلاب واقع ہوتا۔ اور بادشاہ و شہزادے اس طرح مارے
مارے نہ پڑے پھرتے۔ جس طرح بقول کارلائل کے جعلی سکہ بنانیوالون کے گروہ مین پولیس کے
آجانیسے اُسکے آدمی تتر بتر ہو کر بھاگتے پھرتے ہین۔ پرنس البرٹ نے اپنی اسپیچ مین مختلف بہبودی کی
وہ لے لی ہے کہ انسانیت کے تلخ و شیرین راگون مین ہمیشہ وہ لیجائے گی۔ اس اسپیچ کی عام پسندی
سے ملکہ معظمہ کو نہایت مسرت ہوئی اور انھون نے سٹوک میئر کو لکھا کہ پرنس نے جمعرات کو ایسا
اسپیچ دیا کہ سب جماعتون و فریقون نے اسکی ثنا خوانی کی مجھے یاد نہین کہ پہلے پرنس کے کسی اسپیچ
کی ایسی تعریف ہوئی ہو۔ جیسی اس اسپیچ کی۔ دنیا کے انگریزی بولنے والون پر جو اُس کی
اسپیچ نے اثر کیا ہے اُسکا صحیح صحیح جانچنا ناممکن ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ملکہ معظمہ کی سلطنت
کے اس سال مین یوروپ کی ساری سلطنتون مین انقلابات عظیم ہوئے۔ مگر برٹش مونارکی (بادشاہی)
کے ثبات و استحکام مین کوئی خلل نہین پیدا ہُوا۔ جسکو حضرت علیا اپنی تحریرات مین بڑے فخر کے
ساتھ بیان کرتی ہین کہ "میرے عہد سلطنت مین مفلس غریب آدمیون کی حالت بہتر کرنے مین اور
اُن کے مصائب گھٹانے مین کوئی کوشش اُٹھا کے نہین رکھی گئی۔ غرض یوروپ کی سلطنتون
کے انقلابات نے انگلستان کے اوپر کچھ اثر نہین کیا۔ جس پر اُسکو بڑا فخر ہے ؂

ولادت دختر

ان انقلابات کے زمانہ مین کہ سارا یوروپ تہ و بالا ہو رہا تھا۔ ۱۸- مارچ ۱۸۴۸ء کو حضرت علیا کی چوتھی بیٹی پیدا ہوئی۔ قصر بکنگہم کے گرجا مین ۱۳ مئی کو اسکو اصطباغ دیا گیا۔ اور لوئیس کیرلائن البرٹا نام رکھا گیا۔ نام کا اول جزو شہزادی کی دادی کا نام تھا۔ اور آخر جزو باپ کے نام کی تانیث تھی۔ اس موقع پر پرنس البرٹ نے اپنی طبع موزون سے گانے کیلئے یہ اشعار تصنیف کئے جن کا ترجمہ کچھ بے لطف سا یہ ہے کہ "پہلے اس سے کہ اللڑ نوجوانی کی بیوقوفی و بدکاری زندگی کی خوشنما صبح کو اپنا غلام بنالے خالق کا بزرگ و مقدس نام اس ننھے سے دل پر کندہ ہو تا کہ اُسکے عنفوان جوانی کی دھوپ پر غم کی گھٹا نہ چھائے اور اُسکے سب راہون کے گرد بے انتہا خوشی اور راحت محیط ہو"۔

بشپ ولبر فورس بیان کرتے ہین کہ اس شاہی اصطباغ پر وہ حسن تھا جس سے سمجھ مین آتا تھا کہ حسانت کے اصلی معنی یہ ہین۔ ملکہ معظمہ کے گرد اُنکے پانچ بچے تھے جن مین سے بڑی بیٹی اور بڑا بیٹا ہاتھ مین ہاتھ دیئے ہوئے تھے اور سب بڑے عجز و انکسار سے نماز مین سجدے کرتے تھے۔ چھوٹی شہزادی ہلینا کھڑی ہوئی معصومانہ نظرون سے دیکھ رہی تھی۔ لیڈی لٹل ٹن کہتی ہین کہ مین اس شہزادی کو دیکھکر باغ باغ ہوتی ہون۔ وہ حیات کی تصویر ہے (اس سے مراد بچپنا ہے) اُسکا چہرہ و تازے رخسارے گلہائے شگفتہ ہین اور ناک غنچہ ہے۔ پیدایش و وفات دونون مین تھوڑا ہی سا فاصلہ ہوتا ہے۔ شہزادی کی ولادت کے تھوڑے دنون بعد جارج سوم اور ملکہ شارلٹ کی سب سے چھوٹی بیٹی سوفیا جو بارہوین اپنے بہن بھائیون مین تھی اکہتر برس کی عمر مین دنیا سے سفر کر گئی۔ پکی بال درخت سے گر گئی۔

امن وعافیت کی بحالی

لنڈن مین لڑکی کے اصطباغ دینے کے بعد ہنوز امن و امان بحال نہوا تھا کہ پارٹی پولٹکس مین ایک نئی دقت کے مقابلہ مین ملکہ معظمہ کو آنا پڑا۔ جون ۱۸۴۸ء مین کامنس ہوس مین شکر کے محصولون کے گھٹانے کے باب مین لارڈ جان کو شکست ہوئی۔ اس تجویز پر پہلے بھی دو گورنمنٹون کو شکست ہو چکی تھی۔ اور اب یہ تیسری دفعہ تھی جس مین گورنمنٹ کو شکست ہوتی ہوئی سب کو معلوم ہوتی تھی۔ فورین اوفس مین پامرسٹون کا رویہ ایسا نا ملائم تھا جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کا اعتماد وزارت پر رک گیا تھا۔ اُنہون نے ظاہر کیا کہ کسی تبدیلی کی ضرورت نہین ہے۔ وہ لارڈ جان کے جانشین تلاش کرنے پر رضامند نہ تھین۔ شہزادی کے اصطباغ پانے کے بعد فکر و تردد ات کا زور کم ہو گیا۔ لیکن یہ زور ابھی کم ہوا تھا کہ ایک نئی دقت و دشواری پارٹی پولٹکس کے احاطہ مین ملکہ معظمہ کے سامنے آئی۔ جون ۱۸۴۸ء مین لارڈ جان کو خوف ہوا کہ اُن کو

شکر کے محصولون سے زیادہ گھٹانے مین کامنس ہوس مین شکست ہوگی۔ یہ معاملہ محصول گھٹانے کا دو دفعہ پہلے گورنمنٹون کو شکست دیچکا ہے اور علی العموم یہ گمان کیا جاتا تھا کہ اب تیسری دفعہ بھی گورنمنٹ کو شکست ہوگی۔ اگرچہ پامرسٹون فورین سکرٹری کے طریقہ وروبہ سے ملکہ معظمہ کا اعتماد وزارت پر جھرجھرا ہوگیا تھا بلکہ اُنھون سنے ظاہر کیا کہ جب تک کہ معاشرت کی ہوا مین انقلاب کی دہمکیان موجود ہین وہ کسی تبدیلی کو نہین چاہتین۔ اسواسطے وہ ناخوشی سے لارڈ جان کے قائم مقام کے انتخاب کرنیکے نزدیک جاتی تھین۔ لارڈ جان اپنے بیانات لارڈ سٹینلی کی نسبت بڑبڑایا کرتے جو لارڈس مین پرٹیکشن الیسٹ (آزادی تجارت کے خلاف) لیڈر تھا۔ اور پیل کے گروہ سے خارج تھا وہ اُنکو اپنے میل کا نہین معلوم ہوتا تھا۔ آخرکار اُنھون سنے اس باب مین میلبورن سے مشورہ لیا اُنھون نے یہ مشورہ دیا کہ پیل کو بلاؤ اس سے زیادہ کوئی اور بات ملکہ معظمہ کو پسند نہ تھی۔ مگر لارڈ جان کو جو چیز چوکانے والی تھی وہ ایک دہوکا ہی تہا۔ گورنمنٹ اس سے زیادہ مستحکم و استوار تھی جیسے پہلے خیال کیگئی کامنس ہوس مین چھوٹی سی جماعت کثرت راے مین اسکی جانب زیادہ تھی وہ تین برس تک اور وزارت پر قائم رہا۔

ملکہ معظمہ نے لڑکی کے پیدا ہونیکے بعد ۱۴۔ اپریل کو شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا کہ کل واقعات جو وقوع مین آئے اُنکا حال اول سے آخر تک مین نے سُنا۔ میرے سارے خیالات اور گفتگو مین پولیٹکل تھین۔ مین نہ کبھی زیادہ تر خاموش رہی نہ آرام طلب بنی نہ ضعیف الدماغ ہوئی۔ واقعات عظیمہ تو میرے دل کو مضطرب نہین کرتے مگر اونے واقعات میری دماغ خراشی کرتے ہین۔ بظاہر ماہ مئی اولیائے دولت کا خوشی سے گزرا۔ مگر حضرت علیا اور اُنکی سوتیلی بہن کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے اُسکے پڑہنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گو ملکہ معظمہ خوشی و شادی کی رسوم و تقریبات مین شریک ہوتی تھین مگر اس زمانہ کے آثار سے اُن کے دلمین دُھکڑ پکڑ و اُدھیڑبن رہتی تھی۔

پرنس البرٹ اپنے گھر سے چلکر یورک کی زراعت کی نمایش گاہ مین رونق افروز ہوئے اور وہان ایسی تقریر دلپذیر فرمائی کہ سب زمینداروں اور زراعت پیشون کو پسند آئی۔ اُن کی تقریر کی طرز بیان ایسی تھی کہ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی تھی کہ وہ ان ہی باتون کے خواہان ہین جنکے زراعت پیشہ

خواہان ہین۔ دونون کے اغراض و مقاصد مین یگانگت ہے۔ اُنھون نے کلون کے موجدون و صناعون کی وہ قدرشناسی فرمائی ہے جس سے وہ خوش ہوگئے۔ اُن ہی کی کوشش سے اہل انگلستان فارم بنانے مین دنیا کے اور فارم بنانے والون کے ساتھ مساوات کا دم بھرنے لگے۔ ملکہ معظمہ نے سٹوک میر اور شاہ بلجیم دونون کو لکھا کہ یورک مین البرٹ نے جو سپیچ دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اُسکو اور بیڑی (فصیح بیانی) کی جو قابلیتین عطا کی ہین وہ اب بڑے کار ظاہر ہوتی جاتی ہین۔ اس بات سے میرا دل خوش ہوتا ہے۔

باقی موسم گرما ملکہ معظمہ نے اوس بورن مین بسر کیا۔ شہزادہ الفرڈ کی طبیعت اچھی طرح سے نہین رہتی تھی۔ اسلیئے اُن کو کچھ فکر رہتا تھا۔ اُن کے ڈاکٹر مسٹر جمیز کلارک نے اُنسے عرض کیا کہ حضرت شاہزادہ کو لیکر ہائی لنڈس مین چلی جائین۔ جہان پہاڑ کی تیز ہوا شہزادہ کی طبیعت کی بالکل اصلاح کردے گی۔ ۵ ستمبر کو حضرت علیا لنڈن مین تشریف لائین کہ پارلیمنٹ کو بند کرین حضرت علیا کے عہد مین پارلیمنٹ کے پہلے مکانات جل بھنکر خاک سیاہ ہوگئے تھے۔ اب از سر نو اُنکے شوہر کے اہتمام سے تعمیر ہوئے تھے جن مین بڑی بڑی صنعتین خرچ ہوئی تھین۔ اسمین مصوری ملمع سازی نقاشی نے اپنے سارے رنگ دکھائے تھے۔ رفعت و شوکت اُنپر پڑی برستی تھی۔ اُنکے دیکھنے کیلئے اور حضرت علیا کی سپیچ سننے کے اشتیاق مین ایک خلقت دوانی پڑی پھرتی۔ وہ یہ سمجھتی تھی کہ اس رفیع الشان عمارت مین پہلی دفعہ ملکہ وہ سپیچ دیگی جسنے اس انقلاب کے زمانہ مین اپنا لاجواب ہونا ثابت کیا ہے۔ جب وہ یہان تشریف لائین تو ایک خلقت کا ہجوم دیکھکر اور چیرز کا غل شور سنکر نہایت خوش ہوئین پارلیمنٹ مین سپیچ فرمایا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ میرے دلکو کیسا سکھ چین ہے کہ مین نے اس پُرآشوب زمانے مین اپنی قلمرو مین امن و عافیت کو اور اپنے گھر مین آسایش و راحت کو برقرار رکھا۔ جس سے اس پُرانقلاب وقت مین ہمارے قوانین و آئین کا بے عیب و نقص ہونا ثابت ہوگیا۔ ہمیشہ میرے مدنظر یہی امر رہتا ہے کہ جو رعیت میری ودیعت مین ہے وہ معتدل آزادی سے بہرہ یاب ہوکر خوشی و خرمی حاصل کرے رعیت بھی اس نیت کی بڑی قدرشناسی صحیح صحیح کرتی ہے وہ خود خوب جانتی ہے کہ امن و عافیت سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہین۔ وہ اُن لوگون کو جو تباہی و بربادی کرنے والے ہین ایسا سر ہی نہین اُٹھانے دیتی کہ وہ اپنی شرارت آمیز و فساد انگیز ارادون مین کامیابی حاصل کرسکین ملکہ معظمہ کی سپیچ سے ثابت

پارلیمنٹ کا بند ہونا

ہوتا ہے کہ اُنکو یہ پُورا اعتماد ہے کہ رعیت اُن کے ساتھ سچی محبت و یک جہتی و یکتا دلی رکھتی ہے +

باب پانزدہم

ملکہ معظمہ کے امور خانگی اور تفریحات و متفرقات

بال مورل مین ملکہ معظمہ کا جانا

پارلیمنٹ کے بند کرنیکے بعد حضرت علیا مع اپنے کنبے کے ہائی لینڈس مین ایبرڈین مین تشریف فرما ہوئین۔ اُن سب کے ڈاکٹر سر جیمس کلارک کی رائے مین خاندان شاہی کی صحت و تندرستی کیلئے پہاڑ کی خشک تیز ہوا ضرور تھی اور ڈی سائڈ مین سب سے زیادہ خشک مقام بال مورل تھا۔ اُنھون نے سفارش کرکے پرنس البرٹ کو بال مورل کا تعلقہ کرائے دلا دیا۔ یہان کی ماند و بود کا حال خود ملکہ معظمہ نے جیسا لکھا ہے۔ ایسا کسی دوسرے شخص نے نہین۔ وہ تحریر فرماتی ہین کہ "ہمارے مکان کے دروازہ کے آگے پہاڑ تھا جسپر درختون کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے تھے۔ ہم پہاڑ کی چوٹی پر چڑھکر پیدل پھرتے پتھرون کے ڈھیرون اور اینچ پیچ کی راہون کو دیکھتے چارون طرف نظارہ کرکے لطف اُٹھاتے۔ جب اوپر سے نیچے اپنے مکان کیطرف نظر ڈالتے تو بیچ مین دلفریب خوش نما منظر نظر آتا۔ پہاڑ کی لطیف ہوا سے روح کو تازہ اور جسم کو توانا کرتے۔ یہان فراغت و عافیت و آرام و راحت ہے جو یہان آتا ہے وہ دنیا کے تفکرات و ترددات کو بھول جاتا ہے۔ یہان کا سنسان و ویران ہونا بھیانک و ڈراؤنا نہین ہے۔ زمین کی یبوست بھی دل و دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ مکان کے پاس ایک ندی ڈنڈی بڑی تیز رو ہے۔ اسکے کنارے پر ہم پھرتے ہین۔ البرٹ نے ایک بڑا بارہ سنگا شکار کیا۔ ہائی لینڈرس سعد و نحس کا بڑا خیال رکھتے ہین۔ اس بارہ سنگے کے شکار پر وہ میرے آنے کو بڑا مبارک سمجھتے ہین +

پہلے بال مورل ایک خوبصورت ویرانہ و شکارگاہ تھا۔ اول دفعہ اسکو ملکہ معظمہ نے کرایہ لیا تھا اسمین جاہلیت کے زمانے کا ایک چھوٹا سا سفیدی کیا ہوا قلعہ بنا ہوا تھا۔ مگر پرنس البرٹ نے اُسے

خرید کر کے ایسا آراستہ کیا کہ اُسکی صورت بالکل بدل گئی یہ معلوم ہونے لگا کہ فردوس آسمان پر سے
یہان کی زمین پر اُتر آیا ہے ۵ اگر فردوس بر روئے زمین ہست ٭ ہمین ہست وہمین ہست وہمین ہست
یہان کے جھونپڑون کے رہنے والون اور کسانون کیلئے اسکی راہین دلفریب معشوق بن گئین پرنس
البرٹ کو جب معاملات ملکی تھکا دیتے تو وہ یہان اپنے تکان اُتارنے کیلئے آتے سیر شکار سے دل
بہلاتے۔ یہان کے پہاڑون نے پرنس البرٹ کو جیولوجی (علم طبقات الارض) کی طرف متوجہ کیا
یہ علم اُنہون نے ایام طفلی مین بڑے شوق سے سیکھا تھا۔ زمانہ حال مین اِس علم کے عالم متبحر
مسٹر چارلس لائل شہزادہ کے ہان مہمان آئے اور اِس علم کے ہادی ہوئے۔ وہ لکھتے ہین کہ بالمورل
مین ایک دن مین مسٹر براچ کے ساتھ ہوا کھانے گیا۔ اُنکے ساتھ اُنکا شاگرد چھوٹا سا البرٹ پرنس ویلز
ساتھ تھا۔ اُسکی صورت بڑی پیاری پیاری تھی۔ اُسنے میرے سامنے یہ دو بھان متی کے تماشے اپنے
دیکھے ہوئے بیان کیئے کہ بھان متی نے میرے حماد مان) کا رومال لیا۔ اور اُسکو پھاڑ کر چٹی چٹی کر دیا۔
پھر اُسکو رفو کر کے اِستری کی تو رومال جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ پھر بھان متی نے پستول چھوڑا
جس سے مین پانچ یا چھ گھڑیان نکل کر اُسکے نوکر جبّے کے سر کے اندر چلی گئین۔ اور اُسکے اندر سے باہر کرسی
کی ایک طرف لٹک گئین۔ یہ حال تو پپا (باپ) جانتے ہونگے کہ یہ کام کس طرح سے کیئے گئے۔ مین یہ جانتا ہون
کہ اگر گھڑیان جبّے کے سر کے اندر جاتین تو اُسکی صورت یہ نہ رہتی جو اَب نظر آتی ہے۔ بگڑ بگڑا کے کچھ اور
ہو جاتی۔ بعض اوقات اِس لڑکے کے ساتھ مین کہیلا پیدل پھرا۔ راہ مین درختون کے نام وہ پوچھتا
جاتا تھا۔ اور چھپکلیون کو کلان مین شیشہ سے اجازت لیکر دیکھتا تھا۔ وہ پرنس البرٹ کی نسبت لکھتے
ہین کہ مجھے اس سے باتین کرنیسے معلوم ہوا کہ اسکی عقل بڑی تیز ہے اِسکے دماغ مین بڑے سنجیدہ
مضامین بھرے ہوئے ہین وہ میدان مین جاکر شکار کرنیسے اپنے جسم کو توانا کرتا ہے ٭

یہان ملکہ معظمہ تھوڑے دنون مقیم رہین وہ لوچ ناگر پر گئین جسپر جانا جسم کو تھکاتا تھا مگر دل کو
خوش کرتا تھا۔ پرنس نے راہ مین جنگلی مرغ شکار کیئے جب وہ چوٹی پر چڑھے تو کہرا ایسا پڑ رہا تھا کہ بالکل اندھیرا
گھُپ تھا۔ وہ گھر کو مایوس ہو کر آئے کوبرگ کی بیوہ ڈچس کو برگ کو پرنس نے لکھا کہ یہان پہاڑ مین کچھ ہم ہوئے
دنون کے لیئے بالکل تنہا رہنے کیواسطے ہم آئے ہین۔ یہان مشکل سے کسی آدمی کی صورت نظر آتی ہے
پہاڑ کی چوٹیان برف سے ڈھکی ہوئی ہین۔ اور ہمارے گھر کے گرد ہرن بارہ سنگے چھپے چھپے آتے ہین مین

بھی بڑا شریر ہون کہ ان بے آزار جانورون کے پیچھے چھپے چھپے جاتا ہون۔ آج مین نے دو سرخ ہرن مارے ہین۔ ایک یا دو دن ہوئے کہ مین نے ایک بڑا بارہ سنگا شکار کیا تھا جس کی بڑی تعریف یہان کے رکھوالے کرتے ہین"۔ پرنس نشانہ پر گولی مارتا تھا اور ہرنون اور بارہ سنگون کے شکار کا بڑا ہی شوقین تھا مگر یہ شوق اعتدال کے ساتھ تھا وہ اپنا زیادہ وقت ملکہ معظمہ کے ساتھ رہنے مین اور بچّون کی تعلیم مین صرف کرتا تھا ۔

۲۸۔ ستمبر کو حضرت علیا بال موریل سے اوس بورن کو روانہ ہوئین اور اوس بورن سے ۹۔ اکتوبر کو لنڈن کو تشریف فرما ہوئین۔ وہ سولنٹ کو عبور کرتی تھین کہ اُنھون نے ایک کشتی عورتون سے بھری ہوئی دیکھی۔ وہ پورٹس متھ کو آتی تھین کہ ہوا کے جھکڑ سے وہ اُلٹ گئی۔ پرنس نے ملکہ کو اسکی اطلاع دی وہ لکھتی ہین "کہ مین یہ سنکر جہاز مین راوٹی سے باہر نکل آئی۔ مین نے ایک آدمی کشتی کی پینديی پر بیٹھا ہُوا دیکھا۔ پرنس نے ایک بھیانک آواز سے کہا کہ میری پیاری اسکے سوا یہان کوئی اور بھی ہے۔ جس کے سُننے سے مین سراسیمہ ہوگئی۔ مین نے اپنے جہاز کو فوراً ٹھیرایا اور اس سے ایک کشتی کو اُتار کر مصیبت زدون کے بچانیکے لیئے بھیجا۔ اور اُسنے تین عورتون کو بچایا۔ جن مین ایک عورت زندہ تھی مگر سمندر مین ایسا تلاطم تھا کہ میرے جہاز کے افسر نے جہاز کے ٹھیرانے سے انکار کردیا۔ مین اُسکے کہنے سے انکار نہ کرسکی اور کشتی کے آنے کا انتظار نہ کھینچ سکی۔ وہ لکھتی ہین کہ یہ حادثہ ایسا ہولناک تھا کہ مین اُسکو بیان نہین کرسکتی۔ اسکی وحشت ہمیشہ میرے دلکو دھڑکائے گی" ۔

پرنس نے کیمبرج کی یونیورسٹی کے چنسلر ہوتے ہی اُسکی خواندگی کو بدل دیا۔ اہین قدیمی زبانون اور علوم ریاضیہ کی خواندگی نے تقریباً اور علوم کو خارج کرکے فوقیت حاصل کی تھی۔ مگر پرنس نے اس صورت کو برقرار نہین رکھا۔ علما اور سائنٹیفک پروفیسرون کو مقرر کرکے خواندگی کی ایک نئی صورت بنادی۔ لکچرون کے کورس کا ایک سلسلہ مقرر کیا۔ جن مین طلبہ کی حاضری کو یونیورسٹی کی ڈگری پانے کے لیئے ایک شرط قرار دی۔ یہ کام کرکے اُنھون نے پروفیسرون کو متنبہ کردیا کہ مین یونیورسٹی کا چنسلر برائے نام نہین ہون بلکہ برائے کام ہون ۔

۲۴۔ نومبر کو لارڈ میلبورن نے وفات پائی۔ جس کا رنج والم ملکہ معظمہ کو بہت ہُوا وہ اُنکا اسوقت سلطنت مین پہلا نیک صلاحکار وزیر تھا۔ اُسکی محبت کبھی حضرت علیا کے دل سے کم نہین ہوئی و

اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ "مین بے غرض مہربان دوست کیلئے اپنے سچے دل سے رنج و الم کرتی ہون۔ میری سلطنت کے اول ڈھائی برسون مین میرے محبانِ صادق مین کیا تو وہ تہا۔ یا سٹوک میئر اور لیڈی لیہ زین تھے۔ مجھ سے وہ روز ملتا تھا" لیڈی پامرسٹون اسکی بہن تھین وہ بیان کرتی ہین کہ ملکہ معظمہ نے اس اپنے وزیر دیرینہ سال کو جو آخر خط شفقت آمیز لکھا تھا اُسنے وہ غم و الم کا ابر ہٹا دیا جو اُسکی غمزدہ روح پر چھایا ہوا تھا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ "مجھے اس بات کے سُننے سے کہ میرے ہی اس آخری خط نے وزیر کے غم کو گھٹایا بڑی خوشی ہوئی۔ ایک اور مدبران ملکی مین سے ۱۴ ستمبر کو لارڈ جان ہینگ نے اس دنیا سے رحلت کی*

متفرقات

متفرقات مین ہم ایسی باتون کا ذکر کرتے ہین جنکے جاننے سے حضرت علیا کی سوانح عمری بخوبی سمجھ مین آجائے گی*

مدبران ملکی

جب ملکہ معظمہ اورنگ آرا ہوئین تو اُن کے وزیر اعظم لارڈ میلبورن تھے جن کی طبیعت آرام طلب تھی وہ پولیٹیکل معاملات مین اپنے مخالفون کے ساتھ راست معاملہ اور کشادہ خاطر تھا اور اپنے دوستون کا دل خوش کرتا تھا۔ اُسکی خود طبیعت مین قوت ایجاد نہ تھی۔ بقول شخصے اسکو خود تو بونا کچھ نہین آتا تھا مگر جو اوون کا پہلے سے بویا ہوا ہو اُسکو نشوونما دینا خوب آتا تھا طبیعت مین سہل انگاری بڑی تھی۔ اُسکی بی بی خود بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر مین اورون کے اخلاق کی نگہبانی کرنے کی لیاقت نہ تھی اُسکی تقریر مین ایسی طاقت نہ تھی کہ اگر وہ اپنے مخالف کی پرزور تقریر کے مقابلہ مین کھڑا ہوتا تو اُس سے عہدہ برآ ہو سکتا۔ وہ کوئی بڑا مدبر ملکی نہ تھا۔ مگر امن عافیت کے زمانہ مین حکمرانی کرنے کی اور کسی تدبیر مین غلطی نہ کرنے کی لیاقت خوب رکھتا تھا۔ وہ ایک نوجوان ملکہ کا وزیر تھا۔ یہ اسکی خوش نصیبی تھی کہ یہ ملکہ سمجھ بوجھ ایسی رکھتی تھی کہ اُس سے خود کام لیتی تھی اور اُسکے ہاتھ مین کٹ پتلی نہین بنتی تھی اُسکے کامون کا حصر وزیر ہی کے صلاح و مشورے پر نہ تھا۔ اُسپر لوگون کو بڑا رشک و حسد تھا کہ ملکہ معظمہ اسکو عزیز رکھتی ہین وہ اُن کے ساتھ ہر وقت رہتا ہے اس وجہ سے اُسمین عیب طرح طرح کے نکالتے تھے کوئی کہتا تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کے مزاج مین ایسی بے اعتنائی و سہل انگاری پیدا کرنی چاہتا ہے جیسی کہ خود اُسکے مزاج مین ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ اپنے اختیار و اقتدار کی امداد کے لیئے ایسی تدابیر کرتا ہے کہ اپنے سارے رشتہ دارون اور دوستون کو ملکہ معظمہ کے گرد جمع کرتا ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ چاہتا ہے

کہ ملکہ معظمہ اسکو یہ سمجھنے لگین کہ اسکے بغیر سلطنت کا کام نہین چلنے کا۔ ڈیوک ولنگٹن یہ فرماتے تھے کہ مجھے یہ امید نہین کہ اِس نوجوان ملکہ کے عہد مین فرقہ ٹوری کو کامیابی حاصل ہو وہ یہ نہین جانتے تھے کہ یہ عورت مرد کے برابر کونسٹیٹوشنل کی صحیح پولیسی کام مین لائے گی۔ اور گورنمنٹ کے کامون مین کسی اپنے ذاتی خیالات کو کارفرما نہ ہوگی۔ یہ وزیر ملکہ کو خود صلاح دیتا کہ فرقہ ٹوری مین وہ اپنا اعتبار پیدا کرین۔ سچ بات یہ ہے کہ یہ وزیر خوش مزاج نیک طبع تھا وہ دل سے یہ چاہتا تھا کہ ملکہ کی زندگی خوشی و خرمی سے بسر ہو۔ اور اُنکی سلطنت کا جاہ وجلال بڑھے۔ اِن ہی دو باتون مین وہ جانفشانی کرتا تھا وہ اپنے اختیار و اقتدار کا بھوکا نہ تھا۔ وہ اُنکے حاصل کرنے مین یا اُنکے برقرار رکھنے مین ناجائز وسائل کو کام مین نہین لاتا تھا۔ ملکہ معظمہ اسکے احسانون کو مانتی تھین اور اُس سے محبت والفت کرتی تھین۔ لارڈس ہوس مین اِس وزیر کے دو بڑے زبردست مخالف لارڈ بروہم اور لارڈ لنڈھرسٹ تھے جن کا بیان آگے کیا جاتا ہے ؀

انگلستان کے زمانہ حال کی تاریخ مین لارڈ بروہم کے برابر کوئی دوسرا شخص عجیب وغریب آدمی نہین بیان کیا جاتا۔ وہ طرح طرح کی لیاقتون اور قابلیتون و ذہانتون کا جامع تھا سخت محنت کرنیکی لیاقت ایسی تھی کہ وہ قدرت بشری کی حد سے بڑھی ہوئی تھی جتنی جفاکشی کرتا اُتنا ہی خوش ہوتا فقط اِس مین محنت کرنے کی لیاقت ہی نہ تھی۔ بلکہ اِسکے ساتھ کام کرنے کا شوق بھی حد سے زیادہ تھا۔ ہر وقت فتحیابی کے نئے میدانون کی جستجو مین اسکی مستعدی و چستی و چالاکی چین نہین لیتی تھی جس مطالعہ مین کہ لوگ اپنا سارا وقت صرف کرکے فرسودہ ہوجاتے ہین وہ اسکو اپنی تفریح طبع جانتا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے اندر کوئی جن یا دیو کام کرنیکے لیئے بیٹھا رہتا ہے۔ کبھی اسکی جسمانی قوت تھکنا جانتی ہی نہ تھی۔ کبھی الوالعزمی و بلند ہمتی اسکے ذات سے منفک ہونا جانتی ہی نہ تھی۔ اِسمین خود اعتمادی بے درجہ کی تھی۔ وہ اپنے تئین ہمہ دان جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ مین ہر کام کو اورون سے بہتر کرسکتا ہون اور اِن کامون کو جن کا کرنا خاص آدمیون کے ساتھ مخصوص ہے اُن سے اچھی طرح مین اُنکو کرسکتا ہون یہ مغرورانہ لاف زنی کبھی اسکی ہنسی اُڑواتی کبھی اسکی ذہانت کی تعریف کراتی۔ اِسمین شک نہین کہ وہ پارلیمنٹ کا اچھا اوریٹر تھا انگریزی زبان مین اوریٹر اُس مقرر کو کہتے ہین جو اپنی تقریر مین اپنے دلائل کو اپنے جوش جذبہ دلی کے ساتھ بیان کرے۔ اور ڈبیٹر اُس مقرر کو کہتے ہین جو مدلل مباحثہ و مناظرہ کرے۔ سپیکر اُس مقرر

کو کہتے ہین کہ وہ خوش تقریر ہو یہ نہین لفظ یاد رکہتے چاہئین) مگر وہ ایسا اعلیٰ درجہ کا اوریٹر نہ تھا کہ زمانہ آیندہ مین اسکی سپیچین کسوٹی پر پوری اُترتین۔ اس کی زبان ایسی فصیح و بلیغ نہ تھی کہ وہ زمانۂ آیندہ کی خوبیون کو دکھاکر پایدار رہتین۔ مگر اسمین شبہہ نہین کہ جسوقت اور جس گھڑی اُس نے تقریرین کین اُنہون نے سامعین کے دلون پر اپنا پورا اثر کیا۔ جب کبھی پولٹکس مین لٹریچر (علم ادب) مین سائنس مین آرٹ مین تجارت مین صنعت و محنت پردازی مین کوئی سپیچ دیا۔ اُس نے معلم کا کام کیا۔ جب وہ لارڈ چانسلر یعنے ایسا وزیر مقرر ہوگیا کہ جسکے پاس سلطنت کی بڑی مُہر رہنے لگی۔ اور بادشاہ و وزراء کو قانونی مشورہ دینے لگا تو اسکی نسبت بڑے بڑے دانشمندون نے یہ کہا کہ وہ ہر چیز کو تھوڑا تھوڑا جانتا ہے۔ قانون بھی تھوڑا سا جانتا ہے۔ اس عہدہ کے پانیسے ملکی پولیسیون اور تدابیر پر اعتراض کرنے مین وہ اپنی ساری تدابیر و لیاقتین کام مین لانے لگا۔ اس خودنمائی کی گھٹا اسپر ایسی چھائی کہ اسکے سر پر سے کبھی نہ ٹلی۔ گو وہ بڑا خود پسند خود بین خود رائے خود اعتماد تھا مگر اُسنے اپنے زمانہ مین ملکی و تمدنی معاملات کی اصلاح کرکے اُنکو اپنے عروج پر پہنچایا۔ بنی آدم کی آزادی اور عام تعلیم مین جانفشانی ایسی کی کہ نہایت قدرشناسی کے قابل ہے۔ وہ کولونیون (وہ نوآبادیان جو انگلستان سے آدمیون نے نقل مکان کرکے ویران زمینون مین بسائین) مین غلامی کا نام باقی رکہنا نہین چاہتا تھا وہ سب اہل مذاہب کے مساوات و عام تعلیم کا خواستگار تھا۔ اور اسمین اپنے اہتمام سے کامیاب ہوتا تھا۔ یہ جوانمرد عاقل وزیر اعظم لارڈ میلبورن کے کامون مین بڑی عیب بینی و نکتہ چینی کرتا تھا۔

یہ لارڈ وزیر اعظم کا دوسرا زبردست مخالف تھا۔ یہ لارڈ پارلیمنٹ مین اُسوقت مباحثہ اور تقریر خوب کرتا تھا جسوقت کہ بڑے بڑے زبردست تقریر و مباحثہ کرنے والے پیل پامرسٹون گلیڈسٹون۔ ڈزریلی۔ برائٹ۔ کوبڈن موجود ہوتے۔ اسکی زبان مین نفاست۔ لطافت۔ سلاست طلاقت تھی۔ پاکیزہ خیالات و عملی مطالب و متین دلائل کو سلیس الفاظ مین بیان کردیتا۔ جب کام موجود ہوتا تو اُسکے انجام دینے مین وہ تھکتا نہ تھا۔ مگر اُسکی طبیعت کا اقتضائے آرام طلبی کیطرف ایسا تھا جیسا کہ لارڈ بروہم کا کام طلبی کی طرف۔ وہ فرقہ ٹوری کی حمایت کرتا اور اُسکے مخالفین سے مباحثہ مین جرح و قدح ایسی کرتا کہ اُن کو قائل ہی بناکے چھوڑتا۔ ایسے ہموار سپیچ دیتا کہ اُنہین کبھی عقل کی پستی معلوم نہوتی۔ مباحثہ کے ابتدا ہی مین وہ ایسی بلندی پر پہنچ جاتا کہ پھر اُس سے کبھی نیچے

نہین اُترتا۔ مگر وہ اوڈیٹر اچھا نہ تھا۔ اور پٹری مین تو سارے اعلیٰ درجہ کی لیاقتون کو اپنی مرضی کے موافق حاضر کرلینا ایسا ہی بس مین ہوتا ہے جیسا کہ شاعری مین۔ یہ بات اِسمین نہ تھی۔ لارڈ میلبورن کے یہ دو حریف سب سے بے نظیر مباحثہ کرنے والے ایسے تھے کہ اسکے فریق مین اول درجے کا کیا دوسرے درجے کا بھی کوئی بحث کرنے والا اُن کے مقابل کا نہ تھا۔ اسوقت پارلیمنٹ کا حال شکستہ جہاز کے تختے کا سا تھا جو پانی مین بہا جاتا ہو اور اُسپر چارون طرف سے دشمنون کی گولیون کی بوچھاڑین پڑ رہی ہون۔

پارلیمنٹ کے نامور ممبرون کے نام

ملکہ معظمہ کی اورنگ آرائی کے سبب سے ضرور ہوا کہ ایک نئی پارلیمنٹ مرتب ہو۔ اسمین دونون پارٹی (فریق) وگ و ٹوری مین آپس مین پھوٹ پڑ رہی تھی۔ ایک دوسرے پر رشک و حسد کرتے تھے ایک دوسرے پر گھاتین لگاتے تھے۔ اور داؤن پیچ کھیلتے تھے۔ جب ایک مطلوب پر دو طالب لڑتے اور ٹکراتے ہین تو شرارت کے شرارے نمودار ہوتے ہین۔ پس دونون فریق سے شرارتین ظاہر ہوتی تھین نتیجہ یہ تھا کہ دونون فریق کی حالتون مین تبدل و تغیر نہین ہوتا تھا۔ ٹوری کو خفیف سا یہ فائدہ حاصل ہوگیا کہ اُسکا نام بدلکر کنسرویٹو ہوگیا۔ اِس دفعہ پارلیمنٹ مین ایسے ارباب کمال جمع ہوئے کہ پہلے کبھی نہین ہوئے تھے۔ اُن کے نام نامی یہ ہین جو ہمیشہ یاد رکھنے چاہئین۔

مسٹر گروٹ تاریخ یونان کے مصنف جو لنڈن کی طرف سے منتخب ہوئے۔

لارڈ لٹن جو اِس زمانہ کے سب سے زیادہ سرفراز ریڈیکل تھے (یہ فرقہ دونون فرقہ وگ ٹوری سے مخالف ہے)

مسٹر ڈزریلی جو بڑے اولوالعزم جلیل القدر تیز فہم تھے اگر جلد مر نہ جاتے تو بڑے بڑے کام اُنسے انجام پاتے۔

سر ولیم مورورتھ یہ اس مدرسہ کے عمدہ نمونہ تھے جس کا نام پچھلے زمانہ مین فلسفیانہ ریڈیکل ہوا

مسٹر روبوک اِسی مدرسہ کے ممتاز ممبر تھے مگر وہ پارلیمنٹ کی ممبری سے خارج ہوگئے۔

مسٹر گلیڈسٹن ۵ برس سے پارلیمنٹ کے ممبر تھے جن کی لیاقت و قابلیت کا پیچھے ایک عالم مین شہرہ ہُوا۔

لارڈ کارسل ایک نوجوان صلح طلب عالم و ذی فن تھے تفریح طبع کیلئے کچھ پولیٹک بھی سیکھ لیا۔

لارڈ جان رسل وہ پچھلے زمانہ مین کامنس ہوس کے پیشوا ہوئے *

لارڈ پامرسٹون فورین سکرٹری تھے۔ ان مین جو لیاقت عظیم تھے۔ اُس کا ظہور اب تک نہین ہوا تھا۔ وہ بیس برس سے ملازم تھے۔ مگر ان کی لیاقت کی شہرت ہنوز نہین ہوئی تھی۔ مگر بعد ازان اُنکی لیاقتون اور قابلیتون کی وہ شہرتین و عزتین ہوئین کہ اُنپر تعجب ہوتا ہی۔ اُنکے دلی دوست پہلے واقف تھے کہ اُن مین ملک اور پارلیمنٹ پر حکومت کرنے کی لیاقت و قابلیت ہی *

سر روبرٹ پیل۔ کن سرویٹو فریق کے ہادی رہنما اور پارلیمنٹ کا زبردست اور لیڈر تھا *

اوکونیل شیل۔ یہ دونون آیرش فریق کے نائٹ تھے *

یہ اتفاق کی بات ہی کہ سنہ ۱۸۳۲ع کی پارلیمنٹ مین مسٹر مکالی اور لارڈ ڈبک پارلیمنٹ کے ممبر تھے کہنا صحیح ہے کہ چالیس برس کے عرصہ مین کوب ڈین اور برائیٹ کے سواے جو بڑے سپیکر تھے کسی ممبر نے پارلیمنٹ کی تحریرات کی فصاحت کو نہین بڑھایا۔ چار برس بعد کوب ڈین پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا تھا *

گو وزارت کے کامنس ہوس اور لارڈس ہوس مین بڑے بڑے زبردست عالی دماغ وروشن ضمیر ممبر تھے۔ مگر ان مین پیوستگی کی بندش ایسی ڈھیلی و سست تھی کہ وہ وزارت مین زور و قوت نہین پیدا ہونے دیتی۔ کنسرویٹو فریق کی جان سر روبرٹ پیل تھے۔ وہ پارلیمنٹ مین مباحثہ کرنے مین بادشاہ تھے اُنکو مباحثہ کی ہوا ایسی موافق تھی جیسی کہ اڈلین کو شراب۔ کہ اُسکے زور و اثر سے وہ اِس طلسم کو توڑ ڈالتے جس مین عقل محبوس ہوتی۔ اور پھر عقل کو اِس قید سے چھڑا کے خوب جولانیون پر لاتے اُنکی انشا پردازی مین متانت و فصاحت و بلاغت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ وہ پارلیمنٹ کے مقاصد دلی کو صاف صاف پاکیزہ زبان مین بیان کر دیتے۔ دلائل متین سے صحیح نتیجہ نکالتے۔ اگر کہین اِس مین مغالطہ کا شائبہ ہوتا تو اُنکو ظرافت مین ڈالکر ٹال دیتے۔ اُنکی سپیچین سامعین کے دلنشین و خاطر نشان ہو جاتین۔ وہ ناآشنا مزاج تھے۔ اُن کے دلمین محبت کی حرارت کم تھی اور جو تھی وہ اُنکے دل ہی مین رہتی۔ دوسرے تک نہ پہنچتی۔ اجنبی آدمی تو اُنسے اُچٹ کر ایسے اُلٹے آتے جیسے کہ پتھر سے گیند وہ دل کے بُرے نہ تھے گو ناآشنا مزاج تھے۔ کامنس ہوس مین اُنکی ذہانت و لیاقت کے جوہر کھلتے تھے مخالفین کہتے تھے کہ پیل مین ایجاد کرنے کا مادہ نہین ہے وہ اورون کی تقلید کرتے ہین

جن اصول پر چلتے ہین وہ سرے ہی سے غلط ہین۔ اُنکا حال بچون کا سا ہے جو کسی بات کو ایجاد کرنا نہین جانتے جو اُنکے اپنے دماغ سے نہ نکلی ہو۔ لارڈ سٹین لی بھی ایسے مستعد وحید سپیکر تھے کہ پارلیمنٹ کا کوئی دوسرا ممبر ذراسی دیر تک بھی اُنکی برابری نہین کر سکتا۔ وہ زمانہ حال کے سائینسون سے آگاہ نہ تھے جس کی نسبت اُنہون نے ظرافتاً یہ کہا کہ مین اِس زمانہ کا پرورش یافتہ ہون کہ سائنس کا وجود نہ تھا۔ مگر وہ قدیمی زبانون سے خوب ماہر تھے اور یوروپ کے معاملات ملکی کے جاننے مین اُنکو کمال تھا پارلیمنٹری سائنس کے جاننے مین وہ ید طولے رکھتے تھے۔ یہ نعمت اُنکو خداداد ملی تھی۔ لارڈ جان رسل کو اُنکے دوست نڈر جوانمرد جانتے تھے۔ اور اُنکے دشمن اُنکو خودبین خودنما خودرائے سمجھتے تھے جسوقت صاحب موصوف نے معاملات ملکی سے دستکشی کا ارادہ کیا تو طامس مور شاعر نے جو اُنکا دوست تھا یہ نظم تصنیف کی کہ تیری ذہانت وجودت تیری نوجوانی تیری ناموری شہادت دیتی ہین کہ مدبر و منتظم ملکی ہونا تیری جبلت مین ایسا ہی داخل ہے جیساکہ ہما کا سورج کے سامنے آنکھون کو کرکے ہوا مین اُڑنا مین تجھ سے عاجزی سے عرض کرتا ہون کہ تو اپنے ملک کو جسکے اُفق پر تاریکی چھائی ہوئی ہے ایک لمحہ کیلئے بھی اپنی روشنی سے محروم نہ کر۔ پھر شاعر یہ کہتا ہے کہ تیری فصاحت کا کمال اُن نالون کی طرح نہین ہی جو ایک بلندی سے اُترتے ہین اور چمکتے ہین اور جھاگ اُٹھاتے ہین اور بخار بنکر اُڑ جاتے ہین۔ بلکہ اُسکا حال اُس سیل کا سا ہے کہ جو روشنی مین خیالات اور علم چھپانے والون کونون مین اپنا راستہ بناتی ہے۔ گو یہ بیان ایک دوست کا شاعرانہ مبالغہ سے خالی نہین مگر اِس مین شک نہین کہ اِسکے دلائل کی پینی دھار آہستہ آہستہ اُن چٹانون مین اپنا راستہ نکال لیتی ہے جو دیکھنے والون کی ابتدائی نظر مین یہ معلوم ہوتی ہے کہ اِنکے اندر وہ دخل نہین پا سکے گی۔ مخالف کی ضعیف دلیلون مین اسکے دلائل تیزاب کی طرح گھسکر اُنکو تحلیل کر دیتے ہین۔ لارڈ رسل کی شمشیر بازی سلطان صلاح الدین کی طرح اپنی وضع کا بڑا اثر دکھاتی تھی۔ انگریزی گورنمنٹ کے نظام کا حال یہ تھا کہ اُس مین مخالف و موافق سردار جُدا جُدا برسون تک آپس مین مقابلہ کے لیئے کھڑے رہتے اور لڑائیون کے سلسلے کو جاری رکھتے جب ایک کو فتح ہوتی تو وہ اپنی جگہ بدلتا۔ فاتح صاحب خدمت ہو جاتا۔ مفتوح اُسکے مقابلہ مین جگہ پاتا اگر یہ دونون سردار عقل و فہم و تقریر و مباحثہ مین آپس مین برابر کی جوڑ ہوتے اور اُنکے زور تلے ہوئے ہوتے تو پھر دو نتیجے پیدا ہوتے۔ ایک ایک سردار کا اور دوسرا دوسرے سردار کا طرفدار ہوتا

اور ایک دوسرے کی عیب بینی و نکتہ چینی کرنے لگتا۔ پولٹکس مین مثل آرٹس کے ایجاد اُن کے خیالات پر مبنی ہوتا ہے۔ جو آدمی خود پیدا کرتا ہے یا اورون سے پاتا ہے۔ کہتے ہین کہ ایجاد کرنے مین دونون سر روبرٹ پیل اور لارڈ رسل کا حال ایک ہی سا تھا۔

اِس زمانہ مین معاملات ملکی و انتظامات سلطنت کے اکھاڑے مین بڑے بڑے پہلوان اُترے اور آپس مین خوب خم ٹھوک کشتیان لڑے۔ کبھی پچھڑے کبھی پچھاڑا۔ اُن پہلوانون کے نام یہ ہین۔ پیل۔ رسل۔ سٹینلی۔ اونوکل۔ گروٹ۔ چارلس بلور۔ ڈزرئیلی۔ گلیڈسٹن۔ سٹین لی۔ سمتھ اوبرن۔ ٹوم ڈن کوب۔

ان ہی عقل و دانش کے پہلوانون نے انگلستان سے اِس جہالت کو جو حضرت علیا کی ابتدائے سلطنت مین پھیلی ہوئی تھی باہر نکال دیا۔ جس کا آگے بیان ہوتا ہے۔

ملکہ معظمہ کا سالِ اول سلطنت جیسا کہ سائنس کے ایجادات کے لیئے مبارک و میمون تھا۔ ایسا معاملات ملکی و معاشرت و تمدن کیلئے ہمایون نہ تھا۔ جہان گل تہا وہان خار بھی تھا ع فکر معقول بفرما گل بے خار کجاست۔ ملکہ معظمہ کی تخت نشینی کے وقت عموماً اُن کی رعایا کے زن و مرد اُن سے محبت و الفت رکھتے تھے۔ خصوصاً عورتین اپنی مجانست کے سبب سے بہت زیادہ اُن سے موانست کرتی تھین۔ سلطنت کی ذمہ داری کا بار اُنکے سر پر ایسا رکھا گیا تھا جس کا اُٹھانا اُنکو مشکل تھا۔ جو سلطنت کے کام اُنکے لیئے نئے تھے وہ سر انجام دینے پڑتے تھے۔ ۱۸۳۷ء و ۱۸۳۸ء مین ایسا سخت جاڑا پڑا کہ غریبون کا ناک مین دم آگیا۔ اہل حرفہ و پیشہ و مزدور سخت بلاؤن مین مبتلا ہوئے۔ اُنکے دلمین یقین ہوگیا کہ ملکہ معظمہ کو اُنکے سبک حرکت و خود غرض وزیر نے عیش و آرام و تفریح و طرب کیطرف ایسا مصروف کر دیا ہے کہ وہ اپنی رعایا کی تکالیف سے خبر نہین ہوتین۔ مگر اُنکا یہ یقین بالکل غلط و بے اصل تھا غریبون کی تمنائین توجب بر آتین کہ ملکہ معظمہ کو ایسے معجزے و کرامتین کرنی آتین کہ وہ اُن کے مصائب و تکالیف کو دفعتہً چھو منتر کر کے دور کر دیتین۔ مگر وہ ایسی صاحب کرامت و معجزہ نہین تھین اسلیئے غربا اِن توقعات مین مایوس ہوئے جو وہ ملکہ معظمہ کی ذات سے رکھتے تھے وہ اپنی جہالت سے اپنی اصلی مصائب کے سبب کو ملکہ معظمہ کے ساتھ منسوب کر کے اُنکی نسبت بدگمانی کرنے لگے جس کے سبب سے انہون نے اپنی تکالیف کو اور زیادہ تلخ کر لیا۔ اگر جہالت اُنکے گلے کا ہار نہوتی تو ہرگز اُنکو یہ خیال

جہالت کے سبب سے ملکہ معظمہ کی نسبت بدظنی

نہ پیدا ہوتا۔ ملکہ معظمہ عیش وطرب کی طرف راغب ہونیکے سبب سے رعایا کی تکالیف کی طرف متوجہ نہین ہوتین۔ ملک مین ایسی جہالت کیون نہ پھیلی ہوئی تھی۔ گورنمنٹ کو عام تعلیم کیطرف خیال نہ تھا اور اگر کچھ تھا تو بالکل نہ ہونیکے برابر تھا۔ پولیٹیکل اکونومی کا علم چند آدمیون کے سینہ کا علماً دفینہ تھا عملاً اُس کا ظہور نہ تہا۔ بعض محققین اس زمانہ کی جہالت ثابت کرنے کی شہادت کیلئے یہ واقعہ پیش کرتے ہین *

ٹوم ایک شخص شکستہ حال بوزہ گر تھا۔ اور حقیقت مین وہ دیوانہ تھا۔ پاگلون کا لباس پہن کر کچھ دنون کے لیئے کنٹربری مین چلا جاتا۔ اور اپنے تئین سر ولیم کورٹنی بتلاتا۔ وہ اپنے تئین کہتا تھا کہ مین معاملات ملکی کی اصلاح کے لیئے پیدا کیا گیا ہون اسکے اس کہنے پر بہت لوگون کو مدتون تک اعتقاد ویقین رہا۔ کچھ دنون تک وہ پاگل خانہ مین مقید رہا تھا۔ مگر ایک سال کا عرصہ گزرا تھا کہ اُسکو لارڈ جان رسل سکرٹری شاہی نے رہا کر دیا تھا۔ پاگل خانہ سے نکلکر اُسنے یہ دعوے کیا کہ مین مسیحائے ثانی ہون۔ بھولے بھالے سادہ لوحون کو اپنے ہاتھون اور پسلیون پر صلیب کے نشان دکھائے جو حضرت مسیح کے بدن پر مصلوب ہونیکے وقت پڑے تھے۔ اب اِس کے گھر جا کر وہ آدمی جو اسکے پہلے مریدون سے زیادہ مفلس وغریب تھے مرید ومعتقد ہو گئے۔ کنٹ کے آدمیون پر اسکا اثر اس سبب سے زیادہ ہوا کہ وہ غربا کی پرورش کیلئے قانون پر لعنت وتبرا بھیجتا تھا۔ اِس قانون سے نفرت کرنیکا جن عام رعایا کے سر پر چڑھا ہوا تھا۔ ٹوم یہ کہتا تھا کہ مین دنیا مین اسلیے مبعوث ہوا ہون کہ دنیا کو دوبارہ جنم دون اور قانون مذکور سے اپنے چیلون کو نجات دلاؤن۔ اس دوسری بات سے اسکی پہلی بات مین جان پڑ گئی۔ اُسنے اپنے معتقدین کا ایک گروہ جمع کیا اور اُنکو ساتھ لیکر کنٹربری پر حملہ کرنے چلا۔ جب پولیس کے ایک سپاہی نے اُس سے اس حرکت کی مزاحمت کی تو اُسے اُسنے اپنے ہاتھ سے گولی مار کر مار ڈالا۔ اِن مفسدون کے کام تمام کرنیکے لیئے کنٹربری سے سپاہ کی دو کمپنیان بلائی گئین۔ اُن کا اعلے افسر آتے ہی گولی سے مارا گیا اور ٹوم کے چیلے چانٹون نے اس سپاہ پر ایسا حملہ کیا کہ کچھ دیر کے لیئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی ایک کمپنی کے پاؤن میدان جنگ سے اُکھڑ جائینگے۔ مگر دوسری کمپنی نے ایسی گولیان چلائین کہ ٹوم کے گولی لگی اور وہ زمین پر گرا اور اُسکے بہت سے مرید میدانِ جنگ مین کھیت رہے۔ اِس طرح ٹوم کے فساد کا خاتمہ ہوا

بہت سے مرید اُسکے گرفتار ہوئے اور اُنکو پھانسی کا حکم ہوا مگر اُنکی جہالت دیکھکر اور یہ سمجھ کرکہ وہ اپنی حماقت کے سبب سے دہوکہ مین آگئے۔ پھانسی پانیسے بچ گئے۔ ٹوم کے بہت سے مرید ایسے احمق تھے کہ باوجودیکہ سادہ لوحون کا یہ ولی مارا گیا مگر اُنکو یہ امید باقی رہی کہ وہ قبر مین سے اُٹھکر پھر آئے گا اور جو اُسنے اقرار کیا تھا اُسکو پورا کرے گا۔ ہم نے پہلے لکھا ہے کہ سر جان رسل کنی اُسکو پاگل خانہ سے رہا کیا تھا۔ اسلیئے لوگون نے اِن کو آڑے ہاتھون لیا کہ نہ وہ چھوڑتے اور نہ یہ فساد برپا ہوتا۔ مگر اِس معاملہ مین کوئی الزام اُنکے ذمہ نہین عائد ہوا۔

اہل ہند ٹوم کا حال پڑھکر بڑے خوش ہونگے کہ انگلستان مین بھی ہمارے ملک جیسے امام مہدی اور مسیح موعود پیدا ہوتے ہین اور لوگ اُنکے معتقد ہوتے ہین مگر اُنکو یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی ملک اور کوئی زمانہ ایسے دیوانون سے خالی نہین ہوتا۔ ملک جرمن مین باوجود اِس تربیت و تعلیم کے اِس زمانہ مین ایسے سادہ لوح موجود ہین جنکو یہ یقین ہے کہ اُنکا معبود مُردون مین سے زندہ ہوکر اُنکی ہدایت کے لیئے آئیگا۔

(انگریزی الفاظ مین چارٹسٹ و چارٹزم اور چارٹر اور ایجی ٹیشن ہم اکثر لکھینگے اور اُنکے معنی مفصل ہم آئندہ بیان کرینگے) ملکہ معظمہ کی آغاز سلطنت مین اِس دیوانے ٹوم نے مذہبی لباس پہنکر اپنی دہوکہ بازیون سے ایسا شور و شر نہین مچایا جیسا کہ اہل حرفہ و مزدوری پیشہ لوگون نے اپنی جہالت و حماقت سے دہوکے اور فریب دیئے کر معاملات ملکی و معاشرت تمدنی مین ہل چل ڈالی اور انگلستان کو رِوولیوشن کے کنارے پر لا ڈالا۔ رِوولیوشن اُس اُصول کو کہتے ہین کہ جو بادشاہ کے قدیمی اختیارات مطلق العنانی مین الٹ پلٹ کرے۔ اِسکا ترجمہ اکثر انقلاب کیا جاتا ہے اِس وقت مین ہزارہا بلکہ لاکھا آدمیون کا بھوکا مرنا یہ پٹی پڑھا رہا تھا کہ ہنگامہ پردازی و فتنہ انگیزی پر تیار ہو۔ مثل مشہور ہے کہ مرتا کیا نکرتا۔ ملکہ معظمہ کی تاجپوشی کی رسم پر چند ہفتے گزرے تھے کہ مسٹر ایٹ وڈ ممبر برمنگہم نے چارٹسٹ کی عرضی کامنس ہوس مین پیش کی جسپر پانچ سو پچاس مجالس عامہ منعقد کرکے بارہ لاکھ اسی ہزار آدمیونکے دستخط کرائے گئے تھے۔ صاحب موصوف نے ۱۲ جولائی ۱۸۳۹ء کو یہ عرضی پیش کرکے تحریک کی کہ اُسکے واسطے ایک سلیکٹ کمیٹی مقرر ہو۔ مگر کامنس ہوس مین اُنکے موافق ۴۶ ووٹ اور مخالف ۲۳۵ ووٹ ہوئے۔ ۴ جولائی ۱۸۳۹ء

چارٹسٹ کی عرضی

کو چارٹسٹ نے برمنگھم مین بلوہ کیا جسنے چند پولیس کے سپاہی جو لنڈن سے آئے تھے شدید
زخمی کیئے ناچار سپاہ بلائی گئی۔ اُسکے آتے ہی یہ ہنگامہ فرو ہوگیا۔ مگر پھر ۱۵ جولائی وہ دنگہ وفساد ہوا کہ
سارے شہر مین تہلکہ پڑگیا۔ مفسدون نے دکانون کو لوٹ لیا۔ اکثر مقامات کے اندر گھرون مین آگ
لگادی جو لوگ آگ بجھانے آئے اُنکو روک دیا اور سمجھا دیا کہ اگر آگ بجھاؤگے تو تمہارا مُنہ جُھلس دیا
جائے گا۔ اس آتشزدگی سے پچاس ہزار پونڈ کا مال خاک مین ملا۔ ڈیوک ولنگٹن نے فرمایا کہ اگر اس
شہر کو کوئی دشمن فتح کرتا تو اُسپر ایسی آفت نہ آتی جیسی اس بلوہ سے آئی۔ اسوقت معاملات ملکی مین
ایک ہل چل مچ رہی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا سارے اہل حرفہ مزدور پیشہ ودغربا یہ چاہتے ہین کہ ملک
کے کل قوانین معاشرت وتمدنی کو زیروزبر کر ڈالین۔ اگر اسوقت کسی غیر ملک سے انگلستان مشکلات
مین اُلجھا ہوا ہوتا تو اس کی بڑی شامت آتی۔ کل مزدورون وپیشہ ورون نے اپنی اصلی گرمجوشی اور
جذبات دلی وعقل کو شامل کرکے نہایت استحکام سے اپنی طبیعتون کے مقتضا کے موافق اپنی
نارضامندی اور ناخوشی کو دکھلایا۔ یہ موقع خودغرض وقابو جو اولوالعزم ملکی معاملہ فہمون کو اچھا ہاتھ آیا
کہ وہ آسانی سے صاحب عزوشان ہوگئے۔ اس ہنگامہ کے بھڑکتے ہوئے شعلے آخر کار تعلیم معاملات
ملکی کی اصلاحون کے اثر کی صاف وتیز ومستقل روشنی کے اندر آگئے۔ اس نے یہ خوب سبق پڑھایا
کہ پولیٹیکل ایجیٹیشن مین جان اور وحشت فقط اس سبب سے آسکتی ہے کہ اسکی درخواستین معقول دلائل
کے ساتھ ہون۔ سارے ملک مین ہزارون مفلوک الحال جاہل چارٹسٹ ایجی ٹیشن مین شامل ہوئے
جو پولیٹیکل دعوون کی اصل حقیقت سے کچھ خبر نہین رکھتے تھے وہ بہت مفلس تھے اُن سے محنت
زیادہ کرائی جاتی تھی اور مزدوری کم دی جاتی تھی۔ ہر طرح سے غرض اُنکی زندگی تلخی سے گزرتی تھی نہ ہوت
آتی تھی نہ رزق ملتا تھا۔ اُنکے دماغون مین یہ خبط سمایا ہوا تھا کہ اگر ہم کو چارٹر شاہی (فرمان شاہی) حاصل
ہوجائے گا تو ہمکو خوراک خوب ملنے لگے گی ہماری مزدوری بڑھ جائے گی اور محنت گھٹ جائے گی اسلیئے
امرا وافسران شاہی ہمکو فرمان شاہی نہین ملنے دیتے۔ گورنمنٹ جانتی تھی کہ یہ آدمی پولیٹیکل اختیارات
ملنے سے راضی نہین ہون گے۔ اگر ۱۸۳۸ء مین اُنکو چارٹر (فرمان) ملجاتا تو بھی وہ ۱۸۴۹ء مین ایسے
ناراض رہتے جیسے کہ ہمیشہ سے ناخوش تھے۔ اگر ان غریب آدمیون کی درخواستین سچے اور معقول
دلائل نہ رکھتی ہوتین تو وہ گورنمنٹ کے لیے کم خطرناک ہوتین۔ غیر معین نارضامندی خواہ کیسی ہی

فطری و مجبوری ہو وہ پولیٹکس مین صرف اِس صورت مین گورنمنٹ کیلئے خطرناک ہوتی ہے کہ وہ اُن
آدمیون کے گروہون اور ایجیٹیٹرون کی تعداد اور قوت کو بڑھاتی ہو جو بعض اصلاحین ایسی چاہتی ہون جو
ہوسکتی ہون مگر گورنمنٹ وہ نہ کرتی ہو۔ گورنمنٹ کی مشہور مغالطہ بازیون مین سے ایک یہ ہے کہ جب اُس کے
پاس اصلاحون کی معقول درخواستین آتی ہین تو وہ اُنکو یہ وجہ ظاہر کر کے منظور نہین کرتی کہ بہت سے نامعقول
ایجی ٹیٹر ایسے موجود ہوتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کی منظوری سے رضامند نہین ہوتے۔ مگر گورنمنٹ کو چاہیے
کہ عقلا کو اپنا طرفدار بنائے پھر نامعقول آدمیون سے اسکو خوف کرنیکی ضرورت نہین رہنے کی یہ سبق
چارٹسٹ ایجی ٹیشن نے اُنکو سکھایا ہے۔ سر چارلس کیمبل نے جو اسوقت مین اٹرنی جنرل تھے اور پھر لارڈ
چیف جسٹس ہوگئے تھے۔ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۳۹ء کو ایڈنبرا کے پبلک ڈنر مین چارٹسٹ کے ہنگامہ فساد کی
فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ مفسدہ پردازون کو ایسی سزا دی گئی ہے کہ اب اُن کی مان مرے جو سر اُٹھائین مگر
اُنکی اِس گفتگو کے دس روز بعد چارٹسٹ نے وہ فساد برپا کیا جو اَب تک نہین کیا تھا۔ اُنھون نے
انگلستان کو دس برس تک وہ ناچ نچایا کہ ایک دن چین آرام نہ لینے دیا۔ اگرچہ سر چارلس کیمبل قانون
دان تھے مگر ملکی معاملات مین معاملہ فہم اچھے نہ تھے۔ اُنکو یہ بات اچھی طرح نہین آتی تھی کہ تھیٹر کے
ایکٹر کی طرح وہ تھوڑی دیر کے لیئے دوسرے آدمی کی حالت و وضع مین اپنے تئین بدل لیتے جو اُن
کی اپنی حالت و وضع سے بالکل غیر ہوتی۔ اِس طرح سے حالت کا بدلنا ہی مدبران ملکی کا کمال سمجھا جاتا
ہے۔ اِسوقت سر چارلس کو چاہیئے تھا کہ وہ اپنے تئین غربا کی جماعت کی حالت و وضع بالکل بنا کر دیکھتے
کہ چارٹسٹ جو ایک غیر معین ناراضی رکھتے ہین اِس مین کیا کیا تکالیف اور خرابیان ہین ✤

چارٹزم کی اصل

اِس چارٹزم کی اصل یہ ہے کہ ۱۸۳۲ء مین ایک رفورم بل نافذ ہوا تھا۔ اُس نے انگلینڈ
کی کونسٹی ٹیوشنل نظام مین بڑا کام کیا تھا۔ اگر یہ قانون نافذ نہوتا تو معلوم نہین کہ انگلستان مین
کیا انقلاب عظیم پیدا ہوتا۔ اِسکا نافذ ہونا ایک ضروری امر تھا۔ کونسٹی ٹیوشن کا اصول یہ ہے کہ بادشاہ
اِس جماعت کو جسکو وہ کام کرنیکے لائق سمجھتا ہے خواہ وہ جماعت کوئی ہو پارلیمنٹ مین قومی معاملات مین
مشورہ دینے کیلئے اِسکو بالذات بلاتا ہے۔ پس اِس قانون کے نفاذ سے اول اصلاح یہ ہوئی کہ
۵۶ بورو سے جہان پارلیمنٹ کے لیئے وکلا کے منتخب کرنے والون کی تعداد بہت کم تھی یا جہان
منتخب کرنے والے وہان کے متوطن نہین تھے اُنکو پارلیمنٹ مین اپنے وکیل بھیجنے کا بالکل استحقاق

نہین رہا۔ غرض اِس طرح ۵۶ بورد کو کل وکیلون کے بھیجنے کا اور ۳۰ بورد کو آدھے وکیلون کے بھیجنے کا استحقاق نہین رہا اور اُنکی جگہ اِس طرح بھری گئی کہ ۶۹ کونٹی اور ۳۹ اچھے شہرون کو کیل بھیجنے کا استحقاق دیا گیا۔ لارڈ جان رسل نے جو اِس بل کے پاس ہونیکے وقت سپیچ دیا تو فرمایا کہ پہلے ایک ویران ٹیلے کو دو وکیلون کے اور ایک سنگین دیوار کے تین طاقون کو دو وکیلون کے اور ایک پارک کو جس مین کوئی گھر آباد نہ تھا۔ دو وکیلون کے پارلیمنٹ مین بھیجنے کا استحقاق تھا۔ اب یہ سب باتین موقوف ہوگئین۔ متوسط درجہ کے آدمیون کو وکلا کے انتخاب کرنیکے لیئے راے دینے کا استحقاق زیادہ حاصل ہُوا۔ شہرون مین ان لوگون کو اپنے وکلا کے منتخب کرنیکے لیئے راے دینے کا اختیار حاصل ہُوا جو دس پونڈ سالانہ کرایہ کے مکان مالک تھے۔ ضلاع مین یہ استحقاق اُن زمیندارون اور کسانون کو ملا جن کی آمدنی دس پونڈ سالانہ تھی۔ اور اِن کسانون کو یہ استحقاق ملا جو پچاس پونڈ سالانہ لگان دیتے تھے مگر تقریبًا سب مزدور پیشہ ورون کو وکلا کے منتخب کرنے مین رائے دینے سے محروم کردیا۔ یون اختیارات ہی سے اُنکو باز نہین رکھا بلکہ جن مقدمات مین ایسی صورت تھی کہ وہ ووٹر ہوسکتے تھے اُس سے بھی ساقط الاختیار کردیا ❊

اعلیٰ جماعتین تو پہلے ہی سے گورنمنٹ کے اختیارات کو اپنے ہاتھ مین لیئے ہوئے بیٹھی تھین۔ اور متوسط جماعتون کو ریفورم بل کے پاس ہونیسے اختیارات حاصل ہوگئے۔ پس ادنے جماعتین ایسے اختیارات سے محروم رہین تو اُنکے دلمین رشک و حسد کے شعلے اُٹھے کہ ہم کیون ایسے محروم الاختیارات ہین اور پارلیمنٹ کے اِس کہدینے سے کہ ہم کوئی اور اصلاح نہین کرینگے اُن کو اور زیادہ اشتعال ہُوا۔ اُنھون نے اپنی کونفرس بنائی جسکے بعض پارلیمنٹ کے ممبر ریڈیکل (مائل سلطنت جمہوری) اور بعض اُن مزدور پیشہ ورون مین سے خود تھے۔ اُس کونفرنس کے ممبرون نے متفق ہوکر ایک چارٹر (فرمان) بنایا۔ اِس کا نام پیپلیس چارٹر رکھا تاکہ لوگ اِس نام ہی سے اُن کے مقصود کو سمجھہ جائین۔ اُس مین فقط یہ چھہ باتین لکھی تھین ❊

اول یہ کہ پارلیمنٹ کے لیئے ممبرون کے انتخاب کرنے مین ہر فرد کو رائے دینے کا استحقاق حاصل ہو ❊

دوم ہر سال پارلیمنٹ بدلی جائے ❊

سوم رائے دینے والے اپنی رائے کسی امیدوار کے انتخاب کرنیکے لیئے لکھکر صندوق مین ڈال دیا کرین۔ تاکہ امیدوار پر یہ نہ کھلے کہ کس نے ہمارے مخالف یا موافق رائے دی ہے۔ اِس کو بالٹ کا طریقہ انگریزی زبان مین کہتے ہین۔

چہارم۔ پارلیمنٹ کے ممبر ہونیکے لیئے کسی ملکیت کے مالک ہونے کی شرط نہ رہے۔

پنجم۔ پارلیمنٹ کے ممبر تنخواہ پایا کرین۔

ششم۔ ملک ایسے حصون مین تقسیم کیا جائے کہ ہر حصہ مین پارلیمنٹ کے ممبرون کے منتخب کرنے والون کی تعداد برابر ہو۔

یہ چھوں باتین بڑی معقول تھین انمین سے آدھی تو اب کونسٹی ٹیوشنل نظام مین داخل ہو گئی ہین۔ سرسری طور پر چارٹسٹ کی تقسیم ان تین فرقون مین ہو سکتی ہے۔ اول باقاعدہ پولیٹیکل چارٹسٹ تھے جن کی یہ خواہش تھی کہ عوام کی طرف سے وکلا کا انتخاب زیادہ تر ہوا کرے۔

دوم سوشل چارٹسٹ جو یہ چاہتے تھے کہ روٹی پر جو محصول لگایا گیا ہے وہ موقوف کیا جائے یہ دونون فریق اپنی درخواستین صاف دلی سے بیان کرتے تھے۔

سوم رنجیدہ و مصیبت زدہ فرقہ جو بھوکا مرتا تھا۔ اور اپنے دل کی بھڑاس قانون بنانیوالون پر نکالتا تھا اور اُنکو بُرا کہتا تھا۔ وہ شور و فساد مچانے والون پر آمادہ رہتا۔ چارٹسٹ ایک حصہ اپنا اخلاقی زور اور دوسرا حصہ جسمانی زور دکھاتا تھا۔ یہ کہنا ناانصافی ہے کہ اِن فرقون کے پیشوا اکثر جھگڑالو مفسد تھے جو اپنی خودنمائی اور خودمطلبی کے لیئے یہ سارے کام کرتے تھے۔ نہین ان مین بعض صاحب لیاقت خوش تقریر فصیح بیان بھی تھے۔ اِن سب مین سربرآوردہ پیشوا فرگس اوکونر تھا۔ کونسل ہوس مین ایک شخص بھی ایسا نہ تھا کہ اُسکی انوکھی انوکھی شوخ شوخ شرارتون کو سمجھے جن کو لوگ دیکھکر ششدر و متحیر رہجاتے تھے۔ آخر کو اِس کو اپنی کوششون مین ایسی مایوسی ہوئی کہ وہ دیوانہ پاگل ہو گیا۔ یہ تحقیق نہین ہوا کہ معاملات ملکی کی حماقتون اور لغویتون نے اِس کے دماغ مین خلل پیدا کیا تھا یا پہلے ہی سے دیوانگی کا آغاز ہو گیا تھا۔ وہ بڑا بلند قد و زبردست تنومند تھا۔ اُسنے تعلیم اچھی پائی تھی۔ نیک صحبتون مین بیٹھا تھا۔ آئرلینڈ کے بادشاہون کی نسل مین سے تھا۔ وہ نیم جاہل آدمیون کے سامنے ایسی تقریر کرتا تھا کہ جس طرف چاہتا اُنکو پھیر لیتا۔ اگر کسی ٹوری ممبر کے انتخاب کرنیکے برخلاف

نیوپورٹ کی فتنہ انگیزی

کوئی بڑا گروہ کھڑا ہوتا تو یہ ایک اکیلا اس سے لڑنے کو کھڑا ہو جاتا۔ غرض چارٹسٹ کے ممدؔ معاون وحامی بڑے بڑے عالی دماغ روشنضمیر و فراخ حوصلہ تھے جیسے کہ طامس ہور معزز شاعر۔ ہنری ونسٹ مُقررّ خوش بیان۔ آیرنسٹ وجونس رستباز اور اُنکے سوا اور اشراف تعلیم یافتہ اور فاضل بھی تھے بعض معزز اخبار انکی حمایت مین اپنے صفحے سیاہ کرتے تھے۔ کسی طرح سے اپنے چارٹر سے سب دست بردار ہونا نہین چاہتے تھے۔ اُن مین سے اکثر کو یہ امید تھی کہ ہم زبردستی اپنا چارٹر حاصل کرکے اُسکی تعمیل کرائین گے۔ گورنمنٹ نے اُن کے پیشواؤن اور سرغنون اور مقررون کو گرفتار کرکے اور اُنکو مجرم بنا کے سزائین دین اور سختیان کین۔ جب ہنری ونسٹ کو نیوپورٹ مین قید کیا تو چارٹسٹ نے اُسکو قید سے زبردستی سے چھڑا لینے کا قصد کیا جس سے مسلح بغاوت کی ایک صورت پیدا ہوگئی۔

نیوپورٹ کے گرد بڑے تنومند و زبردست کانون کے کھودنے والے زیادہ آباد تھے۔ اُنہون نے آپس مین صلاح و مشورہ کرکے یہ بات قرار دی کہ ہم تین ڈویژن (حصے) ہوکر ایک مقام معین پر جمع ہون اور نیوپورٹ مین آدھی رات کو داخل ہوکر جیل پر حملہ آور ہون اور ونسٹ اور اَور اپنے قیدیون کو چھڑا لائین۔ اسکا افسر اعلیٰ فروسٹ تھا جو نیوپورٹ کا سوداگر تھا اور یہان مجسٹریٹ بھی رہ چکا تھا۔ اور اِس خدمت سے معزول اِس سبب سے ہوا تھا کہ وہ سخت پولیٹکل ایجی ٹیشن کیلیے سپیچین ہٹ دیتا تھا۔ اِسوقت وہ نیک نام اشراف سمجھا جاتا تھا۔ ایسی ہڑبنگ مین ہمیشہ غلط فہمیان ہُوا کرتی ہین۔ تینون ڈویژن وقت معین پر یکجا نہین جمع ہوئے۔ ۴۔ نومبر ۱۸۳۹ء کو پورٹ مین فروسٹ ایک ڈویژن لیکر داخل ہُوا۔ دوسرا ڈویژن کچھ دیر کے بعد آیا۔ تیسرے ڈویژن کا پتا نہ تھا۔ فروسٹ نے دیکھا کہ حاکم مع اپنی سپاہ کے لڑنے کو تیار کمر کسے کھڑا ہے۔ لڑائی ہوئی۔

یہان کے کمشنر مسٹر فلپ نے بڑی بہادری سے فتنہ پردازون کو مارکر پراگندہ کردیا۔ اُن کے خود دو زخم کاری آئے۔ دوسرے روز فروسٹ مع اپنے ہمراہیون کے گرفتار ہُوا۔ ۲۔ جون ۱۸۴۰ء کو عدالت مین اُسپر یہ جرم ثابت ہُوا کہ اِسکا مقصد صرف یہی نہ تھا کہ ونسٹ کو قیدخانہ سے چھڑا لے بلکہ وہ اپنے ساتھیون مین ایسی طاقت سمجھتا تھا کہ بغاوت اختیار کرے اُسکے ساتھ دس بیس ہزار چارٹسٹ تھے جن کے پاس ہتھیار۔ بندوقین۔ نیزے۔ تلوارین۔ تیر۔ سونٹے تھے۔ اگر منصوبے کے موافق مقام معینہ پر یہ سب جمع ہوجاتے تو ایک ایسا ہنگامہ کارزار گرم ہوتا کہ دشمنون کو مشکل

آنکر پڑتی - فروسٹ اور اُسکے دو ہمراہیون جونس اور ولیمس پر بغاوت کا جرم ثابت ہُوا اور جان سے مارے جانے کا حکم ہوا - مگر اِس سزا مین تخفیف ہوکر دائم الحبس اور جلا وطنی کا حکم دیا گیا - مگر پھر اِس سزا مین کمی ہوئی - وہ اتنے دنون قید رہے کہ جب رہا ہوکر آئے تو اُنہون نے نئے نئے کارفرما اور سارے کارخانے نئے دیکھے +

ان مجرمون کی تخفیف سزا نے چارٹسٹ کی فتنہ پردازی کو اور بھڑکا دیا - سارے ملک مین گورنمنٹ نے پکڑ پکڑ کر چارٹسٹ کو بڑی بڑی سزائین دین اور اُن پر تشدد کیا - مگر اِس سے گورنمنٹ کا مقصد کچھہ نہین حاصل ہوا بلکہ چارٹسٹ کی شہرت ہوگئی جو چارٹسٹ جیل خانہ سے چھٹ کر آتا اُسکی سب اور چارٹسٹ ایسی عزت کرتے کہ وہ کوئی عزت کا تمغہ پہنکر آیا ہے - غرض سزا پانا باعث فخر و عزت ہوگیا فرقہ وگ کے دشمن مزدور پیشہ در ہوگئے - اور اُنکو کہنے لگے کہ وہ آزادی فقط اپنے مقاصد حاصل کرنیکے لیئے چاہتے ہین - وہ ٹوری سے بھی لبرائل کم ہین ۱۸۴۱ء مین جب پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب ہُوا تو چارٹسٹ فرقہ ٹوری کے طرفدار تھے اور میل بورن کی وزارت کے برخلاف سارے ملک اور شہرون مین چارٹسٹ نے مزدور پیشہ ورون کا مرتبہ بلند کردیا - سب پیشہ ورون کی مزدوری گھٹی ہوئی تھی - کام کم ملتا تہا - زراعتی اضلاع مین پورلا یعنے غریبون کی پرورش کے قانون کے سبب سے بہت شکایتین ہورہی تھین - اِس قانون کے برخلاف اودھم مچ رہے تھے - ایک چارٹسٹ نے صاف صاف بیان کیا کہ اگر ہم کو ووٹ دینے کا اختیار نہ حاصل ہو تو ہم سچ مچ کے غلام ہین چارٹسٹون کو یقین تہا کہ ہمکو ہمارے قدرتی رہنماؤن نے چھوڑ دیا - بعض دفعہ ملحدانہ کلمے اُنکی زبان سے نکلتے تھے جس کا ایک چھوٹا سا قصہ ایک شاعر بیان کرتا ہے کہ ایک خداپرست چارلسٹ نے کہا کہ ہمکو کچھہ دیر کے لیئے صبر کرنا چاہیئے - ہمارا خدا قادر مطلق ہماری مدد کرے گا تو اِس کہنے پر ایک دوسرا آدمی جھلا کر بولا کہ تو ہمارے سامنے اپنے قادر مطلق کا نام نہ لے وہ کہین نہین ہے اگر ہوتا تو ہمپر ایسی مصیبتین کیون پڑتین +

چارٹسٹون نے اپنے نئے نئے رنگ دکھائے - کہین کارخانہ مین مزدورون نے کام کرنیسے انکار کردیا جسکے سبب سے کارخانے بند ہوگئے - کہین سوشل ایلسٹ کی مجالس کو جمع کیا - اُن کے نیک اشراف مصلحت اندیش پیشواؤن نے شراب پینے سے یہ سمجھہ کر توبہ کرلی کہ اگر مزدور پیشہ شراب نوشی

نہین چھوڑین گے تو ہمکو چارٹر کے حاصل کرنے مین کامیابی نہین حاصل ہوگی۔ وہ جب شراب چھوڑ دینگے تو اُنکے ہوش وحواس درست ہونگے۔ اور عطیہ آزادی کے سزاوار ہون گے۔ غرض اس فرقہ چارٹسٹ کے سبب سے سب جگہ ہل چل رہتی۔ اور ہنگامہ فساد برپا ہوتا۔ گورنمنٹ انکو گرفتار کرکے قیدخانون مین ڈال کر اُن پر سختیان کرتی۔ کوپر شاعر نے اپنی قید کا حال لکھا ہے کہ اس بات کا سمجھنا آسان نہین ہے کہ گورنمنٹ نے اس دنیا کی کیا خوبی دیکھی تھی کہ وہ اپنے جیل خانون کو اُن آدمیون کے لیئے کام مین لائی تھی جو اپنے افعال مین متدین اور راستباز تھے۔ خواہ وہ کیسی ہی غلطیان کرتے ہون۔

یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ مین کل اہل حرفہ اور مزدور پیشہ ورون کے مجموعہ کی جو صاحب ہمت وکالت کرتے تھے اُنکو یقین تہا کہ انگلینڈ مین ان امیرون اور لکھ پتی دولتمندون کے لیئے فرمانروائی ہورہی ہے جو غربا کی مصائب ودکھ درد کی ذرا پروا نہین کرتے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حکمران جماعتین فی الحقیقت یقین کرتی تھین کہ اہل حرفہ اور پیشہ ورون کی جماعتین جو چارٹسٹ کے ساتھ شریک ہوئی ہین ایسی نسل کی ہین کہ اگر انکو لمحہ بھر کے لیئے بھی اپنی راہ پر چلنے کی فرصت ملجائے تو وہ تخت سلطنت کو تہ وبالا کردین اور مذہب پر وہ آفت لائین کہ معاذ اللہ سوسائٹی کی ساری عافیت کو خاک مین ملائین غرض طرفین پر ایک جاہلانہ خوف چھایا ہوا تھا۔ مسٹر ڈزریلی فرماتے ہین کہ انگلینڈ کے شہرون مین دو قومین آباد ہین۔ ایک دولتمندون کی دوسری غریبون کی۔ ان دونون مین منافرت ومعاندت ہے۔ ایک دوسرے سے وحشت رکھتی ہے۔ یہ منافرت ومعاندت ایسی بن سوچے سمجھے تھی جیسے کہ اُن دو دشمنون مین ہوتی ہے کہ جنپر تہذیب کے پورے اثر ہوئے ہون۔

آئرلینڈ کا قحط

آئرلینڈ مین آلوؤن کی فصل بگڑنے سے بڑا کال پڑا۔ سنہ ۱۸۴۵ء مین پیل وزیر اعظم نے قحط زدون کی پرورش مین ایک کروڑ روپیہ صرف کیا۔ سنہ ۱۸۴۶ء مین لارڈ رسل وزیر اعظم مقرر ہوئے تو اُنہون نے ان قحط زدون کی پرورش کیلیئے یہ تدبیر نکالی کہ انگلینڈ اور سکوٹ لینڈ کے ہر شہر سے اور یورپ کے ہر ملک سے یہان تک کہ ترکی سے بھی چندہ خیرات مانگ کے جمع کیا۔ ان سب نے اس مصیبت کے وقت مین کال کے مارے ہوئے لوگون کو چندہ دیا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس سے تو برادری کا رشتہ تھا اُنہون نے اپنی برادری کی جان بچانیکے لیئے جہازون مین غلے کے انبار کے انبار لاد کر بھیجدیئے۔ مگر باوجود ان تدابیر کے یہ بلا سر سے نہ ٹلی۔ قحط کے قدمون کے تلے سے سرکشی نے سر اُٹھایا مشرقون

نے زمینداروں کے سر اتنے اُڑائے کہ جن کی تعداد سے خوف لگتا ہے۔ مخفی سوسائٹیاں جلدی
جلدی ہونے لگیں۔ ہر قصبہ و گانوں میں آدھی رات ہتھیار بندی ہونے لگی۔ جن کسانوں کے افلاس
پر مہذب قومیں ترس کھا رہی تھیں۔ اور دل کڑھا رہی تھیں۔ اُنہوں نے ہتھیاروں اور گولی باروت
و سامان جنگ کے خریدنے میں اپنا مقدور دکھایا۔ چند روز میں ایک اسلحہ بنانے کے کارخانہ میں ۱۱۳
اسلحہ آتشین مع اُنکے لوازم کے فروخت ہوئے۔ ٹائمس میں ایک چٹھی چھپی جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ کسانوں نے ہتھیار باندھ لیئے۔ ہر شخص ہتھیار بند ہونا چاہتا ہے۔ ہتھیاروں کے انبار بہ نسبت غلہ
کے انباروں کے جلد فروخت ہوجاتے ہیں۔ اتنی ہتھیاروں کی مانگ ہوتی ہے کہ برمنگھم میں بندوقوں
کی تجارت دوبارہ زندہ ہوگئی۔ چھوٹے ہتھیار تو وہاں ڈھونڈے دوا کو نہیں ملتے تھے۔ عموماً یہ سب جگہ
بلائے عظیم پھیل رہی تھی۔ اور خصوصاً سب جگہوں سے زیادہ جنوب مغرب میں اس آفت کا زور شور
تھا قحط سے اور قحط کے بخار سے ہزاروں آدمی مر گئے تھے۔ سنہ ۱۸۴۵ء میں آیرلینڈ کی آبادی اٹھ لاکھ
آدمیوں کی تھی سنہ ۱۸۴۸ء میں چھ لاکھ آدمیوں کی آبادی رہگئی۔ آبادی میں یہ فرق صرف موت ہی کے
سبب سے نہیں ہوا تھا بلکہ آدمیوں کی تارک الوطنی سے بھی بہت سے ہوکے دیس سے پردیس میں بحر
اطلانطک سے پار چلے گئے تھے جہاں اُنکو کھانے پینے کو خاطر خواہ ملا۔ جو لوگ دیس میں رہے۔ اُنہوں
سرکشی پر کمر کسی۔ باغیوں کے بڑے بڑے فریق کھڑے ہوئے۔ اور اُنکے سرغنہ اوکونر اور ولیم سمتھ
اوبرین بنے۔ نئے نئے اخبار نکلنے شروع ہوئے۔ جنہوں نے بغاوت انگیز مضامین چھاپنے شروع کیے
جان مچل قوم کو سرکشی کے لیئے بھڑکانے میں سب پر سبقت لیگیا۔ بھلا یہ کب ممکن تھا کہ گورمنٹ
اُن مضامین کی اشاعت کو جائز رکھتی۔ جو اصلی مصیبت پر خیالی غلط آفتوں کو بڑھا کر کسانوں کو ہتھیار
بند بناتے اسلیئے گورمنٹ نے ایک قانون جاری کیا کہ جو شخص ایسے فساد انگیز مضامین کی اشاعت
کرے گا کہ جنسے کسانوں کو بغاوت پر اشتعال ہو وہ جلاوطنی وغیرہ کی سزا پائیگا۔ مچل تو دفعتہً قید
ہوگیا۔ سمتھ اوبرین آیرلینڈ کے مختلف حصوں میں مسلح آدمیوں کو بغاوت کے لیئے جمع کرتا رہا جس سے
انگلینڈ خوف کرنے لگا۔ سرکشی علانیہ ہونے لگی۔ سمتھ اوبرین نے بذات خود سپاہ کو ہمراہ لیکر
پچاس ساٹھ پولیس کے سپاہیوں پر حملہ کیا۔ اُنہوں نے ایک بیوہ کاربنگ کے گھر میں پناہ لی۔ خوب
گولی چلی۔ مگر اس سبب سے کہ باغیوں کے پاس چلتے ہوئے ہتھیار نہ تھے اور پولیس نے بھی برداشت

اختیار کی۔ اسلیئے اوبرین کی جان بچگئی جو بیباکانہ مخالفون کے سامنے آتا تھا جس کا مارڈالنا کوئی بڑی بات ہی نہ تھی۔ مگر لڑائی مین یہ نقصان عظیم ہوا کہ اسکے سبب سے ایک بیوہ کا باغ پامال ہوگیا پولیس کی چند گولیون کے چلنے سے فیصلہ جلد ہوگیا۔ اوبرین ریل پر ٹکٹ لیتا ہوا گرفتار ہوا۔ اتنے باغی گرفتار ہوئے کہ اُنکے مقدمات کے انفصال کے لیئے معمولی عدالتین کافی نہ تھین ججون کا کمیشن مقرر ہوا۔

باب شانزدہم

آیرلینڈ و ۱۸۴۸ء کے انقلابات و دوستون کی وفات

اس سال کے شروع مین سلطنتون کے انقلابات کے زلزلون نے یوروپ کو تہ و بالا کردیا۔ فرانس کے انقلاب نے سارے یوروپ مین آگ لگادی۔ فرانس کا شہنشاہ لوئی فلپ تخت سے اُتار اگیا۔ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ سپین کی شادیون مین جو شہنشاہ فرانس نے طریقہ اختیار کیا تھا۔ اُس سے آخر زمانے مین ملکہ معظمہ کا دل اُس کی محبت مین سرد ہوگیا تھا۔ مگر ان ین رحم دلی جبلی ایسی تھی کہ وہ مدت سے شہنشاہ و ملکہ فرانس سے مصالحت کی خواہان تھین۔ جب یہ شہنشاہ و ملکہ فرانس سے مفرور ہوکر انکے پاس آئے تو اُنکے ساتھ نہایت مشفقانہ سلوک کیا۔ بیرن سٹوک میرکو وہ تحریر فرماتی ہین کہ آپ جانتے ہین کہ مجھے اس خاندان سے کیسی محبت ہی۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہین کہ جب اُسمین اور مجھ مین رنجش ہوگئی تو میری یہ تمنا تھی کہ اس سے پھر محبت از سر نو تازہ ہو جائے۔ جبپر آپنے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ کام حسب مراد ہو جائے گا۔ یہ بات میرے خواب و خیال مین نہ تھی کہ ہم آپس مین اس طرح دوستانہ ملین گے کہ انفنٹا سپین کی شہزادی اور شہنشاہ فرانس کی بہو جس کے لیئے ہم آخر ڈیڑھ سال سے لڑ رہے تھے۔ وہ بھاگ کر یہان ایسے بُرے حال سے آئے گی۔ کہ اس کے پاس میلے کپڑے اُتار کر اُجلے کپڑے پہننے تک نہ ہون گے۔ جب مین نے اسکے پاس اپنے کپڑون کا جوڑا بھیجا ہے تو وہ پہنکر

اِس میری عنایت کی شکرگزاری کے لیئے میرے پاس آئی - کیا قسمت نے پلٹا کھایا ہے کہ وہ مقصہ طرازون کے ذہن مین بھی نہین آتا - یہ واقعہ ہمیشہ کے واسطے اخلاق کو درست کرے گا۔

اگرچہ ملکہ معظمہ اپنے بدنصیب مہمانون پر سب طرح سے فیاضانہ مہربانی اور شفقت کرتی تھین اور اُن کے آسایش وآرام کا سامان مہیا کرتی تھین مگر وہ غیر سلطنت کے انتظام مین مداخلت نہین کرسکتی تھین۔ یہ فرانس کا شہنشاہ رعایا نے خود انتخاب کیا تھا۔ اسکا کوئی حق تخت سلطنت پر بیٹھنے کا نہ تھا اب آپ رعایا ہی نے اسکو اپنی مرضی سے تخت سلطنت سے اُتار کر معزول کردیا۔ غرض ملکہ معظمہ اس معاملہ مین مداخلت نہین کرسکتی تھین۔ مگر وہ معزول شہنشاہ کے ساتھ اپنی دوستی کا حق ادا کرتی تھین۔ اُنھون نے ونڈسر مین لوئی فلپ شہنشاہ فرانس سے ملاقات کی اور اسکی سکونت کیواسطے کلیئرمونٹ حوالہ کیا۔ اِس سے زیادہ وہ کچھ اور اُنکے لیئے نہین کرسکتی تھین۔ شہنشاہ فرانس کے حال پر تمام خاندان شاہی انگلستان کو دلی افسوس تھا۔ حضرت علیا نے اپنی نیکدلی سے کام فرمایا کہ اُن رنجشین کی شادیون کی بابت جو شاہ فرانس سے رنجشین ہوئی تھین۔ سب کو فراموش خاطر کیا مسٹر گریول لکھتے ہین کہ ملکہ معظمہ کی محبت کا شہنشاہ فرانس کے ساتھ برقرار رکھنا محض پرنس کی عجب نیک عقل کا بے انتہا اثر تھا جو ملکہ معظمہ پر تھا۔ اور اسکے سوا کسی اور چیز نے یہ کام نہین کیا۔

چارٹسٹ کا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ اب انگلستان مین ۱۰۔ اپریل ۱۸۴۸ء کو لینگٹن کامن مین مجمع چارٹسٹ کا جمع ہُوا۔ اور اس مجمع مین کوئی کام تو سوچ بچار کر ہوا نہین مگر آپس مین اختلاف ہُوا اور دو فریق ہوگئے۔ ایک فریق قانون کے موافق چارٹر حاصل کرنا چاہتا تھا دوسرا فریق اُسکو بہ زور حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اور گاؤزوری کرتا تھا۔ گورنمنٹ نے لنڈن کی محافظت کی تیاری سب طرح سے کی کہ غارتگر اسپر دست درازی نکرین۔ سپاہین کمربستہ رہتی تھین۔ پولیس کی سپاہ بڑی جمع کی گئی۔ تقریبًا دو لاکھ کنسٹیلون سے حلف لیا گیا۔ اسمین شہزادہ لوئی نپولین بھی تھا جو فرانس کا شہنشاہ ہوا۔ بنک اور سرکاری مکانات پر پہرے چوکی بٹھائے گئے۔ اوکونر اور اورون کی بلند آوازہ مواعظ سننے کے لیئے بیس ہزار چارٹسٹ جمع ہوئے۔ اوکونر نے سر جارج گرے سے جا کر کہا کہ اس مجمع مین کوئی بدنظمی نہین ہوئی تو گرے نے گورنر سے پوچھا کہ کیا تم پھر اس مجمع مین جاؤ گے تو اُس نے کہا کہ نہین اس مین میرے پاؤن کی انگلیان ایسی کچلی گئی ہین کہ مین مضمحل ہوگیا ہون۔ میری جیب مین کوڑی باقی نہین

چارٹسٹ کی مفسدہ پردازی کا دوبارہ زندہ ہونا

رہی۔ اب مین اسکے لیئے کچھ نہین کرسکتا۔ اِس دوالہ نکلنے ہی نے چارٹسٹ کی خوفناک سازش کا مضحکہ اُڑوا دیا اور اُسکے پُرزے اُڑا دیئے اُنکی ایک درخواست جو شیطان کی آنت تھی پارلیمنٹ کے برو پیش ہوئی۔ جسپر دستخط کرانیکے لیئے کئی مہینے لگے تھے۔ اِس درخواست کے ساتھ فرگس اوکونر نے یہ کہا کہ اس درخواست پر ستاون لاکھ آدمیون نے دستخط کیئے ہین۔ اِس درخواست کی تحقیق کے لیئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی کہ اسپر دستخط اصلی ہین یا جعلی۔ کمیٹی نے اِس امر کی جانچ کے لیئے اپنے کلرک مقرر کیئے اُنکی تحقیقات کا نتیجہ یہ تہا کہ اس درخواست پر بیس لاکھ اصلی دستخط ہین۔ باقی دستے کے دستے ایسے ہین کہ اُنپر ایک ہی شخص نے اپنی قلم سے دستخط کر دیئے ہین۔ اسمین مشاہیر و وزرائے سلطنت کے نام بار بار لکھے ہین۔ اور مسخرون اور ڈومون و پاجیون اور ذلیل رذیلون کے نام لکھے ہوئے ہین۔ غرض اِس درخواست کی قلعی کھل گئی۔ اور پھر اسکی نسبت بہت سی ہنسی اُڑنے لگی۔ مدبّران ملکی نے جو چارٹسٹ کی شکایتون کا علاج کیا وہ اوپر بیان ہُوا۔ اِس علاج کرنے مین اُن کی نظر چارٹسٹ کی فریادون پر نہ تھی۔ بلکہ ملک کی فلاح و بہبود پر۔ ڈیوک ولنگٹن کمانڈر انچیف نے حکم دیدیا کہ فساد کی صورت مین سپاہ تیار رہے اور حکم کی منتظر رہے۔ اور یہ بھی کہدیا کہ یہ مناسب نہین ہے کہ پولیس کے کام کے لیئے سپاہ بلائی جائے مگر جب پولیس مغلوب ہو جائے تو سپاہ کی بندوق توپ سے کام لیا جائے جنگی سپاہ کو پولیس کے ساتھ مخلوط کرنا نہین چاہیئے۔ غرض ڈیوک ولنگٹن نے امن و عافیت کو قائم رکھنے مین وہ تعریف کے قابل کام کیا کہ باغیون کو اپنے کام مین کامیابی نہین ہُوئی ایک گولی بھی نہین چھوٹی کہ سارا فساد مٹ گیا ملکہ معظمہ نے اوس بورن سے ڈیوک ولنگٹن کو یہ خط لکھا۔

اوس بورن۔ ۱۱۔ اپریل ۱۸۴۸ء

فیلڈ مارشل ڈیوک ولنگٹن کو مین ایک سطر لکھتی ہون۔ تاکہ معلوم ہو کہ مین اپنی ذات سے اُن کے حسن خدمت کی کیسی قدر و منزلت کرتی ہون جو اُنہون نے اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کی اِس مفسدہ پردازی مین کی ہے جو تدابیر اُنہون نے کین وہ کامل تہین اور اُنپر اہل لنڈن کو پُورا بھروسا تھا۔ مجھے اِس بات کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ جس طرف جاتے تھے آپکے لیئے خیر کا غل و شور مچتا تھا۔

جب کسی طرح کا خوف باقی نہین رہا۔ تو ملکہ معظمہ نے بادشاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا کہ چارٹسٹ کا مجمع

بالکل ناکام رہا۔ رعایا نے اپنی تعجب انگیز نیک اندیشی اور وفاداری دکھائی۔ اور جن گستاخ و نالائق آدمیون نے امن و عافیت مین خلل ڈالنے کا قصد کیا تھا اُن کو اپنی بڑی غضب کی نگاہ سے دیکھا۔ اِس زمانہ مین آیرلینڈ کی مفسدہ پردازی سے بڑی تکلیف ہوئی اور اُنکے تین بڑے سرغنے گرفتار ہوئے مچل کو چودہ برس کی قید ہوئی اور وہ جلا وطن کیا گیا۔ باقی دو پر ثبوت جُرم نہین ہُوا۔

۱۹ مئی کو حضرت علیا کھلی گاڑی مین اپنے تین بچون کو ساتھ لیئے ہوئے بیٹھی ہوئی اپنے محل کو واپس تشریف لاتی تھین کہ راہ مین ایک شخص نے اُنپر تپنچہ چلایا پرنس البرٹ گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے۔ اُنکو بھی کچھہ خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا۔ جب وہ گھوڑے پر سے اترے ہین تو اُنکو ملکہ معظمہ کی زبانی یہ حال معلوم ہُوا۔ اِس ہولناک واقعہ سے ملکہ معظمہ کے اوسان ایک لمحہ کیلئے بھی خطا نہین ہوئے اُنہون نے کوچبان کو سواری کے آگے بڑھانے کا حکم دیا اور بچون کو باتون مین ایسا بہلایا کہ اُنکو خبر بھی نہین ہوئی کہ کیا گزرا۔ بھیڑ جو تپنچہ چلنے کے وقت جمع تھی اُسنے اُس آدمی کا مار مار کر کچلا نکال دیا ہوتا۔ مگر پولیس نے مداخلت کرکے اسکو بچا لیا۔ اِس آدمی کا نام ولیم ہملٹن تھا۔ اور وہ آیرلینڈ کا باشندہ تہا۔ اِس کا اِس کام کرنے سے یہ مقصد بھی نہ تھا کہ شہرت حاصل کیجئے۔ پستول مین صرف خالی باروت بھری ہوئی تھی۔ بموجب قانون سنہ ۱۸۴۲ء اس جرم کی تحقیقات ہوئی۔ اُس نے جرم کا اقرار کیا اور سات برس کیو اسطے جلاوطن کیا گیا۔

جب پرنس ویلز کی عمر ماشاء اللہ استاد کے پاس بیٹھنے کے قابل ہوئی تو اُنکے والدین کو یہ فکر ہوئی کہ کون شخص اُن کا اُستاد مقرر ہو اور کس طریقہ سے اُنکی تعلیم ہو۔ مئی سنہ ۱۸۴۹ء مین مسٹر ہنری برچ پرنس ویلز کے استاد مقرر ہوئے۔ جن کا حال پرنس البرٹ ۶۔ اگست سنہ ۱۸۴۹ء کو لارڈ مورپتھہ کو یہ لکھتے ہین کہ جب مسٹر برچ سے میری اول ملاقات ہوئی تو وہ مجھے بڑے اچھے آدمی معلوم ہوئے۔ مین خیال کرتا ہون کہ اُن سے بچے باآسانی مانوس ہوجائینگے۔ اب وہ پرنس ویلز کی استادی کی خدمت پر مقرر ہونے کو ہین۔ اور اسی باب مین عالی جناب نے اپنی سوتیلی مان کو یہ خط لکھا کہ ہمارے بچے خوب تازہ و توانا و تندرست ہین اور برٹی (پرنس ویلز) چند ہفتے کے اندر استاد کے پاس پڑہنے کے لیئے بیٹھے گا۔ اسکے واسطے مسٹر برچ کو استاد مقرر کیا ہی وہ ایک نوجوان خوش صورت نیک سیرت شریف ہین۔ ایٹن کالج مین معلم تھے کیمبرج یونیورسٹی مین

۱۸۴۹ء کے حالات ملکہ معظمہ پر تپنچہ کا چلنا

فرزندان شاہی کی تعلیم

اعلیٰ درجہ کی اونزین پائی ہین۔ اسکے شاگرد بھی لیاقت مین مشہور ہین ⁂

یہ اول مرحلہ کہ بچون کے لیئے اچھا استاد مقرر کیا جائے۔ بڑا مہتم بالشان ہو خدا اپنے فضل وکرم سے اس مین برکت دے۔ ان دونون عموماً شہزادون کی تعلیم پر اور خصوصاً ان شہزادون پر جو بادشاہی کے لیئے مقرر ہوئے ہین۔ دنیا کی صلاح وفلاح زیادہ تر موقوف ہو فقط وندسر کیسل ۱۰۔ اپریل ۱۸۴۳ء ⁂

حضرت علیا اور عالیجناب کے اولین افکار مین یہ بھی ایک فکر تہا کہ کن اُصول کے موافق بچون کی تعلیم دلائین۔ سٹوک میئر جرمن کے ارباب کمال مین سے تھے اور انگریزی عملی عقل کے پُتلے تھے۔ اور دونون میان بی بی کے بڑے نیک صلاحکار تھے۔ اُن سے اس باب مین صلاح و مشورہ پوچھا اُن کا یہ مقولہ لوگون کو خوب یاد تہا کہ بچہ کی روز ولادت سے تعلیم شروع ہوتی ہے جیسے محل شاہی مین اس تعلیم کی ضرورت ہو ایسی کہین اور نہین۔ تعلیم کے باب مین ۶۔ مارچ ۱۸۴۲ء کو اُنہون نے ایک یادداشت لکھی ہے جس مین وہ بیان کرتے ہین کہ اچھی تعلیم بہت جلد نہین شروع ہوسکتی۔ انگلینڈ کا ایک نامور حکیم لوک لکھتا ہے کہ بچون مین خوشی رنج محبت عداوت و غصہ وغیرہ یعنے اخلاقی باتون کا ظہور بہت پہلے ہونے لگتا ہے بہ نسبت قوائے عقلیہ کے کہ جن سے استدلال کر کے نتائج نکال سکے۔ پس اسلیئے چاہیئے کہ تعلیم کی ابتدا بچے کے فطری شعور و فہم کو باقاعدہ بنا کے راہ مستقیم پر لائے اور اُسکے دل کو پاک اور مقدس اسطرح بنائے کہ اُسکے پاس صرف پاک طینت اور نیک سیرت ہی آدمی آئین جائین اور صرف اُنکو پند و نصائح ہی نہ کی جائین بلکہ اُنکو نیک کردار و افعال دکھا کے تعلیم کیجائے۔ بچون کا مقتضائے طبیعت یہ ہوتا ہے کہ اپنے آس پاس کے آدمیون کے کامون کو بہت غور سے دیکھتے ہین اور اُنکی باتون کو کان لگا کے سنتے ہین اور اُنہین کی وہ تقلید کرتے ہین۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب کو یہ خوب سمجھنا چاہیئے کہ بہ نسبت اور والدین کے اُن کا کام اولاد کی تعلیم مین اسلیئے زیادہ تر مشکل ہے کہ اولاد شاہی کے لیئے صرف یہی امر ضروری نہین ہے کہ اُنکے اخلاقی خصائل تعلیم سے درست ہوجائین بلکہ اُن مین تعلیم سے یہ لیاقت بھی پیدا ہونی چاہیئے کہ جب وہ بادشاہ ہوجائین تو فرمانروائی کے دشوار فرائض کو کامیابی کے ساتھ ادا کرین۔ بس بادشاہون کو اپنی اولاد کی تعلیم کی جوابدہی ایک امر عظیم ہے۔ بادشاہون کا اطمینان

خاطر اور ان کے کنبے کی خوشی و خرمی اِس پر موقوف ہے کہ وہ اپنی اولاد کی کماحقہ تعلیم کرائین۔ قوم
اور ملک کا خوشحال ہونا اُسکے بادشاہ کے ذاتی خصائل پر منحصر تہا۔ انگلینڈ کے بادشاہ کی نیک تعلیم
پر انگلینڈ کی بھی بھلائی موقوف ہی۔ اب تک جارج سوم کا نام اسکے ذاتی نیک صفات کے سبب سے
تعظیم کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ تاریخ آزادانہ انصاف کے ساتھ اِسکی شاہانہ لیاقتون کی اور اُس کے
ذاتی اوصاف کی تعریف کرتی ہے۔ لیکن جارج سوم کیا تو جانتا ہی نہ تہا کہ اولاد کی تعلیم کے لیٔے مربیانہ
فرائض کیا ہوتے ہین۔ یا جانتا تھا تو دیدۂ و دانستہ اُن سے غفلت کرتا تھا۔ اِس کا نتیجہ یہ تہا کہ ایام
طفلی مین اسکی اولاد کے دلون کے اندر حسن اخلاق کے اصول بیٹھے ہی نہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر بادشاہ
کی اولاد کی تعلیم نیک نہو تو وہ بہت بداخلاق ہوتی ہی۔ اگر بادشاہ استادون کی اعانت و حمایت
نہ کرین کہ جس کے سبب سے استاد اُن کی اولاد کی تعلیم دل نہاد ہو کر نہ کرین تو تعلیم بگڑ جاتی ہی۔ مگر
سٹوک میر نے اسپر نہین خیال کیا کہ بعض دفعہ مربی اور استاد دونون تعلیم کے فرائض ادا کرتے
ہین لیکن اِنکے مقابلہ مین اور زور ایسا اثر کرتے ہین کہ وہ تعلیم کے کامون کو چلنے نہین دیتے (اِسکی
مثالین ہندوستانی حکمرانون مین بہت ہین) اُن کی تمام پند و نصائح اُن بیجون کی طرح ضائع ہو جاتی
ہین جو انجیل کی تمثیل مین بیان کیگئی ہے کہ بیج پھینکے گئے اور زمین مین پتھرون پر پڑے جہان کانٹے
اُگے اور اُنہون نے اُنکو دبا دیا۔ سٹوک میر نے ہورس کے اِس مقولہ پر نہین خیال کیا کہ کسی سچی بات کا
جاننا اور پسند کرنا خطا کرنیسے روک نہین سکتا۔ شکسپیر شاعر کہتا ہے کہ اگر نیکی کرنا ایسا ہی آسان
ہوتا جیسا کہ اُسکا جاننا تو چیپل (چھوٹے گرجا) بڑے چرچ (بڑے گرجا) ہوتے اور غریب آدمیون کے
جھونپڑے بادشاہی محل ہوتے۔ غرض دانستنی اور چیز ہے اور کردنی اور شئے ہے +

بیرن سٹوک میر نے جارج سوم کی اولاد کی تعلیم سے نتیجہ نکالکر ملکہ معظمہ اور عالیجناب کو یہ سبق
پڑھایا کہ وہ اپنے بچون کی تعلیم اول ہی سے سچی اخلاقی اور انگلشی کرین۔ اور ایسی تعلیم کرانے کی ترکیب
یہ بتائی کہ بادشاہون کے بچے اول ہی سے ایسے معلمون کے سپرد کیئے جائین کہ نیک نہاد عاقل تجربہ کار
دنیا سے خبردار ہون ایسے ہی لائق استاد جان سکتے ہین کہ عقلی اور اخلاقی تعلیم کے لیئے کن باتون
کی ضرورت ہوتی ہے اور اُنکی تعمیل کیونکر ہو سکتی ہے۔ جب ایک دفعہ ایسے معلم منتخب ہو جائین تو پھر
اِس امر کی ضرورت ہی کہ مربی بادشاہ اُن اُستادون کی ضروری حمایت اور استعانت بخوبی کرین

تاکہ صرف اسیوجہ سے معلم دل نہاد ہو کر اپنے دشوار فرائض معلمی کو کامل طور پر ادا کرے مربیوں کو معلموں پر بیشک و ریب اعتماد کرنا چاہیئے۔ بغیر اسکے شاگرد استاد کی تعظیم و اطاعت نہین کرین گے اور نہ معلم اپنے حیطۂ اختیار مین شاگردون کی ضروری تادیب و تربیت لاسکیگا جبتک معلم کی تقویت و حمایت مستقل و پائدار نہین کیجائے گی تو دربارشاہی کے لوگ جن مین کم و بیش جاہل و مفتری اور سازش کرنے والے ہوتے ہین معلم پر تہمتین تھوپین گے اور اسپر بہتان اُٹھائینگے اس سے بغض و حسد و بدخواہی کرینگے اور ایسی کوشش کرینگے کہ مربیون کو استاد پر اعتماد نہ رہے۔ وہ یہ خوب جانتے ہین کہ معلم کی ہر تدبیر کے ناکام رکھنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ استاد ون پر جو مربیون کا اعتماد ہے اُسے دور کرین۔ مین اس بات کو بار بار کہتا ہون کہ اگر مربیون کو معلم کا اعتبار نہین ہوگا تو تعلیم کی جان نکل جائے گی۔ تعلیم کی ہر تدبیر جو اعتماد کی کمانی پر چلتی ہے اسکی ناکامی یقینی پہلے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ سٹوک میئر نے جو تعلیم کے صحیح اصول عامہ اپنی یادداشت مین بتلائے وہ آیندہ سالون مین عالیجناب کے دستور العمل بنے۔ سٹوک میئر نے نرسری (بچون کی پرورش) کے باب مین جو تحریرات مین اپنا کمال دکھلایا ہے اسکے باب مین حضرت علیا نے لارڈ میلبورن کو لکھا ہے۔

ونڈسر کیسل ۔ ۲۴ ۔ مارچ سنہ ۱۸۴۲ء

ہم اس فکر مین بہت لگے رہتے ہین کہ اپنی نرسری کا انتظام کیونکر کرین۔ اسمین بالطبع بڑی مشکلات پیش آتی ہین۔ آپ میرے بڑے شفیق مہربان دوست ہین آپسے مین اس باب مین صلاح پوچھتی ہون فی الحال جو نرسری کا بندوبست ہے اُس سے یہ کام اچھی طرح نہین چلتا۔ اس کا بدلا جانا ضروری ہے اب یہ امر کہ وہ کیونکر تبدیل ہو وقت طلب ہے۔ سٹوک میئر کہتا ہے اور سچ کہتا ہے کہ ہم اور ماں باپون کی طرح اپنے بچون کی تعلیم و تربیت اس سببسے نہین کر سکتے کہ ہمارے کاروبار سلطنت اس کے مانع و مزاحم ہین۔ اسلیئے ضرور ہے کہ اس کام کے واسطے کسی ایسے شخص کو تلاش کرین کہ جسپر اعتماد کلی کر سکین۔ وہ کہتا ہے کہ کسی والاخطاب عالی جاہ لیڈی کو اور اُسکے ساتھ ایک سب گورنس کو مقرر کرنا اولی اور انسب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی والاخطاب عالی جاہ عورت کہاں سے دستیاب ہو جو اس خدمت کے لائق اور مناسب ہو۔ اگر وہ مل بھی جائے تو اس مین کلام ہے کہ وہ

اس خدمت کو قبول کرے اگر وہ قبول بھی کرے تو مجھے خوف ہے کہ وہ لیڈی یہ خیال کرے گی
کہ مین اپنی خدمت مین جوابدہ قوم و پبلک اور ملک کی بہ نسبت مربیون کے زیادہ ہون اور مین
یہ چاہتی ہون کہ وہ اپنے تئین تو ہمارا جواب دہ جانے اور ہم ملک و قوم کے جوابدہ ہون۔ مین
خیال کرتی ہون کہ ادنے درجہ کی لیڈی خیال مذکور نہین کریگی۔ مگر اُس سے خدمتگزاری و اطاعت کی
وہ توقع نہین ہو سکتی جو ایک ذیجاہ خاتون سے۔ اب آپ اس باب مین اپنی راے سے مطلع
کیجئے۔ لارڈ میلبورن نے اس سوال کا جواب حضرت علیا کے پاس فوراً بھیجا کہ جس سوال پر حضرت
علیا توجہ فرما رہی ہین۔ اسمین حضور کی مسرت و راحت اور جناب کے بچون کی بھلائی اور ان دونون باتون
کے ضمن مین پبلک کی بہبودی ہے۔ مین سٹوک میر کی رائے کے ساتھ بالکل اتفاق کرتا ہون کہ
نرسری کے کارخانہ کی مدار المہام کوئی ذیجاہ لیڈی مقرر ہونی چاہیئے۔ نیک کردار اور خوشخصال
عورت ہی اس اپنی خدمت کا اور اپنے فرائض کا اپنی جوابدہی کا خوب اچھی طرح پورا پورا حق
ادا کرے گی فقط۔

لیڈی لٹلٹن ملازمہ حضرت علیا مین وہ اوصاف موجود تھے جو اس خدمت کیلئے درکار
تھے۔ وہ اپریل ۱۸۴۲ء مین شاہی بچون کے لیئے گورنس مقرر ہوئین۔ اور آٹھ برس تک اس اپنی
خدمت کو عبادت سمجھ کر بجالاتی رہین۔ جب انکی عمر بڑی ہوئی اور اُنھون نے اپنی باقی زندگی
آرام سے بسر کرنی چاہی تو ۱۸۵۰ء کے آخر مین مستعفی ہوئین۔ جب وہ اپنے شاگردون سے رخصت
ہوئین تو وہ غمزدہ ہو کر خوب روئے۔ ملکہ معظمہ سے رخصت کیوقت وہ خود بھی خوب روئین۔ اور ان
دونون کے درمیان ایک طرف سے بڑی محبت و عنایت و لطف و کرم عیان ہوتا تھا اور دوسری
طرف سے احسانمندی و ممنونی و شکرگزاری نمایان ہوتی تھی۔ حضرت علیا نے ہمیشہ اپنے بچون
کے معلمون اور استادون کے ساتھ ایسے نیک سلوک کئے ہین کہ وہ اور ذی جاہ اور عالی مرتبت
مستورات کے لیئے نمونے ہین جسے دیکھ دیکھ کر وہ اسکی نقل اتارا کرین۔ اگرچہ ملکہ معظمہ وقتاً فوقتاً
اپنے شوہر سے اپنے بچون کی تعلیم کے باب مین ہدایتین پوچھتی رہتی تھین اور اُن کو اپنا
دستور العمل بناتی تھین۔ مگر خود بھی عجیب و غریب مضامین تعلیم کے باب مین اپنی قلم سے لکھتی
رہتی تھین۔ اپنی یادداشتون مین دماغ کی تعلیم کے لیئے عقل کے روشن کرنیکے لیئے بہت کچھ

لکھا ہے مگر دل کی تعلیم کو یعنے نیک اخلاق کی تعلیم کو دماغ کی تعلیم پر مقدم بتلایا ہے ہم پانچ سنہ ۱۸۴۴ء کی یادداشت مین تحریر کیا ہے کہ "سب سے زیادہ عمدہ مقولہ یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہے بچون کی تعلیم بالکل سادی اور خانگی ہونی چاہیئے۔ حتی الامکان بچے اپنے مان باپون کے ساتھ رہین اور اپنے والدین کی ہر بات پر اعتماد کرنا سیکھین۔ مگر اس پاس رہنے مین اُن کے سبقون مین کوئی ہرج نہ واقع ہو" مذہبی تعلیم کے باب مین وہ بار بار اپنے دلی شوق سے لکھتی ہین کہ بچون کے واسطے یہ بہتر ہے کہ ہر روز مان کے گھٹنون پر مذہبی تعلیم اُنکو دیجائے۔ یہ بات اُنکے معتقدات مین داخل تھی سنہ ۱۸۴۰ء مین بادشاہی کاروبار سلطنت کا بار اُنکے سر پر ایسا آنکر پڑا تھا کہ اپنی بڑی بیٹی کی مذہبی تعلیم کا بالکل اپنے ہاتھ مین رکھنا اُنکے لیئے ناممکن ہوگیا تو وہ ۱۳۔ نومبر سنہ ۱۸۴۴ء کی یادداشت مین لکھتی ہین "کہ میری بڑی لڑکی جب نمازین پڑہتی ہے تو میرے کامون کی کثرت اسکے پاس جانے کی مانع و مزاحم ہوتی ہے" لیکن وہ اور عالیجناب دونون ہمیشہ یہ نگرانی کرتے رہتے تھے کہ ان کے بچون کے دلون پر انگلش کلین چرچ کے مسائل مروجہ کا نقش نہ جم جائے۔ اُنہون نے اسی یادداشت مین اپنے بچون کی تعلیم مذہبی کے باب مین اُنکے معلمون کے لیئے یہ صاف اصول لکھا ہے جو اُن کی اولاد کے بچپنے کی تعلیم مین کبھی فروگزاشت نہین ہوا کہ "میری لڑکی کو اول خدا کا اور مذہب کا ادب کرنا سکھانا چاہیئے۔ اُسکے دل مین عبادت کا اثر پیدا کرنا چاہیئے اور اُسمین وہ خالص محبت ہونی چاہیئے جو ہمارے آسمانی باپ نے اپنے زمینی بچون کو اپنے ساتھ کرنیکے لیئے دی ہے اُس کے سامنے مرنیکے اور مرنیکے بعد جینے کے ڈراونے اور دل دہلانے والے خیالات نہین بیان ہونے چاہیئین۔ اُسکو یہ بتلانا چاہیئے کہ ابھی تک معتقدات مذہبی مین اختلاف نہین ہے۔ اُسکے خیال مین یہ بات نہ آنے دینی چاہیئے کہ وہ جو سجدے کر کے عبادت آلہی کرتی ہے اور جو لوگ عبادت الہی کے لیئے سجدے نہین کرتے وہ اپنی عبادت مین اس سے کم ہین اور وہ خدا کی عبادت سے شغل نہین رکھتے"۔

شروع سنہ ۱۸۴۶ء مین محل شاہی سے باہر پرنس ویلز کی تعلیم کے باب مین مباحثہ شروع ہوا کہ اسکی تعلیم کون شخص کرے۔ اس عنوان کا ایک رسالہ بڑی لیاقت سے لکھا گیا اور وہ شائع ہوا۔ پرنس البرٹ کو اسپر علم ہوا وہ تو اس سوال کے حل کرنے مین سرتاپا محو تھے۔ اُنہون نے سٹوک میسر

کے ساتھ ملکہ اسکی خوب چھان بین کی۔ سٹوک میر کا یہ خیال بالکل درست تھا کہ شہزادے کی عمر ایسی چھوٹی ہے کہ ابھی ایسا وقت نہین آیا کہ اسکی تعلیم کی تفصیل ایسی کیجائے کہ جس مین کامیابی ہو ان اصول کا فیصلہ جس کے موافق اسکی تعلیم ہو جلد نہین ہو سکتا۔ اُنہون نے ۲۸- جولائی ۱۸۴۶ء کو ایک یادداشت لکھ کر اپنے خیالات حضرت علیا اور پرنس البرٹ پر ظاہر کیئے۔ اِس مین سے وہ مضامین انتخاب کرکے لکھے جاتے ہین جو سب پڑہنے والون کو دلچسپ معلوم ہون۔ وہ لکھتے ہین کہ پرنس ویلز کی تعلیم کے لیئے ان اُصول کا انتخاب کرنا چاہیئے کہ جن مین پرنس مین ایسی لیاقت پیدا ہو جائے کہ جب انگلینڈ کا بادشاہ ہو جائے تو اپنی رعایا کی مروجہ رایُون کے موافق حکمرانی کرے یا اُنسے مخالف ہو کر فرمانروائی کرے یہ امر تعلیم کے اصول کے انتخاب کرنے مین نہایت ضروری مہتم بالشان ہے یوروپ کی رائے تغیر کیحالت مین ہے۔ اِس زمانہ مین گورمنٹ کے جن مسائل کا اور سوسائیٹی کے جن قواعد و قوانین کا عروج ہو رہا ہے۔ وہ اِس زمانہ مین کہ پرنس بادشاہ ہوگا کیا تو بالکل موقوف ہو جائینگے یا متغیر ہو جائینگے۔ پہر وہ بہ تفصیل بیان کرتے ہین کہ تہذیب کی ایک خاص حالت مین ہمارے پولٹیکل (سیاسیہ) اور سوشیل (معاشرت تمدنی) مین بہت سی باتین بیقاعدہ اور بے اصول اِس نظر سے اختیار کیجاتی ہین کہ اِس زمانہ مین اُنسے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور سوسائیٹی جو بدل رہی ہو اُسکے برقرار رکھنے اور تھامنے کیلئے وہ بڑی ضروری ہوتی ہین۔ مگر وہ بیقاعدہ باتین عقل کے نزدیک مہمان چندروزہ ہوتی ہین بعض تو اُن مین سے غائب ہو گئی ہین اور بعض اِس سبب سے قایم ہین کہ اُنکے بدلنے کا وقت ابھی پورا نہین آیا۔ پھر وہ کہتے ہین کہ اگر آنے والی وارداتین پہلے سے اپنا سایہ ڈالا کرتی ہین تو ہم یقینی کہہ سکتے ہین کہ برطانیہ اعظم کی سوشل حالتون مین تغیرات عظیم اپنی نمایان سایہ افگنی کر رہے ہین۔ اور خود بالذات اُن تغیرات کے آنے مین تھوڑا ہی سا عرصہ باقی ہے اب بڑا سوال یہ ہے کہ پرنس کو اُن واردات کے لیئے تعلیم کرنا چاہیئے۔ جن کے صادر ہونے کا زمانہ عنقریب ہے۔ اِس کے کومل دل مین نوعمری کے اندر تمام موجودہ انسٹی ٹیوشنون کے تقدس کا نقش جما دیا جائے اور یہ سکھایا جائے کہ کسی تغیر کے مقابلہ کرنے کو وہ عبادت اور اپنے ملک کا فرض جانے ؞

عقل و دانش کا حکم یہی ہے کہ تعلیم کے لیے اول طریقۂ مذکور کا اختیار کرنا اولیٰ ہے اِس سے بڑے

فائدے حاصل ہوتے ہین۔ شہزادہ کی تعلیم کیطرح ایسی نہین ہونی چاہیئے کہ وہ اسکو ایک پرجوش مستحکم ہادی بنائے۔ بلکہ اس کو تعلیم خاموش گھمبیر ہربات کا سمجھنے والا اور باتون کی تہہ پر پہنچنے والا بنائے۔ اور اسکو یہ یقین واثق ہو کہ بادشاہ اور رعایا کی بہبودی و فلاح کیواسطے علی اخلاق کی ایک ناگزیر ضرورت ہی*

اس ملک مین بادشاہون کا فرض یہ ہے کہ وہ کسی تبدیلی کے تحکمانہ پیشوا نہین بلکہ جب معاشرت تمدنی کے جسم مین حرکتین پیدا ہون تو اُنکے لیئے آلۂ موازنت و معادلت بن جائین یعنے کل قوم یا اُسکا بڑا حصہ آگے حرکت کرے تو بادشاہ کو ساکن کھڑا رہنا نہین چاہیئے۔ بلکہ جب حرکت زیادہ بطی یا بہت سریع یا بے قاعدہ ہو تو ایسی صورتون مین شاہانہ قوت کو کام مین لاکر فائدہ کے ساتھ موازنت و معادلت پیدا کرنی چاہیئے۔ سبسے بہتر تعلیم یہ ہے کہ شہزادہ کو یہ سکھایا جائے کہ خیالات کی آزادی اور پولیٹکل (سیاسیہ) و اخلاق و مذہب کے اصول صحیحہ کی بالذات قدرت توانائی سے مستفید ہو اور جب ان باتون کے بروئے کار ظاہر ہونے کا میدان ہاتھ آئے تو وہ اپنی نیک رداری دکھائے۔ مذہب کی بابت یہ بیان کیا ہے کہ قانوناً یہ حکم ہے کہ خاندان شاہی کے ممبرونکے معتقدات مذہبی انگلینڈ کے کلیسا کے موافق ہونے چاہئین۔ پس شہزادہ کو یہ معتقدات مذہبی بے چون و چرا سکھانے چاہئین۔ اب آگے بیرن مذکور لکھتے ہین کہ ایک بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہی کہ عوام کے دلون مین معتقدات مذہبی کے باب مین جو تبدیلیان پیدا ہو رہی ہین اور آیندہ زمانہ مین جو تعلیم یافتہ آدمیون کے دلون پر سائنیس کے مکاشفات اپنا اثر دکھانیوالے ہین ان دونون باتون کے داخل ہونیکے واسطے ٹھیک وقت پر شہزادہ کا دل کشادہ رکھنا چاہیئے یا نہین ؟ سوسائٹی مین مذہبی خیال رکھنے والے دو گروہون مین منقسم ہین۔ ایک گروہ یہ سمجھتا ہے کہ عیسائی مذہب کا جو وسیع پاک اخلاق ہے وہی بنا مستحکم ہے جسپر مذہب کی فوق الفطرت عمارت قائم ہوتی ہی یہ گروہ کثیر ہے گو وہ بظاہر ظاہر بینون کی نگاہ مین قلیل معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا گروہ یہ جانتا ہے کہ عیسائی مذہب کا بیش بہا عنصر مذہب کا فوق الفطرت حصہ ہے وہ پبلک کے دلون مین اس عنصر کے پھیلانے اور جمانے مین بڑی کوشش کرتا ہے۔ اس مین بہت زیادہ لائق آگاہ دل روشن دماغ بزرگ منش لوگ داخل ہین اول گروہ کو بڑا بھروسہ و امید ہے کہ نیچر کے علم کے انکشاف سے اور ہماری ہستی کے قوانین فطری کی

اطاعت سے سوسائٹی کی ترقی ہوتی جائے گی۔ اِس کے ذہن مین یہ بات بیٹھی ہوئی ہی کہ اس عالم پر درحقیقت خدائے تعالیٰ فرمانروائی کرتا ہے۔ اِس اپنی فرمان روائی مین اس نے خود ایک علت ومعلول کا نظام باہم توام ہونے کا بنایا ہے جو ساری زمین پر ہر جگہ جاری ہے۔ یہ نظام بالکل سب سے زیادہ پاک اخلاق اور صحیح ہدایت کے احکام کے مطابق ہے اور اس نظام کے موافق خدائے تعالیٰ نے آدمی کی سرشت بنائی ہے اور اسکو اختیار دیا ہے کہ اپنی ہستی کے ہر مرحلہ مین اپنی عقل کے استعمال سے اور اپنے ارادہ کی ترتیب سے اپنی خوشی ورنج کے کام کیا کرے۔ اسی مضمون کو اور الفاظ مین بیان کرتے ہین کہ خالق نے آدمی کے ہر فعل کے ساتھ نیکی یا بدی لگادی ہی جو افعال کہ عقل و اخلاق و مذہب کے موافق سرزد ہوتے ہین اُنکے ساتھ بھلائی وابستہ ہے اور جو افعال کہ جذبات نفسانی و نا الضافی و خطا کے سبب سے سرزد ہوتے ہین اُنکا ہر صورت مین نتیجہ بُرا ہوتا ہی۔ یہ گروہ مانتا ہے کہ انسان کی ہدایت و تعلیم کے لیئے سائنس کے مکاشفات مرضی آلہی کے الہامات ہین۔ وہ یہ خوب جانتا ہے کہ عوام کے دلون مین مذہب کے خرق عادات کے تحکمات کا بسا ہونا اصلی الہامات کی قدرشناسی کا اور عملاً اُنکے اختیار کرنے کا مانع و مزاحم ہے۔ ہمیشہ اسکی ایک جنگ علانیہ دوسرے گروہ سے جاری رہتی ہے لیکن عموماً یہ گروہ مخفی توپ خانون سے مروجہ جمہوری مذہبی رایون پر گولہ برساتا ہی۔ ہر زمانہ مین مذہب مروجہ سے انکار کرنے والے ہوتے ہین۔ جن کو علی العموم لوگ یہ یقین کرتے ہین کہ اُن مین بہت سے آدمی مذہب سے انکار اس سبب سے کرتے ہین کہ قیود مذہبی کا پابند ہونا اُنکو پسند نہین ہوتا جسکی وجہ سے وہ اپنی خواہشہائے نفسانی کے موافق کام نہ کرسکین۔ مگر مین نے جس جماعت کا ذکر کیا ہے اُس کے عناصر اور ہی ہین۔ اُن مین وہ آدمی داخل ہین جن کا چال وچلن نہایت نیک ہے وہ اپنی سوسائٹی اور گورنمنٹ کے انتظام کے ساتھ نہایت راست بازی کے ساتھ محبت رکھنے والے ہین اور نہایت سوچ بچار کرکے اور دقیق وعمیق تاریخانہ تحقیقات کرکے عیسائی مذہب کے خرق عادات کے مسائل سے انکار کرتے ہین۔ بالفعل برطانیہ اعظم مین پبلک طور پر اس جماعت کا ظہور کمتر ہوا ہے لیکن مین اپنے مشاہدہ سے کہتا ہون کہ یہ جماعت کثیر التعداد ہے اور روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہی اور اس مین فقط زمرۂ علما و فضلا و حکما کے بہت سے ممبر ہی داخل نہین ہین بلکہ معزز خوشحال کارگر جماعتون کے اشخاص بھی بہت سے داخل ہین۔ سائنس کے ہر مکاشفہ کا ہونا اور اُسکا اشاعت پانا اُسکی قوت کو

بڑھتا جاتا ہے اور اسکا نہایت افسوس رنج دلاتا ہے کہ معاشرت تمدنی مین سائینس کے استعمال کی ترقی بہت ہی آہستہ ہوتی ہے۔ اِس کا سبب یہ ہو کہ بہت سے اچھے نیک دل ایسے ہین کہ وہ خرق عادات کے تحکمات سے بھرے ہوئے ہین۔ اب مین زمانہ آیندہ پر خیال کرکے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ برٹش سلطنت مین اس گروہ کی رایون اور مذہبی تعلیمون مین بڑی بڑی تبدیلیون اور ترمیمون کی تخم ریزی ہوگئی ہو۔ دوسرا گروہ جو خرق عادات کا معتقد ہے وہ اس گروہ سے بڑا اختلاف یہ رکھتا ہو کہ وہ انسان کی سرشت پر اور اسکی قابلیتون اور استعدادون پر اعتبار و اعتماد نہین رکھتا جو عیسائی مذہب کے اصلی ماننے والے کہلاتے ہین وہ خرق عادات ہی کو خلاق کی گورمنٹ کی۔ قوانین کی۔ آنکے ماتحت باتون کی بنیاد دین سمجھتے ہین۔ اِسی لیئے وہ بڑی کوشش کرتے ہین کہ وہ اپنی مقدس معتقدات و پاک مسائل کے نقشون کو جمہور کے دلون پر جمائین اور وہ اپنے منبرون پر وعظ فرماکر جو کچھ سکھاتے ہین۔ اس مین نظام عالم کا اس کی ترتیب و انتظام کی موافقت و مطابقت و موزونیت کا بہت ہی کم خیال رکھتے ہین۔ اور اس کا بہت زور و شور سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ ایسی نمایش گاہ نہین ہے کہ جس مین عیسائی مذہب کی نیکیان اپنی جلوہ نمائی کرین ؁

اب سٹوک میر صاحب یہ سوال پوچھتے ہین کہ کیا اس بات کے سکھلانے مین سلامتی ہو کہ شہزادے کو ان مخالف اعتقادون اور رایون کے زور اور وجود سے اس طرح مطلع کیا جائے کہ جس سے مسلمہ عیسائی مذہب کو اور تخت سلطنت کو صدمہ پہنچے ؟ یا اس بات کے سکھلانے مین سلامتی ہو کہ کل مضمون اسکے سامنے کھولکر اس طرح رکھا جائے کہ وہ ہر گروہ کے معتقدات کو دیکھ لے کہ وہ کس بنا پر مبنی ہین ؟۔ پھر وہ آگے خود ہی اس سوال کو یون حل کرتے ہین کہ شہزادے کو اول یہ سکھلانا چاہیئے کہ انسان کے محاسن اخلاق اور قوانین عقلیہ وہ مستحکم بنیاد دین ہین کہ جنپر نظام سلطنت و معاشرت تمدنی مبنی ہوتے ہین۔ بس عام کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ رعایا مین یہ قوا نشو و نما پائین اور اُن قوا کی ہدایات و ارشادات شہزادے کے اپنے اخلاق کے مرشد و ہادی نہین جس سے کہ اس کی اپنی سلطنت کو تقویت اور اُسکی اپنی رعایا کی صلاح و فلاح ہو مختصر یہ ہے کہ شہزادے کو یہ سکھلایا جائے کہ خدا تعالیٰ نے آدمیون کی افراد و اقوام کے لیئے قوانین اخلاق بناکر ان کی طبائع پر لکھدیئے ہین۔ جنسے کہ انسان کی بہبودی برقرار رہ سکتی ہے۔ پس مقننین و سلاطین کا

سب سے اعلےٰ فرض یہ ہے کہ قانون الٰہی کو منکشف کر کے اُن کے ضوابط کی تعمیل کرین ✦

حضرت علیا نے اِس باب مین اوکسفورڈ کے بشپ ڈاکٹر ولبر فورس اور اپنے طبیب حاذق جیمز کلارک سے جو اپنے زمانہ کے بڑے نامور عالم و فاضل متبحر تھے استفسار کیا تو اُنہون نے اپنی رایون کو اس باب مین بڑی فصاحت سے بیان کیا اُنکی رائین اکثر سٹوک میر کی رایون سے ملتی جلتی تھین۔ ان رایون کے مجموعہ کی چھان بین سے پرنس ویلز کی تعلیم کیلئے ایک دستور العمل اور ہدایت نامہ مرتب ہوا جسکے موافق شہزادے کی تعلیم شروع ہوئی جس کے نتائج اب تک نیک ظہور مین آئے ہین۔ اور اُنسے زیادہ نیک نتائج آیندہ ظہور مین آوین گے ✦

یورپ مین سلطنت جمہوری کی طرف رعایا کی رغبت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ اسلیئے بادشاہون کو سلطنت کرنے مین زیادہ دشواریان پیش آتی جاتی تھین مگر ملکہ معظمہ اور عالیجناب نے اپنے بچون کی تعلیم کا طریقہ وہ دانشمندانہ اختیار کیا تھا کہ سلطنت مین خواہ کیسی ہی دشواریان پیش آئین اُنکا سہل کرنا اُنکو مشکل نہوگا۔ مسٹر برچ نے ایسی تعلیم کا بیڑا اُٹھایا اور شہزادے کو لٹریچر اور سائنس سکھانا شروع کیا ✦

حضرت علیا کا آیرلینڈ مین تشریف فرمانا

مدت سے حضرت علیا کا ارادہ تھا کہ آیرلینڈ مین رونق افروز ہون مگر وہان فصلون کے بگڑ جانے سے ایسی آفتون پر آفتین آتی رہتی تھین کہ اُنکا یہ ارادہ پورا نہ ہوتا تھا۔ دو سال سے قحط و وبا نے ملک کو پامال کر رکھا تھا مگر اب یہ مصائب دور ہوتی جاتی تھین اور بتدریج آسودگی پھیلتی جاتی تھی اسلیئے اب ملکہ معظمہ نے وہان جانے کا قصد مصمم کیا۔ اور اسکے ساتھ ہی ان باتون پر بھی خیال کیا کہ انکے شاہانہ ٹھاٹھ سے جانے مین خزانۂ شاہی کی تھیلیون کا پیٹ خالی ہوگا اور آیرلینڈ جو بھوکا ہو رہا ہے خرچ سے زیربار ہوگا اِس لیئے عالیجناب نے لارڈ رسل کو لکھا کہ آیرلینڈ مین جانا فقط ایک بحری سفر ہوگا وہان کے آدمی اِس امید مین بیٹھے ہین کہ وہان حضرت علیا شاہانہ جلوس کے ساتھ جلوہ افروز ہونگی مگر ملک متواتر صدمات اُٹھا چکا ہے اسلیئے وہان شاہانہ سفر کرنا مناسب نہین بلکہ اس مین ایسا سفر کرنا جسکے مراسم کے ادا کرنے مین کم خرچ پڑے اہل ملک کے ساتھ نیک سلوک کرنا ہے گو آیرلینڈ مین عام بلاؤن مین مبتلا ہونا شاہانہ سفر کا مانع تھا مگر حضرت علیا یہ بھی نہین چاہتی تھین کہ ایک سال گزر جائے اور وہ اپنے قلمرو کے اِس حصہ کو نہ دیکھین جسکے دیکھنے کا شوق اُنکو مدت سے ہے لارڈ

جان رسل وزیر اعظم نے اسطرح سفر کرنے کو پسند کیا اور لارڈ کلارین ڈن وائسرائے آیرلینڈ نے بھی ۷۔ جون کو لارڈ رسل کو لکھا کہ جب سے حضرت علیا اورنگ آرا ہوئی ہین۔ پولیٹکل لحاظ سے کوئی زمانہ اِس حال کے زمانہ سے زیادہ اُنکی تشریف آوری کے لیئے مسعود نہین آیا۔ اب سارے دنگے فساد مٹ گئے ہین۔ بدخواہانہ مجالس کا منعقد ہونا موقوف ہوگیا ہے۔ پیشوایان دین بھی خوف زدہ ہورہے ہین۔ رعایا امن وامان سے بیٹھی ہے۔ یہان سارا سامان ایسا تیار ہے کہ حضرت علیا کے خیر مقدم کی رسم بڑے جوش دلی وخوشی سے اداکیجائے گی۔ اور مصیبت زدہ گروہون کو حضرت علیا کی تشریف آوری سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ وہ اُنکے مصائب و تکالیف کو بچشم خود دیکھ کر اپنی عادت کے موافق اُن پر لطف وکرم فرمائین گے۔ صرف اِس بات کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے پرائیوٹ آنے کی اور شاہانہ جلوس کے ساتھ نہ آنیکے وجوہ کا اعلان عوام مین کردین ؀

پہلی اگست ۱۸۴۹ء کو پارلیمنٹ برخاست کی گئی اور شام ہی کو آئرلینڈ مین پہلی دفعہ جانے کا سفر حضرت علیا کا شروع ہوا اُن کے بڑے بچے سفر مین ہمراہ ہوئے اور چھوٹے بچے لیڈی لٹن ٹن کے پاس رہے۔ جب ملکہ معظمہ اوس بورن سے جہاز مین سوا ہوئین تو اُسکو لیڈی لٹن ٹن نے دیکھ کر کہا کہ انگلینڈ کی قسمت پانی پر تیر رہی ہے۔ ملکہ معظمہ اُنکو روتا ہوا چھوڑ گئین کورک مین شام کو جہاز پہنچ گیا۔ یہان شاہی جہاز کے اشتیاق مین بہت سے شائقین چشم براہ بیٹھے تھے جھٹ پٹے کے وقت جہاز آیا ہوا مین ہوائیان چھوڑی گئین۔ بلند مقامون پر روشنی کیگئی کسان اپنے پاس ملکہ معظمہ کے آنے سے خوشی کے مارے پھولے نہ سمائے۔ لکڑی گھاس پھوس کے اونچے اونچے ڈھیر لگائے اور اُنپر چڑھ کے دلی شوق سے مبارکباد کے غل شور مچائے ؀

اِس پہلی منزل مین جو ملکہ معظمہ کے آنے کی خوشی و دُھوم دھام ہوئی۔ وہ اُنکے سفر مین ہر منزل پر اِس شعر کا مضمون رعایا کی زبان پر تھا ؎ دو چشم فرش آن منزل کہ سازی جلوہ گہ آنجا بہر جا پانہی خواہم کہ باشم فرش راہ آنجا ؀

حضرت علیا اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین کہ "۳۔ اگست کو آسمان گھٹا سے گھرا ہوا تھا ہوا بھاری تھی۔ جب مین نے کنارے پر قدم رکھا تو گھٹا مین سے سورج نکل آیا تو رعایا نے اُس پرانے شہر کا نام کوئینس ٹاون (ملکہ کا شہر) رکھنا چاہا۔ جسکو رعایا کی خاطرداری کیلئے مین نے منظور کرلیا

وہ اِس طرح میرے یہان آنے کی یادگار ہمیشہ کیلئے بنا۔ یہان کے آدمیون کو یہ امید نہ تھی کہ جہاز شاہی ایسا جلدی سے آجائیگا مگر خوشخبری تو پر لگاکر اُڑا کرتی ہے۔ جب کووکے دریا رلی مین قافلہ شاہی کشتی پر سوار ہُوا تو کنارے پر ہرجگہ آدمیون کا ازدحام تھا۔ اور غلغلۂ شادی کا شور تھا۔ توپین دبندوقین چھوٹتی تھین۔ گھنٹے بجتے تھے خوشی کا عجب سمان تھا۔ وہی شہر جس مین چند روز ہوئے کہ بیوفائی و بدخواہی کا ہنگامہ گرم تھا۔ آج اس مین خیرخواہی کا جوش خروش تھا اسکے سارے کوچہ و بازار و کوٹھے و چھتین خلقت سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھین۔ اور وہ بڑی خوشی سے چیز دیتے تھے۔ قہقہے مارتے تھے غل شور مچاتے تھے۔ حضرت علیا یہان کی عورتون کی حسانت کی تعریف کرتی ہین کہ اُنکے بالون اور آنکھون کا رنگ سیاہ تھا۔ دانت چمکتے تھے تقریبًا ہر تین عورتون مین ایک عورت وجیہ تھی۔ اور بعض عورتین نہایت حسین و شکیل و جمیل تھین۔ دوسرے دن جہاز شاہی دس بجے چل کر **واٹر فورڈ** کے بندرگاہ مین چار بجے پہنچا۔ اور شہر سے دس میل پر لنگر انداز ہوا پرنس البرٹ اپنے دو بچون کو ساتھ لیکر کشتی پر سوار ہوئے اور شہر کی سیر کو گئے مگر کشتی سے اُترے نہین۔ اسی شاہی بیڑے مین سے ایک جہاز **واٹر فورڈ** کی بندرگاہ مین پہلے زمانہ مین اس لیئے آیا تھا کہ آتش فساد کو بجھائے آج وہی جہاز اُسی بندرگاہ مین اسلیئے آیا ہے کہ خیرخواہون کے مجمع سے مبارکباد وین سُنے ۵ اگست کی شام کو شاہی بیڑا کنگس ٹون کی بندرگاہ مین آیا۔ سارا بندرگاہ بادی دخانی جہازون اور کشتیون سے بھرا ہوا تھا۔ اور ان سب مین ملکہ معظمہ کے دیدار کے شائقین بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علیا اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین کہ "یہان آدمیون کے ازدحام کا بڑا نظارہ تھا سورج ڈھلتا تھا۔ اسکی روشنی مین شہر و عمارات و کل مقامات اپنی بہار دکھاتے تھے" دوسرے دن صبح کو دس بجے حضرت علیا اور عالیجناب خشکی مین اُترے۔ کل جنگی جہازون نے سلامی اُتاری۔ ٹائیس اخبار لکھتا ہے کہ یہان کا اس وقت کا سمان کبھی بھولے گا نہین۔ عورتین تو معمول کے موافق اپنے جیبی رومال ہلاتی تھین۔ اور مرد لکڑیان و چھپان ہلاتے تھے۔ گرمی کا موسم تھا لوگ کوٹ اور ٹوپیان اُتار اُتار کر ہلاتے تھے۔ اور خوشی کے نعرون سے ہوا کا کلیجہ پھاڑے ڈالتے تھے یہی حرکتین وہ کرتے رہے۔ جب تک کہ ملکہ اُنکی نگاہ سے غائب ہوئین بادشاہی بچون کو سب جگہ دعائین دی جاتی تھین اور اُنکی تحسین و آفرین ہوتی تھی۔ ایک بُڑھیا نے کہا کہ ملکہ پیاری ہے اگر

اسکا بیٹا پیٹرک (یہ ایک بشپ تھا جس نے آئرلینڈ کو عیسائی بنایا تھا) بنے تو سارا آئرلینڈ اسپر اپنی جان قربان کرے۔ قافلہ شاہی پاؤ گھنٹے مین ریل پر سوار رہکر ڈبلن مین پہنچا اور پھر سٹیشن سے اُترا اور کھلی گاڑی مین بیٹھکر فی نکس پارک کے محل مین پہنچا۔ آفتاب خوب چمک رہا تھا۔ ہر مقام جہان سے سواری نظر آسکتی تھی۔ آدمیون سے بھرا ہوا تھا۔ چیرز کے نعرے بڑی خوش دلی سے لگائے جاتے تھے۔ سواد شہر مین جھنڈے کھڑے تھے کوئی غریب سے غریب گھر بھی ایسا نہ تھا جو سبز پتیون سے آراستہ نہ کیا گیا ہو۔ کیا خدا کی قدرت ہو کہ کل کی بات ہو کہ اس ملک کا دارالخلافہ ڈبلن برملا سرکشی کر رہا تھا۔ اور مارشل لا اُسمین جاری تھا۔ یا آج وہ سب طرح سے نیک اندیشی وخیر خواہی ووفاداری کا دم بھر رہا ہے۔ حضرت علیا اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین کہ ایک عجیب وغریب نظارہ تھا کہ آدمیون کی ایسی بڑی بھیڑ لگی ہو اور وہ میرے آنیکی خوشی دل سے منارہی ہو اور کامل انتظام ہو اور خاص فاصلہ پر سپاہی ایستادہ ہون۔ بینڈ بج رہے ہون۔ ٹوپیان اور رومال ہاتھون مین چکر کھا رہے ہون۔ خیر مقدم کے وہ غل شور مچ رہے ہون جس سے ہوا پھٹی جاتی ہو یہ سمان بھی کبھی بھُولے گا نہین"۔

ڈبلن مین حضرت علیا کا چار روز مقام ہُوا۔ ہر روز جوبلی کا دن معلوم ہوتا تھا یعنے دن عید رات شب برات تھی۔ حضرت علیا رعایا سے سادہ طور پر ملتی تھین اور اُن مین بے تکلف پھرتی چلتی تھین اور ایسی چند باتین کرتی تھین جس کے سبب سے رعایا دل وجان سے اُنپر فدا ہوتی تھی۔ ملکہ معظمہ اور عالی جناب کی ملاقات رومن کیتھولک کے آرچ بشپ ڈاکٹر مری سے ہوئی جن کی عمر بیاسی ۸۲ برس کی تھی اور اُنکے چہرۂ مہر آمیز کے خط وخال مین اُنکی قابلیت تحریر تھی۔ اُنکے سفید بال کندھے پر پڑے ہوئے اُن کا زیادہ احترام کراتے تھے۔ پرنس البرٹ کو معلوم تھا کہ نیشنل موڈل سکولون کے قائم کرنے مین اور اُنکے حسن انتظام مین اُنھون نے بڑا اہتمام کیا ہے۔ اُن کی قوم خود ان سکولون کی بڑی مزاحم تھی۔ یہ اِن ہی کی پایمردی اور عالی ہمتی تھی کہ اسکول قائم اور برقرار رہے ورنہ وہ برباد ہوجاتے۔ حضرت علیا ان اسکولون کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لے گئین وہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ "مجھے اِن اسکولون کے حسن انتظام سے بڑا اطمینان ہوا۔ البرٹ کے گرد جو لوگ جمع تھے اُس نے اُن سے اپنی خوشی کا اظہار کئی دفعہ کیا۔ وہ تعلیم سے بڑی دلچسپی رکھتا ہے"۔ آئرلینڈ

کے بڑے فصیح زبان رچرڈ لاموشیل نے کامنس ہوس مین بیان کیا کہ آیرلینڈ مین ملکہ معظمہ کی تشریف آوری کے واقعات مین سب سے زیادہ واقعۂ عظیم نیشنل موڈل اسکولون کا ملاحظہ فرمانا تھا۔ یہ اتفاق کی بات ہو کہ ان اسکولون کو دو کالجون سے بھی پہلے اُنہون نے معاینہ کیا۔ یہ بڑا عمدہ نظارہ تھا کہ حضور پرنس البرٹ کے گرد مختلف المذاہب عیسائی اسقف و اسقف اعظم جمع تھے اور وہ ان سے ہم کلام ہوتے تھے۔ یہ اسقف گو مذہبی اعتقادات مین مختلف تھے مگر اپنے بادشاہ کی تعظیم کرنیکے فرض عظیم سمجھنے مین متحد تھے اور اسمین عیسائی مذہب کے حکم اخوت کو دکھارہے تھے اِس بات کے دیکھنے مین عجب لطف آتا تھا کہ ایک سلطنت اعظم کی ملکہ معظمہ کو گروہا گروہ چھوٹے چھوٹے بچے ایک حیرت کے ساتھ محبت کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے اور وہ اُنکو مادرانہ شفقت کی نگاہ سے دیکھ رہی تہین۔ اوران کا دل اِس آرزو مین پھڑک رہا تھا کہ ان بچون کی لیاقتون کے پورے طور پر ظاہر ہونے تک مین زندہ رہون +

دوسرے دن بدھ کو چار ہزار آدمیون کی لیوی ہوئی۔ جمعرات کی صبح کو فی نکس پارک مین ۶ ہزار سپاہ کا ملاحظہ ہوا۔ بعد اِس ملاحظہ کے پرنس ایلبرٹ نے روائل آیرش اکوڈمی اور روائل کالج اور اُسکے میوزیم کا ملاحظہ کیا اور پہر روائل ڈبلن سوسائٹی مین تشریف لیگئے جسکے والیس پیٹرن تھے۔ اسکے مویشی کی نمایش مین اپنے مویشیون کے دکھلانیوالے بھی وہ تھے سوسائٹی نے اُنکو ایڈریس دیا۔ جس کے سبب سے اُنکو موقع ہاتھ آیا کہ وہ ملک کی پیداوار کے بڑھانے اور اُسکی دولت کی افزایش کے لیئے اور محنتیون کے دولت کمانے اور محنت پردازی کی عادت پر ہمت بندھوانے کے لیئے اپنے دلی شوق کی باتون کا اظہار خاطر خواہ کرین۔ جب اُنہون نے آخر مین یہ فقرہ کہا تو لوگون کے دلون پر بڑا ہی اثر ہوا کہ یہ ناممکن ہے کہ اِس خوبصورت جزیرہ کے باشندون نے اپنی بڑی گرمجوشی کے ساتھ اپنی محبت وخیر خواہی کا اظہار میرے اور ملکہ کے لیئے کیا ہے اسکا اثر ہمارے دلون پر نہو۔ مجھے سچی امید ہو کہ کھیتون مین جو فصل کھڑی ہے وہ پہلے سے بتلارہی ہے کہ اب اُن مصایب کا خاتمہ ہے۔ جنہون نے رعایا کو دق کر رکھا تھا۔ اُن مصایب کو جس صبر وتحمل کے ساتھ رعایا نے جھیلا ہے وہ اوروں کے لیئے ایک مثال اور نمونہ ہے +

بعد اسکے پرنس البرٹ مویشی کی نمایش مین مویشیون اور آلات زراعت کو دیکھتے رہے اور اُنکو

بڑی خوشی ہوئی کہ لوگون کو جن مویشیون پر [illegible] لا تھا اُنکی پرورش آئرلینڈ مین ہوئی تھی۔ پھر اُنھون نے بڑی شد و مد سے لوگون کو یہ سمجھایا کہ آ[illegible]لینڈ کی آب و ہوا مویشیون کے لئے بہت ہی اچھی ہے۔ اُنکی پرورش مین بڑی ترقی کرنی چاہ[illegible]ے۔ اہل آئرلینڈ نے اُنکی اِس اصلاح و مشورے کی قدر شناسی کی جنسے وہ نہال ہوگئے ✦

آئرلینڈ مین صرف ایک ہی ڈیوک لین کیسٹر تھے جو کارٹون مین رہتے تھے اُنسے ملاقات کرنیکے لیئے حضرت علیا تشریف لے گئین وہ اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین کہ "یہ ڈیوک نہایت شفیق نیک نہاد ہے۔ اِس نے اِس چھوٹے سے سفر کا ایسی اچھی طرح انتظام کردیا کہ جسکے سبب سے ملک کی ساری صورت میری آنکھون کے سامنے سے گزر گئی" ✦

شام کو قافلہ شاہی کنگس ٹون سے پھر دوبارہ جہاز پر سوار ہُوا۔ اُسوقت بھی آدمیون کا ایسا ہی ازدحام تھا جیسا پہلے جہاز سے خشکی کے اُترنے کے وقت تھا۔ وہی احترام تھا اور چیرز کی دھوم دھام تھی۔ حضرت عُلیا نے خود اپنا رومال ہلایا۔ اور جہاز کے آہستہ چلانے کا حکم دیا اور جہاز کے علم کو تین دفعہ جھکوایا کہ رعایا کو معلوم ہو کہ اُنھون نے جو یہان کے چند روزہ قیام مین اپنی محبت و ہوا خواہی و خیر خواہی مین گرمجوشی کا اظہار کیا ہے اِسکو وہ بھی تسلیم کرتی ہین ✦

دوسرے دن قافلہ شاہی بیل فاسٹ مین پہنچا۔ اِس شمالی دار السلطنت مین ملکہ معظمہ ۴۸ گھنٹے تک ٹھیرین اور اُنھون نے دیکھ لیا کہ یہان کے باشندون نے اپنی محنت پروازی اور خوش سلیقگی سے اپنے شہر کو خوبصورت بنالیا ہے اور صنعت و تجارت مین ترقی کی ہے ✦

آئرلینڈ مین آنیکے وقت سے جانیکے وقت تک رعایا مبارکباد دیتی ہوئی اور شکرگزاری کرتی ہوئی دوڑی دوڑی چلی آتی تھی۔ یہان آنیکے دو بڑے اچھے اثر ہوئے۔ اوّل یہ اثر ہوا کہ تمام مملکت مین لوگون کو یہ امر واقعی معلوم ہوگیا کہ اہل آئرلینڈ بادشاہی کی خیر خواہی مین ایسے ہی پکے ہین جیسے کہ ہونے چاہئین۔ اگر اِن کے دلمین بغاوت ہو تو وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ نہین ہے بلکہ ڈبلن کے قلعہ کے وائسرائے کے عملہ کے ساتھ ہی جنسے اُنکے خون کو جلا رکھا ہے۔ دوسرا اثر یہ ہُوا کہ اہل آئرلینڈ کا وہ وسوسہ و شبہہ دور ہُوا جو اُن کو رہتا تھا کہ ہمارے اغراض و مقاصد سے بے پروائی کیجاتی ہے اور ہماری خیر خواہی و محبت پر اعتبار نہین کیا جاتا۔ اب اُنکو یقین ہوگیا

کہ حضرت علیا اور عالی جناب کو ہمارے ملک سے اور ہمارے اغراض سے بے اعتنائی نہین ہے
۹ ہ۔ اگست کو ہوم سکرٹری سر جارج گرے کو ڈبلن کا وایسرائے لارڈ کلیرنڈون لکھتا ہے "کہ ہنوز
اہل آیرلینڈ کی خیرخواہی و گرمجوشی مین کمی نہین آئی۔ ڈبلن مین ایک آدمی بھی ایسا نہین ہے کہ وہ
اپنے تئین اس بات کی مبارکباد نہ دیتا ہو کہ حضرت علیا نے اپنے فرط عاطفت سے حکم دیا کہ جہاز
پر علم شاہی تین دفعہ جھکایا جائے۔ حضرت علیا کی تشریف آوری سے پہلے جو ایک فرقہ لوگون کے
سرون کے اور دروازون کے توڑنے پر آمادہ رہتا تھا۔ وہ اب رعایا مین سب سے زیادہ خیرخواہ ہوگیا
ہے"۔ خلاصہ یہ ہے حضرت علیا نے اپنے عاطفت اور مکرمت کے وہ انداز اور اداد کھائے کہ
رعایا اُنپر فریفتہ ہوگئی اور اُنکی گرویدہ ہی نہین ہوئی بلکہ وہ اپنی خوش چلنی و نیک روشی سے
خوش ہوئی جس سے وہ سمجھتی ہے کہ اُس نے اِس سد راہ کو اُٹھا دیا جو بادشاہ اور اُنکے درمیان
حائل تھا جس سے اُنکا مرتبہ لوگون کی نظر مین بلند ہوگیا۔ اس سے تین دن بعد لارڈ کلیرنڈون
لکھتے ہین "کہ آیرلینڈ مین حضرت علیا کے آنے سے گو معاشرت تمدنی مین اصلاح نہین ہوئی
اور نہ اُس سے کوئی بُرائی جو مدتون سے یہان پھیل رہی تھی دور ہوئی مگر اُنکے آنیسے جس قدر
بھلائیان یہان پیدا ہوئین اِسقدر ساری مملکت مین کہین اور کسی مقام مین نہین پیدا ہوئین"۔

آیرلینڈ مین حضرت علیا کی تشریف آوری سے روپیہ کی آمدنی بھی بڑھ گئی اس لیے
کہ جب ملکہ معظمہ نے خیر و عافیت سے مراجعت کی تو اور اُمرا کے دلون سے وہ خوف و خطر اُٹھ گیا
جس کا یہان آنے مین اپنے لیئے انکو یقین تھا تو پھر اُمرا کی آمد و رفت یہان زیادہ ہونے لگی جس سے
یہان کے باشندون کی آمدنی زیادہ ہوگئی۔

بیل فاسٹ مین جانیکے ایک دن بعد پرنس البرٹ نے سٹوک میر کو لکھا کہ "مین آپ کو
بیل فاسٹ سے خط لکھتا ہون جہان ہوا کے طوفان کے سبب قیام ہوا ہے آج دوپہر کو یہان سے
جانیکے لیئے کوشش کرینگے۔ آیرلینڈ کا سفر ہمارا ایسا خیر و خوبی کے ساتھ ہوا جسکی امید ہمکو نہ تھی
سب مقامات مین ہماری خیر مقدم کی رسم ایسی خوشدلی سے ادا ہوئی کہ وہ تصور مین بھی نہین
آسکتی۔ بلاشبہہ اس سفر نے ملک کے ساتھ بھلائی کی کہ اِسکے سبب سے سب فرقے یکجا جمع ہوئے
مختلف المذاہب اسقف پادری ہمارے پاس ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہماری لیوی مین چار ہزار آدمی آئے

بالمورل مین حضرت علیا کی تشریف آوری

اور ڈرائینگ روم مین اٹھارہ سولیڈیان آئین۔ لارڈ کلیرڈون نے ہر چیز کا انتظام بڑی خوبی کے ساتھ کیا تھا۔ امید ہے کہ آپ کی صحت کا مژدہ ہم جلد سنین گے" بیل فاسٹ سے کلائیڈ تک بیڑے کے لیئے موسم خراب رہا۔ ۱۴- اگست کو قافلہ شاہی گلاسگو مین آیا۔ جہان آدمیون نے استقبال اس شان وشکوہ سے کیا کہ سفر کی ساری کثافت وکلفت کا معاوضہ ہوگیا۔ یہان تھوڑا سا قیام ہوا اور ۱۵- اگست کو بال مورل مین داخلہ ہوا +

ملکہ معظمہ یہان آنکر لکھتی ہین "کہ سفر کی حرکتون سے یہان اپنے عزیز ہائی لینڈس کے گھر مین آجانا۔ ایک خواب سا معلوم ہوتا ہی" وہ یہان کچھ دنون آرام کرنیکے لیے چلی آتی تھین۔ سلطنت کے کاروبار کا کرنا تو انکی زندگی کے بڑے حصہ کا کام تھا۔ وہ اس سے حیران وپریشان نہین ہوتی تھین۔ انکی کام سے تعطیل یہ ہوتی تھی کہ وہ یہان آجاتی تھین۔ یہان کی تنہائی اور خوشگوار خشک ہوا انکی روح وروان کے لیئے مقوی معجون تھی۔ یہان آنیکے چند روز بعد پرنس البرٹ اپنی سوتیلی مان کو لکھتے ہین "کہ ہم پہاڑون مین آرام وآسایش کے ساتھ عزلت نشین ہوئے ہین آئرلینڈ کا سفر بڑے کروفر کا ہمارے دلکو ایسا خوش نہین کرتا تھا جیسا کہ یہان پہاڑون کی تنہا نشینی اور آسایش وآرام۔ یہان کی ہر چیز دلکو شاد شاد کرنیوالی ہی" پھر اسی خط مین وہ یہ ذکر بھی کرتے ہین "کہ مجھے آپ پر اس سببسے رشک آتا ہی کہ ۱۷- اگست کو آپ میرے باپ کی یادگار قائم کرنے مین شریک ہون اور مین اپنی حرمان نصیبی کے سببسے شریک نہ ہوسکون" +

پرنس البرٹ کا دل ایسا محبت منزل تھا کہ ایسی تقریبات مین اس سے محبت ٹپکی پڑتی تھی۔ اسکی الفت ومحبت وشفقت مستقل تھی۔ پھر وہ اپنی سوتیلی مان کو لکھتے ہین کہ آج ۲۶- اگست کو میری سالگرہ کا دن ہی۔ دادی صاحبہ کے ساتھ یہ خوشی کا دن میسر ہوتا تھا۔ اب وہ قبر مین سوتی ہین اور آپ انکی قبر کے پاس رہتی ہین۔ آپ قبر پر جو مجھے عزیز ہے۔ میری طرف سے پھول چڑھا دیجیے گا +

پہلی دفعہ جب ملکہ معظمہ عالیجناب بال مورل مین تشریف لائے تھے تو افکار سلطنت بہت سے انکے دامنگیر تھے۔ مگر اب کی دفعہ یہان آنے مین وہ بالکل فارغ البال تھے۔ یہان کے پہاڑون کی سیر سے انکی بڑی تفریح ومسرت حاصل ہوتی تھی۔ جب عالی جناب کی سالگرہ کے

دن آئے تو اُنکو اپنا دلی دوست یاد آیا جو ہمیشہ اُنکو ضرورت کے وقت نیک صلاح و مشورہ دیا کرتا تھا۔ اُسکو یہ خط لکھا۔

میرے پیارے سٹوک میئر آج مین آپ کو اپنی انیسوین سالگرہ کے دن خط لکھتا ہون۔ یہی ایام زندگی بہار کے ہوتے ہین۔ آپنے مجھے جو نیک سبق پڑہائے ہین اور عملی پند و نصائح سمجھائے ہین اُنکو مین نہایت احسانمندی کے ساتھ یاد رکھتا ہون اب مین آپسے کہتا ہون کہ ہر طرح سے مین اپنی حالت مین خوش ہون اور اپنے حسب حال بڑی مستعدی اور استقلال سے اچھا کام کرتا ہون مجھے اپنی زندگی کے اچھے کام نہ کرنیکے گناہ کثرت سے معلوم ہوتے ہین لیکن مین جب یہ سوچتا ہون کہ اعمال حسنہ نے اعمال سیئہ سے بچانیکے لیئے اسقدر قیدین لگادی ہین کہ نیک کامون کا سہوًا چھوٹ جانا بالکل مقتضائے طبیعت بشری معلوم ہوتا ہے۔ وکٹوریا خوش و خرم۔ بچے تندرست جلد جلد بڑہتے جاتے ہین۔ اِس ملک مین رعایا کا ہمسے محبت کرنا اور ہماری تعظیم و تکریم کرنا عجب طرح سے ثابت ہوتا ہے۔ ہائی لینڈس اپنی بڑی شان و شکوہ رکھتا ہے۔ یہان شکار بہت ملتا ہے بال موریل ۲۶۔ اگست سنہ ۱۸۴۹ء

جبسے کہ آیرلینڈ مین حضرت علیا اور عالیجناب تشریف فرما ہوئے ہین۔ دونون کو یہ سوچ بچار رہتا تھا کہ ایسے کام کیجئے کہ اہل ملک کے حق مین مفید ہون اور اُنسے وہ جانین کہ ہمارے وہان جانیسے اُنکو فائدے پہنچے۔ سر روبرٹ پیل نے آیرلینڈ مین ایسے تین کالج ایک بیل فاسٹ مین دوسرا کورک مین۔ تیسرا گال وے مین کہولے تھے۔ جن مین بالکل دنیاوی تعلیم ہوتی تھی۔ اور مختلف فرقون نے اپنی طرفسے ڈین مقرر کردیئے تھے کہ وہ اُن کالجون مین روحانی تعلیم کیا کرین حضرت علیا اور اُنکے شوہر نے آیرلینڈ کے ہر فریق کے پیشوایان دین اور علمائے روشن دماغ سے اُن کالجون کے انتظام کے لیئے گفتگوئین کین۔ پرنس البرٹ کو تعلیم کے باب مین بڑا تجربہ عملی تھا اُسنے اِن کالجون کے عیبون کو بتلایا۔ یہ سوالات پیش ہوئے کہ طلباء کو کون ڈگریان دیا کرے؟ کیا یہ ڈگریان کالج دیا کرے؟ اِن کالجون کے واسطے کیا تدبیرین کیجائین کہ جنسے اُنکی ترقی ہو؟

آیرلینڈ مین جب حضرت علیا اور عالیجناب رونق افروز تھے تو یہ سمجھتے تھے کہ اگر یہ کالج کسی یونیورسٹی سے متعلق نہون گے تو جلدی سے اُن کا تنزل ہوجائیگا۔ اور وہ مختلف فرقون کے

آیرلینڈ مین کوئنس یونیورسٹی کا مقرر ہونا

سکول ہوجائینگے۔ یہ سمجھکر اُنھون نے سر روبرٹ پیل سے استصواب کیا تو اُنھون نے پرنس البرٹ
کی راے سے اتفاق کیا۔ اور لارڈ کلیرڈون جو پہلے اِس باب مین مذبذب تھے وہ بھی اُن دونون کے
ساتھ متفق الراے ہوگئے اور آخرکو یہ فیصلہ ہوا کہ یہ کالج سب مل کر کوئین یونیورسٹی بنجاے
اور اُسکے اول چنسلر پرنس البرٹ مقرر ہون۔ مگر پرنس نے اِس عہدہ کے قبول کرنے مین یہ عذر
کیا کہ مین اِس کام کو اپنے ذمہ اسلیئے نہین لیتا کہ اِس کام کے بڑھلانے سے میرے اِن کامون مین
حرج واقع ہوگا۔ جو مین ملکہ معظمہ کے لیئے کرتا ہون۔ یونیورسٹی مین ایک نہ ایک دن پولیٹکل پارٹیون
کے جھگڑے ضرور کھڑے ہونگے تو مجھے اِن مین کام کرنا پڑے گا۔ جس سے میرا وقت ضائع جائے گا
اور یہ میری یاد سے بعید ہے کہ مین اپنے اِس کام کو اورون کے سپرد کر کے خود جواب ہی سے الگ
ہوجاؤن اسلیئے اِس عہدے کو قبول نہین کرتا اور یہ کہا کہ مین یونیورسٹی اور گورنمنٹ کو صلاح
و مشورہ دینے کو موجود ہون تو لارڈ کلیرڈون یونیورسٹی کے اول چنسلر مقرر ہوگئے۔

بال مورل کیسل کی عمارت ایسی تھی کہ کوئی متوسط درجے کا آدمی اُس مین رہے سہے
وہ بادشاہون کے رہنے کے قابل نہ تھا۔ مسٹر گریول ہیضہ کی دعا تجویز کرنے کی کونسل مین بلائے
گئے تھے۔ ۵۔ ستمبر کو وہ اِس کونسل مین شریک تھے۔ اُنھون نے اپنے روزنامچہ مین اِس کیسل کا
حال یہ لکھا ہے کہ مجھے اِس سفر مین بڑی خوشی یہ ہوئی کہ مین نے ہائی لینڈس مین حضرت علیا اور
عالیجناب کو رہتے ہوئے دیکھا۔ اُنکو یہان کی سکونت سے بہت فایدے حاصل ہوتے ہین مقام
خاصہ ہے مگر بہت چھوٹا ہے۔ یہ دونون زن و شو بغیر کسی شاہانہ جلوس کے چھوٹے سے اشراف
آدمی کی طرح رہتے ہین۔ چھوٹا سا مکان ہے اسمین چھوٹے چھوٹے کمرے ہین۔ تھوڑا سا شاگرد پیشہ
ہی سپاہ یہان نہین ہے۔ شاہی محافظت کے لیئے ایک پولیس کا سپاہی احاطہ مین پڑا پھرتا ہے
کہ کسی گستاخ اور شریر آدمی کو اندر نہ آنے دے۔ ملازمین بہت تھوڑے ہین وہ نہایت سادگی اور
اشرافت سے رہتے ہین شعر اے ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر + آرام سے وہ ہین جو تکلف
نہین کرتے + ہر صبح کو پرنس شکار کھیلتا ہے۔ شکار سے آکر لنچ کھاتا ہے۔ لنچ کے بعد پیدل پھرتا
ہے یا سوار ہوتا ہے۔ حضرت علیا سارے دن گھر سے باہر اور اندر آتی جاتی رہتی ہین۔ اکثر تنہا چلی
جاتی ہین۔ غریب آدمیون کے جھونپڑون مین جاکر بیٹھتی ہین اور بڑھیون سے بات چیت کرتی ہین۔

مجھے کبھی پہلے پرنس البرٹ سے باتین کرنے کا اتفاق نہین ہوا تھا۔ آج پون گھنٹے تک اس سے باتین ہوئین تو مجھے اس کی ذہانت و ذکاوت پر حیرت ہوئی۔ وہ ہر مضمون کو جس پہلو سے چاہے سوچ سکتا ہے۔ وہ اعلے درجہ کا تعلیم یافتہ ہو اُسکا دماغ روشن ہو۔ مزاج مین بناوٹ و تصنع اور نمائش شان و شوکت نہین ہو+

سولھوین صدی مین فرینک فورٹ مین نمائشین ہوتی تھین۔ نمائش کا بازار ساری دنیا کے بازارون کا خلاصہ معلوم ہوتا تھا۔ اور یوروپ کی سب طرف کی چیزین ہر قسم کی وہان آتی تھین اور کلین جو ایک آدمی کے ہاتھون سے بہت زیادہ آدمیون کے ہاتھون کا کام کرتی تہین اور آدمی کے ہاتھ سے زیادہ اچھا کام کرتی تھین وہ نمائش مین اپنا تماشا دکھاتی تھین۔ یہان ہر قسم کی ذہانت کی قدر شناسی ہوتی تھی جیسے دریا اپنے سر چشمون سے فیضیاب ہوتے ہین۔ ایسے ہی دنیا کے بازار اِسکے بازار سے فیض یاب ہوتے تھے۔ اہل فرانس نے سب سے اول تمام صنعت اور محنت کے کامون کو یکجا جمع کر کے اپنی ترقی کرنیکے لیے نمائشون مین دکھلایا۔ آرٹ سوسائٹی اِسی قسم کی چھوٹی چھوٹی نمائشین کرتی تھی جس سے صنعت کاری اور دستکاری و کاریگری کو منفعت ہوتی تھی۔ بس پرنس البرٹ کے دلمین اِن نمائشون کے دیکھنے سے یہ خیال پیدا ہوا کہ اب وقت ایسا آگیا ہے کہ ایک نمائش ایسی بڑی کیجائے جس مین ہر ملک کی خام پیداوار اور اُسکی صنعتکاری و کاریگری و دستکاری کی ہر چیز دکھلائی جائے۔ اگر اس نمائش مین کامیابی ہوجائے تو اس سے طرح طرح کے مستقل فائدے حاصل ہونگے۔ ہر قوم پر ظاہر ہوجائیگا کہ ہماری صنعت و حرفت و زراعت اور قومونکی نگاہ مین کیا وقعت رکھتی ہو۔ ان مین جو قوم اپنی تئین ہیٹا دیکھے گی تو وہ اور قومون کے ساتھ مساوات پیدا کرنیکے لیے کوشش کریگی+

اُنہون نے ۳۰۔ جولائی ۱۸۴۹ء کو قصر بکنگھم مین ایک مجلس منعقد کی اور اسمین آرٹس سوسائٹی کے چار رکن اعظم مسٹر طامس کیوبٹ۔ اور مسٹر ہنری کول۔ مسٹر فرینسس فلر۔ مسٹر جان رسل کے روبرو نمائش کے باب مین اپنے خیالات ظاہر کیے۔ پرنس نے جو اول سے دلمین اِس نمائش کے مقاصد کے مسودے کیے تھے۔ اُن مین بال برابر بھی کبھی تغیر نہین کیا۔ پرنس نے اول گورنمنٹ سے اِس باب مین مشورہ لیا کہ یہ نمائش گاہ کس مقام پر بنے تو گورنمنٹ نے اِسکے لیے مقام سمرسٹ ہوس تجویز کیا۔ مگر یہ مکان نمائش کے لیے بہت چھوٹا تھا۔ اور اور مقام اسکے لیے بتلائے

گئے۔ مگر پرنس نے ہائیڈ پارک کو اور سب مقامات پر ترجیح دیکر نمایش کے لیے تجویز کیا۔ اور اسکے ملنے کی درخواست حسب ضابطہ گورنمنٹ مین پیش کی۔ گورنمنٹ نے اُسے منظور کر لیا ۔

اس نمایش کی ابتدا اس طرح کیگئی کہ کل مملکت مین یہ امر تحقیق کیا گیا کہ وہ اس نمایش کو پسند کرتا ہے یا نہین ؟ سو تحقیقات سے معلوم ہوا کہ سب جگہ لوگون کو بھی بالاتفاق یہ نمایش پسند ہے اور اسکی خواہش ہے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ ہم نمایش مین اپنی اعلےٰ درجہ کی صنعت کے کامون اور نہایت عمدہ کلون کے بھیجنے اور دکھانے مین کسیطرح کا بخل اور دریغ نہین کرینگے۔ جسکے سبب سے یہ نمایش بڑی پر رونق ہوجائیگی۔ ہندوستان کی ایسٹ انڈیا کمپنی اور کولونیز سے اس باب مین خط و کتابت ہوئی تو انہون نے بھی وعدہ کیا کہ ہم اپنے ملک کی بہترین اشیا بھیجکر نمایش کے مددگار اور معاون ہونگے۔ فرانس کی ریپبلک کے پرنس پریسیڈنٹ نے بڑی مہربانی سے نمایش کی امداد کو قبول کیا اور علےٰ ہذا القیاس اور ملکون نے بھی امداد دینے کا وعدہ کیا ۔

پرنس کو اپنی شہرت دینی پسند نہ تھی۔ وہ یہ نہین چاہتے تھے کہ اس نمایش مین میرا نام لیا جائے اور لوگ یہ کہین کہ نمایش کو پرنس پسند کرتا ہے اسلیئے ہم پسند کرتے ہین۔ وہ شہرت پسند نہ تھے بلکہ اس سے بھی وہ گریز کرتے تھے کہ اُنکے جاہ و منصب کا اثر کسی ایسی رائے پر ہو کہ اگر وہ بطور خود چھوڑ دیجائے تو وہ اُنکی رائے کے مخالف ہو۔ اسیواسطے جب ڈبلن کی ایک میٹنگ مین ستمبر مین یہ بیان کیا گیا کہ پرنس اس نمایش کے بڑے متحرک ہین تو وہ کچھ ناراض سے ہوے اگرچہ اس مجلس مین سوائے سچ کے کچھ اور نہین کہا گیا مگر پرنس کو یہ امر پسند تھا کہ نمایش پر بحث اُس کی اپنی خوبیون کے سبب سے کیجائے اور وہ اپنے اوصاف کے بل پر چلے۔ اس میٹنگ مین نمایش کے مقاصد کے ظاہر کرنے مین مسٹر کول نے یہ بیان کیا کہ تمام مختلف فریقون مین جنکی رائین آپس مین مخالفت رکھتی تھین، پرنس نے اپنی لیاقت و قابلیت سے مباحثے کیئے جو اس بنا پر مبنی تھے کہ یونائیٹڈ کنگڈم ہی مین آیرلینڈ و سکوٹ لینڈ و انگلینڈ کے صنائع و کاریگرون کا آپس مین مقابلہ کرنا یا اُن کا کل دنیا کی صنعتون سے مقابلہ کرنا مفید ہوگا یا مضر ۔

پرنس کو کسی آدمی یا گروہ نے ان تحقیقاتون کے لیئے تحریک نہین کی بلکہ یہ اُنکا اپنے ذہن رسا ہی کا ایجاد تھا وہ اس بات کو ترجیح دیتے تھے کہ نمایش پر خود فی نفسہ اسکی خوبیون

کے سبب سے بحث کیجائے ۔

اس میٹنگ مین مسٹر فلر نے بھی مسٹر کول کی تقلید کر کے کہا کہ ہم دونون انگلینڈ اور سکوٹ لینڈ کی صنعتون کے بڑے بڑے شہرون مین پھرے اور اُن مین کامل صناعون اور تجارون کی رائین سُنین مگر ہماری تحقیقات کے نکات پر سب سے بہترین رائے جس شخص کی تھی وہ پرنس تھا ۔

جب پرنس کو کرنیل فپس نے اس میٹنگ کی رپورٹ بھیجی ہے تو اُسمین بڑے زور سے یہ بیان کیا ہے کہ مین ایسی میٹنگ مین پرنس کی تعریفین خواہ وہ کیسی ہی سچی ہون سُننی پسند نہین کرتا ان تعریفون سے اس نیک نیت مجلس کو شریر آدمی اس طرح ضرر پہنچا سکتے ہین کہ وہ کہین گے کہ ہم پرنس کے حکم سے اس نمایش مین شریک ہو سکتے ہین جس سے آپ کبیدہ خاطر ہونگے ۔ لنڈن مین پبلک میٹنگ ہونے سے کرنیل فپس نے اپنی ناراضی ظاہر کی کہ وہ قبل از وقت ہے ۔ بڑے بڑے صناعون اور تجربہ کار و آزمودہ کار آدمیون کی اپنی خاص میٹنگ کرنا اس پبلک میٹنگ سے ایک جداگانہ چیز ہے ۔ اس رپورٹ کے جواب مین پرنس نے کرنیل فپس کو لکھا کہ پبلک میٹنگس کے باب مین آپ کی رائے صائب اور عین صواب ہے مین نے مسٹر کول کو تاکید و تنبیہہ کر دی ہے کہ وہ کسی میٹنگ مین میری تعریف کر کے مجھے یہ مشتہر نہ کرین کہ مین نمایش کا کرانے والا ہون بلکہ لوگون کو بطور خود نمایش کے باب مین مباحثے اور گفت گو تین کرنے دین ۔ خلاصہ یہ ہے کہ پرنس و کوئین یہ چاہتے تھے کہ مجلسون مین نمایشون کے باب مین ہماری ثناخوانی اور مداحی نہ کیجائے وہ اپنی تعریف سے ناراض ہوتے تھے ۔

پرنس البرٹ کی بڑی توجہ اس طرف تھی کہ ایسی تدابیر کیجائین کہ جنسے غریب بیچارے اہل حرفہ و پیشہ ورون و کاریگرون کو آسایش اور آرام حاصل ہو ۔ اُنکی غربا پروری مین ایسی شہرت ہوگئی تھی کہ جو سوسائٹی غربا نوازی کے لیئے قائم ہوتی ۔ اُس کے پریسیڈنٹ وہی مقرر ہوتے ۔ پرنس کی رائے یہ تھی کہ غریبون کی چار طرح سے بہتری ہو سکتی ہے ۔

اول غریبون کے بچون کو تعلیم دیجائے اور اُسکے ساتھ پیشہ و ہنر سکھایا جائے ۔

دوم غریبون کے رہنے کے مکانات اچھے بنائے جائین ۔

غریب اہل حرفہ و پیشہ ورون کی آسایش و آرام کی طرف پرنس البرٹ کا متوجہ ہونا

سوم۔ اُن کے مکانات کیواسطے زمین کے قطعات کی تقسیم کیجائے ۔

چہارم۔ سیونگس بنک اور بے نی فٹ سوسائٹی (نفع رسان سوسائٹی) غریبون کے لیئے مقرر ہون جن کا انتظام کفایت شعاری کے صحیح اصول کے موافق ہو۔ غربا کا خود ایسے کامون کا کرنا بہتر ہوگا۔

پرنس نے اِن چارون تدابیر کے اہتمام مین اپنی سعی وکوشش مین کمی نہین کی سب سے اول ایسے مکانون کی درستی واصلاح پر توجہ کی جن مین رہنے سے غربا کو آسایش اور آرام حاصل ہو اور اُنکی صحت تندرستی مین ترقی ہو اُن مین وہ پرہیزگاری کے ساتھ رہین۔ اُنکے گھر مین آپس مین سلوک ہو اُنکی اِس توجہ کے سبب سے مکانات کے نمونے تیار ہوئے اور ہر مکان کی قیمت ۱۵ پونڈ قرار پائی۔ اُنکے بنانیکے لیئے چندہ کا فنڈ کھلا۔ تعمیر کے لیئے خشت پزون اور چونے والون اور مصالح تیار کرنے والون کی سوسائٹیان مقرر ہوئین ۔

مسٹر اینسن کی وفات

۲۷۔ ستمبر ۱۸۴۹ء کو ملکہ معظمہ و عالیجناب بال مورل سے اوسبورن کو روانہ ہوئے۔ راستہ مین ایک دن گرے صاحب سے ملنے کیلئے ٹھیرے۔ چندروز بعد اُنکو مسٹر اینسن صاحب کے مرنیسے بڑا صدمہ پہنچا۔ صاحب ممدوح پرنس البرٹ کے اول پرائیویٹ سکرٹری تھے۔ پھر جب خاص کے سکرٹری مقرر ہوئے۔ لیڈی لٹن ٹن لکھتی ہین کہ ۹۔ نومبر کو وہ شخص مرگیا۔ جو تین برس پہلے تندرستی وجوانی و نیز دے جسانی وقوائے دماغی کی تصویر تہا۔ کل اسکو نزلہ ہوا ایک بجے آنکھون مین درد ہونے کی شکایت ہوئی۔ پھر ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ ہوش نہ آیا۔ تین بجے دنیا سے چل بسا حضرت علیا شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین" کہ مسٹر اینسن کی وفات کی وقت اُنکی بی بی اُنکے پاس تھی اسکو جو صدمہ پہنچا اُس سے زیادہ صدمہ انسان کو نہین پہنچ سکتا۔ ایسے تنومند جوان خیرخواہ دس برس کے رفیق وملازم کے مرنیسے ہمکو بڑا رنج وقلق ہوا"۔ لیڈی لٹن ٹن لکھتی ہین کہ اِس مرنیکی خبر سنکر ملکہ معظمہ اور عالیجناب دونون نے اپنی آنکھون سے آنسوؤن کا دریا بہادیا۔ اور اپنے کمرہ کو بند کر لیا اور کسی سے ملے نہین۔ اُنکے پاس سے وہ چیز گئی جسکا بدل نہین ملسکتا۔ (یہ لکھنا غلط تھا اِسکا نعم البدل ملگیا) اب تک پرنس کا چہرہ ایسا غمزدہ زرد اور اُداس ہے کہ وہ مجھے یاد رہے گا۔ پرنس نے سٹوک میر کو یہ ماتم نامہ لکھا ہے" کہ میرے پاس اینسن کے مرنے کی خبر ابھی آئی ہے۔ اول اُسکو کچھ نزلہ ہوا پھر دفعتًہ بیہوشی ہوئی۔ دو ہی گھنٹے مین کرسی پر دم نکل گیا۔ اُسکے مرنیسے بی بی کو جو رنج ہوا۔ اُس کی

تسکین کسیطرح سے نہین ہوسکتی، اور میرا سوطرح سے اُسکے مرنیسے نقصان ہوا اور مجھے بھاری صدمہ پہنچا ہے''

کول ایکسچینج کے کھولنے کی رسم

حضرت علیا نے لنڈن کے باشندون سے وعدہ کیا تھا کہ ۳۰۔ اکتوبر کو شہر مین آن کر اس عمارت کی رسم افتتاح کو ادا کرون گی۔ مگر اتفاق سے اُنکو کھسرا سیتلا نکل آئی جس کے سبب سے وہ خود تشریف فرما نہو سکین جس سے اہل شہر کو بڑی مایوسی ہوئی مگر اس مایوسی کا علاج اُنہون نے یہ کر دیا کہ اپنے شوہر اور دو بچون کو اس پبلک کام کے لیئے بھیجدیا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ بچون نے پبلک کام مین قدم رنجہ فرمایا۔ اس عمارت مین جانے کا رستہ دریائے ٹیمس پر سے تہا۔ شاہی جہاز کا سامان بڑا زرق برق تھا۔ اور ستائیس۲۷ ملاح اُسکے چلانیوالے بڑی بھڑک کی پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ غرض ایسا بحری تماشا سو برس سے دیکھنے مین نہین آیا تہا جو اِسوقت تھا۔ جب لنڈن برج سے جہاز برآمد ہوا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جہازون کے مستولون کا ایک جنگل لگا ہوا ہے۔ اور جب پرنس جہاز سے اُترکر کول اکسچینج کے مکان تک گئے ہین تو کوئی جگہ ایسی نہ تھی کہ جہان آدمی قدم رکھ سکے وہان آدمی نہ کھڑا ہو اور شہزادہ ویلز کو چیرز نہ دیتا ہو آدمی پکار پکار کر کہتے تھے کہ خدا ہمکو وہ دن دکھائے کہ ہم اِس اپنے شہزادہ کو اپنا بادشاہ بنا ہوا دیکھین۔ سب لوگ شہزادہ کو دیکھکر باغ باغ ہوئے جاتے تھے۔ رسم کے ادا ہونیکے بعد دعوت ہوئی جس مین اُن دونون بچون کا جام تندرستی بڑی خوش دلی سے پیا گیا۔ اُسکو بچون نے بڑے غور سے دیکھا۔ پھر پرنس البرٹ اور اُنکے بچے جہاز پر سوار ہوئے تو اُنہون نے اپنے دونون بچون سے کہا کہ تم لارڈ میئر کی اس نوازش اور احسان کو بھولنا نہین کہ اُسنے آج کا دن تمہاری زندگی کی خوشی کے دنون مین سب سے زیادہ خوشی کا بنایا''

بیوہ ملکہ ایڈیلیڈ کی وفات

انسان کی زندگی بھی عجب متضاد حالتون مین رہتی ہے۔ ابھی وہ خوشی سے ہنس رہا ہے کہ اُسکے بعد ہی غم مین رو رہا ہے۔ سب جگہون سے زیادہ محل شاہی مین خوشی کی روشنی اور غم کی تاریکی آتی جاتی رہتی ہین۔ جن کے گھر مین یار دوست یا رشتہ دار آپس مین ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوتے ہین۔ اِن مین اِدھر نغمہ شادی کی آوازین آئین اُدھر نوحۂ غم کی سرد آہین نکلین جب اِن آدمیون کی تعداد زیادہ ہوتی ہے جنسے کہ اغراض متعلق ہوتے ہین اور جہان پبلک افکا

اور فرائض بڑے وسیع اور طرح طرح کے ہوتے ہین جیسے کہ محل شاہی مین تو وہان خوشی و رنج کے حادثات و تغیرات بہت جلد ایک دوسرے کے بعد اوپر تلے بڑے زور شور سے ہجوم کرتے رہتے ہین دیکھو کہ ابھی ہمنے خاندان شاہی مین ایک مسرت ناک واقعہ سنایا تھا کہ اُسکے ساتھ ہی یہ غمناک واقعہ سناتے ہین۔ کہ ملکہ ایڈی لیڈ کا انتقال ہوا جس سے ملکہ معظمہ اور عالی جناب کو کمال ملال ہُوا۔ اُنکے مرنیسے چند روز پہلے اُن سے ملاقات کرنے حضرت علیا تشریف لے گئین تھین۔ وہ ۲۷۔ نومبر کو شاہ لیوپولڈ کو یہ تحریر فرماتی ہین "کہ مین جمعرات کو اپنی عزیز چچی سے ملنے گئی تھی جسکو مین کبھی نہین بھولون گی۔ اُن کے پیارے چہرے پر موت اپنی تصویر دکھا رہی تھی۔ وہ خود بیکسی و ناتوانی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ مین نے اُنکے پیارے دُبلے ہاتھون کو دو دفعہ چوما تو مجھ سے ضبط نہ ہو سکا۔ مین بے اختیار روئی۔ مجھے اُن سے کمال محبت تھی۔ اُنھون نے میرے ساتھ ہمیشہ مادرانہ محبت کی ہے اُنھون نے جو تکالیف یہان اُٹھائی ہین۔ اُن کے عوض مین وہان راحت کا صلہ ہے"۔ ۲۔ دسمبر کو اُنکا انتقال ہُوا۔ غیر معمولی گزٹ مین اُن کی وفات کا اشتہار دیا گیا۔ اور اُنکے صفات ذاتی کا بیان کیا گیا۔ جسکے سبب سے ہزارون آدمیون کے دلمین اُنکی قدر و منزلت پیدا ہوگئی +

ملکہ ایڈی لیڈ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کے ساتھ شاہانہ دھوم دھام کی رسمین ادا نہ کی جائین۔ بلکہ میرا تابوت ملاح اٹھائین جو اس بات کو یاد دلائے کہ مین اس بادشاہ کی بی بی ہون جس کا لقب سیلر (ملاح) تھا۔ اِس وصیت کے موافق اُن کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ یہی ملکہ تھی جس نے اول شاہانہ ماتم کے مراسم کی اِس طرح اصلاح کی +

۴۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب کو خط لکھا ہے "کہ گو ہر روز موت کے آنے کی توقع تھی مگر جب وہ آئی تو ایسی دفعتہً آئی کہ یہ معلوم ہوا کہ وہ کبھی بیمار ہی نہین ہوئی تھین مجھے اب تک یہ یقین نہین کہ وہ مرگئین آپ جانتے ہین کہ وہ مجھپر ہمیشہ مہربانی اور شفقت کرتی تھین اور جب سے اُن کا خاوند بادشاہ مرا تو اُنھون نے اپنا چال چلن کیسا نیک تعریف کے قابل رکھا فی الحقیقت وہ ہماری اور ہمارے بچون کی نادر مہربان تھین۔ وہ ہمین دیکھکر باغ باغ ہوتی تھین۔ ہم دونون کو اُن کے مرنیسے بڑا نقصان ہُوا۔ لاکھون آدمیون کو اُنکے مرنے کا رنج و الم ہوا۔ اُنکا کچھ معاوضہ نہین۔ اُنکے مرنیسے میری بیچاری مان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتے ہین ان دونون مین

آپس مین بڑی محبت تھی۔ دونون بیوگی مین ہمدرد تھین) چند روز بعد ملکہ معظمہ کو اُنکی سوتیلی بہن نے یہ تعزیت نامہ لکھا " یہ بات سچ ہے کہ ملکہ ایڈی لیڈ مر گئین۔ لیکن اُنکی محبت و تعظیم و تکریم اُنکے احسانات زندہ ہین۔ وہ آرام جاوید کے مقام مین چلی گئین۔ وہان اُنکو وہ رحمت و آرام ملیگا جسکو وہ یہان جانتی بھی نہ تھین۔ ہم کو خیال کرنا چاہیئے کہ اُنھون نے جو اپنی مصیبت ناک زندگی ہزارون آدمیون کے ساتھ بھلائی کرنے مین صرف کی ہو اُسکے عوض مین اُنکو کیا کیا برکتین ملین گی۔ اور لوگ اُنکو بہ نیکی یاد کرینگے۔ اُنکی زندگی ہمارے لیئے ایک مثال ہو۔ اِس نیک نہاد خاتون کو جو لوگ جانتے تھے وہ اُس سے محبت رکھتے تھے۔ وہ اپنی زندگی مین ہر روز اپنا حسن وہ دکھاتی تھین جو لوگون کے اثر پذیر دلون پر اور چشم بینا پر اپنا نقش جماتا تھا "

سنہ ۱۸۵۰ع پرنس البرٹ کی علالت طبیعت

یوروپ کے معاملات ملکی کے الٹ پلٹ کے سبب سے پرنس البرٹ کو ایسی سخت محنت کرنی پڑی کہ اُنکی صحت مین خلل آگیا اُنکی طبیعت علیل ہوگئی۔ بیرن سٹوک میر نومبر سنہ ۱۸۴۹ع مین انگلینڈ مین آگئے تھے۔ اُنکو ۲۔ جنوری سنہ ۱۸۵۰ع کو ونڈسر سے ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ " پرنس کو رات کو نیند نہین آتی شام ہی سے وہ بیمار معلوم ہونے لگتے ہین۔ اُن کی صحت کی اصلاح کے لیئے ڈاکٹر یہ تجویز کرتے ہین کہ وہ تبدیل آب ہوا کرین اور اب جتنا کام کرتے ہین اتنا نہ کرین۔ مین خیال کرتی ہون کہ اگر وہ برسل مین جا کر چند روز آرام کرین تو وہ بالکل صحیح و تندرست ہو جائین گے۔ گو اُن کا جانا میرے لیئے جدائی کا غم جانگزا ہوگا مگر مین اُنکی صحت کیلیئے اُسکو گوارا کرونگی۔ وہ ہمارے لنڈن جانیسے پہلے تندرست ہو جائین ورنہ خدا معلوم وہان جانیسے اُنکی طبیعت کی علالت کی کیا کیفیت ہو "

نمایش عظیم کی تجویز ۱۸۵۱ع

۳۱۔ جنوری سنہ ۱۸۵۰ع کو پارلیمنٹ کھلی۔ حضرت علیا کی طبیعت اِس وقت علیل تھی پرنس البرٹ کے روبرو اُسوقت کامون کی وہ کثرت تھی کہ جنپر توجہ کرنیکے سبب سے تعطیل کا ذرا بھی وہ خیال نہ کر سکتے تھے۔ سنہ ۱۸۵۱ع مین عظیم الشان نمایش کھولنے کا قصد تھا۔ اُسکے افکار و ترددات دم بھر کی فرصت نہین لینے دیتے تھے۔ نمایش کے لیئے ایگزیکیٹو کمیٹی مقرر ہوئی۔ اُسنے مہذب دنیا کے سب حصون سے یہ درخواست کی کہ نمایش مین وہ وقت پر ہماری امداد کرین۔ اب تک اِس امر کا فیصلہ نہین ہوا تھا کہ عمارت کتنی وسیع بنے اور اور ملکون کے اسباب کے لیئے اُسکے حصون کی تقسیم کیونکر ہو۔ اسکے واسطے چندہ کا جمع کرنا روز بروز زیادہ دشوار ہوتا جاتا تھا پبلک کی توجہ اِسکی

طرف ولائی جاتی تھی۔ اور اس سے امداد لیجاتی تھی مجالس مقرر ہوتی تھین۔ اُن مین بڑے بڑے ممتاز و سرافراز آدمیون پر یہ دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ وہ سپیچین دین۔ غلط افواہون کو اُڑنے نہ دین لوگون کو مدد کرنے پر آمادہ کرین۔ جو لوگ اس کام مین مشغول ہوئے تھے۔ وہ پرنس البرٹ کیطرف ہدایت و ارشاد کے لیئے رجوع کرتے تھے۔ ۸۔ مارچ ۱۸۵۰ء کو لارڈ گرین ویل پرنس کے سکرٹری کو لکھتے ہین کہ مجھے یہ خوف لگا رہتا ہے کہ پرنس کے وقت اور توجہ پر بڑا بھاری ٹیکس لگتا ہے وہی بظاہر ایک ایسے شخص نظر آتے ہین کہ نمایش کی کل کلیات اور جزئیات سے ماہر ہین اگر اُنکے بغیر یہ کام بطور خود چھوڑ دیا جائے تو وہ خاک مین ملجائے۔

ایسے بزرگ کام کے لیئے مزاحمتون و دقتون کا پیش آنا ضروری تھا۔ مگر اُنکے دور کرنے کیلیئے پرنس کو ایسے معاون و مددگار ملگئے تھے کہ جن کی رایون پر وہ پورا بھروسہ کرتے تھے جن مین اُنکے ایک پُرانے دوست و استاد مسٹر کوئیٹ لیٹ تھے جنھون نے برسل سے ماہ جنوری مین لکھا کہ " مین انگلینڈ مین یقینی آؤنگا اور غالبًا نمایش مین موجود ہونگا۔ جو آپنے دنیا کی حرفت اور صنعت و کھانے کے لیئے کھولی ہے اس زمانہ مین جو ہم اپنے ہنر کی نمایش کرتے ہین وہ قدیمی شاعری سے کچھ کم نہین ہے وہ ایک عالیشان عظمت و شوکت و جلال رکھتی ہے۔ آپ سوسائٹی کے جون بدلنے کو خوب سمجھتے ہین وہ ترقی کیحالت مین ہے آپ جو ترقی کی تحریک مین سرنشار بنے ہین اس سے آپ کی فراست و فرزانگی نمایان ہوتی ہین "

۱۲۔ فروری ۱۸۵۰ء کو **ولس روڈ** مین بڑی شان و شکوہ کے ساتھ ایک پبلک میٹنگ ہوئی اسمین بڑے بڑے مدبران ملکی اپنے اپنے ملک کے قائم مقام بنکر آئے اور اُنھون نے بڑی دلپذیر تقریرین کین۔ لارڈ مورپتھ صدر انجمن تھے۔ اُنھون نے اپنی بے نظیر تقریر مین پوپ شاعر کے اشعار پڑھے اور فرمایا کہ گویا یہ شاعر کوئی پیغمبر تھا۔ مگر اس کا یہ کلام پیغمبرانہ تھا جو آیندہ کا حال بتلاتا تھا " کہ ایک وقت آئیگا کہ دریائے ٹیمس مثل ہوا اور سمندر کے انسانون کے واسطے آزادانہ غیر محدود ہوگا۔ سارے بحر و دریائے روان جو اضلاع کو جدا کر رہے ہین اس مین آنکر ملینگے اور انمین جہازون کے اندر قومین سوار ہوکر یہان داخل ہونگی۔ اقصائے دنیا ہماری شان و شوکت کو دیکھین گے اور پرانی دنیا کی تفتیش کے لیئے نئی دنیا جہاز مین بیٹھے گی

ڈچس سدرلینڈ نے اِس اپیچ کی داد دی اور لکھا کہ مورتھہ نے اس تقریر سے بہتر کبھی تقریر نہین کی۔ اور حضرت علیا نے اِس ڈچس کی لنسبت یہ تحریر فرمایا کہ "مین ہمیشہ اسکو پسند کرونگی۔ وہ ہر موقع پر سچے دل سے پرنس کی ثناخوانی کرتی ہو۔ پرنس کوئی کام نہین کرتا اور کلام نہین کہتا جس کی طرف وہ دل لگا کے نہین ہوتی۔ اسکو خود نیک کام کرنے کا فکر رہتا ہو۔ اسکا دل بڑا فیاض ہو وہ تعصب پر غالب رہتی ہو۔ سیکھنے کا بڑا شوق رکھتی ہو۔ اپنی اور اورون کی ترقی کی خواہان رہتی ہو"۔

اس میٹنگ کے بعد مین مشن ہوس مین بڑی دہوم دہام کی دعوت ہوئی جس مین رؤسا و امرائے عظام اور غیر ملکون کے سفیران عالیمقام اور نمایش کے کمشنران شاہی اور دو سو شہرون کے مجسٹریٹان اعظم مدعو ہوئے۔ اسمین شاہی کمیشن مقرر ہوا تو اُسکے روبرو یہ تین امر فیصلہ طلب پیش ہوئے۔ اوّل نمایش کا مقام کہان ہو۔ دوم اُسکی وسعت کتنی ہو۔ سوم اُسکے لیے روپیہ کا انتظام کس طرح ہو۔ روپیہ کے جمع ہونیکے لیئے ملکہ معظمہ کو بڑا فکر رہتا تھا۔ وہ یہ چاہتی تھین کہ پبلک کو خود اِس نمایش کی تائید کرنے کی طرف رغبت ہو۔ اور ایسی مجالس منعقد ہون کہ وہ عوام کو نمایش کے فوائد پر مطلع کرین۔ یہ سارے مطالب پرنس کی اس تقریر سحر پرداز و اثر انداز سے حاصل ہوگئے جو اس دعوت مین اُنھون نے فرمائی۔

اے صاحبو! مین خیال کرتا ہون کہ ہر تعلیم یافتہ آدمی پر یہ فرض ہو کہ وہ اِس زمانہ کو جس مین وہ رہتا ہے نظر غور سے دیکھے اور اپنے بساط کے موافق اپنی عاجزانہ ایسی کوشش کرے کہ جس مین اس انتظام علی الترتیب کی تکمیل کی افزایش ہو جو خداوند تعالی نے اپنی مخلوق کے لیئے بنایا ہے کوئی شخص جس نے اِس زمانہ پر ذرا بھی توجہ کی ہے وہ ایک لحہ کیلئے بھی اس مین شک نہین کرے گا کہ یہ زمانہ عجب تغیر کی حالت کا ہو جس کا میلان اِس طرف ہو کہ کل بنی نوع انسان مین اتحاد و یگانگی پیدا ہو۔ اِس اتحاد و یگانگی سے مراد یہ نہین ہو کہ روئے زمین کی اقوام مختلفہ و متنوعہ کے مخصوص خصائل کے حدود شکستہ ہوجائین اور سب متساوی ہوجائین بلکہ اِس سے مراد یہ کہ قومون کی بوقلمونی اور اسکی مخالفت کا جو نتیجہ و مولود ہو وہ ایک ہوجائے۔

کرہ زمین کے حصے اور قومین فاصلون و بعدون کے حائل ہونیسے آپس مین جدا جدا ہین مگر حال کے ایجادات و اختراعات ان فاصلون و بعدون کو مٹاتے جاتے ہین اور باسانی اُن کو

پرنس البرٹ کی تقریر

کرتے ہین۔ کل قومون کی زبانین معلوم ہوگئی ہین۔ اُنکی تحصیل کے اسباب ہر شخص کو بآسانی میسر ہوسکتے ہین۔ خیالات کی تیز روی برقی قوت کرا رہی ہو۔ سوائے اسکے یہ بات اور ہو کہ سائنس و انڈسٹری و محنت پردازی و آرٹ کی سب فروع مین تقسیم محنت کا اصول اعظم وسعت پا رہا ہو اور وہ نئی سوئیلیزیشن (شایستگی و تہذیب) کا محرک اعظم ہے +

پہلے زمانہ مین ذہین وطباع وعالم اپنی ذہانت وفطانت کو خرچ کرکے کوئی علمی بات نکالتے تھے۔ اسکی اشاعت واعلان مین ایسا بخل کرتے تھے کہ وہ ایجاد چند ہی آدمیون کے سینہ مین دفینہ رہتا تھا۔ اور اسکی نکات پر خاص ہی آدمی بحث کرسکتے تھے۔ غرض پہلے زمانہ مین ایجادات واختراعات کے مخفی رکھنے مین بڑا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اب اُسکے برخلاف زمانۂ حال مین ادھر ایک ایجاد وانکشاف ہُوا اسکے ساتھ ہی اُدھر اس کا اعلان ہُوا۔ اور لوگ اسکے ترقی دینے کی طرف متوجہ ہوئے۔ قومون مین باہم وہ رقابت ہوتی ہے کہ ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ مین ہی اس ایجاد کے ترقی دینے مین اور قومون پر سبقت لیجاؤن اور فوقیت حاصل کرون۔ اس آپس کے مقابلہ اور رقابت سے اس ایجاد کی ترقی ہوجاتی ہو۔ زمین کے کل اقطاع کا پیداوار ہمارے سامنے موجود ہو۔ ہم کو صرف یہ فیصلہ کرنا ہو کہ ان پیداوارون مین کونسا بہتر ہے اور ہماری مطلب برآری کے لیئے ارزان ہو اور اپنے سرمایہ سے اور اورون کے مقابلہ و رقابت سے اس پیداوار کے قوائے کو کیونکر بڑھا سکتے ہین +

دنیا مین انسان جس قدر مقدس و معظم بلاغ کے لیئے پیدا ہوا ہو اب اسکو کامل طور پر پورا کرتا جاتا ہے۔ عقل الٰہی کی تصویر عقل انسانی اسلیئے بنائی گئی ہے کہ وہ اُن قوانین الٰہی کا انکشاف کرے جنکے موافق خدائے تعالیٰ اپنی مخلوق پر حکمرانی کر رہا ہے اور اُن قوانین ہی کو اپنے عمل کا علم بنا کے نیچر کو اپنے مقاصد و مطالب کے لیئے فتح کرے اور اپنے تئین ایک آلۂ الٰہی بنادے +

قوت۔ حرکت۔ تغیر کے قوانین کو سائنس منکشف کرتا ہو اور صناعی اُن قوانین کو اُس مادے پر استعمال کرتی ہے جو زمین ہمکو با فراط دیتی ہو۔ پھر اس صناعی مین آرٹ ہمکو حسانت و ہم آہنگی کے عرفانی قوانین سکھاتا ہو اور اُنکے موافق ہماری پیداوار کی صورتین بناتا ہے +

جنرل ہین ۱۸۵۱ع کی یہ نمایش ایک سچا معیار اور زندہ تصویر اس استعداد و قابلیت انسانی کی ہم کو دیگی جو اس مشکل کار عظیم مین بروئے کار باہر ظاہر ہوگی وہ ایک ایجاد ایسا ہوگا کہ جس سے

کل قومین اپنی سعی کوشش کے لیئے ہدایت پائین گی +

مجھے پوری امید ہی کہ جب اس نمائش مین مجموعۂ اشیا ناظرین دیکھینگے تو انکے دلون مین اول خدا تعالیٰ کے شکر بجالانے کا خیال پیدا ہوگا۔ جس نے غیر متناہی نعمتین اُنکو عطا کی ہین دوم پھر یہ خیال پیدا ہوگا کہ ان نعمتون کا حاصل ہونا ہماری اپنی ایک دوسرے کی معاونت پر موقوف ہے خاص اشخاص کی نہین بلکہ روئے زمین کی کل قومون کی مصالحت و محنت و مستعدی کے سبب یہ نعمتین حاصل ہوتی ہین +

سامعین نے اس اسپیچ کی ایسی واہ واکی کہ پرنس کی ہمت کو ایسی تقویت ہوئی کہ وہ نمایش کی بے انتہا مشکلات کے سہل کرنے مین ہمہ تن مصروف ہوگیا۔ اور اپنی اسپیچ کے آخر مین یہ فرمایا کہ مین اس نمایش کو ایسی وسعت دونگا جس کا اندازہ بالفعل مین نہین کر سکتا +

سامعین جن مین قلمرون کے تمام میونی سپیلٹون کے قائم مقام موجود تھے۔ وہ اس اراد کو اپنے ساتھ لیگئے کہ نمایش کے لیئے اہتمام مین گرم کوشی کرینگے۔ سر روبرٹ پیل نے اپنی اسپیچ مین کہا کہ اے سامعین آپ اس یقین کو اپنے ساتھ لیجاوَگے کہ یہ عمدہ کام جسکے حوالے انگلستان کی عزت و خصلت کیگئی ہے ناکام نہین ہوگا۔ اُسکے سامنے جو مشکل و مزاحمت پیش آئے گی۔ اُس کو انگریزی کی مستعدی و پلٹنے مردی پرے ہٹائے گی +

پرنس پر مبارک باد کی بوچھاڑ پڑنے لگی۔ اُنکو اپنی اس تعریف و فصاحت و بلاغت سے ایسی خوشی نہین حاصل ہوئی جیسے کہ اس بات سے ہوئی کہ لوگون نے اُن کی نمایش کی تدبیر کو اپنے دلمین جگہ دی۔ اخبارون مین پرنس کی بڑی تعریفین لکھی گئین۔ ۳۰۔ مارچ کو شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ نے فخریہ یہ خط لکھا کہ جیسا میرا دل چاہتا تھا کہ لوگون کے دلون مین پرنس کی الفت و محبت پیدا ہو وہ آب پیدا ہوگئی ہے۔ پرنس کے دل و دماغ مین وہ قابلیتین ہین کہ کسی شخص مین شاذ و نادر ہی ہوتی ہین جتنا لوگون کو اُنپر علم ہوتا گیا۔ اُتنی ہی اُنکی قدر و منزلت بڑھتی گئی۔ لوگون کو اُنکی خوبیون کو دیکھ دیکھ کر جرأت ہوتی تھی کہ کیسی اُن مین قوت و جودت اور اُنکی طبیعت مین انکسار ہے کیسی ہمیشہ وہ اورون کے ساتھ بھلائی کرنیکے درپے ہوتے ہین۔ ایسی ہی زندگی سب زندگیون سے زیادہ خوش حال ہے۔ وہ شخص نا اُمید ہوتا ہے جو اُس چیز کے لیئے کڑھتا ہی جو اسکو حاصل نہین ہوسکتی اور سب سے زیادہ خوش

کرنے والی چیز کی تلاش مین تگاپو کرتا ہے *

۲۷- اپریل کو ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب کو یہ خط لکھا کہ حقیقت مین پرنس اورون کی بھلائی کے لیئے عجیب وغریب کام کرتا ہے مجھے اُن کے زیادہ کام کرنیسے ہمیشہ اُن کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ لگا رہتا ہی۔ وہ موسم سرما و خزان مین علیل رہے خدا کا شکر ہی کہ اب وہ بالکل تندرست ہین *

دماغی محنت سے جو جسمانی علالت ہوتی ہے وہ علالت پرنس کو تھی۔ ایسی علالت کا بڑا علاج یہ ہی کہ کام مین کامیابی کی خوشی ہو۔ سو پرنس کو نمایش کے خاص و عام پسند ہونیسے حاصل ہوئی جس کی مسرت نے اُنکی علالت کو دور کر دیا *

پارلیمنٹ کے شکست ہو جانیسے ملکہ معظمہ و اعلیحضرت پرنس کو کچھ تعطیل ملی۔ اُنہونے ونڈسر مین آنکر آرام لیا۔ لنڈن مین تو پرنس کو ایک گھنٹہ کی بھی فرصت نہ ملتی تھی۔ اِس قصبہ مین آنیسے اور اسکے کام کرنیسے اُنکی روح وروان تازہ و توانا ہو جاتی تھی۔ یہ امر حضرت علیا کے اِس فقرے سے جو اُنہونے سٹوک میر کو لکھا ہی۔ ظاہر ہوتا ہے کہ مین اپنی خیر و عافیت لکھنے سے خوش ہوتی ہون کہ خدا کا شکر ہی کہ میرا پیارا شوہر اب اپنے تئین آرام دیتا ہے اور اُسکو خود اپنے اوپر حیرت ہوتی ہی کہ اسکا دل کام کرنیکی طرف کیون نہین رغبت کرتا۔ اِس بات سے میرا ڈاکٹر کلارک بڑا خوش ہی۔ دماغ کو آرام ملنا قطعا ضرور ہے تاکہ پھر کام کرنیکے لیئے تازگی و توانائی آجائے اِس خیال سے کہ مبادا پرنس کے قوائے دماغی مضمحل ہو جائین جس سے میری جان بے چین ہو جاتی ہے۔ مین بار بار بہت پھرا کرتی ہون *

حضرت علیا یہان اسلیئے تشریف لائی تھین کہ اُنکے شوہر کو کثرت سے کام کرنے سے فرصت ملے اور وہ آرام کرین سو لنڈن کی نسبت یہان پرنس نے کچھ آرام لیا۔ مگر ان کا دماغ کب معطل بیٹھ سکتا تھا۔ یہان اُنہون نے اپنے لیئے یہ کام نکال لیا کہ یہان کی موریون اور بدررؤن کا ایسا بندوبست کرین کہ جس سے خلائق کو فائدہ پہنچے۔ پرنس نے سٹوک میر کو لکھا کہ مین نے یہ بڑی تحقیقات کی ہے کہ موریونکی غلاظت کیونکر زراعت کی کھات بن سکتی ہے اور شہرون سے پانی کا نکاس کیونکر ہونا چاہیئے انگلستان مین یہ کام مہتم بالشان ہو گیا ہے۔ اسکے لیئے جتنی پہلے تدبیرین سوچی گئی ہین اُنمین لاکھون روپیون کا خرچ ہے مگر مین نے جو تدبیر نکالی ہی اُسمین کوڑی کا خرچ نہین۔ میری تدبیر یہ ہی کہ خاص

توسط و آلات سے موریون کا پانی فلٹر یعنے چھن کر نیچے سے اوپر جائے اور تلچھٹ نیچے رہجائے۔ اور اس نتھرے ہوئے پانی سے کھیتون مین آبپاشی کیجائے۔ جہان زمین ڈھلوان زیادہ ہی جیسے کہ اوسبون مین وہان اس حکمت سے آبپاشی بہت ارزان ہوسکتی ہی۔ اور اُسکا ماحصل زیادہ ہوسکتا ہی اس کا روائی کے لیئے ایک ضروری شرط زمین کا ڈھلوان ہونا تھا جو اکثر قصبات مین نہین ہوتا۔ اسلیئے پرنس اپنی اس تدبیر مین کامیاب نہین ہُوا *

ڈیوک ولنگٹن کا پرنس البرٹ کے لیئے عہدہ کمانڈر انچیف کا پیش کرنا

ڈیوک ولنگٹن کمانڈر انچیف سپاہ تھے۔ اُنھون نے فرمایا کہ جب تک مین زندہ دل اور قوی تھا۔ اِس عہدہ کے کامون کو سرانجام دیتا تھا۔ اب یہ بہتر معلوم دیتا ہے کہ کوئی میرا قایم مقام مقرر کیا جائے۔ میری ذات کے لیئے یہ ایک خاص مستثنے صورت تھی کہ باوجودیکہ مین رعیت مین سے تھا مجھے یہ عہدہ مل گیا ورنہ یہ عہدہ بادشاہ کو یا اُس شخص کو جو تخت سے قریب ہو ملنا چاہیئے۔ انگریزون کو کچھ حسد تھا کہ یہ منصب عالی رعیت مین سے کسی شخص کو ملجائے۔ لیکن بادشاہ تو عورت تھی اس لیئے ناممکن تھا کہ یہ عہدہ اُسکے حوالہ کیا جائے۔ بس ڈیوک نے دفعتہً یہ تجویز پیش کی کہ پرنس البرٹ کے لیئے اس عہدہ کے پانیکے واسطے انتظام کیا جائے۔ حضرت علیا کو اِس بات کا کچھ خیال نہ تھا وہ یکایک اِس بات کو سُنکر متحیر ہوگئین۔ باوجودیکہ ایسے عہدۂ جلیل القدر کا ملنا جو انکی عین تمنا ہوتی ہے مگر پرنس نے اس عہدے کے قبول کرنے کیلیئے یہ عذر پیش کیا کہ مین سپاہ کے کام سے ناواقف ہون۔ اِسمین مجھے کچھ تجربہ نہین ہی۔ اِس عذر کے جواب مین ڈیوک نے فرمایا کہ مین آپکے ماتحت ایک چیف اوف سٹاف مقرر کرونگا جو بڑا آزمودہ کار جرنیل ہوگا۔ اِس بات کو ملکہ معظمہ نے ناپسند کیا۔ جسکا غالبًا یہ سبب تھا کہ وہ اپنے خاوند کی خصلت و عادت سے بہ نسبت ڈیوک کے زیادہ واقف تھین۔ وہ یہ خوب جانتی تھین کہ پرنس جب اس عہدہ کو منظور فرمائین گے تو اسکے سارے کامون کے کرنے کو اپنے اوپر فرض سمجھین گے اور خود انکو کرینگے۔ برائے نام عہدہ کو عزت کے لیئے نہین قبول کرینگے۔ اور اپنا کام کسی اور سے کرانا پسند نہین کرینگے اور جیسے کہ اُنھون نے کیمبرج یونیورسٹی مین چانسلر مقرر ہوکر اسمین ایک تبدل اور تغیر عظیم پیدا کیا۔ وہ سپاہ مین بھی کمانڈر انچیف مقرر ہوکر تغیر پیدا کرینگے۔ اسمین ناتجربہ کاری کا عذر قابل التفات اس سبب سے نہین ہُوا کہ اُنکی دماغی قوت ایسی عجیب و غریب تھی کہ وہ اِس عہدے کے کام کو کسی دوسرے تجربہ کار اور آزمودہ کار سے کم نہین کرتے

اگر اس عہدے کے اختیار کرنیسے اُنکو اپنے سارے کام چھوڑنے پڑتے۔ موریون کے پانی پر کیمیاوی اعمال سے ایسی ایک بات کا منکشف کرنا چھوڑنا پڑے گا جس سے فائدہ عام اور رفاہ انام اور اُن کو حیات دوام حاصل ہو۔ ملکہ معظمہ کی سکرٹری کے کام جو وہ کرتے ہین اُنکو ترک کرنے پڑین گے۔ یہ نا ممکن ہو کہ کوئی دوسرا سکرٹری کاروبار سلطنت مین ملکہ معظمہ کی معاونت کرنے والا اُنکے برابر ملے مگر کمانڈر انچیف ہونے کیلئے ایسے لایق آدمی ملسکتے ہین کہ وہ ان سے بہتر تو نہین مگر برابر کام کرسکین۔ دو دن بعد ڈیوک نے پرنس کو یہ خط لکھا۔ میرے پیارے ڈیوک۔ آپنے جو میرے کمانڈر انچیف ہونیکی تجویز فرمائی ہے اُسپر ملکہ معظمہ نے اور مین نے سب طرح کی غور و خوض کی کہ ان دو باتون مین سے کون سی بات میرے حق مین مصلحت و مفید ہوگی کہ سپاہ کی حکمرانی کو قبول کرون یا اس سے انکار کرون۔ تو آخرکو مین نے یہ نتیجہ نکالا کہ مین اس امر کا فیصلہ محض اس خیال پر نظر کرکے کرون کہ میرا منصب جو ملکہ کے شوہر ہونے کا ہے۔ اس کے ادائے فرائض مین اس عہدہ کے قبول کرنیسے کوئی حرج واقعہ ہوگا یا کوئی اعانت ہوگی +

میرا خاص منصب نہایت نازک ہو۔ جب کوئی عورت بادشاہ ہوتی ہو تو اسکی ذات خاص کے لیئے بہ نسبت مرد بادشاہ کے بہت سے نقص و خسارے ہوتے ہین لیکن اگر اسکی شادی ایسے شوہر سے ہوجائے جو اپنے فرائض کو سمجھتا ہو اور اُنکو ادا کرتا ہو تو عورت بادشاہ کے نقصانون اور خسارون کا معاوضہ ایسے بہت سے فائدون سے ہوجاتا ہو کہ وہ عورت بادشاہ مرد بادشاہون سے بھی زیادہ قوی ہوجاتی ہے۔ لیکن اس بات کے لیئے یہ ضرور ہے کہ شوہر اپنی ذات کو بی بی کی ذات مین مستغرق کردے۔ **شعر** من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی کا معاملہ ہو شوہر اپنی ذات کے لیئے کسی اقتدار اور اختیار کا مدعی نہو۔ ساری مفسدہ انگیز باتون سے درکنار رہے۔ پبلک کے روبرو کوئی جداگانہ جواب دہی اپنے ذمے پر نہ لے اور اپنے منصب کے سارے کامون کو بی بی کے منصب کے کامون کا ایک حصہ بنادے۔ عورت ہونیکے سبب سے جو بالطبع بادشاہی کامون مین کسر رہتی ہو اُسکو پورا کرے۔ بعض اوقات جو مشکل معاملات، قومون کے باہمی تعلقات کے اور پولٹیکل یا سوشیل مقدمات خاص اپنی ذات کے دشوار اور مشکل پیش آجائین اور اُنکے حق ادا کرنے مین دشواریان پیش ہون تو اُنکے اندر وہ ہر وقت علی الاتصال اعانت و امداد کرے۔ ملکہ کا

شوہر بالطبع کنبہ کا سرپرست اور گھر کا منتظم اور ذاتی معاملات کا مہتمم اور پولیٹکل باتون مین اس کا مشیر موتمن۔ گورنمنٹ کے افسرون کے ساتھ مراسلات کا مددگار۔ بچون کا معلم۔ بی بی کا پرائیویٹ سکرٹری اور مستقل منسٹر (وزیر) ہوتا ہی۔ اب سوال یہ ہی کہ میرے ان کامون کے ساتھ کہان تک یہ مناسب و موزون ہے کہ اِس عہدہ جلیل القدر کی جواب دہیون کو اپنے ذمے پر مین لون اور اُسکا مدبر اور منتظم بنون۔ اور ملکہ کا اگزیکٹو افسر بنکر اُنکے احکام کی تعمیل کرون۔ مین اپنے دلمین یقین واثق رکھتا ہون کہ جب مین اِس عہدے کی جوابدہی اپنے ذمے لونگا تو اسکا کام اورون کے حوالے نہین کرونگا۔ بلکہ اپنا عین فرض یہ جانونگا کہ اُسکے سارے کامون کی خودنگرانی کرون۔ اگر مین اپنے فرائض خدمت کو اِس نہج سے بھی اواکرونگا تو بھی مین جانتا ہون کہ مین اس عُہدے کے کام مین ناتجربہ کار ہون ایک لائق جنرل افسر اِس عہدہ کے کامون کو مجھ سے بہتر کرے گا۔ اور مین اُن فرائض کے اواکرنے سے محروم ہوجاونگا۔ جو ملکہ کی بہبودی کے لیئے کرتا ہون اور اُنکو میرے سوا کوئی اور شخص نہین ادا کرسکتا۔ پس اِن وجوہ سے اِس عہدۂ جلیل کے قبول کرنیسے معذور ہون گا گو وہ میرے لیئے ترغیب عظیم ہے +

ایک اور بات ہے جو میرے دلپر ایسا زبردست اثر کرتی ہی کہ کسی اور شخص پر نہین کرتی کہ برٹش کونسٹی ٹیوشن کا منشا یہ ہے کہ سپاہ پر بادشاہ حکمرانی کرتا ہی۔ اور اب تک اسی طرح عمل ہوا ہی مگر اب بادشاہ ایک لیڈی ہی وہ سپاہ پر اپنے حکمتون کو اِس طرح نہین چلاسکتی جس طرح بادشاہ کو چلانا چاہیئے۔ اور کمانڈر انچیف کی وہ امداد نہین کرسکتی جس کی ضرورت سپہ سالار کو معمولی حالتون مین ہوتی ہی۔ بس اِسوجہ سے مجھے ہی ملکہ کیطرف سے حکمرانی کے کامون کا کرنا میرا زائد اور خاص فرض ہوگا اور سپاہ کے معاملات پر خاص توجہ کرنی اور اُنکی بڑی احتیاط سے خبرداری کرنی پڑیگی

جب تک جناب کمانڈر انچیف ہین بادشاہ کی طرف سے آپکو اعانت کی ضرورت نہین ہے بلکہ جناب کی طرف سے بادشاہ کو اعانت کی ضرورت اِس سبب سے ہوتی ہی کہ عوام کی رائے پر جو جناب کا منصب طاقت رکھتا ہے وہ کسی اور کا منصب نہین رکھ سکتا اگر مین آپکے قدمون پر چل کر سپاہ کے معاملات پر غلبہ و قدرت رکھنا چاہون تو وہ ایک مکبر مضحکہ کے قابل ہوگا +

ڈیوک نے پرنس کے دلائل کو خوب جانچا اور اِس باب مین لارڈ رسل سے بھی خط و کتابت کی اور آخر

یہ امر طے ہُوا کہ پرنس کا منصب ایسا ہے کہ اِس عہدہ کا نامنظور کرنا بہتر ہے *

یکم مئی ۱۸۵۰ء کو حضرت علیا کا تیسرا بیٹا اور ساتوان بچہ پیدا ہُوا۔ اِس دن ڈیوک ولنگٹن کی سالگرہ تھی۔ اسلیئے اِس مولود مسعود کا نام ڈیوک کے نام پر آرتھر رکھا گیا جس سے ہمیشہ یہ بات یادگار رہے کہ حضرت علیا و عالیجناب کو ڈیوک سے دلی محبت و مؤدت تھی اور اُنکے دلمین ڈیوک کی قدر و منزلت ہی۔ حضرت علیا نے سٹوک میر کو لکھا کہ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ میرے ہان بیٹا جسکی بڑی تمنا تھی اُسدن پیدا ہوا ہے کہ ڈیوک ولنگٹن کی اکیاسیوین سالگرہ تھی اِس لیئے اِسکا نام ڈیوک کے نام پر آرتھر رکھا گیا اور باپ کا نام اسپر اور اضافہ کیا گیا *

۲۲ جون کو اِس شہزادے کو اصطباغ دیا گیا۔ اور اِس کا نام آرتھر ولیم پیٹرک البرٹ رکھا گیا *

پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو خط لکھا کہ مین آپ کو پوتے کے پیدا ہونیکی مبارکباد دیتا ہون۔ وہ میرا ساتوان بچہ ہی۔ رات کو مان بے چین رہی۔ سوا آٹھ بجے دن کی روشنی مین بچہ نے اپنی آنکھین کھولین۔ بہن بھائیون نے بھائی کے پیدا ہونے کی بڑی خوشی منائی۔ اور وہ آپس مین کہنے لگے کہ اب ہم ہفتہ کے دنون کی تعداد کے برابر سات ہوگئے۔ اب ہم اپنے مین سے اتوار کس کو کہین۔ آپس کی محبت و الفت کے سبب سے سب سے چھوٹے بھائی کو اتوار قرار دیا *

حضرت علیا پر اب تک تو حملے کیئے۔ پاجی۔ رذیل آدمیون نے کیئے تھے مگر اب کی دفعہ لفٹننٹ پیٹ نے حملہ کیا۔ جس کا خاندان شریف تھا اور پانچ برس تک وہ سپاہ مین افسر رہ چکا تھا حضرت علیا کے چچا ڈیوک کیمبرج سخت علیل تھے۔ اُنکے گھر پر عیادت کے لیئے حضرت علیا تشریف لیگئی تھین وہان سے واپس آتی تھین کہ لفٹننٹ پیٹ نے اُنکے چہرے پر ایک چھڑی زور سے ماری جسکو کلاہ نے روکا مگر پیشانی زخمی ہوئی۔ یہ زخم ایسا خفیف تہا کہ وہ رات کو اوپی را مین ملکہ معظمہ کے جانے کا مزاحم نہ ہُوا۔ جسوقت وہ اوپیرا مین تشریف لائین تو بڑی گرمجوشی سے چیئرز دیئے گئے۔ اور ملکہ کو خدا سلامت رکھے کا گیت گایا گیا۔ اِس صدمہ کا حال سٹوک میر کو عالیجناب یہ لکھتے ہین کہ پیارے سٹوک میر مجھے ایک منٹ کی فرصت ملی ہے جس مین آپ کو یہ خط لکھتا ہون۔ خدا کا شکر ہی کہ وکٹوریا اچھی ہین۔ اگرچہ اُنکی پیشانی پر کل سخت چوٹ لگی۔ جسکے سبب سے اُنکو ضعف ہی۔ مجرم وہ بانکا ترچھا آدمی ہے جو پارک مین اکثر

حضرت علیا کے تیسرے شہزادے آرتھر کی ولادت ۱۸۵۰ء

لفٹننٹ پیٹ کا حملہ ۱۸۵۰ء

اپنی خوش لباسی کو دکھایا کرتا تھا اُسکو آپنے بھی دیکھا ہوگا۔ وہ اپنی اِس حرکت بیجا کے سبب سے بتلانے
مین خاموش ہی۔ مگر اپنے اِس کام سے غمزدہ ہی۔ ایسے کام کے کرنیسے کوئی آدمی خوش نہین ہوا کرتا ہی۔
عدالت مین مجرم کے لیئے معمولی عذر دیوانگی پیش ہوا۔ مگر جیوری نے اُسکو مانا نہین۔ اُس کو
۷ برس کی قید اور جلاوطنی کی سزا ہوئی ۔

اوسبورن کی دلکشا ہوا نے پرنس البرٹ کو تازہ و توانا کردیا۔ یہان وہ اپنے کامون کو ترقی
دیتے رہے۔ ارضی کی درستی کرتے رہے۔ موریون کے آلہ کا تجربہ کرتے رہے۔ فارم کے مکان تیار
کرتے رہے۔ ۲۳ مئی کو اپنی سوتیلی مان کو اُنھون نے یہ خط لکھا کہ جزیرے مین اپنے گھر کے اندر ہم
موسم گرما کی گرمی سے مسرور ہوتے ہین۔ بچے تیتریان پکڑتے ہین۔ بچون کی مان درختون کے نیچے
بیٹھتی ہین۔ مین خوشگوار پانی پیتا ہون۔ پھوپھی صاحبہ ڈچس کنٹ اور شہزادہ چارلس یہان آئے
ہوئے ہین۔ دو ہفتے ہمارے ساتھ ٹھیرینگے۔ پھر ہم لنڈن جائینگے۔ جہان اِس موسم کی مسرت و انبساط
کی کسر نکلے گی۔ خدا ہم گنہگارون پر اپنا رحم کرے ۔

حضرت علیا لنڈن مین تشریف لائین تو علاوہ یہان کے موسم کی بے لطفی کے اور افکار
نے بھی اُنکو آنکر گھیر لیا ۔

حضرت علیا اور پرنس البرٹ کو جہان اور افکار ستاتے تھے۔ اُن مین سب سے زیادہ یہ شکل
دلخراشی کرتی تھی کہ اخبارون اور بعض رئیسون نے نمایش کے باب مین یہ رخنہ ڈالا کہ پارلیمنٹ کو دبا
کر وہ نمایش گاہ بننے کے لیئے ہائیڈ پارک مین جگہ نہ دے۔ اِس معاملہ کی صورت ایسی خوفناک ہوگئی تھی
کہ نمایش کے کمشنرون کو سوائے اسکے کوئی چارہ ہی نہ تھا کہ وہ نمایش سے بالکل ہاتھ اُٹھائین۔ پرنس
البرٹ کو ملکہ کے زخمی ہونے کا غم تھا کہ اُسپر ایک اور رنج کا یہ اضافہ ہوا کہ سر روبرٹ پیل نے اِس
جہان فانی سے عالم جاودانی مین کوچ کیا۔ پیل اور پرنس البرٹ دونون آرٹ۔ لٹریچر۔ اخلاق اور
پولیٹکل مین بالطبع ہم مذاق۔ ہم خیال۔ ہم رائے تھے۔ پرنس البرٹ نے بیرن سٹوک میئر کو ۳ جولائی
کو یہ اندوہناک خط قصبہ بکنگھم سے لکھا ہے ۔

پیارے سٹوک میئر۔ آپ ہمارے دوست پیل کے مرنیکے رنج و ماتم مین شریک اعظم ہونگے آپ
جانتے ہین کہ مجھہ مین اور پیل مین کیسی یگانگت اور محبت و مودت تھی۔ آخر رات کو ساڑھے گیارہ ۔

حضرت علیا کا لنڈن مین رونق افروز ہونا

سر روبرٹ پیل اور پرنس البرٹ

موت کی نیند مین اُسکی آنکھین بند ہوگئین۔ آپنے سنا ہوگا کہ ہفتہ کے دن ساڑھے گیارہ بجے ہمارے
مکان کے باغ کے محاذی دیوار کے پیچھے وہ گھوڑے پر سے گرا۔ ہنس اور شانے کی ہڈیان ٹوٹین
بہت اذیت اُٹھائی۔ بخار چڑھ آیا ہدن کا بند بند ہل گیا۔ اس صدمے سے چند گھنٹے پہلے وہ نمایش
کی کمیشن مین ہم سے باتین کرتا تھا۔ ہائیڈ پارک کی زمین کے ملنے مین جو مشکلات پیش آرہی تھین اُن
کے سہل کرنے کی صلاح و مشورت بتارہا تھا۔ اس نمایش کے باب مین وہ میرا قوت بازو تھا اسکے
مرنیکے سبب سے میرا دل یہ چاہتا ہے کہ نمایش کے لیئے اگر ہائیڈ پارک مین زمین نہ ملے تو اپنے اس ارادے
کا اعلان کردون کہ مین نمایش سوائے ہائیڈ پارک کی زمین کے کہین اور نہین کرنی چاہتا۔ افسوس ہے
کہ وہ ہمارا دوست کہ ہماری مشکلون کا عقدہ کشا تھا دنیا سے چل بسا۔

۴۔ جولائی سنہ ۱۸۵۰ء کو قصر بکنگھم سے اپنی سوتیلی ماں کو پرنس یہ خط لکھتے ہین کہ آپ جب سے
ہمارے پاس سے تشریف لے گئی ہین۔ ہم پر صدمے پر صدمے واقع ہو رہے ہین۔ ہم سے پیل کو موت
چھین کر لے گئی۔ وہ سب سے زیادہ نیک مرد۔ دوست صادق سلطنت کا استوار رکن اپنے زمانہ کا مدبر
اعظم تھا۔ آپ خوب جانتی ہین کہ اسکے مرنیسے ہم پر کیا بُری بیتی ہوگی۔ ڈیوک کیمبرج بھی ایسے سخت بیمار
ہین کہ اُنکے تندرست ہونیکی امید نہین اُن مین طاقت باقی نہین رہی۔ اس سے زیادہ اور تکلیف یہ ہے
کہ اخبار ٹائمس کی ہدایت سے کل پبلک نے میری اور میری نمایش گاہ کے بنانے کی مخالفت پر کمر باندھی
ہی کہ ہائیڈ پارک مین نمایش گاہ نہ بننے دین۔ کامنس ہوس مین اس باب مین اختلاف ہی۔ ہمارے بڑے
حمایتی پیل تو رہے نہین کہ اُنکا رعب داب ہمارا حامی ہوتا۔ اب ہمارا کوئی مددگار ایسا نہین ہی کہ جس کے
رعب داب سے ہماری دادرسی ہو اور معقول دلائل کی شنوائی ہو۔ اگر ہم کو شکست ہوگئی تو مین نمایش
کے منصوبے کو ترک کر دونگا۔

کوئین اور پرنس دونون اس تجربہ عامہ کا حصہ لے رہے تھے کہ جب آلام آتے ہین تو
خاموش جاسوسون کی طرح تنہا نہین آتے ہین بلکہ اپنی پلٹنین ساتھ لاتے ہین۔

خبرین آئین کہ ملکہ بلجیم (پرنس کی سگی چچی اور ملکہ کی سگی ممانی) سخت علیل ہین۔ چند روز کے بعد
ڈیوک کیمبرج کا جو ملکہ کے سگے چچا تھے انتقال ہُوا۔ اس حادثہ غمناک کا حال پرنس نے اپنی سوتیلی ماں
کو یہ لکھا ہے۔ ہمپر روز روز نئے نئے رنج و غم آتے رہتے ہین۔ کل شام کو ڈیوک کیمبرج کا چراغ حیات

گل ہُوا جس کے سبب ہمارا کنبہ رنج والم مین ڈوب گیا۔ ڈیوک کے بیٹے پانچ گھنٹے کے بعد اُنکے مرنیسے آئے۔ باپ کو آنکر سرد دیکھا آج ہم اُن بیٹون کے ساتھ میت کی زیارت کو گئے۔ اِس نابر کہن سال کی قوت جسمانی تین ہفتے کے بخار نے بالکل زائل کردی۔ آسانی سے اُن کا دم نکل گیا آج سر روبرٹ پیل دفن ہوئے۔ جو اُنکے مرنیکا رنج وقلق سارے ملک کو ہے۔ وہ بیان نہین ہوسکتا ہمارا دوست صادق ومشیر موتمن قوت بازوئے سلطنت بہادر محافظ مملکت۔ ملک کے لیئے فیاض و بینظیر وزیر اعظم دنیا سے اُٹھ گیا*

۹۔ جولائی قصر بکنگھم۔

اُسی دن حضرت علیا نے بادشاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ آج پیل دفن ہُوا۔ اُسکی موت کا رنج دلخراش ہے سارا ملک اُسکے لیئے ایسا ماتم کر رہا ہے جیسے کہ کوئی اپنے باپکے مرنے کا ماتم کرتا ہے۔ ہر شخص یہ جتاتا ہے کہ وہ کیا مرا۔ میرا ایک ذاتی دوست مرگیا۔ جس وقت سے اُسکی زیست کی حالت خطرناک ہوئی تو اُسکے دروازون پر ایک خلق کا ہجوم رہتا تھا۔ جسکے روبرو ایک پولیس کا آدمی وہ حال سُنا دیتا تھا جو ڈاکٹر مرض کا حال لکھتا۔ جب اُس کے دوست اُسکے گھر سے واپس آتے تھے تو اُن کے چہرے فق وغمزدہ ہوتے تھے جو لوگون کے دلون پر صدمہ پہنچ رہا تھا۔ وہ اُنکا اپنا ہی دل خوب جانتا تھا سب جماعتون کے دلون پر ایک غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ تاریخ کی طرح بائی اوگریفی مین بھی تکرار ہوتی ہی جو ٹیسی ٹس نے ایگری کولا کی نسبت لکھا ہو وہی لفظ بہ لفظ زمانہ حال کے اِس مدبر کے مرنے پر صادق آتا تھا کہ اُسکی زندگانی کا ختم ہونا اُسکے کُنبے کے لیئے بڑا عمیق قلق ہے۔ اُسکے دوستون اور یگانون کے واسطے ایک رنج گرانبار ہے۔ بیگانون کے چہرے کا اُداس کرنے والا ہے۔ جن لوگون نے اُسکی صورت بھی کبھی نہین دیکھی وہ بھی غمزدہ ہین۔ جب وہ بستر بیماری پر پڑا تھا تو عوام الناس اور وہ لوگ جو پبلک واقعات سے کچھ سروکار نہین رکھتے اُسکے گھر کے گرد بھیڑ لگانے رہتے تھے کوئی کوچہ وبازار ایسا نہ تھا کہ اُسکی موت کا حال سُن کر خوش ہو یا دشمن کرا اپنے راستہ پر چلا جائے اور اُسکا خیال نہ کرے*

۴۔ جولائی کو پرنس البرٹ نے اپنے بھائی کو یہ خط لکھا ہے کہ ہم پیل کے غم سے مارے مرے جاتے ہین۔ اُسکی موت کا صدمہ جانکاہ ہے پیر ایسا ہُوا ہے کہ ہمارا دم گُھٹا جاتا ہے۔ سانس مشکل

باہر آتا ہے۔ اُسکا مرنا عموماً سارے یوروپ پر صدمۂ عظیم ہے اور خصوصاً انگلینڈ کے لیئے وہ بڑا ہولناک ہی۔ تاج شاہی اور ہماری ذات کے لیئے یہ ایسا حادثہ ہے جسکے نقصانون کا حساب نہین ہوسکتا ہی جسطرح اِسکی جان گئی ہی وہ اور بھی ہماری جانگزائی کرتی ہے وہ دنیا مین کیا نہین رہا۔ ہمارا پارلیمنٹ مین سہارا نہین رہا۔ اُس رائے کا اثر نہین رہا۔ جو سلطنت کو سہارتا تھا۔ اب ہماری نمایش بھی لنڈن سے رخصت ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہی۔ کون سرویٹو پارٹی کا ایک گروہ جو قانون غلہ کی منسوخی کا مخالف تھا وہ پہلے ہی سے نمایش کے ہونے کا بھی مخالف تھا اور ریڈیکل بھی پہلے ہی سے بادشاہی مال (پارک) پر اپنا اختیار جماتے تھے۔ ٹائیمس کے ایک سولسٹر (وکیل کا نائب) نے پارک کے قریب ایک مکان خرید لیا تھا وہ بھی نمایش پر طعن تشنیع کررہا تھا۔ آج پارلیمنٹ مین اس باب مین بحث ہوگی۔ پیل جو ہمارا حامی و مددگار تھا وہ زندہ نہین رہا۔ غالباً ہم کو شکست ہوگی۔ اور ہمکو کل نمایش کا منصوبہ ترک کرنا پڑے گا۔ آپ دیکھتے ہین کہ ہم پھولون کی سیج پر نہین سوتے ہین خدا ہماری پشت پناہ ہو*

محل شاہی مین پیل کی موت کا ماتم اور سب جگہ سے زیادہ تھا ڈیوک ولنگٹن بھی اس موت پر زار زار روئے اس سے زیادہ اور کیا ماتم ہوسکتا ہے*

نمایش عظیم

سررابرٹ پیل کی موت نے پرنس البرٹ کی ہمت کو نمایش اعظم کے باب مین توڑ دیا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے ایک خط مین بیرن سٹوک میر کو لکھتی ہین کہ جس رات سے کہ ہمارا دوست پیل مرا ہی۔ میرے پیارے پرنس کو نیند اچھی طرح نہین آتی۔ بہت سویرے سے وہ جاگ اُٹھتا ہے یہ میرے لیئے ایک بڑی مصیبت ہے میرا طبیب ڈاکٹر کلارک کہتا ہی کہ یہ مرض دل کا ہی۔ غذا سے کچھ فائدہ اِسکو نہ ہوگا۔ نمایش نے اِنکی جان پر وبا کا سا اثر کررکھا ہی۔ پرنس اس کام کو ملک کی عزت کیلیئے کرنا چاہتا ہے۔ اگر خودغرض آدمیون کی چھوٹی سی بس کی گانٹھ کامیاب ہوگئی اور اُسنے نمایش کے لیئے وہ جگہ نہ ملنے دی جو تجویز ہوچکی ہے تو ملک کی عزت وشان مین بڑا بٹہ لگیگا۔ اُن آدمیون ہی کے باب مین سوچ بچار کرنیسے رات اُن کی نیند اُچاٹ ہوجاتی ہے۔ اُنکو بدخوابی کا مرض ہوگیا ہے۔ وہ سویرے سے جاگ جاتے ہین۔ ملکہ معظمہ کے ذاتی غمون پر ایک یہ غم اور بڑھ گیا تھا کہ پرنس اور نمایش کے کمشنرون پر پریس عجیب عجیب اعتراض کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ پارک مین نمایش گاہ کا بننا لوگون کی نزہت گاہ اور سیرگاہ کا خاک مین ملانا ہے۔ اس سبب سے

لوگون کو مخالفت پر آمادگی اور جرأت ہوتی تھی۔ اصل حال یہ تھا کہ ہائیڈ پارک کے ہمسایہ مین بہت متمول خاندان خود مطلبی آباد تھے۔ وہ یہ جانتے تھے کہ جب نمایش گاہ یہان بنے گی تو تماشائیون کا انبوہ کثیر ہماری ہوا اور ہمارے درمیان آئے گا جس سے ہمکو تکلیف ہوگی۔ اسلیئے وہ چاہتے تھے کہ نمایش گاہ جزیرہ ڈوگس مین بنے جہان غریب غربا آباد ہین یہ گروہ غرض پرست رعایا کا قائم مقام ہکر اعتراض کرنے لگا اور اپنی مخالفت کی نوبت یہان تک پہنچائی کہ پارلیمنٹ مین یہ معاملہ فیصلہ کے لیئے پیش ہوا جسکا فیصلہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ اُسنے پارک مین نمایش گاہ بنانے کو منظور کرلیا جب نمایش کے لیئے ایک لاکھ پونڈ چندہ جو اُسکی لاگت کے لیئے کم از کم تجویز کیا تھا جمع نہوا۔ صرف دو ہزار پونڈ پر اسکا خاتمہ معلوم ہوتا تھا تو اخبارون کو اسکا مضحکہ اڑانے کیلئے بڑے بڑے مضامین سوجھے ایک پنچ کے کارٹونون (تصاویر) مین پرنس کو ایک دوکا چھوکرا بنایا اور اُسکے ہاتھ مین ٹوپی دی۔ اور ٹوپی کے اندر یہ عبارت لکھی کہ نمایش کو یاد کرو۔ اور اُسکے آگے اس مضمون کا شعر لکھا کہ بیچارے غریب شہزادے کی مشقت و محنت قابل رحم ہے وہ اپنی گرانبہا تدبیر کے لیئے تمہارے دروازے پر دریوزہ گری کررہا ہے وہ اپنی بات پر جما ہوا ہے اُسکی کوشش مین کمی نہین کرتا تم اُسکی مدد کرو تمہارے سرمایہ کو تجارت بڑہا دیگی۔

پرنس اس ٹھٹے بازیون سے بڑا خوش ہوتا تھا اس نے اس قسم کے تمام کارٹونون کو جمع کرکے نمایش مین دکھایا اور اپنی یادداشت مین انکو لگایا تاکہ وہ اس زمانہ اور اہل زمانہ کی خصائل و سیرت کو بتلائین۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی جدید منصوبہ تجویز ہوتا ہے تو اُسکی مخالفت مین بڑی سُریلی آوازین اٹھتی ہین۔ ہائیڈ پارک مین نمایش گاہ کے بننے کی مخالفت سے انگریزون کے اس تعصب کے نشان پائے جاتے ہین جو وہ اجنبیون اور غیرون کے ساتھ رکھتے ہین مگر یہ تعصب جیسا کہ سنہ ۱۸۵۱ء مین بڑہا ہوا تھا ایسا اب اس زمانہ مین نہین ہے۔ کامنس ہوس مین کرنیل سب تھورپ کی زبان سے یہ کلمات نکلے کہ سلطنت کی پوری بربادی مین آزادی تجارت نے کوئی کسر باقی نہین رکھی تھی۔ جس سے ہماری تجارت کو اجنبی چرا کرلے گئے۔ اب اس نمایش عظیم کا خیال شیطان نے پیدا کیا ہے جس سے اجنبی ہماری عزت کو چرا کر لیجائینگے۔

اب چندے کے مشکل کامون کو یہ آسان کیا کہ دو لاکھ پونڈ کا گارنٹی فنڈ اسلیئے کھولا کہ اگر نمایش مین کچھ نقصان ہو تو اُسکے بھر دینے کا وہ ذمہ دار ہو۔ اُسکی ابتدا مین پٹو اور اُسکے شرکا نے ۵۰ ہزار پونڈ

اس فنڈس مین جمع کردیئے۔ اسکے بعد تہوڑے دنون مین خاطرخواہ چندہ ہوگیا۔ جب نمایش کا حساب کتاب آخر کو ختم ہوا تو ڈھائی لاکھ پونڈ بعد منہائی خرچ کمشنرون کے پاس فاضل بچ رہے۔ اس سے وہ لوگ جو پرنس کے منصوبے پرخندہ زنی کرتے تھے۔ اپنے دلمین بڑے ذلیل ہوے +

باب ہفتدہم

بادشاہ اور فورین منسٹر کے تعلقات و نمایش اعظم

ایک فورین اوفس ہوتا ہی جسکا افسر فورین منسٹر یا فورین سکرٹری کہلاتا ہی جس کی معرفت غیر سلطنتون کے ساتھ کل معاملات ملکی طے پاتے ہین اور اُنکو مراسلات بہیجے جاتے ہین ان مراسلات پر جو غیر ملکون کو بہیجے جاتے تھے بہ نسبت اور معاملات ملکی کے حضرت علیا اور عالیجناب کی زیادہ توجہ رہتی تھی۔ فورین سکرٹری دول خارجیہ کو مراسلات بہیجا کرتا تھا اُسپر لازم تھا کہ وہ غیر ملکون کے ساتھ کسی پولیسی کے اختیار کرنے مین ملکہ معظمہ اور وزیر اعظم سے صلاح و مشورہ لے۔ وہ خود بغیر اس صلاح و مشورہ لینے کے کسی پولیسی کے اختیار کرنے کا مجاز نہ تھا۔ ہر پولیسی کی جواب دہی اول ملکہ معظمہ اور وزیر اعظم کے ذمے پر ہوتی ہے۔ اُن کے پاس اِن تمام مراسلات کی نقلین بہیجی جاتی ہین جو فورین اوفس مین آتے جاتے ہین۔ اِن دونون کے صلاح و مشورے سے ایک اُصول قرار پاتا تھا جسمین پھر کبھی کوئی تغیر نہین ہوتا۔ سوائے اسکے کہ وہ دونون خود ہی اس مین کچھ تغیر نہ کرین +

بادشاہ سے زیادہ کوئی اور شخص اپنے ملک کی عزت و شان و شوکت و حشمت عظمت و دولت امن و عافیت کا خواہان نہین ہوتا۔ بادشاہ اور اُسکا ملک ذات واحد ہوتے ہین جو ایک کی عزت ہی وہی دوسرے کی عزت ہی۔ وزیر خواہ کیسا ہی ملک کا خیر خواہ اور خیر اندیش ہو مگر وہ بادشاہ کے برابر ملک کی مستقل بہبودی کا پاس و لحاظ نہ کرے گا اور نہ ہر عظیم واقعات کو بادشاہ کے برابر غور و نظر سے دیکھے گا۔ فرمانروا خاندانون کی پسند و ناپسند اور ڈپلومیٹک فتوح کے لیے بلند ہی اور ڈپلومیٹک

شکستون سے تکلیف اُٹھائی اور ہمارے پولٹیکل مسائل یہ سب باتین کسی کونسٹی ٹیوشنل سلطنت یا بادشاہ کے دلمین اس قدر نہین ہوتین جیسی کہ انگلینڈ کے بادشاہ کے دلمین۔ اسکا مقدم خیال یہ ہی کہ سلطنت کو سلامت رکھے۔ اپنی سلطنت کی عزت وادب وعظمت کو بڑھائے اور بادشاہون اور اُنکی گورنمنٹون کے ساتھ حسن اخلاق اور نیک ارادت کرے اسوجہ سے بادشاہ کی خدمت بزرگ یہ ہوتی ہی کہ غیر ملکون کے ساتھ جو اس کے اپنے تعلقات ہوتے ہین اُنکو متواتر وہ بڑے غور اور خوض سے دیکھتا رہے اور اُسکے اپنے ملک کی جو پولیسی ہو اُسکے جزئیات کے کامون مین بھی گورنمنٹ کے صلاح و مشورہ پر چلتا رہے ۔

اسوقت مین یوروپ مین ساری اور سلطنتین آفت زدہ ہوکر ڈگمگا رہی تہین۔ انگلینڈ نے اپنی نمایان پولیسی یہ اختیار کر رکھی تھی کہ کسی ملک کے معاملات مین مداخلت نہ کرے سب سے الگ تھلگ دور بیٹھا رہے جب کوئی سلطنت صلاح و مشورہ کی اس سے استدعا کرے یا اسکے توسل و توسط سے مصالحت کا خواستگار ہو تو اپنے رعب وداب واثر کے کام مین لانیکے لیئے تیار رہے کوئی ایسی بات نہ کرے کہ جس سے فساد کھڑا ہو یا اُسکی بے اعتباری ہو یا ایسی جھوٹی اُمیدین دلائے کہ جس مین اُسکو ناگزیر مایوس کرنا پڑے۔ اس بات کا چھپانا عبث ہی کہ گورمنٹ کی اس پولیسی کی تعمیل لارڈ پامرسٹون ہمیشہ اس طرح سے اپنے کامون کو نہین کیا کرتے تھے کہ وہ اُنکے شرکار اور ملکہ معظمہ کے پسند خاطر ہون اُنکی کارروائی ناہموار و خشونت آمیز ہوتی تھی۔ اُنکے مراسلات کی زبان اتنی مصلحت خیز نہین ہوتی تھی جیسی کہ ملالت انگیز و نفرت آمیز۔ غیر گورنمنٹون سے ان کا برتاؤ ایسا تھا کہ جس سے وہ چونک پڑتی تھین۔ لارڈ پامرسٹون کے لائق فائق اور ملک کے نیک خواہ اور عالی ہمت اور روشن دماغ ہونے مین کسیکو کلام نہین مگر ان اوصاف کے ساتھ وہ اپنے عہدہ کے کامون کے انصرام مین خودپسند۔ خردماغ۔ مغلوب الغضب تھے۔ اُنکے بہت سے مراسلات جب بادشاہون اور مدبران ملکی کی نظر گزرتے تھے تو اُنکے دلون مین بُرے اثر پیدا ہوتے تھے۔ وہ یہ نہین چاہتے تھے کہ اُنکے کام مین اُن کے شرکار مداخلت کرین اور یہ امر فراموش کرتے تھے کہ اُن کی درشت بیانی اور غلط کاری کا خمیازہ اُن لوگون کو بھگتنا پڑتا تھا جن کی طرف وہ رجوع نہین کرتے تھے اور نہ اُنسے صلاح و مشورہ لینے کی پروا کرتے تھے۔ سنہ ۱۸۴۹ء کے آغاز مین حضرت علیا کو ضرور ہوا کہ وہ کونسٹی ٹیوشنل کے اس

قاعدے سے لارڈ پامرسٹون کو مطلع کرین کہ اُنکا عہدہ وزیر اعظم کے ماتحت ہی۔ جو مراسلات میری منظوری کے لیئے پیش کیئے جائین اُن کا وزیر اعظم لارڈ جان رسل کے ہاتھون مین گزرنا ضرور ہی اگر پامرسٹون اِن مراسلات مین کوئی بڑی تبدیلی کرنی چاہین تو اِس تبدیلی کو مع وجوہ بیان کرکے مجھ سے عرض کرین۔ لارڈ جان رسل نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ تمام مراسلات پر چاہیئے کہ خوب غور و خوض کیجائے لیکن جناب عالیہ کو کارروائی کی تسہیل کے لیئے چاہیئے کہ جب مراسلات کے مسودات پہنچین تو اُنکو جسقدر جلد ممکن ہو سکے واپس فرمائین ✦

لارڈ جان رسل کے خط کا جواب ملکہ معظمہ نے یہ لکھا کہ مین یہ چاہتی ہون کہ بعض اوقات جواب تک مجھپر یہ دباؤ ڈالا گیا ہے کہ مین چند منٹ مین جواب لکھدون وہ آیندہ مجھپر نہ ڈالا جائے لارڈ پامرسٹون کو ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ میرے لیئے بارہ یا چوبیس گھنٹہ کا وقت دیا جائے کہ جس مین مین آپ کی طرف رجوع کرسکون اور مراسلات کو بھی غور سے مطالعہ کرسکون۔ ایسی بہت تھوڑی مثالین ہونگی جس مین ایسے تھوڑے توقف سے حرج کار ہو ✦

لارڈ جان رسل نے اپنے خط مورخہ ۱۲۔ مارچ سنہ ۱۸۴۹ء کے ذریعہ سے لارڈ پامرسٹون کو ملکہ معظمہ کی تجویز مذکورہ بالا سے مطلع کیا۔ اُنھون نے اِسکو منظور کر لیا۔ اور حضرت علیا کی رائے سے اتفاق کیا کہ غیر سلطنتون کے وزرا کو جو ہدایات کیجائین وہ نظر غائر سے دیکھی جائین۔ غیر قومون سے ملکہ معظمہ اور گورنمنٹ کے درمیان گفتگو کرنے کا صرف یہی طریقہ ہی اور سوائے اِسکے کوئی اور طریقہ نہین ہے ✦

حضرت علیا کو وقتاً فوقتاً یہ شکایت رہی کہ اُنھون نے جو اپنی تجویز اوپر بتلائی تھی۔ اُسکی تعمیل پوری پوری نہین ہوئی تھی۔ ملکہ معظمہ کو وہ بڑی بڑی تجویزین جو اختیار کی گئین اور ہدائتین جو باہر بھیجی گئین نہین بتلائی گئین۔ اُنکو وہ جب معلوم ہوئین کہ اُنکے نتائج سے وہ سخت دشواریان پیش آئین۔ جنکے سبب سے وہ اُن سے اور زیادہ مدت کے لیئے مخفی نہین رہ سکتی تھین۔ مراسلات مین ملکہ معظمہ کی منظوری کے بعد ایسی تبدیلیان کی گئین کہ جنسے مراسلات کا مطلب ہی کچھ اور ہو گیا یا جن تبدیلیون کیلیئے حضرت علیا نے حکم فرمایا تھا اور ہدایت کی تھی وہ مراسلات مین مندرج ہی نہین کی گئین۔ لارڈ پامرسٹون کی کارروائی کے طریقہ نے ایک دفعہ سے زیادہ انگریزون پر یہ الزام لگوایا

کر انہین ایمانداری اور راستی اور انصاف نہین ہی۔ اس الزام کا ہٹانا ہمیشہ آسان نہ تھا۔ پہلا ملکہ معظمہ ایسی کارروائی کو بغیر رنجیدہ ہونیکے کب دیکھ سکتی تھین کہ غیر ملکون کے ساتھ معاملات کا نظم و نسق ایسا ہو رہا ہے۔ یہ وقت بڑا نازک تھا۔ اسکے ہر لمحہ مین انگلینڈ کو چاہیئے تھا کہ وہ دنیا کے اندر عزت مین سب سے زیادہ والا مقام ہوتا اور ساری سلطنتین اسپر اعتماد کرتین اسکے برخلاف علی العموم اور سلطنتین اسکو بے اعتماد سمجھنے اور اس سے نفرت کرنے لگین اور چھوٹی چھوٹی سلطنتین اُسکے ساتھ غصہ سے پیش آنے لگین۔

حضرت علیا اس حالت مذکور پر خواہ کیسا ہی افسوس کرتین اور جس پولیسی سے یہ حالت پیدا ہوئی تھی۔ اُسپر تبرا بھیجتین۔ مگر اس حالت کا نہ پیدا ہونے دینا اُنکے اختیار سے باہر تھا۔ وہ اپنے فرایض کا حق یون ادا کرتی تھین کہ اکثر صورتون مین جس پولیسی سے کہ غالباً مضرتین پیدا ہوتین اُنکو بتلا دیتین کہ اس سے دفعۃً فتنہ پردازی کے سوا کوئی اور پھل نہین پیدا ہوگا۔ یہ نا ناممکن ہی کہ لارڈ پامرسٹون نے اپنے عہدہ کے وہ فرائض ادا کیئے جو اُن کو اپنے بادشاہ کے لیئے ادا کرنے چاہئین تھے۔ ۲۔ اپریل ۱۸۵۰ء کو پرنس البرٹ نے ملکہ معظمہ کی جانب سے لارڈ جان رسل کو لکھا کہ "جن پولیسیون کے لیئے بادشاہ کی منظوری ضرور ہے اور اُنکے مطالب پہلا تو سے بادشاہ کو مطلع کرنا فورین سکرٹری پر فرض ہی اور جس پولیسی کو بادشاہ منظور کر لے۔ اُسمین فورین سکرٹری مجاز نہین ہی کہ اپنی خودمختاری سے اصلی مطالب مین کوئی تغیر کردے اور جو مہتم بالشان تجاویز ہون اُن مین سے کوئی ایک بھی فورین سکرٹری مخفی نہین رکھ سکتا۔ اور بادشاہ کا نام بغیر اسکے حکم کے کام مین نہین لا سکتا۔ یہ ساری باتین حقوق شاہی مین داخل ہین اور بادشاہ فورین سکرٹری سے ان باتون کے مطالبہ کا حق رکھتا ہی۔ لارڈ پامرسٹون نے بادشاہ کی حق تلفی کیلیئے سینہ زوری سے یہ گستاخانہ حرکت کی کہ جمہور مین اسباب کے اعلان کرنے مین ذرا پس و پیش نہین کیا۔ کہ جب ملکہ معظمہ کے پاس کاغذات بھیجے جاتے ہین وہ اُنپر توجہ کرنے مین ایسی غفلت کرتی ہین کہ جسکے سبب سے کامون مین التوا اور الجھیڑے پیدا ہوتے ہین"۔

ملکہ معظمہ نے مارچ ۱۸۵۰ء مین اس باب مین یادداشت لکھی اور اگست مین اُسکو لارڈ جان رسل وزیر اعظم کے پاس بھیجدیا۔

لارڈ پامرسٹون کا ۱۸۵۱ء مین علیحدہ ہونا

لارڈ پامرسٹون نے لارڈ لینسڈون کو ایک چٹھی مین لکھا کہ ملکہ معظمہ نے اگست ۱۸۵۰ء مین بڑی غضبناک یادداشت لکھی ہے - یہ تحریر ایک لیڈی کی ہی جو ملکہ ہے اور اُسنے خفگی کیحالت مین تحریر کی ہی - لارڈ ممدوح کے بعض دوستون نے اس تحریر کو اُن کی شان کی تحقیر جانا جس کی برداشت اُن کو نہین کرنی چاہیئے تھی - مگر یہ تحریر حضرت مقدسہ نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور و تحمل کے بعد لکھی تھی - اور اپنی مہربانی سے بہت دنون تک اُسے بھیجا نہین - جب لارڈ موصوف کی نافرمانی اور سوء تدابیر روز بروز افزون ہوتی گئین تو مجبوراً اپنی پاچ کی تحریر کو گست مین وزیر اعظم کے پاس بھیجا۔

پہلے دن جو لارڈ جان رسل سے ملکہ معظمہ کی لارڈ پامرسٹون کے باب مین گفتگو ہوئی تھی اُس مین بیان کیا گیا تھا کہ لارڈ پامرسٹون کہتا ہی کہ ملکہ معظمہ میری مختلف غفلتون کی مدت سے شکایتین کرتی ہین اُنھین مین نے کبھی کسی گستاخی اور نافرمانی کا ارادہ نہین کیا. اسلیئے ملکہ معظمہ اپنا حق سمجھتی ہین کہ آیندہ اُسکی غلطی کرنیکے انسداد کے لیئے صاف صاف بیان کرین کہ فورین سکرٹری سے کن باتون کی توقع کرنی چاہیئے ؛

وہ یہ چاہتی ہین

اول - فورین سکرٹری کسی مقدمہ معلوم مین صاف صاف بیان کرے کہ وہ کیا تجویز پیش کرنی چاہتا ہے جس سے ملکہ معظمہ کو معلوم ہو جائے کہ اُنھون نے اپنا حکم شاہانہ کیا دیا تھا ؛

دوم - جب ملکہ معظمہ نے کسی بات کا حکم صادر کیا ہو تو فورین سکرٹری کو اختیار نہین ہے کہ وہ اپنی خود مختاری سے اُنھین کوئی ترمیم یا اصلاح کرے اگر وہ ایسی مداخلت کرے گا تو ملکہ معظمہ اُسکو یہ سمجھین گی کہ اُسنے اُن کے ساتھ دغا کی اور ملکہ معظمہ قانوناً از روئے انصاف حق رکھتی ہین کہ اُسکو موقوف کر دین ؛

سوم - جب تک کہ ملکہ معظمہ کو پوری اطلاع نہ دیجائے وہ غیر سلطنتون کے وزراء دول خارجیہ کے ساتھ کسی مقدمہ و معاملہ کا فیصلہ نہ کرے ؛

چہارم - دول خارجیہ کو جو مراسلات بھیجے جاتے ہین اُنکے کل مسودات ٹھیک وقت پر ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجے جائین اور اُنکو کافی وقت دیا جائے جس مین وہ اچھی طرح مطالعہ کر کے اُن کو واپس کر دین ؛

ملکہ معظمہ کو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ پامرسٹون کو یہ یادداشت دکھائی جائے۔
۱۴ اگست کو لارڈ جان رسل نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ حضرت عالیہ کی یادداشت لارڈ پامرسٹون کے
پاس بھیجدی مجھے جو اُس نے خط لکھا ہے وہ مین حضور عالیہ کی خدمت مین بھیجتا ہون۔

میرے پیارے لارڈ رسل۔ مین نے ملکہ معظمہ کی تحریر کی نقل اپنے پاس رکھ لی ہے۔ اُن مین
جو ہدایتین مندرج ہین اُنکی تعمیل مین سر مو تفاوت نہین ہوگا۔ بعض اوقات ملکہ معظمہ کے پاس
مراسلات بھیجنے مین توقف اسلیئے ہوجاتا ہے کہ میرے سر پہ کامون کی کثرت کا ایک بارِ گران رہتا ہے
اور بہت سے آدمی ملاقات کرنے آجاتے ہین اور ایسی ایسی باتین اور ہین جنکے سبب سے مراسلات کے
پڑھنے اور اوفس مین واپس بھیجنے مین اسقدر مین جلدی نہین کرسکتا جسقدر جلدی کرنی مین چاہتا
ہون۔ لیکن اب مین احکام جاری کرونگا کہ پھر پُرانا قاعدہ جاری کیا جائے کہ جب ضروری مراسلات
آئین تو فوراً اُنکی نقل کیجائے تاکہ ملکہ معظمہ کی خدمت مین اُنکے بھیجنے مین التوا نہو۔ اس قاعدے سے
پہلے اس لیئے پہلوتہی کی گئی تھی کہ اوفس مین کام کی بڑی کثرت تھی۔ کام کے سرانجام دینے کے
لیئے ایک یا دو کلارک کی ضرورت میری امداد کے لیئے ہے۔ اُنکے مقرر کرنے کی آپ اپنی فیاضی سے
اجازت دین۔ آپکا سچا دوست پامرسٹون۔

دوسرے روز لارڈ پامرسٹون نے پرنس کو خط لکھا کہ مین آپسے ملاقات کرنی چاہتا ہون
اس درخواست کو پرنس نے فوراً منظور کیا اور اس ملاقات کی سرگزشت اپنی یادداشت مین یہ لکھی
جب ۱۴ اگست ۱۸۵۰ء کے پارلیمنٹ اجلاس کے ملتوی کرنے کیلیئے بادشاہ کیطرف
سے سپیچ دیا جا چکا تو اُسکے بعد لارڈ پامرسٹون سے اُنکی درخواست کے موافق میری ملاقات ہوئی مین نے
اُسکو نہایت حیران و پریشان خاطر سہما ہوا چشم پر آب دیکھا۔ یہ حالت دیکھکر میرا دل بھی سہم گیا مین نے
پہلے اُسکو کبھی اِس صورت سے نہین دیکھا تھا بلکہ اِسکے برعکس اسکو کشادہ پیشانی و خندہ رو دیکھا
تھا۔ اُسنے کہا کہ لارڈ جان رسل سے جو مراسلت ہوئی اُسے دیکھکر مین نے یہ ضرور جانا کہ مین اپنا
حال آپسے خود عرض کرون کہ میری پولیسی سے اختلاف کرنا اور اُسکو ملعون ٹھیرانا میری رائے پر
تبرا کرنا ہے۔ مگر یہ بات رائے کی ہے جس مین اختلافات کا ہونا قدرتی اور توقع کے موافق ہے
لیکن یہ تہمت لگائی کہ مین ملکہ معظمہ کا ادب نہین کرتا جس کا ادب کرنا ہر طرح سے اپنا بادشاہ سمجھکر

پرنس کی یادداشت

واجب ہی۔ میری شرافت اور عزت پر داغ لگتا ہی۔ مین ملکہ کو عورت جانتا ہون اور اُسکی نہایت ثنا خوانی کرتا ہون۔ اُسکو بادشاہ سمجھکر اُسکی اطاعت کرنے کو اپنا فرض جانتا ہون اور اُس کا احسان مانتا ہون۔ اگر مین ان باتون کے کرنے مین خطا کرون تو پھر مجھے سوسائٹی مین منہ دکھانے کو جگہ نہ رہے ٭

پرنس نے لارڈ پامرسٹون کی یہ ساری باتین سنکر ان شکایتون کو اُسے یاد دلایا جو ملکہ معظمہ اُسکی کرتی تھین۔ اور بیان کیا کہ ملکہ معظمہ یہ چاہتی ہین کہ پہلے اس سے کہ کوئی پولیسی اختیار کیجائے اُسکے تمام واقعات پر اُنکو مطلع کرنا چاہیئے اور جب اُنکی کے بی نٹ ایک تدبیر کی ضرورت کا یقین دلادے تو پھر وہ اُسکو چلنے دینگی۔ اُنکو اس اپنے دعوے کے کرنے کا حق ہی کہ جس بنا پر کوئی تدبیر و تجویز مبنی ہو اُسپر اُنکو پوری اطلاع ہو ٭

ان دونون مین ایک گھنٹہ تک آپس مین قیل و قال رہی مگر اس فورین منسٹر سے کوئی قطعی جواب نہین حاصل ہوا گو وہ حیران و پریشان تھا لیکن اُس نے استعفا اپنی خدمت سے نہین دیا دوسرے ہی مہینے مین ایک مراسلہ بغیر ملکہ کی اصلاح کے بھیجدیا جس کا بیان جنرل ہیناڈ کے معاملات مین ہوگا ٭

اوسبورن سے سفر

۱۲۔ اگست سنہ ۱۸۵۰ء کو ملکہ معظمہ و عالیجناب نے اوسبورن سے چھوٹا سا بحری سفر کیا اور اس سفر مین اوسٹینڈ مین شاہ بلجیم سے وہ ملاقات کرکے کمال مسرور ہوئے۔ ملکہ معظمہ ۲۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۵۰ء کو اپنے ماموں صاحب کو تحریر فرماتی ہین۔ کہ اُس ملاقات کا دن ایک مسرتناک خوش خواب تھا جس کا مین بڑا شکر ادا کرتی ہون لیکن ممانی صاحبہ ملکہ لوئی کے نہونیسے اس خوشی مین رنج پیدا ہوا۔ بیماری کی وجہ سے اُنکی حالت ردی ہورہی ہی ٭

پرنس نے بیرن سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ "میرے پیارے سٹوک میر۔ آپ کو اخبارات سے یہ معلوم ہوا ہوگا کہ ہم اوسٹینڈ سے مراجعت کرکے پھر اوسبورن مین آگئے۔ ہم نے اپنے چچا کو تندرست اور خوشحال دیکھا۔ وہ ہماری ملاقات سے بہت خوش ہوئے۔ ہماری چچی صاحبہ مین اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ سفر کرکے اوسٹینڈ مین ہم سے ملنے آتین۔ ہم نے اپنے ڈاکٹر کلارک کو اُنکے پاس لیکین مین بھیجا۔ اُسکی رائے مین مریضہ کا حال نہایت سقیم ہے۔ اُس نے تاکیداً لکھا کہ وہ لیکین سے آرڈینس

مین تبدیل آب وہوا کرنے چلی جائین چھوٹے بچے کھانسی کے سبب سے ہمارے ساتھ نہین آئے لیکن چار بڑے بچے ہمارے ساتھ ہین وہ اجنبی ملکون اور غیر غیر آدمیون کو دیکھ دیکھ کر بڑے خوش ہوتے ہین *

شہنشاہ فرانس لوئی فلپ کا انتقال

ہم نے پہلے لکھا ہے کہ شہنشاہ لوئی فلپ جلا وطنی کیحالت مین انگلستان مین کلیرمونٹ مین رہتا تھا۔ مدتون سے وہ ایسا بیمار رہتا تھا کہ قریب المرگ معلوم ہوتا تھا۔ پرنس کی اکتیسوین سالگرہ کا دن تھا اُسکی خوشیان ہو رہی تھین کہ ہمین یہ اندوہناک خبر آئی کہ شہنشاہ نے اس دنیا سے رحلت کی۔ پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو یہ خط لکھا کہ ۲۶۔ اگست سنہ ۱۸۵۰ء کو اپنی سالگرہ کے دن اپنے وطن مالوف اور اپنے گھر کو یاد کر کے شادی غم انگیز کر رہا تھا۔ اور اپنے بچون کے ساتھ چپ چاپ اس رسم کو ادا کر رہا تھا کہ ڈنر کے ٹھیک وقت سے پہلے بیچارے لوئی فلپ کی وفات کی خبر آئی صبح کو ۲ بجے چلکر ہم اُس کے گھر گئے اور اُسکی تعزیت کی۔ اُسکا سارا کنبہ غمزدہ ہو رہا ہے مگر اُسکی بی بی بڑا صبر کر رہی ہے *

دوسرے دن ملکہ معظمہ عالیجناب ریل مین سوار ہو کر ایڈنبرا گئے۔ ریلوے کے دو بڑے پل ابھی بالکل بنکر تیار ہوئے تھے۔ ایک نیوکیسل مین ٹائن پر اور دوسرا بروک مین ٹوئیڈ پر۔ دونون پلون کے کھولنے کی رسم کو حسب ضابطہ ملکہ معظمہ نے ریل پر سے اُتر کر ادا کیا *

اس سفر کی بابت ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ "آرتھر سیٹ کے نیچے جو نئی سڑک بنی ہوئی تھی۔ اُسپر نہایت خوش اسلوبی سے سوار اور پیدل کھڑے تھے اور ہزارہا آدمی جمع تھے چینوٹیون کے پہاڑ کی طرح **سیسبرکریگس** بالکل آدمیون سے کالا ہو رہا تھا آفتاب خوب درخشان تھا عجب نظارہ تھا۔ سکوٹ لینڈ کی نیک خواہ رعایا بڑی گرمجوشی کر رہی تھی محل ہولی رُد کے صحن مین لارڈ سورٹن اور اور اُمرا نے ہمارا استقبال کیا۔ اس محل مین دن کی مکان کے بعد مین نے آرام کیا۔ بعد اسکے ہم دونون لڑکون کو ساتھ لیکر باہر پھرے۔ اور اپنے محل کے قریب **ایبی** کی پرانی عمارات کو دیکھا جو ہمارے دالانون مین سے دکھائی دیتی تھی۔ محل کے اندر ہم نے **ملکہ میری** کے سونے اور لباس پہننے کے کمرے دیکھے وہ میرے بزرگون مین سے تھین۔ ہر جگہ کے لیئے ایک تاریخی واقعہ بیان کرنیکے واسطے موجود ہے *

دوسرے دن دس بجے دن کے ملکہ معظمہ اور عالیجناب اپنے چارون بچون کو ساتھ لیکر سوار ہوئے اور آرتھر سینٹ کے گرد اُنہون نے چکر لگایا۔ جس کا حال ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ہم تھوڑی دور سواری مین جاکر اُترے اور پیدل ہوکر اُسکی چوٹی پر چڑھے۔ انگلینڈ مین برس روز سے بلندی پر چڑھنے کا اتفاق نہین ہوا تھا اِسلیئے اوپر چڑھنے کی عادت نہین رہی تھی۔ اوپر چڑھنا مشکل ہُوا۔ مگر ہائیلینڈس کے پہاڑ ایسے ہموار ہین کہ اُنپر چلنا ناگوار نہین ہوتا۔ یہان کی ہوا بڑی راحت افزا تھی سب طرف سیر نظر آتی تھی۔ ایک بجے سے پہلے پرنس **نیشنل گیلری** کی بنیاد کا پتھر رکھنے گیا۔ یہ عمارتین شہر کو بڑی زیب و زینت دیتی ہین۔ اِس موقع پر پرنس نے خوب سپیچ دی۔ یہان سب کام بڑی خوبی و خوش اسلوبی سے ہوئے۔ ہزارون آدمی موجود تھے۔ ستر ہزار ٹکٹ فروخت ہوئے تھے۔ دو بجے پرنس واپس آیا باقی دن ہمارا اور سیرون مین بسر ہُوا۔ پھر ہم اپنے محل مین آئے جس مین ہمارے رہنے سے سب آدمیون کو بڑی خوشی تھی ❊

بال موریل

ساڑھے آٹھ بجے قافلہ شاہی ہولی روڈ سے بال موریل کو روانہ ہُوا اور دوپہر کے بعد پہنچا پرنس کو اِس بات کے دیکھنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ سالگزشتہ مین اُنھون نے کسانون کے لیئے جو مکانات جدید بننے کی تجویز کی تھی۔ اِسمین بڑی ترقی ہوگئی تھی۔ پھر اُنھون نے خاطر خواہ زراعت کی ترقی کا نیا نظام قایم کیا۔ اُنکی زمینین جو مدت سے بے تردد پڑی تھین۔ اُنکی کاشت کا پورا بندوبست کیا۔ وہ اِن تبدیلیون کے کرنے مین اِن کسانون کی طبیعت و خصلت کو نہایت ملحوظ خاطر رکھتے تھے جنسے اُنکو معاملہ پڑتا تھا۔ اُنھون نے اپنا جدید بندوبست دفعۃً نہین داخل کیا۔ بلکہ اوّل اِس بندوبست کی قدر و منزلت کو مثال و عمل سے کسانون کے دلون مین جاگزین کیا۔ کسی نیک کسان کو اپنی جگہ سے نہین ہلایا۔ جس شخص نے اپنی دیانت امانت سے ترقی کرنے مین کوشش کی۔ اِس کی قدرشناسی فرمائی۔ ملکہ معظمہ اور پرنس سے زیادہ کوئی شخص حقیت زمین کے فرایض کو نہین سمجھتا تھا۔ اُنکو اول خیال یہ تھا کہ جو کسان اور مزدور اُن کی سٹیٹ مین کام کرین۔ اُنکی ایسی خبرگیری کرنی چاہیے کہ جس سے اُنکے دلین زمین سے اور مالکان زمین سے ایک وابستگی اور الفت پیدا ہو۔ اِس کام مین پرنس اپنے اغراض و فوائد کا حساب نہین کرتے تھے۔ بلکہ وہ رعیت سے محبت اور اُسپر عاطفت کرتے تھے وہ اُنکی طبیعت و خصلت کی تعریف کرتے تھے۔ اُنکے تعصبات کا جو قدیم سے اُن مین چلے آتے

تھے۔ ادب پاس کرتے تھے۔ اُنکی جہالت کا سبب یہ جانتے تھے کہ اُنکی تعلیم کا سامان ناقص تھا جس کی تکمیل وہ اِس طرح کرتے تھے کہ اُنکے بچون کی تعلیم کے لیئے مدرسون کے مکانات تعمیر کراتے تھے اُن مین معلم مقرر کرتے تھے۔ اُنکی آگاہی کی افزایش کے لیئے کتب خانے بناتے تھے۔ اُن کی کاہلی یا غفلت شعاری کی وجہ کو یہ جانتے تھے۔ اُنکو محنت و کوشش کرنے کا طریقہ نہین سکھایا گیا۔ اُنکی بدسلیقگی اور پھوڑپنے کی عادتون کا سبب یہ جانتے تھے کہ وہ مفلس ہین اور ایسے مٹی کی جھونپڑون مین رہتے ہین کہ جن مین کسیطرح کا آرام نہین۔ پرنس تادم مرگ اِس کام مین مصروف رہا کہ غریبون کی تکالیف اور اُنکے عیبون کو دور کرے ٭

پرنس کا خط بیرن سٹوک میر کے نام

پیارے سٹوک میر! کل میرے پاس آپکا متبرک خط مورخہ ۱۴۔ ستمبر کو آیا۔ اگر آپ یہ خیال کرتے ہین تو بڑی غلطی کرتے ہین کہ آپ جیسے بوڑھے بیمار کی تیمار داری ہم اپنے گھر مین خوشی سے نہین کرینگے ہم آپ کی تیمار داری بہ طیب خاطر کرینگے۔ آپ اکتوبر مین جب ہم انگلینڈ مین واپس آئین گے ضرور ہمارے پاس تشریف لایئے۔ یہان کا جاڑے کا موسم بہ نسبت آپکے وطن کے صحت کے لیئے زیادہ مفید ہوگا۔ مجھے تو بڑا غم یہ لگ رہا ہے کہ نیک نہاد و قابل تعریف میری چچی لوئی صاحبہ ایسی علیل ہین کہ مجھے اندیشہ ہے کہ پھر وہ اچھی اور تندرست نہین ہونگین۔ اُنکے اعضا مین پھوڑے ہوگئے ہین وہ اپنی بہن کے مرنیکے رنج مین گھلی جاتی ہین۔ چچی صاحبہ کے مرنے کا رنج کیسا ایک صدمہ عظیم ہمارے چچا صاحب پر ہوگا ٭

کل بیچارہ شہنشاہ لوئی فلپ بغیر کسی شان و نمود کے دفن ہوا۔ اخبار نویس اسپر بڑی تاڑ کر رہے ہین ٭

پہاڑون کی پاک صاف ہوا میرے جسم و اعصاب کو قوت دے رہی ہے۔ مین پہاڑون مین پھرتا ہون کچھ اور کام نہین کرتا ٭

بدنام ظالم جنرل ہیناؤ پر حملہ ہونا

ماہ ستمبر کے شروع مین انگلینڈ کی سیر کو آسٹریا کا جنرل **ہیناڈ** آیا یہان اِس کے آنے سے پہلے اِسکی بدنامی آچکی تھی۔ اُسنے ہنگری اور اور مقامات کے فسادون کے فرو کرنے مین بڑا تشدد اور ظلم کیا تھا۔ سب سے بڑا الزام اُسکے ذمے یہ تھا کہ اُسنے ہنگری کے باغیون کی عورتون کو کوڑون سے پٹوایا تھا جسکے سبب سے اسکا دوسرا نام ظالم مشہور ہوگیا تھا یہ الزام خواہ سچا ہو یا جھوٹا ہو مگر

اُسکا یقین اہل انگلینڈ کو تھا اسلیئے وہ نظر التفات سے اُسکو نہین دیکھ سکتے تھے۔ ۵ ستمبر کو وہ اپنے
دو دوستون کو ساتھ لیکر بہر کلے کے بیر خانے (شراب خانہ) مین گیا۔ وہ بڑا لمبا تڑنگا آدمی تھا۔ اِسکی
موچھین بڑی لمبی لمبی تھین۔ اِس کارخانہ مین ایک آدمی ملازم تھا جس کا کوئی رشتہ دار جنرل کے ہاتھ
سے ستم رسیدہ ہوا تھا۔ اب اِسکو انتقام لینے کا موقع ہاتھ لگا۔ اُسنے کارخانہ کے سب آدمیون
کو اُکسایا کہ جنرل کو ٹھیک بناؤ۔ جب کارخانہ کے اندر اُسکے آنے کی خبر ہوئی تو کارخانہ کے آدمی جو
اوزار اور ہتھیار اُنکے ہاتھ لگے اُنکو وہ لیکر جنرل پر پلے۔ اور اُسکو گالیان دینے لگے کہ وہ آسٹریا کا چوہڑا
ہے۔ اُسکے سر پر کوڑے کا ٹوکرا پھینک دیا۔ غرض بہزار خرابی وہ لڑتا بھڑتا مع اپنے دوستون کے
کارخانہ سے باہر آیا تو باہر کے آدمیون نے اِسکا ٹھٹھہ لیا۔ اور اُسکی موچھین پکڑ کر سڑک پر خوب اُسکی
گھس پٹی کی۔ اور مار مار کر اُلّو کر دیا۔ پولیس آگیا اور اُسکو زندہ چھٹا کر لے گیا۔ ہوم آفس کی تحریک سے فوراً
تحقیقات شروع ہوئی کہ اِس بدمعاشانہ حملے کے سرغنہ کون لوگ تھے۔ مگر جنرل اِس تحقیقات کا
مانع ہوا۔ اور اُسنے کسی مجرم کی شناخت نہین کی۔ اسلیئے اِس جرم کی کسی شخص کو سزا نہین دی گئی
جب بیرن کولیر سفیر آسٹریا نے جو لنڈن مین رہتا تھا۔ اُسکا جواب طلب کیا تو لارڈ پامرسٹون فرن مین
منسٹر نے گورنمنٹ کیطرف سے اپنا افسوس جواب مین لکھ بھیجا مگر اُسکے ساتھ یہ بھی ضرور تھا کہ وہ حسب
ضابطہ کوئی نوشتہ گورنمنٹ آسٹریا کی خدمت مین لکھکر بھیجتا۔ سو یہ نوشتہ اُسکا بڑا چالاکی کا
نمونہ تھا۔ اول اُسنے اسمین انگریزی قوم پر ناحق یہ الزام لگایا کہ اُسنے مان لیا کہ انگریز ایسی مدارکرنی
اور اپنے تئین آپے مین رکھنا نہین جانتے کہ انگلینڈ مین وہ اجنبی آدمی اُن کے ہاتھ سے سلامت
رہین کہ جنسے عوام کو نفرت ہو۔ دوم اُس نے یہ لکھا کہ ہیناڈ کی دانائی سے بعید تھا کہ وہ انگلینڈ
مین آیا۔ جب یہ نوشتہ لارڈ رسل کے پاس آیا تو اُنھون نے اُسپر یہ اپنی رائے لکھی کہ اِس
نوشتہ کی اول تحریر سے انگلینڈ کی عزت کی حقارت ہوتی ہے۔ دوسری بات کی تحریر سے آسٹریا
کی گورنمنٹ ناراض ہوتی ہے۔ یہ رائے لکھ کر پامرسٹون کے نوشتہ کو ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجدیا
اُنھون نے اِس رائے کے ساتھ اتفاق کیا۔ لیکن اِس اعتراض کرنیسے معلوم ہوا کہ نوشتہ مذکور
پہلے اِس سے کہ اُسکا مسودہ اُنکی منظوری کے لیئے آتا سفیر آسٹریا کے پاس بھیجدیا گیا ہے اِس لیئے
اب اسمین تغیر و تبدل ناممکن تھا۔ ملکہ معظمہ اور وزیر اعظم دونون نے اصرار کیا کہ یہ نوشتہ واپس لیا جاوے

تو لارڈ پامرسٹون نے وزیر اعظم کو گھُرکی اور اپنے استعفا دینے کی دھمکی دی اور کہا کہ اس نوشتہ کے واپس لینے کا کام کوئی اور فورین سکرٹری کرے گا۔ لیکن جب لارڈ جان رسل نے ۱۶۔ اکتوبر کو لکھا کہ تمھارا یہ دھمکانا لغو اور پوچ ہی تو پھر اُسنے حکم مان کر پہلا نوشتہ واپس لیا۔ اور اُسکی جگہ دوسرا نوشتہ ملکہ معظمہ کی رائے کے مطابق لکھا۔ اِس واقعہ سے فورین سکرٹری کو رنج نہین ہوا بلکہ ملکہ معظمہ اور وزیر اعظم دونون کو اپنے سب سے زیادہ زبردست فرض کے ادا کرنے مین رنج اُٹھانا پڑا۔ لارڈ پامرسٹون نے اُس یادداشت پر جو اُنکی ہدایت کے لیئے ملکہ معظمہ نے لکھی تھی کچھ خیال نہین کیا جس سے اُن کے حکم کی تحقیر ہوئی اور بادشاہ آسٹریا بھی ناراض رہا۔ اور اِس رنجش کے سبب سے وہ نمایش اعظم مین بھی شریک نہین ہوا ॥

پرنس کا خط سٹوکمار کے نام

ہائی لینڈس کے آدمی بالکل اپنی ابتدائی حالت مین رہتے ہین۔ وہ ایسے نیک دل ہین کہ کوئی اُن مین مکروفریب نہین ہے۔ کل سے ایک دن پہلے برےمار مین ہائی لینڈس کے اجتماع کا ایک میلہ تھا جس مین بہت سے قومون کے آدمی اکٹھے ہوئے تھے۔ کل دریائے ڈی سے پار جاکر ایک جماعت نے ملکہ معظمہ کا جام تندرستی پیا۔ اُنکے پاس وسکی شراب تھی۔ اُسکے پینے کے لیئے کوئی پیالہ نہ تھا تو کپتان مورین نے جوتی کو اُتار کر اُسمین شراب نکالکر ۵۰۔ آدمیون کو شراب پلائی ॥ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۵۰ع۔ بال مورل ॥

پرنس کا خط مسٹر بیرن سٹوکمار کے نام

چند روز بعد ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۸۵۰ع کو ہم ہائی لینڈس سے اوسبورن کو مراجعت کرین گے ہم اچھی طرح ہین۔ اگر آپ اچھے نہون گے تو ہم کو تعجب ہوگا۔ پہلی نومبر کو ہم ونڈسر مین جائین گے اور وہان راحت کے لیئے جب تک رہینگے کہ فروری سنہ ۱۸۵۱ع مین پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ ہم کو امید ہی کہ جیسے ہم وہان آئینگے ایسے آپ بھی وہان آئینگے ॥

برسل مین ایک بڑا غمناک حادثہ اپنے دانت دکھا رہا ہی کہ ہماری چچی صاحبہ قریب المرگ ہین۔ مجھے اُنکے دوبارہ تندرست ہونیکی اُمید نہین۔ آپ کو حد سے زیادہ رنج ہوگا کہ میرے چچا صاحب کے دل کو اپنی آخر عمر مین یہ داغ لگے گا جس سے اُنکی بالکل شگفتگی اور زندہ دلی جاتی رہے گی زندہ مردے سے بدتر ہوجائین گے۔ کل ملکہ فرانس اوسٹینڈ کو جاتی ہین۔ اِن سخت مصائب و غم اندوہ کے اندر بھی وہ ایسی خداپرستی و توکل و تسلیم و رضا کو اختیار کیئے ہوئے ہین کہ سچی تعریف کے مستحق ہین

ملکۂ بلجیم کی وفات

یہ ایک عجیب بات ہی کہ جبسے ہم بال موریل مین آئے ہوئے ہین ایسے قریب کے عزیزون کی وفات ہوئی ہے۔ ایبن سن۔ ملکہ آیڈی لیڈر۔ ڈیوک کیمبرج۔ لوئی فلپ۔ ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۵۰ع

سکوٹ لینڈ سے اوسبورن مین اولیائے دولت آنکے بیٹھے ہی تھے کہ ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۸۵۰ع کو ملکۂ بلجیم کی وفات کی خبر آئی۔ اُنسے حضرت علیا وعالیجناب کو ایسی دلی محبت تھی کہ اُنکے مرنے کا اُنکو بڑا رنج وغم ہوا۔ اِسکا حال پرنس کے خط سے معلوم ہوتا ہی جو سٹوک مئیر کو لکھا ہی؛

جس مصیبت جان گزا اور حادثۂ غم افزا کا اندیشہ مجھے رہتا تھا وہ وقوع مین آیا۔ مین نے اِس اندیشہ کا حال آپ کو بال موریل سے بھی لکھا تھا۔ ہمارے بیچارے چچا اپنی زندگی مین دوبارہ اکیلے رہ گئے۔ ہماری چچی نے اپنے دم واپسین تک اپنے صفات جمیلہ اور اوصاف حمیدہ کا جلوہ دکھایا۔ سارا بلجیم اُنکا ماتم کر رہا ہے۔ وہ حضرت علیا کی بڑی معتمد دوست تھین یہ دونون ہمجنس ہمعمر ہم تربیت۔ ہم درجہ ایسی تھین کہ بمقتضائے طبع بشری اُن مین محبت والفت لازمی تھی۔ اُنکی دوستی پر ملکہ معظمہ کو فخر وناز تھا۔ اب اُنکے مرنے کا بہت رنج وملال ہے۔ اگر آپ اسوقت چچا صاحب کے پاس تشریف لیجائین تو اُنکا رنج والم کم ہوجائے گا۔ ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۵۰ع؛

انگلستان مین پوپ کا حکومت کا دعوا

سنہ ۱۸۵۰ع کے آخر مین پوپ پائس نہم نے کارڈنل ڈائیزمین کو ویسٹ منسٹر کا اسقف اعظم مقرر کرکے برطانیۂ اعظم مین بھیجا کہ اُسکی حکومت کا نقشہ یہان جمے۔ مگر رعایا نے اُسکی سخت مخالفت کی اور ملکہ معظمہ کو عرضیون پر عرضیان دینی شروع کین کہ وہ اِس بلا کو اپنے ملک سے نکالین۔ اور اپنی حکومت بزرگ کو پوپ کی حکومت کی مداخلت سے ذلیل نہ کرین۔ اوکسفورڈ اور کیمبرج کی یونی ورسٹیون اور لنڈن کی کورپوریشن نے صدہا آدمیون کو اپنا قایم مقام بناکے ملکہ معظمہ کے حضور مین بھیجا۔ ۱۰۔ دسمبر کو وہ حضرت عُلیا کے حضور مین پیش ہوئے۔ اوکسفورڈ کی ایڈریس کو اُسکے چانسلر ڈیوک ولنگٹن نے ایک خاص طرز سے بڑی شد ومد سے پڑھا۔ کیمبرج کی ایڈریس کو اُسکے چانسلر پرنس البرٹ نے بہت صفائی سے پڑھا۔ ہر ایک ایڈریس کا جواب حضرت عُلیا نے نہایت عمدہ لہجے اور تلفظ سے دیا۔ یہ ایڈریس اور اُنکے جواب بڑے اعتدال کے ساتھ تحریر مین آئے تھے۔ جنکی تقلید بعض وزرا نے کی؛

اِس باب مین حضرت عُلیا نے اپنی چچی ڈچس گلوسسٹر کو لکھا ہے کہ مین نے کسی ایسی بات کو نہین

کہنے دیا کہ جس مین غیر مسالمت پائی جاتی ہو۔ مین ایک راستباز پروٹسٹنٹ ہون اور ہمیشہ ایسی ہی رہون گی۔ مین اُن لوگون سے خفا ہون جو اپنے تئین پروٹسٹنٹ کہتے ہین اور حقیقت مین وہ پروٹسٹنٹ نہین ہین۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ مجالس عامہ مین بہت سے آدمیون نے ایسی باتین کہین کہ نہ جن مین مسالمت تھی نہ عیسائیت۔ مین یہ نہین چاہتی ہون کہ رومن کیتھولک کو لوگ بُری گالیان دین۔ یہ گالیان دینی بہت سے سچے نیک معصوم رومن کیتھولک پر ظلم وجفا ہے ہمکو امید رکھنی چاہیئے کہ یہ تحریک موقوف ہوجائیگی۔ اور اُسکا اثر ہمارے چرچ پر اچھا ہوگا*

غرض رعایا نے پوپ کی حکومت کی ایسی مخالفت کی کہ جس سے ظاہر ہوگیا کہ انگلستان مین عوام الناس کے دلون مین روما کے کلیسا کی کچھ وقعت باقی نہین رہی۔ جب ۴ فروری سنہ ۱۸۵۱ع کو جب پارلیمینٹ کھُلی تو اُس مین رومن کیتھولک کے بسٹ کے باب مین ایک بل پاس ہوا کہ انگلستان مین پوپ کو کچھ اختیار نہین کہ وہ خطابات مذہبی عطا کرے۔ ملکہ معظمہ اس بات کو پسند نہین کرتی تھین مگر خاموش تھین*

مدت تک حضرت عُلیا کے روبرو منسٹری (وزارت) کے بدلنے کے ایسے معاملات پیش ہوتے رہے کہ جن کے کامون کی کثرت سے وہ تھک گئین اور ۸۔ مارچ کو چند روزہ آرام کرنے کے لیئے اوسبورن مین رونق افروز ہوئین۔ پرنس نے اوسبورن مین بہت تبدیلیان کین۔ یہ مقام سمندر کی طرف ڈھلان رکھتا تھا۔ پرنس نے اِس ڈھلان کے ایک قطعہ زمین کو درست کردیا۔ اور اُس مین ایک بڑا باغ دلکشا وخوشنما لگایا۔ جس کو وہ لکھتی ہین کہ میری خاطر خواہ تھا۔ نمایش جو ہونیوالی تھی اُسکے سبب سے بڑی خط وکتابت کرنی پڑتی تھی اور بہت محنت اُٹھائی تھی۔ اُسکے عوض مین یہان یہ راحت مل گئی کہ عمدہ عمدہ سرسبز وشاداب درخت اور پودے لگائے اور قطعات زمین کے نقشون مین نئے نئے رنگ بھرے اور اُنکی شگفتگی سے دلکو شگفتہ کیا*

بقول ڈزرئیلی سنہ ۱۸۵۱ع پولیٹکس (امور سیاسیہ) کے لیئے نہین تھا بلکہ وہ دنیا کے ایک میلہ کے لیئے تھا یہ سنہ ہمیشہ کے لیئے یادگار روزگار رہیگا کہ اُس مین مئی کے مہینے کی پہلی تاریخ کو ہائیڈ پارک مین نمایش کھولی گئی*

اِس نمایش کی راہ مین جو قدم آگے رکھنے کے لیئے سنگ راہ پیش آئے۔ اُس مین سے کچھ ہم نے

سنہ ۱۸۵۱ع ملکہ معظمہ کا اوسبورن مین رونق افروز ہونا

اوپر بیان کر دیئے ہین اور کچھ اب بیان کرتے ہین۔ اِس نمایش پر بہت سے آدمی ناک بھون چڑھاکر
کہتے تھے کہ اِس سے کچھ فائدہ نہین حاصل ہوگا۔ ایسے آدمی بھی تھوڑے سے نہ تھے جو پرنس البرٹ
کو پردیسی جان کر خود نما سمجھتے تھے اور اسبات سکے یقین کرنے مین تساہل کرتے تھے کہ اُسکی تحریک
وسعی سے کوئی عملی فائدہ درحقیقت حاصل ہوگا *

کرنیل سبتہورپ

یہ کرنیل بڑا بہادر و جری قوی ہیکل تھا۔ صورت شکل نرالی رکھتا تھا۔ اِسکی گفتگو کا انداز
بھی جُداگانہ تھا۔ اُسکی طبیعت مین کجروی تھی۔ باوجود بہادر ہونیکے اِس بات مین نامرد تھا کہ وہ تمام
پردیسیون کو بداخلاق اور پوپ کا طرفدار جانتا تھا۔ اُن پر اعتماد نہین کرتا تھا۔ اور نظر حقارت سے
انہین دیکھتا تھا۔ وہ نمایش مین پردیسیون کے جمع ہونے کو اپنے ملک پر قہر آلہی جانتا تھا۔ اور اُسکے
نتایج سے ملک کو متنبہ کرتا تھا کہ اُن پردیسیون کا آنا انگریزون کو بداخلاق بنائیگا۔ ہوس کا منس مین
چلاکر کہدیا کہ اے لوگو تم اپنی بیبیون اور بیٹیون کی چوکسی کرو اور اپنے مال کی خیر مناؤ۔ یہ بھی اُسنے
برملا کہا کہ مین خدا سے دعا مانگتا ہون کہ آسمان ایسی ژالہ باری کرے۔ یا بجلی گرائے کہ جو عمارت اِس
نامبارک نمایش گاہ کے لیئے بنی ہے وہ مسمار ہوکر خاک کے برابر ہوجائے۔ تجارت کی آزادی نے
قوم کی بربادی مین کوئی بات اُٹھا نہین رکھی تھی۔ اب اِسپر یہ اور طرہ چڑھا کہ انسان کے دشمن
(شیطان) نے اِس نمایش عظیم کے وسوسہ کو القا کیا کہ پردیسیون نے جیسا کہ پہلے ہماری تجارت کو
چُرایا تھا اب وہ ہماری عزت کو چرلنے کے قابل ہوجائین *

اِس زمانہ مین تو نمایش کی مزاحمت کرنی بیہودہ حرکت معلوم ہوتی ہی مگر اُسوقت مین بہت
سے سنجیدہ دانشمندون کی یہ رائے تھی کہ نمایش کے سبب سے بہت سی بھیڑون کا جمع ہونا اِس سبب سے
نامناسب ہے کہ اِس سے بعض فسادون کے اُٹھنے کا اندیشہ ہی گو وہ خطرناک نہون۔ کرنیل سب تھورپ
نے پردیسیون کے اجتماع سے ڈرایا کہ وہ گو بے شر بھلے مانس ہون مگر اِن مین یورپ کی ساری
قومون سے اِن آدمیون کا بھی آنا ضروری ہی کہ جو سلطنت جمہوری کے قائم کرنیکے لیئے اپنا خون
بہانے کو موجود ہین۔ انگلستان مین پوپ کی حکومت جمانے پر لوگ بگڑے ہوئے بیٹھے تھے
چارٹر حاصل کرنیوالے بھی ناراض ہورہے تھے۔ اُن سب باتون کے جمع ہونے سے لنڈن کی
امن و عافیت مین رخنہ پڑنیکا اندیشہ تھا۔ اِن واقعات سے پرنس اور اُنکے معاونون کو جو رنج و الم ہوا تھا

اُسکا حال اِس خط سے معلوم ہوتا ہی جو اُنھون نے اپنی سوتیلی مان کو لکھا ہی "کہ کامون کی کثرت سے جتنا مین مردہ ہو رہا ہون اتنا زندہ نہین رہا ہون۔ کل بڑھیاؤن کے دلون کو نمایش کے مخالفین دھلا رہے ہین۔ اور مجھے دیوانہ بنا کے خارج کر رہے ہین۔ وہ برملا کہہ رہے ہین کہ پردیسیون کے یہان آنیسے یقینی ایک انقلاب کلی پیدا ہوگا۔ مین اور وکٹوریا مارے جائینگے اور انگلینڈ مین سلطنت جمہوری کا اشتہار دیا جائے گا۔ جس کے قایم کرنے کیلئے لوگ اپنا خون بہانے کو موجود ہین۔ جب آدمیون کا ہجوم بے شمار ہوگا تو وبا پھیلے گی۔ اور اُن لوگون کی جانین تلف کریگی جو اب تک ہر جنس کی گرانی سے تلف نہین ہوئی تھین۔ اِن سب باتون کی جواب دہی میرے ذمے ہی۔ اُن کے لیئے مین مؤثر تدابیر کر رہا ہون۔ اِس نمایش کو یوروپ کے بہت سے بادشاہ التفات کی نظر سے نہین دیکھتے تھے۔ اُنکو یہ خوف تھا کہ جب نمایش کی کشش انگلینڈ مین لوگون کو لیجائے گی تو وہ انگلینڈ کی کونسٹی ٹیوشنل توانین آئین سے آگاہ ہو جائین گے۔ اور پھر اُنکا شخصی سلطنت کا مذاق بگڑ جائیگا۔ معلوم نہین کہ وہ پھر آنکر کیا کیا خرابیان اور فساد پھیلائین۔ اور شاہ پروشا تو سمجھا جاتا تھا کہ نمایش مین ایسے آدمی جمع ہون گے جو سلطنت جمہوری کے قائم کرنیکے لیئے اپنی جان قربان کرتے ہین۔ اِس خوف سے اُسنے اپنے بھتیجے شہزادہ پروشا کو جو اب شہنشاہ جرمن ہی نمایش کی افتتاح مین جانے کے لیئے منع کیا۔ مگر جب اِس شہزادہ نے وہان جانیکے لیئے اصرار کیا تو اُسکو اجازت دیدی۔ مگر اُسکے دلمین وسوسہ ہی رہا کہ ہائیڈ پارک مین جو شہزادہ نمایش کے افتتاح کے دن جائیگا اُسکی جان کی سلامتی معرض خطر مین ہوگی۔ ڈیوک کیمبرج سے اِس باب مین رائے پوچھی تو اُنھون نے نمایش کو خطرناک بتلایا مگر بتدریج جمہور کی رائین بدلتی گئین۔

یوروپ کی بڑی بڑی سلطنتین اِس نمایش کے ساتھ کج ادائی کرتی تھین مگر شہزادہ نے اپنے حسن اخلاق سے یہ تجویز پیش کی کہ نمایش کے افتتاح کے دن غیر سلطنتون کے سفیرون کا گروہ اپنا ایڈریس ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کرے۔ اور اُسکی دلائل لکھ کر لارڈ جان رسل کے پاس بھیجے ہین کہ اِس نمایش کو صرف انگلش ہی نہین کھولتے ہین نہ کوئی خاص انگلش غرض ہی اِس سے متعلق ہے بلکہ نمایش تو تمام قومون کی طرف سے کھولی جاتی ہے۔ سب نے اِسمین بڑا عملی حصہ لیا ہے۔ نصف نمایش پردیسیون کے زیر حکومت ہی۔ غیر ملکون سے نصف اسباب سے زیادہ اُسکے لیئے آیا ہے

غیر سلطنتون کے سفیرون کا ملکہ معظمہ کے روبرو ایڈریس پیش کرنے سے انکار کرنا

اجنبی گورنمنٹون کی طرف سے نصف جیوریان مقرر ہوئی ہین۔ انہون نے اس نمایش کے حصہ کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے جو پردیسیون سے متعلق ہو۔ اگر مین اجنبی قومون کے سفیرون اور قائم مقامون کو یہ موقع نہ دون کہ وہ اس نمایش کے افتتاح مین بڑا حصہ عملی نلین تو میری رائے کی یہ خطا ہی لارڈ گرین ویل نے ایڈریس پیش کرنے کی تجویز سفیرون کے سرگروہ کے روبرو پیش کی اُس نے اس باب مین سب سفیرون کے گھر جاکر صلاح و مشورہ لیا۔ تو اُنہون نے اسکو پسند کیا۔ مگر ایک سفیر گھر پر نہین ملا۔ اُس سے رائے لینی باقی رہی۔ اس کام کے لیئے سب سفیرون کا متفق الرائے ہونا ضرور تھا۔ اس سفیر نے جو گھر پر ملا تھا۔ اختلاف رائے کرکے کام مین رخنہ اندازی کی اور سب کو یہ سمجھایا کہ اس ایڈریس کے پیش کرنیسے ہماری گورنمنٹین ہمسے ناراض ہوجائین گی۔ اسلیئے اس ایڈریس کا پیش کرنا موقوف رہا سفیرون کو اس اپنی حرکت پر پیچھے افسوس رہا کہ ہائے ہمنے یہ کیا کیا۔ وہ نمایش کے افتتاح کے دن مچھلیون کیطرح بالکل خاموش ملکہ معظمہ کے روبرو آئے اور سر جھکا کر پلیٹ فارم پر چلے گئے جہان وہ ایسے ہی معلوم ہوتے تھے جیسے پانی مین مچھلیان معلوم ہوتی ہین ؛

جب ہائیڈ پارک مین نمایشگاہ کے بننے کے لیئے زمین تجویز ہوگئی تو شہزادے کو منجملہ اور مشکلات کے یہ مشکل بھی پیش آئی کہ نمایشگاہ کی عمارت کیسی بنائی جائے۔ اسکی وسعت کتنی رکھی جائے۔ کیسا اُسکا نقشہ بنے۔ نمایش کے کمشنرون کے پاس ساری دنیا کے معمارون نے ۲۴۵ نقشے بھیجے اُن مین ایک فرانسیسی نقشہ منظور ہونیکو تھا کہ مسٹر جوزف ٹیکسٹن نے اپنے ذہن و قاد سے ایک نقشہ ایجاد کیا۔ وہ سب نقشون پر فوقیت لیگیا۔ اسمین اینٹ پتھر کی جگہ شیشے اور لوہے کے لگانیکی تجویز کی یہ اسی استاد کا کام تھا کہ اُسنے شیشے اور آہن کو پیوستہ کرکے جوڑا۔ اُسنے اس نمایشگاہ کا ۱۸۴۸ فیٹ طول ۴۰۸ فیٹ عرض اور ۶۶ فیٹ ارتفاع رکھا۔ وہ ایسا رفیع الشان بنایا گیا کہ پارک کے اونچے درخت اُس کے اندر آگئے۔ ۲۶۔ جولائی ۱۸۵۰ء تک اُسکے بننے کا فیصلہ نہین ہوا تھا کچھ مصالح اُسکے لیئے نہین جمع ہوا تھا۔ لیکن فوکس و ہنڈرسن ٹھیکہ دارون نے وہ ہاتھون ہاتھ سر سون جمائی کہ ۳۱۔ دسمبر ۱۸۵۰ء کو اُس نے عمارت کو رنگنے کے لیئے دیدیا۔ زمین ۳۰۔ جولائی ۱۸۵۰ء کو ملی تھی۔ ۲۶۔ دسمبر کو پہلا ستون کھڑا کیا گیا۔ نو مہینے کے اندر یہ عمارت سب طرح سے تیار ہوگئی اس کا نام کرسٹل پیلس (قصر بلورین) رکھا گیا۔ یہ عمارت ہی ایسی عجیب و غریب تھی کہ صرف اسکے

کرسٹل پیلس (قصر بلورین)

دیکھنے ہی کے لیئے ہزارون آدمی آئے - لارڈ پامرسٹون نے ایک دوست کو خط مین لکھا ہو کہ اس عمارت کے اندر کوئی اور چیز خود اس عمارت سے زیادہ عجیب و غریب نہین ہو - یہ سچ ہو کہ اس عمارت مین جو صناعی اپنے نقش و نگار اور بہار دکھاتی تھی وہ کوئی اور چیز نہین دکھاتی تھی - اس نمایش کی کامیابی کا بڑا سبب یہ عمارت ہی تھی +

ملکہ معظمہ کا نمایشگاہ مین تشریف لانا

۲۹ - اپریل ۱۸۵۱ء کو نمایش کی ساری چیزین ایسی تیار ہو گئی تھین کہ ملکہ معظمہ خود اُسکے دیکھنے کے لیئے تشریف لائین - حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین اس نمایشگاہ مین ڈھائی گھنٹہ تک سیر کرتی رہی - واپس آ کر تھک کر چکنا چور ہو گئی - لاکھون عجیب و غریب خوبصورت چیزون کو دیکھا - اُنکو دیکھتے دیکھتے میرا دماغ پریشان ہو گیا - اور آنکھین چندھیانے لگین - سبحان اللہ کیا کوششین ہوئی ہین کیا صنعتکاریان دکھائی گئی ہین کیسے کیسے اُنکے مذاق ظاہر ہوئے ہین نمایش کی یہ ساری رونق میرے نہایت عزیز البرٹ کی بدولت ہو - مین نے گیلری مین جا کر خوب نظارے کیئے سارے کورٹ (چوک) صناعی و ہنرمندی کی چیزون سے بھرے ہوئے تھے - وہ سب تعجب خیز و حیرت انگیز تھے - غل شور سے کان پھٹے جاتے تھے - ساری قسم کی چیزون کے علی الترتیب کرنے مین بارہ ہزار آدمیون سے لیکر ۲۰ ہزار آدمیون تک لگے ہوئے ہین +

پرنس نے اپنے روزنامچہ مین فقط یہ مختصر عبارت تحریر کی "کہ نمایش کے افتتاح کے انتظامات کا کرنا ایک ہولناک محنت ہو - دوسرے دن ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ کل کے بڑے دن کی تیاری مین ہر ایک آدمی مصروف ہو - بیچارہ البرٹ ہولناک خدمت گزاری کر رہا ہو - وہ دن بھر اپنی نیک نہادی و بردباری سے کچھ نہ کچھ مشکلات اور الجھیڑون کو حل کرتا رہتا ہو - اُسکو بڑی فتح حاصل ہوئی ہو - اُس کے نام نے بڑی بزرگی اور عظمت پائی ہو - مگر باوجود اس کارہائے عظیم کے سرانجام دینے کے وہ ایک لفظ اپنی ذات کے لیئے زبان پر نہین لاتا - محنت انتہا درجہ کی کرتا ہو - ملک کی عزت سے اسکا دل باغ باغ ہوتا ہو - نہایت مشکلون و مزاحمتون کے ضد مین وہ بالاستقلال تگ و دو کرتا ہے +

پروشیا کا شہزادہ اور شہزادی مع اپنے بیٹے اور بیٹی کے ایک دن پہلے قصر بکنگھم مین آ گئے تھے ملکہ معظمہ اُنکو ہمراہ لیکر دوسرے دن نمایش مین رونق افروز ہوئین - وہ لکھتی ہین کہ یہ میرے مہمان

نمایش کو دیکھکر متحیر و ششدر ہو گئے. کل سے زیادہ آج شور وغل ہو رہا تھا۔ تماشائیون کے لیے نشستگاہین درست ہو رہی تھین۔ ابھی تک اُن مین بہت کام کرنا باقی ہے۔ ہم گیلریون کے گرد پھرے اُن کے نیچے فوارے چھوٹ رہے تھے۔ جن مین بعض بہت ہی خوبصورت تھے۔ بہت سے تاڑ کے درخت اور دلفریب پھول رکھے ہوئے تھے۔

ملکہ معظمہ کا روزنامچہ آگے بیان کرتا ہے کہ میرے پاس نیک نہاد سٹوک میر آئے۔ مین نے اُن سے اکثر نمایش اور مہمانون کا ذکر کیا۔ پروشا کا شہزادہ جو اب جرمن کا شہنشاہ ہے بڑا ہی اپنے کونسٹی ٹیوشنل خیالات مین مستقل ہے۔ وہ برلن کے واقعات سے نہایت غصے مین آرہا ہے نوعمر شہزادہ بڑا ہی بھلا و پیارا ہے۔ لنچ کے بعد کیمبرج کے ڈیوک جارج میرے پاس آئے اور وہ کل کے اندیشہ کا ذکر مجھسے کرنے لگے کہ سب جگہ بہت سے آدمیون کو یہ خوف لگ رہا ہے کہ پارک مین جب آدمیون کا اسقدر ہجوم ہوگا تو ضرور کوئی نہ کوئی جھگڑا فساد لوگ کھڑا کرینگے۔ مگر مین اپنی رعایا کی وفاداری اور خیر خواہی اور اطاعت کو خوب جانتی تھی کہ ہرگز کوئی دنگہ فساد نہین مچائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا کہ دوسرے دن نمایش کے کھلنے پر سب جگہ خوشی اور گرمجوشی کی گرم بازاری تھی۔ ایک ممتاز اخبار قابل اعتبار بیان کرتا ہے کہ ملکہ معظمہ کی تاج پوشی کی رسم کے سوا مین نے کبھی نہین دیکھا کہ ایسا ازدحام کثیر خوشیان منا رہا ہو۔

جب سر جوزف ٹیکسٹن کے قصر بلورین مین لوگون نے قدم رکھا ہے تو اُنکو ایک حیرتناک مسرت ہوئی تھی جس سے اُنکے دلون مین اہتزاز پیدا ہوتا تھا۔ ہر چیز اُن کی نگاہ مین نئی اور عجب دکھائی دیتی تھی۔ عمارت کی وسعت اور رفعت کا اندازہ اِس پر قیاس کیجئے کہ اُسکے اندر پارک کے دو اونچے اونچے درخت موجود تھے جو ہوا مین اپنے سبز پتون سمیت ایسے بلند تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُنکے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہین۔ فوارون کے پانیون کی چھپ چھپ کی آوازین سنائی دیتی تھین۔ منطقہ حارہ کی سبزیان آنکھون مین طراوت دیتی تھین۔ دنیا کے منتخب پھولون کی رنگینی جلوہ دکھا رہی تھی۔ دور دور کی کارگاہون کے فروش اور قالین اپنے گل و بوٹون سے گلزار کی بہار دکھاتے تھے۔ اِن سب چیزون کے دیکھنے سے آنکھون کو نزہت اور دلکو فرحت ایسی حاصل ہوتی تھی کہ کبھی بھولنے کے نہین۔ انسان کی ذہانت نے جن فنون اور صنائع کو ایجاد کر کے

مرتب کیا ہے اُن سب کی کاریگری یہان جمع تھی۔ ہزارون آدمیون نے جو مختلف ملکون مین بیٹھ
کے کام کیئے تھے اُن سب کو یہان لاکر متفق کردیا تھا۔ اور ایک بے انتہا بوقلمونی کا جلوہ دکھا
دیا تھا جس عمارت مین یہ چیزین جمع کیگئی تھین اُسکی خود گلکاری اور اُسکی درخشانی عجب طرح کا جلوہ
دکھاتی تھی۔ یہ عمارت مٹی کے ڈھیلون مین سے اوچھل کر نکلی تھی جس مین کل دنیا کی پیداوار ارضی جمع
تھی۔ کوہ نور بھی (ہمارے ملک کا مشہور الماس ہیرا) اپنی نورافشانی کر رہا تھا۔ فوارے اُچھل اُچھل کر
بلندی پر جارہے تھے۔ شیشے کی چھت کے نیچے تاڑ کے درخت لگے ہوئے تھے۔ غش آلود اور صاف
دھاتون کے بڑے ڈلے کوئیلون کے موٹے موٹے ڈھیمے۔ لیس کے کام۔ کارگاہون کی دستکاریان
مشرقی اسباب۔ ہر ایک معمولی آدمی کے دلمین ایک نئی عجیب خوشی پیدا کرتا تھا۔ جو حافظہ رکھتا ہو
وہ اُسے پھر یاد کر کے دل خوش کرسکتا ہے۔ جب مختلف صورت کی خوشنما تصویرین نظر پڑتی تھین
تو دلمین پرنس البرٹ کے احسان کا خیال پیدا ہوتا تھا۔ جو خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا کہ دو سال پہلے
میرے خیال نے پیش بینی کی تھی وہ آج پوری ہوگئی۔ گو اس قصر بلورین کے بیان مین ناظرین نمائش نے
اپنی فصاحت و بلاغت کو خرچ کیا ہے۔ مگر ہم اسکا بیان ملکہ معظمہ کے روزنامچہ سے نقل کرتے ہین
اور اسی بیان کو اور سب بیانون سے بہتر جانتے ہین ✻

نمائش عظیم نے اپنا جلوہ دکھایا۔ اسمین بڑی کامیابی ہوئی۔ یہان میرے پیارے البرٹ ا
میرے عزیز ملک نے وہ اپنا حسن منظر دکھایا ہے جس پر مجھکو ہمیشہ فخر و ناز رہے گا۔ یہان تمام ہم
بچے اور مہمان اور وکٹر (میرا بھانجا) اور مما موجود ہین۔ ہمارے بچون کو شہزادہ پروشا نے ایک
کھلونا دیا ہے جو کہ برونز (ٹین و تانبا ملا ہوا) کی ایک جنگ آرا عورت بنی ہوئی ہے۔ وہ سب کھلونے
کو جو ہم نے اپنے بچون کو دیئے ہین رونق دے رہی ہے اور شہزادی پروشا نے کاغذ تراش
اور مما نے ایک چھوٹا سا گھنٹہ بچون کو دیا ہے جنسے اُنکے کھلونون کی زیب و زینت زیادہ ہوگی
پارک ایک عجیب حیرت افزا نظارہ گاہ تھی ایک خلقت کا ہجوم اُسمین موجین مار رہا
سواریون اور سپاہیون کی آمد کا وہی حال تھا جو میری تاجپوشی کے دن تھا۔ مجھے اس دن کا
تھا اور اس سے بہت زیادہ پیارے البرٹ کا فکر تھا۔ دن بہت روشن تھا۔ غل غپاڑے
جوش و خروش کی کچھ انتہا نہ تھی۔ ساڑھے گیارہ بجے ہماری سواری شاہانہ جلوس کے ساتھ

نمائش عظیم کے افتتاح کا بیان جو جناب ملکہ معظمہ کے روزنامچہ سے لیا ہے

گرین پارک اور ہائیڈ پارک مین دونون نیک مزاج اور پرجوش خلقت سے کہچا کہچ بھری ہوئی
تھین ذرا رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ ہائیڈ پارک کی صورت جہان تک میری نظر کے روبرو آئی تھی وہ ایسی
تھی جو مین نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ جب ہم چلے ہین تو تہوڑی بارش بھی ہوئی تھی لیکن جب ہم کرسٹل
پیلیس کے قریب آئے تو سورج نکل آیا۔ اور اس عالیشان عمارت پر خوب درخشان ہوا جہپر پیاری قومون
کے پھریرے پھرارہے تھے۔ ہماری سواری نمایشگاہ مین داخل ہوئی انہین دروازون مین عمارت کے
اڑے آڑے بازون کا جھلملانا اور اُسکے اندر تاڑ کے درختون کا جھومنا پھولون اور بتون و مورتون و
بتون کا جلوہ دکھانا۔ گیلریون پر اور اُنکے گرد کی نشستگاہون پر لاکھون آدمیون کا بن سنور کر بیٹھنا
ہمارے داخل ہوتے پر شہنائیون اور نفیریون کا بجنا یہ ساری چیزین میرے دلمین وہ اہتزاز پیدا
کرتی تھین کہ جنکو مین ساری عمر نہ بھولون گی۔ ایک جانب مین ایک چھوٹے سے کمرے مین تھوڑی
دیر کے لیئے ہم گئے۔ ہم نے اپنی شالین اتارین مین وہان مما اور میری (جواب شہزادی ٹیک ہے)
سے ملی۔ مین اور شہزادے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ چند سکنڈ کے بعد البرٹ اپنے ساتھ مجھے لیکر
چلا۔ وکی (بڑی صاحبزادی) اُن کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی۔ اور برٹی (شہزادہ ویلز) میرا ہاتھ پکڑے ہوئے
تھا۔ جب ہم بیچون بیچ مین آئے تو ایک بہت وسیع رفیع الشان دلفریب سحرگاہ نظر آئی جسمین سیڑھیان
اور کرسیان لگی ہوئی تھین، اُنپر ہم بیٹھے۔ اُن کے سامنے ایک فوارہ خوشنما جوش زنان تھا۔ مین نے
کبھی عبادت مین بھی آدمیون کو ایسا محو نہین دیکھا۔ جیسے کہ اس نمایش کی پرستش مین مصروف پایا۔
چیرز کے غل و شور کی انتہا نہ تھی۔ ہر شخص کا چہرہ ہشاش بشاش تھا۔ عمارت کی وسعت بے انتہا۔
تارون۔ پھولون۔ درختون۔ پیکرون۔ مورتون۔ فوارون کا یکجا جمع ہونا۔ ارغنون کے ساتھ دو سو
مزامیر کا بجنا جن مین سے چھ سو راگ نکلین۔ اور میرے نہایت عزیز شوہر کا ساتھ ہونا جو مصاحبت
کی دعوت کا داعی تھا۔ اور جسنے روئے زمین کی کل سلطنتون کو یکجا جمع کر رکھا تھا یہ ساری چیزین میرے
دلمین اہتزاز پیدا کرتی تھین۔ یہ دن حیات جاودانی رکھے گا۔ میرے نہایت عزیز البرٹ کو اور میرے
نہایت عزیز ملک کو خدا برکت دے جنھون نے آج یہ اپنی بڑی شان و عظمت دکھائی ہے۔ خدا تعالی
سب چیزون کو پھیلانیوالا اور سب کو برکت دینے والا ہے۔ اُسکا احسان البرٹ دل مین مانتا ہے مجھے
اپنی تاجپوشی کی رسم یاد دلاتی ہے کہ یہ نمایش اُس سے ہزار درجے بہتر ہے۔ اگر اُس سے کچھ مشابہت

رکھتی ہے تو نہایت خفیف سی۔ اسمین وہ خصوصیات اور حسانتین اور اشیائے بوقلمون جمع ہین کہ
کوئی شئے اُسکی برابری اور ہمسری نہین کرسکتی۔ سنجیدگی مین چرچ سے وہ کچھ مشابہت رکھتی ہے مگر
چرچ مین یہ ہنگامہ شادی وگرمجوشی زیادہ اثر کرنے والی کہان وہان تو خاموشی ہوتی ہے؀

جب ملکہ معظمہ کو خدا سلامت رکھے گایا گیا تو البرٹ میرے پہلو سے جدا ہُوا اور نمایش کے
کمشنرون کا افسر بنا۔ یہ کمشنر میرے ممتاز سرافراز پولٹیکل امیرون کا عجیب و غریب گروہ تھا۔ انھون
نے میرے سامنے نمایش کی رپورٹ پڑھی جو طول طویل تھی۔ مین نے اُسکا مختصر سا جواب دیا بعد
اِسکے کنٹربری کے آرچ بشپ نے ایک مختصر سی نماز پڑھی۔ شکر الٰہی کا گیت گایا۔ اسمین ایک چینی
امیر شریک ہُوا۔ اِن باتون کے ختم ہونے کے بعد رسم افتتاح کیلئے جلوس شاہی علی الترتیب نہایت
خوش اسلوبی سے اِس ترتیب سے مرتب ہُوا جو اُسکو پہلے سے بتلائی گئی تھی۔ اُسکا طول بہت بڑا تھا
اُس سے ناف نمایشگاہ بالکل بھر گئی گویہ ارادہ نہ تھا کہ وہ ایسی پُر ہوجائے مگر اِس سے کوئی دقت
نہین پیش آئی۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ناف نمایش گاہ مین جلوس کے لیئے راہ بنائی گئی تھی
اُس مین ہم گئے۔ ہمارے چارون طرف چیرز کا وہ غل وشور تھا کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے۔ اور رومال
ہلائے جاتے تھے۔ اور ہر شخص کے رخ خندان پر رنگ مسرت و انبساط تابان تھا۔ بہت سے آدمیون
کی آنکھون مین گریۂ شادی بھی نمایان تھا۔ ارغنون کے سننے پر لوگون کو ایسی توجہ نہ تھی جیسے کہ ایک
جنگی بینڈ کے بجنے پر ہمارا وسط مین گزرنا دلون پر اثر انداز تھا۔ کسی نے جو بروٹز کا ایمی رون ذرین
جنگ آراء بنائی تھی۔ وہ بڑی شاندار معلوم ہوتی تھی۔ ڈیوک کہن سال ولنگٹن اور لارڈ انگلسی
ہاتھ مین دیئے ہوئے جاتے تھے بڑے بھلے معلوم ہوتے تھے۔ مین نے اور بھی بہت سے اپنے ملاقاتی
وہان دیکھے"؀

پھر ہم اپنی جگہ پر آن بیٹھے۔ البرٹ نے لارڈ بریڈالبین سے کہا کہ آپ کہدیجیے کہ نمایش
گاہ کھولی گئی تو اُنھون نے زور کی آواز سے کہا کہ ملکہ معظمہ مجھے حکم دیتی ہین کہ مین کہون کہ نمایش گاہ
کھولی گئی۔ یہ کہنا تھا کہ نفیریون شہنائیون کے بجنے نے اور چیرز کی آوازون نے ایک غل مچادیا
وہ کل کمشنر اور اگزیکیوٹو کمیٹی کے ممبر باغ باغ ہوئے جاتے تھے جنھون نے اِس نمایش کے لیئے مشقت
شاقہ اُٹھائی تھی وہ حد سے زیادہ تعریف کے مستحق تھے اُن سب مین ٹیکسٹن کی خوشی کی تو کچھ

نمائش گاہ کا کھلنا

انتہا ہی نہ تھی وہ ایک باغبان کا بیٹا تھا۔ آج وہ اس عزو شان کے عروج پر پہنچا تھا وہ جس قدر فخر و ناز
کرے بجا تھا۔ ہر شخص کو ایک حیرت کے ساتھ مسرت ہو رہی تھی۔ سر جارج گرے (ہوم سکرٹری) کی
آنکھوں مین خوشی کے مارے آنسو نکلے پڑتے تھے۔ پھر نمایش گاہ سے مراجعت بھی اسی ہوم دوام
سے ہوئی۔ جیسے کہ اسکی آمد کی ہوئی تھی۔ بندوبست خوب تھا۔ ایک بجے ۲۰ منٹ پر ہم اپنے محل
مین آگر بارجہ پر آئے تو بڑے زور شور سے چیرز دیئے گئے۔ پروشا کے شہزادے اور شہزادی بہت
خوش ہوئے۔ ہم بھی خوش ہوگئے۔ اُن کا شکریہ ادا کیا۔ مجھے اِس کہنے کی ضرورت نہین ہو کہ جو کچھ
میرے پیارے شوہر کو اور میری نیک رعایا کو کامیابی ہوئی۔ اسپر مجھ کو فخر و ناز ہے۔ اِس نمایش کا
نقش جو میرے دلپر جما وہ مین بیان نہین کر سکتی۔ اِس نمایش کو نہ مین کبھی بھولون گی نہ کوئی اور شخص
بھولیگا۔ جس نے اُسکو دیکھا ہے۔ اِس سے البرٹ کے نام کو حیات دوام حاصل ہوگئی۔ شریرون و
مفسدون نے ہر طرح کا خوف دلایا تھا اور بدمین بیہودہ اور لغو خبرین اڑائی تھین مگر سب غلط ہوئین
سارے کام بخوبی قابل اطمینان انجام پائے۔ دنگہ و فساد ذرا بھی نہ ہوا۔ پہلے سال کے آخر مین البرٹ
نے بڑے زور سے کہا تھا۔ وہ پورا ہوا کہ ہر شخص کے دل مین قادر مطلق کی بڑی گہری شکرگزاری
اُن نعمتون کے لیئے ہوگی۔ جو اُس نے اب ہمین دنیا مین دے رکھی ہین۔ ۱۳۔ جون کو قصر بکنگھم مین
چارلس دوم کی سلطنت کے نقل اُتارنے کا جلسہ ہوا۔

مین ایک نہایت دلچسپ بات کہتی ہون کہ نیک دل پیر کہن سال ڈیوک ولنگٹن جن کی
آج اکتالیسوین سالگرہ تھی۔ وہ اپنے دہرم بیٹے آرتھر کی سالگرہ مین ۵ بجے آئے۔ اور میرے بیٹے کو ایک
سونے کا پیالہ اور کچھ کھلونے اپنے پسند کے دیئے۔ آرتھر نے اُن کو ایک گلدستہ نذر دیا۔ ہم نے
اپنے کنبے کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور کونٹ گارڈن کے اوپیرا مین جاکر تماشا دیکھا۔ مین کچھ تھک
گئی تھی۔ لیکن ہم دونون میان بی بی اپنے خدا کے شکرگزار تھے جو بیشک ہمارا مہربان اور رحیم باپ ہے +

سپاہ سالاران سپاہ آرا و افسران صف پیرا نے تسلیم مبارکبادی مبارکی کی تقدیم کی
اور طوائف و اعاظم و اعالی و موالی مراسم تہنیت و تعظیم بجا لائے۔ ملکہ معظمہ کو سب سے اول مبارکبادیان
لارڈ جان رسل اور لارڈ پامرسٹون نے دین۔ لارڈ پامرسٹون نے ایک سررشتہ کی چٹھی کے آخر
مین یہ فقرہ لکھا کہ آجکا دن ایسا ہی کہ جیسی حضرت علیا کو خوشی حاصل ہوئی ہی ایسی ہی قوم کو عزت

حاصل ہوئی ہے قوم کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ آپ اسکی ملکہ ہین۔ لارڈ جان رسل نے یہ مبارکباد دی کہ نمایش مین یہ کام ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے ہوا کہ اُسکی خصوصیات بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے گروہا گروہ آدمی جمع ہوئے اُنھون نے جو اپنی خیرخواہی اور عام رضامندی ظاہر کی وہ ایک پولیٹکل آدمی کے لیئے بڑی خوشی کا مژدہ ہے۔ ذہانت اور آرٹ اور فنون و محنت پردازی کے جو عجائبات دکھائے گئے ہین اُنکی بڑی شہرت حکما اور اہل سائنس اور صناعون کاریگرون مین ہوگی۔ نمایش کی عمارت مین پچیس ہزار آدمی تھے۔ اور یہ حساب کیا گیا ہے کہ اس عمارت اور قصر بکنگھم کے درمیان سات لاکھ آدمی جمع تھے۔ جارج گرے نے حضرت علیا کو اطلاع دی کہ اس اجتماع اور ازدحام کے سبب سے کوئی واردات ایسی نہین واقع ہوئی کہ اُس مین پولس دست اندازی کرتا۔

لیڈی لٹلٹن صاحبہ نے جو حضرت علیا کی خدمت اور رفاقت سے ابھی جنوری سنہ ۱۸۵۱ء مین جدا ہوئی تھین یہ تہنیت نامہ لکھا کہ مین اقرار کرتی ہون کہ مین اندیشہ اور خطرہ سے خالی نہ تھی۔ بہت سے خوفون خطرون و شبہون و وسوسون کو ساتھ لیکر نمایش گاہ مین گئی تھی۔ مگر الحمدللہ انجام ایسا بخیر ہوا کہ میرے سارے خطرون کو دور کر دیا اور میری ساری توقعات پر سبقت لیگیا۔ حضور کی خوش زندگانی کا سب سے زیادہ خوش دن یہ تھا کہ جس مین حضرت نے اپنے شوہر کے ایڈریس سُنی جس سے آپکو معلوم ہوا کہ ایسی فیاضانہ اور دلیرانہ عمدہ تدبیر مین کامیابی حاصل ہوتی یہ کام پرنس البرٹ کا ایسا ہو کہ جس کے سبب سے ساری قومین اُن کے بزرگ نام کو بڑی خوشی سے ستایش و احسان کے ساتھ لین گی اور ہمیشہ اِس نام کی یاد تعظیم ساتھ ہوا کرے گی۔

حضرت علیا نے اِس تہنیت نامہ کا جواب یہ لکھا کہ مین تم سے یہ سُننا چاہتی تھی کہ پہلی مئی کی بزرگ تاریخ مین میری نسبت آپ کیا خیال کرتی تھین۔ آپنے سچ کہا کہ یہ دن میری خوش زندگانی کا سب سے زیادہ پرمسرت ناک تھا۔ میرا عزیز خاوند ہمیشہ اورون کی بھلائی کے لیئے محنت کرتا ہی۔ وہ اُن مشکلون اور مزاحمتون پر جو اسکے روکنے کیلئے خیال مین آسکتی تھین۔ اور اُن کوششون پر جو حسد اور کینے کے سبب سے اُسکی ناکامی کے لیئے کیجاتی تھین بڑی دھوم دھام سے کامیاب و فتحیاب ہوا جس سے ہم دونون کو بے انتہا خوشی حاصل ہوئی۔ مجھے البرٹ کا نام اور اپنے ملک کا نام دونون عزیز ہین اُن دونون نامون کے عظیم الشان اور والا شکوہ ہونے مین مدد ہونا میرے لیئے فخر و مسرت و شکرگزاری کا

ایک ایسا مخزن ہے جسکو کوئی شخص سوائے میرے نہین سمجھ سکتا *

گو نمایش کی افتتاح کی رسم مین لیوپولڈ شاہ بلجیم نہین شریک ہوا مگر کئی ہفتے کے بعد اُسے دیکھنے آیا۔ ۳۔ مئی کو ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا کہ نمایش جو بڑی شان و شکوہ سے کھلی مین دل سے چاہتا ہون کہ آپ اسکی ہر جہت سے خوش ہون مین آپ کی اُس نشاط و انبساط کو خوب جانتا ہون جو ہمارے پیارے البرٹ کی کامیابی سے آپ کو حاصل ہوئی ہوگی۔ یہ کام بڑا مہتم بالشان اور بڑی لیاقت کا تھا۔ ایسے کامون کے خلاف شرارت انگیز و مضرت آمیز تدابیر کا کرنا انسان کا کچھ مقتضائے طبیعت ہے کہ وہ اپنے بنی نوع اور ہمسایہ کے کامون کی ناکامیابی سے خوش ہوا کرتا ہے۔ مجھے اس سے بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ ساری قومون نے دیکھ لیا کہ انگلستان جیسا آزاد ملک ہو ایسا ہی اپنے فرمانروا بادشاہ کی اصلی تعظیم و تکریم کرتا ہے *

ڈیوک کوبرگ اس نمایش کا حال یہ لکھتا ہے کہ "بہت سی نمایشین خواہ ملکون مین الگ الگ ہوئی ہون یا ساری دنیا کے لیئے ایک ہوئی ہون اُن مین سے کسی نمایش کو لنڈن کی اس نمایش سے نسبت نہین۔ یہان ہر شے جو دیکھنے مین آتی تھی ایک نئی آن بان شان رکھتی تھی۔ اسی لیئے وہ ناظرین کو دل پسند ہوتی تھی مذکل جدید لذیذ انگلستان کے امرا اپنی عزت و شان کی نمایش ایسی دکھاتے تھے کہ وہ بھی اس نمایش کے ایک جزو معلوم ہوتے تھے۔ نمایش کے کھلنے کے دن بڑی پُرتکلف بنی سنوری چار ہزار گاڑیان آئی تھین۔ نمایشگاہ کے ہر کارخانہ مین اُمرا آپس مین ملتے تھے۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کی نیک نامی تو اپنے معراج پر پہنچ گئی تھی۔ اُن دونون سے لنڈن مین ۲ مہینے کے اندر لاکھون آدمی ملنے آئے۔ اولیائے دولت نے بڑی کشادہ دلی اور خوش اخلاقی سے مہمان نوازی کی۔ پرنس البرٹ چیزون کا ظاہری مہتمم ہی نہ تھا بلکہ وہ نمایش کی ہر چیز کی جان تھا اب تو ان کے سخت دشمنون نے بھی ان کے منصوبے کی تکمیل کو مان لیا۔ یہ دنیا کا میلہ پولٹیکل اثرون سے خالی نہ تھا۔ لنڈن مین جو بے شمار شہزادے جمع ہوئے تھے۔ وہ بہت سے پولٹیکل سبق یہان سے سیکھ کر اپنے گھر گیئے *

ٹینی سن جو ۱۸۵۰ء مین ملک الشعرا ورڈس ورتھ کی جگہ ملک الشعرا مقرر ہوا تھا اُسنے اس نمایش کے باب مین نظم لکھی ہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نمایش نے بڑا کام انجام دیا ہی کہ یورپ اور

دہشت ناک دنیا کے پراگندہ دشمنون کو شیشے کے گرون مین دوستون اور بھائیون کی طرح ملا کر بٹھا دیا

۴ مئی کو روائل اکیڈمی کے ڈنر مین اُسکے نئے پریسیڈنٹ ایسٹ لیک نے پرنس البرٹ کا جام تندرستی نوش کیا۔ اور لوگون نے اُنکے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اب پرنس کے کامون اور نمایش کے انتظامون کا انگلینڈ بڑا ممنون منت ہوا ہی۔ پرنس نے اپنی سپیچ مین پریسیڈنٹ کی یہ تعریف کی کہ پریسیڈنٹ مین علاوہ لیاقتون کے وہ خوبیان اور نیکیان ہین جو پریسیڈنٹ مین ہوتی چاہئین۔ اُسکو مختلف قسمون کے صناعون سے کام پڑتا ہے جن سے وہ بالمقابلہ کام کراتا ہی اور اُنکے کامون کے عیب و صواب بتلاتا ہے۔ اُنکو با کار یا بیکار کرتا ہے ایسی حالت مین مشکل ہے کہ خوش اخلاقی کا برتاؤ کیا جائے مگر مین نو برس سے جانتا ہون کہ وہ اُن نیکیون کا برتاؤ کرتا ہے جن کو تم نہین جانتے۔

پرنس نے اپنی سپیچ مین یہ اور سچی سچی باتین کہین کہ اے اہل مجلس آرٹ یا شاعری کے اندر خیال مین یا عمل مین تمام کامون کے پیدا کرنیکے لیئے صرف عقل و ہنر و صبر ہی درکار نہین ہونگے بلکہ اُسکے لیئے نیک دلی کی سرگرمی اور خیال کی آزادروی کی بھی ضرورت پڑتی ہی۔ صناعون کے کام کی نرم پود کا نشو و نما نیک دلی اور مہربانی کی ہوا سے ہوتا ہے۔ اگر اُنپر ایک نا ملایم نکتہ چینی کا جھوکا چل جاتا ہے تو اُنکی جڑین ڈھیلی ہوجاتی ہین اور اُنکی نمی خشک ہوجاتی ہی۔ جسکے سبب سے وہ بہت کم پھول و پھل لاتے ہین مگر آرٹ کے لیئے نکتہ چینی کی بھی ضرورت ہی جس کے سبب سے اِس کی ترقی کے برگ و بار ظاہر ہوتی ہے۔ اگر کسی ذلیل و ادنےٰ کام کی تعریف بے شعوری سے کیجائے تو وہ ایک اعلیٰ درجہ کی ذہانت پر طعن و تشنیع ہوتی ہے۔ اِس زمانہ مین ایک طرف صناعون کی بڑی بڑی جماعتین ہر درجے کی ذہانت اور لیاقت کی بڑے شوق و ذوق سے باہم مقابلہ مین کام کر رہی ہین۔ دوسری طرف اُن کامون کے جانچنے پرکھنے والے پبلک ہین۔ جن مین بہت سے آرٹ سے بالکل جاہل ہین۔ وہ ان کامون کی جو بڑے علم و ہنر سے پیدا کئے گئے ہین بے رحمی اور سنگدلی سے عیب جوئی کرتے ہین۔ جسکے سبب سے اُن چیزون کی تجارت مین کساد پڑتی ہی۔

پرنس کو اُن عیبون پر علم تھا۔ اُسنے اُنکے دور کرنیکے لیئے یہ تدبیر کی کہ تعلیم کے پیمانے کے انداز کو بڑھا دیا جس کے سبب سے ذہانت و صنعت کی قدر و منزلت ہونے لگی اور صاحب لیاقت ہونے [لگے]

روائل اکیڈمی (رائل اکاڈمی) مین پرنس کی اسپیچ

تحریک ہوئی۔

۱۷ جون کو اشاعت انجیل کی سوسائٹی کی تیسری جوبلی تھی وہ ایک سو پچاس سال سے قائم تھی۔ کنٹربری کے آرچ بشپ نے پرنس سے اُسکے پریسیڈنٹ ہونیکی درخواست اِس سببسے کی کہ وہ اِس سوسائٹی کے دلی بہی خواہ تھے۔ اُنھون نے وزیر اعظم سے صلاح لیکر اِس درخواست کو منظور کرلیا۔ اِسوقت نمایش کے سببسے اور ملکون کے سارے عیسائی فرقون کے آدمی بھی جمع تھے اسلیئے پرنس کو اپنے ایڈریس نہایت احتیاط و حزم سے تیار کرنی پڑی کہ کسی فریق مذہب کی طرفداری اِس مین نہ پائی جائے اور کوئی بات اِس مین ایسی نہ بیان کیجائے کہ کسی فریق کو وہ ناگوار خاطر گزرے اُس سپیچ مین سے ہم چند فقرات کا ترجمہ کرتے ہین ۰

اشاعت انجیل کی سوسائٹی مین پرنس البرٹ کا پریسیڈنٹ ہونا

پرنس نے فرمایا کہ یہ سوسائٹی ایک سو پچاس برس سے قایم ہے۔ اِسکی دو جوبلی پہلے ہو چکی ہین۔ اب یہ تیسری جوبلی ہے۔ پہلی دو جوبلی مین ملک کی حالت اور کیفیت اور تھی مگر اب اور ہے کہ تیسری جوبلی مین ہماری بڑی خوشحالی کا زمانہ ہے جو پہلے نہ تھا۔ یوروپ کے سب ملکون مین امن و امان ہے۔ مذہبی گرمجوشی ہے۔ انسان کی تہذیب و شائستگی کا بازار گرم ہے اور ساری دنیا مین بھلائی پھیلانیکے لیئے مشن جاری ہین۔ تہذیب کی بنا عیسائی مذہب پر ہے وہ اِس مذہب کے سہارے پر چلتی ہے۔ یہ سوسائٹی انجیل کی برکتون کو پھیلا رہی ہے۔ جب ہم اپنے تئین دنیاوی ثروت و امارت کی مبارکباد دیتے ہین کہ گھر کے اندر و باہر امن و عافیت و مصالحت ہی تو اِسکے ساتھ ہی چرچ کا ہم اقرار کرتے ہین کہ وہ عیسائی مذہب کی اشاعت اور تہذیب کی ترقی مین کوشش کر رہا ہے۔ مگر اِسکے ساتھ ہی ہم افسوس کرتے ہین کہ وہ آپس مین ہمیشہ جھگڑے و فساد برپا کرتا ہے۔ اُن اندرونی فسادون کے سوا اُسپر بیرونی حملے بھی ہوتے ہین جن سے اِس کی سلامتی مین خلل پڑنے کا اندیشہ نہین ہے۔ بلکہ چرچ مین اِن مخالفتون کا ہونا ایک لازمی امر اِسلیئے ہی کہ انسان کے اجتماع کے یہ دو اصول ہین۔ ایک شخصی آزادی۔ دوم اپنے گروہ اور جتھے کی بقا کے لیئے اُسکی مرضی کی اطاعت۔ بس یہ دو اُصول آزادی اور اطاعت متضاد ہین جنسے پیارے جھگڑے اور فساد کھڑے ہونے لازمی اور ضروری ہین ۰

اِس باب مین لارڈ جان رسل اور ملکہ معظمہ کی خط و کتابت

پرنس البرٹ کی اِس سپیچ کی تعریف مین لارڈ جان رسل نے حضرت علیا کو یہ چٹھی لکھی ”کہ کل

پرنس کی سپیچ نے لوگون کے دلون پر اپنا اثر ڈالا اور اُنکو خوش کیا۔ اگرچہ ہر طرف سے اندیشہ
لگا ہوا تھا مگر اُس کا ہر لفظ تعریف کے قابل تھا۔ جو بات کہنی چاہیئے تھی وہ چھوڑی نہین اور جو بات
کہنی نہین چاہیئے تھی وہ کہی نہین۔ ملکہ معظمہ نے اِس چٹھی کا جواب یہ دیا کہ آپنے جو پرنس کی سپیچ
کی نسبت تحریر کیا۔ اِس سے ہم دونون کو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ یہ مضمون ایسا دشوار تھا کہ
جسکے لیئے کوئی شخص پہلے سے نہین سوچ سکتا تھا کہ مین یقینی کیا کہون گا۔ مگر مجھے یقین تھا کہ
پرنس جو کچھ کہے گا وہ سچ ہی ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو یقین ہوگیا ہوگا کہ پرنس کے دل و دماغ
مین عجیب قوت ہے۔ مین اِسکی زوجہ ہونے کو اپنا شرف و افتخار سمجھتی ہون اور اُسکے خصائل حمیدہ
کی باجگزار ہونیسے اپنے تئین باز نہین رکھ سکتی ؎

حضرت علیا کو جو اپنے شوہر سے محبت تھی اُس نے اُس چٹھی کے آخر فقرہ مین جادہ اعتدال
سے باہر قدم رکھوایا۔ ۱۸۔ جون ۱۸۵۱ع کو ملکہ معظمہ کی اِس چٹھی کا جواب لارڈ جان رسل نے یہ لکھا
"کہ مین اپنا یہ فرض عاجزانہ ادا کرتا ہون کہ مین مدت سے اِس کا قائل ہون کہ پرنس البرٹ مین عجیب
غریب لیاقتین اور قابلیتین ہین۔ وہ بڑے بلند رائے ہین۔ انسان کی خوشی مین ہمدرمی اور رنج مین
ہمدردی کرتے ہین۔ اِس زمانہ مین جو ریگ کی طرح ایک قرار پر نہین رہتا۔ اُن کا اِس صفات مین بلند
مرتبہ ہونا قوم کے لیئے ایک گرانبہا نعمت و برکت ہے۔ اُنکی تحقیقات حقایق کے اُونلے اور اقرب
فایدے حضرت علیا کو حاصل ہوتے ہین اور پھر یہ فائدے خاندان شاہی سے رعایا مین پھیلتے ہین
اور پھر رعایا سے کرۂ زمین کے ہر قطعہ مین منتقل ہوتے ہین ؎

گو اِسوقت مین نمائشگاہ کے صدہا کام پرنس کو ایسے رہتے تھے کہ جنکے سبب سے اُنکو بہت
کم فرصت ملتی تھی مگر وہ اِس کم فرصتی مین بھی اپنے اوپر مشقت شاقہ اُٹھا کے وہان ضرور جاتے
جہان کسی بھلے کام کی ترقی کے سامان کی تیاری ہوتی یا سائنس اور کلون کے ایجادات کی یا صنعت
اور کاریگری کی نمایش ہوتی ؎

۳۔ جولائی کو ایپس وچ کی برٹش ایسوسی ایشن مین وہ تشریف لیگئے جہان ساڑھے بارہ
بجے شام کے پہنچتے ہی ملکہ معظمہ کو خط مین لکھا کہ مین ابھی یہان پہنچا ہون مجھے اِس خبر کے سننے
اندیشہ ہوا کہ اگر قاصد ابھی سیدھا نہ روانہ ہوگا تو ریل اُسکو نہین ملے گی۔ اِسلیئے مین دو سطر

برٹش ایسوسی ایشن مین پرنس البرٹ کا جانا

محبت کے سبب سے لکھتا ہون۔ اور اس مین ایک کاغذ ملفوف کرتا ہون کہ جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مجھے یہان کس کثرت سے کام کرنے پڑینگے۔ آپنے ہان ڈھائی لاکھ آدمیون مین مین تنہا ہین۔ مین یہ سمجھتا ہون کہ اگر آپ یہان فقط تنہا میرے پاس ہون تو مجکو یہان دنیا زندہ معلوم ہووے ٭

۴ جولائی کو ساڑھے دس بجے ملکہ معظمہ کو یہ ایک اور خط لکھا کہ مین رات کو خوب سویا آپ اپنی فرمایئے کہ نیند کیسی آئی؟ یہان کے پارک اور باغ بہت پاک و صاف اور ستھرے ہین ایک بڑا اڈنہ ہوا۔ میرے میزبان کے گلون کے لیئے موسم سرد و خشک ہے۔ مین آدھے گھنٹے مین ایس رچ مین اپنے کام مین مصروف ہونگا۔ پھر میوزیم کی سیر کرونگا۔ پھر ملکہ ایلزبتھ کے سکول کی بنیاد کا پتھر رکھونگا۔ اور چار بجے گھر روانہ ہونگا۔ آپکے الطاف نامہ کا مین دلی شکریہ اور بچون کے خط کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ برٹی سے کہدیجئے گا کہ اُسکا خط اچھا لکھا ہوا تھا۔ اب خدا حافظ ٭

نمایشگاہ کے کمشنرون کی مجلس مین پرنس کا میر مجلس ہونا

دوسرے دن نمایش گاہ کے کمشنرون کی میٹنگ (مجلس) مین پرنس آیا۔ نمایش کا حساب کتاب بڑی بڑی رقمون مین پیش ہُوا۔ جس نے اُن سب خیالات کو غلط اور باطل ثابت کردیا جو نمایش کے خرچون کی دقتون کے باب مین تھے۔ آجکے دن تک نمایش کو کُھلے ہوئے نو ہفتے تین دن ہوئے تھے۔ اُسکی ایک ہفتہ کی کم از کم آمدنی ۱۰۲۹۸ پونڈ ہوئی۔ دو متواتر ہفتون مین ۱۶ ہزار پونڈ سے بہت زیادہ آمدنی ہوئی۔ اور ایک ہفتے مین ۲۲ ہزار ایک سو نواسی پونڈ تک آمدنی کی افزایش ہوئی آیندہ اس سے ابھی زیادہ روپیہ اور ماحصل حاصل ہونے کو ہین۔ اب یہ امر واقعی ظاہر ہوگیا کہ جو روپیہ نمایش مین خرچ ہوا ہے اس سے بہت زیادہ روپیہ فاضل بچ رہے گا۔ اب پرنس کی توجہ کے لیئے سوال یہ پیش ہے کہ یہ فاضلات کا روپیہ کن کامون مین خرچ کیا جائے ٭

نمایش اعظم کی کامیابی کا جلسہ

۹ جولائی سنہ ۱۸۵۱ع کی شب کو لنڈن کی کارپوریشن نے اس نمایش عظیم کی کامیابی کی بال کا جلسہ گلڈ ہال مین ہُوا اور اُسمین ملکہ معظمہ تشریف فرما ہوئین۔ ہر جگہ اُنکا استقبال بڑے تپاک سے ہُوا۔ چند روز کے لیئے وہ لنڈن سے اوسبورن مین گئین اور اُنھونے اسکا بڑا ریخ کیا کہ اس نمایش کا زمانہ جو ہمیشہ یادگار روزگار رہے گا گزر گیا۔ لنڈن مین جو متواتر اُنکی اطاعت کا اظہار ہوا۔ اسکی نسبت ملکہ معظمہ نے سٹوک میر کو لکھا کہ مین اور میری رعیت دو پیوست یک مغز ہو گئے ہین۔ اس نمایش نے

رعیت کی خیرخواہی اور فرمانبرداری کو بڑھا دیا ہے اور اُسکا حال پرنس نے سٹوک میر کو یہ لکھا کہ بال کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہُوا۔ رات کے ۲ بجے تک کوچون و بازارون مین دس لاکھ آدمی ہم دونون کی محبت و ہوا خواہی کے جوشون سے بھرے ہوئے موجود تھے۔ کل کے بعد دوسرے روز اگریکلچرل سوسائٹی (انجمن زراعت) مین مین آیا مویشی کی نمایش کو دیکھا۔ بالفعل ہمارا ارادہ لنڈن مین جانیکا ہے۔ ۲۰ اکو اوسبورن مین آرام لینے کے لیئے جائین گے ✤

انجمن زراعت مین پرنس نے اپنی سپیچ مین فرمایا کہ ہزارون آدمی قصر بلدین مین انگریزی آلات زراعت کے دیکھ رہے ہین۔ وہ بالاتفاق اُن کی یہ تعریف کرتے ہین کہ اُن آلات زراعت کے مثل کہین اور آلات نہین ہین وہ انگریزی زراعت کو ادب کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ ہمارے مویشی اِس بات کی شہادت دے رہے ہین کہ امن اور عافیت کے زمانہ مین فنون نے خوب نشو و نما پایا ہے ✤

۱۸۔ جولائی کو کئی ہفتون کے بعد حضرت علیا نمایش گاہ مین زینت افزا ہوئین۔ دوسرے دن اِس اپنے آنے کا حال بیرن سٹوک میر کو اپنے خط مین یہ رقم فرماتی ہین ✤

قصر بکنگھم۔ ۱۹۔ جولائی ۱۸۵۱ء ✤

ہم لنڈن سے باہر کل جائین گے۔ گو ہم کو باہر جانیسے راحت ملیگی مگر اِس کا افسوس ہے کہ یہ نامی گرامی وقت جو ہمیشہ یادگار روزگار رہے گا جلد گزر جائے گا۔ لنڈن مین عجب رونق ہو رہی ہے اُسکے کوچون اور بازارون اور پارکون مین بڑی چہل پہل گہما گہمی رہتی ہے۔ پردیس سے بیشمار آدمی یہان آئے ہوئے مگر کہین کوئی دنگا اور فساد و بدنظمی نہین ہے۔ افسوس ہے کہ بعض شہزادے یہان آئے ہوئے ہین جو اپنے آدمیون سے مفارقت رکھتے ہین۔ ۱۵۔ جولائی کو نمایش گاہ مین اکسٹھ ہزار آدمی جمع تھے۔ ونڈسر مین مویشی کی نمایش بہت خوبی کے ساتھ ہوئی۔ پرنس نے اِسمین دلپذیر تقریر کی۔ وہان ڈنر مین دو تین ہزار کے درمیان مہمان آئے۔ پرنس کو وہ رفعت شان حاصل ہے کہ سب آدمی اپنے دل مین جانتے ہین کہ وہ ہماری بھلائی کا چاہنے والا ہے اور ہمارا خیال رکھتا ہے ہم پر ہمدردی کرتا ہے۔ بہت سے صنعت کار و کاریگر خوش و خرم ہو کر یہان سے چلے گئے۔ ہزارون کرسٹل پیلیس مین موجود ہین وہ سب خیرخواہ و خوش ہین۔ اُن مین بہت سے ایسے ہین کہ جنہون نے

نمایشگاہ مین حضرت علیا کا قدم رنجہ فرمانا

ہم کو کبھی نہین دیکھا۔ سب باتون کے بیان کرنیسے کچھ فائدہ نہین ہوگا۔ ہماری رعایا اور ہم دونون اتحاد آپس مین رکھتے ہین اور رعایا کے دلون مین ہماری محبت اور خیر خواہی اور فرمانبرداری بڑھتی جاتی ہے ؞

پرنس نے اوسبورن مین جاکر بیرن سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ ہم کل یہان مع اپنے اسباب کے آگئے۔ آخر دنون مین اسباب کے باندھنے اور کسنے مین بڑی تکلیف اور محنت اُٹھانی پڑی۔ پھر اسیطرح یہ ہوا کہ ۱۷۔ جولائی ۱۸۵۱ء کو زراعت کی سوسائٹی مین مجھے جانا پڑا جہان ڈنر مین ساڑھے چار گھنٹے لگے اُسمین تین ہزار مہمان موجود تھے میرا اسپیچ لوگون کو پسند آیا وہ اچھا تھا ؞

نمایش مین آدمیون کے آنے کی افزایش ہوتی جاتی تھی۔ کل سے ایکدن پہلے آنے والے آدمیون کی تعداد چوہتر ہزار تھی۔ ہفتہ آیندہ مین جیوریان اپنی کام ختم کردینگی اہل پیرس کا ارادہ ہے کہ تین دن تک ہماری نشاط افزا دعوتین کرین اور اُن مین مجھے بلائین مگر مین جانے کے لیئے معذرت کرونگا

فرانس کی ری پبلک (سلطنت جمہوری) کا پریسیڈنٹ ابتدا سے اِس نمایش کا بڑا حامی و مددگار تھا۔ وہ دل سے چاہتا تھا کہ انگلستان اور فرانس کے درمیان پولیٹکل اور تجارتی تعلقات دوستانہ پیدا ہون جسکے لیئے یہ تقریب خوب ہاتھ آئی کہ اُسنے فرانس کے بڑے بڑے صناعون کو فہمایش کی کہ انگلستان کی نمایش کو وہ رونق دین۔ صناعون نے بھی اُسکی فہمایش پر عمل کیا۔ اگرچہ فرانس کی دولت اور صنعت اِس نمایش کو کامیابی کا سبب نہین ہوئین مگر وہ نمایش کی دلچسپی و دل کشی کا سبب ضرور ہوئین۔ گو فرانس کے بعض اعلےٰ درجہ کے آدمیون کے دلمین تہذیب اور شایستگی کے پیشوا ہونے کا اور اقوام کی نمایش کے موجد ہونے کا خیال دلمین تھا مگر علی العموم فرانسیسیون نے اس کام کی رقابت کی حسد کو سر در رکھا انگلینڈ نے بہت سے کارخانون مین فرانس کے صنعت کارون کی عظمت کو مان کر اُن کا احسان مانا۔ اور اُنکو اپنا اُستاد بنایا۔ فرانسیسیون نے بھی بعض انگریزی کاریگری اور ایجادون کی داد دی اور اُنکو اپنی کاریگری پر فوقیت دی۔ غرض اِس نمایش کے سبب سے طرفین کو تجارت مین منفعت حاصل ہوئی۔ اُن دونون ملکون مین اِس طرح آمد و رفت بڑھنے سے ملاپ جلاپ پیدا ہوا اور آپس مین مصالحت پیدا ہوئی۔ جس سے دونون ملکون کی بہبودی ہوئی اور ایک ملک نے دوسرے ملک کو اپنے سے بہتر جانا۔ اور پرانے محاسدت کو فرو کیا ؞

نمایش مین اہل انگلینڈ نے اہل فرانس کی خاطرداری اور مدارات ایسی خاطرخواہ کی تھی کہ اُس کے عوض مین اُنھون نے اپنے دارالسلطنت پیرس مین نمایش کے کمشنرون و پرنس کی دعوت نشاط کی۔ پرنس کے پاس معاملات ملکی کے نوشتون کا ایسا انبار لگا ہوا تھا کہ اُن کے ترتیب دینے سے اور مطالعہ کرنیسے ایک لحہ کی بھی فرصت نہ تھی سوائے اِسکے طبیعت بھی ناساز تھی۔ غرض دعوت مین نہ جانیکے لیئے اِس حسن اخلاق کے ساتھ عذر کیئے کہ اہل فرانس نے اُنکو قبول کرلیا۔ دعوت مین نمایش کے کمشنر اور لارڈ گرین ویل گئے۔ جن کی دعوتین بڑی شان وعظمت وکروفر سے ہوئین اُن مین نشاط وانبساط کی بساط گستری ہوئین۔ لارڈ گرین ویل نے فرانسیسی زبان مین سحر آمیز تقریرین کین +

لنڈن مین ۷۔ اگست کو ملکہ معظمہ پارلیمنٹ بند کرنیکے لیئے رونق افروز ہوئین اور دوسرے دن پارلیمنٹ کو بند کردیا۔ آجکے اور آجکے بعد دوسرے دن نمایش گاہ کا معاینہ فرمایا اور پھر اوسبورن کو تشریف فرما ہوئین اِسوقت تک نمایش کے سارے خرچون کے بعد زرفاضلات ایک لاکھ ستر ہزار پونڈ کے قریب بچا تھا۔ اُس روپیہ کے خرچ کرنے کی فکر مین پرنس رہتا تھا۔ عام خواہش یہ تھی کہ یہ عمارت بدستور قائم رہے اور ونٹر گارڈن (موسم سرما کا باغ) بنایا جائے۔ وہی لوگ جو اِس عمارت کی تعمیر کو اپنے سر پر بلا سمجھ کر اُسکے بننے کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ وہ اب اُسکو سر آنکھون پر جگہ دینے کے لیئے منت سماجت کرتے تھے۔ یہ تجویز پیش ہوئی کہ زرفاضلات کے ایک حصہ سے یہ عمارت خریدیجائے مگر یہ امر اِس فرمان شاہی کے خلاف تھا جو نمایش کے کمشنرون کو ملا تھا اور پرنس بھی یہ نہین چاہتا تھا کہ اِس فنڈ کا روپیہ ایسے کام مین صرف ہو جو فقط تفریح اور سیر و تماشے کیلئے ہو وہ تو اِس روپے کو ایسے کام مین صرف کرنا چاہتا تھا جو ایک خیر جاری مستقل و مفید وبکار آمد ہو۔ ملکہ معظمہ نے پرنس کی جودت طبع و وسعت خیالات کی نسبت بیرن سٹوک میر کو جن کو وہ جانتی تھین کہ میرے الفاظ اُنکے دلمین گونجین گے۔ یہ خط لکھا کہ میرا عزیز البرٹ مشاغل مین بالکل ایسا مصروف ہی جیسا کہ وہ ہمیشہ رہتا تھا۔ اب نمایش کے خرچون کے بعد جو زرفاضلات بچا ہے اُسکے خرچ کرنیکے لیئے تجویزین سوچ رہا ہے۔ مین آپ کو یقین دلاتی ہون کہ مجھے اُسپر ہمیشہ حیرت ہوتی ہے کہ اِسکا دماغ کیسا عجیب وغریب ہے کہ وہ ہر چیز کی نسبت وسیع خیالات رکھتا ہے جن کے موافق وہ کیسی عقل قوی

نمایش کے زرفاضلات سے خرچ کرنیکی تجاویز

رائے متین سے کام سرانجام دیتا ہے۔ وہ اپنے جاہ وجلال و بزرگی شان و بلندی مرتبت کے ساتھ منکسر المزاج و بلند ہمت ہی کہ کسی کام مین وہ اپنی نمایش و نمود نہین چاہتا۔ یہ نیک نہاد و مہر دل محب انسان ہے۔ اُسکی دلی آرزو یہ ہے کہ مین اِن کامون مین اپنی نمود و نمایش نہ کرون (مگر آفتاب کہیں چھپائے سے چھُپ سکتا ہے) اُسکی ذات کب نمایان ہونیسے بچ سکتی ہے۔ وہ جو لفظ مُنہ سے نکالتا ہی اُس کے سننے مین لوگ گوش جان لگا دیتے ہین ٭

بیرن سٹوک میر نے پرنس کو لکھا کہ آپ مدت سے کامون مین متواتر محنت کر رہے ہین۔ اب کسی نئے کام کو ہاتھ نہ لگائیے۔ کہین ایسا نہو کہ کام کی کثرت سے آپکے جسم و دماغ کو گزند پہنچے۔ اِس خط کے جواب مین پرنس نے لکھا کہ بیشک مین نے آپسے وعدہ کیا تھا کہ نمایش کے بند ہونے کے بعد مین کسی نئے کام کے سرانجام دینے کو اپنے ذمے نہین لونگا۔ اور یہ مین نے ارادہ کر لیا تھا کہ جہان تک ممکن ہے مین جلد اپنے آشیانہ مین آرام کرونگا۔ مگر اِس کام سے اپنا پیچھا نہین چھٹا کہ نمایش کے زر فاضلات کے لیئے کوئی تجویز کرون۔ مین نے زر فاضلات خرچ کرنے کی جو تجویز سوچی ہے اُسکے اول مسودے کی نقل آپکے پاس بھیجتا ہون۔ اِس باب مین مین نے بہت سے اہل الرائے سے مشورہ ورلئے لی۔ ہر ایک نے اپنی جدا ہی ایک خاص تجویز پیش کی۔ یہ انسان کی طبیعت کا مقتضا ہی کہ وہ اپنی خیر مناتا ہے۔ ہر شخص نے اپنے ہی کارخانے مین اِس روپے کے خرچ کرنیکی تجویز پیش کرتا ہے اہل سائنس یہ چاہتے ہین اِس روپے سے ایک صنعت کا اسکول ایسا بنایا جائے۔ جیسا کہ پیرس مین موجود ہے اور اِس مین پروفیسر مقرر کیئے جائین۔ مین اِس تجویز کی ترمیم کر کے اسکول کمشنرون کے پاس بھیجونگا۔ اوسبورن ۱۸۔ اگست ۱۸۵۱ع ٭

پرنس کی نیت مین یہ تھا کہ یہ سارا روپیہ خیر جاری مین صرف ہو جس سے کہ رفاہ عام و فلاح انام ہو ٭

۲۷۔ اگست کو اولیائے دولت اوسبورن سے سکوٹ لینڈ کو منزل پیما ہوئے۔ اور ۲۹۔ کو بال مورل مین آگئے۔ یہان دوسرے روز یہ خبر آئی کہ پرنس کے باپ کے چھوٹے سگے بھائی کوبرگ کے شہزادہ فرڈیننڈ کا انتقال ہو گیا جس سے پرنس کو بڑا ملال ہوا۔ اُسکا حال اِس خط سے معلوم ہوتا ہی جو انہون نے بیرن سٹوک میر کو لکھا ہے ٭

مین نے جو آپ کو خط بھیجا تھا اُسکے بعد میرے خاندان کی شاخون مین ایک شاخ سر برید ہو گئی کہ میرا اسگا نیک چچا مر گیا جس کا رنج آپ کو بھی ہو گا۔ وہ اپنے رشتہ مندون سے بہت محبت کرتا تھا۔ اور مجھپر پدرانہ شفقت رکھتا تھا۔ مین نے اُن دنون مین وہ پولیٹکس کی کتاب پڑھی ہے جو کزن نے تصنیف کی ہو۔ اِس مین فرانس کے شہنشاہ فلپ لوئی کے عہد سلطنت کا حال لکھا ہو اور کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کے فوایدکو بیان کیا ہو کہ اُسمین مطلق مونارکی (سلطنت شخصی) سے بلکہ ری پبلک (سلطنت جمہوری) سے بھی زیادہ فائدے ہین۔ اِس مضمون کو پڑھکر مین بڑا مسرور ہوا مگر کزن نے کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ کے عقلی صفات کی قدر تھوڑی سی کی ہو۔ آدمی کے دل و دماغ مین بڑی قدرت ہونی چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو مغلوب و منکسر بنائے۔ یہ صفتین کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ مین بہ نسبت مطلق العنان بادشاہ کے زیادہ ضرور ہین۔ کزن کے تاریخانہ و فلسفیانہ قواعد غلط ہین تاریخانہ جھوٹ تو یہ ہے کہ وہ آزادی اور کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ ہی کو فرانس کے انقلاب عظیم کا سبب بتلاتا ہے *

اور یہ اُسنے مان لیا ہے کہ اِس اعتبار سے فرانس ہی نے دنیا کو مہذب بنایا ہو۔ انگلینڈ کا کچھ ذکر نہین کرتا۔ حالانکہ سچ یہ ہے کہ فرانس نے کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کو انگلینڈ سے مستعار لیا ہو۔ اور آج تک اسکو سمجھا نہین *

فلسفیانہ یہ غلطی ہے کہ کزن نے جو نتایج نکالے ہین وہ عملاً معاشرت تمدنی کے ارتباط کے حق مین نہایت مضر ہین۔ وہ یہ مانتا ہے کہ آزادی کی کوئی حد نہین ہے اور وہ ہستی انسان کے لیے ایک لازمی شرط ہو۔ صرف اُن آدمیون کے قبول کر لینے سے آزادی محدود ہوتی ہے جنکو شاہانہ اختیارات حاصل ہون۔ حالانکہ امر واقعی بالکل اِسکے برعکس ہے۔ آزادی ایک خیال ہے جو اِسطرح حاصل ہو سکتا ہے کہ سٹیٹ (سلطنت) ایسے قانون نافذ کرے جو اخلاق الٰہی کے قوانین کے نمونہ پر موضوع ہوئے ہون بجائے اِسکے کہ وہ سلطنت کی خود مختاری کی ہوس پر مبنی ہون اور اُنکے قیام و اجرا کے لیے جسمانی زور کی ضرورت ہو۔ بس یہی طریقہ ہے کہ جس مین آزادی غیر محدود حالت مین رہ سکتی ہے اور کوئی اُسکو محدود نہین بنا سکتا۔ سوائے اِسکے کہ خود وہ اپنے تئین آپ محدود بنا لیتی ہے۔ کل توضیع قوانین و مدبری و عام تعلیم کا غائیت مقصد یہ ہونا چاہیے کہ آزادی کو ایسی وسعت دین

کہ جس مین اُسکی خودہستی کو گزند پہنچے۔ آدمیون کی وحشیانہ حالت جتنی زیادہ ہو اتنی آزادی کی حد بندی مستحکم وتنگ ہونی چاہیئے۔ اور جتنی مہذب و شایستہ حالت ہو اُتنی ہی آزادی کی حدود کو وسعت دینی چاہیئے۔ تاریخ مین اُس کا سُراغ لگ سکتا ہے کہ آزادی مین خود اپنے آپ مصلح ہونے کی قدرت ہے۔ بس پولی ٹیشن (مدبر ملکی) کو بڑی احتیاط کرنی یہ چاہیئے کہ آزادی کی یہ قدرت بے مزاحمت چلی جائے اور جہان تک ممکن ہو اُسکو اڑنے نہ دے ۔ فقط۔ بال موریل۔ ۵ ستمبر ۱۸۵۱ع۔

۷۔ اکتوبر ۱۸۵۱ع تک بال موریل حضرت علیا کا قیام رہا۔ پرنس نے یہان آرام لیا۔ جوان کے واسطے ضرور تھا۔ تقریبًا یہان اپنے شوق سے ہرنون وبارہ سنگون کا شکار کھیلا۔ اُنکی تاب وتوانائی کی تعریف ہائی لینڈرس بھی کرتے تھے کہ پہاڑون پر وہ اس طرح چڑھ جاتے تھے کہ اُنکے برابر کوئی توانا ہائی لینڈر بھی نہین چڑھ سکتا تھا۔ ہیلم مورخ اور بیرن لیپک موسم خزان مین بال موریل مین آئے۔ پرنس اور کوئین نے اُن دونون ارباب کمال پر بہت عنایت کی۔ انتظام ایسا کیا گیا تھا کہ حضرت علیا اور پرنس جب ونڈسر کو مراجعت کرین تو لورپول اور مین چسٹر کی بھی سیر کرین۔ اُنہون نے رات کو ایڈنبرا مین آرام کیا۔ ۸۔ کی صبح کو ریل مین سوار ہو کر لین کیسٹر مین ایک بجے پہنچے اور ریل سے اُتر کر کیسل مین تشریف لے گئے۔ دروازہ پر حضرت علیا کے روبرو شہر کی کنجیان پیش کی گئین وہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ یہان دو ایڈریسین پیش ہوئین۔ جنکے الفاظ اچھے تھے۔ اور اُنمین پرنس کا ذکر بڑی تعظیم وتکریم سے کیا گیا تھا۔ جس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ کیسل کے گرداگرد دیکھنے سے مجھے مسرت ہوئی۔ قافلہ شاہی جب ریل کی طرف چلا تو میری سواری کے گرد خیرخواہ رعایا نے ہجوم کیا۔ سب کی چھاتی پر گلاب کا سُرخ پھول اصلی یا مصنوعی لگا ہوا تھا جو لین کیسٹر کے خاندان کا نشان تھا۔

پھر پرنس اور ملکہ معظمہ دونون پریس کوٹ مین اُترے۔ ارل سٹیفنٹن نے استقبال کیا جنکے وہ رات کو مہمان رہے۔ پھر ملکہ معظمہ مرسی کے کنارے پر تشریف لائین۔ جس کا حال وہ اپنے روزنامچہ مین یہ لکھتی ہین۔

جمعرات ۹۔ اکتوبر۔ صبح ایسی نم آلود تھی کہ ہم بند گاڑیون مین سوار ہوئے۔ لڑکی وبڑے بچے ہماری گاڑی مین اور بچے برابر کی گاڑی مین سوار تھے۔ مینہ ایسا برستا تھا کہ سڑکون پر کیچڑ کا سمندر بہتا تھا۔ باوجود

اِس آفت کے سارے رستہ مین آدمیون کی برابر صفین لگی ہوئی تھین۔ اور سب آدمی تر بتر شور بور
ہو رہے تھے۔ کرۂ ہوائی مین ایسی اندہیری چھائی ہوئی تھی کہ ہم کو کچھ تھوڑی دور کی چیزین دکھائی
دیتی تھین۔ شہر کی آئین بندی بڑی خوبصورتی سے کی گئی تھی۔ خیر مقدم کی رسم بڑی گرمجوشی سے
ادا ہو رہی تھی۔ کراسس تہہ سے لورپول تین میل تھا۔ کل سڑک پر مکانات بنے ہوئے تھے مین عمارت
و رہستہ کا حال نہین بیان کرتی۔ اگرچہ موسم بڑا ہولناک تہا۔ مگر کوچہ و بازار مین آدمیون کی بھیڑ لگی
ہوتی تھی۔ ہر چیز کا انتظام سلیقہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اور اُسکی بڑی آراستگی کیگئی تھی۔ مگر آدمی
بھیگے ہوئے میلے کچیلے تھے۔ ہم کو بمجبوری مینہ اور کیچڑ سے بچنے کے لیئے البرٹ کا بڑا کلوک اپنے
اوپر ڈالنا پڑا۔ یہان سے ہم سوار ہو کر وہان پہنچے جہان سے کشتی مین سوار ہوتے ہین۔ ہمارا سارا
گروہ کشتی مین سوار ہو کر روانہ ہوُا اور دہانہ مورسی کے گرد گئے بمشکل سے کسی کی شکل دکھائی دیتی
تھی۔ مگر چیرز کی آوازین سنائی دیتی تھین۔ کشتی مین ہم سب ایک شامیانہ کے نیچے بیٹھے تھے
پھر ہم کشتی مین سے اُتر کر ٹون ہال مین گئے۔ ۵ سال ہوئے تھے کہ اِس عمارت کی بنیاد پرنس نے رکھی
تھی۔ یہ عمارت بڑی خوبصورت ہے۔ اور اسکی آراستگی بھی بڑی خوش اسلوبی سے کی گئی تھی۔ مین کونسل
روم مین جاکر تخت پر بیٹھی۔ میئر اور کورپوریشن نے ایڈریس پیش کیا جس کا مین نے جواب دیا۔ میئر
اور مسٹر بنٹ کو جو بڑا نیک نہاد ہے۔ نائٹ کا خطاب دیا۔ ٹوَنس ہال مین نصف گھنٹہ ٹھیر کر چار
بجے سے کچھ پہلے گاڑی مین دوبارہ سوار ہوئے۔ اور سینٹ جارج ہال مین گئے۔ یہ عمارت بڑی عمدہ
ہے اندر جاکر جو دیکھا تو وہ ناتمام پڑی تھی۔ اُسکے مرکز مین ایک بڑا رفیع الشان ہال ہے۔ لاکورٹ بھی ہے
البرٹ ہمیشہ سادگی و بزرگی تعریف کرنیکے لیئے تیار رہتا ہے وہ اُسکو دیکھکر بڑا خوش ہوُا۔ لورپول
شاہی گروہ ریلوے سے پری کروفٹ مین پہنچا۔ یہان وہ اُترا۔ ڈیوک ولنگٹن اور امرا نے میرا استقبال
کیا۔ ہم ایک ڈھکے ہوئے چھتے کے اندر گزرے۔ وہ بہت زیب و زینت کے ساتھ آراستہ کیا گیا
تھا۔ پھر ہم کشتی مین بیٹھے جو نہر پر ہمارا انتظار کر رہی تھی کشتی بڑی نفیس تھی اِس مین ایک رسّہ لگا
ہوا تھا جسکو چار گھوڑے کھینچ کر کشتی کو چلاتے تھے۔ ہمارے بچے اور امرا ساتھ تھے۔ کشتی بے آواز
چلتی تھی۔ نہر کے کنارے پر آدمی صف بستہ چیرز دیتے تھے۔ آدھ گھنٹہ مین ڈورسلی پارک مین کشتی
سے اُترے۔ لارڈ ایلس میئر بوجہ مفاصل کے سبب سے لنگڑے ہو رہے تھے۔ لکڑی کے سہارے سے

چلتے تھے۔ اُنھون نے اور لارڈ بریک لے نے جو بڑے نازک تھے پانچ منٹ بعد ہمارا استقبال کیا

شام ایسی نم آلود تھی اور آسمان غلیظ تھا کہ کوئی آدمی اپنے دروازہ سے باہر نہین دیکھ سکتا تھا؀

شام کو مسٹر نیس تیھ موجد سٹیم ہیمر (دخانی ہتوڑا) حاضر ہُوا۔ اُس نے چاند کے کرہ ہوائی کی تحقیقات کے جو تجربے کیے تھے بیان کیے اور اُن کے نقشے دکھائے اُس کا بیان ملکہ معظمہ نے بہت کچھ لکھا ہے؀

اِس رات کو خبر آئی کہ ڈوور اور کیلاس کے درمیان سمندر کے اندر ٹیلیگراف لگایا گیا ہی۔ رات کو ضعف معدہ کے سبب سے پرنس کی طبیعت بے مزہ ہوئی۔ جسکا حال ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے؀

جمعہ ۱۰ اکتوبر۔ ایک بجے رات سے پرنس البرٹ بہت بے چین اور تکلیف مین نہایت بیمار ہوگیا اور مجھے خوف تھا کہ مین منچسٹر تک سیر نہ کر سکونگی۔ خدا کا شکر ہے صبح کے آٹھ بجے وہ اچھا ہوگیا اور اُٹھ بیٹھا۔ دس بجے ہم منچسٹر کی سیر کی۔ اول ہم پنڈلٹن مین آئے۔ یہان سب جگہ فیکٹریان (صنعت کے کارخانے) بہت تھین۔ مدرسون کے بچے بہت سے جمع تھے۔ پھر سال فورڈ مین آئے یہان بھیٹر بڑی لگ گئی۔ سپاہ یہان موجود تھی۔ کلون پر کام کرنے والے اور کاریگر اور اہل حرفہ اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے بنے سنورے کھڑے تھے۔ سیلفورڈ اور مین چسٹر مین آدمی ذہین تھے مگر دونون مردون اور عورتون کے چہرے بیمارون کے سے تھے۔ پھر ہم پیل پارک مین گئے دروازے مین میئر نے ہمارا استقبال کیا۔ یہان یہ ایک عجیب تماشہ تھا کہ مدرسون کے ۸۲ ہزار طلبا مختلف فرقون کے جمع تھے اُن کے گلون مین ایک چھوٹی سی صلیب لٹکتی تھی۔ ہیپ لسٹ جن کے چہرے سے اُن کی نسل معلوم ہوتی تھی اپنے معلمون کے ساتھ تھے۔ پارک کے بیچون بیچ مین ایک شامیانہ تنا ہوا کھڑا تھا۔ وہان ہم گئے اور ہمارے سامنے ایڈریس پڑھا گیا۔ سب بچون نے ملکہ کو خدا سلامت رکھے بہت اچھی طرح گایا۔ اُن کا ڈائرکٹر ایسی بلندی پر بیٹھا ہوا تھا کہ وہان سے سارے پارک پر اپنے احکام چلاتا تھا جس دروازے سے ہم اندر گئے تھے اُسی دروازہ سے باہر آئے۔ اور بڑے بڑے بازارون کی سیر کی جو آدمیون سے بھرے ہوئے تھے۔ جابجا ہم کو ایڈریسین پیش ہوئین۔ جن کا جواب مین نے دیا۔ چیرز کی آوازون کا آنا ہم کو خوش کرتا تھا۔ انتظام خوب تھا۔ پھر ہم پھر کے ڈورسلی مین دو بجے آئے؀

ہفتہ ۱۱۔ اکتوبر۔ آج سوگ و ماتم کا دن ہی۔ میری عزیز ممانی لوئی ملکہ بلجیم آج ہی کے دن مری
تہین۔ مجکو اس ملکہ ملکی صفات سے ایسی محبت تھی کہ اُسکی یاد مجھے ہمیشہ غمناک بنائے گی ہم یہانسے
چلکر گیارہ بجے کشتی مین بیٹھے۔ میں نے آخرزات کو کہا کہ مین یہ خیال کرتا ہون کہ مینچسٹر اور سالفورڈ
کے درمیان ہم نے دس لاکھ آدمی دیکھے ہونگے۔ مینچسٹر مین ۴ لاکھ آدمی بستے ہین اور ہر ایک شخص
یہ کہتا ہے کہ مینچسٹر مین جیسے بھلے آدمی رہتے ہین ایسے کہین اور نہین رہتے۔ اِنکو صرف اس بات کے
کہنے کی ضرورت ہے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ پہر وہ اس کہنے کی تعمیل یقینی کرینگے۔؛

مینچسٹر کی سیر سے ہمارا دل بڑا خوش ہوا۔ کاریگری اور صنعت کاری کے کارخانون کی تعداد
تعجب خیز ہے۔ مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے ساڑھے سات بجے ونڈسر مین آئے۔ یہان
دروازے مین ہمارے تین بچے کہڑے ہماری راہ تک رہے تھے۔ ہم نے اُنکو تازہ اور توانا پایا؛

ونڈسر مین تین دن آنیکے بعد پرنس نے سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ لین کیسٹر۔ مینچسٹر۔ لورپول
سالفورڈ۔ بالٹن وغیرہ مین بڑی گرمجوشی سے ہمارا خیر مقدم ہوا۔ یہان ہم ۱۱۔ اکتوبر کو آ گئے۔ میرے لیے
یہان کام اسقدر جمع ہوگیا ہے کہ وہ میرے ہاتھون مین سمانے کا نہین۔ یہان کل مین نے دو پہر ونڈسر کے
محنتیون کے فرینڈ ایسوسی ایشن مین انعام تقسیم کیا۔ آج لنڈن مین اسلیئے جاتا ہون کہ نمایش گاہ
کی آخری سیر وکٹوریا فرمائین گی۔ کل جیوری کی رپورٹ پیش ہوگی۔ اور میری طرف سے ایک ایڈریس
نمایش گاہ اہل جیوری و کمشنرون کو خواہ دیسی ہون یا پردیسی اور اور مہتمون کو پیش ہوگا۔ نمایش
کی آمدنی سب طرح سے ۵ لاکھ پونڈ ہوئی۔ اور باسٹھ لاکھ آدمی اسکی سیر دیکھنے کے لیئے آئی کوئی
واردات نہین ہوئی۔ ہم کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ ایسی کامیابی ہوئی۔ ونڈسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۵۱ء

آج ہی کے دن ملکہ معظمہ نے نمایش گاہ کی آخری سیر کی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ نمایش گاہ
ایسا خوبصورت معلوم ہوتا تھا کہ مجھے یہ یقین نہین ہوتا تھا کہ مین آخر دفعہ اسکو دیکھنے آئی ہون
ارغنون اور باجون کے ساتھ ایسے بجتے تھے کہ مین وجد مین آ گئی۔ کن ویس میلے اور پردہ فرسودہ ہو گئے
تھے اور بہت سی اور چیزین بھی میلی کچیلی ہو گئی تھین۔ مگر اس پر بھی اُن کا اثر دل کو شگفتہ کرتا تھا
وہ اپنا نیا جوبن دکھاتی تھین۔ شیشہ کا فوارہ اپنی جگہ سے سرکایا گیا ہے۔ تاکہ پلیٹ فارم کے لیے
جگہ خالی ہو جسپر نمایش کے ختم ہونیکی رسم ادا ہو۔ یہ ہائی نیر (سفر مینا) ایسے ہی وہان بھرے ہوئے

جیسے کہ ابتدا مین بھرے ہوئے تھے۔ نمایش کے بند ہونیسے میرا دل کڑھتا ہی۔ ایک بڑی بڑھیا کورنش (میری کرلائی) بنک اکتی سو میلون سے چلکر اِس نمایش کے دیکھنے کے لیئے آئی تھی وہ دروازہ مین میرے دیکھنے کیلیئے کھڑی تھی۔ وہ بڑی تازہ و توانا تھی۔ جب مین نے اُسے دیکھا تو محبت کے مارے اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے ✤

دوسرے دن کے روزنامچہ مین ملکہ معظمہ نے لکھا ہی کہ آج کا دن نمایش گاہ کے بند ہونے کے سبب سے بڑا غمناک ہی۔ دس بجے البرٹ بغیر کسی جلوس شاہانہ کے نمایش گاہ بند ہونیکی رسم کے ادا کرنیکے لیئے روانہ ہوا۔ اِسکی اِس رائے کو مین نے صواب جانا کہ میرے لیئے یہ مشکل تھا کہ مین نمایش کے بند ہونے کو دیکھ سکتی۔ اِسلیئے مین نے اُسکے بند ہونے کو دیکھ کر اپنے تئین غمزدہ نہین بنایا۔ البرٹ دو بجے واپس آیا۔ نمائشگاہ کے سارے کام بخوبی انجام ہوئے۔ وہان چالیس پچاس ہزار آدمیون بھیڑ گھچ پچ لگی رہتی تھی۔ اور ہر آدمی خوش معلوم ہوتا تھا۔ کیا یہ غمناک عجیب خیال ہے کہ وقت اعظم اپنی تمام فتحیابیون اور کامیابیون کے ساتھ خواب کی طرح گزرگیا۔ اِسکے لیئے جو دو سال تک بڑی محنت اور مشقت کی گئی تھی۔ وہ اب گزشتہ باتون کے ساتھ یاد کی جائیگی۔ اب ہم اِس نمایش کے ذکر کو خط و کتابت مفصلۂ ذیل پر ختم کرتے ہین ✤

ڈوننگ سٹریٹ ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۵۱ء

لارڈ جان رسل اپنا فرض حضور کیخدمت مین عاجزانہ عرض کرتا ہی کہ مجھے حکمرانی کا اختیار سوائے اِسکے نہین ہے کہ ۲۳۔ تاریخ کو ونڈسر مین ایک مجلس مین جمع کرون۔ اور اُس مین یہ پیش کرون کہ مسٹر کیوبٹ و مسٹر پکسٹن و مسٹر فوکس کو نمایش کی رسم ختم ہونیکے وقت نائٹ کا خطاب مرحمت ہو تاکہ یہ رسم بلند نام ہو۔ نمایش کے بند کرنے کی سنجیدہ افسوسناک رسم حتی الامکان کامیابی کے ساتھ ادا ہوئی۔ مجھے حضور اس کہنے کی اجازت فرمائین کہ حضور کا دل اِس نتیجہ نمایش سے نہایت شادان و خورم ہوگا کہ پرنس البرٹ کی بلند خیالی۔ گرم کوشی۔ ایجاد۔ ذہانت جدت ذکاوت جو اِس کام کے باترتیب منتظم رکھنے مین اول سے آخر تک نمایان ہوئین۔ اِس سے اُن کی نیک نامی کو بقائے دوام حاصل ہوئی۔ اور جن لوگون نے اِس کام مین حصہ لیا تھا۔ اُنکی بھی بہت مدح سرائی ہوئی ساری دنیا اِسکی قائل ہے کہ پرنس نے اپنی جودت طبع و والاخردی و فکر دقیق سے اِس نمایش کو ایجاد کیا

اور اسکو عملاً نہایت خوش اسلوبی سے دکھادیا۔ اسکے بعد خواہ کچھ ہی ہو مگر پرنس کی شان عظیم باقی رہیگی کہ اُنہون نے اِس مفید کام منصوبہ باندھا۔ اور اُسکو عمل مین لاکر دکھادیا۔ اِس نمایش سے جو فائدے حاصل ہون گے اُن مین بادشاہی بھی شریک ہونے مین ناکام نہین رہے گی۔ جدید و قدیم رعی پبلک نے کبھی ایسا شاندار اور فائدہ مند کام نہین کیا۔٭

ونڈسر ۲۰ اکتوبر ۱۸۵۱ء

آپ کا خط میرے پاس پہنچا۔ آپنے جو نمایش عظیم کی کامیابی کے متعلق تحریر کیا ہے اُسے پڑھکر ہم دونون بہت خوش ہوئے۔ آپ کا لکھنا یہ صحیح ہے کہ مجھے اِس بات کے دیکھنے سے خاص خوشی حاصل ہوئی ہے کہ میرے شوہر کے نام کو بقائے دوام اِس سبب سے حاصل ہوئی ہے کہ اُسکی جودت و مستعدی و استقلال امن و عافیت کا اجرا مستقل ہوا ہے۔ دنیا مین امن و عافیت کی کامیابی کے تصور کے ساتھ میرے شوہر کا نام ہمیشہ شامل ہوگا۔ میری بے انتہا خوشی کا یہ مخزن ہے کہ مین دیکھتی ہون کہ علی العموم ملک میرے شوہر کے ساتھ گرویدہ ہے اور اُسکی ذات کو اپنے فخر و عزت و مباہات کا موجب جانتا ہے۔ اور اُسکے محاسن خدمات کو مانتا ہے۔ مین خدائے تعالیٰ کا یہ احسان مانتی ہون کہ ایسے عمدہ شریف بزرگ منش و الادانش شہزادے کے ساتھ میرا عقد پیوند بندھا ہے اور مین اپنی زندگی مین اِس سال کو اپنے نہایت مسرت و افتخار کا شمار کرتی ہون۔ یہ ایک عجیب اتفاق کی بات ہے کہ نمایش کے بند ہونے کو مین جاکر خود نہین دیکھ سکی۔٭

یہ نمایش بھی اِس زمانہ کا ایک شاعرانہ واقعہ ہے اور وہ اِسکا مستحق ہے کہ دنیا کی تاریخ مین ہمیشہ جگہ پائے۔٭

لارڈ پامرسٹون فارین سکرٹری کی برطرفی

مدتون سے لارڈ پامرسٹون قبلۂ اطاعت سے روگردانی کر رہے تھے اور خودرائی اور خودپسندی کے مسلک پر چل رہے تھے اور کسی اپنے ہمسر کی رائے کو اپنی رائے کے آگے کچھ سمجھتے نہ تھے۔ اب تازہ گل اُنہون نے یہ کھلایا کہ اہل ہنگری کا بڑا خیرخواہ کوسوتھ شہنشاہ آسٹریا کی قید سے رہا ہوکر امریکہ کو جاتا تھا وہ انگلینڈ مین آیا۔ وہ بڑا بہادر اور راستباز تھا۔ لارڈ پامرسٹون نے اپنے گھر مین اُسکو مہمان بنانا چاہا۔ اُنکو یہ حق حاصل تھا کہ جس شخص کو چاہین اپنے گھر مین مہمان رکھین۔ مگر پہلے آسٹریا کا جنرل ہیناؤ انگلینڈ مین آن کر پٹ چکا تھا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اِس

سببسے انگلینڈ کی طرفسے شہنشاہ کے دلمین ایسا غبار تھا کہ اگر اُسکے مخالف کوس سوتھ کی مہمانداری
اِس طرح کیجاتی جس طرح لارڈ پامرسٹون چاہتے تھے تو وہ خفا ہوکر انگلینڈ سے اپنا سفیر بُلا لیتا
لارڈ پامرسٹون نے اِسکو اپنا مہمان تو بنایا نہین۔ مگر فورین اوفس مین اُسکو اڈریسون کا دینا قبول
کیا جن مین اُنکی اپنی ذات بری کی گئی اور اُسے نامور جلاوطن کی خاطر خوب کی گئی۔ اور شہنشاہ آسٹریا
پر یہ تبرا بھیجا گیا کہ وہ قابل نفرت وحقارت قاتل۔ خودمختار۔ ظالم۔ بیرحم ہے۔ لارڈ پامرسٹون کی اِس
حرکت سے ملکہ معظمہ نہایت ناراض ہوئین اور اُنھون نے فرمایا کہ سوال یہ نہین ہے کہ وہ شہنشاہ
آسٹریا کو خوش کرتی ہین یا ناخوش۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ وہ اِس کے شاکی ہونے کے سبب
پیدا کرتی ہین یا نہین ؟ اگر وہ ایسا کرتی ہین تو وہ کبھی یقین نہین کرسکتین کہ اُس سبب سے
اُنکی اپنی رعیت اُنکو زیادہ پسند کرنے لگے گی۔ کیبنیٹ نے لارڈ موصوف کی اس حرکت کو بیجا و نامناسب
جانا کہ اپنے ایسے شہنشاہ کے بدخواہ سرکشون کے ساتھ ہمدردی کی کہ جس کے ساتھ انگلینڈ مصالحت
اور دوستی رکھتا ہے۔ اِسکے بعد یہ خبر آئی کہ ۲۔ دسمبر کو پیرس مین پرنس پریسیڈنٹ لوئی نپولین نے
سلطنت جمہوری کو الٹ پلٹ کرکے اپنی شہنشاہی قائم کی۔ ۴ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے اپنے سفیر فرانس
لارڈ نورمنبی کو ہدایت کی کہ وہ بالکل خاموش رہے اور وہان کے کسی معاملہ مین اپنی رائے کا اظہار نہ کرے
اگر وہ ایک لفظ بھی بولیگا تو اُسکے معنے غلط لگائے جائین گے۔ مگر لارڈ پامرسٹون نے سفیر فرانس
کونٹ ڈے ویوسکی کو یقین دلایا کہ اِس انقلاب کو انگلینڈ کی گورنمنٹ پسند کرتی ہے۔ انگلینڈ کا قول
تھا کہ غیر سلطنتون کے اندرونی فسادون و معاملات مین گورنمنٹ انگلینڈ کچھ دخل نہ دے اگر گورنمنٹ
کوئی دخل دے تو اور گورنمنٹون کا یہ حق ہے کہ اُسکی مداخلت کو روک دین۔ لارڈ پامرسٹون نے اِس
قول کے برخلاف کام کیا جس سے لارڈ جان رسل نہایت ناراض ہوئے۔ اور اُنکو سوائے اِسکے کچھ چارہ
نہ تھا کہ اُنھون لارڈ پامرسٹون کو لکھا کہ اب غیر سلطنتون کے معاملات آپکے ہاتھون مین نہین
رکھے جاسکتے جس سے ملک کو کچھ فائدہ ہو۔ بجائے اِسکے کہ آپ اپنے عہدہ سے مستعفی ہون آپ
آئرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ کا عہدہ قبول کیجیے۔ اِس کے جواب مین لارڈ پامرسٹون نے لکھا کہ آپ
میری جگہ کسی شخص کو مقرر کیجیے مین اُسکو کنجیان حوالے کرنے کو تیار بیٹھا ہون۔ ۲۷۔ دسمبر کو اُن
کی جگہ لارڈ گرین ویل مقرر ہوئے اور وہ اپنے عہدہ سے علیحدہ ہوگئے ؀

بادشاہ ہینوور کی وفات

نومبر مین ہینوور کا بادشاہ مرگیا۔ وہ جارج سوم کا پانچوان بیٹا تھا۔ اور کمبرلینڈ کا ڈیوک اور ملکہ معظمہ کا سگا چچا +

دنیا کا ہنوز صورت مصالحت

شروع ۱۸۵۲ع مین یوروپ کی حالت ایسی تھی کہ خیال باف اخبار نویسون نے اخبارون مین غل وشور مچادیا کہ ۱۸۵۱ع کی نمایش عظیم کی تحریک سے مصالحت وعافیت کا زمانہ آگیا۔ مگر یہ صرف اُن کا خواب وخیال تھا۔ پرنس نے اِس خیال کی طرف کبھی رُخ بھی نہین کیا۔ وہ یہ جانتے تھے کہ اگرچہ نمایش گاہ کے اکھاڑے مین آدمیون کا ایسی رقابت پر مصالحت کے ساتھ جمع ہونا بہت سے آدمیون کو ایک دوسرے کے ساتھ موانست و محبت سے پیش آنا سکھا سکتا ہے مگر اِس سے وہ زمانہ نہین پیدا ہوسکتا کہ جنگ ورزم سے خالی اور آرزم سے پُر ہو۔ ابھی ایسے وقت کا آنا بڑی دور ہے۔ (ہنوز دہلی دور) +

گبن صاحب جو رومیون کے تنزل سلطنت کے مورخ بے نظیر ہین لکھتے ہین کہ ایک مدت دراز گذری کہ لوگون کا اجماع بحری قزاقی مین یا تیرتھ جاتراؤن مین ہوتا تھا۔ اگرچہ تھوڑے عرصے غارتگری نے تجارت کے روپ مین مساوی مبادلہ بالاجناس اور مبادلہ کے بہروپ مین داد وستد کی مگر مذہبی حرارت وجوش نے دیر نہین لگائی کہ غارتگری کو امن وعافیت کی انجیل کی منادی کے لیئے جہادیون کی پوشاک وزرہ پہنائی اور تلوار ہاتھ مین دی۔ خود غرضی وخود مطلبی کے جذبات مہمات کے حوصلون پر فرمان روائی کیا کرتے ہین اور اولوالعزمیان اور حسدین قومون کے دلون مین آتش جنگ وپیکار کو بھڑکایا کرتی ہین۔ غالباً زمانہ دراز تک آیندہ مثل زمانہ گزشتہ جنگ ورزم کا زنجیر سبب چلا جائیگا۔" نمایش یہ تحریک کرسکتی ہے کہ قومین باہم انسانیت کے ساتھ آپس مین آمد ورفت کرین اور وہ یہ سمجھین اور جانین کہ باہمی مصالحت وموانست سے انسان کی بھلائی کے لیئے بڑے بڑے کام ہوسکتے ہین۔ اور ادنےٰ قومین جو پستی کی حالت مین پڑی ہوئی ہین وہ اعلےٰ قومون کی ذہانت وصنعت وتعلیم وترتیت ونفاست سے بہت مستفید ومستفیض ہوسکتی ہین۔ مگر نمایش اِن اغراض و جذبات وجوشون پر جو جنگ وپیکار پیدا کرتے ہین۔ ذرا سا بھی اثر نہین کرسکتی اور نہ لڑائیون کی شرارت کو کم کرسکتی ہے۔ چنانچہ یہ آیندہ سالون کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سال تک مہذب قومون نے مثل وحشی قومون کے پیکار وکارزار کا ہنگامہ گرم رکھا اور بے شمار جانون کو خونریزی

سے تلف کیا۔ اس نمایش کا نام دنیا کا میلہ تو صحیح رکھا گیا تھا۔ مگر دعوت مصالحت اسکو کہنا غلط تھا جسکے معنی یہ بیان کیے گئے تھے کہ اب امن امان رہیگا جنگ نہوگی ✦

اِسوقت چھوٹی سی لڑائیون مین ایک لڑائی سر دست کیپ مین موجود تھی جسمین تکالیف بہت مگر عزو شان تھوڑی تھین۔ اٹھارہ مہینے تک ہنگامہ جنگ گرم رہا۔ اُس مین بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے اور آیندہ اور خرچ ہوگا۔ اس مین بڑے بڑے بہادرون کی جانین ضایع ہوئین انگلستان سے اُسوقت سپاہ کو جانا پڑا جس مین اُسکا یہان رہنا ضروری تہا۔ اور یہان سے جانا مضر ایک برس سے زیادہ مین جنگ کا فخر ختم ہوتی۔ مگر گھر کے قریب ایک بڑی آفت برپا ہو رہی تھی پیرس مین جو واقعات وقوع مین آئے تھے کہ قوم کے ووٹون سے فرانس کا نپولین مطلق العنان بادشاہ ہوگیا تھا۔ اس سے یہ خوف لگتا تھا کہ وہ اپنے بزرگون کے کٹ کھنون پر چلے گا اور انگلستان سے برسر پرخاش ہوگا اور انگلستان سے مجادلت پر آمادہ ہوگا۔ اور ۱۸۱۵ء مین فرانس کو انگلستان سے ہزیمت پانے مین جو ذلت ہوئی ہے اسکا انتقام لیگا۔ قاعدہ ہی کہ جیسے ایک شخص اپنی بے عزتی کے انتقام لینے مین کوشش کرتا ہی ایسے ہی ایک قوم اپنی بعزتی کے انتقام لینے مین ساعی ہوتی ہی۔ فرانس کے دماغ مین یہ خبط سمایا ہوا تھا کہ وہ انگریزون کو دوکانداروںکی قوم سمجھتا تھا اسلیئے فرانس کی حملہ آوری کے پرانے خیالات پھر زندہ ہوگئے تھے اِسوقت جنگ کے روکنے مین پلوسی بڑی مستعدی سے کام کر رہی تھی۔ پرنس کو پہلے جیسی کہ پولیٹکس سے نفرت تھی اب اُسکی مکافات دو چند رغبت سے ہو رہی تھی۔ رات دن وہ پولیٹکس سے ہی شغل رکھتا تھا۔ ۳۔ فروری ۱۸۵۲ء کو حضرت علیا اپنے ماموں شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ البرٹ کو پولیٹکس سے اور امور متنازعہ فیہ کے فیصلون کا شوق روز بروز بڑھتا جاتا تھا اور مین ان دونون کامون سے روز بروز بیزار ہوتی جاتی تھی۔ ہم عورتون کا کام فرمانروائی نہین ہی اگر ہم عورتین نیک ہون تو ہم کو چاہیئے کہ ان مردانہ مشاغل کو ناپسند کرین۔ مگر یہ زمانہ وہ آگیا ہی کہ ہم کو بمجبوری اُن سے اپنی اغراض رکھنی پڑتی ہین اور مجھے بھی اُنکی طرف بڑا خیال رہتا ہی۔ پرنس پولیٹکس سے عجب مناسبت رکھتا تھا۔ اُس مین اُس نے اپنی لیاقت و جودت کے جوہر بہت وضاحت کے ساتھ دکھا دیئے ✦

پرنس ایسے وقت مین بھی کہ ملک کی محافظت کے کامون سے فرصت نہین ملتی تھی۔ نمایش عظیم کے معاملے

طے کرنے مین مصروف رہتا تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ نمایش کے زر فاضلات سے کن سنگٹن کے جنوب مین زمین خرید کرکے ایسی انسٹی ٹیوشن (تعلیم گاہین) بنائین کہ جنسے سائنس اور آرٹ کی ترقی ہو۔ اِس جائداد کے جسکو وہ خریدنا چاہتے تھے بہت سے مالک تھے۔ اور اُسکی قیمت بہت زیادہ مانگتے تھے۔ نمایش کے کمشنرون نے تقریبًا بحساب ۳۰۰۰ پونڈ فی ایکڑ ۹۰ ایکڑ زمین ۳۴۲۵۰۰ پونڈ کو خریدی۔ نمایش کی بچت ۱۷۷۵۰۰ پونڈ تھی۔ گورنمنٹ نے اس بچت کی رقم کو اپنے عطیہ سے دوچند کردیا۔ جس سے زمین خریدی گئی۔ لنڈن مین نیشنل گیلری مین شہر کے دہوئین اور گرد و خاک سے تصویرین خراب ہوتی تھین۔ وہ یہان خریدشدہ زمین مین آگئین اور خراب ہونے سے بچ گئین۔ گورنمنٹ کو یہ بھی فائدہ حاصل ہوا۔

فرانس کی حملہ آوری کا خوف اور سپاہ محافظ کا اضافہ اور محافظت کا مبادلہ

اِس زمانہ مین نپولین سوم فرانس کا شہنشاہ ہوگیا جس سے انگلینڈ کو یہ اندیشہ پیدا ہوگیا کہ نپولین اول کے خیالات کا حشر پھر برپا نہ ہو۔ ظاہر آثار ایسے معلوم ہوتے تھے کہ نپولین اول یہ پولیسی اختیار کرے کہ انگلینڈ کو نیچا دکھا کے واٹرلو کی لڑائی کا عوض نکالے۔ نپولین نے گو یہ بات اپنی سپیچ مین صراحتًا نہین کہی مگر کنایتًہ ایسے فقرات کہے کہ جنکے معانی سے اوپر کی بات مترشح ہوتی تھی۔ اسلیئے انگلینڈ کو ڈر لگا اُس نے قانونی تدابیر و تجاویز کا انتظار نہین کیا ملیشیا (سپاہ محافظہ) کے اضافہ کی بنا کو مستحکم کیا۔ جس کے سبب سے انگلینڈ مین یہ ولنٹیر سپاہ کی صورت نظر آتی ہے۔ ۱۸۵۲ء مین برطانیہ اعظم مین کل سپاہ محافظہ چوبیس ہزار پیدل تھی اور اُنکی امداد کے لیئے کوئی ریزرو سپاہ نہ تھی کے بی نٹ نے یہ تجویز کی کہ ایک لوکل ملیشیا (مقامی سپاہ محافظہ) رکھی جائے جو سال بھر مین چودہ روز ڈرل (قواعد) کے لیئے طلب کیجائے اور وہ فقط اپنے قصبات و دیہات کی محافظت مین خدمتگزاری کیا کرے۔ اِس تجویز مین پرنس البرٹ نے بہت نقص بتائے۔ ڈیوک ولنگٹن کو بھی یہ تجویز پرنس البرٹ سے زیادہ پسند تھی باوجود اِسکے لارڈ جان رسل نے اِس باب مین ایک بل پیش کیا۔ جس کی مخالفت لارڈ پامرسٹون نے کرکے اُنکو شکست ۲۰ فروری کو دی۔ دوسرے روز حضرت علیا کے دست مبارک مین وزرا کا استعفا آیا۔ لارڈ ڈربی نے نئی وزارت کو مرتب کیا۔

ملکہ معظمہ اوسبورن مین اپنی سالگرہ کرنے آئین۔ وہ یہان سے ۲۵ مئی کو اپنے ماموں صاحب کو

اپنے خط مین لکھتی ہین کہ کل کا دن ہمارا بڑی نشاط و انبساط سے گزرا مین جانتی ہون کہ پرنس جو میرے ساتھ محبت اور میری اطاعت اور میری خوشی کرتا ہے اُسکے اُن احسانون کا مین آدھا شکریہ نہین ادا کر سکتی۔ البرٹ سے جن عطیات کو مین چاہتی ہون وہ اُنکا مجھپر مینہ برسا دیتا ہے۔ ہمارا امان بھی مجھپر نہایت مہربانی کرتی ہین اور ہمارے نونہال خاصکر وکی ایسے تماشے کرتے ہین جنسے ہمارا دل باغ باغ ہوتا ہے۔ یہین سے پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو خط لکھا کہ اس زمانہ مین جرمن مین تو آفتون پر آفتین آرہی ہین اور انگلستان مین وہ امن و عافیت و چین و آرام ہے جو مین نے پہلے کبھی وہان نہین دیکھا۔ آدمی سب خوشحال ہین۔ تجارت و صنعتکاری کی بڑی گرم بازاری ہے ؛

سب بچے خوب تندرست ہین وہ جلد جلد بڑھتے ہین۔ اپنی نئی نئی نیکیان اور شوخیان دکھاتے ہین ہم یہ چاہتے ہین کہ نیکیان اُنکے اندر رہین اور شوخیان اُنسے باہر نکل جائین۔ ۲۲ مئی ۱۸۵۲ء او سبورن نومبر ۱۸۵۱ء سے بیرن سٹوک میر محل شاہی مین رہتا تھا۔ مگر خط مذکور کے لکھنے سے چند روز پہلے وہ انگلینڈ سے کوبرگ کو چلا گیا تھا۔ اُس نے معاملات ملکی مین جو ہدایتین پرنس کو کی تھین اُنسے جیسا فائدہ اس زمانہ مین اُٹھایا ایسا پہلے کبھی نہین اُٹھایا تھا۔ چنانچہ اُس نے اُسکا اعتراف اپنے خط مورخہ ۲۲ - مئی مین کیا۔ اور یہ بھی لکھا کہ اب مین پڑھتا بہت ہون۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ باوجودیکہ پرنس کے لیئے کثرت سے مشاغل تھے۔ اُسنے پھر بھی اپنے باقاعدہ پڑھنے کے لیئے بڑا وقت نکال لیا تھا۔ اور اساتذہ کامل کی تصنیفات زیر مطالعہ رکھتا تھا ؛

تجارت دوبارہ زندہ ہوگئی تھی۔ ملک مین عام تونگری و دولتمندی پھیل رہی تھی۔ انگلینڈ مین مینہ برس رہا تھا۔ آسٹریلیا مین بہت سی سونے کی کانین نئی نکل آئی تھین۔ اُن کا سونا بہت سا انگلستان مین آگیا تھا۔ غرض اس سبب سے لندنی موسم مئی جون جولائی مین بڑی لہر بہر رہتی تھی عیش و طرب کے بڑے جلسے رہتے تھے۔ اس سبب سے شاہ لیوپولڈ کو یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر ملکہ معظمہ اور پرنس عیش نشاط کے جلسون مین شریک ہوتے ہونگے تو تھک جاتے ہون گے۔ پہلے ہی سے اُنکی جان لیئے کامون کی کثرت تھکا لینے والی موجود تھی۔ پھر اس تکان پر عیش و طرب کے جلسون کے شریک ہونے کا تکان اور زیادہ ہونا بڑا خطرناک ہے۔ اس باب مین اُنھون نے ایک خط ملکہ معظمہ کو لکھا جس کا جواب ملکہ معظمہ نے اُنکو یہ لکھا کہ آپ مجھے لندنی موسم کے باب مین صرف ایک لفظ لکھنے کی اجازت دین کہ

ملکہ معظمہ کی سالگرہ

ملکہ معظمہ اور شاہ لیوپولڈ کی خط و کتابت

اِس لنڈنی موسم مین ہم صرف دو شاہی بالون کے جلسون مین شریک ہوئے ہین۔ بارہ بجے کے
شاید ہی ہم کبھی جاگتے رہے ہون۔ ہفتہ مین تین یا چار بار اوپیرا مین تماشا دیکھنے جاتے ہین
دیکھکر ہم دونون بڑے خوش ہوتے ہین۔ اکثر آدمی راتون کو بالون اور پارٹیون مین باہر پھر
ہین اور حاضریان کھاتے ہین اور سارا دن اپنا بناؤ سنگار کرتے رہتے ہین۔ اگر مین بھی ایسا کر
تو میرا بُرا حال ہو۔ پس میرے پیارے مامون جان ہمارے لیئے لنڈنی موسم کا عدم وجود برابر ہے
وہ شخص کہ اپنے تئین اِس لنڈنی موسم کے معاملات متنازعہ فیہ کے فیصلون کے کرنے سے اور لوگون کے ملنے جل
سے تھکا تا ہے وہ البرٹ ہی جس کی طرف سے مجکو فکر و تردد رہتا ہے +

جون کے آخر مین پارلیمنٹ کے سارے کام ختم ہو گئے اور جولائی مین اُسکو ملکہ معظ
بہ نفس نفیس بند کیا دو دن کے بعد وہ اپنے مامون صاحب کو تحریر کرتی ہین کہ مین آخر دنون مین بہت تھک
گئی تھی۔ اب مین اپنے پیارے گھر اوسبورن مین جا کر آرام کر کے خوش و خورم ہونگی۔ اِس خط مین
وہ نہایت رنج و افسوس سے لکھتی ہین کہ مین نے ابھی سنا ہے کہ کونٹ مینس ڈورف نے اِس ج
سے رحلت کی وہ میرا خالو اور پرنس کا پھپھا تھا۔ وہ مجھے دل و جان سے عزیز تھا۔ کوئی شخص اُنکا آ
ایسا تھا کہ اُنکو عزیز نہ رکھتا ہو۔ پرنس تو اپنے لڑکپن سے اُس کے حالات سے خوب واقف تھ
اور اُس سے بڑی محبت رکھتا تھا۔ اُسی دن پرنس نے اپنی سوتیلی ماں کو یہ خط لکھا کہ میرا ارادہ تھ
مین آپکے عنایت نامہ مورخہ ۵۔ کے جواب مین مسرت نامہ لکھون۔ مگر اب مجھے اُسکی بجائے یہ
لکھنا پڑا۔ مین جانتا ہون کہ آپ کونٹ مینس ڈورف سے بڑی محبت رکھتی تھین اُسکے لیئے بہت
ہونگی۔ سوائے اِس رونے کے آپ اور کیا کر سکتی ہین۔ مین اُسکے بچون کو کبھی اپنے دل سے نہی
بھولون گا۔ اُنکو اپنی تنہائی اور ویرانی کا کیسا رنج ہو گا۔ دنیا ایسے پاپون و برائیون و خرابیون و کمینگ
رذالت سے بھری ہوئی ہے کہ اگر ان ہمارے پھپھا جیسے آدمی بہادر نہ پیدا ہون تو پھر دنیا
سنبھلا رہنا مشکل ہی۔ اب ہم اوسبورن کو جاتے ہین۔ پارلیمنٹ بند ہو گئی ہی اور وہ شکستہ
ہو گئی ہے +

ایک دن ہمنے بڑی دلچسپ رسم ادا کی کہ ہندوستانی راجہ کورگ کی گیارہ برس کی
گورا ما کو اصطباغ دیا اور ملکہ معظمہ اُسکی دہرم مان بنین۔ وہی اُسکی تعلیم کی خبرگیری کرینگین با

[illegible] کا مرنا اور پارلیمنٹ کا بند ہونا

اسکا ہندوستان چلاگیا۔ پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب ہوگا۔ اور ہم چین سے اوسبورن مین آرام کرینگے۔ اور میری سالگرہ کے بعد تبدیلی آب و ہوا کے لیئے ہم سکوٹ لینڈ چلے جائینگے۔ وہان بال مورل پہلے ہمارے پاس کرایہ پر تھا۔ اب ہم اسکے بالکل مالک ہوگئے ہین۔ ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن فیوڈرا مع اپنے بچون کے مان کے پاس آئیگی۔ چند روز بعد وہ اپنی سوتیلی مان کو لکھتی ہین کہ گوتھاک نیبمون اور رنگترون کی کلیان اپنے تئین یاد دلا کر میرے دلکو دُکھاتی ہین۔ وہان ہم اپنی دادی کی سالگرہ مین بڑی خوشیان مناتے تھے۔ (شہزادے یہ دردناک فقرہ اسلیئے لکھا ہو کہ حواس خمسہ مین سے قوت شامہ بہ نسبت اور قوا کے زیادہ یاد دلانے کی قوت رکھتی ہی ان کلیون کی بو زیادہ وطن کی یاد دلاتی ہوگی) وہ وقت اب ہم سے بہت دور چلا گیا ہے۔ اور اُسکی جدائی پر بہت سے برس گزر گئے ہین۔ ہمارے چھوٹے بچے خوش ہین۔ ان مین سے چار کو ہم سمندر کی طرف لیگئے تھے۔ ہم نے ایک چھوٹا سا بحری سفر جنوب مغرب کی طرف کیا تھا۔ فیوڈرا اپنے بیٹے و بیٹی کو ساتھ لیکر کل آئیگی۔ ہم اُسکو دیکھ کر بہت خوش ہونگے۔ مگر وہ اپنی بڑی بیٹی کے مرنے سے ناخوش اور غمزدہ ہوگی ✤

ملکہ معظمہ کا عزم بلجیم

اوسبورن کے قیام مین چند بحری سفرون سے بھی حضرت علیا مسرور ہوئین اور اُنکا ارادہ بلجیم جانے کا ہُوا۔ ۲۹۔ جولائی ۱۸۵۲ء کو شاہ لیوپولڈ کو اُنہون نے تحریر فرمایا کہ مین آپ سے ملنے آتی ہون۔ مگر آپ میرے لیئے وہ تکلفات نفرمائین جو سلاطین و امراء کے لیئے کیئے جاتے ہین "۔ مگر باد و باران کا وہ طوفان آیا کہ اس تاریخ کو جانا نہ ہُوا۔ ۱۰۔ اگست کو جہاز روانہ ہوا پھر طوفان آیا۔ کچھ توقف ہوا لیکن شاہ لیوپولڈ ان کا منتظر تھا۔ وہان اس سے ملکہ معظمہ نے ملاقات کی۔ ۱۴۔ اگست تک وہان قیام رہا۔ پھر وہ جہاز مین انگلینڈ مین مراجعت کے لیئے سوار ہوئین۔ ۱۸۔ اگست کو اپنے ماموں صاحب کو یہ خط لکھا کہ آپنے جو ہم سب پر اور بچون پر عنایتین اور شفقتین فرمائین مین اُنکا شکریہ اپنی محبت اور صداقت سے ادا کرتی ہون۔ وہ کیا مبارک وقت تھا کہ ہم سب آپکے پاس گئے تھے۔ ہم اُسکو ہمیشہ یاد رکھین گے اور آپ کا احسان مانین گے ایک بات جو آپنے رنج و قلق کی بیان کی وہ دل مین کانٹے کی طرح چبھتی ہے۔ مین یہ نہین پسند کرتی کہ اُسکا ذکر کرکے آپکے رنج کو اور بڑھاؤن کہ ہائے میری ممانی لوئی اس دنیا سے سدھارین۔ جنکا پھر دکھائی

دینا ناممکن ہو۔ وہ پھر کر نہین آسکتین۔ میری ساری خوشیون مین یہی ایک رنج ہے۔ سب اونے
اعلی مجہپر مہربان ہین۔ اور ہم سب خوش و خورم ہین ٭

آپ ملکہ معظمہ اپنے سفر کے حالات لکھتی ہین "کہ ہم فلوشنگ سے آٹھ میل فاصلہ
پر شیلڈ مین ٹھیرے۔ ہم نے تو یہ جانا تھا کہ وہان ٹھیرنا بہتر ہوگا مگر وہ بدتر نکلا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ
فرانس کے کنارے کنارے کل ہی بجے روانہ ہون۔ مگر موسم کی خرابی نے سوار نہونے دیا۔ بارہ بجے
فلوشنگ کو روانہ ہوئے۔ لیکن ۳ گھنٹہ تک لنگر انداز رہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ خشکی مین اُتر کر ڈلبرگ
کی سیر کرین۔ لیکن ہوا ایسی تند اور تیز چلتی تھی کہ نہ اُتر سکتے تھے نہ اُتر کر لوٹ آسکتے تھے ۵ بجے اُترے
ابتدائی زمانہ کی (حضرت آدم کے زمانہ کی) گاڑی مین بیٹھے۔ جس مین کمانیان نہ تھین۔ آدمیون کی
پوشاک اور ہر چیز اس سے دو سو برس پہلے زمانہ کی تھی جو ہمکو بڑی دلچسپ معلوم ہوتی تھی۔ ہم نے
اِس چھوٹے سے شہر کی اور اِسکے فارم ہوس کی سیر کی۔ بڑی مہربانی سے لوگون نے ہمارا یہان
استقبال کیا۔ یہان کی صفائی پر کہین اور کی صفائی سبقت نہین لے جاسکتی۔ اگرچہ یہ شہر چھوٹا سا
بڑا تنگ ہے۔ مگر نہایت پاکیزہ و خوشنما ہے۔ اِسکے مکانات یہ معلوم ہوتے ہین کہ ابھی دھوئے گئے
ہین۔ عورتون کا لباس قدیمی وضع کا پاک و صاف ہو اُنکے رومالون و جاکٹون کے رنگ بڑے چمکتے
دمکتے ہین۔ اُنکے نئے کوٹون مین موٹی اون بھری ہوئی ہے۔ اُنکی چھوٹی چھوٹی سفید ٹوپیون پر
سنہری بیلین لگی ہوئی اور پیشانیون پر بالون کی زلفین پڑی ہوئی بھلی معلوم ہوتی ہین۔ سب چھوٹے
بڑے بوڑھے بچے جیمس یا چارلس اول کے زمانہ کا لباس پہنے ہوئے ہین ٭

ہم سوار ہو کر ایک فارم مین گئے جو ہمارے قریب سب سے زیادہ متمول تھا اُسکے مالکون کے
پاس میر آدمی میرے دیکھنے کی اجازت حاصل کرنیکے لیئے گیا۔ اسکے پوچھتے ہی فوراً آدمی باہر آئے
اور ہمارا خیر مقدم نہایت تپاک سے کیا وہ دھاقین کے عمدہ نمونے تھے۔ ایک نوجوان پیسٹر فیر ہم
کو اپنے گھر مین لے گیا۔ اُسکا گھر نہایت نفیس تھا۔ اور بڑی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ وھان
چینی کے برتن اور مہاگنی کے اسباب تھے اور ایک مرقع تھا جس مین سارے خاندان کی تصویرین
اور اُنکا شجرہ بنا ہوا تھا۔ اُنھون نے ہمارے بیٹھنے اور دودھ پینے پر اصرار کیا۔ ہم بیٹھ گئے ایک لڑکیا
دودھ سے بھرے ہوئے گلاس لائی۔ جب ہم نے اُنکا سارا دودھ نہ پیا تو وہ سٹورج کی طرح ناخوش ہوئے

فارم کا بیان جو ملکہ معظمہ نے خود تحریر کیا ہے

پھر اُنھون نے ہمکو غلے خانے دکھلائے جن مین وہ موسم گرما مین اناج بھرا کرتے ہین اور اپنا چھوٹا باغ دکھایا۔ نوجوان پیسٹر بڑا وجیہہ اور آزاد منش تھا۔ اُسکی سالی اپنے وضع کا لباس پہنے ہوئی آئی اور ہمارے ساتھ ہولی۔ اُسکے چھوٹے بچے بھی اُسکے ساتھ تھے۔ یہان کے آدمی ایسے مؤدب اور متین تھے کہ جنکو دیکھکر تعجب ہوتا تھا۔ اُن کی صفائی اور نفاست سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ انکا مذہب پروٹسٹنٹ ہی۔ جب مین نے جرمنی مین سفر کیا تھا تو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے دہات کے آدمیون کی صورتون مین صفائی کا فرق دیکھا تھا۔ اگرچہ یہ دو سو برس پہلے کا تماشا دیکھنا دلچسپ تھا مگر جہاز تک آنا بڑا دل آزار تھا۔ موسم نم آلود بڑا سخت تھا۔ گو باد و باران کا بڑا زور و شور تھا مگر ملّاحون نے جہاز کو خوب چلایا اور اُنھون نے کہا کہ کل موسم اسلیئے اچھا ہوجائے گا کہ ہوا شمالی چلتی ہی *

پیر کی صبح اچھی تھی ہوا جنوبی ہوگئی تھی۔ ہم فرانس کے کنارے کنارے کیلاس کے قریب چلے۔ جسکے سبب سے مین نے کیلاس کی بھی سیر دیکھ لی۔ پھر ہم ڈوور کو گئے۔ چار بجے ایسے کُہر اور پانی نے ہمکو گھیرا کہ ہم آگے نہ چل سکے۔ رات کو لنگر انداز رہے۔ یہ ہماری خوش نصیبی تھی کہ کل کی صبح کا مطلع صاف تھا۔ ایک بجے منزل مقصود پر پہنچے *

چندروز بعد پرنس البرٹ کی سالگرہ کے دن حضرت علیا نے یہ انشا پردازی فرمائی۔

۱۸۔ اگست ۱۸۵۳ع۔ آپکے دو خط مورخہ ۲۵ و ۲۶۔ اگست پہنچے۔ اُسکے اندر میرے پیا کی سالگرہ کے لیئے جو تحفہ ملفوف تھا اُسکا کافی شکریہ مین نہین ادا کر سکتی۔ میرے عزیز ماموں جان مین خوب جانتی ہون کہ مین اور میری قوم آپ کی نہایت ہی ممنون منت ہین۔ خدا جانتا ہے کہ مین کس قدر اپنے شوہر سے خوش ہون۔ جسکے سبب سے مین ایسی خوش نصیب ہوگئی ہون کہ جسکی مین مستحق نہ تھی۔ پرنس برتر از توقع ہے وہ ہزارون مین ایک ہی۔ اس مین معدلت۔ شرافت۔ نفاست۔ لطافت حد سے زیادہ ہے۔ اسمین خود غرضی کا شائبہ نہین۔ اسکے دماغ مین قوت ایجاد ایسی قوی ہی کہ وہ اڑے اور گرے وقتون مین بہت کام کرتی ہے۔ قوم اُسکی قدر شناسی کرتی ہی۔ اُسنے جو کام کیئے ہین اور جو وہ ہر روز اور ہر ساعت کرتا ہے۔ اُنکو قوم پوری طرح تسلیم کرتی ہی۔ آپ میری اس تحریر کو معاف کرین کہ وہ آپ ہی کا بڑا پیارا لاڈلا بچہ ہے۔ جس کی کامیابی سے آپ بڑی دلچسپی رکھتے ہین۔ سالگرہ کا دن بڑی خوشی و خورمی سے بسر ہوا۔ مین نے جو پرنس کے خوش و معزز کرنے مین کوشش کی ہی

اُس سے وہ بہت خوش ہے۔بچون نے بھی اپنے عزیز باپ کے خوش کرنے مین بڑی کوشش
کی ہے ۔

۳۰۔ اگست کو اولیائے دولت اوسبورن سے بال موریل کو روانہ ہوئے۔ایڈنبرا راہ مین
پڑا۔یہان اٹلی کے شہزادے پیس سی لو سے پرنس البرٹ کی ملاقات ہوئی جس مین بڑی دل لگیان
ہین ۔پرنس نے اپنے روزنامچہ مین جو اِس ملاقات کا مختصر حال لکھا ہو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ
شہزادہ اٹلی اِس اُمید مین آیا تھا کہ انگلینڈ کی کوئین اور پرنس البرٹ کو ہدایت کر کے رومن کیتھولک
مذہب مین لے آئے۔ایک کتاب مین پرنس البرٹ کی اِس ملاقات کا حال یہ لکھا ہے کہ پرنس
پیس سی لو نے زور سے کہا کہ ملکہ بظاہر رومن کیتھولک مذہب کی طرف میلان خاطر رکھتی ہین۔ وہ
اُس ظلم و ستم کے برخلاف ہین جو رومن کیتھولک پر ہوا تھا اور ہو رہا ہے۔اُسنے اجازت لیکر ایک
چھوٹی سی کتاب پیش کی جس مین اُن تمام اعتراضات کا کامل رد لکھا تھا جو رومن کیتھولک مذہب
پر ہوتے ہین۔پرنس البرٹ نے اسکے بیانات کو پورا سُنا۔اور پھر اُنھون نے اِس مذہب کی نسبت
اپنی عام رائے اور ملکہ معظمہ کی رائے بیان کر کے اُسکو سمجھایا اور آخر کو یہ نتیجہ نکالا کہ شہزادہ اُس
ایک ظلم کا نام تو لے جو رومن کیتھولک پر انگلینڈ مین ہُوا ہو۔اِس سوال کے جواب مین شہزادہ
اٹلی کے ہونٹون پر مہر لگی ہوئی تھی ۔

بال موریل

پرنس یکم ستمبر کو بال موریل مین آیا۔ اور سب سے پہلے یہان کے غربا کے مکانات سکونت
کی ترقی کی طرف توجہ کی۔وہ ۲۔ستمبر کو اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین ” کہ غربا کے لیئے سارے نئے
مکانات بنکر تیار ہو گئے ہین ۔اِس امر کا فیصلہ ہو گیا کہ یہان ہم اپنی جائداد مین ایک نیا محل بنائین
اِسکے لیئے جگہ بھی جلدی سے مقرر ہو گئی ۔اسکا نقشہ بھی مرتب ہو گیا۔اِسکی تعمیر کا آغاز ہونا آئندہ
موسم بہار مین ٹھیر گیا۔ ۳۔ستمبر کو وہ اپنی سوتیلی مان کو یہ خط فرحت نمط لکھتے ہین۔ کہ بال موریل
شوکت و عظمت سے مالا مال ہو اور رعایا کو بڑی خوشی یہ ہے کہ اب ہم اِس کے بالکل مالک ہین
یہان کے ہرن ایسے ملنسار ہو گئے ہین کہ ہمارے گھر کے پاس آتے ہین۔ اُنکی تعداد مقدس
تین تھی۔معلوم نہین کہ وہ ہمارے پاس اسلیئے آئے کہ ہمارے دل مین تثلیث کی تعظیم تھی ہم
نشانہ بازی مین بے انتہا ناقص تھے۔ہم تین آدمیون نے اُنپر گولیان چلائین۔ دو کے نشانے

دو دفعہ خطا ہوئے اور مین اُن مین بڑا نشانہ باز تھا۔ میرے چار نشانے خطا ہوئے۔ اب مین آپسے اجازت چاہتا ہون کہ گنواری گیتون کو زیادہ نہ بیان کرون ۞

مسٹر نیلڈ کا اپنے وصیت نامہ مین سارے مال کا وارث ملکہ معظمہ کو لکھنا

اِن دنون مین حضرت علیا نے یہ مژدہ سُنا کہ مسٹر جان کینڈل نیلڈ نے اپنے وصیت نامہ مین لکھدیا ہے کہ اِس کے مرنیکے بعد اِسکے کل مال و متاع کی وارث اور مالک حضرت علیا ہون۔ ۹ ستمبر کو ملکہ معظمہ بادشاہ لیوپولڈ کو تحریر فرماتی ہین کہ یہ نہایت مسرتناک امر بڑے تعجب کا ہی کہ رعایا کو ہم پر اعتبار ایسا ہوگیا ہے کہ وہ ہمیشہ رہیگا کبھی زائل نہین ہوگا۔ مجھے اِسبات کے سُننے سے بڑا تعجب ہوا کہ ایک بوڑھے شریف نے اپنے وصیت نامہ مین لکھدیا کہ بعد میری وفات کے میرے سارے مال و اسباب کی مالک ملکہ معظمہ ہون چند روز کے بعد اِس امر کی تصدیق یون ہوگئی کہ ڈاکٹر ٹاٹ اُسکی وصیت پر عمل کرنے والا مقرر ہوا تھا۔ وہ بال موریل مین آیا۔ اور اُسنے وصیت نامہ کے خصوصیات پر مجھے مطلع کیا کہ مسٹر نیلڈ ایک بڑا ذی علم ذیشان تقریر بیرسٹر تھا اُسکے مزاج مین خست بہت تھی باپسے ورثہ مین بہت سی دولت ہاتھ لگی تھی جس مین سے اُس نے چھوٹا بادام نہین خرچ کیا۔ بلکہ اپنی کمائی سے اُسکو اور بہت بڑھایا اور نہ اپنے رشتہ دارون کو پہچانتا تھا اور نہ رشتہ دار اُسکو پہچانتے تھے۔ اُس نے اپنے روپیہ کے صرف کرنے کا سبسے بہتر مناسب واجب طریقہ یہی جانا کہ حضرت علیا کو دے دیا ہے اور چند اور چھوٹی چھوٹی وصیتین بھی کرگیا ۞

ڈیوک ولنگٹن کی وفات

۱۶ ستمبر کو کرنیل فیپس کا خط مورخہ ۶۔ ستمبر پرنس البرٹ کے پاس آیا کہ نیک نہاد سفید سر جسکو سب جانتے ہین وہ پھر نہین دکھائی دیگا۔ پرنس نے اِسکے جواب مین لکھا کہ میرے پیارے کرنیل فیپس۔ آپنے جو خط کل شام کو لکھا تھا وہ آج مجھے صبح کو اِسوقت ملا کہ مین سوتے سے جاگا تھا۔ آپنے جو خبر لکھی ہے وہ بظاہر سب طرح سے سچ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہمکو اِسپر یقین نہین آتا کہ اِس واقعہ جانکاہ کی تصدیق مین آپ کا دوسرا خط وہو موج مین میرے پاس آیا۔ اُسکے دیکھتے ہی ہم جلدی سے اپنے گھر کو روانہ ہوئے۔ کل بال موریل مین لنچ کھائین گے۔ مین بھی آپ کی طرح تین سال سے اِس واقعہ غمناک کا متوقع تھا مگر اب تک وہ نہین واقع ہوا تھا۔ بزرگ سال ڈیوک کا مرنا اُن سبھے واقعات مین ہی کہ جس کو مدتون کے بعد لوگ یقین کرینگے۔ اُن کے مرنیسے جو ملک کا نقصان اور ہمارا زیان ہوا اُسکا تخمینہ کرنا تقریبًا محال ہی۔ اُن کا مرنا ایسا ہے جیسے کسی بناوٹ مین سے وہ تاگا دفعۃً نکال لیا جائے جو

سارے تانے بانے کو جوڑتا ہو۔ وہی شخص تھا جو ہم سے پہلی صدی کا اس صدی کے ساتھ پیوند لگاتا تھا۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو خط لکھا کہ ہکو اور ہماری ساری قوم کو بزرگ عزیز ڈیوک کے مرنیسے جو نقصان عظیم ہوا اُسکے لیئے آپ ہمارے ساتھ بہت رنج و غم کرینگے۔ مین ایک چھوٹے سے مقام مین ہدہ کو دو روز رہنے کیلیئے گئی تھی۔ اور ایک نہایت خشک مقام ڈھو موج کی ایک طرف کی سیر سے دل خوش کر رہی تھی کہ لارڈ ڈربی کا خط ایک ہائی لینڈر میرے پاس لایا جسنے اُس خبر کی تصدیق کی جو پہلے سے سُنی جا رہی تھی مگر یقین نہین کیجاتی تھی۔ لارڈ ڈربی نے لارڈ ڈزریلی کا خط بھی بھیجا تھا جس مین لکھا تھا کہ میرا عزیز باپ چند گھنٹے بیمار رہا۔ اور بغیر کسی تکلیف کے اُسکا دم نکل گیا۔ یہ نیک نہاد جو ملک کی عقل مجسم تہا۔ بادشاہ کا نہایت ہوا خواہ اور فرمانبردار تھا اور کوئی اسکی برابر بادشاہی کا حامی نہین ہوا وہ ہمارا سچا دوست تھا اور جلیل القدر و نہایت عالی مرتبت مشیر و صلاحکار تہا۔ اب ہم غمزدہ اکیلے رہ گئے فقط ایبرڈین اس قسم کا دوست باقی رہا ہے۔ باقی سب میلبورن۔ پیل۔ لورپول پہلے چل بسے تھے اب ڈیوک چل بسا۔ پرنس البرٹ کو بڑا غم ہے۔ ڈیوک اسپر بڑی مہربانی اور اعتبار کرتا تھا۔

بال موریل مین لارڈ ڈربی جو کے بی نٹ کے منسٹر تھے حضرت علیا کی خدمت عالی مین حاضر ہوئے جس کے سبب سے یہ امور جلد طے ہو گئے کہ ڈیوک کی جگہ لارڈ ہارڈنگ کمانڈر انچیف مقرر ہوئے اور انکو پیر کا خطاب مل گیا۔ گو اخبارون مین اس عہدہ کے لیئے پرنس البرٹ مستحق قرار پائے مگر حضرت علیا نے لارڈ ممدوح کو اس عہدہ پر مقرر کر دیا۔ اور اُنکی جگہ لارڈ فٹشمر رلے سومرسٹ کو ماسٹر جنرل آف اورڈی نینس مقرر کیا۔

سپاہ مین نئے عہدون پر افسرون کا مقرر ہونا

ملکہ معظمہ کے حکم سے ۲۴-ستمبر ۱۸۵۲ء کو لارڈ ڈربی نے سپاہ مین جو جنرل اورڈر جاری کیا اُسکی تحریر مین پرنس البرٹ کے قلم نے بھی سیاہی کے ڈوبے لیئے۔ خاصکر اس فقرے مین کہ سپاہ کی حقیقت کی اصل بنا ڈسپلین (ترتیب) ہے۔ پس ڈیوک جس ڈسپلین کو سپاہیون مین پیدا کرنی چاہتا تھا اُسکو وہ خود بہت سختی و درشتی کے ساتھ اختیار کیا کرتا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنی سپاہ کے دل پر یہ نقش منقش کرنا چاہتی ہین کہ انگلینڈ نے جو اپنا بڑا بزرگ کمانڈر دیکھا ہے وہ ایک اپنی مثال چھوڑ گیا ہے کہ جسکی تقلید اور پیروی کرنی ہر سپاہی پر لازم و واجب ہے۔ اور اپنی زندگی کے ہر تعلق مین اس اصول کو اپنا رہنمو بنانا چاہیئے کہ اپنے فرض ادا کرنے مین بے تامل مستعدی کے ساتھ اطاعت کرنی چاہیئے۔

ڈیوک ولنگٹن کے خصائل

بیرن سٹوک میٔر نے ایک خط ڈیوک کے خصائل کے باب مین پرنس البرٹ کو لکھا تھا جسکا جواب پرنس نے ۲۰ اکتوبر کو یہ لکھا کہ بزرگ ڈیوک کے خصائل کی نسبت جو آپنے اپنے خیالات ظاہر کیئے ہین وہ اسپر مبنی ہین کہ آپ اُنکی خصلت و سیرت سے خوب واقف تھے اُن سے میرے دل پر بڑا اثر ہوتا ہے ۔

سٹوک میٔر نے ایک خط پرنس البرٹ کو لکھا تھا جو ملتا نہین مگر اُسکے جواب مین پرنس نے بڑی سنجیدگی سے سخن پیرائی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیئے حب جاہ کا خیال نہین رکھتا تھا۔ اور سراسر اس باب مین وہ کوششین کرتا تھا کہ بادشاہی کو تقویت ہو اور انگلینڈ کو شان و عظمت حاصل ہو خواہ اُنکی کوششون کو لوگ نہ جانین یا اُنکے سمجھنے مین غلط فہمیان کرین اُنہون نے لکھا کہ اگر مین ڈیوک کے عہدہ کو قبول کر لیتا تو مجھے اپنے فرائض کے پورے ادا کرنے مین تازی گرمجوشی کرنے کی تحریک ہوتی ۔ یہ میرا منصب کہ مین ملکہ کا شوہر ہون بالطبع جمہور کی نظر مین حقیر کرتا ہے۔ اب مجھے اِس حقارت کے دور کرنیکے لیئے کاروبار عظیم کرنے چاہئین۔ میرے کامون کے خاموش اثر بعینہ وہی ہین جو بڑے نیک کامون کے ہونے چاہئین۔ ایک مدت درکار ہی کہ ان اثرون کی وہ لوگ قدر کرین جو اُنکے جاننے کے خواہان ہین۔ عوام الناس تو کبھی اُنکو سمجھنے کے بھی نہین مین تو فقط اس نفس الامر بات پر قانع و راضی ہون کہ کونسٹی ٹیوشنل مونارکی (بادشاہی) خوب چل رہی ہی کہ اُسپر کوئی حملہ نہین ہوتا اور ملک روز بروز مرفہ الحال ہو رہا ہے اور ترقی کر رہا ہی ۔ ونڈسر کیسل ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۵۲ء

جب ملکہ معظمہ نے ڈیوک اعظم کے مرنے کی خبر سُنی تو اول اُنکو یہ فکر و تردد ہُوا کہ اُن کی تجہیز و تکفین کس شان و شوکت سے ہو۔ مگر اِسکے لیئے نلسن کی پہلی نظیر نکل آئی جس سے یہ تشویش دور ہوئی (نلسن ایسا بحری و بری سپہ سالار تھا کہ جس کے نام سے انگلینڈ کی تاریخ درخشان و تابان ہو رہی ہے) پس ملکہ معظمہ نے احکام جاری کر دیئے کہ نلسن کی تجہیز و تکفین کی طرح ڈیوک کی بھی تجہیز و تکفین ہو۔ مگر اُسکے ساتھ وہ یہ بھی چاہتی تھین کہ میری کل قوم میرے ساتھ اس پُرشان و شکوہ تجہیز و تکفین مین شریک ہو۔ اور اُسکے قائم مقام ووٹ دین کہ احترام کے ساتھ ڈیوک دفن کیا جائے۔ پارلیمنٹ کا جلاس نومبر تک ہو نہین سکتا تھا۔ اسلیئے ڈیوک کا جنازہ گارڈ آف آنرز کے سپرد کیا گیا۔ نومبر کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہُوا اور اُسمین یہ امر قرار پایا کہ تجہیز و تکفین کا خرچ خزانۂ شاہی سے کیا جائے اور سینٹ پال کے

سٹوک میٔر کے خط کا جواب جو پرنس البرٹ نے لکھا

ڈیوک ولنگٹن کی تجہیز و تکفین

گرجا مین نلسن کی بغل مین اسکا بھی مدفن بنے۔ ڈیوک ایسا رفیع الشان تھا کہ کوئی انگلشمین ایسا نہ تھا کہ اسکا ماتم نہ کرتا ہو اور اُسکے نام لینے پر اپنا فخر نہ کرتا ہو۔ ۱۱۔ نومبر سے اُسکے دفن کرنے کی تیاریان شروع ہوئین اور جنازہ چلسی اسپتال مین شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ داخل کیا گیا۔ ڈیوک چیمبرلین نے جنازہ کا استقبال کیا۔ ۱۱۔ نومبر کو ملکہ معظمہ اور پرنس البرٹ بغیر کسی شاہانہ جلوس کے اسپتال مین آئے کہ اپنے بے جان دوست سے آخری ملاقات کرلین۔ اُنکی تشریف بری کے بعد چلسی کے پنشنر اور لائف گارڈس گرانڈیر اور ڈیوک یورک کے اسکولون کے طلبا اسپتال مین جنازے کی زیارت کیلئے آئے۔ ۱۲۔ نومبر کو ڈیوک چیمبرلین سے ٹکٹ لیکر امرائے اعظم و روساے اور شرفائے معظم جنازے کو دیکھنے آئے۔ بعد اُسکے جنازے کے دیکھنے کے لیئے ایک ہڑبم مچگیا۔ دن کو ۹ بجے سے لیکر ۴ بجے تک اٹھارہ ہزار آدمی اپنے محسن کا آخری دیدار دیکھنے آسے۔ شام تک ہزارون آدمی مینہ مین بھیگتے انتظار مین کھڑے رہے۔ مایوس ہوکر شام کو گھر گئے۔ اسوقت مینہ موسلا دھار برس رہا تھا۔ موسم بڑا ہولناک تھا دوسرے دن ہفتہ کو اسپتال کے گرد آدمیون کا وہ ہجوم ہوا کہ اُسکا انتظام کرنا پولیس کے بس مین بھی نہ تہا۔ آدمیون مین بڑی دھکا پیل ہوئی۔ تماشائیون مین آپسین لڑائیان ہوئین۔ جنسے جانین بھی معرض خطر مین آئین۔ آہ و فغان کی آوازون سے تو ہوا کا کلیجہ پھٹا جاتا تھا۔ عورت مرد ایک دوسرے پر آپس مین گرتے تھے اور بیدم ہوئے جاتے تھے ماؤن سے بچے بچھڑ کر دہائی مچاتے تھے۔ ازدحام کثیر کے دہنون سے جو دُھوؤن کے بقے نکلتے تھے اُنسے بادل پر بادل بنے جاتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جو پولیس کی امداد کو سپاہ آئی تو پھر اِس بھیڑ بھاڑ کا انتظام اچھا ہوگیا۔ پیر کو پچاس ہزار آدمی اور منگل کو ساٹھ ہزار آدمی اور بدھ کو پینسٹھ ہزار آدمی جنازے کی زیارت باسانی کرگئے۔ جمعرات کو تین آدمی اور منگل کو ۲۔ آدمی پس مین پس کر مرگئے ٭

سب کو خوب معلوم ہوگیا کہ ۱۸۔ تاریخ کو جنازے کے مذہبی مراسم ادا ہونگی اور لنڈن مین اِس تاریخ کوئی کام نہین ہوگا۔ اور سارے بنک بند رہین گے۔ اور یہ حکم جاری کیا گیا کہ جن بلون کا روپیہ ۱۸۔ تاریخ کو واجب الادا ہو وہ ۱۷۔ تاریخ کو ادا کردیا جائے۔ اور جن بلون کا روپیہ ۱۹۔ تاریخ کو دو بجے سے پہلے وصول کیا جائے گا اُنپر ۱۸۔ تاریخ کا سود نہین لگایا جائے گا ٭

۱۸- نومبر ۱۸۵۲ء کی صبح کو جنازہ بڑی شان و شکوہ و کروفر سے مدفن کی طرف چلا۔ اُس کی ساری گزرگاہ نے سیاہ ماتمی لباس پہن رکھا تھا۔ سب آدمی جنازے کے گرد سیاہ پوش تھے۔ غرض چارون طرف سیاہی کا دریا بہ رہا تھا۔ بارش کی شدت ہوا کی تندی بدن کو کاٹے کھاتی تھی۔ مگر سیت کی سعیت سے آدمیون کو روک نہین سکتی تھی۔ جہان ذراسی بھی جگہ آدمیون کو جنازہ کے دیکھنے کے لیے مل سکتی تھی۔ وہان پر وہ اپنا قدم جمائے ہوئے کھڑے تھے۔ پندرہ لاکھ آدمی جنازے کے ساتھ ہمراہ تھے۔ اور سبکے سب ایک سناٹے کے عالم مین تھے۔ کہین آواز کا نام نہین تہا یہ خاموشی بہی ایسی عجیب تھی کہ کبھی فراموش نہوگی۔ جہان سے جنازہ گزرتا تہا وہان ایک خلقت کے ازدحام کے دلون پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا تھا۔ موت اور وقت کے عجیب عجیب خیالات دلون مین پیدا ہوتے تھے کہ آج وہ شخص جسنے یوروپ کے مالک (نپولین) کو مغلوب کیا تہا۔ اسکو موت کے زبردست پنجہ نے ایسا مروڑا ہے کہ جسکو زبردست سے زبردست ہاتھ چھٹا نہین سکتا۔ جنازہ کے آگے آگے ڈیوک کا گھوڑا چلتا تھا جو اُنکو نہایت عزیز تہا جسکو دیکھکر لوگون کا کلیجہ چارچار اُچھلتا تھا۔ سینٹ پال کے گرجا مین بارہ بجے جنازہ پہنچا۔ مراسم مذہبی ادا ہوئین۔ جسوقت قبر مین تابوت اُتارا گیا اور وہ نظرون سے غائب ہوا اُسوقت کے رنج والم و ماتم کا بیان نہین ہوسکتا۔ دفن ہونے کے بعد بشپ نے دعا مانگی۔ بغرض آجتک کسی ہیرو (شجاع) کی تدفین اس عظمت و شوکت سے نہین ہوئی جیسی کہ ڈیوک کی۔ دنیا کے کسی شہر مین اتنے آدمی جمع نہین ہوسکتے جتنے کہ لنڈن مین ڈیوک کے مرنے کے دن جمع ہوئے۔ ملکہ معظمہ نے اول قصر بکنگھم سے اور پھر قصر سینٹ جیمس مین جاکر وہان سے جنازہ دیکھا اور اس اٹھارہوین نومبر کے واقعہ جانکاہ کا بیان اپنے ماموں صاحب شاہ لیوپولڈ کو لکھا۔ اس جنازہ کو شاہ کے بچون نے بھی دیکھا تہا۔ وہ یہان آئے ہوئے تھے ◆

ونڈسر ۲۲- نومبر ۱۸۵۲ء

آپنے اپنے بچون کی اور چارلس کی زبانی سن لیا ہوگا کہ اٹھارہوین کو دروازون کے اندر اور باہر جنازہ کس کروفر شان و شوکت سے اُٹھا ہے اُس کے ساتھ لاکھون آدمی تھے ایسے مجمع کا ہونا قابل ستایش ہے۔ مجھے اسبات کا یقین نہین تہا کہ اجنبی ملکون کے آدمی ان کے جنازہ کے ہمراہ ہون گے۔ اور ایسا مؤدبانہ رنج والم اپنا ظاہر کرین گے کہ غم کے مارے سکتے کے عالم مین ہونگے

کہ ایک آواز مُنہ سے نہین نکالین گے۔ یہ نظارہ بھی عجیب حیرت انگیز تھا۔ گرجا مین اِس کے دیکھنے سے دل پر اور بھی زیادہ اثر ہوتا تھا۔ پیارے بزرگ سال ڈیوک کا مرنا ایسا ہے کہ کوئی اسکا معاوضہ نہین ہو سکتا مجھے اِس پر غصہ بھی آتا ہو اور حیرت بھی ہوتی ہے کہ آسٹریا کو یہ موقع ملا کہ اُسنے اپنے جنرل ہیناڈ کا عوض لینے کیلئے انگلینڈ کا استخفاف کیا۔ غرض ڈیوک کا خاتمہ بالخیر بھی اِس شان و عظمت سے ہُوا جو کسی اور کا نہین ہُوا تھا۔ ساری قوم نے اُسکا ماتم کیا۔ انگلینڈ ہی نے اپنے سردار کا ماتم نہین کیا بلکہ یورپ کی کل اول درجے کی سلطنتون نے اپنے قائم مقام مقرر کرکے اُنکی تجہیز و تکفین مین شریک ہونے کیلیے بھیجے۔ فرانس نے اپنا قایم مقام فاتح دنیا (نپولین) ہپر فتح پانے والے کے دفن مین شریک ہونے کے لیے بھیجا۔ لارڈ ڈربی نے ہوس آف لارڈس مین کہاکہ یہ قوم کی عزت ہر کہ اپنے مرحوم نامور کی تعظیم و تکریم کی اور یہ عزت دوستانہ اجنبی آنے والون کی ہر۔ خاصکر فرانس کی جس نے اپنے قایم مقام ماتم کے لیے بھیجے۔ اہل فرانس ڈیوک کو اپنے برابر کا مرد میدان جانتے تھے۔ ڈیوک کا مطلب کبھی جنگ و پیکار سے یہ نہین ہُوا کہ وہ اپنے لیئے شہرت اور ناموری حاصل کرین۔ بلکہ مقصد اعظم اُنکا یہ ہوتا تھا کہ وہ ایسا امن و امان قایم کرین کہ جسکو استمرار و استحکام ہو۔ اب ہم نے اُس بزرگ ہیرو کو دفن کیا جو جنگ مین سب سے زیادہ خوف دلانے والا تھا۔

۱۲۔ اکتوبر کو بال موریل سے حضرت علیا روانہ ہوئین۔ راہ مین ایک دن ایڈنبرا مین رہین اور ۱۳۔ کو ونڈسر کیسل مین داخل ہوئین۔ ابھی ہولی ہیڈ کے ریلوے کا پُل بڑا شاندار تیار ہوا تھا اُس کے ملاحظہ فرمانے کو گئین۔ جنوبی ویلز کے مناظر کو دیکھکر محظوظ ہوئین۔ مطلع صاف تھا۔ اِسلیئے سیر کا بڑا لطف آیا۔ ڈیوک ولنگٹن کے مرنے سے ٹرے نی ٹی ہوس کے ماسٹر کا عہدہ خالی ہوا تھا۔ اِسپر پرنس البرٹ مقرر ہوئے وہ برائے نام زیب و زینت کے لیے اِس عہدہ پر نہین مقرر ہوئے۔ بلکہ اُنھون نے اِس کے فرائض کو بھی کما حقہ ادا کیا۔ اب پرنس کو اِسقدر جلیل القدر عہدے مل گئے تھے جن کے بیان کی تفصیل کیلیے چند اوراق کے سیاہ کرنے کی ضرورت ہر۔

حضرت علیا کی سفر سے مراجعت

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن موسم خزان مین انگلینڈ مین کئی مہینے تک رہی تھین۔ وہ بڑی دانشمند ذی لیاقت خوش مزاج مہر پرور تھین۔ پرنس بھی اپنے دلی دوستون کے دائرے مین آزاد محبت کرنیوالا خوش مزاج، کشادہ پیشانی۔ فراخ دل تھا۔ اِسلیئے اِس شہزادی کو پرنس سے بہت اُنس ہو گیا تھا جب وہ

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن کا [illegible]

یہان سے اپنے وطن چلی گئین تو اُنھون نے اپنی بہن کو خط بھیجا جس مین شہزادے کے خصائل کو بیان کیا
لی ننگین بورگ - ۳ - دسمبر ۱۸۵۲ء

انگلینڈ مین دوبارہ رہنے سے اور بہت باتین سُننے اور دیکھنے سے میری قوت متفکرہ کو غذائین ملین سب سے
بڑی بات یہ ہو کہ آپکے ساتھ اور اپنے عزیز البرٹ کے ساتھ مین رہی اور بہت سے مضامین پر اُنکی رائین
سنین - جس نے میری سمجھ کو ایسا پختہ کر دیا کہ مجھ مین جن معاملات کے فیصلہ کرنے کی اور تحقیق کرنے کی
لیاقت و قابلیت بالکل نہ تھی اب وہ مجھ مین پیدا ہو گئی ہین - مین ان کے افکار کی صفائی اور اُنکے بیان
کی خوش ادائی کی شکر گزار ہون - وہ ایک برکت اپنے لیے اور اورون کے لیے ہین - تھوڑی مدت ہوئی
کہ سٹر کلپ نے مجھے کچھ لکھا تھا جو بالکل سچ تھا - اُسکی نقل آپکے پاس بھیجتی ہون کہ پرنس البرٹ ان چند
شہزادون مین سے ہو کہ اگر کسی نیک اور عمدہ اصول سے واقف ہو جاتے ہین تو اُسکے لیے ان تمام خیالات
کو ذبح کرتے ہین جنسے اور لوگ اپنی تنگ دلی یا اپنے درجہ کے تعصب کے سبب سے بالکل مائل ہو کر چسپیدہ و
پیوستہ ہوتے ہین - پرنس البرٹ جانتا ہے کہ شہزادون کو اورون کے فائدے کیلئے کس طرح زندگی
بسر کرنی چاہیئے - اور رعایا کو یہ نہین سمجھنا چاہیئے کہ وہ شہزادے کا موروثی مال ہے - یہ اُسکی بڑی خوش
اقبالی ہو کہ اُسکا یہ یقین ہے ؛

اِس مین ذرا بھی شبہہ نہین کہ پرنس اُن ایمان دار و نیک شعار و مقدس اور پاک نفس آدمیون
مین تھا کہ شاذو نادر آدمی پیدا ہوتے ہین اُسکے لیئے یہ خطاب نیک البرٹ کا نہایت موزون و زیبا
ہے اُسکا وہ مستحق ہو کہ گھر سے اندر اور گھر کے باہر دونون کا محبوب ہو وہ کامل صداقت رکھتا ہو - وہ
اپنی ذات کے لیئے یا قوم کے لیئے جو کام کرتا ہے وہ اعلیٰ درجہ کے اُصول پر مبنی ہوتا ہو یہ ایک قدیم
سے مسئلہ چلا آتا ہو کہ انسان کو اپنی زندگی بسر کرنے مین جس راستی و دیانت کی ضرورت ہے معاملات
سلطنت مین اِسکی ضرورت نہین - اُس نے اِس مسئلہ پر ظاہرا و باطنا ایسا تبرا بھیجا ہے کہ کسی اور شخص نے
نہین بھیجا - علاوہ اِس کے ساری جماعتون کی ترقی کے لیئے اِس قدر فیاضی اور آرزومندی مین نقص کبھی
نہین آتا - اُس نے اپنی جاگیر مین محنتی مزدورون کے اغراض پر توجہ کی اور بہت سی تعلیم گاہون کے
لیئے کتب خانے مہیا کیئے - اُن کتب خانون کے لیئے کتابون کو آپ منتخب کیا ؛
اپنے کام کے پورے سر انجام کرنے مین کبھی نہ پہلو تہی کی اور نہ وقت کو بچایا نہایت محنت سے اسکو

پرنس البرٹ کی عام عادات

انجام کو پہنچایا۔ اُسکا نظم اوقات اِس طرح تہا کہ وہ سات بجے سوتے سے اُٹھکر خطوں کو پڑھتا۔ اُن کا جواب لکھتا۔ یادداشتین تحریر کرتا ملکہ معظمہ یا کونسل کے لیئے مسودات تحریر کرتا۔ ابتدا سے اُسکو اول گھنٹون مین کام کرنے کی عادت تھی۔ نو بجے حاضری کھاتا۔ پھر بڑے بڑے ضروری کامون پر توجہ کرتا اور معتبر اخبارون سے ملکہ معظمہ کے لیئے مضامین انتخاب کرتا۔ اگر کہین شکار کو نہ جاتا تو ملکہ معظمہ کے ساتھ تھوڑی دیر پیدل پھرتا۔ شکار مین کبہی دو گھنٹہ سے زیادہ دیر نہین لگاتا۔ اگر دیر لگ جاتی تو وہ بہت تھوڑی ہوتی تھی۔ وہ پیدل بہت جلد چلتا تہا اور اُسکو اپنے دن کا کام نہین جانتا تھا کے بی نٹ کی کونسلون مین یا اور اہم کامون مین جانیسے صبح کے کامون مین اختلاف ہوجاتا۔ لیکن ہمیشہ بشرط امکان اپنا وقت لنچ سے پہلے ملکہ معظمہ کے ساتھ بسر کرتا اور جو کچھ وہ سُنتا ملکہ معظمہ کو سنا دیتا۔ اور خطوط اُنکو دکھا دیتا۔ لنچ کے بعد اکثر وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ باہر جاتا۔ اور پھر ڈنر کے وقت تک سب قسم کے آدمیون سے ملاقات کرتا۔ ڈنر مین اپنے مہمانون کا دل خوش کرتا۔ شام کو اگر تھیٹر مین جاتا تو صبح کے کامون کے گھنٹون کے خیال سے سویرے وہان سے چلا آتا۔ بیرونجات مین وہ دن بھر کامون مین مصروف رہتا۔ رفاہ عام کے کامون کو وہ کبہی بالاے طاق نہین رکھتا۔ فارم کے نمونے بناتا اور عمارتون کو تعمیر کراتا۔ باغون کے لیئے نقشے بنانا تو اُسکی تفریح طبع مین داخل تھے۔ بال موریل کو ایک کیسل بنا یا جس کے گرد باغون کو لگا دیا۔ اوسبورن مین قطعات زمین درختون کے لگانے کے لیئے درست کرائی اور اسپر ایک فارم کا اضافہ کیا۔ اسکو بازیچہ گاہ نہین بنایا۔ بلکہ اُس کا انتظام ایسا کیا کہ سارے ہمسایہ کے آدمیون کو اِس سے فائدہ پہنچایا۔ وہ ترقیان کین کہ مزدورون کو ضرورت کے وقت کام ملجاتا۔ فصل کٹنے کے وقت زائد آدمیون کو مزدوری دے کر دور کردیا تاکہ وہ جاکر اورون کا کام کرین اِن نزہت گاہون مین وہ اپنے بچون کے ساتھ بڑی خوشی سے زندگی بسر کرتا۔ درختون کے دیکھنے سے وہ نہال نہال ہوتا تھا۔ اور خوشنوا پرندون کی نغمہ سرائی سے اپنی روح کو تازہ کرتا تھا۔ اور بلبلون کو صفیر دیکر اپنا ہمصفیر بناتا۔

اِس بزرگ سال بے مثل سپہ سالار کے اوصاف پر بڑے بڑے روشن دماغ مدبرون نے راے زنی کی ہے گو اِن رایون مین اختلاف ہو مگر جن اوصاف مین سب رایون مین اتفاق ہو اُن کو ہم لکھتے ہین کہ ڈیوک ایسا ذہن سلیم اور طبع مستقیم رکھتا تھا کہ کسی آدمی کے یا کسی چیز کے سمجھنے مین بہت

کم غلطی کرتا تھا۔ اپنی ہر خصلت مین بڑا مستقل اور قائم مزاج تھا۔ اُسکی عقل و فہم مین کبھی تذبذب کو دخل نہ ہوتا۔ اُسمین ایسی یک روی و یک جہتی تھی کہ کبھی دو روئی اس کے پاس ہوکر نہین گزرتی تھی۔ اُس مین عملی صداقت عدالت رافت دیانت تھین۔ مزاج مین اعتدال تھا۔ اور اپنی طبیعت اور نفس پر غالب رہتا تھا۔ جس زمانہ مین وہ تھا اُسمین کارہائے عظیم اُسکے سامنے سرانجام دینے کے لیئے پیش ہوئے جن کو اُس نے بغیر کسی اپنے ذاتی خیال کے حب الوطنی سے انجام پہنچائے۔ کبھی اُن کے انصرام دینے مین لغزش نہین کھائی۔ اُس نے اپنی قابلیت اور لیاقت بہادری و شجاعت سے فتوحات عظیمہ حاصل کین۔ وہ ایسا سپہ سالار تھا جس نے بہ نسبت اور سپہ سالارون کے بہت ہی کم غلطیان کین وہ ایسا سپاہی تھا جو خوب جانتا تھا کہ جنگ مین کن کن چیزون کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنی سپاہ کے سب کیل کانٹون پرزون سے ماہر تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ سپاہی کو کس طرح اپنا تھیلا اور تسمہ رکھنا چاہیئے۔ وہ جنگ ہائے عظیم کے نقشے کھینچنے خوب جانتا تھا۔ نپولین تو اپنے سارے کامون کو اپنے ماتحتون پر سپرد کردیتا تھا کہ سارا کام اُنکے اختیار مین ہوجاتا تھا۔ خواہ وہ بگڑے یا سنورے ولنگٹن اپنے سب ماتحتون کا کام اپنی مٹھی مین رکھتا تھا۔ جہان کسی ماتحت نے غلطی کی فورًا اُسکی درستی اور اصلاح کی۔ وہ میدان جنگ مین اپنے ماتحتون سے غلطی ہونے ہی نہین دیتا تھا خواہ وہ جرنیل ہو یا سپاہی۔ میدان جنگ مین تو اُس کے تحکم کا یہ حال تھا۔ مگر معاملات سیاسیہ مین وہ ضعیف تھا اُس کی تدابیر و تجاویز چلتی نہ تھین۔ کبھی اُس نے اپنے تئین یہ نہین خیال کیا کہ مین قوم کا خدمت گزار ہون بلکہ ہمیشہ اپنے تئین بادشاہ کا خدمتگزار جانا۔ اُس کے کامون کی رہنمائی کیلئے بادشاہ کا حامی اور طرفدار ہونا قطبی تارا تھا۔ وہ جنگ مین صرف یہی نہین سمجھتا تھا کہ مین کیا کرسکتا ہون بلکہ اُس کے ساتھ یہ بھی جانتا تھا کہ مین کیا نہین کرسکتا۔ نپولین اور ولنگٹن کی لیاقتون مین یہی بڑا فرق تھا کہ نپولین جنگ کے بہت سے بیہودہ منصوبے کیا کرتا تھا۔ جن کو وہ عمل مین نہین لاسکتا تھا۔ اور جن پر ولنگٹن ہنسا کرتا تھا۔ کسی نے نیک نامی اعزاز و احترام کا جام مے ایسا زیادہ نہین پیا جیسا کہ ولنگٹن نے۔ مگر وہ کبھی بدمست نہین ہوا۔ یہ اسکی عالی ظرفی تھی کہ جنگ و پیکار مین اپنے فتوحات عظیمہ متواترہ کے بعد وہ ۳۷ سینتیس برس تک صلح و امن و عافیت کی حالت مین شان و شوکت و عظمت کے ساتھ جیتا تھا۔ ملک مین اُسکے درجے اعلیٰ اور مقام والا تک بادشاہ بھی نارسا تھا۔ اہل ملک بادشاہ

سے زیادہ احترام اس کا کرتے تھے۔ اُس نے یوروپ کے شہنشاہون اور بادشاہون کو آفتون سے نجات دلائی تھی۔ جیسا وہ محمود الحیات تھا ایسا ہی محمود الوفات ہُوا۔ سب سے بڑی عزت اُسکی یہ تھی کہ اُس نے اپنے لیئے کچھ نہین کیا۔ اور ملک کے لیئے سب کچھ کیا۔

جب ایلبا مین نپولین سے لارڈ جان ملے ہین تو نپولین نے اُنسے پوچھا کہ آپ یہ خیال کرتے ہین کہ ڈیوک ولنگٹن لڑائیون کی تحریک کیئے بغیر نچلا بیٹھے گا۔ غالباً نپولین کا یہ خیال تھا کہ ڈیوک کو جنگ سے ایسی محبت ہی کہ وہ انگلش سپاہ کو غیر ملکون کے ساتھ لڑائی مین ہمیشہ اُلجھا ہی رکھیگا نپولین کے سوال کا جواب جان رسل نے یہ دیا کہ ڈیوک ولنگٹن اور شہریون کی طرح رہیگا۔ کبھی جنگ کا خواہان نہین ہوگا۔ نپولین نے یہ جواب سُن کر افسوس سے کہا کہ جنگ تو بڑا عظیم الشان شغل رہے اب سوال یہ ہی کہ ان دونون مین افضل کون تھا۔ اس سوال کے حل کرنے مین یہ دیکھنا چاہیئے کہ فضیلت کا معیار ذہانت و ذکاوت ہی۔ یا ادائے فرائض؟ نپولین ذہانت و ذکاوت مین ولنگٹن سے افضل ہی۔ اور ولنگٹن ادائے فرائض مین نپولین سے افضل ہی۔ ڈیوک ولنگٹن کے نام کے ساتھ ایک قوم کی عداوت دوسری قوم کے ساتھ یاد نہین آتی۔ اور نپولین کے نام کے ساتھ یوروپ کی ہل چل یاد آجاتی ہے۔ ولنگٹن نے اپنے ملک کی خدمت سپاہیانہ کی اور دنیا کے فتح کرنیوالے پر فتح پائی۔ مگر فرانس پر حملہ نہین کیا۔

نئی پارلیمنٹ

نومبر مین نئی پارلیمنٹ کی طلب ہوئی۔ اس نے انگلینڈ مین اُن مُدبّرون کی پبلک لائف کو نمایان کیا جنھون کارہائے سترگ اور مہمات بزرگ انجام دین۔ نئی پارلیمنٹ کے باب مین بہت سی دقتین پیش آئین۔ مگر سب آخر دسمبر مین آسان ہوگئین۔ ۲۸۔ دسمبر کو نئی پارلیمنٹ کے ممبرون نے ملکہ معظمہ کی دست بوسی کی اور لارڈ ایبرڈین وزیر اعظم مقرر ہوئے جو نہایت عاقل آزمودہ کار و دانشمند و روشن دماغ معاملہ فہم تھے اور اُن کے ممد و معاون و شریک کار بھی عالی دماغ و برگزیدۂ روزگار تھے جیسے کہ نیوکیسل کے ڈیوک جان رسل۔ لارڈ پامرسٹون۔ مسٹر گلیڈسٹن۔ لارڈ گرین ویل۔ سر جیمس گریہم سر چارلس ووڈ۔ مسٹر سڈنی ہربرٹ۔ ۲۹۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا کہ ہمارے عالیجاہ عمدۃ الملک ایبرڈین کو اپنے مشکل کام مین کامیابی حاصل ہوئی۔ ہماری اور ہمارے اہل ملک کی تمنائے دلی برآئی۔ میرا کیبی نٹ بڑا ذی الشان و پر شکوہ و مستحکم مقرر ہُوا ہے

جس سے آپ بہت خوش ہون گے۔ اِس ہفتہ مین ہم کو بڑے تفکر و تردد رہے اور بڑے دن کی شام تک بے آرام رہے۔

سنہ ۱۸۵۳ء

پرنس کا تصاویر و نقشون و کہدی ہوئی تصویرون کا جمع کرنا۔

اِس سال کے شروع مین پرنس البرٹ نے وہ پیکر نگاری کا کام شروع کیا جس کا دلی شوق اُنکو تھا اور اُنکی ساری زندگی مین وہ رہا۔ وہ اپنی زندگی کے آسایش و آرام کے دنون مین اِس شوق سے فرحت حاصل کرتے تھے۔ اور جب اُنکو غیر ملکون کے معاملات سیاست کیے افکار سے فراغت ملتی تھی تو وہ اپنے اِس شوق سے راحت حاصل کرتے تھے۔ کتب خانہ شاہی کو مسٹر گلوور نے بتدریج کتابون سے بھر دیا تھا۔ پرنس اور کوئین دونون اِن علمون کے مخازن ہی کیطرف متوجہ نہ تھے۔ بلکہ جارج سوم نے جو استاد کامل کے ہاتھون کے بنے ہوئے بہت سارے نقشے و مرقعے و کہدی ہوئی تصویرون کے انبار چھوڑے تھے۔ اُنکو دیکھ بھال کے بالترتیب رکھتے تھے اور مختلف شاہی محلون مین جو تصاویر تھین۔ اُنکو جمع کرتے تھے۔ جب شام کو فرصت ملتی تھی تو وہ کتب خانے مین جاتے تو اِن بیش بہا تصاویر کے ترتیب دینے مین گھنٹون مصروف رہتے۔ پرنس کو اِس ترتیب دینے مین یہ خیال آیا کہ رفیل مصور جو فن مصوری مین یگانہ روزگار گزرا ہے اُس کے کامون اور سوانح عمری کی توضیح و تعبیر کیجے۔ اور اُسنے جو ڈزاین ایجاد کیئے ہین اور بنائے ہین اُسکو سلسلہ وار تقسیم کر کے مرتب کیجے۔ اور اسکی ہر قسم کی بنائی ہوئی پیکرون کے فوٹو اُتروا کر ایک کامل مجموعہ اُسکی دستکاری کا بنائے اِس کام کے سرانجام دینے کے لیئے بڑی محنت اور فرصت اور مدت کی ضرورت تھی۔ پرنس نے اِس کام کا بڑا حصہ اپنی زندگی مین تمام کیا اور بعد اُنکی وفات کے جو حصہ اُسکا ناتمام رہا تھا اُسکے پورے کرنے کا اہتمام ملکہ معظمہ نے کیا۔ پرنس کی یہ یادگار استوار اُنکی قوت ترتیب و انتظام کو بتاتی ہے اور آرٹ کے ہر طالب العلم کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

ونڈسر کیسل مین آگ لگنا

۱۹۔ مارچ سنہ ۱۸۵۳ء کو ادلیائے دولت ایسٹرن کی تعطیل مین ونڈسر کیسل مین آئے اُس دن رات کو ساڑھے دس بجے کیسل کے شمالی مغربی برج مین کھانا کھانیکے کمرے مین آگ لگی۔ ملکہ معظمہ اِس آتشزدگی کا حال شاہ لیوپولڈ کو یون تحریر فرماتی ہین کہ مین آگ لگنے سے ڈرتی نہین مگر مین یہ جانتی تھی کہ آگ بد بلا ہے۔ وہ اپنے ساتھ بڑی آفتین لاتی ہے۔ ہر شخص اِس سے متاثر

ہوتا ہے۔ اِس آگ سنے تھوڑی دیر بڑی اپنی چمک دمک دکھائی۔ کوئی نہین کہہ سکتا تھا کہ آیا وہ بجھے گی یا زیادہ جلائے گی۔ خدا کا شکر ہو کہ (رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گزشت) کسی کی جان تلف نہین ہُوئی دو دن بعد پرنس نے اپنی سوتیلی ماں کو اِس آتشزدگی کا حال یہ لکھا ہو کہ۔

مین آپکے خط مورخہ ۲۵ کے جواب کا قرضدار ہون۔ اِن چند سطرون کے لکھنے سے اِس قرض کو ادا کرتا ہون۔ یہان کی آتشزدگی کی مبالغہ آمیز خبرون کے سننے سے غالبًا آپ پریشان خاطر ہوئی ہونگی اسلیئے مین آپ کو اطمینان دلاتا ہون کہ اس خوفناک واقعہ کا اثر ہم پر ذرا سا بھی نہین ہوا۔ وکٹوریا بالکل خیر و عافیت سے ہین۔ رات کے دس بجے سے چار بجے تک آگ کے شعلون سے ہم لڑتے رہے اور آخر کو اُن کو بجھا کر چھوڑا۔ مگر پھر بھی وہ کیسل کے ایک برج کو بڑا نقصان پہنچا گئے۔ چار منزل تک وہ اونچے بڑھ گئے اگر اِس برج سے آگے وہ اپنا قدم بڑھاتے تو پھر ناممکن تھا کہ سارا کیسل جلکر خاک سیاہ نہ ہو جاتا کھانے کے کمرے کو بڑا نقصان پہنچا۔ لیڈیان بڑی مضطر رات بھر ڈرائنگ ردم مین بند چپ چاپ بیٹھی رہین ✤

اِس آتشزدگی مین نقصان عظیم یہ ہوا کہ اسلحہ مرصع کار اور سلطانؔ کا بیش بہا طاؤس جواہر نگار جلکر خاکستر ہو گئے۔ اور بہت سی صنعت کاری کی چیزین جو ایک مکان مین پرنس نے جمع کی تھین تلف ہو گئین ✤

اسوقت انگلینڈ مین دو جلائے وطن میزنی اور کوسیوتھ پناہ گزین تھے اور آسٹریا کی نسبت جو اُن کا ارادہ تھا اُسکو وہ چھپاتے بھی نہ تھے میلان مین فساد عظیم برپا تھا۔ ۱۸۔ فروری کو دن کی فصیل پر شہنشاہ آسٹریا کے کٹار مارنیکے لیئے کوشش کی گئی تھی۔ نئی نئی سازشین ہو رہی تھین روس اور فرانس آسٹریا کی حمایت کر رہے تھے۔ اور انگلستان پر زور ڈال رہے تھے کہ وہ اِن پناہ گزینون کو اپنے ملک سے نکالدین۔ اسلیئے کہ یہ مفسد بڑی مفسدہ پردازی کر رہے ہین۔ پروشا بھی انگلینڈ سے یہی درخواست کر رہا تھا۔ خط جو اوپر آتشزدگی کے باب مین لکھا ہے۔ اُس کے آخر مین پرنس نے یہ فقرہ لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اِن پناہ گزینون کے بخار کے حرارت نے آپ کو بھی گزند پہنچائی ہے ✤

یہان اِس واقعی واقعہ سے وقت واقع ہو رہی ہے کہ انگریزی رعایا آزاد ہے۔ گورنمنٹ نہ اُن کو

انگلستان مین جلاوطن پناہ گزینون کے بھیجنے کی شکایت

سزا دیسکتی ہے نہ انکو کسی کام سے روک سکتی ہی۔ جب تک کہ وہ کام قانون کے خلاف نہ کرین ابتک کوئی جرم خلاف قانون کام کرنے کا اُنپر ثابت نہین ہوا۔ انگلینڈ مین جب کوئی اجنبی آدمی قدم رکھتا ہی تو اُسکو وہ حقوق حاصل ہوجاتے ہین جو انگلستان کی رعایا کو حاصل ہین۔ یہ انگلینڈ کی بات کوئی بُری نہین بلکہ ایسی اچھی ہے کہ اسکی تقلید کرنیسے یوروپ کو فائدہ بھی حاصل ہوسکتا ہی۔ اب سوال یہ پوچھا جاتا ہی جسکا جواب دینا مشکل ہی کہ ان پناہ گزینون نے سیلان مین فساد انگیزی مین کوشش کی یا نہین۔ اور وا اُنا مین شہنشاہ کے قتل کرنیکی کوشش مین اُنکی شرکت تھی یا نہین؟ سزا ملنے سے پہلے ان جرمون کا ثابت ہونا چاہیئے اور اگر یہ جرم ثابت ہوجائین تو پھر مجرمون کو انگلینڈ کے موافق سزا ملنی چاہیئے۔ ہماری یہ بڑی خوش نصیبی ہی کہ ہم قوانین کے پابند ہین خود مختار نہین ✦

فرزند چہارم کی ولادت

پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو دوسرے خط مین یہ نوید مسرت آمود لکھی کہ قصر بکنگھم مین ۷۔ اپریل کو فرزند چہارم پیدا ہوا۔ ملکہ معظمہ کو زچہ خانے سے جلد فراغت ہوگئی۔ چند روز مین اوسبورن مین چلے جانیکے قابل ہوگئین ✦

ملکہ معظمہ ماموں صاحب کو خط مین یہ لکھتی ہین کہ مین ہمیشہ ولادت کی تقریب مین اپنی نانی صاحبہ کی مخاطبت مین خط لکھا کرتی تھی مگر افسوس ہی کہ اب وہ زندہ نہین۔ اس لیئے یہ میرا خط اول خط ہی جو اس تقریب مین آپ کی مخاطبت مین لکھا گیا ہے۔ اب مین ایسی تازہ و توانا اور تنومند ہون کہ پہلے کبھی نہین ہوئی تھی۔ سٹوک میر نے آپسے کہا ہوگا کہ ہمارے ہان ایک چوتھا نیا جنٹل مین پیدا ہوا ہے مین اس کا نام لیوپولڈ رکھون گی۔ اس نام کا رکھنا آپ کو ناپسند نہوگا۔ وہ آپ کی محبت و الفت کی نشانی ہوگی۔ یہ لیوپولڈ کا نام مجھے البرٹ کے نام کے بعد سب سے زیادہ عزیز ہی۔ اس نام سے مجھے اپنے اُس بچپنے کی خوشیان یاد آئین گی کہ جو مجھے آپکے پاس رہنے سے ہوتی تھین۔ جب اپنے اس بچے کا نام شہزادہ لیوپولڈ سنون گی تو مجھے اپنے بچپنے کے دن یاد آئین گے۔ اس نام کے ساتھ اور نام جارج۔ ڈنکن۔ البرٹ رکھے جائین گے ✦

۲۴۔ اپریل کو ملکہ معظمہ زچہ خانے سے بالکل فارغ ہوکر اوسبورن مین آگئین۔ ۲۸۔ جون کو قصر بکنگھم مین اس شہزادے کو اصطباغ دیا گیا۔ اس شہزادے کا خطاب ڈیوک البنی تھا ✦

۲۷۔مئی تک اوسبورن مین آرام وآسایش سے ملکہ معظمہ اور پرنس رہے۔ ہوائے جانفزا
کا بڑا لطف اُٹھایا۔ پھر وہ لنڈن مین آگئے۔ یوروپ پر جنگ وپیکار کی گھٹائین جھوم جھوم کر آرہی تھین
اسلیئے ضرور تہا کہ لشکر سپہ گری کی ورزش کرکے تجربہ ومشق حاصل کرے۔ اسلیئے اُسوقت مین بحری و
بری سپاہیون کی طرف اراکین سلطنت کی توجہ تھی۔ شروع ۱۸۵۳ء مین کام مین کیمپ کیلیئے چوب ہم
منتخب کیا گیا کہ سپاہ کے انتظام کا امتحان کیا جائے۔ گورنمنٹ کو یہ خیال تھا کہ سپاہ کی تعلیم وقواعد
کے لیئے ایک مستقل کیمپ مقرر کیا جائے۔ اسکے واسطے ایک قطعہ زمین انتخاب کیا گیا۔ اور وہان
ایک جنگی سٹیشن ایلڈرشوٹ بنایا گیا۔ چوبہم کی زمین ہموار کیگئی اور سپیر ومائنر نے کنوے کھودے
اور اُنکے استعمال کیلیئے سامان تیار کیا گیا۔ نہایت ٹھیک وقت پر بہت چستی ودرستی کے ساتھ
بریگیڈس آنکے مقیم ہوئے۔ جن کے خیمون کی لین دو میل لمبی نہایت خوشنما تعریف کے قابل تھی
یہان ہر قسم کے سپاہی دس ہزار جنگ کرنے والے جمع ہوئے۔ یہ عجیب وغریب تماشا نسل موجودہ
نے چالیس برس سے کبھی نہین دیکھا تہا کہ سپاہ کا اجتماع ایسا ہوا ہو۔ اول پرنس سادہ لباس
پہنکر ڈیوک کیمبرج کے ساتھ کیمپ مین گیا۔ اور وہان بندوبست مفصل دیکھا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ
ملکہ معظمہ کے سامنے جنگ مصنوعی کا کیمپ بندھا تھا۔ صبح کے وقت کوئین اور پرنس کیمپ مین
گئے۔ ملکہ معظمہ کی عادت تھی کہ وہ گھوڑے پر سپاہیانہ سوار ہوتی تھین۔ وہ اپنے سیاہ رنگ کے
اسپ خوش رفتار پر سوار ہوئین اور پرنس بھی اُنکے ساتھ گھوڑے پر سوار چلے۔ سپاہ کی پلٹنون
کی دونون نے سیر کی۔ ایک لاکھ آدمی اس مسرتناک سیر مین اُنکے ساتھ شریک تھے۔ سپاہ کا
حرکتین کرنا۔ بندوقون وتوپون کے چھٹنے کی آوازون کا نکلنا عجب تماشا دکھا رہا تھا۔ میدان
جنگ بہادری کے شعلون سے چمک رہا تھا۔ اس مصنوعی جنگ مین خونریزی کے سوا سپاہ
اپنے سارے کرشمے اور کرتب۔ داؤن گھات اور خدمات دکھا رہی تھی۔ پرنس اسوقت کو ان کامون
مین شریک نہین ہوا مگر اسکا سارا دل اس کام مین لگا ہوا تھا کہ اس کیمپ کا اثر کیا ہوتا ہے۔ وہ ۲۴
کو چوب ہم مین کیمپ مین آئے اور انہون نے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا۔ کہ اسیوقت آپ کا عنایت نامہ
مجھے ملا ہے۔ کل شام کو مطلع صاف تہا اور گرمی تھی۔ لیکن رات کو طوفان باران آیا جس کے
سبب سے خیمے یہ معلوم ہوتے تھے کہ سمندر مین جہاز کے ڈوبتے ہین۔ پانچ بجے سے بارش برابر

چوب ہم مین کیمپ جس مین مصنوعی جنگ ہوئی۔

ہورہی ہے بشبہہ ہو کہ وہ بند ہو۔ مگر اسوقت یہ نیک شگون ہے کہ ایک چنڈول گا رہا ہے۔ نو بجے
کے قریب مین واپس آؤن گا۔ اور اپنے برگیڈس گارڈس سے ملونگا۔ سٹاف نے میرے ساتھ کل
کھانا کھایا۔ اور جارج ڈیوک کیمبرج کے ساتھ مین پیدل ساڑھے دس بجے تک پھرتا رہا خیمون مین
آرام ملتا ہے مگر رات کو وہ مرطوب گرم ہوتے ہین۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہے کہ آپکا دن اچھی
طرح بسر ہوا ہوگا۔ فقط

پرنس نے جو موسم کھلجانے کا یہ شگون بتلایا تہا کہ ایک چنڈول گا رہا ہو وہ بالکل سچ نکلا
سپاہ نے چار پانچ گھنٹے اپنے کرتب اور داؤن گھات دکھلائے۔ پرنس برگیڈس گارڈس کا افسر تہا
وہ زکام کے مرض مین مبتلا ہوا۔ اسلیئے رات ہی کو شہر مین چلا آیا۔ پھر اسکو کھسرا اتا شدت سے نکل
آئی۔ اور وہ سارے کنبے مین سوائے دو چھوٹے بچون کے متعدی ہوئی۔ اور اس سبب سے کیمپ مین
۴۔ اگست تک نہ کوئین نہ پرنس جا سکے۔ ۶۔ اگست کو وہ کیمپ مین مع اپنے دو بڑے بچون کے آئے
۱۴۔ جولائی کو پہلا لشکر چلا گیا تہا اور اُسکی جگہ دوسرا لشکر آ گیا تہا۔ اس لشکر نے بڑے بڑے مشکل
کام کیئے۔ توپ خانہ نے دریائے ٹیمس کو وہان سے عبور کیا جہان وہ بڑا گہرا تیز رو تھا۔ گھوڑے چوکڑی
بہولے اور توپون اور آدمیون کو لیکر پانی مین جا پڑے۔ چار گھوڑے مر گئے۔ گو اُنھون نے پانی سے
اپنی آنکھین اور نتھنے نکالے۔ مگر توپ نے پھر انکو نیچے کھینچا اور اُنکا دم فنا کیا۔ ۲۔ اگست کو یہ کیمپ ٹوٹ
گیا۔ اور اس مصنوعی جنگ مین پوری کامیابی ہوئی۔ وہ اصلی جنگ مین بہت کام آئی۔ اس کیمپ کا
حال شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ نے خود اوسبورن سے ۳۰۔ اگست کو تحریر کیا ہے کہ مین اس کیمپ کا
نام پیار رکھتی ہون۔ مین اس مین دو دفعہ گئی۔ اور دو دن بہت خوش خوش وہان بسر کیئے۔ اس
کیمپ مین خوب کامیابی ہوئی اور سب وقت سپاہ نے بہت اچھی طرح کام کیئے۔ مین خیال کرتی ہون
کہ بیشک یہ کیمپ اور تمام ہمارے بڑے کام البرٹ کی جانفشانی اور جفاکشی کے نتیجے ہین جسکے
بغیر مین یقین رکھتی ہون کہ کچھ تھوڑا ہی کام ہوا ہوتا۔ مگر اُسکی طبیعت مین حیا ایسی ہی کہ وہ اپنی تعریف
مین ایک لفظ کہنے کو پسند نہین کرتا۔ وہ رفاہ عام اور فلاح انام کے کام کرتا ہے اور جب وہ سر انجام
پا جاتے ہین تو اُسکو کافی صلہ ملجاتا ہے ٭
سٹوک میر انگلینڈ مین سرما و بہار کے موسمون مین رہکر کوبرگ کو چلا گیا تھا۔ ۱۰۔ اگست کو پرنس نے

اُسے خط لکھا ہے کہ ہم کل شام کو یہان مراجعت کر کے آ گئے ہین۔ میرا اول کام یہ ہی کہ آپکو یہان کے واقعی حال پر واقف کرون۔ اِس ہفتہ مین یہان بڑی گہما گہمی رہی جوب ہم کے کیمپ مین ہم دونو رہے۔ وہان دوسرا ڈویژن اچھا تھا مگر وہ پہلے ڈویژن سے اچھا نہ تہا۔ دو ڈویژنون کی جنگ مصنوعی کے دیکھنے مین بڑی بہیڑ بہاڑ رہی۔ موسم بھی بڑا چمکنے تک کا تہا۔ ڈیوک ولنگٹن کی یادگار بنانے کی کمیٹی جمع ہوئی کہ سپاہ کے افسرون کے یتیم بچون کے لیئے ایک اسکول قایم کرے۔ اِس کمیٹی کا مین پریسیڈنٹ تھا۔ نمایش عظیم کی کمیشن کی کمیٹی کا بھی مین پریسیڈنٹ تہا جس مین یہ تجویز پیش تھی کہ پارلیمنٹ سے ایکٹ پاس کرایا جائے کہ مین نے جو اِس نمایش کی بچت کے روپیے کے خرچ کی تجویز کی ہو وہ عمل مین لائی جائے۔ مین نے آدمیون کا ایک لشکر دیکھا جو مجھہ سے کچھہ کہنا چاہتا تہا۔ اُن ملاقاتیون کے لشکر کے سرتاج شہنشاہ روس کی دو صاحبزادیان تھین جو انگلینڈ کی سیر کو آئی تھین۔ معلوم ہوتا ہی کہ وہ انگلستان کی سیر دیکھکر بڑی متاثر ہوئین اور یہان روس کی مخالفت پر آمادگی کو دیکھکر نہایت متحیر ہوئین۔ یہان چند ہفتے سے روس کے ساتھ لڑائی کا خیال ایسا بڑھ گیا تھا کہ لارڈ ایبرڈین نے مجھہ سے کہا کہ اگر شہنشاہ روس عہدنامہ کے منظور کر لینے سے معاملات کا فیصلہ نہ کر لیتا تو مین خیال کرتا ہون کہ اگر مجھے صلح رکھنے کی اجازت بھی ہو جاتی تو مین اِسکو قائم نہین رکھ سکتا تھا۔ اور اِن شہزادیون کو اور بھی اِس سے حیرت ہوئی کہ اُنکے باپ کی ایک بات پر اعتبار نہین کیا جاتا تھا۔ اِن باتون کے جو کل نقش اُن کے دل پر ہوئے ہو وہ اپنا اچھا رنگ دکھائین گے ٭

جزیرہ کے باہر کل ہم جہازون کے بیڑون کا معائنہ کرین گے۔ انگلستان مین جو ابتک جہازون کے بیڑے تیار کیئے گئے۔ اُن سب مین شاید یہ بیڑا بہتر ہوگا۔ سب قسم کے جنگی جہاز چالیس جمع ہون گے۔ اور سب سوائے تین کے سٹیم کی قوت سے چلین گے اور سپٹ ہیڈ مین جمع ہون گے سنو دخانی کشتیان ہون گی جنمین تماشائی بھرے ہوئے ہونگے۔ ہم وکٹوریا البرٹ جہاز پر سوار ہو کر اُن کا معائنہ کرینگے۔ اور زار روس کی دونون صاحبزادیان یہان موجود ہونگین۔ پروشا کا پرنس بھی آج تین بجے کے قریب آجائیگا۔ اگر موسم کا حال ایسا ہی اچھا رہا جیسا کہ آج ہے تو کل جہازون کی سیر بڑی پررونق ہوگی ٭

کہتے ہین کہ زار روس کی جو دو بیٹیان آئی تھین وہ اپنے باپ کا سفارشی خط ملکہ معظمہ کے نام بھی لائی

تھین کہ وہ اُنکی محافظت خاطرخواہ کرین ۔ ۱۱ ؔ اگست کو سپٹ ہیڈ مین انگلستان کی بحری قوت کے دکھانیکے لیئے مدعو ہوئین کہ وہ اسبات کو دیکھ لین کہ انگلینڈ کی یہ شہرت صحیح ہی کہ وہ بحری قوت مین اور سلطنتون سے فائق ہے ۔ اِس مصنوعی بحری جنگ کے لیئے بڑا سامان کیا گیا تھا ۔ جہاز جس دخانی قوت سے چل رہے تھے وہ ۹۶۸۰۰ گھوڑون کی قوت کے برابر تھی بلکہ اِس کے دو چند سے بھی زائد ۔ انگلینڈ کی سپاہ مین سوارون کے پاس اتنے گھوڑے نہ تھے جتنے گھوڑون کی قوت سے سٹیم جہازون کو چلا رہا تھا ۔ نیلسن کے جہاز فلوگار کی جنگ مین جو بڑی سے بڑی توپ چڑھائی گئی تھی وہ اِس بیڑے کی چھوٹی سی چھوٹی توپ سے چھوٹی تھی ۔ بڑی توپ ۱۴۰۰ پونڈ کا گولہ چھوڑتی تھی ۔ اِس مصنوعی جنگ کے ہنگامے نے انگلینڈ کے تکبر و غرور کے بحر مین ایک تلاطم پیدا کر دیا ۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ بادشاہ اور کامنس کی آنکھون کے سامنے جہازون کی مصنوعی جنگ نے اصلی جنگ کی نقل ایسی اُتاری کہ نقل کو اصل کر کے دکھا دیا ۔ صبح کے دس بجے کے قریب کوئین اور ان کا شوہر اور اُن کا کنبہ اور اُس کے روسی و جرمنی مہمان ڈیوک ولنگٹن کے جہاز مین آئے اور پھر وکٹوریا البرٹ جہاز مین سوار ہوئے یہ عظیم الشان بیڑا دو ڈویژن مین تقسیم ہُوا ۔ اُن مین دشمنون کی طرح تین میل کے اندر جنگ شروع ہوئی حملہ آوری کے اور حملون سے بچنے کی نقلین اُتاری گئین ۔ جنگ کے ختم ہونیکے بعد جہازون مین دوڑ ہوئی منصفانہ اُنتخاب کے ساتھ بیرن سٹوک میئر کو آج کی کیفیت پرلن نے لکھی ہی*

مین آپ کی خبر سُننے کی تمنا رکھتا تھا مگر وہ پوری نہین ہوئی ۔ اب مین آپ کو اپنی خوشخبریان سُناتا ہون کہ بحری سپاہ کا ہنگامہ ختم ہُوا ۔ اُسمین جو باتین پہلے سوچی گئی تھین کہ یہ یہ ہوگا اُن سے زیادہ خوش اسلوبی سے ہوئین ۔ جنگی جہاز ولنگٹن پر ۱۳۱ توپین چڑھی ہوئی تھین جو پہلے کبھی کسی ایک جہاز پر نہین چڑھائی گئین ۔ جہاز بادبانون کے ذریعہ سے نہین چلائے جاتے تھے بلکہ محض پیچون کے ذریعہ سے ۔ وہ پانی کے چڑھاؤ کے برعکس گیارہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلائے جاتے تھے ۔ بحری لڑائیون مین جہازون مین سب طرح کی بڑی گردشین جو اب تک معلوم ہوئی ہین دی گئین ۔ اُنکے سامنے بادی اور دخانی جہاز دونون بیکار سمجھکر الگ کر دیئے جائینگے اور اُنکی جگہ وہی جہاز کام مین آئین گے جو پیچون کے ذریعہ سے چلتے ہین اِس تبدیلی کا ظہور جب ہوگا کہ بہت سا روپیہ خرچ ہوگا اور پھر بہت سے جہازی بیڑے ایسے تھے جیسا کہ روس کا ہی بیکار ہو جائین گے ۔ اب تک سمندر مین ایسے جہاز سواے انگلینڈ اور فرانس

ایسے جہاز دو سے زیادہ نہین - اور اور سلطنتون کے پاس تو ایک بھی نہین بنگل کو تین سو جہاز اور ایک لاکھ آدمی ایک جا جمع تھے - جہازون پر گیارہ سو توپین چڑہی ہوئی نہین اور اُن مین ۵ ہزار سپاہی سوار تھے - موسم خوب تہا - سیر بڑی دلپذیر تھی - وجع مفاصل کے سبب سے میرے داہنے ہاتھ مین ایسا درد ہے کہ مین بمشکل لکھ سکتا ہون *

دو روز بعد پرنس البرٹ کے خط کا جواب سٹوک میر نے یہ لکھا کہ مین اول آپ کے دو الطاف نامون کی عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہون اور خدا کا شکر بھیجتا ہون اور خوش ہوتا ہون کہ آپ سب کو کھسرا سیتلا کی بلا سے نجات ہوئی - جیسی آسانی سے یہ بلا آپ کے سر پر سے ٹلی ایسی وہ کمتر دور ہوا کرتی ہے - آدمی اپنے تمام واقعات زندگی سے تعلیم پایا کرتے ہین - بس ہم اس واقعہ سے جو ابہی واقع ہوا ہے اول یہ سیکھتے ہین کہ امراض متعدی مختلف طرح سے کیسے عبرت انگیز نازک اثر پیدا کرتے ہین - دوم صحت کی حفظ ماتقدم کی تدابیر کیسی مشکل و مہمل ہوتی ہین *

وہ آدمی جو فلسفیانہ مطالعہ کرنے کا عادی نہین ہے - اُسکی طبیعت کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے تئین آزاد اُس سے زیادہ سمجھتا ہے جیسا کہ وہ دراصل ہے - جن بندشون اور جکڑبندیون مین بندھا جکڑا ہے اُسکے دیکھنے کے لیئے آنکھین کھولتا ہی نہین - بعینہ یہی حال شہنشاہ نکولاس کا ترکی کے معاملہ مین ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ مین یوروپ کی سوسائٹی مین ممبر اعظم صاحب سطوت و صولت بنون مگر یہ نہین دیکھتا کہ اس سبب سے وہ کیسا جکڑبند ہو رہا ہے - اگر وہ منصب اپنا رکہنا چاہتا ہے تو اُسکو چاہیئے کہ ترکی کے باب مین اپنی ساری وحشیانہ حرکت ترک کرے - یہ بات اُسکو بتدریج معلوم ہوگی اور رفتہ رفتہ وہ معتدل طریقہ اختیار کرے گا - مین نہایت خوش ہوا کہ روسی لیڈیون نے بیڑون کی بحری لڑائیون کو دیکھا - جن چیزون کو آنکھین دیکھتی ہین اُنکو دل یقین کرتا ہے - جن باتون سے منہ بھرا ہوتا ہے وہ نکل کر خطون مین سینٹ پٹیرس برگ جائین گی - مین اس سے بھی زیادہ خوش ہوا کہ پروشا کا پرنس انگلینڈ مین آئے گا اور وہ اپنے لیئے انگلینڈ کی طبیعت کو جانچے گا اور سمجھے گا کہ خاص حالتون مین وہ اسکے لیئے بڑی بکار آمد ہو سکتی ہے اور وہ آنکھین کھولکر دیکھیگا کہ روس کیا کر سکتا ہے ایک سلطنتین وہ ہین جو اپنے اعضا مین اصلی جان اور توانائی رکھتی ہین - دوم وہ سلطنتین ہین جو اپنی خود مختاری طبع کے سبب سے سانس لے رہی ہین - ان دونون مین وہ تمیز کریگا - ۱۴ اگست سنہ ۱۸۵۳ع

بیرن سٹوک میر کا خط بنام پرنس البرٹ

اِس سال مین ملکہ معظمہ کا ارادہ آیرلینڈ مین جانیکا اِس غرض سے تہا کہ آرٹ اور انڈسٹری (محنت پردازی) کی نمایش کو کھولین۔ وہ ۱۸۵۱ء کی نمایش عظیم کے نمونہ پر یہان کے لوگون نے بنائی تھی۔ اسلیئے کوئین اور پرنس دونون اِس سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ ماہ جولائی مین تو وہ علالت کے سبب سے جا نہ سکے مگر یہ ارادہ مصمم ہوا کہ ماہ اگست مین جب بال مورل جائین تو راہ مین ڈبلن کی بھی سیر کرین۔ ۲۷۔ اگست کو وہ ریل مین سوار ہوکر ہولی ہیڈ مین اور صبح کے آٹھ بجے ۲۹۔ اگست کو بندرگاہ کنگس ٹون مین آئے۔ اور یہان سے وائس ریگل لوج کیطرف ایڈنبرا کے بازارون مین چلے تو رعایا نے ایسی گرمجوشی اور محبت سے خیر مقدم کی رسم ادا کی کہ چار برس پہلے کے خیر مقدم پر سبقت لے گئی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ صبحکو مطلع صاف اور روشن تھا۔ زندہ دلی و خوش دلی کا نظارہ سامنے تھا۔ دوسرے دن ایڈنبرا کی نمایش ملاحظہ ہوئی۔ یہان کے حسن انتظام نے یہ یاد دلا دیا کہ یہ نمایش ۱۸۵۱ء کی نمایش کا چربا اُتار گیا ہے۔ سب کام خوش اسلوبی سے ہو رہے تھے۔ آدمی ہمارے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔ مسٹر ڈارگون نے اپنے گرہ سے روپیہ خرچ کرکے یہ نمایش گاہ بنائی تھی۔ اِس سے ہم ملنے گئے۔ اگرچہ مینہ بڑی شدت سے برس رہا تھا۔ اسکے اوضاع و اطوار و وضع و طور و انداز سب بدستے سادے اعتدال کے ساتھ دلپر اثر پیدا کرنیوالے تھے۔ مین نے چاہا کہ اسکو بیرنٹ کا خطاب دون مگر اُسکو یہ خطاب لینا منظور نہ تھا۔

ہر روز صبح کو اِس نمایش کی سیر ہوتی تھی اور ہر سیر مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نمایشگاہ مین افزایش ہوگئی ہے۔ آیرلینڈ کا پیداوار بڑا دلکش ہے۔ خاصکر اسکے اونی و ریشمی کپڑے برلن لیس۔ یہان مین نے پہلی دفعہ سیلمن مچھلی کے انڈون سے بچے نکلنے کی ترکیب دیکھی۔ البرٹ کو ہر ایجاد اور تحقیق جدید کا شوق تہا اسلیئے اُس نے اِس ایجاد کے دیکھنے مین بڑا دل لگایا۔ یہان آدمیون کو محنت پردازی کے کامون مین مصروف ہونے کا شوق بہت بڑھ گیا ہے۔ اِسلیئے یہ نمایش بہت مفید ہوگی۔ اِس سے لوگون کے دلون مین کامیاب ہونے کی اُمید پیدا ہوگئی ہے۔ فقط۔

اس خراب موسم مین ہفتہ بہر تک یہان کی سیر کرنیسے شاہی مہمانون کو ایسی خوشی ہوئی کہ اِس کے ختم ہونے پر اُنہون نے افسوس کیا۔ ۳۔ ستمبر کو سفر ہوا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ صبح بڑی خوشنما تھی۔ افسوس ہے کہ آج ہم یہان سے جاتے ہین۔ آیرلینڈ مین ہمارا وقت بڑی نشاط و انبساط

کے ساتھ بسر ہُوا۔ ہم کنگس ٹئون جانیکے لیئے ساڑھے پانچ بجے سوار ہوئے۔ ڈبلن مین ہم آہستہ آہستہ ہماری سواری چلی۔ گو وہ پیدل کی سی چال نہین چلی۔ آومیون کی بڑی بھیڑ بھاڑ تھی اور سٹیشن پر پر اور زیادہ ازدحام تھا۔ چند منٹون مین کنگس ٹئون مین پہنچے تو وہان بھیڑ کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ آدمی ہماری محبت مین بڑے گرمجوش تھے۔ شام خوشنما تھی اور نظارہ بڑا دلربا تھا۔ سارے جہاز کشتیان آراستہ سجے ہوئے تھے۔ سلامی مین توپون کی شلک ہورہی تھی۔ ہزارہا آدمی چیئرز دے رہے تھے جب رات ہوئی تو آتشبازی خوب چھوٹی۔ ۹ ستمبر کو اولیاے دولت کا نزول اجلال بالموریل مین ہوا یہان کی فرحت افزا ہوا سے پرنس کو بڑا فائدہ ہوا۔ ۱۲۔ ستمبر کو پرنس نے سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ آپ کو ہائی لینڈس سے میرے خط آنیکی پہلے سے خبر ہوگی۔ مین اپنی ٹوپی مین صنوبر کی ٹہنی لگاکر لکھتا ہون (جرمن شکاری جب بارہ سنگے کے شکار مین کامیاب ہوتے ہین اس کامیابی کی نشانی کے لیئے ٹوپی مین شاخ صنوبر لگاتے ہین) نئے مکان کی ایک منزل بڑی خوشنما و نیک منظر تیار ہوگئی ہی۔ دُور دُور سے مزدور بلائے جاتے ہین۔ وہ لکڑیون کے بارکون مین یہان آن کر رہتے ہین آج کے اکونومسٹ (رسالہ) سے معلوم ہوتا ہو کہ اس سال مین جو ۵ جولائی کو ختم ہوتا ہی دو کروڑ پونڈ کے مال کی نکاسی ہوئی ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی کالی فورنیا اور آسٹریلیا سے بہت سونا آگیا ہے۔ آجکل بنکون مین نقدی کے اندر ایک کروڑ دس لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی ہی۔ سود ۲۔ فیصدی سے ۴۔ فی صدی تک ہوگیا ہی۔ اناج کوئلہ اور اور مایحتاج زندگی مہنگے ہوگئے ہین اسکے ساتھ اُجرت بھی گران ہوگئی ہی +

ملکہ معظمہ اور زار روس کے درمیان خط و کتابت ہوئی۔ جس مین زار روس نے التجا کی کہ ملکہ معظمہ اپنی دانش و فرزانگی سے روس اور انگلستنڈ کے درمیان تصفیہ کرین۔ زار روس کو پرنس نے ملکہ معظمہ کی طرفسے یہ جواب لکھا کہ وکٹوریا نے جو اپنی محبت ظاہر کی ہی اسکو انکا برادر بادشاہ خلاف سمجھتا ہے۔ ۳۰۔ نومبر ۱۸۵۳ء کو ترکون کے جہازون کے بیڑے کو جو باطوم کو جاتا تھا۔ روسیون کے جہاز کے بیڑے نے وحشیانہ حملے کرکے بالکل غارت و تباہ کردیا۔ اور اس تباہ کرنیکے لیئے بہانہ یہ بنایا کہ ترکون کا بیڑا سرکیشیا مین فتنہ انگیزی کے لیئے جاتا تھا۔ اس حادثہ سے اہل انگلینڈ کے غیظ و غضب کی آتش روس ہی پر مشتعل نہین ہوئی بلکہ وزیراعظم لارڈ ایبرڈین پر بھی جس کو وہ جانتے تھے کہ روسیون نے اسکو خرید لیا ہے۔ اور پرنس البرٹ پر بھی یہ بدگمانی کرتے تھے کہ وہ

پرنس البرٹ کی نسبت گمان

روسیون سے سازوباز رکہتا ہی اور یہان گورنمنٹ کو مفلوج بناتا ہی۔ واقعی امر یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر ترکون کے بحر مین انگریزی بیڑا بہیجدیا جاتا تو روسیون کو پہر یہ حوصلہ نہ ہوتا کہ وہ ترکون کے بیڑے کو اِس طرح غارت کردیتے۔ انگریزون نے جو بیڑا نہین بہیجا اُسکی وجہ یہ تھی کہ وہ لڑائی سے بچنا چاہتے تھے اِس حیرانی و پریشانی مین لارڈ پامرسٹون نے استعفا دیدیا۔ جیپر پرنس نے لکھا ہی کہ پولٹکس بالکل دیوانگی کی حالت مین ہی۔ کوئی شخص نہین سمجھتا کہ اُسکے مستعفی ہونیکی اصل یہ تھی کہ وہ لارڈ جان رسل کی تدابیر کو ناپسند کرتا تھا۔ سب جگہ دغا و فریب کی دُہائی و پکار مچ رہی تھی *

بیشک دغا و فریب کی تہمتین آزادانہ لگائی جاتی تہین۔ سرگوشیون مین کہا جاتا تہا کہ لارڈ پامرشٹون نے اسلیئے استعفا دیا ہے کہ پرنس البرٹ یہان کے اسرار غیر سلطنتون کو بتلا دیتا ہی۔ وہ روس کا جاسوس ہی۔ پرنس نے خوب لکھا ہی کہ عوام مین حماقت سے حد سے زیادہ بکواس ایسی ہو رہی ہی کہ اُسکے خس و خاشاک اِس قابل بھی نہین کہ سؤرون کو بچون کے جہول نکالنے کیلیئے دیئے جاوین یہ کوبرگ کا محاورہ نہایت حقارت کے لیئے ہی *

ایک آفت کم ہوگئی تہی کہ لارڈ پامرسٹون نے جو ہوم سکرٹری کے عُہدے سے استعفا دیا تھا اُسکو واپس لیلیا۔ لیکن جمہور کو اپنی اِس بات پر اصرار رہا کہ پرنس البرٹ کی دغابازی کے سبب سے اُس نے استعفا دیا۔ اخبارون نے جاہلانہ زہرآلود حلون کی بوچھاڑ پرنس پر مارنی شروع کی یہان تک کہ جھوٹ موٹ اُسکو جُرم بغاوت کے سبب سے ٹور مین قید بھی کردیا جس سے پرنس البرٹ کو بہت رنج ہوا اور اُسکی صحت پر بُرا اثر پڑا۔ اُنکی بے اعتباری کی نوبت یہان تک آئی کہ جب لارڈ میئر نے یہ تجویز پیش کرائی کہ پارک مین نمایش اعظم کی یادگار کے لیئے اُن کا اسٹیچو قائم کیا جائے تو لوگون نے یہ خیال کیا کہ پرنس نے اپنے لیئے یہ تجویز خود پیش کرائی ہی حالانکہ لارڈ گرین ویل کو پرنس نے یہ لکھا کہ میرا یہ کہنا بالکل خود نمائی سے خالی نہین ہے کہ مین یہ نہین پسند کرتا کہ ایسی یادگار میرے خط و خال کی نمایش و نمود کرے۔ اِس سے اول میرے روٹن رو مین آزادانہ جانے مین میری صورت کی بار دید خلل ڈالیگی۔ دوئم غالبًا ایسا ہوگا کہ صناع میری نرالی شکل بنائیگا جیسا کہ اکثر یادگارون مین ہوتا ہی میرے پیکر کو دیکھکر لوگ ہمیشہ اُسکا مضحکہ اُڑایا کرینگے *

پیل کا پرنس بڑا دوست تھا۔ اِس سبب سے ہائی ٹوری پارٹی اِس سے نفرت رکھتی تھی۔ دوئم ایڈ جیوٹنٹ جنرل

برون نے استعفا دیدیا تھا۔اسکی اور لارڈ ہارڈنگ کی سپاہ کے تہیلون کے باب مین مخالفت ہوئی تھی لارڈ ہنگ کمانڈر انچیف کا بڑا دوست پرنس تھا۔اس سبب سے سپاہ بھی اس سے ناراض ہوگئی۔

عوام الناس اسبات کو سمجھتے نہ تھے کہ پرنس کا منصب شوہر ہونے کا ایسا ہی تہا کہ وہ بالطبع ملکہ کا شیر کار ہوگا۔جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ وہ چودہ برس سے درپردہ ہم پر حکمرانی کرنے مین ملکہ کا شریک ہی تو اُنکو ایسا صدمہ پہنچا جیسے کہ بجلی کی کل سے پہنچا کرتا ہی*

سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

پرنس پر تہمتون اور بہتانون کے حملے اور انکے باب مین خط و کتابت

سنہ ۱۸۵۳ع کے موسم سرما مین اور اس سال کے شروع مین ملکہ معظمہ کو بہت سی تکلیفات اُٹھانی پڑین اخبارون نے پرنس البرٹ پر تہمتون اور بہتانون کی بوچھاڑ لگادی۔اُن کا حال اُس خط وکتابت سے جو نیچے لکھی ہی بخوبی معلوم ہوگا کہ پرنس نے کس طرح ان تہمتون کی برداشت کی اور اُنکی حقارت کی اور کس طرح اُن سے رنجیدہ ہوا۔بیرن سٹوک میر کو ۷۔جنوری سنہ ۱۸۵۴ع کو پرنس نے یہ لکھا کہ:۔

میرے پیارے سٹوک میر۔جسمانی صحت تو ہمکو خوب حاصل ہی۔خفیف سا نزلہ ہی۔مگر اس نئے سال مین بھی پُرانے سال کی طرح روحانی اذیتون کے ہجوم نے ہمکو گھیر رکھا ہی۔اخبارون مین مجھپر تہمتون کے حملے برابر جاری ہین۔ریڈیکل پریس نے تو مجھپر تہمت بازی کرنے کو چھوڑ دیا ہے مگر باقی اخبارون کا حال بدستور پہلا ہی سا چلا جاتا ہی۔ان مین جھوٹ کا کچھ ٹھکانا نہین۔بغاوت کا الزام کسی قسم کا ایسا نہین ہے جو میرے ذمہ اُنھون نے نہ لگایا ہو۔۳۱۔جنوری تک ان سب باتون کی برداشت کرنی پڑے گی۔اس تاریخ کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔اُمید ہی لارڈ ایبرڈین اور لارڈ جان رسل سعی کرینگے کہ یہ تہمتین مجھپر سے دور ہوجائین۔۱۱۔جنوری سنہ ۱۸۵۴ع کو وہ پھر بیرن سٹوک میر کو لکھتے ہین کہ پریس نے جو مجھپر تہمتین تھوپی ہین جن کے جھوٹ کا ٹھکانا نہین۔مین اُن کی کچھ شکایت نہین کرتا ہین اُنکے برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہون مجھے اپنی نیک کانشنس پر تکیہ ہی مین صرف آپ کو مطلع کرتا ہون کہ ۳۱۔جنوری سنہ ۱۸۵۴ع کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا جب تک تو کوئی اسکی خبر لیتا نہین کہ کیا کہا جارہا ہے۔مگر ہان تاریخ مذکور کو جو لوگ تاریکی مین کٹار مار رہے ہین وہ جنگ کے کھُلے میدان مین لڑنے سے خوف نہین کرینگے۔میری صحت خاصی ہی۔بعض اوقات وجع مفاصل کے سبب سے مجھے کچھ تکلیف

ہوتی ہے ؎

بھلا یہ کب ممکن تھا کہ ملکہ معظمہ کے شوہر پر یہ شرارت آمیز بہتان رکھے جائین اور بدانجام تہمتین
تھوپی جائین اور وہ انکو یہ نہ سمجھین کہ میرے شوہر پر ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ انھون نے ۴۔جنوری ۱۸۵۴ء
کو لارڈ ایبرڈین کو تحریر فرمایا کہ مین اور پرنس دونون شخص واحد ہین جو تہمتین پرنس پر لگائی جاتی ہین وہ
مجھپر لگائی جاتی ہین۔ اور مجھپر تہمت لگانا تخت سلطنت پر تہمت لگانا ہی۔ مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ کبھی
مجھے ذراسی بھی یہ توقع نہین تھی کہ میری رعایا کا کوئی حصہ پرنس کو اُسکی علی الاتصال محنت کشی اور
جانفشانی کا جو انگلینڈ کی بہبودی و فلاح کے لیئے کرتا ہے یہ معاوضہ دیا جائیگا +

اِس خط کا جواب لارڈ ایبرڈین نے یہ لکھا کہ پارلیمنٹ کی بڑی آرزو یہ ہی کہ مناسب طور سے
اِس باب مین ایسی گفتگو کیجائے کہ جس سے پرنس پر حملہ آوری بالکل موقوف ہو جائے۔ اِس امر سے
کوئی انکار نہین کر سکتا کہ پرنس کا منصب کسی کونسٹی ٹیوشنل (قانون) کے موافق نہین مقرر کیا گیا
ہے۔ لیکن نیچر (فطرت) کی رشتہ مندیان اور عقل کے احکام کونسٹی ٹیوشنل حسابون سے زیادہ مستحکم
ہوتے ہین۔ مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ میرے خیال مین اِس قابل لائق و گرم کوش بے غرض مشیر کا
حضرت علیا کے پاس رہنا ایسی برکت عظیم ہے کہ جسکا تخمینہ نہین ہو سکتا۔ اب پرنس مدت سے کل
ملک کی نظرون کے تلے رہا ہے۔ وہ ہمیشہ رفاہ عام کے کامون مین مصروف و سرگرم رہتا ہے اور
اُسکے دامن پر کوئی دھبہ نہین۔ اُسکا چال و چلن بالکل قابل اعتراض نہین۔ مجھے اسمین ذرا سا بھی اندیشہ
نہین ہی کہ ان نفرت زدہ حاسدانہ و دشمنانہ تہمتون سے کوئی مضر نتیجہ پیدا ہو۔ یہ امر مقتضائے
طبیعت بشری تھا کہ اِسوقت مین ملکہ معظمہ مثل پرنس کے اپنی نوجوانی کے دوست صلاحکار بیرن
سٹوک میر کو یاد فرمائین۔ بیرن اِسوقت علیل ایسا تھا کہ انگلینڈ مین اُسکا آنا ناممکن تھا۔ ملکہ معظمہ
نے ۱۹۔جنوری ۱۸۵۴ء کو اُنہین یہ تحریر کیا کہ آپ تو یہان تشریف نہین رکھتے۔ اور ہمکو نہایت کمینگی
اور پاجی پنے سے لوگ ستا رہے ہین۔ چار ہفتے سے دونون پارٹیان پرنس کے پہلو مین کانٹے چبھو
رہی ہین۔ پرنس نے ان باتون کو خواہ کیسا ہی ذلیل و حقیر جانے۔ مگر اسکو اپنی عزت کا بڑا پاس و لحاظ
واد ہے۔ جب کوئی اسکی عزت پر حملہ آوری ہوتی ہے تو اس سے وہ مجروح ہوتا ہی اذیت پاتا ہی اور خصوصاً
مین بھر آتا ہے۔ اُسکا چہرہ بیمارون کا سا ہو جاتا ہی۔ گو اس کی عالی ہمتی اور والا نہمتی میں خلل

نہین آتا۔ ملک لڑائی کے سرے پر بیٹھا ہی جس کے سبب سے نہایت پولیٹیکل فکر و تردد ہو رہے ہین جب کوئی بات تیاری جنگ کے سوا پیش آتی ہی تو وہ ہمکو مشوش و متفکر کرتی ہی۔ ہم پر ایبرڈین اور اور وزرار سب طرح سے مہربان ہین۔ مجھہ سے کہا گیا ہی کہ ان حملون کے تصادمت مین ایسا زور نہین ہی جیسی کہ اُن کی مدافعت مین طاقت ہی جس سے وہ سب حملے ہٹا دیئے جائینگے۔ ہمارا سارا ملک خیر خواہ ہی مگر اسکو تھوڑا مالیخولیا ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ کہتی ہی کہ پارلیمنٹ کے اجلاس مین یہ سارے حملے فرو کر دیئے جائینگے اور اس طرح سے اُنکے مردود بنانے کی توجیہ کیجائے گی کہ جس سے عام اطمینان اور خیر خواہی کی گرمجوشی کا اعلان ہو جائے گا۔ مگر جب تک یہ باتین وقوع مین نہ آئین اُنپر یقین نہین ہو سکتا"۔

ایک اور خط مین پرنس نے بیرن سٹوک میئر کو لکھا ہی کہ جمہوری سادہ لوحی سے احمقانہ باتون کے یقین کرنے کی نوبت یہان تک آ گئی ہی کہ جس کا یقین کرنا بھی آپ کو مشکل ہوگا کہ سارے ملک مین اس بات کا یقین ہو گیا ہی کہ مین ٹور مین حوالات مین بھیجا گیا۔ اور ملکہ بھی گرفتار ہو گئین۔ ٹور کے گرد ہزارون آدمی اس قید کا تماشا دیکھنے کے لیئے جمع ہوئے۔ اس کے برخلاف مین چسٹر کی خبر مین نے یہ سُنی کہ وہان سالانہ میٹنگ مین برائٹ۔ کوبڈین۔ جبسن۔ ولسن وغیرہ نے ان تہمتون کا استخفاف کیا اور کہا کہ ہمکو انپر ہنسی آتی ہے۔ مجھے اس سے بڑی حیرانی و پریشانی ہوتی ہی کہ معاملات مین ایسے مکر و فریب کی آمیزش ہوتی ہی کہ وہ اس قابل نہین رہتے کہ اُنپر سنجیدگی سے خیال کیا جائے۔ ان باتون پر مجھے ہنسی آتی ہی کہ اتنے سارے آدمی مجھے دغاباز و شریر جانتے ہین جب تک پارلیمنٹ مین اس معاملہ پر مباحثہ نہ ختم ہو مجھے چین نہین آئیگا۔ یہ کافی نہین کہ اسوقت یہ افواہین دب دبا جائین بلکہ چاہیئے کہ اُنکا سر کچلا جائے تاکہ اُن کا بالکل ازالہ ہو جائے۔ ایسا ہونا آئندہ کے لیئے بڑا ضروری و بکار آمد ہوگا۔ میری بی بی کو ان باتون سے دلی رنج ہی اور اُنکو ان حملون پر بڑا غصہ آ رہا ہی اس سے ہماری ہمت و مسرت پر تو آفت نہین آئی مگر ہمارے معدون اور ہاضمہ مین خلل آیا جو اکثر دلی رنجون مین آ جایا کرتا ہی۔ کل سے میری طبیعت علیل ہی۔ آج مین سارا دن گھر ہی مین پڑا رہا یہی سبب ہے کہ مین نے آج آپکو یہ لمبا چوڑا خط لکھا ہے۔

۳۱۔ جنوری ۱۸۵۴ء کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ جس مین لارڈ جان رسل اور لارڈ ایبرڈین کو اول موقع ہاتھ آیا کہ اُنہون نے ان تہمتون اور بہتانون کو جن کا چرچا ہونے سے جمہور کو یقین ہو رہا تھا

جہوٹ ثابت کرکے اُنکو رفع دفع کیا۔ اُنہون سے پرنس کا خیرخواہ سلطنت ہونا ایسا ثابت کیا کہ
جس سے یہ سب تہمتین رفع ہوئین اور لارڈ ڈربی سے ہوس آف لارڈس مین اور مسٹر وال پول نے
کامنس ہوس مین بیان کیا کہ پرنس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کل معاملات سلطنت مین ملکہ کو صلاح و
مشورہ دے اِسکو سب ارباب ہوس سے منظور کیا۔ اس لیئے تاریخ مین پارلیمنٹ کا یہ اجلاس مہتم
بالشان سمجھا جاتا ہے کہ پرنس کے منصب کے اختیارات کا تقرر ہوگیا کہ اسکو کیا کیا حاصل ہین ✣

دوسرے دن یکم فروری ۱۸۵۴ع کو ونڈسر سے ملکہ معظمہ نے سٹوک میر کو لکھا کہ "مین بڑی
خوشی سے آپکو یہ نوید سناتی ہون کہ پارلیمنٹ کے دونون ہوسس مین آخررات کو یہ فتحیابی حاصل ہوئی
کہ تمام تہمتین اور بہتان رد کیے گئے اور میرے پیارے لارڈ و ماسٹر (حاکم و مالک مراد شوہر سے ہے)
منصب کی ہمیشہ کے لیئے تعریف بیان کی گئی کہ اسکو کیا کیا حقوق حاصل ہین اور سب نے اُسکی لیاقت
واجب کو تسلیم کرلیا۔ جب ہوس آف لارڈس کو ہم گئے ہین تو آدمیون کا بڑا ہجوم تھا اور سب دوستانہ
اور مودبانہ پیش آتے تھے۔ مین ایک اخبار بہیجتی ہون جسے پڑھکر آپ بہت خوش ہون گے لارڈ
جان رسل نے قابل تحسین کام کیا۔ اور لارڈ ایبرڈین نے جو خوف زدہ ہو رہا تھا بخوبی کام انجام دیا آپکے
عنایت نامہ مورخہ ۲۲- کو پڑھکر مین بہت خوش ہوئی۔ ہم دونون تندرست ہین اور مجھے یقین ہے
کہ بالفعل جو مشکلات و امتحانات ہمارے سامنے پیش آئین گے ہم کو اُن سے مقابلہ کرنیکی ضروری
قوت حاصل ہو جائیگی ✣

اِسی ڈاک مین پرنس نے اپنے علیل دوست کو کوبرگ یہ خط بہیجا کہ "میرے اوپر جو تہمتین
لگائی گئی تہین اُنپر پارلیمنٹ مین مباحثہ ہوا۔ اُسکو لکھکر میری بی بی نے آپکے پاس بہیجا ہے مجھے
یقین ہے کہ آپ اُس مباحثہ کے مناسب موزون حالات کو پڑھکر بڑے خوش ہوئے ہونگے
اُنہمین وہ سب خیالات موجود ہین جو آپنے پہلے ہی سے ظاہر کردیئے تھے۔ لارڈ ایبرڈین اور جان رسل
نے خوب کونسٹی ٹیوشنل توجیہ کی اور میرا پولیٹکل سٹیٹس (درجہ و پایہ) جو اب تک مخفی تہا وہ پارلیمنٹ
مین ظاہر کیا اور سب نے اسکو مان لیا اور کسی آدمی سے مخالفت مین آواز نہین نکالی ✣

۱۰- فروری ۱۸۵۴ع کو ملکہ معظمہ کی کدخدائی کی چودہوین سالگرہ کا دن آیا۔ انکے اور پرنس
کے سارے رنج و الم دور ہوگئے۔ مسرت و انبساط کا دور آیا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے دانشمند سٹوک میر کو

کہا کہ آج مبارک دن بالکل بہجت آرائی اور انبساط سے بھرا ہوا ہے۔ میری کدخدائی پر نہایت خوشی خرمی سے چودہ سال گزر گئے۔ مجھے توقع ہے کہ ایسے ہی اور بہت سے بسر ہونگے۔ یہان تک کہ ہم دونون بوڑھے ہوجائین گے۔ ہم دونون یک جان دو قالب و یک مغز دو پوست ہونگے۔ ہم اپنی زندگی خوشی سے بسر کرینگے۔ ہمارے امتحان ہوتے رہین گے۔ مگر جب ہم دونون یک دل ہین تو امتحان کی ہم کیا حقیقت سمجھینگے (دو دل یک شود بشکند کوہ را)۔

پرنس کی نسبت جمہور کے خیالات کا بدلنا اور مشکلات کا آسان ہونا

پرنس کی مذمت کرنیوالے جو انکی اہانت کرتے تھے اسکو پارلیمینٹ نے مٹا دیا تو جمہور کے دلون مین انکی نسبت نیک خیالات پیدا ہونے شروع ہوئے جس سے پرنس کو اطمینان قلب بھی حاصل ہوا۔ اور انکی بڑی نیکنامی بھی ہوئی۔ اور ایک امر حق کی جودت سے چلا آتا تھا ایک تازہ توضیح ہوئی کوئی بدنامی اس مدت تک خوفناک رہتی ہی کہ راہ مین سانپ کی طرح لہراتی رہتی ہی اور بیہودہ کتابون مین بیان ہوتی رہتی ہی۔ جن لوگون نے پرنس پر افترا پردازی کی تھی خواہ خیانت سے یا غفلت سے یا پولیٹیکل عداوت سے انکی چھاتی پر یہ دیکھکر سانپ لوٹتا تھا کہ جن باتون سے ہم پرنس کو مضرت اور ایذا پہنچانی چاہتے تھے انہین سے انکو فائدے پہنچے۔ **مصرعہ** (عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد) ملکہ معظمہ کے جانی دوست پرنس نے جو ملک کی خدمات پہلے کی تھین وہ صاف ظاہر ہوگئین آیندہ کے لیے کسی کو ان کے اس حق مین دست اندازی کی جگہ نہین رہی کہ وہ اپنے تجربے و خیالات و دانائی سے ملکہ اور انکے مشیر کارون کی اعانت کرین۔ یہ پرنس کی خوش نصیبی تھی کہ ۴۔ فروری ۱۸۵۴ع کو لارڈ ایبرڈین نے پرنس کو لکھا کہ وہ جو ایک جھوٹی غلط نما عمارت بنائی گئی تھی مسمار ہو کر ملیامیٹ ہوگئی۔ اور اب ہمکو یقین ہے کہ جو نا انصافی سے افترا پردازی کی تدابیر کی گئی تہین۔ انکی مدافعت نہایت زور سے عمل مین آئی اور صرف عوام الناس کے دہوکے اور فریب مین آنے کی ایک کہانی باقی رہے گی۔ اگرچہ ہم اپنے تئین بڑا مہذب خیال کرتے ہین مگر آخر کے چند ہفتون مین ایسی حماقت و سادہ لوحی کے معاملات ذلت آمیز کا ظہور ہوا ہے جس سے زیادہ بڑھی ہوئی نادانی کی کوئی مثال مین نہین جانتا۔

جس عمل سے پرنس نے اپنے اوپر ان جھوٹی تہمتون کے لگنے کی برداشت کی ایسا کوئی اور آدمی ان کا متحمل نہین ہوسکتا۔ وہ یہ جانتے تھے کہ ایسی تہمتون کا لگنا میرے منصب کے لیے لازمی ہے پرنس کی

طبیعت مین عدالت و صداقت ودیعت تھی مگر وہ اپنی نسبت رائے رکھنے مین درشتی کا برتاؤ کرتا تھا وہ کہتے تھے کہ میرے برخلاف کوئی بات ایسی نہین پیش ہوئی کہ وہ قطعی سراسر دروغ نہو۔ باوجود اسکے یہ تہمتین ایسی سوچ بچار اور اصرار کے ساتھ پیش ہوتی تھین کہ پرنس کو رنج ہوتا تھا اور اس سے زیادہ ملکہ معظمہ کو۔ قوم پرنس کے ساتھ خیرخواہ ہونے کا اظہار جتنا کم کرتی تھی اتنا ہی ملکہ معظمہ کو زیادہ رنج ہوتا تھا۔ وہ اپنے ایک خط مین لکھتی ہین کہ مجھے ہرگز یہ توقع نہین کہ میری رعایا کا کوئی حصہ پرنس کی علی الاتصال محنتون کا جو وہ انگلینڈ کی تمول اور تعزز کے لیئے کرتا ہے ایسا معاوضہ دیگی ہم دنیا بہت ہی تھوڑے آدمی ایسے ہون گے کہ جن کو یہ بات رنج نہ دیتی ہو کہ جن لوگون کو وہ چاہین کہ انکو اچھا جانین وہ اُنکو اپنی غلطی سے بُرا جانین۔ اِس سے صرف اخلاقی صدمہ ہی نہین پہنچتا ہے بلکہ غصہ کا نشتر محبت کو زخمی کرتا ہے۔ کالبرج کا یہ مقولہ دانشمندانہ و فلسفیانہ ہے کہ جن لوگون سے ہمکو محبت ہوتی ہے جب اُنپر غصہ آتا ہے تو وہ دماغ مین جنون کی طرح کام کرتا ہے"۔ جب خاص اشخاص کی صورت مین یہ حالت ہو تو دیکھنا چاہیئے کہ ملکہ معظمہ کے دماغ کا حال کیا ہوتا ہوگا۔ ملکہ معظمہ اپنی رعیت سے محبت اور اُنپر تکیہ و بھروسا رکھتی تھین جب اُسکی غلط فہمی سے اسپر اُنکو غصہ آئے تو ان کے دماغ کا حال کیا ہوتا ہوگا۔ مگر وہ اِس غصہ کو اپنے منصب شاہانہ کے سبب سے ضبط کرتی تھین۔ اور دل ہی دل مین گھٹتی تھین۔ پرنس جن تیرون کی آماجگاہ تھا اُنہین کی وہ آماجگاہ تھین۔ کوئی شخص پرنس کو جان نہین سکتا تھا کہ وہ صداقت و خرد و ذہانت کی جان ہین وہ اِس سلطنت کی پرستاری کرتا ہے جسپر وہ حکومت کرتی ہین۔ وہ اِسکی دانشمندانہ و محبانہ اعانت سے تقویت پاتی تھین پس جب رعایا پرنس کے سمجھنے مین غلطی کرتی تھی تو اُنکو اسپر غصہ آتا تھا جو اُنکی ذاتی مضرت کو پی لیتا تھا۔ مگر دیکھو کیا تعجب کی بات ہے کہ نشاط و انبساط سے یہ غصہ و رنج بدل گیا کہ چند ہفتے کے بعد پرنس کے منصب کو لوگ سمجھنے لگے۔ اور اُسکی فرزانگی و دانائی کے قائل ہوگئے۔ ۱۵۔ اپریل کو ملکہ معظمہ سٹوک میر کو لکھتی ہین کہ "تاریک وقت جس مین خباثت آمیز تہمتون نے ہماری رعایا کو اندھا بنا کر دھوکے و فریب دیئے تھے اِسوقت سے غائب ہوگیا کہ پارلیمنٹ نے اِن تہمتون کا ذکر کیا۔ بس اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنی اوپر اٹھی تہین اور اُنکی جڑ کتنی نیچے تھی +

اگر یہ معاملہ کسی دوسری طرح فیصل ہوتا تو ملکہ معظمہ اور پرنس کو ایسی مشکلات پیش آتین کہ ان کا متحمل ہونا

مشکل ہوتا۔ وہ دیکھتے تھے کہ ایک جنگ عظیم خواہ وہ کتنی دیر تک قائم رہے انکھون کے پاس موجود تھی جس مین ملک کے سارے مخازن اور اہل ملک کی ساری جودت وہمت وقوت کام آئیگی۔ اِسی فکرو تردد مین دونون شوہر اور زوجہ کے رات دن بسر ہوتے تھے۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ یوروپ کی سلطنتین مین سے ایک سلطنت سے لڑائی کرنی پڑی۔ اگر ایسے وقت مین پرنس کی نسبت رعایا کے دل مین ذری سی بھی بے اعتمادی کا شبہہ رہجاتا تو پھر بڑی آفت آتی۔ اب دونون رعایا و پرنس کے درمیان صفائی ہوجانیسے ملکہ اور رعایا مین یک جہتی و یک دلی ہوگئی اور ایک دوسرے کے حال سے پہلے کی نسبت اچھی طرح واقف ہوگئے۔ اور اِس واقفیت کے سبب سے جنگ کی مشکلات کے مقابلہ کے لیئے خوب تیار ہوگئے ؛

ملکہ معظمہ و پرنس نے اعلیٰ درجہ کی تقویت اِس محبت سے پائی تھی جو اِس فانی زندگی کی دردِ دل و درماندگی کی صحت بخش دوا ہی۔ ملکہ معظمہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر ہم دونون ایک جان دو قالب ہین تو جو امتحانات ہمارے سامنے آئینگے ہم انکو بے حقیقت سمجھینگے۔ یہ الفاظ وہ ہین جو انکی شادی کی چودہوین سالگرہ کے دن دل سے نکلکر زبان پر آئے تھے وہ بڑے سلیس و فصیح ہین۔ اُنکے بچون نے بھی ماں باپ کے خوش کرنیکے لیئے وہ حیرت افزا تماشا دکھایا کہ وہ ہمیشہ کے لیئے موقت ہوگیا۔ ونڈسر مین ملکہ معظمہ کے ہان بیرن و بیرونس بنسن مہمان تھے۔ بیرونس میسک (تماشا۔ حجابی یا نقابی) کا حال اِس طرح بیان کرتی ہین کہ ہم ملکہ معظمہ اور پرنس البرٹ کے پیچھے پیچھے ایک بڑے کمرے مین گئے اور وہان ایسی جگہ پہنچے کہ ایک سرخ پردہ لٹک رہا تھا۔ وہ فورًا اُٹھایا گیا۔ ملکہ معظمہ کے بچون نے چارون موسمون کا ایک ایسا سوانگ بنایا تھا کہ جسپر ملکہ معظمہ کو تعجب آئیے۔ اول شہزادی الائیس موسم بہار کا روپ بھرے ہوئے جلوہ نما ہوئین وہ گُل فشانی کرتی تھین اور طامس سپنسر کے اشعار پڑھتی تھین (طامس سپنسر ایک نظم کی کتاب طامس شاعر کی تصنیف سے ہی جس مین موسمون کا بیان ہی) وہ ایک عجیب ادا اور انداز کے ساتھ خرام کرتی تھین اور ایسے صاف اور خوشنما طور پر شیرین و سُریلی آواز مین بولتی تھین کہ ملکہ معظمہ کی آواز کی طرح وہ دل مین کھبتی تھی۔ پھر پردہ اُٹھایا گیا اور سین تبدیل کیا گیا اور سب سے بڑی شہزادی موسم گرما کا بھروپ بھرے ہوئے نمودار ہوئین شہزادہ آرتھر بھی اُنکے ساتھ تھا وہ گرمی اور کھیت کاٹنے کی تکان سے

ملکہ معظمہ کے بچون کا ماں باپ کو خوش کرنیکا سامان

پولیون پر لپٹا ہوا تھا۔ پھر یہ تماشا نظر آیا کہ شہزادہ ایلفرڈ موسم خزان کا روپ بنائے ہوئے نمایان ہوے
اِن کے سر پر انگور کے پتون اور چیتے کی کھال کا تاج رکھا ہوا تھا۔ وہ بڑے خوبصورت معلوم ہوتے تھے
بعد ازان پرنس ویلز موسم سرما کا بہروپ بنائے ہوئے آئے وہ ایک چغہ اوڑھے ہوئے تھے جسپر برف
پڑی ہوئی تھی اور ایک چھوٹی سی پھولی ہوئی خوبصورت شہزادی لوئیس آگ روشن کرتی تھی اور شہزادہ
طامسن کے اشعار پڑھتا تھا۔ اب سب سے پچھلا تماشا یہ دکھایا گیا کہ چارون موسم یکجا جمع ہوئے۔ بہت
پیچھے ایک بلندی پر شہزادی ہلینا نمودار ہوئین۔ دونون طرف ایک لمبی نقاب پاؤن تک ڈالے ہوے
اور ہاتھ مین ایک لمبی صلیب پکڑے ہوے تھین اور پرنس کو دعائین دیتی تھین۔ اس تقریب کے حسب حال
اشعار موزون کر لیے گئے وہ پڑھے جاتے تھے۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ "سینٹ ہلینا کو یاد تھا کہ مین یہان
انگلینڈ کے فرمان روا کو شہر بادشاہ دینے کو آئی ہون۔ کون سٹینٹین کی مان ہلینا تھی۔ اُس نے اس
صلیب کے اجزا کو تحقیق کر کے نکالا تھا جسپر حضرت مسیح مصلوب ہوئے تھے۔ وہ برطانیہ کے رہنے والی تھی
اسکی پیکر ایک بڑی صلیب پر لپٹی ہوئی بنائی جاتی تھی۔ تماشا ختم ہوگیا تھا مگر ملکہ معظمہ کے حکم سے پردہ
اُٹھایا گیا اور ہمنے کل خاندان شاہی کو یکجا دیکھا۔ ان مین ہر ایک جدا جدا اپنے پلیٹ فارم سے اُٹھ کر
آیا۔ شہزادہ لیوپولڈ بھی اپنی دایہ کی گود مین تھا اور اپنی بڑی بڑی آنکھون سے دایہ کو دیکھتا تھا اور
اپنے ہاتھ پھیلاتا تھا کہ باپ نے گود مین لیلیا +

روس اور ٹرکی مین لڑائی ٹھن گئی۔ اور ٹرکی کی کمک کے لیے انگلینڈ اور فرانس آمادہ ہوگئے
انگلینڈ سے سپاہ جو جنگ مشرق کے لیے تجویز ہوئی تھی۔ جہازون مین روانہ ہونے لگی۔ ان دنون
مین لنڈن مین جن سپاہیون کا گزر ہوتا تھا وہ ایسی عمدہ نفیس وردیان پہنے ہوئے ہوتے تھے کہ پہلے
کبھی وہ رجمنٹون کو نصیب نہین ہوئین۔ یہ سپاہ بلند حوصلہ تھی اور بڑی بڑی امیدین رکھتی تھی وہ
جوانمردی و مردانگی مین لشکر کی سرتاج تھی۔ اُسکو انبوہ عام کثیر بڑی گرمجوشی سے چیرز دیتا تھا مگر نہین
جانتا تھا کہ یہ سپاہ کن مصائب اور شدائد کو اُٹھانے جاتی ہے۔ ملکہ معظمہ نے ۲۲۔ فروری ۱۸۵۴ء کو اس
سپاہ کی روانگی کے باب مین شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا ہے۔ اس سے حال معلوم ہوگا کہ سب سے آخر پلٹن
دسکوٹش فیوزیلیرا آج جہاز مین سوار ہوگی۔ وہ سات بجے صبح کے ہمارے چوک کے میدان مین سے
گزری ہمنے اپنے برآمدہ مین سے اُسکا ملاحظہ کیا۔ صبح کو مطلع صاف تھا ویسٹ منسٹر کے برجون پر

آفتاب چمک رہا تھا۔ ایک ازدحام کثیران جوانمردون کے دیکھنے کے لیئے جمع تھا اور انکو چیرز دے رہا تھا۔ بھیڑ بھاڑ ایسی تھی کہ مشکل سے پلٹن کو رستہ ملتا تھا پلٹن نے اپنے ہتھیار ہمارے سامنے نذر مین پیش کیئے اور بڑی خوش دلی سے ہمکو چیرز دیئے۔ اور خوشی خوشی آگے بڑھے۔ یہ نظارہ بڑا خوشنما اور دلاویز تھا۔ بہت سے غمزدہ دوست وہان موجود تھے۔ ہر ایک سپاہی بہت سے آدمیون سے ہاتھ ملاتا تھا۔ میری دعائین دور تک اُن کے ساتھ جائینگی ٭

چند روز بعد کوئین اور پرنس لنڈن سے اوسبورن مین گئے تاکہ وہ اپنے عالیشان جہازون کے بیڑے کا ملاحظہ کرین۔ یہ بیڑا اسپیٹ ہیڈ مین جمع ہوا تھا۔ سر چارلس نیپر اس کا کمانڈر تھا جب بیڑا شام کو روانہ ہوا ہے تو ملکہ معظمہ نے لارڈ ایبرڈین کو یہ لکھا کہ۔

ہم اس وقت بیڑے کے دیکھنے کیلئے سوار ہو رہے ہین جو فورًا ایک عظیم الشان مقام مین جانیکے لیئے روانہ ہوگا۔ یہ رخصت کا وقت بھی بڑا الم ناک ہوگا۔ بہت سے دل غم سے بھرے ہوئے ہون گے اور بیڑے کی سلامتی اور شان و عظمت کیلئے دعائین مانگتے ہونگے جن مین ہماری دعائین بھی شامل ہونگی ٭

اس شہرت نے کہ اسپیٹ ہیڈ مین شاہی جہازون کا بیڑا جمع ہوا ملک کے ہر حصہ سے ہزارون آدمیون کو پورٹس متھ مین کھینچ بلایا۔ اس بیڑے سے بڑے بڑے کامون کی امیدین ہوتی ہین۔ اس مین ۰ ۲ جہاز تھے۔ یہ سب اسٹیم سے چلتے تھے اور خوب مسلح تھے۔ اُن مین ایک جہاز کا نام ڈیوک آف ولنگٹن تھا۔ جسپر ۱۳۱ توپین اور دوسرے جہاز کا نام روائل جارج تھا جسپر ۱۲۰ توپین چڑھی ہوئی تھین اور اور جہازون پر بھی توپ خانے سجے ہوئے تھے اور اُن کے وزن بڑے ہیبت ناک تھے جس موسم مین لنڈن سے یہان ملکہ معظمہ کے آنیکی توقع تھی وہ بہت ہی خراب تھا۔ اُسنے اس بیڑے کو اوسبورن کی راہ مین اچھی طرح دیکھنے نہین دیا اور حضرت علیا کے اس ارادے کو کہ مین امیر البحر کا جہاز دیکھونگی پورا نہ ہونے دیا۔ گو موسم نے یہ خرابی ڈالی۔ مگر وہ ملکہ معظمہ کی حاضری کو روک نہ سکا۔ انکی حاضری سے سپاہ کی ہمت بڑھی اور اُسکو تقویت ہوئی۔ ۱۱۔ مارچ کو کوئین اور پرنس دونون کشتی مین بیٹھ کر اسپیٹ ہیڈ مین بیڑے کی اول ڈویژن کی روانگی کے دیکھنے کو گئے۔ وہ بحر بالٹک کو روانہ ہوتا تھا۔ اول سے آخر تک اُنہون نے اس بیڑے کا ملاحظہ فرمایا۔ پھر وہ ایک جہاز مین بیٹھ کر جبتک رومال ہلاتی رہین کہ سارا بیڑا انکو دیکھتا ہوا انکی نظرون سے غایب ہوا۔ بیرن اسٹوک میئر کو اس ملاحظہ کی کیفیت ملکہ معظمہ

ملکہ معظمہ کا جنگی جہازون کے بیڑے کی روانگی کا ملاحظہ فرمانا

لکھتی ہین کہ مین اپنے بحری و بری سپاہ کی محبت مین بڑے گرمجوش ہون مین یہ چاہتی تھی کہ ابھی ان جہازون مین میرے دو بیٹے ہوتے۔ مین جب سنون گی کہ اس سپاہ کو مضرت پہنچی تو میرے دل پر سخت صدمہ پہنچے گا + فقط

۱۵۔ اکتوبر کو بیڑے کا دوسرا ڈویژن روانہ ہوا تو کوئین اور پرنس دونون اُسکو رخصت کرنے کے لیے آئے۔ ۱۱۔ مارچ کو پرنس نے بیرن سٹوک میر کو لکھا کہ آج مین خط آپ کو اُوسبورن سے لکھتا ہون جہان ہم کل اسلیئے آئے ہین کہ سمندر مین اس بیڑے کو دیکھین کہ سپیٹ ہیڈ مین جمع ہوا ہے اور بحر بالٹک مین جاتا ہے اور اسکا امیر البحر سر چارلس نیپر ہے۔ یہ بیڑا عجیب و غریب ہے۔ اسمین تقریباً تمام جہاز پیچون کے ہین دو ہزار توپین اُنپر چڑہی ہوئی اور اکیس ہزار سپاہی اُن مین بیٹھے ہین۔ ابھی تک فرانسیسیون نے ایک جہاز بھی جانیکے لیئے نہین تیار کیا مگر وہ بڑے بڑے وعدے کرتے ہین +

۱۰۔ مئی ۱۸۵۴ء مین مرچنٹ ٹیلرہال مین پرنس نے واعظین دین و پادریون کے لیے یہ سپیچ فرمایا کہ ہمارے باپ دادے نے عیسائی مذہب کو ناپاک آلائشون سے پاک و صاف کیا اور مرشدان و ہادیان دین کی حکومت کے جوئے کو اپنے کندھے سے اُتار دیا۔ اُنکو معلوم ہوا کہ زمانہ متوسط کی تاریکی و جہالت مین ایک عجیب مذہبی عمارت کا بنیادی پتھر تجرد تھا۔ اُنھون نے اپنی زیرکی و دانائی سے یہ پیش بینی کی کہ برخلاف اس تجرد کے صلاح یافتہ اعتقاد مذہبی اور جدید مذہبی آزادی پادریون کے ہاتھون مین جب مامون و ایمن رہ سکتی ہے کہ وہ آدمیون کے ساتھ قومی ذاتی خانگی ہمدردی رکھین ریعنے تاہل اختیار کرین) +

واعظین کے بیان کا نتیجہ

اے شرفا! اس قوم کو تین سو برس سے اس چرچ اسٹیبلش منٹ (کلیسا کا سررشتہ) کی برکتین حاصل ہو رہی ہین جو بنا ندکورہ پر قائم ہوا ہے۔ اور اس امر سے واقعی فائدے حاصل ہوئے ہین کہ ہین عیسائی واعظین صرف عیسائی مذہب کے مواعظ ہی نہین بیان کرتے بلکہ وہ خاوند ہو کر باپ ہو کر اور کنبون کے مالک اور آقا ہو کر عیسائی مذہب کا فرض بیان کرتے ہین۔ اور انسان کی فیلنگس اور خواہشات اور مشکلات کے گہرے عمق کی تہ پر پہنچ جاتے ہین۔ پس لوگون کو چاہیئے کہ اُن کے اس احسان کا معاوضہ دین +

پرنس ایسا ہر دلعزیز تھا کہ اس کے اس اپیچ کی وجہ سے پادریون کے لیئے ساڑھے بارہ ہزار پونڈ

کا چندہ ہو گیا۔

جہاز رانی کے لیئے جہاز تیار ہوئے تھے۔ اُن سب مین ایک جہاز بڑا تھا اور زیادہ عمدہ۔ اُس کا نام ملکہ معظمہ نے ۱۳ مئی کو بڑی خوشی سے اپنے شوہر کے نام پر روائل البرٹ رکھا۔ شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ہم ہفتہ کی صبح کو وول وچ مین گئے جہان ہم نے دیکھا کہ روائل البرٹ پر ہزارون آدمی بیچ کھڑے ہین۔ یہ جہاز ڈیوک ولنگٹن جہاز کا بھائی ہے۔ ۱۲۰ توپین اسپر چڑھتی ہین اور دو سو بہتر فیٹ لمبا ہے۔

نئے جہاز کا نام روائل البرٹ رکھا جانا

پرنس کی طبیعت مین جودت ایسی تھی کہ وہ بہت کامون کو ترت پھرت کر لیتا تھا۔ اِس کے روزنامچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک دن مین کتنے کتنے کام اُسنے کیئے ہین۔ ابھی وہ لارڈ ہارڈنگ کے ساتھ ٹرین مین گلڈ فورڈ مین گیا اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر ایلڈرشوٹ کامن مین آیا اور وہان تین گھنٹے تک سوار رہا۔ اور آخر اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ زمین مستقل کیمپ کے بنانے کے لیئے نہایت عمدہ ہی۔ چند روز بعد وہ ۱۹ مئی کو لارڈ ڈربی کے ساتھ گیا اور چار گھنٹے تک ایپسم کے قریب ولنگٹن کالج کے لیئے زمین تلاش کرتا رہا اور آخر کو معلوم ہوا کہ یہان کی زمین سے بہتر زمین سنیڈہرسٹ کے قریب کالج کیلئے لیجائیگی۔ وہان اکتوبر مین اِس کالج کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ پھر شام کو ناتھ انرٹ کی کمیشن کی کمیٹی مین اس نے پریسیڈنٹ ہونے کا کام کیا۔ پھر شام کو لون کی ہارٹ گاہ مین گیا جسکی اُسنے تعریف کی۔ باوجود کاروبار کی کثرت کے پرنس اپنی سیر و تفریح کے لیئے بھی فرصت نکال لیتا تھا۔

پرنس کے اشغال کثیرہ

لڑائی کے سبب سے بہت کام اُنکے ذمہ ہو گیا تھا۔ بحری و بری سپاہ کے جزئی و کلی حالات سے وہ واقف تھے کہ ہر ایک سپاہی مین کتنی قوت ہی۔ سپاہ کہان کہان ہی کیسے اسلحہ و اسباب جنگ اُسکے پاس موجود ہین اور وہ کون سے کام کر سکتی ہی۔ معمول سے زیادہ مراسلات کا کام ایسا بھاری ہو گیا تھا کہ پہلے کبھی نہین ہوا تھا۔ اُس کی تفصیل کے لیئے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔

یکم مئی ۱۸۵۴ع کو شہزادہ آرتھر کی سالگرہ تھی۔ اِسمین قصر بکنگھم مین دو سو بچے بلائے گئے تھے اور اُن کے دل خوش کرنے کا سامان کیا گیا۔ لارڈ ایبرڈین کے سر پر اپنے عہدون کی جوابدہی کا بڑا بار گران تھا۔ اِسلیئے وہ اِس سالگرہ کی تقریب مین تھوڑی دیر کے لیئے شریک ہو کر مسرور ہوسکتا تھا

شہزادہ آرتھر کی سالگرہ

ملکہ معظمہ نے عجب حُسن اخلاق سے اُنکو مدعو کر کے شریک کیا۔ اُن کو لکھا کہ اگرچہ مین لارڈ ایبرڈین کو بچون کے بال کی دعوت کا کارڈ نہین بہیج سکتی مگر شاید آپ اِس بات کو ناپسند نہین کرینگے کہ تھوڑی دیر کے لیئے آپ آنکر یہ دیکھین کہ کم عمر بچے کیسی خوشیان منا رہے ہین اور اُن مین آپکے پوتے بھی شریک ہین ٭

سفیر فرانس کی دعوت

۱۴ مئی سنہ ۱۸۵۴ع کو اِس سبب سے کہ انگلینڈ اور فرانس کے اتحاد کی قدرشناسی ہو سفیر فرانس کونٹ دے لیوسکی کی دعوت کا جلسہ ہُوا سفیر نے اِسکا شکریہ ادا کیا پرنس نے لکھا ہے کہ یہ بال بڑا باشان وشکوہ تھا۔ اِس مین اٹھارہ سو مہمان مدعو ہوئے۔ سب مہمان بڑے خوش اور بشّاش تھے

ملکہ معظمہ کی سالگرہ

اوسبورن مین ۲۵ مئی کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ کا دن بڑی مسرت ونشاط کے ساتھ بسر ہوا۔ اور اُنکے بچون کیلئے یہ دن قابل یاد اِس لیئے ہوا کہ اُنکو سوس کاٹج حوالہ کیا گیا جو اِسلیئے بنایا گیا تھا کہ اِسمین بچے کچھہ تفریح طبع کیا کرین اور کچھہ کاروبار اور انتظام خانگی کے فرائض کی تعلیم پایا کرین اور اُسکے ساتھ نیچرل ہسٹری کا میوزیم یعنے جانورون کا عجائب خانہ بھی شامل کیا گیا تھا لوگ باغون کے لیئے چھوٹے چھوٹے قطعات زمین مرتب کیئے گئے تھے جن مین سے ایک ایک ہر بچے کو دیا گیا تھا کہ اِسمین وہ باغبانی کے اصول علمی واقفیت پیدا کرے ٭

نوعمری مین اِن شہزادون و شہزادیون کو لڑائیون اور اُنکی افواہون کی کچھ پروا نہ تھی وہ اِن کی خوشیان منانے کی مانع نہین ہو سکتی تھین وہ خوش و خرم اپنی زندگی بسر کرتے تھے اِن مین سے ہر ایک کے پاس پھولون اور ترکاریون کا ایک باغ تھا جس مین نرم پودون کو جاڑے کی آفت سے بچانے کیلیئے ایک مکان تھا اور چھوٹے پودون کے رکھنے کے لیئے دوسرا مکان تھا ایسے فریم بھی تھے جن مین گرمی پہنچانیسے درخت نشو ونما پاتے تھے۔ اوزارخانے اور نجاری کے سارے اوزار بھی تھے۔ سب بچے آپسمین مل جل کر باغبانی کرتے تھے۔ ایک باورچی خانہ تھا جس مین گودام گھر کوٹھریان۔ دودھ خانہ گوشت خانہ غرض بہت سے خانے تھے۔ جن مین شہزادیان باورچنون کی طرح کام کرتی تھین۔ سارے کھانے پکاتی تھین اور ملکہ معظمہ نے اپنے سفرون مین عجیب عجیب چیزین منتخب کر کے یہان کے میوزیم مین رکھی تہین جیسے کہ حیوانات ونباتات و پرندون کی تشریح اُنکے بچے سیکھتے تھے ٭

ٹرنٹی ہاؤس کے ڈنر مین پرنس کا سپیچ

۱۲- جون ۱۸۵۴ء کو پرنس اس ڈنر مین پریسیڈنٹ تھا۔ ایک ہی موقع پر تینیس ۲۳ سپیچین دی گئین جن مین سے آٹھ سے کچھ کم خود پرنس کی شان مین تھین۔ وہ سب اچھی تھین۔ خاصکر وہ سپیچ جو سپاہ بحری و برّی کے جام صحت کے ساتھ دی گئی۔ کوئی شخص بحری و برّی سپاہ کی ان مشکلات کے تخمینہ کرنے کی لیاقت نہین رکھتا تھا جن مین وہ گرفتار تھین۔ پرنس نے اپنی سپیچ مین بتایا کہ اسوقت ایک خاص شوق دلی کے ساتھ بحری و برّی سپاہیون کا جام صحت نوش کیا جائے اُنکی کارگزاری کی طرف تمہاری آنکھین لگی ہوئی ہین تمہارا دل ان کے لئے پھڑک رہا ہی اُنکی فتحیابی کے ساتھ ملک کی بہبودی و عزت وابستہ ہی وہ اپنے فرض کو اس طرح ادا کرین گی جیسے کہ اب تک وہ اسکو ادا کرتے چلے آئے ہین۔ خدا اُن کی سعی و محنت مین برکت دے جس کٹھن کام کے سر انجام دینے کی اُنسے درخواست کی گئی ہے وہ سخت مشکل اور دشوار ہے اُنکے لیئے فقط یہی دشواری نہین ہے کہ وہ ایسے ملک مین لڑنے گئے ہین۔ جس کی سرشت و آب ہوا صعب اور موذی ہی۔ بلکہ اُنکو ایسے دشمن سے لڑنا پڑا ہے جو جنگ بازی کے ساتھ مخصوص ہی۔ یہ ممکن ہی کہ اس سپاہ کو اپنے سے دونے گنے دشمن سے لڑنا پڑے اور یہ ناممکن ہی کہ اس بیڑے کے سامنے ایک سپاہ بھی آئے جس پر وہ حملہ کرے مگر ان تمام مشکلات کے مقابلہ کرنے کا نعم البدل یہ ہی کہ جنگ کا سبب نیک ہی کہ ہم یوروپ کے عام قانون کی حمایت کرنے کیلئے جنگ آرا ہوتے ہین۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دوست فرانس کی وہ سپاہ ہماری طرف ہی جسکو ہم سخت اور طویل جنگون مین دیکھ چکے ہین اگر ہم مین آتش جنگ مشتعل ہو تو وہ عداوت کے سبب سے نہین ہوگی بلکہ رشک کے سبب سے۔

پرنس نے عین وقت پر یہ خوب بیان کر دیا کہ ہم روس سے ٹرکی کیلحاظ سے نہین لڑ سکتے ہین۔ بلکہ یوروپ کے عام قانون کی حمایت اور حفظ کے لیئے لڑتے ہین جس کی بالفعل ایسی ضرورت نہ تھی جیسی کہ وہ پیچھے ہوگئی۔

شہنشاہ فرانس اور پرنس البرٹ کی خط و کتابت

جب روس سے انگلینڈ اور فرانس نے متحد ہو کر جنگ کا آغاز کیا تو شہنشاہ فرانس نے انگلینڈ کے اولیائے دولت سے اتحاد اور وداد بڑھانا چاہا۔ جب فرانس نے یہ قرار دیا کہ موسم گرما مین **بولون** اور سینٹ عمر کے درمیان ایک لاکھ سپاہ کا کیمپ باندھا جائے تو ابتدائے جون مین اپنے ایک دوست لارڈ کولی سے پوچھا کہ اگر مین پرنس البرٹ کو اس کیمپ کے دیکھنے کے لیئے بلاؤن تو

وہ یہان آنا پسند کرے گا یا نہین۔ لارڈ کوبی نے اِس استفسار کا ذکر لارڈ کلیرینڈون سے کیا اور کہا کہ میرے نزدیک شہنشاہ کا مطلب اِس بلانے سے یہ ہو کہ انگلینڈ کو جو اُسکی نسبت ایک تعصب ہے وہ دور ہوجائے اور شہنشاہ کی اِسس آرزو کے برلانیسے پولیٹکل فوائد کا ہونا بھی ظاہر ہے کیونکہ فرانس مین پرنس کے جانیسے شہنشاہ کا اعزاز اِس کی رعایا کے اندر زیادہ ہوجائے گا۔ ہمارے دوست کے ہاتھون کی قوت زیادہ ہوجائے گی اور پرنس کی راست فہمی کا اثر شہنشاہ پر ایسا ہوگا کہ اُسکے نیک نتیجے پیدا ہون گے۔

شہنشاہ فرانس نے جب بلانے کا خط پرنس کو لکھا تو پرنس نے بے تامل اُس کے جواب مین لکھا کہ مین آؤن گا۔

۱۸ جولائی کو ملکہ معظمہ نے بیرن سٹوک میر کو لکھا کہ مین آپ پر ایک راز افشا کرتی ہون یعنے یہ کہتی ہون کہ ستمبر کے شروع مین پرنس البرٹ دو تین روز کے لیئے سینٹ عمر کے کیمپ مین جائیگا شہنشاہ کو اُسکے آنے کی اور پرنس کو وہان جانے کی بڑی تمنا ہے۔ اور اُن کا وہان جانا بمقتضائے عدالت اور طبیعت اِس خیال سے ہو کہ ہم دونون کی سپاہین متفق ہوکر لڑ رہی ہین"۔ ۲۴ جولائی کو بیرن سٹوک میر نے پرنس کو لکھا کہ مین اِس بات کو بہت ہی پسند کرتا ہون کہ آپنے ستمبر کے شروع مین سینٹ عمر کے کیمپ مین جانے کا قصد کیا ہے۔ میرے تصور مین یہ خیال ہے کہ عام سا قاعدہ ہوگیا ہے کہ یوروپ مین انگلش پولیٹیشن چیزون کی حالتون کو کافی طور پر اپنی آنکھون سے نہین دیکھتے مین ہر ایک چیز کا بذاتِ خود دیکھنا کہ آدمیون کو ذی اختیار منصب و جاہ حاصل کرنے کی ترغیب دے میرے نزدیک بھلائی کرتا ہے۔ جب ایک دفعہ لڑائی شروع ہوگئی تو انگلینڈ اور فرانس کے عاقلانہ و شریفانہ مستقل اتحاد پر اِن دونون ملکون کی بلکہ سارے یوروپ کی خوش اقبالی اور بداقبالی موقوف ہو سلطنت ہائے متحدہ فتحیابی و کامیابی کے ساتھ عزت و عدالت کے اصول کی حمایت کرتی ہین اور اُنکو کوئی خیال یہ ترغیب نہین دیتا کہ وہ ایسی مصالحت پر جنگ کا خاتمہ کرین جسکا اثر یہ ہو کہ آشتی سے مدت دراز کے لیئے روسیون کا غلبہ مستحکم ہوجائے۔ جس کی وجہ سے تہذیب پر وحشی پن غالب ہوجائے۔

جب پرنس نے اپنی طبیعت کی علالت کا حال بیرن سٹوک میر کو لکھا تو اُسنے بیتاب ہوکر یہ جواب تحریر کیا کہ مین آپکے سرفرازنامے مورخہ ۲۹ جولائی کا شکر گزار ہون۔ آپ میرے دل کے

ساتھ توام رہتے ہین۔ جب سے مجھے آپ کی علالت کا حال معلوم ہوا ہی اس آرزو نے مجھے بیصبر و بیتاب کر رکھا ہے کہ آپکے پاس کس طرح پر لگا کر پہنچ جاؤن اور آپ کو اپنی آنکھون سے دیکھون اور آپ کی باتین اپنے کانون سے سنون اور آپ کی تسکین کرون۔ بعض آدمی میری تسکین خاطر کے لیئے لکھتے ہین کہ آپ کو ایسا ہی خفیف سا زکام ہی جیسا کہ پہلے بھی ہو چکا ہے مگر مجھے اس سے کب تسکین ہوتی ہے۔ مین تو اُس بیان کو صحیح جانتا ہون جو مریض اپنا حال خود بیان کرے مین اورون کی باتون کو آپکے مرض کے باب مین باور نہین کرتا۔ میری یہ تمنا ہی کہ جب میری صحت اجازت دے تو اول برسل کو جاؤن اور وہان سے انگلینڈ آؤن جسکا مقصد اعظم یہ ہے کہ آپ کو پھر اپنی زندگی مین ایک دفعہ دیکھ لون۔ معلوم نہین کہ مین اس سفر کے قابل ہون گا یا نہین ؟ یہ امر تحقیق نہین ان آخر سالون مین مین بوڑھا اور ضعیف ہوگیا ہون۔ ان آخر دو ہفتون کی تشویشون اور رنجون نے مجھے قوی اور جوان نہین بنایا۔ مین بڑی منت سے آپسے التجا یہ کرتا ہون کہ آپ اپنی صحت کے لیئے نہایت احتیاط کرین۔ زیادہ سردی گرمی تری سے بچین اور کھانے مین پرہیز کرین فقط ۲۴۔ اگست سنہ ۱۸۵۴ع

شہنشاہ فرانس کی ملاقات کے لیے پرنس کا جانا اور پرنس و ملکہ کی خط و کتابت

پرنس کے فرانس جانے کا زمانہ عنقریب آگیا تھا۔ ۲۹۔ اگست کو ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ ہمکو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ ۲۲۔ جولائی کو سٹوک میئر نے لکھا ہے کہ اُنکا ارادہ تھوڑے دنون مین انگلینڈ آنیکا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ جب البرٹ جدا ہوتا ہے تو مجھے اُسکی جدائی کے دنون مین بڑا رنج و قلق رہتا ہے۔ ان دنون مین سٹوک میئر کے آجانیسے مجھے بڑی تسکین و خوشی ہوی۔ پرنس ۴۔ ستمبر پیر کی شام کو یہان سے جائیگا اور مجھے امید ہے کہ ۹۔ ستمبر کو ہفتہ کو واپس آئے گا فقط ❊

ملکہ معظمہ کی امید سٹوک میئر کے آنیکی پوری نہین ہوئی۔ وہ چند ہفتے تک انگلینڈ مین نہ آسکا ۴۔ ستمبر کو پرنس اوسبورن سے کشتی مین سوار ہو کر روانہ ہوا۔ اور اُن کے ساتھ ملکہ معظمہ سپیٹ ہیڈ تک گئین اس سفر مین جو بی بی اور خاوند کے درمیان خط و کتابت ہوئی وہ نیچے لکھی جاتی ہے ❊

وکٹوریا البرٹ ۴۔ ستمبر سنہ ۱۸۵۴ع بولون سے ۱۰ میل پر ۹ بجے۔

جب آپ بچون کے ساتھ حاضری کھانے بیٹھی ہونگی اور بھڑون سے جنسے کہ آرتھر بہت ڈرتا ہی دق ہو رہی ہونگی اور چہرہ بناتی ہونگی۔ مین میز پر جہاز کے ڈبوسہ مین بیٹھا ہون (آپ کی جگہ خالی ہی) مین کاغذ پر

کڈشموزننگ لکہتا ہون۔ رات بڑی سُہانی ہے۔ ساڑھے گیارہ بجے تک چاندنی مین سفر کیا ۱۱ بجے
دپوسہ مین جاکر سویا جس کی بڑی ہیبانک صورت تھی صبح کے ۷ بجے سونے سے اُٹھا۔

ڈیرھ بجے بولون سے یہ خط لکہا کہ آپ کو ٹیلیگراف سے یہ معلوم ہوا ہوگا کہ ہم بخیر و
عافیت پہنچ گئے۔ شہنشاہ مجھسے گھاٹ پر ملا اور مجھے اپنی گاڑی مین بٹھا کر ہوٹل مین لے گیا جو میرے
لیئے اُس نے کرایہ پر لی تھی۔ اگر ہم ان لوگون کے کہنے کا یقین کرین جو اُسکو بہت اچھی طرح جانتے
ہین تو اُنکے کہنے کے موافق شہنشاہ کو قوی اور زبردست جاننا چاہیئے۔ وہ بڑا خلیق و مؤدب ہو
وہ بُڈھا یا زرد رو ایسا نہین جیسا کہ وہ تصویرون مین معلوم ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ وجیہ ہے
جیسا کہ بیان کیا جاتا ہو۔ میری ملاقات سے وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ اُس نے مجہہ سے پوچھا کہ
آپ نوین ستمبر تک یہان ٹھیر سکین گے؟ یہ اول تاریخ ہے جس مین کیمپ کا ملاحظہ ہوگا۔ مین نے اس سے
کہا کہ آٹھوین تاریخ کی شام کو جہاز پر سوار ہو جاؤن گا۔ اِس سے زیادہ نہین ٹھیر سکتا۔ آپ کو معلوم
ہو کہ تھوڑے دنون تک ملاقات کا رہنا غلطی سے خالی نہین۔

بڑے بڑے افسر یہان موجود ہین۔ جنگ کے باب مین دو دفعہ بڑی گفتگوئین ہوئین جناب
عموّن صاحب لیوپولڈ یہان آنکر دو دن رہے۔ اور میرے لیئے ایک خط لکھ گئے اور صلح کا وعظ فرماگئے
یہان شاہ پرتگال سے ملاقات ہوئی۔ وہ اوسبورن مین آپسے ملنے آئیگا اگر آپ اُسکو میرے آنے
تک جانے نہ دین تو مین بڑا خوش ہون گا۔ اگر اُس سے میری ملاقات نہوئی اور وہ پرتگال چلا گیا
تو مجھے بڑا رنج ہوگا۔ سینٹ عمر یہان سے ۲۰ میل ہے۔ کل ہم ۷ بجے جائین گے اور سارے دن
سپاہ کا ملاحظہ کرین گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اُسدن مجھے آپ کو خط لکھنے کی فرصت نہ ہوگی۔ یہان
گرمی اندیشناک ہو۔

ساڑھے سات بجے شام کے دوسرا خط۔

اب ہم کیمپ سے مراجعت کرتے ہین۔ گھوڑے کی سواری سے مین تھک گیا ہون۔ یہان کے پہاڑ
ڈھلوان ہین۔ اور اُنپر سڑکین قابل نفرت۔ ہم نے کیمپ کے دو ڈویژن دیکھے۔ ہر ایک ڈویژن مین آٹھ
ہزار سپاہی تھے۔ مجھے ڈنر کے کپڑے پہننے کے لیئے جلدی ہے اور قاصد جانے کیلئے کھڑا ہو
اِس لیئے اب مین خط کو ختم کرتا ہون۔

بولون ۶۔ دسمبر وقت ۱۰ بجے رات۔

پہلے اس سے کہ مین سونے جاؤن کاغذ پر گڈنایٹ لکھتا ہون۔ یہ کاغذ ڈنر کیوقت آپکے مبارک ہاتھون مین آئیگا۔ مین کل صبح ۶ بجے کیمپ جاؤن گا۔ وہان خط لکھنے کے لیئے فرصت کم ملیگی۔ آج شام کو شہنشاہ سے بیٹھنے کے کمرے مین آدھ گھنٹے تک بیٹھا۔ سب سے زیادہ محبت کی بات شہنشاہ نے یہ کہی کہ اُسنے ملکہ وکٹوریا کو پارلیمنٹ کھولتے ہوئے ایک دفعہ دیکھا ہے۔ آج سلیمان بادشاہ سے بھی ملاقات ہوئی۔

۶۔ ستمبر ساڑھے ۶ بجے صبح کے۔ گڈ مورننگ۔ اگرچہ میرا بستر بہت چھوٹا تھا مگر پلنگ پوش بڑا بھاری تھا۔ تکیے پرون سے بھرے ہوئے تھے۔ گرمی وحشتناک تھی۔ مین اچھی طرح سویا۔ اب بوٹ پہن رہا ہون اور اسپین مہمیزین لگا رہا ہون۔ کل کھانے کے کمرے مین غضب کی گرمی تھی آج موسم اچھا ہی۔ لیکن ہوا تیز چل رہی ہی۔ اب مین جاؤن گا۔ قاصد کے جانیسے پہلے یہان شام کو آجاؤنگا سوا ۶ بجے رات کے۔ مین ڈنر سے پہلے وقت سے یہ فائدہ حاصل کرتا ہون کہ آپسے کہتا ہون کہ مجھے آدھ گھنٹے واپس آئے ہوئے ہوا ہی۔ مجھے آپکے خطوط مورخہ ۴ و ۵ یہان انتظار کرتے ہوئے ملے ہین ان کا گرماگرم شکریہ ادا کرتا ہون۔ وکی اور لیچن کے خطون کا شکریہ میری طرفسے آپ اُنکو ادا کردیجیگا ہم نے ڈاک مین تین گھنٹے سفر کیا اور رستہ مین حاضری کھائی اور سینٹ عمر کی بلندیون پر گھوڑون پر سوار ہوکر چڑھے۔ جہان ۲۰ ہزار سپاہ جنرل کاربوٹ کے ماتحت مقیم تھی۔ دو پیادون کے ڈویژن تھے اور ایک سوارون کا ڈویژن تھا۔ سپاہ بڑی باشان وشکوہ تھی۔ مین اب لباس پہننے جاتا ہون ساڑھے ۹ بجے رات کے۔ قاصد لوٹ کر آنے کو ہے۔ شہنشاہ اپنی سواری مین اکیلا بیٹھا تہا۔ مین اسکے ساتھ ۶ گھنٹے تک سواری مین بیٹھا۔ تین گھنٹے آنے مین اور تین گھنٹے جانے مین لگے۔ شہنشاہ سے اس سواری مین گھر اور باہر کی پولیسی کی خوب باتین آزادانہ ہوئین۔ جو کچھہ مین نے سُنا اس مین سوائے بھلائی کے اور کچھہ نہین کہہ سکتا۔

پولیٹیکل اکونومی ٹیکسون۔ خزانون کی اصلاحون قیدخانون نقل مکانی۔ کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ آزادی ومساوات کے باب مین مباحثے ہوئے۔ وہ زمانۂ حال کی تاریخ سے سوائے نپولین کی تاریخ کے ناواقف ہی۔ اُسکے پاس مصالح آگاہی ایسا نہین ہی کہ جسپر وہ صحیح ججمنٹ اپنی قائم کرسکے۔ اُسنے فنون سپہگری کا خوب مطالعہ کیا ہی اور اُن مین بڑی مہارت رکھتا ہی۔ مین دو فرانسیسی سکتے سونیکے

بہیجتا ہون جو شہنشاہ نے مجھے ایک آپ کے دینے کے لیئے اور ایک بچون کے عجائب خانہ مین رکہنے کے لیئے دیئے ہین ۰

بولون - ۷ - ستمبر ۱۸۵۴ء

ٹھیک دس بجے ہین - مین شہنشاہ کے اصطبلون کے دیکھنے کے لیئے گیا تھا - وہان لسکے گھوڑے اور میرے گھوڑے آپس مین ملا دیئے گئے تاکہ وہ باہمی اتحاد کی نشانی ہون - آج جہاز شاہی مین شہنشاہ گیا ہے - دوپہر کے بعد ہم اور وہ سپاہ دیکھنے جائین گے - پانچ بجے وہ لشکر شہر مین گزرا جس کا کل ملاحظہ ہوگا - اِسوقت دو بجے آپ کا کل کا خط ملا - مین اُس کے محبت آمیز الفاظ کا شکریہ ادا کرتا ہون - ٹیلیگراف سے معلوم ہوتا ہی کہ شاہ پرتگیز آپ کے پاس مقیم ہی - مین نے اُس کا جواب بہیجدیا ہی - کل کیلاس سے زیادہ فاصلہ پر سپاہ کا معائنہ ہوگا - گرمی و گرد سے بہت تکلیف ہوئی مگر مین تندرست ہون - عمّون لیہ پولڈ صاحب سے شہنشاہ سے ملکر بہت خوش ہوا ۰

۱۰ بجے رات کے مین چاہتا تھا کہ آپ کو زیادہ خبرین لکھون لیکن اب ایسی فرصت نہین ہے کیمپ سے واپس آنیسے پہلے آٹھ بج چکے ہین - ابھی ڈنر کھا کے اُٹھا ہون - قاصد جانے کو ہی مین نے شہنشاہ سے صاف لفظون مین بیان کر دیا کہ ملکہ کی یہ تمنا ہے کہ آپ انگلینڈ مین آئین اور شہنشاہ بیگم بھی آپکے ساتھ جائین تاکہ اُنکی بھی ملاقات ملکہ سے ہو جائے - اُس نے میری بات کا جواب نہین دیا بلکہ اُلٹی یہ درخواست کی کہ دوسرے سال تو دو مین نمایش گاہ تیار ہو جائیگی اُسکے ملاحظہ کے لیئے ملکہ تشریف لائین - مین قطع کلام کرتا - اگر وہ یہ نہ کہتا کہ مین انگلینڈ مین آؤن گا - ملکہ مجھسے کب ملاقات کرین گی ؟ مین نے کہا کہ مین اسکی کوئی تاریخ مقرر نہین کر سکتا - شاید کل اسکا فیصلہ ہو - مین نے سُنا کہ پرتگیز نے میرے ملنے کے لیئے بارہ گھنٹے کا انتظار کرنا گوارا نہ کیا - اس سے مجھے افسوس ہوا - کل شام کو ہم یہان سے چلین گے قاصد پہلے پہنچیگا - یہ آخر خط ہے جو آپکے پاس پہنچے گا - اسی دن کے روزنامچہ مین پرنس نے لکھا ہی کہ مین سب طرح سے شہنشاہ سے خوش رہا - جب پرنس اوسبورن مین آگیا تو شہنشاہ کو شکریہ کا خط بولون بہیجا کہ وہ دن جو آپکے پاس میرے بسر ہوئے اور وہ احترام جو آپنے میرا کیا اُنکو مین نہ بہولون گا - مین نے اپنی بی بی بچون کو یہان اُنکو تندرست دیکھا - ملکہ ہزارون پیغام آپ کی مہربانی کے باب مین آپکے پاس بہیجنی چاہتی ہین ۰

پرنس کی یادداشت جو اُس نے اپنی اور شہنشاہ فرانس کی ملاقات کی لکھی ہے

جب بولون سے پرنس واپس آیا ہے تو دو روز بعد یہ یادداشت تحریر کیجنرل گرے کو بھیجی ہے
یہ ایک مستند تاریخی نوشتہ ہے اور اُس سے پرنس اور شہنشاہ کے خصائل معلوم ہوتے ہین ؞

بولون مین میرے جانے کی یادداشت

مین بولون مین چار روز مقیم رہا اور شہنشاہ سے میری ملاقاتین ہوئین اور ملاقاتون مین بناوٹ اور تصنع بغیر جو مطالب ادا ہوئے اُن سے جو میرے دل مین تصورات نقش پذیر ہوئے اُنپر مطلع کرنا مین خیال کرتا ہون دلچسپی اور سودمندی سے خالی نہین ہین ان دنون بسا اوقات شہنشاہ کے ہمراہ رہا۔ کیمپون کے ملاحظہ کے لیئے ہم دونون ساتھ ایک سواری مین گئے۔ کیمپون کو ہم نے خوب دیکھا بھالا۔ جانچا۔ آج کل کی مہمات عظیمہ کے باب مین مین نے اور اُسنے اپنی اپنی رائین بغیر کسی لاگ لپیٹ اور ایچ پیچ کے صاف صاف بیان کین۔ شہنشاہ کی طبیعت مین آرام طلبی اور کاہلی ہے اُسکے اندر کسی تحریک کا پیدا کرنا آسان نہین ہے۔ عیش و طرب کی حالت مین وہ خوش مزاج و ظریف ہو جاتا ہے۔ اُسکی فرانسیسی زبان کے بولنے مین جرمنی لہجہ کی کچھ بو آتی ہے۔ وہ انگریزی سے جرمنی زبان اچھی بولتا ہے ؞

شہنشاہ کے دربار اور گھربار مین بندوبست اچھا ہے۔ اُسمین وضع و آئین انگلشی بہ نسبت فرانسیسی کے زیادہ ہے۔ اِسکے شاگرد پیشہ مین جو شرفا ملازم ہین وہ سب اوضاع و اطوار و تعلیم مین ممتاز اور سرافراز نہین ہین۔ شہنشاہ اُن کے ساتھ بے تکلف برتاو رکھتا ہے مگر وہ اُس سے خائف ہی رہتے ہین۔ وہ سگار بہت پیتا ہے اور یہ نہین سمجھتا کہ مین اُسکے ساتھ سگار پینے مین کیون نہین شریک ہوتا؟ اُسکو سردی سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ وہ وجع مفاصل کا شاکی رہتا ہے۔ سویرے سو رہتا ہے علم موسیقی کا مذاق نہین رکھتا نہ اُس سے مسرور ہوتا ہے۔ اپنی شہسواری کا بڑا گھمنڈ رکھتا ہے مگر مین نے اُس مین کوئی عیب کی بات نہین دیکھی ؞

شہنشاہ کی عام تعلیم ناقص معلوم ہوتی ہے۔ زمانہ حال کی پولیٹکل اکونومی اور پولٹیکل سائنس مین جس کا جاننا اُسکو ضروری ہے وہ کم علم ہے اور اپنے نقصون کا وہ بڑی راستی سے اقرار کرتا ہے۔ وہ ایسا صاف اور سچا ہے کہ جن باتون کو وہ نہین جانتا اُن کے جاننے کا وہ ادعا نہین کرتا

نپولین کی تاریخ اُسکی انگلیون کے ناخنون مین موجود ہے۔ اُس نے پولٹیکس پر بہت غور کی ہے
مگر فقط جاننے کے لیئے نہ فائدہ اُٹھانے کے واسطے۔ وہ اس کے صحیح و غلط خیالات کو خلط ملط
کر دیتا ہے۔ وہ انگلش کونسٹی ٹیوشن کی تعریف کرتا ہو اور فرانس کی ارسٹوکریسی (سلطنت نوعی)
کے نہ ہونے پر افسوس کرتا ہے۔ مگر وہ اپنے ملک مین ایسی ارسٹوکریسی نہین چاہتا کہ وہ اسکی خودمختاری
پر مستولی ہو۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ارسٹوکریسی خالص ڈیموکریسی کے دبانے کیلئے مفید بکار آمد ہو۔

شہنشاہ نے مجھسے پوچھا کہ انگلش گورنمنٹ کی اندرونی کارروائی کیونکر ہوتی ہو آیا ملکہ کی
کوئی کونسل ہو کہ مراسلات اُسکے ملاحظہ سے گزرتے ہین وغیرہ وغیرہ۔ مین نے جواب مین کہا کہ ملکہ کی
ایک پرایوی کونسل ہو جس کی وہ پریسیڈنٹ ہین جس مین معاملات کو بغیر کسی مباحثہ کے پاس کرتی
ہین۔ جس کا انتظام و فیصلہ پہلے سے کے بی نٹ مین مباحثہ ہو ہوا کر ہو جاتا ہے اور پرائم منسٹر (وزیر
اعظم) ملکہ کو اطلاع دیدیتا ہے کہ کے بی نٹ کے جمع ہونے کا مقصد کیا ہے اور اُنکے غور و خوض کا
نتیجہ کیا ہوا۔ شہنشاہ نے کہا کہ مین اس امر کو جائز نہین رکھتا کہ وزرا آپس مین ملکر بیٹھین اور کسی
معاملہ کی بابت مباحثہ کرین۔ میرے ساتھ ہر ایک وزیر جُدا جُدا اکیلا بیٹھ کر معاملات کا فیصلہ کرتا ہے
اور مین شاذ و نادر ہی ایک وزیر کے معاملہ کو دوسرے وزیر سے کہتا ہون گا جب شہنشاہ نے یہ
سُنا کہ ملکہ کے ہاتھ مین ہر ایک مراسلہ آتا ہے اور اُسکو وہ پڑھتی ہین تو اُسکو بڑی حیرت ہوئی اس لیئے
کہ اُسکے سامنے مراسلات کے انتخاب پیش ہوتے ہین اور بیشک اسکو اُن کے پڑھنے کی فرصت
کم ملتی ہے اور عموماً اُن کے پڑھنے کی طرف اُسکی طبیعت کا میلان بھی نہ تھا۔ مین نے اُسکو بتلایا
کہ ملکہ جب کل ڈپلومیٹک (سفارت) کے معاملات کو خود مطالعہ کر لیتی ہین تو اُنکی خاطر جمع ہوتی ہو
تو اُسنے کہا کہ مین بجائے خود پڑھنے کے یہ کرتا ہون کہ عہدہ ہائے جلیلہ پر اپنے معتمد مقرر کر دیتا
ہون جو براہ راست مجھے ڈپلومیٹک معاملات سے اطلاع دیتے ہین۔ مین نے کہا کہ مین اس انتظام
کو ایسا خوفناک سمجھتا ہون کہ انگلینڈ مین کوئی مدبر ملکی اسکو قبول نہین کرے۔ ہمین فورین منسٹر
(وزیر دول خارجیہ) کو اگر وہ فریب دینے کا ارادہ کرے یہ اختیار ہوگا کہ وہ دولتہائے خارجیہ کے
سامنے یہ عذر پیش کرے کہ مین نہین جانتا کہ کیا کام کیا گیا ہے اور جب کوئی مشکل پیش آئے گی تو
اس کا کل الزام ان مخفی ہدایات پر لگائیگا جنسے کہ وہ لاعلم ہے۔ شہنشاہ نے میری اس بات کو مان لیا

مگر اُسکے ساتھ یہ بھی کہا کہ ضرورت یہ کام کراتی ہے +

شہنشاہ نے اپنے وزیر دول خارجیہ کی تعریف کی مگر اُسکے یہ شکایت کی کہ وہ جلدباز ہے چنانچہ ابھی اُسنے وائنا کو وق کیا کہ اس کو میری باتین جلدی مین لکھ بھیجین جو مین نے زبانی فقط اُسکی ہدایت کے لیے کہی تھین۔ مین نے یہ سُنکر کہا کہ انگلینڈ مین ہرگز ایسا نہین ہوتا۔ وہان کوئی مسودہ غیر سلطنت کو نہین بھیجا جاتا جس کے لیے بادشاہ کا حکم نہین ہوتا +

شہنشاہ نے پوچھا کہ لارڈ پامرسٹون پر ملکہ کیا اعتراض کرتی ہین؟ مین نے اُسکی ساری کہانی اُسکو سُنادی۔ شہنشاہ نے کونٹ دے لیوسکی سفیر فرانس متعینہ انگلستان کی نسبت پوچھا کہ اسکو اہل انگلینڈ کیا پسند کرتے ہین؟ مین نے کہا کہ اسکو خوب پسند کرتے ہین۔ شہنشاہ نے کہا کہ وہ منصوبہ بندی بالکل نہین جانتا۔ مین نے کہا کہ لارڈ کلیرن ڈون نے مجھسے کہا کہ اُسنے اپنے کل زمانۂ سفارت مین ایک بات بھی جھوٹ نہین کہی۔ میری رائے مین پبلک لائف کے لیے یہ نیکی ایسی ہے کہ وہ اور عیبون کی پردہ پوشی کرتی ہی +

میری اور شہنشاہ کی گفتگو اس باب مین ہوئی کہ سرکاری ملازمون کی دیانت کا حال روپے کے باب مین کیا ہوتا ہے اور خزانہ کے بندوبست کی کیا کیفیت ہی۔ شہنشاہ کی یہ رائے تھی کہ گورنمنٹ کے ممبر دیانت مند ہوتے ہین مین بھی اُنکے امین و متدین ہونے پر شہادت دیتا ہون مگر ان کے ماسوائے اور ملازمین کی دیانت کی نسبت مین شہادت نہین دیتا۔ ملازمین کا بے دیانت ہونا مشکلات عظیمہ مین سے ایک ہی۔ ابھی ایک قرضہ کے لون مین اہل کارون نے بڑا غبن کیا ہے پھر خزانہ کے بندوبست و تجارت کی پولیسی کے باب مین ایک مباحثہ ہُوا۔ شہنشاہ بواسطہ ٹیکس کی طرف میلان رکھتا ہی۔ مین ان بواسطہ ٹیکس کے اصول پر تبرا بھیجتا ہون۔ مگر اس بات کو مانتا ہون کہ یہ ضعف بشری ہے کہ انسان اپنی طبیعت کے مقتضا کے موافق یہ نہین پسند کرتا کہ اُس کی جیب سے روپیہ بلا واسطہ براہ راست خزانہ شاہی مین جائے۔ مین اس خاص تدبیر کو جو فرانس کی گورنمنٹ متواتر کرتی ہی پسند نہین کرتا کہ وہ روٹی کی قیمت مقرر کرتی ہی۔ یہ سُنکر شہنشاہ نے کہا کہ اس تدبیر کا کرنا ناگزیر ہے۔ جب روٹی گران ہوتی ہے تو رعایا پر فرمانروائی نہین ہوسکتی وہ گورنمنٹ کے احکام سے سرتابی کرتی ہے۔ آخر سال مین روٹی مہنگی ہوگئی تھی جس سے پیرس مین ایک کروڑ ساٹھ لاکھ

فرنیک کا نقصان ہُوا جس کی مجھے اُمید ہے کہ سالِ آیندہ مین فصل کے اچھے ہو جانیسے بالکل وصول
ہو جائیگا۔ مین نے اِسپر یہ کہا کہ مجھے تو اِسبات مین بہت شبہے ہین کہ اِس نقصان مین سے عملاً ایک
شلنگ بھی وصول ہو۔ گورنمنٹ کے استقلال و استمرار کے لیئے کوئی بات اِس سے زیادہ مجھے خوفناک
نہین معلوم ہوتی ہکہ روٹی کی قیمت کے باب مین گورنمنٹ کوئی خاص اپنا تعلق ایسا رکھے کہ اِسکی
قیمت مقرر کیا کرے۔ شہنشاہ نے اِس بات کو مان لیا مگر یہ کہا کہ مین اُسکو مسدود نہین کر سکتا
گورنمنٹ کے اُصول عامہ کے باب مین ہم نے مباحثہ کیا۔ مین نے کہا کہ اِس زمانہ کے حکما تو موت کے
مقدرون پر جو قدرت رکھتے ہین۔ اِس سے کم عساکر و حکام اُن پر قدرت رکھتے ہین۔ مینے فرانس
کی کل مشکل کو اِس مہمل مقولہ پر محمول کیا کہ آزادی کے ساتھ کل آدمیون مین مساوات و آزادی مین
منافات ہوتی ہے۔ روس سیو کا جو یہ مقولہ ہے کہ انسان دراصل آزاد ہے کہ اُس نے اپنی آزادی کا
ایک حصہ گورنمنٹ کو اِس غرض سے دیا ہے کہ اسکے معاوضہ مین وہ فوائد حاصل کرے۔ بس اِسنے
اِس مقولہ کو ایک علم حساب کا مضمون بنا لیا کہ فایدے نقصانون کے برابر ہوتے ہین اور کسی قسم کے
کے مصائب یا مشکلات کی حالت مین ہر شخص اسطرف مائل ہو سکتا ہے کہ اپنے تئین گورنمنٹ
سے آزاد خیال کرے۔ حالانکہ اصل مین انسان خلقۃً نہایت مکروہ قیدون کی حالت مین پیدا ہوتا ہے
اور کوئی آزادی اُسکو جب ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ گورنمنٹ یا قوانین و تہذیب موجود ہو پس جبتک
حالت بہتر نہین ہوگی کہ کوئی حکیم نہ پیدا ہو اور وہ فلسفۂ صحیحہ کو عام پسند نہ بنائے۔ شہنشاہ
یہ سُن کر متحیر ہوا۔ میرے بیان کی صداقت کو قبول کیا مگر اعتراض یہ کیا کہ کوئی مصنف فلسفی
مدتہائے دراز مین بھی ایسا پیدا نہین ہوگا کہ وہ اہل فرانس کا رہنمون ہو۔

پھر سپاہ اور جنگ نے مانۂ حال اور غیر ملکون کے باب مین گفتگو رہی۔ اِن تمام مضامین
پر مباحثون کے بعد پرنس نے سب کا ماحصل یہ بیان کیا کہ بولون کے آنے جانے مین سیر ولیم شہنشاہ
کی جن باتون کا نقش جما وہ یہ ہین کہ شہنشاہ نہ اپنے ملک کے نہ غیر ملکون کے امور سیاسیہ مین تیز
گامی کرے گا مگر وہ گورنمنٹ کے وسائل حاصل کرنے مین تکلیفین اُٹھاتا ہے۔ اور مجبور ہے کہ روز بروز
اُنکی توقع کرتا ہے۔ اُس نے رعایا کو گورنمنٹ مین ہر ایک طرح کی شرکت عملی سے محروم کر دیا ہے اور
اُن کی حالت کو ایسا بدل دیا ہے کہ وہ محض خاموش تماشائی رہ گئے ہین۔ اب اسپر واجب ہے کہ

تماشا دکھاتا رہے۔ یہ حال ایسا ہے جیسا کہ آتشبازی کے چھوٹنے مین ہوتا ہے کہ جب دو
آتشبازیون کے چھوٹنے مین وقفہ ہوتا ہے تو جمہور انتظار مین بیتاب ہوجاتے ہین اور بھول
جاتے ہین کہ کس انار و پھلجھڑی کی تعریف ہورہی تھی اور نئی آتشبازی کی تیاریون مین لگ گئی
ہی۔ مگر باوجود ان سب باتون کے صرف یہی ایک شخص ہے جو فرانس کو اپنے قبضہ و بس مین
رکھتا ہی اور جانتا ہے کہ اہل فرانس کا ایمان فقط میرا نام نپولین ہی۔ یہ امر طے شدہ ہے کہ وہ فیاض
ہے اور اپنی رعایا کی بہبودی کا شایق۔ مگر وہ فرمانروایان سابق کی طرح رعایا کی پولیٹیکل لیاقت
کی نسبت بڑی رائے رکھتا ہے وہ جو اس باب مین کوشش کرتا ہے کہ مین ہی تن تنہا فرمانروائی
کرون اس سبب سے اُسکو وہ دقتین اور تکلیفین پیش آئین گی جو اکثر ایک مطلق العنان بادشاہ کو
آیا کرتی ہین کہ وہ جزئیات کے کامون کو بوجھ کے تلے دبکر پس جاتا ہی اور اپنے وزرا کی صلاح
رہنمونی سے محروم ہوجاتا ہے کہ جن کے ذمے کوئی جوابدہی نہین رہتی۔

اب یہ سنو کہ پرنس نے اپنے خصائل کا نقش کیسا شہنشاہ کے دل پر منقش کیا وہ اس خط
سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اُس نے پرنس کو دیا تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کو دیدے کہ حضور عالیہ کے شوہر
عالی تبار و جلیل القدر کیمپ مین شریک ہونا نہایت پولیٹکل وقعت رکھتا ہے۔ اسلیئے کہ اس سے
سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون ملکون مین یکدلی و یکجہتی ہے۔ مین اسوقت اس ملاقات کے
پولیٹکل نتائج کی تشریح نہین کرتا بلکہ مین آپسے اپنے سچے دل سے کہتا ہون کہ پرنس بڑا صاحب
کمال شخص ہی۔ اسکی لیاقتین اور قابلیتین بڑی دل کی لبھانے والی ہین اور انکے ساتھ اس کا علم
بڑا عمیق ہے۔ اسکے دل مین یقین ہے کہ مین اسکی بڑی قدر کرتا ہون اور اُس سے محبت رکھتا
ہون۔ حضور عالیہ نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی کہ میری خاطر سے چند روز کے لیئے اسکی جدائی کو گوارا
کیا اسکا اثر میرے دل پر اتنا ہی زیادہ ہوتا گیا جتنا مین پرنس کا قدرشناس ہوتا گیا۔

شہنشاہ نے کونٹ دے لیوسکی سے کہا کہ مین نے تھوڑے وقت مین جتنی باتین کثرت
سے پرنس سے سیکھین کبھی اتنی پہلے نہین سیکھین مین اسکا نہایت ممنون منت ہون شہنشاہ
نے ڈیوک کوبرگ سے یہی کہا کہ پرنس کو اس زمانہ کی اعلیٰ عقل ہے۔

۱۵ استمبر ۱۸۵۴ء کو بال مورل مین اولیائے دولت آئے۔ نیا محل مسقف ہوگیا تھا۔ پرنس اس

عمارت کو دیکھہ کر بہت خوش ہوا۔ اسی دن یہ خبر آئی کہ ۷۔ کو لشکرون کی روانگی کریمیا کو ہوئی ہم کریمیا کے لیئے جیسا رفیع الشان بیڑا دریا مین جمع ہوا تھا ایسا کوئی بیڑا سمندر مین ۱۵۸۸ء کے بعد جس مین لسبن کا عظیم الشان بیڑا روانہ ہوا تھا نہین جمع ہوا۔ اسمین چیدہ چیدہ انگریزی اور فرانسیسی سپاہین تھین۔ ۲۱۔ کو برقی تار آیا کہ پچیس ہزار سپاہ انگریزی اور پچیس ہزار لشکر فرانسیسی اور آٹھہ ہزار عسکر ترکی یوپی توریا مین خشکی مین اُترا اور اس کا مقابلہ کسی دشمن نے نہین کیا۔ اب یہ لشکر سیبسٹوپل کی طرف روانہ ہوتے ہین۔ اس جنگ کے باب مین یہان ان چند خطون کے سوا کچھ نہین لکھین گے جو ملکہ معظمہ نے سپاہ کی ہمدردی مین بھیجے *

گو اس جنگ کا فکر اندیشہ سارے ملک کو تھا مگر کوئین و پرنس کو سب سے زیادہ تھا وہ اپنی سپاہ کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتے تھے۔ اُن کے خطون سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہر وقت اِسی فکر و تردد مین رہتے تھے۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۵۴ء کو اولیائے دولت ونڈسر مین پہنچ گئے تھے۔ ۱۴ کو ہال ورا ڈینبرا مین ایک روز کے لیئے اس واسطے ٹہیرے کہ گرنس بائی کے ڈوک دیکھین جس کی بنیاد کا پتھر اپریل ۱۸۴۵ء مین پرنس نے رکھا تھا۔ اکتوبر مین حضرت علیا کے پاس خبر آئی کہ لائٹ برگیڈ نے مالا کلاوا پر ایسا حملہ کیا کہ یادگار روزگار رہے گا وہ حملہ خطرناک متہورانہ تھا یہ اتفاق کی بات ہی کہ اس مین فتحیابی ہو گئی۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۵۴ء کو شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ خط مین لکھتی ہین کہ ہم اور ہمارا سارا ملک صرف جنگ کے خیال مین متفکر و متردد رہتے ہین ہمارے پاس فتح الما کی مفصل خبر دلچسپ مسرت پیرا آئی۔ افسوس ہی کہ اس مین بڑی خونریزی ہوئی۔ ہماری طرف بہت نقصان ہوا۔ بہت سپاہی مقتول و مجروح ہوئے۔ مگر سپاہ نے اپنی شجاعت و جوانمردی کے جوہر قابل تعریف دکھائے روسیون کو امید تھی کہ وہ تین ہفتہ تک اپنی جگہ پر جمے رہین گے مگر وہ اپنی جگہ پر نہ ٹہیر سکے اور بہت نقصان اٹھا کر پرے ہٹے سیبسٹوپل کے حصار نشین سپاہ کو باہر آنا پڑا۔ اسکے بعد ایک عجیب سفر مالاکلاوا کی طرف کیا اور سیبسٹوپل کی گولہ باری شروع ہوئی لارڈ ریگ من نے اسوقت ڈیوک ولنگٹن کا سا کام کیا کہ ایسی آتشباری مین ٹھنڈی دل سے کام کیا مجھے اپنے شجاع و دلاور لشکر پر فخر و مباہات ہی کہ باوجودیکہ مہلک بیماری ان کو شکار کر رہی تھی اور بے سر و سامانی سر پر سوار تھی۔ مگر اسپر بھی وہ بہادرانہ کام کیا کہ جس سے ملک کو عزت حاصل ہوئی *

۷۔ نومبر ۱۸۵۴ء کو ونڈسر کیسل سے شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ آپ مجھکو معاف فرمائین کہ مین آپ کو ایسا مختصر خط لکھتی ہون۔ مین رات دن اُنہین خبرون کو پڑھتی رہتی ہون جو سیبس ٹوپل سے میرے پاس آتی رہتی ہین۔ جس کے سبب سے مجھے خط لکھنے کے لیئے ایک لمحہ کی بھی فرصت نہین ملتی۔ صرف ایک یہی خیال مجکو اور کل قوم کو رہتا ہے کہ سیبس ٹوپل مین کیا کیا ہوا۔ مین نہین جانتی تھی کہ میرے لیئے ایسے فکرون اور اندیشون کا زمانہ کبھی آئیگا۔ روس کو اور اُس کے شہنشاہ کو خدا کے روبرو یہ جواب دہی کرنی پڑے گی کہ ہزارہا بندگان خدا کی جانین اُنہون نے ضائع کرائین۔ ہر سپل مین یہ خبر آتی ہے کہ محصورین ایسا سخت مقابلہ کرتے ہین کہ محاصرین کی جانین تلف ہوتی ہین جسکے سبب سے روس اور شہنشاہ روس کی مخالفت دل مین زیادہ مستحکم ہوتی جاتی ہے ہنوز صلح اُتنی دور ہے جیسے کہ ہمیشہ سے تھی۔ مجھے خوف ہے کہ جنگ زیادہ طول پکڑے گی۔ اور آخر کو وہ ایک عام جنگ ہوجائے گی +

۱۸۔ نومبر ۱۸۵۴ء کو ملکہ معظمہ لارڈ ریگ لین کو لکھتی ہین کہ ۵۔ تاریخ کو جو تار مین فتح کی خبر آئی ہے اسپر مجکو فخر و ناز ہے مگر اس فتح مین خونریزی بڑی ہوئی۔ اور اُسمین بڑے بڑے جرنیل مارے گئے خاصکر سر جارج کیتھ کارٹ جو بڑا معتاز و سرافراز افسر تھا۔ اس کا مجھے بڑا رنج و قلق ہے خدا کا شکر ہے کہ آپ کی بے بہا جان بچ گئی۔ مین یقین کرتی ہون کہ آپ اپنی جان کو بغیر اشد ضرورت کے معرض خطر مین نہین ڈالین گے جیسے کہ آپنے سپاہ کی اور ملک کی خدمات کی ہین اور کر رہے ہین اُنکی وقعت جو میرے دل مین ہے اُنکو کافی طور پر الفاظ مین بیان نہین کر سکتی۔ آپنے اِس خوش اسلوبی سے بہادر اور ولاور لشکرون کو لڑایا ہے کہ وہ پہلے کبھی اِس طرح پر نہین لڑے جسپر مجھے اِسپر فخر ہے کہ مین اُنکو اپنی سپاہ کہتی ہون۔ مین آپکے محاسن خدمت کو پسند کرتی ہون۔ اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ آپکو بیسٹ آف فیلڈ مارشل بناتی ہون۔ اِس سے سچی دلی خوشی ہوتی ہے کہ مین یہ خطاب ایسے شخص کو دیتی ہون کہ جس نے سپاہ مین ادنےٰ سے اعلیٰ درجہ پایا ہے۔ آپنے غیر فانی ہیرو (ڈیوک ولنگٹن) کے تحت مدت تک کارہائے نمایان کیئے ہین مجھے اِسپر رونا آتا ہے کہ وہ ڈیوک اب نہین دیکھ سکتا کہ اُن کا دوست فتحیاب ہو رہا ہے جسکا وہ قدرشناس تھا۔ مین اور پرنس دونون بڑے شوق سے آپ کی خدمت مین سپاہ کے بہادرانہ رویہ کی بے حد تعریف کا اظہار کرتے ہین اور جن مصائب

شدائد و بے سروسامانیون کی اُنھون نے برداشت کی ہے اس کی تعزیت وہمدردی کرتے ہین
۵۔ نومبر کی جنگ مین کسی جرنیل کے مارے جانے کا ایسا رنج والم وماتم نہ تھا جیسا کہ جنرل کیتھ کارٹ کا۔ ملکہ معظمہ اور پرنس کو انکی وفات کا بڑا رنج تہا۔ ملکہ معظمہ نے اُسکی بی بی کو تعزیت نامہ نہایت دلسوزی کے ساتھ لکھا۔ ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلینڈ مین جنگ کی جو خبرین آتی تھین وہ انگلستان کے غیظ وغضب کی آگ کو زیادہ بھڑکاتی تھین ؂

ونڈسر کیسل ۱۴۔ نومبر ۱۸۵۴ء۔ مین جب آپ کو خط لکھکر بہیج چکی ہون تو انکرمین کی لڑائی کا مفصل حال مجھے معلوم ہُوا کہ آٹھ ہزار انگریزی اور چھ ہزار فرانسیسی لشکرون نے ساٹھ ہزار روسیون کی سپاہ کو شکست دیدی۔ روسیونکی پندرہ ہزار سپاہ قتل ہوئی۔ اُنھون نے حد سے زیادہ وحشیانہ حرکتین کین۔ ہمارے بہت سے افسرون کو جن کے خفیف سے زخم آئے تھے نہایت بیرحمی سے ذبح کیا بعض ان وحشیانہ حرکتون کے بیان کرنیوالے زندہ ہین۔ جب سر جی کیتھ کارٹ میدان جنگ مین گرا ہے تو اُس کا وفادار جان نثار ملٹری سکرٹری کرنیل چارلس سیمور جو اُس کے ساتھ کیمپ مین تھا اپنے گھوڑے سے کودا اور مرنیوالے افسر کو سہارا دیا کہ تین وحشی روسیونے دونون کو سنگینون سے مارڈالا؂

ایک اور خط مین ملکہ معظمہ شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ زخمیون پر جو روسیونے بیرحمیان کین اُنکی نقلین کرنیسے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ ان ظلمون کو خوب تحقیق کرکے مین نے پرنس ہینس چیکوف کو لکھا تو اُس نے اُس الزام سے انکار کیا اور لکھا کہ عموماً ایسے الزام سچ نہین ہوتے۔ مگر اُسنے یہ اقرار کیا کہ جس وقت ہنگامہ جنگ گرم ہوتا ہی تو بعض خاص صورتون مین ایسی وحشیانہ حرکتین وقوع مین آتی ہین اور پہر وہ یہ مذہبی بات لے بیٹھا کہ فرانسیسیون نے ایک گرجا کو جسکو مقدس سمجھتے تھے لوٹا اور منہدم کیا پس سپاہ روس نے خداپرستی کے جوش مین ایسی حرکتین کین۔ کچھ وحشی پنے سے نہین کین۔ اگرچہ اس جواب مین ذہانت اور جودت طبع پائی جاتی ہی مگر یہ ایک نمونہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم مقدس سے روسیون نے وہ سیکھا جو اسلام کے قاعدہ پر بھی سبقت لیگیا؂

اکتوبر کے مہینے مین جب سپاہ مین آدمی زیادہ زخمی ہوئے اور بیماری اور ہیضہ کی زیادتی ہوئی اور ایک طوفان سے جہاز تباہ ہوئے تو کل ملک مین سپاہ کی اعانت کا جوش اُٹھا۔ اخبار ٹائمس نے اُن کی اعانت کے لیئے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ سال کے آخر مین پانچ لاکھ پونڈ چندہ جمع ہو گیا اور پھر اسپر ایسی افزایش ہوئی کہ ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ پر نوبت آئی۔ جنگ مین جو جہیلین بھیجے گئے تھے وہ کافی نہ تھے۔ اُن کے زیادہ بھیجنے کے لیئے بھی چندہ فراہم ہوا۔ انگلش لیڈیون مین وہ ہمدردی کا جوش اُٹھا کہ جسنے زنانہ نرسون (تیمارداروں) کے اسپتال کی بنا قائم کردی ایک پاک نفس بی بی مس کلورنس نائٹ انگیل نے اِس کارِ خیر کا اہتمام اپنے ذمہ لیا۔

۵۔ نومبر کو وہ سکوٹرا مین پہنچین اور اُنھون نے وہان کی اسپتال کا نہایت عمدہ انتظام کیا۔ یہ نرم مزاج۔ رحیم کریم عورتون کی فیاضی تھی کہ زخمیون کے بسترون کے پاس بیٹھکر اُنکی تیمارداری کرتی تھین۔ بہت سے آدمی ایسے ہوتے ہین جن کو کوئی نئی بات بھلی نہین معلوم ہوتی وہ اسپتالون مین اِن عورتون کی خدمت گزاری کو پسند نہین کرتے تھے۔ مگر اِس جنگ کی تاریخ مین ایک صفحہ اُن مستورات کی خدمات نے ایسا روشن کیا ہے کہ جسپر انگریز ہمیشہ فخر کیا کرینگے۔ ملکہ معظمہ نے خود اور اُن کی بڑی صاحبزادیون نے اور اُنکی ملازمہ لیڈیون نے اونی کم فرٹر اور کپڑے بناکر بھیجے جو سردی سے سپاہیون کو بچائین۔ انگلینڈ مین ہزارون اشراف عورتین بے مکان گھنٹون یہی کام کرتی تھین کہ سپاہیون کے آرام و آسایش کے لیئے پوشاک تیار کرین۔ پرنس نے اپنے برگیڈ کے افسرون کے لیئے بڑے بڑے کوٹ بھیجے اور سپاہیون کے لیئے تمباکو بھیجا۔ جس وقت یہ خبرین ملکہ معظمہ اور پرنس کی طرف سے سپاہیون کے پاس بھیجی جاتی تھین تو اُن کی خوشی کا حال نہ پوچھو کہ وہ بالکل تازہ و توانا ہو جاتے تھے۔

سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

انگلینڈ مین جاڑا ایسی شدت سے پڑا کہ کبھی نہین پڑا کرتا تھا۔ اِس شدت سرما کی تکالیف کو کریمیا کی جنگ کی خبرون نے اور بڑھا دیا (یک لشد دو شد) مسٹر برائٹ کو یہ جنگ پسند نہ تھی اُنھون نے ۲۳۔ فروری سنہ ۱۸۵۵ع کو کامنس ہوس مین کہا کہ ہزارون کیا بلکہ لاکھون آدمیون کو جو سوئے

اور آرام کرنے جاتے ہین تو نیند مین سپاہ کریمیا کی رنج و محن اُن کو بے چین کرتے ہین۔ وہ
خواب مین بھی اُن رنجون کے اُدھیڑبُن مین لگے رہتے ہین۔ بڑے دن کے دن بمقتضائے
طبع بشری لوگون کے خیالات نے اپنے آتشدانون کی گرمی کو چھوڑ کر اُن ناہموار ڈھلانون
کی طرف سفر کیا۔ جہان اُنکے ہموطن سردی سے اکڑ رہے تھے اور اپنی جان لڑا رہے تھے۔ سب سے
زیادہ محل شاہی مین اُن سختیون و مصائب کی یاد ہو رہی تھی۔ جب ملکہ معظمہ نے نوروز ۱۸۵۵ع
کی مبارکباد سپاہ کو لارڈ ریگلین کی معرفت بھیجی تو اُن کو اِس بیان کا موقع ہاتھ آیا کہ سپاہی کی
مصیبت اُن کی خاص ذات کے لیئے کیسی جانکاہ اور دلخراش ہے۔ وہ یہ لکھتی ہین کہ سپاہ
کی حسرتناک بے سر و سامانی و تنگی و عسرت اور دوامی بیماری و موسم کی خرابی نے مجھے اور پرنس
کو سخت افکار و ترددات مین ڈال رکھا ہے۔ میری سپاہ جس قدر بہادر اور دلاور اور تکالیف شدائد
کی متحمل ہے اسیقدر اِسپر آفات کے پڑنےسے میری جان خراشی و دلفگاری ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے
کہ لارڈ ریگلین نہایت خوش اسلوبی اور درستی سے یہ بندوبست کرین گے کہ جن افسرون
کا یہ فرض ہے کہ وہ سپاہ کے لیئے سب طرح سامان و رسد رسانی کرین اور سپاہ کی ضرورتون
اور حوائج کو دیکھتے رہین وہ ناحق کسیطرح بے سامانی کا سامان نکرین۔ مین نے سنا ہے کہ سپاہ
کو قہوہ بریان کی جگہ خام قہوہ دیا جاتا ہے اور بعض اور باتین اِسی قسم کی سُنتی ہون جس سے
میری جان پر صدمہ ہوتا ہے اور بیتابانہ یہ چاہتی ہون کہ سپاہ کو اتنا آرام ملے جتنا بمقتضائے
حالات مل سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بالاکلاوا مین گرم لباس پہنچکر تقسیم بھی سپاہ مین ہو گئے ہونگے
اور لارڈ ریگلین سپاہ کے لیئے مکانات بنانے مین کامیاب ہوا ہوگا۔ لارڈ موصوف کے
تو خیال مین بھی یہ بات نہین آسکتی کہ سپاہ کے سبب سے ہم کیسے بے چین اور بے آرام ہو رہے
ہین اور ہماری یہ تمنا کیسی ہے کہ سپاہ کے مصائب مین کمی ہو۔ اب مین اپنے خط کو اِس
بات پر ختم کرتی ہون کہ لارڈ ریگلین سپاہ کو خوش اور شاندار نوروز کی مبارکباد دے۔

۱۲۔ دسمبر ۱۸۵۴ع کو ملکہ معظمہ نے خود پارلیمنٹ کو کھولا تھا۔ اِسکے اجلاس مین وزارت
پر وہ اعتراضون کی بوچھاڑ ہوئی کہ ۲۳۔ جنوری ۱۸۵۵ع تک اُس کا اجلاس ملتوی کیا گیا اور اِس
تاریخ کو پارلیمنٹ دوبارہ جمع ہوئی۔ وزارت پر ایسے سخت اعتراض ہوئے کہ لارڈ ایبرڈین اور

اُن کے ساتھیون کو بمجبوری وزارت ترک کرنی پڑی الما اور انکرلین کی فتوح نے کوئی نتیجہ نہین پیدا کیا ہے - سیبسٹوپل مین برابر لڑائی جاری رہی - دشمنون نے سخت مقابلہ کیا اِس مقابلہ سے اور موسم سرما کی شدت سے لشکر گھٹتا رہا ٭

وزارت مین ایسے پیچ در پیچ آنکر پڑے کہ ۲۳ - جنوری سے ۴ - فروری تک ملک بغیر کسی گورنمنٹ کے رہا - جس کا اثر ملک سے باہر بہت بُرا پڑا - لارڈ کولی نے پیرس سے لارڈ کلیرنڈن کو لکھا کہ مین خدا سے چاہتا ہون کہ ملک مین کسی نہ کسی قسم کی گورنمنٹ مقرر ہو - مین یہ بات مبالغہ سے نہین کہتا کہ آجکل جو ہماری گورنمنٹ کی حالت ہو رہی ہے وہ ہماری قوم کی نیک نامی کو بٹہ لگاتی ہے اور کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کو بدنام کرتی ہے - اِن دشواریون کے دور کرنے مین ملکہ معظمہ نے ایک لمحہ بھی رائیگان نہین کھویا - اُنھون نے لارڈ پامرسٹون کو لکھا کہ آپ وزارت کو سنبھالیئے اُنھون نے اِس وزارت کو قبول کرکے ملکہ معظمہ کی دست بوسی کی ٭

ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ اور پرنس البرٹ

۱۰ - فروری ۱۸۵۵ء کو ملکہ معظمہ کی پندرہوین سالگرہ کا دن آیا - آخر ہفتون مین ملکہ معظمہ کی پریشانی خاطر مین تخفیف ہو گئی تھی - اُن کے بچے بڑے پیارے پیارے تماشے کرکے اُن کے دل کو خوش کرتے تھے پرنس اپنے روزنامچہ مین اِن تماشون کی تعریف لکھتے ہین کرنیل فیپس جو ملکہ معظمہ کے جیب خاص کے خرچون کے خزانچی تھے - وہ اِس سالگرہ کی شادی کے تہنیت نامے مین لکھتے ہین کہ مجھے اِس لکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ مین جناب عالیہ کو بصدق دلی مبارکباد دیتا ہون - وہ تو مین اِس لیئے دونگا ہی کہ حضرت عالیہ نے اپنے خاندانِ الاعلیٰ مین مجھے ایک معتمد منصب پر سرافراز کر رکھا ہے - مگر مین انگلشمین (انگریز) ہون - اِسوجہ سے مجھے یہ حق حاصل ہو کہ مین نہایت خوشی سے آجکے دن حضور عالیہ کو یہ مبارکباد دون کہ پرنس کو منصب جو حاصل ہو اُس سے ملک کو اتنی برکتین حاصل ہو رہی ہین کہ جن کا تخمینہ نہین ہو سکتا - مین اپنے تجربہ سے کہتا ہون کہ حضور کے شوہر سے جو ملک کو نعمتین اور برکتین حاصل ہو رہی ہین اُنکا تخمینہ و اندازہ کرنا نا ممکن ہے - کل ملک کو ممنون منت ہونا چاہیئے کہ حضور کا خانہ معلیٰ رعایا کے لیئے ایک نمونہ ہے جس کی وہ تقلید و اتباع کیا کرے - جو لوگ کہ عالی جناب پرنس سے ملے ہین اُنکو اُنکی قابلیت - عالی دماغی - روشن ضمیری سے واقفیت پوری ہے جن سے کہ حضرت

عالیہ ایسے موقعون پر جیسے کہ آج کل پیش ہین امداد و اعانت پاتی ہین ٭ فقط

اگرچہ پرنس کو معاملات ملکی مین بہت سے ترددات و مخمصے رہتے تھے۔ مگر باوجود اسکے وہ آرٹ کی ترقی کے فکرون سے خالی نہ رہتے تھے۔ ۲۸۔ مارچ ۱۸۵۵ء کو اپنے روزنامچہ مین وہ لکھتے ہین کہ مین نمایش کی کمیشن کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا اور مین نے یہ تجویز پیش کی کہ ہرٹیل صاحب نے جو اشیائے عجیبہ جمع کی ہین اُن کا ایک حصہ خرید لیا جائے۔ اُسکے خریدنے سے کن سنگٹن کے جنوب مین آرٹ اور صنعت کا ایسا ایک عجائب خانہ بن گیا جو یوروپ مین عظیم الشان اور عجیب سمجھا جاتا ہے ٭

۲۔ مارچ ۱۸۵۵ء کو سینٹ پٹیرسبرگ مین شہنشاہ نکولاس کا انتقال ہوا۔ اور شہنشاہ الگزنڈر دوم اس کا جانشین ہوا۔ بعض آدمیون کو اس وفات سے یہ امید تھی کہ عنقریب صلح ہوجائیگی مگر تاریخ اور سرشت انسانی کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لڑائیان قومون کی نخوت اور پولیسی کے سبب سے شروع ہوتی ہین اُنکی صلح یا جنگ پر کسی خاص شخص کے مرنے سے بہت ہی کم اثر ہوتا ہے۔ ۲۔ مارچ کو باپ کا تاج بیٹے نے سر پر رکھتے ہی کہہ دیا کہ مین اپنے باپ کی پولیسی پر چلونگا اور اسمین سرمو تفاوت نہین کرونگا گویا کہ تاج شاہی اور یہ پولیسی دونون ساتھ ہی اُسکو اپنے باپ کے ورثہ مین ملی تھین ٭

میدان جنگ مین بہت سے سپاہی زخمی اور بیمار ہوکر اپنے گھر چلے آئے تھے۔ پرنس اور ملکہ معظمہ نے اُنکی حالت زار کو دیکھ کر اول ہی اُنکے دوا و درمان کی طرف توجہ کی۔ ۳۔ مارچ کو وہ اپنے دو بڑے صاحبزادون کو ساتھ لیکر چیتھم کے جنگی اسپتال کو دیکھنے گئے اور دیکھنے کے بعد ملکہ معظمہ نے لارڈ پان موریلیری سکرٹری یا منسٹر کو یہ چٹھی لکھی ٭

قصر بکنگھم ۵۔ مارچ ۱۸۵۵ء

مین نے کل رات کو آپسے ذکر کیا تھا کہ زخمیون اور بیمارون کے لیئے اسپتالون کا بنانا بڑا ضروری ہے۔ اب پھر اُسی مضمون کا اعادہ بڑے شوق سے کرتی ہون کہ یہ بڑا ضروری کام ہے۔ اب وقت ہے کہ ہسپتال تعمیر کیئے جائین۔ اسوقت جمہور کے دلون مین سپاہ کے ساتھ ہمدردی کا جوش بڑے زور سے اُٹھ رہا ہے کہ وہ سب طرح سے سپاہ کی بہتر حالت بنانے کے لیئے تیار و آمادہ ہین۔ اس کام کے لیئے اُتنے روپے کا وصول ہونا نہایت آسان ہے ٭

دل سے چاہتے ہین کہ ہم سپاہ کے لیئے آسایش و آرام کا سامان تیار کرین۔ چیتھم کی اور زیادہ
فورٹ پٹ اور برومٹن کی بارکون مین بیچارے مریضون کے حال پر ایسی توجہ ہو رہی ہے کہ
جسپر افزایش کی گنجایش نہین۔ وہ اُن کے آسایش اور آرام کے لیئے کافی ہین۔ مگر اُنکی عمارتین
خراب ہین اُسکے وارڈس ایسے نہین ہین۔ جیسے کہ اسپتالون کے ہونے چاہئین بلکہ وہ جیل خانون
کی کوٹھریون کی مانند ہین۔ اُن مین کھڑکیان ایسی اونچی ہین کہ اُن مین سے جھانک کر کوئی باہر نہین دیکھ
سکتا۔ بہت سے وارڈس چھوٹے ہین۔ اُن مین بسترون کے درمیان چلنے کے لیئے مشکل سے
جگہ ملتی ہے۔ کوئی کھانے کا کمرہ یا ہال نہین ہو۔ بیچارے بیمار اُسی کمرے مین کھاتے ہین جس مین
سوتے ہین۔ ایک ہی مکان مین ایک ہی وقت مین بعض مرتے ہوتے ہین۔ بعض سخت امراض مین
مبتلا ہوتے ہین بعض کھانا کھاتے ہوتے ہین۔ اِس تجویز کو کہ بیمارون کے لیئے جہازون کی
سی کوٹھریان بنائی جائین مین پسند نہین کرتی۔ وہ بڑی کلفت اندوہ ہوتی ہین۔ بیمارون کے لیئے
مکانات ایسے بنانے چاہئین کہ جن مین اُنکو روحانی خوشیان حاصل ہون اور جسمانی کلفتین
دور ہون۔ اِس کام کی طرف میری خاص توجہ ہے۔ مین سچ کہتی ہون کہ مین سب وقت اِس کام
کے دھیان و ذہن مین لگی رہتی ہون۔ یہ کام میرے پیارے سپاہیون سے تعلق رکھتا ہے جو اپنی
جان بہادرانہ لڑائی مین لڑا رہے ہین۔ مصیبتون کو جھیل رہے ہین۔ بے سروسامانی کی مصیبت
کو اپنے سر پر اُٹھا رہے ہین۔ مین پورٹس متھ کے اسپتالون کو جاکر دیکھون گی کہ اُن کا کیا حال
ہے۔ اُسیدن لارڈ پان مور نے جواب دیا کہ مین حضور کے سارے خیالات کے ساتھ متفق
ہون کہ سپاہ کے لیئے ایک یا ئی اسپتالون کا ہونا ضروری ہو اور مین نے حکم دیدیا ہو کہ اسپتالون
کے لیئے ایسی زمینون کی پیمایش کیجائے جن مین بیمارون کی صحت سب طرح محفوظ رہے اور اُن
مین ضعیف بیمار آسانی سے داخل ہو سکین۔ حضور کا یہ خیال خالی نہین جائے گا اور اُسکے موافق
نیٹ لی کی جنگی اسپتال کلان کا انتظام کیا جائیگا۔

لنڈن مین کریمیا کے سپاہیون کی بیواؤن اور بچون کی امداد کے لیئے یہ ایک اور صیغہ
نکالا کہ اِسی مہینے مین آبی رنگ کی تصویرون کا نیلام کیا گیا کہ اُن کی قیمت سے کریمیا کے میدان
جنگ مین جو افسر مارے گئے ہین اُن کی بیواؤن اور یتیمون کی امداد کیجائے ملکہ معظمہ بڑی صاحبزادی

انگلستان مین شہنشاہ نپولین کا آنا

کے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر معلوم ہوتی تھی کہ ابھی بول اُٹھیگی بہت قیمت کو فروخت ہوئی اور اِسکی قیمت اِس نیک کام مین نیگ لگی۔

تمکو یاد ہوگا کہ جب بوکون مین شہنشاہ فرانس سے پرنس کی ملاقات ہوئی تھی تو پرنس نے شہنشاہ سے کہا تھا کہ ملکہ کی عین تمنا یہ ہے کہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم دونون انگلینڈ مین تشریف لائین۔ سو اِس درخواست پر شہنشاہ نے انگلینڈ مین اپنے آنے کی تاریخ ۱۶۔ اپریل ۱۸۵۵ء مقرر کی تو یہان ونڈسر کیسل مین مہمانداری کی شاہانہ سامان تیار ہونے شروع ہوئے۔ شہنشاہ کی خوابگاہ کے لیئے وہی کمرہ آراستہ کیا گیا جو اِسی سلطنت کے زمانہ مین شہنشاہ روس نکولاس اور بادشاہ فرانس فلپ لوئی کے سونیکے لیئے آراستہ ہوا تھا۔ ۱۳۔ اپریل کو ملکہ معظمہ سے ملکہ میری آمیلی ملاقات کو آئی تہین۔ یہ دونون ملکہ غمزدہ ہوئین ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین نے ملکہ ممدوحہ کو دیکھا کہ وہ ایک سادہ کوچ مین سوار تہین جس مین ڈاک کے گھوڑے جُتے ہوئے تھے اسوقت یہ خیال مجھے عبرت دلا رہا تھا کہ چھ برس گزرے کہ اِس فرانس کی ملکہ کا شوہر وہی شانُ شوکت رکھتا تہا۔ جو اَب اسکا جانشین شہنشاہ تین روز بعد آنے والا رکھتا ہے۔ اِن دونون کے مقابلہ کرنیسے دلی رنج ہوتا ہے (فاعتبروا یا اولی الابصار)۔

یہ امید تھی کہ ڈوور مین ۱۶۔ مارچ کی صبح کو شاہی مہمان آجائینگے اسیلئے شام ہی سے پرنس اُن کے استقبال کو گیا مگر کہر ایسی شدت سے پڑی کہ دو فرانسیسی دخانی جہاز زمین پر آگئے۔ دوپہر کے قریب وہ شاہی جہاز اِس آفت مین آنے سے بچگیا جس مین شہنشاہ سوار تہا۔ سب طرح کا سامان کیا گیا تہا کہ شہنشاہ کا استقبال نہایت شانُ شوکت وکروفر سے ہو۔ جنگی دخانی جہازون کا بیڑا بندرگاہ سے پرے شہنشاہ کی سلامی اُتارنیکے لیئے فراہم ہوا تھا۔ شہنشاہ کے بیڑے کے خیرمقدم کے لیئے جو شاہی جہازون اور کشتیون کا ایک لشکر بندرگاہ سے روانہ ہوا تھا وہ کہر کے اندر غائب ہوگیا اِس کہر سے یہ خوف تہا کہ مبادا اِس ہجوم مین کوئی حادثہ نہ واقع ہو گو اِس کہر نے استقبال کی گرما گرمی کو سرد کیا۔ مگر اسکا معاوضہ ملاقات مین گرم مہری سے ہوگیا۔ جب لنڈن مین شہنشاہ آیا تو انگریزون نے اپنی محبت سے اپنے قومی دوست کی خیرمقدم کی رسم ادا کی۔ اگرچہ عوام کو معلوم نہ تہا کہ کس راستہ سے شہنشاہ کی سواری جائے گی کہ اُس رستہ کو آراستہ وپیراستہ کرلے۔ مگر سواری جس راہ سے

گزری وہان آدمیون نے بڑے جوش و خروش اور محبت سے چیرز دیئے۔ شہنشاہ کے ساتھ
غریب مفلسون نے بہ نسبت دولتمندون کے زیادہ دلی محبت کا اظہار کیا۔ سواری کے گرد بڑا
ہجوم کثیر و جم غفیر تہا۔ کوئی جگہ ایسی نہ تھی کہ جہان سے یہ سواری نظر آتی ہو اور وہان آدمیون کے
ٹھٹ کے ٹھٹ نہ لگے ہوئے ہون۔ شہنشاہ اپنے آشناؤن کی صورت پہچانتا تھا۔ جب وہ کنگ
سٹریٹ مین آیا تو شہنشاہ بیگم کو وہ مکان بتلایا جس مین وہ یہان اپنی جلائے وطنی کی حالت مین رہ
گیا تہا۔ کیا خدا کی قدرت ہی کہ کیا وہ درماندگی اور بیچارگی و عسرت کی حالت تھی یا آج یہ شان و شوکت
کی حالت ہی۔ جتنی سواری آگے بڑہتی گئی۔ اتنی ہی تعظیم و تکریم بڑہتی گئی۔ ونڈسر خوب آراستہ کیا
گیا تہا۔ مصنوعی دروازے محراب دار بنائے گئے تھے اور اُنپر جہنڈیان و بیرقین لگائی گئی تھین
شہنشاہ کی اِس آمد کا حال ملکہ معظمہ کے روزنامچے کے اِن چند فقرون کی نقل سے خوب معلوم ہوگا
خبر آئی کہ ۵ بجے ۱۰ منٹ پر لنڈن مین شہنشاہ داخل ہو گیا۔ مین نے بھی جلد اپنے جانے کیلئے
تیاری کی اور کیسل کی دوسری طرف چلی گئی اور ایک کمرہ کے پاس انتظار دیکھنے لگی۔ انتظار مین
تھوڑی دیر بھی بہت معلوم ہوئی۔ آخر سوا سات بجے سنا کہ بیڈنگٹن سے ریل روانہ ہوئی۔ انتظار
نے سخت پریشان کیا۔ شام کو مطلع صاف و روشن تہا۔ سڑک پر تماشائیون کی صفون مین جنبش
ہوئی اور ایک سائیس آیا اور توپ کی آواز آئی۔ ہم نے زینہ کی طرف حرکت کی پھر دوسرا سائیس آیا
پھر جلو کے سپاہی آئے۔ آدمیون کے چیرز کا غل شور مچا۔ سوار نمودار ہوئے۔ دروازے کھولے گئے
مین آگے چلی۔ پیچھے میرے بہت قریب میرے بچے اور شہزادے چلے۔ بینڈ بجا۔ نفیریان بجین
کھلی ہوئی گاڑی مین شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم صدر مین بیٹھے ہوئے تھے۔ اور پرنس اُنکے آگے بیٹھا
ہوا تھا۔ یہ سب سواری سے اُترے۔ مین اُسوقت بیان نہین کر سکتی کہ میرا دل کیسا دھک دھک کر رہا
تہا۔ مجھے یہ سارا جلوہ ایک خواب معلوم ہوتا تھا۔ بادشاہون کی یہ ملاقات عظیم الشان جو بہت
دنون مین بہت سی باتون کی تحریکین پیدا کرتی تھین ہمیشہ دلون کو گدگدایا کرے گی۔ مین آگے
بڑھکر شہنشاہ کی بغلگیر ہوئی اور مین نے اسکے ہر رخسار سے دو دو بوسے لیئے۔ اُس نے میرے
ہاتھون کو چوما۔ پھر مین نے شہنشاہ بیگم سے معانقہ کیا وہ بڑی حسین و وجیہ قوی تھین۔ پھر مین نے
اپنے اور عزیزون اور بچون کو پیش کرکے ملایا۔ شہنشاہ نے بڑی کو گلے لگایا۔ پھر ہم سب زینے پر

چڑھے۔ البرٹ شہنشاہ بیگم کو بازو بہ بازو ساتھ لیکر چلا جنہون نے آگے چلنے مین عذر کیا مگر آخرکو
اُنھون نے پیش قدمی کو قبول کیا۔ اُن کے پیچھے شہنشاہ مجھے ساتھ لیکر بازو بہ بازو چلا۔ شہنشاہ
نے اپنے یہان آنیسے بڑی خوشی ظاہر کی اور ونڈسر کی بڑی تعریف کی۔ اُنکو تخت گاہ پر لے جاکے اُور
مراسم ادا کین اور پھر اُنکو اپنے اپنے کمرون مین پہنچا دیا۔

اُسی شام کو ڈنر ہوا جس کا حال ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ شہنشاہ کو بہت باتین
کرنے کی عادت نہین ہے۔ اُسکی آواز نرم اور دھیمی ہے۔ شہنشاہ نے مجھ سے کہا کہ اٹھارہ برس
ہوئے کہ مین نے آپ کو اول دفعہ دیکھا تھا کہ آپ پہلے ہی پہل پارلیمنٹ کو کھولنے گئی تھین جس سے
میرے دل پر بڑا اثر ہوا تھا اور اُسنے یہ بھی کہا کہ ۱۰-اپریل سنہ ۱۸۴۸ع کو مین یہان کونسٹبل بنا تھا اگر یہ
حال آپ کو معلوم ہوا ہو تو تعجب ہے۔ ابھی جو لڑائی کی خبر اسکے پاس آئی تھی اُسکو بیان کیا کہ چارسو توپین
چل رہی ہین۔ محاصرہ کے باب مین وہ متردد تھا۔ اُسنے وہان اپنے جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مین نے
کہا کہ وہان آپ کا جانا خطرناک ہے۔ فاصلہ بڑا اور دراز ہے۔ اُس نے کہا کہ سب جگہ خوف و خطر موجود
ہے۔ ہان فاصلہ دور دراز ہے۔ دوسرے دن میرے دل پر یہ نقش ہوا کہ شہنشاہ بہت خاموش اور
مرغوب القلوب ہے اور اُسکے اوضاع اطوار و طرز و انداز ایسے ہین کہ جس سے اور زیادہ خجستہ و پسندیدہ
نہین ہوسکتے۔ اُسکے ذہن مین منصوبے بھرے ہوئے ہین۔ حاضری کے بعد مین اور وہ دونون پیدل
ساتھ چلے جس مین جنگ کے اور آسٹریا کے متعلقات کے باب مین گفتگوئین ہوئین اور اُسکے نتائج
نکالنے کے خوب موقعے ملے۔ شہنشاہ اور البرٹ کے درمیان جو اس باب مین باتین ہوتی تھین
اُنکے سننے مین میرا دل بڑا لگتا تھا۔ جیسا شہنشاہ کو رزم گاہ مین جانے کا شوق ہے ایسا ہی ہے اُنکی
بی بی کو شوق تھا کہ شوہر وہان جائے شہنشاہ بیگم جنگ سے بڑی دلچسپی رکھتی تھین۔ وہ شہنشاہ کا
رزم گاہ مین جانا اس سبب سے چاہتی تھین کہ بہ نسبت اور مقامات کے وہان شہنشاہ کو خوف و خطر کم
تھا۔ وہ کہتی ہین کہ پیرس مین بھی ایسا ہی خطر شہنشاہ کے لیئے ہے جیسا کہ رزم گاہ مین جب صبح کو پیرس
مین شہنشاہ تن تنہا جاتا ہے تو مجھے اُس کے جانے سے جیسا ڈر لگتا ہے ایسا کبھی اور بات سے ڈر
نہین لگتا۔ شہنشاہ بیگم بڑی صاحب حلم جری ہین اور معصوم صفت ہین۔ بڑی دلفریب دل آویز
باتین کرتی ہین۔ ان اوصاف حمیدہ کے سوا اُن کی وضع و طرز و انداز و طور خجستہ و پسندیدہ ہین

اُنہون نے سپین کا ذکر بہت کیا۔ اور اُس ملک کی بداقبالی پر اپنا رنج و افسوس ظاہر کیا۔ لنچ کہانے مین شہنشاہ نے مجھہ سے پوچھا کہ ملکہ آئیملی کہان ہین۔ مین نے جواب دیا کہ وہ انگلینڈ مین ہین تو شہنشاہ نے کہا کہ مین نے آخر سال مین لیوپولڈ کو لکھا کہ اگر سپین سے مراجعت کرنیکا سفر اُنکے لیئے دور دراز ہو تو مجھے امید ہے کہ وہ فرانس مین ہو کر جائین *

ونڈسر پارک مین ۴ بجے ہم نے سپاہ کا معائنہ کیا وہ نہایت دلچسپ اور خوش منظر تہا۔ اول گاڑی مین مین اور شہنشاہ بیگم جن کو ہمیشہ پیدل چلنے مین اور سوار ہونے مین ہین یہ چاہتی ہون کہ وہ آگے چلین اور برٹی وکی اور چھوٹا پیارا آرتھر بیٹھے اور البرٹ اور شہنشاہ اور ڈیوک کیمبرج جارج اور اور افسران سپاہی گھوڑون پر سوار تھے۔ سوار اور پیدل تماشائی ہم کو چارون طرف گھیرے ہوئے تھے۔ اُنکے چیرز دینے کا بیان نہین ہوسکتا کہ وہ کس خوشی اور گرمجوشی سے دیتے تھے اُنہون نے شہنشاہ کے گرد وہ جمگٹ لگایا کہ وہ بہچ گیا۔ شہنشاہ گھوڑے پر بیٹھا بڑا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ وہ بڑا شہسوار ہے۔ غرض سپاہ کا معائنہ بہت اچھی طرح ہُوا۔ شام کو واٹرلو روم مین بال کا جلسہ ہُوا۔ ہمین شہنشاہ کے ساتھ مین ناچی۔ شہنشاہ بڑی آن بان و شان کے ساتھ ناچتا تھا۔ یہ خیال کیسا تعجب خیز و حیرت آمیز ہے کہ مین جارج سوم کی پڑپوتی ہون اور شہنشاہ اُس شخص کا پوتا ہے جو انگلینڈ کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ آج ہم دونون ساتھ ناچتے ہین۔ اور وہ واٹرلو روم مین میرا دلی اور سب سے زیادہ قریب کا دوست ہے۔ چھہ برس کا عرصہ گزرا کہ یہی میرا دوست اِس ملک مین جلا وطنی مین نہایت افلاس کی حالت مین رہتا تھا کوئی اسکو خیال مین بھی نہین لاتا تھا کہ وہ کون ہے *

شہنشاہ اپنے کمرے مین اپنے گرد اگرد اُن مدبران ملکی اور سپاہیون کی تصویرین دیکھتا تھا جنہون نے اپنے کارہائے نمایان سے اُسکے نامور دادا کو روک دیا تھا۔ تو وہ سب سے زیادہ اُن متضاد حالتون کو دیکھکر متحیر ہوتا تھا ہم سپر کہانے گئے۔ شہنشاہ مجھے اور البرٹ شہنشاہ بیگم کو بانہو مین بازو ڈالکر لیچلے۔ مین نے جیسے کہ شہنشاہ کے اوضاع و اطوار و طرز و انداز کامل اشرفانہ خوشنما مہر آلود دیکھے ایسے پہلے کسی اور شخص کے نہین دیکھے۔ اسکے محاسن خلاق بڑے دل آویز ہین۔ اور اُسکے مزاج مین اعتدال ہے * فقط

دوسرے دن شہنشاہ کے پاس اُسکے ایک وزیر کے مرجانیکا تار آیا۔ تو اُسنے کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی کہ مین اپنے وزیر کا قائم مقام ونڈسر مقرر کرتا ہون۔ گیارہ بجے شہنشاہ کے کمرون مین جنگ کی کونسل کا اجلاس ہوا۔ اِس مین انگلستان کی سلطنت کے اراکین عظام جمع ہوئے اِس کونسل کے انتظام کا کل اہتمام پرنس البرٹ کے ذمہ تھا۔ سبنے بالاتفاق یہ سلائے دی کہ کریمیا کے میدان جنگ مین شہنشاہ کو نہین جانا چاہیئے۔ مگر شہنشاہ نے اِسکو منظور نہین کیا۔ چند گھنٹون کے بعد کونسل کا اجلاس ختم ہوا اور اُسمین کوئی امر طے نہین ہوا۔ ملکہ معظمہ اس کونسل کا حال اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ اسکا اجلاس ۱۸ تاریخ کو ہوا۔ دو بجے لنچ کا وقت آیا۔ پھر بھی کونسل جمی رہی۔ اسکو اطلاع تھی کہ مین اور شہنشاہ بیگم دونون اُسکی منتظر بیٹھی ہین۔ تھوڑی دیر انتظار کرکے شہنشاہ بیگم خود گئین اور مسٹر کول سے کہا کہ بہت دیر ہوگئی ہے چار بجے اورڈر آف گارٹر کا چیپٹر ہونے والا ہے۔ مگر اسپر بھی کونسل مین سے نہ ہلا تو تھوڑی دیر کے بعد شہنشاہ بیگم نے مجھے خود جانے کو کہا سو مین شہنشاہ کے کمرے سے ہوکر کونسل کے کمرے مین گئی جو اُسکے سونے کے کمرے کے متصل تھا۔ دروازہ کھٹ کھٹایا اور آخر اندر گئی اور پوچھا کہ ہمکو کیا کرنا چاہیئے۔ شہنشاہ اور البرٹ اُٹھے اور کہا کہ ہم آتے ہین مگر وہ آئے نہین کچھ دیر انتظار کرکے ملکہ معظمہ اور شہنشاہ بیگم نے اور لیڈیون کے ساتھ بغیر اُنکے لنچ نوشجان فرمایا۔

چار بجے تخت گاہ کے کمرے مین شہنشاہ کو اورڈر اوف دی گارٹر دینے کی رسم ادا ہوئی ڈنر مین اور بڑی بڑی باتون مین اُن فرانسیسی مفرورون کا بھی ذکر آیا جو لنڈن مین پناہ گزین تھے شہنشاہ نے کہا کہ جہان قاتلون کی برملا حمایت کیجائے وہان مہمان نوازی سے کیا مسرت حاصل ہوسکتی ہی اسپر ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ کئی دفعہ میری جان ستانی کے لیئے حملے ہوچکے ہین اُسکو شہنشاہ نے نہایت مذموم اِس وجہ سے بتلایا کہ وہ عورت پر حملہ تھا۔ اِس باب مین اُسنے کہا کہ میری رائے وہی ہی جو میرے چچا کی تھی کہ جہان کوئی سازش ہو اور وہ معلوم ہوجائے تو حفظ ماتقدم کرنیسے اسکا کچھ خوف نہین رہتا مگر جہان کوئی دیوانہ ہم پر حملہ آور ہو اور اپنی جان جانے کی پروا نکرے تو اُس کا انسداد کیا بالکل نہین ہوسکتا یا ہوسکتا ہے تو بہت تھوڑا۔

۱۹۔ اپریل کو لنڈن کی کورپوریشن نے ونڈسر کیسل مین شہنشاہ کے آنے کے ایک دن بعد ایڈریس دیا

جس کا جواب شہنشاہ نے فرانسیسی زبان مین دیا۔ جس کا ترجمہ انگریزی مین ہوا اور اب اُس انگریزی ترجمہ کا خلاصہ اُردو مین لکھا جاتا ہے*

آپنے جو تعریفین کی ہین وہ خوشامد کی باتین ہین۔ مین اُنکو اسلیئے قبول کرتا ہون کہ وہ زیادہ تر فرانس کی تعریفین بہ نسبت میری تعریفون کے ہین وہ اِس قوم کی مخاطبت مین ہین۔ جن کے اغراض اعظم وہی ہین جو آپکی قوم کے خود ہین وہ بحری وبرّی سپاہون کی تعریفین ہین جو سپاہ کے ساتھ بہادرانہ خوف وعزت مین مشارکت رکھتی ہین۔ وہ اِن دو گورنمنٹون کی مخاطبت مین ہین جن کی پولیسی راستی وعقل پر مبنی ہے۔ میرا اپنا حال یہ ہے کہ مین اِسوقت تخت سلطنت پر بیٹھکر وہی رائے انگلستان کی نسبت رکھتا ہون جو یہان مین جلا وطنی کی حالت مین رکھتا تھا۔ اُس حال مین بھی ملکہ معظمہ میرے ساتھ مہمان نوازی کرتی تہین۔ اگر مین نے اپنے یقینات کے موافق کام کیا ہو وہ یہ ہے کہ قوم نے مجھے اپنی شہنشاہی کے لیئے بمقتضائے تہذیب عامہ انتخاب کیا ہے مین نے اُن کے اغراض کے پورا کرنے کو اپنا فرض بنایا ہے۔ بیشک انگلینڈ وفرانس بالطبع تمام پولیٹکس وترقی کے مسائل مین جو دنیا کو متحرک کرتے ہین متحد ہین۔ شہنشاہ کا یہ سپیچ سارے ملک کو پسند آیا*

گیارہ بجے کوئین وپرنس اپنے شاہی مہمانون کو ہمراہ لیکر لنڈن مین آئے یہان سے جدا ہوئیے مہمان ومیزبان دونون اُداس تھے۔ قصر بکنگھم سے شہنشاہ وشہنشاہ بیگم شہنشاہانہ جلوس کے ساتھ گلڈہال کو روانہ ہوئے۔ لنڈن مین اُنکے خیر مقدم کی رسم اس خوبی سے ادا ہوئی کہ اِس سے شہنشاہ کے دلپر یقین ہوگیا کہ اہل انگلینڈ اُنسے دلی محبت رکھتے ہین۔ وہ دونون ۴ بجے قصر مین واپس آگئے۔ شام کو وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ تھیٹر کی سیر کو شاہانہ ٹھاٹھ سے گئے۔ اُن کی سواری یہ معلوم ہوتی تہی کہ آدمیون کے سمندر مین چل رہی ہے۔ جب ملکہ معظمہ نے اپنے مہمانون کو شاہی بوکس پر تھیٹر مین بٹھایا تو چیرز بڑے زور شور سے دیئے گئے۔ ۲۸۔ اپریل کو شاہی مہمانون نے سڈنی ہم مین کرسٹل پیلیس (قصر بلورین) کی سیر کی۔ اُسکی ساخت کی ایجاد کو دیکھکر متحیر ہوئے۔ شہنشاہ خود پیرس مین انٹرنیشنل نمایش کرنے کو تھا اسلیئے اِس عمارت کے دیکھنے مین اُسکی خود بھی ایک خاص غرض تھی۔ یہان یہ کارنمایان تو خود رعایا نے کیا تھا۔ جب پیرس مین وہ کام بادشاہ کرے تو اُسکی شان شکوہ زیادہ ہونی چاہیئے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ آج شہنشاہ کی سینتالیسوین سالگرہ کا

دن تہا۔ ہم اُسکو مبارکباد دینے گئے تو اول لمحہ مین اُسنے جانا نہین کہ ہم اسکو کس بات کی مبارکباد دینے آئے ہین۔ لیکن پہر اسکو اپنی سالگرہ کا خیال آیا تو وہ مسکرایا اور میرے ہاتھون پر بوسہ دیا اور میرا شکریہ ادا کیا۔ مین نے اُسکو ایک پنسل کیس دیا۔ شہنشاہ کو اِس سے بڑی خوشی ہوئی کہ آرتھر نے اُسکو دو پہول بونا پارٹی نذر دیئے۔

یہ دن بہی کیسا ذی شان تہا۔ سڑکون پر بے شمار آدمیون کی بہیڑ بہن لگی ہوئی تہین ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ بار بار یہ آواز طرح طرح کے لہجون مین آرہی تہی کہ شہنشاہ مدت تک زندہ سلامت رہے۔ جن آدمیون کے اندر سے ہو کر شہنشاہ گزرتا تہا اُنکو سلام کرتا تھا۔ قصر بلورین مین کسی غیر شخص کو جب تک نہین آنے دیا کہ زمرۂ شاہی نے اُسکو تمام و کمال نہین دیکھ لیا۔ پہر وہ یہان سے باہر آکر باغون کے دیکھنے کے لیئے بالاخانہ پر چڑہا۔ یہان اُسنے فوارون کی قطارون کو چہوٹتے ہوئے دیکھا جن کا اوپر کا حصہ ابہی تیار ہوا تھا۔ یہ فوارے پہلے ہی دفعہ چہوٹے تھے۔ اُس نے ۲۰ میل تک صاف ہوا مین اپنے چشم انداز مین دیکھا کہ انگلش کہیت۔ درخت و دہات۔ چرچون کے منارے عجب بہار دکھاتے ہین۔ یہ دیکھہ دیکھہ کر اسکے چہرے بشاش ہوئے جاتے تھے۔ حیرت زدہ ہو کر تعریف کرتے تھے۔ لنچ کھانیکے بعد قصر شاہی کی طرف مراجعت ہوئی تو مہمانون نے دیکھا کہ سب جگہ آدمیون کے ٹہٹ کے ٹہٹ لگے ہوئے ہین، اور چیرز کے آوازے بڑی گرمجوشی سے لگ رہے ہین۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اگرچہ سب کام اچھی طرح ہو رہے تھے کہ اِس سے زیادہ بہتر نہین ہو سکتے تھے مگر بہیڑ بہاڑ ایسی تھی کہ مجہے خوف تہا کہ وہ شہنشاہ کو بہینچ نہ لے۔ مین شہنشاہ کے پاس بغل مین چلتی تہی کہ آدمی اُس سے بہڑ نہ جائین تمام میرے خیالات اپنے دماغ کی رگون پر اثر ہونیکے جاتے رہے تھے۔ مجہو تو صرف ایک خیال بس شہنشاہ کا تہا۔ بقول البرٹ کہ جب آدمی اپنے تئین بہول جاتا ہے تو اُسکو اپنے دماغ کی رگون کی خبر نہین رہتی۔ فقط

شام کو ۷ بجے جنگ کریمیا کے فیصلے کے لیئے کونسل بیٹھی جسمین ملکہ معظمہ اور شہنشاہ و امرائے عظام رونق افروز تھے۔ ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ مین نے اس سے بہتر کوئی اور مجلس نہین دیکھی۔

۲۱ تاریخ کو یوم الفراق تہا۔ دیر تک جو دوستانہ ملاقاتین رہین اور میزبانون اور مہمانون مین خلا ملا

ہوئی تو ایسی محبت پیدا ہو گئی کہ جدائی کے وقت انکو ایسا ہی اندوہ و ملال تہا جیسا کہ جدائی کیوقت دوستون کو ہوتا ہے۔ شہنشاہ کا کام سب سے آخر یہ تہا کہ اسنے کوئین وکٹوریا کی البم مین اپنا نام لکھا اور جب وہ انکو واپس دی تو اُسنے کہا کہ مین نے اپنے دل کی یہ بات لکھدی کہ مین آپ کو ملکہ اور اپنی ہمشیرہ سمجھتا ہون اور میرے دل مین آپ کی مودبانہ اطاعت و محبت و شفقت ہی "

الوداع کے وقت طرفین کی آنکھون مین آنسو بھر آتے تھے اور زبان سے محبت کے گرم الفاظ نکلتے تھے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ مہمان سوار ہو گئے۔ بینڈ بج رہا تھا۔ ہم اُسی شہ نشین مین جہان تھوڑی دیر پہلے ہم سب جمع ہوئے تھے اُنکی زرق برق کی سواری جبتک دیکھتے رہے کہ وہ نظر سے غائب ہوئی۔ پہر ہم اپنے کمرون مین چلے آئے۔ یہ عظیم الشان ملاقات اور اُسکے واقعات دنیا کی ہر چیز کی طرح گزر گئی۔ یہ ملاقات بڑی پرتاب کامیاب خوش کرنیوالا ایک خواب تہا جس کی یاد میرے دل مین بیٹھ گئی ہے۔ وہ ہم سب کی دل خوش کرنیوالی اور دل مین اپنا نقش جمانی والی تھی۔ اِس مین سب طرح خیر و عافیت رہی کوئی الجھیڑا نہین پڑا۔ موسم اچھا تھا۔ ہر چیز پر رونق تھی۔ قوم محبت مین گرمجوش تھی۔ اِن دو ملکون کی مودت و مستحکم اتحاد سے خوشی و خرمی تھی جنکی معاندت زہر قاتل ہوتی۔ بیشک لڑائی ہو رہی ہے۔ لیکن یہ لڑائی وہ نہین ہے کہ ہمارے سواحل کو ہمارے گھرون کو ہماری اندرونی خوشحالی کو معرض خطر مین لائے۔ یہی لڑائی اگر فرانس سے ٹھنی ہوئی ہوتی تو یہ ساری خرابیان برپا ہوتین۔ مین اِس شہنشاہ سے واقف ہو کر نہایت خوش ہوئی کوئی شخص اُسکے ساتھ رہنے کے بعد ممکن نہین کہ اسکو دل سے پسند نہ کرے اور اُسکا مدح سرا نہو مین یقین کرتی ہون کہ وہ اس قابل ہے کہ اُس سے محبت الفت مودت کی سپاس گزاری کیجائے آیندہ کے لحاظ سے میرے دل مین اُسکی طرف سے بڑا اعتماد ہے۔ مین خیال کرتی ہون کہ وہ آزاد ہے اور اُسکی نیت ہماری طرف اچھی ہے۔ سٹوک میر سے جب مین نے پیچھے ذکر کیا تو اُسنے کہا کہ ہمنے اِس بات کو یقین کے درجہ پر پہنچا لیا ہے کہ شہنشاہ تا دم مرگ ہمارے ساتھ سچی دوستی اور وفاداری رکھے گا۔ اِس ہماری ملاقات سے اور اِس برتاؤ سے جو ہمنے اُس سے کیا۔ سٹوک میر بڑا خوش ہوا۔

البرٹ پانچ بجے آیا۔ اُسکے دل مین بھی وہی اثر ہے جو میرے دل پر ہے وہ ہر ایک بات سے نہایت

خوش ہوا شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کو پہلے کہا ہے جا مگر شہنشاہ بیگم کے ساتھ بڑی دلچسپی رکھتا ہے ✦

شہنشاہ نے برلی دپرنس بلیز کی کتاب مین جو اُسکی اپنی ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی چند جرمنی اشعار لکھے جو اُسنے اپنے لئے لکھے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"نوجوان پاک نفس بے عیب معصوم طباع ذہین خود سوچتا سمجھتا جانچتا ہے یہ بات دلنشین کر لو کہ دنیا جو تمہاری تعریف کرے اسکو اپنے معاملات مین دخل انداز نکرو۔ گو ایک انبوہ تمہاری ستایش کرکے مرحبا کہے۔ گو وہ تمہاری مذمت کرکے ملامت کرے مگر تم ڈگمگا کے کجرو نہ ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ زوراکی تعریفین نوجوان کو دہوکہ و فریب دیتی ہین" مین یہ جانتی ہون کہ یہ اشعار اُسکے دل کی باتین ہین اور وہ یقین کرتا ہے کہ مین نے ایسا ہی کیا ہے اور وہ ایسا ہی کر رہا ہے ✦ فقط

ہم نے دوستانہ اخلاق سے جو اُسکا استقبال کیا تو فوراً اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ فوراً اپنے ملک مین بڑا ہر دلعزیز ہو گیا۔ اور اُسکا ثبوت یہ ہے کہ جب وہ انگلینڈ سے بولون اور پیرس کو واپس گیا ہے تو لوگ بڑی سرگرمی اور خوشی سے اُسکی کورنش بجالائے۔ شہنشاہ نے ۲۵۔ اپریل کو ملکہ معظمہ کو جو خط لکھا ہے اس مین اُسکے چند فقرون کا ترجمہ لکھتے ہین۔ اگرچہ مجھے پیرس مین تین دن آئے ہو چکے ہین مگر میرا خیال آپ ہی مین لگا ہوا ہے۔ مین اپنے دل مین اپنا اول فرض یہ جانتا ہون کہ پھر دوبارہ آپ کو یقین دلاؤن کہ آپنے جو محبت و شفقت و تواضع و تکریم میری مہمان داری مین فرمائی ہے اُسکا نقش میرے دل پر منقش ہے۔ پولٹیکل اغراض جنہون نے ہمارا اور آپ کا ملاپ کرایا مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین بذات خود آپ کو معلوم کراؤن کہ مین حضور کے ساتھ اب بھی اور آئندہ بھی زندہ موؤ ہمدرد و دوست رہون گا۔ فی الحقیقت یہ ناممکن ہے کہ چند روزہ دوستانہ یکدلی کے ساتھ آپکے گھر مین رہنا بغیر اسکے ہو سکے کہ آپکے یکدل متحد کنبے کو دیکھ کر اُسکی دل آویز راحت و عظمت پر کوئی فریفتہ نہو جائے۔ آپنے شہنشاہ بیگم پر جو عنایتین اور شفقتین فرمائی ہین اُنکا اثر بھی میرے دل پر منقش ہے مجھے اس سے زیادہ کوئی بات بھلی نہین معلوم ہوتی کہ ایک آدمی محبت کے سبب سے دوسرے آدمی کے خوش کرنے والی باتین کرے ✦

اِسی خط مین شہنشاہ نے بڑے زور سے پرنس کی اُن آزاد دوستانہ عنایتون کی بھی شکر گزاری کی

جو اُسکے ساتھ کی گئی تھین اور بیان کیا کہ مین اُسکی فہم عمیق اور رائے روشن سے بہت مستفید ہوا۔

تھوڑے دنون بعد ۲ - مئی کو ملکہ معظمہ نے اپنی ایک یادداشت مین اپنی اِس ملاقات کے نتائج کو تحریر فرمایا ہے اُس مین سے چند فقرے نقل کئے جاتے ہین کہ شہنشاہ کی حال کی ملاقات سے انگلینڈ اور فرانس کو یہ نفع عظیم حاصل ہوا ہے کہ دونون ملکون کے درمیان اتحاد و وداد مستحکم و مستقل ہوگیا ہے جو دونون کے حق مین مفید اور بکار آمد ہے - شہنشاہ کی ذاتی خصلت و خیالات کو مین جانتی ہون کہ ہمنے جو اپنے گھر مین اُسکے آنے کی تواضع و تکریم و مدارات بذات خود دلی و سچی محبت سے بغیر کسی تکلف و تصنع کے کی ہے اُسکا پائدار نقش اُسکے دلپر جما ہوگا اور ہماری دوستی پر وہ اعتبار کریگا اور یہ یقین کریگا کہ ہم اُسکے ساتھ اور اُسکے ملک کے ساتھ معاملات راستی و راستبازی سے جب تک کرینگے کہ وہ ہمارا وفادار یار رہیگا وہ بالطبع آزاد ہے وہ اِس فائدہ کو ملحوظ رکھیگا جو اِس اتحاد کے جاری رکھنے سے حاصل ہوگا - اگر وہ فرانس کے سابق کے خاندان شاہی کی تباہی پر غور کریگا تو اُسکو معلوم ہوگا کہ اُسکی تباہی کا سبب غالبًا یہ تھا کہ اُس نے انگلینڈ اور انگلینڈ کے بادشاہ کے ساتھ ایفائے عہد نہین کیا - اور اُسکے ساتھ اپنی دوستی کا برتاو مشتبہ رکھا - اگر مین شہنشاہ کی سیرت کے باب مین غلطی نہ کرتی ہون تو وہ یقینی پہلے خاندان شاہی کے طریقے سے اجتناب کریگا - اِس بات سے چشم پوشی نہین کرنی چاہیئے کہ ہم اور انگلینڈ جدا جدا نہین ہین - پس اُسکے دل مین جو ہماری طرف محبت آمیز خیالات پیدا ہوگئے وہی انگلینڈ کیطرف یہ خیالات چاہیئے کہ روز افزون ہوتے رہین - یہ یاد رہے کہ صرف ہم ہی ایسے ہین کہ جنسے کہ وہ اپنے منصب شاہی کی حالت مین شرائط اخلاص و محبت کو بجا لا سکتا ہے اور ہم ہی سے وہ صاف صاف اخلاص کی باتین کر سکتا ہے - اِسلیئے بمقتضائے طبع بشری یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے اِن لوگون سے جدائی نہین اختیار کریگا - جو مثل ہمارے اُسکو اصلی واقفیتون پر آگاہ کرین اور جن کے رویہ و روش کی رہنمون عدالت و صداقت ہو مین اب آگے اور بڑھ کر لکھتی ہون کہ یہ امر ہمارے اختیار مین ہے کہ ہم اُسکو راہ مستقیم پر چلائین - اِس موقع کو کبھی ہم کو ہاتھ سے نہین دینا چاہیئے - جب کبھی اُسکے عہدہ دار یا وزرا ہمارے ساتھ چالبازی اور دروغ سازی مین کوشش کرین تو اُنکو ابتدا ہی سے روکدینا چاہیئے اور اُسکو واقعات اصلی پر آزادانہ مطلع کرنا چاہیئے

اور اُسکی اعانت کرنی چاہیئے۔ جن باتون کی اُسکو شکایت ہو وہ آزادانہ طور پر ہم سے بیان کردے
ابتک ہم نے اِسی طریقہ و رویہ و شیوہ کی پیروی کی ہی۔ اُسکی خود ذات ہی فرانس ہے۔ اسلیئے نہایت ضرور
ہے کہ ہر وسیلہ سے جو ہمارے اختیار مین ہو یہ بات مرعی رہے کہ ہمارے اور اُسکے درمیان کشادہ
دلی کے ساتھ وہی رسم و راہ اخلاصمندی کی جاری رہین جو ڈیڑھ سال سے لارڈ کولی اور اُسکے درمیان
اور اُسکی اور ہماری ذاتی ملاقات کے اندر جاری رہی ہین۔

سر فلپ فرین سس نے برک کو ایک خط مین لکھا تھا کہ جب کسی عام پسند لڑائی مین ایک جان
بھی تلف ہوتی ہو تو اُسکے لیئے ایک خاص ہمدردی پر جسم دلی کا جوش اٹھتا ہے۔ قومون کیواسطے
آنسو نہین بہائے جاتے۔ یہ بات بڑی دردانگیز ہے جب ایک شخص کی جاہ طلبی و اولو العزمی کے سبب
سے بڑے بڑے بہادر نہایت بیرحمی سے ذبح کیئے گئے تو ساری مملکت مین بہت دنون مین ایک ہمدردی
کا جوش اُٹھا اور سب کے دل اِس درد مین شریک ہوئے کہ جنگ مین جو ہموطن بے رحمی سے قتل ہوئے
ہین اُن کے ساتھ اخلاق کے موافق کام کیا جائے۔ چیدہ سپاہ کے سپاہی جن کے اعضا لڑائی
مین اُڑ گئے تھے جن کا جسمانی ڈھانچ بگڑ گیا تھا اور ضعیف و ناتوان ہو کر جنگ پیکار کے کام کے
نہین رہے تھے وہ میدان جنگ سے وطن کو برابر چلے آتے تھے اور ملکہ معظمہ اُنکے ملاحظہ کو تشریف
لے جاتی تھین۔ یہ خبرین ہر ہفتے مین سنتے تھے۔ مگر سب سے زیادہ دردناک اور عبرت خیز یہ سمان تھا کہ
۱۸ مئی کو حضرت علیا نے کریمیا کے تمغے افسرون اور سپاہیون کو تقسیم کیئے جنہون نے الما و بالاکلاوا
و انکرمین کی لڑائیون مین اپنے جوہر دکھائے تھے۔ اِس تقسیم کی رسم ادا کرنیکے لیئے وقت مقرر ہوا تھا اُس
سے بہت پہلے ہوس گارڈس و سینٹ جیمس کے پریڈ پر ہر جگہ پر جہان سے یہ سیر دکھائی دیتی آدمیون
کا جمگھٹ لگا ہوا تھا۔

دس بجتے ہی پریڈ پر کوئین اور پرنس آئے اُنکے لیئے ایک بلندی پر چبوترہ بنایا گیا تھا اُس پر
وہ آنکر بیٹھے۔ اِس چبوترہ کے روبرو مربع کے تین ضلعون مین سپاہ مین صفین باندھکر کھڑی ہوئین
اور ڈپٹی ایڈجیوٹنٹ جنرل نے اُن افسرون کے نام پکارے جنکو تمغے ملنے والے تھے اُن مین سے ہر
ایک سامنے آتا گیا اور اُسکو تمغہ ملتا گیا۔ پھر ہر ایک سپاہی اِسیطرح آیا۔ اُسکے پاس ایک کارڈ ہوتا
تھا جسپر اسکا حال لکھا ہوتا تھا وہ پیش کرتا اُسکا تمغہ لارڈ پان میور ملیٹری سکرٹری ملکہ معظمہ کے دست مبارک

ہین دیتے اور وہ سپاہی کو عنایت فرماتین سپاہی سلام کرکے پیچھے اس طرح ہٹتا کہ لوگ دیکھ لین کہ اسکو تمغہ ملا وہ اپنی تعریف کرنے والے گروہون کو خواہ وہ اپنے ہون یا پرائے فخر و تکبر کے ساتھ اپنے تمغہ کو دکھاتا۔ بہت دنون پہلے ۲۲۔ مارچ کو ملکہ معظمہ نے لارڈ کلیرین ڈون سے فرمایا تہا کہ مین اپنے ہاتھ سے تمغون کو تقسیم کرون گی جس کے سبب سے نفقط تمغون ہی کی قدر و منزلت نہین بڑھ جائے گی بلکہ اُن بہادرون کے دل خوشی کے مارے بڑھ جائین گے جنہون نے ایک بڑے بہادر زبردست قوم کے مقابلہ مین اپنے ملک کی عزت کو برقرار رکھا ہے۔ یہ عین عدالت ہے کہ رعیت دیکھے کہ بادشاہ اُن لوگون کی قدرشناسی کرتا ہے جو بہت اچھی طرح لڑے اور جنہون نے مصائب کی صبر سے برداشت کی ملکہ معظمہ نے شاہ بلجیم کو یہ خط لکھا ہے +

قصر بکنگھم ۲۲۔ مئی ۱۸۵۵ء۔ آپ نے سنا ہوگا کہ تمغون کے تقسیم کرنیکی رسم کیسی اثر انداز تھی۔ شاہی خاندان کے اعلیٰ شریف سے لیکر ادنیٰ سپاہی تک نے جنہون نے سخت لڑائیون مین جو مسلم بہادرانہ کام دکھائے تھے اور سختیان جھیلی تہین سب کا اعزاز و احترام کیا گیا یہ پہلی دفعہ تھی کہ وفادار جان نثار سپاہیون کے سخت ہاتھ اپنے بادشاہ ملکہ کے ہاتھون مس کرین سبحان اللہ کیا یہ شریف سپاہی ہین اُنکو مین اپنے دل مین اپنے بچے سمجھتی ہون اُنکے لیئے میرا دل ایسا ہی بیتاب ہوتا ہے جیسا کہ اپنے عزیز سے عزیز اقربا کے لیے۔ اس طرح تمغون کے پانے سے اُن کے دل پر اثر ہوا اور ایسے خوش ہوئے کہ مین نے سنا کہ بہت سے سپاہی چلا کر روئے جب اُن سے کہا جاتا تھا کہ اپنے تمغے نام کھدنے کیلئے دو تو وہ سنتے نہ تھے۔ اسلیئے کہ انکو یہ خوف تہا کہ وہ تمغے اُن کے ہاتھ پھر نہ آئین۔ جو مین نے انکو اپنے ہاتھ سے دیئے تھے وہ بدلے جائین۔ بہت سے آدمی جن کے اعضا لڑائی مین اُڑ گئے تھے ایسی حالت مین آئے تھے جن کے دیکھنے سے دل کٹا جاتا تھا۔ اُن مین کوئی شخص جوان ٹامس ٹرو برج کے برابر بہادر نہین آیا جس کی ایک ٹانگ اور دوسری ٹانگ کا پاؤن گولہ کے لگنے سے اُڑ گئے تھے مگر وہ جبتک لڑائی ختم ہوئی اپنے توپ خانہ پر حکم چلائے گیا۔ اور میدان جنگ کے باہر جانے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ میرے زخمی اعضا کو اُلٹ کر اونچا کردو تاکہ ان کے نیچے لٹکنے سے میرے بدن مین سے زیادہ خون نہ نکل جائے۔ اسکو میرے سامنے کرسی پر بٹھا کے لائے جب مین نے تمغہ اُس کو دیا تو مین نے اُس سے کہا کہ مین نے تم کو بہادری شجاعت اور جوانمردی کے سبب سے اپنا ایڈیکانگ

بنایا تو اُس نے جواب دیا کہ مین نے اپنی ہر خدمت کا معاوضہ بہت زیادہ پایا ہی۔ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ایسے سپاہیون کے ساتھ محبت والفت اور اُن کا احترام کرے ۔

ہمیشہ دستور کے موافق اولیائے دولت سالگرہ کرنے کیلئے اوسبون مین آگئے تھے جاڑا ایسا سخت کڑاکے کا پڑا تھا کہ پرنس کے درخت و پودے سردی سے جل گئے تھے۔ پرنس کی تعطیل کے معنے یہ تھے کہ وہ ایک قسم کے کامون کی محنت سے چھٹکارا پاکر دوسرے قسم کے کامون کی محنت مین مشغول ہوجائے۔ مراسلات کے پڑھنے اور بھیجنے کی محنت مین تخفیف اس سبب سے ہوئی کہ پورٹس متھ مین سفر کرنا پڑا کہ وہان سے کریمیا کی جنگ کے لیئے سامان بھیجا جائے۔ پرنس کی تیسری مئی کو اپنی سوتیلی مان کو خط مین لکھتا ہے کہ ہم یہان دس روز کے لیئے وکٹوریا کی سالگرہ کرنے کیواسطے آئے تھے افسوس کہ ہماری تعطیل کے دن کل پورے ہوجائینگے۔ لنڈن مین ہمارے دل ودماغ وجسم کیلئے ہر قسم کی محنتین ومشقتین پہر منتظر بیٹھی ہین ۔

قصر بکنگھم ۳۰۔ جون ۱۸۵۵ء عزیزہ من لیڈی ریگلین آپکے شجاع دلاور بہادر شوہر کے مرنیسے مجھ اور آپ کو اور ساری قوم کو جو دلی صدمہ پہنچا ہے وہ الفاظ مین نہین بیان ہوسکتا۔ اسکی وفاداری اور پرستاری بادشاہ اور ملک کے ساتھ بیحد ونہایت تھی یہ صدمہ ناگہانی جانفرسا جو واقع ہوا ہے اُس کا ہم دونون کے دلون مین نہایت رنج وقلق واندوہ والم ہی آپکا شوہر بڑا طاقتور تھا وہ تندرست ایسا تھا کہ جس نے خراب آب وہوا اور بہت محنت مجتنا وافکار وترددات اُس روز سے سب برداشت کیئے کہ انگلستان سے روانہ ہوا۔ اگرچہ اُس کی علالت کی خبر سُننے سے ہمارا دل دہل گیا تھا۔ مگر ہم کو امید قوی تھی کہ وہ جلد تندرست ہوجائیگا۔ مگر رضی الٰہی سے کوئی چارہ نہین ہم کو سخت رنج یہ ہے کہ وہ اس وقت ہمسے چھین لیا گیا کہ اسکی محنت ومصیبت کشی وتشویشات ختم ہوکر اسکو فتحیابی حاصل کرانے کو تھین۔ ہم کو اپنے بہادر سپاہ کی طرف سے بھی یہ دلی رنج ہے کہ اُسکا وہ شجاع ولاور افسر مرگیا۔ جس نے اکثر اسکو بڑی شان وشوکت کے ساتھ منظفر ومنصور کرایا تھا۔ اب ہم سب یکسان ماتم والم کرتے ہین ہمدردی سے کچھ تسلی وتشفی ہوتی ہے اور غم بٹتا ہے۔ ہائے افسوس ہی کہ میرا وفادار جان نثار ملازم مرگیا جسپر مجھے بڑا تکیہ وبھروسہ تھا۔ ہم بڑے شوق سے یہ تمنا کرتے ہین کہ اس حادثہ جانفرسا سے آپکی اور آپکی بیٹیون کی

صحت پر صدمہ نہ پہنچے گا۔ میری عزیز لیڈی ریگ لین۔ تم ہمیشہ مجھے یہ یقین کرو کہ مین تمہاری سچی دوست ہون ٭

ملکہ معظمہ کی اسپیچ پارلیمنٹ مین

۱۴۔ اگسٹ کو پارلیمینٹ بند ہوئی۔ اسمین ملکہ معظمہ نے اپنے اسپیچ مین فرانس کے اتحاد کو بڑے زور شور سے بیان کیا کہ مجھے یقین ہے کہ یورپ کی اغراض مشترکہ پر اس اتحاد کی بنا رکھی گئی اور اس نے نیک ایمانداری کے ساتھ استحکام پایا ہے وہ جن واقعات سے پیدا ہوا ہے اس سے زیادہ دیرپا رہے گا۔ وہ اُن عظیم الشان قومونکی بہبودی اور کامیابی کی امداد کرے گا جن کو اُسنے معزز دوستی سے رشتہ مند کیا ہے ٭

پرنس کا خط سٹوک میر کے نام

اگرچہ پرنس کامون کی کثرت کے سبب سے قلیل الفرصت تھا مگر سٹوک میر کو خط لکھنے کے واسطے وقت نکال لیتا تھا مگر اسوقت مین کامون کا وہ ہجوم تھا کہ اسکو بھی ایک مہینہ سے خط نہین لکھا تھا وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے جو اسکو اتنی مدت نہ سالات ملکی سے نہ اپنے چارون بچون کی صحت سے جو سُرخ بخار مین مبتلا تھے اطلاع دی ہے تو اس سبب سے یہ بزرگ دیرینہ سال نہایت فکر مند ہوگا۔ ۴۔ اگست کو پرنس نے اُسکو خط لکھا کہ شہزادی الائیس جسکو بخار اپنی بہن سے لگا تھا۔ ہنوز اپنے کمرے سے باہر نہین نکل سکتی اور شہزادی لوئس اور شہزادہ آرتھر ولیو پولڈ کمزور وضعیف ہو رہے ہین باقی دو بچے مرض متعدی سے بچے ہوئے ہین وہ ۱۸۔ اگست کو ہمارے ساتھ پیرس جائینگے ٭

ملکہ معظمہ کا پیرس مین تشریف لیجانا

۱۸۔ اگست ۱۸۵۵ء کو ملکہ معظمہ شہنشاہ فرانس کی بازدید کے لیئے پیرس کو تشریف لے گئین اور ایک ہفتہ سے کچھ زیادہ وہان رہین ملکہ و پرنس کا استقبال ایسی شان و شکوہ اور کروفر سے ہوا جیسا کہ اول درجہ کے سلاطین کا ہوتا ہے۔ رات ہوئی تو دار السلطنت مین روشنی ہوئی جھنڈے و بیرقین و جھنڈیان مصنوعی محراب اور دروازے و کتابے و پھلواڑی یہ سب ہر جگہ نظر کے روبرو آتے تھے۔ سب فراخ بازارون مین بھیڑ کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے سٹیشن سے لیکر سینٹ کلوڈ کے محل تک سپاہ صف بستہ کھڑی تھی۔ ملکہ کی سواری جہان گزرتی تھی وہان لاکھون آدمیون کی زبان سے یہ دعا نکلتی تھی کہ برطانیہ پر ملکہ کی سلطنت قائم رہے ٭

ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ مشعلون و لیمپون کی روشنیون مین توپون کی دُھوان دھون مین نقارون

کی دون دون مین اور بینڈون کی نغمہ سرائی مین چیرز کی آوازون مین ہم گزرتے ہوئے محل شاہی مین پہنچے ۔ شہنشاہ تو راہ مین استقبال کے لیئے بولون مین آکر اپنے مہانون کے ساتھ ہمراہ ہوا تہا ۔ شہنشاہ بیگم اور شہزادیون اور لیڈیون نے دروازے مین استقبال کیا اور وہ ہمکو نہایت خوبصورت و خوشنا زینے پر لیگئے جہان نہایت چیدہ سپاہ صف بستہ کھڑی تھی ہم فورًا اپنے کمرون مین گئے جن کی آراستگی روح افزا تھی ۔ ہر چیز ایسی خوبصورت تھی کہ اُسکو دیکھکر مین ششدر ہی نہین ہوئی بلکہ مجہپر اِس کا سحر کا اثر ہوا ۔ (اب یہ محل جلکر ایسا خاکستر ہوگیا ہے کہ پھر اِسکے دوبارہ تعمیر ہونے کی امید نہین) ایک افسر نے مجھ سے کہا کہ جیسے آج ہمنے حضور کے آنے کی گرمجوشی سے خوشی دیکھی اِسکو پیرس مین فتوحات نپولین کے زمانہ مین بہی کوئی نہین جانتا تہا ۔ ایک جنرل نے کہا کہ اگر وقت ملتا تو تمام فرانس یہان ہوتا ۔ سب لوگ اپنا افسوس ظاہر کرتے تھے کہ ہم دیر کر وہان آئے ۔

۱۹ ۔ کو دوسرا دن اتوار کا تھا ۔ صبح کی نماز محل کے کمرون مین انگریزی زبان مین ہمارے قائم مقام سفیر کے چیپلن نے پڑھائی ۔ دوپہر کو ہم شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کے ساتھ سوار ہوکر لوئیس دی بولون کو گئے ۔ پھر یہان سے ملکہ معظمہ کی درخواست کے سوافق نپولی کی فوج مین لگئے اِس مقام مین ان جماعتون کے گھر ہین جو پیرس مین آکر بیٹھے و حرفے کیا کرتے ہین ۔ دوسرے دن بڑے ذوق شوق سے قابل دید نمایش گاہ اور ایک مشہور مقام ہوٹل دی ویلی کا ملاحظہ ہوا سہ پہر کو شہنشاہ اُنکو اور مشہور مقامات دکھانے گیا ۔ رستہ مین شہنشاہ نے ایک مکان دکھایا جس مین وہ مقید ہوا تھا جسپر ملکہ نے فرمایا کہ حالتین کیسی منقلب ہوگئین کہ وہی قیدی آج شہنشاہ ہوکر اُن ہی گلیون مین فتحمندی کے ساتھ ہمارے ہمراہ سواری مین پھر رہا ہے ۔ اِس ہفتہ مین جن مقامات کی حضرت علیا نے سیر فرمائی اور وہان اُن کا استقبال جس کروفر سے کیا گیا ۔ اور جو مراسم خیر مقدم کی باعز و شان ادا ہوئین اُن سب کا بیان کرنا مشکل ہے ۔ ۲۱ ۔ اگست کو ملکہ معظمہ تھیئٹر مین تشریف فرما ہوئین ۔ جہان اُنکے آنے کی خوشی کا اظہار ایسی گرمجوشی سے لوگون نے کیا اور ملکہ معظمہ کو خدا سلامت رکھے اِس فوق شوق سے گایا کہ انگلینڈ مین بہی کبہی ایسا نہوا تہا ۔ ہوٹل دی ویلی مین بال ہین ملکہ معظمہ کو مدعو کیا ۔ حضرت علیا نے فرمایا کہ مین بال مین بڑی

خوشی سے آونگی - فرانس مین جیسا میرا استقبال واحترام ہوتا ہی - اس سے مجھے بڑا اہتزاز حاصل ہوتا ہے اور مین اسکو کبھی فراموش نہین کرون گی - وہ اپنے روزنامہ مین لکھتی ہین کہ پریزیڈنٹ نے مجھ سے پوچھا کہ اب یہ اجازت دیتی ہین کہ ایک نیا بازار جو ہوٹل دی ویلی کو جاتا ہے حضور کے نام نامی سے مشرف کیا جائے جس کے جواب "ہان" مین سنے کہا کہ اگر آپ ایسا کرین گے تو مین خوش ہونگی - پھر اُسنے شہنشاہ کی طرف اپنا منہ کیا - اُسنے نہایت اخلاق سے درخواست کو منظور کیا - جمعہ کو چیمپس دی مارس (چاندماری) اور ایک جنگی مدرسہ کا معائنہ ہوا - پھر یہان سے سیدھے ہوٹل ڈیس ان ویلاس کو گئے جسکے برج کے نیچے نپولین اعظم سوتا ہی - یہان اور مقامات کی طرح کی دہوم دہام نہین ہوئی - مگر اس ہفتہ مین یہان آنا بڑا حیرتناک واقعہ ہے - ملکہ معظمہ تحریر کرتی ہین کہ ہم یہان سات بجے پہنچے - یہان کے گورنر کو پہلے سے خبر نہ تھی اسلیئے وہ بڑا سٹپٹایا مگر پھر بھی اُسنے اہتمام اچھا کیا - چار مشعلین روشن ہوئین جنہونے یہان کی عبرت انگیزی کو زیادہ روشن کردیا - یہان کی ہر چیز دلکو تعجب ہوتا تھا - چرچ نہایت نفیس و مرتفع تھا - برج کھلا ہوا تھا ہمنے چاہا کہ اوپر جاکر نیچے کی سیر کرین مگر شہنشاہ نے اسکو منع کیا اور کہا کہ وہان سے یہ برج بڑا پاس معلوم ہوگا - اور دیکھنے والا اول اپنے سے یہ پوچھے گا کہ شہنشاہ کی قبر کے اندر کیا ہے اُسکو یہ اُمید ہوگی کہ اُسکے اندر پانی بھرا ہوا ہوگا - ملکہ کو شہنشاہ چھوٹے سے گرجا سینٹ جیرم مین لیگیا - جس مین نپولین کی لاش امانت رکھی تھی - ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ میرا ہاتھ نپولین کی بغل مین تھا اور اُس شخص کے تابوت کے سامنے کھڑی تھی جو انگلستان کا سب سے زیادہ سخت جانی دشمن تھا - مین اس بادشاہ کی پڑپوتی تھی جو اس شہنشاہ سے نہایت نفرت قلبی رکھتا تھا جس نے اسکا سخت مقابلہ کیا تھا - اب اُس کا پوتا جو اُسی کا ہم نام ہے میرا نہایت اقرب اور عزیز دوست ہی - چرچ مین ارغنون کے اندر خدا ملکہ کو سلامت رکھی بج رہا تھا - یہ عبرتناک سیر مشعلون کی روشنی اور بجلی کی کڑک کے درمیان ہوئی - وہ بیشک عجیب و غریب تھی - مین نے جو اس دشمن مجبور کی قبر کی زیارت کی - اُس نے تمام پُرانی عداوتون اور رقابتون کو مٹا دیا اور اس اتحاد نامہ پر آسمانی مہر لگ گئی جو دو بڑی طاقتور و عظیم الشان قومون مین خوشی سے لکھا گیا - خدا اسکو برکت دے اور کامیاب کرے ؞

شہنشاہ کے تابوت پر سیاہ مخمل کی زرین پوشش تھی اور اُسکی ٹوپی اور تلوار اُسکے قدمون کے پاس رکھی تھی۔ ہفتہ کو مہمان شاہی سینٹ جرمین کے سفر مین گئے۔ جہان جیمز دوم انگلستان کا رہتا تھا۔ اور جلاء وطنی کیحالت مین مرا تھا۔ شام کو ورسیلیس مین شہنشاہ نے بال کا جلسہ کیا اس بال کا حال ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ ہمین ایسی نفاست اور عظمت دیکھی جو مین نے پہلے کبھی نہین دیکھی لوئی شانزدہم کے زمانہ سے کوئی بال ایسی نہین ہوئی وہ لوئی پانزدہم کی بال کی بعینہ نقل تھی۔ ۲۶ اگست اتوار کو پرنس کی سالگرہ کا دن تہا۔ یہ دن مجھے بڑا عزیز تھا۔ مین یہ چاہتی تھی کہ وہ دستور کے موافق میرے اپنے گھر مین ہو مگر وہ وہان نہوا۔ میرا عزیز البرٹ اِس سے خوش ہوا کہ اِن لوگون مین وہ دن ہوا جو فی الحقیقت اسکی قدرشناسی کرتے تھے۔ خداتعالی اُسکو سالہا سال تک سلامت رکھے اور برکت دے اور ہم دونون بوڑہے ہوجائین ✤

۲۷ تاریخ پیر کو گھر کی طرف سفر شروع ہوا۔ دوپہر کے بزلون مین آئے۔ تہوڑی دیر ٹہیرے ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ پھر ہم سوار ہوکر ریتی کی طرف گئے۔ جہان کیمپ کی ساری سپاہ چھتیس ہزار پیدل جمع تھی۔ اسکے سوائے سوارلین سرزوڈریگون اور گرانڈیر موجود تھے۔ ہم سوار ہوکر اُن کی صفون مین گئے جو بہت پاس پاس تہین۔ اُنکی سنگینین جو بالکل ایک نیستان معلوم ہوتا تھا اُنکے پیچھے نیلا سمندر خموش تہا۔ سورج غروب ہورہا تھا۔ اپنی قرمزی روشنی سب پر ڈال رہا تھا جسکے سبب ایک عجیب جلوہ گاہ نظر آرہی تھی۔ جب اِس سپاہ کا آخر مارچ ہوا تو ہمارے بیڑے نے سلامی اُتاری بیشک یہ واقعہ اُن بہت سے واقعات عجیب مین سے تہا جو اِس ملاقات مین واقع ہوئے تھے۔ کیا وہ زمانہ تہا کہ اِسی ریتی مین نپولین اول نے اِس سپاہ کی قواعد لی تھی جو انگلستان پر حملہ آوری کے لیئے تیار ہوئی تھی۔ نپولین سوم کی سپاہ نے صف بندی کرکے ملکہ انگلینڈ کی سلامی اُتاری۔ جہان نپولین کی سپاہ کے سدراہ ہونیکے لیئے نیلسن کا بیڑا کھڑا تھا وہین ہمارا بیڑا مقیم تہا جس نے نپولین سوم کی سلامی اُتاری۔ بہت سے بینڈون نے بجایا کہ ملکہ برطانیہ پر فرمانروائی کرے۔ کیا اُن دو زمانون مین زمین آسمان کا فرق ہے ✤

غرض ملکہ معظمہ جو یہان سب طرح سے مسرور و محظوظ ہوئی تھین۔ اِس وقت اپنے میزبانون سے افسوس کرتی ہوئی رخصت ہوئین۔ اسوقت رات کے ۱۲ بجے تھے جسوقت وہ شہنشاہ سے

اسپنے جہاز پر رخصت ہوئین ۔شہنشاہ نے کہا کہ آپ پہر یہان دوبارہ تشریف لائین تو ملکہ معظمہ نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ آپ انگلینڈ مین دوبارہ رونق افروز ہونگے ۔ملکہ معظمہ کہتی ہین کہ مین شہنشاہ سے دو دفعہ بغلگیر ہوئی ۔اور اسنے البرٹ و بچون سے بڑی گرم مہری سے مصافحہ کیا ۔ہم اسکے ساتھ زینے پر چڑھے اور پہر مین نے اُسکا ہاتھ دباکر رخصت کے الفاظ کہے جس کے جواب مین اُسنے بھی الوداع کہا *

ملکہ معظمہ کی مراجعت اور اوسبورن مین

دوسرے صبح کو ساڑھے آٹھ بجے جہاز شاہی اوسبورن مین لنگر انداز ہوا ۔کنارہ پر شہزادہ الفرڈ اور اُن کے چھوٹے بھائی انتظار کر رہے تھے اور گھر کے پاس ہڈرلین جین اور لوئیس اور گھر کے اندر بیچاری ایلاس انتظار مین بیتاب ہو رہے تھے ۔غرض دس روز کے بعد نہایت فرحت افزا سیر و تماشے کے بعد اپنے گھر مین آکر خوش خرم ہوئے ۔ اور اس اپنی سیاحت دہ روزہ کا خلاصہ ملکہ معظمہ نے جو لکھا ہے اُسمین سے کچھ فقرے ہم نیچے نقل کرتے ہین *

نپولین سوم کے خصائل

انتظام الٰہی کے بھی عجیب و غریب کارخانے ہین بھلا اس کا کسکو سان و گمان تھا کہ وہ شخص جسپر ۱۸۵۱ء سے ہم نظر التفات نہین کرتے تھے اُسکی حالت ایسی بدل جائے گی کہ وہ شہنشاہ ہو گا ۔اور خارجی حالتین اور اسکی اپنی بے ریائی و راستبازی ہمارے ملک کے ساتھ اور اُسکی عدالت و زیرکی ایسی ہونگین کہ وہ صرف انگلینڈ ہی کا پکا دوست و رفیق نہین ہو گا بلکہ وہ خاص ذات کا دلی دوست ہو گا *

ملاقات کے بعد شہنشاہ کا ذکر بارہا مین نے البرٹ سے کیا ہے البرٹ بالطبع بہت چپ چاپ آدمی ہے ۔مین تو کسی کے کہنے سُننے مین کبھی آجاوٴن مگر وہ اور آدمیون کے کہنے سننے مین نہین آتا ۔اور کسی اور شخص کا اثر اسپر نہین ہوتا ۔وہ بھی بالکل اسباب کو تسلیم کرتا ہے کہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ جب کوئی شخص شہنشاہ کے ساتھ بے تکلف دوستانہ رہتا ہے جیسے کہ ہم اُسکے ساتھ ہر روز آٹھ دس ۔بارہ گھنٹے اور ایکدن چودہ گھنٹے تک رہے تو وہ اسکا گرویدہ اور دلدادہ ہو جاتا ہے شہنشاہ چپ چاپ سادہ مزاج ہے جن چیزون کو وہ نہین جانتا ۔اُن کا حال سُنکر بہت خوش ہوتا ہے ۔وہ صاحب تدبیر ۔ذیشان عادل و شریف ہے ۔ہمارا احترام اور ادب اور اعزاز کرتا ہے ۔کبھی کوئی ایک لفظ نہین کہتا جو ہمکو ناگوار ہو نہ کوئی کام ایسا کرتا ہے جو ہم کو ناراض اور دق کرے ۔ بہت ہی کم آدمیون کو

مین جانتی ہون کہ جنپر مین اختیار اعتبار کرنے کا میلان رکھتی ہون اور اُنسے اپنی دل کی بات صاف صاف کہدیتی ہون۔ مجھے اُس سے کسی بات کے کہنے مین خوف نہین معلوم ہوتا۔ مین جانتی ہون کہ جو بات اُس سے کہونگی وہ محفوظ رہیگی۔ اُسکی مصاحبت خاصکر پسندیدہ اور خوش کرنے والی ہے اُسمین کوئی بات دل کے بہانے والی اور اپنی طرف جذب کرنے والی غم آمیز ایسی ہے کہ وہ اُس کی مخالفت سے روکتی ہے۔ اِس دلربائی مین اُسکی حُسن صورت کو کچھ دخل نہین ہے۔ اگرچہ مین اُسکی صورت کو بھی پسند کرتی ہون۔ بے شک اِس مین اپنے ساتھ آدمیون کے گرویدہ کرنے کی عجیب قوت مقناطیسی ہے۔ بچے اِسکے شائق ہین۔ وہ اُنپر بڑی شفقت کرتا ہے مگر دانشمندی کی ساتھ وہ البرٹ کا شائق رہتا ہے اُسکی پوری قدرشناسی کرتا ہے اور اُسکا پورا اعتبار کرتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مین اپنے زمانے کے واقعات مین اِس فرانس کی سیر کو یہی سمجھون گی کہ مین بڑے شان اور چہرون کے دیکھنے سے مسرور و محظوظ ہوئی۔ بلکہ شہنشاہ کی معیت مین جو وقت گزرا وہ میری زندگی کے زمانون مین سب سے زیادہ دلچسپ خوش و خرم تہا۔ شہنشاہ بیگم بھی بڑی سحر آفرین ہے اور ہم سب اُسکے بڑے شائق ہین۔

غرض اِس روز کی ملاقات کی تازگی و گرماگرمی نے ملکہ معظمہ و پرنس کے دلپر بڑا اثر کیا پرنس نے شہنشاہ فرانس کو لکھا ہے کہ ہم شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کے احسانات کے بڑے ممنون ہین۔ آپنے جس حسن اخلاق سے ہمارا استقبال کیا ہے۔ اُس سے آیندہ ہم کو اُمید ہے کہ انگلینڈ اور فرانس مین اتحاد دلی ہوگا۔ شہنشاہ نے اِس خط کا جواب لکھا کہ اِس کہنے کی کچھ ضرورت نہین ہے کہ مین آپ کو جس قدر زیادہ جانتا ہون اُسی قدر مین آپکے خصائل حمیدہ کی قدر و منزلت کرتا ہون اور آپ کی ذات کے ساتھ مجھے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اِس بات کا آپ یقین کرین کہ جو لوگ ہم سے محبت کرتے ہین اُنکے جاننے کی قوت ہم مین بغیر کسی دلیل و حجت کے ہے۔ مجھے اِس کا نہایت افسوس ہے کہ آپ کی اقامت یہان تھوڑی مدت تک رہی اسلئے کہ جہان نیک کام کرنے کی آرزو ہوتی ہے وہان آدمی جتنے دنون زیادہ ساتھ رہتے ہین۔ زیادہ اچھا ایک دوسرے کو جانتے ہین۔

۵۔ ستمبر ۱۸۵۵ء کو ملکہ معظمہ بال مورل کو روانہ ہوئین ایک دن ایڈنبرا مین ٹھیرین ۷ کو بال مورل مین داخل ہوئین۔ کوئین و پرنس نے دیکھا کہ جدید محل کا بڑا حصہ بنکے رہنے کیواسطے

بالکل تیار ہوگیا ہے۔ پرنس نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ وہ نہایت آسایش و آرام کا مکان ہے۔ اسکا بڑا برج نصف بلند ہوا ہے اور اُسکے بازؤن پر جو کیسل سے ملتے ہین چھت پٹ گئی ہے اُٹھے بڑے مکانات بن گئے۔ فقط مکان کے سامنے جو گڑھے ہین۔ اُن مین مٹی بھرنی باقی ہے پرنس کو یہان قلم کی محنت کے کام سے جو فرصت ملتی تھی وہ ایسے کامون مین صرف ہوتی تھی۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ یہ نیا محل بہت ہی خوبصورت اور خوش منظر ہے جب ہم اس کے ہال مین گئے تو نیک شگون کے لیئے پرانی جوتی ہمپر پھینکی گئی۔ مکان نہایت ہی دلفریب و دلکشا ہے اُسکے کمرے مسرت افزا ہین وہ بالکل آراستہ و پیراستہ ہین۔ پرانے مکان مین یہ بات نہ تھی کہ اپنے کمرون سے اور کتب خانہ کے اور ڈرائنگ روم کے دروازون مین سے وادی ڈی کو اور اُسکے پیچھے پہاڑون کو دیکھتے۔ یہ جلوہ گاہ قدرت نہایت حسانت رکھتا ہے۔ اِس نئے مکان مین جنگ گاہ سے متواتر یہ خوش خبریان آئین کہ بندرگاہ مین روسیون کے جہاز ڈوب گئے۔ اور فرانسیسیون نے مالاکوف کو لے لیا اور آخر کو یہ کہ سبسٹوپل ہمارے دوستون کے ہاتھ آگیا۔ اِس خوشخبری کے آنے پر ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ الحمد للہ ہم کو بڑی خوش خبری ملی مگر ہم اِس خوشخبری کو مشکل سے یقین کرتے ہین نہایت شوق سے اُسکی آرزو مین بیٹھے ہین۔ اور اصلی واقعات معلوم نہین ہوتین۔ پرنس البرٹ نے کہا کہ جب آخر سال مین یہ خبر جھوٹی آئی تھی تو روشنی کا سامان تیار کیا گیا تہا۔ مگر وہ سامان روشنی صحیح خبر آنے کے انتظار مین یون کا یون ہی رکھا ہوا تہا۔ ۲۵۔ نومبر کو جو جنگ انکرمین کی فتح کا دن تہا ہوا ایسی تیز و تند چلی کہ اُسنے روشنی کو نہ ہونے دیا۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ سامان روشنی یہ انتظار کر رہا تھا کہ ہم دوبارہ یہان آنکر اِس کو کام مین لائین۔ بے شک یہ نیا مکان بڑا مبارک تھا کہ جس لمحہ سے ہم اُسمین آئے ہین۔ خوشخبریان آنی شروع ہوئین +

شہزادی کی منسوبی کی قرابت کی نسبت

جنگ مین فتحیابی کی خوش خبری کے سوا کوئین و پرنس کو گھر مین بھی یہ بڑی خوشی ہوئی کہ انکی پلوٹھی کی صاحبزادی کی نسبت قرابت کی تقریب ہوئی۔ ۱۳۔ ستمبر کو پرنس نے سٹوکمر کو یہ خط لکھا کہ شہزادہ فریڈرک ولیم فریڈرک کل صبح کو آئے گا۔ اُن الفاظ کے پڑہنے سے آپکے دل مین اہتزاز ہوگا کہ آپ کو تو یہ اُس مدت سے ہوس ہی تھی کہ اِس نوجوان شہزادے اور بڑی صاحبزادی مین عقد نکاح بندھ جائے۔ اسکے سبب سے انگلینڈ اور پروشنٹ سٹیٹس کے درمیان التیام و استحکام ہوجائے

یہ دونون نوجوان مدت سے ایک دوسرے کو جانتے ہین۔ شہزادہ فریڈرک اپنے مربیون سے اور شاہ پروشا سے اجازت لیکر شہزادی سے نسبت کرنیکے لیئے آیا ہے جسپر مدت سے اسکا دل آیا ہوا ہے۔ بیرن سٹوک میر اس خط مین یہ فقرہ پڑھکر بڑا ہی خوش ہوا کہ آج صبح کو حاضری کہانے کے بعد امر معلوم اپنی انتہا کو پہنچ گیا کہ نوجوان نے اپنے مان باپون اور شاہ پروشا سے اجازت لیکر یہ اپنی درخواست پیش کی۔ اور ہم نے اُسکو منظور کر لیا۔ اور اُس سے کہا کہ طرف ثانی کی کون خواہش ہے تک وہ درخواست اپنی ملتوی کرے۔ موسم بہار مین یہ نوجوان اپنی درخواست خود شہزادی سے کرنی چاہتا ہے اور وہ اپنے مربیون اور بہن کو ساتھ لیکر آئے گا تو شادی ہونیسے پہلے سترہوین سالگرہ ہوجائے گی اسلیئے آیندہ موسم بہار سے پہلے شادی نہین ہوگی۔ شہزادہ کے مربیون اور شاہ پروشا کو بھی اطلاع ہوگئی ہے کہ ہم مین اور نوجوان شہزادے مین یہ معاہدہ ہوگیا ہے اور نوجوان شہزادی سے اس کا استفسار بعد اسکے بلوغ کے ہوگا٭

۲۰ - تاریخ کو نوجوان شہزادے نے ہمارے پاس سے جانے کا ارادہ کیا ہے اور اُسکو ہماری مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ مین نے اس سے کہدیا ہے کہ چودہ روز تک ملاقات کا رہنا کچھ تھوڑا ہے نہ بہت ہے۔ مین اس سے ملکر بہت خوش ہُوا۔ وہ بڑا مستقیم الطبع اور آزاد اور راستباز ہے وہ تعصبات سے خالی معلوم ہوتا ہے۔ اور حد سے زیادہ نیک ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ وکی نے میرا دل لے لیا ہے٭

دوسرے دن پرنس البرٹ پر وجع مفاصل کا دورہ بائین بازو مین ہُوا۔ جس کے سبب سے کچھ دنون بہت تکلیف ہوئی۔ وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ ۲۲ و ۲۳ تاریخون کو بڑا خوفناک درد رہا۔ ۲۵ - تک یہ ہولناک درد جاری رہا۔ اُنہون نے بیرن سٹوک میر کو لکھا کہ مین نے ایک ہفتہ سے آپ کو خط نہین لکھا۔ اسکا سبب یہ تہا کہ وجع مفاصل کے سبب سے مین قلم ہاتھ مین نہین پکڑ سکتا تہا۔ اب بھی قلم کو ٹھیک ہاتھ مین نہین تہام سکتا۔ پھر بائین شانہ مین درد اور دل و بازو مین تشنج ایسا ہوا کہ ہلنا جلنا میرے لیئے ناممکن ہوگیا۔ اور سب سے زیادہ تکلیف یہ تہی کہ رات کو نیند نہین آتی تھی اور درد رہتا تھا۔ اب مین پہلے کی نسبت سے اچھا ہون مگر کچھ اپاہج ہون٭

شہزادی وکٹوریا کو اس نسبت سے بڑا اہتزاز ہوا۔ شہزادہ کو حقیقت مین اس سے محبت ہے اور اس

چھوٹی لڑکی نے جہان تک ہوسکا اُسکو خوش کیا۔کل سے ایک دن بعد نوجوان شہزادہ چلا جائیگا شہزادہ کے بزرگون کو بھی اس قرابت کے ہونے کی خوشی ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہین کہ نسبت قرابت شہزادی کی سترہوین سالگرہ کے بعد ہو۔ لارڈ پامرسٹون نے اس نسبت قرابت کی بابت کہا کہ مجھے یقین ہے کہ یہ رشتہ مندی جب ہوگی تو جو لوگ اس سے خاص تعلق رکھتے ہین اُنکو خوشی ہوگی اور حضرت علیا اور خاندان شاہی کو راحت ہوگی اور بے شک اس سے دونون ملکون کی بلکہ علی العموم کل یوروپ کے اغراض نکلین گے ۔

شہزادی وکٹوریا کی قرابت نسبت کی باتین

نوجوان شہزادی سے اس امر کے مخفی رکھنے کی تجویز ہوئی تھی مگر یہ امر نا ممکن تھا ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین۔ ۱۹ ستمبر ۱۸۵۵ء۔ آج ہماری پیاری وکٹوریا کی پروشیا کے شہزادے ولیم سے منگنی ہوگی۔ شہزادہ ہمارے پاس ۱۴ ستمبر سے آیا ہوا تھا۔ اُسنے ۲۰ ستمبر کو ہمسے اپنی آرزو بیان کی۔ مگر ہم شہزادی کی کم عمری کے سبب سے نہین کہہ سکتے تھے کہ وہ خود اُس سے یہ بات کہے یا وہ انتظار کرے اور دوبارہ آئے مگر ہمکو یہ بہتر معلوم ہوا کہ وہ دوبارہ آئے۔ ہم کریکناین کو سوار جاتے تھے کہ اُسنے سفید ہتھیر (ایک پھول کا درخت جس کی جھاڑ بنتی ہے) کا ٹکڑا توڑ کر اور چن کر شہزادی کو دیا۔ (یہ ایک شگون کی علامت ہے) اور اُسنے کنایۃً اپنے آرزو کا اعلان شہزادی پر کردیا اور جب کرنوک سوار ہوکر گئے تو پھر نسبت کی قرارداد ہوگئی ۔

۱۸۵۵ء ۱۷۔ اکتوبر کو ملکہ کوئین اور پرنس ونڈسر مین آئے۔ راہ مین رات کو ایڈنبرا مین رہے۔ پرنس پر وجع مفاصل کے عارضہ نے جو حملہ کیا تھا اُسکو شمالی ہوا نے اور جنگل مین چند روزہ ہرنون کے شکار کھیلنے نے رفع دفع کیا۔ یہان واپس آنا تھا کہ پھر وہی کامون کا متواتر ہجوم تھا۔ رات دن کی محنت کا آغاز ہوا۔ چند روز بعد ملکہ معظمہ کے پاس خبر آئی کہ اُن کا سوتیلا بھائی شہزادہ لین صرع کے مرض مین مبتلا ہوا جسے سن کر دونون میان بی بی کا دل بیتاب ہوا وہ اس مرض کو ایسے جید و مستعد دل و دماغ سے کام کرنے والے کی موت کا پیغام سمجھتے تھے ۔

ملکہ معظمہ کا ونڈسر مین آنا اور انکے سوتیلے بھائی کی بیماری

پبلک کامون کے سوا پرنس نے برمنگھم و مڈلینڈ انسٹی ٹیوشن کے بنیاد کے پتھر رکھنے کی تقریب کے لیے ایک ایڈریس تیار کیا۔ ۲۲۔ نومبر کو اس رسم کو ادا کیا اور اُسکے بعد ٹون ہال مین دعوت مین ایک ایڈریس پڑھا۔ اس انسٹی ٹیوشن کا مطلب یہ تھا کہ سائنس و آرٹ کو تعلیم مین

داخل کیجے جو دولت زا محنت پردازی کو باقاعدہ بنائے۔ سائنس کے معنے یہ ہین کہ قوانین نیچر کو
تحقیق کرکے اُنکے استعمال کو بتلائے۔ وہ مزدورون کو ہدایت کرتا ہی کہ کس طرح اُنکی تکلیف کم ہوسکتی
ہی۔ وہ اُن زورون کو باقاعدہ بناتا ہے جو کام مین آتے ہین۔ وہ سمجھاتا ہے کہ کامون کا مقصود
کیا ہوتا ہے۔ صنّاع کو اپنی عقل پر فخر ہوتا ہے کہ مین نے اپنے ہُنر سے یہ چیز دولت زا بنائی ہی
پرنس کو ایسی چیزون سے دلی شوق تہا جو اُنکے دل مین تہا وہی اپنے ایڈریس مین زبان سے فرمایا
اُنہون نے بیان کیا کہ اِنسان کے لیئے سائنس نے کیا کیا فائدہ مند کام کیئے ہین اور آئندہ اِس
سے بیش بہا علم کے حاصل ہونے کی اُمیدین ہین اور اپنے ایڈریس کا اِس مضمون پر خاتمہ کیا
ہمپر عین فرض ہے کہ جن قوانین کے موافق خدائے تعالی عالم پر فرمانروائی کرتا ہے۔ اُنکا مطالعہ
کرین۔ اُن قوانین کے دو احاطے ہمارے بڑے بڑے مدارس اور دارالعلومون مین خودمختاری
سے درس مین اختیار کیئے ہین۔ وہی تعلیم کے اصلی اجزا سمجھے جاتے ہین۔ جن مین سے ایک احاطہ
مین قوانین مقادیر و نسبتون کے مدون ہوتے ہین اسکو میتھی میٹکس (ریاضیات) کہتے ہین
دوسرے احاطہ مین ہمارے خیالات کا اظہار بذریعۂ زبان ہوتا ہے۔ اِس مین صاف پاک قدیمی زبانین
لیٹن و گریک کا علم صرف و نحو و علم ادب داخل ہے ۔

یہ قوانین علم کے فروع اعظم ہین۔ اُسکے مطالعہ سے دل و دماغ مجلّا ہوتے ہین۔ فہم و ذہن
مین استقامت و رفعت پیدا ہوتی ہے۔ مگر فقط یہی قوانین نہین ہین بلکہ اور بہی ہین جو فروگذاشت ہونے
چاہئین جنکے بغیر ہم کچہہ کام کی باتین نہین کرسکتے۔ مثلاً وہ قوانین ہین جو انسان کے عقلی اور روحانی
تعلقات پر فرمانروائی کرتے ہین یہ منطق و آلہیات کہلاتے ہین۔ پہر اور قوانین ہین جو ہماری جسمانی
طبیعت پر سلطنت کرتے ہین اور بتاتے ہین کہ جسم و روح مین کیا تعلقات ہین وہ فزی اولوجی اور
سائی کولوجی کہلاتے ہین۔ ایک وہ قوانین ہین جو انسان کی سوسائٹی پر حکمرانی کرتے ہین اور ایک
آدمی کا تعلق جو دوسرے آدمی سے ہی اُسے بتلاتے ہین وہ پولیٹیکس جیورس پروڈنس و پولیٹیکل
اکونومی کہلاتے ہین اور بہت سے اور ہین ۔

یہ قوانین مذکورہ بالا مختلف انسٹی ٹیوشنون مین اصلی تعلیم کہلاتے ہین اور وہ اِس کے
مستحق بہی ہین۔ مگر تمہارے انسٹی ٹیوشن کے مطالب و مقاصد اقصی یہ ہین کہ مادہ اور اُسکی صورت

کے قوانین پر عمل ہو۔ جس سے ہم انڈسٹری (محنت پردازی یا سلیقہ) کو تقسیم کر سکین اور یہی ایک خاص بڑی بات ہمارے زمانہ کی ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ اپنی ساری ہمت کو بنیر لسکے کہ ہم اُسکو دوسری طرف بٹائین۔ سائینسون اور مکینکس فزکس کیمسٹری فائن آرٹس (یعنے مصوری نجاّری۔ وتعمیر عمارت) کی طرف صرف کرین *

ہم نے اپنے ملک کے لیئے ایک نعمت عظمیٰ کا سامان تیار کیا ہے۔ تہوڑے دنون مین دیکھوگے کہ کیا کیا اسکے فائدہ مند نتائج حاصل ہوتے ہین۔ اور پیداوار کے لیئے قومی قوتین کیسی بڑھ جاتی ہین۔ مجھے یقین ہے کہ اسکام مین اور ملکون کے حصے بھی تقلید واتباع کرین اور مجھے امید ہے کہ یہ کل انسٹی ٹیوشن ایک مرکز پر متحد ہو جائینگے۔ اور اس طرح سے اپنی قوم کو نہال کرینگے *

شاہ سارڈینیا کا انگلستان میں آنا

۳۰۔ نومبر ۱۸۵۵ء کو انگلینڈ مین ملکہ معظمہ کی ملاقات کے لیئے شاہ سارڈینیا آیا۔ پرنس اسکو لینے کے لیئے ریلوے سٹیشن پر گیا۔ وہان سے دونون گاڑی مین بیٹھکر لنڈن مین آئے اہل شہر نے بڑی گرمجوشی وخوشی سے خیر مقدم کی رسم ادا کی۔ اسکا یہان آنا تہوڑے دنون کے لیئے تھا۔ مگر یہان اُسنے بہت کچھ دیکھا بھالا جسکے سبب سے کوئین اور پرنس دونون تھک گئے *

دوسرے دن یہان آنکر بادشاہ وول وچ مین سلحہ خانے کو دیکھنے گیا۔ پھر اسپتال مین جاکر مہربانی کی باتین کین۔ پھر توپ خانہ کی قواعد دیکھی۔ جس سے انگلستان کی برتری توپ زنی مین اسپر ثابت ہوئی۔ اتوار کو وہ لنڈن مین رہا۔ پیر کی صبح کو ملکہ معظمہ کے ساتھ پورٹس متھ مین ڈوک یارڈس اور فیکٹری کا ملاحظہ کیا۔ سپٹ ہیڈ مین بیڑے کا ملاحظہ کیا۔ ۴۔ کو بادشاہ لنڈن مین آیا۔ قصر بکنگھم سے شاہانہ جلوس کے ساتھ شہر مین گیا۔ جہان دو ہزار مہمان گلڈ ہال مین اسلیئے جمع ہوئے تھے کہ کورپوریشن کے ایڈریس دینے کی رسم کو دیکھین۔ جب بادشاہ شہر مین آیا تو باوجودیکہ دن بہت سرد وتاریک اور نم آلود تھا۔ بہت سے آدمی اس کے مبارکباد دینے مین سرگرم تھے۔ جس وقت وہ ہال مین داخل ہوا تو بڑی بہار تھی۔ تمام آدمیون نے جو جمع ہوئے تھے سروقد تعظیم دی اور بڑے بلیے چوڑے چیرز دیئے۔ جن کا اثر بادشاہ کے دل پر ہوتا تھا۔ دونون ایڈریس اور انکے جواب اسوقت کے لیئے نہایت ہی مناسب حال تھے۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ نے بادشاہ کو آرڈر آف گارٹر

ویا۔ شام کو دعوت بڑی دہوم دہام سے ہوئی جسپر اُسکی ملاقات کا خاتمہ ہُوا۔ وہ ونڈسر کیسل سے پانچ بجے ملکہ معظمہ سے رخصت ہُوا ✤

سنہ ۱۸۵۶ عیسوی

لارڈ کلیرین ڈون کی مان کی تعزیت مین ملکہ معظمہ نے جو خط لکھا ہی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ارا کین سلطنت سے صرف شاہانہ تعلق ہی نہین رکہتی تھین بلکہ دوستانہ و محبانہ رشتہ مندی بھی رکھتی تہین ✤

۱۳ جنوری سنہ ۱۸۵۶ع۔ میرے پاس آپ کا خط آیا۔ ہم کو دلی رنج ہُوا کہ آپ کی والدہ عزیزہ نے اِس جہان سے رحلت کی جسکے سبب سے اُنکی دردناک علالت ختم ہوئی۔ اُس سے آپکا وہ نقصان ہوا جسکا بدل ناممکن ہے۔ اور اِس سے وہ رشتہ تعلق جو اِس دنیا مین تہا ٹوٹ گیا مگر دنیا سے بہتر عقبے سے جو رشتہ تعلق ہے وہ ہنوز سلامت ہی۔ آپ کو اِس اندوہ و الم مین یہ تسکین ہونی چاہیے کہ کئی ہفتے تک آپ کی والدہ اپنے گہر کی چھت کے نیچے شاد و خُرم رہین۔ اُن کے سارے بچے اُسوقت مین اُن کے پاس گرداگرد موجود تھے۔ وہ اِنہی اِس شرف و فخر سے خوش ہوتی تہین کہ اُن کا ایک بیٹا ہے جس نے اپنے ملک کی اپنے بادشاہ کی بے بہا بزرگ خدمات کی ہین ✤ فقط

۳۱ جنوری سنہ ۱۸۵۶ع کو بذات خود ملکہ معظمہ نے دستور کے موافق پارلیمنٹ کو کہولا تخت پر رونق افروز ہوکر اپسیچ مین اپنے دوستون کی فتوحات عجیبہ اور عظیمہ بیان کین اور فرمایا کہ سال گزشتہ مین یہ امر لابدی تہا کہ مین بری و بحری سپاہیون کی تیاری مین اپنی ساری توجہ صرف کرون۔ مگر مین نے جنگ موجودہ کے کامون کی تقویت دینے کے اندر اپنی سعی و کوشش مین سے کسی بات کو اُٹھا نہین رکھا۔ مین نے اپنا یہ فرض جانا کہ مصالحت امن و عافیت کی کسی معقول تجویز سے انکار نہ کرون عنقریب پیرس مین مصالحت کے بابت عہد و پیمان کا آغاز ہونے کو ہے ✤

جناب ملکہ معظمہ کی سواری پارلیمنٹ ہوس کو گئی اور آئی تو اُس کے ساتھ بہیڑ بہاڑ اور محبت اور خیرخواہی کی گرمجوشی کا اظہار پہلا ہی سا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ یا

صلح مین قوم جو انکی ذات مبارک کے ساتھ اپنے اغراض رکھتی ہے اُن مین کمی نہین آئی ؛
شہنشاہ بیگم فرانس کے ہنوز بچہ نہین پیدا ہوا تھا کہ انکی سخت علالت کی خبرین ملکہ معظمہ کے پاس آئی تھین جسکے سبب سے انکو اور پرنس کو بہت تشویش ہوتی تھی اور وہ متردد ہو کر خطوں سے ان کا حال پوچھتے تھے۔ مگر جب شہنشاہ بیگم کے بیٹا بخیر و عافیت پیدا ہوا تو شہنشاہ نے پرنس کے خط مورخہ ۲۰۔ مارچ ۱۸۵۶ء کا یہ جواب لکھا۔ کہ آپنے جو مجھے مبارکبادین اور تہنیتین بھیجی ہین اُن کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین ملکہ معظمہ کو ایک خط لکھکر بھیج چکا تھا کہ اُس سے ایک گھنٹہ کے بعد اُن کا الطاف نامہ میرے پاس آیا۔ مین اُس خط کا جواب لکھکر اپنے خطون کے پڑھنے سے انکو تھکانا نہین چاہتا تھا۔ اسلیئے آپ ہی کے خط مین اُن کے عنایت نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ آپکے سارے کُنبے نے جو میرے ہان بیٹے کے ہونے کی خوشی منائی اُس کا اثر میرے دلپر ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ میرا بیٹا چھوٹے پیارے شہزادے آرتھر کے مشابہ ہوگا اور اُسکے خصائل مثل آپکے بچون کے نادر ہون گی۔ انگریزون نے جو میرے ساتھ اپنی الفت و محبت کا اظہار کیا ہے۔ اُسسے انگلینڈ اور فرانس مین باہم ایک دلبستگی پیدا ہو گئی ہے مجھے اُمید ہے کہ میرے دل مین خاندان شاہی کے ساتھ محبت و موانست ہے اور انگریزی قوم کی قدر و منزلت ہے وہ میرے بیٹے مین متوارث ہوگی ؛

۲۔ مارچ ۱۸۵۶ء کو شہزادی وکٹوریا کے عیسائی بنانے کی رسم ونڈسر کے خانگی گرجا مین ادا ہوئی۔ شہزادی کو اُن کا باپ اور وہ ہمنام باپ شاہ بلجیم اور ملکہ معظمہ گرجا مین ساتھ لے گئے۔ اُن کے بہن بھائی اور امرائے عظام اور وزرائے اعظم بھی اس تقریب مین موجود تھے شہزادی سے جو بشپون نے سوال کیئے ان کے جواب حسب دلخواہ دیئے ؛

۳۰۔ مارچ ۱۸۵۶ء کو دس بجے رات کے یہ خبر آئی کہ صلح کے عہدنامہ پر دستخط ہو گئے جسکے سبب سے جیمس پارک کی توپون کی شاہی سلامی نے دار السلطنت کو جگا دیا۔ دوسرے دن اسکا اعلان ہوا جس سے قوم کی خوشی اور تسکین ہوئی۔ ۲۹۔ مئی کو قومی مسرت انبساط کا اظہار عام طور پر اس طرح ہوا کہ ہائیڈ پارک وکٹوریا پارک۔ گرین پارک۔ پرائم روز ہل آتشبازیان چھوٹین۔ اور سارے لنڈن مین روشنی ہوئی ؛

ہم نے پہلے بھی لکھا ہے کہ لڑائی مین جو آدمی زخمی ہوتے تھے اُن کے حال پر ملکہ معظمہ و پرنس کو کمال درجہ توجہ رہتی تھی سپاہیون کے زخم اُنکے دلون پر بھی چرکہ لگاتے تھے۔ وہ وقتاً فوقتاً چیتہم کے اسپتالون کے انتظام کی نگرانی و سرپرستی کرتے رہتے تھے ۱۶- اپریل کو ملکہ معظمہ نے دوبارہ بروٹن کے اسپتالون مین زخمی سپاہیون کا ملاحظہ فرمایا اسمین چارسو بیمار جو بتدریج تندرست ہوتے جاتے تھے۔ پارک کے چوک مین صف آرا ہوئے اور جو زخمی اپنے بچھونون سے الگ ہوسکتے تھے وہ یکجا جمع ہوئے۔ اُنھون نے ملکہ معظمہ کی خدمات بہادرانہ کی تھین اُن سے ملکہ معظمہ نے ملاقات کی اور ایسی محبت و شفقت کی باتین کین کہ جن سے اُن کے دکھ درد مین ایسی تخفیف ہوئی کہ کسی قیمتی عطیہ کے دینے سے بھی نہ ہوتی۔ بہت سے آدمیون کے زخم بڑے گہرے و خوفناک ایسے تھے وہ دیکھے نہ جاتے تھے۔ بعض کے اعضا ایسے اُڑ گئے تھے کہ اُنکی صورت مسخ ہوگئی تھی۔ اُن کے دیکھنے سے لڑائی کی تصویر آنکھون مین کھچ جاتی تھی۔ جو مجروح زیادہ تھے اُن سے ملکہ معظمہ زیادہ ہمکلام ہوئین۔ غرض ان بیمارون کے لیئے جو وہ حسن انتظام فرماتین اور اُنکے حال پر شفقت و مرحمت کرتین۔ اُن سے اُن بیمارون کو بڑی تقویت ہوتی +

ایلڈر شوٹ مین کیمپ کے انتظامات پورے ہوگئے تھے اُن کے ملاحظہ کے لیئے ملکہ معظمہ و پرنس تشریف فرما ہوئے۔ وہ فارن بورن کے اسٹیشن پر اُترے۔ جنرل نولیس نے اُن کا استقبال کیا۔ جب وہ کیمپ مین پہنچین تو اُنھون نے اپنی سواری کو بدلا اور ایک سمند گھوڑے پر سوار ہوئین اور سپاہ کو دیکھنے گئین۔ یہان چودہ ہزار سپاہ موجود تھی اور دو لینون مین کھڑی تھی۔ جسکا فرنٹ یعنے سامنے کا رخ ڈیڑھ میل طول مین تہا۔ ملاحظہ کے وقت سپاہ نے اسلحہ پیش کیئے۔ باجے بجائے۔ نشست کے لیئے ایک بلندی پر پایگاہ بنایا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ وہ اپنے اہل و عیال سمیت یہان شب باش ہوئین۔ دوسرے دن صبح کو گھوڑے پر سوار ہوئین۔ فیلڈ مارشل کی وردی اور گارٹر کے ربنڈ و ستارہ و سیاہی مائل نیلی سنجاف لگی ہوئی سرخ کرتی زیب تن تھی۔ اُنھون نے اٹھارہ ہزار سپاہ کی قواعد کو ذرا ذرا دیکھا بھالا۔ اس کے بعد اولیاے دولت نے قصر بکنگھم کو مراجعت کی +

سپٹ ہیڈ میں بیڑے کا ملاحظہ

چند روز بعد ۲۳- اپریل کو سپٹ ہیڈ میں ایسے عظیم الشان بیڑے کا ملاحظہ ہوا جیسے برابر اب تک کوئی بیڑا نہین جمع ہوا تھا۔ اسکی سیر کے لیئے سارے ملک کے آدمی آئے تھے ۔۔ مطلع صاف تھا اسلیئے کنارے پر سے تماشائیون کو سمندر کے اندر خوب سیر دکھائی دیتی تھی۔ پورٹس متھ کے بندرگاہ سے شاہی جہاز دوپہر کو چلا اور اُسکے پیچھے اور بہت سے دخانی جہاز تھے جو جھنڈیون اور بیرقون سے آراستہ تھے اور تماشائیون سے بھرے ہوئے تھے وہ جنگی جہازون کے درمیان گزرا توپون کی دُھون دُھون اور آدمیون کے غل شور نے ایک قیامت برپا کردی۔ پرنس نے اس بحری قوعد کا حال اپنے خط مین بیرن سٹوک میر کو یہ لکھا ہے کہ مین آج آپ کو ایلائس کی سترھوین سالگرہ کے دن خط لکھتا ہون۔ آپ کی حالت کے سنبھل جانیسے اور آپ کی صاحبزادی کی تندرستی کی تازہ امیدون کے ہونیسے مجھے دلی خوشی حاصل ہوئی کل سے ایک دن پہلے سپٹ ہیڈ مین بحری سپاہ عظیم کا ہمنے ملاحظہ کیا۔ دو سو چالیس جنگی جہاز بہت قسمون کے تھے۔ ہمارے جلوس کے بیس جہازون نے اور اضافہ کیا تھا ۔۔

پورٹس متھ مین ایک لاکھ تماشائی تھے۔ دن بڑا صاف تہا اور ذرا سا بھی کوئی حادثہ وقوع مین نہین آیا ۔۔

اس بیڑے مین جہازون پر ۳۰۰۲ توپین چڑھی ہوئی تہین اور انجنون سے ۳۰۰۰۷ گھوڑون کی قوت سے کام کررہی تھین۔ ملکہ معظمہ کا جہاز بیڑے کے درمیان پھرتا تھا۔ اور ہر جہاز سے سلامی اُترتی تھی۔ جب رات ہوئی تو کل بیڑے مین روشنی ہوئی۔ مستولون اور ڈنڈیون پر لیمپ لگے ہوئے تھے بندرگاہون مین نیلی روشنی تھی ۔۔

نٹلی کی جنگی ہسپتال کی بنیاد کا پتھر رکھنا

۸- مئی کو قصر بکنگھم مین دونون ہووسون نے ملکہ معظمہ کو ایڈریسین صلح کریمیا کے باب مین دین، دو دن بعد اولیائے دولت اوسبورن مین آئے۔ پرنس نے ۱۲- مئی کو بیرن سٹوک میر کو خط لکھا کہ ہم کچھ دنون کے لیئے اپنے آرام گاہ مین آگئے ہین۔ موسم بہار یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے آخر ہونا شروع کردیا ہے۔ ہم کو امید ہے کہ یہان ہم اپنے رگ پٹھون کو جو ہمیشہ کی پریشانی اور سخت سردی کے سبب بہت خراب ہوگئے ہین۔ پھر درست و مضبوط کرلین گے ۔۔

۱۹- مئی ۱۸۵۶ء کو ملکہ معظمہ اوسبورن سے عبور کرکے نٹلی کی ہسپتال کے بنیاد کے پتھر رکھنے

کے لیئے تشریف لے گئین۔ دوسرے دن وہ اپنے ماموں صاحب کو لکھتی ہین۔ آخر ہفتے مین خاصکر اتوار کو بڑی خوفناک ہوائین چلتی تھین۔ اگر وہ اعتدال پر نہ آتین تو ہم نٹ لی کی اسپتال کی بنیاد کے رکھنے کی دلچسپ رسم کو نہ ادا کر سکتے۔ یہ اسپتال اس ملک مین نئی قسم کا ہے اور وہ میرے نام سے موسوم ہوگا اور یوروپ کے اچھے اسپتالوں مین سے ایک شمار کیا جائے گا۔ مین اپنی بہادر سپاہ کو دل سے چاہتی ہون۔ مین نے بہت سے بیچارے بیمار اور زخمی سپاہی دیکھے ہین مین مادرانہ شفقت سے اس کام کی نگرانی و انتظام کرتی ہون ؀

دوسرے دن خبر آئی کہ بیرن سٹوک میر کی بیٹی کا انتقال ہوا۔ اُس کی تعزیت مین پرنس نے یہ خط لکھا ؀

آپ کے صاحبزادے نے آپکی صاحبزادی کی وفات کی اندوہناک خبر بھیجی جس کے سبب سے ہم کو بڑا افسوس ہوا۔ مدت سے وہ امراض کے سبب سے بڑی جانکاہی مین تھی۔ موت کے سبب سے اس مصیبت سے چھوٹ گئی۔ مگر باپ کو اس خیال سے کب تسکین ہوتی ہے۔ مجھے خوف ہو کہ مبادا اس جان فرسا واقعہ سے آپ کی صحت مین فرق نہ آجائے۔ کل پروشا کا شہزادہ فرٹز پھر آیا ہے وہ اپنی دُلہن کو پسند کرتا ہو۔ ۲۶ تاریخ کو ہم لنڈن مین پھر چلے جائینگے ؀

قصر بکنگھم سے پرنس اپنے ایک دوست کو جو کوبرگ مین تھا ایک خط مین لکھتے ہین جس سے اس واقعہ کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہو ؀

مین آج آپ کو ایک خط لکھتا ہون جس مین ایک حادثہ کی خبر سناتا ہون جس سے معلوم نہین کہ کیا آفت آتی۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت۔ مین نہین چاہتا کہ آپ کو اخبارات سے یہ خبر اوّل پہنچے۔ وکی ایک خط پر اپنی میز پر لاکھ سے مہر لگاتی تھی کہ اُس کی آستین مین شمع سے آگ لگ گئی۔ اتفاق سے مس ہل ڈائی رو۔ اُسی میز پر بیٹھی ہوئی تھی اور مس اندرسین کے کمرے مین ایلائس کو موسیقی کا سبق دے رہی تھی وہ فوراً اُس آگ کے بجھانے کے لیئے دوڑین اور شعلوں کو اُنھوں نے آتش دان کے سنگین ڈھکنے سے بجھا دیا۔ باوجود اس کے بھی اسکا دایاں بازو کہنی کے نیچے سے شانے تک بہت جل گیا۔ سر جیمس برو ڈی نے زخم کو خود بین سے بڑے غور سے دیکھا اور خاطر جمع کی کہ اندرونی جلد بالکل محفوظ ہی۔ آستین فقط

بازو کے اوپر کے حصے مین خفیف سا ضرر پہنچا ہے۔ اس سبب سے یہ خوف نہین کہ ہمیشہ کے لیئے یہ بازو بیکار ہوجائے گا۔ اس بیچاری بچی نے بڑا صبر کیا اور اُف نہین کی۔ اسکے اوسان نہین جاتے ہوئے تکلیف کی بہادرانہ برداشت کی۔ اب وہ بالکل خوش ہی۔ اسکی اشتہا اچھی ہی چہرہ تندرستی کا معلوم ہوتا ہی۔ مان باپون کی تو طبیعت کا مقتضا یہ تہا کہ اس حادثہ سے اُن کے دل پر صدمہ عظیم پہنچا۔ مگر اس خبر کے سننے سے اُس کے دولھا کا دل نہایت بیتاب و مضطرب ہوا۔ ہم کونسل مین مصروف تھے کہ یہ واقعہ دن کے چار بجے واقع ہوا۔ اگر امداد ایسی جلد نہ قریب ہوتی اور سب کے اوسان بجا نہ رہتے تو ململ مین آگ کا لگنا جسکے جلد جلنے کا تصور بھی ذہن مین نہین آتا معلوم نہین کہ کیا جانگزا حادثہ دکھاتا۔ اگرچہ مشکل سے مدت مین صحت ہوگی مگر یہ یقین ہے کہ جلنے کا کوئی داغ باقی نہین رہے گا۔ ڈاکٹر کلارک آپ کو مریض کی صحت سے اطلاع دیتا رہیگا۔ کل سے ایک دن بعد دولھا چلا جائیگا۔ اس کے عمّون لیوپولڈ شارلٹ اور فلپ ساتھ ایک دن کے لیے آئینگے اور ۹۔ کو چلے جائینگے ✤ ۲۵۔ جون ۱۸۵۶ء قصر بکنگھم۔

ملکہ معظمہ کا ملاحظہ لشکر ایلڈرشوٹ مین

جولائی ۱۸۵۶ء کی ابتدا مین کریمیا سے سپاہ کا بڑا حصہ واپس آگیا تہا۔ اس مہینہ مین ملکہ معظمہ اور پرنس نے ایلڈرشوٹ۔ دوآل وچ۔ اور لنڈن مین کئی دفعہ سپاہیون کا ملاحظہ فرمایا۔ ایلڈرشوٹ کے کیمپ مین جو سپاہ تھی اُس کے ملاحظہ کی تاریخ ۸۔ جولائی ۱۸۵۶ء قرار پائی تھی مگر موسم کی خرابی نے ایسا اندھیر مچایا کہ دن کو رات بنادیا۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے ہمراہی شاہ بلجیم اور سویڈن کا شہزادہ اوس کار کیمپ مین رات کو اس پائیگاہ مین رہے۔ جس کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہین۔ زمین تربتر تھی اور آسمان پر بادل گھرے ہوئے تھے۔ مینہ کے کھلنے کی کوئی امید نہ تھی مگر با وجود اسکے سپاہ اپنا کام چستی چالاکی اور پھرتی سے کررہی تھی اور کریمیا کی آفتون کی طوفان کی برداشت کو دکھارہی تھے۔ بندگاڑی مین ملکہ معظمہ قواعد کے میدان مین تشریف لے گئین اور اُن کے ہمراہی گھوڑون پر سوار اپنی اپنی وردی پہنے ہوئے گئے۔ تھوڑی دیر مین موسم اچھا ہوگیا تو یہ دلچسپ جلوہ نظر آیا کہ شاہی سواری کے گرد ایک مربع کے تین ضلعون مین کریمیا کی رجمنٹین آگے بڑھکر کھڑی ہوئین۔ ہر افسر جنکے سر پر کریمیا کی آتش جنگ برسی تھی۔ ہر کمپنی سے چار سپاہیون کو لیکر آگے آیا۔ تو ملکہ معظمہ کی گاڑی کشادہ ہوئی اور وہ کھڑی ہوئین۔ آپنے سپاہ کی مخاطبت

مین یہ گوہر افشانی کی "اے افسرو اور سپاہیو! مین تم سے اپنی ذات خاص سے معترف ہونا چاہتی ہون۔ آج کے دن جو سپاہ یہان جمع ہی اسکو میری طرف سے یہ مبارکباد دو کہ وہ انگلینڈ مین خاطر خواہ کارگزاری کے بعد صحت و عافیت کے ساتھ واپس آئی اور اُسے کہو کہ مین اُن مصائب و مشکلات و سختیون کو جن کی برداشت اُنہون نے نہایت عمدہ طرح سے کی بڑی فکر و تشویش کے ساتھ دیکھتی تھی۔ جن بہادرون نے اپنے ملک کی خاطر سے جانین دین ان کا مجھے حد سے زیادہ سوگ اور ماتم ہی۔ مگر اُنکی اُس شجاعت پر مجھے فخر و ناز ہے جو انہون نے میرے بہادر دوستون کی معیت مین ہر میدان جنگ مین نمایان کی +

مین خدا کا شکر ادا کرتی ہون کہ اب تمہارا خوف تو فنا ہوا اگر تمہارے کارنامی نمایان کی شان و شکوہ باقی رہی اور مین جانتی ہون کہ تمہاری خدمات کی پھر ضرورت پڑیگی۔ اور تم پھر اُسی اطاعت و جان نثاری کے ساتھ وہ زندہ دلی اختیار کروگے جسنے تم کو کریمیا مین ایسا ثابت قدم و استوار رکھا کہ تم کو کوئی مغلوب نہین کر سکتا تھا" +

جس وقت زبان گوہر افشان سے یہ درافشانی ہو چکی تو ہر ایک کے منہ سے بے اختیار یہ آواز نکلی کہ خدا ملکہ کو زندہ و سلامت رکھے۔ خوشی کے مارے سپاہی اپنے خودون کو اُچھالتے تھے اور تلوارون کو ہلاتے تھے اور خیرخواہی کے آوازے لگاتے تھے جو ایک صف سے دوسری صف مین برابر چلے جاتے تھے اور پہاڑون مین جاکر گونجتے تھے۔ غرض ایک عجیب مردی و دلیری و بہادری کا تماشا اثر انداز تھا +

دوسرے دن گارڈس کو جو کریمیا سے واپس آئے تھے سارا لنڈن مبارکباد دینے پر آمادہ ہوا۔ یہ سپاہی سفر کرکے سینٹ جیمس پارک مین ہوکر قصر بکنگہم کے پاس سے گزرے۔ اور ملکہ معظمہ نے اُنکو دیکھا۔ وہ جلدی سے پارک مین آئین۔ پرنس اپنے ماتحت پلٹنین لیکر گارڈس کے استقبال کو آیا۔ آج نہ مینہ تھا کہ وہ اپنے پانی کو پھیلاتا اور نہ بادل تھے کہ وہ روز روشن کو تاریک کرتے۔ بالطبع سپاہی اور تماشائی گرمجوشی سے خوشی کر رہے تھے۔ یہ لڑائی کے ختم ہونے کا ایک جلوہ بڑا اثر انداز تھا۔ پرنس نے اسکا حال اپنے خط مین سٹوک میر کو یہ لکھا ہے کہ کل کمعون صاحب لیوپولڈ مع اپنے بچون کے یہان سے روانہ ہوگئے۔ کریمیا کے لشکر والون سے سنٹ ابیش ...

پلٹنون کا یہان ملاحظہ ہوا یہ ایک بڑا ذیشان جلوہ گاہ تھا اور اُس نے ہم سب پر بڑا اثر کیا۔ پہلے ایلڈر شوٹ مین جو کریمیا کی واپس شدہ پلٹنون کا ملاحظہ ہوا تھا۔ اِس مین مینہہ نے بڑی کھنڈت ڈالی تھی؁

پروشا کے بادشاہ کا انگلستان مین آنا

پروشا کا بادشاہ اور ملکہ جو اب جرمن کے شہنشاہ و شہنشاہ بیگم ہین ۱۰۔ اگست سے ۲۸۔ اگست تک یہان مقیم رہے تاکہ انگریزی شاہی خاندان سے ناتے رشتے قریب کے ہوجائین سو یہ مطلب شہزادی وکٹوریا اور اُنکے بیٹے کے درمیان بنسبت قرابت ہونیسے حاصل ہوگیا۔ یہ دونون مہمان ایلڈر شوٹ مین سپاہیون کا ملاحظہ فرماکر ۲۸ کو اوسبورن مین آئے اور ۲۹ کو وہ رخصت ہوئے اُسی تاریخ پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی ہوا؁

بال موریل مین اولیائے دولت کا جانا اور مس فلورنس نائٹ انگیل کا آنا

اولیائے دولت ۲۷۔ اگست تک اوسبورن مین مقیم رہے۔ کبھی کبھی سمندر مین سفر بھی سیر کے طور پر کیا۔ ایکدفعہ مغربی ساحل پر ڈیون پورٹ تک گئے۔ وہان متواتر ایسے طوفان آنے شروع ہوئے کہ سمندر کی راہ سے مراجعت نہو سکی تو ریل مین سوار ہوکر پورٹس متھ مین گئے۔ ۲۷ کو اوسبورن سے روانہ ہوگئے۔ راہ مین دو دن اڈنبرا مین رہے۔ ۳۰ کو بال موریل مین پہنچے شام کے سات بجے پہنچکر ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین "کہ نیا مکان بالکل تیار ہوگیا اور سارا پُرانا مکان بیچارہ رخصت ہُوا کُلّ جَدِیدٌ لَذِیذٌ۔ محل پرنس کی تجویز سے تیار ہوا ہے"۔ اب کی دفعہ یہان بارش کی وہ شدت تھی کہ ملکہ معظمہ اور اُنکے مہمانون کو پہاڑون مین سیر کرنے کا لطف و مزا نہ حاصل ہوا پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ برف بارش طوفان اور طغیانیِ آب میرے ہرنون کے شکار کے مانع نہ ہوسکے۔ مین اُن مین بھی شکار کھیلتا رہا۔ اور میری رفل نے بہت سے بارہ سنگے شکار کئے؁

بال موریل مین مس فلورنس نائٹ انگیل تشریف لائین ۲۱ دسمبر کو اُنکی ملکہ معظمہ سے ملاقات ہوئی پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ اُسنے ہمارے سامنے جنگی اسپتالون مین جو برائیان تھین بیان کین اور اُنکے ضروری علاج و اصلاحین بتلائین ہم اُس سے ملکر بڑے خوش ہوئے اُسکی طبیعت مین بڑی حیا ہے۔ دو ہفتے کے بعد مس موصوف ملکہ معظمہ کی مہمان ہوئی۔ اُسکی ملاقات کا ٹھیک وہی وقت مقرر کیا گیا کہ لارڈ پان مور ملٹیری منسٹر بھی موجود ہون تاکہ اُس کی زبان سے وہ ساری باتین سُن لین جو اُس نے خود دیکھی تھین اور ان نتائج سے مطلع ہوجائین جو اُس نے

مشرق مین اپنے تجربون سے حاصل کیئے ہین ؞

ملکہ معظمہ کی مراجعت ونڈسر مین

۱۵ - اکتوبر کو اولیائے دولت بال مورل سے روانہ ہوئے دوسرے دن ونڈسر کیسل مین آئے - ۱۹ - کو سٹوک میر کو پرنس لکھتے ہین کہ ہم یہان بخیر و عافیت پہنچگئے - ہائی لینڈس چھوڑنے کا افسوس ہی مگر یہان آنکر برٹی اور اور چھوٹے چھوٹے بچّون کے دیکھنے سے بہت خوش ہوئے برٹی نے جو سفر خود کیا تھا اُس سے اُسکو فائدہ ہوا - پہر برٹی نے یہ خبر سُنکر کہ اُسکا یہ دوست (سٹوک میر) انگلیسنڈ کو آتا ہی خوش ہوکر علم ہیئت کے تلازمہ مین یہ خط اُسکو لکہا ہی ؞

مین سنتا ہون کہ ایک دُمدار ستارہ نے اپنی دُم درکہیم مین اور برہم کے نزدیک دکھائی ہی برسٹل کے ہیئت دانون نے حساب کیا ہی اور اُن کو توقع ہی کہ اب کا ستارہ جلد اپنے گرد ون مین داخل ہوگا - ہم خیال کرتے ہین کہ ہمار النظام شمسی اسکو اپنے زور کشش کے اندر لائیگا - ہم پیشین گوئی کرنے مین ضعیف ہین کہ یہ کشش اسکو لنڈن اور ونڈسر کے اوپر لائیگی ؞

۱۷ - نومبر کو سٹوک میر ونڈسر کیسل مین آگیا - انگلینڈ مین یہ اسکا آنا آخری تہا اُس نے یہان اپنے شاہی دوستون کو بڑے ماتم و سوگ مین دیکہا ؞

ملکہ معظمہ کے سوتیلے بھائی کی وفات

۱۳ - نومبر کو حضرت علیا کے سوتیلے بھائی شہزادے چارلس نے وفات پائی - پہلی نومبر کو شہزادے پر دوبارہ صرع کا حملہ ہُوا - اتنا سنبہالا لیا کہ اُسکی سگی بہن بہت جلد اُسکے پاس آگئی اور اُسنے اُسکے مرنیکے آخری دن دیکھے - ۱۴ - نومبر کو ملکہ معظمہ کو ایک خط لکہا جس کو اُنہون نے چھپوا کر اپنے عزیزون اور دوستون کے پاس بہجوایا - وہ لکھتی ہین کہ میرے بہائی نے ایک یادداشت نہایت خوب اپنی عالی دماغی سے لکہی - اس نے اپنی علالت سے چند روز پہلے مجھے لکہا کہ تم میرے پاس تہوڑی دیر کے لیئے ہوجاؤ - مین اسکے مرنے کو دیکھنے آئی - آہ میری پیاری وکٹوریا یہ دیکھنا بڑا غضب ہولناک ہی کہ ایک بیش قیمت جان کا ایک ایک قطرہ گرتا جاتا ہے اُسپر زوال آتا جاتا ہی اور موت ایک ایسے اچھے آدمی کو فنا کرتی ہی - آخر دنون مین اُس کا چہرہ بہت خاصہ اچھا تھا پہر چند روز کے بعد یہ شہزادی لکھتی ہی - میری عزیز بہن مین نے اکثر یہ چاہا کہ جہان مین تھی وہین تم میری تسلی کے لیئے ہوتین اور دیکھتین کہ بھائی کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہے اور اسکا دم نکلتا ہی یہ مصیبت ایسی دل شکن تھی کہ مین اُس سے بول نہین سکتی تھی - ہم کو اُس سے بات کرنے مین

اِس سببسے خوف تہا کہ وہ بولنے کا قصد بعض دفعہ کرتا تھا مگر ایک لفظ اُسکے مُنہ سے باہر نہین نکل سکتا تھا اندر ہی رہ جاتا تھا۔ جب وہ سوجاتا تھا تو ہم خوش ہوجاتے تھے۔ میری پیاری وکٹوریا یہ دن میرےلیئے اور تمہارے لیئے گو تم دور فاصلے پر بیٹھی ہو بڑا الم ناک اور جان فرسا تھا۔

ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب شاہ لیوپولڈ کو لکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوںنے اِس موت کا رنج سگی بہن کے برابر کیا۔ ۱۹۔ نومبر کو وہ لکھتی ہین کہ آپنے سٹوک میر کے جو ہمدردانہ الفاظ لکھے ہین اُس کا بہت سا شکریہ ادا کرتی ہون۔ میرے پیارے ماموں یہ صدمہ بڑا جانکاہ ہی۔ میرا رنج بڑا کڑوا ہے۔ میرا ایک ہی بہائی تہا مین اُس سے بہت محبت کرتی تھی۔ آپ کو بہی اُس سے محبت تھی آپ جانتے ہین کہ وہ کیسا مصاحب خوش کرنے والا تہا۔ مما (مان) پر تو مصیبت کا آسمان ٹوٹ پڑا وہ رنج کے مارے دم بخود ہین۔ خدا پر اُنکا توکل ہی وہ خیال کرتی ہین کہ ہمارے پیارے چارلس کو خدا نے اپنی محبت و رحم کے سببسے اپنے پاس بلالیا ہے اور اسکو تکلیفون سے بچالیا ہی۔ دو ہفتہ کے بعد پہر اُنکو ایک خط مین لکھتی ہین مجہے اِس موت سے رہ رہ کر بڑا رنج ہوتا ہی۔ جب مین نہایت خوش و خرم ہوتی ہون تو یہ رنج میری دلخراشی کرتا ہے۔ ہم تینون بہن بہائی آپس مین بڑا اخلاص پیار رکہتے تھے اور کبہی ہم کو یہ خیال نہین آتا تہا کہ ہم ایک والدین کی اولاد نہین ہین۔ جب مین بڑی ہوگئی تو ہماری عمرون مین جو بڑا فرق تہا اُسکا خیال بالکل مٹ گیا۔ خدا کی جو مرضی ہوتی ہے وہ ہوتا ہے۔

اوسبورن کی اقامت مین ایک واقعہ ایسی خوشی کا پیش آیا کہ اُسنے اِس مہینہ کی ساری گلفتون کو دور کردیا۔ ایک جہاز مسی رزولیوٹ قطب شمالی کی تلاش مین گیا تہا وہان وہ برف مین دھنس کر رہ گیا تہا۔ سولہ مہینے کے بعد امریکہ کے سیّاح اسکو نکالکر امریکہ مین لائے اور امریکہ کی کونگریس نے قومی صرفسے اُسکی مرمت کرکے تحفۃً ملکہ معظمہ کی خدمت مین اُسکو بہیجا۔ جسوقت حضرت علیا کو کروس ہاربر مین اُسکے آنے کی خبر ہوئی تو اُنہون نے اُسکو خود بالذات جاکر نذر مین قبول کرنے کی تیاری کی۔ اور ۱۶۔ کو اُنہون نے اِس تحفہ کو ایسے حسن اخلاق سے قبول کیا کہ اہل امریکہ اُسکے نہایت ممنون ہوئے۔

اسوقت منجملہ اور امور کے سپاہ کے افسرون کی تعلیم کی طرف پرنس کی توجہ تھی۔ نومبر و دسمبر کے

جہاز رزولیوٹ کا بطور تحفہ ملکہ معظمہ کو پہنچنا

پرنس کی توجہ سپاہ کے افسرونکی تعلیم کی طرف

مہینون مین ملکہ معظمہ نے اور انہون نے ڈیوک کیمبرج اور لارڈ پان مور سے اس باب مین خط وکتابت کی۔ اس تعلیم کے باب مین پرنس کے جو مقاصد اعظم تھے وہ نہایت شستہ اور برجستہ زبان مین اپنی عادت کے موافق ڈیوک ممدوح کو اسطرح لکھے۔ پبلک سکولون سے شرفا کو اشرافانہ تعلیم پانی چاہیئے۔ انکی لیاقتون کا امتحان دو مہینے تک پسند کرنیکے لیئے چاہیئے۔ پھر انکو خاص رجمنٹون مین کمیشن دینا چاہیئے۔ جب وہ افسر مقرر کئے جائین تو انسے درخواست کرنی چاہیئے کہ کسی ملٹری کالج مین دو برس تک ملٹری تعلیم پاکر اپنے تئین قابل بنائین۔ جب تک وہ امتحان مین یہ ثابت نہ کردین کہ انکو جو کچھ سیکھنا چاہیئے تھا وہ سیکھ لیا انکی ترقی نہین ہونی چاہیئے فقط۔

یہ چند فقرے تعلیم کے معیار کی اصل ہین پرنس کو تعلیم سپاہ کا دلی خیال ہمیشہ لگا رہتا تھا۔

سنہ ۱۸۵۷ عیسوی

پرنس البرٹ کا نیک خواہ انسان ہونا

ملٹن ایک بڑا شاعر کہتا ہے کہ ہمارے اقوال یا افعال ایسے ہونے چاہیئین کہ وہ یاد کے یا تقلید کے قابل ہون اور صرف محبت الٰہی اور مواسنت انسانی ہمکو جلد کام کرنے کی طرف راغب کرے۔ اس مقولہ کے موافق پرنس البرٹ اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ میرا منصب وجاہ ایسا ہے کہ بہ نسبت معمولی آدمیون کے میرے بھلے یا برے کامون کا اثر اورون پر بالضرور زیادہ ہوتا ہے۔ کل انسانون کے ساتھ بھلائی کرنے کو اپنا قاعدہ ودستور بنانا میرا فرض ہے۔

دسمبر سنہ ۱۸۴۷ء مین وہ ایک خط مین لکھتے ہین کہ بعض کامون مین میرے افعال کو لوگ غلط سمجھتے ہین۔ مگر میری نیت بخیر ہوتی ہے اور میرے دل مین سب انسانون کے ساتھ سوائے بھلائی اور نیکی کرنے کے کچھ اور نہین ہوتا۔ اور راستی اور عقل کی پرستاری کی ہمواری میرے دل مین روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس سے میرے دل کو بڑی تسکین وتسلی ہوتی ہے۔

اسکا یہ لکھنا خالی خیالی نہ تھا بلکہ عملی تھا کہ وہ آدمیون کے ساتھ انکی زندگانی کی پیچیدگیون اور دشواریون مین اور معاشرت کی ضرورتون مین اور وقت کی مہمات اہم مین بھلائی کرتا تھا۔ اسکے دل پر راستبازی کا اصول ایسا منقش تھا کہ اسکا کوئی فعل اور قول اس سے خالی نہوتا تھا۔ جب کسی کی نیک افعالی کو خواہ وہ کسی بچے کی ہو یا بوڑھے کی سنتا تھا تو اسکے چہرے پر مسرت کے آثار نمودار ہوتے تھے بنی آدم

کی بہبودی و مرفہ الحالی کی کوئی بات چھوٹی یا بڑی ہو اس سے وہ بے اعتنائی نہین کرتا تھا۔ یہ اُنکی زندگی کا اصول تہا۔ اُنکی راستی و راستبازی ضرب المثل تھی۔ اسکے کسی کام مین ریا اور دغل نہ تہا۔ وہ ملکہ معظمہ کی رعیت کے ہر حصہ کی حالت بہتر کرنے مین اور اسکی برائی دور کرنے مین مستعد رہتا تھا وہ جس مضمون پر توجہ کرتا تھا اُسکی تہہ پر پہنچ جاتا تھا۔ کسی گروہ کا آدمی جو اس سے اپنے پیشہ کی باتین کرتا تہا وہ اس سے ایسی مہربانی سے گفتگو کرتا تہا کہ اُسکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ میرا ہی ہم پیشہ ہے۔ بعض آدمی یہ سمجھتے تھے کہ وہ انگریز نہین اسلیئے اسکے انگریزی خیالات نہین۔ مگر یہ سمجھنا اُنکی غلطی تھی۔ جب کوئی امر اہم اصلاح کے لیئے پیش ہوتا تو وہ اُسمین انگریزون کے رویہ روش و تعصبات کا پاس و لحاظ بہت کرتا تہا۔ اُسمین پیش بینی و عافیت اندیشی کی لیاقت و ذہانت خداداد ایسی تھی کہ جب کسی امر اہم مین کوئی سخت مشکل آنکر پڑتی تھی تو وہی اسکو سہل کر دیتا تہا۔ بغیر اُسکے وہ حل نہ ہوتی تھی۔ جا بجا پرنس کے بہت سے کام ایسے موجود تھے کہ جو یاد رکہنے اور تقلید کرنیکے قابل تھے۔ اور اُسنے خیر جاری کا درشہ اُن لوگون کو دیا ہے جن کی زندگانی مین راحت بہت کم اور رنج بہت زیادہ تہا۔ اُسکی بہت سی مثالون مین سے ایک مثال لنڈن کے بندرگاہ کے باربردارون کی لکھی جاتی ہے اُن باربردارون نے ایک عرضداشت ۱۸۶۳ء مین ملکہ معظمہ کے حضور مین پیش کی۔ جس مین اُنہون نے لکھا کہ ہم مدتون سے ایک مصیبت ناک حالت مین گرفتار تھے جس سے رہائی ہم کو نہوتی تہی۔ مگر پرنس نے اس بلاسے ہمکو نجات دلائی۔ اب آٹھ برس سے ہم اپنی سخت مشقت مین خوش و راضی رہتے ہین*

پہلے اس سے کہ پرنس ہمکو اس آفت سے خلاص کرائے دریا کی طرف ایک سرگروہ کی معرفت ہم کو کام ملتا تھا جو پہلے اس سے کہ ہم کو کچھ کام دے شراب پلاتا تہا اور کام کرنیکے اندر بھی ہمکو شراب پلاتا رہتا تہا جب ہم کام کر چکتے تو مزدوری دینے اور شراب پلانے کیلیئے وہ ہمکو انتظار مین بٹھاتا تھا۔ بس اسطرح سے آدھی مزدوری ہماری شراب مین اُڑ جاتی تھی اور آدھی مزدوری ہم اپنے بال بچون مین لیجاتے تھے۔ مزدوری کے عوض مین شراب ملنے کا جو قاعدہ تہا وہ ہمکو ہمارے جسم و جان و خاندان کو تباہ کرتا تھا اور قابل رحم بناتا تھا۔ ہم نے بہت سر مارا اور سب قسم کے آدمیون اور جماعتون سے التجا کی کہ ہم کو اس ملعون انتظام کی بلا سے نکالین اور خود بھی اس بلا کے ٹالنے کے لیئے ایک آفس بنایا مگر کہین سے اصلی امداد نہ حاصل ہوئی۔ مگر ۱۸۵۱ء مین ایک سوسائٹی ترقی تجارت اور جہازرانی کے لیئے مقرر ہوئی

تھی۔ سوسائٹی تجارت و جہازرانی کی ایک کارپوریشن (جماعت) ہے جس مین ایک ماسٹر اور چار اڈر اور آٹھ اُنکے اسسٹنٹ اور اکتیس ایلڈر برادر ہوتے ہین۔ وہی ان دونون کامون کا سارا انتظام کرتے ہین۔ اِسکے لیئے حضور کے شوہر کو ماسٹرشپ کے لیئے انتخاب کیا۔ اُنہون نے ہمارے حال کی فوراً شنوائی کی۔ اُنکو اپنے عزیز بی بی بچون سے محبت تھی۔ اسلیئے اُنہون نے ہماری بی بی بچون کی خبرگیری کی۔ وہ تخت سے اُترکر ہمارے مصیبت ناک گھرون مین آئے اور خوب تحقیقات کی کہ مزدوری کے عوض مین شراب ملنے سے ایسی برائیان پیدا ہوتی ہین کہ ہماری بی بی بچے مصیبتون کی دلدل مین پھنسے جاتے ہین اور ہم پیسے و ڈوبے جاتے ہین۔ وہ بورڈ آف ٹریڈ کے پریسیڈنٹ سے اسلیئے ملے کہ ہم کو ان برائیون کی جکڑبندی سے چھڑائین۔ اُنہون نے اِس سے مشورہ لیکر ہمکو ٹرینٹی ہوس کی کارپوریشن کے ماتحت کیا جس سے فوراً ہماری ساری خرابیون کی اصلاح ہو گئی اور وہ انتظام جس نے ہم کو تباہ کر رکھا تھا بالکل اُڑ گیا۔ اِس نیک پرنس نے اور برادرین نے ہمارے کام لگانے کے قواعد بنا دیئے جنکے سبب سے ہم کو ہماری مشقت شاقہ کی مزدوری خاطرخواہ ملتی ہے اور اُسکو بغیر کسی کٹوتی کے اپنے بال بچون مین لے جاتے ہین۔ پرنس نے ہمارے لیئے ایک مکان بنوا دیا کہ اُس مین ہم اپنے کام لگنے کے انتظار مین بیٹھا کرین۔ اِسمین اخبار اور کتابین ہماری دل لگی کے لیئے رکھ دین۔ اور ہمکو ہمت دلائی کہ بینوولنٹ سوسائٹی (بیمارون کے فائدے کے لیئے سوسائٹی) بنائین غرض سب طرح سے ہماری بہبودی و خوشحالی کی ترقی کے لیئے کوشش کی۔ حضور عالیہ اچھی طرح خیال کر سکتی ہین کہ ہماری حالت مین کیا تبدیلی ہوئی ہے کہ کیا تو ہم کو پالا اُن لوگون سے پڑتا تھا کہ ہماری جانکاہی سے روپیہ کماتے تھے یا اب ہمکو نیک نہاد پرنس اور برادرین سے سروکار ہے جو صرف ہماری بھلائی اور خیر چاہتے ہین۔ اُنہون نے ہم کو مستانہ نوشی کی زندگی سے اور بدمستون کی بدانجامی سے نجات دلاکر جفاکش کاریگر بنا دیا۔

ان عرضداشت کرنے والون نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ حضور کی سالگرہ کے دن ایک سالانہ جلسہ ہم کیا کرتے ہین تاکہ ہم کو اپنے مصائب سے نجات پانے کی یاد رہے اور اپنے خلاصی دلانے والے کی احسان کرنے کا اظہار ہو۔ جس کمرے مین یہ جلسہ ہوتا ہے۔ اُسمین ہم اپنے اوپر فیاضی کرنیوالے پرنس کی تصویر لگانے کی حضور سے اجازت مانگتے ہین تاکہ ہمیشہ وہ ہمکو یہ سبق پڑھاتی رہے کہ ہم اپنی

غریبی کی حالت مین خاوند اور باپ وغیرہ بننے مین اُسکے مقلد نہین۔ ملکہ معظمہ نے اُنکی یہ درخواست نہایت منظور فرمائی اور اُسکے ساتھ یہ کلمات طیبات فرماکر اُنکو اور زیادہ سرفراز کیا کہ میرے سخت محنت کرنے والے کاریگرون نے جو ہمدردی و ماتم پرسی بغیر کسی بناوٹ کے کی ہے اُس سے زیادہ آجتک کوئی اور ماتم پرسی اور ہمدردی نہین ہوئی ؎

پرنس کی ہمدردی اہل حرفہ کاریگرون کے ساتھ

چونکہ پرنس خود بڑے جفاکش آدمیون مین سے تھے اسلیئے ہمیشہ اُن کے خیالات اُن آدمیون کی حالتون کی طرف لگے رہتے تھے جو بہت سے سخت و ناگوار دنیاوی حرفے و پیشے ایسی حالتون مین کرتے تھے جو اُنکی بہتری اور بہبودی مین بہت ہی کم اعانت کرتی تھین۔ اُنھون نے اول اس بات پر غور کی کہ ہمارے بڑے شہرون کے زیادہ نشو و نما پانیسے اور ان مین مزدورون کی جماعتون کے لیئے آسایش و آرام اور راحت کے گھرون کے نہ ہونیسے بُرائیون بیماریون و ناراضیون کو ایسا بہت جلد پھیلایا ہے کہ ایک تہلکہ پڑ گیا ہے۔ یہ بات ایسی تھی کہ اگر اسکا کارگر علاج نہ کیا جاتا تو آخر کو وہ آدمیون کی عادات اور اُنکے قوائے جسمانی کے بروئے کار ظاہر کرنیکے لیئے زہر قاتل ہوتی اور پھر وہ سٹیٹ کے لیئے بھی خرابی لاتی ؎

پرنس اول موجد تھا جسنے یہ بتلایا کہ اگر اہل سرمایہ اپنے پیشے کے مزدورون کے لیئے آرام و آسایش کے مکانات بنانے مین اپنے سرمایہ کو صرف کرینگے اور معقول شرائط پر اُن کو کرایہ دینگے تو اُن کو فقط اپنے سرمایہ کا سود ہی نہین حاصل ہوگا بلکہ مزدور بھی اُنکو اچھے ملینگے اور اُنکا کام بھی اچھا ہوگا پرنس کی اِس تجویز کے مطابق رحم دل و صحیح العقل اہل سرمایہ نے لنڈن مین اور بڑے بڑے شہرون مین ایسے مکانات بنوا دیئے جس سے مزدور بدتر حالت سے نکلکر بہتر حالت مین آگئے ؎

دوسرا مطلب جسپر پرنس نے بڑی توجہ کی یہ تھا کہ غریب جماعتون کے لیئے ہر روزہ تفریح کا سامان کس طرح تیار کیا جائے۔ اِس ملک مین آدمیون کی تفریح کے مقامات شراب خانے ہین جہان جاکر اُنکو روشنی و گرمی و آدمیون کی صحبت فوراً میسر ہوتی ہے اور اُنکے سوائے کوئی اور جگہ نہین کہ وہان اپنا دل بہلائین۔ اب تک یہ سوال حل نہین ہوا کہ غریب آدمیون کی تفریح کے لیئے کیا سامان تیار کیا جائے کہ جس سے وہ اپنے اوقات فرصت مین معقول طور پر خوش ہوا کرین مکینکس انسٹیٹیوشن ریڈنگ روم (پڑھنے کے کمرے) پبلک لائبریری (عام کتب خانے) مین وہ کم اپنی دل لگی اور تفریح

کر سکتے ہین اور ایسے سامان وہان ہو سکتے ہین جہان بڑی بڑی آبادیان ہین - پرنس نے یہ سوچا کہ کوئی
نہایت سیدھی سادی قسم کی جگہ ایسی ایجاد کرنی چاہیئے کہ جس مین شرابخانہ کی برائیان تو نہ ہون
مگر اسمین وہ خوشیان انکو حاصل ہون جو شراب خانہ مین جانے سے حاصل ہوتی ہین - اب پرنس کے
اس خیال کا ظہور بروے کار آیا ہے کہ کاریگرون مزدورون کے کلب و قہوے خانے بہت سے مقامات
مین بنائے گئے ہین اور اُن کا اثر بہت اچھا ہوا ہے - اس خیال کا آغاز ۱۸۵۵ء سے ہوا تھا رسالون
کا ایک سلسلہ اس غرض سے جاری ہوا کہ دولت مندون اور غریبون مین ہمدردی زیادہ ہو جن مین سے
یہ ایک مضمون کہ مزدورون کے لیئے نشاط خانے بنائے جائین - پرنس نے پڑھا - اُنہون نے اس کے مصنف
مسٹر کلایون کو بلا کر مباحثہ کرنا چاہا - یہ ملاقات ۲۳ - نومبر ۱۸۵۵ء کو ونڈسر کیسل مین جنرل گرے سکرٹری
پرنس کے مکان پر ہوئی - اس ملاقات کا حال جو مسٹر کلایون نے لکھا ہے اسمین سے چند فقرے لکھے
جاتے ہین - ملاقات مین مین نے عالیجناب پرنس سے عرض کیا کہ مکینکس انسٹی ٹیوشن ہین (یہ
درسگاہین بڑے بڑے شہرون اور آٹھ دس ہزار آدمیون کی آبادی کے قصبہ مین کاریگرون کی
جماعتون کی تعلیم کے لیئے تھین - اسمین کیمسٹری - علوم طبیعہ - علم نباتات - پولیٹیکل اکونومی (ریاست
مدن) پر چھوٹے چھوٹے لکچر دیئے جاتے تھے مگر لوگ اُنپر توجہ کم کرتے تھے - بعض صورتون مین
انگریزی گریمر (صرف و نحو) اور حساب و فرانسیسی زبان وغیرہ بھی سکھائی جاتی تھین - ہر درسگاہ کے ساتھ
ایک کمرہ پڑھنے کے لیئے اور کتب خانہ بھی تہا جس مین لوگ بڑے شوق سے آتے تھے - اُنکا خرچ
ممبرون اور اور آدمیون کے چندہ سے چلتا تھا -) مین نے اچھے اچھے کام کیئے مگر اُن مین متوسط درجہ
کی جماعتون کے لیئے دو غلطیان ہوئین کہ غریب لڑکون کی تعلیم کا خیال اُنکی تفریح کی نسبت
زیادہ کیا گیا - ہم کو چاہیئے تہا کہ پہلے اُنکی تفریح سے کام شروع کرتے اور اس طرح سے اُنکو ترغیب
دے کر بتدریج تعلیم و لکچرون کی طرف اُنکو متوجہ کرتے - دوم ہمنے اس باب مین غریب آدمیون
سے کچھ مشورہ نہین لیا - اُنکو دور ہی رکھا - پرنس نے کہا کہ مین نے آپکا پمفلٹ بڑا دل لگا کے
پڑھا - مین خیال کرتا ہون کہ پولیٹیکل اکونومی (نظام مدن) کے قواعد مرعی رکھے جائین - جہان اُنسے
گریز ہوگی وہین ناکامی ہوگی - اُن قواعد کا مقتضا یہ ہے - کہ اُصول تجارت کو ملحوظ رکھنا چاہیئے
کہ ہر ایک درسگاہ اپنا خرچ آپ اُٹھائے - اور نیک خصلت آدمیون کو ترغیب دیجائے کہ وہ ایک گھر

ایسا بناتین جیسا مین آگے بیان کرتا ہون اور اسکے بنانے کی اجازت مجسٹریٹون سے جن سے وہ علاقہ رکھتے تھے لین اور انکو اس طرح چلائین کہ وہ نفع بخش ہون۔ وہ اصلاح یافتہ پبلک ہوس ہون گے اُن مین تمباکو پینے کی اجازت ہوگی۔ الگ کمرے مین جاکر پینے کی ضرورت نہوگی۔ یہ بڑی ضروری اور بکار آمد بات ہی کہ غریب آدمیون کے ساتھ اُن کے بی بی بچے بھی وہان جائین۔ انگلستان کی عورتین عمدہ بیویان اور مائین ہین وہ حتی الوسع اپنے خاوندون کو شراب خانون مین جانیسے باز رکھتی ہین مگر ایسے پبلک ہوس سے جیسا مین نے تجویز کیا۔ بجائے مانع ہونیکے معاون ہونگی اور انکے ساتھ خود جائینگی مجھے اسمین شبہہ ہی کہ ایک جماعت کے آدمی دوسری جماعت کے آدمیون سے وہان آنکر ملین ہمیشہ ادنے جماعتون کے آدمی اعلےٰ جماعتون کے ساتھ ملنے سے رکتے ہین۔ اتوار کو بھی یہ مکان کھلے رہین۔ وہان کچھ اعتقادات کی تفریق نہ کیجائے۔ ہر شخص آزادنہ آئے غریب محنتیون کے مکانات سکونت کی اصلاح ہوگئی ہے۔ اسکے ساتھ ان پبلک ہوسون کی بھی اصلاح ہوجائے گی وہ اُن مکانون کے وسط مین بننے چاہئین۔ جس مین مزدورون کو دور نہ جانا پڑے۔ ان مین ناچ بھی ہوا کرے۔ مگر غریب مزدور شوق سے ناچ مین مشغول نہین ہوتے جب تک اُنکو شراب کے نشہ کا سرور نہو سکوٹ لینڈ مین جب تک وہ وسکی نہ پئین شوق سے ناچتے نہین۔ مین اپنی سالگرہ کے دن سبکو مین سارے غریب مزدورون کو مع اُنکے کنبون کے دعوت کیا کرتا تھا۔ اس سال اُنکو بیئر پلائی تو نہ وہ خوش ہوئے اور نہ خوشی سے ناچے۔ مگر ان مین وہ شرابین نہ داخل کیجائین جن مین سپرٹ ہو اور قسم کی شرابون کا مضائقہ نہین ٭

پرنس کی یہ عادت تھی کہ کیا وہ کسی بات کو چھوتا نہ تھا یا اُسکو بالکل غور سے مطالعہ کرتا تھا ایک واقفیت یا اصول کو ذہن نشین کرکے اپنے دماغ مین امانت رکھتا تھا۔ اور جب چاہتا تھا اُسکو آسانی سے کام مین لاتا تھا۔ ذہن کی اس عادت کے سبب سے وہ بہت سے مضامین کی طرف متوجہ ہوکر اُن سے ایسا ماہر ہوگیا تھا کہ اُن مضامین کے ماہرین سے ہدایت آمیز اور مسرت انگیز گفتگو ئین کرکے اپنی باتون کا نقش اُنکے دل پر جما دیتا تھا۔ سر چارلس فیس کہتے ہین کہ پرنس جب کسی مصور یا حجار یا معمار یا اہل سائنس یا معمولی سوداگر سے باتین کیا کرتا تھا تو اُن مین سے ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ پرنس کا سارا ذہن میرے ہی پیشے کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ایک دفعہ محل مین جھاڑ بنانے کے لیئے ایک

پرنس کی علم واقفیت

شیشہ گر آیا۔ تو پرنس اُس سے آدھے گھنٹہ تک باتین کرکے باہر چلا آیا تو اُس شیشہ گر نے کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی کہ پرنس کو شیشہ کے باب مین مجھ سے زیادہ واقفیت ہی۔ پرنس مین بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ فقط جزئیات ہی پر علم نہین رکھتا تھا بلکہ کلیات سے بھی ماہر تھا۔ دونون جزئیات اور کلیات سے ماہر ہونا آسان بات نہین ✣

پرنس کی سیرت طبعی یہ تھی کہ وہ عزیزون کی رایون کو بہت صبر و تحمل کے ساتھ سُنتا۔ اپنی رائے کے مخالفین سے وہ مباحثہ بڑے آزادانہ اور خوشی سے کرتا اور اپنے مخالفین کی آزادانہ و منصفانہ رایون سے بڑا مسرور ہوتا۔ پولیٹیکس (سیاسیہ) سائنس۔ لٹریچر۔ آرٹ کے مسائل مین مناظرہ کرنے مین وہ ایک مثال تھے جس کی تقلید و اتباع اور لوگ کرین۔ وہ خود خوشی سے سیکھتا اور خوشی سے اورون کو سکھاتا۔ وہ اپنے دوستون و اخلاصمندون سے صلاح و مشورہ لیتا۔ اور اور اُنکی نکتہ چینی خوشی سے سُنتا۔ اور اُسمین کوئی عظیم ہوتا تو اُسمین اپنے دل سے مشورہ لیتا اور کسی بات کو جو اُسکی رائے کے خلاف ہوتی فروگزاشت نکرتا ✣

پرنس کا منصب جاہ ایسا تہا کہ جسکے فرائض کے ادا کرنیکے لیئے اُسکی ذہن و عقل مین اوصاف مذکور ہونے چاہیئے تھے۔ وہ ایک عالیشان گھر کا سرپرست تہا اُسکے لیئے بلکہ کہ ہر امر عظیم مین صلاح و مشورہ دیتا تہا۔ وہ گورنمنٹ کی تدابیر پر بعض پیچیدہ معاملات پر بعض مراسلات و تحریرات پر جن مین معاملات عظیمہ کی خبرین ہوتین خوب غور کرکے یادداشتین عاقلانہ اور مدبرانہ لکھتا وہ اپنے گھر کے ملازمین کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتا۔ جب کوئی نوکر کسی کام کے لیئے اُن کے پاس آتا تو اُسکی صورت اول دیکھکر مسکراتا اور اپنی میٹھی میٹھی باتون سے اُن کا دل خوش کرکے اپنے کام پر رخصت کرتا ✣

پرنس کی روشن دماغی اور نیک دلی دونون رعایا کی تعلیم اور بہبودی کی طرف اُنکی کوششون کی رہنما ہوتین مثلاً اُسنے آرٹ کو وسائل تعلیم بنانے کی طرف رعایا کو متوجہ کیا اُسنے بڑی کوشش یہ کی کہ آرٹ مین لوگ دل لگائین مگر نہ فقط تفریح طبع کے لیئے بلکہ وہ یہ دیکھکر کہ جن زبانون اور قومون مین آرٹ کی خوب توضیحات ہوئی ہین اور قومون کو ترقی و سربلندی مین دستکاری اور صنعتکاری کام مین آئی ہین اُنکی تاریخ اور آرٹ مین کیا تعلقات ہین۔ پرنس کے عزیز مقصودات یہ تھے کہ

کاریگر ایسے کام بنانے لگے کہ جن پر اُنکو فخر و ناز ہو اور ہاتھون سے جو کام کرنے مین محنت و دقت اُٹھانی پڑتی ہے اس سے اُسکو نجات ہو۔ جو کام ایسا تہا کہ کسی خاص ہنر یا مذاق کے استعمال سے محروم تہا اسمین پرنس ہر کاریگر کو چاہتا تھا کہ وہ اصول کو سمجھے اور کلون کی نازک دستکاری کی قدر جانے کہ اُسکو معلوم ہو کہ کلون کے ٹھنڈی دہاتون کی حرکتون اور اُنکے لوہے کے پہیون مین سوائے متواتر کھڑ کھڑ اور دھڑ دھڑ کے ایک ہیجان اور بے درد زور ہے جس کا وہ غلام بنا ہوا ہے جب عقل ایک سمت مین جلد دوڑتی ہے تو اُسپر اعتماد ہوتا ہے کہ وہ کہین اور علم کی تلاش کرے۔ پس پرنس کو اس کام کرنیکے لیئے آسانی سے رسائی ہو گئی۔ اور نہایت کارگر اور موثر کام کیا کہ سائنس اور آرٹ کے میوزیمون کی تدابیر و تجاویز اس خیال سے کین کہ کاریگرون کے لیئے ایسی جگہین بنادے کہ وہ یہ دیکھ لین کہ سائنس اور آرٹ نے کیا کیا کام کیئے ہین۔ اور کن قدمون سے حالتِ موجودہ پر وہ پہنچے ہین۔ اُنکی تمام کوششون کی اصل ڈاکٹر جانسن کا یہ مقولہ تہا۔ جو کچھ ہم کو اپنے قوائے حواس سے پرے لیجاتا ہے اور جو کچھ ماضی و استقبال اور بعد کو حال پر غالب کرتا ہے وہ ہم کو انسانیت کے درجہ مین بڑھاتا ہے۔

جیساکہ میوزیم آرٹ کا ایسا ہی میوزیم سائنس کا انتظام ایسے وسائل پیدا کرتا ہے کہ جسکے سبب سے اُن کا مطالعہ علی الترتیب و انتظام کے ساتھ ہو سکتا ہے اور اسی پر پرنس نے بڑا زور دیا اُس نے اِس اصول کے موافق قومی آرٹ کی اشیاء کو جمع کیا جس کے نتائج وہ پیدا ہوئے کہ آرٹ کے طالب علمون کو اُن کا ممنون ہونا چاہیئے اُس نے تصاویر کی گیلری کو ایسا مرتب کرایا کہ وہ مصورون کی تعلیم کے لیئے نہایت عمدہ معلم ہو گئی۔

یہ سچ ہے کہ ہم آہستہ آہستہ سیکھتے ہین۔ پرنس نے اپنا یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ وہ لوگ جو پرنس کا سا جاہ و منصب رکھتے ہین وہ بڑے ممتاز و سرافراز آرٹسٹ نہین ہو سکتے۔ اُن کو اپنی زندگی کے فرائض اور مشاغل ایسے ہوتے ہین کہ وہ آرٹ کی کسی ایک فرع مین مشغول ہو کر کمال نہین پیدا کر سکتے۔ مگر ہان وہ اس مین ایسی لیاقت پیدا کر سکتے ہین کہ اورون کے کامون کو سمجھ کر اُن کی قدر شناسی کرین۔ پس اِس اصول پر عمل کر کے پرنس نے آرٹ کے مبادی سیکھنے مین کوشش کی مثلاً اُس نے اوائل مین پینٹنگ (روغنی مصوری) واٹر کلر (رنگین مصوری) رچنگ (کھود کر تصویر بنانا)

شغل آرٹ مین پرنس کے خیالات

لیتھو گریف وغیرہ علم موسیقی مین ناچنا گانا بجانا اس نظر سے نہین سیکھا کہ ان فنون مین ماہر کامل ہوجائے بلکہ اس خیال سے کہ اور لوگ جو ان کامون کو کرین انکو اچھی طرح سمجھے *

۳۔ فروری ۱۸۵۷ء کو پارلیمینٹ کھلی اور اسمین حضرت علیا نے زبان مبارک سے یہ سپیچ فرمایا کہ باوجودیکہ جنگ مین بہت سے نقصانات ہوئے لیکن ملک کے مخازن مین کچھ نقصان نہین ہوا۔ محنت پردازی جو اپنی ترقی کو بروئے کار ظاہر کر رہی تہی اسمین کوئی روک نہین ہوئی اور اسوقت یوروپ مین امن و امان تھا فقط ایران اور چین سے لڑائی ہو رہی تھی *

پارلیمینٹ نے سپاہ مین بڑی تخفیف کردی تھی کہ ہندوستان کی بغاوت کی خبر اول یہ آئی کہ ۲۵۔ فروری کو برھام پور مین بغاوت سپاہ کے آثار نمودار ہوئے۔ مگر اس کا خوف انگلستان مین کچھ نہین ہوا۔ ۲۹۔ فروری ۱۸۵۶ء کو لارڈ ڈلہوزی نے اپنے عہدہ سے جدا ہونیکے وقت ملکہ معظمہ کو لکھا تہا کہ کسی دانشمند فرزانہ کو یہ جرأت نہین ہوسکتی کہ وہ پہلے سے یہ پیشین گوئی کرے کہ ہندوستان مین ہمیشہ امن و امان رہے گا۔ مگر مین بغیر کسی بات کو چھپائے یہ ظاہر کرتا ہون کہ میرے نزدیک ہندوستان مین کوئی جگہ ایسی نہین ہی کہ جہان فتنہ پردازی کا گمان غالبًا ہو۔ اس رائے کی تصدیق لارڈ کیننگ نے بھی کی۔ پس اسلیئے انگلستان مین جو تخفیف سپاہ ہو رہی تھی۔ اسمین بجٹ کے اندر اس سپاہ کے خرچ کا خیال نہین کیا گیا جس کی ضرورت ہندوستان کیلئے ہونے کو تھی۔ وزارت نے جو سپاہ کی تخفیف اور اُسکے خرچ کا انتظام کیا اُسکے باب مین ملکہ معظمہ ۱۔ فروری ۱۸۵۷ء کو شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ ہم خیال کرتے ہین کہ انکم ٹیکس کو گھٹا دینگے۔ تو بھی کافی سپاہ بحری و بری کا انتظام اچھا رہے گا جو تعداد سپاہ سے زیادہ ضروری بکار آمد ہی *

۱۴۔ اپریل کو ملکہ معظمہ کے ہان دختر پیدا ہوئی۔ جس کی بابت پرنس نے ۱۹۔ اپریل کو اپنی سوتیلی مان کو یہ خط لکھا کہ آپنے جو پوتی کے ہونے کی مبارکباد دی ہے اُسکا مین دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ لڑکی خوب تازہ و توانا ہے اور بچون کی نسبت خوبصورت بھی زیادہ ہے وکٹوریا ابھی زچہ خانے مین ہین۔ مگر بہت تندرست ہین اور میرے ساتھ وہ بھی آپکا شکریہ ادا کرتی ہین پھوپھی صاحبہ اور وکی اور اسکا دولھا اس چھوٹے سے بچے کے دھرم مائی باپ ہین۔ اسکا نام بیٹرائس مری۔ وکٹوریا تھیوڈور رکھا گیا ہی۔" اس خوشی کے تہنیت نامون مین سب سے زیادہ دوستانہ

مبارکباد شہنشاہ فرانس کی بھی*

اِس بچے کے پیدا ہونے کی خوشیان ہورہی تہین کہ کلیل مین یہ غلیل لگی کہ گلوسسٹر کی ڈچس دفعتہً بیمار ہوئین اور دو روز بیمار رہکر ۸۱ سال کی عمر مین ۳۰- اپریل کو اِس جہان سے رخصت ہوئین۔ یہ پسندیدہ خصائل لیڈی جارج سوم کی اولاد مین زندہ باقی بھی تھی لارڈ کلیرن ڈون نے اِس کی وفات کے دن پرنس کو یہ خط لکھا کہ کوئی آدمی ایسا زندہ نہین کہ جس کے دوستان صادق ڈچس گلوسسٹر سے زیادہ ہون۔ اسکی موت کا غم بہت سچا کیا جائے گا۔ اِن الفاظ کی ملکہ معظمہ نے بھی قدر کی اور چند روز کے بعد شاہ لیوپولڈ کو خط لکھا۔ اِس مین اِسی عبارت کو لکھکر اِس مین یہ اضافہ کیا کہ گزشتہ اور حال کی نسلون کے درمیان ڈچس کی عمر ایک واسطہ بھی۔ اُنکی شفقت اور مہربانیون نے انکی شرافت نے اُنکے بے غرض ہونے نے انکو ہر دلعزیز بنا دیا تہا۔ ہم اُنکو اپنی دادی سمجھکر بڑا احترام کرتے تھے اُنسے دلی محبت رکھتے تھے۔ اُن کا خاتمہ بالخیر آسانی سے ہوگیا*

گلوسسٹر کی ڈچس کی وفات

۵ مئی کو پرنس نے منچسٹر مین صنعتون کی نمایش کو کھولا یہ اندیشہ تھا کہ ڈچس گلوسسٹر کی وفات کے سبب سے نمایش کے کھولنے کے ارادہ کو وہ فسخ کردے اور نہ آئے۔ مگر اس نے اپنے سوگ و ماتم کے سبب سے اِس عام فرض کے ادا کرنیکے عزم کو ترک نہین کیا۔ نمایش کی جنرل کونسل نے جو ایڈریس دیا۔ اُسکے جواب مین ایک اور سبب بھی اپنے ارادہ کے نہ ترک کرنے کا بیان کیا کہ اگرچہ ہنوز ڈچس کا جسم فانی اپنے آخر آرامگاہ مین نہین گیا ہے۔ مگر ڈچس کی رائین اور تمنائین ایسی تہین کہ وہ اپنے فرض کے ادا کرنے اور مربیانہ کامون کے کرنے مین سرافراز اور ممتاز مشہور تہین جسکا اثر مجھپر یہ ہوا کہ مین یہان آنے کو اپنا فرض سمجھا اور اپنے دلی رنج والم کے سبب سے اِس انتظام مین خلل نہ ڈالا جو عام خیر کے لیئے کیا گیا ہے۔ اس نمایش پر پرنس نے ایسی مہربانی سے توجہ کی کہ اُسمین خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آخر کو اِس سے منفعت زر کی بھی صورت نکل آئی*

منچسٹر مین خزانۂ فنون آرٹ ٹریژرز اگزیبیشن (یعنی صنعتون کی نمائش)

سنہ ۱۸۵۶ء مین پرنس سے مدبران و منتظمان نمایش نے درخواست کی کہ وہ اُنکی ایسی تائید کرے کہ تصاویر اور آرٹ کی اور صنعت کی چیزین وہان سے ہمکو ملجائین۔ بادشاہ کی طرف سے وہ جمع کی گئی ہین۔ پرنس نے اور ملکہ معظمہ نے نہایت مہربانی سے اِس درخواست کو منظور فرمایا جب اِس نمایش کے انتظام مین زیادہ افزایش ہوئی تو ۲- جولائی سنہ ۱۸۵۶ء کو جنرل کمیٹی نے اپنا

ڈیپوٹیشن قصر بکنگھم مین پرنس کی خدمت مین بہیجکر عرض کی کہ ہم کس کس قسم کی اور صفات کی چیزون کو جمع کرنا چاہتے ہین۔ اُنکو بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ نادر اشیاء کے مالکون نے اپنی چیزون کو دینے مین دریغ کیا۔ وہ تہوڑے دنون کے لیے بھی اُن چیزون کو اپنے سے جدا کرنا نہین چاہتے تھے اُنکے سلامت نہ رہنے کا اُنکو اندیشہ تہا اور اورون کے پاس اُنکے جانے کا رشک تہا دوسرے ان نمایش کے جنرل کمیٹی کے صدر انجمن کو پرنس نے ایک خط لکھا جس مین ایسی تدبیر بتلائی جسنے اُنکی مشکل کو حل کردیا۔

پرنس نے اُنکو خط لکھا کہ وہ جمہور کو یہ بتلائین کہ اس نمایش سے فقط یہی مقصود نہین ہے کہ ایک خاص مقام کی آبادی کی عقلی ضیافت کیجائے اور عجیب چیزین دکھا کر اُن کا دل خوش کیا جائے بلکہ اُسکا مقصود عظیم اس سے بہت بڑا ہے۔ اگر ایک شخص کسی اور طرح سے تصویر دینے پر راضی نہین ہوگا۔ تو جب اسکو یہ بات معلوم ہوگی کہ اسکے نہ دینے سے ایک قومی مقصد اعظم تلف ہوا جاتا ہے تو وہ دینے سے انکار کرنے مین جھجکے گا۔ کوئی ملک ایسا نہین ہے کہ انگلستان کی برابر آرٹ کی سب قسم کی صنعت کی چیزون مین سرمایہ خرچ کرتا ہو۔ مگر اور ملکون کی نسبت اسمین آرٹ کی تعلیم مین کمتر کوشش کیگئی ہے۔ تم لوگون کے سامنے یہ امر پیش کرو کہ اشیاء کے جمع کرنے سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ آرٹ کی تاریخ بقید ازمنہ مرتب ہو اور اُسکے نظم ترتیب کی توضیح ہوجائے۔ وہ جاہلون کو پکار پکار کے سکھائینگے کہ سائنس کی تحقیقات نے مجردات کی یہ صورتین کس کس زمانہ مین بنائین اور کیونکر تعلیم یافتہ آدمیون کی آنکھون کو اس قابل بنائینگے کہ وہ عملی استفادہ اُنسے حاصل کرین۔ دنیا مین پہلی دفعہ ایسی گیلری (تصویرخانہ) دکھائی کہ کسی اور ملک نے اُسکو نہ دکھایا ہو۔ مین خیال کرتا ہون کہ ایسی گیلری کا سامان کرنا بہت سا یہان کے لوگون کے ہاتھ مین ہے۔ مین اپنی تالیف کی ہوئی فہرست تصاویر بہیجتا ہون۔ اُس سے فن مصوری کے اساتذہ کامل کا حال معلوم ہوگا۔

پرنس کی تدابیر کے موافق عمل کیا گیا۔ اُسکا یہ خط منطبع ہوکر شائع کیا گیا تو پھر تصویرون کے مالکون نے اُنکے مستعار دینے مین مضایقہ نہین کیا۔ اور کمیٹی کے پاس ساری اپنی تصویرین بہیجدین پھر آرٹ کی ہر قسم کی چیزین خاصکر تصویرین ایسی جمع ہوئین کہ کبھی پہلے نہین جمع ہوئی تھین۔ اس نمایش نے یہ ثابت کردیا کہ آرٹ کی اعلےٰ قسم کی چیزین کُل ملک مین لوگون کے گھرون مین

جمع ہین پرنس نے اس نمایش کو کھولا اور اسدن اسقدر کام کیا کہ بالکل تھک کر چکنا چور ہوگیا نمایش کی طرف سے جو اڈریس پیش ہوا اُسکے جواب مین جو کچھ اُسنے کہا اُسکا خلاصہ ہم لکھتے ہین کہ نمایش مین آرٹ ہر زمانہ و ہر قوم کی عقلی و مذہبی نشو و نما اور عام تہذیب کا چربہ اُتارتا ہو جس سے ایک نگاہ مین یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ ازمنہ مختلفہ و ممالک متفرقہ مین صنعت کے کام آرٹ نے کیا کیا اور کیسے کیسے کئے ہین۔ اور اسوقت ہم پر وہ کیا کیا اثر کر رہے ہین۔ اگرچہ اس زمانہ مین ہم کو اسکا بڑا گھمنڈ ہے کہ ہمارا علم اور ہماری قوت بار آور بہت زیادہ ہوگئی ہے مگر قدیم زمانہ بھی اپنے علم و خیالات کی بہار ایسی دکھاتا ہے کہ اُسنے ہمارے غرور کا سر نیچا کر رکھا ہے ۔

سال فورڈ مین ملکہ معظمہ کے سٹیچو کا کھلنا

۹۔ کو سال فورڈ مین پرنس نے ملکہ معظمہ کے سٹیچو سے پردہ اٹھایا اور زبان مبارک سے یہ کلمات فرمائے کہ سال فورڈ کے آیندہ باشندے اِس سٹیچو پر غور کرنیسے دریافت کرینگے کہ یہ امر یقینی ہے کہ جہان رعایا بادشاہ کی خیر خواہ ہے اور اُس سے محبت رکھتی ہے اور بادشاہ ملک کے قوانین کا کارکن گماشتہ ہو اور خود اعتمادی اور خود افزائی پر ترقی محبت ملک کی بنا رکھتا ہو وہ ملک ضرور پھولے پھلے گا ۔

پارلیمنٹ جدید کا اجلاس

۷۔ مئی کو اولیائے دولت اوسبورن کو گئے۔ یہان سے پرنس ۵ کو سویرے ونڈسر مین آیا کہ ڈچس گلوسسٹر کو سینٹ جارج کے گرجا مین دفن کرے۔ ۷۔ مئی کو پارلیمنٹ جدید مین لارڈ چنسلر نے ملکہ معظمہ کے سپیچ کو پڑھا۔ اسمین کوئی دلچسپ بات سوائے اسکے نہ تھی کہ ایران سے صلح ہوگئی ہے اور چین مین وکلا کل مختار فیصلہ کے لیئے بھیجے گئے ہین ۔

شہزادی وکٹوریا کی شادی کا اعلان

چند روز کے بعد یہ مشتہر کیا گیا کہ شہزادی وکٹوریا کی پروشا کے پرنس فریڈرک ولیم سے شادی کی جائیگی۔ ۱۶۔ مئی کو پروشا کے گزٹ مین بھی اِس کا اعلان ہوا اور ۱۹ مئی کو پارلیمنٹ مین یہ پیغام آیا کہ ملکہ معظمہ پارلیمنٹ کی اِس امداد پر یقین رکھتی ہین کہ وہ ان کی بڑی لڑکی کی شادی کے لیئے ایسا سامان مہیا کردینگے کہ جس سے اِس ملک کی اور اسکے تاج کی عزت کے موافق شادی ہوجائیگی کو منس ہوس مین کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ شہزادی کے جہیز کے لیئے ۴۰ ہزار پونڈ اور سالانہ وظیفہ کے واسطے ۴ ہزار پونڈ دیئے جائین۔ یہ امر فقط ملکہ معظمہ کے ادب اور تعظیم و تکریم کے سبب سے ہوا ۔

۳-جون کو اولیائے دولت نے لنڈن مین مراجعت کی اور ۹-تاریخ تک یہین اقامت کی پھر چند روز کے لیئے ونڈسر مین قدم رنجہ فرمایا- دوسرے دن پرنس نے بیرن سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ کل ہم یہان الیس کورٹ کی گھڑ دوڑ کے لیئے آئے- چند روز لنڈن مین رہے- اِس سوم مین تھوڑے دنون مین مختلف طرح کے کامون کے سوالات اتنے جمع ہوئے کہ مین اُنکے جوابون کے دینے اور احمقانہ تفصیل سے مردہ ہوگیا- ان کامون کی تفصیل یہ ہو تو یان- ڈرائینگ روم اصطباغ کے بال اور جلسے- کرسٹل پیلیس (قصر بلورین) کی دعوتین- مین چسٹر مین شاہانہ شان سے جانا- فرنٹز اور آرچ ڈیوک مہمانون کا ۱۲-تاریخ کو- اور چچا لیوپولڈ اور اُن کے بچون کا آخر مہینے مین آنا- اور دوسرے مہینہ کے شروع مین برٹی (پرنس ویلز) کا یوروپ کی سیر کو جانا- علاوہ ان کامون کے ۲۲ کو مجھے ایجوکیشنل کونفرنس مین پریسیڈنٹ بن کے جانا ہی- یہ کام مہتم بالشان ہی اُس مین نہایت نازک اور دشوار پولیٹکل اور مذہبی مخالفتین اور مناقشے پیش ہونگے- میری ایڈریس بڑی لمبی ہوگی- اُسمین بڑی دماغ سوزی ہوگی"- پرنس نے اِس امر متنازعہ فیہ کا اپنے ایڈریس مین خوب فیصلہ کر دیا- جس مین آراے کا بڑا اختلاف تھا کہ مدارس شاہی ہون یا رعایا کے خود اپنی طرف سے ہون- اُن مین خالص دنیاوی تعلیم ہو یا اُن مین مذہبی ہدایات پر تعلیم کی بنا رکھی جاے ان باتون کو پرنس نے بخوبی انصافاً بیان کیا- لیکن اُسنے یہ اور بڑہایا کہ آج اگر اُن مختلف باتون پر مباحثہ ہو تو مین صدر نشین ہونیکے کے لیئے آپکے بلانے کو منظور نہین کرتا- میرے منصب اور میرے فرض سے جو ملکہ اور ملک کیلیئے مین رکھتا ہون- یہ مباحث غیر مناسب ہین مین اپنے سامنے اُن لوگون کو دیکھتا ہون کہ وہ ان عظیم الشان مباحثون مین بڑا حصہ لیتے مین اور مین اُن کی ملاقات سے اُس حالت مین خوش ہون کہ کسی طرف کا پاس وار نہ ہون مین یہ دریافت کرکے خوش ہوا کہ یہان ناطرفداری کی ہی بنیاد ہے جسپر مختلف ذہانتین اور لیاقتین جمع ایک مشترک مضمون پر متفق ہوگین- مین اُن کا احسان مند ہون کہ اُنہون نے مجھے اپنا صدر نشین اِس غرض سے بنایا ہے کہ مین اور وہ ملکر مشترک زرستان مین کام کرین*

پھر اُنھون نے اپنے سامعین کو مبارکباد دی کہ یہ رقیبانہ کوششون کا نتیجہ ہو کہ اِس صدی کے شروع سے آبادی بڑہ کر دوچند ہوگئی ہے اور شاہی اور غیر شاہی اسکولون کی

تعداد زیادہ ہو کر چوگنی ہوگئی ہے۔ مگر اس مسرتناک صورت کے خلاف ایک افسوسناک حالت بھی ہے کہ انگلینڈ مین اور ویلز مین ۴۹۰۸۶۹۶ بچے تین اور پندرہ برس کی عمرون کے درمیان ہین اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ان مین سے ۲۸۶۱۸۴۸ تعلیم پاتے ہین اور تقریباً پندرہ لاکھ بچے مدرسون مین صرف دو برس تعلیم پاتے ہین۔ پرنس نے کہا کہ اگر یہ برائی جو مسئلہ تعلیم کی اصل ہے دور نہ کی جائے گی تو تعلیم کے وسائل کی وسعت سے کچھ فائدہ نہین حاصل ہوگا۔ بس جمہور کے دل پر اس نقش کا جمانا ہماری کونفرنس کا عین مقصود ہے۔ ان دنون مین پبلک اوپنین (جمہور کی رائے) بڑی طاقتور لیور (بیرم) ہے جو آدمیون کی بھلائیون اور برائیون کو اٹھاتی ہے۔ بس ہمکو پبلک اوپنین کی طرف رجوع کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہم مستقل اور مفید نتائج حاصل کرسکین۔ اس امر کے لیئے پبلک اوپنین کا تعلیم کرنا آسان کام نہین ہے۔ یہان غالباً مرض کا تشخیص کرلینا آسان ہے۔ مگر اسکے لیئے دوا تجویز کرنی بڑی مشکل ہے۔ غالباً اس بیماری کے سببون کو مغلوب کرنا آسان نہین ہے۔ اس مضمون مین ماں باپون کی غفلت و بے پروائی کا الزام بہت کچھ لگایا جاتا ہے مگر کفایت شعاری کے انتظامات کی پیچیدگیون اور دقتون پر بہت خیال کرنا واجب ہے۔ اگر استقلال کے ساتھ ماں باپون کے سامنے پہلے برائی بیان کیجائے تو وہ مغلوب ہوسکتی ہے مگر دوسری برائی کی جڑ کاٹنے کے لیئے کیا تدابیر کیجائین کہ وہ اثرپذیر ہون ایک مشکل سوال ہے اسکے انتظام کرنے مین بڑی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ مزدور کاریگر کی جان کے حصے کو کاٹتی ہین۔ اس کے بچے اسکی اولاد ہی نہین ہین کہ وہ آیندہ استغنا کی حالت مین پرورش پائین بلکہ وہ اسکے پیدا کرنے کی قوت کے حصے ہوتے ہین جو اس کے ساتھ کام کرتے ہین کہ قوت لایموت حاصل کرین خاص کر لڑکیان گھر کی خدمت گزار ہوتی ہین اپنی ماؤن کی مددگار ہوتی ہین۔ چھوٹے بچون کی پرورش اور بڑھیون کی خدمت اور بیمارون کی تیمارداری کرتی ہین بس محنتی مزدورون کے کنبے کو ان کی مدد سے محروم کرنا انکے گھر کے لیئے عذاب جان ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ معتبر نقشون سے معلوم ہوا ہے کہ چھ لاکھ بچون مین سے جن کی عمرین تین اور پندرہ برس کے درمیان ہین اور وہ مدرسہ سے غیر حاضر ہین کام کرتے ہین۔ ۲۲۰۰۰۰ بچے مدرسون مین نہین ہین جن کی غیر حاضری کا سبب ان کا کسی کام کا کرنا ہے اور

کوئی جائز وجہ نہین مسلیم ہ۔ پھر پرنس نے اس بات پر زور ڈالا کہ مان باپون کو تنبیہ کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے بچون کا دین دنیا کا نقصان اُنکے نہ تعلیم دینے سے کر رہے ہین تعلیم دینا فقط اُنکا پاک فرض ہی نہین ہے بلکہ اُن کا اعلیٰ درجہ کا فائدہ اُنکی تعلیم لانیسے ہو۔ پھر اپنے ایڈریس کا خاتمہ فصاحت و بلاغت کے ساتھ اس فقرے پر کیا کہ انسان کو بہ نسبت اور مخلوق کے عمدہ تر لیاقتین اور قابلیتین دیگئی ہین۔ انسان مین خدا کی شبیہ منعکس ہوتی ہے جس کی مرضی یہ ہے کہ اُسکو جانے اور اُسکی عبادت کرے۔ اُسکو عقل اور خود مختاری کی قوت دی گئی ہے کہ وہ اُنکی ہدایت کے موافق کام کرے۔ انسان اپنی قابلیتون کو بروئے کار ظاہر کرکے اخلاق الٰہی پیدا کرے اور وہ خوشیان حاصل کرے جو زمین پر اُسکے لیئے پیدا کی گئی ہین جن کی تکمیل بعد ازان خدا کے ساتھ ملنے سے مسیح کے فضل و کرم سے ہوگی۔ مگر یہ بھی اُسکے اختیار مین ہے کہ وہ اپنی قابلیتون کو کام مین نہ لائے اور زمین پر اپنے آنے کو لاطائل اور عبث کردے۔ اس طرح پھر وہ ادنے حیوانون کے برابر ہو جاتا ہے اپنی خوشی کو کھو بیٹھتا ہے اور اپنے خدا سے جُدا ہو جاتا ہے جس کو وہ جانتا تھا کہ کس طرح وہ مل سکتا ہو۔ اے شرفا مین کہتا ہون کہ آدمی کا حق یہ نہین ہو کہ وہ اس کام کو اپنے سے پرے پھینک دے جو اُسکی خوشی کے لیئے اُسکے ذمہ کیا گیا ہے۔ یہ اسکا فرض ہے کہ اُس کام کو حتی المقدور اُ کرے جسکے لیئے دنیا مین وہ آیا ہے۔ یہ ہمارا فرض ہو اور اُن کا فرض ہو جنکو مشیت ایزدی نے خوفناک فسادات سے پرے رکھا ہے اور ہولناک دہشتون سے جدا رکھا ہے کہ مردانہ وار علی الاتصال بے تکان پند و نصیحت و مثال سے خلقت کے اُس بڑے حصہ کی امداد کرین جو بغیر ایسی امداد کے اپنے مشکل کام کے کرنیسے مرے جاتے ہین وہ اُنکی دستگیری سے پہلو تہی نہ کرین۔ خدا تعالیٰ اُن کی محنت مین جو کی جاتی ہے برکت دیگا۔

اس مہینہ کی ۲۵ تاریخ کو فرمان شاہی کے موافق پرنس کو کون سورٹ کا خطاب ملا۔ اسکی وجہ ملکہ معظمہ خود اپنے خط مورخہ ۲۴ جون کو شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ مین آپ کو ایک امر سے اطلاع دیتی ہون جس مین آپ میرے ہمراے ہونگے۔ آپ جانتے ہین کہ البرٹ کو لوگ پرنس کون سورٹ کہتے ہین مگر اسکو یہ خطاب کبھی حسب ضابطہ نہین ملا۔ اسلیئے مین اب اُسکو فرمان شاہی جاری کرکے یہ خطاب اس طرح دیتی ہون جیسے کہ سنہ ۱۸۴۸ع مین پریسیڈنٹ ہونے کا

مین نے دیا تھا۔ آپ جانتے ہین کہ جرمنی مین اُسکا منصب کیسا غیر مناسب تھا۔ پرنس کوبرگ صرف اسکا جرمنی خطاب تھا سوائے اِسکے کوئی خطاب اُسکا نہ تھا۔ مین اِسکو ایک غلطی سمجھتی تھی کہ میرے شوہر کا خطاب کوئی انگلشی نہ ہو۔ مین نے اِس امر کو ترجیح دی کہ پارلیمنٹ کے ایکٹ کے مطابق اُسکو پرنس کون سورٹ کا خطاب ملجائے۔ یہ امر آیندہ زمانہ مین بھی ہوسکتا تھا مگر مین نے ابھی یہ مناسب جانا کہ سادہ طور پر اُسکو یہ خطاب ملجائے۔ پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو اِس خطاب کی نسبت یہ خط لکھا کہ مین نے ابتک آپ کو اپنے خطاب کی نسبت کچھہ نہین لکھا۔ اب لکھتا ہون کہ مجھے پرنس کون سورٹ کا خطاب ملا ہے۔ اِس خطاب کا ملنا اِس سبب سے ضروری تھا کہ اب میرے بیٹے بڑے ہوگئے تھے۔ میرے اور اُنکے نامون مین خلط ملط اِس سبب سے ہوتا تھا کہ اُن کا نام بھی مثل میرے نام کے ایسے سے شروع ہوتا تھا۔ مین تو اِس سرزمین مین بیگانہ شہزادہ کوبرگ تھا اور وہ اِس سرزمین کے انگلشی شہزادے ہین۔ اب مجھے بھی قانوناً انگلشی مراتب مین بڑا مرتبہ حاصل ہوگیا ہے۔ ملکہ کی اِسمین کچھہ سبکی ہوتی تھی کہ وہ اپنی رعایا کے روبرو جرمنی شوہر کے ساتھ نمودار ہوتی تھین ✧

وکٹوریا کراس کے تقسیم کرنے کی رسم بھی بڑی دلچسپ تھی۔ وہ ہائیڈ پارک مین اِس مہینہ کی ۲۶ تاریخ کو ادا کی گئی۔ میدان جنگ مین بری و بحری افواج کے دلاور شجاع اپنے جوہر شجاعت دکھاتے ہین اُنکے واسطے یہ ضرورت معلوم ہوتی تھی کہ کوئی نشان اُنکو ایسا دیا جائے جو اُن کے جوہر شجاعت بتلائے۔ اب کریمیا کی لڑائی مین مختلف درجہ کے افسرون نے اپنی جوانمردی و دلیری و بہادری کی مستثنےٰ مثالین دکھلائین۔ اب یہ وقت تھا کہ معمولی سپاہی یا ملاح دیکھے کہ تمغون کے سوائے جو سب کو یکسان ملتے ہین ایک اور اعلےٰ درجہ کا بھی تمغہ ہے جو اُسکو اپنے ہمراہیون پر سرافراز کرتا ہے اسلیئے ملکہ معظمہ نے ۱۸۵۶ء مین اِس اعزاز کے نشان کے لیئے اپنا فرمان جاری کرکے اپنی بحری و بری سپاہ کے واسطے ایک نیا تمغہ ایجاد کیا اور اُس کا نام وکٹوریا کراس رکھا اور اسپر الفاظ بہادری کے واسطے لکھائے۔ وہ صرف اُن آدمیون کے دینے کے لیئے تجویز کیا گیا جنھون نے دشمنون کے مقابلہ مین کوئی کام بہادری کا یا جان نثاری کا اپنے ملک کے لیئے کیا ہو کچھہ عرصہ مین ایسے بہادرون کی فہرست مرتب ہوگئی۔ اور ملکہ معظمہ نے یہ ارادہ کیا کہ مین خود

وکٹوریا کراس کے تقسیم کی رسم ۱۸۵۷ء

اپنے ہاتھ سے بہادرون کو اِس اعزازی نشان سے سرفراز کرین ایسی سیر دیکھنے کے لیٔ تماشائیون
کی کیا کمی تھی۔ پارک مین ایک لاکھ آدمی جمع ہو گئے۔ ایک بڑا نصف دائرہ کرسیان لگا کر بنایا گیا
جسپر بارہ سو معزز آدمی بیٹھین۔ میدان مین چار ہزار سپاہ تھی۔ دن خاطر خواہ اچھا تھا۔ آدمیون مین
اظہار محبت کا بڑا جوش تہا۔ باسٹھ بہادر اِس اعزاز کے لیٔے منتخب ہوئے تھے وہ سپاہ اور شاہی خیمہ گاہ
کے درمیان کھڑے ہوئے سب کی نگاہین اُنکی طرف لگی ہوئی تھین۔ پارک مین دس بجے دن کے
ملکہ معظمہ ایک گھوڑے پر سوار پرنس اور پروشا کا شہزادہ فریڈرک ولیم اور اور بڑے چک دیک کے
ہمراہیون کے ساتھ تشریف لائے۔ اپنے گھوڑے پر سوار وہ ایک جگہ کھڑی ہوئین اور ہر ایک افسر
سامنے آتا گیا۔ اور اُسکی چھاتی پر خود وکٹوریا کروس پن سے لگاتی گئین۔ جب وہ آگے سے پرے
جاتا تو پرنس بڑے ادب سے اُسکو سلام کرتا۔ تماشائی بڑے زور شور سے اُسکو چیرز دیتے اور تالیان
بجاتے۔ یہ کروس (صلیب کی شکل) اُس توپ کے بنائے گئے تھے جو سے بس ٹوپل مین دشمنون سے
چھینی تہی نیلے ربنڈ اُسکے بحری اور سُرخ ربنڈ برّی سپاہ کے لیٔے تھے۔ صلیب کے مرکز مین تاج
کی تصویر تھی اور اُسکے اوپر شیر بنا ہوا تھا اور صلیب پر دو شاخین لارل کی بنی ہوئی تھین پرنس
نے اِس رسم کا نہایت مختصر حال یہ لکھا کہ وہ ایک شاندار نظارہ تہا یہ بیان اُن کا بالکل سچ تہا۔

جبوقت یہ نمایش پرنس کون سورٹ نے کھولی ہے اُسوقت ملکہ معظمہ کی طبیعت
ناساز تھی اسلیٔے وہ پرنس کے ساتھ نہ جا سکین۔ اب ۲۹ جون کو وہ اپنے بچون اور شہزادہ
فریڈرک ولیم کو ساتھ لیکر اِس نمایش کے دیکھنے کے لیٔے لنڈن سے روانہ ہوئین۔ دوسرے دن
۹ بجے نمایش دیکھنے کو آئین۔ اِسوقت مینہ ایسا برستا تھا کہ گاڑیون کو بند کرنا پڑا۔ تمام منچیسٹر
مین اور اُسکے آس پاس آدمیون کی بہیڑ لگی ہوئی تہی۔ اُن کے درمیان سواری پیدل کی چال
چلی۔ لاکھ آدمیون سے زیادہ شمار مین آئے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جیسی
آدمیون کی بہیڑ آج مین نے دیکھی ایسی پہلے کبھی نہین دیکھی تہی اور وہ اپنی محبت مین ایسے
گرمجوش تھے جس کا یقین نہین آ سکتا سب کے چہرون سے محبت ٹپکی پڑتی تہی۔ بازارون مین
آئین بندی فرانسیسی طور پر بڑی خوبصورتی سے ہوئی تہی اور جھنڈیون اور پھولون اور بڑے
بڑے جھنڈون و کپڑون کی فرانسیسی طرز کی بڑی خوش اسلوبی سے ہوئی تھی۔ بازار جھنڈیون

وبیرقون اور پھولون اور بڑے بڑے قصیدون اور کپڑون سے آراستہ کیئے گئے تھے. ان مین بہت سی پروشا کی جھنڈیان تہین اور بیشمار اور خاص قسمون کے کتابے لگائے گئے تھے اور مصنوعی محرابین بنائی گئی تہین جیسے پیارے البرٹ اور فریڈرک اور وکی کی محبت کی نشانیان بنائی تہین. ایک کتابہ مین یہ لکھا تھا کہ البرٹ آرٹ کا مربی امن اور صلح کا ترقی دینے والا۔ یہان میرا پیارا البرٹ ہر دلعزیز ہے۔ فقط ؎

گیارہ بجے کے بعد نمایش گاہ مین ملکہ معظمہ تشریف لائین وہان آدمیون کا ایک ہجوم تھا جن کے لباس بڑے زرق برق کے چمک رہے تھے ؎

ڈیس (تخت گاہ) پر جو اس موقع پر بنایا گیا تھا۔ ملکہ معظمہ رونق افروز ہوئین۔ اگزی کیوٹو کمیٹی اور مینچسٹر اور سالفورڈ کی کورپوریشنون نے ایڈریسین پیش کین اور ملکہ معظمہ نے ان کے جواب دیئے اور مینچسٹر کے میر کو نایٹ کا خطاب دیا۔ اور سر ایچ سمتھہ کو جو کریمیا کی چارون جنگ عامہ مین موجود تھے تلوار عنایت کی بعد اسکے تصاویر کے مرقعات کا ملاحظہ فرمایا جن کو وہ دیکھکر بڑی مسرور ہوئین۔ بڑے بڑے قدیمی و حال کے کامل مصورون کی تصویرین بنائی ہوئی وہان موجود تہین۔ دوسرے دن صبح دو بجے تک ملکہ اور پرنس اور ان کے ہمراہیون نے نمایش گاہ کا وہ حصہ ملاحظہ فرمایا کہ اب تک بند تہا اور اسکو عوام الناس نے اب تک نہ دیکھا تھا۔ پھر یہان سے روانہ ہوکر پیل پارک مین اپنے سٹیچو کو دیکھنے گئین۔ پرنس کون سورٹ مع پروشا کے شہزادے کے مینچسٹر ہال مین گئے۔ وہان کی کورپوریشن نے شہزادے کو ایڈریس دیا۔ شہزادے نے اسکا جواب دیا۔ پھر مسٹر میکسن ٹوش کے انڈیا ربر کے کارخانہ کا ملاحظہ ہوا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ سب کام بخیر و خوبی ہوئے فریڈرک نے جواب ایڈریس کا خوب اچھی طرح پڑھا جسکی بہت مدح خوانی ہوئی۔ البرٹ بہت تھک گیا اور وہ تندرست نہین۔ پھر دوسری صبح کو ملکہ معظمہ لندن مین قصر بکنگھم مین آگئین ؎

جس وقت ۲۶ جون کو وکٹوریا کروس ملکہ معظمہ تقسیم فرما رہی تہین تو انکے دل مین صرف یہی خیال نہین تہا کہ ان بہادر سپاہیون نے ابھی دلیرانہ کارہائے نمایان کیئے ہین جس کے سبب سے یہ ذیشان جلسہ ہوا ہے بلکہ اسکے ساتھ ان کو یہ بہی خیال لگا ہوا تھا کہ ان بہادرون کو مع اپنے

اور ہمراہیون کے اپنے ملک کے لیئے ایسے ہی کام پہر جلدی کرنے پڑینگے۔ اس لیئے کہ کچہہ دنون سے ہندوستان سے خبرین آرہی تہین کہ ہندوستانی سپاہ کے دلمین بغاوت کرنے کا جوش اُٹھ رہا ہے اور اسباب کے یقین کرنے کی دلائل بہتین موجود تہین کہ سپاہ اپنی فرمانبرداری اور اطاعت کی بیخ کنی کرنیکے لیئے ایک منتظم تجویز کررہی ہو اور کئی رجمنٹین موقوف ہوچکی ہین بغاوت کا عزم سپاہ مین ایسا پہیل رہا ہو کہ وہ ضرور ایک تہلکہ ڈالے گا۔ چنانچہ آخر جون مین یہ تہلکہ انگلستان مین اس خبر کے آنیسے پڑگیا کہ ۱۰ مئی کو میرٹھ مین ہندوستانی رجمنٹون نے بغاوت اختیار کی اور متعدد انگریزی افسرون اور عورتون اور بچون کو مار ڈالا اور باغی سپاہ دہلی چلی گئی اور اُس نے دہلی کی سپاہ کو بہی اپنے ساتھ بغاوت مین شریک کرلیا جس سے انگلستان مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اب ایسا وقت آگیا ہے کہ یہان سے فوراً ہندوستان کو سپاہ امداد اور کمک کے لیئے بہیجی جائے ✤

۲۸ جون کو ملکہ معظمہ کو لارڈ پان مورسنے لکہا کہ کے بی نٹ نے نہایت غور وخوض کرنیکے بعد کمانڈر انچیف کو ہدایتین کی ہین کہ علاوہ ان رجمنٹون کے جو ہندوستان کیواسطے روانگی کے لیئے زیر حکم ہین اور چار رجمنٹین جہاز پر سوار ہونیکے لیئے ہندوستان کے واسطے تیار رکہی جائین۔ اُنہون نے یہ بہی اطلاع دی کہ سیلون سے ایک رجمنٹ لارڈ کیننگ نے بلائی ہے وہان ایک اور زائد رجمنٹ کے قیام کے لیئے حکم ہوچکا ہے جو چین کی سپاہ کے لیئے ایک رزرو (سپاہ جو ضرورت کے وقت کام کرنیکے لیئے رکہی جائے) ہوگی۔ اسلیئے جزیرہ سپاہ سے خالی نہین ہوگا چین کو جو رجمنٹین بہیجی گئی ہین اُنکو بہی حکم دیدیا گیا ہے کہ اپنے کام کے فتح کرنے کے بعد ہندوستان مین جاکر کام کرین بس اسطرح سے ہندوستان مین دسی بارہ رجمنٹون کا اضافہ ہوجائے گا جن مین سے ہر ایک مین ہزار سپاہی ہونگے۔ اور وہان جو بالفعل سپاہ ہو اسمین ساڑھے چار ہزار ریکروٹ (سپاہ نئے بہرتی کیئے ہوئے) اور بڑہائے جائین گے ✤

اور اُنہون نے یہ بہی لکہا کہ کورٹ اوف ڈائرکٹرز نے حکم جاری کردیا ہو کہ جو افسر رخصت پر ہین وہ فوراً اپنی پلٹنون مین ہندوستان مین جائین اور کمانڈر انچیف نے بہی یہی حکم حضور کی سپاہ کے افسرون کے لیئے جاری کیا ہو۔ اُنہون نے اپنے بیان مین اور اضافہ کیا کہ یہ بڑا کڑا

وقت نہایت فکر و تردد کا ہے اور اِس خیال سے اور بھی رنج زیادہ ہوتا ہی کہ جب بغاوت دب دیا جائیگی تو نہایت سخت چشم نمایان کرنی پڑین گی۔ لارڈ پان مور کو یقین ہے کہ یہ موقع ایسا ہاتھ آئیگا کہ ہندوستان مین جتنی ملکہ کی فوج اب تک رہتی تہی۔ اُسکی بعد بڑھنے سے فائدہ حاصل ہوگا اور یہ کام آسانی سے بغیر اسکے ہوجائے گا کہ کمپنی کا خزانہ زیر بار ہو۔؛

۹ ۲۴ جون کو ملکہ معظمہ سپیتہڈ جانے کو تہین کہ اُنکے پاس یہ خط پہنچا اور اُنہون نے اِس کا جواب لنڈن سے اپنی روانگی سے پہلے یہ بہیجا لارڈ پان مور نے جو کل خط لکھا تہا وہ میرے پاس پہنچا بہت دنون پہلے سے میری رائے یہ تہی کہ ہندوستان کی سپاہ کی تقویت کے لیئے جو سپاہ مین انتظار کر رہی ہین اُنکی روانگی مین توقف نہ کیا جائے۔ یہ وقت بڑا نازک ہی۔ وہان زیادہ سپاہ بہیجنے کے لیئے بڑی ضرورت ہی تاکہ وہان کی سپاہ کی قوت بڑھے۔ میری رائے لارڈ پان مور کی رائے سے متفق ہی کہ یہ بڑی اچھی پولیسی ہی کہ ایسٹ انڈیا کمپنی مجبور کیجائے کہ اب تک جو شاہی سپاہ ہندوستان مین رہتی ہے، اُس سے بہت زیادہ سپاہ ہمیشہ کے لیئے وہ مستقل طور پر رکھے۔؛

آخر بیس سال مین سلطنت تقریبًا دو چند ہوگئی ہے اور سپاہ اُتنی ہی جتنی پہلے تہی۔ میری سپاہ کا گروہ ایسا ہے کہ جسپر سلطنت کا قایم رہنا زیادہ تر موقوف ہے۔ کمپنی کو نہین چاہیئے کہ وہ اُن فوائد عظیم سے اپنے تئین محروم کرے جو سپاہ کی پرورش کی محبت سے حاصل ہوتے ہین مین امید کرتی ہون کہ نئی کمک سپاہ کی برگیڈ کے انتظام کے طور پر بہیجے جائینگے۔ جُدا جُدا رجمنٹین نہین روانہ ہونگی اچھے حکمران افسر اپنی سپاہ کے حال سے خوب واقف ہوتے ہین۔ جب وہ اپنی سپاہ کے پاس ہونگے تو نہایت عظیم الشان کام کرینگے۔ اب مین یہ چاہتی ہون کہ کمپنی کے پاس بہت سی رجمنٹون کے منتقل ہوجانیسے انگلینڈ مین سپاہ کم رہجائے تو معًا سپاہ کے صیغہ کی افزایش موافق اُس تعداد کے کرنی چاہیئے جس کو پارلیمنٹ منظور کر چکی ہے اور اُسکا تخمینہ ہو چکا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو گھر مین سپاہ اسقدر کم رہجائے گی کہ پہر ہمکو اپنے امن و عافیت مین خلل پڑنے کا خوف ہوگا اگر دفعتًہ سپاہ کی ضرورت آن پڑیگی جس کی مثال بالفعل یہی موجود ہی تو ہم مین اسکے بہم پہنچانے کی قابلیت نہوگی۔ اگر اِس موسم بہار مین ہمنے جلدی سے اپنی سپاہ کی تخفیف نہ کی ہوتی تو اُسوقت ہمکو جسقدر سپاہ کی ضرورت ہوتی وہ ہمارے پاس موجود ہوتی ۔؛

ملکہ معظمہ کا خط لارڈ پانمور کو سپاہ کے باب مین

مین یہ چاہتی کہ میرا یہ خط لارڈ پامرسٹون کے پاس بہیجدیا جاے۔ آجکے اخبارون مین ہندوستان کا حال اوربھی بدتر لکھا ہے ◆

لارڈ ایلنبرا تین ہفتے پہلے ہندوستان کی سپاہ کی خرابیون کو ہوس آف لارڈس مین بیان کرچکے تھے۔ اُنھون نے آج ہی کی رات کو گورنمنٹ پر یہ زور ڈالا کہ ضرورت اِسکی ہے کہ ہندوستان کو ایک بڑا لشکر کمک کے لیئے بھیجا جائے اور اُسکے ساتھ ہی ملیشیا (وہ پیشہ ور لوگ جو لڑائی کے وقت سپاہ کا کام دین) کو تقویت دیجائے اور یومینری (شریف دہاقین) طلب کیے جائین کہ انگلینڈ مین حفظ و امان رہے ◆

اِسی رات ہوس آف کامنس مین منسٹری پر مسٹر ڈزرئیلی نے زور ڈالا کہ اسوقت ہندوستان کی سلطنت جوکھون مین آرہی ہے۔ ایسی تدابیر کرنی چاہئین کہ ہندوستان ہمارے ہاتھ سے نکلنے پائے۔ لارڈ گرین ویل نے ایک ہوس مین اور مسٹر ورنن سمتھ سکرٹری بورڈ کنٹرول نے دوسرے ہوس مین بیان کیا کہ جولائی کے وسط مین دس ہزار سپاہ ہندوستان کو روانہ ہوجائیگی جن مین سات ہزار ملک کی سپاہ اور ڈھائی ہزار ریکروٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کے نئے سپاہی بھرتی ہونگے۔ اورچار اور ملکہ کی رجمنٹین ابھی روانہ ہونے کو ہین۔ اِس طرح چودہ ہزار سپاہ کمک کے لیئے ہندوستان مین بڑھ جائیگی ◆

۴۔ جولائی کو تار برقی نے بغاوت کی خبرون کو چمکا دیا۔ گورنمنٹ کو یہ معلوم ہوا کہ بنگال مین عام بغاوت پھیل گئی۔ اور پہلے جو مراسلہ بھیجا گیا تھا اِسکے بعد چار ہفتے کے اندر شمالی ہند مین سپاہ مین سے تیس ۳۰ ہزار آدمی غائب ہوگئے۔ ہنوز دہلی باغیون کے قبضے مین تھی۔ اگرچہ وہ شہر مین بہت نقصان اُٹھاکر محصور ہوئی تھی۔ مگر پھر بھی وہ سخت مقابلہ کرنے کو تیار تھی۔ ٹیلیگرام مین خبر آئی۔ کہ شہر پر عنقریب حملہ ہونے کو تھا۔ مگر اسکی فصیلین سات میل محیط مین ہین اور تین مربع میل رقبے کو گھیرے ہوتے ہین۔ اسلیئے اہل انگلینڈ کو اس بات کا یقین کرنا مشکل تھا کہ اِسقدر تھوڑی سی سپاہ ایسے مضبوط مقام کو حملہ کرکے باغیون سے چھین لے۔ حقیقت مین شہر ۲۰۔ ستمبر سے پہلے تسخیر نہین ہوا۔ محاصرین نے اسکے فتح کرنے مین اپنی بڑی بہادری دکھائی اور بھاری نقصان اُٹھایا اِسی تار برقی مین یہ خبر آئی کہ ہندوستان کا کمانڈر انچیف جنرل اینسن ۲۷۔ مئی کو ہیضہ سے

بغاوت ہند کا نتیجا

کرنال مین مرگیا۔

اب گورنمنٹ بالکل بیدار ہوئی اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سب آدمیون کے دلون کا ایک ساحال تہا کہ کوئی کوشش عظیم ایسی نہین معلوم ہے کہ اِس نازک وقت کا مقابلہ کرے جس مین بہت سے انگریزون اور انگریزنون کی جانین معرض خطر مین تہین اور دنیا کی نگاہ مین انگلستان کی پائیگاہ بلند جو کہون مین دکھائی دیتی تہی۔ اب انگلینڈ جانتا جاتا تہا کہ کیا ہولناک وحشتین انگریزون کے قتل عام ہونے کی اور شکنجۂ عذاب مین پہنسنے کی اور اعضائے جسم کی قطع و برید کی ہوتی ہین جس سے چندروزہ کی کامیابی سے باغیون کی پیشانی پر دوامی بدنامی و نمک حرامی کا داغ لگ رہا تہا انگلستان مین متوسط درجہ کے خاندان تہوڑے سے تہے جو ہندوستان سے اپنے تعلقات نہین رکہتے تہے وہ اور اور انگریز جو ہندوستان کو اچھی طرح جانتے تہے۔ اِس خیال سے ڈرتے تہے کہ اگر تہوڑی سی گورون کی سپاہ پر باغیون کو غلبہ ہوگیا تو پہر کیا قیامت برپا ہوگی۔ فقط

۱۱۔ جولائی کو لارڈ پامرسٹون نے ملکہ معظمہ کو لکہا کہ صبح کو ایسی بُری خبرین آئی ہین۔ کہ کے نی نٹ نے کمانڈر انچیف سے امداد کی درخواست کی۔ حضور کے روبرو اول یہ تجویز پیش کیجاتی ہے کہ سر کولن کیمبل فوراً ہندوستان کو بہیجا جائے کہ ہندوستان کے خالی عہدہ کمانڈر انچیف پر مامور ہو۔ سر کولن نے کہا تہا کہ مین دوسرے دن شام کو روانہ ہونیکے لیئے تیار ہون۔ لارڈ پامرسٹون یہ بہی بیان کرتے ہین کہ وہ کہتا ہے کہ مین کلکتہ مین کل اسباب جو مجھے اپنے سفر کے لیئے ضرور ہوگا حاصل کرلونگا۔ یہ تجویز ہوئی کہ جنرل سینس فیلڈ جو مدراس مین ہے اور جسکو سر کولن چاہتا ہے کہ وہ اِسکے سٹاف کا چیف ہو۔ وہ انگلینڈ مین بلا لیا جائے اور ہند کو روانہ کیا جائے۔ وسکونٹ پامرسٹون کی یہ راے ہے کہ ملکہ کی چودہ ہزار سپاہ کا جسکو روانگی کا حکم ہوچکا ہے جسقدر جلد ممکن ہو بہیجدی جائے تاکہ وہ اُن خوفون کا انسداد کرے جو بنگال احاطہ کی تیس ہزار سپاہ بہاگ جانے سے ہوا ہے اور غالباً اِسکے بعد اور سپاہ کی بغاوت اور فرار ہونے سے یہ خوف بڑھتا جائے گا۔

سر کولن کیمبل کا کمانڈر انچیف ہند مقرر ہونا اور ہندوستان مین انگلستان سے سپاہ کا بھیجا جانا۔

پرنس کو چندروز اور کامون مین مصروف رہنا پڑا۔ ۱۳۔ جولائی کو اسٹیٹ برٹن سوسائٹی کے ایش فورڈ اسکولون کو جو قابل تعریف تہے اُنہون نے کہولا۔ ای ن شہزادہ فریڈرک ولیم کو

فریڈم آف سٹی (آزادی شہر) کی بین شت ہوس مین حاصل ہوئی۔ پرنس لکھتا ہو کہ میرے داماد کا استقبال
خاطر خواہ ہوا اور اُسکے سپیچ کی بڑی تعریف ہوئی۔ دوسرے دن نوجوان شہزادے نے جرمنی کو مراجعت
کی پھر آیندہ ساتہ دن پرنس کونسورٹ کے ان مراسم مین صرف ہوے کہ ٹرے نی ٹی ہوس کے ماسٹر
ہونے کا حلف اُٹھایا اور شاہ بلجیم اور اُسکے کنبے کو رخصت کیا۔ ہولینڈ کی کوئین سے ملاقات کی
ایلڈرشورٹ مین قواعد کا ملاحظہ فرمایا۔ یہان ملکہ معظمہ نے ۷ا تاریخ کل اور ۱۸ تاریخ کا ایک حصہ گھوڑے
پر سوار ہوکر اور سپاہیانہ لباس پہنکر سپاہ کی قواعد دیکھنے مین صرف کیا۔ ۱۸ تاریخ کو دوپہر کے
بعد ملکہ اور پرنس اوسبورن مین رونق افروز ہوئے +

اس اثنا مین کوئین اور پرنس کے خیالات اس مشکل عظیم کے حل کرنے مین لگے ہوئے
تھے کہ کس طرح سرکشی ہند کا سر کچلا جاے۔ اب یہ ظاہر ہونے لگا تھا کہ یہ بغاوت ہندوستان کی
سلطنت کو دھمکا رہی ہے۔ ۱۱ جولائی کے بعد اور زیادہ تر آفتناک وحشت آمیز خبرین آرہی
تہین۔ ملکہ معظمہ اور کمانڈر انچیف یہ جانتے تھے کہ منسٹری خوف کا تخمینہ کم کرتی ہے ضرورت کے
موافق سپاہ بھیجنے کی تیاریان نہین کرتی۔ اسلیے ملکہ معظمہ نے ۷ا تاریخ کو ایک مختصر خط مین
اپنے خیالات اور رایون کو لارڈ پامرسٹون پر ظاہر کیا جس کا جواب لارڈ موصوف نے یہ لکھا جو
پائی کے وٹی کی ۔ ۱۸ جولائی ۱۸۵۷ء   مین عالی جناب ملکہ معظمہ کی خدمت مین
عاجزانہ اپنا فرض ادا کرتا ہون کہ مین کل آپکے سرافراز نامہ سے سرافراز ہوا۔ اور مین نے ہوس آف
کامنس مین حضور کے ارشادات کو بیان کر دیا۔ مین اجازت چاہتا ہون کہ مجھے اس کہنے کیلیے
آزادی دیجاے کہ اُن لوگون کی جو حضور کی راے سے مخالفت رکھتے ہین یہ خوش نصیبی ہے
کہ کامنس ہوس مین حضور تشریف نہین رکھتین اسلیے وہ دلائل بیان کرنے مین بڑے بیباک
مخالف ہین۔ اگر اسکے برعکس حضور کی راے کے پسند کرنیوالے بھی مباحثہ مین حضور کے ایک
دوست سے امداد پاتے ہین۔ معاملات ہند کے متعلق جو انتظامات ہو رہے ہین اُن کی نسبت
مین حضور کو یقین دلاتا ہون کہ گورنمنٹ ضرورت کے موافق کسی تدبیر کے کرنے مین دریغ نکریگی
لیکن بعض اوقات وہی تدابیر کامیاب ہوتی ہین جو ہولے ہولے رفتہ رفتہ چلتی ہین +
ملکہ معظمہ ایسی حالت مین کہ ایک فتنہ عظیم بہت وسعت کے ساتھ بہت جلد برپا ہوگیا۔ ہولے ہولے

انگلستان سے ہندوستان کے لیے سپاہ کی روانگی

رفتہ برفتہ کی پولیسی کو پسند نہین کرتی تھین۔ اسلیئے اُنہون نے اپنا یہ فرض عظیم سمجھا کہ وہ پورے طور سے اپنے خیالات کو اس بات مین گورنمنٹ پر ظاہر کرین اُنہون نے اوسبورن مین جاکے ہی اول گھنٹہ مین پامرسٹون کو یہ خط لکھکر بھیجا +

اوسبورن ۱۹۔ جولائی ۱۸۵۷ء۔ مین نہایت متردد و متفکر ہوکر گورنمنٹ پر بالتجا یہ نقش جانا چاہتی ہون کہ ایسے نازک وقت مین بجائے اُسکے کہ بغیر تدبیر کے قدم اُٹھایا جائے اور از دست تا دہان ہلا جائے اور متفرق چھوٹی چھوٹی تدبیرین کیجائین جو آپس مین جوڑ پیوند نہ رکھتی ہون گورنمنٹ کو بالضرور سپاہ کی حالت موجودہ پر خیال کرکے ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئین کہ وہ سب باتون پر حاوی محیط ہون میری اُمیدون اور خواہشون کے برخلاف آخر جنگ کے بعد سپاہ مین تخفیف کردی گئی۔ اور گورنمنٹ اور پارلیمنٹ نے اس کا خرچ صلح کے زمانہ کے خرچ سے بھی گھٹا دیا۔ پارلیمنٹ کو اپنی کفایت شعاری کے حُسن انتظام پر نظر ہوئی۔ اُسکے برخلاف اِس بات کا خیال نہین ہوا کہ آخر جنگ نے ہمکو کیا خوفناک سبق سکھائے ہین اور اُسکے ساتھ دو اور لڑائیون نے جو ایران اور چین کے ساتھ بالفعل درپیش ہین کیا بتلایا ہے۔ یہ نہایت نصیبون کی شامت ہے کہ سپاہ کا صیغہ صلح کے زمانہ کے صیغہ سے بھی کم کردیا گیا ہے۔ ہم کو چین کے ساتھ رزم آرائی کے سوائے ہندوستان کے ایسے کڑے وقت مین سپاہ کے بھیجنے کی ضرورت ہے گورنمنٹ نے وہی کام کیا جو ہمیشہ ایسے موقعون پر کیا کرتی ہے کہ اس بات پر راضی ہوگئی کہ سپاہ بھیجدیجائے۔ اور گھر مین چند رجمنٹین رکھ لیجائین۔ اور وہ دن دور پھینک دیا جائے جس مین سپاہ کا انتظام جدید ہو +

جب رجمنٹین باہر بھیجدی جائینگی تو ایک سو پانچ پلٹنون مین سے اٹھارہ پلٹنین باقی کُل سپاہ مین رہجائینگی کہ وہ انگلینڈ مین اپنا فرض بجا لائین اور ہمارے سواحل کی نگہبانی کرین اور جو باہر سپاہ بھیجی گئی ہین اُنکے لیئے رزرو لیف نہین اور جو آفات ناگہانی پیش آئین اُن کا مقابلہ کرین۔ ہندوستان مین جو رجمنٹین ہین اُنکے واسطے کے بی ٹ نے آخر یہ فیصلہ کیا کہ ایک کمپنی بڑھائی جائے جس مین سو سپاہی اُنکے لیئے ڈپو رسٹ کے طور پر رہین جب یہ صورت حال ہو تو اس صورت حال پر سنجیدہ خیال کرنیسے ہر شخص یہ چاہے گا کہ فی الحال گورنمنٹ نے

جو یہ تدبیر اختیار کی ہی کہ خاص پلٹنون کو نئی بھرتی سے تقویت دی جاتے اور جو سپاہی تخفیف کے سبب سے سپاہ سے برطرف ہوئے ہین۔ اُن مین سے بعض پھر بلا لیئے جائین اور اپنی تدابیر کی وسعت کا تخمینہ بری گروہون کی تعداد سے کیا ہے جو ایک خاص وقت مین جمع ہوسکتے ہین اور اسکے ساتھہ ہی پارلیمنٹ پر یہ اعلان کردیا ہے کہ ملیشیا طلب کیجائے جسمین غالبًا قوت مطلوبہ جو بالفعل درکار ہے حاصل ہوجاے۔ ان سب باتون کی جگہ گورنمنٹ پر واجب ہی کہ عاقلانہ تدابیر ایسی اختیار کرے کہ وہ کلیات پر حاوی و محیط ہون اور اُنکے اصول کے بی نٹ خود مقرر کرے اور اُنکے فروع بغیر کسی جنگ کے ملٹری کے اختیار مین تعمیل کے لیئے دیدیئے جائین ۰۰

اِس وقت کمانڈر انچیف نے گورنمنٹ کے روبرو جو تجویز پیش کی اُسکو ملکہ معتدل اور بے خرچ خیال کرتی ہین ۰۰

ملکہ کے خیال مین جو اُصول اختیار کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ سپاہ جو ہندوستان کو بھیجی گئی ہے جسکے سبب سے یہان سپاہ مین کمی واقع ہوئی ہے اُسکے لیئے یہ تدبیر نہ کیجائے کہ جو رجمنٹین باقی ہین اُن مین تھوڑے سے نئی بھرتی کے سپاہی بڑھا لیئے جائین بلکہ یہان سپاہ اتنی رکھنی چاہیئے جتنی پہلے تھی اور وہ اِس قسم کی ہو جس قسم کی پہلے تھی۔ اِسمین گورنمنٹ کا کچھ خرچ زاید نہین ہوگا۔ اِس واسطے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی اُن پلٹنون کا خرچ جو یہان سے وہان بھیجی گئی ہین آپ اُٹھائے گی اور جو روپیہ اُن کے خرچ کے لیئے پارلیمنٹ نے منظور کیا ہے وہ نئی پلٹنون مین خرچ کردیا جائے جس سے بڑی بچت ہوگی۔ تمام افسر جو لڑائی کے بعد تخفیف مین آئے ہین اور نصف تنخواہ پاتے ہین وہ نئی سپاہ مین مقرر ہونگے تو اُن کی نصف تنخواہ بچت مین آئے گی اور اُن کا بوجھہ خزانہ شاہی پر نہین پڑے گا۔ یہ جو نئی سپاہ بھرتی کیجائے گی۔ بالضرور اسکے خرچ کا صیغہ اول مین ادنے ہوگا۔ ڈپوس اور رزرو مین سپاہیون کی افزایش کیجائے انڈین ڈپو مین کم از کم دو کمپنیان بڑھائی جائین جن مین سے ہر ایک مین سو آدمی ہون ۰۰

اِس تجویز پر سوائے دو اعتراضون کے اور کسی اعتراض کا ہونا ممکن نہین اول یہ نئی پلٹنون کے لیئے سپاہی ہم کو ہاتھہ نہین آئین گے۔ یہ ایک فرضی خیال ہی کوئی دلیل نہین ہے۔ امتحان کرنے سے اِس کا حال معلوم ہوگا اگر اِس تدبیر مین کامیابی نہ ہوئی اور اِس کا کرنا ضروری ہوا تو اُس کی

کامیابی کے لیئے اور وسائل تلاش کرکے اختیار کریئے جائینگے یہ لغو بات ہے کہ تم خود ہی مشکلات
ڈالنے کی قسم کھالو تو پھر کامیابی نہین ہوگی *
دوئم ایسٹ انڈیا کمپنی ملکہ کی سپاہ کو اسقدر زیادہ ہندوستان مین رکھکر اُنکے خرچ کے لیئے
بڑ بڑائے گی۔ اس اعتراض کے دور کرنیکے لیئے کمپنی کو اختیار دیا جائے کہ ملکہ کی جسقدر سپاہ
کی اُسکو ضرورت نہو اُسکے رکھنے سے وہ انکار کردے اور اُسکی بے ضرورت نہ رکھے واپس کردے
کمپنی نے اب سپاہ کو اُسوقت مانگا ہے کہ جس مین سپاہ کے بھیجنے سے ہوم گورنمنٹ کو نہایت ہی
تکلیف ہوئی۔ اور ایک معمولی پیش بینی سے معلوم ہوگا کہ کم از کم تین سال تک تو وہ اس سپاہ کو
جُدا نہین کرسکے گی۔ لیکن ایک وقت ایسا آئے گا کہ گورنمنٹ اُن پلٹنون کی تخفیف کردے جو اب
زائد بھیجی گئی ہین اور افسر اپنی نصف تنخواہ پر جو وہ پہلے پاتے تھے واپس چلے آئین۔ اس عرصہ مین ملک
کو انکی نصف تنخواہ کی کمی سے بچت ہوگی۔ مگر ملکہ معظمہ اسکو قریب ناممکن کے جانتی ہین کہ گورون
کی سپاہ کی کمی ہندوستان مین کیجائے۔ اس خوفناک تجربے کے بعد کمپنی صرف ملکہ کی رجمنٹون
کو واپس بھیجے گی تاکہ انکی جگہ اپنی پلٹنین گورون کی بھرتی کرے۔ یہ بغیر ملکہ کے حکم کے نہین ہوسکیگا
اور مین اس بھرتی کرنیکے برخلاف حکم دیدونگی۔ یہ امر قانون کے خلاف خوفناک ہے کہ برٹش سلطنت
کے کسی حصے مین لوگ ایک ایسی سپاہ یہان کے آدمیون کی تیار کرین جو ملکہ کی سپاہ سے زائد ہو جو
ملکہ کی سپاہ سے جو انگلینڈ سے ہمیشہ تازہ بتازہ ہوتی رہتی ہے کمپنی کی سپاہ گھٹیا
ہوگی۔ اور وہ انگلستان کے اس سلسلہ سپاہ مین نہین ہوگی جو تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے اور جسکا
سب سے زیادہ بڑا حصہ ہندوستان مین ہمیشہ رہیگا۔ انگلستان مین جو سپاہ کمپنی بھرتی کریگی
اُس سے ملکہ کی سپاہ کیلیئے ریکروٹس (نئی بھرتی کے سپاہی) مین بڑا خلل پڑیگا۔ اب
بھی اُنکے بہم پہنچانے مین بڑی دشواری واقع ہوتی ہے۔ کمپنی کبھی اسکی شکایت نہ کریگی کہ
ہوم گورنمنٹ نے ملکہ کی اسقدر زائد رجمنٹون کے ہندوستان مین رکھنے سے اُسکو زیر بار کیا
ہے۔ یہ چاہنا کچھ دیوانگی نہین ہے کہ بنگال احاطہ کی پرانی ہندوستانی سپاہ کی اصلاح اسطرح
کیجائے کہ اب جو ہندوستانی سپاہ مین سے دو پلٹنین برطرف کی گئین اُنکی جگہ ملکہ کی ایک
رجمنٹ رکھی جائے۔ اس سے چار ہزار پونڈ کی بچت اس طرح ہوگی کہ ہندوستانی سپاہ کی رجمنٹ کا

خرچ ۲۷۰۰۰ پونڈ سالانہ ہے ملکہ کی رجمنٹ کا خرچ ۵۰۰۰۰ پونڈ سالانہ ہے۔ جب کبھی بیس برطرف
شدہ رجمنٹون کی جگہ دس گورون کی رجمنٹین رکھی جائینگی تو ۴۰۰۰۰ پونڈ کی بچت ہوگی اور کچھ خرچ
نہین ہوگا۔ بلکہ اصل مین کمپنی کو بچت اس سے بھی زائد ہوگی۔ کیونکہ نصف تنخواہ کا اور عمر کے زیادہ
ہونیسے پنشن پانے کا کل خرچ انگلستان پر پڑے گا۔ یہی سبب ہوگا کہ کمپنی اپنی قوت بڑھانے
اور ملک کی پرورش کیلیئے اپنے ملک کے اغراض و فوائد کا نقصان نہین کرے گی۔ ایلڈرشوٹ
کے کیمپ مین ملکہ معظمہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ملکہ کی سپاہ کی حالت موجودہ قابل رحم ہو کہ اٹھارہ
برس تک غیر ملک کی سخت ناموافق آب و ہوا کی برداشت کرکے اور وہان بڑی بڑی خدمتین
بجا لاکے انگلینڈ مین واپس آئی تھی کہ سات مہینے کے بعد وہ کریمیا کو بھیجی گئی۔ اس جانستان
جنگ سے فارغ ہوکر ایک برس بھی اپنے وطن مین رہنے نہ پائی کہ اب ہندوستان کو جاتی ہے
جہان سے شاید اسکو بیس برس تک واپس آنا نصیب ہو۔ یہ کیسی جورو جفا ان بہادرون کے
ساتھ ہے جو اپنے ملک کے لیئے جان نثاری کرتے ہین گورنمنٹ کا یہ فرض ہے اور اُسکی یہ انسانیت
ہے کہ سپاہ کی تکالیف مین تخفیف کردے۔ ملکہ چاہتی ہین کہ انکی یہ یادداشت کے بینٹ
مین پیش کیجائے۔ ایسے ہی خیالات پرنس کے تھے*

کلکتہ سے لارڈ کیننگ نے ۴۔ جولائی کو ملکہ معظمہ کو خط لکھا جو اس وقت انگلستان
کی راہ ہی مین تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کے معاملات کو ملکہ معظمہ اور پرنس
کیسے صحیح اور درست سمجھتے تھے اور کیسی راست تدبیر بتلاتے تھے کہ ہندوستان کو گورون
کی سپاہ زیادہ بھیجی جائے تاکہ وہ جن اضلاع مین بغاوت کی آگ لگ رہی ہے اُسکو بجھادے
اور بہت سے مقامات مین جو انگریزی صولت و سطوت کا یقین جاتا رہا ہے اسکو بحال کردے
لارڈ کیننگ نے اول یہ لکھا کہ دہلی کے فتح ہونے مین کیون التوا ہوا اور بعد اسکے یہ بیان کیا
کہ یہ وقت جتنا گزرا ہے۔ اسمین انگلینڈ اور ہندوستان کا نقصان عظیم ہوا ہے بڑی بیش
قیمت جانین تلف ہوئین اور بہت ہی دلخراش جانگزا مصیبتین جھیلنی پڑین جن کا کوئی
معاوضہ نہین ہوسکتا۔ انگلینڈ کی صولت و قوت و سطوت کی شہرت کو ایک وحشیانہ صدمہ
پہنچا ہے انگلستان کی قوت بحال کرنے کی اور مدت دراز تک ہندوستانیون مین قوت

و دبدبہ کے اعتبار پیدا کرنے کی تدبیر سوائے اِسکے کوئی اور نہین ہے کہ انگلستان سے ہندوستان مین گورون کی سپاہ اتنی آجائے کہ دشمنون کے دلون مین اسکے مقابلہ کرنے کی اُمید بھی مردہ ہو جائین +

لارڈ کیننگ کو یہ اندیشہ ہے کہ ہندوستان کے ایسے حصے ہین کہ اِن مین جب تک گورون کی سپاہ کا انتظام نہین ہوگا وہان امن امان بندوبست نہین ہوگا جس وسعت عظیم پر لارڈ کیننگ کا اختیار ہے اسکو گورون کی سپاہ کی قوت سے کچھ نسبت نہین ہے۔ مگر جہان کہین گورون کی بہت تھوڑی ہی جمعیت ہے وہان اسکا رعب داب فوراً اپنا اثر کر رہا ہے سوائے دہلی کے کہین اور گورونکی سپاہ کا مقابلہ شاذ و نادر ہی ہوا ہے اور تھوڑی سی گورونکی سپاہ کے بھیجدینے سے سڑکون کے دائین بائین طرف انتظام و بندوبست ہو رہا ہے۔ بڑے شہرون مثلاً بنارس پٹنے اور اور شہرون مین یہی حال ہو رہا ہے۔ اِن سب باتون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورون کی سپاہ کے موجود ہونیسے یقینی امن امان بندوبست ہو سکتا ہے۔ اسکے برخلاف جہان لوگون کو یہ معلوم ہوا ہے کہ گورون کی سپاہ نہین آسکتی۔ وہین بدنظمی نے پاؤن پھیلائے اور غارت و لوٹ مار کا بازار گرم ہوا ہے۔ جہان بدنظمی ایک دفعہ ہو گئی تو وہ روکنے سے نہین رُک سکتی وہ پھیلتی چلی گئی ہے۔ جن ضلعون مین بدنظمی ہو گئی ہے وہان جب تک گورون کی سپاہ کی افزایش نہین ہوگی بدنظمی مین کمی نہین ہوگی۔ بلکہ اور زیادہ بڑھے گی۔ اِسی خط مین لارڈ کیننگ نے لکھا ہے کہ چین کو جو ایک رجمنٹ بھیجی گئی تھی وہ آج ہگلی مین آگئی ہے۔ اُسکو میری درخواست پر لارڈ ایلجن نے چین سے اس طرف بھیجدیا ہے یہ گورون کی سپاہ کی آمد پہلی دفعہ ہے لارڈ کیننگ نے جو اوپر بیان کیا ہے اِس سے حضور آسانی سے سمجھ سکتی ہین کہ کلکتہ مین گورون کی ہر نئی سپاہ کے آجانیسے میری کیسی خاطر جمع ہوگی +

ملکہ معظمہ نے جو اپنے خط مورخہ ۱۹۔ جولائی مین لارڈ پامرسٹون کو ولائل لکھ بھیجی تھین وہ کسی کے رد کرنیسے رد نہین ہو سکتی تھین۔ اُنکی نسبت پرنس نے ۲۲۔ جولائی کے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ کیبی نٹ نے آخرکار ہماری افزایش سپاہ کی درخواست کو مان لیا۔ ۲۰۔ جولائی کو پرنس نے خط بیرن سٹوک میر کو لکھا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے جو کیبی نٹ مین فیصلہ ہوا

تھا اب تک اُسمین التوا چلا جاتا ہے *

ہندوستان کو سپاہ چلی جاتی ہے۔ اب ہم بغیر سپاہ کے یہان رہجائینگے۔ یہ بات بہت اچھی ہوئی کہ ہندوستان مین جو بغاوت و بلوہ برپا ہوا اُسنے وہ ناسور دکھادیئے جن کو کمپنی ہمیشہ لیپا اور چھپایا کرتی تھی۔ ٹائیمز اور پریس ہندوستانی سپاہ کی تعریف اور بادشاہی سپاہ کی ہجو کیا کرتے تھے۔ اب بُلبلہ پھٹ گیا۔ ابھی تک ہماری منسٹری نے نشانہ ٹھیک نہین لگایا جیسے کہ آخر لڑائی مین تیاری مین کمی کی تھی ایسی اب بھی کر رہی ہے۔ پہلے تجربہ کے بعد وہ اور بھی قابل الزام ہوگئی ہے *

آپنے جو اپنے خط مین ہندوستان کی اُلجھنون اور الجھیڑون کا ذکر چھیڑا ہے اس لیئے مین مناسب جانتا ہون کہ اُسکی بابت اپنے خیالات بیان کرون۔ مجھے یقین ہے کہ اہل جرمن ہندوستان کی چیزون کے قدرشناس نہین ہین۔ اور اُن اصول کو جنپر ہماری سلطنت کی بنا دنیا کے اس حصہ پر قائم ہے نہین سمجھتے۔ ہند کے آدمیون مین یہ قابلیت نہین ہے کہ وہ اپنے تئین آزاد کر سکین۔ اور اپنی آزادی کو قائم رکھ سکین۔ بیکس نمرود کے زمانہ سے ہندوستان ہمیشہ غیر قومون کے ہاتھ سے پامال ہوتا رہا ہے اور نئی قومون نے اسکو فتح کرلیا ہے۔ اہل اعصریہ کا اہل ایران کا یونانیون کا اسکندر اعظم کے ماتحت۔ ہونگ نو وائل تاتار کا۔ اہل عرب کا اور قومون کا وہ مفتوح و مغلوب اس زمانہ تک رہا ہے۔ فاتحین نے اسکو اپنے جوئے کے نیچے چلایا اُنھون نے اُن قومون کو جنکے قبضہ مین ہندوستان تھا دبایا۔ مگر وہ اُن کا استیصال نہین کرسکے اور نہ اُنکو اپنے مین جذب کرسکے۔ اِس طرح سے وہ اُنکے ساتھ خلط ملط رہے مگر اُنمین قومی التصاق و اتصال نہین پیدا ہوا۔ ہندوؤن مسلمانون کے مذہبون کے درمیان ایسا ایک قعر عمیق حائل ہے کہ ان کا آپس مین اتحاد ہونا ناممکن ہے۔ خود ہندوؤن کے درمیان جات کی پابندی وہ ہے کہ انکے درمیان باطنی اتحاد کا ہونا بھی ناممکن سے کچھ کم نہین ہے۔ ہمارا تسلط اور فرمان روا ہونا اس حالت پر موقوف ہے کہ ہم مختلف قومون و آبادیون کی محافظت کرتے ہین اور اُنکو آپس کی بدسلوکیون کے سبب سے لڑنے نہین دیتے۔ سب اعلی و ادنی و زبردست و زیردست کے لیئے انصاف ایک ہی قوانین کے موافق کرتے ہین۔ دونون کو جرم کی سزا یکسان دیتے ہین۔ ملک کے ہر حصہ مین ہم اپنی عدالت

یقین دلاتے ہین کہ کبھی اسپر الزام عائد نہین ہوسکتا۔ ہر جگہ دادرسی آسانی سے ہوسکتی ہے اور کہ ہم مختلف قومون کے امورخانگی مین اور اُنکی روحانی و مذہبی باتون مین دخل نہین دیتے ظلم و ستم و زیادہ ستانی مطلق نہین کرتے۔ درآمد مال پر محصول نہین لیتے۔ نمک کا اجارہ صرف ایک ٹیکیر تھی جو ہندوستانیون پر بارگران تھی وہ موقوف کردی گئی۔ کمپنی اپنا خرچ ممالک محروسہ کی رعیت سے نہین لیتی ہے۔ کسٹم ڈیوٹی درپرمٹ کا محصول اور اور تجارت کے بڑے بڑے کامون سے محصول وصول کرتی ہے +

اس وقت اس ملک کی تہذیب و شائستگی کے لیے کوئی کام نہین کیا گیا ہے۔ اہل ملک جس بادشاہ کے نائب کے ماتحت رہتے ہین اسکو دعا دیتے ہین۔ اُنہون نے پہلے فرمانروائون کے ہاتھ سے بڑے ظلم و ستم سہے ہین۔ اب تک یہ کھلا سوال چلا جاتا ہے کہ اہل یورپ کے اصول کے موافق کہان تک ہندوستانیون کے خاص مذاہب اور رسم و رواج و تہذیب و شائستگی کی اصلاح عمل ممکن ہے +

اب تک جو نظام متعینہ چلا جاتا تھا۔ اس سے کسی قدر اختلاف کیا گیا۔ نہرین ورریلین بننی شروع ہوئین۔ اسکولون کی بنیادین پڑین ستی کا ہونا موقوف کیا گیا۔ اُنکی بیوہ کا دوبارہ شادی کرنا جائز سمجھا گیا۔ جگناتھ کے مندر مین جو مہلک کام ہوتے تھے وہ بند کیے گئے اور بُت خانون کے لیے جو سرکار سے امداد دی جاتی تھی وہ موقوف کی گئی +

ان تدابیر کو ہندؤن نے یہ خیال کیا کہ انگلینڈ ہمارے مذہب کو مٹاتا ہے اور اُس کی جگہ عیسائی مذہب کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اُن سب سے بڑھکر یہ بات ہوئی کہ بندوقون کی نلون کے لیے نئے کارتوس جاری ہوئے جو چکنائی مین ڈبوئے جاتے تھے تاکہ وہ آسانی سے اپنی جاؤن مین پہلے پھسلین دس چکنے ہونیسے سپاہ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس طرح کارتوسون کا بنانا ہماری جات لینے کے لیے ایجاد ہوا ہے۔ ہندون کے ہان مُنہ مین چربی یا گوشت کے جانیسے یقینی جات جاتی رہتی ہے +

ہندوستان مین سپاہ کے تین نام لیئے جاتے ہین۔ ایک بنگال احاطہ کی سپاہ۔ دوم احاطہ مدراس کی سپاہ۔ سوم بمبئی احاطہ کی سپاہ۔ بنگال احاطہ کی سپاہ مین اعلیٰ درجہ کی قومین تھین اکثر ہر پلٹن مین چارسو برہمن تھے۔ ہندو جات کے جانے کو مرنیکے برابر جانتے ہین۔ پہرہ اپنی

قوم مین نہین مل سکتے۔ انکی ساری معاشرت مٹی ہوجاتی ہے۔ اِسلیئے ہم کو بنگال کی سپاہ کی بغاوت پر متحیر ہونا نہین چاہیئے۔ اُسنے بغاوت اختیار کرکے اور سب آدمیون کو جو گورنمنٹ کے بدخواہ تھے اپنے ہمراہ کرلیا۔ رعایا کا بڑا حصہ انگریزی گورنمنٹ سے راضی و خوش تھا وہ اُسکے ساتھ بغاوت مین شریک نہین ہوا۔

یہ لڑائی بے شک بڑی سخت ہوگی۔ اور اسمین بڑی خونریزی ہوگی اسلیئے کہ گورون کی سپاہ بہت تھوڑی ہے اور کل ملک مین وہ حصے ہوکر پھیلی ہوئی ہے اور اُنکو لڑنا اِس سپاہ سے پڑا ہے جو تعداد مین بہت زیادہ ہے اور پورے سو برس سے اسکو انگلینڈ قواعد سکھا رہا ہے۔ اور بڑے بڑے شہرون مین محفوظ ہے۔ ہمارے بڑے بڑے میگزینون اور قلعون پر قبضہ رکھتی ہے۔ ہان ہمکو یہ فایدہ ہے کہ ہندوستانی سپاہ کی رجمنٹون مین افسر اعلیٰ لیاقتون کے نہین ہین۔ جس اندیشہ سے کہ دل دھڑکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی ہی وردی کے سپاہیون پر آتشباری کرتے ہین۔ اور ہم انگلشی سپاہیانہ انتقام لیتے ہین اور باغیون اور فتنہ پردازون کو سزائین دیتے ہین جن کا دینا ناگزیر ہے۔

اگر ہم اِس کڑے وقت پر غالب ہوئے جس کا ہم کو یقین ہے کہ ہم غالب ہونگے تو علی العموم اسکا نتیجہ نیک اور بہتر ہوگا۔ عوام کا ہندوستانی سپاہ پر اعتبار کرنا اور ملکہ کے سپاہیون کا مفید نہ جاننا اور کل پریس کا اِن باتون کی بڑی جد و جہد سے حمایت کرنا آخر کو ثابت ہوا کہ یہ سب بالکل غلط تھا۔ اب ہم کو اسمین شبہہ نہین کہ سپاہ کا کوئی معقول نظام ہم اختیار کرینگے۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ کمپنی اپنے پہلے منصب پر قایم رہے۔

انگریزی پبلک خاموش اور متحمل ہین۔ مین جو تحریکین کرتا ہون اسپر بھی منسٹری خاموش ہے اسواسطے ہم کو اُنکے پہلوؤن مین ہمیشہ مہمیز لگانی پڑتی ہے۔ اب مین ہندوستان کی گپون کے سُنانے سے آپ کی سمع خراشی زیادہ نہین کرتا۔

پرنس البرٹ برسل مین اپنے چچا لیوپولڈ کی بیٹی شارلٹ کے بیاہ مین گیا تھا۔ اِس حال مین یہ خط ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے۔

اس وقت وہان شادی ہورہی ہوگی اور آپ کی پیاری لڑکی کے نکاح کا عقد ایک لایق شوہر کے

ساتھ بندھ رہا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے آپکو بڑا اہتزاز ہوا ہوگا۔ خدائے تعالی ہمین
سب طرح کی برکتین دے۔ مین چاہتی تھی کہ شادی مین خود شریک ہون۔ مگر مین ساری تو نہ
آسکی مین نے تم جسم جو میرا بڑا عزیز ہے وہان بھیجدیا جس سے مین اپنے تئین خیال کرتی ہون
کہ وہین مین ساری موجود ہون۔ جو کچھ وہان ہو رہا ہے مین اُسکی تصویر اپنے دل مین اُتار رہی ہون
سب کے ساتھ میری محبت کا اور عزیزہ شارلٹ کے خوش کرنیکا ثبوت اِس سے زیادہ کیا ہوسکتا
ہے کہ مین نے اپنے عزیز البرٹ پر وہان جانیکے لیئے زور ڈالا۔ اور اسکو آمادہ کیا۔ آپ نہین جان
سکتے کہ جب وہ مجھ کو اکیلا چھوڑ کر چلا جاتا ہے تو میری جان پر کیا بُری بنتی ہے۔ مین اِس انتظار
مین کہ وہ کب آئے بیٹھی گھڑیان گنا کرتی ہون۔ اُسکی جدائی کی حالت مین مجھے اپنے بچے بھی اچھے
نہین معلوم ہوتے۔ مین اُسکے جانے کو یہ سمجھتی ہون کہ سارے گھر کی جان چلی گئی ٭

ہم اپنے گھر مین چپ چاپ کام کر رہے ہین۔ ہم سب سوگ سے نکل آئے ہین چھوٹے
بچے آدھے دن تعطیل مناتے ہین۔ آج شام کو الائس نے پہلے دن ہمارے ساتھ کھانا کھایا ہے
مین نے اپنے نوکرون کو وائن پینے کی اور ملاحون کو گروگ (شراب آب آمیختہ) پینے کی اجازت
دیدی ہے۔ وکی میرے پاس بیٹھی ہوئی نقش نگاری کر رہی ہے اور چاہتی ہے کہ مین اُسکی
طرف سے آپسے اور نوجوان دولھا دولہن سے سب باتین کہون۔ مین عرض کرتی ہون کہ جو کچھ ہم
یہان کر رہے ہین وہ پیاری شارلٹ سے کہدیجیے ٭

شادی سے پرنس بہت جلد اوسبورن واپس آگیا۔ سب سے زیادہ اسکو ہندوستان کا
کا خیال تھا۔ ایسی دشواری کے وقت مین بغیر شدید ضرورت کے وہ ملکہ معظمہ سے ایک گھنٹہ
بھی جُدا رہنا نہین چاہتا تھا۔ جب وہ یہان آیا تو اُسنے سُنا کہ ہندوستان سے اور زیادہ وحشتناک
خبرین آئی ہین۔ ہوس آف کامنس مین ڈزرئیلی نے تین گھنٹہ تک ہندوستان کی بابت
سپیچ دیا۔ اُنہون نے اپنا وہ خیال بیان کیا جسکو اب کوئی نہین مانتا کہ بغاوت ہند سپاہ کی
بغاوت نہ تھی بلکہ قومی بغاوت تھی۔ اُنھون نے یہ چاہا کہ شاہی کمیشن اِس تحقیقات کے لیئے بھیجا
جائے کہ وہان سب گروہون کو انگریزی عملداری سے تکلیفین کیا کیا ہین۔ اور اسکے ساتھ اسپر
بھی زور ڈالا کہ ہندوستان مین گورون کی سپاہ دو چند کردیجائے اور ہندوستانیون سے

کہا جائے کہ وہ آیندہ امید رکھین کہ انگلستان کے بادشاہ اور انکے درمیان تعلقات بہت قریب ہوجائینگے۔ کامنس ہوس نے بالاتفاق لارڈ جان رسل کی اس تحریک کو قبول کرلیا کہ ملکہ معظمہ کے یقین دلانیکے لیئے انکو یہ اڈریس دیا جائے کہ وہ ہندوستان کی فتنہ انگیزی و بدنظمی کے دور کرنے کی اور وہان امن امان قایم کرنے کی ہر تدبیر کے لیئے ملکہ معظمہ کے معاون اور مددگار ہونگے ✣

اگرچہ کامنس ہوس نے عام قومی مافی الضمیر کا اظہار کردیا جس نے یہ اختیار دیدیا کہ ملک کے جو غایت درجہ کے وسائل اور ذرائع ہین وہ کام مین لائے جائین۔ مگر پھر بھی پرنس اور کوئین کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کے بی نٹ ہمت لگا کے کام نہین کرتی اور یہ وقت ایسا ہے کہ اگر کوئی ضعف و عاجزی کی علامت ظاہر ہوگی تو یقینی یوروپ کی اور گورنمنٹین اُس سے فائدہ اُٹھائینگی ✣

لارڈ پامرسٹون نے ملکہ معظمہ کو خط لکھا کہ کے بی نٹ نے جو فیصلہ کیا ہے کہ ملیشیا طلب کیجائے۔ تو ۷۔ اگست کو ملکہ معظمہ نے اس خط کے جواب مین اپنے رائے یہ ظاہر کی کہ ملیشیا کو تقویت دینا ایک نہایت ضروری تدبیر ہمارے ملک کی محافظت کے لیئے ہی جس سے بر اعظم یوروپ کو معلوم ہوجائے کہ ہم غیر محفوظ حالت مین نہین ہین۔ سپاہ کے لیئے کافی تعداد والنیٹرون کی حاصل ہوسکتی ہی۔ اسلیئے ملکہ معظمہ توقع رکھتی ہین کہ ملیشیا کی تقویت مناسب اور کافی کی جائیگی ✣

مین یہ کہنا چاہتی ہون کہ ہندوستان کے جو آخر حالات معلوم ہوئے ہین وہ ایسے ہولناک ہین کہ جو تدابیر سپاہ کے باب مین ہوم گورنمنٹ نے اب تک کی ہین وہ میرے نزدیک اس آفت ناگہانی کے دفع کرنیکے لیئے کافی نہین۔ اور ہوم گورنمنٹ ہی پر ہندوستان کی نجات زیادہ تر موقوف ہی۔ ہم نے جو کچھ کریمیا کی جنگ کے لیئے سامان مہیا کیا تھا تقریبًا اب بھی وہی سامان جو حاصل ہوسکتا تھا کیا ہے اور امید ہے کہ اس سے کامیابی حاصل کرنیکے قابل ہوجائینگے۔ مگر ہم نہ انکے لیئے ذخیرے جمع کرین نہ انکے لیئے رزرو بنائین جو ایک مدت دراز کی لڑائی مین یا نئی آفات ناگہانی کے وقت مین جو نظر نہین آئین کام چلائین۔ اس باب

مین ہم ہمیشہ کوتاہ بین ہین - اور اسکے سبب سے آخر کو ہماری ناموری اور قوت مین بٹا لگتا ہی - ہم کو تہوڑسے فائدون کے لیئے جو آخر کو حاصل ہوین بہت روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہی اکثر یہ دونون طرح کے نقصان اٹھانے پڑتے ہین - مین توقع کرتی ہون کہ کے بی نٹ اس معاملہ کو بڑی دلیرانہ نظر سے دیکھیگی اس سے زیادہ بہتر کوئی بات نہین ہے کہ کامنس ہوس مین ایسے رزولیوشن پاس ہون کہ جنسے گورمنٹ کو یقین دلایا جائے کہ نہایت مستحکم تدابیر کے اختیار کرنے مین حتی الامکان کوئی کسر باقی نہین رکھی گئی - کامنس ہوس نہین بلکہ اکثر گورمنٹ پھسڈی رہی ہی - یہ خط کے بی نٹ مین پڑہا گیا اسکے دوروز بعد لارڈ کلیرین ڈون نے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا ہے کہ حضور نے جو اپنے مکتوبات مین تنبیہات تحریر کی تھین انکو مین نے اطمینان خاطر سے پڑہا - اس بات کے یقین دلانے کی مجھے ضرورت نہین ہی مجھسے جہان تک ہوسکیگا مین کوشش کرونگا کہ اپنے ہم منصبون کو اس غیر متنازع واقعیت کے تسلیم کرنے پر کہ ہم بالکل غیر محفوظ ہین رغبت دلاؤن مین اس خیال کی اُدھیڑ بن مین رات دن رہتا ہون کہ مین سنجیدگی کے ساتھ کے بی نٹ کو یقین دلاؤن کہ ہندوستان کی مشکلات نے غیر سلطنتون کی نگاہون کو ہماری طرف سے بدلدیا ہے اگر ہم اسوقت عقل سے کام نہین لینگے تو وہ ہم کو جلد بتلادینگی کہ وہ ہماری حالتون کو ہمارے برابر یا ہم سے بہتر جانتی ہین ٭ فقط

سخت مشکل آن کر یہ پڑی تھی کہ سپاہ مین نئی بہرتی سپاہیون کی آہستہ ہوتی ہے ٭

بیرن سٹوک میر کو جو خط پرنس نے لکھا ہی اُسکی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ پرنس کے دل مین یہ خیال بڑا زبردست تھا کہ ہنوز گورمنٹ بغاوت کے خوف سے پوری بیدار نہین ہوئی جسکے معنی چند ہفتے کی خبرون نے بڑی بیقراری سے اُن تک پہنچائے تھے وہ کہتے ہین کہ ہندوستان کے واقعات بڑے المناک ہین - وہ ثابت کرتے ہین کہ جس سپاہ کی بنا سول گورمنٹ اور پرس پر رکھی گئی ہو وہ بالکل ضعیف ہوتی ہی - ہم نے گورمنٹ سے بعض تدابیر کے عمل مین لانیکی درخواست کی اسمین وہ اپنے ایسے طریقہ پر چلی ہی جو اُس نے جنگ کریمیا مین اختیار کیا تھا کہ ہماری تہوڑی سی بیچاری سپاہ غارت ہوجائے اور وہ اپنی بڑی طویل طویل فریشان پیچیپن دے اور اسطرف ایک قدم بڑہائے کہ یہ دیکھے کہ لیمپ تیل سے روشن ہو رہا ہے جب اُس کو تیل نہ پہنچے گا تو وہ دفعۃً

پرنس اور سٹوک مار کی خط و کتابت

شہنشاہ فرانس کا انگلستان میں دوبارہ آنا

مُجھکر اپنی چراند کی بدبو پھیلائے گا۔ سٹوک میئر نے اِس خط کے جواب مین لکھا کہ ہند کے واقعات انگلینڈ پر آفات لائین گے مگر مایوس ہونیکے لیئے تھوڑی وجہ ہے اسلیئے کہ انگریز تمام یورپ مین سب قومون پر جرأت ہمت خصلت کی قوت مین سبقت لے گئے ہین۔ اور قاعدہ ہی کہ مضبوط آدمیون کو بدقسمتی ہدایت و ترقی کے مکتب مین بٹھا کے سبق دیتی ہے ۔

۶۔ اگست کو صبح کو سویرے خبر آئی کہ شہنشاہ و شہنشاہ بیگم فرانس دونون جہاز مین ہین جو اوسبورن کے قریب آگئے ہین ان شاہی مہمانون کے استقبال کے لیئے پرنس و کوئین دونون تیار ہوکر گئے۔ شہنشاہ بُری طرح سے گرا تھا۔ چلنے مین لنگڑاتا تھا۔ مگر اور سب طرح سے وہ اور شہنشاہ بیگم تنومند اور تندرست تھے۔ ان شاہی مہمانون نے ۱۰۔ اگست کو فرانس مین مراجعت کی تو اِس چار روزہ ملاقات کو ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ وہ بڑی مسرت افزا اور بہجت آرا تھی۔ ۱۲ اگست کو وہ شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ ہماری ملاقات سب طرح دلخواہ و پسندیدہ تھی۔ پولیٹکل لحاظ سے تو بقول لارڈ کلیرینڈون کے وہ خدا کی بھیجی ہوئی تھی۔ اِسمین ساری مشکلات خاطر خواہ فیصل ہوگئین اِس ملاقات مین بڑی بڑی خوشی کی باتین ہوئین۔ اوسبورن مین ہفتہ کے دن ایک چھوٹے سے خیمہ مین تھوڑا سا ناچ ہوا تھا۔ اسمین بڑی کامیابی ہوئی۔ بہت سی گاڑیان اور ٹٹو آئے۔ باقی اور ہمارے بسر اوقات مین کچھ تغیر نہین ہُوا۔ البرٹ نے سچ کہا کہ اول شام کو جب کھانے کے کمرے سے جنٹلمین باہر آئے تو اُس نے اپنی آنکھون کو کھولا تاکہ بالکل یقینی معلوم ہو کہ وہ یہ خواب تو نہین دیکھ رہا کہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم یہان ٹھیرے ہین ۔

شہنشاہ ہمیشہ البرٹ سے کشادہ دلی سے باتین کیا کرتا ہے اور اُس سے بہت فائدہ اُٹھاتا ہے۔ لارڈ پامرسٹون نے مجھ سے کہا کہ پرنس بہت سی ایسی باتین کہہ سکتا ہے کہ ہم نہین کہہ سکتے ۔

البرٹ بہت کم لیڈیون اور شہزادیون سے خوش ہوتا ہی مگر وہ شہنشاہ بیگم سے بڑے شوق سے ملتا ہے اور اُسکا بڑا دوست ہی۔ شہنشاہ نے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا۔

میڈم اور عزیز تر ہمشیرہ حضور اور پرنس البرٹ نے ہماری مہمانداری خاطرداری و تواضع ایسی محبت سے کی کہ جب ہم اوسبورن سے چلے آئے تو بھی اُس کا اثر اب تک دل پر باقی ہے

انگلینڈ کے خاندان شاہی مین ساری نیکیان ایسی موجود ہین جنکے دیکھنے سے ہمکو حیرت ہوتی ہے۔ ہمارے دل مین جو آپ کی محبت و ادب ہے اُسکے بیان کرنیکے لیئے لفظون کا ملنا مشکل ہے یہ بات ہمکو بڑی پیاری لگتی ہے کہ پولیٹکل معاملات سے قطع نظر کر کے حضور اور حضور کا خاندان ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہی۔ مین اپنے سارے فیصل شدہ مقاصد مین اول درجہ پر اِس تمنا کو رکھتا ہون کہ مین لایق آپ کی دوستی عظیم کا بنون۔ مین یقین کرتا ہون کہ حضور کی مصاحبت مین چند روز رہنے سے ہر ایک شخص کی حالت بہتر ہوسکتی ہی جب کوئی شخص پرنس کے جامع العلوم اور رائے عالی کی قدر و منزلت کرتا ہے تو پرنس سے جدا ہو کر بلند خیال بن جاتا ہے اور نیکی کرنے پر مائل ہوجاتا ہی۔ میڈم مین آپسے بالتجا یہ عرض کرتا ہون کہ آپ پرنس سے جو آپ کی قسمت مین شریک ہو کہدیجیے کہ مین آپ کا اعلے درجہ کا قدر شناس اور بے نظیر دوست ہون۔ آپکے بچون مین خداداد وہ نیکی کے اوصاف ہین کہ آدمی اُن کو دیکھتے ہی پیار کرنے لگتا ہی اور اُسکی بالطبع یہ آرزو ہوتی ہے کہ دنیا مین ان کو وہ خوشیان حاصل ہون جنکے وہ لایق ہون۔

الوداع اے میڈم۔ خدائے تعالی دو برس بھی ایسے نہ لائے کہ جن مین ہم کو آپکے پاس ہونے کی خوشی نہ حاصل ہو۔ کیونکہ رنج ہجر کی تسکین فقط جلد ملنے کی تمنا ہے۔

جب کہ شہنشاہ نے دلی محبت سے خط لکھا تھا ایسا ہی ملکہ معظمہ نے اپنی مودت قلبی سے شہنشاہ کو خط ۱۲۔ اگست کو لکھا کہ آپنے جو میرے عزیز شوہر کی نسبت اپنی رائے قایم کی ہی اس مین مجھے کچھ آپسے مخالفت نہین ہے اسلیئے کہ مین اُسکو مستحق اس رائے کا جانتی ہون۔ اس مین کسی اور کام کے لیئے اولوالعزمی نہین ہے۔ سوائے اسکے کہ وہ آدمیون کے ساتھ بھلائی کرے اور اُنکو وہان فیض پہنچائے جہان ہوسکے۔ آپ دونون کی ہمدردی اور صلاح و مشورہ سے زیادہ کوئی یقینی سہارا ہم کو نہین ہے۔ آپ بھی ہماری تنہائی کی حالت مین مونس و دوست ہین شہنشاہ بیگم میری سی قسمت رکھتی ہین کہ وہ آپ کی ذات کے لیئے ایسی ہی محافظ فرشتہ ہین جیسے کہ میرے لیئے البرٹ ہے۔ شہنشاہ کے خط کے ساتھ شہنشاہ بیگم نے بھی خط بھیجا۔ پرنس نے سٹوک میر کے پاس شہنشاہ کا خط جو ملکہ کے نام آیا تھا بھیجا اور لکھا کہ مین اسلیئے اسکو بھیجتا ہون کہ مجھے یقین ہے کہ اسکے مضامین سے آپ خوش ہون گے۔ اول اس سببسے کہ اُن سے معلوم ہوتا ہے

کہ ہم مین اور شہنشاہ فرانس مین تعلقات معززانہ اور حسن اخلاق پر مبنی ہین۔ دوم اسوجہ سے کہ مکتوب سے کاتب کے مزاج کی گرم مہری اور دانائی معلوم ہوتی ہے *

پرنس نے اپنی بڑی یادداشت اِس ملاقات کے حال اور اُس کے نتائج کے بیان مین لکھی ہے *

۱۹۔ اگست کو شاہی جہاز مین ملکہ اور پرنس اور اُنکے ۲ بچے بندرگاہ چیر بورگ مین داخل ہوئے اُن کے یہان آنے کی کچھ پہلے سے خبر نہ تھی۔ وہ دو دن یہان ٹھیرے۔ جہاز وکٹوریا البرٹ اُن کو ایلڈرنی مین لے گیا۔ یہان کی سیر کے باب مین پرنس بیرن سٹوک میر کو لکھتا ہے کہ ہمنے چیر بورگ اور ایلڈرنی مین ایسے کارہائے عظیم دیکھے کہ وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ قابل غور ہین۔ ایلڈرنی مین جو حملہ آوری کے روکنے کے لیئے کام بنائے ہین وہ طفلانہ ہین۔ ملکہ معظمہ خود تحریر کرتی ہین کہ مین اسکے دیکھنے سے ناخوش ہوئی کہ یہان کیا کیا کام محافظت کے لیئے مضبوط اور مستحکم کیئے گئے ہین قلعے تعمیر ہوئے ہین اور ایک بند پانی توڑ جو پلائی ستھ سے تگنا ہے بنایا گیا ہے اور اُسکی محافظت کے سامان بہت اچھی طرح سے کیئے گئے ہین تاکہ وہ اِس وقت کام مین آئین کہ ہماری اور فرانس کی لڑائی ہو۔ ہم نے اب تک ایسے کام نہین تیار کیئے۔ ملکہ معظمہ نے یہان کا یہ حال دیکھکر پورٹس متھ اور اور مقامات مین محافظت کے لیئے بڑے بڑے کام بنوائے اُن کی بڑی ضرورت اس سبب سے تھی کہ اگر کوئی دشمن یکایک حملہ کر بیٹھے تو وہ ملک کو غیر محفوظ نہین دیکھے گا *

۱۷۔ اگست کو اولیائے دولت اوسبورن سے لنڈن مین آئے کہ کوئین کی سپیچ کیلیئے کونسل منعقد ہو اور مہمات عظیمہ کے باب مین کیبنٹ کے اعلیٰ ممبرون سے مباحثہ ہو۔ دوسرے دن پارلیمنٹ کا اجلاس بند ہوا۔ ملکہ معظمہ نے اپنی سپیچ مین اُسکو بڑے بڑے کارہائے نمایان کے کرنے کی مبارکبادی دی۔ اُسی دن ۲۹۔ اگست کو اولیائے دولت لنڈن سے بال موریل کو روانہ ہوئے اور شام کو وہان پہنچگئے۔ وہان اُنکے پاس بغاوت کے مفصل حال کی خبرین ہندوستان سے آئین کہ کس طرح سے جنرل ویلر مع سپاہ کے کانپور کی چھاونی مین نیست و نابود غارت و تباہ ہوا اور نانا صاحب نے اُنپر کیا غضب ڈھایا۔ اور کیسے کیسے فریب دھوکے دیکر اُنکو ظالمانہ ہلاک کیا اِس بلا سے نجات دینے کے لیئے جنرل ہیولاک بھیجا گیا۔ (یہ خدمت وہ تھی جسکے سبب سے اُن کی

نیک نامی سے حیات جاودانی پائی ہے۔ ہوم گورنمنٹ نے یہ ارادہ مصمم کر لیا ہے کہ پہلے جو دس پلٹنون کے بڑھانے کی تجویز تھی اُس کی جگہ پندرہ پلٹنون کے بڑھانے کی تجویز کی اور ملیشیا بجائے دس ہزار کے پندرہ ہزار طلب ہوئی۔ آیندہ دو ہفتون مین ملکہ معظمہ کے پاس مفصل خبرین آئین کہ کانپور اور لکھنؤ مین کیا کیا آفتین برپا ہوئین۔ دہلی مین ابھی باغی مقابلہ کیے جاتے ہین۔ یہ خبر پہلی دفعہ آئی تھی کہ دکھن مین ایک پلٹن نے بغاوت اختیار کی۔ بال مورل مین دو دن آنیکے بعد کوئین نے شاہ بلجیم کو خط لکھا کہ۔

ہندوستان کے باب مین ہمکو بڑے خطرناک اندیشے ہین جن پر ہماری ساری توجہ مصروف ہے نہ سپاہی زیادہ جلد جا سکتے ہین اور نہ بہت سی سپاہین بہت جلد بھرتی ہو سکتی ہین ٭

اس زمانہ مین بیچاری لیڈیون اور عورتون و بچون پر جو خوف طاری ہو رہے ہین وہ نامعلوم ہین۔ اُن سے آدمی کے بدن مین خون سرد ہوتا ہے بہ حیثیت مجموعی یہ حالت کریمیا کی نسبت زیادہ تکلیف دہ ہے۔ کریمیا مین ایک شاندار معرز جنگ تھی اور اُنھین بیچاری عورتون اور بچون کو کوئی خوف و خطر نہ تھا یہ آفات اور مصایب اور زیادہ ہین کہ یہان کا فاصلہ ہندوستان سے دور دراز ہے آمد و رفت مشکل ہے۔ یہ مین جانتی ہون کہ آپ کو اس حال سے دل مین مجھ سے بھی زیادہ رنج ہوگا۔ مشکل سے کوئی گھر ایسا نکلے گا کہ جس مین غم و الم سوگ ماتم اپنے بچون کے لیے نہ ہو ہندوستان ایسا مقام تھا کہ جس مین ہر درجے کے آدمی یہ چاہتے تھے کہ میرا بیٹا وہان مقرر کیا جائے ٭

۷ تاریخ کو پرنس نے اپنے ایک دوست کو بغاوت ہند کے باب مین یہ خط لکھا کہ۔

ہندوستان سے بڑی وحشتناک خبرین آ رہی ہین جنسے ہم کو بڑے فکر و تردد پیدا ہوتے ہین ان دنگہ فساد و بغاوتون کے دور کرنیکے لیئے ہمارا جنگی انتظام کافی نہین ہے۔ ہم منسٹری سے ضروری چیزون کو تھوڑا تھوڑا چھین رہے ہین ٭

پھر ۲۱ تاریخ کو وہ اپنے خط مین لکھتے ہین کہ ہم ہر گھنٹہ اس انتظار مین بیٹھے رہتے ہین کہ ہندوستان سے کیا خبر آتی ہے۔ جو خبرین آتی ہین وہ بُری ہوتی ہین جو وسائل اور ذرائع ہمارے اختیار مین تھے اُنکو ہم کام مین لا چکے یہ ایک جُدا سوال ہے کہ اُن کا نعم البدل کس طرح ہو ٭

ٹیلیگرام جس کا ہر گھنٹہ انتظار رہتا ہے ایسی خبرین لایا جسسے پرنس اور کوئین کی تشویش اور زیادہ ہوئی کہ دہلی اب تک مقابلہ کر رہی ہے۔ لکھنؤ مین جو انگریز حصار مین بند ہین۔ اُنکو کمک و امداد اب تک نہین پہنچی۔ بمبئی مین کئی رجمنٹون نے بغاوت اختیار کی۔ کانپور مین جس طرح انگریزون کا قتل عام ہُوا تھا۔ اُسکا ہولناک حال معلوم ہُوا جسکے سُننے سے جان نکلی جاتی ہے۔ اِس ملک مین ایک تہلکہ پڑ رہا ہے۔ اُسکے اندر جو غفلت کیجاتی ہے اُسپر لوگون کو غصہ آ رہا ہے اور کے بی نٹ کے اُن ممبرون کو بھی غصہ چلا آتا ہے۔ جنھون نے نہایت متانت و سنجیدگی سے اِس حال کا خیال کیا ہے۔ کمک کے لیئے زیادہ مستعدی ہونے لگی ہے۔ لارڈ پامرسٹون نے آرچ بشپ کنٹربری سے درخواست کی ہے کہ اِس بلا کے ٹلنے کے لیئے خاص دن عبادت و دعا و روزون کے لیئے مقرر کیئے جائین۔

آپ کی اِس درخواست سے کہ آرچ بشپ اتوار کا دن اِس خاص دعا کے لیئے مقرر کرے مین خوش ہوئی۔ ہندوستان کی خبرون سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ رائے جو تھی کہ بغاوت جلد ختم ہو جائیگی۔ سُست ہوتی جاتی ہے۔ جب ہندوستان کے نقشہ کو لیکر خبرون سے ملاتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ اب تک بغاوت کے مقامات اودھ دہلی اور بالائے گنگ کے ضلاع مین تھے اُن مقامات مین سپاہین کُل بھیجی گئی تھین۔ لیکن اب اِن ضلاع کے عقب مین بغاوت برپا ہوئی ہے۔ جس نے سپاہیون کا رستہ کلکتہ سے منقطع کر دیا ہے اور دار السلطنت کے دروازے تک بغاوت پہنچ گئی ہے اور دہلی کے نیچے جنوب مغرب مین بمبئی کی طرف بغاوت پھیلی ہے۔ بمبئی کے اول رجمنٹ کے بگڑ جانیسے یہ خوف ہوا ہے کہ کہین ساری فوج نہ بگڑ جائے۔ مین نہین سمجھ سکتی کہ بنگال کی ایک رجمنٹ بھی موقوفی سے بچ سکتی ہے۔ مگر اب خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی نئی بغاوتین ہماری سپاہ کے عقب مین گنگا پر ہوتی ہین۔ کُھلی میدانی لڑائیون مین ہندوستانی سپاہیون پر ہمارے لشکرون کا فتحیاب ہونا یقینی ہے بشرطیکہ ہندوستانیون کی تعداد نسبتاً بہت زیادہ نہو۔ اور ہماری سپاہ بُری طرح سے لڑائی پر نہ جائے یا بیماری اور تکان سے وہ درماندہ نہو جائے۔ بیماری اور تکان کا سب سے زیادہ خوف ہو مگر مشکل ہو گی کہ سپاہیون کی حرکتون کا ایک مجمع بنانا پڑے گا کہ جسکے اجزا کی تفصیل دریافت ہو اور اِس بات کا حاصل ہونا اس صورت مین ممکن ہے کہ کلکتہ مین سپاہ ایسی کافی طاقتور نہو کہ وہان سے یقینی باغی ضلاع مین جا کر جنگ کرے اور

ڈپو کی طرح افواج منتشر کی خدمت نہ کرے (یعنے جہان تہوڑی سی فوج ہو وہان کلکتہ سے سپاہ جا کر امداد کرے)*

لارڈ پامرسٹون یہان سے کمکون کے لیئے سپاہیون کے بہیجنے کا ہندوستان مین ذکر کرتا ہی جس سے کہ وہان صورت حال بہتر ہو۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ صرف اول کمک جو ہندوستان کو گورنمنٹ نے بہیجی ہی اورجسمین وہ پانچہزار سپاہ بہی شامل ہی جو مہم چین کو بہیجی گئی اور وہ بہی اکتوبر مین ہندوستان پہنچے گی۔ انتظامون مین اور جہازون پر سوار ہونے مین ماہ جولائی صرف ہوگا اور پورے دو مہینے اگست ستمبر ختم ہوجائینگے کہ گورنمنٹ انڈیا کو کچہہ بہی کمک نہین پہنچے گی اور اُسکے پانچسو سپاہیون کا نقصان روزانہ لڑائیون اور سفر کرنے وغیرہ سے ہوتا رہیگا*

بہت سے خیالات ایسے ہین کہ وہ ملکہ معظمہ کو اس باب مین مشوش کرتے ہین کہ انگلستان مین جلدی فیصلہ ہوکر اسکی فوراً تعمیل کیجائے۔ اِس بیہودہ امید مین فیصلے دور پہینکے جاتے ہین کہ ترمیمات ہون اور تدابیر مختلفہ پر اعتراضات ہون جسکے سبب سے وقت ہاتھ سے نکلا جاتا ہے جو پہر ہاتھ آتا نہین اور فتنہ و فساد زیادہ بڑھتا جاتا ہے*

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہی کہ لارڈ پامرسٹون اس خط کو کیبی نٹ کو دکھاوے*

ہندوستان سے جو اور خبرین آئین وہ کچھ اچھی نہ تھین۔ اُن مین یہ بیان تہا کہ جنرل ہیولاک جو دوبارہ لکہنؤ کی کمک کیلیئے گئے تہے بمجبوری ناکام واپس آئے۔ اور دہلی سے باغیون کے خارج کرنے مین خاطرخواہ ترقی نہین ہوئی۔ تہلکۂ عظیم ایسا عام برپا ہوا کہ انگلینڈ کی گورنمنٹ کو یہ اطلاع ہوئی کہ فرانس ہمسے پوچھنے کو ہے کہ ہندوستان مین اپنے ممالک مقبوضہ کی محافظت کے لیئے فرانسیسی سپاہ بہیجدے۔ یہ بہتر سمجہا گیا کہ اسکی درخواست کا انتظار نہ کیا جائے اور اُس کو سپاہ بہیجنے کی اجازت دی جائے۔ ایسے بُرے وقت مین شہنشاہ فرانس نے انگلستان کے ساتھ نہایت دوستانہ برتاو برتا۔ بلجیم کی گورنمنٹ نے جس کی انگلینڈ سے بڑی دوستی تھی انگلینڈ کی مدد کے لیئے دو بلجیم کی رجمنٹون کے بہیجنے کی درخواست کی مگر انگلستان ایسا دہشت زدہ نہ تہا کہ وہ اس بات کو مانتا کہ وہ اکیلا اپنی لڑائی آپ نہین لڑسکتا۔ اُس نے لارڈ پامرسٹون کے اس قول پر دل لگایا کہ ہم بازی اپنے بلّے سے جیتین گے اور اُسنے یہ ضروری جانا کہ ایسے وسائل کا مرکز پیدا کرین

ہندوستان کی خطرناک حالت

کہ وہ ان مشکلات عظیمہ کا مقابلہ کرے جو نہ زمانہ حال مین نہ زمانہ گزشتہ مین کسی قوم کو پیش آئی ہین ٭

لارڈ کلیرین ڈن نے جو خط ملکہ معظمہ کو لکھا ہو اُسمین یہ الفاظ موجود ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ ہندوستان سے جو پیچدار خبرین آئی ہین وہ ہمارے حق مین بہتر نہین ہین اُن مین جو سب سے اچھی بات کہی جا سکتی ہو وہ یہ ہو کہ بہ حیثیت مجموعی وہان سب باتین ٹھیری ہوئی حالت مین ہین۔ جبتک سپاہ کی کمکین وہان نہ پہنچین یہی توقع ہو سکتی ہو۔ مگر اس خیال کرنیسے بڑا ہول ہوتا ہو کہ لکھنؤ مین ہزار فرنگیون کو ناتانے محصور کر رکھا ہو۔ جن کے پاس ذخیرے تھوڑے ہین اور جن کے پاس فوراً کمک نہین پہنچ سکتی ٭

پرنس نے سٹوک مئیر کو آخر ستمبر کو خط لکھا کہ ہندوستان کے واقعات سے ہماری جان شکنجہ عذاب مین آرہی ہو۔ وہ خبرین حقیقت مین بڑی ہولناک ہین۔ دور دراز کا فاصلہ ہے دوہری گورنمنٹ ہو ایک ایسٹ انڈیا کمپنی کی دوسری ملکہ معظمہ کی۔ اسلیئے جو تدبیرین اصلاح کے لیئے کیجاتی ہین اُن مین التوا ہوتا ہو اور دقتین اور دشواریان پیش آتی ہین۔ جو یہان سے ہم نے اول بڑی کمک روانہ کی ہو وہ اکتوبر کے وسط سے پہلے نہین پہنچے گی۔ سب سے پچھلی خبرین آئی ہین وہ اگست کی تاریخون کی ہین۔ خدا معلوم کہ کمک کے پہنچتے پہنچتے تک کیا کیا حادثات رُونما ہون۔ مدراس مین ایک رجمنٹ کے ہتھیار لینے کی ضرورت ہوئی۔ بمبئی کی تین رجمنٹون نے بغاوت اختیار کی۔ بنگال کی کل فوج جو تعداد مین اسی نوے ہزار کے درمیان ہو بگڑی اور ہتھیار لیکر ہمسے برسر مقابلہ ہے۔ بڑی بڑی میگزینین اپنے قبضہ مین رکھتی ہو ایک اور بات یہ ہو کہ ہماری رجمنٹین کمپنیون مین بٹ کر جابجا پھیلی ہوئی ہین تاکہ فساد برپا نہ ہونے دین اور انگلستان کے عز و جاہ کو سب طرح سنبھالے رہین اور زر مالگزاری بالجبر وصول کرین اور انگریزون کی جانون کی محافظت کرین۔ سپاہ کے خاص کو لم سخت دشواریون کا مقابلہ کر رہے ہین۔ تعجب ہو کہ اس خط مین اکثر باتین غلط لکھی ہین ٭

ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ ملکہ معظمہ یہان اگست کے آخر مین آ گئی تھین۔ گو اسوقت مین یوروپ اور ہندوستان کی طرف سے پرنس اور کوئین کو بہت سے فکر و تردد لاحق حال ہوئے

بال جبرئیل

تھے۔ مگر یہ بات ہر وقت یاد رہتی تھی کہ ان کا ایک بچہ اُن سے جدا ہونے والا ہے۔ اُنھون نے بڑی شہزادی کی شادی سال آیندہ کی جنوری کے آخر مین مقرر فرمائی تھی۔ ستمبر کے روزنامچہ سے انتخاب کرکے ہم وہ باتین لکھتے ہین کہ ملکہ معظمہ اپنے ہمسایون اور نہایت غریب رعیت کے ساتھ کیسے نیک سلوک کرتی تھین آج ایلفرڈ کے ساتھ البرٹ باہر گیا ہے اور مین اپنی دو لڑکیون کے اور لیڈی چرچل کے ساتھ باہر پیدل چلی آئی۔ اور ایک کان پر ٹھیر کر کچھ اسباب غریب آدمیون اور اورون کے لیے خریدا۔ سوار ہوکر کچھ دور گئی اور پھر اتری اور پہاڑ پر چڑھ کر اور پیدل پھر کر مسس فارکیوہارسن کے گھر گئی۔ اور وہ ہمارے ساتھ جھونپڑون کے گرد پھری تاکہ مجھے دکھائے کہ غریب آدمی اُن مین رہتے ہین۔ اور غریب آدمیون کو بتلائے کہ مین اُنکی ملکہ ہون۔ ہم کسی جھونپڑے کے اندر نہین گئے تھے کہ ہم کو ایک بڑھیا ملی جسکو مسس موصوف نے بتلایا کہ اسکی عمر اٹھاسی برس کی ہے۔ مین نے اُسکو ایک گرم کوٹ دیا۔ اُسکے بوڑھے گالون پر آنسو ٹپکنے لگے اُس نے مجھ سے ہاتھ ملائے اور خدا سے دعا مانگی کہ وہ مجھے برکت دے۔ مین ایک بڑھیا لٹی کیر کی کوٹھری مین گئی جسکی عمر چھیاسی برس کی تھی اسکا قد بالکل سیدھا تھا۔ اُسنے ایک شاندار ادا سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ پھر وہ بیٹھ گئی اور اپنا چرخہ کاتنے لگی۔ مین نے اُسکو بھی ایک گرم کوٹ دیا۔ اُسنے کہا کہ خداوند تجھپر اور تیرے کنبے پر یہان بھی اور وہان بھی مہربان رہے۔ اور خداوند تیرا رہنما ہو اور ساری برائیون سے بچائے ✦

ہم سوار ہوکر اپنے گھر آئے اور پھر اُترے اور مسس گرینٹ سے ملاقات کی۔ وہ بڑی پاکیزہ ہے مین نے اسکو ایک لباس اور رومال دیا۔ اُسنے کہا کہ تم مجھ پر مہربان ہو اور بہت ہی مہربان ہو۔ تم مجکو ہر سال زیادہ دیتی ہو۔ مین ہر سال عمر مین زیادہ ہوتی ہون۔ اُس نے تھوڑی دیر تک بڑی شہزادی سے کچھ باتین کین اور کہا کہ مین تم کو خوبصورت دیکھکر بڑی خوش ہوئی۔ اور پھر اُسکی شادی کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ مجھے بڑا افسوس ہے اور مین جانتی ہون کہ تمہین بھی افسوس ہوگا کہ مین پھر اس شہزادی کو نہین دیکھونگی۔ میرے اس کہنے سے کہ مجھے افسوس ہے کچھ بُرے معنی اُس کے میرے دلمین نہین ہین۔ ہمیشہ سچ کہتی ہون گو وہ مناسب حال نہو۔ یہ پیاری بڑھیا بڑی خوشنما دخوش کن ہے۔ حقیقت مین ایسے نیک آدمیون کی دلی محبت اور دلی خوشی بڑی اثر انداز محبت پیدا ہوتی ہے ✦

اولیائے دولت ۱۴ اکتوبر کو بال موریل سے روانہ ہوئے۔ پرنس لکھتا ہی کہ یہان سے جدا ہونا ہمارے لیئے ایک رنج ومحن ہے۔ خاصکر وکی کے لیئے جو اُس سے بالکل جُدا ہوتی ہے ہم ہائی لینڈس کے بڑے شوقین ہین۔ اُسکو وکی دیکھکر آنکھون مین آنسو بھرتی ہے اور کہتی ہے کہ مین پہر تجھکو ہائی لینڈس نہ دیکھونگی ؞

ہندوستان کی خبرین بہت بُری اب نہین آئین۔ اب تک ایک ہی خطرناک حالت چلی جاتی ہے۔ پولش کے انقلاب کے زمانہ سے اب تک کسی سپاہ نے اپنی گورنمنٹ کے خلاف ایسی بغاوت نہین اختیار کی جیسی کہ ہندوستان کی سپاہ نے ہندوستان کی گورنمنٹ کے ساتھ اختیار کی ہی۔ چوبیس ہزار گورون کی سپاہ دو لاکھ مضبوط زور آور سپاہیون سے مقابلہ لیسے ملک مین کر رہی ہے کہ جس مین مختلف المذاہب بیس کروڑ آدمیون مین امن وعافیت قائم رکھنا اور دنگہ و فساد دور کرنا ہے گو یہ کام قدرت بشری سے باہر ہے مگر وہ اچھی طرح سے انجام ہو رہا ہے ؞

بال موریل کی روانگی کے پہلے پرنس نے بیرن سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ ہم کل اپنی اِس پیاری جگہ سے جنوب کو روانہ ہونگے۔ میرا دل مجھے مجبور کرتا ہی کہ یہان سے اپنی روانگی سے پہلے آپ کو خط لکھون۔ آپ کا حال مجھے مدت سے معلوم نہین ہُوا۔ اول ہم نیک نہاد بزرگ سال ایبرڈین سے اُسکے گھر جاکر ملاقات کرینگے جس سے ہم بہت مسرور ہون گے۔ ۱۶ کو ہم ونڈسر مین پہنچ جائین گے۔ جہان ۱۷ کو پروشا کے شہزادے فرنز کے آنے کی امید ہے۔ اب معلوم نہین کہ کیا ہوگا۔ پروشا کا بادشاہ سخت علیل ہے اگرچہ اُسکی صحت کا اصل حال نہین معلوم ہو سکتا مگر بظاہر وہ بچتا نظر نہین آتا۔ اگر وہ مرگیا تو پروشا مین بہت سے انقلابات ہونگے۔ کوئی شخص خواہ وہ معاملہ دانی مین کیسا ہی ماہر و کامل ہو۔ نہین بتلا سکتا کہ آیندہ کیا صورت وقوع مین آئیگی اب ہندوستان سے بری خبرین نہین آتین۔ پہلے کی نسبت اب کچھ اچھی حالت ہی۔ کیمپ سے اور یہان سے لشکرون کی اول کمک پہنچنی شروع ہوگئی ہے۔ جاڑے کا موسم بھی شروع ہوگیا ہی۔ مجھے قوی امید ہی کہ ہمارے بُرے دن گئے۔ گو ہنوز بڑے بڑے فساد دور کرنے باقی ہین وہ رجمنٹین باغیون کے سرون پر سے گزر رہی ہین جنھون نے خود بخود ہماری طرف سے کڑنے کی درخواست کی ہی وہ ہماری طرف ہوکر ہمارے دشمنون سے بڑی بہادری سے لڑتی ہین

لیکن سب کی سب دفعۃً بگڑکے اور افسرون کو قتل کرکے باغیون سے جاملتی ہین۔ یہان سپاہ مین نئی بھرتی اچھی طرح ہوگئی ہی۔ ہرروز یہان بارہ سو سپاہیون کی بھرتی ہوتی جاتی ہی۔ ۲۰ تاریخ کو پرنس ویلز اپنا سفر ختم کرکے یہان آجائیگا۔ اُسکے سفر کی ساری خبرین اچھی ہین اور اُسپر اِس سفر کا اثر اچھا ہورہا ہی۔ ۱۶ تاریخ کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی ایک دن ہیڈوہوس مین رہکر لارڈ ایبرڈین سے ملاقات کی اور اُس سے ملکہ معظمہ بہت مسرور ہوئین۔ اب ہندوستان سے اچھی اچھی خبرین آنی شروع ہوئی ہین۔ خبر آئی ہی کہ ۲۰ ستمبر کو دہلی فتح ہوگئی۔ جنرل ہیولاک کو متواتر فتوح نمایان حاصل ہوئین۔ ۲۴ اکتوبر کو پھر وہ بیرن کو لکھتے ہین کہ ہندوستان سے بعض اچھی خبرین آتی ہین۔ اب ہم کہہ سکتے ہین کہ فتنہ پردازی بڑھتی نہین اور ہماری سپاہ وہان اپنا کام کررہی ہی۔ ہماری تھوڑی ہی سپاہ نے ہر مقام پر عجیب و غریب کام کیئے ہین جنرل ہیولاک آٹھ سو سپاہیون کو ساتھ لیکر دس ہزار سپاہ سے نو لڑائیان لڑا۔ میدان جنگ مین دشمنون سے اُس نے چھیاسٹھ توپین چھین لین ٭

شہزادی وکٹوریا کی شادی مین بیرن سٹوک میئر کے آنیکی توقع تھی لیکن وہ ایسا بیمار ہوگیا کہ سفر کرنیکی اُس مین قوت نہ رہی۔ اُسکے نہ آنے کا کل خاندان شاہی کو افسوس ہُوا جس کا حال اِس خط سے معلوم ہوتا ہے جو پرنس نے اُسکو لکھا ہے۔ کل آپ کا بیٹا بخیر و عافیت یہان آگیا۔ مین اُس سے دوبارہ ملکر بڑا خوش ہُوا۔ مین اُسکو تنہا دیکھکر دل مین رنجیدہ ہوا کہ آپ اُسکے ساتھ نہین ہین۔ اور وہ آپکے کمرے مین آپ کی غیر حاضری مین اُترا۔ ہم سب کے دلمین اسکا اثر ہُوا چھوٹے لیوپولڈ نے مس ہلڈ مارو سے کہا کہ مین نے بیرن سٹوک میئر کو دیکھا مگر وہ میرا بوڑھا سٹوک میئر نہین ہے ٭

آپکے بیٹے نے آپ کی صحت کا حال ایسا بیان کیا کہ جس کے سننے سے مجھے بڑا ہی رنج ہوا بڑی شہزادی کو سب سے زیادہ رنج اسلیئے ہوا کہ بیرن اِس کے ساتھ مربیانہ محبت رکھتا تھا اور وہ امیدوار تھی کہ مجھے اِس نئی آیندہ زندگانی بسر کرنیکے لیئے وہ نیک صلاحین بتائیگا ٭

ہندوستان سے خوشخبریان آرہی تھین کہ یکایک یہ ماتم کی صدا آئی کہ ڈچس نیمرس کا جو شہنشاہ فرانس لوئی فلپ کے دوسرے بیٹے کی بی بی تھی اور ملکہ و پرنس کی رشتہ کی عزیز بہن تھین

انتقال ہوا۔ ۲۸۔ اکتوبر کو اُسکے بچہ پیدا ہوا اور ۱۰۔ نومبر کو دفعتًہ اِس دنیا سے وہ رخصت ہوئین جس کے سبب سے ملکہ معظمہ کا سارا گھر ماتم زدہ ہوا۔ ملکہ معظمہ شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ ہم دونون مثل سگی بہنون کے تھین ہم نام تھین۔ ایک ہی سال مین دونون کی شادی ہوئی تھی۔ ہمارے اور اُسکے بچے ہمعمر تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم دونون ہمحالت تھین ۱۸۳۹ء مین ہم دونون بہت محبت و یگانگت سے ملی تھین۔ اب ہم دونون مین سے ایک ایسی رخصت ہوئی جیسے کہ گلاب کے درخت سے کھلا ہوا پھول گرکے مرجھا جاتا ہی وہ اِس زمین سے رخصت ہوکر دارالابد مین خوشی و آرام پانیکے لیئے گئی ہے ❊

نومبر مین تجارت کی کساد بازاری اور روپیہ کی دقتین ایسی واقع ہوئین کہ سال کے ختم ہونیسے پہلے پارلیمنٹ تھوڑے دنون کے لیئے ۳۔ دسمبر کو جمع ہوئی اور ۱۲۔ دسمبر کو برخاست ہوئی۔ ملکہ نے سپیچ مین فرمایا کہ معاملات ہند مین پارلیمنٹ کو چاہیئے نہایت سنجیدگی سے غور کرے اور نہایت دل لگاکے متوجہ ہو مسٹر ڈزرئیلی نے کہا کہ اِس باب مین صاف صاف گفتگو ہونی چاہیئے کہ ہندوستان کا انتظام کس طرح سے کیا جائے۔ اِس کا جواب لارڈ پامرسٹون نے کچھ نہین دیا۔ مگر اِس سے پہلے اُس نے اپنی کے بی نٹ کے ساتھ ایسا بندوبست کرلیا تھا کہ ہندوستان کا آیندہ انتظام اِس طرح کیا جائے کہ ہندوستانیون کے تعلقات ملکہ معظمہ کے ساتھ نہایت قریب ہوجائین۔ وسط اکتوبر مین لارڈ پامرسٹون نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ ہندوستان جو کرہ زمین کی دوسری طرف ہی۔ اُسکی گورنمنٹ کے انتظام مین اِس سبب سے بڑی دقتین اور دشواریان پیش آتی ہین کہ گورنمنٹ کے دو کے بی نٹ ہین ایک کو بادشاہ اور پارلیمنٹ سے جواب دہی کرنی پڑتی ہے۔ دوسری کو کمپنی کے سرمایہ دارون سے جو سال بھر مین تین چار دفعہ چند گھنٹون کے لیئے اجلاس کرتی ہی۔ اِس سال کے واقعات نے بتلایا ہو کہ اب یہ گورنمنٹ کی صورت مدت تک قایم نہین رہ سکتی۔ اسلیئے اُس نے یہ پیش کیا کہ پارلیمنٹ کے آیندہ اجلاس مین گورنمنٹ کا انتظام موجودہ موقوف کیا جائے اور بالکل بادشاہ و پارلیمنٹ کے ہاتھ مین سلطنت ہند کا انتظام لے لیا جائے جیسا کہ ملکہ معظمہ کی اَور ساری سلطنت مین ہر جگہ ہے۔ اِس باب مین وہ لوگ کہ کمپنی ہند مین مشارکت رکھتے ہین سخت مقابلہ کرینگے

اور پارلیمنٹ کو اُنکی طرف متوجہ ہونا پڑے گا۔ اسلیئے بہتر ہوگا کہ پہلے اس سے کہ یہ معاملہ ملکہ معظمہ کی توجہ کیلیئے پیش کیا جائے۔ اُسمین بڑی سنجیدگی سے مباحثہ کیا جائے ۰

لارڈ پامرسٹون نے اِس معاملہ مین اپنی نہایت مستعدی کے لیئے جدوجہد کی اور کے بی نٹ کی ہدایت کے لیئے جن باتون کا معلوم ہونا ضروری تہا وہ دریافت کین اور ان اصول کا فیصلہ کیا جن پر قوانین کی بنا قائم کی جائے۔ اسلیئے خود شروع نومبر مین اس باب مین گوئین اور پرنس سے گفتگو مین کین۔ مگر ۱۷۔ دسمبر کو وہ اس قابل ہوا کہ اُسنے انتظام ہند کے سارے عنوان مرتب کرکے ملکہ معظمہ کے روبرو رکھے جن کی سفارش کرنے کو کے بی نٹ کی کمیٹی نے منظور کرلیا تھا۔ پارلیمنٹ کے روبرو انتظام ہند کی جو تدبیر پیش کی اُسمین لارڈ پامرسٹون نے پرنس سے بہی جزئیات مین استصواب کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ پرنس سے رائے لینے مین فائدہ ہوگا۰

اس اثنار مین جو ہندوستان سے مراسلات آتے وہ یہ خبرین لائے کہ ہندوستان کی بغاوت کے فرو کرنے مین ترقی ہوتی جاتی ہے مگر انگریزون کو ہندوستانیون سے وحشیانہ انتقام لینے کا دل مین ایسا خیال ہو کہ وہ قابل برداشت نہین۔ جسکے سبب سے ہندوستان کی لوکل گورنمنٹ کو خوف وخطر زیادہ ہوتا جاتا ہی۔ ۲۵۔ ستمبر کو لارڈ کیننگ نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ دیوانگی اور کینہ توزی بے تمیزی کے ساتھ اُن لوگون مین بہی جن کو خود بہتر مثال بننا چاہیئے ایسی پہیل رہی ہے کہ ناممکن ہے کہ اپنے ملک کے آدمیون کا خیال کوئی شخص بغیر شرم کے کرسکے۔ دس آدمیون مین سے ایک شخص بھی ایسا نہین معلوم ہوتا کہ وہ یہ خیال کرے کہ چالیس یا پچاس ہزار باغیون کو اور اُنکے علاوہ اور سرکشون کو پھانسی یا گولی مارنے کے سوائے کسی اور طرح سے عملاً انصاف ہوسکتا ہے یہ بات اُن لوگون کے خیال مین بہی نہین آتی جو اس باب مین بہت کچھ کہتے لکھتے پڑھتے ہین کہ انگلینڈ کے بادشاہ کا ہندوستان پر قبضہ رکھنا اور فرمان روا رہنا بغیر اسکے ناممکن ہے کہ ہندوستانیون پر اعلےٰ درجہ کا اعتبار نہ کیا جائے اور سول اور ملیٹری کامون مین اُنسے مدد نہ لی جائے اور اسپر یہ اور اضافہ کرکے کہ جو لوگ اس مقولہ کی توضیح کرکے اپنے اعتبار کو بٹا لگا رہے ہین کہ خوف ہمیشہ ظالم

ہوتا ہے وہ یہ نہین خیال کرتے کہ بہت سی مثالین ایسی ہین کہ ہندؤن اور مسلمانون نے اپنی مہربانی اور فیاضی کو ایسا دکھایا ہے کہ جس سے ان آٹھ مہینون کی مصیبت راحت ہوئی ہے یہ اور لکھا ہی کہ جن لوگون کے عزیزون کے ساتھ ہندوستانیون نے ایسا وحشیانہ ظالمانہ برتاؤ کیا ہے جس سے اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہین وہ ہندوستانیون سے عداوت و بغض کرین تو اُنکے لیئے عذر ہو سکتا ہی۔ اور اِس باب مین کوئی شخص منصف بننے کی جرأت نہین کر سکتا مگر وہ لوگ جو ابتدا سے اپنے گھرون مین آرام سے بیٹھے ہین اور اُنکے گرد جو آفتین برپا ہوئین ان کا اثر بہت تھوڑا اُن کو پہنچا ہے۔ وہ بڑے زور سے واویلا مچاتے ہین۔ یہ خوف ہی کہ اِس سے جو ہندوستانیون کے دلون مین برانگیختگی پیدا ہوگی۔ وہ امن و عافیت و نیک انتظامی کے بحال ہونے کی سدِّراہ اسکے بعد بھی ہوگی کہ بہت بڑے بڑے خطاوارون کا پاداش نمایان سوچ بچار کے ساتھ جانچ کے کیا جائے۔ یہ خط ملکہ معظمہ کے پاس نومبر تک نہین پہنچا اِس مہینہ کی ۵ تاریخ کو اُنھون نے اِس خط کا جواب لکھا کہ جو اِس لائق ہی کہ وہ نوشتجات سے دیبیع مین داخل کیا جائے ✤

لارڈ کیننگ اِس بات کا آسانی سے یقین کرے کہ آپ کو جو غصہ اور رنج اُن کامون کے ساتھ ہوا ہے جو ہندوستانیون کے ساتھ اور سپاہیون کے ساتھ بغیر کسی تمیز کے کیئے گئے ہین اور جو عیسائی مذہب کے موافق نہین ہین۔ مین اُن مین بالکل آپکے ساتھ شریک ہون۔ اور یہان تو جمہور بھی زیادہ تر اِسمین شریک ہین مگر یہ بات قایم نہین رہیگی وہ تو اِس سبب سے پیدا ہوتی ہی کہ بیگناہ بچون اور عورتون پر وہ بے رحمی اور ظلم کیا گیا ہے کہ جس سے آدمی کے بدن مین خون سرد ہو کر دوڑتا ہے اور دل زخمی ہو کر خون بہاتا ہی۔ جو لوگ ایسے مہلک کامون کے مرتکب ہوئے ہین اُن کے لیئے کوئی سزا سخت نہین ہے ایسے تمام مجرمون کو انصاف کے ساتھ سخت سزا دینی چاہیئے گو یہ امر رنج سے خالی نہین۔ لیکن علی العموم قوم کو اور صلح پسند باشندون کو بہت سے ہندوستانی نوازش فرماؤن اور دوستون کو جنھون نے ہماری امداد کی ہی مفرور انگریزون کو پناہ دیکر جانین بچائی ہین ہمارے نیک خواہ اور سچے جان نثار رہے ہین اُنپر نہایت شفقت و محبت کرنی چاہیئے تاکہ وہ جانین کہ بھورے رنگ (ہندوستانیون کے رنگ) سے ہمکو نفرت نہین ہی اور اُنکی ملکہ کو

اِس سے زیادہ کوئی خوشی نہین ہو کہ اُن کو خوش راضی اور مرفہ الحال دیکھے +

بڑی شہزادی کی شادی عنقریب تھی اسلیئے پرنس دسمبر کے سارے مہینہ مین اُس کے سامان تیار کرنے مین لگا رہا۔ سال کے آخر مین پرنس نے اپنی سوتیلی ماں کو خط لکھا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اس شہزادی کی جدائی کا رنج اس کے دل مین کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا اور وہ اُن مہمانون کی مہمانداری کے سامان کی تیاری مین مصروف تھا۔ جنہون نے اس تقریب شادی مین اپنے آنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ خط یہ ہو کہ سال گذشتہ ہم پر ایسی مصیبتین اور آفتین اپنے ساتھ لایا کہ اُسکے چلے جانیسے ہم کو بڑی خوشی ہوئی اب نیا سال شروع ہوتا ہے جس مین مجکو اپنے ایک عزیز کے جدا ہونے کا رنج ہونیوالا ہے۔ مین اس اپنے رنج کو ظاہر کرنا نہین چاہتا۔ بلکہ مین خوش ہوتا ہون کہ اُسکے آیندہ خوش وخرّم رہنے کی امید ہو +

مجھے امید ہے کہ وہ خود آپکے پاس حاضر ہوگی اور آپ اُسکو خود مہربانی سے جانچیے گا جرمنی مین یہ کام کرنا اُسکو خاصکر ضرور ہوگا جہان ہر چیز اُسکے لیئے نئی ہوگی۔ اور برلن مین جہان اُسکو اور مشکلات بھی پیش آئین گی۔ خدا اُسکی مدد کرے +

ہمارے ہان بے شمار مہمان آرہے ہین ایک محدود محل مین اُن سب کے لیئے مکانون کا تجویز کرنا بڑی چستی وچالاکی کا کام ہے فقط جرمن کے سترہ شہزادون اور شہزادیون نے شادی مین شریک ہونا قبول کرلیا ہے +

شہزادی کی شادی مین مہمانون کا آنا

سنہ ۱۸۵۸ عیسوی

کار منظم کا بغاوت ہند سے کامل گذاردن اور صلہ حسن خدمات بٹنا

۱۸۵۷ء کے آخر نصف سال مین انگلینڈ پر جو غم والم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی اُسکو سنہ ۱۸۵۸ء کی ابتدا مین خوشی وخرمی کی روشنی نے پرے ہٹا دیا۔ تجارت کی کسادبازاری سے جو ایک تہلکہ پڑ رہا تھا اُسکو تجارت کی گرم بازاری نے مٹا دیا۔ ہندوستان سے بجائے وحشتناک خبرون کے یہ خبرین آنے لگے کہ سرکشی کا سر کٹ گیا۔ بغاوت بہ تدریج رفع دفع ہوئی۔ دہلی پھر قبضہ مین آگئی۔ لکھنؤ مین بیلی گارڈ مین جو انگریزی لشکر مقید ومحصور تھا۔ اور بڑی بہادرانہ اور دلیرانہ اپنی جگہ پر قائم تھا اُسکو سرکولن کیمبل کمانڈر انچیف بڑی جوانمردی اور دلاوری سے باہر لے آئے اور یہان جو بچے وعورتین

و زخمی و ضعیف گھرے ہوئے تھے اُنکو ۹ - جنوری ۱۸۵۸ء کو الہ آباد مین بخیر و عافیت تمام پہنچا دیا
اِس وقت سارا انگلینڈ اپنے خدا کا شکریہ ادا کرتا تھا - اور اپنے جوانمردون کی شجاعت و جرأت
پر فخر و ناز کرتا تھا - اِن مہمات مین جو جری جوان مردانہ بہادری اور سپہ گری کی ساری لیاقتون
کا پورا امتحان دیکر کامیاب ہوئے تھے - اُنکی ملکہ معظمہ نے بڑی جوہر شناسی کی اور شاہانہ انعامات
عطیات عطا فرمائے جسکے سبب سے سپاہیون کو فخر حاصل ہوا اور آیندہ کے لیئے اُنکے حوصلے و
عزم بڑھے اور وہ ایسے خوش ہوئے کہ اپنی ساری محنتون اور جفاکشیون کو بھول گئے ۔

۱۴ - جنوری ۱۸۵۸ء کو لارڈ پامرسٹون کو ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا کہ مشرق مین جن
جری ولاور شجاعون نے جانفشانی و جان لڑا کے اپنے بہادرانہ کارنامے دکھائے ہین اُنکو انعام
دینا ضرور چاہیئے - یہ ممکن نہین کہ ابھی انعام کے مستحقون کا شمار ہو کر فہرست کامل اُنکی بن جائے - اُن کے
شمار کرنے مین التوا بڑا ہوگا - اسلیئے بہتر مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جن چند کمانڈرون کی جن
خدمات سب سے زیادہ نمایان ہو چکی ہین وہ بے انعام پائے نہ رہین - اور جن نوجوان افسرون نے
دلیرانہ کام کیئے ہین اُنکی ترقی کا موقع ہاتھ سے نہ دیا جائے - اُنکے واسطے نظام سپاہ کے قوانین
کے موافق ترقی پانیکے لیئے ایسا ہی موقع ہوا کرتا ہے ۔

شہنشاہ فرانس کا خط ملکہ معظمہ کو

یکم جنوری ۱۸۵۸ء کو بڑے دن کی مبارکباد مین شہنشاہ و شہنشاہ بیگم فرانس کو ملکہ معظمہ
نے تہنیت نامہ بھیجا تھا - اسکے جواب مین جو شہنشاہ نے خط بھیجا ہو اُسکے چند فقرون کا ترجمہ نیچے
لکھا جاتا ہے ۔

مین پہلی جنوری کے دن کو پسند کرتا ہون مگر اِس سال مین وہ جمعہ سے شروع ہوا ہے
(حضرت عیسے جمعہ کو صلیب پر چڑھے تھے اسلیئے عیسائی اس دن کو نا مبارک سمجھتے ہین) اِس دن
کُھر بھی وہ پڑھی ہے کہ دریائے ٹیمس کی کُھر کو بھی اسپر رشک ہوگا - اسلیئے وہ میرے پسند خاطر نہین ہوا
لیکن حضور کے اپنے عنایت نامہ کے عنایت کرنے نے میرے دلپر وہ اثر کیا کہ میرے سارے غم غلط
ہو گئے - میڈم مجھے آپ یقین کرین کہ مین اپنے سچے دل سے آپ کی اور پرنس کی اور آپ کے بچون
کی خوشیون کا خواہان ہون ۔

ہمارے سارے خیالات ۲۵ - تاریخ جنوری مین لگے ہوئے ہین (یہ تاریخ بڑی شہزادی کی شادی قرار

پائی تھی) اِس شادی مین جو اہتزاز آپکے دلمین ہوگا اسمین ہم شریک ہین •

مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ اب ہندوستان کے واقعات کی حالت بہتر ہوگئی ہے اُس دور دراز ملک مین انگلشی لشکرون نے اُن آدمیون کے دلون کو اپنی تعریف سے بھر دیا ہے جو نوآبادیات کی لڑائیون کی مشکلات و خطرات سے واقف ہین •

اورسنی کا ارادہ شہنشاہ فرانس کے قتل کا

اورسنی نے انگلینڈ مین بیٹھ کے یہ سازش کی کہ شہنشاہ فرانس کو سیل کے گولون سے اُڑا دیجیے۔ ۱۴ جنوری ۱۸۵۸ع کو اوپیرا ہوس کے قریب شہنشاہ و شہنشاہ بیگم گاڑی مین بیٹھے ہوے پہنچے تھے کہ اُسنے گولون کو اُنپر چھوڑا۔ روزانہ اخبارون مین جب اس واقعہ کی خبر بغیر کسی تفصیل کے آئی تو ملکہ معظمہ نے شہنشاہ کو تار باستفسار حال بھیجا۔ وہان سے تار مین جواب آیا کہ مین اور میری بی بی دونون سلامت بخیر و عافیت ہین مگر افسوس ہے کہ اور اسّی آدمیون کو صدمہ پہنچا (پیچھے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ دس آدمی مرگئے اور ۱۵۶ آدمی مجروح ہوئے) اِس رات کو قصر بکنگھم مین پرنس کا بھائی پیرس سے آیا تھا اُسنے اس واقعہ کا حال چشم دید سنایا •

شہزادی وکٹوریا کی شادی کا جشن

جنوری کے اول دنون مین اولیائے دولت ونڈسر مین رہے اور ۱۵ کو قصر بکنگھم مین آگئے جس مین شاہی مہمان جو شادی مین بلائے گئے تھے آگئے تھے یا انگلینڈ مین آنیکے لیے راہ مین تھے۔ اب ہم ملکہ معظمہ کے روزنامچہ سے کچھ حالات منتخب کرکے لکھتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے کنبے مین کیسی آپسمین یگانگت و موانست و مشابعت تھی۔ جس روز ونڈسر کیسل سے ملکہ معظمہ روانہ ہوئی ہین اُس دن کے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ مین پہلے اُن کمرون کو دیکھنے گئی جو وکی کے ہنی مون (بیاہ کے بعد کا پہلا مہینہ) کے لیئے آراستہ کیئے گئے ہین۔ مین نے اُنکو با زیب و زینت پایا مگر اُنھین دیکھکر ایسی پریشان خاطر ہوئی کہ مین نے وکی کو کہا میری غریب بچی۔ میری غریب بچی۔ مین اُسکے ساتھ کچھ چلی۔ وہ اپنی زندگی کے اِس خیال سے کہ مین اپنے بچپنے کی رہنے کی جگہ کو چھوڑونگی۔ اُداس تھی۔ یہ آخر دفعہ تھی کہ وہ اِس کمرے مین ایلائس کے ساتھ سوئی بھلا اب آگے یہ باتین کہان رہین گی •

قصر مین ۱۹ تاریخ سارے مہمان جمع ہوگئے جن مین شاہ بلجیم مع اپنے بیٹون کے اور پروشا کا شہزادہ اور اُسکی شہزادی مع اپنے مصاحبین کے اور اور شہزادے اور شہزادیان اپنے

تھے کہ اب قصر مین اُنکے رہنے کے لیئے گنجایش نہ تھی ✤

ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ سارا گھر مہمانون سے بہرا ہوا تھا۔ بڑی چہل پہل اور گھما گھمی غل شور رہتا تھا۔ ہر روز اسی اور نوتے کے درمیان مہمان شاہی میز پر کھانا کھاتے تھے۔ ۱۸ تاریخ کی شام کو بہت سے مہمان مدعو ہوئے۔ کھانا کھانیکے بعد محفل رقص و سرود گرم ہوئی۔ سب شہزادے ناچے مگر البرٹ نہین ناچا۔ بڑی طرب انگیز محفل تھی۔ آیرنسٹ (ڈیوک کوبرگ) نے کہا کہ مجھے یہ خواب معلوم ہوتا ہے کہ وکی ایسا ہی ناچتی ہے جیسے کہ مین اٹھارہ سال گزرے کہ مین اپنی عروسی کے دن ناچی تھی۔ جو اب بھی بہت نوجوان معلوم ہوتی ہین۔ سنہ ۱۸۴۲ء مین ڈیوک کوبرگ مرحوم میرے ساتھ ناچے تھے۔ آج آیرنسٹ وکی کے ساتھ ناچے ✤

تھی ایٹر پھولون سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جو لوگ اسمین بن سنور کر آئے اُس سے وہ اور بھی بازیب و زینت و بارونق ہو گیا تھا۔ اسمین شادی کا عام جلسہ پہلی دفعہ ہوا جس مین ہالک شریک ہوئے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین۔ تھی ایٹر مین بادشاہون اور شہزادون اور شہزادیون کی ایک عجیب صف بیٹھی ہوئی تھی۔ مین اپنے مامون اور پروشا کے شہزادہ کے درمیان جاکر بیٹھی جب تماشا ختم ہوا اور خدا ملکہ کو سلامت رکھے گایا گیا۔ تو سب آدمی کھڑے ہو گئے۔ سٹیج کے گرد ایسی بھیڑ لگی ہوئی تھی کہ آدمیون کو جگہ نہین ملتی تھی۔ یہ وہ جلسہ تھا جو کبھی فراموش نہین ہوگا۔ یوروپ مین کوئی اسکی مثال نہین ✤

شام کو قصر مین بڑی بال دی گئی۔ اسمین ایک ہزار مہمان آئے تھے۔ آج بھی تھی ایٹرمین تماشا ہوا اُسکو کل اولیائے دولت اور شاہی مہمانون نے دیکھا۔ ملکہ معظمہ کا تاریخوار روزنامچہ نیچے پڑھو ✤

۲۳ - جنوری روز شنبہ دن خاصہ بڑا خوشنما تھا۔ کُہر پڑ رہا تھا۔ بہت غل شور مچ رہا تھا۔ چہل پہل ہو رہی تھی۔ مین خاموش تھی البرٹ کا دل دھک دھک کر رہا تھا ایک بجے سے پہلے فرٹز کو جو ساڑھے دس بجے جہاز سے اُترا تھا البرٹ لینے گیا۔ اور ڈیڑھ بجے فرٹز مع اپنے شاگرد پیشہ کے آگیا۔ اسکے انتظار مین نیچے تمام مہمان اور اولیائے دولت کھڑے تھے مین زینہ سے نیچے اُتر کر اُس سے بڑی محبت سے ملی۔ وہ زرد رنگ اور مضمحل تھا۔ زینے کی چوٹی پر

سے وکی نے اسکا استقبال کیا - ایلائیس اسکے ہمراہ تھی - پھر ہم اپنے دیوان خاص مین آئے - دوپہر کے بعد
مسٹر ریرنی نے قصر کے ایک مکان مین گھوڑون کا تماشا دکھایا - شام کو وہ تھی ایٹر مین بھی آیا *

۲۴ - جنوری ۱۸۵۸ء غریب وکی کی دوشیزگی کا یہ آخر دن ہے جو مجھے اپنی شادی کا
دن یاد دلا رہا ہے - حاضری کھانیکے بعد ایک بڑے ڈرائینگ روم مین وکی کے جہیز کی تحفہ چیزین
دو میزون پر چنین - ایک میز پر والدہ صاحبہ کی عنایت کی ہوئی چیزین رکھین اور دوسری میز پر فرٹز
اور اسکے والدین اور پروشا کے بادشاہ اور ملکہ اور ماسون صاحب اور آیر نسٹ اور ایلکسنڈریا ڈچس
کوبرگ اور اورون کی چیزین رکھین - فرٹز نے جو موتی دیئے تھے اُنکی برابر بڑے موتی اب تک
مین نے نہین دیکھے تھے - تیسری میز پر تین فرشی جھاڑ رکھے جو ہمنے فرٹز کو تحفۃً دیئے تھے ذیجاہ
وعالیشان مہمان فرٹز و وکی کو اندر لائے - فرٹز خوش دل تھا - اور وکی دلربا و متعجب تھی - ساڑھے گیارہ
بجے نماز پڑھی گئی - اوکسفورڈ کے بشپ ولبر فورس نے وعظ نہایت عمدہ سنایا - نماز کے بعد قصر
شاہی کے باغون کی گلگشت کرکے پھر اُس کمرے مین آئے جسمین جہیز چنا ہوا رکھا تھا - وہان ہمنے
دیکھا کہ عمدہ عمدہ تحائف بہت سے تازہ باہر سے اور آگئے تھے - اکثر انمین لیڈیون کے ہاتھ کے خود بنے ہوئے
تھے - گھر کے شاگرد پیشون نے ہیرون اور زمرد کی پہنچیان اور ڈچس بک کلوچ نے ایک بڑا صندوق
اور میز کے سنگار کا اسباب مرصع بمرجان تحفۃً جہیز کے لیئے بھیجے تھے - مین بہت کامون مین مشغول
تھی اور ہر لحظہ میرا دل اِس خیال سے دھڑکتا تھا کہ میری پیاری وکی نے جرچ کے آگے بہت خوبصورت
دھگدھگی اپنے بال سمیت مجھے دی تھی اور مجھے اپنے ہاتھون مین بھینچ کر گلے لگایا اور کہا کہ مجھے امید ہے
کہ مین آپ کی لائق بیٹی بنونگی - آج جب مہمانداری کا حق ادا ہو چکا تو ہم دونون ذکوئین اور پرنس
وکی کے ساتھ اُسکے کمرے مین گئے - ہم نے اُسکے بوسے لیئے اور اُسکو دعائین دین جس سے اُس کا
دل بھر آیا - مین نے اُسے بھینچ کر گلے لگایا - وہ اپنے باپ سے جس کی وہ سچی فرمانبردار تھی بڑے
پیار سے ملی *

۲۵ - جنوری ۱۸۵۸ء روز دوشنبہ آج کے دن میرے دل کی حالت اور کیفیت وہی تھی
جو اپنی شادی کے دن تھی - مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میری اپنی ہی شادی ہو رہی ہے مگر اپنی شادی کے
دن میرے دل مین یہ مبارک خیال تھا کہ مین زندگانی اُس شخص کے حوالے کرتی ہون جس کی مین

عاشق زار و پرستار تھی اور اس خیال سے مین ہمیشہ برومند ہوئی تھی مگر اسوقت میرا دماغ ایسا ضعیف ہو گیا تھا کہ یہ خیال مجھے برومند نہین کرتا تھا۔ مین سو نیسے اٹھی تھی اور لباس پہن رہی تھی کہ میری بڑی پیاری لڑکی مجھ سے ملنے آئی۔ تازہ و توانا معلوم ہوتی تھی اور چہرہ پر وقار و متانت اور دل مین اطمینان رکھتی تھی۔ وہ پہلے کی نسبت رات کو بہت اچھی طرح سوئی تھی جس سے میری بڑی خاطر جمع ہوئی۔ مین نے اُسکو ایک خوبصورت کتاب دی جو دُلہنون کو دیجایا کرتی ہے اور اُسکو تحفۃ العروس کہتے ہین۔ جب سینٹ جیمس کے محل شاہی کے گرجا مین جانے کی ساری تیاریان ہوچکین تو میری اور دو بڑی شہزادیون کی پرنس کے ساتھ عکسی تصویر چاندی سے ملمع کیئے ہوئے پترے پر اتاری گئی جسکے اُترتے وقت مین ایسی کانپی کہ میرا عکس تصویر مین صحیح نہین اُترا۔ اب جانے کا وقت آیا۔ آفتاب خوب چمک رہا تھا۔ ہزارون آدمی بہت سویرے سے برات دیکھنے کیلئے گ[illegible]ہر نکل آئے تھے۔ گھنٹے بج رہے تھے۔ خوشی کے آوازے لگ رہے تھے اور اور خوشی کے کام ہو رہے تھے۔ ماموں صاحب فیلڈ مارشل کا لباس پہنے ہوئے مع اپنے دو بڑے بیٹون کے اور البرٹ اول روانہ ہوئے تھے۔ لڑکیان ریشمی پھولدار و لیسدار لباس پہنے ہوئے اور ایلاس ایک پھولون کا ہار لیئے ہوئے اور دو لڑکیان گلدستے لیئے ہوئے اور اُنکے بعد چار لڑکے ہائی لینڈرس کا لباس پہنے ہوئے گئے۔ سارا ہال بھرا ہوا تھا۔ ترہون و نفیریون کے بجنے سے ہزارون آدمیون کے خوشی کے آوازون سے میرا دل بیٹھا جاتا تھا۔ میرے سامنے گاڑی مین لڑکی بیٹھی تھی۔ سینٹ جیمس مین کپڑے پہننے کا کمرہ خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ اس مین لڑکی کو پوشاک عروسی پہننے کے لیئے لیگئے۔ وہان ماموں صاحب و البرٹ اور آٹھ خادمۃ العروس تھین جو سفید لیس لگی پوشاک پہنے ہوئے اور ہاتھون مین ہار اور گلاب اور سفید پھولون کے گلدستے لیئے ہوئے تھین۔ انکی یہ آرایش اور زیبایش بڑی مع لربا تھی۔ ایک خلوت خانہ مین مما (امان) نہایت خوشنما لباس پہنے ہوئے تھین اور ڈچس کیمبرج موجود تھین اور گرجا مین تمام ملکون کے شہزادے اور شہزادیان سوائے ماموں صاحب اور پروشا کے پرنس اور البرٹ کے موجود تھے۔

شادی کا جلوس اس طرح مرتب ہوا جس طرح میری شادی کا مرتب ہوا تھا۔ اسوقت قدیمی خاندان شاہی کا ایک رکن جو معدوم ہو گیا تھا موجود نہ تھا۔ جب یہ جلوس مرتب ہو کر زینہ سے نیچے گزرا ہے تو بڑا اثر انداز تھا۔ چیپل اگرچہ بہت چھوٹا تھا مگر نہایت خوشنما و دلکشا تھا اور خوش لباس

لیڈیون سے بھرا ہوا تھا۔ آلطر مین آرچ بشپ اور اسکی ہر طرف شاہی اُمرا کرسی نشین تھے میرے نزدیک ما اور ڈچس کیمبرج اور اور لڑکیان اور چھوٹے لڑکے پیچھے تھے اور میرے سامنے میری عزیز شہزادی پروشا بیٹھی تھین اور اُسکے پیچھے قریب شہزادے اور برٹی الفنی بیٹھے تھے۔ جب برات کا جلوس نزدیک آیا اور داخل ہوا تو نقارے تریان آرگن بجنے شروع ہوئے یہ باجے کچھ ٹہیر ٹہیر کر بجتے تھے۔ اِنکے بجنے مین زیادہ توقف نہین ہوتا تھا۔ اُنکے آوازن کے سُننے مین وہ لطف آتا تھا جو ان باجون کی آواز مین آتا ہے کہ بجتے بجتے قریب آتے جاتے ہین۔ اِن آوازون سے میرا دل اُچھلتا تھا۔ فرٹز زرد رنگ مضمحل تھا مگر اُسنے اپنے تئین سنبھالکر ہمارے آگے سر جھکایا اور بندگانہ گھٹنے ٹیکے۔ پھر دلہن آئی۔ یہ ہمارا پیارا اگل عجیب خوشنما اور دلربا تھا چہرہ پر مصومیت برستی تھی پیچھے کندھون پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ وہ اپنے عزیز باپ اور میرے ماموں صاحب لیوپولڈ کے درمیان مین خرامان ہوئی ٭

مجھے خوف تھا کہ وکی کہین گھبرائے نہین مگر اُسکی صورت پر کوئی اضطرار و اضطراب کے آثار نہ تھے اِس سبب سے میرا یہ خوف جاتا رہا۔ جب اُس نے فرٹز کے ساتھ سجدے کیئے تو وہ بڑے بھلے معلوم ہوئے۔ ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ دلہن کے ٹرین کو آٹھ نوجوان لڑکیان تھامے ہوئے تھین۔ جب انھون نے اُسکے پاس سجدہ کیا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دلہن کے گرد لڑکیون کا ہادل پھر رہا ہے۔ میرا بڑا پیارا البرٹ وکی کا ہاتھ پکڑ کرے گیا تو مجھے یاد آیا کہ یہ وہی جگہ ہے جہان مین نے اور میرے شوہر نے سجدہ کیا تھا اور ہم دونون کے ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ بندھے تھے۔ آرچ بشپ کے دماغ مین اُسوقت ایسا ضعف تھا کہ وہ نکاح خوانی مین بہت سے فقرے بھول گیا مگر فرٹز اور وکی نے خوب صفائی سے ایجاب و قبول کے فقرے بولے۔ جب نکاح کی رسوم سے فراغت ہوئی تو ہم دونون ماں باپنے وکی کو بڑے پیار سے گلے لگایا۔ اُسکی آنکھہ سے ایک آنسو بھی نہین ٹپکا۔ اُسنے اپنی نانی صاحبہ کو اور مین نے فرٹز کو گلے لگایا۔ پھر دلہن اپنے نئے مربیون کے پاس گئی۔ ہم پروشا کے بادشاہ و ملکہ سے جا کر ملے۔ البرٹ نے اُنسے مصافحہ کیا اور مین نے دونون کے بوسے لیئے۔ اور اُنکے ہاتھ بڑی محبت سے پکڑے۔ اِس ملاقات مین میرا دل بھرا آتا تھا دولہا دلہن دونون ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے اور ہم سب تخت گاہ مین گئے جہان محل کے

رجسٹر مین دستخط ہوا کرتے ہین۔ یہان ہمکو عام مبارکبادین دی گئین۔ رشتہ دارون سے عام مصافحے ہوئے
مین نے پروشا کے شہزادون سے مصافحہ کیا۔ نکاح کے رجسٹر مین دولہا دلہن نے اول دستخط کیئے
پھر اُن دونون کے والدین نے دستخط کیئے۔ اور بعد اسکے موجودہ شہزادون اور شہزادیون نے۔ انمین
مہاراجہ دلیپ سنگھ موتیون مین لدے ہوئے موجود تھے۔ مسٹر اور مسز گلیڈ سٹون وغیرہ وغیرہ جو وہان موجود تھے
انکو مین خوش ہو ہو کر گلے لگاتی تھی۔ مین نے لارڈ کلیرینڈن اور لارڈ پامرسٹون سے مصافحہ کیا
قصر بکنگھم کو دولہا دلہن سواری مین ساتھ بیٹھ کر گئے۔ ہم بھی وہان روانہ ہوئے۔ راہ مین بے شمار
آدمیون مین گزر ہوا۔ جنہون نے چیرز دیئے۔ جب قصر بکنگھم مین دولہا دلہن پہنچے تو وہ دونون ایک
دروازے پر کھڑے ہوئے تاکہ سب لوگ اُنکی زیارت کرلین ؞

جب بیاہ کا ناشتہ کھا چکے تو جدائی کی گھڑی آئی جس کا آنا ضرور تھا۔ یہ لڑکیون کے وداع
کا وقت بھی عجب خوشی و رنج سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اِسمین خوشحال دلہنون کے والدین کو بھی رنج مسرت
آمیز ہوتا ہے۔ شہزادی کو اُن عزیزون کی جدائی کا رنج دل دکھاتا تھا جنمین وہ پلی۔ رہی سہی تھی۔ ایک
جماعت بڑی زرق برق کی پوشاک پہنے ہوئے دولہا دلہن کے سوار کرانیکے لیئے گئی۔ انمین سے ہر ایک
کی آنکھون سے آنسو نکلے پڑتے تھے۔ بڑی بھیڑ بھاڑ مین یہ سواری جاتی تھی اور چیرز کا غل شور مچتا
تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جب ہم سب کُنبے کے آدمی کھانا کھانے بیٹھے ہین تو وکی
کے نہ ہونیسے ہم سب کا دل کڑھتا تھا۔ شام کو دلہن کا خط قاصد لایا جس مین یہ خوشخبر لکھی تھی کہ ایٹن
کے مدرسہ کے لڑکون نے دولہا دلہن کی گاڑی کو کیسل کے ریلوے سٹیشن تک کھینچا۔ بڑی بھیڑ بھاڑ نے
مبارکبادین دین اور اپنی محبت و خوشی کا نہایت گرمجوشی سے اظہار کیا۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے
ہین کہ لنڈن کے سارے شہر مین روشنی ہوئی اور بازارون مین عیش و نشاط کے جلسے ہوئے ؞

دو دن بعد ۲۷۔ مارچ ۱۸۵۸ع کو بندگان عالی ونڈسر کو روانہ ہوئے۔ دوسرے دن دولہا
کو آرڈر آف گارٹر عنایت ہوا۔ واٹرلو روم مین ایک بڑا ڈنر ہوا جسکا حال ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ وکی
پر ہر مہمان نہایت مہربان تھا۔ اور اُسکی محبت کا جوش دلمین رکھتا تھا ؞

دوسرے دن اولیائے دولت لنڈن مین آگئے اور شام کو کوئین و پرنس مع دولہا
دولہن تھیٹر مین گئے۔ اِسوقت شہزادے اور شہزادیان جو مہمان آئے تھے اپنے اپنے گھرونکو

روانہ ہوچکے تھے۔ ۳۰۔ مارچ کو اہل لنڈن نے شادی کی مبارکباد کی ایڈریسین پیش کین اور انکے ساتھ بے بہا تحائف پیش کش مین دیئے۔ اسوقت پرنس نے اپنی سوتیلی ماں کو یہ خط لکھا ہے جس سے کل شادی کا حال معلوم ہوگا۔

پرنس کا اپنی سوتیلی ماں کو خط

مجھے ایک لمحہ کی بھی فرصت نہین تھی کہ جناب کو خط لکھتا۔ داہنی بائین طرف سے وقت چرایا ہے تو اس خط کے لکھنے کیلئے وقت ہاتھ آیا ہے۔ ہمارے گھر مین پینتیس شہزادے اور شہزادیان مہمان تھے جن کی دعوت کرنا۔ انکو لنڈن کی سیر دکھانا۔ دلہن کو خلقت اور سوسائٹی کو دکھانا۔ دولہا کا استقبال کرنا۔ اِن دونون کا نکاح پڑھوانا۔ انکے لیئے ونڈسر مین ہنی مون کے لیئے ایک مختصر سا مکان آراستہ کرانا۔ داماد کو اور ڈراوف گارٹر دینا اور پھر یہان سے واپس جانا۔ وغیرہ وغیرہ ہمارے یہ سب کام تھے۔ آج سارا دن ایڈریسون کے لینے مین صرف ہُوا۔ آپ خوب سمجھتی ہین کہ یہ ایک تعجب کی بات ہوتی ہو کہ مین آپ کا بچہ درحقیقت صاحب اولاد ہوگیا۔ آپ کا دل جانتا ہوگا کہ اس عزیز بیٹی کے جُدا ہونے کا رنج کسقدر مجھے ہوا ہوگا۔ منگل کو وہ یہان سے چلی جائے گی جسکا رنج مین خیال نہین کرسکتا کہ مجھے کسقدر ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ وکی کو اہل جرمن بڑی محبت و مودت و الفت کے ساتھ مبارکباد دینے کو تیار بیٹھے ہین۔ یہان اسکے ساتھ جو اظہار محبت مین گرمجوشی ہوئی وہ بیان نہین ہوسکتی۔ یہان نکاح نہایت سنجیدگی کے ساتھ ہوا۔ اسکا پروگرام مین بھیجتا ہون۔ اور اسکے ساتھ شادی کے کیک کا ایک ٹکڑا۔ اور دولہا دلہن کے لباس کی نارنگی کی کلیان۔ اٹھارہ برس ہوئے کہ مین نے اپنا گھر چھوڑا تھا اور چودہ برس ہوئے کہ باپ سے مفارقت دائمی ہوئی ؛

ملکہ معظمہ کا روزنامچہ

اتوار ہی کے دن سے روز وداع یوم سہ شنبہ کا خوف اپنی آنکھین دکھا رہا تھا۔ اسکا حال ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ وداع کا دن ایک آفت ہمارے سر پر آنے والی ہے مگر وہ بھی ۲۵ تاریخ شادی کی طرح آسان گزر جائے گا۔ دونون دولہا دلہن کے خوش ہونیسے ہم کو بڑی تسلی ہوتی ہے۔ اِس وداع کا حال نہایت مختصر پُر معانی ملکہ معظمہ نے لکھا ہے ؛

یکم فروری ۱۸۵۸ء روز دوشنبہ۔ یہ آخری دن ہے جس مین میری بچی میرے ساتھ رہیگی وہ ابھی گزرا جاتا ہے۔ وہ میرے دلکو بٹھائے دیتا ہے۔ ہر چند دلکو بہلاتی ہون مگر جدائی کا خیال ہر وقت دلکو کُرید تا ہے۔ مجھ سے شہزادی نے یہ الفاظ کہے کہ جب قدرتی محبت کا جوش ہوگا اور اس حالت مین

مین اپنے پیارے باپ سے رخصت ہونگی تو مین خیال کرتی ہون کہ میرا دل نکل جائیگا۔ اُسکو تو خدا جانتا ہے کہ میرے دل کا کیا حال ہوگا اور میری آنکھون سے کتنے آنسو بہینگے۔

۴۔ فروری ۱۸۵۸ء روز سہ شنبہ کیسا منحوس دن ہے صبح کیسی اُداس و بھیانک اور چپاچپ کثیف و غلیظ ہے۔ مین بڑی گران خاطر بیدار ہوئی۔ پیاری وکی کے کمرے مین گئی کہ اُس سے آخری ملاقات کرون۔ میرے غم کی گھٹا جھوم جھوم کر اُمڈی آتی ہے مین اُسکے پرے ہٹانے کی کوشش کرتی تھی۔ سوا گیارہ بجے وکی کی گاڑی میرے کمرے مین آئی۔ ہم دونون بڑے پیار سے گلے ملین۔ ہمارے آنسو جلد جلد گرنے لگے۔ البرٹ بھی ہمارے پاس آگیا۔ ہم نے اور باتون کے کرنے کا قصد کیا۔ شہزادی نے سفر کا لباس زیب تن کیا۔ بس اب جدائی کی گھڑی سر پر آن کھڑی ہوئی۔ ہم ایک کمرے مین گئے جس مین ہمارے اور سب بچے موجود تھے۔ مین نے اپنے تئین بہت ضبط کیا۔ مگر جب ہم زینے پر آئے تو مین شکستہ دل اپنے اختیار مین نہ رہی۔ البرٹ نے نہایت محبت سے مجھ سے کہا کہ مجھے نہایت رنج ہے کہ مین تم کو اس رنج و ملال مین چھوڑ کر جاتا ہون مین سب سے اول آگے بڑھی پیچھے میری وکی اور فرٹز آئے۔ سارا ہال ہمارے اور دولہا کے آدمیون سے بھرا ہوا تھا۔ جن مین لیڈی چرچل اور لارڈ سٹانی بھی تھے جو شہزادی کے ساتھ برلن تک جائینگے۔ اور بہت سے اور ملازم بھی تھے۔ مین نہین خیال کرتی کہ وہان کسی کی آنکھ خشک ہوگی۔ مین نے میری پیاری غریب بچی کہکر اسکو بڑے پیار سے گلے لگایا۔ دعائین دین۔ مین نہین جانتی تھی کہ کیا کہون مین نے فرٹز کے بوسے لیئے۔ اور اُسکے ہاتھ کو بار بار دبایا۔ وہ بات نہین کرسکتا تھا۔ اُسکی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے۔ پھر مین نے گاڑی کے دروازے پر گلے لگایا۔ اُنکے ساتھ گاڑی کے اندر البرٹ بیٹھا گاڑی کھلی تھی۔ برٹی بھی اُنکے ساتھ گیا۔ الفرڈ۔ جارج کیمبرج اُنکے پاس دوسری گاڑی مین سوار تھے۔ بینڈ بج رہا تھا۔

یہ وقت بڑا ہولناک تھا۔ یہ دن بڑا خوفناک تھا۔ یہ جدائی اصلی درد دل کی بیماری تھی جب مین خیال کرتی تھی کہ میری بڑی پیاری لڑکی ایک مدت کے لیئے جدا ہوگئی تو یہ درد اُٹھتا تھا سب غم ختم ہوگئے۔ وکی کے جانے سے پہلے برف برسنی شروع ہوئی اور سارے دن برابر برستی رہی سو وقت مین کہ مجھے بالکل خوش دل ہونا چاہیئے تھا۔ میری آنکھون سے آنسو تھمتے نہ تھے۔ مین

وکی کے مکان کے قریب نہین جاسکتی تھی وہان ہر چیز پر پہلا زمانہ بار بار یاد آتا تھا۔ ابھی شادی
کے پروگرام اور ڈنر کی فہرستین میرے گرد پڑی تہین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُنکے موافق سب
کچھہ ہو رہا ہے۔ چار بجے وکی کو رخصت کرکے میرا پیارا پیا اور میرے دو لڑکے بڑے غمگین آئے
اور خوب روئے۔ یہ جدائی بڑی دردناک تھی۔ اِسکا البرٹ پر بڑا اثر ہوا۔ شہر مین خیرخواہی اور دلی
محبت کی گرمجوشی دکھانے کی کوئی حد نہ تھی۔ یہی حال گریوسینڈ مین گزرا جہان بڑی خوش اسلوبی
سے وداع ہوئی۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ہارون کو ہاتھون مین لیئے پھرتی تہین اور پار کو پہولون سے
آراستہ کرتی تہین۔ برف کی کچھہ پروا نہین کرتی تہین کہ وہ اپنر برس رہی ہے۔ البرٹ جہاز کی
روانگی کا منتظر رہا۔ ہائے ہائے یہ وقت کیسا اسپر گزرا ہوگا۔ وکی جہاز کے عرشہ پر نہین آئی۔ اسکی
بہن جو کل تک اسکے ساتھہ رہتی تھی بہت غمزدہ تھی اسکی غمزدگی کو دیکھہ کر ہمکو اور بھی رنج ہوتا تھا۔

پرنس کون سورٹ نے اپنی پلوٹھی کی بیٹی کو خط لکھا ہے کہ جب تم نے اپنی پیشانی کو میرے
سینہ پر رکھکر ہلایا ہے اور بے تحاشا تم روئی ہو تو میرا دل بہت غمون سے بھرا ہوا تھا۔ مین ایسا
آدمی نہین ہون کہ اپنی جوش محبت کا اظہار کرون۔ اسواسطے تم کو معلوم ہی نہین ہوا ہوگا کہ
مجکو تم کیسی عزیز تہین۔ اور تمہارے جانیسے میرے دلمین ایسی جگہ نہین پیدا ہوئی کہ جس مین تم نہ
موجود ہو۔ یقینی تم ہمیشہ میرے دلمین ایسی ہی رہوگی جیسی کہ اب تک رہی ہو۔ میرا دل میری زندگانی
مین ہر روز تمکو زیادہ یاد کرتا رہیگا۔ فقط اِس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹی سے باپ کیسی محبت و الفت
رکھتا تھا۔ ہر میل (ڈاک) مین شہزادی وکی اپنے نئے گھر کی طرف آگے جانے کی ایسی خبرین آتی
تہین کہ جنسے معلوم ہوتا تہا کہ ہر جگہ وہ لوگون کے دلون پر اپنا اچھا نقش جماتی تہین۔ پھر پرنس
نے بیٹی کو یہ خط لکھا کہ خدا کا شکر ہے ہر مدعا ہمارا حسب دلخواہ حاصل ہو رہا ہے ہمکو یہ معلوم ہوا کہ
سب آدمی تمہاری نسبت نیک رائے رکھتے ہین۔ اس بات سے ہمکو بالطبع نہایت خوشی حاصل
ہوئی ہے کہ ہم کو تم سے محبت ہے اور تم سے ہم کو فخر حاصل ہوتا ہے۔ تم نے جو جہاز پر بیٹھے بیٹھے خط محبت
آمود لکھا ہے اس سے ہمکو خوشی بے اندازہ حاصل ہوئی۔ جیسی کہ تمہارے رنج کی تلخی میرے دل پر
اثر کرکے مجھے ملول کرتی ہے ایسی ہی تمہاری خوشی میرے دلکو خوش کرتی ہے۔ سوائے اپنے رنج
کے کوئی چیز تم کو دینے کے لیئے نہین ہے جسکے دینے سے تمہارا رنج بڑھیگا۔

شہزادی وکٹوریا کا جرمنی میں جانا

پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو پہلے دن جو ایک خط لکھا ہی اسمین تحریر کیا ہی کہ لوگون نے اپنے غریب سے غریب جھونپڑے مین اس شادی کی شادمانی ایسی منائی گویا کہ اُنکے اپنے گھرن ہی مین شادی تھی۔

پارلیمنٹ نے اور سلطنت کے ہر حصہ نے ملکہ معظمہ کو اڈریسین پیش کین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ پروشا کے ساتھ اس رشتہ مندی کے ہونیسے ساری قوم بڑی خوش ہوئی۔ نوجوان دلہن نے اپنے گھر کے سارے رستہ مین برلن تک سب جگہ لوگون کے دلون پر اپنے محاسن اخلاق سے سحر پردازی کی۔ ۸۔ فروری کو برلن مین وہ پہنچے۔ والدین بڑی آرزو و تمنا سے ہر دم اُنکے قدم قدم کی خبر دریافت کرتے تھے اور یہ خبر سنکر کہ اُنکے بچے کا خیر مقدم نہایت گرمجوشی و محبت سے ہوا شاد شاد ہوتے تھے۔ اِسکا حال پرنس کے خط سے معلوم ہوگا جو اُنھون نے اپنی بیٹی کو لکھا ہے۔

۱۱۔ فروری ۱۸۵۸ء اب تم اپنے نئے گھر مین پہنچگئین اور سب جگہ تمہارا خیر مقدم بڑی محبت اور خوش اخلاقی سے ہوا۔ اِس طرح سے بالکل اجنبی آدمی کے ساتھ کل قوم کے مہربانی سے پیش آنے نے تمہارے دل مین اِس ارادے کو مصمم و مستحکم کیا ہوگا کہ تم اپنے تئین سب طرح سے ثابت کرو کہ مین اسی لائق ہون کہ لوگ اپنے دلون مین میری محبت و الفت رکھین۔ تم اپنی زندگی اپنے نئے گھر کے آدمیون کے لیئے اپنی ساری قوت و استعداد کو استقلال و استحکام کے ساتھ اپنے کام مین لاؤ کہ وہ اُنکے محاسن اخلاق کا جو اُنھون نے تمہارے ساتھ برتا ہو نعم البدل ہو۔ یہ خدا کی طرف سے تم کو نیک کام ملا ہی کہ اِس طرح برتاؤ کرنیسے اپنے شوہر کو سچ مچ خوش کرو۔ اور اُسکی خوب خدمتگزاری و امداد اسلیئے کرو کہ وہ اپنے اہل ملک کے آدمیون کے ساتھ اپنی محبت زیادہ کرے۔

ہر جگہ تم نے لوگون کے دلون پر اپنے محاسن اخلاق کا ایسا نقش جمایا ہے کہ مجھہ یا کچھ بے اندازہ مسرت حاصل ہوئی ہو مجھے تم اپنے اس طریقہ کی پوری تعریف کرنے دو جو تم نے اپنے فرض کے پورے طور پر ادا کرنے مین اختیار کیا ہے کہ اپنی تھوڑی سی ذاتی تکالیف کو دبائے رکھا اور ان رنجون کو جو اب تک دل سے دور نہ ہوئے تھے ظاہر نہونے دیا۔ صرف اسی طریقہ سے

کامیابی ہوتی ہے۔ اگر تم نے اپنے محاسن اخلاق و محبت و سادگی سے لوگون کے دلون کو اپنے بس مین کر لیا تو اسکے ضمن مین ایک مخفی قوت اپنی ذات کے کچھ نہ خیال کرنے کی ہے۔ بس اس مخفی قوت کو اپنی مستحکم گرفت مین رکھو۔ وہ خدا کا ایک لمعۂ نور ہے جس نے ہر چیز کو خوشی کے ساتھ بنایا ہے۔ مین خدا کی گہری سپاس گزاری کرتا ہون کہ اُس نے تمہاری زندگی کے عظیم الشان حصہ کو معراج مسرت پر پہنچایا ہے۔ میری پیاری بچی۔ مین اس بھیڑ مین ہوتیسے نہایت خوش ہوتا جس مین تمہارا گزر ہوتا۔ اور مین سنتا کہ لوگ تم کو کیا کہتے ہین جو میری کیفیت ہی وہی تمہاری مان کی ہی۔ ہم کو تار و اخبار و ڈاک نے جتنی خبرین دین انمین تمہاری تعریف تھی جب فریڈرک ولیم نے ہم کو تار بھیجا ہے کہ میری بی بی نے میرے سارے خاندان شاہی پر اپنی محبت کا منتر پھونک دیا ہے۔ تو اس سے ہم کو حیرت ہوئی۔

کل شادی کے سب کام بخیر و خوبی ختم ہوگئے۔ اب ہمارے کرنیکے لیئے ان کامون کا ہجوم ہے جو ہم نے نہین کیئے اور اب کرنے پڑینگے۔

بڑی شہزادی کا ایک جرمنی مضمون کا انگریزی زبان مین ترجمہ کرنا

منجملہ اور کامون کے جو باپ نے شہزادی کو کرنیکے لیئے دیئے تھے ایک کام یہ تھا کہ ایک اعلےٰ درجہ کے مضمون کا ترجمہ جرمنی سے انگریزی مین کرین۔ اس مضمون مین وہ خیالات کامل طور پر لکھے تھے جو اُس شخص کے دلنشین ہونے چاہئین کہ ایک دن کسی بڑی قوم کا بادشاہ ہو۔ اس شہزادی نے اپنی سترہ برس کی عمر مین اس مضمون کا ترجمہ اس خوبی سے کیا کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس مضمون کے سارے خیالات اُسکے دماغ مین جاگزین و تہ نشین ہوگئے ہین۔ باپ نے اس ترجمہ کو لارڈ کلیرینڈن کے پاس پڑہنے کے لیئے بھیجا جس کی رسید مین ۱۷۔ فروری ۱۸۵۸ء کو یہ خط لکھا کہ جب سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرے پاس یہ مضمون آیا ہے جس کا ترجمہ شہزادی نے کیا ہے تو مین نے اسکے پڑھنے کے لیئے اور سارے کام بند کردیئے اور اُسکو بہت دل لگا کے مطالعہ کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ حضور ہمہ وقت ایسے کام کرتی رہتی ہین کہ جنسے لوگون کو علم کا فیض پہنچے۔ تحقیقات کا شوق اور غور و خوض کرنے کی عادت پیدا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شہزادی مین یہ لیاقت پیدا ہوئی ہے کہ اُسکے اوضاع اطوار گفتار رفتار ایسے پسندیدہ ہین کہ ہر شخص انکا شیدا اور گرویدہ ہوجاتا ہے۔ اگر حضور کی عقل والا اور تربیت خیالات کا عکس

شہزادی کے دلپر نہ پڑتا تو اُسکی طرز و انداز ایسے نہ ہوتے کہ وہ ٹہیک چیزون کو اُنکے ٹہیک
محل پر رکہتی۔ آپنے جو اپنے داماد کو لکہا ہے کہ شہزادی کا دل بچہ کا سا اور دماغ مرد کا سا ہے
(یعنے وہ مرد کی سی ذہانت اور بچے کی سی سادگی رکہتی ہے) کچھ خوشامد کی بات نہین ہے فقط
پرنس کونسورٹ نے جو اِس اپنی بچی سے خط و کتابت کی وہ عقل و دانش کا ایک
دفتر تہا جو آیندہ بہت کام آیا۔

۴۔ فروری ۱۸۵۸ء کو پارلیمنٹ جمع ہوئی۔ دوسری شام کو شہزادی کی شادی کی مبارکباد
کا ایڈریسین دونون ہوس نے پیش کین۔ کامنس ہوس کی ایڈریس مین لارڈ پامرسٹون نے کہا کہ
اس شادی سے انگریزون کی کل قوم خوش ہوئی۔ مسٹر ڈزریلی نے بہی اسکی تائید کی پہر ہندوستان
کے معاملات پیش ہوئے۔ جن کو ہم اپنی تاریخ بغاوت ہند مین مفصل بیان کرینگے۔

اس سال مین ملکہ معظمہ کو بہت کام اس سبب سے رہا کہ اُنکی لڑکی کی شادی کے ایک مہینہ کے
بعد لارڈ پامرسٹون نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا اور اُنکی جگہ لارڈ ڈربی مقرر ہوئے۔

۲۷۔ مارچ ۱۸۵۸ء کو ونڈسر مین ملکہ معظمہ تشریف فرما ہوئین۔ وہان پرنس آف ویلز کی
کنفرمیشن کی رسم ادا ہوئی۔ آرچ بشپ اور باپ نے اِس رسم سے پہلے اُنکا امتحان لیا۔ اُنہون نے
سوالات کے خوب جواب باصواب دیئے اور ایسی اپنی لیاقت دکھائی کہ لوگون کے دلون پر
اسکا اثر ہوا۔ آج باپ نے اُنکے ساتھ سیکرامنٹ لیا۔

پرنس ویلز دوسرے ہفتہ مین بطور تفریح و سیر جنوبی آیرلینڈ مین چودہ روز کے
لیئے جائینگے۔ جب وہ پہر پہرا کر لنڈن مین آئینگے تو وہ رچمنڈ پارک مین وائٹ لوج مین
رہینگے تاکہ وہ دنیا سے دور رہکر اپنے تئین بالکل مطالعہ مین مصروف کرین۔ اور ملیٹری امتحان
دینے کے لیئے اپنے تئین تیار کرین۔ مان باپون نے انکے مصاحب مقرر کیئے ہین جنکی عمرین
۲۱ و ۲۶ برسون کے درمیان ہین۔ وہ باری باری سے ایک ایک مہینے انکے ساتھ رہینگے۔ یہ مصاحب
بڑے نیک نہاد صاحب علم و ہنر و ذوی القدر و الاعتبار ہین۔ اُن کی مصاحبت سے پرنس ویلز کو
فائدہ پہنچیگا۔

ملکہ پرتگال انگلینڈ مین آئی۔ جس روز وہ یہان سے روانہ ہوئی تو ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو یہ

خط لکھا کہ مین آپکے عنایت نامہ مین دیکھتی ہون کہ پیاری و خوش جمال ملکہ پرتگال کو آپ دیکھکر جیسے متعجب ہوئے ہمین ایسے ہی ہم بھی ہوئے ہین۔ اسکی اچھی آنکھون مین حیا و نیکی نمایان ہین اسکے چہرے سے جو باتین عیان ہوتی ہین وہ الفاظ مین بیان نہین ہوسکتین۔ اس حسین بانو کو یہان کے آدمی دیکھکر خوش ہوئے۔ کون ایسا شخص ہوتا ہے کہ حسین پیارے بچے کو دیکھکر خوش نہوتا اور پسند نہ کرتا ہو؟ ✤

پرنس کونسورٹ کا جرمنی مین جانا

پرنس کو جب پارلیمنٹ کے سب کامون سے فراغت حاصل ہوئی تو وہ اوسبورن مین آئے یہان سے اپنے وطن کوبرگ جانے کا ارادہ کیا۔ انکو یہ مایوسی ہوئی کہ کوبرگ مین اُنکی بڑی بیٹی بہ سبب علالت طبیعت کے برلن سے نہ آسکے گی۔ اُسکی ملاقات کی نشاط و انبساط سے وہ محروم رہینگے۔ وہ ۲۷ مئی کو ڈوور اور اوسٹینڈ کی راہ سے جرمنی جانے کے لیئے روانہ ہوئے۔ اس سفر کا حال خطون سے جو اُنہون نے ملکہ معظمہ کو لکھے مین خوب معلوم ہوتا ہے۔ پہلے خط مین وہ لکھتے ہین کہ مجکو رات کو نیند نہین آئی۔ جہاز کے اندر مین مع بستر کے فرش پر آن پڑا۔ فرش ہی پر سویا۔ میرے سب ٹیلیگرام آپکے پاس ٹھیک وقت پر پہنچے ہونگے۔ اسوقت کشتی ایسی ہلتی ہے کہ مین خط اچھی طرح نہین لکھ سکتا۔ ۲۹ مئی کو لکھا کہ کوبرگ کے محل سے آپ کو خط اپنے سونے جانے سے پہلے لکھتا ہون۔ مین آیرنسٹ کے ساتھ سٹوک میئر سے ملنے گیا۔ مین یہ دیکھکر بہت خوش ہوا کہ وہ بڑا تندرست معلوم ہوتا ہے۔ جلد جلد چلتا ہے۔ خوشی خوشی باتین کرتا ہے۔ مجھے یہان آنکر بڑا افسوس و رنج ہوا کہ مین اپنے وطن مین مسافر بیگانہ ہوگیا ہون۔ مشکل سے مین کسی کی شکل پہچانتا ہون جن کو مین جانتا تھا وہ ایسے بوڑھے ہوگئے ہین کہ اُنکے بوڑھے چہرون کو دیکھکر مین متحیر ہوجاتا ہون ✤

وکی نے یہان نوجوان سٹوک میئر کو اپنا خط محبت آمیز دیکر بھیجا ہے۔ جس مین اپنے نہ آنے کا افسوس ظاہر کیا ہے۔ جب اُسنے خط لکھا ہے تو میرا یہ خط اُسکے پاس نہین پہنچا تھا جس مین مین نے لکھا تھا کہ مین اُنکے گھر پائیلس برگ مین آؤنگا۔ ۲۔ جون کو گوتھا سے وہ لکھتی ہین کہ مین ۶ بجے گروسس بیرن مین فرٹز سے ملونگی۔ وہان وہ مجھے اپنے گھر لے جائیگا۔ ۴۔ جون کو پائیلس برگ سے خط لکھا ہے کہ برلن کے قاصد نے آپکا خط مجھے دیا۔ آج صبح کو گروسس بیرن مین فرٹز سے مین ملا۔ نو بجے پائیلس برگ مین پہنچا۔ یہان وکی اور پروشا کے پرنس نے میرا استقبال کیا۔ میان

بی بی مین وہ سلوک ہی کہ جو ممکن ہی۔ مین نے ان دونون سے جب وہ ساتھ تھی بہت باتین کین اور ہر ایک سے الگ الگ بہی باتین کین جنسے مجھے بڑا اطمینان خاطر ہوا۔ ساڑھے سات بجے شام ولکلیم شہزادہ اور شہزادی کے مجھسے ملنے آئے۔ بادشاہ بہت بیمار معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے بہت حُسن اخلاق سے باتین کین۔ آدھ گھنٹے وہ ٹھیرا اسمین وہ ایک دفعہ بہی پریشان خاطر نہین ہُوا اپنی علالت کا بڑا شاکی تہا۔ اُس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھکر کہا کہ ملکہ کب مجھے اپنی ملاقات سے مسرور فرمائینگی۔ پہر مین بادشاہ کی بازدید کو گیا مگر وہ ابھی باہر سے گھر مین نہین آیا تھا۔ مجھے اِس خیال سے بڑی خوشی ہے کہ مین یہان سے کل شام کو روانہ ہوکر پیر کی رات کو آپسے پہر ملونگا پرنس نے سٹوک میئر کو بھی لکھا کہ مجھے یہان ملاقات مین اِس سے بڑی خوشی ہوئی کہ دولہا دلہن مین سلوک و موافقت کامل ہی۔

۸۔ جون کو صبح کے نو بجے پرنس لنڈن مین آیا۔ اور ملکہ سے ایک اسٹیشن پر ملا۔ پہر اسکو لنڈن مین ڈرائنگ روم ۔ لویٹین۔ بادشاہی مجلسون اور ہالون مین پہر کر تہکنا پڑا۔ اسپر گرمی کی شدت نے اَور اُسکو حیران کیا۔ وعدہ کیا گیا تھا کہ ملکہ معظمہ برمنگم مین آئین گی۔ اور لارڈ لفٹننٹ لیف کی مہمان ہونگی۔ ۱۴۔ جون کو ایفائے وعدہ کے لیئے روانہ ہوئین اور اپنے میزبان کے پارک مین پہنچین۔ جس کا حال وہ اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتی ہین کہ اول تو ریلوے کی گرمی نے ہوش اُڑائے تھے مگر پھر ہوا خوشگوار آنے لگی۔ ملک سرسبز آگیا۔ درخت بڑے بڑے اور بروک اور اور شاندار درخت نظر آنے لگے۔ پارک سارا ایسے بلند درختون سے بہرا ہوا تھا۔ جس مین ہماری سواری گزر کر محل مین گئی محل کے گرد بڑے خوش فضا باغ تھے وہان کے مناظر بڑے خوش نما تھے۔

ملکہ کی تشریف آوری کے لیئے برمنگم کی بڑی آئین بندی اعلےٰ درجہ کی ہوئی تھی ایک جگہ یہ کتابہ لگایا گیا وکٹوریا رعایا کی دوست۔ دوسری جگہ یہ کہ ملکہ فخر قوم۔ خدا ہماری ملکہ کو برکت دے۔ وہ دنیا کی مربی ہی۔ وکٹوریا امن و عافیت کی ملکہ ہے۔ البرٹ کے لیئے بھی ایسے ہی کتابے لگائے گئے تھے۔ غرض ملکہ معظمہ کے آنے کی شادمانی حد سے زیادہ تھی شہر مین روشنی ہوئی جا بجا باجے بجے ہر جگہ مدارات محبت و وفاداری کے ساتھ ہوئی ہم

اِس سفر سے جس مین سایہ کے اندر نوتے درجہ حرارت تھی اور آدمی سوکھے جاتے تھے اپنے قصر بکنگھم مین آئے۔

شہنشاہ فرانس کا ملکہ معظمہ کو مدعو کرنا

اگرچہ انگلینڈ اور فرانس کے درمیان ٹرکی کے معاملات کے سبب سے پہلا سا اخلاص اتحاد نہین رہا تھا کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی۔ مگر شہنشاہ فرانس نے ۲۴ مئی کو ملکہ معظمہ کو خط لکھا اور اسمین انکی سالگرہ کی مبارکباد دی اور استدعا کی کہ مجھے کمال مسرت ہوگی اگر آپ اور پرنس دونون چیربورگ مین اُن جلسون مین شریک ہون جو وہان کارہائے عظیم کے ختم ہونے کی خوشی و شادی مین کیئے جائینگے۔ یہ خط ہنوز آیا نہ تھا کہ پرنس جرمنی جانے کے لیئے رخت سفر باندھ چکا تھا۔ دوسرے دن ۲۸۔ جون کو ملکہ معظمہ نے شہنشاہ کو خط لکھا کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ بالفعل مجھے ایسی فرصت نہین ہوگی کہ مین چیربورگ کے بحری عظیم الشان جلسون و جشنون مین آپ کے ساتھ شریک ہو سکون۔

یہ طبع بشری کا اقتضا تھا کہ انگلینڈ کا بادشاہ اِس درخواست کے منظور کرنے مین متامل ہوتا۔ اسلیئے کہ چیربورگ مین جو سامان عمارات تیار کیا گیا تھا وہ انگلینڈ کو دہمکیان دیتا تھا اور اُسکو تبلاتا تھا کہ فرانس اسکا بڑا خوفناک دشمن ہے اسلیئے ملکہ معظمہ وہان کے کامون کے ختم ہوجانیکو دیکھنے سے خوش نہ ہوتین۔ شہنشاہ فرانس کو خط پڑھنے سے نہایت افسوس ہوا کہ ملکہ معظمہ تشریف نہین لائین گی۔ مگر آخر کو یہ بات ٹھہری کہ چینل (فرانس و انگلینڈ کے درمیان بحر) کے اس طرف ملکہ معظمہ و پرنس ماہ جون مین چیربورگ مین اسکے جلسون جشنون سے پہلے شہنشاہ سے ملنے کیلیئے قدم رنجہ فرمائینگے۔

پرنس کی چند رسمی کارروائیان

۱۷۔ جون کو شاہ بلجیم مع اپنے کنبے کے ملکہ معظمہ سے ملنے آیا جس کے سبب سے پرنس کو محنت کے کامون سے کچھ آرام ملا۔ محنت کے کام تو پرنس کو ہمیشہ رہا ہی کرتے تھے مگر اِس سال مین کامون کو موسم کی سختی نے زیادہ تر سخت کر دیا تھا۔ ان دنون مین پریسیڈنٹ بنکر نئی انسٹی ٹیوشنون کی بنیادون کے پتھر رکھے اور پرانے انسٹی ٹیوشنون کی پریسیڈنٹی کا کام کیا۔ اگرچہ یہ کام تکلیف دہ تھے مگر نیک کام تھے اس لیئے وہ ان سے پہلو تہی نہین کرتے تھے نمایش کے کمشنرون کو جو گورنمنٹ سے پیشگی روپیہ ملا تھا اُسکے ادا کرنے کا بل پاس کرایا۔

اسوقت پرنس نے بیٹی کو ایک بڑا دلچسپ خط لکھا

قصر بکنگھم ۲۳ جون ۱۸۵۸ء   عموں لیوپولڈ اور اُنکے بچے تندرست و تازہ و توانا ہین مجھے امید ہو کہ مین اپنی ۳۹ برس کی عمر مین معزز نانا ہوجاؤن گا جسکے سبب سے میرے گل مچھون کے بالون مین سفیدی کے ایک خاص معنی ہوجائینگے جو اب تک نہ تھے ⁂

چندروز کے بعد پرنس نے معمول کے موافق ٹرینٹی ہوس مین اسپیچ دیا اور اسمین سپاہ ہند کے حسن خدمات کی بڑی داد دی۔ جسوقت برّی و بحری سپاہ کے جام صحت پئے گئے تو اُنھون نے فرمایا کہ اگر انگریز ایسا جام صحت ہمیشہ فخر و اطمینان کے ساتھ پیا کرین تو کوئی شخص انگریزون مین ایسا نہوگا کہ ہماری دلاور سپاہ کا جو بہادرانہ کارہائے نمایان کررہی ہو شکرگذار اور مدح خوان نہو۔ یہ سپاہ صرف اپنے ملک کی عزت و اغراض ہی کے لیئے نہین لڑرہی ہے بلکہ کروڑون آدمیون کے مہذب و شایستہ بنانے اور خوش کرنیکے لئو لڑرہی ہے۔ جس کا ایک حصہ ہمارے دشمنون کی طرف ہو۔ مشرق مین خدا تعالیٰ اہل ملک کا نگہبان ہو اور متواتر منصور و مظفر کرے۔ ہم جو تھوڑے سامان و وسائل سے بڑے بڑے کام کررہے ہین۔ اِس سے معلوم ہوتا ہو کہ خدا کا ہاتھ ہمارے سر پر ہو ⁂

جولائی کے مہینے مین اولیائے دولت اوسبورن مین آئے۔ جہان گرمی کی شدت سے بڑی تکلیف اٹھائی۔ ۳۔ جولائی کو پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی ہوا۔ چیربورگ مین جانے کی تیاریان ہوئین جسکا پہلے وعدہ ہوچکا تھا۔ ۴۔ اگست کی دوپہر کو شاہی جہاز وکٹوریا البرٹ اوسبورن سے روانہ ہوا۔ ۱۸۵۷ء مین ملکۂ معظمہ کا یہان تشریف فرما ہونا اور طرح کا تھا۔ اور اب کی دفعہ کا تشریف لانا اور طرح کا ہے۔ اِس دفعہ شہنشاہ سے شاہانہ ملاقات کرنیکے لیئے آنا تھا۔ چینل مین شاہی جہاز وکٹوریا البرٹ کے جلو مین گیارہ جہاز تھے جنمین چھ اول درجہ کے جنگی جہاز تھے جنپر ۳۵۸ توپین چڑھی ہوئی تھین جسوقت بندرگاہ مین یہ عظیم الشان بیڑا آیا ہو۔ اسوقت شام ہونے کو تھی سفیدی مین سیاہی دکھائی دیتی تھی اور اُسپر اُداسی برس رہی تھی وہان فرانسیسی جنگی جہاز اور بے شمار چھوٹے چھوٹے جہاز استقبال کے لیئے کھڑے ہوئے تھے۔ جب بحری قلعون کے گرد شاہی جہاز پہرا تو میر بحر ہیمسن نے جہاز برطانیہ مین فقط ایک توپ سے ۱۲۰ فیر کئے۔ اہل فرانس کا طریقہ توپون سے سلامی اُتارنیکا نرالا ہو۔ وہ

دیکر باقاعدہ نہین اتارتے بلکہ وہ توپ پر توپ ایسی مسلسل چلاتے ہین کہ آگ کا ایک مسلسل تار لگ جاتا ہی اور آوازون سے ہوا مین ایسا تموج پیدا ہوتا ہی کہ سننے والون کو بھی ہلا دیتا ہی۔ ابھی اِس طرح کی سلامی نہین اتری تھی کہ بندرگاہ کے ہر طرف کے بدنما قلعون نے اپنی ہزارون منحوس مہیب شکل ریتیون سے ہر جہاز کے گزرنے پر توپین چھوڑین۔ وہ اپنی بڑی بڑی توپون سے آٹھ باڑین ایک دفعہ مین جلدی جلدی چھوڑتے تھے اِدہر تو پین بھرین اُدہر چھوڑین۔ اِس سے حلقۂ آتشین نقطۂ شہر ہی گرد نہین بنتا تھا بلکہ وہ ملک مین دور دور کے چھوٹے چھوٹے گھاٹون مین چلا جاتا تھا جسکے سبب سے وہان کے لوگ یہ جانتے تھے کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین کہ خوبصورت بلندیون کی چوٹیون پر توپین ہماری گھات لگائے بیٹھی ہین۔ کسانون کے جھونپڑون کے گرد کے درختون کے جھنڈون اور اناج کے زرد کھیتون پر بھی یہ ہولناک غل شور گزرتا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل فرانس اپنے پہاڑون اور پہاڑیون پر سے ملکہ انگلینڈ کے آنے کی تعظیم مین سلامی اتار رہا ہی۔ غرض ملکہ کی یہ سلامی ایسی دہوم دھام سے اتری کہ کبھی کسی اور بادشاہ کی کمتر ہوئی ہوگی۔ اہل فرانس ایسے موقعون پر باروت کے اُڑانے مین بڑے فضول خرچ مشہور ہین ❊

جب یہ سلامیان اتر چکین تو وزیر ڈی لڈیرین اور امیر البحر ہیمسن شاہی جہاز پر شہنشاہ کی طرف سے تسلیم بجالانے کیلئے حاضر ہوئے۔ ایک گھنٹے کے بعد نپولین سوم مع اپنی شہنشاہ بانو کے ایک سفید بجرہ مین جسکے سر پر ہمائے زرین نصب تھا بیٹھا ہوا آیا۔ ملکہ معظمہ نے ایک تختہ بند منزل جہاز پر استقبال کیا۔ اور دونون شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کو گلے لگایا۔ ایک گھنٹہ تک آپس مین باتین چیتین ہوتی رہین۔ شہنشاہ نے ملکہ معظمہ سے پوچھا کہ فرانس کی طرف سے انگلینڈ مین کیا خیالات چلے جاتے ہین۔؟ کیا اُنکو یہ خیال ہو کہ انگلینڈ پر فرانس حملہ کریگا؟ یہ سوال سنکر ملکہ معظمہ مسکرائین اور فرمایا کہ انگلینڈ کے دل مین اچھے خیالات ہین۔ مگر اس مقام کے ساز و سامان نے اُسکو چونکا دیا اور گھبرا کر بدگمان کر دیا ہی اور کرنیلون نے ناخوش ایڈریسین دینے مین شرارتین کی ہین شہنشاہ نے جواب دیا کہ مین اسکو جانتا ہون اور اسکا اثر میرے دل مین ہی مگر میری لاعلمی مین یہ سب کچھ کیا گیا ہے اور اسکے مشتہر ہونے نے مجھے رنج پہنچایا ہے۔ نو بجے سے کچھ تھوڑی دیر بعد شہنشاہ رخصت ہو کر ساحل پر گیا۔ ہمارے جہازون پر سرخ و نیلی روشنی ہوئی تو اس نے ایک جہاز پر

نئی طرح کی روشنی کی تھی۔ اُسنے شہنشاہ کے بجرہ پر اس روشنی کا عکس ڈالکر ایک طلسم کا تماشا دکھایا۔

دوسرے دن صبح کو ملکہ معظمہ لباس پہن رہی تھین کہ پاس ہی تین دفعہ توپون کی فلک کی سلامی ایسے زور شور سے ہوئی کہ تمام کھڑکیان اور دروازے ہل گئے۔ بندرگاہ مین ایک کرایہ کے جہاز مین کامنس ہوس کے سومبر آئے تھے اور انگلینڈ سے بہتسے اور تماشائی بھی چلے آئے حاضری کھانیکے بعد ملکہ معظمہ یہان کی نقش نگاری کرتی رہین۔ توپون کی بار بار سلامیونکے اُترنے سے کانون کے پردے پھٹے جاتے تھے۔ ۲۱ منٹ مین توپون کی تین ہزار آوازون کا شمار ہوا۔ قلعونسے توپون کی سلامی جبتک برابر اُترتی رہی کہ ملکہ معظمہ نے خشکی مین قدم رکھا۔ کنارہ پر شہنشاہ و شہنشاہ بانونے اُن کا استقبال کیا۔ بجرہ مین سے ملکہ معظمہ کو اُن کا ہاتھ تھام کر اُتارا۔ اور پھر اُنکو شاہی گاڑی مین سوار کرایا اور پری فیک ٹیور کو سواری روانہ ہوئی۔ جب یہان عارضی طور پر فرانسیسی اولیائے دولت آگئے تھے ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ یہان کچھ تھوڑی سی باتین آپسمین ہوئین۔ پھر ایک چھوٹے سے کمرے مین جا حاضر کیا لنچ کھایا۔ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم۔ جارج ڈیوک کیمبرج اور آیرنسٹ (پرمن بی ننگسن) اور برٹی (پرنس آوف ویلز) موجود تھے۔ اس باقاعدہ لنچ کا خاتمہ قہوہ کی پیالیون پر ہوا۔ دونون شہنشاہ و شہنشاہ بیگم بھلے معلوم ہوتے تھے۔ مگر شہنشاہ خاموش تھا۔ باتین کرنیکے لیئے تیار نہ تھا۔ غرض استقبال کی پوری تکمیل ہوتی اور گاڑی مین ملکہ پھر سوار ہوئین اور حصارون پر جلوہ نما۔

اس دن کا واقعہ عظیم یہ تھا کہ فرانسیسی جہاز برطانیہ مین ڈنر تھا۔ جس مین ساٹھ مہمان تھے وہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم اور اُنکے شاہی مہمان تھے۔ یہ سب ایک لمبی میز کے گرد بیٹھے جو جہاز کی ڈیک پر ایک سائبان کے نیچے بچھائی گئی تھی۔ اس موقع کی مسرت و انبساط کو ایک چیز تلخ کر رہی تھی کہ یہان سپیچین دینی ایسی حالت مین تھین کہ انگلینڈ اور فرانس کے تعلقات کے درمیان ایک پیچ آن پڑا تھا ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ دونون بہت اچھی طرح سمجھتے تھے کہ شام کو دو بڑی سپیچین شہنشاہ اور پرنس کونسورٹ دینگے جن کی اشاعت چوبیس گھنٹے کے اندر سارے یوروپ مین ہوجائیگی اور وہ خوب جانچے جائینگے۔ اور دوست دشمن ڈپلومٹیٹ اور جرنلیسٹ کا ایک لشکر انکے رموز و اسرار اور معانی مخفیہ کو بڑی نظر غائر سے دیکھے گا۔ ملکہ معظمہ آزادانہ اقرار کرتی ہین کہ مین اور پرنس ہم دونون

اس مشکل کام کے لیے مضمحل معلوم ہوتے تھے کہ پرنس کو سپیچ دینا پڑے گا۔ پرنس کے سپیچ کا حال جو ملکہ معظمہ نے لکھا ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ شوہر کے ساتھ کس قدر محبت رکھتی تہین وہ لکھتی ہین کہ شہنشاہ نے استقامت کے ساتھ اپنی عادت کے موافق آزادانہ باتین کین مگر اس مین زندہ دلی نظر نہ آتی تھی۔ انگلینڈ اور اور مقامات مین جو اُسکی نسبت ساری باتین کہی گئی تہین اُنسے وہ متفکر نظر آتا تھا۔ آخر کو ڈنر ختم ہوا اور سپیچون کا خطرناک وقت آیا۔ شہنشاہ نے زور کی آواز مین تعریف کے قابل سپیچ دیا۔ میرے اور پرنس اور میرے بچون کے جام تندرستی پیئے گئے۔ اسکے بعد بینڈ بجا۔ پھر پرنس کے سپیچ دینے کی وہ خطرناک گھڑی آئی۔ جس سے مجھے ایسا ڈر لگتا تھا کہ مین نہین چاہتی کہ ایسی گھڑی کبھی پھر آئے۔ پرنس نے سپیچ خوب دیا وہ ایک دفعہ اسمین متامل ہوا میری ایک میز پر آنکھین لگی ہوئی تہین اور دل دھڑ دھڑ کرتا تھا۔ جب سپیچ اچھی طرح ہو گیا۔ تو ہم سب کھڑے ہوئے۔ شہنشاہ نے ایلبرٹ سے ہاتھ ملائے۔ ہم سب کے دلون مین جو خوفناک تحریکین ہوئی تہین اُنکو بیان کیا۔ شہنشاہ کا رنگ خود متغیر ہو گیا تھا۔ اور شہنشاہ بیگم بھی مضمحل معلوم ہوتی تہین۔ مین ایسی لرزتی تھی کہ قہوہ کی پیالی ہاتھ مین تھام کر نہ پی سکی،،

اسی رات کو بندرگاہ مین آتشبازی کا بڑا تماشا ہوا۔ پچیس ہزار فرینک کے گولے اور ہوائیان آتشبازی مین چھوٹین جب ایک دفعہ آتشبازی چھوٹ چکتی تہی تو تاریکی ہو جاتی تھی پھر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے جادو کر کے تمام جہازون کی ڈنڈیان و مستول دفعةً نیلی روشنیون سے درخشان کر دیئے اور ہوا مین ہوائیون کا مینہ برسا دیا۔ اس درخشانی مین ملکہ معظمہ اپنے جہاز مین آئین اور شہنشاہ و شہنشاہ بانو ساحل پر گئے۔ ملکہ معظمہ کی تاریخ مین یہ دن قابل یاد ختم ہوا دوسرے دن صبح کو شاہی بیڑے نے بندرگاہ سے سفر کیا۔ اور اولیائے دولت نے اوسبورن مین مراجعت کی،،

پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ لِلّٰہِ الحَمْدُ میری محنت ٹھکانے لگی کہ مین نے سپیچ اچھی طرح دیدیا۔ شہنشاہ نے اپنے سپیچ مین بیان کیا کہ مین انگلستان کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ تعلقات کا خواستگار رہون گا اور اُنکو ہرگز نہین بدلون گا۔ ملکہ معظمہ جو چیربورگ مین امیر البحر کے جہاز برطانیہ پر تشریف فرما ہوئین۔ اسکا بیان اسنے بڑی خوشی سے کیا۔ اُسنے کہا کہ واقعات اپنا حال

آپ بیان کیا کرتے ہین اُنسے ثابت ہوتا ہی کہ عداوت کے جوش جنکے غیظ سرکش اتفاقات امداد کرتے ہین وہ سلاطین و تاجدارونکی دوستی و محبت و مودت موجودہ کو نہ دونون قومون کی مصالحت کے ارادہ کو بدل سکے۔ اِس سے بڑھکر مین بھروسے کے ساتھ یہ امید رکھتا ہون کہ اگر یہ کوشش کیجائیگی کہ پرانے بغض و کینے مین اور پہلے زمانہ کی عداوت کے جوش و خروش مین تحریکین پیدا کیجائین تو اُنسے آدمیون کی عقلون کے خلاف کچھ فتور نہین پیدا ہونگے۔ اِسکا حال ایسا ہی ہوگا جیسے کہ پانی کے بند سے جو اِسوقت دونون سلطنتون کے بیڑون کی محافظت کر رہا ہی سمندر کی موجین ٹکرا کر الٹی جاتی ہین اور سمندر کی زبردستی کو چلنے نہین دیتین۔ اِسکا جواب ملکہ معظمہ کی طرفسے پرنس کونسورٹ نے یہ دیا کہ آپ واقف ہین کہ جو آپ کی تمنا ہی وہی ملکہ معظمہ کی آرزو ہی کہ دونون مین آپسمین مستقل نیک خواہی اور خیر سگالی و وفاداری قایم رہے اسلیئے انکو دوہری خوشی ہی کہ اُنکو اسوقت یہ موقع ہاتھ آیا ہی کہ وہ آپکے ساتھ اِس باب مین شریک و متفق ہوئین کہ دونون قومون مین حتی الامکان رشتۂ الفت دوتا ہو۔ موافقت و موانست مین دونون قومون کی بہبودی و فلاح کی جڑ ہے۔ خدا تعالی کی عنایت اِسکے عطا کرنے مین انکار نہین کریگی۔ ملکہ معظمہ عرض کرتی ہین کہ شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کا جام صحت نوش کیا جائے۔

ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ۶۔ اگست ۱۸۵۸ء کو شہزادہ الفرڈ کی چودہوین سالگرہ تھی۔ خدا اِس میرے بچے پر اپنا فضل و کرم رکھے اور سب بلاؤن سے بچائے رکھے۔ اِس شادی کی ہم آپس مین بڑی خوشیان منا رہے تھے کہ ۱۰ بجے سے تھوڑی دیر شہنشاہ اور اُنکی بی بی بجرہ مین بیٹھے ہوئے اوسبورن مین وارد ہوئے۔ ہم نے دونون سے کہا کہ امید ہے آپ سے پھر جلد ملاقات ہوگی۔ ساڑھے گیارہ بجے وہ ہم سے رخصت ہوئے۔ ہم پانچ بجے ۲۰ منٹ اوسبورن مین جہاز پر سے اُترکر اپنے آرامگاہ مین آئے۔ اور الفرڈ کی سالگرہ کے تحائف دیکھے البرٹ کو دردِ سر پیچ دینے سے ہوگیا تھا اُسکو بچون کے ساتھ ایک گھنٹہ سبزہ زار مین ٹہلایا۔ پھر سوئس کوٹج کو گئے جو اِس سالگرہ کی تقریب مین آراستہ کیا گیا تھا۔ وہان ڈنر ہوا۔ اور محفل رقص و سرود گرم ہوئی۔

پرنس نے ان آخرین دونون کا دلچسپ حال اپنی یادداشت مین چند پر معانی الفاظ مین لکھا ہی کہ ملاقاتین جو ہوئین انسے بھلائی ہونی چاہیئے۔ اگرچہ مین یہ جانتا ہون کہ شہنشاہ کی طبیعت مین تغیر ہوگیا ہی مگر میرا اور ملکہ کا چیربورگ مین یہ دیکھنا کہ فرانس کی محافظت وحملہ آوری کے اسباب وسازوسامان بحری سپاہ کی تیاریان کیا کیا ہوئی ہین عین مصلحت تہا اسکے دیکھنے سے اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر فرانس سے بگڑ کر مٹ بھیڑ ہوئی تو پھر ہماری سپاہ کی جان پر بن جائیگی گو اسوقت شہنشاہ کی سچی دلی محبت ویکدلی مین شبہہ کرنیکی کوئی وجہ نہین ہی اور خود ہی شہنشاہ کے چیربورگ والے سپیچ سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکو انگلینڈ وفرانس کے باہمی دوستانہ تعلق رکھنے پر بڑا اصرار ہے مگر کسی قوم کی سلامتی اور عافیت محض اسکی اپنی قوت وطاقت پر موقوف ہوتی ہی۔ دوستون اور ہمسایون کی یقینی دوستی کے اعتماد پر منحصر نہین ہوتی۔ غرض ان خیالات کے سبب سے کوئین اور پرنس دونون نے اپنی بحری سپاہ اور سواحل کی محافظت کی افزایش کے لیئے سعی بلیغ کی یہ بڑا نتیجہ ملاقاتون کا تہا۔۱

ملکہ معظمہ کا سفر جرمنی مین

ایک ہفتہ کے بعد ملکہ معظمہ اور پرنس کوئن سورٹ دونون جہاز مین سوار ہو کر انٹ ورٹ مین آئے۔ مدت سے ملکہ معظمہ بیٹی سے ملنے کا وعدہ کر رہی تہین سو وہ اسکے گھر ملنے چلین خشکی مین سفر کیا۔ اور راستہ مین گرمی گرد کی تکلیف اُٹھائی۔ راہ مین ایک روز قیام کیا تہا کہ تار مین خبر آئی کہ پرنس کا وفادار جان نثار نوکر کارٹ اس دنیا سے رخصت ہوا۔ وہ ان کا آٹھ برس کی عمر سے ملازم تہا۔ انگلینڈ مین وہ انکے ساتھ آیا تہا۔ اُسکے مرنیسے دونون میان بی بی کو بڑا صدمہ ہوا ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ کارٹ کے مرنے کی خبر سنکر ہم دونون کی آنکھون سے آنسو نہ تھمے۔ یہی نوکر تہا جس کی زبانی مین اپنے شوہر کے بچپنے کی باتین سنا کرتی تھی۔ وہ پرنس کا ایک عضو بدن ہوگیا تہا۔ مین پرنس کا خیال بغیر کارٹ کے نہین کرسکتی۔ اس غم کو بیٹی کے ملنے کی خوشی نے کم کیا۔ ۱۲ اگست کو ملکہ معظمہ پاٹیلس برگ مین آئین۔ ملکہ معظمہ تحریر کرتی ہین کہ یہان کے اسٹیشن پر میری بیٹی گلدستہ ہاتھ مین لیئے میرے انتظار مین کہڑی تہی۔ وہ فوراً مجھے دیکھتے ہی میری گاڑی مین آن کر میرے گلے سے لپٹ گئی۔ ہم آپس مین کمال محبت سے ملے۔ آپس مین بہت باتین چیتین کہین اُس نے مجھ سے بہت سی باتین پوچھین اور کہین۔ وہ پہلے کی نسبت زیادہ تازہ وتوانا شگفتہ رو

خوش و خرم تھی۔ مین نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اُس نے مجھے خوشی کی گھڑی دکھائی۔ جب نیا دن آتا تھا تو مہمانون کی خاطرداری کا نیا سامان تیار ہوتا تھا۔ میزبانون نے اپنے مہمانون کے خوش کرنیکی کی تدابیر مین ایجادات مین کوئی کسر باقی نہین رکھی۔ گو یہ ملاقات خانگی تھی۔ مگر استقبال کا سارا سامان شاہانہ ملاقات کا تھا۔ نشاط و انبساط کے ایام جتنے ختم ہونیکے قریب آتے جاتے تھے۔ اُتنے وہ غمگین ہوتے جاتے تھے۔ ۲۸۔ اگست آخر دن جدائی کا آیا۔ جس کو پرنس نے لکھا ہی کہ وہ بڑا ہی اندوہناک تھا۔ ملکہ معظمہ اور شہزادی دونو ملکر بہت روئین۔ مان اور بچون کے ملنے مین بالکل خوشی ہوتی ہی مگر جدائی کی گھڑی کا سانسا ایسا لگا رہتا ہی کہ شادی و غم توام ہو جاتے ہین۔ وداع کے وقت بعد رنج و افسوس کے ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ خدا ہم کو پھر جلد ملائے ۞

۳۱۔ اگست کو ملکہ معظمہ ڈوور مین تشریف فرما ہو کر خشکی مین اترین اور پورٹس متھ کو چلین ملکہ معظمہ کہتی ہین کہ راہ مین سر جارج سیمور نے ہمکو یہ مژدہ سنایا کہ شہزادہ الفریڈ نے نہایت عمدہ امتحان دیا اور وہ ایک جہاز کا لفٹنٹ مقرر ہو گیا۔ وہ جناب سے اوسبورن مین ملیگا۔ جب مین اوسبورن مین آئی تو شہزادہ مجھ سے ملا۔ وہ نہایت خوش تھا۔ تین دن تک اسکا امتحان ہوا۔ آج ختم ہوا تھا۔ امتحان کی تکان سے وہ کچھ کملایا ہوا تھا۔ اُسنے وہ سخت امتحان پاس کیا جس سے مان باپون کو فخر حاصل ہوا ۞

پرنس نے سٹوک میر کو خط مین لکھا کہ الفرڈ نے اپنے امتحان کے سوالات کے جوابات ایسے اچھے لکھے کہ اسّی فیصدی نمبر حاصل کیے۔ اِس امتحان مین پچاس فیصدی نمبر پانے بھی بہت اچھے شمار ہوتے ہین۔ انہونے لارڈ ڈربی کے پاس شہزادہ کے امتحان کے پرچے بھیجے اور یہ لکھا کہ شاید آپ انکو دل لگا کے دیکھینگے۔ اِس نے ریاضی کے کل سوالات حل کیے اور اِن مین کوئی غلطی نہین کی۔ اور ترجمہ بغیر ڈکشنری کی مدد کے کیا۔ اِس خط کا جواب لارڈ ڈربی نے اُنکو لکھا کہ مین آپکا ممنون ہون کہ شہزادہ کے امتحان کے کاغذات میرے پاس بھیجے۔ مین نے اُنکو جانچا اور یہ شکریہ ادا کیا کہ وزراء کے لیئے وزارت حاصل کرنیکے واسطے ایسا سخت امتحان نہین ہوتا اگر ایسا ہوتا تو انتظام سلطنت مین زیادہ مشکلات آن کر پڑتین ۞

ملکہ معظمہ کو پروشا کے سفر مین صرف یہ اندیشہ گلے کا ہار رہا کہ انہونے جو ہند کی عنان سلطنت لینے

دست مبارک مین لی ہے۔ اسکا اشتہار اہل ہند کو کس طرح دیا جائے؟ اسکا مسودہ جو آپکے سامنے پیش ہوا وہ اُنکو بالکل ناپسند ہوا۔ انہون نے لارڈ ڈربی سے درخواست کی کہ آپ میری طرف سے اپنی پرفصاحت انگریزی زبان مین اس اشتہار کو لکھین۔ اور اس بات کو بہت ملحوظ خاطر رکھین کہ ایک عورت بادشاہ ہی جو ایک خونریز بغاوت کے بعد ہند کی سلطنت کو اپنے ہاتھ مین لیتی ہی اور اپنی دس کروڑ مشرقی رعایا سے مخاطب ہوتی ہی اور اقرار کرتی ہی کہ مین اپنی آیندہ سلطنت مین اُنکو مصائب سے بچائے رکھونگی۔ ملکہ معظمہ نے اُنپر تاکید کی کہ یہ اشتہار ایسا ہو کہ جس مین فیاضی رفاہ خلائق۔ مذہبی مسالمت۔ آزادی اور قانوناً سب مین مساوات کے خیالات بھرے ہوئے ہون حسب الحکم جب اس اشتہار کا مسودہ تیار ہوا۔ اور اسمین انہون نے یہ فقرہ پڑھا کہ اہل ہند کو یہ چشم نمائی کیجائے کہ ملکہ معظمہ کو یہ اختیار ہی کہ وہ اہل ہند کے مذہبون و رسم رواجون کو منہدم کر سکتی ہین۔ تو وہ نہایت برافروختہ خاطر ہوئین اور اُنہون نے لارڈ سیلسبری کو ہدایتین لکھین کہ بجائے عبارت مذکورہ کے اشتہار مین یہ فقرہ لکھا جائے کہ اگرچہ ہمکو عیسائی مذہب کے صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور تسکین خاطر ہے جو اس سے ہوا کرتی ہے۔ ہمکو اسکے ساتھ شکر گزاری کا اعتراف ہی کہ ہمکو نہ منصب ہی نہ آرزو کہ کسی رعیت سے خواہ مخواہ اپنے عقیدہ کو قبول کرائین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے کہ کسی ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح نہ دیجائے۔ اور کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کے ایذا نہ دیجائے۔ اور سب رعیت کی محافظت قانون کی رو سے بغیر کسی طرفداری کے ہوتی ہے۔ اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی متنفس جو ہماری نوکری مین ملک ہند کے انتظام کے لیئے مقرر ہو کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادت مذہبی کی نسبت دست اندازی نہ کرے والا ہمارا اسپر غضب نازل ہوگا جس عہدہ دار نے اوپر کا زہریلا فقرہ لکھا تھا۔ اسکا نام ملکہ معظمہ نے اپنی تحریر مین نہین فرمایا۔ جب اسکی ترمیم ہوگئی تو اسکے نام بتانے کی ضرورت نہین ہی جب ملکہ معظمہ کے اعتراضات لارڈ ڈربی کے پاس تار مین بھیجے گئے تو انہون نے ان اعتراضون کے موافق اشتہار مین اصلاح کردی۔ اور پھر اسپر ملکہ معظمہ نے خود ایسے اضافے کر دیئے کہ اہل ہند اس اشتہار کو میگنا کارٹا د فرمان عظیم سمجھے اور نہایت خوش ہوئے۔ اسکا مفصل حال تاریخ بغاوت ہند مین دیکھو *

اوسبورن مین ایک دن آنیکے بعد یکم ستمبر کو پرنس نے برلن کو یہ خط اپنی بیٹی کو بھیجا
کہ پتھر کی اس تمثیل و تشبیہ مین بہت باتین سچی ہین کہ پانی مین جب پتھر پھینکا جاتا ہی تو بڑی چھپ
چھپ کی آواز نکلتی ہی اور موجین اُٹھتی ہین۔ اور اُن کا دائرہ فراخ اور چوڑا اور ہلکا ہوتا جاتا ہی پھر
آخر کو پانی کی سطح ہموار ہو جاتی ہے اور پتھر اُسکے نیچے نہین ٹھیرتا تہ پر جاکر ٹکتا ہے۔ مین نہین جانتا
کہ یہ تمثیل میرا ہی خیال ہی یا مین نے اسکو کہین پڑھا یا سُنا ہی۔ مگر مین جب وہ دن یاد کرتا ہون
کہ پائیلس برگ مین تمہارے ساتھ گزرے ہین تو یہ تمثیل میرے دل مین آتی۔ اوسبورن سرسبز
و خوشنما ہی مگر موسم سرد ہی اور ہوائین تیز چلتی ہین۔ الفرڈ اپنے ملاحی لباس مین بڑا خوش نما
معلوم ہوتا ہے ⁂

ملکہ معظمہ نے ۶ ستمبر کو بال مورل کے سفر مین اثنار راہ مین کیڈس مین مقام کیا تاکہ
وہان کا ٹونہال کھولین۔ یہان کبھی کوئی انگلستان کا بادشاہ آیا نہ تہا۔ اسلیئے ملکہ معظمہ کے
دیکھنے کے لیئے سب طرف سے آدمی آکر جمع ہو گئے۔ سٹیشن پر مسٹر انڈریو فنڑ بیرن نے جو شہر کا میئر
تھا استقبال کیا اور اپنے مکان پر مہمانون کو لیگیا۔ وہ خود بڑا نیک محضر اور اُسکا مکان نیک منظر
تہا۔ دوسرے دن سارے شہر مین گہما گہمی اور چہل پہل تھی۔ ساڑھے دس بجے زمرۂ شاہی ٹونہال کی
کی طرف چلا۔ ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ آج ہمنے سوار ہو کر ایک گھنٹہ مین سارے شہر کی سیر کی
سب جگہ لوگون نے اپنی وفاداری و محبت کو ظاہر کیا۔ یہ حساب کیا گیا ہے کہ ڈہائی لاکھ آدمی تماشائی
جمع ہوئے ہین اور انتیس ہزار والنٹیر موجود تھے۔ کوچہ و بازار مین خوب آئین بندی ہوئی تھی امیر
بچون کے نام جابجا کتابون پر لکھے ہوئے تھے۔ یہ ہال قابل تعریف تہا۔ اسمین ایک تخت گاہ پر مین
جاکر بیٹھی۔ طول طویل عاپڑھی گئی۔ پرنس کو الگ ایڈریس دیئے گئے۔ جن کے جواب اُنہون نے
دیئے۔ میئر نے میرے روبرو گھٹنے ٹیکے۔ مین نے اُسکو نائٹ کا خطاب دیا۔ پھر لارڈ ڈربی میرے
تخت گاہ کے روبرو آئے اور اُنہون نے پکار کر کہا کہ ملکہ معظمہ حکم دیتی ہین کہ ہال کھولا جائے
بعد اس رسم کے ختم ہونیکے ملکہ معظمہ سٹیشن پر آنکر سکوٹ لینڈ کو روانہ ہوتین۔ پرنس نے اپنے
روزنامچہ مین ۱۴ کو لکھا ہے کہ ایک بڑا موٹا تازہ بارہ سنگا مین نے شکار کیا۔ نیز ہوا مین بالمیلینڈ کے
کے اوپر ایک دُمدار ستارہ درخشان دیکھا۔ یہان کے باشندے اسکے نکلنے کا اثر یہ سمجھتے

ہین کہ لڑائی ہوگی۔ یہ امر اُنکے توہمات مین داخل ہی۔ پرنس نے ایسے پہاڑون پر چڑھکر شکار بازی کی کہ جنپر بڑے بڑے مضبوط آدمی اُنکے ہم قدم ہوکر نہین چل سکتے تھے۔ خزان کے موسم مین کوئین اور پرنس کو اس طرف بڑی توجہ تھی کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ موقوف ہوکر شاہی گورنمنٹ ہوجائے چنانچہ ۱۷ اکتوبر کو لارڈ کیننگ کے پاس انتقال گورنمنٹ کا اشتہار پہنچگیا اور گورنر جنرل کے لقب مین وایسرائے (نائب بادشاہ) کا خطاب اور زیادہ ہوگیا۔ اِسکا سارا مفصل حال ہماری تاریخ بغاوت ہند مین پڑہو۔

پرنس کونسورٹ کی علالت

ماہ دسمبر مین پرنس پر علالت نے حملہ کیا۔ اُنکے کامونکی کثرت نے تھکا دیا۔ صدہا قسم کے کام کرنے پڑتے تھے جنسے کہ دونون جسم و دماغ پر بوجھ پڑتا تھا۔ سلطنت کی بہبودی و فلاح کا ہر وقت فکر دامنگیر رہتا تھا۔ یہ تو خیر انکا لازمی اور ضروری کام تھا وہ ایسے کارگزار تھے کہ اُن ہوکار سے کبھی دل تنگ نہوئے مشقت شاقہ اٹھانیسے ہمیشہ خوش ہوئے۔ سدا رفاہ عام اور بہبودی انام کی طرف متوجہ رہے۔ ملکہ ہمیشہ اُنکے کامون کی تخفیف کرنے کے درپئے رہین۔ پرنس نے اپنے صحت مزاج کی پروا نہین کی۔ مگر اپنے عزیزون و پیارون کی صحت مزاج مین ساعی رہے۔ وہ اپنی بڑی شہزادی بانو کے اعتدال مزاج کی طرف سے بڑے متردد تھے۔ اُنہون نے اُن کو خط لکھا کہ بخار ہمیشہ ایسی بیماری ہوتی ہے کہ آدمی کی قوت کو زائل کرتی ہے اس لیے کہ بخار اُن سب عملون کو جنسے کہ بدل ما یتحلل ہوتا ہو معطل کردیتا ہی۔ نومبر مین کامون کی اسقدر کثرت رہی کہ صرف مجھے ایک کتاب کنگس لی کے مطالعہ کی فرصت ملی۔ اسکی نسبت میری رائے یہ ہو کہ مصنف صرف شاعر ہی نہین ہی بلکہ بعض اعتبار سے وہ فلسفی بھی ہی۔ اس کتاب کو تم نے بھی پڑھا ہوگا۔ مجھے اسکے پڑہنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ مصنف کو طبیعت انسانی کا عمیق علم ہی۔ وہ سمجھتا ہی کہ انسان کے افعال و اعمال کے کیا سبب ہوتے ہین۔ ایک انسان کو دوسرے انسان سے اور انسان کو خدا سے کیا تعلقات ہین۔ پرنس جن کتابون کو پڑہتا انپر ریویو فاضلانہ لکھتا۔

سنہ ۱۸۵۹ عیسوی

ملکہ معظمہ کے نواسا پیدا ہونا

پرنس کونسورٹ معاملات ملکی کے طے کرنیکے سبب سے تھک کر بیدل ہورہے تھے کہ اُنکے پاس یہ مژدہ جانفزا آیا کہ اُنکی دختر نیک اختر ایک پسر نیک منظر کی مادر ہوئی۔ اِسکی خوشی مین وہ اپنے سارے تکان کو بھول گئے اُنہون نے ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۵۹ع کو سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ مین صرف آپکو دو سطری خط لکھتا ہون کہ

مین نے جو آپ کو آخری خط لکہا تہا اُسکے ایک گہنٹے کے بعد برلن سے یہ نوید آئی جسکے لیئے مین نے دعا پڑہی جس مین آپ بہی میرے ساتہ شریک ہون کہ خداتعالی کی سپاس گزاری کیجاتی ہی کہ اُس نے ہم سب پر اپنا فضل و کرم کیا۔ وہی ہمیشہ مادر و پسر کی محافظت کریگا۔ قاصد مفصل حال لکہا ہوا لایا ہی کہ اول یہ خبر اُڑہی کہ وکی کو وضع حمل سے پہلے ایسی سخت تکلیف ہوئی تہی کہ بڑا خوف ہوگیا تہا کہ بچہ زندہ نہ پیدا ہو مگر جب بچہ جیتا جاگتا تازہ و توانا پیدا ہوا تو سارا برلن خوش ہوگیا ✦

کوئین اور پرنس پر چارون طرف سے مبارکبادون کا مینہ برسنے لگا۔ ملکہ معظمہ شاہ لیوپولڈ کو تحریر فرماتی ہین کہ وکی کے بیٹا پیدا ہونیکی جیسی یہان بے اندازہ خوشی و مسرت ہوئی ایسی ہی کل پروشیا مین شادی و شادمانی ہوئی۔ پرنس نے بہی ۲۔ فروری کو بڑی خوشی سے شاہ لیوپولڈ کو لکہا کہ آپنے جو اپنے تہنیت نامہ مین نانا ہونے کی مجہے مبارکباد لکہی ہی۔ مین اسکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون ہم اِس عنایت الٰہی کا شکریہ کسی طرح نہین ادا کرسکتے کہ اول اول مان اور بچہ کی طرفسے بڑا خوف تہا بیچارے فرٹز اور پروشیا کے بادشاہ اور ملکہ کو یہ امید نہ تہی کہ بچہ زندہ پیدا ہوگا۔ اسلیئے اُنکو بڑی تشویش و پریشانی تہی۔ مگر جب بچہ تازہ و توانا پیدا ہوا تو کل برلن کو بے انتہا مسرت و خوشی ہوئی کہ وارث تخت و تاج پیدا ہوا اور سب اسکی شادی مین شریک تہے۔ وکی کی صحت بحال ہوتی جاتی ہی۔ خداتعالی نے اپنے فضل و کرم سے ایک حسین بچہ عنایت کیا۔ اِسکی بڑی خوشی ہی ✦

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن نے ملکہ معظمہ کو خط لکہا ہی کہ بڑی پیاری لاڈلی وکٹوریا کی طرفسے جو کچہ فکر و تردد ہے اُسکا اثر میرے دل پر بہی ہُوا۔ بچہ کے پیدا ہونیکے وقت جو دُکہہ درد ہوتا ہی اُسکے خیال سے دل مین درد اُٹہنے لگتا ہے۔ جب ہماری وہ بچی بچہ جنتی ہے۔ جسکو سب بیماریون اور آفتون سے بچاکر ہم نے پالا پوسا ہے تو اُسکی جان معرض خطر مین آتی ہی (جننا مرنا برابر ہی) مگر خدا کا شکر ہی کہ زچہ و بچہ دونون بخیر و عافیت ہین اور اِس سے اور بہی زیادہ خوشی ہوئی کہ اِس ولادت سے سب جگہ مسرت ہی مسرت ہی ✦

ملکہ معظمہ نے ڈیوک ولنگٹن کالج کو ۲۹ جنوری کو کہولا اور ۹۔ فروری کو اسمین پرنس گیا پرنس اِس کالج کے کامون مین بڑا دل لگاتا تہا۔ اِسی نے اِس کالج کے واسطے زمین تجویز کی تہی۔ اِسی نے اپنے اہتمام سے اُسکی عمارت تعمیر کرائی تہی اسکے لیئے قواعد مقرر کیئے تہے۔ کتبخانہ بنایا تہا جسکی کتابین آپ انتخاب کی تہین۔ اِس کالج کا جو کتب خانہ مشہور ہی۔ اسکی بنا پرنس ہی نے جمائی تہی۔ پرنس نے الڈرشوٹ

مین تعلیم سپاہ کے افسرون کے لیئے ایک کتبخانہ قائم کیا تہا اُسکی عمارت اپنے روپے سے بنوائی تہی فن سپہگری کی اور سائنس کی چیدہ چیدہ کتابین اپنے کتب خانہ سے بہیجکر اور اور جگہون سے خرید کرکے وہان کے کتب خانہ مین جمع کین۔ حتی المقدور اسکی تکمیل مین کوشش کرکے اسکو کامل کتب خانہ بنادیا۔ اور کتابون کے خریدنے مین اپنی محدود آمدنی مین سے بہت ہزار پونڈ خرچ کیئے۔ یہ پیش بین دور اندیش جانتا تہا کہ آیندہ فوج کشیون مین ملیٹری سائنس بہت بکار آمد ہوگا۔ اسلیئے اُسکی تحصیل کا یہ سامان مہیا کردیا اُنکی وفات کے بعد ملکہ معظمہ نے بہی اپنی جیب خاص سے بہت روپیہ خرچ کیا۔ اِسکے سوا جو کتاب اُنکی اپنی اِس کتب خانہ کے لیئے بکار آمد ہوتی اُسکو وہ وہان بہیجدیتین۔ اِس کتب خانہ کا نام ہی پرنس کونسورٹ لائبریری رکھا گیا۔ وہ اِن افسران سپاہ کے لیئے ایک نعمت عظمی تہا۔ جو فن سپہگری مین مہارت پیدا کرنی چاہتے تھے۔ اِس کتب خانہ کی بدولت افسران سپاہ کو وہ کتابین مفت ملجاتی تہین جن کا خریدنا اُنکے مقدور سے باہر تہا۔ کریمیا کی لڑائی کیوقت ملکہ معظمہ نے سپاہیون کے لیئے ایک کتب بنایا تہا جب لڑائی ختم ہوئی تو اِس کتب خانہ کے دو حصے کرکے ایک حصہ اِس کتب خانہ کا ایلڈرشوٹ مین بہیجدیا اور دوسرا ڈبلن مین۔ یہی دو کتب خانے فن سپہگری کے مرکز تھے۔ ایک کتبخانہ کا نام وکٹوریا جنبا لائبریری رکہا گیا۔ اِن کتب خانون کے لیئے پرنس کونسورٹ نے خود کتابین انتخاب کین تہین۔ اُن کی وفات کے بعد ملکہ معظمہ نے اِن کتب خانون کو کتابون سے خوب معمور کیا۔ پرنس نے ایسے کامون مین کسقدر وقت صرف کیا اور کتنی محنت اٹھائی اِسکا تخمینہ کرنا دشوار ہے۔ اُن کے ایسے کامون کا حال دنیا سے مخفی رہتا تھا۔

ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ

۱۰۔ فروری ۱۸۵۹ع کو ونڈسر کیسل مین شام کو ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ یہ اُنیسوین سالگرہ تھی۔ پرنس کونسورٹ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اِس اُنیس ۱۹ سال مین ہم دونون مین باہم نیک سلوک و اتحاد و اخلاص و پیار رہا۔

ملکہ معظمہ کے نواسے کا اصطباغ

برلن مین ۵ مارچ کو ملکہ معظمہ کے نواسے کا اصطباغ ہوا جس سے نانی نانا کا دل باغ باغ ہوا یکم مارچ کو ملکہ معظمہ اپنے ماموں صاحب کو لکھتی ہین کہ اِس اصطباغ مین میری بیٹی اور میرا داماد کیسے خوش ہوتے ہونگے۔ میرا دل اِس خیال سے ٹوٹا جاتا ہے کہ مین اپنے پہلے ہی نواسے کے اصطباغ دیکھنے مین شریک نہو سکی مجھے ایسی تلخ مایوسی کبھی نہین ہوئی۔ اِس تقریب سے دونون قومون مین قرابت پیدا ہوتی ہے

اسلیئے دونون قومون کے واسطے بڑی خوشی وخرمی ہی۔ وہان میرے اور میرے شوہر کے قائم مقام بن کے لارڈ رنگ لین اور کپتان ڈی روس گئے ہین جنکو شہزادی خوب جانتی ہی اُنکے آنے کی خبر سنکر وہ اپنی بڑی خوشی ظاہر کرتی ہے ⁂

۹۔ مارچ کو باپنے بیٹی کو یہ خط لکھا کہ یہ امر یقینی ہی کہ لارڈ رنگ لین اور کپتان ڈی روس کے وہان موجود ہونے سے تم بڑی خوش ہوئی ہوگی۔ اور ہم اُنکے یہان واپس آنے پر یہ سوالات پوچھکر خوش ہونگے۔ اول سوال یہ ہوگا کہ بتلاؤ شہزادی نے باہر نکلکر تازی ہوا کھانی شروع کی؟ دوسرا یہ کہ شہزادی کو یہ خیال ہی کہ مین اسطرح سے تازی ہوا کھاکے اپنی طاقت وصحت کو دوبارہ حاصل کرون؟ تیسرا سوال۔ شہزادی گرم کمرون مین بند ہوکے سہوکے ٹکڑے کی طرح سوکھکر تاق وضعیف تو نہین ہوگئی؟ تم نے جو اپنے شوہر کی محبت وہمدردی ودلسوزی کا حال لکھا ہے اُس سے میرا دل بڑا خوش ہوا اسی وجہ سے تمہارے شوہر سے محبت رکھتا ہون اور اُسکی قدر ومنزلت کرتا ہون ⁂

۱۲۔ مارچ کو لارڈ رنگ لین اور کپتان ڈی روس واپس آئے۔ اور ساری خوشخبریان لائے تو پھر پرنس کونسورٹ نے بیٹی کو خط لکھا ⁂

اوسبورن ۱۶۔ مارچ ۱۸۵۹ء لارڈ رنگ لین اور کپتان ڈی روس جو تمہاری خبرین لائے ہین اُنسے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ مگر مجھے اُنسے یہ معلوم ہوا کہ تم ضعیف ومضمحل ہوگئی ہو سمندری ہوا تمہارے لیئے مفید ہوگی۔ ہر ماں کو بچہ کے پیدا ہونیکے بعد سمندری ہوا صحت بخش ہوتی ہی۔ مجھے اس بات کے سننے سے خوشی ہوئی کہ تم ہوا مین نکلتی ہو جسقدر جلد ممکن ہوسکے ٹھنڈے پانی سے نہانا اور سر پر پانی ڈالنا وغیرہ شروع کردو تاکہ رگون اور اعصاب مین پھر طاقت فرحت آجائے۔ اور جسمانی ساری کلین درست ہوجائین۔ حسانت وصحت دو بڑی نعمتین برکتین ہین جنکے ملنے کے بعد انکے باقی رکھنے کے لیئے بڑی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور بیچ مین ایسا وقفہ دینا چاہیئے کہ سب طرح سے جسم بالکل اپنی اصلی حالت پر آجائے ⁂

تم فرمی میشن پر جو اعتراض کرتی ہو کہ اُسکے اسرار کو شوہر اپنی بی بی کو بھی نہین بتلاتا یہی تو اُسکی بڑی خوبی ہے۔ بی بی کو چاہیئے کہ جب وہ خاوند کو اس باب مین خاموش دیکھے تو بڑی خوشی کرے کہ اُسکے شوہر مین یہ بڑی خوبی ہے کہ وہ رازداری مین بڑی ایمانداری کرتا ہے ⁂

اِس وقت شہزادی کی عمر ۱۹ سال کی اور نانی کی عمر چالیس سال کی تہی - اور اِس بچے کے اصطباغ مین بیالیس محرم مان باپ بنے ؎

اپریل مین یہ رسم ادا ہوئی جسکے باب مین ملکہ معظمہ تحریر کرتی ہین کہ نیک نہاد شریف ہوشیار پیاری بیٹی میرے دل کی اصلی راحت ہی ؎

جسوقت سارے یورپ مین لڑائیونکی خبرون کے اڑنے سے کھلبلی اور ہلچل ہو رہی تہی اُسوقت بغاوت ہند کے فسادون سے انگلینڈ بالکل فارغ البال ہو گیا تہا - ۱۴ اپریل کو لارڈ ڈربی نے ہوس آف لارڈس مین اور لارڈ سٹینلی نے ہوس آف کامنس مین یہ تحریک کی کہ پارلیمنٹ کی طرف سول کے معزز عہدہ دارون کی اعلیٰ درجہ کی دانائی اور ہنرمندی کی اور ملٹری افسرون و سپاہیون کی خواہ وہ انگریز ہون یا ہندوستانی لڑائیون مین پامردی اور ثابت قدمی و جوانمردی کی سپاسگزاری کیجائے - جنکے سبب سے یہ ہنگامہ بغاوت فرو ہوا ہے - دونون ہوسون نے اس سپاس گزاری کو بڑی تحسین و آفرین کے ساتھ منظور کیا - اور اُسکے ساتھ ملکہ معظمہ نے بنفس نفیس لارڈ کیننگ کے حُسن خدمات کا شکریہ ادا کیا - اور اُنکو خط لکھا جس مین یہ اپنی تجویز لکھی کہ اہل ہند اور ڈر آف سٹار انڈیا کے خطاب سے سرفراز ہوا کرین - غرض اِس باب مین ملکہ معظمہ اور لارڈ کیننگ کے درمیان آپس مین خط و کتابت ہو ہو کر یہ قانون مرتب ہو گیا کہ آیندہ ہندوستان مین انگریز اور اہل ہند اپنے کارہائے نمایان کے جلدو مین نائٹ وغیرہ کے خطابون کے اعزاز سے سرافراز ہوا کرین ؎

پرنسس نے سٹوک میر کو خط لکھا ہی کہ ملکہ معظمہ کے سالگرہ کے دن شہزادی وکی اکیلی آٹھ دن کے لیے آئینگی - اِسوقت ایسا ہی انتظام ہوا ہی جس مین کچھہ تبدیلی نہین ہو سکتی - گویہ ملنا آٹھ روز کیلیے ہی - مگر اس ملنے کو بھی بہت غنیمت جانتا ہون کہ آلام جدائی کے اتنے دنون بعد شہزادی کی صرف صورت دیکھنے ہی سے خوشی ہوگی - سالگرہ مین آنیکے لیئے یہ شہزادی برلن سے روانہ ہوئی اور اسکے مان باپ دونون اوسبورن کو جاتے تہے کہ پورٹس متھ مین یہ سب آپس مین ملگئے - ڈچس کنٹ بھی اوسبورن مین سالگرہ کی تقریب مین شریک ہونیکے لیئے آنے کو تہین کہ وہ دفعۃً اپنی بیمار ہو گئین کہ اس تقریب مین نہ آسکین - ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا ؎

۲۵ - مئی ۱۸۵۹ع اوسبورن — آپکے عنایت نامہ کے اور آپکے ہمارے نیک خواہ ہونیکے ہزارون

شہزادی ایلس کی رسم اصطباغ

اہل ہند کے اعزاز و افتخار کے لیئے ملکہ معظمہ کا خطاب منظور کرنا

ملکہ معظمہ کی سالگرہ

شکر ادا کرتی ہون۔ البرٹ کے خط سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ ہماری بڑی خوشی یہ تہی کہ کل پیر کو ہماری لاڈلی وکی تازہ و توانا شگفتہ رو ہمارے ساتھ ہی مگر یہ خوشی اِس سبب سے کرکری ہوئی کہ والدہ صاحبہ دفعتہً ایسی علیل ہوگئین کہ ہمارا دل دہلنے لگا۔ خدا کا شکر ہی کہ اُنکی دوبارہ زندگی ہوئی۔ آج وہ اچھی ہین اور ہر طرح سے تندرست ہوتی جاتی ہین مگر اُنکے دفعتہً علیل ہوجانیسے مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مجھپر بجلی گر پڑی جس سے مین لرزنے کانپنے لگی۔ مین چار گھنٹے تک ایسی بے ہوش رہی کہ کبھی نہین رہی تہی۔ جب مین نے سنا کہ والدہ صاحبہ کو افاقہ ہوا تو میرے ہوش بجا ہوئے۔ مین خود نہین جانتی کہ مجھے مان سے کتنی محبت ہی یا کسقدر میری زیست اُن سے وابستہ ہی اُنکے نہ آنیسے سالگرہ کی ساری خوشی مٹی ہوگئی۔ مگر خدا نے اُنکو اپنی عنایت سے اچھا کردیا۔ اب کچھہ خوف نہین رہا۔ اور اب ہم اُنکو جلد تندرست دیکھین گے۔

اگرچہ اوسبورن مین ڈچس کنٹ کی صحت کی خبر آگئی تھی۔ مگر پہر بہی ملکہ معظمہ نے یہان قیام کم کیا۔ ۲۶۔ کو لنڈن کو مراجعت کی۔ ۲۸۔ کو پرنس کو لنسورٹ نے سٹوک میئر کو خط لکھا کہ مین آپکو بڑی خوشخبری سناتا ہون کہ مما کو سُرخ بادہ کی بیماری سے نجات ہوئی۔ اشتہا بہی لگنے لگی۔ مگر ابہی نقاہت بہت باقی ہی۔ ہم کو کچھہ وقت تک اِن کی جان کے لالے پڑے رہے۔ وکی بڑی تازہ توانا شگفتہ رو خندہ پیشانی زندہ دل ہی اِسکا یہان تھوڑا قیام اسکی روح و جسم کیلئے مفید ہوگا

۲۶۔ اگست کو پرنس کی سالگرہ کی شادی ہوئی۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین افسوس ہے کہ آجکے دن بہی ہمکو لارڈ پامرسٹن سے ایک پیچیدہ معاملہ مین مباحثہ کرنا پڑا۔ بیٹی نے جو پرنس کو سالگرہ کا تحفہ بہیجا تھا دوسرے دن اُسکی رسید مین پرنس نے یہ خط لکھا کہ سب سے بڑا تحفہ جو تم مجھے بہیج سکتی ہو وہ یہ ہی کہ مجھے یقین دلاؤ کہ تم خوش ہو!۔

اسی دن کوئین و پرنس پورٹس متھ مین ۳۲ رجمنٹ کو دیکھنے گئے جو ہندوستان سے آئی تہی اور اُسنے لکھنؤ مین بڑے بہادرانہ کام کیئے تھے۔

اوسبورن سے ۲۹۔ اگست کو اولیاے دولت چلکر بال مورل مین پہنچے۔ ایڈنبرا مین ایک دن ٹہیکی لی۔ ۳۔ ستمبر کو پرنس نے سٹوک میئر کو خط لکھا کہ مین آپکو بال مورل سے جہان ہم ۳۱ کی شام کو آئے ہین ایک اور خط لکھتا ہون کہ ہم راہ مین آرام لینے کے لیئے ایڈنبرا مین ٹہیرے جس کے سبب

ملکہ معظمہ کو سفر کا تکان بالکل نہین ہوا۔ جب موسم کا درجہ حرارت بدلتا ہی تو اُسکا احساس ہمکو ہوتا ہی جب اوسبورن سے چلے ہین تو درجۂ حرارت ۰۷ تھا اور ہوا مین حبس تھا۔ اور ایڈنبرا مین صرف ۰۴ درجہ حرارت ہی۔ ہوا تیز چلتی ہے۔ یہان بھی سردی بڑی خوفناک ہی۔ مگر بال مورل بڑا خوشنما نظر آتا ہے اور نئی زمینون کے دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہی۔

پرنس آوف ویلز کی تعلیم

ایڈنبرا مین پرنس کونسورٹ نے تعلیم کی کونفرنس کی جسمین پرنس آف ویلز کے سب معلم شریک تھے۔ جنھون نے بالاتفاق پرنس کی یہ تعریف کی کہ وہ بڑے جوش اور گرم کوشی اور شوق سے تحصیل علم کرتا ہے۔ ڈاکٹر لائن پلے فیر جو لکچر کیمسٹری کے صنعت کاری کے باب مین دیتے ہین وہ سنتا ہے جب ایک خاص کورس لکچرون کا ختم ہوچکتا ہے تو وہ صنعت گاہون مین استاد کے ساتھ جاتا ہی تاکہ لکچرون کا استعمال عملاً معلوم ہو۔ ڈاکٹر سمٹز جو رومیون کی تاریخ پر لکچر دیتے ہین اُنکو وہ سنتا ہی اور اس تاریخ کے ساتھ وہ جرمنی اور فرانسیسی زبانون کے سیکھنے مین بھی ترقی کرتا ہی اور ۱۶ پلٹن حصار کی جو شہر مین مقیم ہی۔ اسمین قواعد کرنے ہفتے مین تین بار جاتا ہی۔ مسٹر فشر سے لاد (قانون) اور ہسٹری (تاریخ) سیکھتا ہی۔ الفرڈ لنڈن مین ہم سے رخصت ہوا وہ پیرس پہنچا اور ہم ایڈنبرا مین آئے ہم نے سنا ہی کہ وہ مارسیلز سے مالٹا گیا۔ اُسکا جہاز آخر فروری مین واپس آئیگا۔ اور ایسٹر مین اُس کا کونفرمیشن ہوگا۔ وہ اول ملاحی کا امتحان پاس کریگا۔ اور اب سے ڈہائی برس اُسکی عمر اٹھارہ سال کی ہوگی تو وہ لفٹننٹ مقرر ہوگا۔ یہ خدمت بڑی سخت ہی مگر اسکو اسی مین خوشی حاصل ہوتی ہی۔

ایبرڈین مین پرنس کا جانا

۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ء ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ کل صبح کو البرٹ میرے پاس سے ایبرڈین گیا کہ وہان جاکر ایک کار عظیم کو انجام دے۔ مین نے ٹیلیگرام کے ذریعہ سے سنا کہ اُسنے اس کار عظیم کو بخوبی انجام دیا۔ وہ آج شام کو میرے پاس آگیا جسکے سبب سے میری وہ پریشانی رفع ہوئی جو اُسکی جدائی کے سبب سے ہوا کرتی ہی۔ پرنس یہان جاکر ایبرڈین سے پانچ میل کے فاصلہ پر مسٹر طامسن کے مکان مین مقیم ہوا۔ یہان کے ڈنر مین ۱۴۔ تاریخ کو بڑے بڑے عالمون و امیرون و شریفون سے وہ ملا۔ بعد ڈنر کے یہ سارا قافلہ ایبرڈین مین گیا۔ اور وہان پرنس نے ڈہائی ہزار سامعین کے روبرو برٹش ایسوسی ایشن مین ایڈریس دیا۔ جو اُسکے پہلے ایڈریسون سے زیادہ فصیح و بلیغ تھا۔ ۴۵ منٹ مین ایڈریس ختم ہوا۔ اُنھون نے یہ دعوے نہین کیا کہ مین سائنس کا محقق ہون یا

زمانہ حال کی سائنس کی تحقیقات سے ماہر ہون گو تھوڑے ہی اہل سائنس ہونگے جو سائنس مین انکی طرح محو رہتے ہونگے۔ یا سائنس مین انکی برابر لیاقت رکھتے ہونگے۔ انھون نے صرف سائنس کے اصول عامہ کو اور اس ایسوسی ایشن کے مقصد اور موضوع کو اس خوبی سے بیان کیا کہ وہ ایسی باتون پر حاوی تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سائنس کے عالم ہین۔ وہ اہل سائنس کے کامون کے بڑے حامی اور معاون تھے اُنھون نے انکے اغراض کو تفصیل سے بیان کیا کہ پبلک اور گورنمنٹ دونون کی انسے مطالب برآری ہوتی ہو۔ کل سپیچ کے لکھنے کی اس مختصر مین گنجایش نہین مگر اُسکا مختصر سا انتخاب اس نظر سے لکھا جاتا ہے کہ جس سے مصنف کے خصائل کا حال معلوم ہو۔ اس ایڈریس کے آغاز سے معلوم ہوتا ہو کہ سچے علم نے مصنف کی طبیعت مین کیسا اعتدال پیدا کیا ہے۔ اُنھون نے اسوقت مشکل کام کرنے مین اپنے فرض کے ادا کرنے مین ایسی کوشش کی کہ جسکے سبب سے سارے نکتہ چین و عیب بین سامعین دل سے اُنکے ایڈریس کی طرف متوجہ ہوگئے۔

برٹش ایسوسی ایشن کے جنٹلمین۔ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپنے اس سال مین مجھے مہربانی کرکے اسلیئے بلایا ہے کہ مین آپ کی ایسوسی ایشن کا پریسیڈنٹ بنون تو مین چونک پڑا۔ سائنس کا پایہ بڑا بلند ہو اسکے باکمال عالم متبحر نامور ممتاز سرفراز ایسے موجود ہین کہ سائنس کے رموز و اسرار پر سے پردہ اُٹھاتے ہین۔ انکے بڑے بڑے کارنامے نمایاں موجود ہین۔ وہ اپنی ذات سے خلقت کو بہت فائدہ پہنچاتے ہین یہ انکی سچی تعریف ہو۔ مین اپنے تئین انکے مقابلہ مین ہیچ و ناچیز سمجھتا ہون۔ مین تو فقط اہل سائنس کا مداح ہون اور سائنس کا طالب العلم ہون۔ اس زمانہ مین جو بزرگ اہل سائنس ہین اُنکے مقام عالی پر بیٹھکر انکی طرف سے اِس مجمع علمار کبار مین سائنس کی ترقی کے باب مین بولنا مین اپنے لیئے ناممکن جانتا ہون۔ مین نے سوچ بچار کر آخر کو یہ نتیجہ نکالا کہ گو مین تمھاری کوششون کا معین ہونہ ہادی مگر اور طرح سے تمھارے لیئے اور سائنس کے واسطے مفید ہون اسلیئے مین نے آپکی درخواست کو منظور کر لیا۔ یہ یاد کر کے کہ یہ ایسوسی ایشن ہر دلعزیز ہے۔ وہ کوئی مذہبی آدمیون کی جماعت نہین ہو کہ وہ اپنے پیشہ کے اسرار و رموز کو حاسدانہ پردہ مین رکھے۔ بلکہ وہ اپنے غیر مقلدین کی اور جمہور کی علی العموم داعی ہوتی ہو کہ وہ اُنکے ساتھ شریک ہون۔ اُسکے مقاصد مین سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ ان خیالی اور مفسدانہ امور کو اٹھا دے جو اہل سائنس اور کاروباری آدمیون کے درمیان حائل ہین۔ مین نے یہ سوچا کہ اس ملک

مین جس جاہ ومنصب پر خدا تعالی نے مجھے قائم کیاہے اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ مین اُس جمہور کثیر کا
نائب و قائم مقام ہون جو تمہاری کوشش وسعی کا مخزن اور اُس سے فائدہ اٹھانے والا ہی مگر عملاً
تمہارے ساتھ شریک نہین ہوسکتا پریسیڈنٹ کے لئے تمہارا میرے لیئے انتخاب کرنا تمہاری
کسر نفسی کا کام تھا اور میرا اس سے انکار کرنا میری جھوٹی کسر نفسی اور نخوت سمجھی جاتی مگر مین نے اس
پریسیڈنسی کے قبول کرنے مین ایک اور بات سوچی کہ ملکہ معظمہ کے روبرو ایسے وسائل کمتر پیش ہوتے ہین
کہ جنسے وہ اپنے شوہر کی وساطت کی شہادت سے ثابت کرین کہ تمہاری سعیان وکوششین تمہاری
ملکہ کے نزدیک بے توقیر نہین ہین وہ یہ چاہتی ہین کہ اس بات کو میری رعایا ایسا ہی جانے جیسے کہ
تم جانتے ہو۔ پس ایسی ایسی سوچ بچار نے مجھے ہدایت کی کہ مین جلدی سے اپنے فرض کی راہ مستقیم
پر جو میرے سامنے ہو چلنا پسند کرون ؞

پھر پرنس نے یہ بیان کیا کہ سائنس کے موافق تحقیقات کے نتائج یکجا جمع کرنیکے لیئے اور
اُنکے درمیان باہم تعلقات مربوط کرنیکے واسطے اس ایسوسی ایشن نے کیا کیا کام کئے ہین اور کیا
کیا کام کر رہی ہی۔ اُنھون نے بہت خوش ہوکر عالم متبحر و اسرار شناس بحر و بر الیکسنڈر ہمبولٹ
کا نام لیا جو ابھی اس دنیا سے سدھارا ہے۔ اگر ایسوسی ایشن کی کارکردگی و مستعدی جسکے بیان
کرنے کی مین کوشش کر رہا ہون۔ او تار بن کر مجسم صورت اختیار کرے تو وہ الیکسنڈر ہمبولٹ
کی صورت ہوگی۔ اور اس نے اپنی ساری ہمت اسمین صرف کی کہ علم انسانی کی دنیا پر سلطنت و تسلط حاصل
رہے جسکے لیئے یہ ضرورت ہی کہ گورنمنٹ اُسکی ہادی ہو اور اُسکی جامعیت کو قائم رکھے اور اس بلند خیال
نے سائنس کے موافق منصوبہ باندھے۔ اور اُن کو متحد کرکے مقوی کیا۔ اسنے تمام اہل سائنس کو بیان کیا
کہ وہ سب ایک ہی نسل کے ارکین ہین جہان اُسنے دیکھا کہ لوگ تحقیقات کرنی نہین چاہتے یا تحقیقات
کرنے پر راضی نہین وہان تحقیقات کے نشو ونما دینے کے لیئے لوگون کی ہمت بلند کی اور بڑی
گرمجوشی سے رہنمائی کی۔ وہ نوجوان اور شوقین طلبہ کا معین محافظ تھا اور بہت طلبہ کو اُنکے کامون
مین کامیاب کرایا۔ یوروپ کی اکثر گورنمنٹون اور کورٹون مین وہ ایسا موقر و معزز تھا جس کے
سبب سے اُسنے سائنس کے مقدمہ کی وکالت ایسی خوبی سے کی کہ اسکا ہرا نا یہ نسبت جتانے کی زیادہ
دشوار تھا۔ اسنے گورنمنٹون سے جو درخواست کی وہ ناگزیر انکو منظور ہی کرنی پڑی سارے سائنس سے

محبت رکھنے والے اس عالم کے سوگ و ماتم مین بیٹھے ہین *

جنٹلمین یہ ایک اتفاق کی بات ہی کہ جس عالم کی مین نے تعریف کی ہی اسکی ولادت کا دن وہی ہی جو آج ہمارے جمع ہونے کا دن ہی۔ پرنس نے اپنے ایڈریس کو ان الفاظ مسرت افزا پر ختم کیا کہ حضرات ایسی مجالس یہ کام کرتی ہین کہ حکما کو ان کے مطالعہ کی خلوت نشینی سے باہر لاتی ہین۔ اور سائنس کے صحرانوردون کو اپنے بھائیون سے ملانیکے لیئے بلاتی ہین تاکہ وہ اُنکے سامنے نتائج بیان کرین جو انہون نے اپنی محنت و جانفشانی سے نکالے ہین اور ان استقرا کو ظاہر کرین جو اپنی ریاضت سے حاصل کیئے ہین تاکہ اُن کا امتحان کیا جاوے۔ اور اُنکی صحت پر مناظرہ مباحثہ ہوکر ایک امر محقق ہوکر منقطع ہوجاوے۔ یہ مجلسین برخلاف اور سوسائٹیون کے تمام سائنسون کے نشوونما دینے کے لیئے اپنا اکھاڑہ کھولتی ہین اور ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتی ہین۔ جیولوجی کا جاننے والا جن مسائل کو اپنے علم کے ذریعہ سے نہین جان سکتا وہ کیمسٹری جاننے والے کے سامنے پیش کرتا ہی جو اپنے علم سے اُس کی مشکل کو سہل کردیتا ہے۔ جغرافیہ دان نیچرل سائنس جاننے والے سے اپنے علم کو روشن کرتا ہی ہیئت دان انجنیر اور علوم طبیعیہ کے عالم سے استفادہ کرتا ہی۔ ایسوسی ایشن ایسا میدان ہی کہ جس مین علی العموم جمہور مدعو ہوتے ہین تاکہ وہ اسکی رپورٹون کو سنین اور اُنکے مباحثون مین شریک ہون وہ اُنکو دکھاتی اور بتلاتی ہے کہ حکما بیہودہ نظریات بتانے والے نہین ہوتے۔ بلکہ حقیقت مین وہ معلومات بتلانے والے ہوتے ہین وہ مغرور فریبی و دھوکہ باز نہین ہوتے۔ وہ اپنے کامون کو اسرار کے پردون مین بیٹھ کر نہین کرتے۔ وہ بردبار حلیم و مسکین محقق حق جو و حق پرست ہوتے ہین خلقت کے فائدے کے لیئے جو کام کرتے ہین اُسپر فخر کرتے ہین۔ وہ دلیری سے برخود غلط ہوکر مذہب کے منکر نہین ہوتے۔ جسکی تہمت بعض اوقات جہالت انپر لگاتی ہے۔ وہ آسمان پر حملہ کرنیکے لیئے پہاڑ پر پہاڑ نہین چُنتے کہ بلندی پر پہنچکر غضب آلہی کی گرج سے نیچے گرین بلکہ وہ تو ارض مقدس کے زائر بنتے ہین اور پاک زیارتگاہین ڈھونڈھنے کے لیئے محنت کرتے ہین یعنے سچ کی تلاش کرتے ہین یہ سچ خدا کا ہونا ہے یعنے وہ قوانین آلہی تلاش کرتے ہین جو مخلوق آلہی مین خدا کے کامون کے اندر ظاہر ہوتے ہین *

پرنس کو یہ خوف تہا کہ اس کام مین ناکام رہون گا۔ مگر جب اُنکے ایڈریس کی سامعین نے اور جمہور نے بڑی

قدرشناسی و توقیر کی تو اُنکو بڑی خوشی ہوئی۔

بال مورل کے جلسے و سیر و شکار

پرنس نے بال مورل مین برٹش ایسوسی ایشن کے دو سو ممبرون کی جو بڑے بڑے حکما تھے دعوت کی وہ ایبرڈین سے یہان آئے۔ ان حکیمون کی قسمت سے جس دن سے آئے تھے کبھی آندھیان چلتین کبھی مینہ برستا کبھی تھمتا کبھی دھوپ نکلتی۔ اس حالت مین بھی جلسے اور مجلسین خوب ہوگئین۔ موسم خزان اچھا تھا۔ شہزادہ شکار کا شوقین تھا وہ خوب ہرنون کا شکار کھیلتا پھرتا تھا اُنہون نے بعض لمبے سفر بھی ملکہ معظمہ کے ساتھ کیئے جن کا مفصل حال ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ ان سیرون مین بڑی سیر یہ تھی کہ ۱۰۔ اکتوبر کو مین بن لیوچ دھوئی پہاڑ پر سیر کو گئی۔ اس سے زیادہ اونچا پہاڑ کوئی نہین ہے وہ ۴۲۹۷ فیٹ بلند ہے۔ پرنس آف ویلز اور شہزادی ایلائس میرے ہمراہ تھے۔ اس سے کچھ دنون پہلے موروڈین پہاڑ پر جو ۲۷۰۰ فیٹ بلند ہے اور موچ ناگر پہاڑ پر بھی ملکہ معظمہ سیر کے لیئے تشریف لے گئی تھین۔

گلاسگو کے واٹر ورکس کا کھولنا

۱۴۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ گلاسگو کے واٹر ورکس کے کھولنے کی رسم کے ادا کرنیکے لیئے تشریف لے گئین۔ سارے ملک مین یہان سے زیادہ کوئی عظیم الشان واٹر ورکس نہ تھا۔ اسپر اہل گلاسگو کو فخر تھا اور یہ فخر اُن کا غلط نہ تھا اسلیئے کہ اسکی لاگت مین پندرہ لاکھ پونڈ انہون نے خرچ کیئے تھے۔ اسمین ایک ٹنیل (زمین دوز راہ) ۲۳۲۵ فیٹ طول مین اور آٹھ فیٹ قطر مین۔ اور پہاڑ کی چوٹی سے ۶۰۰ فیٹ نیچے تھا۔ اور ستر اور چھوٹے چھوٹے ٹنیل تھے جنکا طول سب ملکر تیرہ میل تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل شہر کی ہمت ایسی ہی بلند تھی جیسی کہ اُنکی عقل و دانش بلند تھی کہ اُنہون نے اپنے روزافزون شہر کے لیئے یہ چشمۂ فیض جاری کیا۔ ملکہ معظمہ نے اس واٹر ورکس کو کھولکر اسی دن ایڈنبرا کو مراجعت کی دوسرے دن وہ کرنیل گلکس اپی ٹنٹ سے ملنے گئین۔ یہان کی اقامت مین پرنس نے بن رائن کی سلیٹون کی بڑی کان دیکھی۔ اور یہان کے کاریگرون کا گانا سنکر بہت محظوظ ہوئے۔ ۱۷۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ ونڈسر کیسل مین تشریف لے آئین۔

پرنس کونسورٹ کی علالت

خزان کے بعد جاڑا بڑا کڑا کے کا پڑا۔ کل ملک پر کُہر اور پالا بہت پڑا۔ ۲۶۔ اکتوبر کو اوکسفورڈ یونیورسٹی مین پرنس کونسورٹ اپنے بیٹے پرنس آف ویلز سے ملنے گئے وہان اُنکو چل کا مرض لپٹا ۲۹۔ کو اور اُسکے ایکدن بعد وہ اپنے بچھونے مین پڑے رہے باہر نہ نکل سکے۔ اپنی شادی کے بعد وہ

ایسے بیمار کبھی نہین ہوئے تھے سولئے ایک دفعہ کے کہ انکو چیچک نکلی تھی۔ ۳۔ نومبر کو وہ اچھی ہو گئے

بڑی صاحبزادی کا شہزادے کی سالگرہ میں آنا

۹۔ نومبر ۱۸۵۹ء کو برلن سے بڑی شہزادی مع اپنے شوہر کے پرنس اوف ویلز کی سالگرہ کی تقریب مین آئین۔ جن کے دیکھنے سے باپ کو ایسی روحانی خوشی حاصل ہوئی کہ جسمانی ضعف کم ہو گیا۔ ۳۔ دسمبر کو وہ یہان سے رخصت ہوئین۔ اوسبورن مین پرنس کونسورٹ کے لیئے ایسے سخت کام پیش آئے کہ انہون نے اپنی بڑی صاحبزادی کو ہفتہ وار خط مین خط کے مختصر ہونے کی وجہ یہ لکھی کہ میرے پاس کاغذات کا انبار ایسا لگا ہوا ہے کہ وہ مجھے مارے ڈالتا ہی اسلیئے مین تمہارے خط کو بھی جلد ختم کرتا ہون اور تم کو خیرباد کہتا ہون۔ اس خط مین وہ لکھتے ہین کہ اب مجھی درختون کے دیکھنے سے بھی تفریح نہین ہوئی۔ جنکا مین بڑا شوقین ہون۔ ہمیشہ متواتر پالا کُہر مینہ آپس مین ادلا بدلی کرتے رہتے ہین۔ آج یہان بڑی شدت کا جاڑا ہے۔ بارش کے بعد برف برسنی شروع ہوئی ہی۔ اوسبورن سے ۱۲۔ دسمبر کو ونڈسر جانے کا ارادہ تہا۔ اس سے پہلے وہ اپنی بیٹی کو لکھتے ہین کہ ۹۔ انچہ برف پڑی ہی۔ تین دن سے وہ جمی ہوئی ہی اسپر ایک جوبن نظر آتا ہی۔ پودون اور درختون پر سے برف کے صاف کرنے مین میرے پہنچے ٹوٹے جاتے ہین۔ اگر یہ نہ کرون تو میرے سدا بہار درخت سب جل جلا کر برابر ہو جائین۔ خاصکر سرو تو کوئی باقی نہ رہے۔ میرے سامنے کی بٹیا پر بوڑھی جوان برف پر پھسلتے ہین۔ پہاڑ کے نیچے ایک برف مین آدمی بنایا گیا ہے۔ اُسکی ناک زرد گاجر کی لگائی گئی ہی اور اسکے سر پر ایلفرڈ کی بڑی بدنما ٹوپی جسکو گھر مین اسطوانہ کہتے تھے پنہائی گئی ہی۔ بچے اُس سے دل بہلا رہی ہین۔ فقط بڑا دن بڑی خوشی سے بسر ہوا۔ آپس مین خاندان شاہی مین باہم تحفہ تحائف خوب تقسیم ہوئے۔

سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

سال نو روز

۳۔ جنوری ۱۸۶۰ء کو ملکہ معظمہ نے شاہ بلجیم کو تحریر فرمایا کہ ۱۸۶۰ء کا سال بڑا خوش و مبارک شروع ہوا ہی مجھے یاد نہین کہ کوئی پہلے بھی ایسا مبارک نوروز آیا ہو کہ جس مین مین نے بساط انبساط ایسی بچھائی ہو جیسی کہ اسمین۔ ہمارے گھر اولاد و بال بچے موجود ہین۔ یہ حقیقت مین ایک عجیب بات تھی کہ آجکے دن ہمارے سعادتمند بچون نے اساتذہ کے کلام کو خوب پڑھا اور خوب گانے گائے باجے

بجائے۔ خوشنویسی دکھائی۔ یون مان باپون کے نوروز کو بچون نے زیادہ خوش بنا دیا۔ انھون نے تحصیل علم مین اپنی ترقی کرنے کا ثبوت ایسا دیا کہ مان باپون کی محبت واحسان کرنے کا پورا خراج ادا کر دیا۔

برلن کی شہزادی کو اس نوروز کی مبارکباد مین باپ نے بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کے لیئے یہ الفاظ لکھے کہ نوروز مین تم نے وہ امیدین کی ہین جو خدا کے فضل سے پوری ہونگی۔ مگر اسکے ساتھ ہی تم اپنے مستقل نیک ارادے بھی ایسے کرنے چاہیئین کہ جن کا پورا کرنا تمہارے اپنے ہاتھ مین ہو اور وہ اس پرآشوب دنیا مین تمہاری کامیابی کی معاونت کرین۔ ان اپنے ارادون مین ثابت قدم رہو اور ہمیشہ اپنی ہمت مستقل ارادون مین صرف کرتی رہو جس سے تم کو طاقت وقدرت ایسی حاصل ہو کہ محاسن اخلاق کے قانون کے تابع ہو کر اپنے نفس کو بے انتہا مغلوب کر سکو۔ اور حسن اخلاق کا آئین تم پر فرمانروائی کر سکے۔ اور تم کو اسکی فرمان بری پر سیلان خاطر ہو سکے۔ مدت ہوئی کہ ہمنے ساری تعلیم وتربیت کا نتیجہ و مآل یہی تحقیق کیا ہی اور اسکو بدلائل ثابت کیا ہی۔

جب سنہ ۱۸۶۰ء شروع ہوا ہے تو انگلینڈ کے سارے معاملات قابل اطمینان چل رہے تھے تجارت کا بازار گرم تھا۔ مزدورون کاریگرون محنتیون کے لیئے مزدوری وکام بافراط تھا جس مین انکو خاطر خواہ روپیہ ملتا تھا۔ اہل زراعت اپنی حالت پر قانع وراضی تھے۔ اگرچہ قومی محافظتون کے خرچ اٹھانے کیلئے ٹیکسون کا لینا اپنی آنکھین دکھا رہا تھا۔ مگر ملک اس ضروری خرچ کے اعانت کے بوجھ اٹھانے کو انصاف سمجھتا تھا۔

سنہ ۱۸۵۹ء کی آخر تاریخ مین ملکہ معظمہ نے نوروز کی مبارکباد مین شہنشاہ فرانس کو خط لکھا ہے۔ یہ نوروز آپ کو مبارک ہو۔ جو سال ختم ہوا ہی اسمین ایک طوفان برپا تھا اور اُس نے بہت سے آدمیون کی دل آزاری کی تھی۔ مگر مین خدا تعالی سے دعا مانگتی ہون کہ اس نئے سال مین امن وعافیت ومصالحت کی تکمیل ہو اور دنیا کو ترقی وآسایش وآرام ہو۔ گو باہمی مصالحت کے باب مین اعتراض وآرائے مخالفانہ ہون۔ مگر جب ہمارا ارادہ رعیت کی رفاہیت کے لیئے مصمم ومستحکم ہو کہ رعیت ایک ودیعت الٰہی ہمارے پاس ہے اور خدا تعالی کی امداد ساتھ ہو تو پھر قابل اطمینان نتیجے کے حاصل ہونے مین مایوس نہین ہونا چاہیئے فقط۔

ملکہ معظمہ کا خط شہنشاہ فرانس کو

شہنشاہ فرانس نے ملکہ معظمہ کی اِس پند و حکمت اٰفزا پر عمل نہین کیا جسکا اسنے خمیازہ بھگتا۔

پرنس کا خط

۲۴۔ کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ ۲۹۔ کو اوکسفورڈ مین پرنس لیوپولڈ آیا اور ایلفرڈ ہمارے پاس آرہا ہی۔ بالفعل وہ لیگ ہورن مین ہے۔ دوسرے مہینہ کے آخر مین اسکے کونفرم ہونیکی امید ہی۔ اور بچے خوب نشو و نما پارہے ہین۔ آپ انکو دیکھینگے کہ وہ بہت بڑھ گئے ہین۔ ایلائیس جوان ہوگئی ہے۔ وہ بڑی خوب رو خوش منظر معلوم ہوتی ہے وہ ہمارے گھر مین سب کی اعانت کرتی ہے +

اِس خط کا جواب اُس پیر بزرگ نے یہ دیا کہ گو مین اپنی زندگی سے درماندہ ہوگیا ہون مگر پھر بھی مین یہ چاہتا ہون کہ اپنے عزیز پیارے شہزادے سے باتین کرون۔ تم نے جو مجھے اپنے خاندان شاہی کی جسمانی و روحانی و عقلی صحت و خوشحالی کی اطلاع دی اِس سے میرا دل نہایت خوش و خرم ہوا خدا تعالے سے میری دعا ہی کہ وہ اُسکو اسی حالت مین رکھے اور اسکو اپنی برکت دے۔ میری طویل زندگی نے مجھ ایسی فرصت و مہلت دی ہی کہ مین نے اس مقولہ کے سچ ہونے پر خوب اطمینان حاصل کرلیا ہی کہ اگر کسی آدمی کے لیئے اُسکی زندگی مین کوئی مشکل کام مقرر ہوا ہی اور وہ اُسکے کرنے مین انصاف و راستی و سنجیدگی پر دل سے مستقل نہین رہتا تو وہ اُسکو صحیح صحیح لیاقت سے سرانجام نہین دے سکتا جس سے اُسکو خوشی و راحت حاصل ہو۔ اگر وہ اِس مقولہ پر عمل نہین کرے گا تو وہ اپنی بدفہمی سے خفیف و بے توقیر ہوگا اور نالائق سمجھا جائیگا۔ بس تم اِس اصول کو اپنے بچون کی تعلیم مین بالاستقلال اختیار کرو تو وہ اپنی راستی کو خود بخود دکھلا دیگا +

۲۴۔ جنوری ۱۸۶۶ء کو ملکہ معظمہ نے بنفس نفیس پارلیمنٹ کو کھولا اور سپیچ مین مہمات اہم کا بیان اسطرح کیا کہ اُسپر مباحثون کا ایک طومار بندھا اس اجلاس مین اول ہی دفعہ ملکہ معظمہ کے ساتھ شہزادیان ایلائیس۔ ہلینا گئین تہین +

ونڈسر کیسل ۲۵۔ جنوری ۱۸۶۶ء

وقت عجب تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہے۔ ٹھیک دو برس گزر گئے کہ تمہاری انگلی مین بیاہ کی انگوٹھی پہنائی گئی تہی۔ اِس کدخدائی کی مبارک ابتدا آیندہ زمانہ کا نمونہ ہو۔ تم کو خدا تعالی اپنی برکت ایسی ہی دیتا رہے جیسی کہ اب تک دی ہی۔ محبت ہی دونون کو آپس مین پیوستہ و وابستہ

کرتی ہی۔ محبت ہی اصل مسرت کی جڑ ہے۔ یہان بہت جلد دو دن مین تمہارے چھوٹے سے پیارے بیٹے کی سالگرہ کی تقریب ہوگی۔ اِس تقریب کی مبارکبادی اور میری نیک خواہی تم دونون میان بی بی قبول کرین ٭

ملکہ معظمہ کی شادی کی بیسوین سالگرہ کا دن آیا تو پرنس نے اپنے دوست دیرینہ سال سٹوک میئر کو یہ خط لکھا کہ مین نہین چاہتا کہ آج کا دن ختم ہوجائے اور مین آپ کو خط نہ لکھون آج بیسوان سال ہی کہ سینٹ جیمس کے مقام مین سچا پیمان (نکاح) ہوا تھا میری آنکھون کے سامنے یہ سمان نظر آتا ہی کہ مین گرجا مین اپنے باپ اور بھائی آرنسٹ کے درمیان جا رہا ہون اور نکاح کے عہد و پیمان ہو رہے ہین۔ اور آپ میرے نزدیک بیٹھے ہین ہم نے اس عرصہ مین خلائق کی صلاح و فلاح و بھلائی مین حتے المقدور جتنی کوششین کین۔ اُن سب مین ہمیشہ کامیابی نہین ہوئی۔ مگر انمین ہمیشہ ہماری نیت بخیر تھی۔ اور بہت دفعہ ہمکو کامیابی ایسی حاصل ہوئی کہ ہم اسکا شکریہ اپنے خدائے تعالیٰ کی درگاہ مین نہین ادا کرسکتے۔ آپ ہمارے سچے دوست اور دانا مشورہ کار ہین اگرچہ اسوقت ہم مین اور آپ مین بُعد ظاہری حائل ہی اور آپ اپنے ضعف صحت و بڑھاپے کے سبب سے ہماری ایسی امداد نہین کرتے جیسی کہ پہلے زمانہ مین کیا کرتے تھے مگر ہمارا اتحاد معنوی و باطنی و روحانی آپکے ساتھ وہی ہے جو پہلے سے تھا۔ اور وہ اُسوقت تک ایسا ہی رہیگا کہ اس جسم کا خاکی لباس روح کے اوپر چپان رہیگا ہم بالکل تندرست ہین فقط البرٹ

سٹوک میئر کو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ آپکے مبارک دن مین یہ ایک مختصر فقرہ لکھتی ہون کہ مین اپنی خوشی کو اور آپکے جو احسان مجھپر کیے ہین انکو الفاظ مین ادا نہین کرسکتی مین آپکو خوش کرنا ایسا ہی چاہتی ہون جیسا کہ آپنے مجھے خوش کیا ہی فقط وکٹوریا

بیرن سٹوک میئر کو پرنس کونسورٹ نے لکھا ہی کہ تین دن ہوئے کہ لارڈ گرین ویل کی بی بی کو قادر مطلق نے دنیا کی مصائب سے بالکل نجات دی۔ ڈیوک نیوکیسل کی ایک آنکھ کی روشنی جاتی رہی آلام خانگی پر اِس رنج کا اور اضافہ ہوا جسکے سبب سے وہ بہت ضعیف ہوگیا ہے۔ شہزادہ ایلفرڈ گھر مین ہی وہ بڑی ترقی کر رہا ہی۔ وہ بہت ذہین طبع ہی۔ کاروبار مین بے انتہا مصروف رہتا ہی اور چست چالاک ہی۔ ایسٹر مین اسکا کونفرمیشن ہوگا۔ امید ہے کہ کوبرگ مین آپسے پرنس ویلز ملنے آئیگا فصل بہار اب

نہایت خراب ہی اور مجھے بہت نا موافق ہے اور بیمار کرتی ہے۔ لنڈن مین مجھے انفلوئنزا بخار کے ساتھ ہوا۔ یہی نزلہ میرے گلے کا مار رہتا ہے۔ آیندہ امید صحت ہی ✦

اِس زمانہ مین پرنس کونسورٹ نے اپنی بیٹی کو خط لکھا ہی کہ اتوار کے دن ہم لارڈ ایبرڈین کی عیادت کو گئے۔ وہ ایسا خستہ حال بیمار ہو رہا ہے کہ اتنی بھی طاقت نہین رہی کہ چل پھر سکے یا کھڑا ہو سکے۔ مگر اُسکا دماغ اب تک صحیح و توانا ہے۔ اسلیئے اُسکو اپنی صحت کا زیادہ تردد رہتا ہی۔ سب سے بہتر اعلیٰ آدمی سے جدائی کا ہونا ہمارے لیئے سخت قلق ہی فقط ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ دونون کو اِس لارڈ کے بیمار ہونے کا سخت رنج و ملال تھا۔ پرنس کونسورٹ نے ایک اور خط مین اپنی بیٹی کو یہ مضمون لکھا ہی کہ درآمد مال پر محصول کم کردیا گیا ہے۔ عملی تجربہ سے ثابت ہوا ہی کہ محصول کے کم کردینے سے مال زیادہ خرچ ہوتا ہے اور درآمد مال بہت زیادہ ہوتی ہی۔ زیادہ محصول کے ہونے کی صورت مین درآمد مال کم ہوتی ہے۔ وہ آدمی تھوڑے نہین ہوتے جو بہت محصول دیتے ہین اور جنسے بڑی مقدار حاصل ہوتی ہے مگر گروہا گروہ ایسے آدمی ہوتے ہین کہ وہ فرداً فرداً تھوڑا تھوڑا محصول دیتے ہین مگر اُنکے محصول کا مجموعہ محصول کے گھٹا دینے سے زیادہ ہوجاتا ہے۔ یہ مسئلہ قطعی طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ کسی ملک کی محنت پردازی کی قوت اُسکی وسعت پر موقوف نہین ہوتی۔ ایک چھوٹا سا قصبہ وڈ سر چودہ ہزار آدمیون کی آبادی کا ہے وہ سوپ (صابن) کے بنانے مین لنڈن کی برابری کرتا ہی جس کی آبادی پچیس لاکھ آدمیون کی ہے۔ فقط ✦

ایک اور خط مین وہ بیٹی کو لکھتے ہین۔

اوسبورن ۲۱۔ مارچ سنہ ۱۸۶۱ء پولیٹکس مین کسی شخص کو کبھی اِس بات کو ماننا نہین چاہیئے کہ میری رسائی ایسی بات پر ہوگئی ہے کہ وہ دنیا کے ختم ہونے تک بطور تمثیل کے رہیگی۔ دنیا چل رہی ہے اور چلنی چاہیئے ہی ہی۔ ہمین زیروبالا ہوتے رہتے ہین لیکن کسی شخص کو یہ کبھی نہین کہنا چاہیئے کہ اگر باتین بعینہٖ میری مرضی کے موافق ظہور مین نہین آئینگی تو مین اتنی دور جاسکونگا کہ پھر اِس سے آگے نہین چل سکونگا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ایک سپاہی لڑائی کے اندر سے اپنی رجمنٹ کو چھوڑ کر اِس سبب سے بھاگ جائے کہ لڑائی مین شکست ہونیکی فال نکلی تھی تو یہ کام اُسکا درست نہین ہی ✦

لنڈنی موسم مین پبلک ڈنر ہوتے ہین اُن مین ضرور پرنس کونسورٹ بلایا جاتا ہی۔ ۲۷۔ مارچ کو جلا ہین

نے اُنکو بُلایا کہ اُن کا ہال جو اُنھون نے نہایت عمدہ بنایا تھا کھولین۔ جب پرنس نے جُولاہون کا جام صحت پیا تو
اُسکے ساتھ یہ فرمایا کہ یہ ہماری طبیعت کا اقتضا ہے کہ جب ہم کسی مشکل کام کو اپنے ہاتھون سے ختم کرتے ہین تو
اُس کام کے ترقی دینے مین جو تکلیفین و مشقتین اور آفتین اُٹھاتے ہین اُنکی یاد کو اپنے دل سے بُھلا دیتے
ہین اور فقط خود ہی اپنی کامیابی سے خوش و مسرور نہین ہوتے بلکہ اپنے ہمسایون اور دوستون کو بھی بلاکر
اپنی خوشی مین شریک کرتے ہین۔ اُنکو یہ دکھلانا چاہتے ہین کہ ہمنے کیا کام کیا ہے تاکہ وہ ہمارے اِس کام کے
سرانجام دینے کی خوشی مین شریک ہون۔ مین تمہارا ممنون ہنت ہون کہ مجھے تم نے اپنے دوستون
مین شمار کیا۔ مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ مین تمہارے اس کام کی پوری قدر و منزلت و توقیر کرتا ہون اور
سچے دل سے تم کو تمہاری کامیابی کی مبارکباد دیتا ہون تم نے جو اُس قدیمی ہال کو چھوڑا ہے جس مین
تمہارے باپ دادا خاندان سٹوورٹ کے بادشاہون کی دعوت کیا کرتے تھے۔ اور اپنی رسم و عادت
کے موافق تفریح طبع و کاروبار کے لیے اِس طرح جمع ہوتے تھے جیسے کہ اب تم جمع ہوئے ہو تو یہ بات
قابل افسوس ہے لیکن آدمیون کے کام مثل اعضاے انسانی کے ہوتے ہین کہ اُنکی طبیعت کا مقتضا
یہ ہوتا ہے کہ وہ متواتر از سر نو تازہ ہونا چاہتے ہین تاکہ وقت جو اُنکے زائل کرنے کا میلان رکھتا ہے
اُسکا مقابلہ کرین۔ آج ہم دیکھتے ہین کہ تم نے یہ قصد مصمم کرلیا ہے کہ نیچر کے قانون ترقی کی پیروی کرین
کہ اپنے تئین دکھلائین کہ دو سو برس کے عرصے مین ہم پھولے پھلے پھیلے ہین۔ تم نے مجھسے درخواست
کی کہ اِس تقریب مین مین شریک ہون۔ مین نے خوشی سے اس درخواست کو قبول کرلیا۔ اور
اِسکے ساتھ ہی اپنے دل مین سمجھا کہ دو سو برس گزرے کہ جو لحاظ و ادب و محبت طبعی تمہارے اور تمہارے
بادشاہون کے درمیان تھے۔ وہ اب تک زیادہ حرارت و تیزی کے ساتھ زندہ ہین۔ لنڈن مین تمہاری
دولتمند کمپنیون کی بھی ایک چھوٹی سی سلطنت جمہوری ہے۔ ہم اپنے دل مین اِن باتون کے ہونے
کو آزاد اور مرفہ الحال قوم کی پولیٹکل اور سوشیل زندگی کی اصلی شرائط جانتے ہین۔ اِس سرزمین پر
جو خدا کی مہربانی ہے۔ اُسکی برکتین یہان کے آدمیون پر نسلاً بعد نسل قائم رہین اور تمہاری جماعت
زندہ و خوشحال رہے اور آیندہ و گزشتہ نسلون کے درمیان ایک واسطہ وابستگی رہے۔ دوسرے
دن پرنس کونسورٹ نے اپنی بیٹی کو یہ خط برلن بھیجا کہ نزلہ میرا پیچھا نہین چھوڑتا جولاہون نے
ایک بڑی عالیشان عمارت بنائی ہے۔ اُسمین مجھے ڈنر کے بعد دو سپیچین دینی پڑین جب وہ ختم ہوگئین

تو مین نے خدا کا شکر بہیجا۔ اور کھڑے ہوکر تمہارا جام صحت تین دفعہ پیا۔ اس کمرے مین ۹۰ درجہ
حرارت تھی اور چار گھنٹے ڈنر اور ٹوسٹ کہانے اور گانے بجانے مین لگے۔ مجھے اندیشہ ہی کہ یہ میرے
لیئے خاص وانہ تھی ✦

پرنس الفرڈ کا کنفرمیشن

مارچ کے مہینہ مین شہزادہ الفرڈ کے کونفرمیشن کی طرف مان باپون کی بڑی توجہ رہی
۱۵۔ اپریل کو وہ ونڈسر کیسل مین ہوا۔ مان باپ دونون اس رسم کو مہتم بالشان اس سبب سے جانتے
تھے کہ اس رسم سے عیسائی مذہب کے فرائض کے ادا کرنے کا وقت شروع ہوتا ہے۔ وہ اپنی اولاد
کے لیئے عیسائی مذہب کی تعلیم کے معلم مقرر کرتے تھے۔ وہ اس امر کی بڑی نگرانی اسلیئے کرتے تھے
کہ اُنکے بچون کی چالش اندرونی اور بیرونی عیسائی مذہب کے موافق ہو۔ اس شہزادہ نے بحری پیشہ
اختیار کیا تہا۔ اسلیئے باپ کو زیادہ اہتمام کی ضرورت تھی کہ بیٹا مذہب کو صرف تحکمات ہی نہ سمجھے بلکہ
یہ جانے کہ محاسن اخلاق کے قوانین کے موافق وہ کیونکر جواب دہی ہی۔ وہ اپنے بیٹے کے
دلمین یہ یقین پیدا کرنا چاہتے تھے کہ گناہ کوئی مستقل چیز نہین ہی بلکہ متغیر ہے وہ نفس بہیمی اور
قانون اخلاق کے درمیان ایک امر متنازع فیہ ہوتا ہی جسکا آغاز قانون اخلاق سے شروع ہوتا
ہے اور اُسمین فتح اسطرح حاصل ہوتی ہی کہ حضرت عیسیٰ نے جو ہم کو تعلیم کی ہی اُسکی تقلید و
اتباع کرین۔ اپنی اخلاقی آزادی کی تحریک سے اپنے افعال اختیار کرین۔ اس تعلیم کے لیئے
شہزادہ الفرڈ بڑا اہل تہا۔ پرنس کونسورٹ نے ۴۔ اپریل کو اپنی بڑی بیٹی کو لکہا کہ شہزادہ الفرڈ
میرا بڑا اچھا شاگرد ہے۔ منطقی راستی و استقامت کے برخلاف تعصب اُسکے دلمین کبھی قدم نہین
رکھ سکے گا مجھے یقین ہی کہ وہ پوری طرح سے سمجھتا ہے کہ مجھے اپنی ذات سے اپنی چال چلن و خواہشون
کی جواب دہی کرنی ہوگی اسلیئے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے آیندہ جھگڑون و فسادون
مین سلامت رہیگا ✦

ملکہ معظمہ کے بہنوئی کی وفات

اپریل کے شروع مین ملکہ معظمہ کو اپنی سوتیلی بہن کے خاوند کے مرنے کا بڑا صدمہ
عظیم ہوا۔ وہ مدت سے بیمار تھا۔ ۱۷۔ اپریل کو شاہ بلجیم کو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اُسکے خصائل
ستودہ بے عیب تھے۔ اُسکے دامن پر کوئی دہبہ نہ تھا۔ وہ میری بہن کا بڑا وفادار شوہر تھا۔ یہ مقولہ
اُسکی شان پر صادق آتا تھا کہ دنیا مین ایسے آدمی کمتر ہوتے ہین کہ وہ نیک بھی ہون اور مقبول بھی

بھی رکھتے ہوں۔ فیوڈرا بڑی غم کی ماری ہوئی ہے۔ خاوند کے ساتھ اُسکے اخیر دم تک اُس نے اپنی محبت موثر رکھی۔ آخر وقت مین بھی خاوند اسکو پہچانتا تھا۔" ملکہ معظمہ نے جو اپنی بہن کی تعزیت کی تو اس سے اُسکی بڑی تشفی و تسکین ہوئی۔ انہون نے اپنی بہن ملکہ معظمہ کو لکھا کہ آپنے جو دعا لکھی تھی کہ "کیسی تیری نیند مبارک ہے"۔ وہ میرے خاوند کے دفن ہونے کے وقت پڑھی گئی ۔

آرٹ کی مختلف نمایشین

لنڈن مین موسم مین آرٹ کی مختلف نمایشین ہوتین جن مین پرنس کونسورٹ ہمیشہ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ اِن نمایشون مین وہ اور ملکہ معظمہ بہت سی چیزین خرید لیتے تھے۔ اُنکی بڑی صاحبزادی کو بھی آرٹ کی چیزون کا بڑا شوق تہا۔ اِس سال مین روائل اکیڈمی کی نمایش مین تصویرین عجیب و غریب و بے نظیر تہین سب سے اچھی یہ نمایش ہوئی ۔

پرنس کی فرصت و فراغت و رحت و آرام کے معانی یہ تھے کہ وہ اپنے کامون کو بدل لین یعنی ملکی کامون کو چھوڑ کر لٹریچر و آرٹ مین مصروف ہو جائین۔ وہ ملک الشعرا ٹینی سن کی نظم کی کتابون کے بڑے شوقین تھے اور اُنکے مطالعہ سے مستفید و مسرور ہوتے تھے۔ ملک الشعرا نے اپنی ایک کتاب کو اُنکے نام نامی سے معنون بھی کیا تہا اور اُسکے اشعار پر نشان کر دیتے تھے کہ اُنکی تشریح بڑی صاحبزادی کرین ۔

ہندوستان کے لئے آرڈر آف میرٹ

جب ہندوستان مین بغاوت و سرکشی کا سر کٹ گیا تو ملکہ معظمہ نے یہ چاہا کہ ہندوستان کے واسطے آرڈر آف میرٹ یعنی لیاقت کے خطابات مقرر کیے جائین۔ سر چارلس وڈ وزیر اعظم ہند نے پرنس کونسورٹ کو اس تجویز کیطرف متوجہ کیا اور ۱۵ مئی سنہ ۱۸۶۰ء کو انہین لکھا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے آزمودہ کارون اور ناموروں سے سر جان لارنس اور سر فریڈرک کری تحقیق کر رہے ہین کہ یہ خطابات کیا تجویز ہون جن کا انگریزون اور ہندوستانی اُمرا کو دینا مناسب و موزون ہو۔ پرنس کونسورٹ نے یہ تجویز کیا کہ ایسٹرن سٹار (نجم الشرق) خطاب تجویز ہو۔ اور موٹو اسکا یہ ہو کہ خدا کا جاہ و جلال ہو۔ زمین پر امن و امان رفاہ خلائق ہو۔ مگر لارڈ کیننگ نے لکھا کہ لفظ ایسٹرن (پورپی) کو ہنود پسند نہین کرینگے۔ آخر کو اس امر مین بحث ہو ہوا کر دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف سٹار آف انڈیا تجویز ہوا ۔

ملکہ معظمہ کا معائنہ سپاہ

اِس زمانہ مین ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ ایلڈر شوٹ کی چھاونی مین اکثر سپاہ کا معائنہ کرنے اور

اُسکو قواعد سپاہ کے مرکز بناتے۔ تین دن وہان رہنے کے بعد ۵ امئی کو پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ ایلڈرشوٹ کے کیمپ سے کل وہ پہر کو ہم واپس آئے ہین۔ اتوار وہین ہوا۔ وہان اٹھارہ ہزار سپاہ کا معاینہ ہوا۔ اسقدر سپاہ کا اجتماع بڑا بھلا معلوم ہوتا تھا۔

موسم بہار آیا۔ درختون نے اپنا لباس آراستہ کیا کسیکو یاد نہین کہ جیسا ابکی دفعہ جاڑا دیر تک ناخوش و امراض خیز پڑا ہے ایسا پہلے کبھی پڑا ہو۔ ہر شخص ہمین یہان بیمار تہا۔ آخر ہفتہ مین عجیب عجیب موتین ہوئین۔ بہت سے آدمی ہمارے واقف کارون مین سے مرگئے اب گرمی آگئی ہے تو ہماری تندرستی اچھی ہوگئی ہے +

اس سال مین سرما و بہار دونون موسم سرد و مرطوب ناگوار تھے۔ موسم گرما مین ہی ہفتوب نہ نکلی۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر دس روز کے لیئے اوسبورن مین آگئے تھے۔ یہان انکو دوہری خوشی ہوئی ایک یہان کی سیر کی اور دوسری ناگوار موسم سے بچنے کی۔ پرنس کونسورٹ نے اپنے ہفتہ وار معمولی خط مین اپنی بڑی بیٹی کو لکھا ہے +

اوسبورن ۲۳ مئی سنہ ۱۸۶۱ع

تمہارا خط ۲۰ تاریخ کا میرے پاس ایسی خوشیون مین پہنچا کہ دلکشا ہوائین چل رہی تہین۔ روح افزا خوشبوئین آرہی تہین۔ پرند نغمہ سرائی کررہے تھے سبزے لہرارہے تھے۔ غرض اتنی چیزین فرحت افزا موجود تہین کہ دنیا کی ساری مصیبتون کو بھلا دیتین دنیا کی ساری اصلی خوشیان یہان حاصل ہوسکتی تہین مگر مین ایسا بدنصیب تہا کہ میرے حصہ مین کوئی خوشی نہین آئی تھی۔ کولہو کے بیل کا سا حال تہا جسکو کام سے کبھی فراغت نہو۔ تم کو کیرس ویکی کا گدھا یاد ہوگا وہ بالکل میرا سا تہا کہ وہ کیسل ہوٹ مین خس و خاشاک کے ہنکنے اتنی دفعہ لگا تا ہے جتنی دفعہ اسکو کیسل مین پیپے کے پہرنے مین چکر لگانے پڑتے ہین۔ پہر بھی کوئی اُس کا شکر گزار نہین ہوتا +

وو ڈنرون مین مجھے صدر انجمن بنکر ایک مین سات اور دوسری مین دس جام سلامتی پینے پڑینگے۔ اور ہر ایک کے ساتھ اُسکے مناسب حال سپیچ دینی پڑے گی جو میری جان کے لیئے ایک عذاب ہوگا۔ پہر مجھے اوکسفورڈ جانا پڑے گا کہ وہان کی برٹش ایسوسی ایشن کی پریسیڈنسی سے استعفا دون۔ پہر اسی موسم مین کل قومون کے سٹیٹس ٹکنیکل کونگریس کو کھولنا پڑے گا نہ اُس اثنا ہین

ڈریمیٹک کالج کی بنیاد کا پتھر رکھنا ہوگا۔ اور ولنگٹن کالج مین طلبہ کو انعام تقسیم کرنا ہوگا اور ایسے ہی کام مختلف کمیشنون مین بیٹھنا ہوگا۔ اور آیس کوٹ کی گھڑدوڑ مین جانا ہوگا جہان جانا مجھے دل سے پسند ہی اور اور موسمی جلسون مین اور بالون مین جو جون کے مہینے مین ہونگے شریک ہونا پڑے گا۔ یہ سب کام معمولی کامون کے علاوہ ہین۔ پھر ان کامون پر یورپ کے پریشان پراگندہ مہمات کا اضافہ ہی۔ پارلیمنٹ کا ایک طوفان برپا ہے۔ یہ سب کام معمول سے زیادہ مجھے بار خاطر و ناپسند طبع ہین ؞

بعض کامیابیان مجھے خوش کرتی ہین جیسے مین اس کوشش مین کامیاب ہوا کہ انگلینڈ اور ہند کی فوجین دونون شامل ہو کر ایک ہوجاہین۔ وزرا نے منظور کرلیا کہ وہ دونون ملکر ایک ہوجائین۔ اس سے بڑا خوف مٹ گیا۔ تم نے جو اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزین بھیجی ہین اُنمین عجیب صنعتکاری ہے مین اُنکی بڑی تعریف کرتا ہون۔ تمھاری انشاپردازی بھی دلربا و خوشنما ہی ؞

ایک ہفتہ کے بعد ۱۲۔ مئی کو پرنس کونسورٹ نے اپنی بڑی صاحبزادی کو خط لکھا ہی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھون نے اِن کامون سے بھی زیادہ کام کیئے۔ جن کو پہلے خط مین لکھا تھا وہ لکھتے ہین کہ مین نے پہلی جون کو ووکنگ مین ڈریمیٹک کالج کی بنیاد کا پتھر رکھا یہ اُن چند انسٹی ٹیوشنون مین ہے جنسے مین دلچسپی رکھتا ہون مگر وہ سرسبز نہین ہوتین ؞

سنہ ۱۸۶۲ع مین بڑی نمایش ہونیوالی تھی اُسکی ترقی خواہون سے خط و کتابت مین مین وہ دن مصروف رہا وہ اس نمایش مین بھی ایسا اپنا حصہ لینا چاہتے تھے جیسا کہ سنہ ۱۸۵۱ع کی نمایش مین حصہ لیا تھا ؞

ملکہ معظمہ پانچوین تاریخ ایس کوٹ کی گھڑدوڑون کے دیکھنے کو گئین۔ پھر تین دن اُنکو فرصت ملی جس مین اُنھون نے اپنے مہمانون کی مہمانداری کی۔ اِن مہمانون مین تھے۔ شاہ بلجیم مع اپنے ایک صاحبزادہ کے اور ہیڈارم سٹاف کا شہزادہ لوئیس مع اپنے بھائی کے ؞

پرنس کونسورٹ کے ۸۔ تاریخ کے روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ ویلز کے کنیڈا جانے کا زمانہ عنقریب آگیا تھا۔ اور وہ کولونی کے حالات سے خوب واقف تھے۔ اُنھون نے اپنے بیٹے کے لیئے تمام مقامات سفر تجویز کردیئے اور وہان کے آدمیون کے خصائل اور اوصاف بیان کردیئے

باوجودیکہ جون کے مہینہ مین کامون کی کثرت نے انکو حیران و پریشان کر رکھا تھا مگر اسپر بھی اُنہون نے اپنے بیٹے کے سفر کی یادداشتین لکھکر ڈیوک نیوکیسل کو دیدین۔ یہ ڈیوک شہزادہ کے مصاحب اس سفر مین مقرر ہوئے تھے۔ اِن یادداشتون مین اپنی دوربینی اور پیش اندیشی سے اُن اڈریسون کے جواب بھی لکھ دیئے جو شہزادہ کے روبرو سفر مین پیش ہونگے۔ جس روز شام کو پلز کَینیڈا کو روانہ ہوئے تو ڈیوک نیوکیسل نے اُنکو اِن یادداشتون کا شکریہ ادا کیا اور یہ لکھکر بھیجا کہ یہ یادداشتین میرے بہت کام آئین گی۔ صرف اِسی سبب سے نہین کہ انکی تحریرات سے نئے نئے خیالات معلوم ہونگے بلکہ ان سے مجھے اس طرز و روش پر اطلاع ہوگی جو ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ کی آرزوؤن کے موافق ہونگی گو اِن مین اکثر تکرار اور ایک ہی شخص کی طرز تحریر بہ ہمہ یکسان کا نقص پیدا کردینگی سفر مین اِن یادداشتون مین سے ہر ایک کام آئی۔ وہ مختلف مقامات کے مناسب حال اور اُنکے آبادی کے طبائع کے موافق لکھی گئی تھین۔ سفر مین امتحان کرنیسے معلوم ہوا کہ یہ یادداشتین ایسی درست لکھی گئی تھین کہ ساری باتین اُنکے موافق وقوع مین آتی تھین۔ ڈیوک نیوکیسل اُنکی بڑی تعریف کرتا ہے۔

قاعدہ ہے کہ جو دوست ہوتے ہین وہ دوستون کے کنبے کا حال سب سے اول سننا چاہتے ہین اسلیئے پرنس کونسورٹ نے ۸ تاریخ لنڈن مین مراجعت کرکے سٹوک میئر کو اپنے کنبے کا حال لکھا کہ ہم ایس کورٹ کی گھڑدوڑون سے واپس آئے۔ متواتر بارش نے گھڑدوڑ کی سیر کو سرد کردیا۔ اُس کے دیکھنے مین وہ لطف نہ آیا جو ہمیشہ آیا کرتا تھا۔ ہسی کے دونون نوجوان شہزادے ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمین شبہ نہین کہ کلان شہزادہ لوئیس اور شہزادی ایلالیس آپس مین ایک دوسرے کو پسند کرتے ہین۔ انکی ملاقات خوشی بخوشی ختم ہوگئی مگر مجھے ہمین شبہہ نہین کہ اِس شہزادہ کے خاندان کی طرف سے شادی کا پیغام شہزادی کے لیئے آئیگا۔ ہم اُنکے ازدواج کے برخلاف نہین ہونگے کیونکہ یہ خاندان بڑا شریف و ذیجاہ ہے۔ اِس نوجوان شہزادہ مین حسن اخلاق کی کل باتین بغیر کسی اشتباہ کے موجود ہین۔ اِسکے دماغی و جسمانی قوا مین شباب کی تازگی و قوت پائی جاتی ہے۔ بظاہر وہ گرینڈ ڈچی کا وارث معلوم ہوتا ہے اسلیئے اِسکا جاہ و منصب بھی اس رشتہ مندی سے غیر مناسب نہین ہوگا بالفعل جو حالت ہے اِسمین میرے اور ملکہ معظمہ کے لیئے یقینی بہتر طریقہ یہی ہے کہ ہم دونون خاموش اُنکو مشاہدہ کرتے رہین۔

پنجم جولائی ۱۸۵۵ء

ولنگٹن کالج

۹۔جون کو مسٹر آرتھر ہلپس کونسل کا کلرک مقرر ہوا اور اُسنے اپنے عہدہ کا حلف اُٹھایا علم ادب مین وہ مشہور تھا اور اور اوصاف حمیدہ بھی رکھتا تھا۔اِس سببسے ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ اُسکے حال پر مہربان ہوے اور وہ اپنے آئیڈیل (کامل) پرنس کی لیاقتون سے مستفید ہوا اور اسنے پرنس کی سپیچون اور ایڈریسون کی کتاب کا دیباچہ خوب لکھا سنہ ۱۸۶۲ء مین یہ کتاب چھپ کر شایع ہوئی پرنس کونسورٹ نے اپنی بڑی بیٹی کو خط لکھا ہے۔اُسمین اِن کمیشنون کا ذکر کیا ہے کہ جن مین ہمیشہ اُنکا وقت صرف ہوتا تھا۔اِن کمیشنون مین ایک فائن آرٹ کمیشن ہے دوسرا سنہ ۱۸۶۱ء کی نمایش کا کمیشن ہے اور سینٹ مارٹن کا پروویڈنٹ اور ولنگٹن کالج ہے۔اِن سبکے وہ پریسیڈنٹ تھے اور انمین وہ اپنا بڑا دل لگاتے تھے انکی اکثر میٹنگ مین پریسیڈنٹ ہوتے تھے اور اُنکے غور وخوض کے رہنما بنتے تھے۔ولنگٹن کالج انہی کی حسن سعی و توجہ سے قائم ہوا تھا اور اب کالج خود اپنا کام آپ پورا کرتا تھا۔اِس کالج کے طلبہ کے لیئے ملکہ معظمہ نے ایک تمغہ سالانہ دینا تجویز کیا کہ اُس طالب العلم کو دیا جائے جو سب طلبہ سے زیادہ نیک چلن ہو پرنس نے ۱۶ تاریخ اِس تمغے کے انعام ملنے کے سارے قواعد تجویز کیئے جنسے معلوم ہوتا ہے کہ اِن کا دماغ کیسا محاسن اخلاق سے پر تھا۔

۱۶۔جون سنہ ۱۸۶۲ء کو ملکہ معظمہ نے ولنگٹن کالج کے طلبہ کے لیئے ایک سونے کا تمغہ انعام دینا تجویز فرمایا کہ جو طالب العلم سبسے زیادہ نیک رفتار و گفتار ہوگا۔اسکو انعام دیا جائے گا اِس انعام سے غرض یہ ہے کہ طلبہ مین تعریف کے قابل نیک کرداری پیدا ہو جس سے معلوم ہو کہ آپس مین رشک سے طلبہ مین کہان تک نیک کرداری کی قابلیت پیدا ہو سکتی ہے۔ہر برانچ دل اور ان ملکی کے سب اوصاف مین سے زیادہ تر تعریف انکی نکوکاری کی ہوتی ہے اور اِس نکوکاری کی تعلیم پانیکے لیئے یہ کالج قایم کیا گیا ہے۔

ہر لڑکے کے اختیار سے یہ امر باہر نہین ہے کہ وہ اپنے بزرگون کی اطاعت خوشی سے کیا کرے۔اور اپنے ہمسرون اور برابر والون سے نیک سلوک کیا کرے زبردستون کے سامنے اپنی خود داری اور آزادی رکھے اور کمزور زیر دستون ضعیفون کی حمایت و محافظت کیا کرے اور اُنکے ساتھ محبت اور بھلائی کرے جو اُسکے ساتھ برائی کرے اسکے قصور معاف کردے جن لوگون مین مخالفت ہو اُن مین مصالحت کرادے اور اِن سبکے سوا اپنے فرض کے ادا کرنے مین بیباک

اور راستی و راستبازی مین پختہ کار ہو۔ پس جو طالب العلم ان کل صفات مین یا ان مین سے بعض مین ممتاز ہوگا وہ ڈیوک معظم کے کل قانون پر یا بعض پر چلیگا وہ قواعد مفصلۂ ذیل کے موافق انعام مذکورہ کے پانیسے سرافراز ہوگا۔ قواعد یہ مین کہ یہ تمغہ اس طالب العلم کو انعام دیا جائیگا جسکو ہیڈ ماسٹر بصلاح اور ماسٹرون کے سالانہ انتخاب کریگا پھر اس منتخب لڑکے کا نام پر فکٹو (افسرون) کے سامنے جو اس مقصد کے لیے جمع ہونگے پیش کیا جائیگا ◆

اسکے بعد ایک ہفتہ کے اندر پری فیکٹ اس منتخب شدہ طالب العلم کی سفارش ملکہ معظمہ کے حکم کے لیئے کرین۔ اسی ہفتہ کے اندر اگر کسی پری فیکٹ کو یہ معلوم ہو کہ منتخب طالب العلم کے چال چلن مین کوئی برائی ایسی ہو کہ جسکے سبب سے وہ انعام مذکور کا مستحق نہ ہو تو وہ اسکی تحریری اطلاع ہیڈ ماسٹر کو دین تو پھر ہیڈ ماسٹر اگر ضرورت ہو تو یہ تحقیق کرے کہ طالب العلم پر جو الزام لگایا گیا ہے وہ کسقدر سچا اور کیسا بڑا ہے۔ پہلے اس سے کہ منتخب طالب العلم کا نام پری فیکٹون کے سامنے ہیڈ ماسٹر پیش کرے وہ اُسکے چند ہم مکتبون کے نام لے جنکی تعداد مقرر کرنا اسکے اختیار مین ہو اور پھر ہر ایک سے پوچھے کہ بالفرض اگر وہ اس انعام کے لیئے تجویز کیا جائے تو وہ راضی ہوگا۔ پری فیکٹ ان ہم مکتبون کو حکم دے کہ وہ اپنی رائے سے فیصلہ کرین کہ کون طالب العلم اس انعام کے لیئے منتخب ہونے کی قابلیت رکھتا ہے ◆

عام جلسہ مین جس مین ہیڈ ماسٹر اور کل ماسٹر موجود ہون یہ تمغا دیا جائے۔ تمغا پانے والا اس تمغے کا قطعی مالک ہوگا بشرطیکہ وہ کسی ایسے فعل کا مرتکب نہو جسکے سبب سے وہ اس اعزاز سے محروم کیا جاے

گرینیڈیر گارڈس کی دوسوین سالگرہ (۱۶ جون)

آٹھ برس ہوئے کہ ڈیوک ولنگٹن کی جگہ پرنس کونسورٹ گرینڈیر گارڈس کا کمانڈر مقرر ہوا تھا۔ اُسکی دوسوین سالگرہ۔ ۱۶۔ جون کو تھی جس روز پرنس نے تمغے کے انعام ملنے کے قواعد مقرر کیئے تھے اُسدن وہ اُسکے ڈنر مین پریسیڈنٹ مقرر ہوا۔ اُسکے جام تندرستی پینے کے وقت اُنھون نے اپنے محاسن اخلاق کے سبب سے رجمنٹ کے سارے بہادرون کے دلون کو تسخیر کر لیا اور اُنکے سینون مین زمانہ گذشتہ کی بزرگی و عظمت کا وہی شعلہ روشن کر دیا جو قومی سپاہ کی جان ہے۔ پرنس نے فرمایا کہ یہان ہم اسلیئے جمع ہوئے ہین کہ اس رجمنٹ کے بننے پر جو دو سو برس گزرے ہین اُنکی سالگرہ کی رسم کو ادا کرین۔ یہ دو صدیون کا زمانہ بڑا دراز ہے اور وہ انگلینڈ کی

بڑی عظمت اور شان کا عہد ہے اور اُس زمانہ کی تاریخ مین جو واقعات عظیمہ گزرے ہین اُن سب مین اس رجمنٹ نے کارہائے نمایان کیئے ہین وہ یوروپ وامریکہ وافریقہ کے بحر و بر مین لڑی ہی اور اپنی پامردی اور دلاوری وحسن سعی وکوشش سے ایسی فتوحات عظیمہ حاصل کی ہین کہ جنکے سبب سے دنیا کی قومون مین برٹش قوم سربلند وسرافراز ہوئی ہے اور اُسکا نام روشن ہوا ہی مجھے کچھ ضرور نہین ہی کہ مین اسکے کارہائے نمایان کی تفصیل بیان کرون وہ سب آپ صاحبون کے ذہن مین منقش ہونگے (پرنس نے انکے فتوحات عامہ کو بالتفصیل بیان کردیا) بدنصیبی سے سپاہی کا فرض فقط یہی نہین ہی کہ اپنے ملک کے اجنبی دشمنون سے لڑے بلکہ بعض اوقات اسکا بڑا فرض عظیم یہ ہوتا ہی کہ اسکو مجبوری اپنے ہی بہائیون سے لڑنا پڑتا ہے۔ اُمید ہی کہ آیندہ برٹش سپاہ کو اپنی بہائیون کے ساتھ لڑنے مین اپنا فرض نہین ادا کرنا پڑیگا۔ سپاہی ایسی حالتون مین اس خیال سے ثابت قدم رہتا ہی کہ وہ اپنے اس بادشاہ کے احکام کی بے عذر اطاعت کرتا ہی جسکے خیرخواہ رہنے کا حلف اُسنے اٹھایا ہے اور اپنے ملک کے لیئے اندرونی امن وعافیت کو اپنا خون دے کے خریدتا ہے اور اس قانون کی عظمت کو مول لیتا ہی جو محض آزادی پر مبنی ہوتی ہی اور وہ قوم کو مستقل خوش اقبال اور فرخندہ بناتا ہے ۔

اے صاحبو! جس تادیب وترتیب وقواعد نے اس رجمنٹ کو میدان رزم کے لیئے آمادہ اور وحشتناک بنایا ہے اُسنے اسکو اس قابل بنایا ہی کہ مدتہائے دراز تک وہ ایک طرب انگیز دار الخلافہ کی ہوائے نفسانی وہوس ہائے شہوانی مین رہتا ہے مگر اس سے اُسکی توانائی اور مستعدی وپھرتی وچستی وچالاکی مین سرمو فرق نہین آیا۔ وہ اپنے شہری بہائیون کے ساتھ نیک سلوکی اور موافقت کے ساتھ رہی ہی۔ یہ ایک عجیب واقعیت ہی کہ وہ دو سو برس سے لنڈن کی محافظت کے لیئے حصار نشین اور سول حکومت کے ماتحت رہی ہی تاکہ قانون اور انتظام وبندوبست کی معاون ہوکر اسنے اس انتظام مین کوئی خلل ورخنہ نہین ڈالا نہ کبھی اسکی نسبت یہ شکایت ہوئی کہ وہ گستاخ وعیاش ہوگئی ہی۔ ہم کو امید ہے کہ آیندہ صدہا برس تک اسکے خصائل حمیدہ کی روشنی کو خدا تعالی چمکائے رکھیگا۔ اور اس چھوٹی سی جان نثار سپاہیون کی جماعت کو سلامت با عافیت رکھیگا۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم مردانہ وار اپنا فرض ادا کرین اور اپنے قدیمی خیرخواہان بادشاہ کے کامون کو

یاد رکھین کہ وہ کیسے اپنے ملک کی عزت کے لیئے متفکر رہتے تھے ۰

چند روز کے بعد ۲۳ جون کو ہائیڈ پارک مین وولنٹیر سپاہیون کے بڑے بڑے ریویو ہوئے اضلاع سے وولنٹیر اپنی گرہ سے خرچ کرکے لنڈن مین آئے تھے اسیطرح دار السلطنت اور اسکے نواح کے وولنٹیر جمع ہوئے تھے۔ اس اجتماع سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کیا ایک عجیب قومی جوش اور مصمم اولالعزمی اپنے ملک کی محافظت کے لیئے ہو اس سپاہ کے نئی تحریک کا موٹو (سجع) محافظت تھی نہ جنگ۔ یعنی یہ سپاہ ملک کی محض محافظت کرتی تھی۔ سپاہ پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ مدت دراز کی امن و عافیت و تنعم و تعیش نے سپاہیون کی جفاکشی کا عرق نچوڑ لیا ہے یہ اجتماع اس الزام سے خوب بری کرتا ہی اور ثابت کرتا ہی کہ گو سپاہی لڑائی سے ایسے ہی متنفر ہوتے ہین جیسے کہ شہری نیک آدمی اور خاصکر نیک سپاہی۔ مگر وہ اس حالت مین جنگ سے پہلوتہی نہین کرتے ہین جو انکے ملک کی عزت و سلامتی کے لیئے ناگزیر ہے۔ قواعد کے میدان مین وولنٹیرون کو دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فن سپہ گری کے تمام رموز و کرتبون اور ہنرون سے خوب واقف ہین ایسے آدمیون نے اپنے تئین وولنٹیر بنایا کہ جن کو انکے افسرون نے ایسا جاد پورا سپاہی بنا دیا جو پہلے خیال مین بھی نہین آتا تھا۔ ریگولر سپاہ کو بھی انکو دیکھکر اسپر رشک آتا تھا۔ چار بجے پارک مین ملکہ معظمہ کھلی گاڑی مین بیٹھکر آئین۔ شاہ بلجیم اور شہزادی ایلائس اور شہزادہ آرتھر اُنکے ساتھ بیٹھے اور پرنس کونسورٹ گھوڑے پر سوار اُنکی سواری کی ایک طرف تھے۔ پیچھے شاہانہ جلوس دو گھنٹہ مین بیس ہزار سپاہ کا معائنہ ہوا ۰

پرنس کونسورٹ نے ان وولنٹیرون کی قواعد کا بڑا دل لگاکے ملاحظہ کیا اور اسیدن شام کو ٹرینٹی ہوس کے ڈنر مین پریسیڈنٹ ہوکر بحری و بری سپاہ کے جام سلامتی کے پینے کے وقت انہون نے یہ فرمایا کہ جام سلامتی بغیر اسکے نہین پیا جاتا کہ فخر و مباہات و احسانمندی سے دل متاثر نہ ہو۔ وولنٹیرون نے جو کارہائے نمایان کیئے ہین اور حسن خدمات جو وہ بجالائے ہین اُنپر انگریزون کا فخر و ناز کرنا اور اُن کا ممنون منت ہونا بے وجہ نہین ہے۔ سوسائٹی کے تمام درجون کے فرقون مین سے یہ سپاہی اور ملاح وولنٹیر ہوئے ہین اور انہون نے اپنے ملک کے لیئے جان سپاری اختیار کی ہی۔ ہم بعض اوقات سنتے ہین کہ ان خدمات مین

خرچ ہوتا ہے۔ اسکا ہمکو یقینی افسوس کرنا چاہیئے کہ مجبوری ہمکو ایسے خرچ سے نقصانات اٹھانے پڑتے ہین مگر بحیثیت مجموعی ان وولنٹیرون کے صیغون کے قائم رکھنے سے قوم کا دل ودماغ صحیح اور اسکا شعور فطری تیز معلوم ہوتا ہے اور اس سے قومی جوش و اولو العزمی ظاہر ہوتی ہی وولنٹیرون نے ملکہ معظمہ کی خدمت اسلیئے اختیار کی ہین کہ جب ہمارے سواحل پر کوئی خوف نمایان ہو تو وہ ریگولر سپاہ اور ملیشیا سپاہ کی معاون ہونگی جس سرعت کے ساتھ یہ تدبیر بروے کار ظاہر ہوئی ہی سارا جہان تعجب کے ساتھ اسکی سچی تعریف کرتا ہی آج جو ہمنے جلوہ گاہ سپاہ کی دیکھی ہے وہ ان لوگون کے دلون سے کبھی فراموش نہین ہوگی۔ جنہون نے اپنی خوش نصیبی سے اُسے دیکھا ہے۔ اسمین آزاد منش و تعلیم یافتہ و صنعتکار آدمی مسلح تھے اور اپنے ملک کی جان سپاری کی شہادت دے رہے تھے اور بتلارہے تھے کہ ہم اپنے ملک کی حفاظت کرنے مین جان دینے کو تیار ہین۔ اب ملک مین ایک لاکھ تیس ہزار سے زائد وولنٹیر ہین اور جب حقیقت مین ملک کے لیئے اصلی خوف نمودار ہوا تو ۱۸۶۲ع مین ۱۶۴۰۰۰ وولنٹیر تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف کی صورت مین ملک مین کتنے وولنٹیرون کے جمع ہونے کی قابلیت ہی ہم اسبات کو جلد بھول جاتے ہین کہ دنیا کے کل ملکون کے برخلاف ہمارے یہان خدمات جنگی کا بجالانا بالکل وولنٹیرون کے ہاتھ مین ہے جن مین سب قسم کی سپاہین بحری و بری موجود ہین۔ اس ذریعے سے پسندیدہ حب الوطنی کا جوش ظاہر ہو رہا ہے وہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ وولنٹیرون کی سچی و صحیح خدمات پر جو خدا کا فضل و کرم مشاہدہ مین آیا ہے اسکو ہمیشہ خدا اسپر جاری رکھے ✽

وولنٹیر کا ایک ضمیمہ نیشنل رائفل ایسوسی ایشن (بندوق سے نشانہ بازی کی جماعت) تھی اسکا پہلا جلسہ ومبلڈن مین تہا۔ اسمین ۲۔ جولائی کو ملکہ معظمہ تشریف لے گئین یہ ایک جدید جلسہ تہا (کل جدید لذیذ) موسم گرما کا پہلا دن تہا کہ حضرت علیا نے ۴۰۰ سو گز کے فاصلہ پر چاند ماری پر اول نشانہ مارا۔ انکو ایک ایڈریس دیا گیا۔ اس تشریف آوری کا نتیجہ یہ تہا کہ سارے ملک مین وولنٹیرون کو نشانہ بازی مین کمال حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو گیا اور وہ سب ملکون پر نشانہ بازی مین سبقت لے گئے ✽

ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ ستمبر کے مہینے مین کوبرگ کی سیر کیجائے جس سے روح کو دو طرح سے تازگی حاصل ہو اول خوشنما اضلاع مین اپنے ہم نشینون

کے نشیمنون کی سیر سے دوم بڑی بیٹی اور پہلے نواسے کے دیکھنے کی فرحت و مسرت سے۔ اِس لیئے باپ نے بیٹی کو خط لکھا کہ ہمارا ارادہ مصمم ہی کہ آخر موسم گرما مین کوبرگ مین آئین۔ تم وہان اپنے بیٹے کو ضرور ساتھ لانا۔ اُسکو تم اسی طرح سے نہین چھپانا چاہیے کہ تم اپنے ڈرائینگ (نقشون) کو جزودان مین چھپایا کرتی تہین اور اُنکو کہا کرتی تہین کہ نہایت خراب ہین آپ اُنکو دیکھیئے گا نہین مگر جب ہم اُنکو دیکھتے تھے تو وہ بہت خوشنما معلوم ہوتے تھے اور اُن مین تمہاری قابلیت و ذہانت معلوم ہوتی تہی اب تم ہمسے جدا ہوگئی ہو اور تمپر ہمارا یہ حق ہے کہ اپنے بچے کو دکھاکر ہم کو خوش کرو"۔ ۳۰ جون کو پرنس کونسورٹ نے بیرن سٹوک میئر کو اپنے ہین خبرون کا طومار باندھ دیا کہ عمون لیوپولڈ آج صبح کو ہم سے رخصت ہو کر برسل کو جائینگے اگرچہ اُنکو سردی نے ستایا مگر وہ خوش و تندرست ہین۔ پولی ٹکس مین آخرکار سب امورات اہم اتفاق رائے سے فیصل ہوگئے۔ کے بی نٹ معاملات کو صحت کے ساتھ دیکھتی ہے۔ جو خرابیان تہین اُنکے سرپہاڑون سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہوگئے ریفورم بل واپس لیا گیا۔ ملکہ معظمہ اور ہندوستان کی سپاہ مین آپسمین شامل ہو کر ایک ہوگئین کاغذ کی معافی محصول زیربحث ہی۔ سواحل اور بندرگاہون کی محافظت کا پوری طرح سے فیصلہ نہین ہوا ❊

ہم نے وولنٹیر کا ریویو کیا۔ مجھے یاد نہین کہ کوئی اِس سے بہتر مین نے سیر کی ہو۔ اگست مین ہم سکوٹ لینڈ مین جائین گے۔ ستمبر کے آخر ہفتے مین کوبرگ کی سیر کرینگے۔ توکی اور اُس کے ننھے بچے سے ملکر ہم اپنا دل خوش کرینگے۔ ہم اسطرح جائینگے کہ کسیکو ہم معلوم نہون اور نہ ہم کسی سے ملاقات کرینگے۔ نہ استقبال شاہانہ کے خواستگار ہونگے۔ ۱۶ جولائی کو انٹرنیشنل سٹی ٹسٹی کل کونگریس مین مجھ اپنا پریسیڈنٹ بنائین گے اور اسمین مجھے ایک ایڈریس دینی ہوگی۔ یہ مضمون بہت مشکل ہے مجھے اسکے لکھنے مین تکلیف ہوگی۔ مجھے آپ کی ملاقات سے ایسی ہی خوشی حاصل ہوگی جیسے آپ کو میری ملاقات سے ❊

سنہ ۱۸۳۶ و ۱۸۳۷ء مین برسل مین پرنس البرٹ مقیم تھے تو اُنھون نے سٹی ٹسٹک سائنس کے اصول مسٹر کونٹ لیٹ سے سیکھے تھے اُنکا یہ استاد اِس فن مین علماً اور عملاً دونون طرح سے استاد اور تجربہ کار تھا۔ وہ علوم ریاضی کا عالم تھا۔ اِس کونگریس کا وہی بانی مبانی تھا ❊

یوروپ کی کل سلطنتون مین دستور تہا کہ وہ سٹی ٹسٹی کل نقشے چھاپ کر مشتہر کیا کرتی تہین۔ صاحب ممدوح نے ان نقشون کو جمع کرکے اسطرح مدون کیا کہ سب مقدارون کو ایک ہی پیمانہ واحد مین تحویل کیا جس سے بلجیم کی گورنمنٹ کو یہ شوق پیدا ہوا کہ یوروپ مین جو سٹیٹسٹی کل افسر ہین ان سب کو بلاکر جمع کیجئے اور اس سائنس کو مدون کیجئے۔ برسل مین اول یہ کونگریس جمع ہوئی اور مسٹر کوئٹ لیٹ نے ایڈریس دی اور شاہ لیوپولڈ نے اُسکی تائید کی اور ڈنر مین اسکے ممبرون کو بلایا۔ روس کے سوا یوروپ و امریکہ کی تمام سلطنتون نے اپنے قائم مقام کونگریس مین بہیجے۔ روس کے شہنشاہ نکولاس نے کوئی ڈیلیگیٹ اس سبب سے نہین بہیجا کہ اسکے خیال مین کوئی بات ایسی نہ تہی کہ وہ باقی یوروپ سے سیکہتا بعد ازان پیرس اور وائینا مین یہ کونگریس ہوئی پہر لنڈن مین اس کونگریس کی باری آئی ؁

مسٹر کوئٹ لیٹ اپنے پُرانے شاگرد کی لیاقتون اور قابلیتون سے واقف تہا اُسنے شاگرد سے درخواست کی کہ وہ اس کونگریس کا پریسیڈنٹ ہو۔ پرنس کونسورٹ کو گو اسوقت کامون کی کثرت تہی مگر اس کونگریس کی قدر و منزلت و توقیر ایسی دل مین جاگزین تہی کہ اُسنے اس درخواست کو قبول کر لیا اور لکہا کہ مین اس کونگریس کا معاون ہونگا۔ اس منظوری کے بعد پرنس نے ممتاز سکرٹری ڈاکٹر فار کو لکہا کہ مین آپ کا دماغ چوسنا چاہتا ہون مجہے وہ باتین بتا دیجئے جن کا کہنا کونگریس مین مفید ہو۔ ڈاکٹر فار نے گورنمنٹ کی مخاطبت مین جو مضمون لکہا تہا اسکو پرنس کے پاس بہیجدیا۔ اس مضمون مین وہ چوٹی کی باتین بتا دین جن کو وہ اپنے نزدیک سمجہتا تہا کہ اگر پرنس انکو کونگریس مین بیان کرے گا تو کونگریس کو فائدہ پہنچے گا ڈاکٹر فار لکہتے ہین کہ جن مضامین پر مین نے پرنس کو مطلع کیا تہا انکو اسنے خود اس خوش اسلوبی سے لکہا کہ مین اسے دیکہکر متحیر ہوگیا۔ ایڈریس جو پرنس نے لکہی وہ اسکی اپنی ہی تصنیف سے تہی ۱۶۔ جولائی کو اس ایڈریس کو پڑہا جسکو کل سامعین نے سنکر واہ وا اور تحسین و آفرین کی انمین یوروپ کے بڑے بڑے مدبران ملکی اور اہل سائنس موجود تہے۔ اسکے بعد یوروپ مین اور مقامات پہ کونگریس ہوئی اوران مین شہزادون اور امیرون نے ایڈریسین دین مگر ان مین ایک ایڈریس بہی پرنس کی ایڈریس کو نہین پہنچتی تہی ؁

پہلے زمانہ مین صحیح سٹی ٹسٹی کل پر پولٹیکل اور سوشیل سائنس کی بنیاد ایسی قائم نہین ہوئی جیسی اب قائم ہوئی ہے۔ پرنس کے قول کے موافق سٹی ٹسٹی کل سائنس کی نسبت گنواری تعصبات اب تک چلے جاتے ہین اسلیئے پرنس نے یہ خیال کیا کہ میرے لیئے کوئی خدمت اِس سے بہتر نہین ہوسکتی کہ کونگریس کے موضوعات کے فوائد کو عوام الناس مین بیان کرون۔ اِسکے سبب سے نفس الامری واقعات عظیمہ کا اور فطری و روحانی منظرات عالم کا علم وسیع ہو جائیگا۔ اور اِس سے استقرار ایسے ایسے کیئے جائینگے کہ انسان کی بہبود و صلاح و فلاح کے کام آئینگے۔ انھون نے دیکھا کہ اِن واقعات کا بیان کرنا جو بالذات اپنے مقدار و احاطہ مین کم و بیش قیمتی ہوتے ہین علی العموم وہ دلون پر مضر اثر پیدا کرتے ہین اسلیئے انھون نے یہ بیان کیا کہ اِس سائنس کی بے اعتباری و بے توقیری و ناقدری اسلیئے پیدا ہوئی ہے کہ اُسکا استعمال درست اور صحیح طور پر نہین ہوتا۔ کوئی مصنف اپنے مسائل نظریہ اور رایون کے سہارنے مین سٹی ٹسٹی کل ہندسون کی جب رجوع کرسکتا ہے کہ اُنکے مطالعہ و ثبوت مین نہایت صبر و تحمل کرے اور دقتین اٹھانے مین گھبرائے نہین بس یہی نفس الامری مشکل امتحان مین مصنف کی محافظت ایک خاص وسعت تک کرتی ہے اور اُسکو ترغیب دیتی ہے کہ ایک مفید بکار آمد سرمائیہ بہت سا باآسانی حاصل کرلے پولٹیکل مباحثون مین جمہور دیکھتے ہین کہ مدبران ملکی متضاد سٹی ٹسٹی کل نتائج کو اپنی متناقض دلائل کے ثبوت مین اپنے یقین کے ساتھ برابر استعمال کرتے ہین یعنے ایک ہی اعداد سے ایک مدبر جو دلیل کے ساتھ ایک نتیجہ کو ثابت کرتا ہے دوسرا مدبر اُس سے متضاد نتیجہ نکالتا ہے علی العموم جمہور اپنے دلون مین اِن مدبران ملکی کے مباحثون کے ساتھ سٹی ٹسٹکس کو مربوط کرتے ہین اور اسطرح سٹی ٹسٹکس کے استعمال کرنیسے جمہور کی رایون مین یہ سائنس بے توقیر ہوجاتا ہے اور قدر و منزلت مین گھٹ جاتا ہے۔ مدبران ملکی اور محاسبین خزانہ و مال و اطبا و اہل طبعی ایسی واقعیتون کی تلاش مین رہتے ہین کہ اپنے بیانات و مقولات کو سٹی ٹسٹکس سے سہارا دین۔ اِس سے قطعی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب مانتے ہین کہ سٹی ٹسٹکس سچ کی بنیاد ہین۔ بس اسوجہ سے چاہیئے کہ جمہور اپنے دلون مین اِس سائنس کی قدر و منزلت کو بڑھائین نہ یہ کہ گھٹائین۔ مین یہ کہتا ہون کہ یہ مقابلہ اور سائنسون کے سٹی ٹسٹی کل سائنس جدید ہے اور ہنوز وہ تکمیل کو پہنچکر پختہ نہین ہوا۔ اِس سبب سے ہم اُسکو

بظاہر غیر مکمل سائنس سمجھتے ہین اور زیادہ تر یہ جانتے ہین کہ وہ خود سائنس نہین ہی بلکہ اور سائنسون
کا معین و معاون ہے۔ پس اگر سائنس کے مقصد اعلیٰ مین سٹی ٹسٹکس شریک نہ ہوتا۔ کہ ان
قوانین کی تحقیق و تکشیف کرے جو عالم پر فرمانروائی کر رہے ہین۔ اور یہ اپنا فرض اور حق اپنی عزیز
بہنون نیچرل اور پولیٹیکل سائنسون کو دیدیتا ہے تو یہ اُسکا اپنے تئین نفی کرنا اس غرض سے ہی
کہ وہ اور سائنسون کے مشکل کامون کی لطافت اور سادگی کی حمایت کرے یعنے واقعیتون کے
اجتماع کا ثبوت دے اور اپنے بیرونی استعمال کی جو ہوسکتا ہے طرفداری نکرے۔ اسیواسطے قوانین
عامہ جیسا کہ علم کے اعلےٰ درجہ کے خزانے زمین پر انسان کے لیئے ہین وہ بغیر عبارتی بیان کے بدیہی
ہندسون مین نظرون کے سامنے موجود ہوتے ہین +

یہ امر دیکھنا مشکل ہے کہ ایسی حالتون مین کہ اُسنے خود اپنی خودی سے انکار کیا ہے
کس طرح سے سٹی ٹسٹی کل سائنس سے تعصب کیا جائے اور اسپر لعنت ملامت کیجائے اور اُسپر
حملہ کیا جائے۔ ہم سنتے ہین کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس سائنس کا اتباع کرنا اور اسکا جاری رکھنا ذہن کو
دہریت کی طرف لے جاتا ہے اور سچے مذہب کی بیخ کنی کرتا ہے اس سے انسان کے دل مین قادر
مطلق کی قدرت کی توقیر و قدر نہین رہتی۔ اور خدا کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور ارادہ کے موافق کام
نہین کرسکتا۔ دنیا فقط ایک کل کے پرزے ہین جو ایک پہلے عام سکیم مقررہ کے موافق حرکت کرتے
ہین اسکے اجزا کی مساحت ریاضیہ ہوسکتی ہی اور وہ سکیم (ترکیب) اعدادی جملون مین بیان ہوسکتی ہی
جو تقدیر کے عقیدے پر لیجاتی ہے یعنے پہلے سے مقدر ہے کہ یہ ہوگا۔ یہ سائنس انسان کو اپنے
اخلاق دینی کی شان سے گراتا ہے اور فقط وہ اس کل کا پہیہ بن جاتا ہے وہ کسی فعل کا اپنی مرضی
کے موافق مختار نہین رہتا بلکہ جو کام اُسکے لیئے تقدیر مین پہلے سے مقدر ہوا ہے اُسکا وہ کرنیوالا
رہجاتا ہے اور اُسکے لیئے جو رفتار مقرر ہے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری اسکے موافق وہ چلنے والا ہوجاتا
ہے۔ اس سائنس پر یہ بڑی تہمتین لگائی جاتی ہین اگر وہ سچ ہون تو بڑی ہولناک ہین کیا یہ سچ
ہین ؟ کیا خدا تعالی کی قدرت اس واقعیت کے منکشف ہونیسے غارت ہوجاتی ہے کہ زمین اپنے
محور پر ۳۶۵ دفعہ حرکت کرتی ہوئی آفتاب کے گرد ایک اپنا دورہ پورا کرتی ہے اور اسی سبب سے سال
بھر مین ۳۶۵ دن ہوتے ہین اور اس عرصہ مین چاند تیرہ دفعہ بدلتا ہے اور مد چھ گھنٹے مین بدلتا ہے

اور فارن ہیٹ کے تھرمامیٹر مین ۲۱۲° درجہ حرارت مین پانی کھولنے لگتا ہے اور صرف
اپریل و مئی مین بلبل چہچہاتا ہی اور سب پرند انڈے دیتے ہین اور جب ایک سو چھ لڑکے پیدا
ہوتے ہین تو سو لڑکیان پیدا ہوتی ہین؟ کیا آدمی کی آزادی مین اس سے فرق آتا ہی کہ ایک
نسل تیس برس تک قایم نہین رہتی۔ اور پوسٹ آفس مین جن خطوط پر مکتوب الیہ کا نام کاتب
لکھنا بھول جاتا ہے انکی تعداد بحساب اوسط ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہی اور جرمون کی تعداد جو قومی معاشرت
کی ایک مقامی حالت مین ہوتی ہے وہ مستقل ہوتی ہی اور بوڑھے آدمیون کا دل ان چیزون سے
نہین بہلتا جن سے کہ بچون کا؟ لیکن ہمارا سٹی ٹسٹی کل سائینس نے یہ نہین کہا کہ ایسا ہو بلکہ وہ صرف
یہ بیان کرتا ہی کہ ایسا ہوتا ہے اور اسکو اہل طبیعی یا پولیٹکل اکونومسٹ پر چھوڑ دیتا ہے کہ وہ دلیل
سے ثابت کرے کہ ایک امر جتنی دفعہ ایسا ہوا ہے اسکی تعداد سے اسکا احتمال ہوتا ہے کہ جبتک
ایک ہی علل کام کرتے رہین گے تو پھر ایسا ہی ہوتا رہیگا جیسے کہ پہلے ہوا تھا۔ اس سے علوم ریاضیہ
کی وہ فرع پیدا ہوتی ہے جسکا نام حساب احتمالات ہی۔ اور اسلیئے یہ مسئلہ نظری ثابت کیا گیا ہے کہ
فطری عالم مین یقینیات بالکل نہین ہین بلکہ صرف احتمالات ہین اگرچہ یہ مقولہ انسان کے دل
مین ایک خاص حد تک اطمینان خاطر کو گھٹاتا ہے اور کچھ تکلیف بھی دیتا ہی مگر وہ سچائی مین
کم نہین بے پروائی کے ساتھ ہم کو اطمینان ہے کہ کل سورج نکلیگا مگر یہ ایک امر احتمالی ہی جو ایک
مستقل کسر ریاضیہ مین بیان ہو سکتا ہے۔ ایشیورینس آفسون مع جان کے بیمہ کے دفترون نے
بہت سی سٹی ٹسٹی کل واقعیتون سے حیات انسانی کے بقا کے احتمالات کو تحقیق کر لیا ہے
کہ وہ ہر انسان کے ساتھ اسکی جان کی قیمت کا سودا کرتے ہین مگر اس سے کوئی ناخدا پرستی کا
ادعا نہین ہوتا کہ ہم یہ فیصلہ کرین کہ کوئی خاص شخص یقینی کب مریگا۔ یہ سائینس محض بے سود
اسلیئے بتایا جاتا ہے کہ وہ کسی خاص صورت کا قطعی فیصلہ نہین کر سکتا۔ اور جہان انسان
یقینیات کو چاہتا ہے وہان وہ احتمالات کو قایم کرتا ہے۔ اسپر یہ ایک بڑا اعتراض مخالفانہ
عائد ہوتا ہے۔ اور اس اعتراض کی بنا اچھی ہے مگر اسکا اثر سائینس پر کچھ نہین ہوتا فقط اس
سائینس کے استعمال پر ہوتا ہی جسکو انسان عبث کیا کرتا ہے اور جسکے لیئے وہ بنایا نہین گیا۔
سٹی ٹسٹی کل کی سائینس کی اصل یہ ہے کہ وہ ظاہری قوانین عامہ کی تحقیق کرتا ہے مگر یہ قوانین

کسی خاص صورت معلومہ پر استعمال نہین ہوسکتے جو قانون تحقیق ہوتا ہی وہ کلیۃً تحقیق ہوتا
ہے اور جزئیۃً نا تحقیق ہوتا ہے بس اسی سے اعتراض بھی رد ہوتا ہے اور جہان آفرین کی قدرت
وحکمت ودانائی ونیکی ظاہر ہوتی ہے جو بتلاتی ہے کہ قادر مطلق نے مادی اور اخلاقی دنیا کو غیر
متغیر قوانین پر قائم کیا ہے جو اُسنے اپنی ازلی ابدی ذات کے موافق مقرر کیئے ہین اور اُس کے
ساتھ اُسنے یہ جائز رکھا ہے کہ خاص صورت مین اپنی قدرتون کو پورے طور سے آزادانہ کام
مین لائے اور اسکے ساتھ اپنے قوانین کے جاہ وجلال کی حمایت کرے جنپر کسی خاص آدمی کے
اپنے ارادہ کا اثر کچھ نہین ہوتا ہ

پرنس نے اپنی کوتاہ بیانی کے لیئے یہ عذر کیا کہ مین ایسی سچی وسادی باتون کا ذکر ایسے
بڑے بڑے صاحب کمال سائنس دانون کے روبرو کرتا ہون جنمین مسٹر کوئیٹ لیٹ بھی موجود
ہین جنسے کہ مین نے چوبیس برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ علوم ریاضیہ کی اعلےٰ درجہ کی فروع مین
اول استفادہ حاصل کیا تھا اُسنے اپنی عظیم قابلیتون کو اس سائنس مین بعض مظاہر عالم کے
اندر ایسی کامیابی کے ساتھ رہنمائی کی کہ اِن مین سٹی ٹشٹی کل واقعتین فراہم وتحویل کرکے فرنازل
قوانین منکشف وتحقیق کیئے۔ پرنس نے اپنے بیان مین اور اضافہ کیا کہ آدم زاد کی حالت معاشرت
وتمدن مین جو واقعات نمایان ہوتے ہین انکی تحقیقات کرنا اس کونگریس کا مقصد اعظم ہے اِسکی
کوشش وسعی کے نتائج نے اِسکی اس امید کو بڑھایا ہے کہ مدبران ملکی اور مقنن اسکی ہدایت
سے کوشش کرینگے کہ وہ انسان کی معاشرت تمدنی مین مسرت وراحت کو زیادہ کرین۔ ایسی
کونگریسین بڑی بیش بہا ہین کہ مختلف گورنمنٹون اور فرقون کو متفق کرکے ایک راہ پر چلاتی ہین
کہ وہ ایسی تحقیقاتون کے پیرو ہون کہ جن مین وہ مشترک ترکیب ومشترک مآل کار ومشترک سیرت
مین متفق الاغراض ہون ؛

پرنس نے یہ اور فرمایا کہ سٹی ٹشٹی کل سائنس کا موضوع یہ ہی کہ قوانین دریافت کرے
جس کی اصل یہ ہے کہ مشاہدات کے لیئے ایک وسیع رقبہ ہو اور اُنمین واقعیتون کی تحریر کا نظام
واحد ہو۔ ہماری معاشرت وتمدنی حالت کی تحقیق مین نتائج صحیحہ کی تحصیل کے لیئے ضرور ہے کہ
واقعیتون کی بہت سی اقسام باہم جمع کرکے انکا آپس مین مقابلہ کیا جائے۔ آبادی کی افزائش کے

شادی بیاہون کے۔ پیدایش و موت کے۔ وطن چھوڑکر نقل مکان کرنے والون کے۔ بیماری کے جرمون کے۔ تعلیم کے۔ زراعت کے پیداوار و کے کامون کے صنعت کے۔ حرفتون و پیشون کے نتائج کے۔ تجارت کے۔ خزانہ و مال کے بسٹی ٹسٹک (جداول) بنائی جائین۔ اور پہر مختلف ملکون کی ایک قسم کی واقعتین آپس مین مقابلہ کیجائین اور انہین دیکھا جائے کہ پولی ٹکل۔ مذہبی حالتون پیشون و حرفون کے۔ سنون کے۔ آب و ہوا کے کیا کیا اثر ہوتے ہین۔ اور مختلف اوقات مین ایک ہی حالتون مین یہ مشاہدات کیئے جائین اور مشاہدات اول کے وہ ضمیمے بنائے جائین صرف وقت کے ہاتھ مین یہ بات ہی کہ ہم ترقی کا امتحان کرسکتے ہین۔ پرنس نے اب تک اس سائنس کے لیئے جو کام ہوئے تھے انکی توضیح کی۔ اور پہر مختلف ہدایتین بیان کین جن کے سبب سے اس انٹرنیشنل کونگریس کا یہ اثر معلوم ہوا کہ اسنے انگلینڈ اور ملکون کے لیئے سٹی ٹکس کی مختلف شاخون کے مشاہدات کے اجتماع مین تصیحح کو بڑھا دیا ہے اور محققین کے لیئے ایک روشنی پیدا کردی ہی*

پھر پرنس نے یہ اور فرمایا کہ اسطرح سے جو نقشے ہم کو حاصل ہونگے ہمین شبہہ نہین کہ وہ تازہ بتازہ ہندسون مین ہونگے اور ہم اپنے تجربے اور فیلنگس سے جانین گے کہ مختلف قومین پیمین (؟) ایک دوسرے کی محتاج ہین۔ انکی ترقی انکی اخلاقی بہتری انکی جسمانی و روحانی مرفہ الحالی اور ان کی خوشی کی اصلی حالت جب قائم رہ سکتی ہے کہ ان مین ایسی مصالحت اور ایک دوسرے کی بہی خواہی ہو ان مین امن و عافیت ہو۔ ان مین باہمی رقابت قائم رہے مگر یہ رقابت معاشرت تمدنی کی ترقی کی دوڑ مین پیشقدمی کے لیئے ہو۔ گو ان مین سے ایک کی قسمت مین یہ ہو کہ وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچنے مین مقدم ہو مگر اسکے فائدہ و صلہ مین سب شریک برابر ہون اور سب لین اپنی دماغی و جسمانی قوا کو سمجھکر ایسی رقابت کو بڑھائین جو بھلی ہو۔ پھر پرنس نے کونگریس کے ممبرون سے عرض کیا کہ وہ جزئیات کی تفصیل مین اپنے تئین حیران نکرین خواہ وہ کیسی ہی دلکش ہون بلکہ وہ اپنی استعداد و توانائی کو ان اصول وسیعہ کے قائم کرنے کی رہنمائی کے اندر کام مین لائین جنپر مختلف قومون کے مشترک کام مبنی کیئے جائین اور یہ مشترک کام اصلی ترقی کرنے مین موثر و معاون ہون پرنس نے جن الفاظ پر اپنے ایڈریس کا خاتمہ کیا وہ سامعین کے دل پر بڑے موثر ہوئے ہین جا بتا

ہون کہ اِس کونگریس کا کام صرف اظہار اور سفارش ہی اور اِن اظہارون اور سفارشون پر عمل کرنا آخر کار مختلف گورنمنٹون پر موقوف ہی۔ یہ سچ ہے کہ ہدایات سابقہ مین سے بعض ہدایتون کی تعمیل ہوئی۔ اور بعض کی تعمیل نہین ہوئی اور اُنپر توجہ نہین کی گئی اور اِس الزام سے مین اپنے ملک کو بری نہین کر سکتا۔ مجھے بڑی مسرت و مباہات ہوگی کہ یہ عمدہ اجتماع جو ہوا ہے وہ ایسی ایک عالیشان عمارت کی بنیاد مستحکم کرے جو اِن ابدی قوانین کو منکشف کرکے مسرت انسانی کو بڑھائے جنپر ایک عالم کی خوشی موقوف ہی۔ گو اِس عمارت کی تعمیر مین دیر ضرور ہوگی۔ اور اُسکے لیئے آیندہ نسلون کی محنت و جفاکشی کی احتیاج ہوگی۔ وہ خدا ہماری کوششون کو متبرک بنائے اور اُنکے نتائج مین برکت دے جسنے ہمارے دلون مین سچ کے منکشف کرنے کی خواہش کی جڑ جمائی ہے اور ہمکو قوائے عقلیہ عطا کی ہین کہ ہم اُنکو انکشافات مین آخر تک کام مین لائین ✤

ہم نے اِس ایڈریس کو اسلیئے طول دیکر لکھا ہے کہ وہ پرنس کی سب ایڈریسون مین بہتر اور آخر تھی۔ اسکا فرانسیسی زبان مین بھی ترجمہ ہوا۔ اصل ایڈریس جرمنی زبان مین لکھی گئی تھی جس کا ترجمہ انگریزی زبان مین خود پرنس نے کیا۔ اور آٹھ روز بعد اسکی نقل سٹوک میر کو بھی بھیجی اور اُنکو لکھا کہ اگرچہ یہان یہ ایڈریس سب کو پسند آئی ہی مگر مجھے بڑی خوشی جب ہی ہوگی کہ آسکو آپ پسند فرمائینگے ✤

ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ہم حاضری کھانے بیٹھے ہی تھے کہ فرزند داماد کا نام اُنکا تار آیا کہ ۸ گھنٹے ۱۰ منٹ پر صبح کے بیٹی پیدا ہوئی اور زچہ اور بچہ دونون تندرست ہین اِس تار سے بڑی خوشی ہوئی۔ بچے خوشی کے مارے کودتے پھرتے ہین۔ ہر ایک خوش معلوم ہوتا ہے اور بے فکری کے ساتھ شکر گزار ہوتا ہی ✤

اسوقت میرے دل مین خوشی سماتی نہین صرف دو لفظ مبارکباد کے اپنی پیاری لاڈلی کو لکھتا ہون جو ابھی ایک بچہ کی ماں بنی ہی۔ یہ چھوٹی سی بچی ایک عطیہ ایزدی ہی جس سے آیندہ آنے والے دنون مین تم کو بہت خوشی ہوگی۔ تار سے معلوم ہوا کہ تم تندرست ہو خدا کرے کہ یہ خبر معناً ایسی ہی ہو جیسی ظاہر الفظون مین معلوم ہوتی ہی۔ پرنس بیٹی کو ہفتہ وار خط لکھا کرتے تھے روز بیٹی اور نواسی کی خیر و عافیت کی خبر آتی تھی۔ مگر فرط محبت کے سبب سے

برلن مین ملکہ معظمہ کے نواسی پیدا ہونا

پرنس کا خط ... [illegible]

اُنھون نے تیسرے ہی دن پھر یہ خط لکھا کہ مادر و دختر کے جسم و روح کی خبرین خاطر خواہ چلی آ رہی ہین مین جانتا ہون کہ تم بڑی خاموش ہو۔ اِس بات کو تم اپنے دل مین رکھو کہ اگرچہ تم تندرست ہو اور اپنے دل مین اپنے تئین تندرست جانتی ہو مگر تمہارا جسم ایک نئی ترکیب اور تمہارے اعصاب دماغی ایک نئی روان اختیار کرینگے۔ دل و دماغ کا آرام پانا اور قوائے جسمانی کا بحال رہنا لطیف غذا پر اور اُسکے ہضم ہونے پر اور بدل ماتحلل کے پینے پر موقوف ہی۔ تم میرے رسالہ فزی اولوجی سے مستفید ہو وہ تمہارے لیئے مضر نہین ہوگا۔ اصول عظیمہ کے خیال مین رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے انکے موافق ہم اپنے افعال کو درست کر سکتے ہین ✢

لڑکون سے چھوٹی لڑکیان زیادہ پیاری اور خوبصورت ہوتی ہین تمہاری یہ چھوٹی لڑکی بہی بڑی پیاری ہوگی ✢

کنیڈا مین پرنس آف ویلز کا سفر

سنہ ۱۸۶۰ء ملکہ معظمہ کو یاد رہے گا اِسمین بڑے دلچسپ واقعات واقع ہوئے ہین منجملہ اُنکے ایک کنیڈا مین پرنس آف ویلز کا سفر ہے۔ جب کریمیا مین لڑائی ہو رہی تہی تو کنیڈا سے ایک ڈیپوٹیشن اسغرض سے آیا تھا کہ ملکہ معظمہ وہان قدم رنجہ فرمائین۔ جب ڈیپوٹیشن اِس اپنے کام مین ناکام رہا تو اُسنے یہ درخواست کی کہ ملکہ معظمہ اپنے بیٹون مین سے کسی بیٹے کو گورنر جنرل مقرر کر دین مگر اِسوقت کوئی بیٹا کم عمری کے سبب سے وہان گورنر جنرل کے عہدہ پر مقرر نہین ہو سکتا تھا۔ آخر کو گفتگو ہوتے ہوتے یہ فیصلہ ہوا کہ موسم بہار مین پرنس آف ویلز اقصائے مغرب مین سفر کرے اور اُنکے ساتھ ڈیوک نیوکیسل سکرٹری کولونی جائے۔ جب یہ خبر امریکہ مین پہنچی تو مسٹر بوچانن پریسیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹ نے بہی درخواست کی کہ پرنس آف ویلز ہماری ہی پبلک کی سیر کرین اور وعدہ کیا کہ یہان اُن کا خیر مقدم ایسی محبت و عقیدت سے ہوگا کہ جس سے ملکہ معظمہ نہایت مسرور ہونگی پریسیڈنٹ کی یہ دعوت قبول ہوئی۔ اور اُسکو اطلاع دی گئی کہ پرنس آف ویلز شاہانہ طور پر سفر نہین کرے گا بلکہ وہ سکوٹ لینڈ کا بیرن بنکر سفر کرے گا۔ ۲۵۔ جولائی کو شہزادہ نے نئی دنیا مین قدم رکھا۔ نیو فونڈ لینڈ مین سینٹ جان کے محل مین داخل ہوا۔ یہان کے باشندے گنوار مچھیرے تھے۔ اُنکی بیبیان شہزادہ کے گرد وحشیانہ صدقے ہوئین اور سوائے ہیج مہراتی کے کوئی اور بات نہ کہی۔ اور اکثر چلا چلا کر یہ پکارتین کہ خدا اِس حسین چہرہ کو برکت دے اور اُس کے لیئے

ایک نیک بی بی بہیجدے۔ شہزادہ نے یہان کے بڑے گرجا کا ملاحظہ کیا اور بشپ سے بڑی آدمیت سے ملا۔ بشپ نے اُسکو دعا دی کہ خداتعالی اِس نوجوان کو برکت دے۔ آگے سفر کا حال آیندہ لکھا جائے گا۔

۶۔ اگست کو اولیائے دولت اوسبورن سے بال مورل کو روانہ ہوئے۔ راہ مین ایڈنبرا مین وولنٹیر سپاہ کے معائنہ کے لیئے قیام کیا جسکا حال ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامہ مین یہ تحریر فرمایا ہے کہ ۸ گھنٹے دس منٹ پر ہم ایڈنبرا کے سٹیشن پر پہنچے ڈیوک بک کلوچ اور معمولی حکام نے اور لشکر نے جو ہمارے ملاحظہ کے لیئے آیا تھا ہمارا استقبال کیا۔ صبح کا وقت ڈچس کنٹ کی ملاقات مین بسر ہوا۔ وہ یہان ایڈنبرا سے چند میل پر کریے منڈ ہوس مین موسم گرما مین رہنے کے لیئے تشریف لائی تہین۔ یہان تہوڑی دیر ٹہیر کے مین ہولی روڈ کے محل مین گئی۔ یورپ کے شہرون مین ایڈنبرا سے زیادہ کوئی شہر تفریح بخش نہ تہا اور اِس مین جو مقام ریویو کے لیئے مقرر ہوا تھا وہ اہل سکوٹ لینڈ کو بہت پسند تھا۔ اُس سے بہتر کوئی اور جگہ خوشنما و دلچسپ و پرلطف نہ تھی۔ یہان آدمیون کا قومی اجتماع تہا۔ سارے ملک سے لوگ ایڈنبرا مین اکٹھے تھے تاکہ اپنی ملکہ کے ساتھ خیرخواہی کے ساتھ دلی محبت کو دکھائین جیسی جون کے مہینے مین ہائیڈ پارک مین انگلینڈ کے قصبون سے کل آدمی آئے تھے ایسی ہی تقریبًا سکوٹ لینڈ کے تمام قصبون سے وہ لوگ آئے جن کے خون و استخوان ورگ و پے بہتر سے بہتر تھے اُس سے ایک عام اجتماع بہت بڑہ گیا۔ ہر ضلع کے منتخب آدمی موجود تھے۔ سب جگہ سے ولنٹیر اکیس بائیس ہزار اسلیئے جمع ہوئے تھے کہ اپنی ملکہ کو سلام کرین۔ دن خوب کھُلا ہوا تھا۔ سورج خوب چمک رہا تہا جس سے سپاہ کی جلوہ گاہ کی بڑی رونق ہو گئی تہی۔ ساڑھے تین بجے مین کھُلی گاڑی مین سوار ہوئی۔ میری والدہ اور میرے بچے ساتھ بیٹھے۔ دائین طرف میرا شوہر گھوڑے پر سوار ہو کر ہمراہ چلا۔ سپاہ کی صفون کے درمیان میری سواری گزری۔ سپاہ نے سلامی اتاری۔ بندوقون کی آوازین یہ معلوم ہوتی تہین کہ بادل گرج رہے ہین۔ پھر آوازین پہاڑون مین جاکر گونجتی تہین اور الٹی آتی تہین۔ یہ معلوم ہوتا کہ پھر از سر نو باڑین چھوٹی ہین ایک گھنٹہ دس منٹ تک مین نے سپاہ کا معائنہ کیا۔ خاک بڑی اُڑتی تہی جسکے سبب سے تماشائی

ایڈنبرا مین ملکہ معظمہ کا والنٹیر سپاہ کو دیکھنا ۱۸۶۰

اچھی طرح سپاہ کا تماشا نہین دیکھ سکتے تھے۔ آنکھون کے لیئے کوئی چیز خاک سے زیادہ ناگوار
نہین ہوتی۔ ریویوسکے وقت بموجب قواعدِ سپاہ کل سپاہ خاموش تھی مگر جب اُسے فراغت
ہوئی تو اُسنے خوشی کے نعرون سے زمین کو آسمان پر اٹھالیا۔ خیررن کی پے درپے آوازین
نکالین کہ انہین لمحہ بھرکا وقفہ نکیا۔ ہوا مین ٹوپیان اچھالین بندوقون کے سرون پر ٹوپیون
کو اٹھاکر پھرایا۔ یہ حال جیسا تہا ویساہی ہین لپنے محل مین داخل ہوئی۔ مین سنے یہ خط شاہ بلجیم کو تحریر
کیاکہ ہم رات کی ٹرین مین آٹھ بجے پہنچے۔ امان جان (ڈچیس کنٹ) سے کرے مونڈ مین ملی جو
سمندر کے قریب نہایت دلکشا مقام ہی جسمین درخت بڑے خوبصورت لگے ہوئے ہین
دوپہر کے بعد سپاہ کے ریویومین والدہ صاحبہ میرے ہمراہ تہین مین اُنکے ساتھ ہونے
سے ایسی خوشش تہی جیسے کہ ہائیڈپارک مین آپکے ساتھ ہونیسے مسرور تھی۔ یہان کاریویو
لنڈن کے ریویوسے زیادہ عالیشان تہا۔ یہان سپاہ زیادہ تھی اُسکی جلوہ گاہ زیادہ عظیم
الشان تھی۔ آرتھر سینٹ کا خوشنما پہاڑ چوٹی تک آدمیون سے بھرا ہوا تھا سکوچ اپنی خیرخواہی
مین بڑی سرگرمی ثابت کر رہے تھے۔ ہائی لینڈرس سپاہ کے افسر لارڈ بریڈل مین سب سے زیادہ
خوبصورت سکوچ سرداردن مین معلوم ہوتے تھے +

۸۔ ستمبر کو بال مورل مین ملکہ معظمہ وارد ہوئین۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ یہ
میری بڑی خوش نصیبی تھی کہ یہان دوسری دن ایک موٹا تازہ بارہ سنگا شکار کیا اور ۱۲ تاریخ
کو اپنی بندوق سے ۵۰ پرند شکار کیئے۔ مگر موسم شکار کے لیئے ایساہی بُرا ہے جیساکہ فصل کے لیئے
مین چند روز تک شکار کو گیا کوئی شکار ہاتھ نہین لگا۔ ہیشل اور مقامات کے بال مورل مین قومی
اغراض مین پرنس کا دل لگا رہتا تھا۔ ۱۴۔ ستمبر کو بحری سپاہ کے رزرو رکھنے کے باب مین لارڈ
پامرسٹون کو خط لکھا اور ملکہ معظمہ کیطرف سے بڑی خط وکتابت کی +

خاندان شاہی مین سالگرہین کبھی فراموش نہین ہوتی تہین۔ ۱۷۔ اگست کو ڈچیس کنٹ
کی پیدایش کی سالگرہ تھی اس خوشی مین یہ غمی ہوئی کہ ۱۴۔ اگست کو یہ خبر آئی تھی کہ اُنکی سگی بہن جو
ایک ہی زندہ باقی رہی تہین ... کی بیماری مین مبتلا ہوئی ہین۔ اِس کا پرنس کو بڑا افسوس
تہا۔ اُنہون نے اپنی ... سے ڈچیس کو یہ خط لکھا +

بال مورل ۱۵- اگست سنہ ۱۸۶۱ء   صرف کاغذ و سیاہی آج واسطے مین جو سترہوین تاریخ کی مبارکباد ناخوشی کے ساتھ دین - یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم اکثر سالگرہ کے دن آپسے جدا رہتے ہین - آپ کی ضعیف بہن کو رنج کی نقاب کو جو آپ کے دلپر پڑی ہوئی ہے ہمارے تین پیارے بچون کا آپکے پاس ہونا اُٹھا دیگا - اور آپ کو پورا خوش کر دے گا - مین نے اپنی بیار پھوپھی کی خبر صبح سے کچھ نہین سُنی *

ملکہ معظمہ کے پاس تار آیا کہ ووکی کی لڑکی نے اصطباغ پایا اور اُسکا نام شارلٹ رکھا گیا پھر آج ہی شام کو تار آیا کہ ملکہ معظمہ کی سگی خالہ کا انتقال ہوا کہ پرنس نے پھر ڈچیس کنٹ کو خط لکھا کہ کل مین نے آپکے پاس خط روانہ کیا ہی تہا کہ تار اندوہناک خبر لایا کہ جسکے سبب سے مین اپنا دوسرا خط سیاہ جدول کھنچے ہوئے کاغذ پر لکھکر بھیجتا ہون کیا غمناک یہ سالگرہ آپ کی ہوئی ہوگی اگر بیچاری پھوپھی کی صحت اس بڑی عمر مین کچھ بحال ہوجاتی تو انکی اور زیادہ کم بختی آتی - وہ ضعیف و اپاہج تہین ہوش و حواس اُنکے درست نہ تھے - بے اولاد تہین اس سبب سے تنہائی مین رہنا اور غم جانفرسا ایسی حالتون مین کون شخص اُنکی تیمارداری سے خوشی حاصل کر سکتا ہی؟ ایسی حالتون مین اُنکو جینا دشوار ہوتا - مگر ایسے خیالات زندہ عزیزون کے غم کو گھٹاتے نہین - میری تمنا ہے کہ اس غم سے آپ کی صحت مین فرق نہ آئے *   آپکا فرمانبردار بیٹا البرٹ

۱۲- اگست سنہ ۱۸۶۱ء کو پرنس نے اپنے پرانے دوست سٹوک میر کو کوبرگ مین یہ خط بھیجا *

ایک دفعہ پھر مین آپسے پوچھنا چاہتا ہون کہ آپکا مزاج کیسا ہے اگرچہ اس استفسار کو عبث جانتا ہون کیونکہ جواب آنے کی توقع نہین - مگر پھر بھی اس ضرب المثل کے موافق تسکین ہوتی ہی کہ خبر کا نہ آنا اچھی خبر ہوتی ہے - یہان یہ حال ہے کہ تقدیم کے موافق موسم گرما ختم ہو گیا مگر ایک دن بھی موسم گرما کی گرمی نہ پڑی - یہان گھر کے اندر دن مین آگ روشن کرنی پڑتی ہی - اگر باہر جاتے ہین تو تر بتر ہوجاتے ہین - مگر مین شکار کے لیئے بغیر جائے رہتا نہین - اور اس مین معمول کے موافق کامیاب ہوتا ہون *

آپ کو پھوپھی جیولی آ کی وفات کا ازحد رنج ہوا ہوگا - بیچارے چچا لیوپولڈ کا غم کے مارے بُرا حال ہوا ہوگا وہ اپنی بہن سے بہت محبت رکھتے تھے - اس رنج کے مارے اُنکی صحت مین خلل آگیا

ہوگیا۔ مماڈچس کنٹ) کو بہت رنج ہو مگر اُنکی صحت مین اس رنج سے کچھ خلل نہین آیا۔ اُنکی سالگرہ کے دن کو ہمارے تین بچون اور اُنکے عزیزون کے بچون نے خوش کیا ہوگا۔ ان کا دہاتی مکان کیسے منڈو بہت خوش موقع سمندر کے قریب ایڈنبرا کے نزدیک ہے۔ ۱۷۔ اگست کو ہم ایڈنبرا کو سپاہ کے ریویو کے لیئے آئے تھے تو اُنسے بھی ملے تھے۔ یہ ریویو بڑا شاندار تھا۔ بائیس ہزار وولنٹیر موجود تھے اور دو لاکھ تماشائی جمع ہوئے تھے۔

۲۶۔ اگست کو پرنس کی سالگرہ معمول کے موافق مبارک سلامت کے ساتھ ہوئی۔ پرنس کی سوتیلی مان کی طبیعت بہت علیل ہوگئی تھین۔ اُنہون نے بیٹی کو سالگرہ کی مبارکباد مین خط لکھا۔ بیٹی نے مان کو یہ جواب لکھا۔ مجھے جو آپنے ۲۶۔ تاریخ کی سالگرہ کی مبارکباد دی ہے مین اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ یہ اتوار کا دن سکوٹ لینڈ مین میرا بڑی خوشی سے بسر ہوا۔ آپنے جو خوبصورت تصویر بھیجی ہے اور ہنوز وہ رستہ ہی مین ہے مین اسکو بسر و چشم قبول کرون گا۔ آپنے جو اپنی صحت کی بری حالت لکھی ہے اس سے مجھے بڑا رنج ہوا اور اس سبب سے اور بھی زیادہ رنج ہوا کہ مین عنقریب کوبرگ مین آنے والا ہون۔ وہان کے آنے کی خوشی کو آپ کی علالت بے لطف کریگی۔

سکوٹ لینڈ سے اولیا ئے دولت مراجعت کر کے اوسبورن مین آگئے اور ۱۲۔ ستمبر کو لندن مین رونق افروز ہوئے۔ اس دن پرنس نے بڑی بیٹی کو خط لکھا کہ کل ہم جہاز پر سوار ہوکر کوبرگ روانہ ہونگے ملکہ معظمہ بالمورل مین لئتنے دنون معمول کے موافق کہ ہمیشہ سالانہ ٹہیر اکرتی تھین اسلیئے نہین ٹھیرین کہ جرمنی مین جانے کا ارادہ تھا جہان خاندان شاہی کے جوگہ مین نواسہ کا اضافہ ہوگیا تھا۔ ۲۲۔ ستمبر کو کوئین اور پرنس کونسورٹ اور شہزادی ایلائیس قصر بکنگھم سے گریوسنیڈ کو روانہ ہوئے۔ لارڈ جان رسل انکے ہمراہ ہوئے۔ جلدی سے سنجیلا کے سپاٹ منظرون مین پہنچے جنکو دیکھکر ملکہ معظمہ حیران ہوئین اُنکو ابیرڈن کے کوہستانی منظرون کے مقابلہ مین بدنما معلوم ہوتے تھے۔ اثنار راہ مین پرنس کی سوتیلی مان کی وفات کی خبر آئی۔ اُنہون نے اپنی علالت کی تکلیف کی برداشت بہادرانہ کی۔ پرنس کو اُن کا زندہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ گو تھا مین جاکر اُنکی قبر کی زیارت کی۔ مان کے مرنے کا پرنس کو بڑا قلق ہوا اکس لاچیپل مین پرنس اپنے گہرے دوست نائب السلطنت پروشا سے اور فرینک فورٹ مین شہزادی پروشا اور شہزادہ فریڈرک ولیم سے ملے۔ جب کوبرگ قریب آیا تو ملکہ معظمہ کہتی ہین

کہ میرے شوہر نے اِن مقامات کے مناظر کو پہچان کر بتلانا شروع کیا جہان انکی ابتدا زندگی بسر ہوئی تہی اور اب وہان ایک غم آلود تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اُنکے اس بیان سے میرا دل اُڑا جاتا تہا۔ شہزادہ ولیم فریڈرک ملکہ معظمہ کے چھوٹے سے نواسہ کو اُنسے ملانیکے لیئے لایا تہا۔ وہ لکھتی ہین کہ یہ بچہ کیسا چھوٹا سا پیارا لاڈلا حسین و تازہ و توانا ہے جسکی جلد نہایت نرم سفید ہے۔ اِسکے شانے اور اعضا کیسے متناسب موزون ہین۔ اِسکا پیارا چہرہ فرٹز اور لوئیس کے چہرے سے ملتا ہے اِسکی آنکھین فرٹز کی سی ہین اور وکی کا سا دہن ہے اور سب بال گھونگر والے بہت خوشنما ہین۔ پھر سٹوک سے ملاقات ہوئی۔ اگرچہ وہ بہت بوڑھے ضعیف ہوگئے ہین مگر اُن کا دل ویسا ہی جوانون کا سا تر و تازہ ہے انکی ملاقات نے ہم دونون کی خوشی کو بہت بڑھایا۔ وہ کہتے ہین جیسا کہ ہم انگریزون کا دستور تہا کہ جہان ملک کے محلون کی خوبصورتی اور آدمیونکی سادگی دیکہتے ہین تو اسپر فریفتہ ہوجاتے ہین۔

کوبرگ کی اقامت مین پہلی اکتوبر کو پرنس کونسورٹ مرتے مرتے بچ گئے۔ وہ چار گھوڑون کی گاڑی مین تنہا سوار تھے کہ گھوڑے بھڑکے اور بگڑ کر دوڑے اور دوڑ کر ایسے رستہ پر پہنچے کہ وہ ریلوے کو قطع کرتا تہا۔ اور ریل پر ایک گاڑی کھڑی تہی جس مین سلاخین اکہٹی اکھٹی کر بہری جاتی تہین پرنس نے یہ خیال کرکے کہ میری گاڑی ریل کی گاڑی سے ضرور ٹکر کھائے گی اور میری جان معرض خطر مین آئے گی، وہ گاڑی سے کود پڑے۔ اِنکے کوئی ضرب شدید نہین آئی۔ مگر گاڑیون کے ٹکرانے سے کوچبان کے ضرب شدید آئی۔ اور ایک گھوڑا مرا اور تین گھوڑے شہر کو بہاگے جن کو کرنیل پونسن بائی نے دیکھا تو وہ ڈاکٹر اور ایک گاڑی کو ساتھ لیکر بہت جلد پرنس کے پاس پہنچے۔ ڈاکٹر پرنس کیطرف متوجہ ہوا مگر انہونے بامرار کہا کہ آپ پہلے کوچبان کو دیکھیئے اور کرنیل کو ملکہ معظمہ کے پاس بہیجا کہ وہ اصل حال پر انکو مطلع کرے اُنکے چہرہ اور کنپٹیون اور ایک گھٹنے پر خراش آئی تہی۔ وہ دو دن تک اپنے کمرے سے باہر نہین نکلے۔ اگرچہ سب طرح سے خیر گزری۔ مگر اِس حادثہ سے ملکہ معظمہ کا دل ہل گیا۔ وہ لکھتی ہین کہ اے خداوہ کونسا صدمہ ہی جو اِس حادثہ سے میرے دل پر نہین گزر گیا۔ مین اپنے دل کو تسکین دیتی ہون اور بہولون کو جسے کہ میرا دل بہر جاتا گزرنے نہین دیتی۔ اُنہونے اپنے خدا کی شکر گزاری مین کوبرگ کے پادریون کو ۱۲۰۰ فرینک (۔۔ پونڈ) کا عطیہ عطا کیا اور اُنکو حکم دیا کہ وہ ہر سال یکم اکتوبر کو جو اِس واقعہ کے واقعہ ہونے کی تاریخ ہے پرنس کی جان کے بچ جانے کی سالگرہ

کیا کرین اور اصل جمع کا سود اس سالگرہ کے دن ادنے درجہ کے مستحق نوجوان عورتون اور مردون کو بانٹ دیا کرین کہ وہ اُسکو اپنے اکتساب معاش مین کام مین لایا کرین ✤

پھر ملکہ معظمہ اور پرنس اپنے قدیم عزیز رشتہ دارون سے ملاقاتین کین۔ آس پاس کے مقامات جو قابل دید تھے سیر کی اور نواسے سے ملکہ معظمہ دل بہلاتی رہین ۹۔ اکتوبر کو ان ایام شادمانی کا خاتمہ ہوا۔ اسی تاریخ کو وہ یہان سے روانہ ہوئے۔ ان مقامات کی باتون کی یاد انکو بڑی پیاری اور خوشگوار معلوم ہوتی تہین۔ ملکہ معظمہ لکہتی ہین ان دو ہفتون کی خوشیان اور میرے عزیز البرٹ پر حادثہ ناگہانی واقع ہونے کا غم میرے دل پر سے کبھی محو نہین ہونگے۔ جب اُنھون نے مراجعت کے لیئے یہ سفر کیا تو پروشا نائب السلطنت اُنسے ملا اور اُنکے ساتھ اُسنے می انس تک سفر کیا دریا سے رائن کی سیرین کین مگر بارش نے سیر کا لطف نہ اُٹھانے دیا۔ جب یہ زمرہ شاہی بھیگا ہوا سرما زدہ بے چین و بے آرام کوبلینز مین پہنچا تو وہان انتظار مین شہزادہ پروشا کھڑی ہوئی تھی ✤

اس سفر سے ملکہ معظمہ بیمار ہو گئین بیٹی اور نواسے کی جدائی نے مضمحل کیا اس نے سے شہزادہ نے انکی تمام خوشیون کو چرا لیا۔ جب وہ برسل مین آئین تو مشکل سے چل سکتی تہین اور اپنے کمرہ سے باہر نکل سکتی تہین۔ ڈاکٹر بیلی نے انکے چھالے کا علاج کیا۔ اس چھالے کے سبب زور سے بخار بھی انکو آ گیا تھا غرض اس بارش کے بُرے موسم مین سفر کر کے ۱۷۔ اکتوبر کو اوسبورن مین وہ آ گئین۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ کوبرگ کو چھوڑے ہوئے ایک ہفتہ ہوا۔ وہان جو خوشی کے دن بسر ہوئے اب وہ زمانہ گزشتہ کی یاد کے مخازن سے متعلق ہین ✤

اس سال مین ہندوستان کی بغاوت کی ساری چنگاریان بجھ گئی تہین چین کی جنگ مین پیکن فتح ہو گیا تھا۔ ۲۴۔ اکتوبر کو چین والون سے صلح ہو گئی تھی۔ ۲۸۔ دسمبر کو پرنس نے سٹوک میر کو خط لکھا تھا کہ ہم کو انگلینڈ اور کولونیز کی طرف سے بالکل اطمینان ہو گیا ہے ✤

۲۷۔ اپریل کو قصر بکنگھم سے پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو لکھا تھا کہ پنجشنبہ کو الفرڈ کیپ گدھوپ کو بڑا لمبا سفر کرے گا۔ یہ ایک عجیب واقعہ قابل یاد ہوگا کہ ایک ہی ہفتہ مین بڑا بھائی کنیڈا مین سینٹ لارنس کا عظیم الشان پل کھولیگا اور چھوٹا بھائی بندرگاہ کیپ ٹون کی بنیاد کا پتھر رکھے گا جو دنیا کے دوسرے سرے پر ہے۔ یہ برٹش نسل کی کیسی ترقی و توسیع و شائستگی

وتہذیب مین جسکو انگلینڈ نے بروے کار ظاہر کیا ہے اور آگے بڑھایا ہے خاندان شاہی اسکے ساتھ کام کرتا ہے*

اِن دونون نئی کولونی مین ہمارے بچے بڑی محبت و خیرخواہی کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین جنپر قومی فخر ہوتا ہے نومبر کے شروع مین ملکہ معظمہ اور پرنس کو امید تھی کہ کنیڈا سے پرنس ویلز اور کیپٹون سے شہزادہ الفرڈ گھر آجائینگے۔ مگر دن پر دن گزرتے جاتے تھے اور اُنکی خیر خبر کچھ نہین آتی تھی جب سے اُنکو فکر و تردد زیادہ ہوتا تھا۔ جب انگلینڈ کے سواحل پر آگئے تو یہ فکر و تردد دور ہوا۔ ۹۔ نومبر کو پرنس اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتے ہین کہ برٹی (پرنس اوف ویلز) کی سالگرہ ہے مگر کم بختی یہ ہے کہ وہ آج ہی یہان موجود نہین ہے اور نہ ہمکو اُسکی کچھ خبر معلوم ہے کہ کہان ہے۔ الفرڈ پورٹس متھ مین آج سویرے آگیا ہے۔ وہ ۲ بجے آج نہایت تازہ و توانا ہمارے پاس آجائے گا*

پرنس کونسورٹ نے اِن دو بڑی کولونی مین اِن دونون شہزادون کے جانے کو ایک مہتم بالشان کام بنا دیا۔ اور نہایت محبت سے اُنہون نے ایسا بندوبست کیا کہ اِن دونون سفرون مین کامیابی حاصل ہوئی۔ ملکہ معظمہ کے پاس جو اُنکے سفرون کی خبرین وقتاً فوقتاً آتی شروع ہوئین اُنسے معلوم ہوا پرنس کی یہ کوشش رایگان نہین ہوئی*

۲۴ جولائی کو پرنس الفرڈ جہاز یوریالس مین خلیج سائمن مین پہنچا۔ اِس جہاز مین وہ درجہ دوم کا بحری افسر تھا۔ جب وہ اِس جہاز سے علیحدہ ہوتا تھا تو اُسکے مدارات شہزادون کی سی کی جاتی تھی۔ ورنہ وہ جہاز کے ادنی افسرون مین سمجھا جاتا تھا۔ بندرگاہ کا ماسٹر جب اُنکے جہاز پر آیا تو اُسکو کچھ کم حیرت اِس بات کے دیکھنے سے نہین ہوئی کہ پرنس الفرڈ ایک معمولی لباس ادنے افسر بحری کا پہنے ہوئے ہے اور وہ اپنے اِس عہدہ کی خدمت کا حق ادا کر رہا ہے۔ ۲۵ جولائی کو شہزادہ خشکی مین اُترا اور کیپ ٹون کو روانہ ہوا۔ آج کے مقامی اخبار مین لکھا گیا کہ جب سے کیپ مین برٹش کولونیز آباد ہوئی ہین۔ آج تک اِسکے کوچہ و بازار کی ایسی خوش اسلوبی سے آئین بندی نہین ہوئی تھی نہ کبھی آدمی اتنے جمع ہوئے تھے اور نہ اُنہون نے خیرخواہی کا جوش دلی خوشی سے ظاہر کیا تھا جیسا کہ آج ملکہ معظمہ کے فرزند ارجمند کے آنے کیلئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے*

شہزادہ کیپ ٹون مین ۱۲۔ اگست تک مقیم رہا۔ پھر سر جارج گرے کے ساتھ جہاز مین دوبارہ سوار ہوا

۵ . کو خلیج الگوآن مین پہنچا - ٦ - کو خشکی مین بندرگاہ الزبتھ مین اُترا جہان انکا اعزاز و احترام ایسا ہوا جیسا کہ شہزادون کا ہوا کرتا ہو - کیپ ٹون کے کل بندرگاہون پشین . کامبربیا - نٹال - اوریج - فری سٹیٹ مین شہزادہ نے سیر کی - ہر جگہ اِس نوجوان شہزادہ کے خیر مقدم کی رسم محبت کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے ادا ہوئی - وقتاً فوقتاً مان باپون کے پاس اِس نونہال کے سفر کی خبرین ایسی اچھی آتی تھین کہ اُنکے سننے سے اُنکا دل باغ باغ ہوجاتا تھا - سر جارج گرے نے اپنے ایک دوست کو خانگی خط لکھا اُسکو پرنس کونسورٹ نے اپنے کاغذات مین امانت رکھا - اُسمین لکھا تھا کہ جیسے شہزادہ کی سفر کی باتین خوش کرنے والی ہین ایسی کوئی اور باتین خوش کرنے والی نہین - شہزادہ ایک نوجوان نہایت نیک نہاد شریف ہو اُسمین زندہ دلی خوش باشی ظرافت ذکاوت بھری ہوئی ہی - ہر جگہ اسکو خیر مقدم کی خوشی کے مارے لوگ اپنے کپڑون مین پھولے نہین سماتے - وہ میرے برابر گھوڑے پر سوار ہوکر مسافت کو جلدی طے کرلیتا ہے اِسکے طرز آئین وضع انداز گفتار رفتار سب آدمیون کا دل خوش کرتے ہین وہ سب ایسے سردارون سے اِس خوبی سے ملتا ہے کہ اُنکا دل لے لیتا ہے وہ یہان کے لوگون کی مرفہ الحالی مین ایسی دلچسپی رکھتا ہے کہ سب آدمی اِس سے ملکر خوش و خرم ہوتے ہین - وہ یہان کے آدمیون پر اپنا بڑا نیک اثر ڈال رہا ہے - لباس ایسا پہنتا ہے اور بنتا سنورتا ایسا ہے کہ جنوبی افریقہ کا شکاری معلوم ہوتا ہے ۔

۹ ستمبر کو شہزادہ الفرڈ بندرگاہ نٹال مین جہاز یوریالس پر سوار ہوا کہ کیپ ٹون کو مراجعت کرے اِس جہاز پر سنڈلی سے شہزادہ کی ملاقات ہوئی - وہ ایک بڑا نامور سردار گیکا س کا تھا جو اپنے دس کونسلر کے ساتھ کیپ ٹون مین آیا تھا - ٦ ستمبر کو میجر کودیل نے پرنس کونسورٹ کو لکھا کہ کیپ ٹون مین یہ لوگ شہزادہ کو دوبارہ دیکھکر بہت خوش ہوئے - آج کی شام تک ہماری گورنمنٹ کے اصلی ارادون کی نسبت غلط خبرین اُڑ رہی تھین سنڈلی کی قوم نے رو رو کر بڑی منت سماجت کی کہ وہ اپنے تئین انگریزون کے حوالہ نہ کرے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ انگریزون کے ہاتھ سے قتل کیا جائےگا اِسلیئے اُسکے ساتھ پادری رہتا تھا - موت کے وقت پادری کی ضرورت ہوا کرتی ہی مگر اب اُنکو یہ خوف جاتا رہا - امن عافیت کی خوشی اُنکو ہونے لگی - وہ جہاز پر آکر بڑے خوش ہوئے - اور جہاز مین اُنکی خاطر داری و مدارات کپتان سے ادنے ملازم تک ایسی کی گئی کہ وہ انگریزون کی تعریف

کرنے لگے ✿

جہاز پر سنڈل لی پر جو عنایت و مہربانی کیگئی۔ وہ رائیگان نہین گئی۔ اِسکا اثر قوم زولوکے سردار سینٹ ایمبو پر یہ ہوا کہ وہ انگلینڈ کے ایک جنگی جہاز کی قوت کو دیکھکر اسکی طاقت و زور کو سمجھ گئے۔ یہ وہ زولو سردار تھا جسکے مطیع کرنے مین ایسی تکلیف اُٹھانی پڑی تھی جیسے کہ سنڈل لی کی فرمابردار بنانے مین۔

چند روز کے بعد کیپ ٹون مین پبلک لائبریری کو شہزادہ الفرڈ نے کھولا۔ اُسمین سر جارج گرے نے سپیچ مین فرمایا کہ یہان کے آدمیون نے جو بہت سی قابل ستایش باتین انگریزون مین دیکھین۔ انہین سب سے زیادہ تعریف کے قابل انکی آنکھون کے سامنے یہ بات آئی کہ بہت سے ننگے پاؤن لڑکے تڑکے ہی ڈیکس عرشہ جہاز کو دھو رہے تھے ان مین سب سے چست و چالاک مستعد بیٹا ملکہ انگلینڈ کا بیٹا تھا ✿

جارج گرے نے اپنے ایک دوست کے خط مین اپنے خیالات اس طرح بیان کیے ہین کہ سنڈل لی اور اُسکے مشیرون نے شکر تے ادا کیئے اور کہا کہ آج انگریزون کے سردار اعظم ملکہ انگلینڈ کے بیٹے کے بلانے سے ہم اس طاقتور جہاز پر آئے ہین۔ یہ دعوت ہم نے خوف زدہ ہو کر قبول کی تھی۔ جہاز پر دہشت کرتے کرتے آئے۔ اس تکلیف مین ہم نے بڑے دریاؤن کے خطرون کو دیکھا۔ لیکن انگریزون کی ہنرمندی سے اِن خوفون سے باہر نکل آئے۔ ہم نے وہ دیکھا جو ہمارے باپ دادا نے سنا بھی نہوگا۔ اب ہم نے بڑے ہو کر دانائی سیکھی اب ہم پر انگلینڈ کی قوت و صولت و سطوت خوب واضح ہوگئی۔ اب ہم اگر اپنے رحمدل طاقتور ملکہ کی حکومت کے برخلاف مطلع ہون تو ہماری دیوانگی ہے۔ اب تک جو تعجب خیز چیزین دیکھی ہین اُن کا سمجھنا ہماری فہم و فراست سے باہر تھا اُنسے متعجب ہونا ہمارا اب تک موقوف نہین ہوا۔ ہم ان باتون مین سے ایک بات کو انگلینڈ کی عظمت و شان سمجھتے ہین کہ ملکہ معظمہ کا بیٹا تابع کا تابع بن کر دانائی سیکھتا ہے۔ انگلینڈ کے امرا و عظام اپنے اپنے گھرون کو اور اپنے باپ کی دولتون کو چھوڑکر اپنے نوجوان شہزادہ کے ساتھ جفاکشی و مشقت شاقہ اُٹھاتے ہین اور آفتین جھیلتے ہین تاکہ وہ دانشمند اور فرزانہ ہو جائین اور اپنے ملک کے محافظ بنین۔ جب ہم ان چیزون کو دیکھتے ہین تو ہم سمجھتے ہین کہ کس وجہ سے

انگلش بڑی زبردست قوم ہوئی ہی جو کچھ ہم نے یہان سیکھا ہی اس سے ہم اپنے شبہہ کرنیوالے ہم وطنون کو مطلع کرینگے اور یہ باتین اپنی اولاد کو بتلائین گے جسکے سبب سے وہ اپنے مان باپون سے زیادہ دانا ہونگے۔ اور آیندہ زمانہ مین انکی اور ہماری تمہاری ملکہ صاحب قادرہ بادشاہ ہوگی۔

۲۷ ستمبر کو شہزادہ الفرڈ نے خلیج ٹیبل بریک واٹر کی بنیاد مین اول پہلا پتھر رکھا۔ اس رسم کے ادا کرنے کا حال نہایت دلچسپ و پرلطف میجر کوڈیل نے پرنس کونسورٹ کو لکھا اور بیان کیا کہ اس رسم مین کولونی مین سے جو شخص آسکتا تھا وہ آیا*

ہم نے پہلے بیان کیا ہی کہ سینٹ جان مین نیوفونڈلینڈ مین پرنس و یلز کا خیر مقدم بڑی ہی گرمجوشی سے کیا گیا۔ مگر یہان یہ گرمجوشی اور مقامات کی خیر مقدم کی گرمجوشی کے آگے سرد ہوگئی۔ ۳۰ اگست کو شہزادہ ویلز ہیلی فیکس مین رونق افروز ہوا۔ نیوکیسل کے ڈیوک نے اسی تاریخ یہان کا حال ملکہ معظمہ کے حضور مین یہ لکھکر بہیجا کہ ڈیڑھ گھنٹے مین سواری کا جلوس تیار ہوا اُس کے دیکھنے سے دل باغ باغ ہوا جاتا تھا۔ آدمیون کا ہجوم وہ تہا کہ خیال مین مشکل سے آسکتا تھا کہ اتنے آدمی کہان سے آکر جمع ہوئے ہین۔ کوٹھون دروازون دیوارون چھتون پر غرض جو کھڑے رہنے کی جگہ تھی وہ آدمیون سے بھری ہوئی تھی۔ سیکڑون خوش لباس عورتون کو گردکے بگولون اور آدمیون کی دھکاپیل مین آنے کی کچھ پروا نہ تھی وہ یہ چاہتی تہین کہ کوئی عافیت کی جگہ ملجائے تو وہ کھڑے ہوکر تماشا دیکھین۔ اُن کا دل اس تماشے سے بھرتا ہی نہ تھا۔ اس ازدحام کثیر کے دلون مین محبت کا جوش وہ اُٹھتا تھا کہ نہ وہ آواز سے نہ ہاتھون کی حرکتون سے ظاہر ہوسکتا تھا۔ شہزادہ کی گاڑی پر صدہا گلدستے پھینکے جاتے تھے جن مین پچاس مین سے ایک شہزادہ کی گاڑی مین پڑتا تھا اسپر بھی آدھی گاڑی گلدستون ہی سے بھر گئی۔ ملکہ معظمہ اور شہزادہ کے لیئے چیرز ایسے زور شور سے دیئے جاتے تھے کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے۔ ہزارون آدمیون کی دھکاپیل سے وہ گرمی پیدا ہوئی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبھی سرد ہی نہین ہوگی۔ دخانی جہاز آدمیون کی صفون سے ایسے بھرے ہوئے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بوجھ کے مارے مع اسباب کے ڈوب جائینگے۔ سمندر مین ہزارون کشتیان پڑی پھرتی تہین کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سطح آب پر انکی بڑی گنجان افشان کیگئی ہے آخر پرنس کشتی مین سوار ہوکر جہاز سٹائکس مین بیٹھکر راہی ہوا۔ ہر جگہ وہ لنگر توپچی توپین چھوڑتے

پرنس ویلز کا دورہ امریکہ

تھے۔ جب توپون کی آوازون مین وقفہ ہوتا تھا تو جہازمین چیزر کی آوازین آتی تہین۔ بس یہان کی سیر کا اول حصہ اِس دہوم دہام سے ختم ہوا جو ہمیشہ یاد رکہنے کے قابل ہی۔ اِس سفر مین سب سے زیادہ پر لطف سیر نیاگرا آبشار کی رات کی روشنی تھی وہان بنگال کی طرح روشنی ہوئی تہی کہ چراغون مین ارنڈی کا تیل جلایا گیا تھا۔ آبشارون اور پہاڑون کے درمیان چراغ روشن ہوے تھے یہان وہ اپنی بہار دکھاتے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی ساحر نے پانی کو چکدار چاندی کا انبار بنا دیا ہی۔ دریا مین جو تلاطم ہوتا تھا اِس مین خوشنما سبز رنگ روشنی کا رنگ نظر آتا تھا۔ پانی مین جو موجین اُٹھتی تہین وہ یہ معلوم ہوتی تہین کہ روشنی کے بادل اُٹھ رہے ہین۔ جب روشنی کا رنگ بدلکر قرمزی ہوتا تھا تو آبشار خون کا دریا سے روان نظر آتا تھا*

ملکہ معظمہ کو ڈیوک نے یہ معذرت بہی لکھی کہ مجھ مین یہ قابلیت نہین کہ یہان کا سارا حال لکھون۔ صرف مین نے یہان کے واقعات کا ایک ضعیف سا چربہ اُتار کر یہ خدمت عالی کیا ہے حضرت علیا کو اسکا حال تو اور اخبارون سے معلوم ہوگا۔ مجھے اِس کہنے پر جرأت ہوتی ہی کہ شہزادہ کے یہان آنے نے بھلایون کی تخم پاشی کی ہی۔ میری خدا تعالی سے عاجزانہ دعا ہی کہ اِس تخم پاشی کی فصل بھی اچھی ہو اور آمین ملکہ معظمہ اور اُنکے کنبہ کی شان و شکوہ عظمت و سطوت کے پھل لگین اور اِسسے زیر دست محکوم متمتع ہون*

۲۳ ستمبر کو ڈیوک نیوکیسل نے اپنے خط مین ملکہ معظمہ کو کنیڈا کے سفر کے نتائج یہ لکھے مین اب کنیڈا کا سفر کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ مین اِسکی مبارکباد ملکہ معظمہ کو دیتا ہون مجھے اِس مین ذرا بھی شبہہ نہین کہ بہت صفائی سے سالہائے آیندہ ثابت کرینگے کہ اِس سیر و سیاحت کے ثمرات نہایت نیک ہوئے ہین انگلینڈ کے تاج کے ساتھ شمالی اضلاع امریکہ کی محبت نہایت مستحکم اور پیوستہ ہوگئی ہی اور قومون نے جان لیا ہی کہ لڑائی کی صورت مین اِس محبت مین دست اندازی یا انگلینڈ کے سواحل پر حملہ آوری بے سود ہے۔ شہزادے کے یہان آنے سے ہر قسم کی آبادی جانتی ہی کہ انگلینڈ مین اِس ملک کے حال پر بڑی توجہ کیجاتی ہی۔ اِسلیئے یہان کے سارے کام انگلینڈ کی نگرانی اور نگہداشت سے ہونے چاہئین۔ وہان گورنمنٹ بہت اچھی طرح کام کرتی ہی۔ یہان سب اِسکی تعریف کرتے ہین۔ اِس سیر و سیاحت سے صرف یہ ملک ہی مستفید نہین ہوا بلکہ خاص شہزادہ کی ذات بھی مستفید ہوئی ہے

ڈیوک نیوکیسل کا خط کنیڈا کے سفر کے نتائج

انکی دماغی قوت بروے کار ظاہر ہوئی اور غور و خیال کرنے کی عادت پڑی مجھے نہایت مایوسی ہوگی اگر حضرت علیا اور پرنس کو نسورٹ اس تغیر سے خوش نہین ہونگے کہ اس عملی مدرسہ مین شہزادہ کی مردانہ توجہ پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آئندہ فرائض کا حق ادا کرے۔ شہزادہ نے یہان سے جانیکے بعد لوگون پر اپنے بڑے نیک اثر کیئے ہین ۔

جب کنیڈا مین شہزادہ کی خاطر داری اور آؤ بھگت مین سرگرمی زیادہ ہوتی گئی تو یونائیٹڈ سٹیٹس مین اسکا اتباع شروع ہوا۔ یہان ابتدا ہی سے لوگون کو بڑا شوق تھا کہ شہزادہ یہان آئے مسٹر ڈیوس جو امریکہ کے ایک بڑے نامور میئر ہین۔ وہ نیویارک سے ۲۹ ستمبر کو لکھتے ہین کہ میری غیر حاضری مین شہزادے کے خیر مقدم کی رسم ادا کرنیکے لیئے انتظامات کیئے گئے اور اسکے لیئے جو کمیٹی کا رکن مقرر ہوئی اسکا مین پریسیڈنٹ مقرر ہوا جسکو مین نے منظور کر لیا۔ ہم سب کام ایسی خوش اسلوبی سے کرنا چاہتے ہین کہ عالیجناب شہزادہ کو وہ پسند آئین۔ اور یہ بات کچھ اس نظر سے نہین کہنی چاہیئے کہ شہزادہ عالی تبار ہے بلکہ اسلیئے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا لائق فائق قابل و ہونہار ہے ایک بڑی مشکل ہم کو یہ آ پڑی ہو کہ کوئی ایسا وسیع و فراخ مکان نہین ملتا کہ جس مین شہر کے معززین جو شہزادہ کی ملازمت سے شرف حاصل کرنا چاہتے ہین سما سکین۔ ہم نے ایک مکان بنایا ہے کہ جس مین چھ ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہین مگر بال اور سپر کے لیئے باسایش اسمین تین ہزار آدمیون کی گنجایش ہے۔ لوگون کی بڑی خواہش یہ ہے کہ شہزادہ کو ہماری ملاقات پسند آئے۔ ایسی خواہش بالاتفاق مین نے پہلے کبھی نہین دیکھی۔ اگر شہزادہ کو انکا ملنا پسند نہ آئے تو اس مین انکی کچھ خطا نہ ہوگی۔ قطعی شہزادہ کا اخلاق ایسا ہے کہ وہ لوگون کے دلون کو تسخیر کر لیتا ہے۔ کوئی شخص زندہ نہین ہے جسکے ساتھ آدمیون کی محبت ایسی ہو جیسی کہ شہزادہ کے ساتھ ہو۔ ہم اسکو یہ خیال کرتے ہین کہ اسکی ذات سے گناہ نہین صادر ہو سکتا۔ اگر وہ اسکے کرنے کا قصد کرے۔ ہم کو امید ہے کہ اس نیک ملکہ کا متبرک خاندان اپنی اور ہماری سلطنت کی سیر کرے گا۔ اور مجھے بالکل یقین ہے۔ جسقدر ہم دونون بدل و جان ایک دوسرے سے واقف ہونگے۔ اسیقدر آپس مین دوست و یگانے ہونگے ۔

شہزادہ ون نے جن مقامات مین سفر کیا ان سب مین بڑا مقام چیکیگو تھا۔ ڈیوک نیوکیسل نے اسکے باب مین لکھا۔ کہ تیس برس پہلے یہ شہر ایک گانون تھا اب اسمین ڈیرھ لاکھ آدمی آباد ہین یہان

آدمیون کے انبوہ کا ٹھکانا نہ تھا مگر یہان انتظام ایسا عمدہ تھا کہ وہی اور سب شہرون مین کیا گیا۔
سنیٹ لوئیس مین اسی ہزار آدمی جمع ہوئے۔ شہزادہ کے استقبال مین یہان کے آدمیون نے
وہ آدمیت انسانیت خوش اخلاقی دکھائی جس سے زیادہ اور نہین ہوسکتی۔ ہر ایک شخص شہزادہ
کی صورت مودبانہ دیکھنی چاہتا تھا کل یونائیٹڈ مین یہی کیفیت تھی۔

۳۔ اکتوبر کو یہ نوجوان شہزادہ دارالسلطنت وشنگٹن مین پہنچا۔ بڑا دلچسپ واقعہ یہ ہے
کہ ۵۔ اکتوبر کو شہزادہ کوہ ورنن کی سیر کو پریسیڈنٹ کے ہمراہ گیا جہان وشنگٹن کا مکان اور مقبرہ تھا
ٹائمز اخبار کا رپورٹر لکھتا ہے کہ اس قبر پر شہزادہ اور پریسیڈنٹ اور تمام اُنکے مصاحبین ننگے سر کھڑے
ہوئے۔ یہ اُس شخص کی قبر تھی کہ جسنے شہزادہ کے پرنانا جارج سوم کی حکومت سے اپنے ملک کو آزاد
کرایا تھا۔ آج یہ پرنواسا اسکی قبر کے پاس نہایت مودبانہ سر برہنہ کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر یہ گروہ خاموش
کھڑا رہا۔ شہزادہ نے قبر کی ایک جانب مین ایک درخت کا بیج بویا۔ اور اس چھوٹے سے بیج کے گرد
مٹی ڈالی جسکے معنی یہ تھے کہ انگریزون اور اُنکے مغربی بھائیون کے درمیان جو قدیمی ناموافقیت کا
ضمیمۂ سابقیہ چلا آتا تھا۔ وہ دفن کیا گیا۔ جب نیویارک مین شہزادہ آیا ہی تو وہان کے آدمیون کی خوشی
کی کوئی حد باقی نہ تھی۔ ٹائمز اخبار لکھتا ہی کہ زمانۂ ماضی و حال مین کسی بادشاہ کا ایسا احترام کمتر ہی کیا
گیا ہوگا۔ جو شہزادہ کا ہوا۔ یہ استقبال و خیر مقدم بڑا اثر انداز تھا۔ محبت کی ایسی گرمجوشی کی حرارت اور
خوش انتظامی اور ادب کی گرم بازاری تھی کہ مین حیران ہون کہ کن لفظون مین اُسکو ادا کرون شہزادہ
نے جو سب سے آخر شہر دیکھا وہ بوسٹن تھا۔ جس مین شہزادہ کے خیر مقدم کی سرگرمی کا حال وہی تھا جو اور
شہرون مین تھا۔ جن بازارون مین شہزادہ گزرا۔ اُنمین پانچ لاکھ آدمیون کا مجمع تھا جو نہایت محبت و
صدق عقیدت سے آداب بجا لائے۔ اس شہزادہ کے عظیم الشان خیر مقدم ہونیکے دو سبب تھے۔ ایک
یہ کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے باشندون کے دلون مین انگلینڈ کی محبت کی حرارت زیادہ ہوگئی تھی اور
اُسکو اس شہزادہ کے آنے نے اور بھی بڑھا دیا تھا۔ دوسرا یہ کہ ملکہ معظمہ کی ذات ستودہ صفات کے
ساتھ اس ملک کی ساری جماعتون کو بڑی محبت تھی۔ جب اُنکے بیٹے کو خلقت نے اپنی آنکھون سے دیکھا تو
[illegible] اثر ہوا۔ پہلے جو تہائی صدی سے مدبران ملکی کو کبھی یہ بات نہین سوجھی کہ شہزادہ کے وہان
[illegible] ثمرات ظہور مین آئینگے۔ اس آنے سے دونون ملکون کے باہمی محبت و وداد کو استوار اور

پختہ کردیا۔ اور اسنے یوروپ کے اِن واقعات پر اپنا اثر کیا جو آیندہ وقوع مین آئے۔ یہان کے باشندے جس خلوص دلی و حسن عقیدت سے شہزادہ سے ملے اُسکا تصور مین لانا بھی مشکل ہی ہر ایک ریلوے کے سٹیشن پر حکام ضلع کے ساتھ آدمیون کا ہجوم موجود تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی نوجوان وارث سلطنت جو مدت سے جدا تھا۔ آیا ہی۔ اِس شہزادہ کا آنا کیا تھا کہ اِن دونون ملکون مین ایک عہدنامہ اتحاد کا لکھا جاتا تھا۔۱

پریسیڈنٹ بوچیانن نے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا کہ مین نے جون کے مہینے مین عالیجناب کے خط مین لکھا تھا کہ مین نہایت معتبر پیشینگوئی کرتا ہون کہ جب شہزادہ کینیڈا سے انگلینڈ کیطرف مراجعت کرتے وقت اِس ملک مین آئیگا تو اُسکا خیر مقدم تہ دل سے بڑی گرمجوشی سے کیا جائے گا یہ میری پیشینگوئی پوری ہو کر سچی تاریخ بن گئی۔ ہر مقام پر اسکا استقبال بڑی گرمجوشی اور خوشی سے کیا گیا۔ یہ احترام فقط ملکہ معظمہ کے لحاظ و ادب سے نہین کیا گیا بلکہ شہزادہ کی فرخندہ سیرت و جوان صالح ہونے کے سبب سے کیا گیا۔ کل سفر مین اسکی وضع آئین طرز و انداز گفتار رفتار جو اُسکی عمر کے لیئے زیبا ہے اپنے ساتھ ایک عظمت و شان آزادانہ و حلیمانہ لیئے ہوئے تھے کہ بے اختیار ایک خلقت کا دل اسکی محبت مین گرفتار ہوا جاتا تھا۔ یہان شہزادہ کی سیر اِس طرح ہوئی جس طرح ملکہ معظمہ چاہتی تھین اور مجھے یقین ہی کہ آخر تک یہی حال رہے گا۔

شہزادہ ہمسے جدا ہو کر رچمنڈ کو آج صبح کو گیا ہے اور ڈیوک نیوکیسل اور اور مصاحب لاولد اُسکے ہمراہ ہین۔ مین نے خوشی سے اُسکی سیاحت کو وسعت دی تھی اور اسکا پہلے سے انتظام کر رکھا تھا اُسنے میرے سارے گھر کے آدمیون کا دل تسخیر کر لیا۔ اُسنے میرے ساتھ ایسا شریفانہ و آزادانہ برتاؤ برتا ہے کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اُسکا دل محبت منزل ہی اور وہ نیک فہم ہے مین اسکی بہبودی کیلئے ہمیشہ دعاگو رہونگا۔ ویشنگٹن ۶۔ اکتوبر۔

اِس خط کے جواب کا مسودہ پرنس کونسورٹ نے ملکہ معظمہ کے لیئے تیار کیا اور ونڈکیسل سے ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۶۰ء کو بھیجا گیا۔

میرے عزیز دوست۔ ۶۔ اکتوبر کو جو آپنے عنایت نامہ لکھا اِس سے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی اُس مین میرے بیٹے کی نسبت آپنے نہایت محبت آمیز فقرات تحریر کیئے تھے اور مجھے یقین دلایا تھا کہ

شہزادہ نے جو آپسے ملاقات کی اور ملک کی سیر کی اُسکی پوری قدرشناسی ہوئی اور شہزادہ نے اپنی محاسن اخلاق سے آپ کی قدرشناسی اور آپکے ملک کی خیرخواہی کو خرید لیا ۔

مین نے ارادۃً آپکے خط کے جواب دینے مین تاخیر کی تاکہ مین آپ کو یہ مژدہ سناؤن کہ شہزادہ بخیر و عافیت میرے پاس آگیا۔ باد مخالف اور موسم کی سختی نے اُسکے یہان پہنچنے مین دیر لگا دی جس سے ہمکو بمقتضائے طبع ضرور تھا کہ فکر و تردد ہوتا۔ مگر اس فکر کا نعم البدل یہ ملگیا کہ وہ نہایت تندرست و توانا دل یہان آیا۔ اور اپنی سیاحت کی ساری باتون سے نہایت خوش و خرم تھا۔ وہ کافی طور سے نہین بیان کرسکتا تھا کہ سب جگہ کس حسن اخلاق سے دوستانہ محبت سے لوگ اُسکے ساتھ پیش آئے۔ آپنے جو اُسکے حال پر مہربانی کی مین اُسکی بڑی شکرگزار ہون جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ میری ذات سے بھی محبت رکھتے ہین۔ اِسی محبت کا شہزادہ وہان جاکر طالب ہوا تھا ۔

مین آپ کی قوم کے ساتھ ایسی محبت ظاہر کرتی ہون جیسے آپ کی قوم نے اپنی محبت شہزادہ کے ساتھ ظاہر کی۔ اس سفر سے دونون قومون مین جو ہم نسل اور ہم خصائل ہین رشتہ اتحاد مستحکم ہوگیا ۔

ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کے خیال مین یہ بات تھی کہ ہسی کی شہزادہ لوئیس سے شہزادی ایلائیس کا عقد نکاح ہوجائے اور یہ بات قرار پاچکی تھی کہ شہزادہ انگلینڈ مین آئے تاکہ دونون نوجوان شہزادہ شہزادی مل جلکر آپس مین ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوجائین چنانچہ شہزادہ انگلینڈ مین آیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ ۳۰۔ نومبر کو اُنکی قرابت نسبت کا حال یہ لکھتے ہین کہ ڈنر کے بعد جب جنٹلمل مین آپس مین باتین کررہے تھے مین نے دیکھا کہ ایلائیس اور لوئیس آتش دان کے آگے معمول سے زیادہ شوق و محبت سے آپس مین باتین کررہے ہین۔ اور جب مین دوسرے کمرے مین جانیکے لیئے اُنکے پاس سے گزری تو وہ میرے پاس آئے اور ایلائیس نے گھبراکر مجھ سے کہا کہ شہزادہ نے مجھ سے شادی کرنیکی درخواست کی ہے۔ وہ بمنت آپسے اِس درخواست کے قبول کرنیکی درخواست کرتا ہے۔ مین نے شہزادہ کا ہاتھ بھینیچ کر کہا کہ مین یقینی اِس درخواست کو قبول کرتی ہون۔ ہم چاہتے ہین کہ تم تھوڑی دیر بعد ہمارے کمرے مین آؤ۔ شام کو ہم اپنا کام کرتے رہے کہ میرے کمرے مین ایلائیس گھبرائی ہوئی پیچھے سے آئی اور البرٹ نے لوئیس کو اپنے کمرے مین بلایا۔ وہ اول اُسکے پاس گیا اور پھر اُسنے مجھے اور ایلائیس کو بلایا۔ پاک نفس لوئیس کا دل محبت مین سرگرم تھا۔ ہم نے

شہزادی ایلائیس کی قرابت نسبت

لوئیس کو گلے لگایا۔ اور لوئیس کے روبرو ایلائیس کی بڑی تعریف کی۔ شہزادہ نے میرا ہاتھ دبا کر اسکا بوسہ لیا
مین نے اُسکو گلے لگایا۔ تھوڑی سی باتین چیتین کرکے ہم جدا ہوگئے۔ اس پاک لمحہ کا اثر مجھپر بہت ہوا

۳۔ دسمبر کو پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو لکھا کہ مین نے جو آپ کو پچھلا خط بھیجا ہے
اسکے پیچھے ہی مین آپ کو مطلع کرتا ہون کہ ایلائیس اور لوئیس کی قرابت نسبت ہوگئی۔ آپ بھی ہماری
طرح اس نسبت کو پسند کرینگے اور ہم سے کم خوش نہونگے جب آپسے یہ کہا جائے کہ یہ دونو نوجوان
آپس مین دلی محبت بے ریا رکھتے ہین اور وہ صحیح امید رکھتے ہین کہ ایک دن ہم کو آپسمین نکاح ہوجانے
سے دلی خوشی حاصل ہوگی۔ ہم روز بروز لوئیس کو زیادہ پسند کرتے جاتے ہین۔ اسکے مزاج مین اعتدال
ہی اُسکی طبیعت مین نیک اخلاق ہین وہ معصوم صفت ہی اُسکے ساتھ اصلی نیک نہادی اور ایک شان
و محاسن اخلاق رکھتا ہے ؀

۴۔ دسمبر کو انگلستان مین شہنشاہ بیگم فرانس اس غرض سے آئین کہ ملکہ معظمہ اور پرنس
کونسورٹ سے ملاقات ہوا اور اُنکی صحت کی بھی اصلاح ہوجائے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین
کہ شہنشاہ بیگم فرانس لاغر و زرد ہو رہی ہین مگر وہ اپنی طبیعت کے موافق مہر نواز اور دل پسند ایسی ہی
ہین جیسا کہ ہمیشہ سے پہلے سے تہین۔ وہ اس طرح سے سفر کرتی تہین کہ کوئی اُنکو پہچانے نہین محل تنہا ہی
مین انکا استقبال بالکل خانگی تہا۔ زمانہ کا بھی کیا انقلاب ہی کہ ۱۸۵۵ء اُنکے آنے کی کیا دھوم مچی
تہی یا اب اُنکے آنے مین بالکل چپ چاپ ہے ؀

۵ دسمبر کو پرنس کونسورٹ سخت علیل ہوگئے۔ تمام بدن مین رعشہ پیدا ہوگیا۔ اگرچہ شام کو
کچھ افاقہ ہوگیا۔ مگر ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ضعف بہت تھا۔ ایلائیس کے پاس مبارکباد
کے بہت خطوط آئے۔ اُن مین سب سے زیادہ مشفقانہ خط بادشاہ لیوپولڈ کا تھا۔ اور اُسکے بعد لارڈ
ایبرڈین کا خط بھی مہر آمیز تہا۔ لارڈ موصوف کئی دن سے اچھی طرح بول نہین سکتا تھا۔ مگر جب اُسکو میری
طرف سے ایلائیس کی شادی کی قرارداد کی اطلاع دی گئی تو اُسنے بہت صفائی سے کہا کہ مین نے
سنا ہے کہ شہزادہ لوئیس کی تعریف اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہے ؀

۱۴۔ دسمبر کو یہ وزیر باتدبیر نیک خواہ سلطنت اس دنیا سے گزر گیا۔ چند روز بعد ملکہ معظمہ
نے اسکی وفات کی بابت شاہ لیوپولڈ کو خط لکھا کہ ہمارے عزیز دوست نیک خو ایبرڈین نے

شہنشاہ بیگم فرانس کی ملاقات

ایلائیس کی شادی کی اطلاع اور لارڈ ایبرڈین کی وفات

وفات پائی چند روز پہلے سے معلوم ہوتا تھا کہ پیغام اجل سکے پاس آنے کو ہی۔ اس موت سے ہم کو بہت صدمہ پہنچا۔ لارڈ موصوف کی لیاقتون کی جیسی کہ قدرشناسی پرنس کونسورٹ کرتا تھا ایسی کوئی اور شخص نہین کرتا تھا۔ پرنس نے اپنے خط مین لارڈ ایبرڈین کا یہ مقولہ نقل کیا ہے جو قابل یاد ہی کس واسطے اس ملک مین دانائی سے حکمرانی نہین ہوتی۔ بلکہ باتین بنانے سے فرمان روائی ہوتی ہی اسلیئے کہ جو باتین بنائی جاتا ہو وہی حکمرانی کرتا ہے؛

پرنس کا خط بڑی بیٹی کے نام

۶۔ دسمبر کو پرنس ایسا تندرست ہو گیا تھا کہ اُسنے اپنی بڑی بیٹی کو معمولی ہفتہ واریہ خط لکھا کہ کل میری حالت ایسی خراب تھی کہ مین اپنے ہاتھ مین قلم نہین پکڑ سکتا تھا جب سے ایلائیس کی نسبت ہوئی ہی مین نے تم کو کچھ نہین لکھا۔ مین خاموش رہون تو تم مجھے بیمار اور احمق نہین جانو گی بلکہ یہ سمجھو گی کہ میرا دل گرفتہ ہی۔ لوئیس اور ایلائیس اپنی نسبت سے ایسے ہی خوش ہین جیسا کہ انسان ذاتی ہو سکتا ہے۔ انسے میرا دل ایسا ہی خوش ہوتا ہے جیسا کہ باپ کا ہونا چاہیئے۔ انکی نسبت سے تمہارا عروس بننا یاد آتا ہے مگر اسمین ایک فرق بھی ہے کہ ایلائیس تو ایسی بڑی ہی جیسی کہ تم اُسوقت مین تھین مگر فرٹز سے لوئیس چھوٹا ہے۔ ہم نے پہلے جو تجربہ کیا ہے اُسی کی نظیر کے ہم پیرو ہوتے ہین انگریزون کو اس نسبت سے بڑی راحت و مسرت ہوگی؛

حقیقت مین لوئیس نیک اور سادہ مزاج ہی اُسکی طبیعت مین اعتدال ہی اور ایلائیس کا طور طریقہ قابل ستایش ہی۔ پرنس پر بیماری کا ایسا سخت صدمہ ہوا تھا کہ اسکا اثر بہت دنون بعد گیا گو ضعیف تھا مگر اس ضعف مین بھی اپنا کام نہین چھوڑا؛

بحری محافظت

پرنس کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ گو علالت کا ضعف باقی تھا مگر اُسنے ۸۔ دسمبر سے اپنا کام کرنا شروع کیا۔ مختلف انواع کے کامون کا انبوہ اُنکے آگے ایسا رہتا تھا کہ ہر روز ایک نئی طرز کی توجہ کی ضرورت پڑتی تھی۔ اسی تاریخ مین انکو ایک مضمون لارڈ پامرسٹون کو خط مین لکھنا پڑا کہ فرانس کی بحری قوت کے مقابلہ مین انگلستان کی بحری قوت کمتر ہے۔ لارڈ موصوف کو جو چند روز سے بحری محافظت کی طرف توجہ تھی۔ پرنس اسکا طرفدار تھا۔ اور اب یہ امر تحقیق ہو گیا تھا کہ اہل فرانس نے اپنے آہنی جنگی جہاز بہت سے تیار کر لیئے ہین۔ وہ گلوریا جہاز کے نمونہ کے ہین جسپر ۳۶ توپین چڑھائی جا سکتی ہین۔ ۱۲۔ اکتوبر کو پرنس نے لارڈ پامرسٹون کو لکھا تھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل

فرانس بڑی تیاریان کررہے ہین۔ مین نے برسل مین بھی سنا تھا کہ وہ اپنی نئی بحری قوت بڑھا رہے ہین تحقیق کرنیسے اس خبر کی تصدیق ہوئی۔ اور پہلی دسمبر کو ملکہ معظمہ کے روبرو اسکی رپورٹ پیش ہوئی کہ ۱۸۵۰ء مین بحری قوت مین اہل فرانس اور اہل انگلینڈ برابر تھے۔ مگر اب اہل فرانس نے اتنے نئے جنگی جہاز بنا لیئے ہین کہ انکی بحری قوت دوچند سے بھی زیادہ ہو گئی ہے +

پرنس کو جب ان واقعات پر علم ہوا تو ۸۔ دسمبر کو لارڈ جان رسل کو ایک خط لکھا جس مین اپنی عادت کے برخلاف مضطربانہ الفاظ لکھے کہ ہمارے ملک کی پوری بے عزتی ہے۔ فرض کرو ہماری بحری قوت کی خفت ہی کہ ہم سے اسکے سوا کچھ اور نہ ہو سکے کہ ہم اہل فرانس کے پیچھے لنگراتے ہوئے چلین اور انکے تجربات اور ترقیون کے آگے اپنی ناکون کو مغرورانہ گھسین جب وہ اپنی سلامتی اور محافظت کو قایم کرلین اور ہم کو خوفناک ڈرانے والے ہو جائین اور ہم نے جو وقت ضائع کیا ہی اسکو روپیہ ضائع کرکے پکڑ لین یہ سب باتین ایسی ہین کہ ہماری سلامتی اور عافیت کو جوکھون مین ڈالنے والی ہین + فقط

فیلڈ مارشل کونٹ ڈول ٹکس کا قول ہی کہ گورنمنٹ کا سب سے بڑا گناہ جسکی وہ مرتکب ہوتی ہے یہ کہ ملک کو بغیر کسی محافظت کے رکھے۔ اِس قول کبھی نہین بھولنا چاہیئے۔ امن و عافیت کے زمانہ مین جو روپیہ برسون کی کفایت سے بچتا ہے وہ ایک سال کی لڑائی مین خرچ ہو جاتا ہے پرنس کو قومی محافظت کا فکر و تردد ہمیشہ دامنگیر رہتا تھا۔ سررشتہ بحری پر ہمیشہ یہ زور ڈالتے تھے۔ کہ لڑکون کو سررشتہ بحری مین تعلیم دی جائے۔ بندرگاہون کی محافظت کے لیئے جو بل پاس ہونے کو تھا اُسپر ہمیشہ توجہ کرتے تھے۔ پرنس سے زیادہ کوئی شخص اس بات کو نہین سمجھتا تھا کہ امن و صلح کے حاصل کرنے کا طریقہ اس بات سے بہتر کوئی نہین ہے کہ جنگ کے لیئے آمادہ و مہیا رہیے +

ملکہ معظمہ کے لیئے یہ بڑا دن بڑی خوشی کا تھا کہ اسمین چند گھنٹے کے لیئے افکار سلطنت سے فرصت نصیب ہوئی جنمین اُنہون نے اپنے گھر مین آپس کے اخلاص و پیار کی خوشیان منائین ملکہ معظمہ بڑے دن کو اپنے ماموں صاحب کو یہ خط لکھکر برسل مین بھیجتی ہین کہ مین اپنے خط کے شروع مین اول آپ کو بڑے دن کی مبارکباد دیتی ہون۔ آج بڑے کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا ہے ۲۲ درجہ تک گھر دیا لا پڑا ہے۔ ہر چیز سفید نظر آتی ہے۔ درختون کی شاخون پر کل کا پالا پڑا ہوا جما ہوا ہے

برف پر پھسلنے کی سیرین بڑی مسرت افزا ہو رہی ہین ۔ بڑے دن کے تحفہ تحائف کی تقسیم بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے ۔ ایلائیس اور لوئیس بڑے خوش ہین *

اٹلی کے معاملات بڑے پیچدار ہین کوئی نہین جان سکتا کہ اُن کا انجام کیا ہوگا چین سے جو رات کو خبر آئی وہ بڑی قابل اطمینان تھی ۔ مگر دو بیگناہ قیدیون کے سر اڑا ئے گئے ۔ لارڈ ایلجین نے نہایت عمدہ طرح سے کارگزاری کی ۔ وہ بڑی تعریف کے مستحق ہین ۔ انکا خاندان بڑا عالی شان ہے ۱۶ ۔ جنوری کو وکی واَیر لنسٹ کی ملاقات کو الفی (الفرڈ) جائیگا ۔ پھرتی دفعہ جناب کی خدمت مین بھی حاضر ہوگا ۔ مگر اُسکو وہان رات کے سونے کی فرصت نہین ملے گی ۔ ۱۸ ۔ جنوری کو پھر وہ ہمسے جدا ہوگا اور ایسٹ انڈیا اور شمالی امریکہ کو جائیگا ۔ ہسی کا شہزادہ لوئیس اپنی قرابت نسبت ٹھیرانے آگیا تھا اس طرح بڑے دن کو سارا کنبا سوائے بڑی شہزادی کے ایک جا جمع ہوگیا تھا دوسرے دن پرنس اپنی بڑی صاحبزادی کو برلن یہ خط لکھا کہ ہمنے تم کو پھر بڑے دن کی اس سیر پر نہین پایا جسپر ہمارے عزیز موجود تھے مگر تم ہی نہ تھین ۔ اگر تم اور فرٹز اور تمہارے بچے ہوتے تو سارا کنبا موجود ہوتا اور اُس مین لوئیس اور زیادہ ہوتا ۔ لوئیس ہمکو ہر روز خوش کرتا رہتا ہے وہ بڑا پیارا اور نیک منش ہے ہم مین اپنے تصور مین اُسکو دوسرا فرٹز سمجھتا ہون ۔ تمہارا فرٹز اسکو میری غلطفہمی نہ جانے ۔ اسلیئے کہ وہ نوجوان بھی میرا اپنا بیٹا بن گیا ہے ۔ بڑے دنکو جو تحائف پہنچے اُنسے دل خوش ہوا اور جو نہین پہنچے اُنکے انتظار مین دل بے صبر ہے *

مجھے اس سے بڑا خوف لگتا ہے کہ گوشت پوست خون مین تعصب آگے پیچھے اپنا دورہ کر رہا ہے ۔ افسوس ہو کہ علی العموم سب مین تعصب اپنا رنگ دکھاتا ہے اور لوگ اپنے تعصبات کے مارے پھولے نہین سماتے ۔ اُس سے اپنی عقل کی عظمت اور اپنی فضیلت کا فیصلہ کرتے ہین اور اُسی کو سچی محبت انسانی جانتے ہین حالانکہ وہ کوتاہ عقلی اور تنگدلی سے پیدا ہوتا ہے *

۱ ۳ ۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب کو یہ خط لکھا کہ مین آپ کو آیندہ نوروز کی مبارکباد بڑی سرگرمی سکے ساتھ دیتی ہون آپ اسکو قبول فرمائین ۔ خدا کرے کہ اس سال مین کوئی دنگا فساد جھگڑا نہ کھڑا ہو ۔ امن امان چین چان رہے اور آپ یہان ہمارے کنبے مین آنکر ہمسے ملین آپ ہمیشہ ہمسے ساتھ بھلائی اور ہمپر مہربانی و شفقت کرتے ہین *

سنہ ۱۸۶۱ عیسوی

دنیا مین جو آدمی کار ہائے سترگ کے کرنیوالے ہوئے ہین۔ اُنہین سے اکثر مثل پرنس کے
ابتدا ہی سے اپنے کامون کا کرنا شروع کیا۔ جہان اور آدمی چلنا ہی شروع کرتے ہین۔ وہان انہون
نے لمبی لمبی ڈُگین بھرین۔ ہر کار بزرگ کے کرنے مین اُنہون نے ابتدا ہی سے ترقی نمایان کی جاڑا
ہو یا گرمی انکا قاعدہ و دستور تھا کہ وہ سات بجے سوتے سے اُٹھتے تھے۔ اور کپڑے پہنتے اور اپنے
بیٹھنے کے کمرہ مین جاتے جہان جاڑے مین آگ روشن ہوتی اور جرمن کا سٹر لیمپ روشن ہوتا اور
وہ لوگون کے خطون کو پڑھتے اور انکے جواب لکھتے۔ گو انکی خط و کتابت بڑی لمبی چوڑی تھی۔ مگر وہ کسی
خط کا جواب پڑا نہین رکھتے۔ سلطنت کے معاملات عظیم کے باب مین وزرائے سلطنت جو تحریرات
ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجتے۔ اُنکے جوابات کے مسودات ملکہ معظمہ کی طرف سے بھی تحریر کرتے۔ وہ
اپنے دل مین سمجھتے تھے کہ مجھے با محاورہ انگریزی زبان لکھنی نہین آتی۔ اسلیئے اپنے تمام مکتوبات جو
انگریزی زبان مین لکھتے اُنکو ملکہ معظمہ کے روبرو پڑھنے کے لیئے رکھدیتے اور فرماتے کہ آپ ان کو
خوب غور سے پڑھیئے اور اگر کہین غلطی نظر آئے تو اُسے ارشاد فرمایئے معاملات ملکی کے باب مین
وہ مسودات تحریر کرتے تو حضرت علیا سے فرماتے کہ یہ مسودہ آپکے لیئے مین نے تیار کیا ہو اِسے
آپ پڑھیئے۔ میرے نزدیک تو وہ کافی ہو۔ یہی عادت اُنکی دم واپسین تک رہی۔ چنانچہ پہلی دسمبر سنہ ۱۸۶۱ع
کو آٹھ بجے صبح کے اپنے ضعف علالت کی حالت مین ایک یادداشت کا مسودہ ملکہ معظمہ کے لیئے
تحریر کیا اور کہا کہ مین ایسا ضعیف ناتوان ہون کہ مشکل سے قلم ہاتھ مین پکڑ سکتا ہون +

آٹھ بجے سے حاضری کھانیکے وقت کیا تو اس طرح صرف ہوتا جس طرح اوپر بیان ہوا۔ یا
ان تازہ مراسلات و دفتر کے کاغذات کے طومارون کے پڑھنے مین بسر ہوتا جو اول ملکہ معظمہ کے
پاس آتے اور وہ انکو کھولکر پڑھتین۔ اور پرنس کے بیٹھنے کے کمرہ کی میز پر اُنکے مطالعہ کے لیئے
رکھدیتین۔ حاضری کے کمرے کی میز پر پرنس کے قریب اول درجہ کے اخبارات رکھے جاتے کبھی
ایسا نہ ہوتا کہ وہ ان اخبارات کو بنظر تعمق نہ پڑھتے ہون۔ ملکہ معظمہ کی یادداشت جنوری سنہ ۱۸۶۲ع
سے معلوم ہوتا ہی کہ بعض اوقات وہ اعلیٰ درجہ کے مضامین کو با آواز بلند پڑھتے تھے اور ایک

اچھے مضمون کے پڑھنے سے انکا دل خوش ہوتا تھا اور شرارت آمیز مضامین کے مطالعہ سے انکی طبیعت ناخوش و مکدر ہوتی تھی جب حاضری کھا چکتے تو کھڑے ہوتے اور کسی میز پر اخبار کو پھیلاتے اور اُسکے پڑھنے کے لیئے جھکتے اور ایسے اُسکے مطالعہ مین متوجہ ہوتے کہ کسی اوربات کا دہیان نہ کرتے اور کہدیتے کہ مین اسوقت اخبار کے پڑھنے مین مصروف ہون کوئی شخص میرے خیال کو نہ بٹائے انکی تحریرات اِس بات کی شہادت دیتی ہین کہ اعلیٰ درجہ کے اخبارات مین کوئی آرٹکل جس مین واقعات یا دلائل کا بیان بڑا بیش قیمت ہوتا ایسا نہوتا تھا کہ انکی نظر سے نہ گزرتا ہو۔

ملکہ معظمہ کی یادداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دنون مین جس روز پرنس شکار کہیلنے نہ جاتے تو اکثر دس بجے سے پہلے اور بعض دفعہ اِس سے بھی سویرے میرے ساتھ پیدل پھرتے مگر اب آخر تین چار سال سے کمتر ایسا ہوتا تھا کہ سوا دس بجے سے پہلے مین اور وہ ساتھ پیدل پھرتے۔ شکار کے موسمون مین ہفتے مین اکثر تین چار دفعہ شکار کہیلنے جاتے۔ پھر پچھلے دنون مین ایک ہی دفعہ ہفتے مین جاتے تھے۔ ۱۸۵۸ء سے تقریبًا شکار کہیلنا چھوڑ ہی دیا تھا وہ شکار کہیل کر اکثر دو بجے یا فدا اس سے پہلے گھر آجاتے تو میرے کپڑے پہننے کے کمرہ مین مسکراتے ہوئے آتے اور کہتے کہ مین تر بتر میلا کچیلا ہون اور آپ بہت خوبصورت ہین۔ مین جو کچھ خبرین سنتی اُن کو سناتی اور جو کوئی مراسلہ یا خط آتا اُسے دکھاتی۔ اگر کسی خط یا مراسلہ مین کوئی بات حماقت کی لکھی ہوتی تو وہ اُسے بڑے پریشان دماغ و پراگندہ دل ہوتے۔ مین جانتی تھی کہ اس سے اُن کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ کہیلنے ہوتے ہین جس سے اُنکے ضعیف معدہ پر اثر ہوتا ہے۔ وہ بہت تیز چلتے تھے اور بہت جلد شکار کو مار کر لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین نہین سمجھتا کہ آدمی شکار کہیلنے کو کیونکر اپنا ایسا شغل بنا لیتے ہین کہ سارا دن اپنا اِس مین لگا دیتے ہین۔ مین تو شکار صرف چند گھنٹے کی تفریح طبع سمجھتا ہون۔ اِس چند گھنٹے کی تفریح مین اُنکا دماغ تھوڑا ہی آرام پاتا تھا۔ پہلے ہی سے دماغ سوچ بچار سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ پرنس کی توجہ و غور کے لیئے اِس کثرت سے کام پیش ہوتے تھے کہ وقت اُنکے لیئے کافی نہوتا تھا۔ اِس سبب سے اکثر اُنپر خفیف علالت کے حملے ہوتے رہتے تھے۔ جس سے ثابت ہوتا تھا کہ اِن کا جسم ضعیف ہوتا جاتا ہے۔ اور اُنکے دل و دماغ پر بوجھ زیادہ پڑتا ہے۔ ہر بات مین اُنکے مشورت و اعانت کی جستجو ہوتی تھی۔ کا شانہ شاہی مین۔ کنبے کے حلقہ مین

بہت سے وطنی وغیر وطنی رشتہ دارون مین انکی رائے اور رہنمائی کی طرف رجوع کیجاتی تھی۔ قومی عظمت وشان کے لیئے ہر امر اہم انکی توجہ کے لیئے پیش ہوتا تھا۔ سلطنت کے کل امور داخلی اور خارجی کی اصلاح وفلاح مین انکی صحیح آگاہی اور مختلف قسم کی واقفیت کو اور انکی فراست و کیاست سیاسیہ کو اعلی درجہ کے مدبران ملکی مستند جانتے تھے اور لوگ خواہ کیسی ہی قابلیت اور اطاعت سے انکے ساتھ یا انکے واسطے کام کرین۔ مگر انکو ایک دن مین اتنا کام کرنا پڑتا تھا کہ اسکا دو دن مین بھی کرنا دشوار تھا۔ باوجود ان تمام جسمانی ودماغی مشقتون ومحنتون وتکانون کے چڑچڑے نہین ہوتے بلکہ ہمیشہ خوش مزاج کامون کی انبوہی سے دل تنگ بجور نہین ہوتے تھے بلکہ خوش وخرم۔

ملکہ معظمہ کی یادداشت سے معلوم ہوتاہے کہ حاضری ولنچن وڈنر مین کنبے کے اندر وہ میز کے سرے پر بیٹھتے اور بڑی خوش طبعی زندہ دلی کی گفتگوئین کرتے اور بچون کے سامنے دلچسپ حکایات بیان کرتے جنمین اپنی ایام طفلی کے ذکر ہوتے جو کبھی ختم نہوتے۔ اپنے اہل وطن کا ذکر کرتے۔ سکوٹ لینڈ کے نیک نہاد آدمیون کی باتین بیان کرتے۔ اُن مین نقلین اُتارنے کا ملکہ ایسا تہا کہ وہ نقل کو اصل بنا دیتے تھے اور اُسپر خود ہنستے اور اورون کو ہنسا دیتے۔ یہ قوت کے سوار اور وقتون مین زمانہ ماضی وحال کے واقعات نہایت دلچسپ وعظیم الشان سنا کے ہمارے دلون کو بہلاتے۔ ہم کو اُن کے اِن واقعات کے بیان کرنیسے خوشی حاصل ہوتی۔

واقعات ۱۸۶۱ء

سنہ ۱۸۶۱ء کے آغاز مین ملکہ معظمہ اپنے پر عافیت جزیرہ مین بیٹھی ہوئی اپنے گرداگرد دنیا کو دیکھہ رہی تہین کہ انمین کیا ہل چل مچ رہی ہو اور کیا کیا عجیب غریب فسادات اُٹھ رہے ہین دنیا کا عجب عالم تہا کہ وہ امن وامان کو پکار رہی تہی۔ مگر وہ اسکی سنتا نہ تھا۔ یوروپ مین فرانس کے کارپردازان گروہون کے ساتھ سازشین کررہے تھے جو پولنڈ وہنگری وقلرو ڈینیوب مین انقلابات وبرہمی ودرہمی پیدا کرنے والے تھے۔ اہل اٹلی اپنے دستور کے موافق وینیشیا مین سازشون کے بنانے مین مصروف تھے۔ ٹرکی کی بدنظمی پھر عیسائی مذہب پر اپنی اثر ین چلا رہی تہی۔ جبسے روسیون کے عیسائی مذہب کے تعصب کی آگ بھڑک رہی تہی۔ اطلنٹک کے پار بھی سال نو جنوبی کیرولینا کو یونائینڈ سٹیٹس سے جدا کر رہا تھا۔ برٹش سلطنت نو بھی دار سٹو کریسی) اور اُنکے طفیلیون کی نبض نے ایسی بلند حرکت کی کہ سلطنت جمہوری (ڈیموکریسی) کا بُلبلہ

پھٹ گیا۔ یہ سچ ہی کہ انگلینڈ مین جاڑا ایسی شدت سے پڑا کہ کبھی نصف صدی سے نہین پڑا تھا فصل خراب ہوئی مگر تجارت کی آزادی کے سبب سے غیر ملکون سے خوراک کی رسد وہ آئی کہ خوراک ارزان ہو گئی اور اجرت گران۔ جس کے سبب سے عوام الناس کی ناراضی سے گورنمنٹ کو کوئی تکلیف نہین اُٹھانی پڑی۔

شہنشاہ فرانس اور حضرت علیا کی ملاقات

نئے سال کے نوروز مبارکباد مین شہنشاہ فرانس کا خط حضرت علیا کے پاس فرانسیسی زبان مین آیا کہ۔

میڈم اور بڑی عزیز بہن

مجھ سے یہ نہین ہو سکتا کہ اس سال کو بغیر اسکے گزرنے دون کہ اپنی اس آرزو و تمنا کو ظاہر کرون کہ آپ اور آپ کا شوہر اور آپکے سارے بچے خوش و خرم رہین مجھے امید ہے کہ یہ سال جو اب شروع ہوا ہے اسلیئے خوشی سے گزرے گا کہ ہمارے اور آپکے ملکون مین رشتہ اتحاد و وداد مستحکم ہے یوروپ مین گو ایک تہلکہ پڑ رہا ہے مگر جب تک انگلینڈ و فرانس مین باہم نیک نہادی و نیک فہمی ہے جو فساد اُٹھے گا وہ مقامی ہوگا۔ مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ ہم دونون کے لشکرون نے چین مین فتح و ظفر حاصل کی ہم دونون کے علم متحد رہے۔ خدا ان کا محافظ رہے۔ مجھے شہنشاہ بیگم پر پیار رشک آتا ہے کہ وہ آپکے دیدار فسون کار سے دوبارہ مشرف ہوا اور مین محروم رہون شہنشاہ بیگم کو آپ کی ملاقات سے بے اندازہ خوشی حاصل ہوئی مجھے یہ خوب موقع ملا ہے۔ بھلا اسکو کب مین ہاتھ سے جانے دیتا ہون کہ مین از سر نو ظاہر کرون کہ میرے دلمین آپ کی بڑی قدر و منزلت و توقیر ہے اور آپکے ساتھ مجھے یکدلی و یک جہتی ہے۔ مین جناب کا بھائی ہون فقط نپولین

ملکہ معظمہ نے اس خط کا جواب یہ لکھا کہ۔

میرے عزیز برادر جناب نے جو نوروز کے موقع پر اپنی محبت آمیز آرزو ظاہر کی ہی اسکو اپنے لیئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھتی ہون کہ میرے ہاتھ آئی ہے۔ مین اسکا دل سے شکریہ ادا کرتی ہون جناب اسکو قبول فرمائین۔ مین اپنی تمنائین یہ بیان کرتی ہون کہ جناب اور جناب کی بی بی اور جناب کا بیٹا سب خوش و خرم رہین۔ ان میری تمناؤن مین میرا شوہر بھی شریک ہو۔

جناب کا یوروپ کی حالت کو متزلزل جاننا بے وجہ نہین ہے۔ مین آپ کی اس قومی امید مین

شریک ہون کہ جب تک انگلینڈ و فرانس مین اتحاد و وداد ہے۔ فساد بہت کم برپا ہوگا اور میرے
مین یہ آرزو اضافہ کرتی ہون کہ جبتک اس باہمی اتحاد کا مقصد عظم یہ ہوگا کہ دنیا مین امن امان
وعافیت کو قایم رکھے۔ اور ہر قوم کے حقوق و مقبوضات کو محفوظ رکھے اور ان دشمنیون اور
عداوتون کو گھٹائے جو سب سے زیادہ مصیبت پیدا کرین قومون مین سوال اور لڑائیون کو ہونے
دے تو پھر فساد و شرارت انگیز نہین پیدا ہونگے۔ اس مقدس معظم کام کے پورا کرنے مین خدا
تعالیٰ اپنے فضل و کرم کرنے مین دریغ نہین کرے گا۔ مین جناب کے ساتھ اس خوشی مین شریک
ہوتی ہون کہ چین مین ہم دونون دوستون کے لشکرون نے فتح پائی جسکا اثر یہ ہوا کہ بالجبر ان
اجنبی چینیون کی جو بیگانہ وحشی رہتے تھے باقی دنیا سے رشتہ مندی پیدا ہوگئی۔ مجھے شہنشاہ
بیگم کی ملاقات سے اور سبات کے سننے سے کہ انکو یہان آنے سے صحت حاصل ہوئی بے اندازہ خوشی
ہوئی۔ مین آپ کی نیک بہن ہون میری کامل محبت پر آپ یقین کرین ✦ وکٹوریا رجینا

شاہ پروشا ملکہ معظمہ کے بڑے داماد کا چچا تھا اور اس داماد کا باپ شاہ پروشا کا ولیعہد
اور حقیقی بھائی تھا۔ ۲۔ جنوری کو ملکہ معظمہ ونڈسر سے اوسبورن مین دس روز کے رہنے کے لیئے
جانے کو تھین کہ انکے پاس تار خبر لایا کہ شاہ پروشا کو پیغام اجل آیا۔ شاہ مدت سے ایسا علیل رہتا تھا
کہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکے پاس عنقریب موت آنیکو ہے۔ اسکی وفات کے بعد اسکا بھائی جانشین ہوا
جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کا داماد ولیعہد ہوا اور انکی بڑی صاحبزادی ولیعہدہ ہوئین۔ یہ شہزادی نوروز
کو بادشاہ کی نزع کی حالت مین بادشاہ کے پاس بلائی گئی تھی۔ انہون نے بادشاہ کی وفات کا
مفصل حال لکھکر اسکے مان باپون کے پاس بھیجا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ شہزادی نے کسی آدمی کو مرتے
ہوئے دیکھا ہو۔ اسکا بڑا اثر انکے دل پر ہوا اور اسکے ساتھ ہی انکی طبیعت رسا نے موت کی حقیقت کو
خوب سمجھا۔ انہون نے نزع کی حالت کو دیکھا کہ اسمین جسم سے جان کس مشکل سے جدا ہوتی ہے مگر اسکے
نکلتے ہی موت کیسی آرام کی نیند مین سلاتی ہے کہ جس مین نہ کوئی اضطراب ہے نہ کوئی بے چینی ہے
اس سبب سے موت کے ہولناک ہونے کا جو خیال تھا وہ دل سے نکل گیا۔ جب اس مضمون کا خط
بیٹی کا باپ کے پاس آیا تو اسنے بیٹی کو یہ جواب لکھا کہ۔ تم جتنی دفعہ زیادہ جسم کو دیکھو گی اتنے ہی
زیادہ تم کو مستحکم یقین ہوگا کہ یہ جسمانی خول آدمی نہین ہے۔ مگر یہ خیال مین نہین آتا کہ یہ جسمانی

وفات شاہ پروشیا

خول کیونکر بنا۔ تم نے جو موت کو آتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے بھی زیادہ تم تجربہ مین ہوگئین مین نے اب تک کوئی قوم مرتے ہوئے نہین دیکھا۔

۷ جنوری شاہ پروشا کے دفن ہونے کی تاریخ قرار پائی۔ اسمین ملکہ معظمہ کیطرف سے امراء عظام ایسے شدید جاڑے مین بھیجے گئے کہ تھرمامیٹر مین پارہ نقطۂ انجماد سے سترہ درجے نیچے تھا۔

ملکہ معظمہ نے لارڈ پامرسٹون سے مشورہ لیکر یہ قرار دیا تھا کہ بادشاہ پروشا کو آرڈر آف گارٹر دیا جائے جب کوئی مناسب شخص اسکا لے جانیوالا تجویز ہوجائے۔

انگلینڈ مین اور سارے یوروپ مین بڑے کڑاکے کا جاڑہ پڑرہا تھا مگر اسپر بھی پرنس کونسورٹ نے اوسبورن مین پورٹس متھ وگوسس پورٹ اور انکے ہمسایہ کے حصارون کا معاینہ کیا جو ملک کی محافظت کے لیئے بڑی شان وشکوہ کے ساتھ تعمیر ہوئے تھے۔ انھون نے اپنی روزنامچہ مین لکھا ہے کہ اس کام مین خاطر خواہ ترقی ہوئی۔ ایسے کامون مین پرنس بہت اپنا دل لگاتے تھے اور انکے جزئیات اور کلیات سے خوب ماہر ہوگئے تھے۔ اور اسکے کامل مؤثر ہونے کی جوابدہی اپنے ذمہ لے لی تھی۔

۱۲ جنوری کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی جہان گھر مین کچھ دیر کے لیئے عزیزون مین جدائی ہوئی۔ ۱۵ تاریخ کو شہزادہ الفرڈ کا پلائی متھ کو اپنے جہاز مین سوار ہونے کے لیئے جانا قرار پایا۔ اور ۱۸ تاریخ کو شہزادہ ویلز کی روانگی کیمبرج یونیورسٹی کی ٹرم پورا کرنے کے لیئے ٹھیرے۔ حسب دستور کیسل مین مہمانون کی گہما گہمی رہی۔ اور عیش وطرب کے جلسے خوب رہے ان مہمانون مین ایک مہمان لارڈ پامرسٹون تھے جنسے یہ صلاح ومشورے ہوئے کہ شہزادی ایلائیس کی شادی کے لیئے کسقدر جہیز اور وظیفہ سالانہ کی درخواست کی جائے۔ اور شہزادہ ویلز کی آمدنی مین سے جو انکی خوردسالی کے سبب سے ایک رقم بچی ہے اُس سے کونسی جائداد خریدنی چاہیے دوسرے مہمان لارڈ ڈزریلی تھے انسے پرنس کونسورٹ نے پارلیمنٹ کی پارٹیون کا حال خوب دریافت کیا۔

مین ان دنون جو آپ کو کمتر خط لکھتا ہون تو اپنے اوپر لعنت ملامت کرتا ہون مگر میرے سامنے ہر روز کام اتنا پیش ہوتا ہے کہ مین حیران ہوتا ہون کہ اسکو ختم کیونکر کرون۔

الفرڈ دوبارہ سفر مین گیا۔ شہزادہ ویلز کیمبرج کے پاس ایک مکان مین رہتا ہی اور وہان تحصیل علم مین مشغول ہے۔ بڑی شہزادی ولیعہدہ ہوگئی ہی۔ برلن مین جو نازک وقت آیا تھا اس مین ایسے اُس نے نہایت عمدہ کام کیئے کہ چارون طرف سے اسکی تعریف و تحسین ہوئی آپکا دادا خبرداؤ اس کے پاس ہے وہ اسکی مدد خوب اچھی طرح سے کرتا ہی۔ ہمارے سب اہل وعیال بخیر و عافیت ہین ہم آج کل برف پر خوب پھسلتے ہین وہ صحت کے لیئے بڑی اچھی ورزش ہے مجھے امید ہی کہ آپ تندرست ہون گے ۔ ۲۴۔ جنوری سنہ ۱۸۶۱ع

اس خط کے لکھنے کے چند روز بعد پرنس کونسورٹ کو اپنے طبیب ڈاکٹر بیلی کے انتقال سے بڑا ملال ہوا۔ ۲۸ تاریخ کی شام کو اُنکے پاس تار آیا کہ ریل پر ایک ناگہانی حادثہ ایسا واقع ہوا کہ جس مین ڈاکٹر صاحب کی جان تلف ہوئی ❊

۴۔ فروری اولیاے دولت لنڈن مین آئے۔ اور دوسرے دن ملکہ معظمہ نے بذات خود پارلیمنٹ کو کھولا۔ دو مہینے سے جو سخت جاڑا پڑ رہا تھا وہ کم ہوگیا تھا۔ یہ دن کھلا ہوا تھا اگر کوئی معاملہ ملکی ایسا نہ تھا کہ جمہور کی خاطر کو کچھ تردد ہوتا۔ مگر پھر بھی حضرت علیا کی سواری کے ساتھ پارلیمنٹ جانیکے وقت خلقت کا ہجوم معمول سے زیادہ تھا۔ اور خیر خواہی اور فرمانبرداری کے اظہار مین بڑی سرگرمی تھی۔ ملکہ معظمہ کے سپیچ مین ایسے اُمور اعظم کمتر تھے جو معرض بحث مین آتے اسمین یہ بیانات تھے کہ مجھے بھروسا ہے کہ یوروپ کی سلطنتین ایسی برسر اعتدال ہین کہ صلح و امن و عافیت عظیم مین کوئی خلل نہین پیدا ہوگا۔ سریا مین پھر امن و امان ہوجائے گا چین کی مہمات کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ امریکہ مین آپس مین لڑائی ہونے کا اندیشہ ہی۔ اسکی طرف اہل انگلینڈ کو خیال اس سبب سے زیادہ ہوگیا تھا کہ اہل امریکہ نے پرنس ویلز کا خیر مقدم بڑی محبت سے مودبانہ کیا تھا اور باقی قوانین کا ذکر تھا ❊

سنہ ۱۸۶۲ع مین جو نمایش اعظم کا ہونا تجویز ہوا تھا اُسکے ابتدائی انتظامات کے سبب سے پرنس پر کامون کا بوجھ اور زیادہ ہوگیا تھا۔ اسکی اکثر میٹنگ ہوتین جنمین وہ پریسیڈنٹ ہوتے۔ اُن کو اس نمایش کی ہدایات کے لیئے بڑی خط و کتابت کرنی پڑتی تھی۔ اُن ہی کی تجویز سے ایک مستقل مکان نمایشگاہ کی تعمیر کے لیئے مقرر ہوا ❊

۹- فروری کو بیرن سٹوک میر کو پرنس کونسورٹ لکھتے ہین کہ کل ہماری شادی کی عمر اکیس برس کی ہوئی۔ جسپر بہت سے طوفان آئے۔ مگر اسکا بال بیکا نہین ہُوا وہ اب تک شاداب تر و تازہ ہے اور مین خدا تعالیٰ کا سپاس گزار ہون کہ اسکی جڑین ایسے استحکام کے ساتھ پھیل رہی ہین کہ وہ آیندہ بہبودی انام اور آسودگی عام کے پھل لائینگی۔

آج اتوار تھا۔ شادی کی اکیسوین سالگرہ ہوئی۔ پرنس کے روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسدن اسکے سوائے کچھ دہوم دہام نہین ہوئی کہ ملکہ معظمہ کے بینڈ نے شام کو اُنکے کھانے کے آگے زمزمہ سرائی کی۔ ڈچس کنٹ فرنگ مور مین تہین جنکو آج یہ خط پرنس نے لکھا۔

قصر بکنگھم - ۱۰- فروری ۱۸۶۱ع گو آپ کی نیک خواہی اور فوٹو گراف بھیجنے کی شکرگزاری نہ کرون مگر مین یہ نہین چاہتا کہ آج آپکو خط نہ لکھون۔ اکیس برس ایک مدت دراز ہوتی ہے آج ہماری شادی کی عمر اتنی ہوئی ہے کہ وہ قانوناً عمر بلوغ مقرر ہے۔ ہم نے بُری بھلی حالتون مین اپنے اقرارون کو ایمانداری سے پورا کیا۔ اور ہم اپنے خدا کا شکر ادا کرتے ہین کہ اسنے ہمکو بغیر کسی خوف و خطر کے خوش ہونے دیا۔ آیندہ بھی خدا ہمکو ایسا ہی خوش رکھے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ جانتی ہین کہ ہم آپکے نیک اطوار بچے ہین جو آپسے محبت رکھتے ہین اور ہمنے خوب آزمالیا ہے کہ آپ ہمارے نوازش فرما ہین مجھے امید ہے کہ آپ کو جو دکھ درد ہین وہ دور ہو جائینگے۔ مین ہمیشہ آپسے محبت کرنے والا بیٹا ہون۔ فقط

ملکہ معظمہ نے دو دن بعد شاہ لیوپولڈ کو یہ فقرہ لکھا کہ اتوار کو ہمنے اپنی مبارک شادی کی اکیسوین سالگرہ کی۔ اس دن ہمارا دل محبت و احسان سے بھرا ہوا تھا۔ مین اسدن کو کہتی ہون کہ اس سے دنیا کو بے شمار برکتین حاصل ہوئی ہین میرے سامنے بہت تھوڑی عورتین یہ بات کہہ سکتی ہین کہ شادی کے اکیسوین سال کے آخر مین اُنکی شوہرون کے دلون مین وہی محبت و شوق ہمارے بیئے باقی ہے جو شادی کے اول دنون مین تھا۔ اور اُنکے دل اُسی محبت و نوازش سے پر ہین جو شادی کی سچی خوشی اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اس تقریب مین ہمارے پاس اماں اور تین بچے نہ تھے مگر چھ لاڈلے بچے ہمارے اور انکے سوائے ہمارے شاگرد پیشون کے بچے شام کو ہمارے ساتھ رہے۔

پرنس کی علالت

پرنس نے اِن دنون مین جو روزنامچہ لکھا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ کامون کی کثرت کے بوجھ سے اُنکے جسمانی قوا مین ضعف آتا جاتا تھا۔ ۱۴۔ فروری کے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ میرے دانت مین بڑا درد ہوا۔ دوسرے دن اور شدت سے وہ بڑھا۔ باوجود اِسکے مین فائن آرٹس کی کمیشن کی عظیم الشان میٹنگ مین گیا۔ گورنمنٹ نے پارلیمنٹ کے مکانات کی زیب و زینت و آرایش کے لیئے روپے دینے سے انکار کر دیا۔ اسلیئے میری کوشش اِس کمیشن مین آگے قدم نہین بڑھا سکتی تھی۔ ایک جگہ ٹھٹک کے رہ گئی۔ دوسرے دن میری طبیعت اِس سے زیادہ علیل ہوئی کہ مین ایک کمرہ کو بند کر کے اُسمین پڑا رہا۔ گال کے اوپر کے حصون کی رگون مین سوزش کے ساتھ ورم ہو گیا۔ ۱۷۔ کے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ میرا مرض اندیشناک ہو گیا۔ سوجن کم نہین ہوئی کئی روز تک درد مین کمی نہین ہوئی۔ مسوڑون مین چیرے کے لگنے سے کچھ آرام نہین ہوا آخر کو مقوی دوائین دی گئین۔ ۲۴ تک اُنکا حال ایسا رہا کہ وہ کہین باہر نہ جا سکے ✦

پرنس کی رائے شہزادی کے جہیز کی نسبت

مین نے جو پچھلا خط بھیجا ہے اُسکے بعد نو دن سے مین دانت کے درد سے اور مسوڑہ کے ورم سے بہت تکلیف اُٹھا رہا ہون۔ راتون کی بیخوابی نے اور اِس درد نے مجھے بڑا مضمحل کر دیا ہے۔ مسٹر سانڈرس نے دوسرا چیرا لگایا ہے وہ مجھے یقین نہین کہ اصل درد کی جگہ لگا ہو۔ وزارت نے شہزادی ایلائس کی شادی کے جہیز کے لیئے تیس ہزار پونڈ اور سالانہ وظیفہ کے واسطے چھ ہزار پونڈ منظور کر لیئے ہین۔ یہ رقم اُس رقم کی تین چوتھائی ہے جو پہلے وزارت نے بڑی شہزادی کے لیئے منظور کی تھی ہمنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پارلیمنٹ سے ایک بل پاس ہو جائے کہ اسکے موافق آیندہ شہزادیون کو اُنکی شادی کے لیئے ایک رقم مقررہ ملا کرے۔ اِس باب مین مسٹر گلیڈسٹون چون و چرا کرتے ہین ✦

ہم نے اپنے طبیب ڈاکٹر بیلی کی جگہ ڈاکٹر جن ینر کو نوکر رکھ لیا ہے ✦

ایک کتاب تھیولوجی کی چھپی ہے جسکو مین خیال کرتا ہون کہ اسکے برخلاف بہت سے دشمن ہین۔ ایک اور کتاب تھیولوجی کی سات مصنفون نے ملکر لکھی ہے جنے بشپون اور آرچ بشپون کو بھنا دیا ہے۔ اِن سب اسقفون نے متفق ہو کر اِس کتاب کے مقولون پر لعنت کا اعلان دیا ہے آدمیون نے یہ چلانا شروع کیا ہے کہ اسپر لعنت نہ کرو اُسکو رد کرو۔ ہم وہ ایمان چاہتے ہین۔

جس مین راستی وحق ہو نہ وہ ایمان کہ جسپر اعتراضون کا اندیشہ نہو ۔

پرنس خواہ تندرست ہو خواہ بیمار بہر حال ہر روز انکے لیئے کامون کی مقدار اسقدر پیش ہوتی تھی جنکے کرنیسے وہ مسرور ہوتے تھے مگر ان کامون کی مشقت شاقہ بسا اوقات انکو متنبہ کرتی تھی کہ وہ اپنے قوا ایسے جلد جلد کام مین لاتے ہین جس سے وہ کمزور اور ضعیف ہوتے جاتے ہین ۔ پرنس کے دل ودماغ کے لیئے یہ کام کافی تھے کہ وہ یوروپ کی پرخلل ہل چل کو دیکھتے رہتے ۔ اور مدبران ملکی اور ردوبدل کرنے والے جو اپنے مخالف اغراض اور پولیسیون مین ظاہر ومخفی کارستانیان کرتے ہین انکی نگرانی کرتے بغیر اسکے کہ وہ اپنے ذاتی معاملات واغراض خانگی کے بیشمار کامون ودعوون پر توجہ کرتے ۔

اورڈر اوف گارٹر کو لارڈ بریڈیل ہین لیکر ڈبلن پہنچے کہ وہ بادشاہ پروشا کو پہنائین پرنس نے یہ خط شاہ پروشا کے نام لکھکر انکو دیا ۔

میرے عزیز پھوپھی زاد بھائی ۔ بھلا یہ کب ہو سکتا ہے کہ لارڈ بریڈیل ہین برلن جائین اور مین آپکے نام کی دو سطرین اس مبارکباد کی لکھکر نہ دون کہ آپ ایک نئی برادری کے ممبر بنتے ہین یہ رشتہ برادری دوستی سے بھی زیادہ ہم کو باہم پیوستہ ووابستہ کریگا ۔ مجھے امید ہے کہ آپکے ہمارا ڈیپوٹیشن تندرست وآسودہ دل پائیگا ۔ جاڑا بڑی شدت سے پڑا ۔ اسنے بہت آدمیون کو آزار دیا ۔ مین خود بھی دس روز سے دانت کے سخت درد مین مبتلا تہا ۔ دو روز ہوئے کہ یہ درد دور ہوا ہے اور اب مین تندرست ہوا ہون ۔ یوروپ مین جو پبلک معاملات پیش ہو رہے ہین وہ ہم دونون کو متفکر کرتے ہین ۔ ہم کو خدا پر اور اپنے اس یقین پر تکیہ رکھنا چاہیئے کہ ہم صرف خیر وحق وصدق کے چاہنے والے ہین تاکہ ہم اپنی ہمت جرات مسرت کو زندہ رکھین جسکے بغیر کسی کام مین کامیابی ناممکن ہے ۔

برلن مین شاہی محل کے اندر ٦ ۔ مارچ کو آرڈر اوف گارٹر ملنے کی رسم شاہانہ طور پر ادا ہوئی ۔ ١٠ ۔ مارچ کو شاہ پروشا نے پرنس کونسورٹ کو یہ خط رقم کیا ۔ آپنے جو مجھے مبارکباد کی دو سطرین لکھی تھین انکے ہزارون شکریئے ادا کرتا ہون ۔ اسنے لارڈ بریڈیل ہین کی معرفت مجھکو آرڈر (ہیٹشامیا) مین تیابرادر بنایا ہے ۔ اس سفر کو مین اسی رسم کو دیکھکر بڑا خوش ہوا

پروشا کے بادشاہ اور آرڈر آف گارٹر کا تمغہ

وہ بڑا خوش کرنیوالا ہے۔ مین کافی طور سے بیان نہین کر سکتا کہ ملکہ معظمہ نے اِس عطیہ سے مجھے کسقدر خوش کیا ہے کہ ایک قدیمی عمدہ اوروڈر مجھے عنایت کیا ہے جسکے پاس رکھنے سے مجھے بڑی عزت حاصل ہوئی۔ مین آپکا بھی شکریہ اسلیئے ادا کرتا ہون کہ اِس عطیہ کے عطا کرنے مین ملکہ معظمہ کے مصمم ارادہ مین آپنے بڑا حصہ لیا ہوگا۔ ہمنے اِس رسم کو جسقدر وہ شان و عظمت شاہانہ کے ساتھ ادا ہو سکتی تھی ادا کیا۔ جس سے زیادہ ملکہ معظمہ کا یہ عطیہ ہم سے اعزاز کا خواستگار بھی تھا۔ مین اپنے آپ خوشامد کرتا ہون کہ آپ کی سفارت یہان سے خوش گئی۔ مین آپ کی اِس امید مین شریک ہون کہ یہ واقعہ ہمارے اور آپکے ملکون کے درمیان رشتہ دوستی کو مستحکم کریگا،،

۲۴۔ فروری کو ملکہ معظمہ دس روز کے لیئے اوسبورن مین گئین۔ انکی والدہ ماجدہ قصر بکنگھم مین انکے ساتھ ٹھیری ہوئی تھین۔ وہ بھی اُسی روز فرگیمور مین تشریف لے گئین۔ مدت سے انکی صحت مین خلل آگیا تھا۔ یہان آنیسے اُن مین کچھ قوت آگئی تھی۔ جارج کوپر انکا قدیم الخدمت دیانتمند سکرٹری تھا۔ وہ دو روز سخت مرض مین مبتلا ہو کر مرگیا۔ پرنس جانتا تھا کہ اسکے مرنے کا ڈچس کنٹ پر سخت صدمہ ہوا ہوگا۔ اِسلیئے اُنہون نے دوسرے دن ڈچس کو یہ تعزیت نامہ لکھا کہ نیک نہاد جارج کوپر کے مرنے پر مین آپکے ساتھ ہمدردی و غمگساری کرتا ہون مین یہ تو جانتا تھا کہ وہ جلد مرجائے گا پر نہ اسقدر جلد۔ وہ آپ کا بڑا دیانتدار خیر خواہ ملازم تھا اور اپنی زندگی ہمارے تعلقات مین معزز تھا۔ اِسکا مرنا آپکے لیئے ایک صدمہ عظیم ہے۔ مجھے اب تک یہ خبر نہ تھی کہ اُسکی عمر بہتر برس کی ہو گئی ہے۔ اِسکی بیوی بچون کے لیئے مجھے بڑا افسوس ہے جب آپ کو موقع ملے تو میرے اِس افسوس کو اُنپر ظاہر کر دیجیے گا۔ ہم سب طرح سے بخیریت ہین۔ میری کھانسی تو سمندر کی ہوا سے کافور ہو گئی۔ مگر مجھے تو آپ کی طرفسے یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ آپ تندرست نہین ہیتین۔ مجھے یقین ہے کہ یہ صدمہ آپ کی جانفرسائی نہین کرے گا فقط۔ آپ کا محبت کرنے والا بیٹا البرٹ

ڈچس کنٹ اپنے قدیم الخدمت وفادار خیر خواہ ملازم جارج کوپر کے مرنے کے غم مین ایسی گھلنی شروع ہوئین کہ آخر کو چند روز مین گھل گھلا کر آپ بھی ختم ہو گئین۔ مارچ کے شروع مین انکے بازو مین ایک پھوڑا نکلا جسکو ڈاکٹر نے چیرا لگایا۔ ملکہ معظمہ اور انکے شوہر نے اوسبورن سے

مراجعت کے بعد جو انسے ملاقات کی تو دیکھا کہ درد کی تکلیف انکو بہت تھی مگر ابھی مرنیکے آثار نہین دکھائی دیتے تھے۔ ۱۵ مارچ کو طبیبون نے اُنکے افاقہ مرض کی خبرین سنائین ۔۔

اسی تاریخ ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ ہو برٹی کلچر سوسائیٹی کے نو تیار باغون کو جنوبی کنگسٹن مین ملاحظہ کے لیئے گئی۔ یہان سے ملکہ معظمہ ملاحظہ کرکے واپس چلی گئین اور پرنس کو یہین چھوڑ گئین کہ وہ سوسائیٹی کے ساتھ کاربرآری کرے۔ دفعتہً اُنکے پاس فروگ مور سے مسٹر جمیس آئے اور اُنھون نے انکو یہ خبر سنائی کہ میرے نزدیک ڈچس پر یہ موت کے آثار نظر آرہے ہین کہ وہ بالکل بیہوش ہین اور مر رہی ہین۔ ڈچس کی ملازمہ لیڈی بروس کا خط ملکہ معظمہ کے پاس آیا تھا کہ ڈچس پر رات آرام سے گزری اور انکے مرض مین بالکل افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین دنکے سارے کامون کو ختم کرکے آرام کرسی پر خوش بیٹھی تھی کہ چھ بجے سے کچھ دیر بعد پرنس آیا۔ اور مسٹر جمیس جو خبر لائے تھے وہ مجھے سنائی۔ اور کہا کہ فروگ مور جلد چلنا چاہیئے مین فوراً پرنس کے ساتھ شہزادی ایلائس کو ہمراہ لیکر ٹرین مین ونڈسر سے سوار ہوئی۔ رستہ بڑا ہی دراز معلوم ہوا۔ آٹھ بجے فروگ مور مین پہنچی۔ یہان لارڈ میری اور لیڈیون نے استقبال کیا اور کہا کہ ڈچس کا وہی حال ہے۔ اِس سے مجھے نہین معلوم ہوا کہ ڈچس کے مرض کا اصل حال کیا ہو البرٹ اُنکے پاس گیا اور روتا ہوا آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے لیئے کیا ہونے والا ہے۔ مین لرزتی کانپتی ڈچس کے کمرے مین داخل ہوئی۔ نہایت تاریک کمرے مین ایک سوفہ پر تکیون کے سہارے سے میری پیاری مان پیٹھ لگائے خراٹے لے رہی تھین اپنی ریشمی گون پہنے ہوئے سر پر ٹوپی رکھے ہوئے تھین۔ انکی صورت ایسی نظر آتی تھی جیسی کہ وہ تھی۔ ڈچس کی ایک ملازمہ نے مجھے کہا کہ خاتمہ بآسانی ہوگا۔ مین نے یہ سنکر کہا کہ ہائے ہائے یہ کیا مصیبت و بلا ہے کہ مین آؤن اور اپنی مان کو دیکھون اور اُن کو ذرا جنبش نہو۔ مین نے اُنکے آگے گھٹنے ٹیک کر اُنکے پیارے ہاتھون کے بوسے لیئے اور اُنکو اپنے گالون پر پھیرا تو اُنھون نے آنکھین کھولین۔ مگر مجھے پہچانا نہین۔ میرے ہاتھ کو ہٹا دیا۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ اُنھون نے اپنی اِس بچی کو پہچانا نہین جسکو ہمیشہ مہر آمیز تبسم سے دیکھا کرتی تھین۔ مین دل کھولکر رونے کے لیئے باہر گئی۔ مین نے ڈاکٹرون سے پوچھا کہ جینے کی کچھ آس ہے۔ اُنھون نے کہا کہ اندیشہ ہے کہ کچھ امید زندگی باقی نہین

ہوش بالکل نہین۔ چھاتی پر جو پانی ہے وہ باہر نکلا آتا ہے کچھ گھنٹے مریض کی بیہوشی دیکھنے
مین بسر ہوئے۔ کچھ گھنٹے عبث اِس کوشش مین صرف ہوئے کہ سو کر اس غم کو بھلائیے۔ جب شب نے
صبح کا لباس پہنا تو مین اپنے بستر کے پائینتی کی طرف ایک سوفہ پر ایک سکتے کے عالم مین لیٹی
مین سن رہی تھی کہ گھنٹہ بجتا ہے۔ مرغ بولتا ہے۔ فاصلہ پر کتے بھونکتے ہین۔ ہر آواز سے میرے کلیجے
تیر لگتا تھا۔ ہائے یہ کیا مصیبت آفت ہو کہ ہم اپنی مان کے گھر کی چھت کے نیچے رات گزارین
اور اُسکو خبر نہو۔ مین چار بجے پھر نیچے گئی۔ سناٹے کا عالم تھا۔ کوئی آواز نہین آتی تھی مگر ایک خراٹے
کی آواز آتی تھی یا اُس بڑے گھنٹے کے پاؤ بجنے کی جو کچھوے کے خول مین رکھا تھا۔ یہ گھنٹہ
والد مرحوم کا تھا۔ اُسکی آواز نے مجھے اپنی ساری بچپنے کی باتون کو یاد دلایا۔ پہلے مین ہمیشہ اس کی
آواز سنا کرتی تھی۔ مگر اب تیس برس سے اُسکی آواز نہین سنتی تھی۔ مین اپنی مان کے پاس کبھی
گھٹنے ٹیکتی۔ کبھی کھڑی ہوتی۔ اور عبرتناک مایوسی کے ساتھ انہین دیکھتی کہ اب وہ مجھسے جدا ہونگی
ساڑھے چار بجے مین تھک کر بالکل چور ہو گئی پھر زینے کے اوپر گئی اور چپ چاپ مصیبت کی
ماری لیٹ گئی اور پھر زمانہ گزشتہ کا خیال کرنے لگی کہ کیا خوفناک آیندہ زمانہ آنے والا ہے
جو ہمارے کنبے کی خوشحالی مین خلل انداز ہوگا۔ ساڑھے سات بجے مین پھر ڈچس کے کمرہ مین گئی
اسوقت اُنکی جان نکلنے کے قریب تھی۔ آٹھ بجے پرنس مجھے کمرے سے باہر تھوڑی دیر کے لیے لیگیا
مگر مجھسے باہر کب ٹھیرا جاتا تھا۔ مین پھر اندر گئی تو دروازے کھلے تھے مین ایک چوکی پر بیٹھی اور اپنی
ان کا پیارا ہاتھ پکڑا۔ اِس اثنا مین اُن کا چہرہ ستنا اور زرد ہونا شروع ہوا۔ اگرچہ مرنیسے آدہ گھنٹہ
پہلے اُنکے رخسارون مین شگفتگی اور تازگی تھی۔ سانس دھیما چلنے لگا۔ مین گھٹنے ٹیکے ہوئے اُنکا ہاتھ
پکڑے ہوئے تھی وہ گرم و نرم تھا مگر وزنی تھا۔ جب کلارک البرٹ و ایلائیس کو بلانے گیا تو مینے
جانا کہ اب وقت بہت قریب آ گیا ہے۔ مین اُس پیارے چہرے کو دیکھتی رہی مین جانتی تھی
کہ اب میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ سانس دھیما ہوتے ہوتے تھم گیا۔ مگر چہرے مین کچھ تغیر نہین
آیا۔ آنکھین جیسی پہلے آدہ گھنٹے سے بند تھین ویسی ہی بند ہین۔ گھنٹے نے ساڑھے نو بجائے
مین آہ و نالہ کرتی ہوئی اُنکے ہاتھ پر گری اور اُسکے بوسے لیئے البرٹ نے مجھے اُٹھایا اور دوسرے
کمرے مین لیگیا۔ وہ آنسوؤن مین نہا رہا تھا۔ ایسا رونا اُسکی عادت مین نہ تھا۔ خواہ کیسا ہی رنج ہو

اُسنے مجھے اپنے ہاتھون مین پکڑا۔ مین نے پوچھا کہ سب کچھ ہوچکا اُسنے کہا ہان۔

مین چند منٹ بعد پھر کمرے مین گئی۔ اور مان کو پھر ایک دفعہ دیکھا کہ وہ میری پیاری اس طرح بیٹھی ہوئی ہین جیسے کہ پہلے زندگی مین بیٹھتی مگر اسوقت وہ بالکل سفید تہین۔ اے خدا یہ کیا عبرت ہو؟ کیا یہ سر مخفیت ہے مگر کیا مبارک خاتمہ ہے! انکی روح مقدس آرام کر رہی ہے۔ اُن کی سب تکلیف رفع ہوگئی ہے۔ لیکن مین کیسی کمبخت انکی بچی ہون کہ جس مان سے مین ان اکتالیس برس کے عرصہ مین سوائے چند ہفتے کے جدا نہین ہوئی وہ مرگئی میری کیا حالت ہوگی! دفعتہً بچپنے کا سا سمان میری آنکھون کے سامنے پھرنے لگا۔ مجھے یہ معلوم ہوا کہ مین اپنے بچپنے کی زندگی بسر کر رہی ہون اور بڑی ہوگئی ہون۔ پھر مین ان سالون کے خوفناک خیالات کرتی جو آیندہ آئینگے اور انکی برداشت مجھے کرنی پڑے گی۔ مجھے صرف یہ خیال تشفی دیتا تھا کہ میری مان بڑے چین اور آرام مین ہین اور ہم پھر اُنسے ملین گے۔

البرٹ اور ایلائیس بھی غم و الم سے بھرے ہوئے تھے۔ البرٹ مجھے زینے کے اوپر لیگیا مین سوفہ پر لیٹ گئی۔ مین چلاکر رونی تھی۔ اِسی سے میری تسکین ہوتی تھی۔ مگر دل کا درد و غم اور روزانہ ہر ساعت کی جدائی کا الم کب مجھے صبر کرنے دیتے تھے۔ کوئی دن ایسا نہین ہوتا تھا کہ دن بھر مین کئی کئی دفعہ اُنکے خطوط یا اُنکے باب مین خطوط میرے پاس نہ آتے ہون۔ بعض بے وقوفی سے یہ خیال کرتے ہین کہ وہ جن چیزون کو چاہتی تہین وہ سب اُنسے چھن گئین اسلیے وہ بڑی مصیبت مین ہونگین۔ مگر یہ نہین ہے وہ سب سے زیادہ اوپر مرتفع ہین۔ یقینی ہم کو نیچے اپنی محبت و الفت سے دیکھتی ہونگین اور ہمارے لیئے دعا کرتی ہونگین۔

البرٹ نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ ہم ڈچس کے بیٹھنے کے کمرے مین چلین۔ جہان اُن کو ہم ہمیشہ دیکھا کرتے تھے۔ وہان ہم گئے کیا اندوہ و غم اسپر چھا رہا تھا۔ کسی چیز مین تغیر نہین ہوا وہی کرسیان وہی تکیئے وہی سب میزون پر چیزین چنی ہوئی تہین۔ اُنکے کام کا پٹارہ اور اُنکے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزین موجود تہین۔ چھوٹی چھوٹی چڑیان جن کی وہ بڑی شوقین تہین اپنی بولیان سریلی آواز مین بول رہی تھیں۔ غرض ان دو کمرون مین جن مین ہمیشہ اُنسے ملا کرتے تھے۔ ہر چیز سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ زندہ ہین۔ یہان ہم کچھ تھوڑی دیر ٹھیرے۔ روتے رہے

دعائین پڑہتی رہی - مین انکی کرسی کے پیچھے گھٹنے ٹیکتی تھی - اِسی جاڑے مین اکثر اِسی مکان مین مجھ سے ملتی تہین اور پیٹھ لگا کے بیٹھتین اور اکثر اپنے دکھہ درد کی شکایت کرتین اور میرے ملنے سے خوش ہوتین +

مین زینے کے اوپر چڑھ کے عزیزی اگستا بروس کے کمرہ مین گئی - اول ملنا تو غم کے سبب سے تلخ زہر آلود تھا مگر آخر اسکا ثمر شیرین تھا - وہ ڈچس کو ایسا ہی چاہتی تھی جیسی کہ مین - وہ انکی بیٹی نہ تھی مگر وہ بیٹی کی برابر اُسے جانتی تھین +

صبح کو پھر مین نے جاکر اپنی عزیز ماں کے چہرے کو دیکھا کہ وہ سوفے پر لیٹی ہوئی ہین بڑی حسین و سکین مسکراتی ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہین کہ اب بول اُٹھین گی - یہ حال دیکھکر دل پھٹا جاتا تھا - مدتون تک غمون کے صدمے اُٹھائے تو دل کو تسکین ہوئی - چہرے پر اُن کے زردی ایسی چھائی ہوئی تھی جو کبھی کسی اور چیز مین دیکھنے مین نہین آئی - مین نے اُنکے پیارے رخساروں پر ہاتھ پھیرا - ابتک وہ نرم گرم تھے - مگر ہائے کیا غم کے مارے کلیجہ پھٹا جاتا تھا - لنڈن سے پرنس ویلز اور شہزادی ہلینا آئے - مین اُنکو نانی کی حسین و سکین صورت کو جو سنگ مرمر کی صورت معلوم ہوتی تھی دکھلانے لے گئی تو اور بھی میرے غم کے مارے جگر کے ٹکڑے ہونے لگے یہ بچے نانی کو بہت چاہتے تھے +

ملکہ معظمہ نے دور کے رشتہ دارون کو جو دور رہتے تھے اپنے ہاتھون سے یہ خبر جان فرسا پہنچائی - اپنی سوتیلی بہن شہزادی ہوہن لوہ کو اور شاہ لیوپولڈ کو اُنہون نے اس وفات حسرت آیات کا حال لکھا - ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ان سب کے دلمین اس خبر سے کیا رنج و محن ہوا ہوگا - میرے پیارے مامون کو جو اپنی نسل مین اکیلے رہ گئے ہین اس خبر سے کیسے مغموم ہوئے ہونگے - اُنھون نے اپنی بہن ڈچس کنٹ کی تکلیف کے دنون مین بڑی اعانت کی تھی - اور مجھ یتیم بچی پر پدرانہ فرائض ادا کیے تھے - ملکہ معظمہ نے تمام اور طبعی محبتون کو چھوڑکر اپنی دختری محبت کا حق ادا کیا اور یہ خط اُنکو لکھا +

فراگ مور ۱۶ - مارچ سنہ ۱۸۶۱ع - یہ دن میری زندگی کا بڑا ہی ہولناک ہے جس مین آپ کی بیچاری دل شکستہ بچی محبت و چاہ کی ایک دو سطر لکھتی ہے - مشفقہ مادر مہربان مجھ سے

ہمیشہ کے لیئے جدا ہوگئین بچپنے مین کبھی سوائے چند مہینون کے جدا نہین ہوئی ہین اُنکے بغیر اپنے جینے کو جینا نہین جانتی۔ اُنکی جان کیا گئی میری جان گئی۔ گو یہ امر میرے لیئے اندوہناک ہوا مگر اُن کو چین و آرام ملگیا۔ اُن کا دم آسانی سے نکل گیا۔ مگر جنھون نے اُنکا سانس لینا دیکھا ہے اُن کا کلیجہ پھٹتا تھا۔ آخر دم تک اُن کا پیارا ہاتھ میرے ہاتھ مین رہا جسکا مین شکریہ ادا کرتی ہون مگر اُنکی بیش بہا جان کا جانا بڑا دہشتناک تہا۔ افسوس ہے کہ اُنھون نے مجھے پہچانا نہین مگر وہ اِس سبب جدائی کے رنج سے بچ گئین۔

اِس حادثہ سے کیا ہی آپ کو رنج والم ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے جلد ملین گے اب آپ مجھے دوچند عزیز ہوگئے ہین۔ میری عزیز ترین البرٹ کو غم نے پچھاڑ رکھا ہے وہ اپنی پھوپھی پر دل و جان سے فدا تھا۔ خدا ہم کو اپنی حفظ و امان مین رکھے۔ مین والدہ ماجدہ کے ملازمین کے رنج والم کو نہین بیان کرتی۔ اُنکی محبت و چاہت دل پر موثر ہے۔ اگر کوئی بات ڈچس کنٹ کی بچی کے دل کی تسکین ہو سکتی ہے تو یہ ہے کہ ڈچس اپنے گہر مین ہر ادنے و اعلے کی محبوب دل و مرغوب خاطر تہین سب ملازم اُنکا سخت ماتم کرتے ہین۔ بعض آدمی اُنکے تیس تیس برس کی ملازم تھے اور اُنکے کل ملازمون مین سر جارج کوپر سر دفتر تھے۔ جن کے مرنے نے اُن کے دل پر وہ صدمہ پہنچایا کہ پھر وہ خود زیادہ دنون تک زندہ نہ رہ سکین۔ فقط

ملکہ معظمہ شام کو ونڈسر کیسل مین اُس عزیز گھر کو چھوڑ کر چلی آئین جسکے خیال کے ساتھ اُن کو بہت سی باتین یاد آتی ہین۔ اُنکے جانیکے وقت واقفکارون کا ایک مجمع تہا جنکی آنکھون سے آنسو نہین تھمتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ یہ رخصت کا وقت بڑا غمناک تہا۔ ایک رات پہلے جب اِس گھر مین آئے تھے تو وہ سارا روشن تھا۔ آج اِسکو ہم بالکل تاریک چھوڑے جاتے ہین۔ اِس پیارے کمرہ سے اِس پیارے گھر سے جو مجھے سب سے عزیز تہا ونڈسر مین آنا غضب تہا۔

ڈچس نے اپنے وصیت نامہ مین لکھدیا تھا کہ میرے بعد میرے کل مال و متاع کی مالک ملکہ معظمہ ہین اور پرنس کونسورٹ میرا وصی و ولی ہے جسکے سبب سے پرنس پر اِس کام کا بوجھ اور زیادہ ہوگیا کہ اُنکو ڈچس کے معاملات مین خط و کتابت زیادہ کرنی پڑی سر جارج کوپر کو ڈچس کے سارے معاملات پر خوب علم تھا اُنکے مرنیکے سبب سے یہ کام اور بھی سخت ہوگیا تھا۔ ڈچس جن اپنے عزیزون کو وظائف دیتی تہین وہ سب

ملکہ معظمہ نے بحال رکھے اور اُنکے ملازمین کی پنشن مقرر کردی ؀

بڑی شہزادی بھی برلن سے نانی کی وفات کی خبر سنکر ۱۸ مئی کی شام کو ونڈسر کیسل مین آگئین کہ والدین کی تسلی وتشفی کرین ؀

ڈچس کنٹ کی وفات نے سارے ملک کو ماتم مین بٹھایا۔ پارلیمنٹ نے بھی فوراً ووٹ لیکر ملکہ معظمہ کو تسلی آمیز ایڈریس دیا۔ تعزیت نامون کا تو شمار نہ تھا وہ چارون طرف سے ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ کے پاس آتے تھے۔ ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن نے بیڈن سے ۱۹ مارچ کو یہ خط لکھا کہ آپ کا ماتم نامہ جو میری ان کی زندگی کے آخر دن مین لکھا گیا تھا کل پہنچا۔ اگرچہ مین آپ سے زیادہ بےچین وبےقرار ہوئی۔ مگر مجھے اپنی مان کے مرنے کا یقین نہین آتا۔ لیڈی آگسٹا نے اپنے خط مین اُس اپنے عزیز بیمار کے ضعف کا حال لکھا تھا اُس سے بھی اُنکے مرنے کا یقین نہین ہُوا۔ میری پیاری بہن تم غم کے مارے پچھاڑین نہ کھاؤ۔ وہ عزیز روح جو ہم سے جدا ہوئی ہو اگر بول سکے تو تم سے یہ کہیگی کہ میرے نصیب اب کھُلے ہین کہ سعادت ابدی اور راحت دلی حاصل ہوئی ہے۔ مین نے جو اور ونکے راحت اور آرام کے لیئے جفاکشی کی تھی اُسکا صلہ مجھے سوگنا ارحم الراحمین دے رہا ہے۔ ان شدائد غم مین میری تسکین اسطرح ہوتی ہے کہ جو عزیز مر گئے ہین مین اُنکو یہ خیال کرون کہ وہ ان رنج وتکالیف سے آزاد ہو گئے ہین جن مین ہم گرفتار ہین اور جو عزیز زندہ ہین اُنکے ساتھ مین دل وجان سے محبت کرون۔ اور غیرون کے ساتھ بھلائی کرون اور جہان تک ہو سکے مین اپنے غمون اور رنجون کو بھلاؤن۔ اگر مین اپنی والدہ کے چہرہ کو ایک دفعہ دیکھ سکتی تو مجھے یقین ہے کہ مین اُنھین خوش وخرم پاتی۔ مین اُنکی محبت کی پوری سپاس گزار ہون۔ افسوس! اب عمر بھر زندگی مین اُنسے ملنا نصیب نہوگا مگر مرنے کے بعد اُنسے ایسا وصال ہوگا کہ پھر فراق نہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور مجھے دونون کو راحت وبرکت دے ؀

بادشاہ لیوپولڈ نے ملکہ معظمہ کو تعزیت نامے لکھے جن کے جواب مین وہ یہ خط اُنکو لکھتی ہین کہ آپکے دو عنایت نامے مرقومہ ۱۷ و ۱۸ مارچ میرے پاس آئے۔ مین اُنکا شکریہ بڑی گرمجوشی کے ساتھ ادا کرتی ہون۔ مین جانتی ہون کہ اس واقعہ ناگزیر سے آپ کو کیسا اندوہ وملال ہوا ہوگا اس خیال سے دل لرزتا ہے کہ اب ہم اس چہرے کو نہین دیکھین گے جو ہمکو ہمیشہ شفقت اور

مہربانی کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ اب ہم اس آواز کو نہین سنین گے جسکے سننے سے ہم ہمیشہ خوش ہوا کرتے تھے۔ میرے غم کی کوئی انتہا نہین۔ مین آپ کی طرح خاموشی و تنہائی پسند ہون مین اسی کو خیر جانتی ہون کہ اس صدمہ سے بیمار نہین ہوئی۔ منگل سے مین سینے لگی ہون اور پرسون سے کھانے لگی ہون۔ مگر غم مجھے کھائے جاتا ہی۔ بعض اوقات مین اُسکی متحمل نہین ہوسکتی۔

مرنیکے بعد والدہ مرحومہ ایسی مسکین و حسین و دلپسند و خوش چہرہ معلوم ہوتی تہین کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابہی باتین کرنے لگین گی۔ اب وہ بڑے چین و آرام سے ہونگی۔ جو ہمکو نقصان ہوا وہ اُنکو فائدہ ہوا۔ اُنکی جگہ ہر روز و ہر ساعت خالی معلوم ہوتی ہے جو کبھی معمور نہین ہوگی۔ ماں صرف ایک ہی ہوتی ہی۔ اسکی محبت کی برابر کوئی محبت نہین ہوتی۔ اُن کے مرنے کی یہ باتین میرے دلمین غم کو کم کرتی ہین کہ ساری قوم افسوس کے ساتھ میری ہمدردی اور غمخواری کرتی ہے۔ اُنکے واقف و جاننے والے مودبانہ تعظیم کے ساتھ اُنکا نام لیتے ہین۔ اُنکے ملازمین کی محبت و ماتم داری بڑی موثر ہے۔ پیاری لیڈی آگسٹا بروس کو ڈچس بیٹی کے برابر عزیز رکھتی تہین۔ اسکو اُنکے مرنے کا ایسا رنج و الم ہے۔ گویا اُسکی سگی ماں دوسری دفعہ مری ہی۔

مجھے اسکا بڑا رنج و افسوس ہی کہ فیوڈورا میرے پاس نہین ہے۔ اگر ہوتی تو ہم دونون بہنین آپس مین ملکر ایکدوسرے کا غم بٹا لیتین۔ البرٹ کو جو میرے ساتھ محبت و الفت ہی اُس کو مین الفاظ مین بیان نہین کرسکتی۔ اُسکو ڈچس کے مرنے کا بڑا قلق و رنج ہے۔ وہی اُن کا اکیلا وصی ولی ہے جسکے سبب سے اسپر اور زیادہ کامون کا بوجھ پڑگیا ہے۔ یہان سب طرح سے انتظام درست ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اور جلدی ہمارے پاس بھیجدے۔

۲۵۔ مارچ کو ڈچس کی نعش ونڈسر مین سینٹ جارج چیپل مین امانت رکھی گئی کہ جب فرگمور مین اُنکا مقبرہ تیار ہو تو وہان وہ امانت رہے۔ پرنس کونسورٹ اُنکی عزاداری کا مہتمم اعظم تہا۔ اور شہزادہ ویلز اور شہزادہ لی ننگسن اُنکے مددگار تھے۔ جنازے کے بال اُٹھانیوالیان معزز لیڈیان تہین جو ڈچس کی ملازمہ تہین۔ اُنکے جنازہ کے اُٹھنے کا سمان بھی عجیب غمناک و پُر اثر انداز تھا۔ ڈچس کی محبت ایسی وسیع تہی کہ اسوقت کوئی شخص جنازے کے ساتھ ایسا نہ تھا کہ جس کی آنکھ خشک ہو۔ ونڈسر کی ڈین کا غم کے مارے یہ حال تہا کہ وہ اُنکے جنازے کی نماز

پڑھانے مین اُسکا دل بیٹھا جاتا تہا۔ اُسنے ملکہ معظمہ سے کہا۔ ڈچس آدمیون پر ایسی مہربانی کرتی تہین کہ کوئی شخص اُن کا ذکر نہین کرتا کہ اُسکی آنکھون سے آنسو نہ بھر آئین۔ پرنس کونسورٹ کا عجب حال تھا۔ جب وہ تجہیز و تکفین کرکے آئے ہین تو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اُن کا رنگ زرد تہا اور آنکھین سرخ تہین جنکے اندر اُنکے دل کا رنج و غم دکھائی دیتا تھا کہ کسقدر ہو۔ ہمنے ڈنر تنہا کھایا پچپکے چپکے لکھتے پڑہتے رہے۔ اس طرح اس اندوہناک دن کو کاٹا۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو خط لکہا کہ محل تجہیز و تکفین مین نہ مین گئی نہ میری لڑکیان گئین۔ ہم مین اُسکے دیکھنے کی تاب کہان تہی جو جاتے۔ دل کہان سے لاتے کہ اسکو دیکھ سکتے۔ جب البرٹ پہر کر وہان سے آیا۔ تو اُسکی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے۔ اُسنے مجہہ سے کہا کہ خوب ہوا کہ آپ نہین گئین وہان ایک عام ایسا کہرام تہا کہ آپسے دیکھا نہ جاتا۔ معلوم نہین کہ آپ کا کیا حال ہوتا۔ گہر مین مین اور میری لڑکیان دعائین پڑہتی رہین اور دیر تک ہم یہی ذکر کرتے رہے کہ ڈچس بڑی راحت و آرام مین ہنگی۔ اکتالیس برس ہمیشہ ملنا جلنا رہا۔ اُسکا یون منقطع ہونا دل پر بغیر زخمون کے لگائے نہین ہو سکتا گو زمانہ ان زخمون کو مرہم لگاکے بھرے گا مگر وہ کبھی ایسے اچھے نہین ہونگے کہ ان مین درد کچھ باقی نہ رہے۔ جب گھر مین کوئی شادی کی تقریب ہوگی تو اُنکے شریک نہ ہونے کا رنج دل مین کانٹا چبھوئے گا*

لیڈی ہیروس کو جب اُسکی مان مرگئی تہی تو ڈچس نے اپنی فرزندی مین لیلیا تھا۔ وہ انکی بمنزلہ بیٹی کے تھی۔ وہ اُسکے غم مین ایسی پہڑکتی تھی جیسی کہ بیٹی مان کے غم مین پہڑکا کرتی ہے اب مین نے اُسکو اپنی رفاقت مین لیلیا ہے۔ وہ میرے ساتھ رہے گی جس سے مجھے بڑی تسکین حاصل ہوگی*

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن کے خطوط کی کتاب مین سے دو ایک خط نیچے نقل کیے جاتے ہین جو ملکہ معظمہ کے نام ڈچس کے انتقال کے باب مین لکھے ہین*

بیڈین ۳۰- مارچ ۱۸۶۱ع ۲۵ و ۲۸- مارچ کی تاریخون کے دو تعزیت نامے آپکے لکھے ہوئے میرے پاس آئے ہین وہ میری آنکھون کے سامنے رکھے ہوئے ہین انسے مان کے مرنیکا مفصل حال معلوم ہوتا ہے انین جو آپنے میرے دل کی کیفیت بیان کی ہو وہ سوا آپکے کوئی اور نہین بیان

کر سکتا۔ مین جو آپ کو عزیز ترین بہن کہتی ہون اس کہنے مین ساری محبت کی باتین موجود ہین۔ یاد ہے جبسے جدا ہو گئین وہ ہم دونون کو برابر پیار کرتی تہین ہمیشہ آپ پر یہ رشک آتا تھا کہ وہ آپ کو مجھسے زیادہ پیار کرتی تہین۔ یہ بات مین نے اُنسے ایک دفعہ کہدی تہی تو اُنہون نے ایک رنج آمیز تبسم سے فرمایا کہ فیوڈورا تم ناانصافی نہ کرو مین تم دونون کو برابر یکسان چاہتی ہون۔ حقیقت مین وہ ہم دونون سے یکسان محبت کرتی تہین۔ جب مین اُنسے ملی تو وہ خوش ہوئین۔ اور جب اُنسے جدا ہوئی تو وہ غمگین ہوئین۔ میری آنکھون کے سامنے وہ وقت پہر رہا ہے جس مین اُنسے مین آخر دفعہ ملی اور رخصت ہوئی ہون۔ میری پیاری بہن مین تم سے ملنا چاہتی ہون مگر جسوقت یہ خیال آتا ہی کہ مین آپسے ملونگی اور اپنی مان کو نہ دیکھونگی تو کلیجہ نکلنے لگتا ہے ✦

پہر چند روز بعد ۵۔ اپریل کو یہ خط لکھا کہ مین مشفقہ مادر مہربان مرحومہ کو ہر لحظہ زندہ اپنی آنکھون کے سامنے دیکھتی ہون مین خیال کرتی ہون کہ وہ ابہی زندہ ہین اور مین پہر اُنسے ملونگی اور اُنکو دیکھونگی۔ اُنکی صورت شکل اُنکا مسکرانا اُنکی ہر حرکت مجھے یاد ہے۔ میرے دلپر جو اُنکی صورت کا نقش ہے اسکے آگے اُنکی کل شبیہین اور فوٹو گراف مات ہین۔ مین امید کرتی ہون اور یقین رکھتی ہون کہ اوسبورن مین آپ کا رہنا آپکے لیئے مفید ہوگا۔ اسوقت موسم بہار ہے جو حشر کیطرح مردون کو زندہ کرکے بتلاتا ہے کہ جو ابہی مرگیا تہا وہ پہر جی گیا۔ موت کوئی چیز نہین ہے۔ ہر چیز خدا کے ساتھ زندہ ہے۔ خدا خود حیات ہے۔ پس جو اُسکے ساتھ ہے وہ حیات جاوید رکہتا ہے۔ ایک خط مین انہون نے یہ بہی لکہا کہ آپ کو زیادہ رنج و ملال کرنا نہین چاہیئے۔ امان جان یہان سے زیادہ خوشحال ہین۔ والدہ صاحبہ اگر فرماسکتین تو یہی فرماتین کہ تم میری طرف سے رنج نہ کرو۔ مین چین و آرام مین ہون ✦

ڈچس کے مرنیسے پرنس کونسورٹ پر بہت طرح کے کام زیادہ ہو گئے تھے۔ اپنے تئین رنج و الم مین سنبھالے رکہنا۔ ملکہ معظمہ کے رنج و الم کو بٹانا۔ اُنکی خط و کتابت جو وزرا کے ساتھ ہوتی تہی اُسکا تہامنا۔ اور ڈچس کے وصی ہونیکے سبب اُنکے سارے کاغذات کا امتحان لینا اور اُنکی زندگی مین جو تحریرات جمع ہو گئی تہین انکا پڑہنا اور جواب دینا۔ اُنکے رشتہ دارون اور پرانے ملازمون کے حقوق کا تصفیہ کرنا۔ یہ سب کام اُنکے گہلا دینے کے لیئے تھوڑے نہ تھے۔ باوجود ان کامون کے انہو

کے اُنکے کرنے مین وہ دل تنگ نہین ہوتے۔ بڑی خوشی سے اُنکو کرتے تھے۔ کچھ اپنی تکلیف اور محنت پر خیال نہ کرتے نہ اُسکا کچھ اظہار کرتے تھے۔ اسوقت انکی بڑی صاحبزادی آگئین جس سے انکو بڑی تسکین و تسلی ہوئی وہ ۲۰۔ اپریل تک اُنکے پاس رہین اور پھر برلن کو واپس چلی گئین اور باپ کا خط شاہ پرشیا کے نام لے گئین جس مین یہ لکھا تھا کہ ہمارے رنج و الم ماتم مین ُوکی کے آجانیسے خوشی ہوئی جسکے سبب سے مین آپ کا ممنون ہوا*

اس رنج کی حالت مین بھی پرنس نے سٹوک مَیر کو خط لکھا جس مین اپنے اور ملکہ کے رنج و ملال کا سارا حال لکھا اور بیان کیا کہ ملکہ معظمہ نے ڈچس کے ملازمون کی پنشن مقرر کردی اور شہزادہ ہوہن لوہ کو اور اُسکے بیٹون کو جو وظیفہ ڈچس دیتی تھین وہ بحال رکھا اور بعض اُنکے ملازمین کو اپنا ملازم بنالیا*

جب بڑی صاحبزادی برلن کو سدھارین تو اسکے دودن بعد ملکہ معظمہ جزیرہ وائیٹ مین اسلیئے تشریف لائین کہ انکو اپنے سوگ و ماتم مین شہر کا غل شور پسند نہ تھا۔ وہ تنہائی مین ماتم نشین رہنا پسند کرتی تھین*

۱۲۔ اپریل کو ٹائمز اخبار مین جو ہمیشہ پرنس کونسرٹ کے مخالف مضامین لکھا کرتا تھا ایک آرٹیکل (مضمون) انکے برخلاف شائع ہوا۔ جسے ملکہ معظمہ پڑھکر بڑی رنجیدہ خاطر ہوئین۔ اُسمین پرنس پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُنھون نے اپنے جرمنی کے رشتہ دارون کے اغراض کی طرفداری کرکے لارڈ پامرسٹون کی پولیسی مین جو اٹلی کے باب مین تھی رخنہ ڈالا اور چلتی گاڑی مین روڑا اٹکایا۔ آخرکو یہ الزام بالکل بے اصل ثابت ہوا۔ مگر اُسنے پرنس کے دلکو دکھا دیا*

۲۷۔ اپریل کو اولیائے دولت اوسبورن سے واپس آئے۔ اور ۳۰۔ اپریل کو ملکہ معظمہ نے پریوی کونسل کی میٹنگ مین اعلان کیا کہ شہزادہ ایلائس کی کدخدائی ہسی کے شہزادہ سے ہوگی ۴۔ مئی کو بذریعہ تحریر ملکہ معظمہ نے اس امر سے مطلع کیا۔ سبنے اس کدخدائی کو پسند کیا دودن بعد شہزادی کے جہیز اور وظیفہ کا سوال کامنس ہوس مین پیش ہوا جس مین کچھ قیل و قال نہین ہوئی جہیز کے لیئے تیس ہزار پونڈ اور وظیفہ کے واسطے چھ ہزار پونڈ دونون سے تجویز ہوئے۔ کوئی مخالف آواز نہین نکلی*

۱۴۔ مئی کو پرنس کو نسورٹ کیمبرج اسلیئے تشریف لے گئے کہ پرنس ویلز کی خواندگی کا انتظام کرین وہان سے پھر لنڈن واپس آئے اور پارلیمنٹ کی تعطیل کے بعد ۱۸۔ مئی کو وہ اوراولیاے دولت اوسبورن مین آئے۔ جسکا حال پرنس یہ تحریر فرماتے ہین کہ یہان درختستان خوب ہرے بھرے ہورہے تھے اور نیا چرچ جو ملکہ معظمہ نے وپنگ ہم مین تعمیر کرایا تھا وہ بن کر بالکل تیار ہوگیا تھا۔ بڑا خوبصورت بنا تھا۔ دوسرے دن اوسبورن مین ہسّی کا شہزادہ ملنے کے لیئے آیا۔ اور چند روز بعد شاہ لیوپولڈ مع اپنے منجھلے بیٹے کے آیا۔ ۲۴۔ کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ بغیر معمولی دعوتون اور جلسون کے ہوئی۔ مگر تحفہ تحائف دیئے گئے۔

اوسبورن کی اقامت یون تلخ ہوئی کہ شہزادہ لوئیس کو کھسرا سیتلا نکل آئی اور پھر سیتلا شہزادہ لیوپولڈ کو لگی۔ شہزادہ لوئیس تو مہینے کے آخر مین بالکل اچھا ہوگیا۔ مگر شہزادہ لیوپولڈ کھسرا مین اُلجھ گیا۔ جسکے سبب سے پرنس کو اندیشہ پیدا ہوا۔ یکم جون کو اولیاے دولت اس شہزادہ کو لنڈن مین نہ لاسکے۔ تین ہفتے کے بعد اُس مین ایسی توانائی آئی کہ لنڈن مین آیا اور یہان تندرست ہوگیا۔ پرنس ہورٹی کلچرل باغون کی آراستگی کیطرف بہت توجہ کرتا تھا۔ وہ ۵۔ جون کو پبلک کے لیئے کھولے گئے۔ یہ آخر پبلک رسم تھی جس مین شہزادہ شریک ہوا۔ ملکہ معظمہ اب تک تنہا نشین تھین۔ مگر آج صبح کو وہ شوہر اور ماموں کے ساتھ پھولون کی نمایش مین پرائیویٹ طور پر گئین جو اُن باغون کے کھولنے کے لیئے مرتب ہوئی تھی۔ دوپہر کو رسم کے موافق وہ باغ کھولے گئے ایک اژدحام کثیر بڑا پر رونق تھا۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ گو مینہ کے سبب سے دن مین اندھیری چھارہی تھی۔ مگر اس رسم کے ادا کرنے مین مجھے خاطر خواہ اطمینان حاصل ہوا۔

جو لوگ یہان موجود تھے اُنھون نے دیکھا کہ پرنس کا چہرہ زرد اور پژمردہ تھا۔ اور ملکہ معظمہ کے نہ ہونیسے لوگون نے جانا کہ وہ ابھی سوگ سے باہر نہین آئین۔ اُنکے بچے ماتمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان باتون نے اس جلسہ کو اداس کردیا۔

اِس دن شام کو سوسائیٹی آف آرٹ کی میٹنگ مین پرنس پریسیڈنٹ ہوا۔ اس مین اقوام کی نمایش اعظم کی بابت کاغذ پڑھا گیا۔ پرنس نے ایک چھوٹی سی اسپیچ دی جس مین اُس نمایش کے مقاصد کو بالتفصیل بیان کیا اور اپنا افسوس ظاہر کیا کہ کامون کی کثرت کے سبب سے

مین اِس نمایش کے اہتمام مین ایسا مصرف نہین ہو سکتا۔ جیسا کہ سنہ ۱۸۵۱ء کی نمایش مین ہوا تھا
اُنکی تقریر دلپذیر کا ایسا اثر ہوا کہ چند مہینے کے اندر اِس نمایش کا سارا سامان درست ہوگیا*

اِسوقت سارے یوروپ کی آنکھین امریکہ کے براعظم کیطرف لگی ہوئی تھین کہ شمالی وجنوبی سٹیٹس مین لڑائی ٹھن رہی تھی جس مین خونریزیان ہو رہی تھین۔ اِس جنگ نے چار برس طول کھینچا انگلینڈ مین جب امریکہ سے روئی آتی تھی تو اُسکے بہت سے صنعت کے کارخانے چلتے تھے۔ اِس لڑائی نے روئی کی رسد کو بند کیا تو اِن کارخانون پر بڑی آفت آئی جنکے چلنے کا مدار اِس روئی کی آمد پر تھا۔ انگلینڈ اور امریکہ مین باہم یک نسل ہونے کا تعلق ایسا تھا جسکے سبب سے انگلینڈ کو بہت سے اندیشے وخوف تھے۔ اِس جنگ مین انگلینڈ کسی طرف کا جانبدار نہین ہوا۔ دور سے الگ بیٹھا ہوا دیکھتا رہا کہ کیا ہوتا ہے۔ پرنس ایسا دوربین اور پیش اندیش تھا کہ وہ پہلے سے جانتا تھا کہ اِس لڑائی سے انگلینڈ کو کیا دشواریان پیش آئین گی انکے دور کرنیکے صلاح ومشورے وزرا اور ملکہ معظمہ کو بتلاتا تھا*

۷۔ اگست کو پارلیمنٹ کا اجلاس ختم ہُوا تو ملکہ معظمہ کو یہ فکر پڑی کہ لین کیسٹر مین روئی کا کال پڑے گا جس سے ہمارے افق پر تاریکی چھائیگی۔ اِس فکر مین لارڈ پامرسٹون نے بھی بڑا حصہ لیا۔ اُنھون نے لکھا کہ یہان کے کاریگرون کا حال یہ ہے کہ جبتک کوئی انکو ہدایت نکرے اور انکو دھکیل کر آگے نہ بڑھائے وہ کچھہ خود خبر نہین ہوتے۔ وہ بیچارے کوتاہ اندیش اُن آدمیون کے مانند ہین کہ جو اپنی کھلی رکابیان رکھہ دین اور دعا مانگین کہ اِن مین کشمش کی مٹھائیون کا مینہ برس جائے وہ یہ چاہتے ہین کہ نالون کے دروازے کھولدیئے جائین اسمین روئی خود بخود آجائیگی وہ کہتے ہین کہ ہم ہندوستان کو مدت سے روئی کا مخزن دیکھ رہے ہین مگر یہ دیکھنا ایسا ہے جیسا کہ اِس سانپ کا دیکھنا کہ جس چیز کو دیکھتا ہے وہ مفلوج ہو جائے مگر چیزون کے اندر کوئی اِسکی علامت نہ ظاہر ہو۔ غرض گورنمنٹ نے اور سوداگرون نے روئی کی رسد پہنچانے اور اُسکے نئے نئے مخازن دریافت کرنے مین بڑے بڑے کام کیئے۔ انگلینڈ کو یہ امریکہ کی لڑائی یاد رہیگی کہ لین کیسٹر کے کام کرنے والون پر کیسی کیسی مصیبتین آئین اور کس صبر واستقلال سے اُنھون نے اِسکی برداشت کی*

شدت سے گرمی کا ہونا

جون کے مہینے مین معمول کے موافق پرنس کونسورٹ کو کامون کی کثرت کے سبب سے دم لینے کی فرصت نہ تھی۔ بہت سی مجالس مین اُنکو جانا ضرور تہا۔ لنڈنی موسم کے فرائض اور قواعد ایسے تھے کہ اُنکا پورا کرنا ضرور تہا۔ موسم گرما کا حال اگلے سال کا سا نہ تھا کہ گرمی کے دنون مین سورج نہ نکلے اس سال مین آسمان پر بادل نہ رہتے تھے اور گرمی بڑی شدت سے پڑتی تھی کبھی اسکی ایسی شدت ہوجاتی تھی کہ برداشت نہین ہوسکتی تھی۔ اس مہینے کی سولھوین تاریخ پرنس تکان کے مارے ہار گئے وہ اس تاریخ کے اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ مین بیمار تہا بخار چڑھا ہوا تھا۔ بڑی تکلیف مین تھا دوسرے دن میرے مرض مین بہت افاقہ ہوگیا۔ مگر بار بار اسکا اعادہ ہوتا تھا۔ پھر اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ ۲۰ جولائی کو میرا حال پھر وہی دو روز تک رہا مجھے جو متواتر کام کرنے کی عادتین ہین اُن کا چھوڑنا میری صحت کے لیئے ضرور ہے۔ مگر مین اپنی زندگی کے فرائض اولی مین سے کام کرنیکو جانتا ہون وہ مجھسے چھوٹ نہین سکتا۔

ہم نے پہلے لکھا ہے کہ پرنس کو بڑا شوق یہ تہا کہ تعلیم کے پیانہ کو بڑھائے اور اُسکو اعلے درجہ کا بنائے۔ اُنکے نزدیک اگر اصطلاحی علم کی تعلیم کے ساتھ ان اعلی درجہ کے اوصاف کی تعلیم نہ ہو جو ان لوگون کے لیئے ضروری اور اصلی ہین جن کو آدمیون پر حکومت کرنا اور اُنکے گروہون کی مختلف انواع کی دشوار حالتون پر سوچ بچار کرنا پڑتا ہے تو وہ علم تعلیم کا محض ایک ادنے جزو ہے ان دنون مین کمانڈر انچیف کی ہدایتون کے ملٹری تعلیم کی کونسل ان امیدوارون کے لیئے ایک اسکیم تیار کررہی تھی جو سند ہرسٹ شاہی کالج مین سپاہ کے کمیشن لینے کے واسطے داخل ہوتے ہین پرنس یہ چاہتا تھا کہ اس تعلیم مین نیک چلنی کے مارکس (نمبرون) کا نظام داخل ہو۔ مگر کمشنرون کے نزدیک اسکا داخل کرنا ایسا دشوار تھا کہ اُنہون نے یہ نہ چاہا کہ اسکیم مین نیک چلنی کے مارکس داخل ہون ۲۲ جون کو ڈیوک کیمبرج کمانڈر انچیف کی معرفت کمشنرون کی یادداشت پرنس کے پاس آئی جسکے جواب مین پرنس نے یہ چٹھی لکھی۔

قصر بکنگھم ۲۳ - جون سنہ ۱۸۶۱ع   مین کونسل تعلیم کی یادداشت کو واپس کرتا ہون اسمین جو دشواریان بیان کی گئی ہین۔ ان مین کوئی بات مشکل نہین ہے۔ مین اسکو مانتا ہون کہ سنڈہرسٹ کوئی سول اسکول یا کوئی یونیورسٹی کالج نہین ہے بلکہ وہ ملٹری اسکول ہے جسکی بنیاد قواعد و تربیت اسپکن

پر رکھی گئی ہے اگر وہ اپنے مقصد مین کامیاب نہ ہوگا تو بجائے مفید ہونیکے مضر ہوگا۔ علی العموم سپاہ کو نیک چلنی کے مارکس دینے مین ذرا بھی دقت نہین ہے جیسے کہ وہ پلٹن یا رجمنٹ کے سپاہیون کو دیئے جاسکتے ہین ایسے ہی اِن نوجوانون کو دیئے جاسکتے ہین جو مدرسہ مین اسلیئے تعلیم پاتے ہین کہ انکو کمیشن ملجائے*

اگر جرمون اور سزاؤن کا کوئی پیمانہ بنے تو اسمین کوئی دشواری نہین کہ افعال کیواسطے بھی ایک پیمانہ مقرر ہو۔ مین یقین کرتا ہون کہ اگر اِس کالج کی تعلیم مین چال چلن ایک عنصر اعظم نہ سمجھا جائیگا تو وہ اپنے اِس مقصد مین ناکام رہیگا کہ سپاہ مین ایسے سپاہی بھرتی ہون جو اپنی عزت کا پاس و لحاظ کرتے ہون اور اپنے اصول اخلاق اعلےٰ درجہ کے رکھتے ہون اور اپنے فرائض کے ادا کرنے کو واجب جانتے ہون*

ایک طول طویل خط و کتابت اِس باب مین ہوئی پرنس کی رائے یہ تھی کہ جبتک سکیم مین نیک چلنی کے مارکس کا نظام نہ داخل ہوگا سپاہ ایسے سپاہیون کی بھرتی سے محروم رہے گی جن کے صفات اوپر بیان ہوئین ہین۔ اِس کالج کا مطلب اعظم یہ ہونا چاہیئے کہ اسمین ایسی تعلیم و تربیت ہو جس سے ضابطۃ النفس ہونا جوانون کی عادت مین داخل ہوجائے جس سے وہ جانین کہ ہماری ساری بہبودی و بہتری کی امید جیسی کہ علم سے وابستہ ہے ایسے ہی ہمارے خصائل سے۔ جب کونسل کو پرنس کی یہ رائے معلوم ہوئی تو اُنہون نے امیدواران کمیشن تعلیم کی سکیم مین نیک چلنی کے مارکس داخل کردیئے*

۲۵- جون کو شاہ لیوپولڈ حضرت علیا سے رخصت ہوا۔ دوسرے دن قصر شاہی مین پروشا کا ولیعہد اور ولیعہدہ مع اپنے بچون کے آئے۔ مان کے نہونے کا یہ نعم البدل تھا کہ ماموں اور بیٹی و داماد مع بچون کے آگئے۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ اپنے ماموں صاحب کو خط مین لکھتی ہین کہ بچون کے آجانے سے اور بیٹی و داماد لوئیس کے یہان ہونے سے مان کے مرنے کا غم غلط ہوتا ہے فقط ڈچس کا انتقال گو چہتر برس کی عمر مین ہوا۔ مگر ان کا سوگ و ماتم ایسا ہی ہوا جیسا کہ جوانون کا ہوتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ بڈھے مردون کا غم زندون کے دلون پر ہمیشہ کے لیئے مستقل غم و الم کی گھٹا نہین چھاتا۔ ڈچس کے مرنے کی غم کی گھٹا جلد اُتر گئی مگر ایک جوان کے مرنے کی غم کی گھٹا ایسی چھائی کہ وہ کبھی نہین اُترتی۔ ہنوز ملکہ معظمہ

اوسبورن مین تہین کہ ادبورلو کا ڈیوک اور سویڈن کا بادشاہ اور شہزادہ اوسکر انسے ملاقات کرنے آئے - ملکہ معظمہ نے آیرلینڈ مین سفر کرنے کا تہیہ کیا۔ اور ایسا انتظام کیا کہ ۲۲ - اگست کو وہان پہنچ جائین - ۱۶ - کو پروشا کا ولیعہد و ولیعہدہ مع اپنے بچون کے جرمنی کو روانہ ہوئے اور ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ اور شہزادی ایلالیس فروگ مور کو گئے - دوسرے دن ڈچس کنٹ کی پیدایش کی سالگرہ کا دن تھا جس مین قبر کی زیارت ہوئی۔ اِس باب مین ملکہ معظمہ ۲۶ - اگست کو ماسون صاحب کے خط مین لکھتی ہین کہ ہم ۱۶ - اگست کو اپنے بچون اور بچون کے بچون سے جدا ہوئے - اُنکے یہان آنے کی بڑی خوشی ہوئی - مگر مان کے نہ ہونے کا غم اُسکے ساتھ لگا ہوا تھا - ہم دوپہر کو فروگ مور مین گئے اور وہین سوئے پہلے شام وہان بڑی ہولناک تھی سب چیزین زندہ نظر آتی تہین مگر اِن مین میری مان تہین دوسرے دن صبح خوشنما تھی - حاضری کھا کے ہم مان کے مقبرے مین گئے اور اُسکے بیچ مین داخل ہوئے وہ بڑا ہوادار اور سادہ کمرہ ہے وہ ہمپر ایسا اثر کرتا تھا کہ غم کی تلخی شیرین کرتا تھا اور دل کو آرام دیتا تھا ہم نے انکی قبر کو اُن کا خاکی لباس خیال کیا اور اُسپر پھولون کے ہار چڑہائے ہم کو یہ انکی قبر بھی بہت عزیز ہے انکی پاک روح عالم بالا مین بالکل تکلیف اور غم سے آزاد ہے اُس سے بڑی تسلی ہوتی ہے کہ دوسری دنیا مین انکی پہلی سالگرہ زیادہ منور بہ نسبت اِس دنیا کے ہوئی ہوگی *

آیرلینڈ جانے کی پہلے سے تیاریان ہو رہی تہین ۲۱ - اگست کو ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ اور شہزادہ الفرڈ جو ابھی ویسٹ انڈیا کی سیر کرکے آیا تھا اور شہزادیان ایلالیس اور ہلینا ہولی ہیڈ کو روانہ ہوئے - شام کے سات بجے وہان پہنچے - آدھی رات کو کنگس ٹون مین آئے - ۲۲ - اگست کو صبح کو آیرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ کارلی کیسل اور عہدہ داران بزرگ کے ساتھ ڈبلن کو روانہ ہوئے باوجود باد و باران کے طوفان کے لوگون نے شاہی مہمانون کا استقبال بڑی دلی محبت سے کیا ۲۳ - اگست کو پرنس کونسورٹ کرراگہ کیمپ مین گئے - یہان شہزادہ ویلز فن سپہگری کی تعلیم کے لیئے آیا تھا - باپ نے یہان آنکر دیکھا کہ بیٹے نے فن سپہگری مین کیسی تعلیم پائی ہے اور ترقی کی ہے - لارڈ میئر اور کورپوریشن ڈبلن نے ملکہ معظمہ کے حضور مین اپنا ایڈریس پیش کیا - دوپہر کے بعد زمرہ شاہی شہر کے اندر گیا - جہان وہ قدم رکھتا تھا - رعایا بڑے زور و شور سے چیئرز دیتی تہین شام کو ڈنر مین وہ یہان کے امرا عظام سے ملا - ۲۴ - تاریخ کو ملکہ معظمہ کرراگہ کیمپ

ڈبلن مین ملکہ معظمہ کا پہنچنا

مین گئین اور سپاہ کا ملاحظہ فرمایا۔ جب وہ سوارون کے رسالہ کے پاس گزرین تو اُن کے
بینڈ نے وہ راگ بجایا۔ جو ڈچس کنٹ کو نہایت مرغوب تہا جسکی نسبت ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ
مین لکھتی ہین کہ اِس راگ کے سننے سے مین بے حال ہو گئی۔ آنکھون سے آنسو نکلے چلے آتے تھے
جن کو مین نے مشکل سے روکا۔ مین سارے دن جبتک برٹی کے پاس نہین آئی غمزدہ اداس ہی
پہر سپاہ کے ہنر و کرتب دیکھے۔ برٹی کو بہت توانا دیکھا۔ اُسکے مکان مین گئی۔ لنچ کھایا۔ اور کرنیل
برتسی کا نہایت گرمجوشی سے شکریہ ادا کیا۔ انہین کو شہزادہ ویلز کی جنگی تعلیم سپرد ہوئی تھی بلکہ
معظمہ نے انسے کہا کہ جیسی آپنے شہزادہ ویلز کے حال پر عنایت کی ہے ایسی کوئی اور افسر نہ کرتا پرنس
ویلز آپ کو بہت پسند کرتا ہے۔ اتوار کو کل مین ہم کی اسپتال کا ملاحظہ کیا۔ ۲۶۔ اگست روز دوشنبہ
کو اپنے شوہر کی سالگرہ کی جسکی نسبت انہون نے ڈیوک لیوپولڈ کو لکھا کہ اِس سال مین سب
چیزین مخالف ہین۔ کوئی خوشی کا دن نہین ہے۔ ہم سفر مین ہین۔ بہت سے بچے ہم سے جدا ہین میری
روح کو تکلیف ہے۔ دوپہر کے بعد شاہی فوج سے ملکہ معظمہ مع اپنے کنبے کے کل لنڈن کو روانہ ہوئین
راہ مین جو کچھ نظر آتا گیا اُسکو لکھتی گئین کہ آبادی کی قلت اور دیہات و قصبات کی کمی ہے۔ تھرلیس
کی نسبت لکھتے ہین کہ یہان کے لوگ چیز نہین دیتے تھے۔ غل شور مچاتے تھے آدمیون کے رنگ
سیاہی مائل تھے۔ لڑکیان وجیہ معلوم ہوتی تہین۔ انکے بال پراگندہ و پریشان تھے کل لائبری مین
لارڈ کیسل روز اور اور امرائے کبار نے استقبال کیا۔ ملکہ معظمہ اور ڈوکی جو بلی ہین ہیڑ بھاڑ کی چیز ملتی
ہو گئین۔ یہ حویلی بڑی خوبصورت جادو کار تھی ملکہ معظمہ نے اسکا نقشہ کھینچا۔ ڈنر مین رومن
کیتھولک کے بشپ سے ملین۔ ۱۷ تاریخ کو بہت سا وقت خوبصورت دلربا تالابون کی سیر مین بسر
کیا۔ وہان کے ملاحون کی کشتی کھینے کی بڑی تعریف کی۔ ۲۹۔ کو وہ اپنے میزبانون سے رخصت
ہوئین گو اُن کا دل اُنسے جدا ہونے کو نہین چاہتا تھا۔ ۳۰۔ اگست کو بال موریل مین پہنچ گئین
سنہ ۱۸۶۱ء کا موسم خزان سال گزشتہ کے موسم خزان سے بالکل مخالف تہا۔ ستمبر مین
سوائے چند روزون کے جب تک ملکہ معظمہ کا قیام بال موریل مین رہا۔ موسم خاطر خواہ اچھا تہا
پرنس کے روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر روز ہرنون کا شکار کرکے لاتے تھے جس کے وہ
شوقین تھے۔ آخر دن ۲۱۔ اکتوبر کو اُن کو شکار نہین ہاتھ آیا۔ بال موریل کے قیام مین آس پاس

ہائی لینڈس مین سیرین ہوتی رہین۔ ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین ان سیرون کا حال مفصل لکھا ہے کہ مجھے اِن سیرون سے خاص خوشیان ہوتی تہین مگر انکے ساتھ مان کا غم لگا رہتا تھا۔

موسم خزان مین شہزادہ ویلز نے جرمنی کا سفر کیا۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ضلاع راہن مین سپاہ کے قواعد اور کرتب اور ہنر دیکھنے آئے ہین۔ مگر اصل مقصد اُن کا یہ تھا کہ ڈنمارک کی شہزادی الیگزنڈرا اسی سپی پر اری ہیڈبرگ مین ملاقات کرین۔ یہان یہ شہزادی مقیم تھی اگرچہ یہ امر مخفی رکھا گیا تھا مگر وہ پر لگا کے ایسا ہوا مین اُڑا کہ سارے اخبارون مین پہلے سے مشتہر ہوگیا۔ اِن دونون کی ملاقات کی نسبت پرنس کونسورٹ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ یہ دونون اول ہی ملاقات مین آپس مین بڑی سرگرمی کے ساتھ تپاک اور محبت سے ملے۔

اولیاے دولت بال مورپل سے روانہ ہوکر ہولی روڈ مین آئے۔ ٢٣۔ اکتوبر کو پرنس کونسورٹ نے ایڈنبرا مین نئے پوسٹ آفس اور انڈسٹری ایل میوزیم کے بنیادون کے پتھر رکھے اِس تاریخ کی شام کو ملکہ معظمہ اور انکے ہمراہی ونڈسر مین پہنچ گئے۔ ملکہ معظمہ نے دربار مین اول دفعہ سٹار آف انڈیا کے تمغے عنایت فرمائے۔ اُنہون نے اول یہ تمغے پرنس کونسورٹ اور شہزادہ ویلز کو دیئے اور پہر رسوم کے موافق لارڈ ہیرس۔ لارڈ گف مہاراجہ دلیپ سنگہ و سرجان لارنس اور سرجارج پالک کو یہ تمغہ دیا۔ یہ فیصلہ ہوگیا تھا کہ ہندوستان کا وائسرائے گرینڈ ماسٹر ہو اور پچیس نائٹ مع اُن نائیٹون کے جن کو غیر معمولی طور پر ملکہ معظمہ تجویز کرین۔ ونڈسر مین پرنس کونسورٹ نے شہزادی ایلائیس کی شادی کی تیاریان شروع کین جو عنقریب ہونیوالی تھی۔ اور شہزادہ لیوپولڈ کو جس کی صحت کی حالت نازک تھی کین لش کو بھیجا۔ اور شہزادہ ویلز کی سکونت کے لیئے مالی بورڈ ہوس کے بندلنے کا اہتمام کیا۔ ۴۔ نومبر کو ولنگٹن کالج کے کامون کو دیکھا۔ کیسل مین مہمانون کی ایک جماعت جمع ہوئی۔ ۹۔ نومبر کو شہزادہ ویلز کی سالگرہ ہوئی جس مین مہمانون کی ایک جماعت تہی۔ پرتگال کے شہزادہ فردائینڈ کے بخار سے مرجانے نے اور ڈچس کنٹ کی وفات نے اِس تقریب کی گرماگرمی کو افسردہ و سرد کردیا اور جب پرتگال کا بادشاہ بھی بخار سے مرگیا تو پرنس کونسورٹ کے دل پر بڑا صدمہ ہوا

ونڈسر مین ملکہ معظمہ کے اتفاقیہ امور

یہ بادشاہ اور اسکا بھائی دونون پرنس کونسورٹ کے عزیز رشتہ دار قریب کے تھے۔ پرشا کی شہزادی شاہ پروشا کی تاجپوشی کی رسم مین زیادہ تھکنے سے علیل ہو گئی اس سے بھی باپ کو پریشانی ہوئی

ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ پرتگال کے بادشاہ اور شہزادہ کے مرنون کے صدمون نے پرنس کو غمگین اور افسردہ دل کردیا۔ مین جانتی تھی کہ ان صدمات کے سبب سے پرنس کی ایسی حالت نہین رہی کہ ہر روز جو کام کثرت سے اُسکے روبرو پیش ہوتے ہین اُنکے سرانجام کرنے کی تھکان و مشقتِ شاقہ کا وہ متحمل ہو سکے۔ جب سے ہائی لینڈس سے مراجعت کی ہو اتنی دفعہ لنڈن بار بار اسکو سفر کرنا پڑا کہ تھکان کے مارے ناتوان ہو گیا۔

۲۰۔ نومبر کو ملکہ معظمہ نے پرنس کے سکرٹری سر چارلس فلپس کو لکھا کہ پرنس کے آگے جہان تک تم سے ہو سکے تھوڑا کام پیش کیا کرو اور کامون کی کثرت سے اسکی طاقتون کو زائل نہ کرو۔ اسکے جواب مین سر چارلس نے لکھا کہ مین خوب جانتا ہون کہ مدت سے پرنس اپنے اوپر ناواجب بوجھ ڈالتے ہین۔ بے شمار انواع کے کام جو اُنکے روبرو پیش ہوتے ہین اُن کے ہلکا کرنے کی امداد کو مین تین برس سے پیش نظر رکھتا ہون۔ مگر اس خط مین آخر فقرہ یہ لکھا کہ کل آخیرات کو مین نے پرنس کو دیکھا کہ اُنکے چہرے پر بالکل تندرستی برستی تھی۔ اور اُنکی عالی حوصلگی و بلند ہمتی مین ذرا فرق نہین آیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سخت کامون کے کرنے سے ایسے شگفتہ خاطر رہتے تھے۔ اور اپنے چہرہ مین تغیر نہین آنے دیتے تھے کہ اس شخص کو بھی کوئی تغیر اُن مین نہین معلوم دیتا تھا جو اُنکے قریب ہر وقت رہتا تھا۔

۲۱۔ نومبر کو بڑی شہزادی کی اکیسوین سالگرہ تھی اُسکی مبارکباد مین پرنس نے یہ آخری خط لکھا ہے۔

ونڈسر کیسل ۱۹۔ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء خدا کرے کہ تمہاری زندگی جسکی ابتدا اچھی ہوئی ہو اورون کے ساتھ بھلائی کرنیکے لیئے اور اپنے دل کے راضی رکھنے کے واسطے زیادہ دراز ہو۔ انسان کی اصل خوشی نیک اور مفید کامون کے کرنے مین ہے۔ ہم کو اپنی طرف سے بھلے کامون مین کوشش کرنی چاہیئے۔ اُن مین کامیابی کا ہونا خدا تعالی کے اختیار مین ہے۔ اس کامیابی مین ناکامی نہین ہوگی۔ اور تمہاری ظاہری زندگی اُن طوفانون سے بے گزند رہے گی

جو غمزدہ دلون کو خوفون کے مارے لرزا دینے والے ہین۔ بغیر صحت کے ناممکن ہی کہ کسی کام کو بالاستقلال ہم کرسکین۔ پرتگال کے حالات ہمارے سوہان روح ہین۔ تم اپنے تئین ان رنجون سے دور رکہو تاکہ آیندہ زمانے مین زیادہ کام کرسکو۔ فقط

پرنس نہ اپنا مرنا چاہتا تہا نہ جینے کی کچھ پروا کرتا تہا۔ مگر موت تو اپنی خودرائی سے کام کرتی ہے جو جینا چاہتے ہین اُنکو مارتی ہے جو مرنا چاہتے ہین اُنکو زندہ رکھتی ہے۔ اس دشمن جان نے پرنس کو ایسے حال مین پایا کہ وہ مرنے کو تیار بیٹھے تھے۔ یہ کہتے ہین کہ پرنس نے مہلک مرض مین مبتلا ہونے سے چند روز پہلے ملکہ معظمہ سے کہا تھا کہ مین جینے سے زیادہ دلبستگی نہین رکھتا اگر مجھے یہ تحقیق ہوجائے کہ جنسے مین محبت و الفت رکھتا ہون۔ اُنکی خبرگیری میرے بعد اچھی طرح ہوگی تو مین کل مرنے پر آمادہ ہون۔ اسی گفتگو مین یہ اور فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر مین سخت علیل ہوا تو دفعتہً مرجاؤنگا۔ نزع کی حالت مین زیادہ دنون تک نہین لٹکا رہونگا۔ میری روح ناتوان ہوگئی ہے۔ یہ بات اُنہون نے کچھ حسرت و افسوس کے ساتھ نہین کہی وہ خدا کی مرضی پر راضی تھے خواہ اُنکو زندہ رکھے یا نہ رکھے۔ اُنکے خیال مین اس آیندہ حیات کے لیئے موت پیش خیمہ تھی جس مین اُنکو خوش حال رہنے کی اور اس دنیا کے دُکھ درد رنج سے فارغ ہونے کی امید تھی

ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ وہ اپنے اس خیال کے سبب سے سب حال مین خوش رہتے تھے وہ جینے کے لیئے بھی تیار تھے اور ہر وقت مرنیکے واسطے آمادہ تھے۔ وہ نیک کام اس نیت سے نہین کرتے تھے کہ اُنکو عاقبت مین اُنکا صلہ ملے گا۔ بلکہ محض اسلیئے کہ وہ نیک کام تھے۔

ہم نے جو یہ حالات اوپر لکھے ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ پرنس کی صحت کی حالت ایسی تھی کہ اگر موسم کی خرابی یا اور کوئی مضر اثر اُنکو پہنچتا تو ضرور وہ بیمار ہوجاتے۔ اگرچہ اصلی سبب تو تحقیق نہین معلوم ہوا کہ وہ بخار اُنکو کیونکر آیا جو اُنکی جان کو لے گیا۔ مگر اطبا حاذق کی رائے یہ ہے کہ ۲۲۔ نومبر سے یہ بخار شروع ہوا۔ اسی تاریخ وہ سنڈھرسٹ مین سٹاف کالج اور روائل ملٹری کیڈمی کی نئی عمارتون کو دیکھنے گئے تھے۔ یہ عمارتین روز بروز بنتی جاتی تھین وہ اِن سے بہت دلچسپی رکھتے تھے اور تجربہ سے اُنکو معلوم ہوتا تھا کہ اس قسم کے کامون مین محتاط پیش بینی اور دور اندیشی کی ایسی ضرورت نہین تھی جیسے کہ آنکھون سے دیکھنے کی

کہ وہ کس طرح چل رہے ہین ۔ موسلادھار مینہ برس رہا تھا۔ اسمین وہ صبحکو ونڈسر سے سوار ہوکر سنڈھرسٹ مین گئے کہ وہان جاکر دیکھین کہ کیا کام بن چکا ہے۔ وہ لکھتے ہین کہ یہان جو کام مین نے دیکھا اُس سے مجھے خاطرخواہ اطمینان ہوا کہ اُسوقت سے اسمین زیادہ ترقی ہوئی ہے کہ مین نے آخر دفعہ دیکھا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ پرنس ونڈسر کیسل مین دو بجے واپس آئے اور موسم کی خرابی کی اور اپنے تکان کی شکایت کرتے تھے۔ اسمین شبہ نہین کہ اِس تکان نے اور موسم کی سختی کے اٹھانے نے اُنپر مضر اثر کیا۔ کہ جس سے وہ بیماری پیدا ہوئی جو قبر مین لے گئی ◆

ملکہ معظمہ کے ۲۴ تاریخ کے روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وسین تاریخ سے وہ مضمحل ور بیجود معلوم ہوتے تھے۔ وہ ۲۲ کو شہزادہ آیرلنسٹ کے ساتھ شکار کھیلنے گئے۔ ۲۴ کو اتوار تھا وہ شکایت کرتے تھے کہ وجع مفاصل سے مجھے بڑی تکلیف ہو۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ دو ہفتے سے میری آنکھ نہین جھپکی اور پلک سے پلک نہین لگی۔ وہ اپنے بچون کے ساتھ فروگ مور مین پیدل گئے دوسرے روز پیر کی صبحکو بڑا جاڑا پڑا اور باد و باران کا طوفان آیا۔ اسی مین اُنھون نے شہزادہ ویلز سے ملنے کیلئے کیمبرج کا سفر کیا جس سے اُنکی طبیعت اور زیادہ بے مزہ ہوگئی جب وہ ونڈسر مین ملکہ معظمہ کے پاس واپس آئے تو اُنکے ساتھ وہ پیدل پھرنے نہ جاسکے۔ ۲۶ کو مرض کی اور شدت ہوئی۔ ۲۸ نومبر کو وہ اِس خبر کو سنکر اور مضطر اور پریشان ہوئے کہ اہل امریکہ نے جہاز ٹرنٹ کو گرفتار کرکے انگریزی جھنڈے پر اپنا غصہ نکالا ◆

۸۔ نومبر کو انگریزی سٹیمر ٹرنٹ ہیوانا سے انگلینڈ کو مسافرون اور ڈاک کو لیئے جارہا تھا۔ وہ اہل امریکہ کے جنگی جہاز جےسن لو سے ملاقی ہوا۔ اِس جہاز نے ٹرنٹ جہاز پر گولے مارے۔ ٹرنٹ کے کپتان نے جہاز کو ٹھیرایا۔ اسپر ایک امریکہ کے جہاز کا کپتان ول کیس مع بحری سپاہیون کے چڑھ آیا۔ اور جہاز کے مسافرون کی فہرست طلب کی۔ جب فہرست کے دکھانے سے انکار کیا گیا تو اُسنے کہا کہ مجھے حکم ہے کہ مسٹر میسن و مسٹر سلائی ڈیل و میفرلینڈ اور یوسٹیس کو گرفتار کرون اور مجھے یقین ہے کہ یہ سب اِس جہاز مین سوار ہین۔ اسوقت امریکہ مین سول وار (آپسمین لڑائی) ہورہی تہین۔ دو مخالف فریق کون فیڈریٹ سٹیٹس و فیڈرل سٹیٹس تھے

کون فیڈریٹ سٹیٹس نے مسٹر میسن اور مسٹر سلائی ڈیل کو انگلینڈ مین سفیر بنا کے بھیجا تھا اور باقی اور دو صاحب اُنکے سکرٹری تھے۔ مسٹر سلائی ڈیل نے اس جھگڑے کا یون فیصلہ کیا کہ وہ آگے بڑھا اور اُسنے کپتان ڈیل کیسی سے کہا کہ مین اور میرے ہمراہی دوست آپکے سامنے کھڑے ہین۔ اگرچہ انگریزی جہاز کے کپتان نے اُنکی رہائی کے واسطے منت ساجت کی۔ مگر کپتان ڈیل کیسی نے اُنکی ایک نہ سُنی اور اپنے مجرمون کو زبردستی گرفتار کرکے اپنے جہاز پر لے آیا۔ اور ٹرنٹ جہاز کو اجازت دی کہ وہ اپنا رستہ لے۔

جب ۲۷۔ تاریخ کو ٹرنٹ جہاز سوتھمٹن مین آیا۔ اور یہ واقعات معلوم ہوئے تو تمام انگلینڈ مین اس اپنی بےعزتی کے سبب سے آتش غضب مشتعل ہوئی اور لڑائی کے لیئے تیاریان ہونے لگین شاہی مقننون نے کہا کہ اسطرح سے سفیرون کا پکڑا جانا اس قانون کے خلاف ہے جو قومون مین آپسمین قرار پاگیا ہے ۲۹۔ نومبر کو کیبی نٹ اور وزیر اعظم لارڈ پامرسٹون نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ وہ اہل امریکہ سے فرمائین کہ وہ اپنی اس حرکت کا تاوان دین۔

وزیرون نے اس باب مین بہت سے مراسلات ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجے جو ۲۹۔ نومبر کی شام کو ونڈسر کیسل مین پہنچے جنپر پرنس کو جاڑے کی صبحون مین گھنٹون سوچ بچار کرنا پڑا۔ اگرچہ وہ بیمار تھے مگر اپنی عادت کے موافق صبح کے سات بجے اُٹھتے اور آٹھ بجے تک ان مراسلات کے باب مین مسودات تیار کرکے ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کرتے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ پرنس حاضری نہین کھا سکتے تھے اور بہت ہی مضمحل معلوم ہوتے تھے۔ مگر پھر بھی میرے سامنے لارڈ لائنس کے مراسلہ کو درست کرکے لارڈ رسل کے پاس بھیجنے کے لیئے لائے اور فرمایا کہ جب مین اسکو لکھتا تھا۔ تو مشکل سے قلم پکڑ سکتا تھا۔ وہ خط ہی اُنکے ضعف کو دکھا رہا تہا۔ اُنکی یہ آخری یادداشت معاملات ملکی کے باب مین تھی۔ پھر اسکے بعد کوئی یادداشت نہین لکھی۔ ملکہ معظمہ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھکر اسکے ساتھ اُن مسودات کو جو آئے تھے واپس کیئے۔ اور پرنس نے جو نقص اُن مین بتلائے تھے اور اُنکی اصلاحین کی تھین وہ بھیجدین۔ پرنس کا یہ مسودہ بڑی شائستگی کا اور مصالحت آمیز تہا۔ جسکو وزرائے انگلینڈ اور امریکہ کی گورنمنٹ نے پسند کیا۔ یون افق پر جو منحوس ابر اُٹھا تہا وہ اُتر گیا اور امریکہ کے پریسیڈنٹ نے اِن بھلے مانسون کو چھوڑ دیا۔

جنکو گرفتار کیا تھا *

اگرچہ پرنس کی طبیعت علیل تھی مگر وہ اپنے تئین گھر کا قیدی نہین بناتے تھے اپنے مہمانون سے معمول کے موافق ملتے جلتے تھے۔ اُنکی بیماری ایسی معلوم ہوتی تھی کہ تھوڑی سی پرہیز و علاج سے جاتی رہے گی۔ ۲۸۔ نومبر کو وہ بہت اچھی طرح سوئے۔ وہ خود کہتے تھے کہ اب مین پہلے سے اچھا ہون گو ہنوز میرا درد نہین گیا اور بالکل خستہ و رنجور ہون۔ اس حال مین بھی وہ ایٹن کالج کے وولنٹرون کو جو ملکہ معظمہ کے ملاحظہ کے لیئے آئے تھے دیکھنے چلے گئے اور ۲۰ منٹ تک دیکھتے رہے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جب وولنٹیر لنچ کھانے بیٹھے ہین تو ہم اندر گئے اور اُنکی میزون کے گرد پھرے۔ یہ نظارہ خوشنما تھا۔ البرٹ کپڑون مین خوب لپٹا ہوا تھا۔ بہت بیمار معلوم ہوتا تھا اور بہت سہج سہج چلتا تھا۔ پرنس پوستین پہنے ہوئے تھا اور وہ گرم تھا پرنس قواعد کے میدان مین کہتا تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری پیٹھ پر کسی نے ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہے۔ ملکہ معظمہ نے پرنس کی علالت کا ذرا ذرا سا حال اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے اُسکو نقل کرتے ہین *

پہلی دسمبر کو اتوار تھا۔ پرنس پر رات بُری طرح سے گزری مگر وہ سات بجے اُٹھے اور ٹرنٹ جہاز کے معاملہ مین یادداشت لکھی۔ دن سرد اور کھلا ہوا تھا۔ آدھ گھنٹے تک وہ پیدل پھرے اور پھر گرجا مین گئے۔ مگر بہت بیمار معلوم دیتے تھے۔ نماز مین سارے سجدے کئے۔ لنچ کھانے آئے مگر کچھ کھانا نہ کھا سکے۔ سر جیمیس کلارک اور ڈاکٹر جینر آئے۔ انکو البرٹ کی کرب بیقراری دیکھکر بڑی مایوسی ہوئی البرٹ گھر کے ڈنر مین آیا۔ اگرچہ کھایا نہین مگر باتین کین اور چٹکلے تھین سنائین۔ ڈنر کے بعد وہ خاموش بیٹھے اور ایلائیس اور میری کا گانا بجانا سنتے رہے اور ساڑھے دس بجے اس امید مین وہ سونے چلے گئے کہ نیند آئیگی۔ مین ساڑھے گیارہ بجے اُنکے پاس گئی تو اُنہوں نے کہا کہ جاڑے کا لرزہ مجھے چڑھ رہا ہے اور مین بالکل سو نہین سکتا *

(۲۔ دسمبر) اس لرزے اور رات کی بے خوابی کے بعد وہ صبح کو سات بجے اُٹھے اور ڈاکٹر جینر کو بلایا۔ ڈاکٹر نے اُنکو بہت بیتاب افسردہ و پژمردہ دیکھا۔ اُنہون نے لباس بھی نہین پہنا۔ سوفے پر لیٹے رہے مگر مین پڑھتی رہی۔ سر جیمیس کلارک نے بھی آنکر اُنکو اسی حال مین دیکھا کہ وہ بہت

بے چین و بے قرار ہین۔ کبھی اپنے کپڑے پہننے کے کمرے مین سوفہ پر کبھی بیٹھنے کے کمرے مین آرام کرسی پر بیٹھتے ہین۔ لارڈ میتھیون اور کرنیل فرین سس سیمور ملکہ معظمہ کیطرفسے بادشاہ پرتگال کی تعزیت کے لیئے بھیجے گئے تھے۔ وہ لسبن سے کیسل مین واپس آگئے تھے۔ پرنس نے انکو بلایا اور شاہ پرتگال کے انتقال کا حال مفصل پوچھکر سنا تو انہونے کہا کہ یہ اچھا ہوا کہ مجھے بخار کا مرض نہین ہے۔ بخار میرے لیئے مہلک مرض ہے۔ کیسل مین ڈیوک نیوکیسل اور سر ایٹن اور لارڈ پامرسٹون مہمان آئے تھے۔ ان مہمانون کے ساتھ پرنس معمول کے موافق ڈنر مین نہین بیٹھ سکا۔ انکو غذا کی طرف ذرا رغبت نہ تھی۔ لارڈ پامرسٹون نے پرنس کے یہ آثار علالت دیکھکر مجھکو صلاح دی کہ کسی اور طبیب کو بلا کر معالجہ مین شریک کرو۔ مین نے ۳۔ دسمبر کو سر جیمس کی طرف رجوع کی۔ اُنہونے دیکھکر مجھے یقین دلایا کہ کچھ خوف نہین ہے۔ اُنکی تشخیص یہ تھی کہ پرنس کی اس علالت کی نوبت لو فیور (خفیف تپ) پر نہین آئے گی۔ شام کو پرنس کو افاقہ بھی ہو گیا تھا اسلیئے کسی اور طبیب کے شریک کرنے کی تجویز ملتوی رہی۔

دوسری رات بھی بے خوابی اور بے چینی مین گزری۔ صبح کے ۶ بجے سے آٹھ بجے تک اُن کو نیند آ گئی جس سے مجکو آس بندھی اور مین نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مگر اُنکے مُنہ کا ذائقہ خراب ہی رہا وہ کچھ کھاتے نہ تھے مشکل سے کچھ شوربہ ہلکی روٹی کے ساتھ کھا لیتے تھے۔ جب مین یہ دیکھتی تھی کہ میرے پشت پناہ کی کرب کی یہ حالت ہے کہ وہ مشکل سے مسکراتا ہے تو خوف کے مارے میرے ہوش حواس اُڑ جاتے تھے۔ اُسکے مرض مین افاقہ ہونیسے میری جان کُھلی جاتی تھی مگر اُنکے جینے سے مجھے بالکل مایوسی نہ ہوتی تھی۔

پرنس اپنے سونیکے کمرے مین تھے اُنکو یہ پسند تھا کہ میرے روبرو کچھ پڑھا جایا کرے مگر کوئی کتاب پڑھنے کے لیئے مناسب حال نہ تھی جو کتابین اُنکے سامنے پڑھی جاتین وہ اُنکو پسند نہ آتین۔ آخر کو یہ بات قرار پائی کہ کل کوئی ڈاکٹر سکوٹ کی پڑھی جائے۔

۴۔ دسمبر کو ساری رات بے قراری مین گزار کر صبح کو وہ آٹھ بجے اُٹھے۔ کچھ نیند کے جھونکون کے آنے سے آرام ملا۔ جب مین حاضری کھا کے اُنکے کمرے مین گئی تو انکو دیکھا کہ وہ نہایت افسردگی اور رنج و تکلیف مین ڈوبے ہوئے ہین۔ وہ چار کا صرف آدھا پیالہ پی سکتے ہین پھر وہ اپنے بیٹھنے

کے کمرے مین آئے - مین نے اُنکو نہایت افسردہ حال مین چھوڑا - میرا حال بھی اُنکو اِس تکلیف مین دیکھکر غیر ہوگیا - دل کے ٹکڑے ہونے لگے - ایلائیس اُنکے پاس بیٹھی پڑھتی تھی - سر جیمس کلارک رات کو کیسل مین رہے - اور میری تسلی و تشفی کرتے رہے کہ پرنس کو وہ بخار نہین ہے کہ جس کا ہم خوف کرین - مین کچھ تھوڑی دیر پیدل پھر کر جو آئی تو پرنس کو ایسی کرب و بے چینی مین دیکھا کہ اُنکی صورت پر مردنی چھائی ہوئی ہے گو بیچ بیچ مین کچھ حالت سنبھل جاتی تھی - اِس خوف و رجا مین میرا دماغ ضعیف ہوا جاتا تھا - جان نکلی جاتی تھی - جب اُنکو کچھ افاقہ ہوتا تو میری جان مین جان آتی - مین اُنکے دل بہلانے کی باتین کرتی - مگر اُن کا تغیر حال میری دل شکنی کرتا تھا اُنکا ضعف بڑھتا جاتا تھا - مین پرنس کو بیمار دیکھکر اپنی سلطنت کو مٹی سمجھتی اور اپنے تئین ملکہ نہ جانتی بلکہ ایک عورت گریان لرزان عبث دعا گویان سمجھتی ؂

پرنس اپنے سونے کے کمرے مین لیٹے ہوئے تھے - اور ایلائیس اُنکے سامنے ایک کتاب پڑھتی تھی کہ وہ سانس توڑنے لگے جسکو دیکھکر ہم نہایت مایوس ہوئے - ہم نے ڈاکٹر جینر کو بلایا - اُنہون نے آنکر کچھ دوا دی - پھر ڈاکٹر بروَن آئے - اُنہون نے ہماری تسلی و تشفی کی - کچھ خوف نہین تبلایا - ڈاکٹر جینر نے کہا کہ پرنس کو کچھ کھانا چاہیئے - اور پرنس کے پاس ہی جا کر انہون نے کہا کہ اگر آپ اپنے تئین بھوکا رکھینگے تو مرض کو طوالت ہوگی اور اچھا نہوگا ؂

خبر آئی کہ ۱۸ - نومبر کو کلکتہ مین لیڈی کیننگ نے وفات پائی جس سے پرنس کو اور مجھکو حد سے زیادہ رنج ہوا - اس رات کو ڈاکٹر جینر مریض کے پاس رہے - ۵ - دسمبر کو صبح کے آٹھ بجے مین نے دیکھا کہ پرنس اپنے بیٹھنے کے کمرے مین سوفہ پر بیٹھے ہوئے ہین مجھے دیکھکر وہ مسکرائے نہ اُنہون نے میری طرف کچھ التفات کیا - مگر اپنی بیماری کی شکایت کی اور پوچھا کہ یہ بیماری میرا حال کیا کریگی ؟ اور میری یہی حالت کب تک رہیگی ؟ اُنکی صورت ایسی بدل گئی تھی کہ وہ پرنس البرٹ نہین پہچانے جاتے تھے - اُنکے پاس سے مین چلی گئی کہ وہ اپنا لباس پہنین - اگرچہ ڈاکٹرون سے مین نے سنا کہ اب پرنس کی حالت پہلے کی نسبت اچھی ہے مگر میرا دل فکر کے مارے اُڑا جاتا تھا - پرنس کو تھوڑی دیر نیند آگئی - مین نے اُنکے پاس دوپہر کے قریب گئی تو مین نے دیکھا کہ وہ اپنے لباس پہننے کے کمرے مین سوفہ پر بیٹھے ہوئے ہین اور باتین کر رہے ہین یقینی

پہلے سے اُنکی حالت بہتر تھی۔ مسز جیمس کلارک کی بی بی سخت علیل تھین وہ اس سبب سے پرنس
کے پاس ہر وقت نہین رہ سکتے تھے۔ وہ آئے تو انکی تشخیص مین مرض مین افاقہ معلوم ہوتا تھا اُس دن
کو پرنس نے کچھ غذا بھی کھائی اور مُنہ کا ذائقہ بھی ٹھیک تھا۔ دو نون تنفس زبان پہلے سے بہتر تھی
وہ یہ پسند کرتے تھے کہ کوئی اُنکے سامنے پڑھے سو ایلائیس پڑھتی تھی۔

شام کو ڈاکٹرون نے اطلاع دی کہ یقینی پرنس پہلے کی نسبت اچھے ہین۔ مین جب ننھی سی
بچی ہیلنا ایس کو اُنکے پاس لیکر گئی تو اُنہون نے اُسکی پپی لی۔ مین نے اپنے محبوب عزیز البرٹ کو
دیکھا کہ اُنکی شکل صورت بالکل پہلی ہی سی ہے بیٹی نے جب فرانسیسی شعر پڑھے تو وہ اُنپر ہنسے مین نے
پھر اُس سے فرانسیسی شعر پڑھوائے تو اُنہون نے اُسکا ننھا سا ہاتھ اپنے ہاتھ مین تھوڑی دیر کے
لیئے پکڑ لیا۔ وہ اُنکو کھڑی دیکھا کی۔ پھر جلدی سے اُنکو غنودگی آگئی۔ دن مین اُنکی طبیعت ایسی اچھی
ہو گئی تھی کہ مین اُنکے پاس سے چلی آئی۔ اُنکو جگایا نہین۔ جب مین ڈنر کھا کے اُنکے پاس پھر گئی تو
اُنکے سونیکے کمرے مین کتاب پڑھی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر اس فکر مین تھے کہ وہ کپڑے اُتار کر سونے جائین
مگر وہ یہ نہین چاہتے تھے۔ جب ڈاکٹر جین نیر چلے گئے تو وہ اپنے کپڑے پہننے کے کمرے مین
پیدل گئے۔ اور یہ کہکر لیٹ گئے کہ آج رات نیند خوب آئے گی۔ مگر اُنکی یہ امید پوری نہین ہوئی۔
کچھ نیند آئی مگر بار بار جاگے۔ رات مین اپنے کمرے کو دو تین دفعہ بدلا۔

۷ دسمبر کو مین نے انکو اپنے بیٹھنے کے کمرے مین بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ بہت نقیہ و ضعیف
معلوم ہوتے ہین۔ کچھ اچھے نہین ہین۔ وہ شکایت کر رہے ہین کہ میری حالت کچھ بہتر نہین ہوئی
مین نہین جانتا کہ کس سبب سے بیمار ہوا ہون۔ مین نے اُنسے کہا کہ آپنے کام بکثرت کیا۔ اُسکی تکان
سے بیمار ہوئے ہین تو اُنہون نے کہا کہ ہان کام بہت ہے آپ اپنے وزرا سے کہیئے۔ پھر اُنہون نے
یہ کہا کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ مین نے اُن پرندون کی آواز سُنی۔ جنکو مین روزانہ مین اپنے بچپنے
مین سُنا کرتا تھا۔ یہ ہذیان انکا سنکر میرا کلیجہ اُلٹ گیا۔ جب ڈاکٹر اندر آئے تو مین نے دیکھا کہ اُنہون
نے پرنس کا حال بدتر پایا۔ اور بخار زیادہ بتلایا۔ مین اپنے کمرے مین چلی گئی مجھے یہ معلوم ہوتا
تھا کہ میرا دل پارہ پارہ ہو جائیگا۔ مین جب اُنکے پاس تھی تو اُنہون نے ایک چار کی پیالی پی اُنکو
اچھو بہت آتے تھے۔ اب یقینی بیماری کا حال کھل گیا تھا کہ وہ کیا ہے اور طبیبون نے بغیر کسی

مغالطہ کے کہہ دیا کہ اُنکو لوفیور (ہلکا بخار تپ دق کا) ہے۔ ڈاکٹر جین نیر نے بڑی مہربانی کرکے
صاف طور سے کہہ دیا کہ ہم سب کو مریض کی حالت دیکھ کر یہ گمان تہا کہ بخار ہے مگر اسکا فیصلہ ہم
آج صبح تک نہین کرسکے کہ اسکا کیا علاج کرنا چاہیئے۔ اِس بخار کی ایک میعاد ہوتی ہے جس روز سے
چڑھتا ہے اُسکے ایک مہینے کے بعد جاتا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ پرنس کے بخار کی ابتدا ۲۲ تاریخ
نومبر سے ہوئی ہے۔ جس مین سنڈھرسٹ گئے تھے۔ مگر ابھی بخار کے آثار ایسے بُرے نہین ہین کہ
جنسے خوف ہو۔ جب تک بخار نہین جائیگا وہ اچھے نہین ہونگے۔ ڈاکٹر مجھ سے ایسی باتین کہتا کم
جس سے میری دلجمعی ہوتی۔ البرٹ کو خود نہین معلوم تہا کہ مین کیا بیمار ہون۔ وہ بخار کے آنے
سے بہت ڈرتے تھے۔ ہائے مین اسوقت کیا بُرے امتحان مین پکڑی گئی ہون کہ مین اپنے ہادی سے
اپنے پشت پناہ و تکیہ گاہ سے غرض سب چیزون سے اتنی مدت سے محروم ہون مجھے یاد تہا کہ بہت
آدمیون کو بخار آیا ہے اور وہ اچھے ہوگئے ہین۔ اِسی یاد سے میری تسلی ہوتی تھی ورنہ میرا کلیجہ پھٹ
جاتا۔ نیک نہاد ایلائیس بڑی عالی حوصلہ ذی ہمت تھی کہ میری تسلی و تشفی کرتی تہی۔ سر جمیس کلارک
کو پرنس کی حالت سے پہلے دن اُنکی صحت کی بڑی امید تھی۔ مگر جب دوسرے دن اُنہون نے اُنکو دیکھا
کہ حالت متغیر ہوگئی ہے تو اُنکو بڑی مایوسی ہوئی۔ جہان تک ہوسکتا تھا وہ میری ایسی خاطر جمعی کرتے
رہے کہ مین بالکل مایوس نہو جاؤن۔ اب پرنس میری اعانت نہین کرسکتا تہا۔ اسلیئے کہ
اُنپر اپنے فرائض کے کامون کے کرنے کا بڑا بار آن پڑا تھا۔ اُنکا بہت سا وقت صرف ہوتا تھا
۷۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے کہا کہ مین ہولناک خواب مین رہتی ہون۔ دن کے آخر مین میرا فرشتہ
تو بچھونے مین لیٹا ہوتا ہے اور مین اُسکے پاس بیٹھی ہوتی ہون۔ جب مجھے اپنے افکار اور
تشویشون کے دنون کا خیال آتا ہے تو میری آنکھون سے آنسوؤن کا مینہ برس جاتا ہے
اگرچہ ہماری ساری تدبیرین علاج کی بالکل بے کار رہین کوئی کارگر نہوئی (مرض بڑھتا گیا جون
جون دوا کی) مگر مجھے یہ خیال نہ تھا کہ خدانخواستہ پرنس مرجائینگے۔ مین جانتی تہی۔ اگر مرض کے
بڑھنے سے واقعہ ناگزیر پیش آیا تو جیسا میرے گھر کا نقصان ہوگا۔ ایسا ہی پبلک کا نقصان
ہوگا۔ جب سر جمیس اور ڈاکٹر جین نیر سے میری ملاقات ہوئی تو مین نے اُنسے پوچھا کہ اِس علالت
کا سبب کیا ہے تو اُنہون نے کہا کہ تھکنا اور مدت تک مشکل کامون کا کثرت سے کرنا۔

جب رات کو پرنس سوگئے تو اُسکی نبض اچھی تھی - مین نے اپنے بیچارے پیارے کے ہاتھ اور ماتھے کو چوما - ڈاکٹر جین نیر اور پرنس کا ملازم لوہ لین اُنکے پاس بیٹھے تھے - مجھپر یہ سخت مصیبت تھی کہ مین پرنس سے جدا ہون اور اور لوگ اُنکے پاس بیٹھین گو وہ وفادار اور خیر گیر ہی کیون نہون دوسرے دن ۸ - دسمبر کو ڈاکٹرون کے نزدیک پرنس اچھا ہوتا جاتا تھا - دن بڑا کھلا ہوا تھا جب مین پرنس کے پاس گئی تو انہون نے اپنی بڑی آرزو یہ ظاہر کی کہ مجھے بڑے کمرون مین لیچلو اُنکے کمرہ کے پاس کے کمرے خالی تھے اُنکو وہان لے گئے - اُنکی آرزو پوری ہوئی - جب مین چاء پی کھاکے اُنکے پاس پھر آئی - تو وہ نیلے کمرے مین لیٹے ہوئے تھے - اور بہت خوش تھے - سورج خوب چمک رہا تھا - کمرہ وسیع اور خوشنما تھا انہون نے کہا کہ یہ کمرہ کیسا خوش وضع ہے - جب سے بیمار ہوے تھے - یہ اول ہی دفعہ تھی کہ اُنہون نے مذہبی زمزمہ سرائی کی فرمایش کی کہ مجھسے فاصلہ پر کوئی راگ میری پسند کا گایا جاے - ہم نے متصل کے کمرے مین پائی او نور رکھا اور ایلائیں نے ایک زمزمہ جو اُنکی جوانی کی تصنیفات سے تھا گایا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک مقام ہے جہان اندوہ اور گناہ دونون سے بچکر آرام ملتا ہے - ایک زمین ہے جس مین کامل راحت و عافیت ہے - صبر کے ساتھ انتظار کرنیسے ایک نورانی دن آتا ہے - جس مین کل رنج و محنت و دکھ دور ہو جاتے ہین - یہ مناجات بھی گائی گئی کہ خدا ہمارا حصن حصین ہے - وہ اِن راگون کو سنتے رہے - اور اوپر کی طرف دیکھتے رہے اُس دیکھنے کی عجب شیرین ادا اور طرز تھی - آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے - پھر اُنہون نے کہا کہ بس کرو اتنا ہی کافی ہے - اِس دن اتوار تھا - چارلس کنگس لی نے وعظ کہا مگر مجھے وہ کچھ سنائی نہین دیا پرنس کی طبیعت مضطر و مضطرب ہونیسے بالکل نا آشنا تھی مگر یہ بیماری ایسی غضب کی تھی کہ اُنکے دل کو تڑپاتی تھی اور بے قرار رکھتی تھی ؎

جب مین ڈنر کے بعد اُنکے پاس آئی تو وہ مجھے دیکھ کر ایسے خوش ہوئے کہ میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور مسکرائے اور ہاتھ پکڑا اور کہا کہ میری پیاری لاڈلی بالی - میری گران بہا محبوبہ اِس شام کو جو اُنھون نے میرے چہرے پر دست شفقت پھیرا اور میری دستگیری کی اُسنے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ مین اُنکی نہایت ممنون ہوئی ؎

پرنس کی علالت ایسی بڑھ گئی تھی کہ وہ زیادہ دنون تک پبلک سے چھپ نہین سکتی تھی - ۸ دسمبر کو

اکثر مہمان بلائے گئے تھے مگر پھر وہ پرنس کی علالت کے سبب سے منع کیئے گئے اور ۹ تاریخ کے اخبارون مین چھپ گیا کہ پرنس کو بخار کی شدت ہوگئی ہے۔ اور ایسی بیماری انکو ہوگئی ہے کہ غالبًا مدت تک رہیگی لارڈ پامرسٹون بھی وجع مفاصل کے مارے بستر پر پڑے تھے وہ پرنس کے سکرٹری سر چارلس فپس سے خط وکتابت رکھتے تھے۔ اور ایسے متفکر تھے کہ انھون نے بڑا تقاضا کیا کہ اور زیادہ اطبا سے معالجہ مین مشورہ لیا جائے۔ یہ بات فقط ملکہ معظمہ ہی خاطر سے نہ تھی۔ بلکہ پبلک کی آرزوؤن کے پورا کرنیکے واسطے اسی طرح لارڈ جان رسل۔ سر جارج کورن وال لویس اور دوستون نے جو پرنس کی علالت سے واقف تھے کہ وہ کس قسم کی ہے وہ سب ڈیوک نیوکیسل کیطرح کہتے تھے کہ پرنس کا جینا قوم کے لیے نہایت بکار آمد اور مفید ہے۔ جسکے سبب سے ہم سب انکے محتاج ہین۔ سر جیمس کلارک اور ڈاکٹر جینر جانتے تھے کہ ملکہ اور پبلک دونون کے روبرو جوابدہی کرنا ہمارے ذمے ہے۔ مگر معالجہ مین اپنے کسی ہم پیشہ لائق فائق طبیب کے شریک کرنے کو ضرور نہین سمجھتے تھے۔ انھون نے مجبور ہوکر ڈاکٹر واٹسن اور سر ہنری ہولنڈ کو اپنے ساتھ شریک کرنیکے لیئے انتخاب کیا اور یہ انتظام کیا کہ ڈاکٹر ویٹ سن پرنس کو ۹ تاریخ دیکھین۔ پرنس نے میری تشفی خاطر کے لیئے اسکو منظور کر لیا۔ جب ڈاکٹر دیکھنے آئے تو پرنس نے مجھ سے کہا کہ اب بالکل ٹھیک حکیم حاذق ہاتھ آیا ہے۔ پرنس کو ہذیان ہونے لگا تھا۔ ڈاکٹرون نے ملکہ معظمہ کو یقین دلادیا کہ گو ہذیان سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ مگر وہ کوئی بری علامت نہین ہے پرنس مجھپر ایسی عنایت کرتا تھا کہ اس حال مین بھی اپنے زرد ہونٹون سے وہ مجھے نیک چھوٹی لاڈلی بالی کہتا تھا۔ انکو یہ پسند تھا کہ مین انکا پیارا ہاتھ تھامون۔ ہائے یہ کیسا وقت مجھپر آفت اور مصیبت کا آگیا۔ خدا ہی اس حال مین میرا یار و مددگار ہے۔ ڈاکٹر مطمئن تھے۔ لارڈ پامرسٹون اس خبر کے سننے سے خوش ہوئے کہ ڈاکٹر ویٹ سن پرنس کے علاج کے لیئے بلائے گئے ہین مگر وہ اسکو بھی کافی نہین سمجھتے تھے۔ انھون نے پرنس کے سکرٹری کو لکھا کہ ڈاکٹر ویٹ سن کو چاہیئے کہ وہ اور ڈاکٹرون کو بھی پرنس کے علاج مین شریک کرلین اور وزرا کو جب پرنس کی علالت کا حال معلوم ہوا تو انھون نے پرنس کے سکرٹری کو نہایت متردد ہوکر یہی لکھا کہ اور ڈاکٹر بھی علاج مین شریک کیئے جائین۔ اگر ان وزرا کی خط وکتابت کو پڑھیئے تو معلوم ہوگا کہ وہ پرنس کے ساتھ کیسی محبت دلی رکھتے تھے اور انکو ملک کی جان جانتے تھے ۔۔

۱۰۔ دسمبر کو یہ نوٹ لکھا گیا کہ پرنس کی حالت ایسی ہے کہ اُنکے جینے کی امید زیادہ ہے
رات کو وہ خاصی طرح آرام سے رہے نبض اچھی تھی جیمس کلارک کے خیال مین اُنکی سرحالت قابل اطمینان
تھی۔ کبھی کبھی اُنکو ہذیان ہوتا تھا مگر اتنا نہین ہوتا تھا جتنا خیال کیا گیا تھا کہ وہ ہوگا۔ اسکی ضرورت
معلوم ہوئی کہ پرنس کا مکان بدلا جائے۔ اُنکے سوفہ کے پہیون کو چلا کر پاس کے کمرے مین لیگئے
جب وہ دروازے کے اندر جانے لگے تو وہ ایک خوبصورت چینی تصویر جو اُنہون نے مجھے تین برس
ہوئے کہ دی تھی۔ اُنکی نگاہ کی روبرو آئی تو اُنہون نے کہا کہ ٹہیر جاؤ اِسے مجھے دیکہنے دو ہمیشہ سے اُن کی
طبیعت حسانت پسند تھی۔ جب مین تھوڑی دیر کے بعد پرنس کے پاس آئی تو وہ اپنے خطون کے
کہولنے کے لیئے متردد بیٹھے تھے۔ ڈاکٹر جین نیر نے مجھسے کہا کہ جیسے کل آپنے خطوط کھولکر سنائے تھے
آج بھی اُنکو کہولکر سنا دیجئے۔ مگر پرنس نے خطون کے کہولنے کی اجازت نہین دی وہ جانتے تھے کہ
خطون مین بُری خبرین ہونگی (یہ خط الفرڈ اور لیوپولڈ کے تھے) مگر مین نے اُنکی تسکین خاطر کرکے خطون
کو کھولکر سنا دیا۔ مین لنچ کھاکے اُنکے پاس پھر گئی تو اُنہون نے ایک کتاب پڑہنے کی فرمایش
کی۔ مین چار بجے ۲۰ منٹ تک اُن کے پاس ٹھیری۔ ڈاکٹرون کو اُن کا حال دیکھکر بڑی خوشی ہوئی
شام کو ڈاکٹر وٹسن آئے وہ اُنکے افاقہ مرض کو دیکھکر متعجب ہوئے۔ ڈاکٹر جین نیر نے جانا کہ ان
چوبیس گھنٹون مین یقینی اُنکو بڑا فائدہ ہوا ہے۔ مگر میرے پیارے پیا البرٹ کو گھبراہٹ بڑی تھی
اور سب طرح خیریت تھی۔ جب مین اُن سے گڈ نائٹ کہنے گئی تو اُنہون نے شفقت اور محبت سے
میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اُسکے بوسے لیئے۔

۱۱۔ دسمبر کی رات بھی اچھی بسر ہوئی۔ مین نے خدا تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کیا۔ مین آٹھ بجے
گئی۔ مین نے دیکھا وہ بیٹھے ہوئے بیف کی ٹی پی رہے ہین۔ مین نے اُنکو سہارا دیا اُنہون نے اپنا سر میرے
کندھے پر رکھدیا اور تھوڑی دیر رکھکر یہ کہا کہ مجھے اِس سے بڑا آرام آتا ہے۔ میرے پیارے جیتے نے مجھے خوش
کیا۔ اُن کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت تھا مگر دُبلا ہو گیا تھا جب مین اُنکو بچھونے پر سے سوفے
مین لے گئی تو پھر اسی خوبصورت تصویر کو دیکہنے لگے اور کہا کہ اس تصویر نے میرا نصف دن
غم غلط کیا۔

جب تھوڑی دیر بعد مین اُنکے پاس پھر گئی تو وہ سوفہ پر لیٹے ہوئے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ

روحانی خیالات مین ہمہ تن مصروف ہین - یہ دن بھی بحیثیت مجموعی اطمینان سے بسر ہوا ۱۱ ان کے تینون طبیبون نے یہ خیال کیا کہ مرض کے آثار برے نہین ہین مگر انھون نے یہ مصلحت جانا کہ سر ہنری ہولینڈ کو بھی علاج مین شریک کرلین - اس ڈاکٹر نے بھی پرنس کو اس دن دیکھا - ان سب ڈاکٹرون کی تشخیص کرنے کا نتیجہ یہ تھا کہ انکے نزدیک پبلک پر یہ ظاہر کرنا ضرور تھا کہ پرنس سخت علیل ہین مگر انکے مرنے کا خوف نہین ہے - شام کو پرنس کا سانس اکھڑا جس سے بیچینی ہوئی - مین نے دن کا بہت سا حصہ پرنس کے پاس گزارا - اسوقت پرنس کو یہ ناگوار تھا کہ مین تھوڑی دیر کے لیئے بھی انسے جدا ہون خواہ مجھے دوسری جگہ جانے کی کیسی ہی ضرورت ہو - کبھی کبھی مین انکے سامنے دعائین پڑھتی تھی +

دوسرے دن ۱۲ - دسمبر کو بخار زیادہ چڑھا اور سوء تنفس شروع ہوا - جتنا دن بڑھتا گیا اتنا وہ زیادہ ہوتا گیا گھبراہٹ اور بیقراری بلا کی تھی کبھی کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ دل انکا انکے قابو مین کم ہے - دل اکثر اوقات ایسی حرکت کرتا تھا جیسا کہ ہمیشہ - شام کو پرنس نے شاید ہذیان مین مجھسے کہا کہ آپ اس خط و کتابت کو تو نہین بھول گئین جو مورسٹی سے ہوئی ہے؟ یہ خط و کتابت وہ تھی کہ جس مین یہ ذکر تھا کہ دو فرانسیسی شہزادے کونٹ پیرس اور ڈیوک چارٹریس امریکہ کی سپاہ مین اس حال مین نوکر نہ رہین کہ امریکہ کی لڑائی انگلینڈ سے شروع ہو - جتنے دن زیادہ گزرتے گئے لارڈ پامرسٹون کے اندیشے زیادہ ہونے لگے - وہ پرنس کی علالت کی خبر منگاتے رہتے تھے ۱۲ - کو پرنس کے سکریٹری نے انکو تین خط لکھے جن مین اول دو خط امید دلانے والے تھے مگر تیسرے خط مین لکھا تھا کہ ایسے علامات ردی ظاہر ہونے لگے ہین کہ مایوسی نظر آتی ہے اس تیسرے خط کو دیکھکر لارڈ صاحب کے ہوش اڑے کہ صحت کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی +

دوسرے دن (۱۳ - دسمبر روز جمعہ) سانس بہت اکھڑ گیا - ڈاکٹر جین نیر نے مجھسے کہا کہ یہ علامت مہلک ہے - پھیپھڑون کے اندر خون جم جانے کا اندیشہ ہے اس بری حالت کی اطلاع سارے خاندان شاہی کو دینی چاہیئے - جب معمول کے موافق سوفہ کے پہیون کو چلا کر ایک کمرہ سے دوسرے کمرے مین لیگئے تو پرنس نے روشنی کی طرف پیٹھ پلٹ کر اس تصویر کو بھی نہین دیکھا جسکو پہلے دو دن دیکھا تھا - وہ دست بستہ دروازہ مین سے آسمان کو دیکھتے - جب مین دوپہر کو پیدل پھرنے کے بعد آئی تو مین نے دیکھا کہ دفعتًہ انکی حالت نزع کی ہوگئی - مگر شام کو پھر بہتر ہوگئی

ت نے سنبھالا لیا۔ نبض مین ترقی ہوئی۔ پھر وہ اپنی شکل مین آگئے۔ مجھ بے آس کو آس بندھی۔ رات
کو میرے پاس ہر ساعت خوشخبریان آتی رہین +

شنبہ ۱۴۔ دسمبر۔ مسٹر برون ونڈسر مین رہتے تھے۔ اور وہ ۱۸۳۳ء مین خاندان شاہی
کے طبیب تھے۔ اور پرنس کی طبیعت اور مزاج سے واقف تھے۔ اُنہون نے صبح کے چھ بجے پرنس کو دیکھکر
کہا کہ پرنس کی حالت بہتر ہے۔ اب موت کا وقت ٹل گیا۔ مین سات بجے جیسی ہمیشہ اُنکے پاس جاتی
تھی گئی۔ اب صبح روشن تھی۔ سورج نکل رہا تھا۔ اور بہت چمک رہا تھا۔ کمرے مین رات کی اداسی چھا
رہی تھی۔ شمعین اب جلکر بجھ گئی تھین۔ ڈاکٹر متفکر بیٹھے تھے۔ مین اندر گئی۔ مین اس بات کو کبھی
نہین بھولونگی کہ میرا پیارا پیا کیسا حسین معلوم ہوتا تھا۔ وہ لیٹا ہوا تھا اُسکا چہرہ دھوپ مین
چمک رہا تھا۔ اُسکی آنکھین خوب چمک رہی تھین۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ عالم غیب کو دیکھ رہے ہین
پرنس کو میری کچھ خبر نہین ہوئی۔ شہزادی ایلائس نے کل شام کو تار بھیجکر شہزادہ ویلز کو کیمبرج
سے بلا لیا تھا۔ وہ رات کو تین بجے آگیا تھا۔ وہ آتے ہی ہنری ہولنڈ سے ملا۔ اُنہون نے اسکو
سارا باپ کا حال سنایا۔ جب پرنس کے پاس ۹ بجے آئی تو مین نے بیٹے کو باپ کے پاس دیکھا۔
دونون ڈاکٹر میری تشفی خاطر کرتے تھے۔ پرنس نے سنبھالا لیا تھا۔ خوف و رجا مین وقت
گزر رہا تھا۔ سب کو فکر و اندیشہ تھا۔ آج دن خوب کھلا ہوا روشن تھا۔ مین نے پوچھا کہ مین ہوا
مین کوئی سانس لینے کے لیئے باہر جا سکتی ہون؟ تو ڈاکٹرون نے کہا کہ ہان آپ بہت قریب جایئے
اور پاؤ گھنٹے مین واپس آیئے۔ مین بارہ بجے ایلائس کو ہمراہ لیکر باہر گئی۔ فاصلہ پر ایک بینڈ
بج رہا تھا۔ اُسے سنکر مین رونے لگی اور فوراً الٹی چلی آئی۔ ڈاکٹر ویٹ سن کمرہ مین تھا مین نے
اُنسے پوچھا کہ البرٹ کی حالت کیا بہتر نہین ہوئی؟ اُس مین کچھ قوت آگئی ہے؟ اُسکو کچھ خبر ہے؟
اُسنے کہا کہ ہم سب کو ڈر لگ رہا ہے مگر ہم مایوس نہین ہین ڈاکٹر نہین چاہتے تھے کہ البرٹ بیٹھکر
غذا کھائے۔ اُنکے نزدیک اسطرح کھانیسے اُسکی قوت زائل ہوتی تھی۔ اُنہون نے کہا کہ نبض بدستور ہے
ابتک کچھ خرابی نہین آئی۔ ہر گھنٹہ ہر منٹ مین کچھ فائدہ ہوتا جاتا ہے۔ سر جیمس کلارک کو اُنکی
زیست کی بڑی امید تھی۔ انہون نے پرنس سے بھی بدتر مریضون کو اچھے ہوتے دیکھا تھا مگر سانس
بیشک اب اُکھڑا ہوا تھا۔ وہ بہت جلد جلد چلتا تھا۔ اُنکے ہاتھون اور چہرے پر مردنی کا رنگ آگیا تھا

جسکو مین اچھا نہ جانتی تھی اسیکو دیکھ کر میرا دل دہلا جاتا ہے اُسکو مین نے ڈاکٹر جینر سے بیان
کیا۔ ڈاکٹر کو اُسکی خبر نہ تھی۔ پرنس اپنے ہاتھون کو بند کرتے تھے۔ اور اپنے بالون کو سنوارتے تھے
اُنکی یہ عادت کپڑے پہننے کے وقت تھی یہ بُرے آثار تھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی دور دراز سفر کی
تیاری کر رہے ہین۔ میری اسوقت کی مصیبت کا حال نہ پوچھو وہ بڑی سخت تھی۔ مین پرنس کے کمرہ
کو چھوڑکر دوسرے کمرے مین گئی۔ ڈاکٹر مجھے تشفی دیتے تھے مگر مین تو تمام ردی آثار دیکھ چکی تھی
وہ مجھے نابینا نہین بنا سکتے تھے کہ مین یہ نہ دیکھتی کہ یہ بیش بہا جان جو سب جانون سے زیادہ
قیمت رکھتی ہے۔ فنا و زائل ہوئی جاتی ہے۔ مین ساڑھے پانچ بجے کے قریب اندر گئی۔ اور پرنس کے
بستر پاس بیٹھی وہ کمرہ کے وسط مین آگئے تھے۔ پرنس نے مجھے لاڈلی چہیتی بی بی کہا اور میرا بوسہ
لیا۔ اور ایک آہ سرد کھینچکر اپنا سر میرے کندھے پر رکھدیا۔ یہ سرد آہ کھینچنی کچھ مرض کی تکلیف کے
سبب سے نہ تھی بلکہ میری مفارقت کے درد و رنج کی وجہ سے۔ مگر بہت اثر بھی نہ رہا۔ ہذیان شروع
ہوا۔ اُنکو غنودگی آجاتی تھی مگر وہ سب کو پہچانتے تھے۔ بعض اوقات اُنکا بولنا سمجھہ مین نہین آتا
تھا۔ کبھی کبھی وہ فرانسیسی زبان بولتے تھے۔ ایلائیس اندر آئی۔ اور اُسنے اُنکے بوسے لیے
اُنھون نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ برٹی۔ ہلینا۔ لوئیس۔ آرتھر۔ ایک دوسرے کے
بعد اندر آئے اور باپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ اور آرتھر نے انکا بوسہ لیا۔ مگر وہ ایسی بیہوشی
مین تھے کہ کسیکو اُنھون نے پہچانا نہین۔ پھر اُنھون نے اپنے پیارے نین کھولے اور سر چارلس
فیس کو بلایا۔ وہ اندر آیا اور اُسنے اُنکا ہاتھ چوما۔ پھر اُنکی پیاری آنکھین بند ہوگئین جنرل گرے
اور سر طامس بڈلف آئے اور دست بوسی کی وہ غم کے مارے پچھاڑے کھانے لگے۔ یہ بڑا
ہولناک وقت تھا۔ مین خدا کا شکر ادا کرتی ہون کہ مین اپنے اختیار مین تھی۔ بالکل خاموش تھی
پرنس کے بستر کی ایک طرف بیٹھی تھی۔ اُنکی حالت ایک صورت پر تھی نہ کچھ بہتر نہ بدتر۔ یہ ضرورت
معلوم ہوئی کہ پرنس کا بستر بدلنا چاہیئے۔ اُنہین اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ بستر پر سے اُٹھکر خود آ
بیٹھتے مگر وہ چاہتے تھے کہ اپنی طاقت سے اکیلا دوسرے بستر پر چلا جاؤن مگر وہ نہ جا سکے بلاوم
قدیم بوہ لین اور ایکہ اور خدمتگار کی مدد سے دوسرے بستر پر وہ گئے۔ اُنکی قوت ہاضمہ سلامت
تھی۔ مین نے ڈاکٹر جینر سے کہا کہ یہ علامت یقینی اچھی ہے تو ڈاکٹر نے کہا کہ جس طرح

سانس لیا جا رہا ہے۔ اُسکے ساتھ اس علامت سے کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ ڈاکٹرون نے کہا کہ جبتک پھیپھڑون مین ہوا بافراط گزر رہی ہے امید زیست باقی ہے *

مین تھوڑی دیر کے لیئے پاس والے کمرے مین چلی گئی تھی کہ پرنس کا سانس اور زیادہ اُکھڑا اسکو مین سنکر پھر بیمار کے کمرے مین چلی آئی۔ مین نے دیکھا کہ پرنس پسینے مین نہا رہا ہے جسکو ڈاکٹرون نے کہا کہ یہ علاج خود طبیعت نے بخار اُتارنیکے لیئے کیا ہے۔ مین نے جھک کر پرنس کے کان مین کہا کہ مین آپ کی لاڈلی بی بی ہون۔ اُنہون نے سر جھکایا اور میرا بوسہ لیا۔ اُسوقت وہ نیم غنودگی مین تھے بالکل خاموش تھے اور یہ چاہتے تھے کہ لوگ مجھے بالکل چپ چاپ لیٹے رہنے دین اور کوئی مجھے چھیڑے نہین۔ یہ عادت اُنکی ہمیشہ تھکنے اور بیمار ہونیکی حالت مین تھی جب شام آگے بڑھی تو مین متصل کے کمرے مین رونے کے لیئے چلی گئی۔ مجھے کچھ گئے ہوئے دیر نہین ہوئی تھی کہ پرنس کی حالت مین ایک تغیر عظیم ہوا۔ سر جیمس نے ایلائیس سے کہا کہ مجھے وہ جلد بلائے اُسکی ضرورت صاف ظاہر ہے۔ جب مین آئی تو اُنکا بایان ہاتھ مین نے اپنے ہاتھ مین لیا تو وہ بالکل ٹھنڈا تھا مگر سانس اچھی طرح چلتا تھا۔ پرنس کی ایک طرف مین اور دوسری طرف شہزادی ایلائیس اور بستر کی پائنتی کیطرف شہزادہ ویلز اور شہزادی ہلینا اور پائنتی سے کچھ فاصلہ پر اور شہزادے اور شہزادیان اور اُمرا اور بعض ملازمین گھٹنے ٹیکے کھڑے تھے بستر مرگ کے گرد وہ کہرام تھا کہ کمتر ایسا ہوا کرتا ہے۔ وہ ضیا بہت جلد بجھ گئی جسنے دنیا کو سعادت و برکت کی روشنی سے روشن کیا تھا۔ جسکے ماتم کرنیوالون کو کل تک امید تھی کہ وہ مدت تک اپنی خیر و برکت سے مستفید کریگا۔ اُنکی ذات والا صفات مین وہ اوصاف تھے جو شوہر۔ پدر دوست۔ آقا مین ہونے چاہئین۔ اسی سبب سے وہ ہر دلعزیز تھے وہ خود عالم خموشان کو روانہ ہوگئے اب نہ اُنکا زندہ چہرہ نہ اُنکے دانشمندانہ مشورے نہ اُنکے مردانہ خیالات نظر آئینگے کیسل کے گھنٹے نے تین کے بعد تین پاؤ بجائے تھے کہ وہ پیاری دلون کی محبوب شکل بالکل خاموش ہوئی۔ اس حال مین بھی اُنکے خط و خال اپنے حسانت کا کمال دکھا رہے تھے۔ اُنہون نے دو یا تین دفعہ لمبے لمبے سانس لیئے کہ اُنکی بزرگ روح نے پرواز کی تا کہ دوسرے عالم مین جو بقا کے اندر ہے جا کر اپنا سانس لے۔ وہان محنت زدون اور درماندون کے لیئے بالکل آرام و راحت ہو۔ وہان

پرنس کی وفات کے نتائج

عادل مسیحیون کی روح کی تکمیل ہوتی ہی *

محل شاہی سکے ماتم نے ساری قلمرو کو ماتم مین بٹھایا۔ ہر گھر کو ماتم کدہ بنادیا ہر درجے کے آدمی اعلے ادنے پر اس غم کا اثر تھا۔ کوئی مُردہ خیال بے مہر سرد دل ایسا نہو گا جسکو اس شوہر کا اور ملکہ معظمہ کی بیوگی کا غم نہ ہوا ہوگا۔ سب نے یہ دیکھا تھا کہ پرنس ملکہ معظمہ کے ساتھ ہر حال مین محبت کرتا تھا۔ اور اُنکو ہدایت کرتا تھا جس سے برسون سے برابر راحت اور آرام پہنچ رہے تھے۔ اب وہ اُنکے پہلو سے دفعۃً جدا ہو گیا۔ ایک ساعت مین اُنکی ساری قلمرو کو ایک صدمہ عظیم پہنچ گیا اُنکے عورت اور ملکہ ہونیکے سبب سے دوسرا صدمہ پہنچا۔ اُنکے غمزدہ ہونیسے اُنکی ساری رعیت غمزدہ ہو گئی اِس غم مین صد ہا حسرتین بھری ہوئی تھین *

جب اتوار کو شہر بشہر اِس حادثہ جانکاہ کی خبر پہنچی ہے تو ملکہ معظمہ کے لیئے رعایا نے ایسی دعائین مانگین کہ کبھی کسی بادشاہ کے لیئے نہین مانگین۔ وہ نیک بلند اختر مصاحب دفعتہً رات کو بالکل غروب ہو گیا جسکی روشنی سے ملکہ معظمہ کی سلطنت دوچند منور ہو رہی تھی۔ بہت جلد اہل ملک نے یہ سبق سیکھ لیا کہ پرنس مین جو یہ نیک خصلت تھی۔ کہ وہ اپنے فرائض کو خوب ادا کرتے تھے اور ملکہ معظمہ پر اسکا اثر اُنکے ازدواج کے ساتھ شروع ہوا تھا وہ اُنکے مرنیکے بعد بھی زندہ رہا کہ ملکہ معظمہ نے اپنی ساری ہمت اِسطرف صرف کی کہ وہ اپنے خاندان کی پشت پناہ اور اپنی رعیت کی تکیہ گاہ ہون۔ بمقتضائے طبع انسانی جو آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین اُنکا تھما دینا تو زمانہ کے صحت آور اثر کے ہاتھ مین ہے۔ مگر بالفعل سب رعیت کو یہ شوق تھا کہ ملکہ معظمہ کے دل مجروح کا علاج یہ کیجیئے۔ کہ اُنکو یہ معلوم ہو کہ میرے شوہر کی اِن تمام لیاقتون کی ہم سب قدر شناسی و توقیر کرتے ہین کہ اُنھون نے اپنی جان کو بنی آدم کی فیض رسانی اور اِس ملک کی نفع بخشی کی خواہش مین قربان کیا جس مین اُنھون نے رہنما اختیار کیا تھا۔ بہت سے برس نہین گزرنے پائے کہ پرنس کے دوست احباب کے دلون مین جو رنج و الم کی آگ بھڑکی ہی تھی وہ بجھنے کے قریب ہو گئی۔ یہ قاعدہ ہی ہے کہ سخت رنج پر بھی جب کچھ عرصہ گزر جاتا ہے تو وہ دور کا موسیقی معلوم ہوتا ہے (دور کے ڈھول سہاونے) اب پرنس کا خیال لوگون کے دلون مین یون آنے لگا کہ وہ نیکی کا بڑا مرد میدان تھا۔ وہ اپنی زندگی کے اِن سالون مین جن مین کامون کا

ہجوم ہوا بڑی جواہد ہیون سے خوب عہدہ برآ ہوا۔ اُسنے کام ایسی تدابیر سے سرانجام کیئے کہ جنسے اسکا اپنا معصوم خیال خوش ہوا اپنی زندگی کو اپنے لیئے نہین سمجھتا تھا۔ بلکہ اورون کے کامونکے لیئے اسکو وقف کردیا تھا۔ وہ کبھی نیک کامون کے کرنے مین تکان کو نہین مانتا تھا۔ اُسنے اپنے اوضاع و اطوار و گفتار و رفتار سے ثابت کردیا کہ مین مذہب عیسائی کے بانی کا سچا پیرو ہون اور اُسنے یہ قصد کیا کہ اپنی زندگانی سے سچے مسیحی ہونیکی توضیح کردون ❊

جو لوگ محض اسکے اُن افعال کو اور اُسکے اُن رائے کے الہامات کو جو دنیا مین مشہور ہوئے جانتے ہین اُنکے دل مین اُسکے ساتھ ایسی محبت ہی جیسی کہ اپنے عزیزون کے ساتھ ہوتی ہے وہ اُسکے مرنے کا سوگ نہین کرتے بلکہ اُسکے مرنیکو یہ جانتے ہین کہ وہ اپنی پوری جوانی اور قوائے عقلیہ کی سلامتی مین مرنیسے خوش ہین۔ خدا کی طرف سے اُسکو یہ سعادت و برکت دی گئی تھی کہ اسمین یہ قابلیت تھی کہ وہ انسان کی بھلائی اور آزادی مین ساعی رہا۔ اور اپنے پیچھے بے داغ نیک نامی اور بے عیب نام آوری کا ورثہ چھوڑ گیا وہ مرا نہین بلکہ زندگی کی نیند سے جاگا ہے۔ دنیا کی شب تاریک سے نکلکر بلند پروازی کی ہے۔ نہ حسد بغض عداوت تہمت بازی و افترا پردازی بے آرامی جسکو انسان اپنی غلطی سے راحت کہتا ہے اُسکے پاس جا سکینگے نہ اُسکو شکنجہ فرسائی کر سکینگے ❊

ملکہ معظمہ پر بار بار یہ تقاضا ہوتا تھا کہ وہ شوہر کی تجہیز و تکفین سے پہلے ونڈسر سے چلی جائین۔ اِس تقاضے پر وہ زار و قطار روتی تھین کہ میری رعیت مین سے کسیکو یہ صلاح نہین بتلائی جاتی کہ وہ اپنے گھر سے باہر چلا جائے اور اپنے مردہ کی لاش گھر مین چھوڑ جائے مجھے آپ صلاح کیون دیتے ہین۔ لیکن جب اُنکو یہ سمجھایا کہ یہان آپکے بچے بیمار ہو جاتے ہین انکو بخار سے بچانیکے لیئے آپ ونڈسر سے اوسبورن مین تشریف لیجائین تو وہ ۱۸۔ دسمبر کو شہزادی ایلائیس کو ہمراہ لیکر فروگ مور کے باغون مین تشریف لے گئین۔ وہان وہ شہزادہ ویلز اور شہزادہ لوئیس۔ سرچارلس فپس اور سرجیمس کلارک سے ملین۔ شہزادی ایلائیس کو خدا نے عجب عقل و دانش کے ساتھ حوصلہ و استقلال دیا تھا کہ وہ باپ کی علالت مین ہر وقت اُنکی تیمارداری کرنیکے لیئے حاضر رہتین۔ باپ کی اِس بیماری کی حالت مین نہ کبھی اُنکی آواز لڑکھڑائی نہ اُنکی آنکھون مین

پرنس کونسورٹ کی تجہیز و تکفین اور اسکے اوصاف

آنسو آئے۔ پرنس ملکہ معظمہ سے تو اپنا احوال اسلیئے نہین بیان کرتے تے کہ وہ اُسکے سننے متحمل نہ ہونگی۔ معلوم نہین کہ سنکر اُن کا کیا بُرا حال ہو مگر وہ اپنی بیٹی سے صاف صاف اپنا حال بیان کرتے تھے۔ وہ اُنکی ساری باتین سنتین اور اپنی باتین سناتین اور جب دیکھتین کہ میری باتون سے باپ کا جی بھر گیا تو وہ چپ چاپ دروازہ سے باہر اپنے کمرے مین دوڑتی ہوئی چلی جاتین اور پھر چپ چاپ واپس چلی آتین۔ گو اُن کا چہرہ زرد ہو گیا تھا مگر وہ زبان سے اُف نہ کرتین۔ غرض اس دختر نے پدر کی بیماری مین تیمارداری ایسی کی جیسی کہ باپ کے مرنیکے بعد ماں کی غمخواری کی۔ اِن دونون کامون مین اپنے خصائل پسندیدہ اور رائے صائب کی وہ قدرت دکھائی کہ اسکی جتنی تعریف کیجائے وہ حق ہے۔ ملکہ معظمہ کو جو وزرا سے اور دفتر شاہی سے کام پڑتے تھے انکو وہ سرانجام کرتے تھے۔ اور اپنے استقلال اور ہمت بلند سے وہ ملکہ معظمہ کو سہارا دیتے تھے اور ہر بات مین اُنکی غمگساری اور ہمدردی کرتے تھے ملکہ معظمہ اس بیٹی کے کندھے کے سہارے سے فروگ مور کے سارے باغون مین پھرین اور شوہر کے واسطے وہ زمین تجویز کی جس مین پرنس کا جسم فانی دفن ہوا۔ پھر بصد حسرت و افسوس اوسبورن مین تشریف لے گئین۔ پیر کی صبح کو ۲۳۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ء کو پرنس کا جنازہ ونڈسر کیسل سے روانہ ہوا اور اس مدت کے لیئے کہ اُن کا مقبرہ فروگ مور مین تیار ہو سینٹ جارج کے گرجا کے بیچ مین امانت رکھا گیا۔ انکا جنازہ بڑی دہوم دہام و تزک و احتشام سے اُٹھا۔ سپاہ اور امرائے عظام اور وزراے ذی احترام اور سفرائے کرام اور عزیز رشتہ دار ہمراہ تھے۔

ملکہ معظمہ کو بائیس برس سہاگ بھاگ مین گزرے تھے اب اُنکی بیوگی کا زمانہ آیا۔ وہ بیوہ ملکہ تہین۔ وہ رو رو کر بیان کرتی تہین کہ ہائے اب کوئی مجھے وکٹوریا مخاطب کرکے باتین کرنے والا نہین رہا۔ یہ بیوگی کا لفظ کیسا انکے لیئے دل شکن تہا۔ انکی تسلی کے لیئے ایک شاعر کے اشعار پڑہے جاسکتے ہین کہ اے عورت کے دل تو شکستہ نہو بلکہ متحمل ہو۔ تو شکستہ نہو تو بادشاہ کا دل ہے اس ستارے کی حسانت یاد رکھ جو تیری بغل مین چمکتا تھا۔ جسکی روشنی کو تو نے اپنی روشنی مین ملاکے ایک کر لیا تھا۔ اب وہ ستارہ غروب ہو گیا۔ صرف تیرے تاج کی روشنی باقی رہ گئی ہے اب وہ دکھائی نہین دیتا مگر اُسکی محبت تیرے دل کو گھیرے ہوئے ہے۔ بیٹون کی محبت تیرے

محیط ہو رہی ہے تمام ہیٹوں کی محبت تجھے تقویت دے رہی ہے۔ تیری ساری رعیت کی
محبت تیری بڑی تشفی کر رہی ہے۔ یہ ساری باتین جب تک تیرے لیئے موجود ہین کہ خدا کی محبت
تجھے اکیلے پہلو مین پھر رکھے ۔

پرنس ویلز اہل ماتم کا سرگروہ تھا۔ جنازے کی نماز کے ابتدا مین اُسنے اپنے چھوٹے بھائی آرتھر
سے جو نہایت بیقرار تھا۔ تسلی آمیز کلمات کہے مگر جب تابوت قبر مین اتارا گیا تو وہ خود اپنے مُنہ کو
ہاتھون سے ڈھانپ کر خوب رویا۔ اگرچہ ملکہ معظمہ اس تجہیز و تکفین مین شریک نہین تھین مگر انہون
نے اوسبورن سے ایک گلدستہ نہایت خوبصورت بنا کے بھیجا جو جنازے کے اوپر رکھا گیا۔ اس
سارے ملک مین کام بند رہے۔ مکانون اور شاہی عمارات پر سیاہ ماتمی کپڑے ڈالے گئے۔

ہر مقام مین پرنس کے مرنے کا ایک کہرام مچا اور ملکہ کی بیوگی کی اصلی اور سچی غمخواری ہوئی
ہر جگہ یہی افسوس تھا کہ ملکہ معظمہ کا شوہر جو انسان کامل تھا۔ اور ملک پر نہایت لائق نوازش فرما
تھا۔ اس جہان سے گزر گیا۔ مگر اسکو کوئی بھولنے کا نہین۔ وہ مر گیا اُسکے کام زندہ ہین اور زندہ رہینگے
اُسکی سچی تعریف ایک شاعر نے یہ کی ہے کہ وہ بیشک سائنس کا پیارا آرٹ کا لاڈلا ساری قلمرو کا
چہیتا ہمارا شہزادہ تھا۔ علاوہ ان خطابون اور اُسکے گھر کے نامون کے آیندہ زمانہ مین اسکا نام
البرٹ دی گڈ یعنے نیک البرٹ لیا جائیگا ۔

ہم نے پرنس کے صفات خجستہ کا بیان مغربی خیالات کے موافق لکھا ہے مگر مشرقی
خیالات مین وہ مغربی خیالات یون منتقل ہوتے ہین کہ سب آدمی اسلیئے روتے تھے کہ آج آفتاب عالم
افروز غروب ہو گیا جو جرائد کمال کی فہرست تھا۔ شایستگیون کی فراہم گاہ۔ اُسکے چہرہ سے گرامی جوہر
نمایان ہوتی تھی۔ اسکی مہربانی سے گوناگون آدمی آرامش پاتے تھے۔ وہ دگرگونگی کیش سے گرد دوئی
نہین اٹھاتا تھا۔ اپنی دریافت والا سے روزگار کے مزاج کو دریافت کرکے اُسکے اندازہ کے موافق
کاربند ہوتا تھا۔ فراخ حوصلہ ایسا تھا کہ ناملایم کی دید سے اپنی جگہ سے نہین ہٹتا تھا۔ بے تمیزی کی
شورش سے دل گرفتہ نہین ہوتا تھا۔ اپنی کشادہ دلی سے ہر کہ و مہ کا دل لے لیتا تھا۔ اسباب
کی دگرگونگی سے پراگندہ نہین ہوتا تھا۔ کارساز حقیقی کو پہچانتا تھا۔ کامیابی سے نخوت کی غنودگی
مین نہین آتا تھا۔ ناکامی مین دریوزہ گری کا شیوہ نہین اختیار کرتا تھا۔ ناپسند کی جستجو مین

گرامی انفاس کو نہین گزارتا تھا۔ قہرمان خشم کو الٰہی کا فرمان پذیر بناتا تھا۔ اور چیرہ دستی سے غضب نابینا کو نہ اُٹھاتا تھا اور سبکسیری کار کو اندازہ سے باہر نہین جانے دیتا تھا۔ خواہشہاے نفسانی کی زمام کو خرد کے ہاتھ مین دیتا۔ خواہشگری سے بے آرام نہین ہوتا۔ اور پردہ بے آزرمی دریدہ نہین کرتا۔ رضاے آفریدہ کو فرمان پذیری آفرینندہ مین طلب کرتا۔ خوشنودی خلق کو مخالفت عقل مین تلاش نہین کرتا۔ حق گویون کا ہمیشہ جویا رہتا۔ سخنان تلخ شیرین اثر سے غصہ مین نہین آتا۔ وہ ہمیشہ تشخص زمانہ کی نگہداشت کرتا۔ اور اُس کی طرح طرح کی بیماریون کا علاج کرتا۔

برلن مین بڑی صاحبزادی کو اور کینس مین چھوٹے شہزادہ لیوپولڈ کو باپ کے مرنے کی خبر پہنچی۔ شہزادہ کا ایک گورنر تھا۔ اُسکے پاس کے کمرے مین ابھی اُسکا دم نکلا تھا اُسکے انتقال کے ملال مین وہ بیٹھا تھا کہ گورنر کے نام تار آیا اُسکے لفافہ کو جو کہولکر دیکھا تو اس حادثہ ہوش ربا کی خبر کو پڑھا کہ باپ مرگیا۔ پھر تو اُسکے غم کی کوئی انتہا باقی نہین رہی۔ وہ چلا چلا کر کہتا تھا کہ مین اپنی ماں کے پاس جاؤنگا۔ اس بچہ کی یہ دردناک آواز آہ و نالہ کی دلون کے ٹکڑے اڑاتی تھی بار بار رو رو کر وہ یہی کہتا تھا کہ مجھے میری ماں کے پاس پہنچا دو۔

ونڈسر مین ملکہ معظمہ کے رنج و الم کا عجب عالم رہا۔ وہ سارے دن چپ چاپ بیٹھی ہوئی مین بچشم حیرت اپنے گرد ٹکٹکیاں باندھ کے دیکھتی تھی۔ کوئی شاہانہ چیز اپنے پاس نہین رکھتین بعض دفعہ رنج کے مارے اُنکی نبض ساقط ہو جاتی تھی۔ شہزادی ایلائیس اُنکو سنبھالتی تھی۔ اُس شہزادی نے پیچھے کہا کہ مجھے تعجب ہے کہ اِن ماتم کے دنون مین میری ماں کی جان کیون نہین نکل گئی وہ زندہ کیسے رہین ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ خدا میرے حال کو بہتر جانتا ہے یہ حال سُنکر اوسبورن کے آدمی بڑے افسردہ دل تھے۔ مگر پھر جب اُنھون نے یہ سنا کہ تیسرے دن ملکہ معظمہ کی طبیعت ایسی سنبھل گئی کہ انکو نیند آنے لگی تو اُنکی تسکین خاطر ہو گئی۔

سنہ ۱۸۶۲ء

سنہ ۶۲ء کو نمایش اعظم کے کہولنے کی تاریخ پہلی مئی سنہ ۱۸۶۲ء مقرر ہوئی تھی۔ اِس نمایش کی جان

تو پرنس کونسورٹ تھا جس کی جان جا چکی تھی۔ اسلیئے یہ نمایش ایک جسم بے جان تھا۔ اِس نمایش مین بہت چیزین ایسی تھین کہ جن کا موجد پرنس تھا۔ وہ اُنکو یاد دلاتی تھین اور دلون کو رولاتی تھین۔ پرنس کی جگہ ڈیوک کیمبرج مقرر ہوئے۔ اور ملکہ معظمہ نے اپنا قائم مقام اپنے داماد کو مقرر کیا جو یہان موجود تھا۔ اور پروشا کا ولیعہد تھا۔ یہ امر سب کے نزدیک مسلم تھا کہ اِس نمایش گاہ کی عمارت ۱۸۵۱ء کی نمایش گاہ کی عمارت سے بدرجہا وسیع تھی اسلیئے وہ ہائیڈ پارک مین نہین بنائی گئی۔ کن سنگٹن کے جنوب مین بنائی گئی گو وہ بڑی حسین و حصین تھی مگر پہلی نمایش گاہ کی سی اسمین قصر بلورین کی سحر پردازی اور فسون کاری نہ تھی۔ پس جنوبی کن سنگٹن مین تماشائیون کا بڑا ہجوم ہوتا۔ بہت سے آدمی بن سنور کر زرق برق پوشاکین پہنکر اور امرا اپنے سینون پر جواہر نگار تمغے و ستارے لگا کے اور افسران جنگی اپنی فوجی وردیان چٹک مٹک کی پہنکر آئے جس سے نمایش کی بڑی آرایش ہوگئی۔ نمایش کے کمشنر اور ڈیوک کیمبرج اپنی نشست گاہون پر آن بیٹھے تو خدا ملکہ کو سلامت رکھے گایا گیا۔ ارل گرین ویل نے ملکہ معظمہ کے لیئے جو ایڈریس لکھا گیا تھا وہ ڈیوک کیمبرج کے ہاتھ مین دیا۔ انہون نے اسکا جواب دیا جس مین پرنس کونسورٹ کی وفات اور اُسکے سبب سے ملکہ معظمہ کے رنج جانفرسا کا ذکر کیا غرض ساری رسم نمایش کے افتتاح کی بڑی تزک و احتشام سے ادا ہوئی۔ ملک الشعرا ٹنی سن نے یہ اشعار فرمائے کہ اے ہمارے بادشاہون کے خاموش باپ۔ تو ہماری شادی کو غمگین کر رہا ہے۔ تیرے لیئے ہم روتے ہین اور تیرا شکریہ ادا کرتے ہین۔ یہ ساری تدابیر تیری ہی تو بتلائی ہوئی ہین جنکے بجا لانے پر دنیا مجبور ہے۔ جسوقت یہ اشعار گائے گئے ہین تو لوگون کو بڑی رقت ہوئی۔ غرض پرنس کی وفات سے جو رعایا کو درد دلی تہا وہ عیان ہوگیا۔

ملکہ معظمہ سے شہزادہ ویلز مشرق مین سفر کرنیکے لیئے فروری ۱۸۶۲ء مین رخصت ہوا۔ اِس سفر مین ڈین سٹینلی اور جنرل بروس اُنکے مصاحب مقرر ہو کر ہمراہ گئے۔ سفر کی منزلین پہلے سے تجویز کر دی گئی تہین۔ اِس طرح یہ سفر شروع ہوا۔ اوسبورن سے ۶۔ فروری کو روانہ ہوے اور سارا اپنا سفر ختم کر کے ۱۴۔ جون کو انگلستان مین آگئے۔ اسکندریہ مین یکم مارچ کو وارد ہوئے اگرچہ شہزادہ نے یہ سفر اِسطرح کرنا چاہا تھا کہ کوئی اسکو پہچانے نہین صرف بن فرلو کا۔ ارل اپنے

پرنس ویلز کا دورہ مشرق (۱۸۶۲ء)

تین وہ بتاتے تھے مگر یہان انکا اعزاز و احترام شاہانہ ہوا قاہرہ مین خدیو مصر نے اُن کی
مہمانداری کی ۴۔ مارچ کو وہ شہر سے اہرام مصری کی سیر کرنیکے لیے گئے وہان شام کو پہنچے بڑی استعانت
وغیرہ اِن میسنارون کی چوٹی پر چڑھ گئے تو بدوون نے متحیر ہوکر پوچھا کہ یہ کوئی حاکم ہے؟ اگر
وہ حاکم ہے تو اکیلا کیون چڑھا۔ پھران کا گروہ دریائے نیل کے اول جھرنے تک گیا۔ پھر شعلون
کی روشنی مین تھیبیز کا مندر دیکھا۔ اور ابی سون کا ملاحظہ کرکے تھیبس مصری کی سیر کی اور
تین دن تک یہین اقامت کی۔ یہان سیکس بروگ کے ڈیوک اور ڈچس سے ملاقات کی ۱۲ مارچ
کو وہ عربون کی بعض بازیگاہون مین گئے۔ جہان اُنہون نے عربون کی مصنوعی جنگ کا تماشا
دیکھا۔ میمفس کا ملاحظہ کیا۔ ۲۳۔ مارچ کو قاہرہ مین مراجعت کی۔ بعض اور مقامات کی سیر و
سیاحت کرکے اورشلم (جیروزلیم) کی طرف شہزادہ روانہ ہوا۔ اور ۳۱ مارچ کو وہان پہنچا پاشا
نے استقبال کیا۔ خوبصورت سوارون کا رسالہ ہمراہ کیا جو شہزادہ کے گروہ کے گرد دورہ کرتا تھا
اور نیزون کو پھراتا اور بندوقون کو چھوڑتا رہا۔ اور جنگ مصنوعی کی نقل اتارتا رہا۔ شہر کے
شمالی جانب مین دمشقی دروازہ کے قریب شہزادہ کا خیمہ ایستادہ ہوا۔ یہان تمام مقدس
درگاہونکی زیارتین کین۔ شہزادہ کے واسطے وہ زیارت گاہین بھی کھل گئین جن مین عیسائیون
کے جانے کی ممانعت تھی۔ اورشلیم سے ۱۰۔ اپریل کو سفر ہوا نیلوس مین شام کو قیام ہوا
اس شام کو سمارے یہودیون کی عید تھی۔ شہزادہ کوہ جیرم پر چڑھا وہان یہودیون کی
کی عید کی قدیمی رسمون کو دیکھا کہ سورج ان پہاڑون کے پیچھے غروب ہورہا تھا کہ یہودیون نے
بھیڑون کی قربانی کی۔ ۱۵۔ اپریل کو شہزادہ خرسیل پہاڑ پر خیمہ زن ہوا اور ایسٹر کی شام کو بحیرہ
گیلس لی پر آفتاب کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا۔ دمشق مین تعصب مذہبی کے سبب سے شہزادہ
کا استقبال اچھی طرح نہین ہوا۔ ۶۔ مئی کو بیروت مین شہزادہ آیا۔ ۱۰ کو ترپولی مین اُترا۔ ۱۲ مئی
کو لبنان کی سیر کی۔ ۱۵ ۔ مئی کو شاہی جہاز روڈس مین آیا اور ۱۷ کو پاٹ موس مین۔ سمرنا کی سیر
کی پھر قسطنطنیہ۔ ایتھنز۔ سیفی لونیا۔ مالٹا کی سیر کرکے مارسیلز پر سفر کو ختم کیا۔ تھوڑی دیر کے
لیے شہنشاہ فرانس سے فونٹین بلو مین ملاقات ہوئی۔ ۱۴۔ جون کو یہ مسافر ونڈسر مین آگئے
تین دن کے بعد سنا کہ جنرل بروس شامی بخار سے مرگیا۔ وہ خاندان شاہی کا وفادار معتمد

دوست تھا۔ وہ شہزادہ کا اِس سفر مین بڑا رفیق شفیق تھا۔ اُسیکی دانائی اور ہوشیاری سے ملکہ معظمہ کے بڑے بیٹے کا سفر خیر و خوبی سے ختم ہوا تھا۔ جسکے سبب سے ملکہ معظمہ اسکی بڑی ممنون تھین اور اُسکے مرجانیسے اُنکو بڑا رنج ہوا॥

ہارٹ لی ۱۸۶۲ء

ملکہ معظمہ نے اِس سال کے بڑے حصے مین اپنی زندگی تنہا نشینی مین اپنے شوہر کے سوگ کو ساتھ لیکر بسر کی۔ جب ہارٹ لی کا حادثہ عظیم واقع ہوا تو پھر پبلک کامون کی طرف اپنی دلچسپی کو ظاہر کیا۔ ۱۶ جنوری کو ہارٹ لی کی کوئلہ کی کان مین سٹیم انجن کے ٹوٹ جانیسے بہت سے مزدور کان مین دب کر رہ گئے تھے۔ بیرون کے سارے مزدور مر گئے۔ ہر گھر مین مردے کا کفن تیار ہوا یتیمون اور بیواؤن کا رنج کے مارے شکستہ حال ہوا۔ سب سے زیادہ اِن ماتم زدون کی غمخواری و ماتم پرسی حضرت علیا نے فرمائی۔ جب تک دبے ہوئے آدمیون کے زندہ نکلنے کی امید رہی ملکہ معظمہ تار پر تار بھیجکر اُنکا حال پوچھتی رہین۔ شاید اُنھون نے اِن مردون کے ساتھ ہمدردی کرنے کو اپنے دُکھہ درد کا تریاق جانا۔ جب مردون کے دفن ہونیکے بعد مجلس ماتم جمع ہوئی۔ تو پادری صاحب نے اہل مجلس کے روبرو ملکہ معظمہ کا وہ خط پڑھا جو انھون نے سر چارلس فیس سے لکھا کر کان کے افسر اعلے کے پاس بھجوایا۔ خط یہ تھا॥

اوسبورن ۲۳ جنوری ۱۸۶۲ء ملکہ معظمہ نے جو خود اپنے رنج مین گرفتار ہین ہارٹ لی کے حادثہ جانگزا پر دل سے بہت توجہ کی۔ آخر تک اُنکو یہ امید رہی کہ بہت سی جانین بچ جائینگی جب اُنکے پاس یہ خبر جانفرسا پہنچی کہ کوئی جان نہین بچی تو اُنکو نہایت رنج ہوا॥

ملکہ معظمہ مجھے حکم دیتی ہین کہ مین آپسے کہون کہ وہ بیچاری بیواؤن اور بیکس ماؤن کے ساتھ ہمدردی کرتی ہین۔ خود اِس درد مین مبتلا ہین اسلیئے انہین اور زیادہ ہمدردی کا جوش اُٹھتا ہے॥

ملکہ معظمہ امید کرتی ہین کہ جہان تک ممکن ہے اِس مصیبت کی تکلیف کم کرنیکے لیئے تدبیر کی جائین اور اُن مین مدد کرنے کے لیئے وہ غمزدہ اپنا اطمینان کرنا چاہتی ہین وہ یہ جاننا چاہتی ہین کہ کیا کیا جارہا ہے۔؟ بیواؤن اور یتیمون کی امداد کے لیئے سترہ ہزار پونڈ کا تخمینہ کیا گیا۔ لندن کے لارڈ میئر کے پاس آخر فروری تک بیس ہزار پونڈ چندہ جمع ہوگیا۔ لوگون نے اپنی فیاضی سے اکیاسی ہزار

پونڈ چندہ جمع کر دیا تو چندہ کا جمع کرنا بند ہو گیا ۔

ملکہ معظمہ مئی کے اول ہفتے مین بال مورل مین اپنے گھر پہنچ گئین ۔ انہون نے گلاسکو کے بڑے نامور پادری ڈاکٹر نورمن لیک پولڈ کو بلایا کہ وہ اُنکو روحانی تسلی و تشفی دین ۔ ملکہ معظمہ کا دماغ ضعیف ہو گیا تہا ۔ ڈاکٹر صاحب اپنی بی بی کو خط مین لکھتے ہین کہ سب طرح خیریت گزری ۔ خدا تعالی نے مجھے اس قابل کیا کہ مین نے پرائیویٹ اور پبلک مین ملکہ معظمہ سے ایسی باتین کین جو مجھے سچ معلوم تہین اور وہ خدا کے نزدیک بھی سچ تہین ۔ ملکہ معظمہ اُن ہی باتون کی ضرورت تھی ۔ جنکو مین یقین کرتا تھا ۔ مین اپنے دل مین سمجھتا تھا کہ اُنکو ایسے وقت مین اُن باتون کے یقین کرنے مین اپنی روح کا بڑا امتحان کرنا پڑیگا ۔ مگر مین خدا کا شکر ادا کرتا ہون کہ اُنہون نے ان باتون کو یقین کر لیا اور مجھے ایک شکریہ کا عنایت نامہ محبت آمیز لکھہ کر بہیجا ۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہین کہ ملکہ نے مجھے ڈنر کے بعد بلایا جسکی مجھے کچھہ توقع نہین تھی ۔ وہ تنہا تہین ۔ مین نے انکی ایسی غمزدہ صورت دیکھی کہ میری آنکھون مین آنسو بھر آئے ۔ اُنہون نے اپنے شوہر کے اوصاف حمیدہ و خصائل جمیلہ کا اُنکی محبت و خوش مزاجی کا بیان کیا اور کہا کہ وہی میرے لیئے سب کچھہ تھا ۔ مین اُنکی دراز گفتگو کے اصل مطالب کو ادا نہین کر سکتا ۔ پھر اُنہون نے یہ کہا کہ مین نے امتحانون مین کبھی آنکھ نہین چرائی بلکہ انکا روبرو ہو کر مقابلہ کیا اور مین اپنے فرائض کے ادا کرنے مین کبھی نہین جھجکی مگر فی الحال یہ سب باتین کل کی طرح چلائی گئین ۔ اب آپ ہی کے سبب سے ان مین جان پڑی اور میرے دل مین پاکیزہ و محبت کے خیالات پیدا ہوئے ہین ۔ خدا میری طبیعت سے ناراض نہین ہوگا ۔ میرے غم مین کوئی چیز عبث نہین ہے ۔ پادری صاحب نے قوم کی محبت کا قوم کے ساتھ ہمدردی کرنے کا اور ہر طرح سے محبت الٰہی کا ۔ انکی بادشاہی مقتضاؤن کا قوم کے لیئے اُن کی ذات کے گرامی ہونے کا اور دعاؤن کی برکتون کا آزادانہ بیان کیا ۔ پادری صاحب کے دل مین یہی باتین ملکہ معظمہ کے سمجھانیکے لیئے بھری ہوئی تہین ۔ ۱۱ ۔ مئی کو اتوار کے دن سارا شاہی کنبا سوا دس بجے جمع ہوا ۔ ایک عارضی منبر کھڑا کیا ۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ پادری صاحب نے اپنے وعظ مین رنج و مصائب کا خدا کی محبت کا ۔ ہمارے نجات دہندہ مسیح کے اُن مصائب کا جنسے خدا نے اُنکو بچانا نہ چاہا ۔ ابدی گھر مین پہنچنے کا جہان ہم سب جمع ہونگے ۔ اور ہم سے پہلے وہان

ہمارے عزیز پہنچ گئے ہین۔ اُن سب باتون کا ذکر کیا۔ اور پھر پادری صاحب نے میرے لیئے اور میرے بچون کے لیئے بڑی مؤثر دعائین مانگین۔ جن کا اثر مجھپر اور میرے بچون پر بہت ہُوا۔ پادری صاحب لکھتے ہین کہ وعظ کے بعد مین نے ایوب کی کتاب کا ۲۳ باب اور ۔۔۔دین زبور اور جان کی انجیل کا ۱۴ باب اول سے آخر تک اور مکاشفات کا سولہوان باب پڑھا۔ پھر ادن آیات کی تفسیر بیان کی۔ پیر کو پھر ملکہ معظمہ سے میری ملاقات ہوئی تو وہ ایسی خوش معلوم ہوتی تھین جیسے پہلے رہتی تھین۔ اور آدمیون کا اور چیزون کا ذکر کرکے اُنھون نے پرنس کا حال یہ بیان کیا کہ انکو یہ یقین تھا کہ مین جلد مرجاؤن گا وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے موت کا ذرا خوف نہین ہ

شہزادی ایلائیس کو باپ کے مرنے کے غم کے سوا ماں کے رنج و الم سے زیادہ اندوہ ملال تھا۔ اور اُسکے ساتھ یہ فکر بھی لگا رہتا تھا کہ شہزادہ لوئیس کو اپنے قول و قرار کے قایم رکھنے مین کچھ وقت کے لیئے تامل ہوگیا تھا مگر یہ خوف جلد جاتا رہا۔ اور یہ قرار پایا کہ پہلی جولائی کو شہزادی کی شادی ہوجائے۔ پرائیویٹ طور پر اوسبورن مین آرچ بشپ یورک نے یہ نکاح پڑھادیا۔ نکاح مین ملکہ معظمہ ماتمی لباس پہنے ہوئے شریک ہوئین۔ جب نماز پڑھی جاچکی تو اُنکو الگ اپنے کمرے مین لیگئے۔ وہ بیمار معلوم ہوتی تھین۔ بجائے مسکرانے کے وہ روتی تھین باپ زندہ نہ تھا کہ وہ دُلہن کو داماد کے حوالہ کرتا۔ اسلیئے اُسکی جگہ چچا کو تھا کے ڈیوک نے یہ کام کیا۔ تین دن کے بعد دولہا دُلہن دونون ہسی ڈرام سٹاٹ کو روانہ ہوئے۔ ملکہ معظمہ نے داماد کو روائل ہائی نس کا خطاب دیا۔ سارا ملک شہزادی ایلائیس سے محبت رکھتا تھا۔ اُنکی رخصت کیوقت سب نے اُنکو دعائین دین ملکہ معظمہ کو اس بیٹی کے ساتھ خط وکتابت رکھنے کا شغل ایسا ہاتھ لگ گیا کہ اسمین اُنکی طبیعت بہلنے لگی۔ اور خاوند کے غم سے کچھ فرصت ملی ان مان بیٹی کی خط وکتابت پڑھنے سے تعجب ہوتا ہے کہ بیٹی نے ماں کے غم کو مٹایا۔ جب ملکہ معظمہ اپنی شکستہ دلی خستہ حالی کا خط شہزادی کو لکھتین تو اُسکو پڑھکر شہزادی کا دل دہڑکنے لگتا۔ اگست مین ملکہ معظمہ کے خط کے جواب مین شہزادی نے یہ خط لکھا۔ "جو روشن چیزین آپکے پاس باقی رہ گئی ہین گو وہ خفیف و ضعیف ہین مگر وہ آیندہ بے انتہا خوشی پیدا کرنے والی ہین۔ آپ اُنکے جمع کرنے اور تقویت دینے مین اہتمام فرمایئے۔ اے میری عزیز امان جان مین یقین کرتی ہون

شہزادی ایلائیس کی شادی

کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ محبت کرنے کا جسقدر زیادہ قصد کر سکین اسیقدر آپ خزانہ الٰہی سے
زیادہ ہر روز آپ مستفید ہونگین۔ آپ کی دنیا کی خوشی ہمیشہ کے لیئے آپکے پاس سے جدا ہوگئی ہے
مگر اسکی ہر شعاع نے آپکو جواب نہین دیا۔ ایک شعاع یہی باقی ہے کہ میرے والد کے نزدیک آپکے
منصب اعلیٰ اور جاہ و الاین بڑی گران بہا چیز یہ تھی کہ آپ اورون کے ساتھ بھلائی کرین
اور غیرون کے واسطے اپنی زندگی وقف کرین۔ پس اسکے موافق آپ اپنے فرائض کو ادا کرین
تو مجھے یقین ہے کہ آپ کو راحت و عافیت و تسکین حاصل ہوگی ✦

یہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ جب شہزادہ ویلز نے جرمنی مین سفر کیا تھا۔ تو سیس وگ
ہول سٹین گلکس برگ کی شہزادی الیکسنڈرا سے ملاقات کی تھی۔ اول ہی ملاقات مین دونون
کے دل ایسے مل گئے کہ ان مین عشق پیدا ہوگیا۔ موسم خزان مین یہ فیصلہ ہوا کہ ملکہ معظمہ جرمنی مین
تشریف لے جائین اور شہزادی کے والدین سے ملاقات کرکے قرابت نسبت ٹھیرالین سفر آپکا
موقوف تھا کہ ملکہ معظمہ کے جسم مین ایسی توانائی آجائے کہ وہ سفر کر سکین۔ ملکہ معظمہ نے بالمورل
مین موسم خزان تنہا نشینی مین گزارا ✦

ملکہ معظمہ ۳۰۔ اگست کو ونڈسر مین تشریف لائین اور اپنی پرائیوی کونسل کو جمع کیا اور
غیر حاضری کے زمانہ مین جو یہان کے ضروری کام تھے اُن کا انتظام کیا۔ یکم ستمبر کو وولچ مین
تشریف لے گئین اور جہاز پر سوار ہوئین۔ اول وہ برسلز مین آئین اور یہان اُنھون نے شہزادی
الیکسنڈرا کے والدین سے پہلی مرتبہ ملاقات کی۔ چندروز بعد یہان شہزادہ ویلز آنے والے
تھے جسکے بعد قرابت نسبت کا اعلان شاہانہ ہونے والا تھا۔ مگر ہنوز یہ نسبت اِس طرح نہوئی تھی
کہ اخبار والون نے بے پر کی خبر اڑادی کہ یہ نسبت ہوگئی جس کے سبب سے ونڈسر کیسل مین بڑی
دقت پیش آئی ملکہ معظمہ کو شہزادی کی نوجوانی اور خوبصورتی بہت پسند آئی اور اُنھون نے شادی
کی ابتدائی تیاریان بھی شروع کین پھر وہ جرمنی تشریف لے گئین اور وہان جاکر ایسے تنگ مکان
مین تنہا نشین ہوئین کہ اُنکے ساتھ جو لارڈ رسل گئے تھے اُنکے اُترنے کی گنجایش اُس مکان مین نہ
تھی وہ علیحدہ گوتھا مین جاکر مقیم ہوئے۔ ۱۷۔ ستمبر کو لارڈ رسل نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ
سیکسنی کا شہزادہ جارج آپ سے ملنے آیا ہے تو ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ مین شہزادہ سیکسنی کی عنایت کی

قدرشناس ہون مگر میرے پاس کوئی کمرہ اُسکے ٹھیرنے کیواسطے نہین ہے۔ اگر شہزادہ جارج پرسون جمعہ کو تین بجے آئیگا تو مین اُس سے بڑی خوشی سے ملونگی +

پرنس ویلز اپنی شادی ہونیکی خبرین اور اُسکی مبارکبادیان سن سنکر شاد شاد ہوتا تھا جرمنی مین تشریف لیجانیسے پہلے پیر بزرگ سٹوک میرسے کو برگ مین ملکہ معظمہ کی ملاقات ہوئی۔ اُنکی زبانی بہت سی باتین اپنے شوہر کی قابل یادرکھنے کے ملکہ معظمہ نے سُنین جب وہ انگلینڈ مین واپس آئین تو اُنسے ۱۰ اکتوبر کو شہزادی ایلائیس اور شہزادہ لوئیس ملنے آئے ملکہ معظمہ نے شہزادہ ویلز کی شادی کا اعلان کیا کہ وہ ۲۴ نومبر کو ہوگی۔ اوسبورن مین شہزادی الیکسنڈرا ڈنمارک سے تھوڑے دنون کے لیئے ملکہ معظمہ سے ملنے آئین۔ اُسوقت پرنس ایلائیس کا آنا بہت غنیمت ہوا۔ اس لیئے کہ پرنس کونسورٹ کی برسی ہونے کو تھی جس مین احتمال تھا کہ ملکہ معظمہ کی حالت رنج وغم کے مارے بگڑتی تو یہ اطمینان تھا کہ شہزادی اُنکے تسکین دینے والی موجود تھین +

پرنس کونسورٹ کا فروگ مور مین دفن ہونا

۱۸۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ اپنے گوشۂ تنہائی سے باہر آئین کہ اپنے شوہر کے تابوت کو فروگ مور مین دفن کرین۔ یہان اُنکے حکم سے مقبرہ کی عمارت نہایت نفیس و عالیشان و رفیع المکان بنی تھی اسمین گلکاری و زرنگاری کی گئی تھی +

۱۸۔ دسمبر کو صبح کے وقت سینٹ جارج چیپل سے پرنس کونسورٹ کا تابوت جو امانت رکھا گیا تھا نکالا گیا اور پرائیویٹ طور پر فروگ مور مین لایا گیا اور قبر مین اُتار اگیا۔ شہزادہ ویلز نے اُسپر پھولون کے ہار چڑھائے جو شہزادیون نے اپنے ہاتھ سے باپ کی قبر پر چڑھانے کے لیئے گوندھے تھے +

ملکہ معظمہ کے حضور مین بیواؤن کی طرف سے بائبل کا پیش ہونا

اِس سال کے آخر دنون مین ڈچس سنڈرلینڈ کے خیرخواہ بیواؤن کی طرف سے بائبل پیش کی جسکی زرق برق کی بنی ہوئی تھی۔ ملکہ معظمہ نے اُسکے شکریہ مین یہ خط فرحت نمط لکھا +

ونڈسر کیسل ۱۹۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۲ء میری نہایت عزیز ڈچس

بہت سی بیواؤن نے جو بائبل کا عطیہ مجھے عطا کیا ہے اور اُسکے ساتھ نہایت محبت آمیز ایڈریس پیش کیا ہے اور اسکو آپنے میرے سامنے پڑھا ہے اُسنے میرے دل پر بڑا اثر کیا ہے

مین آپسے التماس کرتی ہون کہ آپ اُن سب میری مہربان بیوہ بہنون سے میری طرف سے کہدیجیے کہ ان کی بیوہ ملکہ کی جو خیرخواہ وفادار فرمانبردار جان نثار رعایا نے ہمدردی کی ہے اور آیندہ کرے گی۔ مین اسکی کبھی ایسی ممنون نہین ہوئی جیسی کہ انکی اس عنایت کی کہ انھون نے میرے صاحب کمال قابل شوہر کی جو میرے لیئے اور میرے ملک کے لیئے ہر چیز تھا۔ کمال قدر شناسی کا اظہار کیا۔ مین اپنے شوہر کو بڑا گرامی قدر جانتی ہون۔ اور میری تسکین خاطر صرف یہی ہے کہ وہ جو مجھکو ظاہر دکھائی نہین دیتے۔ اُنکی غیبت مین اپنے ذہن مین اُنکو حاضر رکھون اور یہ خیال ہمیشہ مآل رکھون کہ اسکے بعد میرا اور انکا ابدی وصال ہوگا۔ یہی خیال میری جان کے تلخ رنج کو شیرین کرتا ہے۔ بڑے شوق سے مین دعا کرتی ہون کہ ہمارا آسمانی باپ بہت سی شکستہ دل بیواؤن کی اسیطرح تسکین خاطر کرے۔

بائیبل بڑی خوبصورت ہی او اُسکے پڑھنے کے لیئے ڈیسک بھی ایساہی ہے انکو مع ایڈریس اور دستخط نامون کے مین اور میری اولاد ہمیشہ امانت رکھینگے۔ وہ رعایا کی محبت دلی اور ہمدردی کی یادگار ہی۔ فقط عزیز ڈچس تم مجھے اپنا پیارا دوست یقین کرو۔ وکٹوریا

سنہ ۱۸۶۳ء

۸۔ فروری کو کمیشن نے پارلیمنٹ کو کھولا۔ ملکہ معظمہ کے سپیچ کا اول فقرہ یہ تھا کہ شہزادہ ویلز کی شادی شہزادی الیکسنڈرا سے عنقریب ہونیوالی ہے۔ شہزادہ الفرڈ کے لیئے گریس کے بادشاہ بنانے کی تجویز پیش ہی۔ امریکہ مین سول وار (باہم جنگ) جاری ہی جس سے لین کیسٹر مین روئی کا قحط پڑرہا ہے۔ قوانین کے باب مین کوئی خاص بیان نہ تھا۔ ۵ فروری سنہ ۱۸۶۳ء کو شہزادہ ویلز نے حلف اٹھایا اور پارلیمنٹ کے اول ہی اجلاس مین ہوس آف لارڈس مین اُنکے کرسی نشین ہونیکی رسم ادا ہوئی جس مین امیرون اور امیرزادیون کا بڑا ہجوم ہوا۔

ایسٹر سے پہلے شادی کا ہونا قرار پایا تھا۔ پارلیمنٹ مین پہلے یہ بات پیش ہوئی کہ وارث تخت وتاج کے خرچ وغیرہ کے لیئے کیا وظیفہ مقرر کیا جائے۔ لارڈ پامرسٹون نے

کہا کہ گورمنٹ کے نزدیک وارث سلطنت کی آمدنی ایک لاکھ پونڈ سالانہ کی ہونی چاہیئے جس مین سے ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی اُسکی کورنوال کی جائداد سے ہے۔ باقی چالیس ہزار پونڈ سالانہ خزانہ عامرہ شاہی سے ملنا چاہیئے اور شہزادی ویلز کے لیئے ایک جدا وظیفہ دس ہزار پونڈ سالانہ کا مقرر ہونا چاہیئے اور اگر وہ شوہر کے مرنیکے بعد زندہ رہین تو تیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ انکو ملا کرے۔ یہ وظائف ایسے معتدل تھے کہ ان مین قیل و قال کی گنجایش نہ تھی وہ بے تکلف منظور ہوگئے ؂

شہزادی الکزنڈرا آف ڈنمارک کا شہزادہ البرٹ ایڈورڈ کے ساتھ نکاح ہونا

اِس شہزادی کا پورا نام اصطلاغ کے دن الکسنڈرا کیرولائن میریا شارلٹ موشیا جیولڈ رکھا گیا تھا۔ اِسکی شادی البرٹ اڈورڈ پرنس ویلز سے قرار پائی تھی۔ اِس شادی کا ابتدائی انتظام ملکہ معظمہ نے خود ۱۸۶۲ء کے موسم خزان مین کیا تھا۔ جب اِس قرابت نسبت کا اعلان ہوا تو برطانیہ اعظم کے لوگون کو یہ نسبت بہت پسند آئی۔ ۲۰۔ فروری کو یہ شہزادی کوپن ہگین سے روانہ ہوئی ۔ اور ۷۔ تاریخ کو یہ بحری بادشاہ کی دختر بحری سفر کرکے گریوسنڈ مین لنڈن مین اتری۔ اِن کے حسن خداداد کی سحر پردازی نے اور وضع و انداز کی فسونکاری نے خلقت کے دلون کو اپنا بنا لیا لنڈن نے اپنے جاڑے کے میلے کپڑے اتار کر نفیس باریک کپڑے پہنے۔ اور دوکانون نے ڈنمارک کے شوخ و سفید و سُرخ رنگ برنگ کے کپڑون مین اپنی نیرنگی دکھائی۔ مارچ کی دہوپ مین ڈنمارک قومی علمون کے ساتھ انگریزی پھریرے پھرانے لگے شہزادی کے ساتھ اُنکے ماں باپ بہن بھائی آئے تھے۔ شہزادہ ویلز اُنسے ملنے گریوسنڈ مین گیا اور اُنکو سوار کرکے لنڈن کے بازارون مین لایا۔ جہان ایک ازدحام کثیر تھا۔ اور چیرز کا ایک غل شور مچ رہا تھا۔ پھر یہ گروہ شاہی ٹرین مین سوار ہوگیا۔ یہان شہزادیان پروشا اور ہسی سے اور شہزادون لیوپولڈ اور آرتھر سے اُنکی ملاقات ہوئی چھ بجے کے تھوڑی دیر بعد ٹرین مین سواری آئی۔ اسوقت مینہ بڑی شدت سے برس رہا تھا۔ مگر ایٹن کے مدرسہ کے لڑکون کی گرمجوشی کو مینہ کا پانی ٹھنڈا نہ کرسکا۔ انھون نے اِس شہزادی کو بڑے زور شور سے چیرز دیئے پھر گروہ شاہی گاڑیون مین ونڈسر پہنچا۔ کیسل کے ایک کمرے مین ملکہ معظمہ اور شہزادیان لوئیس اور بی ٹرائیس شوق سے دلہن کا انتظار کررہی تھین۔ حضرت علیا نے اِس نئی بیٹی سے مبارک سلامت

کی۔ جیسی کہ اِس شہزادی کے استقبال کے لیئے شہر کی آئین بندی اور آرایش شان و شکوہ سے ہوئی ایسی پہلی کبھی نہین ہوئی۔ انکی سواری باتزک و احتشام جاتی تھی اور باوقار رعایا انکی دونون طرف چیرز کا غل شور مچاتی تھی ✤

۱۰۔ مارچ کو ونڈسر کے سینٹ جارج چیپل مین نکاح پڑھایا گیا۔ ملکہ معظمہ شاہی کمرہ مین بیوگی کا لباس پہنے ہوئے بیٹھی تھین بسٹس بروس اُنکی خدمت مین حاضر تھین۔ ملکہ معظمہ نکاح کی رسم مین شریک نہین ہوئین اوپر سے بیٹھی ہوئی دیکھا کین۔ اور سب امراء عالی مقام اور عہدہ داران عظام شادی مین شریک تھے۔ پرنس ویلز جرنیل کی پوری وردی پہنے ہوئے تھے گارٹر اور انڈین اور وڈر کے ستارے لگائے ہوئے تھے۔ نوزدہ سالہ عروس اپنے جوبن سے جادو کا اثر دلون پر کر رہی تھی۔ سفید ریشمی لباس اور دولہا کے چڑھاوے کا زیور مالائے مروارید پائے پہنچیان الماس کی پہنے ہوئی تھی۔ لنڈن کارپوریشن نے الماس کا زر جواہر نگار زیور قیمتی دس ہزار پونڈ کا چڑھایا۔ ملکہ معظمہ نے جواہر و الماس کی پہنچیان۔ میڈس کی لیڈیون نے ہیرون کی پہنچیان اور مین چیسٹر کی لیڈیون نے جواہر و الماس کی پہنچیان چڑھائین۔ عروس نے ملکہ معظمہ کو مودبانہ تسلیم کی۔ جب نماز ختم ہوئی تو ملکہ معظمہ کے دل پر بڑا اثر ہوا جب عروس نوشہ ٹہلنے چلے تو نوشہ کی بہنین گلدستون کو آنکھون کے سامنے رکھ کے باپ کو یاد کر کے بڑی روئین۔ وائٹ روم مین نکاح رجسٹری ہوا۔ شادی کی دعوت ہوئی۔ عروس نوشہ ونڈسر سے اوسبورن مین ہنی موون بسر کرنے گئے۔ شام کو لنڈن مین اور انگلینڈ کے تمام شہرون مین روشنی ہوئی۔ روشنی کی رات تاریخ دیکھنے کے لیئے آدمیون کا وہ ہجوم ہوا کہ چھ آدمی پاؤن کے تلے کچلے گئے اور مر گئے۔ اس غمناک حادثہ کو پرنس ویلز نے سن کر لارڈ میئر کو ایک بڑا ماتمی خط لکھا۔ دولہا دولھن کی سکونت کے لیئے شہر کے اندر ملبل بورڈ ہوس اور شہر کے باہر سینڈرنگہم رہنے کے لیئے تجویز ہوئے ✤

اِس شادی پر پادریون نے یہ اعتراض کیا کہ وہ لیونٹ یعنے روزون کے دنون مین ہوئی۔ بشپ ولبر فورس نے اس اعتراض کے مٹانے مین بڑا زور لگایا اور آتوار کو وعظ فرمایا کہ خوشی کرنے والون کے ساتھ خوشی کرو اور رونے والون کے ساتھ روؤ۔ بہت سی ضرورتین

انھون نے ایسی بیان کین کہ ایسے ہی وقت مین نکاح ہونا چاہیئے تھا۔ اسوقت یوروپ
مین ایسے واقعات پیش آرہے تھے کہ اس شادی کی صورت ایک پولٹیکل پیرایہ مین معلوم
ہونے لگے۔ مگر اسکی کچھ اصل نہ تھی۔ پُرانے زمانہ مین وارث تاج انگلینڈ اور شہزادی ڈنمارک
کی یہ مصاہرت ایک پولٹیکل اور ملیٹری مصالحت ہوتی کہ دونون بادشاہ ایک دوسرے کے
محافظ ہون۔ مگر انیسوین صدی مین یوروپ مین جنگ و صلح کا اور احکام کا اختیار قومون کے
ہاتھ مین ہی نہ شہزادون و بادشاہون کے اختیار مین ؎

لوگون نے اس اسپتال کے معائنہ کی درخواست ملکہ معظمہ سے کی تو انھون نے
منظور فرمایا۔ جسکے سبب سے اُنکی بیٹیان بڑی خوش ہوئین۔ آئندہ موسم بہار مین ۸ مئی کو
ملکہ معظمہ اور شہزادی ایلائیس نے اس اسپتال کا معائنہ فرمایا۔ جسکی بنیاد کا پتھر انھون نے
اپنے شوہر کے ساتھ رکھا تھا جسپر سات برس گزر چکے تھے۔ اسپتال دیکھنے سے پہلے وہ اس
پتھر کو دیکھنے گئین تو خاوند یاد آیا۔ مگر اسوقت اُنھون نے اپنے تئین خوب ضبط کیا۔ اس
اسپتال کی گیلریان ایک ایک چوتھائی میل طویل تھین۔ جب اُن مین سے ایک کا معائنہ
حضرت علیا فرماچکین تو افسران اسپتال نے یہ سمجھ کر کہ انکو اور گیلریان دیکھنے کی تکلیف نہ
دی جائے۔ عرض کیا کہ آپ اور زیادہ معاینہ فرمانے سے اپنے تئین تھکائین نہین تو انھون
نے فرمایا کہ اگر مین سب بیمارون کو نہ دیکھونگی تو وہ مایوس ہونگے۔ اُنھون نے بہت وارڈون
کا ملاحظہ فرمایا۔ کئی میل انکو پھرنا پڑا۔ ایک سپاہی جسنے ہندوستان مین خدمات بزرگ
کین تھین قریب المرگ تھا۔ جب ملکہ معظمہ اسکی طرف مخاطب ہوئین تو اُس نے کہا کہ مین
خدا کا شکر ادا کرتا ہون کہ اسنے مجھے اتنے دنون تک زندہ رکھا کہ مین نے اپنی آنکھون سے
حضور کی زیارت کی اسنے یہ بات اپنے دل سے اسطرح نکالی کہ ملکہ معظمہ اور شہزادی دونون بڑی متاثر
ہوئین پھر اُن سپاہیون کو دیکھا جو ہندوستان سے ناکارہ اور ضعیف ہوکر آئے تھے وہ بڑے
بوڑھے تھے۔ اُنکی ڈاڑھیان بڑی لمبی لمبی تھین۔ اُن کا رنگ کاسنی کا تھا۔ اُن مین سے بعض
ملکہ معظمہ کو دیکھکر خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔ ملکہ معظمہ نے بیاہے ہوئے
سپاہیون سے پوچھا کہ انکی بیویون کے لیئے آسایش و راحت کا سامان کیا کیا گیا ہے؟ پھر

ملکہ معظمہ کا اسپتال کا معائنہ

عورتون کے وارڈ مین گئین۔ غرض اسطرح انکو کئی میل پیدل چلنا پڑا۔ انھون نے سب جگہ بیمارون سے ایسی شیرین کلامی سے باتین کین کہ بیمارون کے دکھ درد کی تلخی خوشی کے سبب سے کم ہو گئی اور ملکہ کی ذات مبارک کے ساتھ محبت پیدا ہو گئی +

۹۔ جون کو ملکہ معظمہ اپنے نوعمر بچون سمیت نمایش اعظم مین گئین جو انکے شوہر بزرگ کی یادگار ہو گیا تھا۔ دوسرے روز یہان شہزادہ ویلز اور انکی بی بی کے آنے سے بڑی رونق ہو گئی تھی +

جولائی مین برمنگھم مین اسٹن پارک مین نمایش کے دن تماشے مین ایک بدنصیب عورت جی نیو کو اسکے خاوند نے مجبور کیا کہ وہ ایک بوسیدہ رسے پر جو تیس گز زمین سے اونچا تنا ہوا تھا پاؤن پاؤن چلے۔ جب وہ چلی تو رسہ ٹوٹا۔ وہ بیچاری حاملہ قریب الوضع زمین پر گری اور پاش پاش ہو گئی۔ مگر تماشا بدستور جاری رہا۔ کمیٹی نے سنگدلی سے اپنی نمایش کے پروگرام کے موافق کام کیئے اور اسمین سے ان خوفناک حصون کو نکال ڈالا۔ ۲۰۔ جولائی کو برمنگھم کے میر کے پاس سر بیس کی یہ چٹھی آئی تو لوگون کے کان کھڑے ہوگئے۔ ملکہ معظمہ حکم دیتی ہین کہ مین آپ سے یہ بیان کرون کہ برمنگھم کے اسٹن پارک مین نمایش کے دن جو ایک عورت مری اس سے ملکہ معظمہ کو بڑا رنج ہے۔ ملکہ معظمہ اپنے تئین باز نہین رکھ سکتین کہ تمہارے ذریعہ سے اپنے اس رنج کا اظہار کرین جو انکو اپنی غریب رعایا مین سے ایک عورت کے مرنے سے ہوا جسکی جان اس تماشے مین گئی جو لوگون مین بداخلاق بنانے کا مذاق پیدا کرتا ہے۔ آپ اور آپکے ساتھ برمنگھم کے اہل شہر متفق ہو کر اس طرح اپنے رعب داب کو کام مین لائین کہ پارک کی نمایش کی قدر لوگون کے دلون مین نہ گھٹ جائے۔ ہم نے اسکو اپنے شوہر عزیز کے ساتھ کھولا تھا کہ وہ تفریح طبع و توانائی جسم کے لیئے مفید ہو۔ لارڈ میر نے اسکے جواب مین عرض کیا کہ گو اسٹن پارک میرے علاقہ سے باہر ہے مگر مین اسکی خبر رکھون گا۔ مین نے جب اس نمایش کا سرپرست ہونا قبول کیا تہا۔ تو مجھے معلوم نہ تھا کہ اسمین ایسے خوفناک تماشے بھی ہوتے ہین +

ملکہ معظمہ نے اپنی بڑی بیٹے کی شادی کے چند مہینون کے بعد اپنے شوہر کے غم بھوم روزنا ؤکے دیکھنے سے دل بہلانا چاہا۔ وہ کچھ دنون کوبرگ مین رہین پہلے سال جب وہ یہان تشریف لائی تہین تو پیر بزرگ سال بیرن سٹوک میر سے ملاقات ہوئی تھی جنھون نے

اپنے عزیز شریف شاگرد کے ذکر سے اُنکے دل سوزناک کو ٹھنڈا کیا تھا کہ پرنس کا سلسلہ عمر اِس حالت مین منقطع ہو گیا کہ وہ خلائق کی آسودگی کے لیئے مفید کام کر رہا تھا لیکن اب بیرن زندہ نہ رہے تھے تو وہ انکی بی بی کے پاس تعزیت کو گئین۔ روزنا ؤ مین ملکہ معظمہ تقیم تھین کر انسے ملنے کے لیئے بادشاہ پروشا و شہنشاہ آسٹریا و وکٹوریا و ایلائیس شہزادیان مع اپنے شوہرون کے یہان آئین ❊

ونڈسر مین شہزادی ایلائیس کے لڑکی پیدا ہوئی تھی بیٹی کے زچہ پنے مین ملکہ معظمہ نے بیٹی کی بڑی خبر گیری کی تھی۔ اور اُسکا نام البرٹا وکٹوریا رکھا تھا ❊

اِس سال مین بالموریل مین ملکہ معظمہ دو دفعہ آئین ایک دفعہ مئی مین دوسری دفعہ ستمبر مین مئی کے مہینے مین وہ ٹریک موری گین سے سوار ہو کر کارن دیکھنے گئی تھین جو پرنس کونسورٹ کی یادگار بنایا گیا تھا ❊

ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ یہ کارن نوکدار مینار خوش نما ہے وہ بالکل بہر بہرے پتھرون کا بغیر چونے کے بنایا گیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اِس مینار کا قاعدہ چالیس مربع فٹ ہے اور ۳۵ فٹ اونچائی دور دور سے دکھائی دیتا ہے۔ اِسکے پتھرون کو مین نے اور میرے چھ بچون نے رکھا ہے اور میرے سب بچون کے نامونکے اول حروف اُسکے ایک رخ مین کندہ ہین اور دوسرا رخ جو وادی کوہ کی طرف ہے اُسپر یہ کتابہ لکھا گیا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے ❊

البرٹ اعظم نیک
پرنس کونسورٹ
خستہ دل بیوہ کی بنائی ہوئی
وکٹوریا آر
۲۱۔ اگست ۱۸۶۲ء

وہ پرنس کامل بنایا گیا تھا اُسنے کم وقت مین زیادہ وقت کے کام کیئے اُسکی روح نے خدا کو خوش کیا اسلیئے خدا نے اُسکو جلد اپنے پاس بلا لیا اور شریرون سے دور کر دیا حکمت سلیمان باب ۴ آیت ۱۳، ۱۴

ملکہ معظمہ کی ملاقات اتھولو کے ڈیوک سے

۱۵ ستمبر کو ملکہ معظمہ اتھولو کے ڈیوک سے ملاقات کرنے گئین۔ اسوقت ڈیوک کے گلے مین سرطان نکل رہا تھا مگر اسمین اتنی توانائی تھی کہ اُسنے ملکہ معظمہ کا استقبال کیا اور اُنکے ہاتھون کا بوسہ لیا۔ اور گلاب کا سفید پھول نذر کیا۔ یہ اِس خاندان کی قدیم رسم چلی آتی تھی کہ جب بادشاہ اُنکے گھر آتا ہی تو وہ گلاب کا سفید پھول اُسکی نذر مین دیتے۔ ڈیوک کے ایک چھوٹے کمرے مین ملکہ معظمہ تشریف لے گئین جو رفلون اور شکاری اسلحہ سے بھرا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر وہان ٹھیرین وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جب میرے رخصت ہونیکا وقت آیا تو بیچارے ڈیوک نے سٹیشن تک ساتھ جانے پر اصرار کیا۔ وہ اور مین اور ڈچس ایک گاڑی مین سوار ہو کر سٹیشن پر گئے۔ ڈیوک سٹیشن پر اترا اور ادہر اُدہر پھر کر لوگون کو ہدایتین کرتا رہا۔ مین نے ڈچس کو گلے لگایا۔ اور ڈیوک کو اپنا ہاتھ دیکر کہا کہ پیارے ڈیوک خدا تم کو برکت دے۔ اُس نے مجھسے اجازت مانگی کہ میرے دو آدمی جو دو برس ہوئے کہ آپکی خوشی کے دنون مین دربار کو مین ہمراہ گئے تھے چیز زدین مین نے اجازت دی کہ وہ اُن آدمیون کو خود لایا اور چیز زدلائے۔ سال آئندہ مین ڈیوک کا سرطان کے مرض سے مرنا ایک غمناک امر تہا*

ملکہ معظمہ پر ایک آفت ناگہانی کا آنا اور اُس سے بچنا

سنہ ۱۸۶۳ء مین ملکہ معظمہ مع اپنے بچون کے بالمورل مین تشریف فرما ہوئین۔ بڑی صاحبزادی مع شوہر اور بچون کے ایبرگیلڈی مین رونق افروز تہین اور شہزادیان لوئیس اور ایلائیس ملکہ معظمہ کے ساتھ مقیم تہین۔ شہزادی ایلائیس نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ کلوڈا کی سیر فرمایئے ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ باوجود دل کے غمناک ہونیکے مین نے اس سفر کو اختیار کیا میرے ساتھ شہزادیان ایلائیس اور ہلینا تہین۔ کوچبان سمتھ تہا اور میرا ملازم جان برون اور شہزادی ایلائیس کا ایک ملازم لڑکا سیاہ رنگ ہمراہ تھے۔ جب ہم سیر کرکے گھر کو پھرے تو بالکل اندھیرا تھا گاڑی نے سڑک چھوڑی کوچبان کے اوسان خطا ہوئے۔ جان برون لالٹین ہاتھ مین لئے کوچ بکس پر بیٹھا تہا اور گاڑی کے لیمپ روشن تھے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ ہمکو بیس منٹ چلے ہوئے تھے اور منزل سے دو میل پر تھے کہ گاڑی ٹیڑھی ہوئی۔ ہمنے پکار کر کیا ہوا۔ کچھ خوفناک وقفہ کے بعد شہزادی ایلائیس بولی کہ گاڑی لٹنے کو ہے۔ ایک اور لمحہ گزرا جس مین مجھے اِس سوچنے کی فرصت ملی کہ کیا ہم سب مرینگے یا نہین اور میرے خیال مین آیا کہ مین نے اب تک

کن کن باتون کا فیصلہ نہین کیا اور کیا کیا مجھے کرنا باقی ہے۔ مین اس سوچ بچار مین تھی کہ گاڑی ایک کروٹ سے گر کر اُلٹی ہو گئی۔ اور ہم سب سر کے بل گرے۔ مین زیادہ زور سے اوندھے مُنہ زمین پر گاڑی کے پاس گری۔ دونون گھوڑے زمین پر گرے پڑے تھے۔ برون پکار رہا تھا کہ اے خدا قادر مطلق ہم پر رحم کر کسی نے پہلے یہ حال نہین دیکھا تھا مین نے یہ خیال کیا کہ ہم سب مر گئے ایلائیس کے سارے کپڑے اُلجھ رہے تھے ان سب کو پھاڑ پھوڑ کر وہ باہر نکلکر کود دی۔ شہزادی لینچن (ہلینا) کے بھی کپڑے اُلجھ رہے تھے اسلیئے برون کو ایسی بھیانک آواز سے پکارا کہ مین ڈر گئی۔ برون نے اُسکو نکالا۔ ان دونون شہزادیون کو ذرا سی بھی چوٹ نہین لگی۔ مین نے سوچا کہ اس لاعلاج بلا سے بچنے کے لیئے کوئی بہتر تدبیر کرنی چاہیئے۔ سمتھ کے اوسان تو بالکل جاتے رہے تھے وہ مجھسے پوچھنے آیا کہ آپکے چوٹ تو نہین لگی۔ زمین پر گھوڑے پڑے ہوئے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ ان مین جان ہی باقی نہین رہی۔ اُنکو کھڑا کرنا ضرور تھا۔ ایلائیس کے سارے اوسان باقی تھے اسکا صبر و استقلال قابل تعریف تھا۔ اُسنے ایک لیمپ اُٹھایا اُسکی روشنی مین برون نے گھوڑون کی جوتین کاٹین جس سے سمتھ ڈر گیا۔ گھوڑے فوراً کھڑے ہو گئے۔ اب گھر جانے کی کوئی تدبیر سوائے اسکے نہ تھی کہ سمتھ گھوڑون کو لیجاکر دوسری گاڑی جوت لائے۔ گرنیکے بعد آدھ گھنٹہ ایسی باتون مین صرف ہوا اسکے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرا چہرہ بہت چھل گیا ہے اور سوج گیا ہے اور اسکے سوائے میرے داہین انگوٹھے پر بہت ورم ہے اور اسمین بہت درد اُٹھتا ہے۔ مین نے یہ خیال کر کے کہ وہ ٹوٹ گیا ہے ہلایا نہین۔ ایلائیس نے کہا کہ ہمکو گاڑی کے اوپر بیٹھ جانا چاہیئے۔ وہ ایسی پڑی ہوئی تھی اسکی تہ پیٹھ بن رہی تھی۔ اُسکے اوپر ہم بیٹھے اور اپنے اوپر کمبلون کو تانا۔ سیاہ رنگ لڑکے نے جو ساتھ تھا ہاتھ مین لالٹین کو لیا۔ برون دوسری لالٹین لیئے ہوئے بڑی خبرداری اور نگہبانی کر رہا تھا۔ گاڑی سے کودنے مین اُسکے گھٹنے مین چوٹ آئی تھی۔ ہمارے پاس تھوڑی سی کلریٹ (شراب) تھی۔ یہ تامل تھا کہ اسکو ہم پئین یا مین اس سے اپنے ہاتھ اور چہرے کو دھوؤن۔ جب یہ حادثہ واقع ہوا تو مین نے ایلائیس سے کہا کہ یہ کیسا غضب ہے کہ مین اپنا یہ حال اپنے عزیز از جان البرٹ سے نہین عرض کر سکتی تو اسکا جواب ایلائیس نے یہ دیا کہ وہ یہ سارا حال آپکا جانتے ہین۔ مین شکر کرتی ہون کہ مین نے کبھی یہ نادانی نہین

کی کہ ان کامون سے ذرا سا بھی انحراف کیا جو میرا پیا اور مین دونون ملکر کیا کرتے تھے میری عادت مین یہ بات داخل تھی کہ مین وہی کام کرتی جسکا وہ حکم دیتے یا وہ اسکو پسند کرتے ؁

یہ بڑی خوش نصیبی تھی کہ جن پہاڑی ٹٹوون پر ہم سوار ہوکر پہاڑ پر چڑھے تھے اُن کو سائیس لیکر روانہ ہوچکا تھا۔ جب ہماری سواری کے پہنچنے مین دیر لگی تو اُسکو تردد ہوا کہ مبادا کوئی حادثہ رونما نہوا ہو۔ اسلیئے وہ ٹٹوون کو اُلٹا لیکر چلا آیا۔ گھر جانیکے لیئے مین اور شہزادیان فوراً ٹٹوون پر سوار ہوگئے۔ رستہ مین سمتھ علاوہ دوسری گاڑی لیئے آتا تھا۔ اور اپنے ساتھ مضبوط آدمیون کو بھی لایا تھا کہ گاڑی کو اٹھا کر سیدھا کرین اور ایک جوڑی گھوڑون کی بھی لایا تھا کہ وہ گری ہوئی گاڑی کو گھر پہنچائے ہمنے ٹٹوون پر سوار رہنا پسند کیا۔ گاڑی مین نہین بیٹھے دس بجے ۲۰ منٹ پر کیسل مین پہنچگئے۔ دروازے پر بڑی شہزادی اور شہزادہ لوئیس انتظار مین کھڑے تھے۔ بالموریل مین یہ حال کسیکو معلوم نہ تھا۔ مین نے خود لوگون سے کہا ؁

چندروز کے بعد ملکہ معظمہ ایبرڈین مین گئین کہ اپنے شوہر کے سٹیچو کو کھولین وہ لکھتی ہین کہ اسوقت میرا دل و دماغ دونون معطل تھے۔ مین نہین چاہتی تھی کہ ایسے امتحان کی جگہ مین جاؤن۔ میرے ساتھ دونون داماد مع بیبیون کے تھے اور شہزادیان لوئیس و ہلینا اور شہزادے لیوپولڈ اور آرتھر تھے۔ دن بڑا مرطوب نم آلود تھا۔ ایبرڈین مین میری سواری دور تک غمناک جلوس کے ساتھ گئی کہ ایک خلقت محبت کے ساتھ پیش آتی تھی۔ اور ہر ایک نہین دیتی تھے ایک خاموشی کا عالم تھا۔ مین اس رسم کے ادا کرنے مین لرزنے لگی۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ خاوند کے مرنیکے بعد مین پبلک مین آئی۔ چندہ جمع کرنے والون نے مجھے ایڈریس دیا۔ مین ایسی مضطرب الحال تھی کہ اُسکا جواب خود نہ دے سکتی تھی۔ مین نے سر جارج سے کہا کہ میری طرفسے ایڈریس کا یہ جواب دیدو کہ جب پرنس البرٹ کی یادگار کے لیئے یہ چندے دیئے گئے ہون تو مین بالموریل مین رہکر اپنے دلکو بغیر اسکے راضی نہین کرسکتی کہ بذات خود مین تم کو یہ یقین دلاؤن کہ تمہاری چاہت و محبت کے مطابق میرے دل مین بھرے ہوئے ہین۔ اسکے ساتھ مین پبلک مین یہ بھی مشتہر کرتی ہون کہ میرے دلمین شوہر کی محبت اور اسکا ادب بھرا ہوا ہے جس کی موت نے میری آیندہ زندگی پر مستقل تاریکی کو چھا دیا ہے۔ شہر کے میئر لارڈ پروسٹ کو نایٹ کا خطاب دیا اور

بالمورل مین آن کر بذریعہ تحریر اُس یادگار بنانے کی قدرشناسی کا اظہار کیا ❊

۱۴- دسمبر کو پرنس کونسورٹ کی برسی تھی ملکہ معظمہ اپنے سارے کنبے اور ارکین شاہی کو ساتھ لیکر صبح کو ونڈسر کیسل سے فروگ مور مین اپنے شوہر کے مقبرہ مین آئین۔ نماز بڑی خضوع وخشوع کے ساتھ پڑھی گئی۔ پھر یہ ایک دستور رسم کے طور پر ہوگیا کہ جب پرنس کونسورٹ کی برسی ہو تو ملکہ معظمہ اور انکا سارا کنبا اور اُنکے ملازمین مقبرے مین آیا کرین اور محبت وادب کے ساتھ پرنس کی یاد کیا کرین۔ شہزادی ایلائیس بیان کرتے ہین کہ اس مقبرے کی عمارت وآرایش مین ملکہ معظمہ نے اپنی گرہ سے دو لاکھ پونڈ خرچ کیئے ❊

پرنس کونسورٹ کی برسی

جاڑے کے موسم مین اتوار کے دن پرنس کا انتقال کرنا ہمیشہ زندون کو رنج وماتم کرنے کے لیئے یاد رہے گا۔ پہلے سے لوگون کو پرنس کی علالت کا حال ایسا نہ معلوم تھا کہ ایسا جلد پیغام اجل اُنکے پاس آجائے گا۔ جب اُنہون نے اتوار کی نماز مین یکایک سُنا کہ اُسکا نام نماز مین نہین پڑھا گیا تو اُنہون نے جانا کہ پرنس دنیا سے سدھارا۔ پھر تو سب کا حال غم کے مارے ایسا ہوا جیسا کہ اُنکے گھر مین کسی عزیز کے مرنے سے ہوتا ہے۔ جب گرجا سے اِس غم کے مارے چہرہ زرد کیئے ہوئے آدمی باہر آئے اور لوگون کو یہ خبر سنائی تو سُننے والون کے چہرے فق ہوگئے لوگ کہتے تھے کہ ہم کو پرنس کے مرنے کا یقین نہین مگر بڑے آدمیون کے مرنے کی خبر جھوٹ نہین ہوتی ہم کچھ پرنس کی خاطر سے نہین روتے بلکہ ہم اپنی ملکہ معظمہ کے رانڈ ہونیکے سبب سے روتے ہین یہ افسوس کی بات ہے کہ جب تک پرنس زندہ رہا ملک نے نہین جانا کہ وہ ملکہ معظمہ کے لیئے کیا نعمت عظمیٰ ہے قدر نعمت است بعد زوال۔ جب دو آدمیون مین ملاقات ہوتی تو وہ اور باتین کرنی بھول جاتے تھے۔ بے اختیار منہ سے یہی نکلتا کہ ہائے بیچاری ملکہ ہائے بیچاری ملکہ لوگون نے ایک لمحہ مین وہ سبق سیکھ لیا جو برسون مین نہ سیکھا تھا کہ ملکہ معظمہ کے لیئے پرنس ہمہ چیز تھا سب کو معلوم ہوگیا کہ ملکہ معظمہ نے اِس صدمہ جانکاہ کے سبب سے اپنی زندگی کے سارے عیش وآرام کو ترک کیا۔ اور اپنے چہرہ کو روشنی سے پھیر کر ڈھاک لیا دیکھیئے کہ ملکہ معظمہ کس طرح اس بارِ غم کو اٹھائین گی ؟

پرنس کی وفات اور ملکہ معظمہ کی بیوگی پر [illegible]

۱۴- دسمبر ۱۸۶۱ء کو پرنس نے دنیا سے رخصت فرمائی۔ اِس موت کے دن سے اُنکی بے نظیر وکامل

لیاقت کی قدرشناسی ہوئی جسکے وہ مستحق پہلے سے تھے جو لوگ اُنکی زندگی مین ہم نشین تھے
وہ اُنکی قابلیتون کی قدر جانتے تھے۔ مگر عوام الناس جو اُنسے ایسے دور رہتے تھے کہ اُنکی ذات
خاص کا کوئی پرتو اُنپر نہین پڑتا تھا۔ وہ کافی طور سے نہین جانتے تھے کہ پرنس محبوب القلوب
ہے۔ سچ یہ ہے کہ پرنس کی ذات والاصفات ہمیشہ یکسان منبع شرافت و نجابت رہی اُسنے
کبھی اِن خطاؤن اور عیبون کو اپنے پاس نہین آنے دیا جو خوش اسلوبی سے بے ترتیب و
بے قاعدہ کامون کے کرنیسے بہ نسبت اعلیٰ درجہ کی زندگی کے کامل لیاقتون کے زیادہ تر عوام
کی ناپایدار تعریف و تحسین حاصل کر لیتے ہین۔ پرنس کے مرنیکے بعد ملکہ معظمہ نے اپنے ملک کو اپنی
فیاضی و نرم دلی و شفقت مادری سے یقین دلایا کہ انہین پرنس سے کمال عشق اور اُسپر بالکل
اعتماد تھا۔ تو پرنس کے اوصاف حمیدہ کی داد دی گئی۔ اور قومی تاریخ مین ارباب الرائے۔ پرنس
و کوئین کی باہمی محبت اور اُنکی زندگی کے توام ہونیکے نوشتے لکھنے لگے۔

جب کسی شخص کا کوئی عزیز مرجاتا ہے تو اُسکے دلمین ایسے صدہا خیالات افسوسناک
اُٹھتے ہین کہ ہائے مین نے یہ نہ کیا اور وہ نہ کیا۔ اِسکا علاج کسی طبیب حاذق کا کیون نہ کیا۔ اُسکو
وہ حکمی دوا کیون نہ پلائی۔ اِسکو پہلے سے بدپرہیزیون اور بے احتیاطیون سے کیون نہ
روکا جو مرنے کی نوبت نہ آتی۔ ایسے ہی حسرتناک خیالات ملکہ معظمہ کے دل مین بھی بہت سے
آتے تھے کہ جنکے سبب سے وہ ایک سکتے کے عالم مین ہوجاتی تھین اور ایسے ہی تصورات سے
بے حس و حرکت ہوجاتی تھین۔ اُنکو پرنس کی علالت کی حالت مین یہ دھوکا رہا کہ وہ یہ سمجھتی
تھین کہ پرنس تندرست ہوجائیگا۔ اور جب اس دھوکے مین رہنا ناممکن ہوگیا تو وہ غم کے مارے
بُت بن گئین نہ بولتین نہ چالتین نہ کسی کام مین شریک ہوتین۔ بات کا جواب بھی مشکل سے دیتین
ضروری کام کے لیئے بھی مشکل سے بیدار و ہشیار ہوتین۔ وہ اُنہین کاغذات پر دستخط فرماتین
کہ نہایت ضروری و اندیشناک ہوتے اُنکو بھی وہ زیادہ دیر تک پڑھنا پسند نہین کرتین ایک
وقت مین یہ معلوم ہونے لگا کہ وہ جو نہایت معتمد باکار بادشاہون مین تھین بالکل نکمی ہونے
کے قریب ہوگئی ہین۔ اور اُنکی فرمانروائی کا زمانہ اُنکے شوہر کی وفات کے ساتھ ختم ہوگیا مرنا
تو آسان کام ہے۔ اِسمین شہزادی ایلائیس باپ کی خدمت گزاری مین ہر وقت جیسی ایستادہ رہتی

تهین ایسی ہی باپ کے مرنیکے بعد ماں کی غمخواری وہ ہمدردی مین مستعد رہتی تہین مگر آخر وہ لڑکی ہی تہین۔ وہ اپنی معمولی خوشی زندگانی سے شاہانہ عہدہ کے مقام عالی پر طلب کی گئین تو وہ کاروبار سلطنت مین سے سواے اسکے کچھہ اور نہین کرسکتی تہین کہ اپنی ماں کو ہوشیار کرکے ضروری کاغذات پر دستخط کرالین۔ دفتر شاہی کے عہدہ دارون مین سے پرنس کے سکرٹری نے یہ ارادہ کیا کہ سلطنت کے کامون مین ملکہ معظمہ کا معاون ہو تو وفادار سلطنت نے اسکو گوارا نہ کیا کہ انکے اور ملکہ معظمہ کے درمیان خط وکتابت مین کوئی تیسرا شخص دخیل ہو (وہ مین تیسرا آنکھہ مین ٹھیکرا) باوجود ان سب باتون کے پبلک کو انکی گوشہ نشینی اس بات کے خیال کرنے کی اجازت نہین دیتی کہ ملکہ معظمہ اپنے شاہانہ فرائض کے ادا کرنے مین فیل (ناکام) رہین۔ ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ء کو پرنس کا انتقال ہوا۔ ۱۰ جنوری ۱۸۶۳ء کو وہ کے بی نٹ کی میٹنگ مین صدر نشین تہین۔ وہ غم کے مارے بہت دنون تک بت بنی رہین نہ اپنے چہرے مبارک کو روشنی سے بہیرے رکھا۔ وہ مدبران ملکی بھی جو انکے شوہر کا ادب کم کرتے تھے انکے چہرہ کی افسردگی اور پژمردگی کو دیکھکر انکے ساتھہ ہمدردی اور غمخواری کرتے تھے اور عبرت پکڑتے تھے مگر ملکہ معظمہ نے اس بیوگی کی حالت مین وہی کام کیا جو اور بیوائین کیا کرتی ہین گو اسکا کرنا بہ نسبت اور بیواؤن کے انکے لیئے زیادہ مشکل تہا۔ اگر بیوہ درزن کی آنکھون مین خاوند کے مرنے کے غم سے آنسو ایسے بہرے ہون کہ سوئی اسکو نظر نہ آتی ہو مگر وہ سینے ہو بیٹھتی ہی بیوہ ہونے کا جگر گو شوہر کے ماتم مین پر اسکر ہو مگر وہ بھٹی پر کپڑے چڑھاتی ہے پس اسیطرح سے زیادہ ممتاز ومعظم بیوہ ملکہ نے اپنے اندوہ والم کی حالت مین بھی اپنے کے بی نٹ مین بیٹھین وہ وقت جس مین ملکہ معظمہ پر بالکل افسردگی اور مردہ دلی چھائی ہوئی تھی بہت تہوڑا ساتھا گر شوہر کے غم والم کا کانٹا ہمیشہ سینہ خراش رہا۔ باوجود اس حال کے بھی انھون نے اپنے فرائض شاہی کے ادا کرنے مین کوتاہی نہین کی۔ اور اپنی ہمت اسمین صرف کی۔ درزن تو ایک مہینے کیواسطے سینے کے لیئے اپنی اشکناک آنکھون کے سبب سے معاف ہوسکتی ہی مگر ملکہ اتنی مدت تک کاروبار شاہی نہ کرنیکے لیئے معاف نہین ہوسکتی۔ سو ملکہ معظمہ نے فقط اپنی سلطنت شاہی کے فرائض کا ادا کرنا نہین اختیار کیا بلکہ انہون نے اپنی رعیت کی غمخواری اور غمگساری

مین بھی اپنا دل لگایا پرنس کے مرنیکے چند ہفتے کے بعد ہی ہارٹ لی کا ہولناک حادثہ واقع ہوا تھا جسکا اوپر بیان ہوا کہ انہون نے کسقدر مصیبت زدون کے ساتھ غمخواری اور دلسوزی کی۔ ملکہ معظمہ کی ساری اپنی زندگانی مین یہی نہایت قلیل وقت ایسا پیش آیا کہ انکی ملک نے انکے حق مین انصاف کم کیا اور اسبات کو مان لیا کہ انہون نے اپنے شوہر کے غم مین افراط کی اور اسکی مدت کو اتنا بڑھایا کہ طبیعت بشری کا مقتضاء اسکو جائز نہین رکھتا۔ یہ بات عجیب تھی مگر سچ تھی کہ رعایا انکے ساتھ جیسی گرما گرمی سے ہمدردی کرتی تھی۔ اسمین تھوڑے دنون تک وہ کوتاہی کرنے لگی۔ جب کسی کا کوئی عزیز مرتا ہو تو اُسکے دل پر صدمہ عظیم پہنچتا ہے اور اُسپر ایک سکتہ کا عالم طاری ہوتا ہے مگر اور آدمی صاحب ماتم کے ساتھ ایک لمحہ کے لئے شریک رنج ہو کر اپنے کاروبار وعیش و نشاط مین مصروف ہو جاتے ہین۔ جب مدت کے بعد لوگون کو معلوم ہوتا ہے کہ صاحب عزا اپنی عزاداری کو چھوڑتا نہین تو وہ اُسکے ساتھ ہمدردی کرنے مین تھک جاتے ہین اور اسپر خفا ہوتے ہین۔ بحقیقت حال ان دو واقعیتون کو بتلاتا ہے اول اس واقعیت کو کہ ملکہ معظمہ نے اپنے ضروری فرائض سلطنت کو ادا کیا اور اپنی دلی ہمدردی رعایا کے ساتھ دکھلائی وہ کونسل مین صدر نشین ہوتین اور تمام پبلک معاملات کے سر انجام کرنے مین اہل کونسل کے ساتھ شریک ہوتین دوسرے اس واقعیت کو کہ عیش دوست وطرب اندوز سوسائٹیون کی وہ صدر نشین نہین ہوتین۔ بس اس سوسائٹی کے خوش وضع اور عیش طلب بانکے آدمی ملکہ معظمہ کی صدر نشینی بغیر اپنی مجالس کو بن دولہا کی برات جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ انہون نے ہم کو اسطرح چھوڑ دیا کہ جیسا گڈریہ بھیڑون کو چھوڑ دے کہ وہ اپنے گدھے پن سے جہان چاہین آوارہ گردی کرین۔ وہ ہمارے سرپرست ہو کر نہین بیٹھتی تھین کہ ہماری حماقتون کو روکتین اور ہمارے اخلاق وادب کو درست فرماتین۔ ہماری خودداری مین ہواری پیدا کرتین مگر اس بات کا سمجھنا کچھ مشکل نہین کہ ایک عورت ماتم نشین ہو اور ملکہ ہو جو جلیل القدر معاملات سلطنت مین مصروف ہو تو اسکی ذات خاص کے لیئے نامناسب و ناممکن ہے کہ وہ کاہل وجود و عیش دوست گروہ کی خوش وضعیون اور طرح داریون و بناؤ سنگار و زیب و زینت کی اصلاحین کیا کرے۔ ہر شخص جو ذراسی سمجھ رکھتا ہے آسانی سے سمجھ سکتا ہے

کہ ملکہ معظمہ نے عیش و طرب کی باتون سے مُنہ پھیر لیا اور جان لیا کہ موسم لنڈنی کے عیش و طرب کے پہیئے کی گردش ملک کے لیئے کوئی مہتم بالشان کامون کے چلانے مین کام مین نہین آتی وہ ایک خفیف حرکت ہی۔ یہ سچ ہے کہ ملکہ نے ایک دفعہ اپنے بادشاہ کے حق مین انصاف کیا مگر یہ ناانصافی ملکہ معظمہ کی خصائل کی ایک تکملہ تھی کہ انکی خلوت گزینی اور سوگ نشینی اور غم بیوگی کا دشمن انگلینڈ ہوگیا مگر اُسکے ساتھ ہی بالطبع وہ اسپر فخر کرتا تھا کہ ملکہ کا غم سچی وفاداری کے ساتھ ہے جسکی تسکین کسی طرح ممکن نہین قوم کو اُنسے شکایت یہ تھی کہ اُنہون نے اپنے غم کی تکلیف کے مارے اپنی رعایا سے ملنا جلنا چھوڑ دیا جس سے رعایا کو بڑی خوشی ہوتی تھی اب نہ انکی سواری تجمل و شان سے نکلتی نہ اسکی دورویہ طرف آدمیون کے ٹھٹ کے ٹھٹ خوشی کے مارے نعرے لگاتے ہین نہ وہ قومی تفریحات کی مجالس و تماشون مین شریک ہوتی ہین۔ کہ جسکے دیکھنے سے رعایا کا دل باغ باغ ہوتا۔ ان باتون نے رعایا کی ناراضی کو نہایت ابھار دیا تھا۔ تفریح و عیش و طرب کے جلسون کو کم کردیا تھا۔ جب سٹیٹ کے سردار (ملکہ معظمہ) نے تمام تفریح و عیش و طرب کی باتون کے لیئے اپنے دل پر قفل لگا رکھا ہو اور ملاقاتیون کے لیئے اپنا دروازہ بند کررکھا ہو تو سٹیٹ کی کوئی نمایش بڑی نمود کی نہین ہوسکتی۔ لنڈن مین پرنس کونسورٹ کے مرنیکے بعد مئی ۱۸۶۲ء مین جو نمایش ہوئی۔ ہم نے اسکا اصل حال لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسی اسپر اداسی کی گھٹا چھائی ہوئی تھی اور غم برس رہا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ملکہ معظمہ نے جو اپنے سوگ کو بڑھایا تھا اُس سے اہل ملک کا دل مجروح ہورہا تھا۔ مگر اب اس سوگ کی مدت ختم ہونے کو تھی۔ پرنس ویلز کی شادی کا زمانہ عنقریب آگیا تھا۔

بار بار یہ کہا گیا ہے کہ ملکہ معظمہ کو یہ عزت جاوید حاصل ہوئی ہو کہ اُنہون نے اپنی اس خلوت نشینی کی مدت دراز مین بھی پبلک کامون مین اپنی پوری توجہ کی۔ کے بی نٹ کا ایک وزیر کہتا ہے کہ ملکہ معظمہ نے کبھی ہمکو انتظار مین نہین بٹھایا۔ وہ چند ہفتے تک نہایت خستہ حال و شکستہ بال رہین۔ پھر وہ اپنے شاہی کاروبار مین محنت بدستور سابق کرنے لگین۔ تمام مراسلات کا مطالعہ فرماتین سٹیٹ کے تمام کاغذات اول سے آخر تک پڑھتین

جس کے سبب سے انکے قواء عقلیہ پر زیادہ زور پڑتا اور ہر فقرہ پر انکو اپنا شوہر یاد آتا کہ وہ موجود
نہین ہی جو اپنی روشن دماغی اور جودت طبع کی اعانت سے مضمون کے سمجھنے کو آسان کرتا
کبھی ایک شخص نے بھی یہ نہین کہا کہ ملکہ معظمہ کی شاہانہ رائے مین کچھہ فتور آیا۔ اور پہلے کی
نسبت وہ کام اچھی طرح نہین کرتین۔ مدتون تک ملکہ معظمہ کا مقصود اصلی یہ رہا کہ وہ دنیا پر اس
بات کو ثابت کردین کہ انکی اول بیس برس کی سلطنت مین جو کام ہوئے تھے وہ سب کے سب
پرنس کے ساختہ و پرداختہ تھے۔ اگر ہم ملکہ معظمہ کے اس بیان کو سچ بھی مان لین تو بھی ملکہ
معظمہ کبھی اورون کے ہاتھ مین کاٹھ کی پتلی نہین بنین کہ کاغذون پر دستخط کردین۔ اور منظوریٔ شد
بغیر اپنی شوکت و ہیبت دکھائے لکھدین۔ وہ اپنے عزیزون کے ہاتھ مین کٹ پتلی اس قسم
کی بنین کہ وہ خود حکمرانی کا ادعا کرین جیسکے عادی ورہنما اور ہون۔ برطانیہ اعظم اور تمام دنیا جانتی ہی
کہ ملکہ معظمہ کی یہ حالت کبھی نہین ہوئی۔ ملکہ معظمہ اپنی سلطنت کے پہیون کو پھر اس طرح چلانے
لگین جس طرح وہ پہلے چلتے تھے وہ خود اپنی جگہ پر پھر آگئین۔ کبھی کسی کے منہ سے یہ بات نہین
نکلی کہ معاملات سلطنت کے سمجھنے مین انکی فہم مین ذرا سا بھی قصور آگیا ہے۔ یا انکی رائے ناقص
ہوگئی ہے اور انکی آزادی رائے باقی نہین رہی۔ مدبران سلطنت اس دنیا سے رحلت کرگئے انکے
سوانح عمریان خوب تنقیح و تشریح کے ساتھ لکھی گئین۔ بہت سے ان مین مخفی راز دنیا پر ظاہر کیے
گئے۔ بہت سی ان مین یاوہ گوئیان کی گئین مگر کسیکو یہ جرأت نہین ہوئی کہ وہ یہ کہتا کہ ہائے
افسوس ہی کہ پرنس کو نسورٹ چل بسا جو ملکہ معظمہ کی رائے کو صواب پر قائم رکھتا اب کاروبار
سلطنت اور طرح سے ہونے لگے۔ اور ملکہ معظمہ کی ہیبت و سطوت کم ہوگئی۔ رعب و داب جاتا
رہا۔ ہان ملکہ معظمہ خود خاوند کے جوش محبت مین اس قسم کی باتین کبھی کبھی کہا کرتین مگر اولیائے
دولت مین ایسی بات کبھی گپ کے طور پر بھی نہین کہی گئی۔ ملکہ معظمہ کا یہ کمال انکسار نفس تہا کہ وہ
اپنے کامون کے کرنے کو مٹاتی تہین اور اپنے سچے دل سے انکو شوہر سے منسوب کرتی تہین مگر
اسمین ذرا بھی شبہہ نہین کہ پرنس البرٹ نے اپنی شاگرد ملکہ معظمہ کو ایسی حالت مین چھوڑا کہ وہ
اپنی لیاقت کے بل پر ایستادہ ہوتی تہین۔ پرنس کے تمام دانشمندانہ کامون مین خود ملکہ کی دانشمندی
کی آمیزش رکھتی تہی؀

موت خواہ کیسی ہی اندوہناک اور ہولناک ہو وہ زندگی کی قدرتی رفتار مین حرج نہین پیدا کرتی۔ ماتم زدہ خاندان شاہی مین سے ہر ایک رکن اپنا اپنا کاروبار کرنے لگا جسکا بیان پہلے اپنے موقع پر کیا گیا ہے اور آیندہ کیا جائے گا ٭

سنہ ۱۸۶۴ عیسوی

شہزادۂ ویلز کے بیٹا پیدا ہونا

اس سال کے شروع مین ملکہ معظمہ نے یہ مژدہ مسرت افزا سنا کہ ۸ جنوری سنہ ۱۸۶۴ع کو بڑی صاحبزادی کے بیٹا پیدا ہوا۔ مارچ مین اس مولود مسعود کی توقع تھی کہ وہ بیٹا پیدا ہوگا۔ اسلیئے فروگ مور مین جہان اسوقت شہزادی ویلز مقیم تھین کچھ سامان زچہ خانہ کا ملکہ معظمہ نے بھیجنے کیلیئے نہ تیار کیا تھا نہ وہان دائی تھی نہ ڈاکٹر نہ بچے کے پہننے کے کپڑے۔ ونڈسر کے ڈاکٹر مسٹر برون شہزادی کے پاس موجود تھے۔ وہ اس بچے کو دنیا مین لائے جسکے لیئے کہا گیا کہ وہ ناسٹ ہوگا اور پانچسو پونڈ سالانہ پائیگا۔ وہان لیڈی میک کلیس فیلڈ موجود تھین جنکے بہت سے بچے پیدا ہوئے تھے انہون نے شہزادی کی زچہ خانے مین بہت اچھی طرح خبرگیری کی۔ شہزادی کے تین گھنٹے مین بچہ پیدا ہوگیا۔ مہمانون کے بلانے کیلیئے وقت بھی نہین ملا۔ شہزادی بیٹھی ہوئی برف پر پھسلنے کا تماشا دیکھ رہی تھین۔ چار بجے تک فروگ مور مین بھی گھر واپس نہ آئی تھین۔ یہان آتے ہی دردزہ اٹھا اور بچہ پیدا ہوگیا۔ اوسبورن مین ملکہ معظمہ کے پاس تار بھیجا گیا کہ پوتا پیدا ہوا۔ دوسرے دن فروگ مور مین امرا و وزرا کی بھیڑ لگ گئی۔ مبارک مبارک سلامت سلامت کی دھوم مچی۔ ساری سلطنت مین اس سے بڑی خوشی و مسرت ہوئی۔ کہ وارثان سلطنت کا سلسلہ مسلسل ہوگیا ٭

جب لنڈن مین یہ خوشخبری آئی تو توپون کی دوہری شلک ہوئی۔ ۱۰ مارچ کو شہزادۂ ویلز کی شادی کی پہلی سالگرہ تھی۔ اس تاریخ کو بڑی دھوم دھام و شان و شکوہ کے ساتھ اس شہزادہ کو اصطباغ دیا گیا۔ اور البرٹ وکٹر کرسچین ایڈورڈ نام رکھا گیا۔ اس اصطباغ کے لیئے جیسی کہ گرجا کی آراستگی ہوئی تھی۔ ایسی پہلے کبھی نہین ہوئی تھی۔ ملکہ معظمہ نے اصطباغ کے دن پوتے کو دادا کی ایک چھوٹی سی ستی ٹیوڈی جسپر بائیبل کی آیتون مین نصائح و اندرز لکھی ہوئی تھین جسمے کہ انسان نیکی و دانائی و خدا پرستی کا سبق سیکھ سکتا ہو یہ تحفہ بھی عجیب و غریب تھا ٭

جس روز قصر بکنگہم مین یہ جشن عالی شان ہوا۔ اسکے دوسرے دن شیفیلڈ کے واٹر ورک کا حوض شکستہ ہوگیا جس سے پانی ایسا پھیلا کہ اُسنے دو سو ستر جانون کو بحر فنا مین غرق کر دیا۔ دس لاکھ پونڈ کے اسباب پر پانی پھر گیا۔ اس حادثہ سے ملکہ معظمہ کا دل ہل گیا۔ شیفیلڈ اور لنڈن مین مصیبت زدون کے لیئے چندہ کھولا گیا۔ ملکہ معظمہ نے خود دو سو پونڈ چندہ کے بھیجے اور غربا کی نہایت غمخواری اور دلداسی کی اور چندہ کا حال پوچھتی رہین ✦

ہورٹی کلچرل سوسایٹی نے پھولون کی نمایش کی تھی۔ مگر موسم بڑا خراب تھا جسکے سبب سے اس نمایش پر اوس پڑ گئی اور رونق نہ ہوئی۔ ملکہ معظمہ بڑا گہرا ماتمی لباس پہنے ہوئے آئین۔ انکا چہرہ ایسا اداس غمزدہ نہ تھا جیسا کہ وہ رہتا تھا۔ وہ اس نمایش مین لارڈون اور لیڈیون سے بات چیت کرتی تہین۔ یہ پہلی دفعہ تہی کہ ملکہ معظمہ خاوند کی وفات کے بعد پبلک میٹنگ شریک ہوئین ✦

سنہ ۱۸۶۱ء مین پرنس کونسورٹ کا انتقال ہُوا تھا اب تک یہ سالگرہ قدیمی رسمون کے موافق نہین ہوئی تھی۔ مگر اس سال مین وہ بڑی دہوم دہام سے رسوم کے موافق ہوئی پارک اور ٹور سے معمولی مبارکبادی کی توپین چھوٹین۔ سپاہ کا معاینہ ہُوا۔ شہرون مین روشنی ہوئی گرجاؤن مین گھنٹے بجے ✦

مئی سے اگست تک شہزادی لوئیس ملکہ معظمہ کے پاس رہین۔ جب موسم خزان آیا اور پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی ہُوا۔ تو اولیائے دولت سکوٹ لینڈ کو روانہ ہوئے۔ ۲۸ اگست کو ملکہ معظمہ نے اثنائے سفر مین پرتھ مین مقیم ہوئین کہ خاوند کی بستے (؟) کے کھولنے کی مجلس مین صدر نشین ہوئین۔ اس رسم کے اختتام کے بعد لارڈ پرووسٹ روس کو نایٹ کے خطاب سے سرفراز کیا وہی اس جلسے کے بانی مبانی تھے۔ ستمبر کے شروع مین شاہزادہ ویلز مع اپنی بی بی کے ڈنمارک روانہ ہوئے۔ ملکہ معظمہ نے آرام لیا۔ مگر انکو یہ تکلیف دیگئی کہ وہ فرنٹر ملر کی جان بچائین۔ اس نے ایک بنک کے سکرٹری مسٹر گیس کو قتل کیا تھا۔ ہرچند قاتل کی سفارش مین ملکہ معظمہ کے پاس بہت بڑی بڑی عرضیان آئین مگر انہون نے عدالت مین مداخلت کرنے سے انکار کیا۔ قاتل اپنے کیفر کردار کو پہنچا ✦

ملکہ معظمہ کی خط و کتابت شہزادی لوئیز سے

اسوقت مین ملکہ معظمہ اور شہزادی لوئیس کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان کوہستانی ملک مین ملکہ معظمہ کو اپنی تنہائی کے اندر شوہر کی یاد بہ نسبت ونڈسر کے زیادہ آتی تھی - ونڈسر مین پولیٹکل معاملات پر زیادہ توجہ کرنی پڑتی تھی - اِس یاد سے دل اداس رہتا تھا اور ہول اُٹھتے تھے اُن کے دل مین یہ خیال آتا تھا کہ کاش آج شوہر زندہ ہوتا تو وہ چھوٹے بچون کی تعلیم مناسب عالیہ کے لیئے اپنے دانشمندانہ تدابیر سے کراتا یہ اپنے خیالات ملال آمیز اپنی بیٹی شہزادی لوئیس پر ظاہر کرتین - اِس باب مین شہزادی نے اپنے خط مورخہ ۲۰ - ستمبر مین یہ ایک نقرہ لکھا کہ آپ جو میرے چھوٹے بہن بھائیون کے باب مین ارشاد فرماتی ہین بالکل سچ ہے جیسی کہ اور بچون کو باپ کی ضرورت ہوتی ہی - اِس سے زیادہ میرے چھوٹے بھائیون اور بہن بیٹرایس کو باپ کی ضرورت ہی - باپ اُنکا دوست بھی تھا ساتھ کھیلنے والا بھی تھا - بس باپ کا مرنا ہمارے لیئے ایسی مصیبت ہی کہ کوئی اور مصیبت اُسکے برابر نہین ہو سکتی جتنا وقت گزرتا جاتا ہے اتنی ہی ایسی ضرورتین پیش آتی ہین جنکے لیئے باپ کا ہونا ضرور ہے اسلیئے باپ کے نہ ہونے کا رنج روز بروز بڑھتا جاتا ہے *

نومبر مین شہزادی لوئیس کے بیٹی پیدا ہوئی - ۲۰ - نومبر کو بیٹی نے مان کو خط لکھا کہ ہم دونون میان بی بی کو اِس خبر کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ ٹٹو پر سوار ہو کر باہر جایا کرینگے - اور براون آپکے ہمراہ جایا کرے گا - یہ جو آپکے لیئے انتظام کیا گیا ہے - مجھے یقین ہے کہ باہر سوار ہو کر پھرنے سے دل بہلے گا - آپکے رگ و پے مین توانائی آئیگی مین مدت سے یہ چاہتی تھی کہ کوئی بات اِس قسم کی ہو مگر فقط گھوڑی پر سوار ہونا ہی ہاضمہ کے لیئے کافی نہین *

سنہ ۱۸۶۵ عیسوی

ملکہ معظمہ کی ہمدردی ریلوے حادثات کے ساتھ

سنہ ۱۸۶۴ع مین ریلوے کے حادثات کثرت سے واقع ہوئے جنمین بہت سی جانین تلف ہوئین ملکہ معظمہ نے اپنا حسن اخلاق کا زور ریلوے کمپنیون کے ڈائرکٹرون پر ایسا ڈالا کہ وہ اِن حادثات جان ربا کے انسداد کے درپے ہوئے - ملکہ معظمہ نے سر چارلس کے پاس اپنے احکام بھیجے کہ وہ ریلوے کی کمپنیون کے ڈائرکٹرون کو ہدایت کرین کہ پچھلے زمانہ مین ریل کی

مختلف لینون پر سخت حادثات واقع ہوئے ہین۔ ملکہ معظمہ کو امید ہی کہ کمپنیون کے ڈائرکٹر ہر طرح سے ایسے وسایل پیدا کرینگے کہ جنکے سبب سے ایسے حادثات کا انسداد ہوا اور مسافرون کی کم بختی نہ آیا کرے۔ ملکہ معظمہ جو ڈائرکٹرون کی توجہ اس طرف دلاتی ہین وہ کچہ اپنی خاطر کے لیئے نہین کہ انکو سفر مین خطر نہوا کرے وہ خوب آگاہ ہین کہ جب وہ خود سوار ہوتی ہین تو غیر معمولی احتیاطین انکے سفر کیلیئے کیجاتی ہین۔ مگر وہ ان احتیاطون کو اپنے کنبہ کیلیئے اپنے ملازمون کیواسطے جو کامون کے لیئے جاتے ہین اور کل مسافرون کے لیئے چاہتی ہین۔ وہ اپنی امید ظاہر کرتی ہین کہ انکے سفر کے لیئے جو احتیاطین کیجاتی ہین وہ آیندہ سب مسافرون کے لیئے کیجائین۔ ریلو کمپنیون کے ڈائرکٹرون پر حضرت علیا کو اس بات کے ظاہر کرنیکی کچہہ ضرورت نہین ہی وہ خود جانتی ہین کہ اس ملک کے مسافرون کے سفر کرنیکا ٹھیکہ اور اجارہ انہون نے رکہا ہی جسکی بڑی جوابدہی انکے ذمہ ہی فقط باوجودیکہ ۱۸۶۵ء مین ملکہ معظمہ خلوت نشین تہین مگر اس حال مین بہی رعایا کی ہمدردی کا ایسا خیال تہا کہ ریلوے کمپنیون کے ڈائرکٹرون کو ایسی ہدایتین کین۔

ایسی شہادتیں موجود ہین کہ ملکہ معظمہ کی خلوت نشینی مین انکے انتظامات خانگی ڈہیلے ڈہالا ہوگئے تہے۔ قصر بکنگہم کے ایک دربار مین غیر سلطنتون کے کل سفیر مع جورون مصاحبان کے بلائے گئے۔ انکے بلانیکے کارڈ جو بہیجے گئے ان مین عورت و مرد کے لیئے ایسے الفاظ استعمال مین آئے جو جانورون کے لیئے استعمال کیئے جاتے ہین جنکے دیکہنے سے سفیرون کو وحشت ہوئی یہ الفاظ ایسے تہے جیسے کہ ہماری زبان مین نر و مادہ کے الفاظ ہین جو آدمیون کے لیئے مستعمل نہین ہوتے بلکہ جانورون کے لیئے۔ مگر ملکہ معظمہ نے ان لایعنے الفاظ کے استعمال کا معاوضہ اپنے محاسن اخلاق سے ملاقات مین ایسا کیا کہ سفیرون کے دلون سے الفاظ کے استعمال کا ملال مٹ گیا۔

۱۴۔ مارچ کو ملکہ معظمہ نے برومٹن کا اسپتال مدقوقون کا معائنہ کیا اور بیمارون کے ساتھہ نہایت غمخواری اور ہمدردی کے ساتھہ باتین کین۔ ملکہ معظمہ کا ارادہ ہوا تہا کہ آیرلینڈ مین جاکر انٹرنیشنل نمایش مین خلقت کو اپنے دیدار سے مشرف کرکے خوش کرین مگر ایسے واقعات پیش آئے کہ انکا یہ ارادہ پورا ہوا اگر انکو اس نمایش کے ساتھہ ایسی دلچسپی تہی کہ انہون نے اپنے بیٹے شہزادہ ویلز کو بہیجا کہ وہ ۹۔ مئی کو اس نمایش کو کہولے۔ ۳۔ جون

ملکہ معظمہ کے ایک اور پوتا پیدا ہوا۔ ۲۔ جولائی کو اسکو اطلاع دیا گیا۔ وہ خود اس مین موجود
تھین اُنھون نے پوتے کا نام جارج الفرڈ آرنسٹ البرٹ رکھا۔ ۲۔ اگست کو دوسرے شہزادہ
الفرڈ کے کون فرمیشن کا جشن بڑے تجمل و شان سے ہوا اور وہ ڈچی سیکس کوبرگ گوتھا
کے وارث اس سبب سے قرار پائے کہ وہان کا ڈیوک لاولد تھا۔

۸۔ اگست سنہ ۱۸۶۶ء کو ملکہ معظمہ شہزادہ لیوپولڈ اور شہزادیان ہلینا۔ لوئیس بیٹرس
کو ساتھ لیکر انگلینڈ سے جرمنی جانیکے لیئے روانہ ہوئین۔ ۸۔ اگست کو کوبرگ مین آئین اور
فوراً روزناؤ مین تشریف لے گئین۔ شہر مین ہر دکان و ہر مکان پھولون اور سبز پتیون سے
خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جابجا جھنڈیان کھڑی ہوئی تھین۔ چوک مین سپاہ کھڑی تھی مدرسون کے
خوشدل طلبہ اور ہزارون تماشائی آس پاس سے آکر جمع ہوئے تھے۔ غرض ان سب باتون
نے اپنا ایک جلوہ دکھا رکھا تھا۔ چار بجے کے بعد گرجاؤن مین خوشی کے گھنٹے بجے۔ قلعہ پر توپین
چھوٹین۔ بینڈ بجنے شروع ہوئے۔ ملکہ معظمہ کی سواری کے گرد چیرز کا وہ غل شور تھا کہ کان
بہرے ہوئے جاتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنا سارا ماتمی لباس پہنے ہوئے تھین۔ گرینڈ ڈیوک
نے ان کا استقبال کیا۔ ملکہ معظمہ نے اُنسے ہاتھ ملایا۔ اول لوتھر کی بنائی ہوئی مناجات گائی گئی
کہ خدا ہمارا حصن حصین ہے۔ ۲۶۔ اگست کو پرنس کونسورٹ کی سالگرہ کے دن ایک اشارہ مقررہ
پر سٹیٹیو سے نقاب اُٹھایا وہ مجلا برونز کی بنی ہوئی شہر کے چوک کے بازار مین قایم ہوئی تھی سہ پہر
خزان کی دوپہر کی دھوپ مین درخشان و تابان منور ہوتی۔ وہ دس فیٹ بلند رکھی گئی تھی
اور اسمین پرنس کا ایک ہاتھ نمایش اعظم پر رکھا ہوا بنایا گیا تھا۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے بچون نے پھولون
کے گچھے اور ہار ڈیوک کو دیئے اُس نے سٹیٹیو پر چڑھائے۔ وہ ایسے اونچے ہوتے گئے کہ
سٹیٹیو کے پاؤن تک پہنچ گئے۔ ایک طول طویل ایڈریس پڑھا گیا۔ ملکہ معظمہ ۸۔ ستمبر کو روزناؤ
سے روانہ ہوئین۔ راہ مین تھوڑی دیر شاہ لیوپولڈ سے ملکر جہاز مین سوار ہوئین اور وولچ کو
روانہ ہوئین۔

ملکہ معظمہ کا جرمنی کا سفر

شہزادی ایلائیس لکھتی ہین کہ میری مان کے تین برس بیوگی کی حالت مین بڑی تلخی
سے کٹے مگر اسکے بعد غم کے طوفان کا اتار آیا۔ اس سے اُنکی سلور ویڈنگ (چاندی کی شادی

ہوئی اور یہان باپکے گردبچے اور بچون کے بچے ہوتے اور بالکل ایک نیا گھر معلوم ہوتا۔ مین نے انکو اس بات کو یاد دلایا مگر اس سے اُنکے دلپر کوئی کچھ کا نہین لگا۔

بالمورل مین ملکہ کا رہنا

اِس سال کے موسم خزان کے بڑے حصے ستمبر و اکتوبر مین ملکہ معظمہ بالمورل مین رونق افروز رہین۔ وہ یہان اِن ہی مقامات کی سیر درد افزا کرتین جنمین وہ شوہر کے ساتھ سوار ہوکر یا پیدل ہوکر تفریح کے لیئے سیر کرتی تہین اور ان اپنے عیش کے دنون کو حسرت کے ساتھ یاد کرتی تہین جو اَب پھر نہین آئینگے۔ ڈچس اتھولو اب ہی رانڈ ہوئی تہین۔ اُنکے پاس چند روز کے لیئے ملکہ معظمہ تشریف لے گئین۔ وہ لکھتی ہین کہ ڈچس کا مکان چھوٹا سا بہت خوشنا شہر سے باہر ایک خوبصورت وسیع قطعہ مین دریا کے پاس واقع تہا۔ اسکے پاس پارک مین ۲۳ برس ہوئے کہ خیمے لگائے گئے تھے۔ اور اِن مین ڈیوک نے میرا اور میرے شوہر کی دعوت بڑی دہوم دہام سے کی تھی اور یہان اول دفعہ شہزادہ اور شہزادی ہمسی اِنسے ملنے آئے تھے۔ یہ دونون بیوگی کے درد مین اسی سال مبتلا ہوئی تہین۔ وہ ایک دوسری کا غم بٹاتی تہین۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کی آرام سے گزرتی تھی۔ حاضری ایک بیٹی کے ساتھ کھاتی تہین۔ اور لنچ شہزادی و ڈچس اور لیڈیون کے ساتھ کھاتی تہین۔ وہ سواری مین پھرتین گھوڑے پر سوار ہوتین کشتی مین سوار ہوتین بعض اوقات بارش اوس کہر مین خوشنما قدرتی جلوہ گاہونکی سیر فرماتین لوگون سے دوستانہ باتین چیتین کرتین۔ کتابین پڑھتین۔ اِس سال کے آخر مین یہ اطلاع ہوئی کہ سیلوس وگ ہولسٹین کے شہزادہ کرسچن سے جو ڈیوک آگسٹن برگ کا دوسرا بیٹا ہے شہزادی ہلینا کی شادی ہوگی۔ فروگ مور ان نئے دولہا دولہن کے رہنے کے لیئے تجویز ہوا تاکہ وہ انگلستان مین رہین ٭

شاہ لیوپولڈ کی وفات

خاندان شاہی پر موت اپنا سایہ ڈال رہی تہی کہ ۱۱۔ دسمبر کو شاہ لیوپولڈ کا چہتّر برس کی عمر مین انتقال ہوگیا۔ ملکہ معظمہ کو اپنے ماموں سے نہایت محبت تھی وہ اُنکو اپنا سگا باپ سمجھتی تہین۔ جب سے وہ تخت نشین ہوئی تہین وہی اُنکے مشیر مؤتمن دوست تھے اِس بادشاہ کی لائف بجائے خود ایک تاریخ ہے گو خود اُنکی سلطنت و مملکت وسعت نہین رکھتی تہی مگر مہمات عظیم مین کوئی بڑی سلطنت بغیر اُنکے صلاح و مشورے کے کام نہین کرتی تہی وہ شہنشاہ

فرانس کے داماد تھے۔ ملکہ معظمہ کے ماموں تھے۔ اس سبب سے اور اپنی عقل و فرزانگی و نیک نہادی کی وجہ سے کل یوروپ مین انکا رعب داب و دبدبہ بڑا تھا *

ابراہام لنکن پریسیڈنٹ امریکہ کا قتل ہونا

انگلینڈ مین یہ بڑی غمناک خبر آئی کہ ابراہام لنکن پریسیڈنٹ امریکہ کو کسی شخص نے مارڈالا۔ مقتول کی بی بی کو ملکہ معظمہ نے اپنے ہاتھ سے تعزیت نامہ لکھا اور دونون ہوس لارڈس و کامنس کی طرف سے ملکہ معظمہ کے حضور مین اس منحوس واقعہ کی نسبت ایڈریسین پیش ہوئین۔ ملکہ معظمہ نے ان ایڈریسون کو واپس کیا اور اُسکے ساتھ یہ جواب دیا کہ آپنے جو اپنے ایڈریسون مین یونائیڈ سٹیٹس کے پریسیڈنٹ کے قتل کے باب مین اپنا دلی درد و رنج ظاہر کیا ہے مین بھی اُس مین شریک ہون۔ اور مین نے اپنے وزیر کو جو واشنگٹن مین رہتا ہے ہدایت کی ہے کہ وہ اُس ملک کی گورنمنٹ سے عرض کرے کہ آپنے جو ہمدردی ظاہر کی ہے اس مین مَین اور میری ساری رعایا شریک ہے *

سنہ ۱۸۶۶ عیسوی

پارلیمنٹ کا کھلنا

۶۔ فروری سنہ ۱۸۶۶ع کو ملکہ معظمہ نے بذات مبارک پارلیمنٹ کو کھولا۔ اسمین وہ اپنی آٹھ گھوڑون کی شاہی سواری مین تشریف لائین۔ ان کا استقبال بڑی شان و شکوہ سے ہوا۔ اُنھون نے اپنا شاہانہ لباس جو تخت پر رکھا ہوا تھا نہین پہنا اپنا سپیچ بھی خود نہین پڑھا۔ اُسکو لارڈ چنسلر نے پڑھا۔ شوہر کے مرنے کے بعد یہ پہلی دفعہ تھی کہ سٹیٹ کی رسم مین ملکہ معظمہ معاون ہوئین۔ اَپر ہوس مین شہزادیان کے زرق برق کے لباس چمک رہے تھے پیئرون کی پوشاکین جدا اپنی بہار دکھا رہی تھین۔ غیر سلطنتون کے سفیر اپنی چمک اور وردیان پہنے اور تمغے لگائے بیٹھے تھے بغرض تھیٹر عجب جلوہ گاہ بن رہا تھا جس مین صنعت کی آنکھین روشن ہوتی تھین۔ کامنس ہوس مین ممبر نشستگاہون کے لیئے چلا رہے تھے۔ ملکہ معظمہ کے دماغ مین ایسا ضعف آیا کہ اُنکو دماغ کی اصلاح کے لیئے یہ صلاح دی گئی کہ وہ اوسبورن مین تشریف فرما ہون۔ شہزادی لوئیس اپنی مان کو لکھتی ہین کہ اس خیال سے مجھے خوشی ہوتی ہے کہ اوسبورن مین بعد واقعہ ناگزیر کے آپ راحت و آرام سے رہتی ہین۔ اب گو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ہمارا عزیز باپ اس بات پر فخر

کیا کرتا تھا اور خوش ہوتا تھا کہ وہ اوروں کے لیئے ایک جری مثال ایسی ہبنے کہ اُسے دیکھکر لوگ اپنے فرائض کے ادا کرنے مین جھجکین نہین - یہ آپ ہی کی ذات کی خوبی ہے کہ آپ اپنی اِس غمزدہ حالت مین اپنی قوم کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کرتی ہین ٭

شہزادی ہلینا کا سلیوسس بروگ ہول شٹگٹن سونڈربرگ کے شہزادے کرسچن سے شادی ہونے کا وقت قریب آگیا تھا - اور ملکہ معظمہ نے اپنی سپیچ مین اسکا اعلان بھی کردیا تھا - اسلیئے ملکہ معظمہ کیطرف سے پارلیمنٹ کے دونون ہوس مین درخواست کیگئی ہے کہ شہزادی کے لیئے اور نیز شہزادہ الفرڈ کے لیئے جسکا کو نفرمیشن ہوگیا ہے وظائف غیر تجویز کیئے جائین - مسٹر گلیڈسٹون نے اِس درخواست کو کامنس ہوس مین پیش کیا - اور شہزادی ہلینا کی نسبت فرمایا کہ انکی یہ ایک خاص خدمت ہے کہ جب ملکہ معظمہ پر روح فرسا مصیبت واقع ہوئی ہے تو وہی سب سے بڑی ناکدخدا شہزادی ملکہ معظمہ کے کاشانہ شاہی مین تھین اس امتحان کے وقت مین شہزادی کی ساری صفات حمیدہ و خصائل پسندیدہ کا ظہور ہوا - انکی قوت و دانائی و نرم دلی کی آزمایش ہوئی - اِسوقت صاحب ممدوح نے شہزادی ایلائیس کی خدمت گزاری و پرستاری سے لاعلم ہوکر یہ کہا کہ اسوقت ہلینا نے اپنی نامور مادر کی خاطرداری و دلداری مین اپنی جرأت و ہمت دکھائی - اسلیئے مین یہ امر ووٹ کے لیئے پیش کرتا ہون کہ شہزادی کا وظیفہ چھ ہزار پونڈ سالانہ علاوہ بیس ہزار پونڈ جہیز کے مقرر کیا جائے - اِس درخواست کو سب ممبرون نے منظور کرلیا - اور ملکہ معظمہ نے اِس منظوری کی قدرشناسی فرمائی - ۵ - جولائی کو ونڈسر کیسل کے چیپل مین شہزادی کا نکاح ہوا - گرجا مین بڑی دہوم دہام سے برات گئی - ملکہ معظمہ بڑی گراںبہا کلاہ اور اپنے زیورات پہن کر آئین - اُنہون نے خود دُولہن کو دولہا کے حوالہ کیا - اور دونون نوشہ و عروس اوسبورن کو روانہ ہوئے ٭

شروع سال مین ملکہ معظمہ کو شہزادی لوئیس کی مالی حالت سے بڑا تردد دامنگیر ہوا اگرچہ شہزادی خانہ داری کے انتظامات مین بڑی کفایت شعار و جزرس تھین مگر جو فیاضانہ وظیفہ اور جہیز انکو کامنس ہوس نے دیا تھا وہ اُنکے شوہر کے کارخانجات کی ضروری چیزون کے لیئے مکتفی نہ تھا - شہزادی کی طبیعت مین شرافت ایسی تھی کہ وہ اِن شکایتون کے کرنے سے

محض ناآشنا تھی جنسے کہ اورون کے دلون کو رنجش ہو۔ اسلیئے وہ اپنی مشکلات کو ملکۂ معظمہ سے چھپاتی تھین۔ لیکن یہ بات نبھ نہ سکی۔ غریب آدمی کو اپنا گلہ گننا پڑتا ہے۔ ناچار مان پر اپنا اظہار کرنا پڑا۔ ڈرام شٹاف سے ۱۸۔ مارچ کو اُنھون نے اپنی مان کو یہ خط لکھا کہ ہم ایسی کفایت شعاری سے رہتے ہین کہ کہین جاتے نہین۔ اور بہت آدمیون سے ملتے نہین تاکہ سال بھر مین خرچ کی بچت جسقدر ہو سکے ہو آخر دفعہ جو ہم انگلینڈ مین تھوڑے دنون کے لیئے آئے تو خرچ کے مارے بڑے زیربار ہوئے۔ ہم نے اپنے گھوڑون کی چار گاڑیان بیچ ڈالین اور اب چھ گاڑیان باقی رکھی۔ جن مین سے دو گاڑیونکی ضرورت ہمیشہ لیڈیون کے بھی اُسمین جانیکے لیئے اور ملاقات کرنیکے لیئے رہتی ہے۔ ہم بعض لحاظ سے بڑے مفلس ہو گئے ہین لیکن ہم اپنی مفلسی کی تکالیف کا بوجھ آپ پر نہین ڈالتے۔ گو آپ آسانی سے اسکی متحمل ہو سکتی ہین فقط

جب شہزادی کی سالگرہ آئی تو ملکۂ معظمہ اپنی بیٹی کی بے دولتی بھولی نہین۔ اُنھون نے اپنی طبیعت کی رسائی اور ہمدردی سے نہایت خوش سلیقگی سے بیٹی کے ساتھ سلوک کیا۔ ۲۵۔ اپریل کو شہزادی اپنی مان کو خط مین لکھتی ہین کہ مین آپ کی چند سطرون کی اور زرنقد کی اور خوشنما تحفہ کی ہزار شکرگزار ہون۔ مین اپنی سالگرہ سب چیزون کو بہت اچھا خیال کرتی ہون قصر بکنگھم مین بھی میری سالگرہین بڑی خوشی و خورمی کے ساتھ ہوا کرتی تھین۔ زرنقد فرنیچر (اسباب آرایش خانہ) کی قیمت مین خرچ ہوگا جو لوئیس نے خریدا ہے۔ اسوقت مین یہ زرنقد بھیجنا بہ نسبت اور سب چیزون کے زیادہ مقبول و پسند ہی۔ فرنیچر کا وہ حصہ جو آپکے چک سے خرید اگیا ہی وہ سالگرہ کے تحائف مین شمار ہوگا۔ شہزادی ایک اور خط مین اپنی تکالیف کو وضاحت سے بیان کرتی ہین کہ مین نے اپنے لیئے اور لڑکیون کے لیئے موسم گرما مین باہر جانیکے واسطے صرف ستا جوڑے کپڑون کے مع کوٹون کے بنائے ہین اور اُنپر کچھ گلکاری نہین بنوائی وہ سادے یکسان سادے ہین۔ بچہ جو پیدا ہونیوالا ہے اُسکے لیئے ضروری فلینل کی شالین بنائی ہین۔ مین دایہ خانہ کے حساب کا اور ہر چیز کا خود بندوبست رکھتی ہون۔ جسکے سبب سے مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے اولاد بڑھتی جاتی ہے۔ اسلیئے ہم کو آئندہ سالون مین گھر کے خرچون مین نہایت کفایت کرنی چاہیئے فقط۔

شہزادی کے گھر مین بہت جلد ایک بچہ کے زیادہ ہونیکی توقع تھی جسکے سببسے ملکہ معظمہ کے دلمین خیال آیا کہ شہزادی کے اوپر ان تازہ فکرون نے اور گھر کی خدمات کی افزایش نے اور تنگدستی نے سوشیل اور پولیٹیکل فرائض کے ادا کرنیکے ماسوا اور بوجھ زیادہ ڈالدیا ہے جسکے سببسے شہزادی کی صحت معرض خطر مین آرہی ہے۔ اسلیئے ملکہ معظمہ نے اپنی جبلی فیاضی سے اپنی دختر کے زچہ خانہ کے انتظامات خود ایسے کیئے کہ بیٹی کو گھر کی حیرانی و پریشانی سے نجات ہوئی۔ شہزادی اپنی مان کو لکھتی ہین کہ جناب کی مین نہایت ممنون ہون کہ ڈاکٹر بریسٹ کی فیس آپ دینگی۔ مجھے اسمین تامل تھا کہ مین اپنی آسایش و آرام کے لیئے ڈاکٹر کو ایک رقم کثیر فیس مین دیتی۔ ایک اور خط شہزادی مان کو لکھتی ہین کہ جس آدمی نے ہمارا مکان بنایا تھا اسکا دیوالہ نکل گیا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم اسکو روپیہ دین تو وہ دوالے کی آفت سے بچے اور اپنا کام چلائے ہمکو دشوار ہے کہ اسکا کام چلائین۔ جب جنگ آسٹریا و پروشا کے وقت مین اس شہزادی کے لڑکی پیدا ہوئی تو اسکی ولادت کے نو مہینے بعد شہزادی نے پھر اپنا حال ملکہ معظمہ کی خدمت مین گزارش کیا کہ اس خوفناک وقتون مین تشویشون کے جمع ہونیسے میری صحت کا حال اچھا نہین ہے تو ملکہ معظمہ نے سب سے چھوٹی نواسی کا خرچ اپنے ذمے لیا جسکے سببسے شہزادی بہت سے فکرون سے بچنت ہوگئین۔ شہزادی کہتی ہین کہ موسم خزان مین تھوڑی سی تبدیل آب و ہوا سے میری صحت کی حالت بہت اچھی ہوگئی۔ اگر ملکہ معظمہ کی عنایت سے تھوڑا سا اور سفر کرنا ممکن ہو تو بہت ہی مجھے فائدہ ہوگا۔ فقط۔ تھوڑے دنون بعد شہزادی پھر علیل ہوگئین تو ۹ ۲۰ اگست کو پھر انہون نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ مجھ کو تیبر کی پہاڑی کی ہوا کھانی چاہیئے لیکن اب روپئے کے نہ ہونیکے سببسے اسکا ہونا ممکن نہین۔ گو مجھے خاوند کے پاس ہونے کی بڑی خوشی ہے مگر مجھے اپنے پرانے انگلینڈ کی اور بالمورل اور اپنے گھر کی محبت بیمار کیئے دیتی ہے لیکن زندگی کے معنی کام کرنا ہے نہ عیش کرنا۔ مین یہ بات روز بروز زیادہ سیکھتی جاتی ہون کہ خدا تعالی جو مجھے دے۔ مین اسکا احسان مانون اُسپر راضی رہون۔ اب گھٹا کی جگہ دھوپ دیکھتی ہون"۔ ملکہ معظمہ کی فیاضی جیسی کہ بیٹی کے ساتھ تھی ایسی ہی داماد کے ساتھ تھی شہزادی ایک خط مین مان کو لکھتی ہین کہ ہم اس بات سے نہایت خوش ہین کہ آپ لوئیں کو اپنا چہیا

جانتی ہین ۔ وہ بھی اپنے تئین آپ کا فرزند جانتے ہین وہ اپنا بڑا فرض یہی سمجھتی ہین کہ اپنے
تئین اِس لائق بنائین کہ آپکے فرزند ہونے کے مستحق ہون فقط ملکہ معظمہ نے اپنی سواری کا
گھوڑا نہایت عمدہ داماد کو دیدیا جسپر وہ سوار ہوکر میدان جنگ مین جاتے گھوڑا اِس معرکہ مین
اِنکی مدد کرتا تھا ۔ ۱۶ ستمبر کو شہزادی اپنی مان کو تحریر فرماتی ہین کہ آپنے لوئیس کو گھوڑا عنایت
کیا ۔ ہمارا سارا گھر آپ ہی کے تحائف سے بھرا ہوا اور سجا ہوا ہے ۔ ہمارے گھر کا ساز سامان
انگلشی ہونا چاہیئے ۔ جب لڑائی کا خاتمہ پروشا کی فتح پر ہوا تو شہزادی نے یہ خیال کیا کہ
اب ہم تباہ ہوکر فقیر ہوجائینگے تو ملکہ معظمہ نے برلن کے کورٹ مین اپنی زبردست ہیبت
دہشت کام مین لاکے صلحنامہ مین ایسی شرائط داخل کرائین کہ وہ داماد کے خاندان کے
حق مین مفید ہوئین ؛

مسٹر پی بوڈی ایک بڑا تاجر امریکہ کا تھا ۔ سالگزشتہ مین اُسنے عطیہ عظمیٰ اسلیئے عطا
کیا تھا کہ غریبون کے مکانات اِس سے ایسے بنائے جائین کہ جن مین رہنے سے اُنکو آسائش
و آرام پہنچے ۔ اِس سال مین بھی اِسی کام کے لیئے اسنے ایک عطیہ عظیم عطا کیا تو ملکہ معظمہ نے خود
اپنے ہاتھ سے اُسکو یہ چٹھی لکھی ؛

مین سنتی ہون کہ آپ تھوڑے دنون مین امریکہ تشریف لیجائین گے ۔ مجھے افسوس ہوگا
کہ آپ انگلینڈ سے چلے جائین اور مین آپ کو یہ یقین نہ دلاؤن کہ مین آپکے اِس کار خیر کو
نیک عطیہ کی قدر و توقیر کرتی ہون کہ آپنے میری غریب رعایا لنڈن کے مکانون کی درستی
اور اصلاح کے لیئے شاہانہ عطیہ عطا کیا مجھے یقین ہے کہ یہ کار خیر آپکا بے مثل و بےنظیر ہے
آپنے اُن لوگون کی مدد عظیم کی ہے جو اپنی آپ تھوڑی مدد کرسکتے ہین ۔ مجھے اِسکے بغیر اطمینان
نہین ہوگا کہ مسٹر پی بوڈی کو اِس عطیہ عظمیٰ کے سبب سے بیرونٹ گرینڈ کروس آو ف
اوڈر اوف باتھ کا خطاب دون جس سے پبلک کو معلوم ہو کہ آپکے اِس عطا و بخشش کی
کیا قدر ہوئی ۔ مگر مین جانتی ہون کہ آپ اِس خطاب کو قبول نہین کرینگے ۔ پس اسلیئے مجھے سوا
اِسکے کوئی آرزو نہین ہے کہ مین آپ کو اپنی تصویر تیار کرکے ہدیۃً امریکہ بھیجون تاکہ معلوم
ہو کہ مین خود اپنی ذات سے کسقدر دل مین آپکے عطیہ عظمیٰ کی وقعت رکھتی ہون ۔ اِس خط کے

امریکہ کے سوداگر پی بوڈی کی فیاضی

جواب مین مسٹر وبی بوڈی نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ حضور جو اپنے لطف و کرم سے مجھے تصویر عنایت فرمائینگی مین اسکو اپنے اسباب منقولہ مین سب سے زیادہ بیش بہا جانونگا اور اِس تصویر کے ساتھ آپکے سرفراز نامہ کو جسنے مجھے سربلند کیا ہے رکھونگا جس سے ہمیشہ یہ بات یادگار رہیگی کہ یونائیٹڈ کنگڈم کی ملکہ معظمہ نے یونائیٹڈ سٹیٹس کے ایک باشندہ پر مہربانی اور عنایت کی ہے۔ حضور کی ساری زندگی اِس بات کی شہادت دیتی ہے کہ آپ کی بلند مرتبگی و عالیجاہی نے ادنے سے ادنے رعیت کے ساتھ ہمدردی کرنے مین بال برابر کمی نہین کی۔

ملکہ معظمہ کا ایلڈر شوٹ مین جانا

ملکہ معظمہ کا سوگ اتنا کم ہو گیا تھا کہ اُنہون نے ایلڈر شوٹ مین جا کر سپاہ کے معائنہ سے اپنی واقفیت کو تازہ کیا۔ آخر پانچ برس مین یہ پہلی دفعہ تھی کہ اُنہون نے اِس کیمپ کا ملاحظہ فرمایا۔ سپاہ کی ساری صفون کو دیکھا۔ سپاہ بینڈ بجاتی ہوئی اُنکے سامنے سے گزری پھر یہان ۵- اپریل کو ۸۹ رجمنٹ کو نئے علم عنایت کرنے کو وہ آئین۔ اِسوقت گیارہ ہزار سپاہ موجود تھی۔ تماشائی تھوڑے سے تھے۔ علم عنایت کرتے وقت انہون نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تمکو علمون کے عنایت کرنے سے بڑی خوشی ہے بہت برس ہوئے کہ تمکو علم دیئے گئے تھے اب مین اُنکو ازسرِنو تمکو دیتی ہون مجھے اعتماد ہے کہ جیساکہ تمنے اپنے تئین جان نثاری اور وفاداری و خیرخواہی مین ممتاز رکھا ہے ایسی ہی میری خدمت گزاری مین سرفراز رہوگی۔ اِس بات مین شہزادی لوئیس لکھتی ہین کہ آپ کو ایلڈر شوٹ کے ملاحظہ کرنے مین دلکو کیسا تعلق ہوا ہوگا مگر یہ آپ کی شفقت و دانائی کا کام ہے۔ مین آنکھون مین آنسو لائے بغیر اِسکا خیال نہین کر سکتی کہ جب آپ اور والد ماجد دونون ساتھ یہان جاتے تھے تو اپنے بچپنے مین یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوتی تھی کہ کیا آپ دونون ساتھ جاتے ہوئے خوبصورت معلوم ہوتے تھے اور ایسے وقتون پر مین آپکے پیچھے پیچھے چلنے سے خوش ہوتی تھی۔ مین ایسے وقتون کو ایک لمحہ کے لیئے یاد کرنے کو پسند کرتی ہون۔

البرٹ منڈل۔ شہزادی میری کی شادی۔ سمندر مین تار کا لگنا

۵- اپریل کے لنڈن گزٹ مین مشتہر ہوا کہ ملکہ معظمہ نے البرٹ میڈل ایجاد کیا ہے۔ وہ اُن بہادرون کو ملیگا کہ شکستہ جہازون اور بحری حادثات کے تباہ شدون کی جان بچانے مین اپنی جان کو جوکھون مین ڈالینگے۔

۱۷ جون کو ملکہ معظمہ کیمبرج کی شہزادی میری کے بیاہ مین شریک ہوئین وہ ٹیک کے ڈیوک سے بیاہی گئی تھی - ۲۷ جون کو ملکہ معظمہ نے اس تار برقی پر کہ سمندر کے اندر آیرلینڈ اور یونائیٹڈ سٹیٹس کے درمیان لگا تھا یونائیٹڈ سٹیٹس کے پریسیڈنٹ کو یہ تار بھیجا کہ مین تم کو یہ مبارکباد دیتی ہون کہ تار کامیابی کے ساتھ لگ گیا جسکے سبب سے یونائیٹڈ سٹیٹس اور انگلینڈ مین اتحاد بڑھے گا - اسکا جواب تار پر پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ مین اس تار کے لگ جانیسے بڑا خوش ہوا اور جو آپکو امید ہو وہی مجھے امید ہے کہ سمندری تار مشرقی و مغربی کرون کو متحد کرنے گا - اور یونائیٹڈ سٹیٹس کی ریپبلک اور انگلینڈ کی مصالحت کو ہمیشہ کے لیئے مستحکم کرے گا - یہ تار ایک گھنٹہ نومنٹ مین نیو فونڈ لینڈ سے اوسبورن مین آیا ●

۲۶ ستمبر کو شہزادہ ویلز نے ایبرڈین مین پریسیڈنٹ بنکر ملکہ معظمہ کا سنگ مرمر کا سٹیچو کھولا جسکے لیئے خوشی خوشی زیادہ تر کاریگرون نے ایک ہزار پونڈ چندہ دیا تھا - شہزادہ نے ملکہ معظمہ کیطرفسے کہا کہ وہ انکی اس خیرخواہی و محبت و ہمدردی کی قدرشناسی کرتی ہین ●

۱۶ - اکتوبر کو ملکہ معظمہ نے ایبرڈین مین ان ورکیسنی واٹرورکس کھولا جو بالموریل سے تیس میل کے فاصلہ پر تھا - یہ پہلی دفعہ تھی کہ ملکہ معظمہ نے شوہر کی وفات کے بعد شاہانہ حیثیت سے پبلک مین سپیچ دیا کہ تم نے جو اپنی وفاداری کے ساتھ ایڈریس دیا - مین اسکا شکریہ ادا کرتی ہون اور اسی سے ایبرڈین کے باشندون کی جو میرے ہمسایہ مین رہتے ہین تازہ خیرخواہی کے نقش میرے دلپر منقش ہوتے ہین - ایسے وقت مین کہ عام صحت اور تندرستی پر ملک متوجہ تھا تو میرا یہ فرض تھا کہ مین ایسی کوشش کرونگا کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ میرے دل مین تمہارے اس کام کی عظمت و شان ہے جو تم نے اپنے قدیمی شہر کی صحت و راحت بڑھانیکے لیئے کیا - پھر ملکہ معظمہ نے آگے بڑھکر ایک کل کا دستہ ہلایا تو بہت پانی صاف و شفاف نکلنے لگا ●

۳۰ - نومبر کو ملکہ معظمہ نے وول ورہیمپٹن مین بڑی شان و شکوہ سے سٹیچو کو کھولا لوگون نے خیر مقدم بڑی خوشی سے کیا ●

ملکہ معظمہ ۱۸۶۶ء مین ڈچس آف کلاڈ کی مہمان ہوئین وہ لوچ ٹیمپل تک سیر تماشے کو گئین - ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ہم سواری سے اترے اور ایک بلندی پر چڑھکر اپنے گھر کو نیچے دیکھنے لگے

گھر بالکل صاف ہوگیا تھا۔ ساری چیزین ہمکو صاف نظر آتی تھین۔ یہان مین تنہا تھی کوئی مجھے
نہین جانتا تھا کہ کون ہون۔ میرا دل اِس یادسے مسوسا جاتا تھا کہ چوبیس برس ہوئے کہ لارڈ بریڈل
نے میری شاہانہ دعوت اِس سازوسامان سے کی تھی کہ اُسکی عظمت شاعر کے خیال مین بھی
نہین آتی۔ مین اور البرٹ دونون تئیس تئیس برس کے نوجوان تھے۔ خوش و خرم تھے اُسوقت
جو لوگ ہمارے ہمراہ تھے اُن مین سے اکثر مرگئے لیچ ٹیپل مین ہمنے چاء پی جسکی کیفیت یہ ہی کہ آگ
نہین جلتی تھی اور کیتلی مین پانی کے اندر جوش نہین آتا تھا۔ آخر کو براؤن دوڑکر ایک مکان مین گیا
اور وہان سے کہولتا ہوا پانی ایک برتن مین بہر کر لایا مگر وہان سے یہان آتے آتے پانی مین جوش
نہ رہا۔ چاء بڑی بے مزہ بنی۔ جب ہمنے مراجعت کی تو راہ مین بالنگٹن کے آدمیونے اپنے دروازہ
پر دو شمعین روشن کین (یہ ہماری آنے کی خوشی کی روشنی تھی)۔ اور سب طرف سے ہماری سواری
کے گرد بہیڑ لگائی اور ہہول نذر کیئے۔ ۹ بجے دن کے ہم ڈن کلڈین آئے، آج کا دن بڑی دل لگی
اور تفریح و سیر و تماشے مین بسر ہوا۔

سنہ ۱۸۶۷ء

شہزادہ آرتھر کا ملٹری امتحان مین پاس ہونا

سنہ ۱۸۶۷ء کے آغاز مین ملکہ معظمہ اِس خبر کے سننے سے بڑی خوش ہوئین کہ شہزادہ آرتھر نے ملٹری
امتحان بہت اچھا دیا اور وہ پاس ہوگیا۔ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۶۷ء کو شہزادی لوئیس نے بھائی کے امتحان
کے باب مین یہ خط ملکہ معظمہ کو لکھا کہ میرے پیارے عزیز بھائی آرتھر نے اچھا امتحان دیا اور پاس ہوگیا
آپ کو اِسپر کیسا فخر ہوگا۔ اور جس جس نے اِسکی تعلیم مین کوئی کسر نہین باقی رکھی کیسا اُسکے امتحان
مین پاس ہونیسے خوش ہوا ہوگا۔ آرتھر کو یونی فارم (وردی) مل ہوگی۔ ایک خط مین ملکہ معظمہ کو وہ
لکھتی ہین کہ مین خوب سمجھتی ہون کہ آپکے دلپر کیا گزرتی ہوگی۔ مین خوب جانتی ہون کہ میرے عزیز
باپکے مرنیسے اول تین برسون مین کیسی آپ کی جان فرسائی اور دل خراشی ہوئی۔ بیشک آپکا
یہ ارشاد درست ہی کہ یہ خدا کی رحمت ہی کہ جب دیر تک طوفان بپا رہتا ہے تو اُسکے بعد وہ جاتا رہتا
ہے اور تسکین و ٹھہراؤ ہوجاتا ہے ایسی ہی جب دل پر غم کی گھٹا اُمنڈ کر آتی ہے تو وہ پھر اُتر جاتی
اور حالت بہتر ہوجاتی ہے۔ غم کی منزل اول کا ابدی ہونا خدا کے عدل و رحم کے خلاف ہے۔

شہزادہ ویلز کے لڑکی کا پیدا ہونا

۲۰۔ فروری کو شہزادہ ویلز کے مشکوئے معلی مین صاحبزادی پیدا ہوئی اور سرکاری خبر مشتہر ہوئی کہ زچہ اور بچہ دونون تندرست ہین مگر یہ خبر غلط تھی۔ اطبا نے یہ تشخیص کی کہ زچہ وجع المفاصل کے مرض مین مبتلا ہی جس سے اُسکی قوت مین ضعف اور صحت مین خلل آگیا ہے ملکہ معظمہ بہو کی اس علالت سے متفکر ہوئین۔ اور اپنے اس فکر کا خط بیٹے کو ڈرام سٹاف بھیجا بیٹے نے اسکے جواب مین یہ عریضہ نیاز بھیجا۔ کہ مجھے اپنی پیاری بھاوج کی علالت طبیعت کے حال سننے سے نہایت رنج ہوا۔ یہ علالت دونون زچہ اور بچے کے حق مین زہر ہے۔ غالباً یہ درد بہت دنون تک مریضہ کو بہت دق کریگا جس مین بڑا اندیشہ ہے مسس کلارک کو بچہ کی دائگی اور تیمارداری مین مشکل پڑیگی ہوگی۔ میرا دل اپنی بھاوج کی علالت کے سبب سے ہر وقت بیچین رہتا ہے۔ ۱۲۔ اپریل کو شہزادی شہزادہ پیدا ہوا۔ ملکہ معظمہ سارے دن بیٹی کے پلنگ کی پٹی سے لگی بیٹھی رہین*

رائل البرٹ ہال کی بنیاد رکھنا

کن سنگٹن مین یہ ہال اس نیت سے بنایا گیا کہ اسمین سائینٹفک و آرٹسٹک اور نیشنل (قومی) اور انٹرنیشنل (اقوام مختلفہ کی باہمی اختلاط) کونگریسین ہوا کرین اور علم موسیقی کی تحصیل کی تکمیل ہوا کرے۔ مجالس عامہ مین انعامات تقسیم ہوا کرین اور زراعتی و باغبانی و صنعت کاری کی نمایشین ہوا کرین اور مصوری و حجاری کی صنائع دکھائی جایا کرین۔ اس عمارت کی بنیاد رکھنے کے دن سات ہزار تماشائی جمع ہوئے اور اُنکے بیٹھنے کے لیے ایک بیضوی تماشاگاہ نہایت پرتکلف بنایا گیا۔ اسمین لیڈیان موسم گرما کا لباس نہایت نفیس اور غیر ملکون کے سفیر اور وزرا سلطنت اپنی درباری پوشاکین پہنے ہوئے آئے۔ بنیاد کے پتھر پر سونے کے حرفون مین یہ کتابہ لکھا گیا۔ ۲۰۔ مئی علیحضرت جناب عالیہ ملکہ معظمہ نے یہ بنیادی پتھر رکھا۔

جناب ملکہ معظمہ نے یہان گیارہ بجے قدم رنجہ فرمایا۔ شہزادہ ویلز نے ایڈریس پڑھا جسکا جواب حضور علیا نے برخلاف اپنی عادت کے ایسی آواز حزین سے دیا کہ سامعین کے کانون تک مشکل سے پہنچا کہ مین آپ کے اس ایڈریس کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ جو محبت و عقیدت و اطاعت سے بالکل بھرا ہوا ہے۔ اس رسم مین جو تم نے میرے شریک ہونے کی درخواست کی اُسکے منظور کرنیکے لیئے مین نے اپنے دماغ مین بہ تکلف قوت پیدا کی اور مجھ مین اس خیال سے ہی قوت آگئی کہ مین اس رسم مین شریک ہوکر اپنے شوہر کے ان منصوبون کی تائید کرونگی۔ جو وہ سائنس و آرٹس کی ترقی

تحصیل کے باب مین رکھتے تھے اُنکی تمناے دلی یہ تھی کہ یہان ایسی انسٹی ٹیوشنین (تعلیم گاہین) بنین جن مین سائنسون اور آرٹون کی ترقی ہو۔ اسلیئے مین اِس عمارت کا نام روایل البرٹ ہال آف سائنس آرٹ رکھتی ہون۔ جب بنیاد کا پتھر نہایت مصفا و مجلا اپنی جگہ مین اُتارا گیا تو نفیریان بجنی اور ہائیڈ پارک مین توپین چھوٹنی شروع ہوئین اور پرنس کونسورٹ کی تصنیف کیئے ہوے نغمے گائے گئے۔ ملکہ معظمہ نے خوش نوا نغمہ سرایون کا شکریہ ادا کیا اور پھر مجلس کو برخاست کیا۔

ملکہ معظمہ نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ پرنس کی نمایشگاہ مین جو یوروپ کے مختلف بادشاہ جمع تھے اُنکی ملاقات کے لیئے کبھی داعی نہ ہون مگر جب سلطان روم نے انگلینڈ کی سیر کا ارادہ اپنا ظاہر کیا تو ملکہ معظمہ نے حکم صادر فرمایا کہ سلطان کے استقبال کی تیاریان کیجاتین ۱۸۶۷ء کے واقعات عظیمہ مین سے یہ ایک واقعہ ہے کہ لنڈن مین ۱۳ جولائی کو سلطان عبد العزیز تشریف فرما ہوئے یہ پہلی دفعہ تھی کہ برٹش سرزمین پر امیر المومنین نے اپنا قدم رکھا۔ قصر بکنگھم مین سلطان نے قیام فرمایا۔ اور یہان ایک دن رہکر ونڈسر مین جاکر ملکہ معظمہ سے ملاقات کی۔ ۱۷ جولائی کو سپٹ ہیڈ مین سلطان کو جہازون کی قواعد دکھائی گئی جس سے زیادہ کوئی اور پر لطف سیر سلطان کیلیئے نہ تھی موسم کے تلاطم خیز ہونیکے سبب سے کچھ بے لطفی ہوئی۔ اُنچاس ۴۹ جہاز تھے جنپر ۱۰۹۹ توپین چڑہی ہوئی تھین۔ دو صفون مین جہاز لنگر انداز تھے جنکے اندر شاہی جہاز شاہی مہمانون کو لیکر گیا۔ وکٹوریا البرٹ جہاز کے عرشہ پر ملکہ معظمہ نے سلطان کو آرڈر آوف گارٹر عنایت کیا۔ لنڈن مین سلطان دو ہفتے تک مقیم رہ کر چلا گیا ●

اوسبورن مین جولائی مین چند روز فرانس کی شہنشاہ بانو ملکہ معظمہ کی مہمان رہین ۹ اگست کو ملکہ معظمہ روایل وکٹوریا اسپتال نیٹ لی مین تشریف فرما ہوئین اور وارڈون کو ملاحظہ فرمایا بیمار اور زخمی سپاہیون سے خوش اخلاقی سے پرسش حال کی ۱۸۵۸ء مین لکھنؤ مین ایک سپاہی کے پھیپھڑے مین زخم لگا تھا اور اس زخمی ہونیکے بعد بھی وہ اپنی نوکری کی خدمات بجالاتا رہا۔ وہ اس اسپتال مین تھا جسکی پرسش حال مین ملکہ معظمہ نے خاص توجہ فرمائی ●

ملکہ معظمہ ہمیشہ باقاعدہ ونڈسر و اوسبورن مین و بالمورل مین جاکر رہا کرتی تھین اور سال کا زیادہ تر حصہ اِن کا ان ہی مقامات مین بسر ہوتا تھا۔ اُن کے بن بیاہے بچے اُنکے ساتھ ہوتے

تھے اور ہیا ہے بیچے کبھی کبھی اُن سے آنکر ملتے تھے۔ اور بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے ممتاز امراء
اُنکے مہمان بنتے تھے۔ اسلیئے یہ مشکل سے کہا جا سکتا ہے کہ ملکہ معظمہ کی زندگی بیکار ہی اور تنہائی مین
گزرتی تھی۔ یہ سچ ہے کہ کوئی شخص اُنکے شوہر مغفور کا سا اُنکے دل کا خوش کرنے والا نہین ہو سکتا
تھا۔ مگر اِسکے معاوضہ مین بیٹون اور بیٹیون کی محبت۔ رعیت کی ہمدردی چھوٹی بڑی آرزوئین
کے برلانے والے اسباب کا مہیا ہونا یہ سب موجود تہا۔ اُنکے رنج وغم کا پیالہ لبالب بھرا ہوا تھا
مگر ساتھ ہی محبتون اور برکتون کا پیالہ کنارون تک پر تہا۔ غرض اُنکے شادی وغم کے میزان کے
دونون پلڑے برابر تلے ہوئے تھے۔ جب ملکہ معظمہ نے اپنی بیٹی شہزادی لوئزا کو کچھہ اشارۃً یہ
لکھا کہ گھر مین کچھہ دلچسپی نہین تو بیٹی نے عرض کیا کہ گستاخی معاف ہو۔ گھر اب بھی بڑا دلچسپ ہے
جب ہم آپکے ساتھ ہون۔ اِن سالون مین جنکا ہم ذکر کر رہے ہین بالموریل مین ملکہ معظمہ کا وقت
خوشی کے ساتھ میسر ہوتا تھا۔ اِسکا مفصل حال انہون نے خود اپنے سفرنامہ ہائی لینڈ مین چھپوا
شائع مشتہر کیا۔ اور اپنا روزنامچہ بھی لکھا۔ اِسمین ہائی لینڈس کی رسوم کا اور قدرتی سیرگاہون
کا اور اسکے مقامات کی سیر سیاحت کا بڑا دلچسپ بیان لکھا ہے۔ ہم اُسمین سے کہین کہین سے
حالات انتخاب کر کے لکھتے ہین۔ وہ ہوہیلو دین مین لکڑیون کے مشعلون کی کیفیت یہ لکھتے ہین کہ
وہان وہ سواری مین بیٹھکر باہر گئین اور جب واپس آئین تو دو لڑکے ہاتھون مین لکڑی کی مشعلین لیے
ہوئے ملے۔ لوئیس باہر گیا اسنے ایک مشعل اپنے ہاتھ مین لے لی اور گاڑی کے ایک جانب مین چلنے
لگا۔ جب ہم بالموریل کے قریب آئے تو پہرے والے اور اُنکی بیبیان اور بچے اور نوکر چھوکرے
اور اور آدمی ہاتھون مین مشعلین لیئے ہوئے ملے بروُن نے بھی ایک مشعل ہاتھ مین لے لی ہم گھر
مین جاکر اُترے۔ وہان لیوپولڈ ہمسے ملا۔ اسکو بھی ایک مشعل دیگئی۔ یہ سب ہمارے گھر کے گرد پہرے
روس سب سے آگے تہا اور نفیری بجاتا تھا اور زینے کی سیڑھیون پر چڑھتا جاتا تھا۔ پھر سب نے
گھر کے پاس مشعلون کو یکجا جمع کر کے الاؤ لگا دیا۔ پھر وہ سب ناچے اور روس نے نفیری بجائی۔
ایک اور مقام کا حال انہون نے لکھا ہے کہ لوگ میرے سامنے ناچے اور اُن مین شراب کا
دور چلا اور میرے اُنہون نے چیرز دیئے۔ کچھہ گڑبڑ کر کے مجھے ایڈریس بھی دیا۔ میرے ہمیشہ زندہ
رہنے کی دعا مانگی۔ گو یہ ساری باتین خوشی کی تھین۔ مگر میرے دل مین ڈنر کھانے سے پہلے اور تنہائی

مین اور سونیکے وقت اندوہناک خیالات کا ہجوم ہوتا تھا اور مجھے اپنے زمانہ گزشتہ کے عیش و نشاط کے دن یاد آتے تھے اور شوہر یاد آتا تھا - وہ ہمیشہ اُس صحرائی مقام مین جو بالکل پہاڑون کے اندر واقع ہے کچھ نہ کچھ بنایا کرتا تھا ؛

ملکہ معظمہ نے بھیڑون کی اون کترنے کا عجب حال لکھا ہے کہ سارے ہائی لینڈس مین یہ دستور ہے کہ جاڑون مین وہ نشیب کے ملک مین بھیڑین بھیجتے ہین تو انکی اون قائم رکھنے کے لیئے یہ ترکیب کرتے ہین کہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کے درمیان بھیڑون کے بند کرنے کا ایک بڑا احاطہ بناتے ہین اسکے باہر ایک بڑا کنڈ بناتے ہین اور اُسکو تمباکو کے عرق اور صابن سے بھرتے ہین اور پھر انہین بھیڑون کو ایک دوسری کے بعد ڈبوتے ہین اور پھر کنڈ سے ایک آدمی ہر ایک بھیڑ کو باہر نکالتا ہے اور پھر اُنکو ایک دوسرے احاطہ مین لے جاتا ہے یہان جب تک بھیڑین رہتی ہین کہ وہ خشک ہو جائین - ایک دیگ آگ پر رکھی ہوتی ہے - اسمین تمباکو اور صابن و پانی بھرا ہوتا ہے - یہ سب چیزین جوش کھاتی ہین - اور ایک ٹب کے کھولنے سے کنڈ مین جاتی ہین - ایک بڑی خوبصورت گلرخ لڑکی سر پر ایک لمبا چوڑا کپڑا اوڑھے ہوئے یہ کام کرتی ہے کہ گرم پانی کو نکالتی ہے اور بچے اور کتے اُسکے گرد جمع ہوتے ہین اور بہت سے آدمی اور گڈریئے اسکی مدد کرتے ہین یہ سیر بھی عجب خوشنما ہوتی ہے ؛

ایک جگہ وہ بیان کرتی ہین کہ مین صحرائی مسکینون مین اصطباغ دینے کی رسم مین شریک ہوئی - وہان خاص نماز بڑی موثر پڑہی گئی - مین نے بچہ کے باپ کو ایک چاندی کا انجورہ دیا اور بچہ کا بوسہ لیا - پھر سب کے ساتھ بچے اور اسکی مان کے جام صحت کے پینے مین شریک ہوئی ؛

دریائے ڈی مین ایک گنڈار بچے کے ڈوبنے کا حال بڑا دردناک لکھا ہے کہ دریا سے بچہ کی لاش برآمد ہوئی اور بورچی خانہ کی میز پر سفید چادر کے نیچے رکھی گئی - بیچاری مان سے مین اور شہزادی پرنسس بئیٹرس ملنے گئی - اول وہ ہمکو دیکھکر چلا کر روئی - جب مین نے اسکا ہاتھ تھاما - اور کہا کہ مجھے تمہاری مصیبت و غم کا دلی رنج ہے یہ کیسا دردناک واقعہ ہے ! - تو اُسنے اپنے تئین ضبط کیا اور اُسنے اپنی تسلیم و رضا کا مضبوطی سے اسطرح اظہار کیا کہ ہمکو قادر مطلق پر بھروسا رکھنا چاہیئے اور جو مصیبت و بلا ہم پر واقع ہو اسپر صبر کرنا چاہیئے - اس حال کے دیکھنے سے انسان کا عقل و شعور بڑہتا ہے

وہ اپنے نوکر مسٹر برون کے باپکے مرنے کا حال لکھتی ہین کہ دروازے مین مسٹر کیمبل پادری
اور اُنکے نزدیک اور آدمی دروازہ سے باہر کھڑے تھے۔ جب پادری نے دعا مانگنی شروع کی تو
مسٹریس برون اُٹھکر میرے پاس آکھڑی ہوئی افسوس ہو کہ دیکھ کچھ نہین سکتی تھی مگر سُن سب
کچھ سکتی تھی۔ جب تک دعا پڑھی گئی وہ کرسی پکڑے کھڑی رہی دعا کے ختم ہونے پر برون آیا۔ اور ماں سے
عرض کی کہ آپ یہین بیٹھی رہین۔ وہ اور اُسکے بھائی جنازے کو اُٹھاکر لے گئے۔ جنازے کے پیچھے آدمیون
کی قطار چلی۔ ہم بھی جلدی سے اندر سے باہر آئے اور جنازے کو تابوت لے جانے والی گاڑی مین رکھتے
ہوئے دیکھا۔ پھر ہم ایک پہاڑی پر چڑھ گئے اور ہمنے جنازے کی سواری دیکھی۔ یہ بڑی خوش
نصیبی تھی کہ بارش موقوف ہوگئی تھی۔ مین اپنے گھر واپس گئی اور اپنی پیاری مسس برون کو تسلی
و تشفی دینے لگی۔ مین نے اُسکو ماتمی تعویذ دیا جس مین اسکے خاوند کے بال مین نے رکھے جنکو مین نے
کل کترا تھا اور اُسکے بیٹون مین سے ہر ایک کو ایک تعویذ مین بال رکھکر دونگی۔

اگست سنہ ۱۸۶۷ع مین ملکہ معظمہ کیلسو مین تشریف لے گئین۔ وہان اُنھون نے سب سے زیادہ
دلچسپ بات یہ دیکھی کہ اُنکے چلنے کی گاڑی کے گرد حسین نوجوان لیڈیان اپنی دوشیزگی کا سفید
لباس پہنے ہوئے اور اُسکو پھولونکی کلیون سے آراستہ کیے ہوئے موجود ہین۔ اس وقت
ملکہ معظمہ ڈیوک لک لیوچ کی مہمان تھین جنکا محل سنہ ۱۷۱۸ع مین تعمیر ہوا تھا۔ وہ ایک پاکیزہ
پارک مین بنا ہوا تھا اِس مین بڑے اونچے اونچے پرانے درخت تھے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ یہ پہلی
دفعہ تھی کہ مین یہان پہلی طرح سے ملاقات کرنے آئی۔ مین اپنے پیارے پیا البرٹ کے خیال
مین ڈوبی ہوئی تھی کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو یہان یہ کام کرتا وہ بات کہتا وہ ہر چیز کے گرد پھرتا ہر چیز
کی توصیف کرتا ہر شئے کو دیکھتا بھالتا افسوس ہو کہ یہ سب کچھ ہی اور سب کچھ رہے گا پر وہ نہ رہا
پھر یہان سے مین سر والٹر سکوٹ کے محل سکونت مین گئی۔ جہان وہ رہتا تھا اُسکے سارے کمرے
دیکھے اُسکے ڈرائنگ روم مین وہی سارا اسباب اور کتبخانہ موجود تھا جو اُسکی زندگی مین تھا بہت
سے قصون و نظمون کے مسودے اُسکے ہاتھ کے خوشخط لکھے ہوئے دیکھے جنمین کہین کاٹ کوٹ نہ تھی
اور بہت سے تبرکات دیکھے جو سر والٹر نے خود جمع کیے تھے۔ اُسکے مطالعہ کرنے کا کمرہ تاریک چھوٹا
سا دیکھا۔ ایک چھوٹے سے برج مین اُسکا سٹیچو برونز کا بنا ہوا رکھا تھا جو اُسکی موت کے بعد ڈھالا

گیا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ سر والٹر کے مطالعہ کرنے کے کمرے مین اُس کا جرنیل دیکھا۔ جسپر دستخط کرنیکے لیئے مجھسے مسٹر ہوپ کوٹ نے درخواست کی۔ مین اُسپر اپنے نام لکھنے کو اپنی عزت سمجھی۔ پھر ہم نے اور دو تین کمرون مین جاکر پرانے ہتیارون وغیرہ کے عمدہ نمونے بنے ہوے دیکھے۔ ایک شیشے کے صندوق مین سر والٹر کی پوشاک جو اُسنے آخر پہنی تھی دیکھی پہر ڈرائنگ روم مین وہان گئے جہان یہ اُس نامور انشاپرداز قصہ طراز کو موت آئی تھی ؎

ستمبر سنہ ۱۸۶۷ء مین ڈیوک رچمنڈ کی شکارگاہ کی سیر کی۔ سفری اسباب کے نہ پہنچنے سے لیڈیون کو سخت تکلیف ہوئی۔ وہ ڈنر کے کھانے مین گھوڑے کی سواری کے لباس مین گئین میرے پاس ٹوپی نہ تھی۔ مین نے اپنی ایک ملازمہ کی سیاہ لیس دار نقاب لی اور اسکو ایک ترکیب سے زنانی ٹوپی بنایا۔ اور اسکو سر پر رکھا۔ آدھی رات آگئی مگر اسباب سفر نہ آیا۔ ایک بجے برنی نے مجھسے عرض کیا کہ آپ خواب راحت فرمائین اسباب کی خبر اب تک کچھ سننے مین نہین آئی کہ کہان ہے۔ میری ملازم عورتین کچھ اسباب ساتھ نہ لائی تھین مجھے یہ پسند نہ تھا کہ مین بغیر اسکے سونے جاؤن کہ ضروری سونیکے کپڑون کا تھیلا پاس نہو۔ ناچار کچھ ترکیب کی گئی۔ جس مین کچھ آرام نہ ملا۔ دو بجے بچھونے کے اندر مین جاکر لیٹی۔ مین تھکی ہوئی ایسی تھی کہ اِس بے آرامی مین بھی تین بجے مجھے نیند آگئی“۔ ملکہ معظمہ کی قرابت نسبت کی اٹھائیسوین سالگرہ تھی کہ بالمورل مین ملکہ معظمہ نے اپنے شوہر کا سٹیچو کھولا۔ یہ عطیہ ملکہ معظمہ نے اپنی رعایا کو اپنے پاس سے عطا کیا تھا ؎

سنہ ۱۸۶۸

پارلیمنٹ کے آپس کے مباحثون سے ملکہ معظمہ کا دماغ پریشان ہورہا تھا کہ شروع سال مین انکو یہ اور تشویش ہوئی کہ شہزادہ لیوپولڈ ایسا علیل ہوا کہ اسکے بچنے کی توقع منقطع ہوگئی۔ مگر وہ خدا خدا کرکے تندرست ہوا۔ اسکے بعد پھر ملکہ معظمہ پر یہ صدمہ ہوا کہ مارچ سنہ ۱۸۶۸ء مین اُنکے بیٹے ڈیوک ایڈنبرا (شہزادہ الفرڈ) کی جان جاتے جاتے بچ گئی۔ وہ اپنے جہاز گلاٹی مین آسٹریلیا گئے تھے۔ بندرگاہ سڈنی مین انکا جہاز لنگرانداز ہوا۔ اِس بندرگاہ مین اِن کی دعوت

تعظیماً کی گئی جسمین ملاحون کے گھرون کے لیئے فنڈ مین مدد کرنے کی تجویز پیش ہوئی وہ اِسمین گئے اور سر ولیم مینگ سے کھڑے باتین چیتین کرتے تھے کہ ایک آدمی نے اُسکی پیٹھ مین گولی ماری وہ ہاتھون اور گھٹنون کے بل آگے گرے اور چلائے کہ ہائے خدا میری پیٹھ ٹوٹ گئی اُنکو اُٹھا کر ایک خیمہ مین لے گئے۔ زخم مین سے گولی نکالی اور امتحان کرنیسے معلوم ہوا کہ کسی اعلےٰ عضو مین ضرر نہین پہنچا۔ اُنکے بدن سے خون بہت نکل گیا۔ اِس سببسے دماغ مین ضعف بہت ہوگیا مگر یہ بہادر جہازران شہزادہ حواس باختہ نہین ہوا۔ جو لوگ اِنکی طرف سے متردد تھے اُنکو یہ خوشخبری پہنچی کہ شہزادہ زیادہ مجروح نہین ہوا۔ آٹھ روز مین وہ اچھے ہو گئے۔

اِس حادثہ سے کولونی کے رہنے والے بڑے مشوش ہوئے۔ اُنھون نے قاتل اوریل کو فوراً گرفتار کر لیا۔ شہزادہ تو چاہتا تہا کہ وہ معاف کر دیا جائے مگر جرم کی تحقیقات کے بعد ۲۳- اپریل کو اُسکو پھانسی دیگئی۔

یہ امر قابل اطمینان تحقیق نہین ہوا کہ قاتل نے گولی کیون ماری۔ گو لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ آیرلینڈ کے باغی فرقہ فینین کا جاسوس تہا۔ شہزادہ کی اس آفت ناگہانی کے شکریہ مین سڈنی مین ایک اسپتال بنایا اور اُسکا نام الفرڈ اسپتال رکھا۔ سات ہزار پونڈ اسکے بنانے مین خرچ ہوا۔ شہزادہ جس پستول سے زخمی ہوا اُسکو ساتھ لایا۔

ملکہ معظمہ نے ایک چھوٹی سی کتاب تصنیف کی اسمین روزنامچہ سنہ ۱۸۴۱ء سے سنہ ۱۸۶۱ء تک کی ایام تعطیل کا اپنے قلم سے لکھا تہا۔ گو اسمین نہ تاریخ کی سنجیدگی و عالی مرتبگی اور نہ علم ادب کی علو شان تھی۔ مگر اسمین ایسی خوبیان تہین کہ لوگ اُسکے پڑہنے کے مشتاق ہو گئے وہ ایسی مطبوع خلائق ہوئی جسکی توقع نہ تھی اِس کتاب کے خاص عام پسند ہونیسے ملکہ معظمہ کو نہایت خوشی ہوئی۔ انھون نے اُسکا ایک نسخہ چارلس ڈکنس کی خدمت مین بھیجا اور اسپر یہ لکھا کہ یہ ایک ہدیہ ہے نہایت کمتر مصنف کی طرف سے ایک اعلی درجہ کے مصنف کی خدمت مین۔ یہ کتاب ملکہ معظمہ نے بادشاہ ہونے کی حیثیت نہین لکھی تھی بلکہ گھر کی مان بن کر لکھی تھی۔ اور اسمین بیان بیان کیا تھا کہ گھر مین محبت نرم دلی بے ریا باتین کیونکر کرنی چاہیئن۔ عورتین انتظام خانہ داری کیونکر کرین۔ مادرانہ حقوق کس طرح ادا کیئے جائین۔ پیار اخلاص محبت کا برتاؤ گھر مین کیونکر ہو

ملکہ معظمہ کی تصنیف کی ہوئی کتاب

انپر اور ملک پر جو قابل عاقل شوہر کے مرنیسے مصائب نازل ہوئی تہین انکا بیان کیا تہا۔ اِس مختصر کتاب مین پبلک مضامین سوائے اِس ایک مضمون کے کوئی اور نہ تہا کہ بادشاہ اور رعایا کے درمیان باہمی تعلقات کیا ہوتے چاہئین۔ اِس کتاب مین اُنہون نے اپنا میلان خاطر سکوٹ لینڈ کے پریس بائی ٹرین چرچ کی طرف ظاہر کیا تہا جسپر پروٹسٹنٹ چرچ کے پادریون نے اعتراض کیا کہ انگلینڈ کے پادشاہ کے لیئے ضرور ہے کہ وہ صرف پروٹسٹنٹ چرچ کی حمایت کرے۔ مگر یہ اعتراض اُن کا بیہودہ تہا اسلیئے کہ ملکہ انگلینڈ نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ سکوٹ لینڈ کے چرچ کی بہی حامی ہوگی*

اِس زمانہ مین افواہ اُڑی کہ ملکہ معظمہ کا یہ ارادہ ہے کہ وہ اپنی سوشیل لائف (معاشرت) بدستور سابق اختیار کرینگی۔ اِس افواہ کے غلط ہونیکے باب مین ٹائمز اخبار مین یہ خاص اطلاع مشتہر ہوئی کہ لوگون کے دلون مین یہ خیالات غلط پیدا ہوئے ہین جو اکثر اخبارات مین شائع ہوتے ہین کہ ملکہ معظمہ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ شوہر کے مرنیکے بعد سوسائٹی مین وہی باتین اختیار کرینگی جو شوہر کی زندگی مین کرتی تہین یعنے لیویان لین گی اور خود بال کے جلسے کرینگی اور پہلی طرح عیش و نشاط کے جلسون کی صدرنشین ہونگی۔ ملکہ معظمہ خوب سمجہتی تہین کہ میرے رعایا کو میرے دیکہنے کی کب آرزو ہوا کرتی ہے انکی اِس خیرخواہانہ محبانہ آرزو نکے برلانے مین وہ دریغ نہین کرتی تہین اور اپنی رعایا کے دلون کو خوش کردیا کرتی تہین۔ پبلک مین جہان اپنے جانے مین رعایا کی بہبودی و آسودگی جانتی تہین وہان جاتی تہین۔ قومی اغراض کی مجالس مین جاکر رعایا کی بہلائی کے لیئے لوگون کی ہمتین بندہوانے اور ترقی کرانے مین خود شریک ہوتین۔ غرض قومی کامون کے کرنے مین کبہی انکو دریغ نہوتا۔ خواہ انکی اپنی ذات مبارک کو کیسی ہی تکلیف و اذیت پہنچتی۔ سلطنت کے اعلے درجہ کے فرائض انکے ذمہ پر ایسے تھے کہ جنکے ادا کرنے سے انکی قوت مین ضعف آتا جاتا تہا اور صحت مین خلل آتا تہا۔ بس اِن فرائض کے ادا کرنیکے سوا اِن مراسم شاہی کے ادا کرنے کا تقاضا کرنا جنکو اُنکے خاندان کے آدمی اچھی طرح ادا کرسکتے تھے اُنکو اصلی فرائض کے ادا کرنے مین قاصر بناتا تہا۔ وہ اپنی رعایا کی تمام خیرخواہانہ درخواستون کو منظور فرماتی تہین۔ تجارت کے لیئے انکی ہمت بندہواتی تہین۔ سوسائٹیون کو سہارا دیتی تہین غرض جتنا کام وہ کرسکتی تہین اتنا کام کرتی تہین۔ اسلئے اور زیادہ کام کرنے کی خواہش کرنا اُنکی صحت

و طاقت کو زائل کرتا تھا۔

لنڈن مین گرمی اور ملکہ معظمہ کا سوئزر لینڈ کا سفر

۱۸۶۸ع مین لنڈن مین ایسی شدت سے گرمی پڑی کہ پہلے کبھی نہین پڑی تھی ملکہ معظمہ نے اپنی ساری عمر مین گرمی کی شدت سے ایسی تکلیف نہین اُٹھائی تھی جیسی کہ اِس سال مین۔ وہ برآمدہ مین یا خیمے کے سایہ مین بیٹھکر کھلی ہوئی ہوا مین کام کرتی تھین۔ اِدہر گرمی نے ستایا اُدہر وزرا کے اختلافات نے تھکایا۔ جسکے سبب سے اُنکے اعصاب دماغی مین ایسا خلل آیا کہ اُنکو غش آنے لگے۔ جس کو دیکھکر اطبا کے بھی ہوش اُڑے۔ جب پارلیمنٹ بند ہوئی تو اطبا نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ جناب عالیہ سوئزرلینڈ تشریف لیجائین۔ وہ ۶۔ اگست کو لیوسرن کی لیک (جھیل) پر رونق افروز ہوئین۔ اِس سفر مین اُنھون نے اپنے ملکہ ہونے کو چھپایا اور کونٹیس کنٹ بنایا۔ اُنھون نے یہان کے قدرتی جلوہ گاہون کی سیر سے دماغ کو تازہ کیا۔ اور ایک مہینے تک یہان کی گلگشت مین بسر کی۔ ۱۱۔ ستمبر کو ونڈسر کیسل مین تشریف لائین اور یہان سے ۱۴۔ ستمبر کو بالمورل روانہ ہوئین۔ جب تک سکوٹ لینڈ مین اپنے گھر مین مقیم رہین، اپنی عادت کے موافق جھونپڑون کے غریب رہنے والون کے ساتھ بھلائی کرتین اور اُنسے ملتین۔ روز نامہ نگار کہ گھری جھونپڑون کے رہنے والون کے ساتھ اُنکی ملاقات کی یہ روایت کرتے ہین کہ وہ ایک جھونپڑے مین گئین۔ اور اُسکے اندر ایک قریب المرگ آدمی کے تکیے مین سے کانٹے اپنے ہاتھون سے نکالنے لگین۔ پھر اُنھون نے خود یہ درخواست کی مجھے یہان تنہا چھوڑ جاؤ۔ پھر وہ اِس بیمار کے بستر پر بیٹھ گئین اور اُسکو تسکین دینے لگین اور اِس قریب المرگ بیمار کو سب کے پادشاہ کے پاس کے لیے آمادہ کرنے لگین۔ اسوقت صحیح کو یہ پرانی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ جھونپڑون مین بادشاہ بانو کی اور ملکائین ماؤن کی تیمارداری کرینگے۔ غرض غریب پرور ملکہ نے غریب رعایا کی موت مین اُنکی ہمدردی کرنے سے اور تجہیز و تکفین مین شریک ہونے سے ثابت کر دیا کہ سب آدمیون مین انسانیت ایک ہی ہے۔

مسٹر جارج پی بوڈی کا عطیہ

۵۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ کو اطلاع ہوئی کہ مسٹر جارج پی بوڈی نے لنڈن کے غربا کے مکانون کی درستی کیواسطے ایک لاکھ پونڈ عطا کیے ہین۔ یہ عطیہ اُنکا دوبارہ تھا۔ جو پہلے عطیے کے ساتھ ملکر ساڑھے تین لاکھ پونڈ کا ہوتا تھا۔ انگلینڈ مین لوگ اسکو اپنی خفت سمجھتے تھے کہ یہان کے لکھ پتیون کو ایک اجنبی آدمی نے خیرات کرنے کا طریقہ سکھایا لیکن چینون

بدبینون نے مسٹر پی بوڈی کے عطیہ کی کم قدری کے لیئے ایسے شاخسانے نکالے کہ اس عطیہ کے روپے سے جو مکانات بنے اسمین غربا تو جاکر بسے نہین متوسط درجے کے نوجوان اور کلرک وغیرہ آباد ہوئے۔ مگر یہ نہین سمجھے کہ متوسط درجہ کے آدمی جو اپنے مکانات خالی کرینگے تو اُن مین غربا بسکر آرام و آسایش حاصل کرینگے اور اپنے گھر کے اسباب تیار کرنے کا بوجھ اُنکے سر سے کم ہوگا۔

۱۴ دسمبر کو پرنس کونسورٹ کی برسی حسب معمول فرگیمور مین ہوئی کہ ملکہ معظمہ مع اپنے سارے اہل و عیال کے مقبرے مین گئین۔ شہزادی لوئیس اِس سبب سے برسی مین شریک نہ ہوسکین کہ اُن کے ہان بچہ عنقریب پیدا ہونے والا تہا۔

ملکہ معظمہ کو اپنے شوہر کے مرنیکے بعد اپنے خانگی کامون مین صرف اِس کام کی طرف زیادہ توجہ رہی کہ وہ اپنے شوہر کی زندگی کے کامون کو اور اُنکے خصائل ستودہ و سیرت پاکیزہ کو دنیا مین مشہور کرین۔ اُنکے دل مین یہی باتین بسی رہتی تہین کہ اُنکے شوہر کے بت قائم ہون مقبرے کی عمارت بڑی رفیع الشان بنے۔ پہر آخر اُنکا ارادہ یہ ہوا کہ ایک اور قسم کی یادگار اُنکی یاد روزگار بنائی جائے کہ اُنکی نوعمری کے اور اُنکے متاہل ہونیکے ابتدائی حالات ایک کتاب مین لکھے جائین۔ کون ایسا غمزدہ ہوتا ہے کہ اپنے عزیز کے مرنیکے بعد اِس قسم کی یادگار بنانی نہ چاہتا ہو؟ مگر وہ اُسکے حال مین ایسی بے نظیر حکایات اور بے مثل روایات ملکہ معظمہ کی مثل کب لکھ سکتا ہے؟ اکثر بادشاہون کی کتابون پر نکتہ چینی عیب بینی کم ہوا کرتی ہے مگر یہ کتاب ایسی لکھی گئی کہ تواریخ مین کیا تو کتابین بالکل ایسی تصنیف ہی نہین ہوئین یا اگر ہوئین تو چند۔ کہ وہ علم ادب کے اعتبار سے مستحق تحسین و آفرین ہون۔ اور تاریخ کے گوشون پر اپنی نطانت کی روشنی ایسی چمکائین کہ کہین اسکی نظیر نہین ملی۔ ملکہ معظمہ مین یہ ملکہ خداداد تہا کہ وہ سچی باتون کو سلیس زبان مین بیان کردیتی تہین۔ پرنس کونسورٹ چھپا ہوا رستم تہا۔ اپنی تئین نقاب کے اندر چھپائے رکھتا تہا۔ اور کسر نفسی کے عمق مین غرق رہتا تہا اسلیئے اسکی جبلی اوصاف کی بہت تہوڑی جھلک نظر آتی ہے۔ گو اُنکی حسن صورت اور خوشنما رنگت اور اُنکا تناسب اعضا قابل تعریف نظرون کے سامنے تہا۔ مگر اُن کا حسن سیرت آنکھون کے سامنے نہ تہا۔ وہ اِس بات کو اپنا فرض اور عین مقصود زندگانی جانتے تھے کہ مین وکٹوریا مین سمٹ کر سما جاؤن۔ اب ملکہ معظمہ کی باری تھی کہ وہ اپنے تئین مٹا کر شوہر مین

سمائین۔ مگر ملکہ معظمہ نے اِس انصاف کرنے مین اپنی ذات کے لیئے نا انصافی کی ؛

کتاب جسمین پرنس کونسورٹ کی ابتدائی ایام زندگی کا حال لکھا ہے۔ اسکا مصالح خاندان شاہی مین اُنکے مرنیکے بعد کئی سالون تک جمع ہوتا رہا اُنکے روزنامچے اور یادداشتین اور خطوط جمع کیئے گئے۔ جو اُنکی تحریرات جرمنی زبان مین تہین اُنکا ترجمہ اُنکی بڑی صاحبزادی نے انگریزی زبان مین کیا۔ یہ سارا مصالح جنرل گرے صاحب کو دیا گیا جو ایک مدت تک ملکہ معظمہ کے کاشانہ معلے کے ایک رکن تھے۔ اُنہون نے اِن سب کو مرتب کرکے ایک کتاب بنائی جو فقط اسلیئے تھی کہ ملکہ معظمہ کی اولاد اسکو پڑھے یا خاص احباب اُنکے اسکو مطالعہ کرین۔ مگر بعد ازان عوام مین اسکی اشاعت کا ارادہ ہوا۔ اسمین بہت سی باتین ایسی لکھی ہوئی تہین کہ جنرل گرے کو عوام مین اِسکے مشتہر کرنیکے اندر تامل تہا۔ مگر ملکہ معظمہ نے اسکی کچھہ پروا نہین کی۔ اُنکو رعایا کے ساتھہ اور رعایا کو اُنکے ساتھہ ایسی یکدلی اور محبت اصلی تھی کہ وہ اِن باتون کو اپنی رعایا سے چھپانا نہین چاہتی تہین۔ غرض یہ کتاب سنہ ۱۸۶۷ء مین چھپکر شائع ہوگئی ؛

سنہ ۱۸۶۹ء

پارلیمنٹ کا افتتاح ملکہ معظمہ کی غیر موجودگی میں

۱۶۔ فروری کو پارلیمنٹ کو کمیشن نے کھولا۔ لارڈ چنسلر نے ملکہ معظمہ کا سپیچ پڑھا۔ ملکہ معظمہ کے موجود نہ ہونے کے سبب سے کے بی نٹ نے پارلیمنٹ مین یہ امر پیش کیا کہ اس سپیچ کا جواب جب چاہیئے کہ ملکہ معظمہ خود موجود ہون۔ یہ امر غیر معمولی سا معلوم ہوتا تہا مگر پہلے ہی ایسا ہوچکا تہا کہ ملکہ معظمہ کے غیر موجود ہونیکی صورت مین اُنکی سپیچ کا جواب نہین دیا گیا۔ اور ملکہ معظمہ کے موجود نہونیکی وجہ تھی کہ شروع سال مین شہزادہ لیوپولڈ سخت علیل ہوگئے تھے جسکے سبب سے اُنہون نے نہ تخت پر جلوہ افروز ہوکر سپیچ دیا نہ کامنس ہوس کا ایڈریس لیا ؛

ملکہ معظمہ کو ایک مہینہ کے بعد یہ ایک اور فکر پیدا ہوا کہ ڈرام سٹاف مین بیٹی کا ایک نوکر بیمار ہوگیا۔ جسکے سبب سے شہزادی کو بچون کی خدمت گزاری مین محنت مشقت کرنی پڑی۔ شہزادی خوش طبعی سے اپنی مان کو لکھتی ہین کہ آپکا اِس بات کے سننے سے دل بہلے گا کہ بڑھیا میلنگ میرے چھوٹے بچے کے ساتھہ سوتی ہے اور بچے کے سارے کام اُسکے ذمہ ہین مگر وہ بہت بڑھیا ہے اور اِس قابل

نہین کہ وہ بچے کو نہلائے دُھلائے اور صبح شام کپڑے پہنائے اِن سب کامون کو مین خود
کرتی ہون۔ اسکا آپ کچھ فکر و تردد نہ فرمائین مجھے اِن کامون کے کرنے سے کچھ تکلیف نہین ہوتی
جب لوئیس صبح کو معمول کے موافق گھوڑے پر سوار ہوتا ہے یا اپنے اوفس کو جاتا ہے تو مین وکٹوریا
اور ایلا کو ساتھ لیکر باہر جاتی ہون۔ یہ لڑکیان خوب دل بہلانیوالی ہین فقط۔

یہ شہزادی کی خوش نصیبی تھی کہ اُنکی نامور مادر نے انکی تعلیم و تربیت ایسی کی تھی کہ وہ
اپنے افلاس کی حالت مین سارے کام خوشی خوشی چلا لیتی تھین۔

مسٹر کارلائل ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین ایسے عالم متبحر تھے کہ اُنھون نے اپنی عقل و
دانش کی روشنی سے سلطنت کو روشن کر رکھا تھا۔ اِنسے ملکہ معظمہ نے ملاقات کی درخواست
کی۔ اسوقت وہ بھی غمزدہ ہو رہے تھے۔ انھون نے ملاقات کی اور اُسکا حال یہ لکھا کہ ملکہ معظمہ
اپنے کل وضع و اطوار و گفتار کردار مین مہذب و شائستہ تھین جو باتین اُنھون نے مجھ سے
کین اُنسے انکی قدر و وقعت میرے دل مین بہت بڑھ گئی۔ کچھ گھٹی نہین۔

۱۷۔ اپریل کو ملکہ معظمہ ایلڈر شوٹ مین رونق افروز ہوئین صبح کو موسم ایسا خراب تھا
کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سپاہ کا ریویو موقوف رہیگا۔ مگر دوپہر کے قریب بادل پھٹ گیا ملکہ معظمہ مع
اپنے مصاحبین کے کیمپ مین گئین۔ وہان لنچ تناول فرمایا۔ ۳ بجے آٹھ ہزار سپاہ کا معائنہ کیا۔
ملکہ معظمہ ایسی باتون سے تو دل بہلاتی تھین جیسی اوپر بیان ہوئین ورنہ اُنکی تنہا نشینی
روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ انھون نے اِس باب مین شہزادی لوئیس کو خط لکھا ہے جسکے جواب مین
۱۷۔ اپریل کو اُنھون نے اپنی مان کو یہ خط لکھا۔ اگر آپ نواسیون مین سے کسی نواسی کو اپنے پاس
رکھنا چاہینگی تو ہم کو اُس سے بڑی خوشی ہوگی۔ ہم آپ کی درخواست کے موافق کام کرینگے مین
صرف آپ کی خاطر کے لیئے اِس بات کو اکثر افسوس کے ساتھ خیال کرتی ہون کہ آپ کی کیسی
تنہائی مین گزرتی ہے جو آپ کی اولاد بڑی ہوتی جاتی ہے وہ علیحدہ ہوتی جاتی ہے اور جو گھر مین
رہتی ہے اسکے بچے نہین ہوتے جنسے کہ آپ کا دل بہلے۔ آپکے بہت سے نواسے نواسیان
پوتے پوتیان ہین۔ اِن مین سے جسکو آپ مانگین گی۔ اسکو والدین دیدینگے۔ اور خوش ہونگے
کہ ہمارے بچے اُسی چھت کے نیچے پرورش پاتے ہین جسکے نیچے ہمنے خود پرورش پائی ہے

اور ہمارا بچپن خوشی سے بسر ہوا ہے اور ایسی مہرپرور جدہ ماجدہ اُنکی تربیت کے لئے موجود ہین
مئی مین ملکہ معظمہ کے پاس بلوچر کی کونٹس آ گئی تہین جنسے اُنکو بڑی محبت تھی اور وہ اُنکا
دل بہلانا جانتی تہین اسلیئے وہ تنہا نہین رہین ✤

خدیو اسمٰعیل پاشا کا انگلستان مین آنا

۱۸۶۹ء سنہ ۱۸۶۹ء مین اسمٰعیل پاشا خدیو مصر انگلینڈ مین پہلے آئے تھے اب دوبارہ ۲۲ جون
کو آئے۔ آٹھ روز تک یہان مقیم رہے جن مین جلسے دیکھتے رہے اور دعوتین کھاتے رہے۔ ۲۴ جون کو
چارنگ کروس مین پرنس ویلز نے ملکہ معظمہ کیطرف سے آنے کی مبارکباد دی۔ وہ شہزادہ ویلز کے
ساتھ قصر بکنگھم مین چیزر کے غل وشور مین تشریف لے گئے۔ اسی تاریخ قصر بکنگھم سے ونڈسر مین
ملکہ معظمہ سے ملاقات کرنے گئے۔ وہان اُنکے ساتھ تناول طعام فرمایا۔ برٹی پارک مین پانچہزار سپاہ
کا ملاحظہ کیا۔ دوسرے دن خدیو بال ہوریل مین آیا۔ یہان شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز کے ساتھ
کھانا نوشجان فرمایا۔ یہان آنیسے اُسکی غرض یہ تھی کہ سلطان روم کی اطاعت سے اُسکو آزادی
ہو گو اس کام مین اسکی اعانت تھوڑی سی گئی۔ مگر وہ اس منصوبے مین رہے کہ سلطان کے برخلاف
انگلینڈ سے مدد ملے ✤

مسٹر پی بوڈی کا بت تیار ہونا

لنڈن مین روائل اکسچینج کے قریب مسٹر پی بوڈی کا سٹیچو قایم ہوا۔ اس کام مین ملکہ
معظمہ نے بڑا دل لگایا۔ شہزادہ ویلز نے اُنکے حکم سے ۲۳ جون کو اس سٹیچو پر سے نقاب اُٹھایا۔
اور اپنی استعداد خداداد سے بڑا فصیح وبلیغ سپیچ دیا۔ اور اسمین اشارۃً اور کنایۃً اِن باتون کا بیان
کیا جو اُنکو امریکہ مین اپنے سفر مین پسند آئی تہین۔ اسوقت مین جتنی سپیچ دی گئی وہ سب بڑی
دلچسپ تھی۔ مسٹر میورلی وزیر یونائیٹڈ سٹیٹس نے بیان کیا کہ بلند اقبال ہردلعزیز مسٹر پی بوڈی
نے اِس راز کو کھولا جسکے لیئے بخیل بے فائدہ افسوس کرتا ہے اُس نے وہ فن منکشف کیا کہ
جس سے ہمیشہ ہر وقت مین دولت عظیم قائم رہی ہین اسوقت ڈیون فشر کی قبر پر کتابہ کندہ کیا
ہوا یاد رکہتا ہون کہ جو مین نے خرچ کیا وہ میرے پاس ہے جو بچایا وہ کھو دیا جو مین نے دے ڈالا
وہ میرے پاس باقی ہے۔ جب مسٹر سٹوری کی نوبت آئی تو اُنہون نے سٹیچو کی طرف اشارہ
کرکے کہا کہ یہی میرا سپیچ ہے ✤

ملکہ معظمہ نے موسم خزان مین ہائی لینڈس کی سرزمین کی قدرتی جلوہ گاہون کو اپنی آنکھون سے

دیکھکر خط اٹھایا۔ اِس سال مین اپنر بہت سی تکلیفات گزرین اول اسٹریلیا کے سفر مین ڈیوک ایڈنبرا ناکام رہے اُنکے گولی لگنے کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔ انہون نے یہ غلطی کی کہ اہل اسٹریلیا کے امرا کو ساڑھے تین ہزار پونڈ کے تحفہ تحائف دیئے جسکو لوگ یہ سمجھے کہ یہ روپیہ مفت رائگان شہزادے نے اپنی ناتجربہ کاری سے برباد کیا۔ شہزادہ آرتھر نے جو آئیرلینڈ مین سفر کیا۔ وہان بھی ایسے معاملات پیش آئے کہ جس مین بے لطفی رہی۔ اگرچہ ملکہ معظمہ کے اِن دو بیٹون کے سفر مین ناکامی ہوئی مگر شہزادہ ویلز وارث سلطنت نے اپنے تئین سوسائٹی کا محبوب بنالیا اُنھون نے کورٹ کے لباس تبدیل کرانے مین کوشش کی اور اہل دربار کے لیئے ایک لباس حال اور قدیم کے لباسون کے درمیان وضع کیا۔

۲۳۔ اکتوبر کو لارڈ ڈربی کا انتقال ہوا۔ اُنکی عمر اٹھتر برس کی تھی۔ اور اُنچاس برس سے وہ سلطنت کے رکن اعظم تھے۔ چوتھائی صدی سے اُن کا نام اور رعب داب ٹوری فرقہ پر سحر کاری کرتا تھا۔ ۱۱۔ستمبر کو لیڈی پامرسٹون نے انتقال کیا جو ملکہ معظمہ کی بیوگی مین شریک حال اور نہایت ہمدرد تھین۔ اِس دوست غمخوار کے دنیا سے سدھارنے کا انکو کمال رنج و ملال ہوا۔

۱۰۔ نومبر کو ملکہ معظمہ لنڈن مین تشریف لائین کہ دریائے ٹیمس پر جو نیا پل بنا ہی اسکو کھولین۔ جب اکتوبر مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ اس پُل کے کھولنے کے لیئے ملکہ معظمہ تشریف لاتی ہین تو لنڈن کے سارے بیکار آدمیون کا یہ ارادہ ہوا کہ اُنکی راہ مین سب کے سب بت کھڑے ہون مگر یہ خیال کر کے کہ وہ اس پبلک فرض ادا کرنیکے لیئے اپنے ماتمی لباس مین غمزدہ آتی ہین اُنکو زیادہ رنج دینا مناسب نہین۔ انہون نے اپنا ارادہ فسخ کیا۔ جب وہ پل کھولنے آئین تو لوگون نے بڑی خوشی سے چیرز دیئے۔ مدت کے بعد اُنکی زیارت اسطرح ہوئی تھی۔ اُن کو ایڈریس دیا گیا جسکا جواب یہ اُنھون نے دیا کہ مجھے شہر مین اِس پل کے کھولنے کے لیئے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ ایسے کامون کے کرنیکے لیئے اہل شہر بڑا حوصلہ رکھتے ہین۔

اِس سنہ کی یہ حکایات مشہور ہین کہ ایک سرائے کی بڑی موٹی مکان دارنی ملکہ معظمہ کو دکھائی گئی وہ بہت نفیس لباس پہنے ہوئے تھی۔ وہ بڑی دولتمند تھی مگر اپنی سرائے کے گرد کے مکانون سے ایسی محبت رکھتی تھی کہ اُنکو چھوڑتی نہ تھی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ وہ مجھے دیکھکر

بہت خوش ہوئی مجھسے ہاتھ ملایا اور اپنے ہاتھ سے مجھے تھپکا *

یہ ایک اور کہانی مشہور ہے کہ ملکہ معظمہ ایک رستہ مین جاتی تہین ایک گڈریہ کا لڑکا بہیڑین لیئے اسی رستہ مین آتا تہا اُسنے کہا لیڈی رستہ سے ہٹ جاؤ۔ بہیڑون کو رستہ دو۔ ملکہ معظمہ نے اسکے حکم کی تعمیل کی مگر بہیڑین ایسی ڈرپوک تہین کہ وہ آگے نہین بڑھین تو لڑکے نے للکار کر کہا کہ لیڈی کیا تم نہین دیکھتین کہ بہیڑین اُلٹی جاتی تہین ؟ انکو آگے جانے دو۔ ملکہ معظمہ کے نوکر نے لڑکے کی اس اکھڑپنے کی باتین سنکر سختی سے پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ تہین کس سے باتین کرتا ہون ؟ لڑکے نے جواب دیا کہ نہین جانتا ہون نہ جاننے کی پروا کرتا ہون کہ یہ کون ہین ؟ یہ بہیڑون کے چلنے کا رستہ ہے۔ انہین کسیکو کہڑا نہین ہونا چاہیئے تو پھر اُس ملازم نے کہا کہ یہ ملکہ معظمہ ہین تو لڑکا سٹ پٹایا اور بولا کہ یہ ملکہ ہین ؟ یہ ملکہ ہین ؟ پھر ہوش سنبہالکر بولا کہ بھلا یہ ملکہ ہین تو کپڑے ایسے کیون نہین پہنتین کہ لوگ انکو پہچانین کہ وہ ملکہ ہین ؟ *

سنہ ۱۸۷۰ع

۱۱ مئی سنہ ۱۸۷۰ع کو برلنگٹن کے باغون مین یونیورسٹی لنڈن کی عالی شان عمارت جدید کو ملکہ معظمہ نے کھولا۔ شہزادہ ویلز مع اپنی بی بی کے ملکہ معظمہ کے ہمراہ تھے۔ ملکہ معظمہ کے روبرو جو ایڈریس پیش کیا گیا۔ اسمین اس امر واقعی کی طرف اشارہ کیا گیا کہ جس سال مین حضرت علیا تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئی تہین۔ اُسی سال سے یونیورسٹی نے اپنی یہ کوشش شروع کی تہی کہ حضور کی سب قسم کی رعایا کی جماعتون کے لیئے تعلیم کا آزادانہ طریقہ باقاعدہ جاری ہوجائے۔ اور اُسکے سوائے انہون نے حسن عقیدت کے ساتھ ملکہ معظمہ کا شکریہ ادا کیا کہ حضور نے اس عمارت کے کھولنے کی درخواست کو منظور فرمایا۔ اور پارلیمنٹ نے اس عمارت کی تعمیر کے لیئے اور یونیورسٹی کی اور ضرورتون کے لیئے عطیہ عطا کیا۔ اس ایڈریس کو یونیورسٹی کے چانسلر لارڈ گرین ویل نے پڑھا۔ حضرت علیا نے اسکا جواب دیا اور بآواز بلند کہا کہ یہ عمارت کھولی جائے۔ اس جلسہ مین بابو کیشب چندر سین برہمو سماج کے ہادی و مرشد بھی موجود تھے انکی لوگون نے نہایت گرمجوشی سے تعظیم تسلیم کی جب ملکہ معظمہ تشریف لے گئین

لندن یونیورسٹی کی عمارت کا کھولنا

شہزادی لوئزا کی نسبت

تو لارڈ گرین ویل نے انعامات تقسیم کیئے اور بیان کیا کہ جب کیمبرج اور اوکسفورڈ مین ملکہ الزبتھ تشریف لے جاتی تہین تو وہ لیٹن زبان ہی مین سوال جواب نہین کرتی تہین بلکہ یونانی زبان مین بھی ؁

اس سال کے موسم خزان مین کونسل نے منظور کرلیا کہ شہزادی لوئزا کی بورن کے مارکوئیس سے جو ڈیوک آرگائل کا بڑا بیٹا ہے شادی کیجائے۔ جب لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ خاندان برنزوک کا یہ قاعدہ ہے کہ خاندان شاہی کی شادیان رعایا کے ساتھ نہ کیجائین۔ ملکہ معظمہ نے توڑ ڈالا تو اُنکے کان کھڑے ہوئے۔ جارج سوم کا ایکٹ شادی کے باب مین یہ تہا کہ خاندان شاہی کو رعایا کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت تھی بشرطیکہ بادشاہ منظور کرلے۔ جارج سوم تو خود کبھی ایسی شادی کی اجازت نہ دیتا اور وہ یہ بھی جانتا تہا کہ کوئی اور بادشاہ بھی ایسی شادی کی اجازت نہ دیگا۔ اس ایکٹ کے سبب سے خاندان شاہی کی علو مرتبگی قائم رہی کہ اسکا ازدواج رعایا کے ساتھ نہین ہوا۔ اہل انگلینڈ کو یہ ناپسند تھا کہ اس رشتہ مندی کے سبب سے رعایا مین سے کسی شخص کی نوبت بادشاہی پر آئے۔ مگر اب خاندان شاہی اتنا بڑھ گیا ہے کہ شہزادی لوئزا کا نمبر ملکہ معظمہ کے بعد بادشاہی کے لیئے بیدان تہا۔ اسلیئے پرانے قاعدہ پر خیال نہین کیا گیا ۱۸۷۰ء کے موسم خزان مین ملکہ معظمہ بالمورل مین رونق افروز تہین۔ ۳۔ اکتوبر کو شہزادی لوئزا کی قرابت نسبت ڈیوک آرگائل کے سب سے بڑے بیٹے مارکوئیس لورن سے ٹہیر گئی۔ جسکا بیان ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ ہم سات بجے اپنے گہر آئے۔ تہوڑی دیر بعد لوئزا آئی اُسنے مجھسے آنکر کہا کہ لورن نے مجھ سے شادی کی درخواست کی ہے۔ مین نے یہ سمجھکر کہ آپ اس درخواست کو منظور فرمائین گی۔ اُسکی درخواست کو منظور کرلیا ہے۔ گو مجھے اُسکے اپنے سے جدا ہونے کا نہایت رنج تہا مگر مین نے بطیب خاطر اُسکی درخواست کو منظور کرلیا اور دعا مانگی کہ خدا اُسکو خوش رکھے فقط۔ اس شادی مین جو سلطنت شخصی پر سلطنت نوعی اور سلطنت جمہوری کو ترجیح دی گئی تھی اسلیئے وہ انگلینڈ مین عام پسند ہوئی۔ ملکہ معظمہ اپنی فرزانگی سے جانتی تہین کہ اس ترجیح کے خیالات رعایا مین روز بروز بڑھتے جاتے ہین۔ اور رعایا خاندان شاہی کی شادی کے ایکٹ کو خاموشی کے ساتھ ناپسند کرتی تہین۔ گو اسکو یہ جرأت کبھی نہین ہوئی کہ وہ اُس کی

منسوخی کی درخواست کرتی ✣

جنرل گرے کا انتقال

اِس سال کے موسم بہار مین جنرل گرے کا انتقال ہوا۔ وہ ملکہ معظمہ کے پرائیویٹ سکرٹری تھے اُنکے مرنے کا اثر پولیٹکل معاملات پر تہا۔ اِس زمانہ مین ملکہ معظمہ بذات خود سلطنت کے تمام کارخانون پر توجہ فرماتی تہین دفترون کے انتظامات کے تمام معاملات اہم کی نسبت اپنی رائے و خیالات سے وزراء کو اطلاع دینا انکی عادت مین داخل تھا۔ جنرل گرے کا یہ کام تھا کہ ملکہ معظمہ جو مسودات لکھکر اُنکے پاس بہیجین اُنکو وہ ترتیب دیکر سٹیٹ کے کاغذات کی صورت مین بنادیتے حقیقت مین وہ کام ملکی معاملات مین کرتے تھے جن کا کرنا پرنس کونسورٹ کی عادت مین داخل تھا۔ جنرل گرے کے مرنیکے بعد گلیڈسٹن نے یہ نیا عہدہ قائم کیا کہ ملکہ معظمہ کے پرائیویٹ سکرٹری کے عہدہ کا کام ایک منسٹر کیا کرے۔ جنرل گرے کی جگہ کرنیل پون سوبی مقرر ہوئے ✣

چارلس ڈکنس کا انتقال

۹ جون ۱۸۷۰ء کو چارلس ڈکنس نے انتقال کیا جو انگلستان کے علم انشاپردازی اور قصہ طرازی مین طاق تھے اور علم ادب مین آفتاب تھے۔ اُنہون نے انشاپردازی طبائع انسانی کی تفریح کے لیئے نہین کی تھی۔ بلکہ معاشرت انسانی کی اصلاح و فلاح کے لیئے۔ یہ اُنہون نے انگریزون کی بڑی خدمت کی تھی۔ ملکہ معظمہ نے اُنکو کئی دفعہ اپنے پاس بلایا مگر انہون نے اُنکے پاس جانے مین مضائقہ کیا اور عذرات پیش کیئے ✣

جنگ جرمن و فرانس

سنہ ۱۸۷۰ء کا واقعہ عظیم جرمن و فرانس کی جنگ ہے جس مین ملکہ معظمہ کے دو داماد شریک تھے۔ ایک پروشیا کا ولیعہد اور دوسرا شہزادہ ہسی لوئیس۔ اِس جنگ کا انجام یہ ہوا کہ فرانس کا شہنشاہ اور شہنشاہ بانو دونون جلاے وطن ہوگئے۔ شہنشاہ بانو یوجنی سے اُنکے اِس حال پر اختلال مین بہی ملکہ معظمہ ملاقات کرنے چزل ہرسٹ مین گئین ✣

سنہ ۱۸۷۱ء

سنہ ۱۸۷۱ء مین شہزادی لوئزا کی شادی کا اعلان ہوا تو وہ پبلک کو پسند آئی مگر سنہ ۱۸۷۱ء کی جنوری کے آخر مین شہزادی کے جہیز اور وظیفہ کے باب مین پارلیمنٹ کے ممبرون کی رائے مین اختلاف ہوا

بہت سے ممبر اُنپر ووٹ دینے مین جھجکتے اور پہلو تہی کرتے تھے۔ ملکہ معظمہ اس سے بڑی دق ہو ئین کہ انکی صاحبزادی کے جہیز پر عوام اعتراض کرنے لگے۔ چالیس ہزار پونڈ کا جہیز اور چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ شہزادی کے لیئے اس وجہ سے نامناسب جانتے تھے کہ وہ ایسے دولتمند سے بیاہی جائین گی کہ بغیر اس جہیز و وظیفہ کے امیرانہ زندگی بسر کر سکین گے اگر شہزادی سے یہ دولتمند امیر شادی نکرتا اور کسی اور سے شادی کرتا تو امیرانہ خرچ اُٹھا سکتا تھا مگر یہ بات کوئی عقل کی نہ تھی کہ شہزادی اور کسی اور بی بی کے خرچ مین فرق نہ کیا جائے۔ اس جہیز کے بعض مباحثون مین ملکہ معظمہ پر بھی کنایتہً یہ اعتراض ہوگئے کہ وہ خود خلوت نشین ہو گئی ہین اور اپنے فرائض کے ادا کرنے مین بے رغبتی و بے اعتنائی و کوتاہی کرتی ہین حالانکہ وہ پبلک مراسم سے فقط اسلیئے پرہیز کرتی تھین کہ اپنے شاہی فرائض کے ادا کرنے کیلیئے اور دفاتر شاہی کے کام کرنیکے واسطے انکے دل و دماغ مین قوت باقی رہے۔ مگر جہلا اس امر واقعی کو نہین سمجھتے تھے جسکا نتیجہ یہ تہا کہ جب ملکہ معظمہ ۹۔ فروری کو پارلیمنٹ کھولنے کو تشریف فرما ہوئین تو انکی سواری کے گرد عوام کا معمولی ازدحام نہ تہا۔ تخت پر بیٹھکر جو اُنھون نے اسپیچ دیا وہ زیادہ تر غیر سلطنتون سے متعلق تہا اور انکے لڑائی جھگڑون مین انگلستان کے بے تعلق رہنے کا اظہار تہا۔

۱۸۷۱ء مین عوام کے فضول خیالات سے ملکہ معظمہ کے خانگی امور پر کچھ اثر نہین ہوا۔ مگر پارلیمنٹ پر اسکا اثر کچھ ہوا۔ ۱۳۔ فروری کو مسٹر گلیڈسٹن نے جو شہزادی کے جہیز کے باب مین تجویز پیش کی اسپر سوائے تین ممبرون کے سبنے ووٹ دیئے۔ مخالفین کی رائے یہ تھی کہ بادشاہ خود اپنی آمدنی سے اپنے سارے کنبے کے خرچون کا کفیل ہو جیسے کہ اور امرا اپنی آمدنی سے کنبے کا سارا خرچ چلاتے ہین وہ بھی چلائے۔ پارلیمنٹ کو ان خرچون سے کچھ تعلق نہو۔

جبکہ ملکہ معظمہ نے ۲۱۔ مارچ کو شہزادی لوئزا کی شادی کی تاریخ مقرر کی تو ہائی چرچ کے پادریون نے دُہائی مچائی اور یہ اعتراض کیا کہ لنٹ (روزون کے دنون) مین چرچ کی تعلیم کے خلاف شادی ہوتی ہے جب ملکہ معظمہ خود اپنی بیٹی کی شادی لنٹ مین کرتی ہین تو اور لوگ

شہزادی لوئزا کی شادی

کب ان ایام مین شادیون کے کرنیسے باز رہین گے ۔ پادری اپنی واویلا کرتے رہے مگر کسی نے اسکی پروا نہین کی ۔ اور پھر یہ قید اُٹھ گئی کہ لنٹ مین شادی نہوا کرے ۔ اس جشن کدخدائی کیلئے شہر ونڈسر آراستہ ہوا ۔ سب طرف سے آدمی آئے اور ایٹن سکول کے لڑکے جمع ہوئے پولس اور سپاہ نے ایک رستہ مقرر کیا کہ لنڈن سے جو مہمان خاص ٹرین مین آئین اُن کو شاہی گاڑیان سوار کراکے اس رستہ مین لیجاکر سینٹ جارج چیپل مین پہنچائین ۔ راہ مین مہمانون کو چیئرز دیئے جائین ۔ برات مین وزرائے اعظم اور امرائے معظم اور غیر سلطنتون کے سفیر بڑے نفیس زرق برق کے لباس پہنکر آئے ۔ دولہا کے مان باپ آرگائل اور ڈچس آرگائل مع اپنے کنبے کے خوب پرتکلف پوشاک پہن کر آئے ۔ دولہا سپاہیانہ لباس پہنے ہوئے تھا ۔ دُلہن کے رشتہ دارون نے اپنے بناؤ سنگار و لباس کی زیب و زینت اور زیورون کی کثرت مین کوئی کسر باقی نہین رکھی تھی ۔ دولہن اول خود اپنے لباس زر و زیور سے ماہ تابان بن رہی تھی ۔ پھر آفتاب کی درخشانی اور نور علی نور کر رہی تھی ۔ ملکہ معظمہ اپنا سیاہ لباس ماتمی پہنے ہوئے تھین لنڈن کے بشپ نے نماز نکاح پڑہی ۔ عروس کو جب انگشتری پہنانے کا وقت آیا تو اُسنے اپنا دستانہ اُتارا ملکہ معظمہ نے اُسکو اور گلدستہ کو جو دولہن کے ہاتھ مین تھا خود لینا چاہا ۔ مگر شہزادی نے اُنکی اس عنایت کو دیکھا نہین وہ ایک اور لیڈی کو دیدیئے جسکے ہاتھ سے وہ گر پڑے جو ایک نیک شگون سمجھا گیا ۔ جسکے معنی یہ ٹھیر لئے گئے کہ جس سرزمین پر شہزادی اپنی زندگی بسر کریگی وہ گلشن و چمن ہوگی ۔ جب نکاح کی سب مراسم ادا ہوچکین تو ملکہ معظمہ نے بیٹی کو گلے لگایا اور اُسکے بوسے لیئے ۔ داماد نے اُنکے سامنے گھٹنے ٹیکے اور اُنکے ہاتھ کا بوسہ لیا ۔ بڑی دھوم دھام سے برات کی دعوت ہوئی ۔ اِسکے بعد دولہا دولہن کلیرمونٹ مین ہنی مون بسر کرنیکے لیے روانہ ہوگئے ۔ جب دولہا دولہن چلے مین تو اُنکے رشتہ دارون نے ہائی لینڈس کی رسم کے موافق انپر سفید ریشمی سلیپر پھینکے اور جب وہ گاڑی مین سوار ہوئے تو ایک نئی جھاڑو اُنپر پھینکی سیولس پاشا ٹرکی سفیر نے مشرقی رسم کے موافق دولہا دولہن پر چاولون کے پھینکنے کی رسم ادا کی ۔ مگر سوسایٹی کے اعلےٰ درجہ مین اسکا رواج نہوا ۔

۲۹ مارچ کو روائل البرٹ ہال کھولا گیا ۔ خاندان شاہی کے کل ارکین اور افسران اعلےٰ اور عہدہ داران

سینٹ طامس اسپتال کی عمارت کا کھلنا

اعظم اور دس ہزار آدمی وہان موجود تھے۔ جب ہال مین ملکہ معظمہ داخل ہوئین تو سب اہل مجلس نے انکا استقبال کیا اور جب تک سب کھڑے رہے کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے گا یا گیا اسکے بعد شہزادہ ویلز نے ایڈریس پڑھا۔ ملکہ معظمہ نے اسکا جواب لکھا ہوا اُن کو دیدیا۔ اور صاف آواز سے فرمایا کہ مین اِس ہال کی ساخت وصناعت کی تعریف کرتی ہون اور دل سے دعا مانگتی ہون کہ وہ اپنے مقاصد مین کامیاب ہو۔ لنڈن کے بشپ نے دعا مانگی۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ اب ہال کھولا جائے ۔۔

اِس عمارت کی تعمیر مین دو لاکھ پونڈ کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے عام فائدہ کے لیئے جو عمارات تعمیر ہوتی ہین اُنکی تاریخ مین یہ مثال بے نظیر ہے ۔۔

۲۱ جون کو ملکہ معظمہ پھر لنڈن مین تشریف فرما ہوئین کہ سینٹ طامس اسپتال کی نئی عمارت کو کھولین۔ یہان جو ملکہ معظمہ کو ایڈریس دیا گیا اُسکے جواب پر لوگون نے بڑی توجہ اِس وجہ سے کی کہ مشہور یہ تھا کہ ملکہ معظمہ نے خود اسکو بڑی احتیاط سے لکھا ہے جواب یہ ہے ۔۔

آپکے خیرخواہانہ ایڈریس کا مین شکریہ ادا کرتی ہون۔ مین تمکو مبارکباد دیتی ہون کہ تم نے دار السلطنت مین غریب بیمارون کے لیئے یہ رفیع الشان عمارت تعمیر کی۔ تم نے یہ دانشمندانہ کام کیا کہ اسپتال کے قدیمی جگہ کو چھوڑکر یہان عین وسط مین ایک وسیع ورفیع اسپتال بنایا جس سے عوام کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ یہ مقام ایسا ہی کہ جس مین بیمارون کا آنا جانا آسان ہوگا مجھے اِس بات کے دیکھنے سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ تم نے اِس عمارت کی وضع وطرز ایسی رکھی ہے کہ وہ بیماری کی افزایش کو روکے گی۔ تم نے سایِنس کے اُن قواعد کے موافق اِسکو بنایا ہے جو امراض کی تکالیف کو کم کرتے ہین اور تم نے یہ نہایت عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ تیمارداری کے لیئے نہایت اعلی درجہ کی تعلیم یافتہ عورتین نوکر رکھی ہین۔ مین اِس بات کو کبھی نہین بھولون گی کہ تمہارا اسپتال اسبات مین بڑا خوش اقبال ہے کہ اسمین تیماردار عورتین اُس لیڈی کی شاگرد بن مقرر ہوئی ہین۔ جسکا نام ہمیشہ بیمارون و زخمیون کی تیمارداری کے ساتھ لیا جائے گا۔ میری بیٹی کی شادی کے باب مین جو تم نے باتین لکھی ہین مین اُس کا شکریہ ادا کرتی ہون ۔۔

شہزادہ آرتھر کا وظیفہ مقرر ہونا

موسم گرما کے آغاز مین یہ خبر اُڑی کہ کامنس ہوس مین شہزادہ آرتھر کے وظیفہ کے لیئے درخواست کی جائے گی۔ اول پُچھپے پُچھپے یہ ذکر ہُوا کہ وہ السٹر کا ڈیوک مقرر ہوگا اور آیرلینڈ مین رہے گا۔ یہ خیالات تو باطل ہوا ہوگئے مگر وظیفہ کے باب مین از سرِ نو مناقشہ شروع ہوا شہزادی لوئزا کے جہیز کی تجویز کے وقت پیش ہوا۔ ۲۷۔ جولائی کو مسٹر گلیڈسٹن نے کامنس ہوس مین اطلاع دی کہ شاہی پیغام آیا ہے کہ شہزادہ آرتھر کے واسطے معمولی وظیفہ جب وہ سن بلوغ کو پہنچے مقرر کیا جائے۔ تھوڑے دنون کے بعد اِس پیغام شاہی پر مباحثہ ہوا۔ پندرہ ہزار پونڈ وظیفہ پر ووٹ لیئے گئے۔ مسٹر پیٹر ٹیلر نے اسکی مخالفت کی مسٹر ڈکسن نے پندرہ ہزار سے پانچ ہزار گھٹا کر دس ہزار پونڈ پر ووٹ لیئے تو ۱۱ ووٹ مخالف اور اکیاون ووٹ موافق ہوئے۔ غرض یہ وظیفہ مقرر ہوگیا۔

ملکہ معظمہ کی علالت و صحت

شہزادی لوئیس کو بڑی خوشی تھی کہ ہنگامہ جنگ اور بچون کی بیماریون کے تفکرات و ترددات کے بعد ہم اپنے گہر یعنی لینڈس مین تفریح کے لیئے جائینگے۔ ستمبر مین وہ مع اپنے بچون کے ملکہ معظمہ کے پاس چلی آئین۔ اُنہون نے ملکہ معظمہ کو علیل پایا۔ حضرت علیا کی طبیعت مبارک کی علالت سے سارے ملک مین تشویش پیدا ہوئی۔ وہ لوگ جو ملکہ معظمہ پر طعن کرتے تھے کہ وہ کامون کو چھوڑ چھاڑ کر خلوت گزین ہوگئی ہین۔ اُنکے ذہن مین یہ بات آنے لگی کہ ملکہ معظمہ کی محنت کچھ اِس سبب سے کم نہین ہوئی کہ موسم لنڈنی کی مراسم کو وہ نہین ادا کرتین۔ لینے مجالس عیش و طرب اور رسمی جلسون مین شریک ہوکر صدر انجمن نہین بنتین ؛ ملکہ معظمہ کے گلے مین ایک زخم ہوگیا تھا۔ جسکے درد کی بڑی تکلیف تھی اور بازو کے نیچے گلٹی کے نکلنے سے ورم ہوگیا تھا مشہور تھا کہ اُنکی اِس علالت کی وجہ یہ تھی کہ انہون نے کامون کے سرانجام دینے مین محنت بہت کی تھی۔ لوگون کو اُنکے بیمار ہونے کا بڑا رنج و افسوس تھا۔ وہ بتدریج تندرست ہوگئین اور اپنے بچون کے بچون سے دل بہلانے لگین۔ اُنکو اپنی ابتدا ء عمر سے بچون کے کھلانے کا بڑا شوق تہا۔ چھوٹی شہزادیون اور چھوٹے شہزادہ کو کھانسی ہوگئی ؛ مجبوری اُنہون نے اِن بچون کو لنڈن مین بھیجدیا۔ اور شہزادی ایلائیس اور اُنکا شوہر سنڈرنگھم مین شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی سے ملنے چلے گئے ✤

شہزادہ ویلز کی سخت علالت

ملکہ معظمہ کے امراض ضعف بتدریج دور ہوتے تھے کہ ۱۸۷۱ء کے آخر مین شہزادہ ویلز
سخت بیمار ہوئے جس سے ملکہ معظمہ اور سارے ملک کو نہایت تشویش پیدا ہوئی۔ گزشتہ موسم خزان
مین جرمنی کے سفر سے شہزادہ ویلز واپس آئے تھے تو انکی زندہ دلی مین بہت افسردگی معلوم ہوتی
تھی جسکا سبب یہ بیان کیا جاتا تھا کہ اُنہون نے سخت جفاکشی کی ہر اور مشقت شاقہ اُٹھائی ہر
ڈاکٹر رسل لکھتے ہین کہ علی العموم لوگون کو معلوم نہین کہ شہزادہ سفر مین صرف تین اشرافون کو
اپنا مصاحب بنا کے لیگئے تھے۔ پہلے اس سے کہ فرنیک فورٹ مین پہنچے وہ چُھپ کر کہ کوئی انکو
شہزادہ ویلز نہ جانے سیڈان اور فرٹ کے رزم گاہون مین سفر کرنے گئے اور اسمین اُنکو ایسے
اتفاقات پیش آئے جنکا بیان بڑا طول طویل ہے اِسلئے انکو بڑی تکلیف اور بے آرامی ہوئی۔
دنکو تھکتے اور رات کو جنگ کے میدانون کے بیچ مین سوتے جنمین زخمی سپاہی پڑے رہے تھے اور
وبائی ہوائین چلتی تھین۔ غالبًا اِس وقت سے اُنکے جسم مین بخار کا سواد پیدا ہونا شروع ہوا۔
سنڈرنگھم مین جب طبیبون نے اُنکے مرض کی تشخیص کی تو ٹائی فوئڈ بخار کی ساری علامتین
دیکھین۔ آخر کو یہ تشخیص اُنکی صحیح ہوئی۔ جب ۲۱۔ نومبر کو علالت کی خبر وحشت اثر حضرت علیا
کو ہوئی تو وہ سنڈرنگھم مین بیٹے کے پاس آئین۔ بہو بھی اِسی مرض مین مبتلا تھی جسکی تیمارداری
شہزادی ایلائیس کرتی تھی۔ شہزادی لوئیس اور انکے میان یہان ٹھیرے ہوئے تھے اُنکو اور شہزادہ
ویلز کے بچون کو ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے بھیجدیا۔ روز بروز شہزادہ کو بخار کی شدت ہوئی علالت
نامہ (جس مین بیماری کا حال لکھا جائے) شائع ہوتا تھا۔ وہ لوگون کو گھبرائے اور بولائے دیتا
تھا۔ جہان جہان ڈاک مین یہ علالت نامہ جاتا تھا۔ وہان اُسکے پڑھنے کے لیئے آدمیون کے ٹھٹ
کے ٹھٹ لگ جاتے تھے۔ ہر صبح کو بازارون اور پارکون مین مال بورو ہوس کے گرد غمگین آدمیون
کا ہجوم ہوتا۔ اس علالت نامہ کے ایک ایک لفظ کی شرح طرح طرح سے کیجاتی اُسپر مباحثے ہوتے
اور وہ اچھی طرح جانچا جاتا۔ اِس تردد کے سبب سے پارلیمنٹ کے مخالف فرقون نے اپنے مخالفہ
مباحثون کو تہ کر کے رکھدیا۔ ۹۔ دسمبر کو شہزادہ کی خطرناک حالت نہ تھی۔ اُنکی بی بی نے سنڈرنگھم
کے پادری کو یہ چِٹھی دردناک الفاظ مین لکھی کہ خدا کا شکر ہو کہ میرے شوہر کے مرض مین اضافہ
ہو گیا ہے۔ مین چرچ مین آتی ہون مگر نماز کے ختم ہونیسے پہلے چلی جاؤنگی تاکہ اپنے شوہر کے پلنگ کے

پاس رہکر اُسکی تیمارداری کرون۔ آپ میرے شوہر کے لیئے چند الفاظ دعا کے نماز سے پہلے فرماین تاکہ مین بھی اپنے شوہر کے لیئے دعا مین شریک ہوجاؤن ٭

اِس خوش خبری پر بہت لوگ سرہلاتے تھے اور یہ منحوس خبر سناتے تھے کہ ۱۴ دسمبر کو شہزادہ کا باپ اِس مرض سے مرا ہے اِس تاریخ کا انتظار دیکھنا چاہیئے کہ پردہ تقدیر سے کیا ظہور مین آتا ہے۔ اِس اثنا مین ملکہ معظمہ ونڈسر گئین بھی اور چلی بھی آئین۔ جب یہ دہشتناک تاریخ خیر سے آئی اور گئی۔ اور شہزادہ کے مرض مین افاقہ بھی ہوتا گیا تو لوگون کو شہزادہ کے تندرست ہونے کی قوی امید ہوئی۔ ملکہ معظمہ کی درخواست کے موافق عیسائیون کے ہر فرقہ کے چھوٹے بڑے گرجاؤن مین یہودیون کے معبدون مین اور ہندوستان مین مسلمانون کی مسجدون مین اور ہندوؤن کے مندرون مین شہزادہ کی تندرستی کے لیئے دعائین اپنے اپنے مذہب کے طور پر مانگی جاتی تھین کون شخص یہ جان سکتا ہے کہ قومون کی دعاؤن ہی کا یہ اثر تھا کہ شہزادہ کی علالت مین باپ کی برسی کے دن ۱۴ دسمبر سے افاقہ ہونا شروع ہوا اور بتدریج صحت ہونے لگی اور نیند بھی آگئی جسکی بہت دنون سے آرزو تھی۔ اگرچہ عقل یہ حکم لگاتی ہو کہ قدرت و موت کے قوانین کے آگے دعا ایک دم بھی نہین لے سکتی۔ مگر ایمان عقل کے اس حکم کو کب سنتا اور اپنے اعتقاد کو سست کرتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ دانشمند خواہ کیسا ہی لطیف درجہ کا ہو یہ نہین بتلا سکتا ہے کہ وہ سارے کونسے قوانین ہین جو دنیا پر فرمانروائی کر رہے ہین۔ انسان کو اب تک صرف انکا ایک حصہ معلوم ہوا ہے۔ باقی نامعلوم۔ کوئی قانون قدرت دعا کے مقبول ہونے کا بھی ہوگا۔ ۱۹ کو ملکہ معظمہ ونڈسر مین آئین۔ اور ۲۶ دسمبر کو انھون نے اپنے ہوم سکرٹری کو یہ چٹھی لکھی کہ میرے عزیز لاڈلے شہزادہ ویلز کی دہشتناک علالت مین میری کل رعیت نے جو اپنا دلی رنج ظاہر کیا اور میری اور میرے بیٹے اور میری بہو کی ہمدردی اور غمخواری ظاہر کی اور شہزادہ کی صحت کے بعد اسکی عام خوشی منائی۔ ان دونون باتون کا نقش میرے دل پر ایسا جما ہے کہ وہ کبھی مٹے گا نہین۔ بیشک یہ کوئی نئی بات نہین ہے۔ یہی ہمدردی میرے ساتھ دس برس ہوئے کہ اس حالت مین کی گئی تھی کہ میرے شوہر کی جان اِسی مرض سے گئی تھی۔ میرا شوہر میرا سہارا و بھروسا تھا جو میرے پہلو سے اٹھا لیا گیا۔ وہ نہایت مہرپرور و دانا تھا۔ تم لوگون سے جو مین نے اپنی طرف سے کہا ہے وہی مین

اپنی بہو شہزادی ویلز کی طرف سے کہتی ہون وہ تم لوگون کی دل سے ممنون منت ہین اُن کے دلپر بھی تمہاری ہمدردی کا وہی اثر ہوا ہے جو میرے دل پر ہوا ہے۔ مین بغیر اس کہنے کے اپنے کلام کو ختم نہین کر سکتی کہ مجھے امید ہے کہ میری وفادار رعایا اپنی دعائین خدا سے جبتک مانگتی رہیگی کہ میرے عزیز بیٹے کو صحت کامل اور پوری توانائی حاصل ہو۔

سنہ ۱۸۷۲ء

شہزادہ ویلز کی صحت کی شکرگزاری

سنہ ۱۸۷۲ء کے اول ہفتون مین شہزادہ ویلز تندرست ہوگئے تھے اور اُنکے تن بدن مین توانائی بڑھتی جاتی تھی اُنکی علالت کے سبب سے عام پولیٹکل معاملات معطل پڑے تھے۔ سر چارلس ڈلکن جو بادشاہی کے برخلاف ووٹ دیتے تھے اور سارے ملک مین سپیچین دیتے پھرتے تھے۔ اور بادشاہی کے مٹانے کیلئے ایک اودہم مچا رکھا تھا وہ دفعتہً اپنے اس جوش و خروش سے اس سبب سے ٹھنڈے ہوگئے کہ اُنہون نے شہزادہ کی علالت مین دیکھا کہ تاج شاہی کے ساتھ رعایا کو وہ محبت و الفت ہے کہ وہ ان پولیٹکل مباحثون سے دور نہین ہو سکتی۔

ملکہ معظمہ نے جب دیکھا کہ شہزادہ کی صحت کی تمنا کل ملک کو تھی اب وہ بعنایت الٰہی حاصل ہوئی اور اس سبب سے اہل ملک کا فکر و تردد دور ہوا تو اب اُنہون نے یہ چاہا کہ ایسا کوئی کام کرنا چاہیے کہ جس سے شکر الٰہی ادا کیا جائے۔ یہ ٹھیرا کہ وسط جنوری مین سینٹ پال کے گرجا مین شاہانہ جلوس کے ساتھ ملکہ معظمہ جائین اور شکر الٰہی بجا لائین۔ اور ۲۷۔ فروری سنہ ۱۸۷۲ء کو سب جگہ شہزادہ کی صحت کا شکر درگاہ الٰہی مین بھیجا جائے۔ اگرچہ ۲۷۔ فروری کا دن سرد تھا مگر صاف و روشن تھا اُسکے لیئے بہت دن پہلے سے ساز و سامان بڑی شکوہ و شان سے کیا گیا تھا۔ جاڑے کے آفتاب نے اسپر چمک کر اور زیادہ چمکا دیا۔ اسدن کے تماشا دیکھنے کے لیئے ٹکٹون کی درخواستین اسقدر آئین کہ پہلے کبھی نہین آئی تھین۔ سواریون کا کرایہ اسقدر گران ہو گیا کہ اُسکا یقین کرنا مشکل ہے بڑے بڑے امیرون کو سواری مشکل سے میسر ہوتی تھی۔ سینٹ جیمس کے بازار مین وہ میلا لگ گیا کہ اسمین دو دن پہلے رستہ نہین ملتا تھا۔ تیاریون کے دیکھنے کے لیئے آدمیون کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ اس شکریہ کے دن لنڈن بالکل ناشایستہ ہو گیا۔ امیر و غریب مین کچھ تمیز نہین ہوتی تھی

قوم کی خواہش سے سب جگہ تعطیل ہوئی۔ دس اور ساڑھے بارہ لاکھ کے درمیان تماشائی جمع ہوئے۔ لنڈن کی آرایش اور آئین بندی وہ ہوئی جو کبھی ایسی تقریبات مین پہلے نہین ہوئی تھی قصر بکنگھم سے ملکہ معظمہ شاہانہ جلوس کے ساتھ روانہ ہوئین۔ وہ خوب تازہ و توانا تھین۔ اور بہت خوش و خرم معلوم ہوتی تھین۔ شہزادہ ویلز ابھی زرد رو و لاغر تھے۔ مگر اپنی خوش مزاجی سے وہ اپنی چہک دمک دکھاتے تھے۔ گروہا گروہ آدمی انکو چیرز دیتے تھے اور وہ اُنکے منت شناس ہوکر انکے آگے اپنا سر جھکاتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنی ٹوپی ہلاتی تھین۔ اُسوقت ملکہ و شہزادہ و رعایا کی باہمی محبت و یگانگت اپنا رنگ دکھارہی تھی۔ رعایا بڑے جوش و خروش سے خوشی کے نعرے لگارہی تھی جس سے ملکہ معظمہ کا ہر دلعزیز ہونا ثابت ہوتا تھا اور رعایا کی وفاداری جان نثاری اطاعت و فرمانبرداری ظاہر ہوتی تھی۔ ٹیمپل بار پر شہر لنڈن کے لارڈ میئر اور میونسپل کے معزز عہدہ دار اپنے اپنے مقررہ لباس پہنے ہوئے اور سفید گھوڑون پر سوار صف بستہ کھڑے تھے۔ لارڈ میئر نے گھوڑے پر سے اُترکر شمشیر شہر نذر کی اور واپس لی۔ پھر وہ اور اُنکے مصاحب گھوڑون پر سوار ہوکر جلوس شاہی سے آگے سینٹ پال کو چلے۔ ٹھیک ایک بجے ملکہ معظمہ گرجا مین داخل ہوئین اور اپنی نشستگاہ پر جو خوب آراستہ کی گئی تھی جلوہ افزا ہوئین جسپر یہ کتابہ مرقوم تھا کہ جب انہون نے مجھسے کہا کہ ہم خانۂ خدا مین داخل ہونگے تو مین خوش تھا۔ اُسوقت جو گرجا مین زیب و زینت و رونق تھی وہ بیان نہین ہوسکتی۔ تیرہ ہزار اعلے درجہ کے معززین کرسی نشین تھے۔ ان مین ہندوستان کے راجہ و رئیس بھی تھے۔ ایک خاص دعا جو اسوقت کے لیئے تصنیف ہوئی تھی وہ مانگی گئی اُسکا ترجمہ یہ ہے کہ اَے رحمون کے باپ اور تمام آرامون کے خدا ہم تیری شکر گزاری کرتے ہین کہ تونے اس قوم کی دعاؤن کو مصیبت کے دن مین سن لیا۔ ہم تیری حمد کرتے ہین اور تیرے بزرگ نام کی تعظیم کرتے ہین کہ تونے اپنے بندہ شہزادہ ویلز کو بیماری کے بستر سے اُٹھایا تونے اسکو نیچے پچھاڑا تھا تونے ہی اُسکو کھڑا کیا۔ یہ تیری بخشش و رحمت ہے کہ تونے اُسکو صحت و توانائی دی ہم تجھسے التجا کرتے ہین کہ تو اپنے اس بندہ کو صحت کامل عطا کر اور روز بروز بافراط روحانی و جسمانی برکتون کے تاجون کو اُسکے سر پر رکھ بوسیلہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے۔ آمین"۔ کیا جوش و خروش ہورہا تھا کہ کانون کو اذیت ہوتی تھی۔ یا اس دعا مانگنے کے وقت ایک خاموشی کا عالم تھا۔ آج

آرچ بشپ نے اس آیت کو پڑھکر کہ ایک دوسرے کا اعضا ہے (بنی آدم اعضای یکدیگر اند) کہا آج کا دن اس آیت کی تفسیر ہے۔ یہ مذہبی رسم دو بجے ختم ہو گئی۔ بادشاہی سواری قصر بکنگہم کو روانہ ہوئی توپون کی خوب دہوان دہون ہوئی۔ رات کو روشنی سب جگہ نہین ہوئی بہت سے آدمی اس مذہبی رسم کے ادا کرنے مین روشنی کرنے کو نامناسب جانتے تھے مگر گرجا کے برج پر روشنی عجیب و غریب تھی دو دن بعد لنڈن گزٹ مین یہ چٹھی چھپی +

قصر بکنگہم ۲۹- فروری ۱۸۷۲ء

۲۷- فروری بروز سہ شنبہ میری رعایا کے لاکھون آدمیون نے سینٹ پال کے جانے اور آنے کے وقت میرے اور میرے بچون کا خیر مقدم کیا اسکی میرے دلمین بڑی عمیق جگہ ہے جب دار السلطنت مین میری سواری چلی ہے تو اس گرمجوشی و خوشدلی سے میری رعایا نے اپنی محبت خیر خواہی و اطاعت و حسن عقیدت کو ظاہر کیا ہے کہ اسکے بیان کرنیکے واسطے میرے پاس الفاظ ضعیف ہین ساری قوم کی اس خیر خواہی کا شکریہ مین دل سے ادا کرتی ہون +

کل قوم شہزادہ ویلز کی صحت کے لیئے شکر الٰہی ادا کرنے مین یکدل تھی اسکو ملکہ معظمہ اور شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز دلمین جانتی ہین۔ یہ خوشی کا دن اور اسکی خوش انتظامی کی یاد محبت کے ساتھ ملکہ معظمہ کو اور انکے کنبے کو ہمیشہ یاد رہیگی +

جس دن چٹھی مذکور چھپی ہے اُسیدن ملکہ معظمہ پر عجیب حملہ ہوا۔ دو پہر کو ہائڈ پارک مین سیر کرنے گئی تہین۔ جب پھر کر قصر بکنگہم کی دیوار کے پاس گزر کر اس دروازہ مین سوار آئی تہین کہ جس مین وہ ہمیشہ اترا کرتی تہین اور گاڑی ہنوز ٹھیرنے نہ پائی تھی کہ ایکا ایک لڑکا گاڑی کی بائین طرف دوڑ آیا۔ اسکے داہنے ہاتھ مین پستول تھا اور بائین ہاتھ مین ایک کاغذ تھا۔ پھر اسی حیثیت سے وہ گاڑی کی دوسری طرف گیا۔ ملکہ معظمہ داہنی طرف بے جنبش بیٹھی ہوئی تہین۔ انکے خاص ملازم جان برن نے اُس لڑکے کو پکڑ لیا۔ پستول بھرا ہوا نہ تھا مگر لڑکے کے پاس ایک چاقو تھا اور ایک درخواست خاص اُسکے ہاتھ مین تھی کہ فنین قیدی چھوڑ دیئے جائین۔ یہ اسکی ایک احمقانہ حرکت تھی۔ اس لڑکے کا نام آرتھر اوکونر تھا۔ سترہ برس کی عمر تھی آیرلینڈ کا باشندہ تھا اور دکے تیل کے کارخانہ مین کلرک تھا وہ شکریہ کی

سکے دن ملکہ معظمہ کی گاڑی کے پاس پہنچنا چاہتا تہا مگر بہیڑ بہاڑ کے سبب سے نہ پہنچ سکا۔ آج وہ دس فیٹ بلند جنگلہ پر چڑھکر صحن مین گھس آیا۔ رعایا کو اسکی اس حرکت پر بڑا غصہ آیا۔ پولیس مین اسکی روبکاری ہوئی۔ ایک سال قید اور بیس ۲۰ بید لگنے کی سزا ہوئی۔۰

ملکہ معظمہ کا مدت سے ارادہ تہا کہ وہ اپنے گہر کے قدیم الخدمت خیرخواہ نوکرون کو تمغا دیا کرین۔ جب یہ اوکونر کا واقعہ واقع ہوا تو اُنہون نے اپنے اِس ارادہ کو پورا کیا۔ اِس وقت انکے ملازم جان برون نے اِس لڑکے کے گرفتار کرنے مین اور نوکرون کی نسبت زیادہ ہوشیاری اور دلیری دکھائی تھی ملکہ معظمہ نے اسکو ایک سونے کا تمغا دیا اور پچیس ۲۵ پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ ملکہ معظمہ کو یہ نوکر بڑا عزیز تھا۔۰

اس سال مین دو بڑے منحوس واقعات واقع ہوئے۔ ایک ملکہ معظمہ پر اوکونر کا حملہ کرنا اور دوسرے لارڈ میو وایسرائے ہند کا قتل ہونا۔ انکو انڈمان مین ایک مجرم پٹھان قیدی نے چھُرا مارا جس سے وہ جانبر نہ ہوئے۔ اِس قتل پر ملکہ معظمہ اور سارے ملک کو افسوس ہوا اسکا مفصل حال اِس کتاب کے دوسرے حصہ مین پڑھو۔۰

ملکہ معظمہ اور ڈاکٹر لونگ سٹون

ابتداے ماہ مئی مین لنڈن مین تار آیا کہ ڈاکٹر لونگ سٹون جو افریقہ کے رود نیل کے سرچشمہ کو تحقیق کرنے گئے تھے وہ گم ہوگئے اُنکی کچھہ خبر نہین۔ اُنکے صحیح سلامت ہونے کی تفتیش مین بڑی تشویش تھی۔ مسٹر سٹینلی اُنکی تلاش مین گئے۔ اُنکو مسٹر لونگ سٹون کا پتا لگ گیا۔ جس کی خبر ملکہ معظمہ کے پاس آئی تو وہ بہت خوش ہوئین۔ اُنکو بڑا شوق تہا کہ یہ حال معلوم ہو کہ ڈاکٹر لونگ سٹون نے سرچشمہ رود نیل کی تحقیقات مین کیا کیا کام کیے اُنہون نے ڈاکٹر کو بلایا اور آدھہ گھنٹے تک اُس سے باتین کین۔ وہ سفر کا حال پوچھتی رہین۔ ڈاکٹر صاحب نے اُنسے عرض کیا کہ افریقہ کے جنگلون کے باشندے اکثر مجھسے پوچھتے تھے کہ تم کبھی اپنے بادشاہ سے بھی ملے ہو۔ جب مین اُنسے کہتا تھا کہ نہین تو وہ بڑے متعجب ہوتے تھے۔ اب مین حضور سے ملا ہون تو اُنسے کہہ سکونگا کہ ہان مین اپنے بادشاہ سے ملا ہون وہ اکثر پوچھتے تھے کہ تمہارا بادشاہ دولتمند ہے تو مین جواب دیتا تہا کہ ہان وہ بڑا دولتمند ہے تو وہ پوچھتے تھے کہ اُسکے پاس کتنی گائین ہین؟ یہ سنکر ملکہ معظمہ نے بڑا قہقہہ مارا۔۰

لارڈ گرین ویل نے ملکہ معظمہ کیطرفسے ایک تحفہ سونے کی ہلاس دانی کا جسپر ہیرے لگے ہوئے تھے مسٹر سٹین لی کے پاس بھیجا اور یہ اپنی چٹھی اُسکے ساتھ بھیجی کہ مجھے بڑی خوشی ہی کہ ملکہ معظمہ کے حکم سے مین آپسے عرض کرتا ہون کہ حضرت علیا آپ کی اس ہوشیاری و دانائی وحسن سعی کی قدرشناسی فرماتی ہین جو آپنے ڈاکٹر لونگ سٹون کے ساتھ مراسلت مین کی جس کے سبب سے وہ فکر و تردد دور ہوا جو انکو اور انکی رعایا کو اس ممتاز سیاح کی گم شدگی کیطرفسے ہوا تھا۔ ملکہ معظمہ نے مجھ سے درخواست کی ہی کہ مین آپ کو اس خدمت کا انکی طرفسے شکریہ ادا کرون اور اسکے ساتھ مین آپ کو مبارکباد دون کہ آپ اپنی اس مہم مین کامیاب ہوئے جس کو آپنے بیخوف وخطر اختیار کیا تھا اور انکی درخواست کے اپنی چٹھی کے ساتھ ایک تحفہ یاد کی نشانی بھیجتا ہون جسکو آپ قبول فرمائینگے ٭

اس سال کے موسم گرما مین اولیائے دولت بالمورل مین تھے کہ جون مین گلاسگو مین ڈاکٹر میکلوڈ کا انتقال ہوا۔ یہ ڈاکٹر وہی ہین جن کا ذکر ہمنے پہلے کیا ہے کہ وہ ملکہ معظمہ کی بیوگی کے آغاز مین انکی بڑی غم شکنی وغمخواری کیا کرتے تھے۔ اتوار کی رات کو ملکہ معظمہ سونے جاتی تھین کہ ڈاکٹر کے مرنے کی خبر انکے پاس آئی جسکا بڑا اثر انکے دلپر ہوا۔ دوسرے دن صبح کو وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین نے حاضری کھانیکے بعد اپنے عزیز دوست میکلوڈ کی ان باتون کا خیال کیا۔ کہ سنہ ۱۸۶۲ء مین کیا کیا۔ اُس نے مجھے تسلی دی میرے ساتھ ہمدردی وغمگساری کی۔ میری مدد کی۔ جب ہم بالمورل مین جاتے تھے تو چند موقعون پر مین نے انکو بلا کر شوق سے ملاقات کی۔ وہ میری تسکین دل وراحت جان تھے وہ بھی میرے دل کے اور آرامون کی طرح چل بسے۔ ان خیالات کے آنے سے مین زار زار چلا چلا کر رونے لگی پھر ملکہ معظمہ ایک اور جگہ لکھتی ہین کہ ڈاکٹر یہ وعظ کرتا تھا کہ ہمارا شفیع زندہ ہی جو بھائی اور دوست کی طرح محبت کرتا ہے جسکے اوپر ہم سب کو اعتماد اور بھروسا کرنا چاہیئے۔ کسی شخص نے ڈاکٹر سے زیادہ اور شخصون کے ایمانون کو مضبوط و مرتفع نہین کیا اور کسی اور شخص کو ان سے زیادہ اس بات کا شوق نہ تھا کہ وہ لوگون کے دلون مین خداتعالی کے مہربان باپ ہونے کا خیال اور یقین پیدا کرے اور وہ یہ چاہتا تھا کہ خدا کی طرف سب رجوع کرین ٭

ڈاکٹر نارمن میکلوڈ کا انتقال

غرض اِس ڈاکٹر کی وفات کا ملکہ معظمہ نے بڑا رنج و ماتم کیا۔ وہ اُنکے کہنے کے بڑے قدیمی معتبر دوست تھے۔ وہ بہت دنون سے بیمار تھے۔ ماہ مئی مین جب ملکہ معظمہ سے ملنے آئے تو بیماری کے سبب سے ایسے کمزور اور ضعیف تھے کہ ملکہ معظمہ نے اُنکو اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دی۔ وہ ایک بڑے فصیح و بلیغ واعظ تھے۔ وہ بالمورل مین ملکہ معظمہ کا غم غلط کرتے تھے اُنکے سچے غمگسار تھے اور کوئی اپنی غرض نہین رکھتے تھے۔ اُنکے بھائی کو ملکہ معظمہ نے ایک ایسا التفات نامہ لکھا ہے کہ کوئی بادشاہ اپنی رعایا کو نہین لکھتا۔ وہ سراسر محبت و الفت سے بھرا ہوا ہی اُسمین کہین یہ نہین پایا جاتا کہ وہ اپنے اور ڈاکٹر مین کچھ فرق سمجھتی تھین اُسکو رعایا کا دوست جانتی تھین۔ فقط اُنکے حسن خلاق کی بلند پائیگی دکھانے کے لیئے نیچے اُس خط کا ہم ترجمہ لکھتے ہین *

مین مشکل سے یہ جانتی ہون کہ مسٹر ڈونیلڈ میکلوڈ کو جو خط لکھون تو اُسکو کیونکر شروع کرون۔ آپکے شریف بھائی لایق فایق نورمن میکلوڈ کا رنج والم جو میرے اور سب اُنکے دوست آشناؤن کے دلون مین بھرا ہوا ہے اُسکے بیان کرنے مین الفاظ قاصر ہین۔ اِس نیک نہاد کے مرنے سے جو اُسکی مکرم معظم مان کو اُسکی بی بی اُسکے بہت سے بچون کو اور عوام کو نقصان پہنچا ہی اُسکا کوئی بدل نہین ہوسکتا اُسکا مرنا میرے لیئے بڑا دلخراش ہی میری خاص ذات کے لیئے وہ بڑا رنج رسان ہے ڈاکٹر صاحب قدیم سے مجھپر مہربانی کرتا تھا اور نہایت دلی گرم جوشی سے میری غم شکنی و غمگساری کرتا تھا۔ اب میرے دل مین کبھی یہ خیال بھی نہین آتا کہ اس دنیا مین پھر اُس مہربان چہرہ کو مین دیکھونگی۔ اور اُسکی قابل تعریف سحر پرداز باتین جو سب کے ساتھ بھلائی کرنے والی ہوتی تھین پھر مین سنونگی مجھے اِس سے بڑی خوشی ہے کہ میری اُنسے آخری ملاقات مین عقبے کے باب مین بہت سی باتین ہوئین جہان اب وہ چلے گئے ہین۔ باوجودیکہ وہ بیماری کے سبب سے بہت ضعیف و ناتوان ہوگئے تھے مگر نہ مجھے اور نہ اور دن کو یہ گمان تھا کہ اُنکی زندگی کا دور جو کمال نفع رسان اور مہر نواز تھا ایسا جلدی سے ختم ہوجائیگا۔ اسلیئے جب اُنکے مرنے کی خبر آئی تو یکایک بڑا صدمہ میرے دل پر ہوا میرے سارے بچے جو یہان حاضر ہین اور جو غیر حاضر ہین سب اُنکے مرنے کا رنج کرتے ہین اگر آپ اُنکے مرنے کے وقت کی مفصل کیفیت لکھینگے تو مین آپکی بڑی ممنون ہونگی۔ آپ

میری طرفسے اُنکی مان اور بی بی اور بچون اور سارے کنبے پر میری دلی ہمدردی کا اظہار کریجے

سنہ ۱۸۷۲ء مین لنڈن کے موسم بہار مین دو غیر ملکون جاپان و برہما کے سفیر انگلینڈ مین آئے۔ جاپان نے یہان کی سفارت کے لیئے بڑے شریف امیرون کو منتخب کیا تھا جاپان ایشیا کا برطن ہی اسکا بادشاہ بہت بڑا ہے۔ ان سفیرون کے اوضاع و اطوار نہایت شریفانہ تھے۔ اُنکی فراست و کیاست مین تیزی تھی انگریزی زبان سے خوب ماہر تھے اسلیئے وہ یہان سب کو عزیز تھے اور معزز سمجھے گئے۔ برہما سے جو ایلچی آئے تھے اُنکے مقاصد اور تھے اور ملکہ معظمہ اُنسے آگاہ تھین۔ جمعہ کے دن ۱۲۔ جون کو یہ سفیر ونڈسر کیسل مین ملکہ معظمہ سے ملے اُنہون نے بڑے قیمتی تحفے نذر مین دیئے جن مین ٹھوس کڑے سات پونڈ (ساڑھے تین سیر کے قریب) تھے جن کا بہت چرچا یہان ہوا۔ اور اُنہون نے اپنے راجہ کا خط بھی جو ملکہ معظمہ کے نام کا تھا دیا۔ ملکہ معظمہ نے نذر قبول فرمائی اور سفیرون کو رخصت کیا وہ لنڈن مین چلے آئے ؞

ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء مین ملکہ معظمہ ڈیوک سدرلینڈ کے دار الریاست ڈن روبن مین تشریف لے گئین پانچ چھ روز یہان قیام فرمایا۔ ڈیوک نے ملکہ معظمہ کی ٹرین کا انجن خود چلایا اور اُنکو یہ نہ معلوم ہوا۔ جب ڈیوک ایک اسٹیشن پر اُنسے ملا تو اُنکو یہ حال معلوم ہوا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ لوئربرج کے اسٹیشن ماسٹر نے غریب گنوارون سے متواتر تین دفعہ مجھے چیرز دلائے جب ہم ریل پر سے اُترے تو ڈچس نے استقبال کیا پلیٹ فورم پر دو لنٹریون نے سلامی اتاری۔ دس منٹ مین ڈن روبن کیسل مین پہنچے۔ یہان رہکر مین نے سیر تماشے دیکھے۔ اور ڈچس سدرلینڈ کی یادگار کی بنیاد کا پتھر رکھا۔ اُسپر ایک پیتل کا پترا لگایا گیا اور یہ کتابہ لکھا گیا کہ "اس پتھر کو وکٹوریا ملکہ انگلینڈ نے رکھا ہے اور یہ ایک شہادت اُن کی محبت کی ہے ۹۔ ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء" ؞

ایڈریس پیش ہوا۔ پڑھا نہین گیا۔ اُسکا جواب باصواب دیا گیا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اس ایڈریس کے جواب دینے کے وقت میرے دماغ کی یہ کیفیت تھی کہ میری زبان سے الفاظ بے تامل نہین نکل سکتے تھے۔ پہلی جولائی کو ملکہ معظمہ مع اپنے اہل و عیال کے اپنے

شوہر کی نیشنل یادگار مین شریک ہوئین ہنوز اُسکی عمارت ناتمام تھی ؞

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن کی وفات

۲۳ ستمبر کو اُنکی سوتیلی بہن شہزادی فیوڈورا کا انتقال ہوا جسکے سببسے ملکہ معظمہ رنج والم کے دریا مین ڈوب گئین۔ یہ شہزادی گو سوتیلی بہن تھی مگر ساری زندگی مین ان دونون بہنون مین سگی بہنون سے زیادہ آپس مین محبت رہی۔ جب شہزادی لوئیس بیٹی اپنی مان کے رنج والم کا حال سُنا تو اُنہون نے مان کو لکھا کہ ہماری خالہ کے مرنے کا رنج آپکے لیئے سوہان روح ہے۔ آپ دونون مین بڑی محبت وہمدردی تھی اور آپ اور وہ ایک جان دو قالب تھے فقط ڈیوک ایڈنبرا اور شہزادہ آرتھر جرمنی مین جاکر خالہ کی تجہیز وتکفین مین شریک ہوئے اور شہنشاہ جرمن اور شہزادہ ہسی شہزادی ہسی بھی شریک تھین ؞

سنہ ۱۸۷۳ء

ملکہ معظمہ کی ذاتی جائداد اور مہمات سلطنت

وزرائے سلطنت کے باہمی اختلافات اور پولیٹیکل معاملات پھر ملکہ معظمہ کی دماغ سوزی کرنے لگے۔ مگر اُن کو یہ بڑا آرام مل گیا تھا کہ اُنکے بڑے بیٹے اور بڑی بہو اُنکے قائم مقام بنکر سوشیل (معاشرت) معاملات جو اُنکی ذات خاص سے متعلق تھے اُنکو سرانجام دیدیتے تھے اور اُسکو سب عوام بھی پسند کرتے تھے۔ شہزادہ ویلز گو فضول خرچیون سے کوسون دور رہتے تھے مگر وہ ان خرچون کے کرنے مین دریغ نہین کرتے تھے جو اُنکی قوم کے شاہانہ شان کے شایان تھے۔ پارلیمنٹ سے کبھی نہ اپنی ذات کے لیئے نہ اپنے کنبے کیواسطے کسی استعانت وامداد زر کی درخواست نہین کرتے تھے۔ مگر اُنکے جاہ ومنصب شاہانہ کے واسطے جو امداد زر قانوناً وانصافاً جائز تھی اُسکی درخواست کرتے تھے۔ جو فیاضی اُنکی تھی وہ بڑی دانشمندانہ تھی۔ جب شہزادی لوئیزا کے وظیفہ کے باب مین پارلیمنٹ مین مباحثہ ہوا ہے تو ہمین پبلک کے ایک حصہ نے اپنی رائے متانت کے ساتھ یہ بھی ظاہر کی تھی کہ وارث تخت وتاج کے لیئے آیندہ ایک زائد وظیفہ اُن خرچون کیلیئے بڑھایا جائے جن کا سان گمان پہلے سے نہین ہوتا۔ اور وہ خرچ انکو اس سببسے کرنے پڑتے ہین کہ وہ انگلش سوسایٹی مین ملکہ معظمہ کے قائم مقام بنکر جاتے ہین۔ ان خرچون کے کرنے کی گنجایش انکی اس آمدنی مین نہین ہو جو انکو اپنی خاص جائداد

سنڈرنگھم سے حاصل ہوتی ہی۔ شہزادہ کو بہت ترغیبین دی گئین کہ وہ ناوانی کے مشورون کو کان لگا کے سنین۔ مگر انھون نے اپنی ہمت مردانہ سے اُنپر ذرا کان نہ لگایا اور اپنے باپ کی اِس ہدایت پر عمل کیا کہ اِس قسم کے معاملات کے اندرا انتظامات اپنے گھر کے احاطہ مین کرنے چاہئین۔ پبلک کو صرف یہ اطلاع دی گئی کہ مسٹر گلیڈسٹن نے ۲۱ جولائی کو یہ بل پیش کیا کہ ملکہ معظمہ کو اختیار ہی کہ وہ اپنی ذاتی جائداد کو اپنے وارث تخت و تاج کو اسطرح ہبہ کر دین کہ اسکو اختیار رہے کہ وہ اپنی مرضی کے موافق اِس جائداد کو منتقل کر دے۔ مگر یہ بل واپس ہو گیا

سنہ ۱۸۶۷ء مین فرانس کی نمایش مین جو انگلینڈ کی طرف سے قائم مقام بن کر لوگ گئے تھے اُنکو ملکہ معظمہ نے اجازت نہین دی تھی کہ فرانس سے خطابات یا تمغے و نشانات اپنی حسن خدمات کے جلدو مین لین۔ وہ یہ چاہتی تھین کہ اہل انگلینڈ کو جو انعام اکرام حاصل ہو سکا مرجع و مرکز مین ہی سمجھی جاؤن۔ اِس باب مین ملکہ ایلزبتھ کا قول یہ تھا کہ میرے کتون کے گلون مین میرے ہی بنائے ہوے پٹے پڑین۔ ملکہ معظمہ کے دادا جارج سوم کا قول یہ تھا کہ میری بھیڑون پر وہی نشانات ہون جو مین تجویز کرون۔ پس اِس باب مین یہ فیصلہ ہوا کہ جو لوگ اپنی قوم کے یا دنیا کی خدمات بزرگ بجا لاتے ہین اُن کا صلہ ملکہ معظمہ اپنے ہاتھ سے دین اور غیر قومین جو انکو صلہ دینا چاہین تو وہ بھی اُن ہی کے ہاتھ سے صلہ دلائین۔ اِس تجویز سے وہ لوگ بھی راضی ہوگئے جو خدمات بزرگ بجا لاتے تھے ٭

۴۔ جنوری سنہ ۱۸۷۳ء کو ملکہ معظمہ کو اِس خبر کے سننے سے رنج و ملال ہوا کہ چل ہرسٹ مین نپولین شہنشاہ معزول فرانس کا انتقال ہوا۔ اُنھون نے خود اپنی رحمدلی کے سبب سے فرانس کی شہنشاہ بانو اور اُسکے بیٹے کی بڑی ہمدردی اور غمگساری کی۔ نپولین کی تجہیز و تکفین مین چالیس ہزار آدمی جن مین دو ہزار فرانسیسی تھے شریک ہوے۔ گو ملکہ معظمہ کے ساتھ شہنشاہ فرانس ایک دفعہ چال بازیان کر چکا تھا۔ مگر اُن کا سینہ ایسا بے کینہ تھا کہ وہ ایسی باتون کو جلد بھول جاتی تھین ٭

جب موسم بہار آیا تو ملکہ معظمہ نے لنڈن کے مشرقی حصہ مین جو ایک ناخوش شہر مشہور تھا قدم رنجہ فرما کر اسکو پر بہار بنایا۔ وہان وکٹوریا پارک کا معائنہ کیا وہ قصر بکنگھم سے

کھلی گاڑی مین سوار ہوکر تشریف لے گئین۔ گاڑی کے ہر طرف رعایا صف بہ صف کھڑی تھی۔ سارے گھرون سے خرد و کلان پیر و جوان بن سنور کر باہر نکل پڑے تھے۔ ہر دکان و ہر مکان سجایا گیا تہا۔ مصنوعی مکانات نہایت آراستہ پیراستہ بنائے گئے تھے۔ ایک غریب موچی جوتا بنانے والے نے ایک چمڑے کو صاف کرکے چمکدار سرخ حرفون مین یہ لکھا تہا کہ ملکہ معظمہ کا یہان آنا۔ ایسا مبارک ہی جیسا کہ مئی کے مہینے مین پہولونکا کھلنا۔ خدا ملکہ معظمہ کو برکت دے۔ شہر کے اِس شرقی حصہ مین اپنی خوشی سے ملکہ معظمہ کا آنا معمولی و سرسری بات نہ تھی۔ اسکی کیفیت مغربی حصہ سے جداگانہ تھی۔ اسلیئے قدم قدم پر ایک جم غفیر و ہجوم اُنکے خیر مقدم کی مبارکباد دے رہا تھا جسکا سننا ملکہ معظمہ کے کانون کو بہ نسبت بڑے بڑے ایڈریسون کے زیادہ خوش اور بھلا معلوم ہوتا تھا۔ بہیڑ ایسی لگی ہوئی تھی کہ سواری شاہی کو رستہ نہین ملتا تھا۔ ملکہ معظمہ نے گاڑی مین کھڑے ہوکر اور مسکرا کر لارڈ میر کے لیئے سر جھکایا۔ غرض ملکہ معظمہ نے اِس شہر کے افسردہ حصہ کو اپنے دیدار فرحت آثار سے شگفتہ کرکے غربا کے دلون کو نہال کردیا۔

ہنوز لنڈن کے مشرقی حصہ مین ملکہ معظمہ کے جانے کا چرچا ختم نہوا کہ یہ دوسرا چرچا ہونے لگا کہ انگلستان کی سیر کے لیئے شاہ ایران آتا ہی۔ اپریل کے آخر مین انگلستان مین یہ خبر آئی کہ شاہ ایران طہران سے یورپ کے سفر کے ارادہ سے روانہ ہوا ہے۔ وہان اسی ہزار آدمیون نے اسکے گرد جمع ہوکر دعائین دین ؎

بسفر رفتنت مبارک باد　　　بسلامت روی و باز آئی

ایران کی رعایا کو اندیشہ تہا کہ مبادا شاہ اس سفر سے سلامت نہ آئے۔ اِسکو وہان دشواریان ایسی پیش آئین کہ جان معرض خطر مین آئے۔ پہر سنا گیا کہ شاہ ایک روسی جہاز مین سوار ہوکر بحر کیسپین مین روانہ ہوا ہے۔ پہر یار لوگون نے اِسکی نسبت عجیب غریب دل لگی کی گپین گھڑنی شروع کین کہ شاہ کے ساتھ اُسکی تین بیویان آتی ہین۔ حرمون کا شمار معلوم نہین کہ کتنی ہین اگر شاہ اتنی بیبیان ساتھ لایا تو بڑی دقت یہ پیش آئے گی کہ سب کا استقبال ساتھ نہین ہوسکے گا۔ صرف ایک بی بی کا استقبال ہوسکے گا۔ یہ مشکل سوال لارڈ چیمبرلین کے محکمہ مین پیش

شاہ ایران کا انگلینڈ مین آنا

حل ہوا کہ ملکہ معظمہ سے یہ درخواست کیجائے کہ وہ شاہ کی بیبیون سے جدا جدا اس طرح ملین کہ ایک کو قصر بکنگھم مین دوسری کو قصر ونڈسر مین تیسری کو قصر اوسبورن مین ٹھیرا کے ملاقات کرین پھر یہ خبر مشتہر ہوئی کہ شاہ ایران جب یوروپ کا آدھا سفر کر چکا تو اُس نے اپنی بیبیون کو واپس بھیجدیا مگر وزرائے اعظم اسکے ساتھ آتے ہین پھر اُسکی دولتمندی کی افواہین اُٹھنی شروع ہوئین۔ باوجودیکہ اسوقت ایران مین خشک سالی کی آفت برپا تھی۔ پھر بھی وہ پچاس لاکھ پونڈ ساتھ لیکر چلا ہے۔ یہ خبر تو تار برقی کی کسی غلطی کے سبب سے مشتہر ہوئی تھی وہ روپیہ تو اسقدر ساتھ نہین لایا تھا مگر جواہر بیش بہا اُسکے ساتھ بہت سے تھے۔ اُسکے ایک خنجر مین ایسے الماس درخشان لگے ہوئے تھے کہ آدمی کی نگاہ اسپر نہین ٹھیر سکتی تھی رنگین شیشے کو آنکھون پر لگا کے اسکو دیکھ سکتے تھے۔ جب وہ انگلینڈ کے قریب آیا تو وہ سیاہ مخمل کا لباس پہنے ہوئے تہا اور اُسپر ہیرے اتنے لگے ہوئے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی تاریک جھاڑی پر صبح کو اوس پڑی ہوئی ہے۔ انگلستان کے شرفا تو اسکو یہ سمجھتے تھے کہ قدیمی خاندان کا ایک جلیل القدر والاشان بادشاہ مطلق العنان آیا ہے۔ عوام اسکے ولیر انگلستان کی شوکت وصولت وسطوت کو جانا چاہتے تھے۔ اگر اہل انگلستان کو یہ معلوم ہوتا کہ شاہ کا دادا ایک چھوٹی سی ریاست کا رئیس تہا۔ جسنے ایران کے قدیمی شاہی خاندان کو غارت کر کے اپنی سلطنت کا سکہ جمایا ہے اور اُسکے ملک کی آبادی آیرلینڈ کی آبادی سے زیادہ نہین ہے۔ اور اُسکے رقبہ کی وسعت جرمنی کے رقبہ سے دو چند ہے تو اُسکے مضحکہ کی ایسی باتین نہین بناتے مسٹر گلیڈسٹن نے یہ تجویز کی کہ شاہ اپنی سیر کرنے کا آپ پروگرام بناتے ہماری طرف سے وہ اسکے بنانے مین مقید نہ کیا جائے۔ مگر اولیائے دولت کی رائے اس کے خلاف تھی کہ اسکو اس باب مین آزادی نہین دینی چاہیئے اگر وہ اپنی قدیمی اخلاق کے آداب کا پابند رہیگا تو معلوم نہین کیا کیا حرکات ناشایستہ اُس سے سرزد ہونگی۔ ابھی اُسنے جرمنی مین شہنشاہ کے ہاتھ کو جھٹک کر پرے ہٹا دیا۔ یہ باتین یہان بنائی جارہی تہین کہ یہ مہمان جسکا انتظار بہت دنون سے ہورہا تہا۔ اوسٹنڈ مین۔ ڈوور مین آنکر خشکی مین اُترا۔ بحری بیڑے کی توپون نے سلامی اتاری۔ ڈیوک ایڈنبرا اور شہزادہ آرتھر نے استقبال کیا۔ شام کو شاہ چارنگ کروس مین آیا۔ لنڈن کا سارا شہر اسکے گرد دیوانہ وار پھرتا تہا۔ قصر بکنگھم مین شاہ مقیم ہوا یہان

طہران تک براہ راست تار لگا دیا تھا کہ وہ اپنے دار السلطنت مین جس شخص سے چاہے باتین کیا کرے۔ پادشاہ کا پروگرام دس روز کے قیام کا تیار ہوا۔ اسمین دعوتین باساز وسامان طرح طرح کی مقرر ہوئی تھین جن کا متحمل ہونا انسان کے لیئے مشکل تھا۔ ملکہ معظمہ بالمورل مین تھین ۲۰ جون کو ونڈسر مین تشریف لائین کہ شاہ سے بادشاہانہ ملاقات ہو۔ شاہ نے خود اپنے سفرنامۂ یوروپ مین اس ملاقات کا حال ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ انگریزی کتابون مین لکھا ہوا ہے اسلیئے ہم شاہ کے سفرنامہ کی عبارت بعینہ نقل کرتے ہین ۔،

روز بست چہارم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ ۔

بایدکہ برویم بہ قصر اینڈ زور (ونڈسر) کہ قصر اعلیحضرت وکٹوریا پادشاہ انگلیس است با کالسکہ بخار یک ساعت مسافت است خلاصہ رخت پوشیدہ با صدر اعظم ولارڈ مورلی سوار کالسکہ شدہ رفتیم جمعیت زیادہ از حد سر راہ دو طرفین راہ ایستادہ بودند۔ آن قدر کالسکہ بود کہ حساب نداشت از خیابان ہایڈ پارک و شہر گزشتہ رسیدیم۔ بگار (اسٹیشن) سوار کالسکہ بخار شدیم کالسکہاے بسیار اعلی و طرفین کالسکہ یک پارچہ از بلور بود ازجاہاے آباد وصحرا و چمن گذشتیم تا قصر وینڈزور (ونڈسر) از دور پیدا شد مثل قلعہ چہار برجی بہ نظر مے آمد نزدیک سیدہ پیادہ شدہ سوار کالسکہ اسپی شدیم جمیع ملتزمین باہم بودند۔ پایہ پلہ قصر پیادہ شدیم۔ اعلیحضرت پادشاہ تا پایہ پلہ استقبال کردند۔ پائین آمدہ دست ایشان را گرفتہ بازو دادہ رفتیم بالا از اطاق ہا و دالانہاے قشنگ کہ پردہ ہاے اشکال خوب داشت گذشتہ داخل اطاق مخصوص شدہ روی صندلی نشستیم پادشاہ اولاد و متعلقان و خدام خود شان را معرفی کردند ما ہم شاہزادہ ہا وصدر اعظم وغیرہ معرفی کردیم لارڈ شامبر لاند (لارڈ چیمبر لین) کہ وزیر دربار بادشاہی است نشان ژار ٹیر (آرڈر اوف گارٹر) مکلل بالماس را کہ بزانو بند معروفست و از نشانہاے بسیار معتبر انگلیس است برلے ما آورد و پادشاہ برخاستہ بدست خود شان نشان را بما زدند و حمائل را انداختند جواب ایشان را ہم دادند داستان این نشان از قرار یست کہ در ذیل نوشتہ میشود ۔،

سورخین را در نشان موسوم بہ ژار ٹیر کہ ادورد سیوم بادشاہ انگلستان در سنہ ہزار و سیصد وچہل و نہ عیسوی در قصر وینڈزور اختراع نمود عقیدت است یکے آنکہ بیادگار فتح کریسی کہ

فلیپ چهارم پادشاه فرانسه را شکست داده این نشان را اختراع کرد دیگر اینکه در یکی از مجالس بال جوراب بند کنتس دو سالیسبوری معشوقه ادورد (اڈورڈ) افتاده اسباب خنده حضار شده بود پادشاه از کمال غیرت و علاقه که با او داشت جوراب بند را برداشته این عبارت را ادا کرد۔ مفتضح باد کسی که خیال بد کند. که همین عبارت الحال در تسمه نشان زانوبند نقش است و گفتم همین بند جوراب را بقدری محترم خواهم کرد که همه برای تحصیل آن منت بکشند این شد که آن را نشان اول دولت قرار دادند و سوای پادشاه انگلیس که رئیس او را این نشان است و شاهزادگان انگلیس و سلاطین خارجیه با حدی این نشان داده نمی‌شود و عدد حاملین این نشان هم از داخله و خارجه زیاده از بست و شش نفر نباید بشد فقط۔

خلاصه نشان را با احترام تمام گرفته نشستیم من هم نشان حمائل آفتاب مکلل بالماس را با نشان تصویر خود به پادشاه انگلیس و ادم ایشان هم با کمال احترام قبول کرده بجو نزد بعد برخاسته سر میز رفتیم سه دختر پادشاه و یک پسر کوچکی که هنوز از پیش ایشان جائی نمیرود و اسمش لیوپولد است نشسته بودند این پسر امروز الی کار استقبال آمده بود بسیار جوان خوش شکلی است. لباس اکوسی پوشیده بود وضع لباس اکوسی این است که زانو تا الی ران مکشوف است یک دختر شانزده ساله پادشاه هم همیشه در خانه ایشان است هنوز شوهر ندارد و دو دختر دیگر شان شوهر دارند شاهزادگان و صدر اعظم و لارڈ گرانویل و غیره بودند نهار خوبی خورده شد میوه‌ها خوب سر نهار بودند بعد پادشاه دست ما را گرفته با طاق راحت گاه بردند خودشان رفتند قدری آنجا نشستیم سواره نظام زره پوش خاصه با یک فوج در میدان کوچک قصر ایستاده بود بسیار سواره خوب و پیاده ممتاز است قشون انگلیش اگرچه کم است امّا بسیار خوش لباس و با نظم و خوش اسلحه و چهارپاهای بسیار قوی دارند موزیکان بسیار خوب میزدند. خلاصه خیابان عریضی جلو قصر است که طولش یک فرسنگ است و طرفین ان دو ردیف درخت جنگلی کهن قوی سبز بسیار بلند است. زمین همه چمن است و گل و سبزه. آمدیم پائین سوار کالسکه شده با صدر اعظم و لارد مهماندار از خیابان راندیم سائرین هم بکالسکه نشسته عقب ما می‌آمدند زن و مرد زیاده زنهای خوش شکل و بچه و بزرگ از اهل خود وینذر (ونڈسر) سر راه بودند و در خیابانها سواره و پیاده با کالسکه می‌گشتند خیلی تماشا داشت تا قدری که رفتیم جمعیت کم شد آهوی زیادی مثل گله گوسفند قریب هزار آهو در چمنها

و خیابانها دل کرده اند دسته دسته می‌پریدند و از آدم چندان وحشت نداشتند کسی هم نمیتوانند
آنها را اذیت کند فی الحقیقة آهوے نیست بلکه مابین مرال و آهو و شوکا حیوانی است بسیار خوب خلاصه
خیابان حود رخت و چمن انتها ندارد دو فرسنگ رفتیم از خیابانی دیگر گذشتیم مثل بهشت طرفین خیابان
درختها انبوهی بلند همه گلهاے بزرگ آبی رنگ و قرمز وغیره داده بود از جنس خرزه آنقدر با صفا بود
که فوق آن تصور نمی شد رسیدیم بدریاچه آبے بزرگ زن و دختر زیادی دور دریاچه بودند از دریاچه گذشته
بعمارتے کوچک بسیار با صفا رسیدیم که مال بادشاه است آنجا پیاده شده قدرے میوه خوردیم شهزادها
وغیره همه آمده رفتند سر راه آهن ما سوار ترن شده رفتیم. آن طرف آب جمعیتے از زن و مرد بودند قدرے
توی آب ایستاده رفتیم نمونه کوچکے از کشتی جنگی ساخته بودند بست و چهار توپ بقدر زنبورک داشت
توی آن را تماشا کرده آمده بیرون با ترن باز رفتیم باوینذر رسیده و از آن جا بکالسکه نجار نشسته راندیم
برلے شهر جمعیت مثل صبح ایستاده بودند تعارف زیاده بعمل آمد تا رسیدیم بمنزل عمارت وینذر زور
بسیار قدیم است و از خارج چندان زینت ندارد شبیه بآئینه قدیمه است که از سنگ ساخته اند و
سنگهایش همه بقدر آجر است یک برج بزرگے و چند برج کوچک بلند اما میان عمارت بسیار با زینت
و قشنگ و پر اسباب اطاقها تالارها والا نها بسیار خوب و موزه اسلحه دارد. سن بادشاه پنجاه سال
است اما بنظر چهل سال می نماید بسیار بشاش و خوش صورت هستند امشب را در خانه لارڈ میر حاکم
قدیم لنڈن مهمان شب نشینی و سوپه هستیم شب را سوار کالسکه شده راندیم از عمارت ما تا منزل لارڈ
میر یک فرسنگ تمام بود همه طرفین راه و کوچه آن قدر زن و مرد بود که حساب نداشت همه هورا میکشیدند
من هم متصل با همه تعارف میکردم. همه کوچها از چراغ گاز روشن است علاوه بران از بالها و پنجره
خانها روشنی الکتریستی کوچه را مثل روز روشن کرده بود بعضے چراغها و گاز بشکلهاے مختلف بالاے
بناها و کوچه وغیره درست کرده بودند شهر و کوچه را آئین بسته بودند از عمارات عالی و دکاکین زیاده مرغوب
دیده اما گذشته تا داخل دروازه سیتے (شهر) شدیم یعنے شهر قدیم لنڈن که لارڈ میر حاکم همین سیتے
است دیگر اختیارات بسایر شهر و محالات ندارد یعنے سایر شهر حاکم ندارد. هر محله مشورت خانه دارد
اگر امر ... اتفاق افتاد پلیس که ذمه باشی آن محله است رجوع میشود او هم بوزیر داخله رجوع می کند
پلیس این شهر هشت هزار نفر است همه جوانهاے خوب با لباس معین اهالی شهر زیاد از پلیس حساب می برند

هر کس به پولیس بی احترامی کند قتلش واجب است خلاصه وارد خانهٔ لارد میر شده از پله بالا رفتیم
تا لارے بود ولیعهد انگلیس و روس بازنهای شان و همه سفرای خارجه و شهزادهای ما و غیره
و شاهزادگان و شاهزاده خانمها و بزرگان و وزرای انگلیس بودند با هر دو ولیعهد دست داده تعارف
کردیم این عمارت دولتی است که حاکم لندن می نشیند اسم عمارت گیلدهال است سالی یک مرتبه این
حاکم بانتخاب اهل شهر باید عوض شود اجزای حکومتی لباسهای غریب داشتند کلاههای سمور بزرگ
بزرگ خرقه و کلاتیهای زیر سمور و غیره در دست هر یک چوب باریک بلندی دست دیگری شمشیر و
قداره بسبک قدیم جلوه ما راه میرفتند خلاصه در میان اطاق ایستادیم لارد میر نطقی کرد جوابی
دادیم بعد با این تشریفات بتالار بسیار بزرگی از چهل چراغ و چراغهای گاز داشت رفتیم
با زوجه ولیعهد انگلیس بازو داده بودم زن و مرد زیادی بودند امشب سه هزار نفر دعوت شده
بودند لارد میر جبه که دامن پشتش خیلی دراز بود و بزمین کشیده میشد پوشیده بود رفتیم صدر
این مجلس چند پله میخورد بالا رفته روی صندلی نشستیم زنهای هر دو ولیعهد طرفین ما نشسته سایر
همه ایستاده بودند لارد میر بزبان انگلیسی خطبه از برای من نوشته در تهنیت ورود ما و دوستی
و اتحاد دولتین انگلیس و ایران خواند همان را بزبان فارسی چاپ زده ورقی از آن را بدست فارسی دانها
دادند بعد از اتمام تقریر لارد میر صدر اعظم همان فارسی را بفصاحت تمام خواند ما هم جوابی دادیم
لارنس صاحب بزبان انگلیسی ترجمه کرد بعد از آن مجلس سلام منقضی شد بدست هر کس قلمی از طلا
که مداد داشت با ورقی که در آن اسم نوشته بودند دادند که هر کس با هر کس میل دارد برقصد آنجا بنویسد
جعبه طلائی هم پیشکش کردند بعد مجلس رقص شد من در میان جا نشسته تماشا میکردم هر دو ولیعهد
بازنهایشان و غیره همه می رقصیدند بعد از اتمام رقص بازن بازو داده بزوجه ولیعهد انگلیس رفتیم برای
سوپر که شام بعد از نصف شب است از تالارهای بزرگ و پله‌ها و راهروهای زیاد مملو از مردم و زنهای
خوش شکل بود و انواع گلها و درختها که در کوزه کاشته و در پله‌ها و اطاقها گذاشته بودند گذشته
رفتیم بتالار بزرگی که میز سوپر را چیده بودند قریب چهار صد نفر سر سفره بودند شخصی از اهل
سیتی که نائب لارد میر بود عقب سر من ایستاده بود هر دفعه بصدای بلند اعلام باهل مجلس میکرد
که حاضر باشند برای توس نمودن باین معنی که صاحب خانه بسلامتی بزرگان شراب میخورد همه باید

برخیزند و بجوزند اول لارڈ میئر بسلامتی ماخوردو بعد ولیعہد انگلیس نوش کرد بعد باز لارڈ میئر نوش کرد هر دفعه آن شخص اہل مجلس را قبل از وقت خبر میکرد خلاصه بعد از اتمام سوپر برخاسته رفتیم بمنزلهای خود خوابیدیم و در برگشتن هم که نصف شب بود باز همان طور جمعیت بود امشب در کالسکه با من اتابیک اقاشی باشی و صدر اعظم بودند بادشاه انگلیس کتابی دارند که هرکس در قصر ویندزور بدیدن ایشان رفته اسم خود را دران ثبت کرده من امروز نوشتم *

غرض شاہ کی مہمانداری خاطر خواہ ہوئی۔ شاہ نے جب اپنی تصویر جسکے چوکھٹے مین ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ اول گرین ویل کو تحفۃً دی تو ارل نے کہا کہ مین تصویر کا لینا اس شرط سے قبول کرتا ہون کہ اسکا چوکھٹا اتار لیا جائے۔ شاہ بعض امور ملکی کی خاطر سے یہان سیر کرنے آیا تھا۔ وہ تحقیق نہین معلوم کہ کیا امور تھے ؛

وسط جولائی مین سرکاری طور پر مشتہر ہوا کہ ۱۱۔ جولائی کو ڈیوک ایڈنبرا کی زار روس کی بیٹی گرینڈ ڈچس میری الیکسنڈرونا سے قرابت نسبت ہوگئی۔ دولہا دلہن کا مذہب ایک تھا یہ امر نازک تھا۔ زار روس کے صرف یہی ایک بیٹی تھی۔ ماں باپون کو بیٹی سے اور بیٹی کو ماں باپون سے عشق تھا اسلیئے اگر زار روس شہزادہ کو اپنی تمام سلطنت دیدیتا۔ تو شہزادہ کی ایسی قدر و منزلت نہوتی جیسی کہ اس بیٹی کے دینے سے ہوئی۔ اس شادی کے ہونے کو روسی اور انگریز دونون بڑا ہی مبارک سمجھتے تھے۔ مسٹر گلیڈسٹن نے ۲۹۔ جولائی کو کامنس ہوس مین یہ رزولیوشن پاس کرالیا کہ ڈیوک ایڈنبرا کو پچیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ ملا کرے اور گرینڈ ڈچس میری کو اس حالت مین کہ بیوہ ہوجائین چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دیا جائے۔ اس رزولیوشن پر یہ اعتراض ہوا کہ یورپ مین ڈچس سب سے زیادہ دولت کی وارث ہین انکے لیئے وظیفہ مقرر کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے مگر مسٹر گلیڈسٹن نے اس اعتراض کو یون دفع کردیا کہ انہون نے معترض سے پوچھا کہ کیا وہ زار روس سے درخواست کرنی چاہتا ہے کہ انگلش شہزادہ بڑا غریب مفلس ہی اسلیئے زار روس اپنی بڑی دولتمند بیٹی کے لیئے اسکو دامادی مین قبول کرلے ؟ اسپر سب طرف سے چیرز دیئے گئے اور رزولیوشن پاس ہوگیا۔ ۱۷۰ ووٹ اسکی تائید مین۔ اور ۲۰ ووٹ اس کے خلاف دیئے گئے ؛

ڈیوک ایڈنبرا کی شہزادی زار روس کی بیٹی سے قرابت نسبت

ملکہ معظمہ کو یہ صدمۂ عظیم پہنچا کہ ۲۸ مئی کو ڈرام سٹاف مین دفعتہً اُن کا نواسہ ہسی کا
شہزادہ فریڈرک ولیم اِس جہان سے گزر گیا۔ آٹھ بجے سے کچھ پہلے معمول کے موافق دائیان شہزادہ
آیرنسٹ و شہزادہ فریڈرک ولیم اور شہزادی وکٹوریا کو اُنکے ماں کے سونیکے کمرے مین لائین اِس
سونیکے کمرے مین سے غسل خانہ مین شہزادہ آیرنسٹ دوڑ کر چلا گیا۔ ماں کو معلوم تھا کہ اسکا
دروازہ کھلا ہوا ہے۔ وہ دو بچون کو بچھونے مین چھوڑ کے بچی کے پیچھے غسل خانہ مین دوڑی گئین
اِس تھوڑی سی غیر حاضری مین یہ آفت آئی کہ شہزادہ فریڈرک ولیم ایک کھلونے سے کھیل رہا
تھا وہ کھلونا دروازے سے باہر نکل گیا۔ اسکے پکڑنیکے لیئے شہزادہ نے کوشش کی کہ وہ خود ۲۰
فیٹ بلندی سے نیچے آن گرا۔ ماں اِس دھڑکے کی آواز کو سنکر اُلٹی آئی تو دیکھا کہ بیچارہ بچہ ہوا
کے اندیشہ وہ چلائی۔ بہت آدمی مدد کو دوڑے آئے مگر کچھ کام نہ آئے۔ بچہ ایک و گھنٹہ مین تمام
ہو گیا۔ یہ بچہ ضعیف الخلقت تھا۔ مگر خوش شکل و خوش مزاج تھا۔ ماں باپون کو بڑا رنج ہوا اور
لوگون نے اُنکے ساتھ ہمدردی کی۔ اُسکی عمر بارہ برس سے کم تھی۔ اسلیئے ڈرام سٹاٹ مین اہل دربار
کو ماتمی لباس پہننے کا حکم نہین ہوا مگر انگلینڈ مین ہوا۔

سنہ ۱۸۷۴ء

۲۳ جنوری کو سینٹ پیٹرس برگ مین زار روس کے زمستانی محل مین ڈیوک ایڈنبرا اور گرینڈ
ڈچس میری روس کی شادی ہوئی۔ دونون نوشہ عروس کے مذہبون کے موافق مراسم
نکاح ادا ہوئین۔ اِس شادی کے تجمل و شکوہ کے دکھانے مین زار روس نے اپنی دولت اور
سلطنت کی ساری شان دکھائی۔ ملکہ معظمہ اِس نکاح مین خود شریک نہین ہوئین جسکا اُنکے دل
مین حسرت و ارمان رہا۔ مگر اپنے قائم مقام اِسمین بھیجے تھے۔ اُنھون نے دعا کی کتابین بیٹے و بہو کے
پڑھنے کے لیئے بھیجین۔ کل برطانیہ اعظم مین اِس شادی کی شادمانی مین گھر گھر شادی تھی۔ اِس
شادی کے بارہ مین جو ملکہ معظمہ اور شہزادی ہسی کے درمیان خط و کتابت ہوئی۔ اِس سے ثابت
ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ اور انکی اولاد کے درمیان کیسا پیار اخلاص محبت یگانگی تھی۔ شہزادی ان
کو تحریر فرماتی ہین کہ بھائی کو بی بی ایسی مل گئی ہے جس سے وہ ہمیشہ خوش رہیگا اور وہ سدا

ساتھ بھلائی کرے گی جسکو دیکھکر آپ کا دل باغ باغ ہوگا۔ مجھے تو یہی خیال ہمیشہ لگا رہتا ہے
کہ آپ ہمین خوش دیکھکر خوش ہون ؁

لنڈن مین جاڑے کے موسم مین روسی شہزادی کا خیر مقدم

۱۲۔ مارچ کو لنڈن مین برف باران برق و رعد کا ایک طوفان برپا تہا کہ ملکہ معظمہ اپنے بیٹے
اور نئی بہو کو لنڈن مین لائین۔ کوچہ و بازارون مین بہیڑ پر بہیڑ صف بستہ جاڑے کے مارے اکڑی
ہوئی گہنٹون اس انتظار مین کہڑی رہی کہ دُلہن کو اپنے نئے گہر مین آنے کی مبارکباد دین جس سے
ثابت ہوتا ہے کہ دار السلطنت مین ملکہ معظمہ سے رعایا کیا صدق دل سے محبت رکہتی تہی۔ اا بجے
ملکہ معظمہ مع نوشہ و عروس عزیز و اقارب کے بند گاڑیون مین بیٹھ کے ریل کے اسٹیشن پر آئے اور
یہان سے ریل پر سوار ہو کر ایک سٹیشن پر سفر کو ختم کیا۔ وہ انگریزی اور روسی روشنیون سے روز
روشن بن رہا تہا۔ آدمیون کی جمعیت کا حساب نہ تہا۔ ملکہ معظمہ اور دولہا دولہن نے بہی رعایا کی
برف کی سردی کی برداشت کرنے کی یہ قدرشناسی فرمائی۔ وہ خود کہلی ہوئی لینڈو مین بیٹھین
گو ملکہ معظمہ ماتمی لباس پہنے ہوئے تہین مگر مسکرا مسکرا کر اور سر کو جہکا کر اپنی رعیت کو چیرز کا جواب
دیتی تہین۔ رعایا کی خیرخواہی کی گرم جوشی کو دُلہن دیکہکر متحیر ہو گئی۔ ملکہ معظمہ کا بیٹے و بہو لانے
سے ہشاش بشاش ہو کر مسکرانا بڑی خوشی کی بات تہی۔ مگر اسکے ساتھ اور لیڈیون کا جاڑے کے
مارے اکڑے جانا قابل افسوس تہا۔ رات کو کل رستون اور گزرگاہون مین روشنی ہوئی ؁

شہزادی روس کا اپنے میکے کو یاد کرنا

قاعدہ ہے کہ جب لڑکیان بیاہی جاتی ہین اور انکو اپنا میکہ چہوڑنا پڑتا ہے تو ان کا
دل میکہ کی یاد مین تڑپتا ہے۔ شہزادی لوئیس ۷۔ اپریل کو ملکہ معظمہ کو تحریر کرتی ہین کہ میری کا دل
بہت جلد میکہ کی یاد سے کڑہنے لگا۔ اپنے اوپر جان فدا کرنے والی مان سے بیٹی کا جدا ہونا
اُسکے لیئے غضب ہوتا ہے۔ انسان کی طبیعت کا یہ مقتضا بہی عجیب و غریب ہے کہ وہ مجہول چیزون
کے لیئے ان معلوم چیزون کو چہوڑتا ہے جنسے نہایت محبت رکہتا ہے اور جنکے احسانات کے
قرض کا اعتراف کرتا ہے۔ والدین کی تقدیر مین لکہا ہوتا ہے کہ وہ لڑکیون کے سبب سے سختی اٹہائین
اور نفس کشی کرین۔ ملکہ معظمہ نے اپنی بیٹی کو اِس باب مین متنبہ کیا کہ اگر مان باپ اپنی بیٹیون
کی پرورش فقط اسلیئے کرین کہ انکو بیاہ دین تو یہ انکی بُرائی ہے اِسکے جواب مین شہزادی نے
اپنی مان کو لکہا کہ مین اپنی لڑکیون کی پرورش محض اسلیئے نہین کرتی ہون کہ انکو بیاہ دون

بلکہ اسلیئے کہ میکہ کی محبت اُن کے دلون پر قائم کرون عورت کے دل مین والدین کی محبت طبعی چاہیئے عورت کا بیاہ ہونیکے بعد مان باپون سے محبت نہ رکھنا اسکی بڑے عیب کی بات ہے اور اُسکی بڑی غلطی ہے۔ مین جب اپنے میکہ مین تھی تو ان کی محبت کو دلنشین کرتی تھی۔ گو میکہ چھوڑنے پر ایک مدت گزر گئی مگر اسکی محبت ابتک وہی پہلی سی چلی جاتی ہے ؛

۱۹۔ مارچ کو پارلیمنٹ کے دونون دیوانون مین ملکہ معظمہ کا سپیچ پڑھا گیا۔ اسمین جنگ اشانٹی فتیابی اور ڈیوک اڈنبرا کی بیاہ کی خوشنودی کا اظہار تہا۔ مگر اسکے ساتھ ہی بنگال مین قحط سالی کے ہونے کا رنج و افسوس کا اظہار تھا فقط۔ ملکہ معظمہ کے اس اظہار ملال سے بنگال اور بہار کے کال کی مصائب کم کرنے کا انتظام کامیابی کے ساتھ خوب کیا گیا۔ اس سال مین ملکہ معظمہ پبلک مین بہت کم جلوہ افروز ہوئین۔ جسکے سبب سے سوسایٹی کی اخلاقی حالتون مین ایک ابتری پیدا ہوئی۔ اعلےٰ جماعتون مین ایک عجیب ضعف اخلاق نمودار ہوا۔ انکو تفریح و عیش طلبی و دل لگی کی تشنگی ملنے لگی۔ قوم کی زندہ دلی کو سبک حرکت ہونے کا سرطان کھانے لگا۔ شہزادہ ویلزنے جولائی مین سٹیٹ فینسی بال ایسا دیا کہ جسکے بیان مین اخبار ٹائمز کے تین کولم سیاہ ہوئے کل جماعتون نے لہو و لعب کو ایک سنجیدہ شغل اپنا بنا لیا۔ امرائے اعظم نے جن کے بدن مین زور تہا دور دراز کے سفر اس نظر سے اختیار کیئے کہ بڑے بڑے موٹے تازے جنگلی جانور شکار کرین وہ اپنے بزرگون کے اس طریقہ کو بھول گئے کہ وہ جو سفر کیا کرتے تھے تو انکا مطلب یہ ہوتا تھا کہ غیر ملکون کے آئین و قوانین رسم و رواج مطالعہ کر کے علم حاصل کرین اور اس سے اپنے ملک کو فائدہ پہنچائین عیش پرستی مین وہ فضول خرچیان اختیار کین کہ آمدنی مین ان کا پورا نہین پڑتا تہا عوام مین مشہور ہوا کہ شاہزادہ ویلز چھ لاکھ پونڈ کا قرضدار ہوگیا ہے۔ جب مسٹر گلیڈسٹن نے پارلیمنٹ سے اس درخواست کرنیسے انکار کر دیا کہ وہ ولیعہد کے اس قرض کو چکائے تو ملکہ معظمہ نے اپنے پاس سے قرض چکا دیا۔ یہ افواہ صحیح نہ تھی مگر تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا۔ فقط اتنی بات صحیح تھی کہ شہزادہ کا قرض آمدنی کی تہائی کے برابر ہوگیا۔ اسمین شک نہین کہ شہزادہ آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا تھا۔ اس اندیشہ کے مارے کہ مبادا قرض اتنا بڑھ جائے جسکا انتظام ہونا اختیار سے باہر ہو جائے دس ہزار پونڈ سے بیس ہزار پونڈ تک اس فنڈ سے قرض چکانے کے لیئے دیئے جاتے تھے جو لنکے

باپ نے نہایت کفایت شعاری سے کورنوال کی آمدنی سے بچاکر شہزادہ کے لیئے جمع کیئے تھے ۔

شہزادہ ویلز کے اور بھائی بڑے خوش اقبال تھے ۔ مئی کے مہینے مین کوِن ناٹ اور سٹریٹ ہرن کا ڈیوک اور سسیکس کا ارل شہزادہ آرتھر مقرر ہو گیا۔ وہ فنون جنگ کے مطالعہ مین سرتاپا محو رہتا تھا۔ وہ اپنی سادگی کے ساتھ بڑی شان وشکوہ رکھتا تھا۔ سہ مئی کو شہزادی ہسی ملکہ معظمہ کو لکھتی ہین۔ کہ آپ نے میرے پیارے بھائی آرتھر کی سالگرہ کے پہلا خط بھیجا تھا مین اسکا بہت شکریہ بھیجتی ہون۔ مین آپ کو مبارکباد دیتی ہون۔ گو اسکے دینے مین دیر لگ گئی ہے کہ یہ میرا پیارا بھائی بڑا سعادتمند نیک کردار ہے مستقل مزاج ہے۔ آپ کا دل کیسا اس بات سے شاد و شاد ہوتا ہوگا۔ کہ وہ کوئی حرکت ایسی نہین کرتا کہ جس سے آپ کا دل آزردہ اور خاطر رنجیدہ ہو۔ نوجوانی مین لوگ اسکی تعظیم و تکریم کرتے ہین۔ اسیلئے وہ دوچند تعریف و تحسین کا مستحق ہے۔ وانتا او سینٹ پیٹرس برگ مین اسکی یہ تعریف ہوتی ہے کہ وہ کوئی حرکت سبک نااہل نہین کرتا ۔

شہزادہ لیوپولڈ بھی شہزادہ آرتھر کیطرح بلند اقبال تھا وہ اپنے ضعف صحت کے سبب سے بمجبوری لندن کی موسمی مجالس عیش و طرب سے گریز و پرہیز کرتا تھا۔ پارلیمنٹ نے اسکے لیئے پندرہ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ وہ اپنے باپ کی سی عادتین رکھتا تھا کہ علمی مطالعہ مین مصروف رہتا تھا۔ اور شایستگی و تہذیب کی جدید تحریکون مین توجہ کرتا تھا ۔

سنہ ۱۸۷۴ء مین دفعۃً ڈچس ایڈنبرا نے لنڈن کی مجالس مین جانیسے کنارہ کشی کی جسکی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ وہ حاملہ تھین مگر مشہور یہ تھا کہ وہ بمقتضائے طبع انسانی یہ چاہتی تھین کہ انکو دربارون مین شہزادہ ویلز کی بی بی پر اسوجہ سے فوقیت دیجائے کہ وہ بڑے باپ شہنشاہ عالیجاہ زار روس کی بیٹی ہین اور دوسری ایک چھوٹے سے بادشاہ ڈنمارک کی صاحبزادی ہین انگریزون کو یہ ناگوار تھا کہ وہ اپنے ولیعہد کی بی بی کو یوروپ کے کسی شہنشاہ کی بیٹی سے فروتر رکھین۔ اہل انگلستان نے اس بات کو کبھی گوارا نہین کیا کہ یوروپ کے کسی بادشاہ کو اپنے بادشاہ پر فوقیت دین۔ ملکہ معظمہ کو اس معاملہ مین دقت پیش آئی کہ دونون بہوؤن مین اس بات پر آپس مین چشمک نا بنی ہے مگر یہ خبر انگلستان مین بڑی دلچسپی کے ساتھ سُنی گئی کہ زار روس انگلینڈ مین فقط اپنی صاحبزادی سے ملنے ہی نہین آتا ہے بلکہ اسیلئے بھی آتا ہے کہ اس معاملہ مین ملکہ معظمہ سے صلاح مشورہ لیکر

مجالس عیش و طرب سے ڈچس ایڈنبرا کی کنارہ کشی اور زار روس کا انگلینڈ مین آنا

فیصلہ کرے کہ شاہی درباروں مین اپنی بیٹی اور شہزادہ ویلز کی بی بی مین کسکو فوقیت دی جائے
ملکہ معظمہ اس تجویز پر راضی تہین کہ اُنکی چھوٹی بہو کو بڑی کسی طرح سے شاہی درباروں مین فوقیت
نہ دیجاتے۔ زار روس فروری مین ۱۳ مئی کو آیا۔ ملکہ معظمہ نے ونڈسر مین اُنکی بذات خود بڑی تعظیم
تکریم کی۔ زار روس نے اول کام یہ کیا کہ دربار مین لیڈیون مین شہزادہ ویلز کی بی بی کے بعد اپنی بیٹی
کی نشست مقرر کی۔ شہنشاہ روس کی مہمانداری بڑے تجمل و شان شاہانہ سے ہوئی۔ ۲۵ کو
انگلینڈ سے زار چلا گیا۔

۲۰۔ مارچ کو ملکہ معظمہ ونڈسر کی بڑی پارک مین اسلیئے تشریف لائین کہ اس سپاہ کا
ملاحظہ فرمائین جو جنگ اشانٹی مین گئی تہی۔ اسمین دو ہزار سپاہی تھے۔ وہ بڑی بہادری سے لڑے تھے
اور لارڈ جفرڈ نے اس جنگ مین خاص کام بہادرانہ کیئے تھے۔ اُنکو ملکہ معظمہ نے خود اپنے دست
مبارک سے وکٹوریا کروس تمغا عنایت کیا۔

۱۳۔ اپریل کو ملکہ معظمہ نے شاہی بحری ملاحون اور جہازرانون کو جو اشانٹی مین لڑے تھے
گوس پورٹ مین معائنہ فرمایا۔ اور بہت سے افسرون کو اپنے پاس بلا کر اپنی ملاقات سے سرفراز کیا
جانورون کے چیرنے پہاڑنے، مارنے پر گفتگو بڑی تیزی سے ہو رہی تہی۔ اس مین
ملکہ معظمہ نے بڑا اپنا دل لگایا۔ ۲۲۔ جون کو حیوانات پر ظلم رسانی کے انسداد کی سوسایٹی کی جوبلی
میٹنگ تہی اسکو ملکہ معظمہ کی ہدایتون کے موافق سر طامس لائف نے ایک چٹہی لکھی اور وہ
اُس مجلس مین پڑہی گئی۔

میرے پیارے لارڈ۔ آپ حیوانات پر ظلم رسانی کے انسداد کی کمیٹی کے پریسیڈنٹ ہین اور
اب آپکی سوسایٹی کی جوبلی میٹنگ مین غیر ملکون سے آپکی سوسایٹی کے متعلق ڈیلی گیٹ آئے ہین
مجھے ملکہ معظمہ نے حکم دیا ہے کہ آپسے مخاطب ہون اور یہ اعلان کرون کہ انگلینڈ اور اور ملکون مین
جو حیوانات پر ظلم رسانی کے کم کرنے کے اندر کامیابی ہوئی ہے اُسکے ساتھ وہ بڑی دلچسپی رکھتی
ہین۔ جب ملکہ معظمہ پڑہتی ہین یا سنتی ہین کہ جاہلون کی بے پروائی سے حیوانات پر ظلم و ستم ہوتا
ہے تو اُنکے دلکو بڑی دہشت لگتی ہے۔ اور وہ ان ظلمون سے بہی خوف زدہ ہوتی ہین جو جانورون
پر اسلیئے کیئے جاتے ہین کہ سائنس کی تحقیقات کے تجربے کیئے جائین۔ ملکہ معظمہ امید کرتی ہین

کہ پہلے قسم کے ظلم و ستم تعلیم کی ترقی سے کم ہوجائینگے اور سائنس کی تحقیقاتون کے تجربون مین جانورون کی جانین لیجاتی ہین اُنسے انسانون کے بیہوش کرنے کی ترکیبین ایجاد ہوئی ہین اُنسے جو انسانون کو فائدہ ہوا ہے اور انکی تکالیف کم ہوئی ہین اونی حیوانات بہی مستفید ہونگے اور اُنکی بہی تکالیف کم ہونگی۔ ملکہ معظمہ کو اسسے بڑی خوشی ہوتی ہی کہ اس باب مین جو اب مضمونون کے لکہنے کے لیئے نوجوانون کے واسطے انعامات مقرر ہوئے ہین جنکے سبب سے وہ اپنا دل اسطرف لگائینگے اونسے بیدار ہونگے۔ اس سے بہی وہ نہایت مسرور ہوئین کہ اُنکے صاحبزادہ نے کامیاب مضمون نویسون کو انعام تقسیم کرنے مین اپنی دلچسپی ظاہر کی۔ اِس سوسائٹی کے فنڈ کے واسطے ملکہ معظمہ سو پونڈ عنایت کرتی ہین۔

۲۳۔ نومبر کو ڈیوک ایڈنبرا کے بیٹے کے اصطباغ کا جشن ہوا جس مین ملکہ معظمہ اور شہنشاہ بانو روس اور سب خاندان شاہی کے اراکین جمع ہوئے۔ ۳۔ دسمبر کو فرانس سے ایک سپاسنامہ آیا۔ جس مین انگریزون کی اُن خدمات کی شکرگزاری تھی۔ کہ ۱۸۷۱ء؁ کی لڑائی مین زخمیون اور بیمارون کی کی تہین۔ یہ سپاسنامہ چار جلدون مین لکہا گیا تہا۔ یہ جلدین ایک میز پر رکہی گئین کہ ملکہ معظمہ اُنکا ملاحظہ فرمائین۔ دو فرانسیسی افسرون نے اِس سپاسنامہ کے مضمون کا لب لباب ملکہ معظمہ کو سنایا۔ ملکہ معظمہ نے سپاسنامہ کی جلدون کو قبول فرماکر ان فرانسیسی افسرون سے فرانسیسی زبان مین ارشاد کیا کہ آپنے جو جلدین نذر کین۔ مجہے اُنکے قبول کرلینے سے نہایت خوشی ہوئی وہ بہت احتیاط سے محفوظ رکہی جائینگی۔ وہ ایک تاریخی نوشتہ نہایت دلچسپ یادگار رہیگا جلدون مین نہایت خوشنما صنعت کاری کا کام کیا گیا ہے۔ مگر اُسکی قدر و قیمت میری نظر مین اِس سبب سے زیادہ ہی کہ وہ فرانسیسیون کی احسان شناسی کی اور انگریزون کی بے غرض خود بخود بمقتضائے انسانیت احسان کرنیکی مستقل یادگار ہے۔ فرانسیسیون نے انگریزون کی خدمات کو پہچانا اور انگریزون نے اُنکے اِس پہچاننے کی قدر شناسی کی جسکے سبب سے دونون قومون مین مؤانست زیادہ بڑہے گی۔ جس سے مین نہایت خوش ہون۔ برٹش میوزیم مین یہ جلدین رکہی گئین۔

۳۰۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے ونڈسر مین بہ نفس نفیس بعض اِن ملاحون اور جہازرانون کو تمغے دیئے۔ جنہون نے جنگ اشانٹی مین بہادرانہ کارہائے نمایان کیئے تہے۔

متفرق حالات

ملکہ معظمہ کو اپنے شوہر سے عشق تھا اسکے مرنیکے بعد اپنے عشق کو اس پیرایہ مین نمایان
کیا کہ ایک کتاب ایسی تصنیف کرا کے مشتہر کرائی کہ وہ اولاد کے لیئے دانش نامہ و دستور العمل ہو اور
دنیا کو معلوم ہو کہ اُن کا شوہر اپنی زندگی کا ماحصل یہ جانتا تھا کہ وہ اپنے فرائض کو ادا کرے۔ اُسنے
انگلینڈ کی بہبودی و آسودگی اور دنیا کے ساتھہ بھلائی کرنے مین اپنے تئین مٹا دیا۔ اب تک
ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کے باب مین بہت سی غلط فہمیان چلی جاتی ہین۔ اُنکے دور کرنے کا علاج صرف
یہی تھا کہ ایسی کتاب تصنیف کیجائے کہ وہ اصل حقیقت حال کو سچ سچ دنیا پر منکشف کردے۔ اور
پرنس کونسورٹ کے حالات کو ایک عالم کو دکھا دے۔ انکی ابتدائی زندگی کے حالات ایک کتاب مین
جنرل گرے نے قلمبند کیئے تھے جسکا بیان ہمنے پہلے کیا ہے۔ یہ کتاب صرف عزیز اقربا کے پڑھنے
کے لیئے لکھی گئی تھی مگر جنرل صاحب اورآگے زندگی کے حالات لکھنے مین قاصر رہے۔ اسلیئے یہ کام
مسٹر تھیوڈور مارٹن کے سپرد ہوا جو اپنے زمانہ کے نامور انشاپرداز تھے۔ انھوننے اس قومی کام کو
بخوبی انجام دیا۔ ملکہ معظمہ خود لکھتی ہین کہ مین سات برس تک خود اپنے شوہر کے خطوط اور اُنکی تحریرات
کے انتخابات جمع کرتی رہی اور اُن کا مجموعہ مصنف کے حوالہ کیا جسنے اپنا بڑا وقت صرف کرکے اس
قومی مقدس کام کو انجام دیا۔ پرنس کونسورٹ کی بیوگریفی لکھنے مین تھیوڈور مارٹن نے بڑا خون جگر
کھایا ہے اور اپنی انشاپردازی کا زور دکھایا ہے جسکے سبب سے اُنکی کتاب سب خاص و عام کو پسند
آئی۔ اور لوگون نے اُسکو بڑے شوق ذوق سے پڑھا۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کے اخلاص پیار
کی عجب تصویر دلربا اتاری ہے معاملات سلطنت مین ملکہ معظمہ کی ذہانت و لیاقت کو کہین کہین
بڑے لطف سے دکھایا ہے۔

۴۔ نومبر سنہ ۱۸۷۴ء کو بالمورل مین ہیلوڈین کا تہوار نہایت دلکش بڑی دہوم
دہام سے ہوا جب جھٹ پٹے کا وقت آیا تو ملکہ معظمہ اور شہزادی بیاٹرس نے اپنے ہاتھون مین
لکڑی کی بڑی بڑی روشن مشعلین لین اور کُھلی فٹن مین بیٹھکر سوار ہوئین۔ سواری کے جلو مین
سب ملتزمین نے بہت بڑی بڑی مشعلین ہاتھون مین لین۔ کیسل کے احاطہ مین چکر لگائے۔ اور
کیسل کے سامنے ایک الاؤ روشن تھا جسکے شعلے اونچے اُٹھ رہے تھے۔ اِن مین ایک دیو اور
دیونی کی شکل نمودار ہوتی۔ پریون سے بھری ہوئی گاڑی کو دیو ہانک رہا تھا۔ پریون کے ہاتھ مین

لمبے لمبے نیزے تھے مشعلدارون نے ایک حلقہ بنایا۔ دیو نے دیوی کو ایسا دہکا دیا کہ وہ فی النار ہوتی۔ پھر رقص و سرود کا جلسہ ہوا۔ اس دلچسپ تماشے کو ملکہ معظمہ دیکھکر نہایت مسرور ہوئین ؞

سنہ ۱۸۷۵ عیسوی

ارباب کمال کا خطابات شاہی لینے سے انکار کرنا

اِس اصول کے موافق کہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ذہانت و فراست کی قدرشناسی کرے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ارباب کمال مسٹر کارلائل کے لیئے گرینڈ کروس آف دی باتھ کا خطاب اور مسٹر ٹینیسن شاعر کے لیئے برونٹی کا خطاب پیش ہوا کہ قبول فرمائین۔ مگر دونون نے خطاب کے قبول کرنیسے انکار کردیا مگر گورنمنٹ کی تعریف ہوگئی۔ کہ وہ اہل کمال کی ذہانت کی قدر و منزلت کرتی ہے ؞

شہزادہ لیوپولڈ کی علالت

خبر مشہور تھی کہ فروری سنہ ۱۸۷۵ء کو ملکہ معظمہ پارلیمنٹ کے کھولنے کا ارادہ خود رکھتی ہین مگر اُن کا چھوٹا بیٹا شہزادہ لیوپولڈ سخت علیل ہوگیا جسکے سبب سے وہ اپنے ارادے کو پورا نہ کرسکین شہزادہ اوسبورن ہین بڑے دن کی تعطیل مین ٹائی فوئڈ بخار مین مبتلا ہوا جسکا آغاز اوکسفورڈ یونیورسٹی مین ہوا تہا۔ مدت تک علالت کی یہ حالت رہی کہ زندگی کی امید نہ تھی مگر اُنہوننے شفا پائی جسکی نسبت اُنکی بہن ایلاس نے لکہا کہ وہ قبر مین سے تیسری دفعہ نکلکر کنبے مین آیا ہے ؞

ملکہ معظمہ کے جہاز کا ایک جہاز سے ٹکرانا

۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۷۵ء کو ملکہ معظمہ اوسبورن سے گوس پورٹ کو سولنٹ سے عبور کرکے اپنے جہاز البرٹا مین جاتی تہین کہ اُسنے ایک اور جہاز مسٹلیٹو پر ایسی ٹکر لگائی کہ وہ ڈوب گیا جس کے سبب سے دو آدمی مرگئے اور ایک آدمی کی جان خود ملکہ معظمہ نے اپنے ہاتھ سے بچائی۔ باقی جہاز نشینون پر کچھ آفت نہ آئی۔ ملکہ معظمہ کے دل پر اس حادثہ کو بچشم خود دیکھنے سے بڑا صدمہ پہنچا۔ اُنکے جہاز کا کمانڈر شہزادہ لی ننگسن تہا جو اُنکا عزیز رشتہ دار تہا عوام نے اسپر حادثہ کا الزام لگایا۔ سررشتہ بحری نے کورٹ مارشل مین اِس الزام کی تحقیقات نہین کی۔ بلکہ خفیہ تحقیقات کرکے اُس افسر پر الزام لگایا جو جہاز کو چلاتا تہا جسکے سبب سے سب آدمیون کو غصہ آیا۔ اور اُنہوننے ملکہ معظمہ پر بھی یہ الزام لگایا کہ انہوننے سفارش کرکے اپنے ایک عزیز رشتہ دار کو الزام سے بری کرالیا۔ یہ ایک بڑا دقیانوسی قاعدہ چلا آتا ہے کہ جب اعلے افسر غلطیان کیا کرتے ہین تو اُسکے ماتحت افسرون کو ان غلطیون کی سزائین بھگتنی پڑتی ہین۔ پرنس کی بدنصیبی سے انگلستان مین ایک عدالت ایسی تہی کہ جس مین یہ قاعدہ نہین چل سکتا تہا

اور اسکی جوابدہی سے کسیطرح پرنس نہین بچ سکتا تھا۔ اس عدالت کے افسر کو کورنیر کہتے ہین اسکا
یہ کام ہے کہ وہ ان لاشونکی تحقیقات کرے جن کی موتون کی جوابدہی اخلاقاً اسکے ذمہ ہوتی ہے
اُسکے سامنے اس مقدمہ مین شہادت پیش ہوئی جسنے عوام کو اور بھڑکایا۔ جرنیل پون سون بائی نے
امیرونکے جہازون کے کلب کے پریسیڈنٹ کو لکھا کہ ملکہ معظمہ چاہتی ہین کہ آیندہ شاہی جہاز مین جب وہ
سوار ہون تو کوئی اور جہاز اُسکے بہت پاس نہ آئے۔ سولنٹ مین موسم گرما مین جہازون کا بڑا ہجوم
رہتا ہے۔ وہان کسی شاہی جہاز کے قریب کسی جہاز کا آنا خواہ خیرخواہانہ ہو یا تماشے کے طور پر ہو خطر
سے خالی نہین۔ اسلیئے ملکہ معظمہ نے چاہا کہ آیندہ یہ خوف خطر مٹ جائے۔ اس چٹھی سے امیرون
کے جہازون کے آدمی بڑے کھسیانے ہیکے۔ انکا خیرخواہ ہونا تو ضرب المثل کے طور پر مشہور ہے
یہ مقدمہ جو کورونر کی عدالت مین پیش ہوا تو پہلی جیوری مین اتفاق نہوا۔ اسلیئے دوسری جیوری
بیٹھی جسنے موت کو اتفاقیہ ٹھیرایا۔ مگر شاہی جہاز کے افسرون پر یہ الزامات لگائے۔ اولؔ یہ کہ
جہاز تیز رفتار چلایا جاتا تھا۔ دوم باہر کی نگرانی اچھی طرح نہین کیجاتی تھی۔ پھر کامنس ہوس مین یہ مقدمہ
پیش ہوا جسکا آخری فیصلہ یہ ہوا کہ شاہی جہاز پر جب ملکہ معظمہ کا جھنڈا لگا ہوا ہو تو اُسکے رستہ دینے
کے لیئے پانی پر سے ساری چیزین اُسکے سامنے سے ہٹائی جایا کرین ٭

مارچ کے مہینے مین مشہور ہوا کہ شہزادہ ویلز ہندوستان مین سیر کرنے جاتے ہین اور اس
سیر کے رہنما سر بارٹل فریر ہون گے۔ اُنکے اس سفر شاہی کے خرچ انگلینڈ اور ہند کے خزانے دین گے
سفر خرچ باون ہزار پونڈ تخمینہ ہوا جس مین سے تیس ہزار پونڈ ہندوستان کے خزانہ سے دینا ٹھیرا
اسپر بعض ارکین سلطنت نے اعتراض کیا کہ ایک متمول شہزادہ ہندوستان کو اپنے سیر تماشے تفریح
کے لیئے جاتا ہے۔ اسکا سفر خرچ شاہی خزانون سے نہین دینا چاہیئے۔ مگر معترضین کی غلطفہمی
تھی۔ شہزادہ ہندوستان مین اسلیئے جاتا تھا کہ اہل ہند یہ جانین کہ اُن کا بھی کوئی بادشاہ ہے
اسلیئے یہ سفر خرچ شہزادہ کی ذات خاص کے خرچ کے لیئے نہین دیا جاتا تھا بلکہ مصلحت ملکی کے
لیئے اس خرچ کرنے سے گورنمنٹ کو فائدہ ہوگا۔ کہ شہزادہ ہندوستان مین ہندوستانیون کا حال
دیکھے گا اور گورنمنٹ کو آگاہ کرے گا کہ انگریز جو وہان حکومت کرتے ہین اُس سے انکو فائدہ پہنچتا ہے
یا اُن کا نقصان ہوتا ہے ٭

شہزادہ ویلز کا ہندوستان مین سیر کو آنا

سنہ ۱۸۷۶ عیسوی

قیصرِ ہند کا خطاب

جب ڈچس ایڈنبرا نے اپنی پریسیڈنسی کا دعوےٰ شہزادہ ویلز کی بی بی پر اس بنا پر کیا کہ وہ ایمپرر (شہنشاہ) رشیا کی بیٹی ہین اور دوسری چھوٹے بادشاہ کی بیٹی ہین تو ملکہ معظمہ نے یہ چاہا کہ مین ایمپریس آف انڈیا کہلاؤن۔ ۷۔ فروری کو وزیر اعظم نے اس خطاب کا مسودہ تیار کیا جسپر بہت لوگ معترض ہوئے کہ جب ملکہ معظمہ شاہ البرٹ کی جانشین ہون تو وہ حال مین ایمپریس انڈیا کیون بننا چاہتی ہین؟ ہندوستان مین انکو اس خطاب کے اختیار کرنیکی کیا ضرورت آن کر پڑی ہے؟ اس خطاب مین حکومت شخصی کی بو آتی ہے کہ شہنشاہ بن کر مطلق العنانی اختیار کیجائے جو اس زمانہ کی سلطنت جمہوری کے خیالات سے بہت مخالفت رکھتی ہے۔ اسلیئے اس خطاب کے اختیار کرنے کی بڑی مخالفت ہوئی۔ جب گورنمنٹ نے یہ وعدہ اقرار کیا کہ ہندوستان کے سوا کہین اور یہ خطاب استعمال نہین کیا جائے گا تو مسودہ قانون پاس ہوا۔ مگر یہ وعدہ پورا ایفا نہین ہوا جب اس خطاب کے اختیار کرنے کا اشتہار دیا گیا تو اس مین یہ لکھا گیا کہ یونائیٹڈ کنگڈم کے سوا کہ ہندوستان مین اور سب جگہ یہ خطاب استعمال کیا جائیگا گو اس خطاب کی مخالفت مین ارکین سلطنت اور عوام نے بہت غل شور مچایا مگر اس سے حضرت علیا کے ساتھ رعایا کی خیر خواہی اور فرمانبرداری مین کچھ فرق نہین آیا۔

ملکہ معظمہ کا عام جلسون مین جانا

سنہ ۱۸۷۶ء مین ملکہ معظمہ بہت دفعہ عام جلسون مین زینت افزا ہوئین۔ فروری سنہ ۱۸۷۶ء کی ابتدا مین انھون نے پارلیمنٹ کو خود کھولا۔ ۲۵۔ کو وہ البرٹ ہال کے جلسہ مین شریک ہوئین پہلی مارچ کو اپنی دوست لیڈی آگسٹا سٹین لی کی یادگار کے لیئے فرگ مور مین ایک صلیب قائم کی۔ لنڈن ہوسپٹل کو پہلے کرانہ فروشون مین ۲۰۔ ہزار پونڈ کا چندہ کر کے بنایا تھا اور اب نوے ہزار پونڈ کا چندہ اسلیئے جمع ہوا تھا کہ اس ہسپتال کے بازو مین نئی عمارتین بنا کر اسکو وسعت دیجائے ملکہ معظمہ ۷۔ مارچ کو اس نئی عمارت کو کھولنے آئین۔ اُن کا استقبال بڑی شان و شکوہ سے ہوا لوگون نے یہ شکایت کی کہ جن راہ گزرون مین ہزارون آدمی اُنکے دیدار فرحت آثار کے مشتاق کھڑے ہوئے تھے اُنکی سواری تیزی کے ساتھ گزری۔ یہان تشریف لانے سے معلوم ہوتا ہے

کہ دار السلطنت مین امرا کے مکانون مین ملکہ معظمہ فقط کھانا ہی نہین ہین بلکہ وہ عام نفع خلائق
کے لیئے اپنی تنہا نشینی کو فوراً چھوڑ دیتی ہین - اِنکی سواری کے رہگذر مین یہ ایک کتابہ لگایا گیا
کہ ہم یہان اپنی ملکہ کا خیر مقدم کرتی ہین - دوسرا کتابہ یہ تہا کہ مین بیمار تہا تو نے میری عیادت
کی - اِن دونون کتابون کی تحریر بتلا رہی تھی کہ لنڈن مین محنتی آدمیون کو ملکہ معظمہ کے ساتھ
کمال الفت و محبت ہی - اسپتال کے اندر جب ملکہ معظمہ تشریف فرما ہوئین تو بہت سے واقعات
پیش آئے - جن مین سے ایک یہ ہی - کہ ایک چھوٹی سی لڑکی جل گئی تھی - اُسکی حالت غیر تھی - بڑی بیقرار
تھی اُسنے کہا کہ اگر ملکہ معظمہ کو مین دیکھ لونگی تو یقینی اچھی ہو جاؤنگی - یہ اُسکی درخواست ملکہ معظمہ
سے عرض کی گئی تو وہ مسکراتی ہوئین اُس لڑکی کی پلنگڑی کے پاس تشریف لیگئین اور اُسکا
بوسہ لیا اور اسکی تسلی و تشفی کی - بہت سی باتین کین مارچ کے آخر مین ملکہ معظمہ جرمنی مین چند ہفتے
رہنے کیلئے گئین - وہان اپنی سوتیلی بہن کی قبر کو دیکھا - سفر مین اپنا نام ڈچس کنٹ رکھا اپنے
تئین ملکہ نہین بتلایا کہ لوگ استقبال اور خیر مقدم کی تکلفات کر کے تکلیف دین - ۲۰ - اپریل
کو گھر کی طرف مراجعت کی تو اثنائے راہ مین پیرس مین جا کر مارشل میک موہن فرانس کے پریسیڈنٹ
سے بھی ملاقات کی - ۲ - مئی کو ایلڈر شوٹ مین سپاہ کا معائنہ کیا - اُس روز اولے بڑے زور سے
برس رہے تھے - ۱۴ مئی کو جنوبی کنسنگٹن کے میوزیم کے لیئے سائنٹفک آلات اور اسباب جمع
کرنے کے لیئے ایک لون کھولا - لنڈن مین ۲۴ - کو اُنکی سالگرہ بڑی دہوم دہام سے ہوئی اور
ہندوستان سے شہزادہ ویلز کے بخیر و عافیت واپس آنیکی بڑی شادی ہوئی ❊

ایڈنبرا مین پرنس کی یادگار کا کھولنا

پرنس کی یادگار کے لیئے ایک سٹیچو اس ہیئت کا بنایا کہ وہ گھوڑے پر سر برہنہ
مارشیل فیلڈ کا لباس پہنے ہوئے ہین اور ایڈنبرا مین شارلٹ کے چوک مین ایک بڑی بلند کرسی پر
قائم کیا اور اُس کرسی کی ایک طرف محنت کی اور دوسری طرف سائنس اور آرٹ کی - تیسری طرف
بحری و بری سپاہ کی چوتھی طرف شرافت و نجابت کی پیکرین بنائین یہ پیکرین پرنس کنسورٹ
کی تمام زندگانی کے کامون کی یاد دلاتی تہین - ۱۷ - اگست کو ملکہ معظمہ نے آنکر اُسکے کھولنے کا
حکم دیا اور پہر اُسکی سب شادون مین پہکمائی اور فرمایا کہ یہ سٹیچو سب طرح سے اچھی بنی ہے
غرض ملکہ معظمہ کا دل اِس رسم کی دہوم دہام کے ہونیسے بڑا خوش ہوا ❊

ملکہ معظمہ کا ۷۹ رجمنٹ کو نئے علم عنایت فرمانا

ملکہ معظمہ نے سکوٹ لینڈ کی اقامت مین ۲۶ ستمبر کو ۷۹ رجمنٹ روائل سکوٹ کو نئے علم عنایت کیئے جسکا حال وہ خود تحریر فرماتی ہین کہ دو تین ہزار آدمیون کے درمیان تماشائی جمع ہوئے مگر کوئی ان مین سپاہیانہ وردی پہنے ہوئے نہ تھا۔ میری شاہانہ سلامی اُتری اسکے بعد علم لینے والی عجب خوش ادائی وانداز سے آئی۔ اُس نے اپنی قواعد مین میرے احترام کا خیال اس سبب سے زیادہ رکھا کہ مین اِسی رجمنٹ مین پیدا ہوئی تھی۔ ویل آنے۔ نماز پڑھی گئی تب نئے علم دیئے گئے مین نے اُنکو ان لفٹنٹون کو دیا جو میرے سامنے گھٹنا ٹیکے کھڑے تھے۔ اور اُس کے ساتھ مین نے یہ الفاظ کہے کہ مین یہ علم تم کو حوالہ کرتی ہون۔ مجھے اِس بات کے یاد دلانے سے بڑی خوشی ہے کہ مین اپنی ابتدائے عمر سے تمہاری رجمنٹ سے تعلق رکھتی ہون۔ میرا باپ جو پیشہ سپہگری پر اپنا فخر ظاہر کیا کرتا تھا وہ تمہارا کرنیل تھا۔ مجھسے ہمیشہ یہ کہا جاتا تھا کہ مین اپنے تئین سپاہی کی لڑکی سمجھون۔ مجھے اِس سے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ میرے ایک بیٹے نے اپنی زندگی کو سپہگری کے لیئے وقف کر رکھا ہے مجھے پورا بھروسہ ہے کہ وہ اپنے تئین برٹش سپاہی ہونیکے لائق سب طرح سے ثابت کریگا۔ اب یہ علم تمہارے سپرد کرتی ہون مجھے یقین ہے کہ تم میری اِس اول رجمنٹ پیدل کی ناموری وعزت وشان کو قائم رکھوگے۔ کرنیل ایم کیونسی نے میری تقریر کے جواب مین چند الفاظ کہے اور پرانے علمون کے دینے کے لیئے مجھ سے عرض کیا مین نے کہا کہ مین ان علمون کو ونڈسر مین لیجا کر رکھونگی کہ اِس رجمنٹ کی اور اُسکے کرنیل کی یادگار باقی رہے۔ پھر رجمنٹ نے مارچ کیا اور توپون کی سلامی کے بعد مجھے تین دفعہ چیرز دیئے مین پرانے علمون کی محافظت اپنے ذمے لیکر وہان سے روانہ ہوئی*

نومبر کے شروع مین وہ جہاز واپس آئے جو بحر شمالی کیطرف تحقیقات کے لیئے گئے تھے۔ اِس تحقیقات مین بہت سے محققین کی جانین تلف ہوئین جو محقق بچکر آئے انکو ملکہ معظمہ نے بڑی گرمجوشی سے مبارکباد دی وہ تحریر فرماتی ہین کہ بحر شمالی کی مہم مین جن محققین نے خدمات بزرگ کین مین اُن کی نہایت قدر و منزلت کرتی ہون۔ اور اِس مین اُنہون نے جو سختیان اُٹھائین وہ مصیبتین جھیلین مین اُنکی پوری ہمدردی کرتی ہون۔ اور جن کی جانین گئین اُنکے لیئے نہایت غم کرتی ہون۔ مین ہدایت کرتی ہون کہ اُن بہادرون کا میری طرف سے شکریہ ادا کیا جائے

جنہون نے اُن خدمتون کا حق پورا ادا کیا ہے ؀

سنہ ۱۸۷۷ عیسوی

سنہ ۱۸۷۶ع مین ۸ - فروری کو ملکہ معظمہ نے بیوہ ہونیکے بعد دوسری دفعہ پارلیمنٹ کو بذات خود کھولا اپنی اسپیچ مین یہ فقرہ بھی فرمایا کہ مین نے جبسے ہندوستان کی عنان سلطنت اپنے ہاتھ مین براہ راست لی ہے تو کوئی تازہ لقب نہین اختیار کیا نہ پرانے لقب شاہی پر کوئی اضافہ کیا یہ ایک فروگزاشت تھی جسکی اصلاح کرنیکا مجھے اب موقع ملا ہے - اسکے باب مین آپ صاحبون کے روبرو بل پیش ہوگا - ۱۷ - فروری سنہ ۱۸۷۶ع کو لارڈ ڈزریلی نے بل پیش کیا - ممبرون نے اسکی مخالفت بڑے زور شور سے کی - مگر وہ پاس ہوگیا اور بادشاہی منظوری بھی ہوگئی - ۲۸ - اپریل سنہ ۱۸۷۶ع کو یہ ایکٹ پاس ہوا کہ عالیجناب ملکہ نے خطاب وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلان اور آئرلینڈ کی ملکہ حامیۂ دین عیسائی پر لقب قیصر ہند کا اور اضافہ فرمایا - اس تازہ لقب کا اشتہار لنڈن اور سٹل سیکس اور ایڈنبرا مین شرفون نے دیا - اور عالیجناب وایسرائے ہند نے دربار عام کا حکم زمرۂ انام کو دیا اور رؤسا و حکمران اور امرا و الاوعمان اور شرفائے عالی خاندان اور غیر ملکون کے سفرا اور وکلا اور منتظمون کی دعوت کا پیغام بھیجا کہ سنہ ۱۸۷۷ع کے نوروز یعنی یکم جنوری کو وہ دہلی مین اس مبارک جشن مین شریک ہون تو اس مژدۂ جان نواز کا غلغلہ کل ہندوستان مین پہیل گیا - اس جشن قیصری و جشن گاہ دہلی کا بیان ملکہ معظمہ کی سلطنت کی تاریخ مین مفصل لکھین گے ؀

۸ - فروری سنہ ۱۸۷۷ع کو پارلیمنٹ کو بنفس نفیس کھولا تو اسپیچ مین یہ ارشاد فرمایا کہ مین نے خطاب شاہی مین جو قیصر ہند کا اضافہ کیا تو دہلی مین رؤسا و رعایائے ہند نے نہایت محبت و خیرخواہی و صدق عقیدت و نیک خواہی سے مبارکباد دی جس سے مین اپنے دل سے اُنکی احسانمند ہوئی اس واقعہ عظیم کی یادگاری کے لیئے ایک بڑا سونے کا تمغا بنایا گیا جسکی نقلین روپا ہند اور انکی سلطنت کے حکام والاشان کو دی گئین - اس زمانہ مین ملکہ معظمہ نے ایک بڑا معزز تمغا اور آرڈر آف دی انڈین ایمپائر کا اور اور آرڈر آف دی کرون آف انڈیا کا عورتون کے لیئے مقرر کیا - خاصکر ان

سکے واسطے جو ہندوستان سے تعلق رکھتی ہین *

تار عنکبوتی کا لباس

تھوڑے دنون کے بعد ملکہ معظمہ کی خدمت مین بریزل کی سلطانہ نے ایک عجیب غریب تحفہ تار عنکبوتی کا لباس بھیجا وہ ریشمی لباس سے بھی زیادہ عمدہ و نازک تھا اور اتبک کبھی مکڑی کے جالے کا لباس نہین بنایا گیا تھا *

کوئلے کی کان کی بربادی جسمین ملکہ معظمہ نے اپنی رعایا کے ساتھ ہمدردی دکھائی

سنہ ۱۸۷۷ء مین ایسے واقعات پیش آئے جن مین ملکہ معظمہ نے اپنی رعایا کے ساتھ بڑی ہمدردی و رحمدلی ظاہر کی۔ ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۷۷ء کو ایک کوئلہ کی کان مین پانی کی طغیانی ایسی ہوئی کہ سب کان کھودنے والے پانی مین ایسے گھر گئے کہ کسی کے نکالنے کے بغیر وہ خود نہین نکل سکتے تھے اور اُنکے نکالنے کی کے لیئے نہایت خطرناک محنت کی ضرورت تھی ۲۰ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا * نیک دل جوانمرد اُنکے نکالنے پر جھک پڑے۔ گو کان کی سیلن مین دم گھٹتا تھا اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا تھا۔ مگر چنندہ یا بندہ آخر کو آیزک پریڈ نے کان مین ایک سوراخ کیا اور اُسکی راہ سے سب کو جو پانی مین زندہ درگور ہو رہے تھے زندہ و سلامت نکال لایا۔ جب ملکہ معظمہ کو ان عالی ہمت جوانمردون کی جانفشانی کا حال معلوم ہوا تو اُنہون نے حکم دیا کہ انکو البرٹ میڈل انعام دیا جاے جو ابتک مخصوص اُن بہادرون کے لیئے تھا کہ وہ اپنی جان کو جوکھون مین ڈالکر ان آفت زدون کی جان بچاتے تھے جو سمندری بلاؤن مین مبتلا ہوتے تھے۔ اب ان دلیرون کو بھی اس تمغے کے ملنے کا حکم ہو گیا۔ جو خشکی مین بھی اسطرح سے مصیبت زدون کی جان بچائین *

ملکہ معظمہ کو اپنی سوروثی ڈچی لین کنسٹر سے دس ہزار پونڈ کی آمدنی ہوئی اسکو ہے وڈ مین لوگون کے لیئے پارک بنانے کیواسطے عطا کیا *

ہم اس فرمان کا حال پہلے لکھ چکے ہین جو ملکہ معظمہ نے حیوانات پر ظلم گھٹانے کی کمیٹی کے نام صادر کیا تھا۔ اور سو پونڈ عطیہ عطا کیا تھا۔ انکو اپنے بچپنے سے جانورون کے پالنے کا شوق تھا۔ جب تاجپوشی کے دن اُنکے کتے ڈیش نے اپنی زبان مین مبارکباد دی ہو تو اسکو بہت پیار کیا وہ اپنے پالے ہوئے جانورونکی ایسی بڑی خوبصورت تصویرین خود اتارا کرتین جو اعلے درجہ مین شمار ہوتین اپنے سفرنامہ مین اُنہون نے اپنے چاہیتے کتون شارپ و نوبل کی تصویرین اپنے دست مبارک سے بنائی ہین اور اُن کا حال لکھا ہے کہ جب ہم ڈنر کھانے بیٹھتے ہین تو میرا پیارا کتا نوبل نیچے

کے پیچھے بیٹھتا ہے اور ایسا نیک نہاد ہی کہ جب اُسکو بروَن کرسی یا کوچ پر بٹھا دیتا ہی تو وہ اپنی
سے جبتک اجازت نہ دو نہین اُترتا اور اگر اُسکے مُنہ مین کیک یدو تو جب تک اُسکو کھانے کا حکم
نہ دو وہ اُسکو مُنہ مین لیئے بیٹھا رہیگا کھائے گا نہین۔ مین نے اسکی برابر کوئی کتا فرمانبردار اور محبت
والا نہین دیکھا۔ اگر وہ جانتا ہے کہ کوئی مجھسے ناخوش ہی تو وہ اپنے پنجے پہیلا کر نہایت محبت
سے پاوَن مین لوٹ کر معافی مانگتا ہے ❊

لارڈ بیکنس فیلڈ نے حُبِ انسانی کے وہ عمدہ کام کیئے کہ جن کے سبب سے ملکہ معظمہ کو
اُنسے دلی محبت ہوگئی۔ اور اُنہون نے اُنکے مکان پر جاکر اُنکی عزت بڑھائی۔ اگرچہ یہ ملاقات دوستانہ
تھی مگر اُنکے چھوٹے سے شہر وائی کومب کے باشندون نے اپنی خیرخواہی اور فرمانبرداری بدرجۂ
کمال دکھائی۔ اُنکو صرف تین روز پہلے اطلاع ہوئی تھی کہ ملکہ معظمہ تشریف لاتی ہین۔ اس تھوڑے
سے عرصہ مین اپنی بساط سے باہر شہر کی آئین بندی کی۔ قدم قدم پر جھنڈیان و بیرقین قائم کین
اور سارے شہر کو پھول پتون سے آراستہ کرکے چمن بنا دیا۔ مصنوعی محرابین بنائین۔ ایک محراب
بالکل کرسیون کی بنائی۔ اس شہر کی کرسیان مشہور تھین۔ ۱۵ دسمبر کو ایک بجے سے کچھ پہلے ونڈسر
سے ملکہ معظمہ اپنی بیٹی بئٹرا س کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئین۔ جب ریل کے وائی کومب کے سٹیشن پر
پہنچین تو لارڈ بیکنس فیلڈ اور اور حکام ضلع نے استقبال کیا۔ اور خیرخواہانہ ایڈریس پیش کیا
جسکو ملکہ معظمہ نے اپنے دست مبارک مین لیا۔ مس فلپس نے انکو اور شہزادی کو گلدستے نذر کیئے
اور اسکول کے لڑکون نے خدا ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے گایا۔ ملکہ معظمہ سٹیشن سے کھلی گاڑی مین
سوار ہوکر آہستہ آہستہ لارڈ موصوف کے محل پر تشریف لے گئین۔ اور وہان دو گھنٹے ٹہرین
اور لارڈ موصوف کے ساتھ لنچ کھایا۔ اور ملکہ معظمہ اور شہزادی نے اپنی یہان تشریف آوری
کی یادگار کے لیئے ایک درخت لگایا پھر وہ ریل مین سوار ہوکر ونڈسر مین واپس آئین
تین وزیر تھے جنکے گھر جاکر ملکہ معظمہ نے اُنکی عزت افزائی کی۔ اول لارڈ میلبورن دوم روبرٹ
پیل سوم لارڈ بیکنس فیلڈ ❊

ملکہ معظمہ کو ان عورتون کی اصلاح کی طرف توجہ تھی جو فرمانروائی کرتی تھین انھون نے ملکہ
مڈگاسکر کو منع کیا کہ وہ عیسائیون کی تکلیف رسانی سے باز رہے ❊

سنہ ۱۸۷۱ عیسوی

واقعات متفرقہ

اس سال کے شروع مین ملکہ معظمہ کے دوستون مین ہر دلعزیز وکٹر ایمینیول بادشاہ اٹلی نے وفات پائی جس سے اُنکو رنج ہوا۔ مارچ مین یوری ڈائس جہاز آئل آف وائیٹ مین برف و باد کے طوفان کے سبب سے ڈوب گیا اور تین سو جانین بحر فنا مین غرق ہوئین۔ ملکہ معظمہ نے دو تار بہجوائے جن کا مضمون یہ تہا کہ ملکہ معظمہ کو جہاز کے ڈوبنے اور جانون کے تلف ہونیکا نہایت افسوس ہے وہ چاہتی ہین کہ مفصل حال سے اطلاع دیجائے۔ دوسرا تار یہ تہا کہ ملکہ معظمہ مسٹر سمتھہ (فرسٹ لارڈ آف اڈمیرلٹی) کو اپنے رنج و ملال سے اطلاع دیتی ہین جو اس جہاز کے ڈوبنے سے ہوا ہی اور آفت زدون کے عزیزون اور دوستون کے ساتھ دلی ہمدردی کرتی ہین ❊

انکی اس توجہ کے سبب سے مُردون کی بیواؤن اور یتیمون کی پرورش کے لیئے ایک فنڈ کہولا گیا۔ اور ملکہ معظمہ نے خود اسمین اعانت کی۔ چند مہینے کے بعد نامور مدبر سلطنت ارل رسل کا اکیاسی برس کی عمر مین انتقال ہوا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے اس قدیم الخدمت وزیر کے جنازے پہ رکہنے کے لیئے پہولون کا ہار اور اُسکے ساتھ یہ کارڈ بہیجا جسپر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ کوئین وکٹوریا کی طرف ایک نشانی ادب کی۔ یہ سال رنج و ملال سے پر تہا۔ دو جہاز آپس مین ٹکرائے۔ ایک اُن مین سے ڈوبا جس مین سات سو مسافر سوار تھے۔ چھ سو مسافرون سے زیادہ ڈوب کر مر گئے فقط ایک مسکین بچہ بچ رہا۔ شہزادی ایلس نے مصیبت زدون کے لیئے سب سے اول چندہ دیا ❊

شہزادی لوئیس کی شادی [illegible]
شادی کا جہیز

سنہ ۱۸۷۰ع مین پارلیمنٹ مین جو ملکہ معظمہ کی ذات خاص کا معاملہ معرض بحث مین آیا وہ یہ تہا کہ اُنہون نے ۲۵۔ کو دونون ہوس مین یہ اطلاع دی کہ ڈیوک کون ناٹ کی شادی شہزادی لوئیس دختر فریڈرک چارلس شہزادہ پروشا سے ٹہیری ہی۔ یہ شہزادہ پروشا بڑا مشہور شہسوار تہا عوام مین اسکا نام ریڈ پرنس (شہزادہ سرخ رنگ) مشہور تہا وہ خاص اپنی ذات سے بڑا دولتمند تہا اور اسکی یہ بیٹی صاحب جمال و دانشمندانہ فرزانہ تھی۔ اسکے اوضاع و اطوار و خیالات کی سادگی دلربا تھی لارڈ نیپیر مگڈلہ نے ڈیوک کون ناٹ کی سپاہیانہ لیاقت کی شہادت دی کہ وہ بڑی موثر و کارگر ہے کومنس ہوس مین دو فون کے لینے سے یہ قرار پایا کہ شہزادہ کے وظیفہ پر اضافہ ہو کر پچیس ہزار

پونڈ سالانہ ملا کرے اور اگر انکی بی بی بیوہ ہو جائین تو چھ ہزار پونڈ سالانہ پایا کرین ٭

ملکہ معظمہ کی نواسی شہزادی شارلٹ کی شادی ۲۷ - فروری ۱۸۷۸ء کو شہزادہ لننگین سے ہوئی ٭

شاہ ہنوور کی وفات

پیرس مین ۱۲ - جون کو ہینوور کے بادشاہ معزول نابینا جارج پنجم ڈیوک کیمبرلینڈ نے وفات پائی - وہ جارج سوم شاہ انگلستان کا پوتا اور ملکہ معظمہ کا سگا چچا زاد بھائی سب سے بڑا تھا اسکے ماتم مین کل اولیائے دولت کو ماتمی لباس پہننے کا حکم دیا گیا - ملکہ معظمہ نے اسکی بی بی کے ساتھ بڑی ہمدردی کی وہ شہزادہ ویلز کی بی بی کی سگی بہن تھی - ہم پہلے اس سلطنت کا حال لکھ چکے ہین کہ اب وہ پروشیا کی سلطنت مین داخل ہو گئی تھی - انگلینڈ سے اب اسکا تعلق کچھ باقی نہین رہا تھا ٭

نومبر مین ملکہ معظمہ کو یہ ایک اور افسوس ہوا کہ انکی بیٹی لوئزا انسے اس سبب سے جدا ہوئین کہ لارڈ بیکنس فیلڈ نے انکے شوہر مارکوئس لورن کو مملکت کینیڈا مین وایسرائے مقرر کیا تھا شہزادی اپنے شوہر کے ہمراہ گئین جسکے سبب سے اہل کینیڈا انگلینڈ کے زیادہ خیر خواہ و نیکخواہ ہو گئے ملکہ معظمہ نے دسمبر کی شروع مین جنگ افغانستان کے لیئے پارلیمنٹ کو تھوڑے دنون کے لیئے طلب کیا ٭

شہزادی ایلس کی وفات

اس سال مین ایسے واقعات پیش آتے تھے کہ جنسے ملکہ معظمہ کو رنج و ملال ہوتا تھا مگر ان سب سے زیادہ صدمہ جانکاہ انپر یہ واقع ہوا کہ انکی چہیتی لاڈلی بیٹی شہزادی ایلس لہلہاتی مر گئی شہزادی نے موسم گرما کے ایام مین اپنے بچون سمیت ایسٹ بورن مین بسر کیئے تھے - یہان غربا پروری ایسی کی کہ مچھلی والون کے دہات مین انکے جھونپڑون مین جا کر مریضون کی دستگیری کی - وہ اپنے نیک کامونکے سبب سے سب کی عزیز تھین - وہ خیرات خانون کے انتظامات دیکھنے سے بڑی دلچسپی رکھتی تھین اپنے علم حاصل کرکے اپنے دار القرار مین انکو جاری کرتین - صرف اس عمل کے لیئے وہ یہ علم حاصل کرتین - ۸ - نومبر تک وہ ڈرام سٹاٹ مین سب طرح سے بخیر و عافیت رہین - اس تاریخ کو انکی بڑی بیٹی شہزادی وکٹوریا مرض ڈفتھیریا مین مبتلا ہوئین - یہ ایک مرض ہے جس مین سانس لینے کی نلی اور خاصکر گلے پر ایک جھلی آجاتی ہے جو ورم مادی کے جم جانیسے پیدا ہوتی ہے - شہزادی سائنس کے موافق تیمارداری جانتی تھین - انہون نے علامات کو دیکھ کر اس مرض کو تشخیص کر لیا اور اسکا علاج خود

کرنا شروع کیا۔ یہ احتیاط نہین کی کہ کنبے کے آدمی علیحدہ علیحدہ رہین۔ اُن کا شوہر اور سارا
کنبا باستثنا شہزادی ایلزبتھ کے اِس مرض مین مبتلا ہوا۔ ان روحانی رنجون اور جسمانی
تکانون کے سبب سے شہزادی کی قوت زائل ہوگئی۔ ۲۵۔ نومبر کو اُنکی چار برس کی بیٹی شہزادی
میجوا کا انتقال ہوا مگر اُنکے شوہر کو آرام ہوگیا۔ ۷۔ دسمبر کو وہ ریلوے کے اسٹیشن پر اپنی بہاوج ڈچس
ایڈنبرا سے ملنے گئین۔ دوسرے دن وہ خود اِس مرض مین مبتلا ہوئین جس مین سارا کنبا
مبتلا تہا۔ وہ بیمار ہوتے ہی ضعیف ہوکر صاحب فراش ہوگئین۔ ۱۶۔ دسمبر کو ہوس آف
لارڈس مین لارڈ بیکنس فیلڈ نے بڑی فصاحت سے بیان کیا کہ شہزادی نے اپنے بیمار بچہ کا بوسہ
لیا مہی بوسہ اُنکے لیئے موت کا بوسہ بن گیا۔ کوئی شخص نہین جانتا کہ کس طرح شہزادی اِس
مرض متعدی مین مبتلا ہوئین۔ مگر اُنکے سوانح عمری لکھنے والے لکھتے ہین کہ یہ خیال کیا جاتا ہے
کہ مرض متعدی مین وہ اس سبب سے گرفتار ہوئین کہ ایکدن اپنی غمزدگی اور مایوسی کی حالت مین اُنہون
نے اپنا سر شوہر کے تکیہ پر رکہدیا تہا۔ کئی دن تک اُنکو سخت تکلیف رہی۔ ۱۳۔ دسمبر کو معلوم
ہوتا تہا کہ اب وہ مرجائینگی۔ مگر اِس نزع کی حالت مین بہی کچہہ دیر تک زندہ رہین۔ اسی تاریخ کی
دوپہر کو اُنہونے اپنے شوہر کو صحت کی مبارکباد دی۔ اور اپنی ملازمہ سے ملاقات کی اور دو خط پڑہے
جن مین سے ایک خط ملکہ معظمہ کا تہا جسکے بعد پہر کوئی خط پڑہنا نصیب نہوا۔ پہر وہ سوگئین اور
ایسی سوئین کہ پہر نہ جاگین۔ ۱۴۔ دسمبر کو ساڑھے آٹھ بجے دم واپسین لیا۔ جمعہ سے ہفتے تک
اُنکی زبان پر مردہ لہجہ مین یہ الفاظ رہے "چار ہفتے۔ و پیا۔ می" لڑکی کا نام مہ تہا جسنے چار ہفتے ہوئے کہ
انتقال کیا تہا۔ وہ اپنی ساری زندگی مین باپ کی یاد کا وظیفہ جپا کین۔ نزع مین بہی اِس یاد کو نہ
چہوڑا۔ ملکہ معظمہ کو اِس بیٹی کے مرنیکا رنج والم شوہر کی وفات کی برابر تہا۔ باپ اِس چہیتی بیٹی
کو اپنا بہت سمجہتا تہا۔ اِس شہزادی کے مرنے نے سارے انگلینڈ کو سوگ و ماتم مین بٹہایا۔ شہزادی
عاقل۔ عالی حوصلہ۔ ہوشمند۔ اولوالعزم۔ صاحب ہمت تہی۔ اپنی مدد آپ کرنے کی صفت رکہتی
تہین۔ ان اوصاف حمیدہ اور خصائل جمیلہ ہی نے سارے اہل انگلینڈ کو اپنا گرویدہ بنا رکہا تہا
یہ سب اُنکے اِس احسان کو مانتے تہے کہ انہونے اپنی مان کی بیوگی کی اول ساعتون مین پرستاری
کی۔ اور ایسے ہی ۱۸۷۱ء مین جب اُنکے بہائی ولیعہد کی جان علالت کے سبب سے معرض خطر مین تہی تو

اپنے تئین مان کی تسلی و تشفی و سینے مین وقف کر دیا تہا جس سے اُنکی بڑی تقویت ہوتی تھی
شہزادی کی زندگی پر ہر روزہ تنگی معاشش کی ہیکل کرنے والے افکار کی گھٹا چھائی رہتی تھی جسکا
حال انکی زندگی مین کسی پر نہین کھلتا تہا۔ اُنکے مرنیکے بعد اہل ملک پر ظاہر ہُوا کہ انکی زندگانی مین
آلام خانگی داخل ہوگئے تھے۔ وہ اہل جرمن کی عورتون کی حالت بہتر کرنے مین کوشش کرتی تہین
اسکے برخلاف اہل جرمن اس امر مین ساعی رہتے تھے کہ گھر مین ماؤن کو اعلی مامائین بنائین جو
اپنا کام کرین۔ اور مزدوری مانگنے کا دعوے نہ کرین۔ اس سبب سے جرمن مین شہزادی کے بہت سے
دشمن پیدا ہوگئے تھے۔ اس شہزادی نے بغیر کسی اپنے فائدہ کے مد نظر رکھنے کے تعلیم و خیرات کے
کارخانون کی ترقیون مین ایسی جدید کوششین چستی و مستعدی سے کین کہ کورٹ کے رسوم پسندون
کے کان کھڑے ہوئے۔ بہت سی مثالین ایسی تہین کہ وہ غریب بیمارون کے جھونپڑون مین جا کر
انسے ملتی تہین آخر کو انہون نے اپنی دانشمندی سے دریافت کر لیا تہا کہ ایسی ملاقاتون مین اپنے
تئین نہ ظاہر کرنا بہتر ہے تاکہ لوگ اُنپر حسد نکرین۔ اُنکا میلان خاطر یہ تہا کہ مین ڈرام سٹاٹ کی
خانہ داری کی باتون اور معاشرت مین ایسے تغیرات پیدا کرون کہ وہ سب انگریزی خیالات کے
موافق ہو جائین۔ وہ علم کو عزیز رکھتی ہین۔ وہ عالمون اور صناعون کی مہمانداری بڑی تپاک سے
کرتی تہین۔ اُنکی مجالست سے بہت مسرور ہوتی تہین۔ جب انہون نے فریڈرک سٹراس
(ایک عیسائی عالم حضرت مسیح کے معجزات کا قائل نہ تہا) سے دو لیشر کی کتابون کو پڑھا (دو لیشر
ایک بڑا فلسفی عیسائی مذہب کا منکر تہا) تو اُن کی نسبت یہ چرچا ہونے لگا کہ وہ اپنے دین ایمان
سے برگشتہ ہو گئی ہین۔ بیشک اس زمانہ مین لوگون کے دلون مین منطقی و معقولی خیالات
مذہب کے برخلاف پیدا ہوگئے تھے وہ ایسے مسائل مین اپنا بہت دل لگاتی تہین کہ روح کا بہید کیا
ہے؟ فرائض انسانی کیا ہین؟ دنیا مین جو دو فریقون مین یہ تنازع ہے کہ ایک فریق کہتا ہے کہ
خدا جو کام چاہتا ہے وہ اپنی مرضی کے موافق کرتا ہے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ خدا نے جو اپنا قانون
مقرر کیا ہے اسکے موافق کام کرتا ہے ان دونون مین کون سچا ہے؟ یہ فلسفیانہ خیالات انکے
پس پسا کر خاک کے ذرون کی طرح یون اڑ گئے کہ ایک بچہ انکا مر گیا۔ دوسرے ایک سکوچ پادری
نے جو اُن کے بڑے دوست تھے اور اُن کے گھر ہی مین رہتے تھے انکو بہت سی مذہبی

ہدایتین کین۔ انکو اپنے وطن سے ایسی محبت تہی کہ انہون نے اپنے مرنیسے ایک دن پہلے
یہ کہاکہ اگر مین مرون تو میرے جنازہ پر یونین جیک (علم انگریزی) رکھا جائے مجھے اُمید ہیکہ
کہ جرمن مین جسکے اندر مین رہتی ہون کسی شخص کو میری اس آرزو پر اعتراض نہین ہوگا کہ
مین اپنی آرامگاہ دائمی مین اپنے اوپر علم انگریزی کو لگائے ہوئے جاتی ہون۔ اُنکو مان سے بڑی
محبت تھی۔ انہون نے یہ بہی مرنیسے پہلے کہاکہ اپنی مان کے کلیجے پر بڑا داغ رنج و الم کا لگاتی ہون ملکہ
معظمہ کو شوہر کی وفات کے سترہ برس بعد یہ حادثہ جانکاہ اٹھانا پڑا کہ اُن کا ایک بچہ اپنے باپکے
پاس شہر خموشان کو روانہ ہوا۔ اس رنج و الم مین ساری قوم نے اُنکی بڑی ہمدردی اور غمخواری کی
اور جرمنی مین بہی انگلستان کی برابر اس شہزادی کا بڑا اسچا ماتم ہوا۔ جرمن اور فرانس کے جنگ کے وقت
جرمنی کے زخمیون و بیمارون کی انہون نے بڑی خبر گیری کی تہی۔ اسلیئے وہ اُنکے نام پر دل و جان
سے فدا تھی۔ وہ روزن بلوہ مین دفن ہوئین۔ دو سگے بھائی تجہیز و تکفین مین شریک تھے۔ اُنکی
قبر کے پاس اُنکی یادگار بنائی گئی جسمین سنگ مرمر کی نہایت پاکیزہ پیکر بنائی گئی جسمین اُنکی
گود مین اُنکی دختر میری بیٹھی ہوئی ہے۔ فریگ مور مین باپ کے مقبرہ مین اس پیکر کی نقل بنائی
گئی۔ ونڈسر مین بہی اُنکے دفن ہونے کی نماز پڑہی گئی۔ لنڈن گزٹ مین ملکہ معظمہ کا یہ خط روز کلان
کے ایک دن بعد مشتہر ہوا کہ سب قسم کی جماعتون نے جو ایسے وقت مین میرے ساتھ ہمدردی ظاہر
کی کہ مرضی الٰہی نے میری چاہیتی پیاری لاڈلی بیٹی شہزادی ایلس گرینڈ ڈچس ہسی کو اس دنیا سے
بلا لیا۔ انکا سب سے اول مین دل سے شکریہ ادا کرتی ہون۔ اس عزیز دختر کے مرنے کے رنج و غم نے مجھے مار ڈالا
وہ بڑی عالی ہمتی سے اپنے فرائض کے ادا کرنے کے لیئے اپنی جان فدا کرنیکی ایک روشن
مثال تھی۔ میرے دلکو اسی سے تسکین ہوتی ہے کہ میری ساری رعایا میرے رنج و ماتم مین شریک
ہوتی ہے۔ میرے داماد گرینڈ ڈیوک ہسی کو اپنے غم و الم مین یہی فکر ہے کہ وہ رعایا کا دل سے
ممنون ہو جسنے اسکے ساتھ اور اسکے بچون کے ساتھ اس اندوہناک حالت مین اپنی دلی محبت کا
اظہار کیا۔ اور اہل انگلستان نے شہزادی کی صفات حمیدہ کی قدر شناسی کی اور اُسکا سب ماتم کر رہے
ہین۔ سترہ برس گزرے کہ اسی قسم کے ماتم نے میری خوشی کا کچلا نکالا تہا تو ایسے وقت مین میری
یہ عزیز دختر میری بڑی تسکین و تشفی کرتی تھی اور میرا غم بٹاتی تہی اور الم گھٹاتی تہی۔ جب ۱۴ دسمبر ۱۸۷۸ء

مین شہزادہ ویلز قریب المرگ ہوا تہا تو وہی میری تسلی و تسکین کرتی تہی۔ یہ اسکی سچی محبت ہمیشہ دلپر نقش کالحجر رہیگی۔ اور ملک مین مصیبت اعظم کے وقت اسکی قدر کیجائیگی۔ کوئی شخص میرے برابر اسکا ماتم کرنے والا نہین ہے ۔۰

سنہ ١٨٧٩ عیسوی

ملکہ معظمہ کو ایک شخص کا دہمکی کا خط لکہنا

اِس سال کے جنوری کے مہینہ مین سنٹرل کرمینیل کورٹ مین اڈورڈ میڈین کی روبکاری اِس جرم کے سبب سے ہوئی کہ اُسنے ملکہ معظمہ کو ایک خط بہیجا جس مین اُنکے قتل کرنے کی دہمکی دی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ کاتب دیوانہ ہے اسکو یہ جنون وخبط تہا کہ وہ سلاطین کو دہمکی کے خطوط لکہا کرتا تہا کہ مین تم کو قتل کرڈالونگا۔ اسکی قیدکی میعاد ملکہ معظمہ کی مرضی شریف پر موقوف رہی ۔۰

ڈیوک کون ناٹ کی شادی

سنہ ١٨٧٩ع مین ایک شہزادی کی شادی نے کورٹ مین چہل پہل گہما گہمی کردی۔ ١٣ مارچ کو ونڈسر کے سینٹ جارج چیپل مین ڈیوک کون ناٹ کی شادی پروشا کی شہزادی لوئیس مارگیوریٹ سے ہوئی۔ ملکہ معظمہ اور شہزادہ ویلز اور اُنکی بیگم اور عروس و نوشہ کی سواریان بڑے تزک و احتشام سے گرجا مین گئین۔ سب اراکین سلطنت موجود تہے۔ رسم و دستور کے موافق نکاح پڑہایا گیا۔ شہزادہ پروشا نے اپنی بیٹی کو دولہا کے حوالہ کیا۔ برات گہر آئی۔ اکیس[۲۱] توپون کی سلامی اتاری گئی ۔۰

ملکہ معظمہ کا سفر شمالی اٹلی مین پی دی یومین

٢٥- مارچ سنہ ١٨٧٩ع کو ملکہ معظمہ مع اپنی شہزادی بیاٹرس کے شمالی اٹلی کو روانہ ہوئین۔ گو برف و باران و کہر کا طوفان برپا تہا مگر پہر بہی ریلوے کے پلیٹ فارم پر آدمیون کا ہجوم تہا۔ ۹ بجکے ۴۰ منٹ پر گاڑی روانہ ہوئی۔ بڑی محبت و خیر خواہانہ گرمجوشی سے لوگون نے اُنکو سلام کیے۔ پورٹس متہ مین حضرت علیا جہاز وکٹوریا البرٹ مین سوار ہوئین۔ پیرس مین وہ پہنچین تو آدمیونکی بڑی بہیڑ بہاڑ تہی۔ مگر کسی کو پلیٹ فارم پر آنے کی اجازت نہ تہی وہ اترکر سفیر انگریزی کے مکان پر تشریف لے گئین۔ ٢٧- مارچ کو یہان سے روانہ ہوئین۔ چلنے سے پہلے اِن کے پاس یہ غمناک خبر آئی کہ اِن کا نواسہ شہزادی پروشا کا لالئی مار مرگیا جس کے سبب اُنکو بڑا رنج ہوا۔ ٢٨ کو وہ فوڈین مین آئین۔ اُنہونے یہان اپنے تئین ملکہ نہین ظاہر کیا

تھوڑی دیر کے وہ سپ‌ہے وینو پہنچین - جب اُنھون نے اٹلی کی سرحد پر قدم رکہا تو شاہ وشاہ بانو اٹلی نے اُنکو اپنی قلمرو کی سرحد پر قدم رکھنے کی مبارکباد دی اور بڑے اخلاق سے اُن کا شکریہ ادا کیا - ۳۱ - مارچ کو شاہ اٹلی کا بھائی اُنسے ملنے آیا - ملک اٹلی مین ملکہ معظمہ جب تک رہین اُنھون نے اپنا لقب کونٹس بالمورل ظاہر کیا - اگرچہ موسم خراب تہا - مگر اُنھون نے قابل دید مقامات کی سیر کی - ۱۷ - اپریل کو بادشاہ ہمبرٹ اور ملکہ مارگھی رٹا - اور ارکین خاندان شاہی ملکہ معظمہ کے استقبال کے لیئے روم سے روانہ ہوئے اور اُنکو ہمراہ لیکر محل شاہی مین داخل ہوے - وہان اُنھون نے کھانا کھایا - اور پھر پے وی نو کو مراجعت کی - ۲۳ - اپریل کو یہان سے ۔۔۔۔۔ روانہ ہوکر پیرس مین تشریف لائین - جیسے جاتے وقت موت کی خبر آئی - اب آنے کے وقت ڈیوک برگھ کی موت کی خبر آئی جو اُنکی ایک بڑی دوست کا شوہر تہا - ۲۵ - کو جمعہ کے دن پیرس سے روانہ ہوئین - ۲۷ - کو ونڈسر مین آئین - جہان جرمن کی شہنشاہ بیگم چند روز مہمان رہنے کے لیئے آئی تہین - ۲۱ - مئی کو اُن کا پوتا اور ملکہ معظمہ کا پہلا پڑ نواسا پیدا ہوا - پھر ملکہ معظمہ نے بالمورل مین آنکر ابرڈین سنشر مین شہزادی ایلس کی یادگار مین نہایت خوبصورت صلیب بارہ فیٹ تین انچ بلند قائم کی اور اسپر یہ کتابہ لکھوایا ؀

عزیز یادگار
ایلس گرینڈ ڈچس ہسی اور شہزادی بِرٹانیہ اعظم و آئرلینڈ کی
۲۵ - اپریل ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئی اور ۱۴ - دسمبر ۱۸۷۸ء کو وفات پائی
اُنکی غمگین مان ملکہ وکٹوریا نے قائم کی
گو وہ اب زندہ نہین ہے مگر اُسکا نام زندہ رہیگا

ہائی لینڈس مین اس شہزادی کی وفات کا رنج و الم انگلینڈ کے برابر تہا - اس سال مین بالمورل مین تو اس بیٹی کا غم ملکہ معظمہ کو کھائے جاتا تہا - مگر ڈیوک کون ناٹ اور اُنکی بی بی کے آنیسے خوشی ہوئی وہ اسٹیشن پر دو نوجہ بیٹی کو لینے گئین اور اُنکو بڑی محبت سے گلے لگایا اور ایک پہولون کا گلدستہ اُنکو دیا ؀

۱۸۷۹ء کے دسمبر کے آخر ہفتے مین ہوا کا طوفان ایسا آیا کہ ایڈنبرا کو ٹرین چھ مسافر گاڑیون کو

بیئے جاتی تھی۔ جب وہ ٹرے کے بڑے پل پر پہنچے تو لوگ اس انتظار مین تھے کہ وہ آگے بڑھے گی کہ دیکھتے کیا ہین کہ دریا کی طرف روشنی جارہی ہے۔ اور بالکل تاریکی چھارہی تھی۔ پل ٹوٹ گیا۔ اور ریل کی گاڑیان دریا کی تہ پر پہنچ گئین اُنکے پرخچے اُڑ گئے۔ یہ معلوم نہوا کہ کتنے آدمی مر گئے مگر ۵۲ نوجوان اور ۱۵ بچے پانی سے مردہ نکلے۔ پیر کو پرووسٹ کو ملکہ معظمہ نے مُردون کے رشتہ دارون کی ہمدردی کا تار یہ بھیجا کہ ٹرے کے پل پر جو حادثہ ہوشربا واقع ہوا ہے۔ اُس کے مفصل حال سے آپ اطلاع دے سکتے ہین؟ اس خوفناک حادثہ مین جن لوگون کے عزیزون و رشتہ دارون و دوستون کی جانین تلف ہوئی ہین اُنکے لیئے میرا دل لرزرہا ہے اُسکا جواب برون لی صاحب نے یہ دیا کہ ابھی تھوڑا سا حال معلوم ہوا ہے۔ جب مفصل حال معلوم ہوگا تو جناب اقدس کو اطلاع دونگا۔ ایسی ہمدردیان کرنا ملکہ معظمہ کی خلقت مین داخل تھا۔ یہ عجیب و غریب پل جون سنہ ۱۸۷۸ع مین تیار ہوا تھا اسکی تعمیر مین پانچ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ اُسکے بنانے مین چھ آدمی مرے تھے۔ جولائی سنہ ۱۸۷۹ع مین اس پل کے ڈزائن بنانے والے طامس بوچ صاحب کو نائٹ کا خطاب ملا تھا ایسا بے نظیر پل ٹوٹ کر مسافرون کی گاڑیون کو لیکر ڈوبا۔ آپ ڈوبے ہین ملے تجھکو بھی لے ڈوبینگے۔ جب ملکہ معظمہ بالمورل مین گئی ہین تو اثنائے راہ مین اُس موقع کو دیکھکر جہان یہ حادثہ واقع ہوا تھا نہایت غمگین ہوئین۔

۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۷۹ع کو سوئیٹان والون کے جہاز نے بیٹر ہیڈ کے پہاڑون سے ٹکر کھائی۔ جارج اوٹ لی صاحب نے اپنے کپڑے اتارے اور سمندر مین جسکے اندر بڑا تلاطم ہو رہا تھا تیر کر جہاز پر گئے اور آلات لگا کے سب جہاز نشینون کو کنارے پر لے آئے۔ لوگ اُنکو منع کرتے تھے کہ سمندر کے اندر جا کر ناحق کیون اپنی جان جوکھون مین ڈالتے ہو۔ مگر اس شجاع جہازران نے اُنکی کچھ نہ سنی اور اپنا کام کیا۔ ڈیوک ایڈنبرا نے ملکہ معظمہ سے اسکی سفارش کی کہ ایلبرٹ میڈل اسکو انعام دیا جائے۔ ملکہ معظمہ نے اسکی اس سفارش کو قبول کیا اور فرمایا کہ یہ میڈل اسکو اپنے ہاتھ سے دونگی۔ جب وہ ونڈسر سے بالمورل کو گئی ہین تو اثنائے راہ مین جوانمرد مسٹر اوٹ لی کی چھاتی پر میڈل کو انھون نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔

یہ شہزادہ وول وچ کے ملیٹری کالج مین تعلیم پاتا تھا۔ اُسنے درخواست کی کہ زولو کی جنگ مین

جہاز سے پہاڑ کا ٹکرانا

زولو کی لڑائی مین شہنشاہ فرانس کے بیٹے نپولین کا مارا جانا

لڑنیکے لیئے مین انگریزی سپاہ کے ساتھ بھیجا جاؤن۔ اور لارڈ جیمس فورڈ کیخدمت مین اپنے تئین وولنٹیر بنکر پیش کیا۔ یہ درخواست اسکی مان کے حال پر لنظر کرکے نامنظور کرنی چاہیئے تھی کہ اُسکے پاس سوائے اکلوتے بیٹے کے کوئی اور دولت باقی نہ تھی۔ مگر یہ درخواست منظور ہوگئی اور سخت احکام جاری ہوئے کہ وہ کسی خوف و خطر کے محل پر نہ جانے پائے۔ مگر یہ شہزادہ اپنی درخواست سے اس انجنیر و سپاہ کے ساتھ چلا گیا جو دشمن کے لشکرگاہون کو دریافت کرتی تھی۔ یہ انجنیر اور سپاہ ایک گوشہ مین بیٹھی ہوئی غنیم کے لشکرگاہ کا نقشہ کھینچ رہی تھی۔ کہ ناگاہ چند زولون نے اُنپر حملہ کیا۔ افسر جو اس سپاہ کا تھا وہ ایسا حواس باختہ ہوا کہ اسکو اس فرانسیسی شہزادہ کا دھیان نہ رہا۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر بگٹٹ بھاگا۔ اور اُسکے سپاہی اُسکے ساتھ بھاگے شہزادہ اپنے گھوڑے پر سوار نہ ہوسکا۔ وہ دشمن کے سامنے دلیرانہ اپنی جان بچانے کے لیئے لڑنیکے واسطے کھڑا ہوا۔ ایک زولو نے اسپر دور سے نیزہ تاک کر ایسا مارا کہ شہزادہ مرگیا۔ اُسکے مارے جانیسے کیمپ مین ایک تہلکہ پڑگیا۔ ملکہ معظمہ بالمویل مین تھین کہ اُنکے پاس یہ غمناک خبر شہزادہ کے مارے جانیکی آئی۔ وہ اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین کہ وہ پیارا نوجوان جو اپنی مان کی آنکھون کی پتلی ہو اور شہنشاہ کے گھر مین پیدا ہوا ہو اور شاہی پوتڑون مین پلا ہو اس طرح مارا جائے۔ اس کے خیال کرنیسے میرا دل خوف کے مارے کانپتا ہے۔ اُسکی کوئی وجہ نہین بیان ہوسکتی کہ نہ اُسکے ہمراہ ہوکر کوئی مردانہ اُسکے پاس کوئی گیا۔ یہ امر بڑا ہیبتناک ہے گیارہ بجے ۲۰ منٹ پر بیرون آیا اور اسنے کہا کہ ایک بڑی وحشتناک خبر ہے۔ مین نے پوچھا کہ وہ کیا خبر ہے تو اُسنے کہا کہ فرانس کا نوجوان شہزادہ مارا گیا۔ مجھے اسکا یقین نہین آیا۔ تو مین نے اُس سے بار بار پوچھا کہ بیاٹرس ہاتھ مین تار لیئے ہوئے آئی۔ اور اُسنے کہا کہ ہائے افسوس فرانس کا شہزادہ مارا گیا تو میرے دلمین ہول اُٹھا اور مین نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور چلا کر روئی۔ اور یہ الفاظ کہے کہ نہین نہین یہ سچ نہین ہوسکتا۔ پیاری بیاٹرس بھی میری طرح چلا چلا کر رو رہی تھی کہ اُسنے لیڈی فریز کا تار مجھے دیا جو کیپ ٹاؤن کی گورنمنٹ سے آیا تھا۔

بنام جنرل سر ہنری پونسونبائی۔ بالمویل کیسل۔ ملکہ معظمہ کی اطلاع کے لیئے۔ نٹال سے یہ غمناک خبر تار پر آئی ہے کہ پہلی جون کو کرنیل وڈ کے کیمپ سے ایک جنگی انجنیر نگ گروہ شہزادہ کی

فرودگاہ دیکھنے گیا تہا۔ فرانس کا شہزادہ لسکے ساتھ گیا اُسکو چند زولون نے مارڈالا جو ایک
کہیت مین چھپے ہوئے تھے۔ اِس کہیت مین شہزادہ اور اسکے ہمراہیون نے گہوڑون سے اُترکر
آرام لیا تہا اور گہوڑون کو دانہ گہاس کہلایا تھا۔

اب تک میرے پاس آفیشل خبر کچھہ نہین آئی۔ شہزادہ کی لاش مل گئی۔ وہ ملٹری لغزاز و
احترام کے ساتھ اَل زی کے کیمپ مین خوشبوئین لگاکے امانت رکھی گئی کہ وہ انگلینڈ مین بھیجی
جائیگی۔ تار آنے سے ایک گہنٹہ پہلے مین نے لارڈ سڈنی سے درخواست کی کہ اگر ممکن ہو تو اِس
غمناک خبر کو پہلے اِس سے کہ وہ پیرس مین پہنچے اُسکی شہنشاہ خانم کے پاس پہنچادے اِس ہشتناک
وعبرتناک طور پر بیٹے کا مرنا بیچاری میری پیاری شہنشاہ بانو کیلیئے اصلی بدنصیبی ہے جسکے پاس
سے سوائے اِس بیٹے کے سب کچھہ جاچکا تہا۔ میرے اسوقت ہوش بجا نہ تھے۔ مجھے اور میری بیٹی
کو اِس خیال کے سوا کوئی اور خیال نہ تہا۔ ہم نے جینی الائی کو بلایا جو شہزادہ کی ولادت کے
وقت اُسکے گہر مین تہی۔ وہ اُسکی خدمتگزار و پرستار تھی۔ ہائے ہائے یہ کیسا عبرتناک واقعہ ہے
جتنا ہم اسکا زیادہ خیال کرتے ہین اُتنا ہی ہمارا بُرا حال ہوتا ہے۔ مین بڑے رنج و ملال مین گرفتار
تھی۔ بیرون کا بھی یہی حال تہا۔ ہم سب ایک سکتہ کے عالم مین تھے۔ مین بہت دیر کر سونے گئی
صبح ہوگئی مگر نیند بہت تہوڑی آئی۔ ۲۰۔ جون جمعہ کے روزنامچہ مین وہ لکھتی ہین کہ رات کو
مجھے بڑی بیقراری رہی اِس دہشتناک واقعہ کے خیال آتے جاتے رہے۔ ہولناک صورتین دِلو
کی سامنے دکھائی دیتی تہین اور بیچاری شہنشاہ بیگم کا خیال آتا تہا جس کو اب تک اپنے بیٹے
کے مارے جانیکی خبر نہین ہوئی تھی۔ آج میری تخت نشینی کی بیالیسوین سالگرہ تھی۔ مگر اِس ہشتناک
واقعہ کے سبب سے اسکا خیال بھی نہین آیا۔ رات کو بہت سے تار آئے۔ لارڈ سڈنی نے تار بھیجا
کہ مین صبح کو بہت ہی سویرے بیچاری دکھیاری مان کے پاس یہ دردناک خبر لیکر جاؤنگا کیسی
یہ ہولناک خبر ہے!۔ میرے بعض بچون نے بڑے رنج آلود تار بہیجے۔ سر سٹفورڈ نورتھ کوٹ
کے تار سے معلوم ہوا کہ کامنس ہوس مین یہ خبر پہنچ گئی اور اُسنے بڑی ہمدردی کی۔

ملکہ معظمہ بہت چاہتی تہین کہ ویسٹ منسٹر ایبی مین اِس شہزادہ کی یادگار بنائی جائے
مگر اُن کا یہ منصوبہ عوام کو ایسا ناپسند تہا کہ وہ اُسپر اصرار نہین کرسکتی تہین۔ اسلیئے اُنہون نے

سینٹ جارج چیپل مین اپنے پاس سے خرچ کرکے اس بہادر نیک نہاد جوانمرد کی یادگار بنائی جس نے انگلینڈ کے لیئے لڑکر اپنی جان گنوائی +

سنہ ۱۸۸۰ عیسوی

ملکہ معظمہ کا شہزادہ فرانس کی یادگار زولو لینڈ مین بنانا

ملکہ معظمہ نے بیچارے شہزادہ فرانس کی اور اپنی سپاہ کی یادگار بنائی۔ زولون کے افسر می بوڈو سے اس یادگار کی حفاظت کرنے کا حلف لیا گیا۔ یہ امر یقینی ہی کہ اگر زولو کسی شخص کے ذوالقدر و ذیجاہ ہونیسے واقف ہوگا تو وہ اُسکو ماریگا نہین۔ یہ انکا وہمی عقیدہ ہی کہ کسی شہزادہ کے مار ڈالنے سے خود اُن کے لشکر پر آفات آتی ہین۔ زولون کے ہاتھ سے کسی شہزادہ کے مارے جانیکا بہت ہی کم احتمال ہی۔ اگر اتفاق سے کوئی شہزادہ اُن کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے تو وہ اُسکا نہایت افسوس ظاہر کرتے ہین۔ چنانچہ شہزادہ فرانس کے قتل کرنے پر اُنہون نے اپنی ندامت کو ظاہر کیا۔ اور حقیقت مین جبسے کہ شہزادہ فرانس اُنکے ہاتھ سے مارا گیا اُنکے لشکر کو برابر شکستین ہوئین اور کبھی فتح نصیب نہوئی۔ ملکہ معظمہ نے جو یادگار کے لیئے صلیب قایم کی اُسکا کتابہ یہ تہا

نپولین یوجین لوئیس جینین جو سیف شہزادہ کی محبانہ یادگار کے لیئے
یہ صلیب قایم کی تاکہ اس سرزمین پر یہ نشان باقی رہے کہ وہ اُس انگریزی
سپاہ کا ہمراہ و معاون تہا جو یہان دشمنون کے لشکرگاہ کے مقام کو تحقیق
کرنے آئی تھی۔ یکم جون کو زولون کے ایک گروہ نے اُسپر حملہ کیا وہ دشمنون
سے دو بدو ہوکر لڑا اور مرا فقط

یہ صلیب سنگ مرمر کی ہی۔ جس گروہ نے شہزادہ پر حملہ کیا تہا وہ می بوڈو کی قوم مین سے تھا یقینی وہ اپنے حلف کا پاس کریگا۔ کیونکہ یہ خوف ہی کہ بہادر امیرون کی ارواحین اُنسے اپنا انتقام لین گی، اہل افریقہ ملکہ معظمہ کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے ہین +

جب پارلیمنٹ شکست ہوئی تو ملکہ معظمہ نے جرمنی مین جانے کی تیاری کی کہ وہان جاکر اپنے عزیز و اقارب سے ملین اور اپنی نواسیون وکٹوریا اور بیریتہ سسی کی شہزادیون کی کونفرمیشن کی تقریبات مین شریک ہون۔ اُنہون نے اس سفر مین اپنا نام کونٹس بالمورل رکھا

۲۵ - مارچ کو جہاز وکٹوریا البرٹ مین سوار ہوئین اور ۲ تاریخ کو بیڈن بیڈن مین پہنچین - ۳۰ کو یہان سے ڈارم سٹاٹ کو روانہ ہوئین - داماد اور بڑی نواسیان اُنکے استقبال کو آئین اور وہ ۳۱ کو ڈارم سٹاٹ مین تشریف لائین ۔ ۲۹ کو شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی یہان آ گئے تھے - ۱۳ کو یہ سب شہزادہ اسم الیس کے مقبرے پر گئے ۔ اُسی دن کی صبح کو ملکہ معظمہ مع اپنے سارے متعلقین کے نواسیون کی کونفرمیشن کی تقریب مین شریک ہوئین اور بعد ازان وہ ونڈسر مین واپس آئین یہان سے ۲۰ مئی کو بالمورل کو روانہ ہوئین اور یہان اُنکی قائم مقامی شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی نے کی ۔ راہ مین سٹراوٹ لی کو اپنے دست مبارک سے البرٹ میڈل عطا کیا جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے ۔ ۲۳ جون کو وہ ونڈسر مین واپس آ گئین ؞

۱۳ جولائی کو ملکہ معظمہ نے ایک جنرل اورڈر جاری کیا کہ وہ لنشریون کو جو اکیس سال سے خدمتگذار ہین ۔ ڈیوک کیمبرج اُنکی طرف سے مبارکباد دین اور افسوس ظاہر کرین کہ اِس موقع پر ونڈسر کی پارک مین اُنکے ملاحظے کیلئے خود موجود نہ ہو سکین ۔ دوسرے دن دوپہر بعد ونڈسر کی گریٹ پارک مین گیارہ ہزار سپاہ کا معاینہ کیا ۔ ۱۹ جولائی کو وہ اوسبورن مین تشریف فرما ہوئین ۔ ۲۰ جولائی کو آٹھ افسر ۶۶ رجمنٹ کے علم لائے جنکو دو ایشا نٹیون نے جان کھو کر زولون کے ہاتھ سے بچایا تھا ۔ ملکہ معظمہ نے اِن علمون کو دیکھا اور مختصر الفاظ مین بہ فصاحت اِس رجمنٹ کی بہادری اور دلاوری کی تعریف کی ۔ اور ایشا نٹیون کی موت پر افسوس ظاہر کیا ۔ ۲۲ اگست کو اولیائے دولت نے بالمورل کو سفر کیا ۔ پارلیمنٹ کے بند ہونے سے پہلے اُنہون نے وزرائے کو ایک یادداشت بھیجی جس مین لکھا کہ ریلوے پر بہت حادثات واقع ہوتے ہین اُنکے انسداد کے لیئے احکام جاری کئے جائین ۔ تاکہ مسافر آرام سے بے جوکھون اپنا سفر کرین ؞

اس سال کے آخر مین بڑے بڑے ارباب کمال صاحب علم اِس دنیا سے رخصت ہوئے منجملہ اُنکے جارج ایلیٹ تھین جن کا انتقال ۲۲ دسمبر کو ہوا ۔ ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین کوئی عورت اُنکی برابر فصیح و بلیغ سحر بیان جادو طراز انشا پرداز و قصہ طراز نہین ہوئی ۔ ملکہ معظمہ حقیقت میں اُنکی تصنیفات کے مطالعے سے محظوظ و مسرور ہوتی تھین ایسی کسی اور کی تصنیفات سے نہین

واقعات ۱۸۸۰ع

ہوتی تہین۔ یہ جارج الیٹ کا کمال تہا کہ اُنھون نے نیا انگریزی علم ادب ایسا اپنی طبع وقاد سے ایجاد کیا کہ وہ عورتون کے دماغون کے لیئے موزون و مناسب تہا۔ انکی تصنیفات انگریزی زبان مین اعلیٰ درجہ کی سمجھی جاتی ہین اور خواص و عوام اِنکے پڑھنے سے حظ اٹھاتے ہین +

ملکہ معظمہ نے بڑا دن کیا اور اُنھون نے گیارہ سو اڑسٹھ ۱۱۶۸ بوڑھون کو انعام دیئے جنکی عمرین اسّی ۸۰ اور چھیانوے برسون کے درمیان تہین اور کم و بیش ضعیف تھے۔ اور ونڈسر مین ہزار آدمیون کو گوشت اور کوئلے خیرات دیئے +

بوڑھون کو انعام دینا

سنہ ۱۸۸۱ عیسوی

فروری ۱۸۸۱ء مین ملکہ معظمہ کے نواسے شہزادہ پروشا ولیم کی شادی آگسٹا وکٹوریا سے ہوئی تھین وہ خود تشریف نہین لے گئین اپنے بجائے شہزادہ ویلز کو بھیجا +

نواسے کی شادی

موسم بہار مین قوم پر ماتم کی گھٹا چھائی کہ ۱۹۔اپریل کو لارڈ بیکنس فیلڈ کو موت آئی وہ کچھ دنون بیمار رہکر اس دار المحن سے جاکر دار الامن مین آرام کیا۔ فوراً مسٹر گلیڈسٹن نے انکے رشتہ دارون کے پاس تار بھیجا کہ انکو ویسٹ منسٹر ایبی مین دفن کرین۔ مگر اُنکے وارثون نے اس اعزاز کو نامنظور کیا۔ وہ مجبور تھے کہ لارڈ موصوف کو اُنکی بی بی کی بغل مین دفن کرین۔ اسلیئے کہ یہ بی بی اپنے شوہر کو بہت سی دولت کا وارث اِس شرط پر بنا گئی تھی کہ مرنیکے بعد شوہر کی قبر اُسکی قبر کے برابر بنے اسلیئے وارثون کو اندیشہ تہا کہ اگر ہم اس شرط کو ایفا نہ کرینگے تو دولت کے دعویدار دو دکھڑے ہو جائینگے۔ اِس شرط کو ملکہ معظمہ کا حکم بھی فسوخ نہین کر سکتا تھا۔ لارڈ اپنی بی بی کی قبر کے پہلو مین ہیوہن ڈین مین دفن ہوا۔ ۳۰۔اپریل کو ملکہ معظمہ اور شہزادی بیاٹرس لارڈ بیکنس فیلڈ کی قبر پر چھپ کر گئین کہ ضلع مین اُنکا آنا کسیکو معلوم نہو۔ جب وہ ہیوہن ڈین مین آئین تو لارڈ رونٹنے اُن کا استقبال کیا۔ اور اُنکو لارڈ کی قبر پر لیگیا تو اُنکی آنکھون مین آنسو بھر گئے۔ اور اُنھون نے پھولون کا ہار اور سفید پھولون کی صلیب اور بہت سی چیزین قبر پر چڑھائین کہ وہ اُنسے بالکل ڈھک گئی۔ ملکہ معظمہ نے جو اُس قدیم الخدمت ارل کا ماتم کیا۔ اُسمین اہل ملک نے بھی حصہ لیا۔ اِسی سبب سے ۱۹ اپریل کو لارڈ کے سٹیچو پر گلاب کے پہول اسقدر چڑھا کرتے ہین کہ وہ بالکل ڈھک جاتی ہے

لارڈ بیکنس فیلڈ کی وفات

ملکہ معظمہ نے یہ بھی حکم دیا کہ لارڈ مرحوم کے جتنے جانور پلے ہوئے ہین وہ میرے پاس بھیجدیئے جائین انھون نے اِن جانورون کو اپنے پلے ہوئے جانورون مین شریک کرلیا ؛

اگرچہ انگلینڈ اور روس مین معاملات ملکی کے سبب سے دلون مین برے خیالات بسے ہوئے تھے مگر ملکہ معظمہ انگلینڈ اور زار روس آپس مین بڑے دلی دوست تھے ۔ اسی واسطے جب ملکہ معظمہ نے سُنا کہ ۱۴۔ مارچ ۱۸۸۱ء کو زار روس الیکسنڈر دوم مارا گیا تو ان کا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا اور انکو بڑا رنج والم ہوا۔ زار روس اتوار کے دن ۱۳۔ مارچ کو سینٹ پیٹرس برگ کے قریب سپاہ کا معائنہ کرکے واپس آتا تھا جسپر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ جس نے زار روس کی گاڑی کے پیچھے چند سپاہیون کو اُڑادیا۔ زار یہ دیکھکر گاڑی مین سے کودا اور ان سپاہیون کو دیکھنے لگا جو گولہ کی زد مین آئی تھے اُسکی ایسی رحم دلی نے اجل کا گولہ اُسپر لٹکایا کہ دوسرا گولہ اُسکے پاؤن مین آکر پڑا۔ اور اُسکے جسم کو اُڑا کر لے گیا۔ وہ ملکہ معظمہ کی بہو ڈچس ایڈنبرا اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنکر بیہوش ہوگئین ملکہ معظمہ نے بہو کی بڑی تشفی و تسکین کی اور اولیائے دولت کو حکم دیا کہ ایک مہینے تک ماتمی لباس پہنین اور پارلیمنٹ کے دونون ہوسون نے ملکہ معظمہ اور ڈچس ایڈنبرا کو تعزیت نامے بھیجے ؛

اِس مہینے مین شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی جن کی سگی بہن زار روس کی بی بی تھین سینٹ پیٹرس برگ کو تعزیت و تہنیت کے لیئے گئے ۔ اور شہزادہ نے ملکہ معظمہ کیطرف سے الیکسنڈر سوم کو آرڈر آف گارٹر دیا۔ اسوقت مین یہ دوستانہ کام تہا۔ الیکسنڈر سوم باپ کے تاج کا ہی وارث نہین ہوا بلکہ اپنے مردہ باپ کی جان جوکھون کا بھی ایک شاعر کا مقولہ ہے کہ جو تاج پہنتا ہے وہ بے آرام رہتا ہی حقیقت مین کوئی تاج روس کے تاج سے زیادہ خاردار نہین ؛

زار روس کے قتل ہونے نے اُن عجیب جانستان آلات کی طرف توجہ دلائی جو زمانہ حال کے سائنس نے پولیٹیکل قاتلون کے ہاتھ مین دیئے ہین۔ اِس واقعہ سے ملکہ معظمہ کے اولیائے دولت کو بڑا دل خراش فکر پیدا ہوا ۔ ۱۶۔ اپریل کو ملکہ معظمہ اوسبورن کو ونڈسر سے تشریف لے گئین تو اپنی جان کی محافظت کے لیئے ایسی کوشش کی کہ کبھی پہلے نہ کی تھی جسپر سب لوگون کو حیرت ہوتی تھی کہ وہ یہ سمجھتی ہین کہ مین ایسے لوگون مین سفر کررہی ہون کہ وہ اُن کے خون کے پیاسے بیٹھے ہین ۔ پہلے قاعدہ کے موافق ملکہ معظمہ کی ٹرین کے آگے پہلے ایک انجن راہ کی درستی

دیکھنے کے لیئے نہین روانہ ہوا بلکہ کل لین پر پہرہ دار سپاہی اسطرح کھڑے ہوے کہ ایک دوسرے
کو دیکھتے رہین اور ہر پہرہ والے کے پاس ایک جھنڈی تھی کہ اگر کہین ذرا سا بھی کھٹکا ہو تو ٹرین
کے تھما دینے کا اشارہ کرے۔ جب ہ پورٹس متھ مین پہنچین تو سواری کے لیئے جہاز وکٹوریا البرٹ
تیار ہوا تھا مگر وہ دوسرے جہاز کو جلد تیار کرا کے اُس مین بیٹھکر روانہ ہوئین۔ ان احتیاطون کے کرنیسے
معلوم ہوتا ہے کہ زار روس کے مارے جانیسے ملکہ معظمہ کو بھی اپنی جان کا خطرہ پیدا ہوا تھا۔

سالہائے گذشتہ کی طرح سنہ ۱۸۸۱ء مین ملکہ معظمہ اداس نہین رہین وہ ونڈسر اور اوسبورن
مین اکثر آتی جاتی رہین۔ لنڈنی موسم مین ہر مہینے مین قصر بکنگھم مین ڈرائنگ روم کو آراستہ کرتی
تھین۔ ۱۷- مئی کو ونڈسر مین سویڈن کا بادشاہ اور اُسکی ملکہ آئے۔ ملکہ معظمہ نے بادشاہ کو
آرڈر آوف گارٹر عنایت کیا۔ ۲۰- مئی کو ونڈسر سے ملکہ معظمہ بالمورل مین روانہ ہوئین۔ یہان ۲۴
کو انھون نے اپنا ارادہ مصمم کیا کہ سکوٹ لینڈ کے قدیمی خطاب ڈیوک البنی کو زندہ کرون۔ انھون
نے یہ خطاب اپنے چھوٹے بیٹے شہزادہ لیوپولڈ کو عطا کیا۔ اس خطاب کا منحوس ہونا زبان زد
خلائق تھا جس شہزادہ کو وہ ملتا اُسکو نامبارک ہوتا۔ لوگون کو افسوس تھا کہ ایسا منحوس خطاب
شہزادہ لیوپولڈ کو ملا جسکے لیئے وہ دعا مانگتے تھے کہ خدا خیر رکھے۔

۲۲- کو ونڈسر مین ملکہ معظمہ واپس تشریف لائین۔ جولائی مین جرمنی کا شہزادہ اور اُسکی
شہزادی یعنے بڑا داماد اور بڑی بیٹی ملنے آئے۔ ۹- جولائی کو ونڈسر کی گریٹ پارک مین پچاس ہزار
سپاہ وولنٹیر کا جو ملک کے دور دور حصے سے آئے تھے معائنہ کیا۔ اس سال مین ملکہ معظمہ کا
دوست آرتھر سٹین لی ڈین ویسٹ منسٹر کا ڈین مرگیا۔ اُسنے ڈچس کنٹ کی خیر خواہ رفیقہ آگسٹس بی بی
سے شادی کی تھی۔ جب یہ بی بی مرگئی۔ تو اُسکی بی بی کی قبر سے ملکہ معظمہ تسلی وتشفی دیکر رہے گئین
وہ بی بی کے رنج مین گھلنا شروع ہوا اور آخر کو گھلتے گھلتے مرگیا۔ ملکہ معظمہ کو اس اپنے مشیر دوست
کے مرنے کا بڑا رنج ہوا۔ سارا خاندان شاہی اُسکے ساتھ محبت رکھتا تھا۔ ملکہ معظمہ نے اس کے
جنازے پر رکھنے کے لیئے پھولون کا ہار بھیجا۔ ڈین ہی کے توسل سے مسٹر کارلائل سے ملکہ
معظمہ کی ملاقات ہوئی تھی۔ یہ صاحب کمال عالم ۵- فروری کو مرگیا۔

۲۴- اگست کو ملکہ معظمہ ایڈنبرا مین آئین اور ھولی روڈ کے قصر مین فروکش ہوئین دوسرے دن

واقعات متفرقہ اور [illegible] ہونا

چالیس ہزار سکوٹ لینڈکے والنٹرون کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے وقت مینہ موسلا دہار برس رہا تھا۔ مگر سپاہ کو ملکہ معظمہ کو اپنی قواعد دکھانیکا ایسا شوق تھا کہ اُنھون نے ذرا بھی خیال نہین کیا کہ مینہ برستا ہے یا نہین۔ ہرچند ملکہ معظمہ نے اُنکو منع بھی کیا کہ زیادہ قواعد سے کیون اس بارش مین اپنے تئین تکلیف دیتے ہو مگر اُنھون نے اپنی تمام قواعد کو دکھایا جس سے ملکہ معظمہ کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اور انھون نے خود بھی سپاہ کی تکلیف مین شریک ہونے کے لیئے یہ تکلیف گوارا کی کہ کھلی گاڑی مین بیٹھکر سپاہ کا معائنہ کیا۔ اڈنبرا سے اولیائے دولت بالمورل مین آئے تو اُنکے پاس یہ منحوس خبر آئی کہ ۲ جولائی کو واشنگٹن مین مسٹر جیمس اے گارفیلڈ پریسیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹس کو ریلوے اسٹیشن پر کیو ٹو نے ایک مہلک زخم لگایا ہے زخمی دو ہفتہ تک زخم کی تکلیف درد اٹھاتا رہا۔ مگر اس زخم نے اسکی جان لیکر چھوڑی۔ ۱۹ ستمبر کو وہ مر گیا۔ ملکہ معظمہ نے مسٹر گارفیلڈ کی بی بی کو ایک دردناک تعزیت نامہ بھیجا جس مین لکھا کہ مین اپنے اس درد و الم کو الفاظ مین نہین بیان کر سکتی جو اس ہیبتناک وقت مین تیرے دل مین ہے۔ خدا تم کو صبر دے وہی صبر دے سکتا ہے۔ یہ پریسیڈنٹ خاندان شاہی کا ایک رکن تھا اسلیئے ملکہ معظمہ نے تمام خاندان اور ارکین شاہی کو ماتمی لباس پہننے کا حکم دیا قوم پر اس ماتم ناک حادثہ کا بڑا اثر ہوا۔ وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ سوگ مین شریک ہوئی ملکہ معظمہ نے اُسکے جنازے پر رکھے جانیکے لیئے سفید گلاب کے پھولون اور اور قسم کے پھولون کا ہار بھیجا۔ اس ہار کی ایک عجیب حکایت مشہور ہے کہ ہار اس کمرہ مین گیا جس مین امریکہ کے ایک وزیر کی بی بی قریب المرگ پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس ہار مین سے گل روح القدس کی ایک کلی گر پڑی۔ مریضہ نے یہ سمجھکر کہ یہ ہار ملکہ معظمہ کا بھیجا ہوا ہے اُس کلی کو اٹھاکر شراب کے گلاس مین اپنے پلنگ کے پاس رکھا۔ رات کو کمرہ غیر معمولی گرم رہا۔ کلی کھلی تو مریضہ کو یہ پھول بصورت فاختہ نہایت خوبصورت نظر آیا۔ وہ اُسکو اپنی صحت کا شگون سمجھی۔ یہ خیال اُس کے ذہن مین ایسا جما کہ وہ بالکل تندرست ہو گئی۔

بالمورل مین بعض کھیل تماشون کے دیکھنے مین ملکہ معظمہ نے اپنے ایام تعطیل کو صرف کیا شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی ایبرجیلڈ مین تشریف رکھتے تھے۔ ان دونون کے ملتزمین میچ بن کر کرکٹ کھیلتے تھے۔ ستمبر مین اس کرکٹ کو ملکہ معظمہ اور اُنکے اہل عیال نے آنکر دیکھا۔ کرکٹ کے

ہیڈنگس اوف وار (برسون کے کھینچے) کا تماشا ملاحظہ فرمایا۔ کرکیٹ مین ایبرجیلڈی کا ٹیم ہارا تھا
مگر اس کھیل مین وہ بازی لے گیا۔ یون ہارجیت ملکہ معظمہ کے ملتزمین کی اور اُنکی برابر ہوگئی۔ ۲۳۔
نومبر کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی۔ ۱۶۔ دسمبر کو ونڈسر سے اوسبورن مین وہ
تشریف فرما ہوئین ؀

سنہ ۱۸۸۲ء مین ملکہ معظمہ نے ایک یادگار سنگ مرمر کی اپنے چچا زاد بھائی جارج شاہ مرحوم
ہینوور کی بنائی۔ اُسپر یہ کتابہ لگایا ؀

شاہ جارج پنجم آخر بادشاہ ہینوور ۲۔ مئی سنہ ۱۸۱۹ء کو پیدا ہوا اور ۱۲ ۔ جون
سنہ ۱۸۷۸ء کو پیرس مین مرا اب اسکو وہ بادشاہی حاصل ہوئی جسکو کوئی متزلزل
نہین کرسکتا۔ وہ وہان ہر روشنی مین روشنی دیکھیگا ؀

سنہ ۱۸۸۲ عیسوی

ملکہ معظمہ کی پوتی کا پیدا ہونا اور بعض اور خانگی معاملات

۱۵۔ فروری سنہ ۱۸۸۲ء کو ڈیوک کون ناٹ کے بیٹی پیدا ہوئی۔ ملکہ معظمہ کو اس پوتی کے پیدا ہونیکی
بڑی خوشی ہوئی وہ بیگ شوٹ مین جہان بیٹا اور بہو رہتے تھے تشریف لے گئین اور جب
اس شہزادی کو اصطباغ دیا گیا تو اسکو خود گودی مین لیکر آرچ بشپ کینٹربری کو اصطباغ کے
لیئے دیا۔ اور اسکا نام مارگریٹ وکٹوریا آگسٹا شارلٹ نوراہ رکھا۔ ملکہ معظمہ کو اپنی بیوگی مین اپنی
اولاد کی اولاد پھیلنے سے ایسی خوشی ہوئی تھی کہ کسی لاولد سہاگن کو نہین ہوسکتی تھی۔ وہ اپنے
بچون کے بچون کے اصطباغ مین ضرور شریک ہوتین۔ اُن کو ان بچون کے ساتھ اپنے دل
بہلانے کا نیا شغل پیدا ہو جاتا تھا۔ وہ جیسی کہ اپنی رعایا کے لیئے بھلے کام کرتی تھین ایسی ہی
اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لیئے نیک کام کرتی تھین ؀

ڈیوک البنی کی شادی

ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ ڈیوک البنی ضعیف الخلقت تھے۔ جب باپ کا سایہ اُن کے
سر پر سے اُٹھ گیا تو انکی عمر آٹھ برس کی تھی۔ ملکہ معظمہ اپنی بیوگی کے آغاز سے اس ضعیف الخلقت
بیٹے کی صحت کا بڑا خیال رکھتی تھین اور انکو اپنے سے دور نہین جانے دیتی تھین اور اُستادون

کو مقرر کرکے اپنے پاس تعلیم دلاتی تھین۔ جب وہ جوان ہو گئے تو وہ اپنی خوشی سے اوکسفورڈ یونیورسٹی مین داخل ہوئے۔ اور تین برس وہان تعلیم پانے مین خرچ کیئے۔ یونیورسٹی اسکے حال پر بہت التفات کرتی تھی۔ وہ اپنے سارے بھائیون مین باپ سے سیرت و صورت مین اور علم و ہنر کے شوق و تحصیل مین زیادہ مشابہ تھے۔

یہ شہزادی والڈیک پائرمونٹ کے فرمان روا کی چوتھی اولاد تھی۔ جس کی رشتہ مندی یوروپ کے بہت سے بادشاہون سے تھی۔ وہ ڈیوک البنی سے عمر مین آٹھ برس چھوٹی تھی مگر نہایت عاقلہ اور تعلیم یافتہ۔ تقریر سبحان اللہ بڑی عمدہ۔ شہزادہ موسم خزان مین ۱۸۸۱ء مین سوڈن مین اُن سے ملا تھا اور دیکھتے ہی اُن پر شیدا ہو گیا۔ اپنے گھر جاتے ہی مان سے اپنی دلی آرزو کو بیان کیا۔ اور اُنکی منظوری حاصل کرکے پھر اس نوجوان شہزادی کے پاس فرینک فورٹ مین گئے۔ اور شہزادی کے کنبے کی رضامندی کے سبب سے اُن دونون مین قرابت نسبت ہو گئی ۱۸۸۲ء کے شروع مین شہزادہ اپنی عروس کے گھر اروَل سین مین گیا۔ اور ملکہ معظمہ کے پاس ۲۱۔ فروری کو ونڈسر مین اُنکو ساتھ لایا۔ شہزادی کے ساتھ اُن کا باپ اور چند ملازم وغیرہ تھے۔ یہان دس روز تک ملاقات رہی۔ پھر شہزادی اپنے گھر گئی کہ شادی کی تیاری کرے ۷۔ فروری ۱۸۸۲ء کو پارلیمنٹ کھولی گئی۔ تو اُس مین ملکہ معظمہ نے اپنی اسپیچ مین ڈیوک البنی کی شادی کا بیان کیا۔

ملکہ معظمہ نے لارڈ بیکنس فیلڈ کی یادگار بنانے کا حکم دیا تاکہ اس نیکنام کو بقائے دوام حاصل ہو۔ یہ یادگار بھی بادشاہ اور رعیت کی محبت کا نادر نوشتہ ہے۔ اس یادگار کے مرکز مین لارڈ کی پوری پیکر ہے اور اُسکے نیچے ایک لوح پر ملکہ معظمہ کی خود لکھی ہوئی یہ تحریر ہے۔

یہ معزز و محترم یادگار بنجمن ارل بیکنس فیلڈ ہے جو اسکی محب و ممنون وکٹوریا آر۔ آئی نے قایم کی ہے۔ بادشاہ اسکو پیار کرتے ہین جو سچ بولتا ہے۔ (امثال سلیمان ۱۶ باب ۱۳ آیت) ۲۷۔ فروری ۱۸۸۲ء۔

اس سال کی شہرت اس سبب سے زیادہ ہو گئی کہ اس مین حضرت علیا کے مار ڈالنے کا ایک موذی نے قصد کیا تھا۔ ۲۔ مارچ کو ملکہ معظمہ لنڈن سے ونڈسر کو واپس آتی تھین اور اسٹیشن پر اُتر کر سوا

ہو کر چلی ہی تھین کہ ایک میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آدمی نے اُنپر تمنچہ چلایا۔ انکو اسکی خبر نہ ہوئی کہ کیا واقعہ پیش آیا۔ مگر انکی برابر شہزادی بیاٹرس تمنچہ کی زد مین بیٹھی ہوئی تھین۔ انہون نے دیکھا کہ یہ بلا کیا سر پر آئی۔ بہادری اور دلیری تو اس خاندان مین موروثی ہے۔ وہ چپ چاپ اور بے حرکت بیٹھی رہین۔ ایٹن کے مدرسے کے دو طالب علم مجرم پر پل پڑے۔ ایک نے اسکو اپنی چھتری سے ایسا دھکیلا کہ دوسرا تمنچہ نہ چلنے دیا۔ اس اثنا مین گاڑی آگے چلی گئی۔ اسوقت ملکہ معظمہ کو معلوم ہوا کہ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔ اُنھون نے متفکر ہو کر فرمایا کہ کسی کو گزند تو نہین پہنچی جب اُنکو معلوم ہوا کہ کوئی مجروح نہین ہوا تو اُنھون نے بڑی خضوع و التجا سے خدا تعالی کا شکر ادا کیا اور اپنی بیٹی کی دلیری کی تعریف کی*

جب یہ خبر اخبارون مین شائع ہوئی تو بمقتضائے طبع بشری قوم کو بے انتہا غصہ آیا اور اُسنے قاتل کے ہاتھ سے ملکہ معظمہ اور اُنکی صاحبزادی کی جان بچ جانیکا بھی شکر الٰہی ادا کیا جب شام کو پارلیمنٹ مین یہ حال معلوم ہوا تو اُس مین ایک تہلکہ پڑ گیا۔ دس برس سے ملکہ معظمہ پر ایسا حملہ نہین ہوا تھا۔ انکی فرمانروائی کے عہد دراز مین انکی نیک روشی ثابت ہو چکی تھی اسپر بھی اس حملہ کا ہونا ملک کو بیعزت کرتا تھا۔ لارڈ گرین ویل نے ملکہ معظمہ کی دلیری اور شجاعت کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ مجھے یہ بات ایسی معلوم ہوتی ہے جیسی کہ کل ہوئی ہو کہ ۱۸۵۱ء مین اِسی قبیل کا حملہ ملکہ معظمہ پر ہوا تھا۔ تو لارڈ رسل نے جو نہایت سنجیدہ امیر کبیر تھا کہا تھا کہ مجھے ملکہ معظمہ کی دلیری و شجاعت پر جو وہ ایسے موقعون مین دکھاتی ہین تعجب ہوتا ہے۔ اس وقت سے بتیس ۳۲ برس گزر چکے ہین ممکن ہے کہ ملکہ معظمہ کے قوارِ جسمانی مین کچھ ضعف آیا ہو مگر انکی دلیری وہمت عالی وہی ہے جو انکی طبیعت مین قدرت نے ودیعت رکھی ہے۔ یہ وہ صدمہ تھا جس مین اچھے اچھے بہادرون کے ہوش خطا ہو جاتے ہین۔ مگر ملکہ معظمہ نے اول یہ پوچھا کہ آج کسی کو مضرت تو نہین پہنچی۔ پھر شہزادی بیاٹرس کی دلاوری پر آفرین کی۔ ملکہ معظمہ پر اس صدمہ کا اثر ذرا سا بھی نہ تھا۔ وہ ایسی خوش و خرم تھین کہ گویا اُنپر یہ حملہ ہوا ہی نہین تھا۔ وہ اتوار کو ہمیشہ نماز پڑھنے جایا کرتی تھین۔ سو اس رات کی صبح کو بھی وہ گرجا مین گئین۔ سارے ملک مین ہر گرجا مین دوسرے اتوار کو اس آفت ناگہانی سے ملکہ معظمہ کے بچ جانے کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ہر ایک تھیٹر

مین یہ گیت کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے بڑی گرمجوشی سے گایا گیا۔ اسٹریلیا اور کنیڈا مین جو ملکہ معظمہ کے بچے تھے اُنھون نے بھی اِس آفت سے بال بال بچ جانے کا شکر درگاہ الٰہی مین بھیجا۔ تمام کونٹیون اور یوروپ کی سب سلطنتون سے مبارکبادین آئین۔ پرانی دنیا کے بادشاہون نے اور نئی دنیا کے پریسیڈنٹون نے مبارکباد کے تار بھیجے۔ بلیک تھہ کی لیڈیون نے چندہ کرکے وکٹوریا کی نی فنڈ اس واقعہ کی یادگار کیلیئے بنایا کہ نہایت مفلس بیکس کوڑہ اسپتال مین داخل ہوسکین۔ اسکو بھی ملکہ معظمہ کے بچنے کا صدقہ سمجھو۔ جب ملکہ معظمہ نے اِس یادگار کا حال سنا تو وہ اُنکی نہایت ممنون ہوئین کہ اُنھون نے اپنی خیرخواہی و نیک خواہی کو اِس عقلی رحمدلی کے پیرایہ مین دکھایا کہ جس سے غریب رعایا کو فائدہ پہنچے +

شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی نے خدا تعالی کا شکریہ ادا کرنیکے لیئے اور اِس واقعہ کی یادگار کے لیئے ونڈسر کی ہولی ٹری نی ٹی کے چرچ کے دروازہ کے شیشے پر یہ نقش نگاری کی جو اپنے نقش و نگار مین اُن مطالب کو ادا کرتے ہین۔ اِس مین اوّل ایک تاجدار عورت کی تصویر بنائی جو ایک کرسی شاہی پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اُسکے ایک ہاتھ مین عصا رشاہی ہے دوسرے ہاتھ مین پھولون کا ہار ہے۔ دوم ملک الموت میکائیل کی تصویر ہے جو کرسی کے پیچھے موت کو روک رہا ہے۔ روشن مشعل اور شکستہ تلوار ہاتھ مین لیئے ہوئے ہے۔ سوم خداوند مسیح کی تصویر ہی جسکے پاؤن مین ایک عورت سجدہ کرہی ہے اور اُسپر یہ لکھا ہوا ہے۔ خدا تعالی کا جو رحیم و کریم ہی عظمت و جلال ہو۔ جس نے حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریا کی جان بچانے مین ۲۰۔ مارچ ۱۸۸۲ء کو فضل و کرم کیا۔ یہ اُسکی یادگار ہے +

ملکہ معظمہ کی جان لینے کے لیئے پہلے بھی حملے ہوچکے تھے مگر ان مین کبھی ایسی ہمدردی کل قلمرون اور آدمیون مین نہین ہوئی جیسی کہ اِس آخر دفعہ مین ہوئی۔ پہلے غیر ملکون مین ملکہ معظمہ کی نہ ایسی محبت تھی نہ اُنکا ایسا اقرام تھا جیسا کہ اب ہے کہ اُنکی زندگانی پر تاج لگاتے ہین اور مہذب و وحشی ملکون اور قومون مین گھر گھر مین اُنکی عزت کیجاتی ہی +

ملکہ معظمہ نے بھی شکرگزاری کا ایک عام خط قوم کو لکھا۔ اُس مجرم کا نام میک لین تھا اُسکا عذر اِس حرکت کے لیئے یہ تھا کہ وہ بھوکا مرتا تھا۔ تپنچہ کے چھوڑنے سے مطلب یہ تھا کہ اُسکے

حال پر توجہ ہو۔ اسکے جرم کی تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ دیوانہ ہے پاگل خانہ مین دو برس کے لیئے بہیجا گیا۔ اِس مدت مین وہ اچھا ہوکر پاگل خانہ سے رہا ہو گیا۔

سنہ ۱۸۴۲ء کے نوشتون مین ملکہ معظمہ کو مار ڈالنے کی دہمکی دینے کا حال بھی لکھا ہے کہ ایک نوجوان ٹیلیگراف کے کلرک نے خط مین یہ مضمون لکھا کہ وہ آیر لینڈ کے رد من کیتھولک پریسٹ اور چالیس اہل پیرس کیطرف سے آیا ہے جن کو زمینداروں نے مجرم قرار دیا ہے اسلیئے مین ملکہ معظمہ کو متنبہ کرتا ہون کہ انکی جان جوکہون مین ہو اور کہتا ہون کہ اگر چالیس پونڈ فی نفر دیدیئے جائینگے تو وہ لوگ نقل مکان کر جائینگے۔ یہ جرم عدالت مین اسپر ثابت ہوا مجرم کا نام البرٹ ینگ تھا۔

سوان ٹون کا سفر

ملکہ معظمہ نے سوان ٹون جانے کی تیاریان کین اور جانے سے پہلے ایٹن کے لڑکون کو بلایا۔ کہ ان دو بہادر لڑکون کا شکریہ لینکے ہم جماعتون اور ساتھیون کے سامنے ادا کرین جنہون نے اپنی جان جوکہون مین ڈالکر میک لین کو پکڑا تھا۔ بعد اسکے وہ سوان ٹون کو شہزادی بیاٹرس کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئین۔ اور اپنے تئین اس سفر مین کونٹس بالمورل بنایا کہ کوئی انکو ملکہ انگلینڈ نہ جانے۔ دہی روزی بیر مین ایک واتی تفریح محل انکے لیئے بنایا گیا۔ اور اسکے اور لنڈن کے درمیان تار لگایا گیا کہ ملکہ معظمہ اور وزراء کے درمیان مراسلت مین التوا نہو۔ فرانسیسی گارڈ اوف اونر کے مقرر ہونیسے ملکہ معظمہ نے انکار کر دیا۔ یہان کے پہاڑون کی سیر کرنیسے شاہی لیڈیون کو بڑی تفریح ہوئی انکے رہنے کا مکان پہاڑ کی ڈھلان پر بنایا گیا تھا اسکے گرد نارنگیون کے درختون کے جھنڈ تھے اور وہان سے سمندر کی سیر خوب دکھائی دیتی تھی۔ ملکہ معظمہ کو سمندر مین سیر کرنیسے اور پیدل پہرنیسے اور نقشہ کشی سے بڑا لطف زندگی حاصل ہوتا تھا۔ وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ایک دن ایک بوڑہے نے سوان ٹون کے بڑے خوبصورت پہولون کا ایک گلدستہ میری گاڑی مین پہینکا۔ مگر وہ گاڑی مین نہ پڑا باہر گرا اور سڑک پر پہول بکھر گئے۔ مینے فوراً اپنی گاڑی کو تھما لیا تو بوڑہے نے پہولون کو چن کر اور گلدستہ بنا کے مجھے دیا۔ مین نے سر جہکا کر اسکو لیلیا اور مسکرا کر اسکا خیر مقدم کیا۔

ایک دن ہالینڈ کا ایک چھوٹا لڑکا گلدستہ لیکر میری گاڑی کے پیچھے دوڑا اور اپنی عمر کے موافق آزادانہ چلایا کہ ٹھیرو ٹھیرو۔ مین نے گاڑی کو ٹھیرایا اور اسکا وہ تحفہ قبول کیا۔ اِس سفر

مین یہ امر ناگوار پیش آیا کہ شہزادہ لیوپولڈ بیمار ہو گیا جسکے سبب سے بیاہ مین التوا ہو گیا۔ ملکہ معظمہ جہان جاتی تہین وہان اپنے شاہانہ عطیات عطا کرتی تہین۔ بروقت روانگی مون ٹون کے ایک غریب آدمی کو تین ہزار فرنیک (۱۲۰ پونڈ) دیئے۔ اور خیرات خانے مین ایک ہزار پانچسو فرنیک بہجوائے یہان کے میئر کو ہیرے کے پہولون کا ایک سیٹ دیا۔ برٹش کونسل کو اپنی اور شہزادی کی پوری تصویرین دین۔ پوسٹماسٹر کو ایک ہیرے کی انگوٹھی اور سٹیشن ماسٹر کو ایک گھڑی اور پولس کے ایک افسر کو انگوٹھی دی *

شادی ڈیوک البنی

ہم نے اوپر لکہا ہی کہ شہزادہ لیوپولڈ ڈیوک البنی کی علالت کے سبب سے مون ٹون مین رہ گئے تھے مگر وہ تندرست ہو گئے تھے۔ انکی شادی کا زمانہ بھی قریب آگیا تہا۔ ۲۳۔ مارچ کو مسٹر گلیڈسٹن نے کامنس ہوس مین یہ تحریک کی کہ انکو پچیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ ملا کرے جسکی تائید مین ۳۸۷ ووٹ اور مخالفت مین ۴۲ ووٹ ہوئے۔ اس وظیفہ پر یہ اعتراض ہوا کہ پچیس ہزار پونڈ کا وظیفہ ایسے ملک مین بہت زائد ہے کہ جس مین اکثر آدمیونکی گزر ہفتے کی مزدوری پر ہو۔ شہزادہ کی پندرہ ہزار کی سالانہ آمدنی پہلے سے تھی۔ صرف دس ہزار پونڈ سالانہ اضافہ کے لیئے ووٹ دیئے گئے تھے اور انکی بی بی کے واسطے درصورتیکہ وہ بیوہ ہو جائین چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ کے لیئے ووٹ دیئے گئے۔ بعد بہت سی بحث و تکرار کے یہ وظیفے مقرر ہو گئے *

۲۷۔ اپریل کو ڈیوک البنی کی شادی قرار پائی۔ دولہن نے اول سین سے سفر کیا تو انکو جرمنی اور انگلینڈ مین ہر مقام پر اسقدر گلدستے نذر کیئے گئے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہولون ہی مین سفر کر رہی ہین۔ باپ اور ہمشیر اور ملازمین ملازمین انکے ہمراہ تھے۔ کوئین بورڈ مین میئر نے شہزادی کو ایڈریس دیا۔ اور انہون نے اسکے جواب مین چند الفاظ فرمائے۔ ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے اُن کا مادرانہ استقبال کیا۔ یہ پرانا کیسل مہمانون سے بھرا ہوا تھا۔ ان مین شہزادی ہیلین کی ہمشیرہ ایما ملکہ نذرلینڈ اور بہت سے شہزادے اور شہزادیان مہمان تہین۔ شادی مین تحائف مین بیش قیمت جواہر اور لباس ہائے فاخرہ بکثرت دیئے گئے۔ باپ نے بیش بہا جواہر کے سوا پانچہزار پونڈ جہیز مین دیئے۔ یہ شادی ایسی شان سے ہوئی جو ملکہ انگلینڈ کی شان کے شایان تھی۔ برات مین چار سواریان بڑے تزک و احتشام سے گئین۔ ملکہ معظمہ نے لباس فاخرہ پہنا اور سینہ پر کوہ نور چمکا یا۔ آرچ بشپ

کنٹربری نے نماز پڑھی اور نکاح پڑھایا جب دعائین ختم ہوچکین تو شہزادہ اپنی دلہن کو مان کے پاس لے گیا۔ مان نے اول بیٹے کے بوسے لیئے پھر بہو کو گلے لگایا۔ دعوت بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ نوشہ و عروس دونون کلیرمونٹ کو گئے۔ یہ مقام اُنکی سکونت کے لئے مقرر ہوا تھا ؛

واقعات متفرقہ

۶ مئی کو ملکہ معظمہ ونڈسر سے ایسٹ انڈ مین شاہانہ جلوس کے ساتھ تشریف لائین اور یہان کے جنگل کو کہولا کہ عوام اس سے ہمیشہ مستفید و مستفیض ہوا کرین جب یہان سے وہ ونڈسر مین واپس گئین تو اُنکے پاس یہ خبر وحشتناک آئی کہ ڈبلن مین فینکس پارک مین لارڈ فریڈرک کاونڈیش اور مسٹر برک کو لوگون نے مار ڈالا ؛

۱۷ اگست کو ملکہ معظمہ نے دوسری پلٹن برک شیر کو نئے علم دیئے۔ اسکے پرانے علم ایوب خان نے میان وند مین اُسکو شکست دیکر چھین لیئے تھے ؛

ڈیوک کون ناٹ اور جنگ مصر

جب جنگ مصر شروع ہوئی تو سر گارنٹ ولزلی سپہ سالار کے ساتھ ڈیوک کون ناٹ لڑائی مین شریک ہونے کے لیئے گئے۔ ملکہ معظمہ کو جنگ مین بیٹے کے بھیجنے مین بڑے تردوات دامنگیر ہوئے۔ جن کا حال وہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین ؛

پیر ۱۱ ستمبر ۱۸۸۲ء

سائی فرڈ (رموز) مین سرجان میکنیل کا تار میرے پاس آیا جس مین بہت سے مخفی راز کی باتین لکھی ہوئی تہین۔ یہ بھی لکھا تھا کہ بدھ کو دشمن پر ایک سخت حملہ کرنے کا ارادہ مصمم ہے۔ اس خبر سے میرے دل کا حال نہ پوچھو کہ کیسا دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ اسکا حال خدا ہی خوب جانتا ہے۔ زیادہ التوا کے سبب سے مین اور بھی زیادہ متشوش و متفکر ہوئی۔ گو سب اچھی توقعین تہین مگر کون جانتا تھا کہ کیا ہوگا ؛

منگل ۱۲ ستمبر ۱۸۸۲ء

پانچ بجے ۱۰ منٹ پر بیاٹرس اور ڈچس کون ناٹ کے ساتھ گلین چلڈ شیل کو سوار ہو کر گئی اور وہان چا پی اور نقشہ کھینچا۔ آسمان بڑا خوبصورت تہا۔ سات بجے ۲۰ منٹ پر سڑک پر پیدل چلکر ہم اپنے گھر آئے۔ اُسوقت جیسی مجھے تشویش تھی اُسکے بیان کرنے کی ضرورت نہین صرف لیڈیون نے میرے ساتھ کھانا کھایا۔ مین نے اپنے لاڈلے چہیتے بیٹے کے لیئے خدا سے بہت گڑگڑا کر دعا

مانگی کہ وہ انھی کل ہی آجائے۔ پھر مین نے یہ دعا گائی جو میرا شوہر اکثر گایا کرتا تھا اور لڑائی سے پہلے مانگی جایا کرتی تھی۔ کہ اے باپ مین تجھے اپنی مدد کے لیئے بلاتا ہون۔ میرے سارے خیالات مصر اور اُسکی لڑائی کی طرف تھے۔ جو ہونے والی تھی۔ میرے اعصاب دماغی پر اس فکر و تردد کا بڑا اثر تھا۔

بدھ۔ ۱۳۔ ستمبر ۱۸۸۲ء

مین رات کو اکثر جاگتی رہی اور کاہل و سست رہی۔ تھوڑی چہل قدمی کی۔ کوچ مین حاضری کھائی تار مین خبر آئی کہ لشکر نے رات کو سفر کیا۔ مین کیا کہون کہ میرے لیئے یہ کیسی تشویش کی گھڑی تھی مین پیدل اس مصنوعی خوبصورت محراب کی طرف چلی جو شہزادہ لیوپولڈ کے استقبال کے لیئے بنائی گئی تھی۔ اور کوچ مین جاکر بیٹھی اور کاغذات پر دستخط کیئے اور کچھ لکھا کہ ایکا ایکی تار دیوٹر سے آیا کہ لڑائی خوب ہو رہی ہے اور تل کبیر مین دشمن کو شکست فاش ہوئی ہے تو مجھے اور تردد زیادہ پیدا ہوا۔ جب مین لنڈن آئی تو سرجان میکنیل کا تار آیا کہ ایک فتح عظیم حاصل ہوئی۔ ڈیوک سلامت اور تندرست ہے۔ یہ تار مین نے اُسکی بی بی کے پاس بھیجا۔ اُسکو بڑی مسرت ہوئی۔ خدا نے بڑا فضل و کرم کیا۔ پھر یہی خبر لارڈ گرین ویل اور مسٹر چائلڈرس نے بھیجی۔ گو ابتک گارنٹ ولزلی نے کوئی خبر نہین بھیجی۔ دو بجے سے کچھ دیر پہلے اُنہون نے مجھے مژدہ فتح تار پر سنایا۔ اور مبارکباد دی۔ تار کا مضمون یہ ہے۔

اسماعیلیہ۔ ۱۳۔ ستمبر ۱۸۸۲ء تل کبیر ولزلی کیطرف سے۔ ملکہ کو بالمورل مین۔

آج صبح کو پانچ بجے عربی پاشا کے نہایت مضبوط و مستحکم مورچہ پر نہایت بہادری و مردانگی سے گارڈ نے حملہ کیا اور سوارون اور گھوڑون کے توپخانون نے بائین طرف کام کیا۔ سات بجے دشمن کے سارے کیمپ پر ہمکو تسلط حاصل ہوگیا۔ بہت سی ریلوے مثل جسمین رسد کا سامان تھا ہمارے ہاتھ آئی۔ دشمن کو پوری شکست ہوئی۔ اور اسکا بڑا نقصان ہوا۔ افسوس ہے ہمارا بھی نقصان ہوا ڈیوک کون ناٹ تندرست ہے۔ اپنے برگید کو حملہ آوری مین جس طرح وہ لے گیا قابل تعریف ہے۔ اُسنے اپنا کام نہایت عمدہ طرح سے کیا۔ براون اسٹار کو لایا۔ اور میرے پیچھے بیاٹرس کے کمرہ مین آیا جہان ڈچس کون ناٹ بیٹھی ہوئی تھین۔ مین نے یہ تار اُنکو دکھایا۔ مین خوشی کے مارے اپنے آپے مین نہ رہی۔ مین نے بہو کو نہایت پیار سے گلے لگایا۔ اور کہا کہ یہ کیسی خوشی کی اور فخر کی اور خدا تعالے

کی شکرگزاری کی بات ہو کہ ہمارا لیوپولڈ سلامت ہو اور اسکے کام کی بڑی تعریف کیجاتی ہو مجھے اِس بڑی خوشی کے ساتھ اُن آدمیون کی جانین جانیکا افسوس ہو جو اِس جنگ مین کام آئے اگرچہ وہ بہت تھوڑے ہین۔ اُنکے زیادہ ہونے کی رپورٹ غلط آئی تھی۔ ایک تار سر چارلس ڈلزلی کا مسٹر چانلڈرس کے پاس بتفصیل حالات کا آیا کہ خدا کا شکر ہے کہ اسقدر نقصان نہین ہوا جسقدر اُسکے ہونے کا خوف تھا۔ مین نے حکم دیا کہ کوڈان کے کریک پر ایسی روشنی ہو جیسی کہ ۲۶ برس پہلے ۱۸۵۶ء مین سے بس ٹوپل کی فتح پر ہوئی تھی۔ جس مین میرا چاہیتا پیارا بڑتی اور الفی کو لیکیا گیا تھا۔ چند گھنٹے کے بعد ڈیوک و ڈچس البنی بھی بالموریل مین آگئے۔ اور اِس خوشی و شادمانی مین شریک ہو گئے۔ اور سارے گھر مین مبارک سلامت مبارک سلامت ہوتی۔ دولہا دلہن کا جام سلامتی پیا گیا۔ اور ملکہ معظمہ نے بیٹے سے درخواست کی کہ مصر کی فتحمند سپاہ کا جام سلامتی پیا جائے۔ جسکے ساتھ ڈیوک کون ناٹ کا نام بھی لیا جائے۔ یہ جام بڑی گرمجوشی اور فخر کے ساتھ پیئے گئے ٭

جنگ مصر مین ڈیوک کون ناٹ کا یہ کارنامہ بھی قابل یاد ہے کہ جب یل پر میگزین کی ایک گاڑی رُک گئی جسکا سبب کبھی نہین معلوم ہوا تو ڈیوک کون ناٹ نے اپنے سپاہیون کی مدد کی اور خود قلیون کی طرح کندھا لگا کے گاڑیون کو خوف کی جگہ سے باہر نکال کرلے گئے ٭

ملکہ معظمہ نے ۲۱۔ نومبر کو سینٹ جیمس پارک مین سب قسم کی سپاہ آٹھ ہزار کا معائنہ کیا جو ابھی مصر سے فتحیاب ہو کر آئی تھی۔ اور تین دن بعد ونڈسر مین اِس سپاہ کے جرنیلون اور افسرون کو تمغے دیئے اور ایک مختصر سی ایڈریس حاضرین کو دی۔ ۲۴۔ نومبر کو جن سپاہیون نے مصر مین خدمات نمایان کی تھین اور وڑس کے خطاب سے سرافراز کیا۔ جب جرنیلون مین ڈیوک کون ناٹ ملکہ معظمہ کے سامنے تمغا لینے آئے تو تمغے کو سوئی سے اُن کے سینہ پر لگایا۔ اور محبت سے اُنکا بوسہ لیا۔ ملکہ معظمہ کو اِس بیٹے پر فخر تھا۔ ۱۳۔ دسمبر کو قاہرہ کی تمام مسجدون مین ملکہ معظمہ کے لیئے دعائین مانگی گئین اور وہ مرآۃ عدالت مانی گئین ٭

۴۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے سٹرینڈ مین لاکورٹس ستورس کے موافق کھولا وہان کل ممتاز امرا موجود تھے۔ اِس موقع پر لارڈ چانسلر سیلبورن کو ارل کے خطاب سے سرافراز کیا اور اِس کو رنگ کے تیز ڈرائن

کو نائٹ کا خطاب دیا ۔

سنہ ۱۸۸۳ عیسوی

اِس سال کے شروع مین ملکہ معظمہ سنے پبلک لائف کے کام کچہہ کم نہین کیئے ۔ جنوری مین جیوج
اوسبورن مین تشریف رکہتی تہین ۔ اِن بہادرون کو البرٹ میڈل عنایت کیئے ۔ جنہون سنے
سنہ ۱۸۸۲ء مین بیڈوسلی کی کوئلہ کی کان کے آفت زدون کی جانین اپنی جانین جوکہون مین ڈالکر
بچائی تہین ۔ آخر سال گذشتہ مین براڈفورڈ مین ایک چمنی کے گردنہ کے گرنیسے ترپّن جانین تلف
ہوئی تہین ۔ اِس شہر کے میئر پر ملکہ معظمہ نے مصیبت زدون کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کیا
۱۴ ۔ فروری سنہ ۱۸۸۳ء کو ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے اپنی کونسل کو جمع کیا کہ اس شاہی اسپیچ کی ترمیم
کرین جو آیندہ پارلیمنٹ کے اجلاس مین دیا جائیگا ۔ ۱۹ ۔ فروری کو وہ سرجنٹ میو کی تجہیز و تکفین
مین شریک ہوئین جو اپنا کام کرتے کرتے قصر بکنگہم مین دفعتہً مر گیا تہا ۔ اسی تاریخ کو شہزادہ ویلز
نے ملکہ معظمہ کی بجائے لیوی لی ۔ وہ خود ونڈسر مین جاکر ڈیوک کون ناٹ کے بچے کے اصطباغ مین
گئین ۔ اور اُسکی دہرم مان بنین ۔ ۲ و ۱۳ ۔ مارچ کو قصر بکنگہم مین ملکہ معظمہ نے ڈرائینگ روم مین
جلسے کیئے ۔ ۱۷ ۔ مارچ کو لیڈی فلورنس ڈکسی نے ملکہ معظمہ سے بیان کیا کہ ونڈسر مین دو آدمیون
نے عورتون کا بہیس بدلکر مورگھر کی بنی مین میرے مارڈالنے کا ارادہ کیا ۔ یہ لیڈی اسوقت
آیرلینڈ کے معاملات مین بہت کچہہ بولا کرتی تہی ۔ اور شہر مین اس خبر سے ایک تہلکہ پہلے ہی سے
پڑرہا تہا کہ فنشن ڈائی سنے میک سے سرکاری مکانات کو اڑادیگی ۔ اسلیئے لیڈی موصوف نے
یہ جانا کہ آیرلینڈ کی کسی سیکرٹ سوسائٹی کی طرف سے میرے قتل کا منصوبہ کیا گیا ہے ۔ مگر
یہ سمجہنا لیڈی موصوفہ کی غلط فہمی تہی ۔ اس واقعہ پر کسیکو خیال بہی نہین ہوتا اگر اس سے ملکہ معظمہ
کے اطمینان قلبی مین خلل نہ آتا ۔ لیڈی فلورنس نے ملکہ معظمہ کو ڈرایا کہ ونڈسر کے دروازہ کے
قریب جان کے لیئے خوف و خطر موجود ہین ۔ ملکہ معظمہ نے بڑے بڑے معزز لارڈ لیڈی فلورنس
کی ہمدردی کے لیئے بہیجے ۔ اور پہر اپنے ملازم خاص جان براون کو بہیجا ۔ کہ وہ جاکر اُس جگہ کو دیکہے
کہ جہان قاتلون کی کمین گاہ کو لیڈی بتاتی ہے ۔ اور اس معاملہ کی کماحقہ تحقیقات کرکے آئے

جان برون تحقیقات کرکے ونڈسر کیسل مین واپس آیا تو اپنے بیمار ہونے کی شکایت ساتھ لایا
اور ۲۷- مارچ کو وہ سرخ بادہ کی بیماری سے مرگیا۔ ملکہ معظمہ کا یہ نوکر بڑا قدیم الخدمت وفادار و دیانتدار
تھا۔ وہ اپنے سفرنامہ مین اس نوکر کی نسبت لکھتی ہین کہ ۱۸۵۸ء مین جان برون میرا باقاعدہ
ملازم تھا۔ اور ہائی لینڈس مین جہان مین اپنے گھر سے باہر جاتی وہ میرے ہمراہ جاتا ۱۸۵۹ء مین
مین نے اور البرٹ نے اس کام کے لیئے پسند کیا کہ وہ ہماری گاڑی کے ساتھ جایا کرے ۱۸۶۴ء
مین وہ ہماری مستقل ملازمت مین داخل ہوا اور اس سال مین وہ میرے ٹانگنون کو لیجایا کرتا تھا۔ پھر وہ
نیک روشی اور دانشمندی کے سبب سے قدم بقدم آگے بڑھتا گیا۔ وہ بڑا محتاط خبردار اور دیانتدار
تھا۔ ان صفتون مین کوئی اس سے آگے نہین بڑھ سکتا تھا۔ ان لیاقتون کی ایسی حالت مین بڑی
قدر وقیمت تھی کہ پچھلے سالون مین میری صحت مین ضعف وخلل آگیا تھا۔ مجھے ہر وقت اسکی ضرورت
ہوتی تھی وہ اسوقت سے مستحق تھا کہ ملازمون کے اعلیٰ طبقہ مین ترقی کیجائے۔ وہ ۱۸۶۵ء مین
میرا ایسا ملازم ہو گیا جو میرے ساتھ رہے۔ اسمین وہ آزادی اور خلقی صفات تھین جو ہائی لینڈ
کے ساتھ مخصوص ہین۔ وہ سیدھا سادہ راست معاملہ مہر دل بے غرض تھا۔ وہ ہمیشہ احسان
کرنیکے لیئے آمادہ رہتا تھا۔ اس مین ایسی ہوشیاری اور بیدار مغزی تھی کہ شاذ و نادر ہی کسی مین
ہوتی ہے۔ وہ امین متدین معتمد معتبر دانا راستباز تھا۔ اسکی وفاداری پرستاری جان نثاری
نے مجھے اپنا دوست بنا لیا تھا۔ اُسکے مرنے سے مجھے بڑا صدمہ پہنچایا۔ مجھے اُسکا بدل نہین ملسکتا

یہ ملازم برسون تک ملکہ معظمہ کی جان کا محافظ تھا جب ملکہ معظمہ پر کونر نے حملہ کیا ہے
تو وہ اپنی جان پر کھیل گیا اور اُسنے بڑی بہادری دکھائی۔ جب سے وہ مرگیا تو ملکہ معظمہ نے پھر اس آزادی
سے اپنا پھرنا موقوف کردیا جیسے کہ وہ اسکی زندگی مین پہلے پھرا کرتی تھین۔ اسکی تجہیز و تکفین مین
بھی شریک ہوئین اور اُسکی قبر پر بھی اپنا الم ظاہر کیا جو اُنکے محاسن اخلاق کو بتلاتا ہے کہ وہ جبلی تھا

۱۸- اپریل سے ۷ مئی تک اولیائے دولت کا قیام اوسبورن مین رہا۔ ملکہ معظمہ کی صحت
کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ اُنکے معالجین کو بھی کچھ فکر کرنا پڑتا تھا۔ وہ ونڈسر کیسل مین زینے سے
گر پڑی تھین۔ اس سبب سے اُنکے گھٹنے مین چوٹ آئی تھی اور اُنکے دوست مسٹر سکوٹ اور اُنکے عزیز
ملازم جان برون کا انتقال ہوگیا تھا۔ ان سب باتون کے جمع ہونے نے اُنکے اعصاب دماغی کو

ضعیف کر دیا تھا۔ اور اسکا علاج یہ تھا کہ وہ کام سے کریسے اپنے دماغ کو آرام دین۔ ملکہ معظمہ
نے اخبارون مین ایسے مضامین پڑھے کہ جنسے معلوم ہوا کہ انگریزی بھیڑون کی تعداد گھٹتی جاتی
ہے۔ انہون نے اِس بات پر اول غور نہین کی اور حکم دیدیا کہ میری میز پر بھیڑ کا گوشت نہ رکھا جانے
اور اشتہار دیدیا کہ میرے گھر مین کوئی بھیڑ نہ ذبح کیجائے۔ اِس سے اپریل کے تیسرے ہفتہ مین
بھیڑون کے پالنے والون اور بیچنے والون مین ایک تہلکہ پڑگیا۔ اور بھیڑون کی قیمت گھٹنے لگی جب
ملکہ معظمہ کو یہ خرابیان معلوم ہوئین تو اُنھون نے اپنا اشتہار منسوخ کر دیا۔

اگرچہ ملکہ معظمہ کے گھٹنے کی چوٹ ایسی اچھی نہین ہوئی تھی کہ وہ بخوبی پیدل چل پھر سکتین
مگر اُنکو ایام تعطیل مین اوسبورن مین رہنے سے اسقدر فائدہ ہوا کہ وہ شہزادی بیاٹرس کے
سہارے سے ونڈسر مین واپس آئین۔

۲۶۔ مئی کو اُنکی صحت ضعیف تھی مگر وہ بالمورل مین آئین اور ریل پر جانے مین یہ احتیاط کی کہ اپنے
جانیکے وقتون کو نہین بتلایا اور حکم دیدیا کہ جس اسٹیشن پر وہ ٹھیرین وہان آدمیون کو آنے کی اجازت نہ دی
جائے اور ریل کے ڈایرکٹر بھی وہان نہ حاضر ہون۔ ۲۳۔ جون کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی۔
۱۰۔ جولائی کو گلاسگو کے قریب ایک نئی خالی جہاز ڈوب گیا۔ جسکے سبب سے ڈیرھ سو آدمی بحر فنا مین غرق ہوئے
ملکہ معظمہ نے مصیبت زدون کے پاس ہمدردی اور غمگساری کا پیغام بھیجا اور اُنکی استعانت کے لیے جو چندہ کھولا
گیا تھا اُسکے لیے دو سو پونڈ بھیجے۔ ۲۴۔ جولائی کو اولیائے دولت اوسبورن مین آئے اور یہان سفیر فرانس سے
ملاقات ہوئی۔ ۲۴۔ اگست کو ملکہ معظمہ اوسبورن سے بالمورل کو روانہ ہوئین اور ۴ ستمبر کو اپنے بڑے پوتے شہزادہ
وکٹر کو آرڈر آف دی گارٹر عنایت کیا۔ یہ امر دستور کے خلاف تھا اسلیے کہ شہزادہ اِس عمر کو نہین پہنچا تھا جس مین یہ
آرڈر ملا کرتا ہے۔ اسکے دینے کی رسم گرجا مین نہین ادا ہوئی۔ وہ پرائیویٹ طور پر دیا گیا۔ اِس سے معلوم ہوتا
ہے کہ ملکہ معظمہ کو پوتے سے کمال محبت تھی جو قبل از وقت اُنہون نے اُسکو یہ آرڈر دیا۔ ملکہ معظمہ نے یہان
کے آس پاس کے مقامات کی سیر کی۔ اکتوبر مین ڈیوک اور ڈچس کون ناٹ ملکہ معظمہ سے اِس لیے ملنے آئے
کہ وہ ہندوستان کو جائین اور فرانس کی معزول شہنشاہ بانو بھی اُنسے ملنے آئین۔

۲۱۔ نومبر کو ملکہ معظمہ ونڈسر مین آئین۔ ملکہ معظمہ کو یہان آکر اول ہفتے مین پانچ چھ
گھنٹے روز کام کرنا پڑتا تھا۔ ہر روز وہ پارک مین سوار ہو کر جاتین۔ اور ہر شام کو ڈنر پارٹی دیتین

جس مین پندرہ مہمانون سے زیادہ مہمان بلائے جاتے ۔ ۱۲-دسمبر کو ملکہ معظمہ کی خدمت مین سیام کے ایلچی آئے ۔ ۱۸-دسمبر کو کوسٹ سے اوسبورن کو مراجعت کی ۔ اور وہان بڑا دن خوب بہیڑ بہاڑ کے ساتھ ہوا ✦

سنہ ۱۸۸۴ عیسوی

ملکہ معظمہ کی تصنیف کی دوسری کتاب

ملکہ معظمہ نے اپنی ایک نو تصنیف کتاب فروری سنہ ۱۸۸۴ء کے دوسرے ہفتے مین شائع کی ۔ اُن کا دستور تہا جب وہ ہائی لینڈس مین تشریف لیجاتین تو وہان قدرتی سیرگاہون مین صنائع قدرت الٰہی کو اپنی چشم بصیرت سے دیکہتین ۔ اور انکی کیفیات وحالات کو بڑی سہلات سے قلمبند کرتین ۔ اُنہون نے اس نئی کتاب مین سنہ ۱۸۶۲ء سے سنہ ۱۸۸۲ء تک کے حالات اپنی سیر و سیاحت کے جو ہائی لینڈس مین کی تہی بیان کیئے ۔ اور اس کتاب کو اپنے عزیز ہائی لینڈ کے باشندون اور اپنے وفادار خیر خواہ دوست ملازم جان برون کے نامون پر لکہا ۔ اور اس مین تمام اپنی بیوگی کی سرگزشتین جو سکوٹ لینڈ مین گزرین بیان کین ۔ اُنہون نے اس بات کو بڑے فخر و مباہات کے ساتھ بیان کیا کہ خاندان سٹوورٹ کی صرف شجاعت ہی میرے ورثہ مین نہین ملی تہی بلکہ بڑے بڑے بہادرون کے دلون کو اپنی خیر خواہی کا گرویدہ بنالینا بہی ملا تہا ۔ اس کتاب مین اُنہون نے اکثر مضامین دردانگیز و رنج آمیز لکہے ہین ۔ مگر جا بجا اُن مین رعایا کے ساتھ انکی مادرانہ محبت ٹپکی پڑتی ہے ۔ اخبارون نے اپنے ریویون مین کتاب کو بڑا دلچسپ بنایا ۔ خواص و عوام نے خاصکر عورتون نے اسکو بڑے ذوق و شوق سے پڑہا ✦

ڈیوک البنی کا انتقال پُرملال اور اُنکا حال

سنہ ۱۸۸۴ء مین جنوری اور فروری مین اولیائے دولت اوسبورن مین رہے اگرچہ حضرت علیا کی صحت بظاہر پہلے کی نسبت بہتر معلوم دیتی تھی مگر گھٹنے مین جو چوٹ آئی تہی اُسکی تکلیف ابہی تک چلی جاتی تہی ۔ وہ دیر تک کہڑی نہین رہ سکتی تہین ۔ ۱۹-فروری کو اولیائے دولت نے ونڈسر کو مراجعت کی ۔ یہ مشہور ہوا کہ وہ ایسٹر مین ملک جرمنی مین ہونگی حقیقت مین وہ چاہتی تہین کہ اپنی نواسی ہیسی کی شہزادی وکٹوریا کی شادی مین شریک ہون اُسکی شادی ہیلن برگ کے شہزادہ سے ٹہیری تہی ✦

۲۶- مارچ کو لفٹنٹ سونڈنے لُوکر کی لڑائی مین جو مہدی سے علم چھینے تھے اُن مین سے ایک علم حضرت علیا کی حضوری مین پیش کیا - جب جرمنی کا رخت سفر تیار ہو گیا تو ایک ایسا حادثۂ ہوش ربا واقعہ ہوا کہ ملکہ معظمہ کا عشرت کدہ ماتم کدہ بن گیا - اور بالکل غم و الم مین ڈوب گیا - کہ دفعۃً یہ خبر آئی کہ ڈیوک آلبنی کا انتقال ہوا ٭

مارچ ۱۸۸۴ء مین طبیبون کی صلاح سے ڈیوک البنی انگلینڈ کے موسم گرما کی جانگزا ہوا سے بچنے کے لیئے باہر گئے - کان سن مین اُنھون نے اپنی بود و باش اختیار کی - یہان آنے سے اُنکی صحت بالکل اچھی ہو گئی - زندہ دل ایسے ہو گئے کہ عیش و طرب کے جلسون مین شریک ہونے لگے - ۲۷- مارچ کو دوپہر کو وہ نیول کلب کے زینے پر چڑھتے تھے کہ اُن کا پاؤن پھسلا اور وہ زمین پر دھڑام سے گرے - لوگ اُنکو اٹھا کر سیلون مین لے گئے تو معلوم ہوا کہ اُن کے گھٹنے مین ضرب شدید آئی ہے - ڈاکٹر اُنکے ہمراہ تھا اُسنے اُنکے گھٹنے کو دھویا - صاف کیا تو اُنھون نے کہا کہ اب مین اچھا ہون مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اِس چوٹ کے سبب سے بہت دنون تک مجھے کان سن مین رہنا پڑیگا - جسکا مطلب یہ تھا کہ ابھی مجھے یہان سے لیجائین ڈچس البنی کو ایک بہت بڑا خط محبت آمیز لکھا اور چند تار بھیجے - اور پھر وہ اپنے بچھونے پر گئے ڈاکٹر نے یہ دیکھکر کہ شہزادہ بہت بے چین ہے وہ اُنکے پاس سویا ڈیوک یہ معلوم ہوتا تھا کہ آرام سے سوتا ہے - مگر ڈھائی بجے رات کو اُنھون نے اِس طرح سانس لینا شروع کیا جیسے کہ صرع کے مریض لیتے ہین تو ڈاکٹر اُنکو دیکھنے گیا - اُنکا دم غش کی حالت مین نکل چکا تھا - دوپہر کو ونڈسر مین اُنکے انتقال کی خبر آئی - سر ہنری پون سون بانی نے یہ خبر ملکہ معظمہ کو سنائی - اِس خبر کے سنتے ہی وہ ایسی بے ہوش ہو گئین کہ لوگون کو خطرہ ہوا کہ دیکھیے وہ بھی بچتی ہین یا نہین جب اُنکو کچھہ ہوش آیا تو اُنھون نے شہزادی بیاٹرس کو کلیر مونٹ بھیجا کہ وہ جاکر بھاوج کو تسلی و تشفی دے - وہان ڈچس کا حال بھی اِس خبر کے سننے سے غیر تھا - دوپہر کو شہنشاہ بیگم یوجینی نہایت گہرا ماتمی لباس پہنے ہوئے ملکہ معظمہ کے پاس پرسے کو آئین اور شام کے سات بجے تک ٹھیری رہین اُنھون نے لوگون سے ذکر کیا کہ جب مین نے اپنے بیٹے کے غم و ماتم کا بیان کر کے ملکہ معظمہ کی ہمدردی کی تو اُن کو نوعے تسکین ہوئی - اِس موت کا صدمہ جیسا کہ

شہزادہ ویلز پر ہوا ایسا کسی دوسرے پر نہیں ہوا۔ وہ گھڑ دوڑ مین دوستون کے ساتھ ہنسی خوشی باتین کر رہے تھے کہ یہ خبر جانگزا اُنکے پاس پہنچی اُنھون نے اپنی لڑکھڑاتی زبان سے کہا کہ البنی مر گیا۔ وہ فوراً اپنے مکان پر آئے۔ لوگون کو اس موت کا یقین نہین آیا۔ وہ لیورپول دوڑے گئے کہ اس خبر کی تکذیب ہو جائے تو ایک واقعہ یادگار روزگار ہو جائے۔ لنڈن مین اس مرنے کا ذکر گھر گھر تھا۔ جب اپنے کامون پر سے دوپہر کو ریل کی گاڑیون مین جہازون مین آدمی سوتے مین واپس آتے تو یہی ذکر افسوس کے ساتھ کرتے۔ مزدورون نے اپنے کوچون و بزرگون مین جلسون اور مباحثون کو ملتوی کر دیا تاکہ ملکہ معظمہ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہو۔ ڈچس البنی کے پاس دوسرے دن ملکہ معظمہ اور شہزادی بیاٹرس گئین۔ جب یہ تینون آپس مین ملین تو ایک عجب عالم ماتم کا تھا۔ کہ بیان نہین ہو سکتا۔ ڈیوک البنی کی تجہیز و تکفین کی تجویزین ملکہ معظمہ نے کین مگر اُن کا جنازہ شہزادہ ویلز کی ہدایتون کے موافق انگلینڈ مین آیا۔ وہ خود فرانس مین انگلینڈ مین بھائی کا جنازہ لانیکے لیے گئے۔ اور ۵۔ اپریل کو شہزادہ شاہانہ شان سے سینٹ جارج چیپل مین دفن ہوا۔

ڈیوک البنی نے ایک دفعہ کہا کہ مین نہین سمجھتا کہ لوگ مجھسے اتنے زیادہ مانوس کیون ہین ؟ - اسکی وجہ کی تلاش کرنیکے لیئے بہت دور نہین جانا پڑتا۔ وہ نوجوان ایسے شکیل و جمیل تھے کہ اُنکی صورت لوگون کے دلون کو لبھا لیتی تھی اور وہ اُنکے باپ کے وضع و انداز کی حسرت آمیز یاد دلاتی تھی۔ صورت کا یہ حال تھا۔ پھر سیرت مین اُنکی نیکیان کوٹ کوٹ کر بھری تھین کہ وہ سوسائٹی کے دلون کو اپنے اوپر فریفتہ کیئے دیتی تھین۔ سوسائٹی اُنپر جیسی شیدا تھی ایسی کبھی اُنکے باپ پر فدا نہین ہوئی۔ اگرچہ بچپن مین انکی صحت اچھی نہ تھی۔ مگر صورت نورانی تھی ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے وہ مصداق تھے اس عمر مین پروفیسر ٹنڈیل نے ان کی حسن لیاقت کی تعریف کی اور ڈین سٹین لی نے جو اُنکے ابتدائی استادون مین سے ایک تھے اپنا اثر اُنپر ایسا ڈالا تھا کہ اُسکا یہ ارادہ ہو گیا تھا کہ وہ انگلش چرچ مین آرڈر حاصل کرین یعنی پادری ہونے کی سند حاصل کرین۔ اوکسفورڈ یونیورسٹی مین علم اور حاصل کرنیکے لیئے پڑھنے کا ارادہ کیا تو ڈاکٹرون نے انکو اس سے باز رکھا کہ صحت اُنکے آرڈر حاصل کرنے کی مشقت شاقہ اٹھانیکی

متحمل نہ ہوگی۔ بعد ازان وہ لارڈس ہوس کے ممبر مقرر رہے۔ وہ پولیٹیکل سائینس سے ایسی دلچسپی رکھنے لگے کہ ملکہ معظمہ کو یہ تکلیف اُٹھانی پڑی کہ انکو منع کیا کہ وہ پارلیمنٹ کے ممبرون کے ساتھ مباحثون مین مستغرق ہوکر جنگ کی مسرت مین مست ہونیسے محبت نہ کرین جب شہزادہ اُن پولیٹیکل مباحثون سے باز رکھا گیا تو اُسنے درخواست کی کہ کسی اور صیغے اور سر رشتے مین میری لیاقت سے فائدہ اٹھایا جاسے۔ اِن ہی دنون مین وکٹوریا کی گورنمنٹ سے لارڈ نورمنڈی نے استعفا دیدیا تھا تو شہزادہ نے مسٹر گلیڈسٹن سے درخواست کی کہ وہ اُنکو اس عہدہ پر مقرر کردین تو مسٹر گلیڈسٹن نے انکی اس درخواست کو نامنظور کردیا تو اس زمانہ کے ٹوری اخبارون اور مقررون نے مسٹر گلیڈسٹن پر یاوہ گویون کی بھرمار کردی۔ اِس باب مین کامنس ہوس نے کہا کہ آپ آپسے مباحثہ کرلیجئے۔ ملکہ معظمہ نے مسٹر گلیڈسٹن کے ہونٹ سی دیئے تھے انہون نے اپنی مبہم تقریرون مین اِس بات کو ٹالدیا۔ شہزادہ کی اِس درخواست کو مسٹر گلیڈسٹن نے نامنظور نہین کیا تھا بلکہ لنڈن مین وکٹوریا کے ایجنٹ جنرل مسٹر سمتھ کی طرف اِس معاملہ مین رجوع کی گئی تھی اور انکی رائے پوچھی گئی تھی تو مسٹر سمتھ نے اپنی رائے لکھی کہ شہزادہ کے تقرر سے آسٹریلیا مین بڑا اطمینان حاصل ہوگا۔ جب ملکہ معظمہ کے روبرو یہ معاملہ پیش ہوا تو اُنہون نے اسکو بالکل مسترد کردیا۔ اور اسکی دلیل صاف صاف یہ بیان کی اگر شہزادہ کو یہ عہدہ دیا جائیگا تو اُسکے فرائض ادا کرنے کا بار اسپر ایسا پڑے گا کہ وہ اسکی صحت کے حق مین زہر ہوگا: ظاہر الامر اسکی یہ تھین کہ وہ دل کی کوئی ہمیشہ آزادی کی خواہان رہتی تھی۔ اسلیئے مصلحت ملکی کا مقتضا یہ تھا کہ کوئی شہزادہ خاندان شاہی مین سے وہان کا وائیسرائے حاکم مقرر ہو۔

شہزادہ لیوپولڈ بڑا خوش تقریر اور مہذب مقرر تھا اور اپنے خاندان مین یہ ایک ہی شہزادہ تھا کہ جسکے لہجہ مین انگریزی زبان کے بولنے مین جرمنی کے لہجہ کا کوئی نشان نہین پایا جاتا تھا۔ ہمیشہ وہ تقریر کے میدان مین گوئی سبقت لیجاتا تھا۔ ایڈریسون کے دینے مین اسکی نوجوانی کی ذہانت جودت روشن ضمیری ٹپکی پڑتی تھی۔ اسکی روزمرہ کی بول چال سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ عالم ہے۔ ڈیوک البنی کے حالات مسٹر فریڈرک یہ بیان کرتے ہین کہ کان نمین ۳۰۔ مارچ کو میرا ایک دوست مجھے لکھتا ہے کہ ڈیوک البنی سے اسکے مرنیسے دو روز پہلے میری

آخری ملاقات ہوئی ہی تو وہ مجھسے موت کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ مین چاہتا ہون کہ مرنیکے
بعد میری تجہیز وتکفین ملٹری (سپاہیانہ) ہو مین نے اُنکو مشکل اس غمناک تقریر کرنیسے روکا اور
آخر کو مین نے اُن سے پوچھا کہ آپ کیون یہ اندوہناک تقریر کرتے ہین تو وہ مجھے جواب دینے کو تھے
کہ اُنکو کسی شخص نے بلایا تو انہون نے کہا کہ مین آپکو آپ کی بات کا جواب پھر دونگا۔ مگر میری ملاقات
تو پھر اُنسے ہوئی نہین۔ لیکن انہونے میرے سوال کا جواب ایک لیڈی سے یہ کہا کہ اپ ورا لون سے
شہزادی ایلس میرے خوابون مین آتی ہین اور کہتی ہین کہ مین یہان بہت خوش ہون کہ تم میرے
پاس آنکر ملجاؤ۔ اس سببسے مین موت کے بابمین سوچ بچار کرتا ہون۔

ڈیوک البنی کی موت نے لنڈن کے سارے موسمی جلسون کو ٹھنڈا کر دیا جب یہ مشہور ہوا کہ مئی
مین حکمی ماتم کا زمانہ ختم ہوجائیگا مگر اولیائے دولت سارے موسم بہار مین ماتم ہی مین رہینگی تو سوداگرون
نے بڑی واویلا مچائی۔ لنڈن کے سوا سب جگہ ہمسایہ مین امیر غریب انکی عزاداری کرتے تھے اور انکو
اسطرح یاد کرتے تھے کہ ہائے ہماری شطرنج بازی کے کلبون مین آنے والا اور ہماری مجلسون کا رونق
دینے والا اور اُن مین گانے والا نہ رہا جسکی بی بی ہو کے مفلسون کے بچون کی رہنے کے لئیے تجاویز کرتی
تھی۔ ڈیوک البنی کی موت کے بعد ملکہ معظمہ نے یہ فیصلہ کیا کہ بیوہ ڈچس کلیرمونٹ مین رہا کرین شہزادہ
لیوپولڈ کہا کرتا تہا کہ کلیرمونٹ مین بیس ہزار پونڈ سالانہ خرچ کرنے پر بھی مین مفلسون کیطرح
رہتا ہون۔

پارلیمنٹ کے دونون ہوسون نے تعزیت نامے ملکہ معظمہ اور ڈچس کو پیش کیئے رعایا
کے شکریہ مین ملکہ معظمہ نے اپنا خط یہ شائع کیا۔

ونڈسر کیسل۔ ۱۴۔ اپریل سنہ ۱۸۸۴ء

بارہا بہت سے موقعون پر میری کل قلمرو کی رعایا نے میرے ساتھ اپنی خیرخواہی کے سبب سے
جو ہمدردی ظاہر کی ہے اسکا مین نے بیان کیا ہے کہ میرے دلمین اسکا بہت کچھ خیال ہی
اسلیئے مین چاہتی ہون کہ حال کے غم جانفرسا مین جو میرا سوہان روح ہی بڑی سرگرمی سے
احسانمندی کے ساتھ یہ ظاہر کرون کہ انہون نے میرے ساتھ۔ میری بہو کے ساتھ میرے بچون
کے ساتھ صرف اپنی ہمدردی ہی نہین کی ہے بلکہ میرے بیٹے کی نیکیون اور خوبیون کی دلسے

بڑی قدرشناسی کی ہے۔ میری خوشی یا غم مین میری خیرخواہ رعایا جو میرے ساتھ الفت و محبت کرتی ہے وہ میرے دلکو بڑا سکھہ چین دیتی ہے۔ اگرچہ مین اپنے بہت سے غمون اور رنجون مین مبتلا ہون جو میری روح تحلیل کیئے دیتے ہین۔ مگر مین اپنے خداتعالی کی مدد سے جو میرا ہمیشہ مددگار رہا ہے اپنی ہمت نہین ہارنے کی کہ مین اپنے بچون کی بھلائی اور اپنے ملک کی بہبودی کے لیئے محنت کرنے کا قصد نہ کرون۔ مین جب تک زندہ ہون اُسکے لئے محنت کرونگی۔ میری عزیز بہو ڈچس اپنی ایسی مصیبت عظمیٰ مین راضی برضائے الٰہی ہوکر ایسی صابر و شاکر ہورہی ہے کہ تحسین و آفرین کے قابل ہے۔ اس رنج و الم مین جو اسکا احترام کیا گیا ہے اور اُسکے ساتھ ہمدردی کا عام اظہار ہوا ہے اسکی وہ بڑی ممنون اور شاکر ہے۔ اب مین آخر مین ان غیر ملکون کے ممنون ہونے کا اظہار کرتی ہون۔ جنہون نے میرے ساتھ ہمدردی کی ہے اور سب سے زیادہ اپنے ہمسایہ کے ملک کی احسانمند ہون جس مین میرے لاڈلے بیٹے نے نفس و الپسین لیا۔ اور جسنے میرا بڑا احترام کیا۔ اور اس غمناک واقعہ مین میری دلداری و غمگساری کی۔ وکٹوریا آر آئی

پرنس کی قبر پر انکی پیکر کرنیل کے لباس مین بناکر رکھی گئی ٭

جرمنی کو روانگی ۱۸۸۴ع

ڈیوک البنی کے دفن ہونیکے بعد ڈاکٹر سر ولیم جینر نے ملکہ معظمہ کو صلاح دی کہ وہ جرمنی مین تشریف لیجائین۔ سر ولیم کو یقین تہا کہ جب ملکہ معظمہ کے گرد کی چیزین بدل جائین گی تو انکی صحت کے حق مین مفید ہونگی۔ اور بیٹے کے مرنے کی جانگزائی مین کمی آجائیگی اس لیئے ملکہ معظمہ نے اُنکے کہنے پر عمل کیا۔ ۱۵۔ اپریل کو ونڈسر سے چلین اور راہ اوسبورن مین آئین۔ اور ۱۷ کی صبح کو ڈارم سٹاٹ مین پہنچ گئین۔ اس سفر مین اُنہون نے موسم کی سختی سے بڑی تکلیف اُٹھائی۔ ۳۰۔ اپریل کو اُنکی نواسی شہزادی وکٹوریا کی شادی ویٹلن برگ کے شہزادہ سے ہوئی گرجا مین امیرون کا اجتماع تہا۔ ان مین ملکہ معظمہ اپنے ماتمی لباس مین سب سے زیادہ خوشنما معلوم ہوتی تہین۔ وہ نکاح مین شریک ہوئین مگر دعوت کے جلسہ مین نہین گئین اب موسم ایسا اچھا ہوگیا تہا کہ ملکہ معظمہ باغون مین سیر کرتی تہین۔ وہ اکثر اس مکان مین رہتی تہین جسکو اُنہون نے پچیس ہزار پونڈ اپنے پاس سے خرچ کرکے بیٹی اور داماد کے لیئے بنوایا تہا۔ ۷۔ مئی کو وہ ونڈسر مین واپس آگئین اور کلیئرمونٹ مین ڈچس البنی کی تسلی و تشفی کے لیئے گئین اور ۲۔ کو ونڈسر

سے بالمورل کو روانہ ہوئین۔ اُنکی صحت مین بڑی ترقی ہوگئی تھی۔ اور وہ اپنی گاڑی سے اُتر کر خود بغیر اعانت غیر۔ اپنے استقبال کے کرسے تک چل سکتی تہین۔ اب اُنکا پاؤن زمین پر خوب جمنے لگا تہا۔ ۲۴ مئی کو اُنکی پینسٹھوین سالگرہ کی رسم ادا ہوئی۔ مگر ڈیوک کی ماتم داری کے سبب سے ڈنر نہین دیا گیا۔ بالمورل مین اس رسم کے ادا کرنے کو منع کر دیا۔ جان براؤن کے بیٹے تیہو کے کہانے کی رسم مین ملکہ معظمہ شریک ہوئین۔ ۱۵ جون کو وہ گرسے تھک چرچ مین نماز پڑہنے گئین وہ پہلی اکتوبر ۱۸۸۳ء مین گئی تہین یا اب گئین۔ اس سبب سے خدا پرست عیسائیون کو شبہہ ہوگیا تہا کہ اُنہون نے پبلک مین خدا کی عبادت کرنی چھوڑ دی ہے ۔

بالمورل مین کریک گودان کے مشرق کی طرف ایک جنگلی سڑک ہے جسپر ملکہ معظمہ گلگشت کیا کرتی تہین۔ اس سڑک کے قریب شہزادہ لیوپولڈ کی ایک یادگار ہے جس کی کرسی پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ اسکی چارون طرف صنوبر کے درخت ہین۔ پتھر پر شہزادے کی وفات کی تاریخ اور یہ نفیس اشعار لکھے ہوئے ہین جو دور ہوتا ہے وہ ہمیشہ پاس ہوتا ہے۔ جب سے وہ چلا گیا ہم ایسا پاس رہتا ہے کہ کبھی پہلے ایسا پاس نہین رہتا تھا۔

۲۵ جون کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی ۱۸۸۴ء مین لندن کا موسم اداس تہا۔ لارڈ سڈنی نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ حضور نے جو ڈرائینگ روم اور شاہانہ جلسون کی شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ اس سبب سے شہر کے مغربی حصہ مین بڑی اداسی چھائی رہتی ہے مگر حضرت علیا نے اس عرض پر توجہ نہ فرمائی۔ وہ ان ایام آلام التیام مین جلسون مین شریک ہونا نہین چاہتی تہین اور جو کوئی اُنسے ایسی شرکت کی درخواست کرتا اسکو اپنی گستاخی سمجہتی تہین کہ اُنکے ماتم کا ادب نہین کرتا۔ ایسے عیش طرب کے جلسون مین شہزادہ ویلز کو اپنا قائم مقام بناکے بہیجا کرتین ۔

اہل لندن نے جنوبی کن سنگٹن مین صحت کی نمایش کی جسکے خوشنما باغون مین حسینون کے جہگمٹے جمع ہوتے جنہون نے اپنے بننے سنورنے اور جوبن دکھانے مین کوئی کسر باقی نہین رکھی انگریزی اور جرمنی بینڈ بج رہے تھے چینی لالٹینون اور برقی لیمپون سے سارا باغ جگمگا رہا تہا صحت کے سائنس سے جتنی چیزین کہ متعلق تہین وہ سب اس نمایش مین موجود تہین یہ کوئی

شہزادہ لیوپولڈ کی یادگار

صحت کی نمایش اور حالات متفرقہ

جلسہ عیش و طرب کا نہ تہا بلکہ یہ ایک خاص نمایش شہزادہ ویلز کی مرتب کی ہوئی تھی جسمین سائنٹفک تہذیب اور معاشرت کی ترقی احترام و اعزاز کی نظر سے دیکھی جاتی تھی۔ سارا شہر شہزادہ کا ممنون منت تہا۔ شہزادہ کے کہنے سے ملکہ معظمہ نے دو لیویان لین۔ ۲۰۔ جولائی کو ملکہ معظمہ کلیر سونٹ مین آئین۔ ڈچیس البنی کے بیٹا پیدا ہوا تہا۔ یہان سے ۳۰ کو وہ اوسبورن مین تشریف لے گئین۔ جہان جرمن کا ولیعہد اور ولیعہدہ دونون اُنسے ملنے گئے تھے۔ اِس سال کا بڑا دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ۲۵۔ جولائی کو قصر سینٹ جمیس مین ڈچیس کیمبرج نے اپنی اسیّاسوین سالگرہ کا جلسہ کیا سارا سال سوائے چند خوشی کے جلسون کے سوگ مین کٹا ✦

اگست کے مہینے مین پارلیمنٹ کے ممبرون کی آپس کی مخالفت کے سبب سے ملکہ معظمہ کو بڑی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ ۲۰۔ اگست کو ابی سینیا کے سفیر انگلینڈ مین آئے۔ ملکہ معظمہ نے انکو اوسبورن مین بلا کر ملاقات کی۔ اُنہون نے ایک ہاتھی کا ہاتھا اور ایک بڑا جگادری بندر انکی نذر مین منجملہ اور تحائف کے دیئے۔ اوسبورن سے جانیسے پہلے ملکہ معظمہ نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنے پوتے جارج کو آرڈر آف گارٹر عنایت کرینگی۔ اسپر لوگون کو تعجب تہا کہ اس سے پہلے خاندان شاہی مین سے کسی نابالغ کو یہ اعزاز نہین حاصل ہوا۔ یہ فقط ملکہ معظمہ کی فرط محبت کا اقتضا ہے کہ وہ پوتون کو کم عمری مین اس اعزاز سے سرافراز کرتی ہین جب وہ تخت نشین ہوئی تہین تو اس آرڈر کے چار نائٹ تھے یا اب اٹھائیس ہین جسکے سبب سے اس خطاب کی قدر و منزلت کم ہوگئی ہے ✦

یکم ستمبر کو ملکہ معظمہ اپنی بیچ کی اور چھوٹی بیٹیون کو ہمراہ لیکر بالمورل مین تشریف لے گئین ۱۸۔ ستمبر کو انہون نے کونسل کی مجلس منعقد کی جس مین مسٹر گلیڈسٹن و لارڈ فائف و سرپونسن بائی آئے اور مسٹر گلیڈسٹن نے ملکہ معظمہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ لارڈ رپن وائسرائے ہند نے استعفا دیدیا تہا اور لارڈ ڈفرن انکی جگہ مقرر ہوئے تھے۔ وہ بھی اکتوبر مین ملکہ معظمہ سے ملنے آئے۔ پھر یہ سارے مہمان شاہی ایک ایک رخصت ہوئے اور ملکہ معظمہ ونڈسر مین چلی آئین۔ پارلیمنٹ کے دونون ہوسس مین ریفورم بل کی نسبت بڑا اختلاف تہا۔ اس سبب سے ملکہ معظمہ کو بڑا فکر و تردد تہا۔ وہ ۲۰۔ دسمبر کو اوسبورن مین تشریف لائین ✦

سنہ ۱۸۸۵ عیسوی

جنرل گوردن

۱۸۸۵ء کے شروع مین خبر آئی کہ خرطوم کو دشمنون نے لیلیا اور اسکا محافظ جنرل گوردن کام آیا اگرچہ اُن کے مرنے کا رنج ساری قوم کو تھا۔ مگر ملکہ معظمہ کو سب سے زیادہ اندوہ و ملال تھا۔ اُنھون نے اپنے ہاتھ سے اِس بہادر جرنیل کی بہن کو تعزیت مین یہ خط بھیجا *

۱۷۔ فروری ۱۸۸۵ء اوسبورن   میری عزیز مس گوردن

مین کس طرح سے تم کو لکھون اور کیونکر اپنے دلی رنج کا اظہار کرون کہ تمہارے عزیز شریف نجیب بہادر بھائی نے اپنے ملک کی اپنی ملکہ کی خدمت کیسی بہادرانہ اور سچی کی اور آخر مین اپنی جان کو مردانگی اور بہادری کے ساتھ قربان کیا۔ اور دنیا کو محاسن اخلاق اور دین کا سبق سکھایا اور اپنے تئین خلاص نہین کیا اُس سے جلدی کے وعدے کیئے گئے وہ ایفا نہین ہوئے جنھون نے کمک کے جانیکے لیئے مجھسے پوچھا مین نے ہمیشہ اُنپر زور ڈالا کہ وہ جائین مگر وہ وہان نہ پہنچ سکے۔ جب مین اِن سب باتون کو خیال کرتی ہون تو مجھے ایسا رنج ہوتا ہے کہ بیان نہین کر سکتی۔ اِن رنجون کے مارے مین بیمار ہو گئی ہون تم اسکی بہن ہو۔ تم اپنے عزیز بھائی سے ایسی محبت رکھتی تھین جسکا وہ مستحق تھا۔ تم نے اسکی موت کے کیسے صدمے اٹھائے ہونگے۔ پس تمہارے لیئے میرے جگر سے خون بہتا ہے۔ میرے برابر میری بیٹی بیاٹرس کو رنج و ملال ہے وہ بھی آپکے ساتھ بڑی ہمدردی کرتی ہے۔ سب طرف سے میرے پاس ہمدردی اور غمخواری کے اظہارات چلے آتے ہین میری بڑی بیٹی ولیعہدہ جرمنی اور میرے ماموں زاد بھائی شاہ بلجیم نے بڑی سرگرمی سے اظہار غم کیا ہے۔ آپ اپنی اور بہنون سے اور اپنے بڑے بھائی سے میری سچی ہمدردی کا بیان کر دیجیے گا۔ آپکے بھائی کا ضمیر آسودہ اور روح ہے۔ آپکے بھائی کی مظلومانہ اور بہادرانہ موت کا انگلستان پر ایک داغ ہے فقط۔ ہمشیرہ عزیزہ مس گوردن تمہاری بہت ہی ہمدرد وکٹوریا

مس گوردن نے ملکہ معظمہ کے پاس وہ بائیبل بھیجی جو جرنیل گاردن کے ملک سے تھی اور اسمین بہت مدتون سے وہ تلاوت کیا کرتے تھے وہ مینا کار بلورین صندوق کے اندر بند ہوا کر ونڈسر مین رکھی گئی۔ اور اُسکے قریب ہی جنرل گوردن کا بسٹ (بت) سنگ مرمر کا رکھا ہوا ہے *

گل و خار دھوپ چھاؤن شادی و غم ہمیشہ توام چلے آتے ہین۔ اسی سال مین جرنیل گوردن کا ماتم

شہزادی بیاٹرس کی شادی

الم ہورہا تہا کہ اُسکے ساتھہ ہی شہزادی بیاٹرس کی شادی کی شادمانی ہونے لگی - یہ شہزادی ملکہ معظمہ کی اولاد سے سبسے چھوٹی تھی - باپ انکو بہت چاہتا تہا جب انکو فرصت ہوتی تھی تو دائی خانہ مین جاتے اور اس اپنی بچی کو گود مین لے آتے - اِسکے ساتھہ کہیلتے اِسکے سامنے گاتے اِسکے سامنے نقلین کرتے ایک دفعہ اسکو گہنٹہ پر بٹھا کے پائی او نو اسکو سنایا جس کا لطف زندگی بہر نہ بھولے جب ۱۸۶۳ء مین شہزادہ ویلز کی شادی ہوئی ہے تو اس شہزادی کی عمر چھہ برس کی تھی - ونڈسر کیسل مین اس شادی کے جلسہ کی تصویر منقش ہوئی شہزادی اِس نقاشی کو بڑے شوق سے دیکھتی نقاش نے اُنسے کہا کہ کیا یہ بات آپکو پسند نہ تھی کہ اپنے بھائی کی شادی مین آپ بھی دلہن نبین تو شہزادی نے کہا کہ مین شادی کرنی پسند نہین کرتی - کبہی شادی نہین کرونگی - مین اپنی مان کے پاس رہونگی - شہزادی نے اپنے کہنے کا پاس ایسا کیا کہ گو شادی ہوگئی مگر وہ اپنی مان کے ساتھہ رہین ملکہ معظمہ کے گہر مین داماد آگیا مگر گہر سے بیٹی نہین گئی ؞

شہزادی بیاٹرس علم موسیقی مین کمال رکہتی تہین - خوب گاتی تہین - نغمے و زمزمے و گیت تصنیف کرتی تہین - وہ آرٹسٹ بڑی تہین - اُنہون نے ایک کتاب مین روغنی تصویرین بنائی تہین - وہ خوب فروخت ہوئین - اسکے نفع کی جو ایک رقم کثیر حاصل ہوئی تو وہ بچون کے ایک اسپتال مین دیدی جس کی وہ پریسیڈنٹ تہین ؞

وہ اپنی ساری ذہانت لیاقت ظرافت و ذکاوت اپنی مان کے خوش رکھنے مین خرچ کرتی تہین ایک مطلق العنان بادشاہ بھی اُنکو یہ ترغیب نہین دیسکتا تہا کہ وہ اپنی غمگسار مان سے اور اپنے عزیز گہر سے جدا ہون اِس سال کا نوروز اِس سبب سے مشہور ہوگیا کہ شہزادی بیاٹرس کی قرابت نسبت دفعتہً شہزادہ ہنری بیٹن برگ سے ہوگئی - جو چھوٹا بھائی شہزادہ لوئیس کا تھا جسکا بیاہ ملکہ معظمہ کی نواسی وکٹوریا شہزادی ہیسی سے ہوا تھا - چودہ برس سے یہ شہزادی ملکہ معظمہ کے ساتھہ ہر دم رہتی تھی وہی مان کی جلیس انیس ہمدم تھی جو اُنکے دل کو خوش رکھتی تہی - اسلیئے اِن مین جدائی کا ہونا مشکل تہا - شہزادہ ہنری کی آمدنی ایسی نہ تھی کہ وہ جدا شاہانہ گہر بنا کے رہتے اسلیئے ضرور تہا کہ وہ ملکہ معظمہ کے خانہ داماد ہوتے - اِس شادی کے مشہور ہونے سے تمام خاندان شاہی کو اور اَور لوگون کو حیرت ہوئی - اِس ملک مین پہر وہی پُرانا تعصب ظاہر ہوا کہ جس شہزادی کو جہیز گورنمنٹ کی طرف سے ملے اُسکی شادی خاندان

شاہی سے باہر نہین ہونی چاہیئے۔ شہزادی لوئیزا کی شادی مارکوئیس لورن سے ہوئی ہے اُسوقت اس تعصب کا زور ایسا نہ تہا جیسا کہ اب وہ ہورہا تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ مارکوئیس لورن نوڑہے عالی خاندان باپ کا بیٹا تہا۔ اسکے خاندان مین کسی سبٹے کے لگنے کا شبہہ نہین ہوسکتا تھا اسکے برخلاف شہزادہ ہنری بیٹن برگ کی یہ کیفیت تھی کہ اسکے باپنے جس عورت سے شادی کی تھی وہ پولینڈ کی ایک یہودن کی پوتی تھی۔ اور اس یہودن نے اس خاندان کی ادنی ملازمت اختیار کی تھی۔ یہ مشکل بات تھی کہ عوام الناس یہ سمجھتے کہ ایسی شادی مناسب تھی۔ اس سے شرافت خاندان کو بٹہ لگتا تہا کہ ایک کمینہ عورت اسکے ازدواج مین داخل ہو۔ اس سببسے خاندان شاہی مین ناراضی پیدا ہوئی کہ شہزادہ ہنری خاندان شاہی کے دائرہ مین داخل ہو جب سنڈنگہم مین شہزادہ البرٹ وکٹر ویلز کی کونفرمیشن کی تقریب ہوئی تو ملکہ معظمہ اور شہزادی بیاٹرس اسمین نہین شریک ہوئین وہ اسوقت اوسبورن مین تھین۔ یہ بھی مشہور ہوا کہ جب انگلینڈ سے شہزادہ ہنری روانہ ہوا ہے تو شہزادہ ویلز نے اس قرابت نسبت کی مبارکباد نہین دی ملکہ معظمہ نے ۲۶- جنوری کو اپنی پرائیوی کونسل کو بلایا۔ اس مین اس شادی کی حسب ضابطہ منظوری ہو گئی ✦

ملکہ معظمہ کا سفر جرمن مین

مارچ کی ابتدا مین ملکہ معظمہ نے ڈارم سٹاٹ جانیکے انتظامات کیئے۔ مگر انکے انتظامات مین خلل یون پڑا کہ گرینڈ ڈیوک ہسی کی ماں شہزادی چارلس کا انتقال ہوا اسلیئے یہ قرار پایا کہ وہ اول ایکس لیبیں مین مین جائین اور پہرتی دفعہ ڈارم سٹاٹ مین جائین۔ وہ ۳۱- مارچ کو ونڈسر سے روانہ ہوئین اور ایکس لیبیں مین ایک نہایت خوشنما مکان مین فروکش ہوئین ملکہ معظمہ کی ان تعطیل کے دنون مین روس اور افغانستان کا سرحدی فیصلہ خلل انداز ہوا جب وہ روانہ ہوئین تو مراسلات کے صندوقون کے ڈہیر اُنکے ساتھ گئے۔ ایک دن مین پچاس تار رسائی فر (رموز و علامات) مین آتے۔ جن کے جواب اُنہون نے بہیجے۔ ڈارم سٹاٹ مین وہ پہنچنے نہ پائی تہین کہ انکو اس کام کے سببسے ونڈسر مین واپس آنا پڑا۔ پہر وہ ۲۳- اپریل کو ڈارم سٹاٹ مین تشریف لے گئین۔ ۲- مئی ۱۸۸۵ء کو ونڈسر مین آئین۔ ۱۲- مئی کو قصر بکنگہم کی ڈرائنگ روم مین جلسہ کیا مگر اسمین وہ زیادہ دیر تک ٹہیری نہین اپنی جگہ شہزادہ ویلز کو مقرر کرکے چلی گئین ✦

[illegible] ۱۸۸۵ء [illegible]

۲۴ ایمئی کو کامنس ہوس مین مسٹر گلیڈسٹن نے رزولیوشن پاس کرایا کہ شہزادی بیاٹرس کو چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ ملا کرے اور ہوس کے راضی کرنیکے لیئے یہ وعدہ کیا کہ پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس مین ایک کمیٹی مقرر کیجایگی کہ خاندان شاہی کے وظائف کے لیئے تجاویز قایم کریگی۔ اس رزولیوشن کی مخالفت مین وہی پہلی وجہ پیش ہوئین کہ ملکہ معظمہ ایسی دولتمند ہین کہ وہ اپنے کنبے کا خرچ آپ چلا سکتی ہین۔ لابچر صاحبنے یہ استدلال کیا کہ ملکہ معظمہ کو ہرگز یہ استحقاق نہین ہے کہ وہ بادشاہ کی آمدنی کی وارث ہون۔ یہ عذر کہ انھون نے اپنی آمدنی کو سول لسٹ (وظائف شاہی) کے دیدیا ہے ضعیف ہو مگر یہ امر تحقیق ہے کہ ملکہ معظمہ نے ۱۸۳۷ء مین پارلیمنٹ کھولنے کیوقت سپیچ مین فرمایا تہا کہ مین اپنی موروثی آمدنیان مسلم جو مجہسے پہلے بادشاہ پبلک کے حوالہ کر گیا ہے مین تمہارے حوالہ کرتی ہون۔ انکی اس فیاضی کا فقط شکریہ ہی نہین ادا کیا گیا بلکہ اُسکے عوض مین سول لسٹ (وظائف شاہی) کا اقرار کیا گیا۔ یہ بات بالکل فراموش کیگئی کہ ملکہ معظمہ کو اپنی ذاتی آمدنی سے ڈیوک البنی شہزادہ لوئیس شہزادہ ہنری شہزادہ کرسچین کے کنبون کا خرچ دینا پڑتا ہے ❖

[illegible]

۲۲۔ کو اولیاے دولت بالمورل مین گئے۔ روس کے جھگڑے ختم ہو گئے تھے اسلیئے ملکہ معظمہ کو اپنے ایام تعطیل مین فراغت سے ہائی لینڈ کی سیر سے مسرور ہونیکا موقع ملا تھا انھونے اپنا زیادہ وقت اسمین صرف کیا کہ وہ کسانون کے گھرون اور جھونپڑون مین جاتین اور انکا حال پوچھتین۔ اپنی سالگرہ کے دن اکثر ان کسانون کو فیاضانہ بخششین عطا کین۔ اُنھونے اپنی گرہ سے دریاے ڈی کا پل ایبر جلائی مین تعمیر کرا دیا۔ جب سے ملکہ معظمہ بیوہ ہوئی تہین وہ ایپس کو ر سے گھڑ دوڑ کے ہفتہ مین بالمورل کے رہنے کو ونڈسر کے رہنے پر ترجیح دیتی تہین۔ پروشا کا شہزادہ فریڈرک چارلس دفعۃً ستاون برس کی عمر مین مرگیا جسکے سبب سے ملک جرمنی ایک بڑے شجاع دلاور مدبر سے خالی ہو گیا۔ اور اُسنے انگلینڈ مین اولیاے دولت کو اپنا ماتم دار بنایا۔ ۱۹ سے اسکی ماتم داری کا حکم ہونا چاہیئے تہا مگر غلطی سے ۱۸۔ کو جسکا ماتم مشتہر ہوا جسکے سبب سے ایسکوٹ کی گھڑ دوڑ مین شاہی جلوس دوپہر کے بعد موجود تہا۔ جو برلن کے کورٹ کو ناگوار گزرا اور ملکہ معظمہ کو بھی اسسے بڑی تکلیف ہوئی گو شہزادہ ویلز اس حادثہ کے بعد گھڑ دوڑ مین نہین گئے ❖

اولیائے دولت ۹- جولائی کو اوسبورن مین آئے۔ ملکہ معظمہ اس شادی کا انتظام خود کرنا چاہتی تھین، شادی کا ویپ پنگ پیرش کے چرچ مین قرار پایا تھا - یہان کوئی شادی اس قسم کی پہلے تو ہوئی نہین تھی کہ اسکا سامان یہان موجود ہوتا - کل سامان کے جمع کرنے مین منتظمین کو سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اور یہ تکلیف اس سے اور بھی زیادہ ہوگئی کہ ملکہ معظمہ کو ہر روز نئے حکم پر حکم آتے تھے۔ معمولی رسومات کے موافق ۲۳- جولائی کو نکاح ہوگیا - شادی مین شاہانہ سامان آدھا تھا - بیاہ کے بعد ملکہ معظمہ نے داماد شہزادہ ہنری کو اورڈر اوف گارٹر عنایت کیا۔ اور روائل کفبے مین نائٹ کا خطاب اور دیا - جو اب تک خاندان شاہی مین سے کسیکو نہین دیا گیا تھا - ۳۰ جولائی کو اس خطاب کا اشتہار گزٹ مین دیا گیا ؂

جب پارلیمنٹ بند ہوئی تو ۲۵- اگست کو اولیائے دولت بالمورل مین رونق افروز ہوئے۔ شہزادی بیاٹرس اور انکا شوہر دونون ہمراہ تھے - ان دونون کے ساتھ ملکہ معظمہ پیدل پھرتین اور شہزادہ جب انکے ہمراہ نہین جاتا تو پہرنون اور بارہ سینگون کا شکار کھیلکر دل بہلاتا - ۱۹ نومبر تک ملکہ معظمہ کا بالمورل مین قیام رہا - اور پہر وہان سے ونڈسر مین تشریف لائین - یہان جو سپاہ سوڈان سے آئی تھی اُسکو تمغے عنایت کیئے - ۱۸- دسمبر کو ونڈسر سے اوسبورن مین آئین تو یہان انکو معلوم ہوا کہ شہزادہ ہنری کو جو اعزازی خطاب شاہانہ عنایت ہوئے تھے وہ برلن وسینٹ پیٹرسبرگ و وائنا مین نہین تسلیم کیئے گئے ؂

ملکہ معظمہ کا بالمورل مین رہنا

سنہ ۱۸۸۶ عیسوی

جنوری سنہ ۱۸۸۶ء مین ملکہ معظمہ نے بہ نفس نفیس پارلیمنٹ کو کھولا - جب وہ قصر بکنگھم سے ویسٹ منسٹر کو آئی ہین تو راہ مین آدمیون کی بڑی بھیڑ بھاڑ تھی اور خیر مقدم کی آوازون کا وہ زور شور تھا کہ کان کے پردے پھٹے جاتے تھے پیر و پیرس کے بڑے پر تکلف لباسہائے فاخرہ ہوس کو زیب و زینت دے رہے تھے - جب ملکہ معظمہ داخل ہوئین تو شہزادہ ویلز اپنی کرسی سے اُٹھے اور اپنی مان کا ہاتھ ہونٹون کو لگایا - ملکہ معظمہ نے انکی طرف خوش ادا حرکت کی - وہ سیاہ لباس پہنے ہوئے اور کوہ نور لگائے بیٹھی تھین - اُنھون نے اپنی سپیچ لارڈ چانسلر کو دی اور اسنے سپیچ کو اچھی طرح پڑھ دیا

پارلیمنٹ کا کھولنا

جب ملکہ معظمہ اپنے قصر معلے کو واپس آئین تو بھی آدمیون کا ہجوم اور خیر مقدم کا غل شور ایسا ہی تہا جیسا کہ جاتے وقت تہا۔

طبیبون اور جراحون کی تعلیم کے لیئے ایک روائل کالج قائم ہوا تہا اُسکے امتحان کے کمرے کی بنیاد کا پتھر ملکہ معظمہ نے رکہا۔ ایک بڑا کشادہ شامیانہ لگایا گیا جس مین ہزار آدمی بیٹھہ سکین۔ اسمین اول نماز پڑھی گئی۔ پہر زمزمہ سرائی ہوئی۔ کالج کے پریسیڈنٹ ڈاکٹر جینر نے ملکہ معظمہ کے سامنے ایڈریس پڑھا۔ اُنہون نے اسکا جواب یہ دیا۔ آپ لوگون نے سر جینر پریسیڈنٹ کالج کے ساتھ ملکر کوششین کین جسکے سبب سے یہ ہال قائم ہوا ہے مجھے پریسیڈنٹ سے مدتون سے ذاتی واقفیت ہے وہ اپنی اعلیٰ درجہ کی لیاقتون اور علمی دوربینی کے سبب سے ان بزرگون کے درجہ مین داخل ہوا ہے جو انسان کو نفع پہنچاتے ہین۔ اس ہال کے حالات مین بہت سے کاغذات بہی پڑہے گئے۔ ملکہ معظمہ نے ان سب کو لے لیا۔ بنیاد کے پتھر پر یہ لکہا تہا کہ وکٹوریا ملکہ برطانیہ عظمٰی وآیرلینڈ و ایمپرس ہند نے اپنے ہاتھون سے یہ پتھر رکھا۔ ۲۴۔ مارچ سنہ ۱۸۸۶ عیسوی ✦

شہزادہ ویلز کو بنیادی پتھرون کے رکھنے کا بڑا تجربہ تہا اُنہون نے اپنی مان کے ہاتھ سے یہ پتھر ٹھیک ٹھیک رکھا دیا ✦

اُسی دن دوپہر اسٹی ٹیوشن پل پر سواری مین ملکہ معظمہ جاتی تہین کہ ایک آدمی نے بھیڑ پرسے نکلکر اور سواری کے پاس آنکر اُسمین کاغذ پھینکا جو فوراً سواری سے باہر پھینکدیا گیا۔ سائل اُسکو اُٹھا رہا تہا کہ تماشائیون اور پولس نے آنکر اُسکو گرفتار کر لیا۔ اُس شخص نے پولیس مین اپنا نام طامس براؤن بتایا۔ اُسکی عمر تقریباً ۳۵ برس کی معلوم ہوتی تھی۔ کاغذ جو اُس نے پھینکا تہا اُسمین لکہا تھا کہ مین سپاہ مین نوکر تہا وہان سے موقوف ہو کر پاگل خانہ بھیجا گیا پاگل خانہ سے چھوٹ کر پھر نوکر ہو گیا۔ اپنی پہلی موقوفی اور اُسکی علت کا کچھہ ذکر نہین کیا۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ کورٹ مارشل مین اسکی روبکاری ہوئی تھی اور وہ نوکری سے بغیر پنشن موقوف ہوا تھا۔ اُسکی یہ درخواست تھی کہ مین نے ۲۳ برس ملازمت کی ہے میری پنشن ہونی چاہیئے موقوفی کے بعد وہ دوبارہ پاگل خانہ مین کچھہ دنون رہا تہا۔ ڈاکٹرون نے اُسکی دیوانگی کے جاتے

رہنے کا سرٹیفکٹ دیا مگر اُسکا عام چال چلن اچھا تہا اسلیئے وہ رہا کیا گیا +

سنہ ۱۸۸۳ع سے لنڈن مین نمائشون کا ایک تار لگا ہوا تھا۔ سب سے اول نمائش مچھلیون کی ہوئی۔ اُسکو ملکہ معظمہ کیطرف سے شہزادہ ویلز نے کہولا۔ اس نمائش مین فرانس اور ہالینڈ اور سکوٹ لینڈ اور شمالی انگلینڈ کی مچھلی والیان خوب اپنا بناؤ سنگار کرکے آئی تہین نمائش کے احاطہ مین برقی روشنی کی گئی تھی۔ فوارے چھوٹ رہے تھے باجے بج رہے تھے مچھلیون کے متعلق ساری صنعتین اور کاریگریان موجود تہین۔ سب قسم کی اور ساری قومون کی کشتیان موجود تھین جو مچھلیون کے پکڑنیکے کام آتی تہین۔ اُن مین ایک پُرانی کشتی دوسو برس کی تھی جس مین جیمز اول شاہ انگلینڈ بیٹھکر دریائے ٹیمس کی سیر کیا کرتا تہا۔ اسپر گلٹ کیا ہوا تھا وہ بڑی شاندار کشتی تھی مچھلیون کے پکڑنیکے سارے آلات اور تمام ترکیب دکھلائے گئے۔ یہان بڑی بڑی نادر سیپیان جو محفوظ امانت رکھی گئی تہین وہ دکھائی گئین۔ غرض اس نمائش مین ایسے تماشے کیئے گئے جو انگلینڈ مین پہلے کبہی نہین کیئے گئے تھے +

سنہ ۱۸۸۴ع مین صحت کی نمائش ہوئی جس مین عوام کو صحت کا علم سکھایا گیا۔ اسکا بیان ہم پہلے لکھہ چکے ہین +

سنہ ۱۸۸۵ع مین ایجادات و اختراعات کی نمائش ہوئی۔ اسمین خیالات جدیدہ کی توضیح ہوئی اور ہر ایجاد کی ترقی کا بیان ہوا۔ ان نمائشون مین ہر نمائش لنڈن کا قدیمی بازار کاٹ کا بنا ہوا دکھایا گیا۔ اسمین دوکانون کے قدیمی سائن بورڈ لگے ہوئے تھے۔ اور ان مین کاریگر اپنے اپنے لباسون مین کام کرتے ہوئے بنلائے گئے تھے۔ عوام الناس کو زمانہ گزشتہ کی حالت کا اس طرح دکھانا ایسا عام پسند تھا کہ تماشائیون کا ہجوم اُسکے گرد لگا رہتا تہا۔ نمائش مین قصباتی و دیہاتی آدمی ریل مین تہوڑا کرایہ خرچ کرکے بہت آجاتے تھے۔ غرض جو لوگ صرف اپنی آنکھہ سے تعلیم پانا چاہتے تھے اُنکے لیئے نمائشون مین بہت سامان موجود تہا۔ نمائشگاہون کا ہر مدد و معاون و مہتمم شہزادہ ویلز اور خاندان شاہی تہا جو اپنے باپ کو ان نمائشون کا رب جانتا تہا۔ بڑے بیٹے نے اس کام مین اپنے باپ کی قائم مقامی کرکے بڑی ناموری حاصل کی +

سنہ ۱۸۸۶ع مین ۴ مئی کو کولونیل اور انڈین (ہندوستانی) نمائش کو کن سنگٹن مین ملکہ معظمہ نے

خود کھولا۔ اِس نمایش کی ترقی کے اصل بانی مبانی شہزادہ ویلز تہا جو نمایش کے مکان مین ملکہ معظمہ
کو لے گیا جس مین اُنکے گرد تعیریان بہین تماشائیون نے بڑے زور شور سے چیرز دیے۔ امرائے
اعظم کے گروہ مین ڈیوک ڈچس کون ناٹ موجود تھے۔ اُنہون نے ملکہ معظمہ کی دست بوسی کی
ملکہ معظمہ نے اُنکے رخسارون کے بوسے لیئے۔ انکو شہزادہ ویلز تخت گاہ پر لیگیا جو انکے لیئے بنایا گیا تہا
وہ اُسپر زینت افزا ہوئین ایک زمزمہ انگریزی مین دوسرا سنسکرت مین گایا گیا۔ ملک الشعرا ٹونی سن
کی یہ نظم گائی گئی جسکا ابتدائی اشعار کا مضمون یہ تہا کہ "ہم سب ہم آواز ہوکر برطانیہ کو مبارکباد دین
کہ ہم تیری بہبودی سے خوش ہوتے ہین تیرے بیٹون اور بہائیون نے جزیرہ راس براعظم ہر انگریزی
منطقی سے بحری بڑی کوہستانی معدنی ارضی کل شاندار اشیا اور دماغون و ہاتھون کی نازک
صنعتکاریان بہیجی ہین۔ یہ نظم ترجیع بند ہے جس کی ٹیپ یہ ہے کہ "اہل برٹن تم اپنے محافظ ہو۔ خدا
سب کا محافظ ہے"۔ ملکہ معظمہ ہر شعر پر مسکراتین اور تالیان بجاتین شکریہ ادا کرتین +

شہزادہ ویلز نے ایڈریس پڑہی اور اسمین اس نمایش کے صفات و مقاصد بیان کیے تو
حضرت علیا ایستادہ ہوئین اور یہ جواب دیا کہ تم نے جو ایڈریس پیش کیا اس سے میرا بہت ہی دل خوش
ہوا۔ مین نے بڑی سرگرمی اور نہایت دلچسپی کے ساتھ اس ترقی کو دیکھا جو تم نے ان فرایض کے ادا
کرنے مین کی ہے جو رویال کمیشن نے تم کو سپرد کیے تھے۔ اور مجھے دلی مسرت اس لیئے حاصل ہوئی کہ
اس شاندار نمایش کے لیئے تم نے متواتر علی الاتصال دانائی کے ساتھ کوششین کین جسکا نتیجہ
یہ ہوا کہ کامیابی حاصل ہوئی۔ تم نے جو ۱۸۵۱ء کی نمایش کے رسوم کے حالات بیان کیئے ہین اس سے
میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ تم نے اپنا جو یہ یقین بیان کیا ہے۔ مین اسمین تمہارے ساتھ متفق
ہون کہ اگر میرا پیارا پیا آج زندہ ہوتا تو نہایت دلچسپی سے وہ اپنے خیالات کے مظہرات کو دیکھتا
تو بہت خوش ہوتا۔ اور مین اسپر یہ اور اضافہ کرتی ہون کہ اسکی یہ خوشی اس بات کے دیکھنے سے
دوچند ہوجاتی۔ اِن نمایشون کے باب مین جن باتون کا موجد تہا انکا ہادی و رہنما میرا بیٹا ہے۔ مین
اپنے سچے دل سے آپکی اس دعا مین شریک ہوتی ہون کہ اس کام کے اختیار کرنے سے تجارتی صناعی کاریگری
کی اور میری قلمرو کے تمام حصون مین آمد و رفت و ملاپ جلاپ کی تحریک ہو اور اس عافیت و صنعت
و محنت شعاری کی تقویت ہو اور میری سلطنت کے ہر حصہ مین اتفاق موجودہ مین اتحاد کی بندش ہو

اسکے بعد نفیریون کا آوازہ بلند ہوا اور لارڈ چیمبرلین نے پکار کر کہا کہ نمایش کھولی جاتی ہے۔ آرچ بشپ کنٹربری نے دعا مانگی اور خدا کی حمد گائی۔ میڈم البنی نے گیت گایا۔ گہر مٹھا گہر جسکا اثر لوگون کے دلون کو ہلائے دیتا تھا۔ ملکہ معظمہ تخت پر سے اُٹھین اور ساری نمایشگاہ مین پھرین۔ ہندوستانی اپنی زرق برق پوشاکین پہنے اپنی قیصرہ ہند کو جھک جھک سلام کرتے تھے اور وہ نظر التفات سے دیکھکر اُنکے سلام کا جواب دیتی تہین۔ اس نمایش مین پوری کامیابی ہوئی ملکہ جس طرح آئی تہین اسی طرح گئین ۞

لورپول کی نمایش کا کہولنا

چند روز کے بعد ملکہ معظمہ لورپول تشریف لے گئین جہان انہون نے بحری تجارتی محنت پردازی صنعتکاری کی نمایش ۱۱ مئی کو کہولی اُنکے واسطے نمایشگاہ مین ایک تختگاہ بنایا گیا تھا تین ہزار تماشائی اُنکے گرد موجود تھے۔ جب وہ تخت گاہ پر جلوہ افروز ہوئین۔ تو میئر نے اُنکے روبرو ایڈریس پڑھا اور کیس کیٹ (صندوق) مین بند کر کے نذر دیا۔ ملکہ معظمہ نے ایڈریس کا جواب نہایت خوش آوازی سے دیا۔ جسمین اس نمایش کی کامیابی پر اپنی نہایت خوشی ظاہر کی نماز پڑھی گئی۔ زمزمہ سرائی ہوئی۔ لارڈ میئر نے ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین زرین کلید دی جسکو انہون نے قفل مین لگایا۔ لارڈ گرین ویل نے باآواز بلند کہا کہ ملکہ معظمہ کے حکم سے نمایش کہولی جاتی ہے۔ توپون کی سلامی ہوئی۔ باجے خوب بجے میئر کو ملکہ معظمہ نے نائٹ کا خطاب دیا۔ شام کو لورپول مین روشنی ہوئی اور لارڈ میئر نے ٹون ہال مین دعوت کا جلسہ عظیم کیا۔ ۱۲ کو ملکہ معظمہ نے لورپول کے بازارون کی سیر کی۔ دکانون مکانون کی خوب آئین بندی ہوئی تھی سینٹ جارج ہال کے آگے ایک نشستگاہ پانچہزار آدمیون کے بیٹھنے کیلئے بنائی گئی تھی۔ پہر تجارت اور دوستانہ سوسائٹیون کی برات سولہ ہزار آدمیون کی تھی جسکے ساتھ باجے بجتے تھے اگرچہ موسم نم آلود تہا۔ مگر اُس سے کچھ حرج نہین ہوا۔ تین بجے ملکہ معظمہ سوار ہو کر بازار مین آئین چارون طرف چیرز کا غل شور تہا۔ لورپول کی کورپوریشن نے ایڈریس دیا۔ ملکہ معظمہ ایک جہاز مین سوار ہوئین اور اُن جہازون کا ملاحظہ فرمایا جن مین لوگون کو جہازرانی کی تعلیم ہوتی تھی۔ لورپول کے بچون کو سو پونڈ ملکہ معظمہ نے عنایت کیئے اور لیڈی ہیڈ کلف کو ہیرے لگے ہوئے کڑے بڑے قیمتی دیئے۔ ان تین دنون مین ملکہ معظمہ سیر کرنیسے بہت تھک گئین مگر اس سے خوش بہت ہوئین۔ ۱۳ کو وہ لورپول سے روانہ ہوئین ۞

۲۱ جون کو ملکہ معظمہ نے روائل ہولووے کالج کو کھولا جو عورتون کی تعلیم کے لیئے ایگ ہم مین قائم ہوا تھا۔ مسٹر ہولووے نے اپنی فیاضی و دریا دلی سے ڈھائی لاکھ پونڈ خرچ کرکے اس کالج کی عمارت کو بنایا تھا۔ اسمین سارا سامان آسایش و آرام ان نوجوان لیڈیون کے لیئے مہیا کیا تہا کہ فن ڈاکٹری کی ہر فرع سے فائدہ حاصل کرنا چاہین۔ جب ملکہ معظمہ کالج مین داخل ہوئین تو مسٹر نورمن ہولووے نے انکا استقبال کیا۔ اور ایک مجمع امرائے عظیم کا انکے ساتھ تہا وہ ملکہ معظمہ کو چپیل مین لے گئے جہان اس رسم کا ادا ہونا مقرر ہوا تھا۔ اول دعا مانگی گئی پھر زمزمہ سرائی خوب ہوئی۔ تصویرون کی گیلری کا ملاحظہ ہوا کالج کے کھولنے کے لیئے ایک کنجی سونے کی جسپر پر تکلف مکلل با الماس بنائی گئی تھی وہ ملکہ معظمہ کو دی گئی۔ ملکہ معظمہ کالج مین پھر کر تخت گاہ پر رونق افروز ہوئین تو مسٹر ہولووے نے ایڈریس پڑھا۔ جسکا انہون نے یہ جواب دیا کہ کالج کے گورنرون اور ٹرسٹیون کی طرف سے جو ایڈریس دیا گیا ہے مین اسکا شکریہ ادا کرتی ہون اس عمدہ عمارت کے کہولنے مین اس بات کے اقرار کرنے سے مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ تم نے وہ خود بخود فیاضی اور سخاوت سے ایسا کام کیا ہے جس سے عام فائدہ ہوگا۔ مین بخوشی تم کو یقین دلاتی ہون کہ کالج کا انتظام جن منتظمون کو سپرد ہونے والا ہے اسکا انجام نیک ہوگا۔ مجھے قوی امید ہے کہ جس مطلب و مقصد کے لیئے تم نے اس کالج کی بنیاد ڈالی ہے انکو کامیابی کا صلہ ملیگا۔ اسل کیمبرلی نے پکار کر کہا کہ ملکہ معظمہ حکم دیتی ہین۔ کالج کھولا جائے۔ یہ کہتے ہی نفیریان بجنے لگین اور دعا مانگی گئی۔ اور کام ختم ہوا۔

۱۳ نومبر ۱۸۸۶ء شہزادی بیاٹرس کے بیٹا پیدا ہوا جسکا نام الکزنڈر البرٹ رکھا گیا۔ اب ملکہ معظمہ کی اولاد مین کوئی ایسا باقی نہ رہا جو صاحب اولاد نہ ہو۔ ایک عجیب کہانی کہی جاتی ہے کہ ایک عورت تھی جو اپنی پیغمبری کا دعوے کرتی تھی۔ اسنے جارج اول سے کہا تھا کہ مین پیشین گوئی کرتی ہون کہ تیرا گھرانا کبھی اس سے خالی نہین ہوگا کہ اسکا ایک آدمی خداوند کے سامنے ہمیشہ نہ کھڑا ہو یعنے بادشاہ نہ ہو۔ سو اسکی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ملکہ معظمہ کی اولاد اور انکی اولاد کی اولاد اسقدر ہے کہ کبھی سلسلۂ سلطنت انکے خاندان سے منقطع نہین ہوگا +

یہ ملکہ معظمہ اور نیک البرٹ کے پیوندہی کا نیک ثمر تہا کہ ان کا نواسا جرمن کا ایسا شہنشاہ اور انکا

ملکہ معظمہ کے محاسن اخلاق اور اولاد کی تعلیم و تربیت

بیٹا انگلینڈ کا ایسا بادشاہ ہوا کہ دنیا۔ کے لیئے رحمت آلہی تہا۔ ملکہ معظمہ نے شہزادہ ویلز کی بیسوٹین سالگرہ کے دن لکھا کہ یہ ہمارے پیارے برٹی کی بیسوین سالگرہ ہے۔ مین خدا سے دعا مانگتی ہون کہ ہماری کوششون کا ثمرہ یہ ہو کہ وہ نیک ہو۔ شہزادون و شہزادیون کی تعلیم و تربیت مین بڑی احتیاطین اور نگہداشتین کی گئی تہین۔ مسٹر گریویل اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ مین سنتا ہون کہ ملکہ معظمہ نے اپنی قلم سے شہزادہ ویلز کو یہ نہایت عمدہ خط لکھا ہے کہ مین تم کو اطلاع دیتی ہون کہ اب تم والدین کی حکومت و سیاست کی ماتحتی سے باہر ہوئے تم خیال کرتے ہوگے کہ ہم نے جو تمہاری تعلیم کا قاعدہ مقرر کیا تہا اُس مین بڑی سخت گیری تھی۔ مگر اُس سے ہمارا مقصود یہ تھا کہ تمہاری بھلائی اور بہبودی ہو۔ ہم یہ خوب جانتے تھے کہ تم آخر کو خوشامدیون کے پھسلانے اور بہکانے مین آجاوگے ہم یہ چاہتے تھے کہ تمہارے دلکو ایسا قوی کردین کہ خوشامد کا زور اُسپر نہ چل سکے۔ اب تم اپنے تئین خیال کرو کہ خود مختار ہوگئے ہو۔ تمہارے کامون مین ہم اپنی مشورت کا زور خود نہین ڈالین گے مگر ہان جب تم خود ہی ہم سے کسی کام مین صلاح و مشورہ کی استدعا کروگے تو اُسکے دینے مین ہم ہمیشہ امادہ رہین گے" اسی خوش اسلوبی سے بڑا طول طویل خط لکھا تہا جسنے شہزادہ کے دلپر سحر کا اثر کیا وہ زار زار روتا ہوا اس خط کو جنرل وازلی کے پاس لیگیا۔ اس خط نے بڑا ہی نیک اثر شہزادہ کے دل پر کیا ❊

ملکہ معظمہ اپنے ایام الم التیام مین بھی اپنے سب سے چھوٹی بچی کی تعلیم مین بڑی خبرگیری کرتی تہین۔ وہ اپنی کتاب مین لکھتی ہین کہ مین شہزادی بیاٹرس کے ساتھ پانی اور نو بجاتی تھی۔ ملکہ معظمہ خود رحم دلی و کرم گستری و مہر پروری کی مثال بنکر اولاد کو ان صفات کو سکہاتی تہین اور سمجہاتی تہین کہ تمہاری تعلیم سے میرا اصلی مقصود یہی ہے کہ تم اورون پر لطف و کرم و احسان کرو۔ اسکی دو ایک مثالین ہم نیچے لکھتے ہین کہ اُنکے بچون کی گورنس (اتالیقہ) ایک اسکوچ پادری کی دختر تھی۔ جسکا باپ مرگیا تہا اُس نوجوان لڑکی کے پاس خط آیا کہ اسکی مان مرنے کو ہے۔ اس خبر سے اسکا دل اور بھی زیادہ اس سبب دکھا کہ اسنے یہ خیال کیا کہ وہ اپنی قریب المرگ مان کے پاس نہین جا سکتی۔ اس سبب سے وہ رونے لگی جب اُسکی رحم دل شاگردون نے یہ حال زار دیکھا تو وہ اپنی مان کے پاس دوڑی گئین اور عرض حال کیا کہ ہماری اُستانی اس غم مین مبتلا ہو۔ ملکہ معظمہ یہ سنتے ہی اسکول کے کمرے مین گئین اور اُس نوجوان لیڈی سے

کہاکہ تم فوراً اپنی مان کے پاس چلی جاؤ۔ ان بچون کا کچھ خیال نہ کرو مین خود انکو سبق پڑھادونگی اور تمہاری جگہ کام کرلونگی۔ گورنس نے شکریہ ادا کیا اور اپنی مان کی آخری زیارت کرکے واپس آگئی جب مان کی برسی کا دن آیا تو پھر اسکا غم کے مارے دل کا بُرا حال ہوا تو ملکہ معظمہ اُسکے پاس گئین اور فرمایا کہ مین تم کو حکم دیتی ہون کہ تم آجکا دن اپنی تنہائی مین بسر کرو اور غمگین تعطیل مناؤ۔ مین اپنے بچون کا سبق آپ سُن لونگی اور یہ بھی فرمایا کہ مین تمہارے لیئے ایک عطیہ لائی ہون جس سے تم کو معلوم ہوگا کہ مین تمہارے اس غمناک برس کو بھولی نہین۔ یہ کہکر اسکے بازو پر ایک ماتمی بازوبند باندھا جسکے اندر اُسکی مان کے بالون کی لٹ تھی اور اُسپر اُسکی مان کے مرنے کی تاریخ لکھی ہوئی تھی*

دوسری حکایت یہ ہے کہ ایک مشہور صناع کی بہت خوبصورت لڑکی بیمار صاحب فراش تھی ملکہ معظمہ نے اوسبورن سے اُسکے پاس ایک صندوق گلدستون سے بھرا ہوا بھیجا جسکے مرکز مین گلدستہ اُنکے ہاتھ کا بنایا ہوا اور اُسکے گرداگرد گلدستے چھوٹی شہزادیون کے ہاتھ کے بنے ہوئے رکھے تھے مریضہ کے پاس جب وہ صندوق آیا تو اُسنے اُسپر بڑا فخر کیا کہ ملکہ معظمہ نے اسپر یہ مہربانی کی وہ ایک روز زندہ رہی جبتک ہاتھون مین پھول لیئے رہی اور یہ جتاتی رہی کہ مجھے یہ ملکہ نے دوستانہ بھیجے ہین۔ گو ملکہ معظمہ کو اپنے کامون اور آلام روحانی سے فرصت نہ تھی مگر پھر بھی اُنھون نے اپنے ہاتھ سے اُس لڑکی کے باپکے نام تعزیت نامہ لکھکر بھیجا*

ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے بہت سی یادگارین بنائین جن مین سے بعض کا حال پہلے لکھ چکے ہین۔ سینٹ جارج چیپل مین پانچ یادگارین قائم کین۔ اول اپنے باپ کی نہایت خوشنما مجلا مصفا سنگ مرمر کی پیکر مسلح نائٹ کے لباس مین قائم کی جسپر یہ کتابہ تھا " مین نے نیکی کے میدان مین جولانیان کین اور اب دوڑ ختم کی۔" دوسری اپنے سگے ماموں شاہ لیوپولڈ کی جسکو وہ بمنزلہ اپنے باپکے سمجھتی تھین۔ وہ ایک سنگ مرمر کی سٹےٹیو تھی۔ تیسری اپنی سگی چچی ڈچس گلوسسٹر کی۔ چوتھی اپنے سگے چچا شاہ ہینوور کی۔ پانچوین ابی سینا کے بادشاہ تھیوڈر کے بیٹے کی۔ انگلینڈ مین اس نوجوان شہزادہ کا انتقال ہوا تھا۔ اُس کی یادگار پر یہ کتابہ لکھا تھا کہ "مین مسافر تھا مگر تم نے مجھے اپنا مہمان بنالیا۔" سارے کنبے کا ایک گروپ اور بہت سی تصویرین جو اُنکی ذات اور اُنکی سلطنت کے واقعات کو بیان کرتی تھین بنوائین۔ فروگ مور مین شوہر کا سٹےٹیو قائم کیا اور اُسکے برابر اپنی سٹےٹیو

کے قائم کرنیکے لیے جگہ خالی رکھی۔ اِس مقبرے مین انکی اولاد کی یادگارین انکی بنوائی ہوئی ہین اوپر کے کمرے مین ڈچس کنٹ کی بیٹھے ٹیو ہے۔ اوسبورن مین ملکہ معظمہ نے اپنے بچون اور رشتہ دارون کے بہت سے گروپ اور بیٹھے ٹیو اور لیسٹ بنوا کے رکھے۔ یہ سب ملکہ معظمہ کے ایام عیش کے ایام کو یاد دلاتے ہین

حالات متفرق سنہ ۱۸۸۶ء

۱۳۔ مئی کو ملکہ معظمہ نے ملاحون کلہ تیمخانہ دیکھا پھر جہاز مین سوار ہو کر ہٹرنسی مین تشریف لائین جہان پہلے ۱۸۶۱ء مین شوہر کے ساتھ آئی تھین چشم عبرت سے دیکھتی تھین کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہوگیا پہلے مین سہاگن آئی تھی۔ اب بیوہ آئی ہون۔ ۲۔ جون کو ایلڈر شوٹ مین دسہزار سپاہ کا معائنہ کیا اور ۵۔ جولائی کو ونڈسر مین آئین اور بہت سے ہندوستانیون اور کولونیون کی دعوت کی ۲۰۔ کو ونڈسر سے اوسبورن مین آئین۔ وزارت کی تبدیلی کے سبب سے انکو یہان بہت کام کرنا پڑا۔ ۱۷۔ اگست کو اوسبورن سے ایڈنبرا مین گئین۔ ۲۰۔ اگست کو بالمورل مین آئین۔ ۲۴۔ نومبر تک یہان رہین جب انہون نے ونڈسر مین مراجعت کی تو راہ مین ایڈنبرا مین متنع الصلاح مریضون کا اسپتال دیکھا۔ ۲۲۔ دسمبر کو جاپان کے شہزادے اور شہزادی کو می ٹش سے ملاقات کی۔ ۲۹۔ کو اوسبورن مین تشریف لائین۔ ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مین کسقدر انہون نے سفر کیے ٭

سنہ ۱۸۸۷ عیسوی

ملکہ معظمہ کا بچون کو پیار کرنا اور تماشے دکھانا

ہم پہلے لکھ آئے ہین کہ ملکہ معظمہ کو بالطبع بچون کے ساتھ محبت کرنے کا شوق تھا جب خود انکے اپنے بچے نہ تھے تو وہ اپنے محل مین غیرون کے بچون کو جمع کر کے انکو کھلاتین اور اپنا دل بہلاتین جب ڈیوک ڈچس کون ناٹ ہندوستان مین تشریف لائے ہین تو اپنے بچون کو ملکہ معظمہ کے پاس چھوڑ آئے تھے چلیے انکا دل بڑا بہلتا تھا۔ ۲۰۔ مارچ ۱۸۸۷ء کو انہون نے انکو اور اپنے اور بچون کو گھوڑون کے سرکس کے تماشے دکھائے کہ ایک آدمی دو گھوڑون کی ننگی پیٹھ پر ایک ایک پاؤن رکھکر گھوڑون کو سرپٹ دوڑاتا تھا۔ پھر ایک عورت ۳۲ گھوڑون کے آگے پیچھے ایک قطار بنا کے اور انکی باگین ہاتھ مین لیکر دوڑاتی تھی۔ اور کسی گھوڑے کو قطار سے باہر نہین نکلنے دیتی تھی بیس عورتین گھوڑون پر سوار ہوئین اور ایک مرد کو دیو ہیکل بنا کے گھوڑے پر سوار کیا۔ اُسنے ان عورتون کے گھوڑون کو کبھی ٹھیرا دیا کبھی لڑا دیا۔ کبھی سوارون کو گرا دیا۔ پھر رومیو کے چرٹون کا تماشا دیکھا۔ ہاتھیون نے خوب تماشے

دکھائے۔ ملکہ معظمہ خود بچون کو شیرون کے پنجرون کے پاس لے گئین۔ اور ایک شیر کا چودہ روز کا بچہ اُنکے پاس لائے اُنہون نے اور بچون نے خوب اُسپر ہاتھ پھیرا۔

۲۰۔ جون ۱۸۸۶ء کو ملکہ معظمہ کی سلطنت کا پچاسوان سال شروع ہوا۔ بمقتضائے طبع بشری اُنھون نے یہ اعتبار نہین کیا کہ مین اس سال کے آخر تک زندہ رہونگی۔ اسلیئے اُنھون نے جشن جوبلی کے لیئے جو پچاسوین سال ہونا چاہیئے تاریخ ۲۰۔ جون ۱۸۸۷ء مقرر کی یہ سال ہی جوبلی سال سے موسوم ہوا۔ کل انگلستان مین اس جشن عظیم کی تیاریان بڑے ساز و سامان ٹھاٹھ سے ہونی شروع ہوئین۔ ہر شہر و ہر قصبے مین اس مطلب کے لیئے مجالس منعقد ہوتی تھین کہ اس جشن کے لیئے سامان شادی کیا کیا کیا جائے ہر جگہ یہ خواہش تھی کہ اس جشن کی یادگار کے لیئے ایسی چیزین بنائی چاہئین کہ جنسے فائدہ عام و نفع انام ہو جیسے کہ لائبریریان۔ ٹون ہالس۔ میوزیم۔ اسپتال وغیرہ ہین۔ شہزادہ ویلز نے ایک امپیریل انسٹی ٹیوشن قائم کرنے کی تجویز کی جو قومی شان و شکوہ و عظمت و جلال کو دکھائے اور اسکے لیئے بڑی سرگرمی سے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ عوام و خواص سب نے اس تجویز کو نظر التفات سے دیکھا۔ شہزادہ کی توجہ حالی سے پبلک نے چندہ کا فنڈ اسکے لیئے کھولا۔

شروع سال سے ملکہ معظمہ نے بھی جوبلی کیطرف توجہ کی کہ اُنھون نے آپ اپنا ماتمی لباس مدتون کے بعد اُتار ڈالا۔ اور تنہا نشینی کو بھی ترک کیا۔ سب سے اول جشن جوبلی کی بسم اللہ ہندوستان مین ہوئی۔ کہ اسکے لیئے تاریخ ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء مقرر ہوئی۔ ہندوستان کی تمام برٹش گورنمنٹ کی دار السلطنتون مین اور بڑے بڑے شہرون اور قصبون مین راجاؤن مہاراجاؤن کی راجدھانیون مین نوابون اور رئیسون کی دار الریاستون مین ملک نو مفتوح برہما کی دار الحکومت منڈلا مین ہندؤن مسلمانون و انگریزون نے گھر گھر اس جشن کی خوشی منائی۔ رقص و سرود کی مجلسین جمائین اور اُنکے ساتھ دھوم دھام کی دعوتین و ضیافتین کین۔ کھیل تماشے دکھائے۔ مدرسون کے لڑکون کو شیرینیان تقسیم ہوئین روشنیان ہوئین۔ آتشبازیان چھٹین صرف انہین باتون پر بس نہین ہوئی۔ مہاراجہ گوالیار نے اپنی رعایا پر ایک کروڑ روپیہ لقایا زر مالگزاری معاف کیا۔ اور حیدر آباد کے نظام آصف جاہ نے ہندوستان کی سرحد شمالی مغربی کی خوش اسلوبی سے استحکام اور محافظت کے لیئے بیس لاکھ روپیہ سالانہ تین برس تک گورنمنٹ انگریزی کو دینی کی درخواست کی۔ گورنمنٹ نے معززین کو خطابات اعزاز عنایت

۱۸۸۷ء جشن جوبلی

فرمائے۔ سپاہیون کے لشکرون کو انعام دیئے۔ طلبہ کے وظیفے مقرر کیئے۔ کتب خانے کالج اسکول اسپتال واٹر ورکس دوائی خانے جوبلی کی یادگار مین قائم ہوئے۔ جیلخانون سے پچیس ہزار قیدی رہا ہوئے مارچ سے مبارکبادی کی ایڈریسین آنی شروع ہوئین ۸۔ مارچ کو ونڈسر مین کینٹربری کی کونوکیشن نے ایڈریس ملکہ معظمہ کو پیش کی۔ اسی ایڈریس نے اورون کو ایڈریس دینے کی راہ بتائی ۰

۲۳۔ مارچ کو ملکہ معظمہ برمنگھم مین لاکورٹس کھولنے تشریف لے گئین۔ باوجودیکہ بجلی کڑک رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ مینہ برس رہا تھا۔ مگر آدمیون کا ہجوم ملکہ معظمہ کی سواری کے گرد شہر مین بے شمار تھا۔ اور خیر مقدم کا جوش خروش عقیدت قلبی اور ارادت دلی سے ایسا تھا کہ کبھی پہلے نہیں ہوا۔ جنھون نے یہ سیر دیکھی ہے۔ انہین تھوڑے ہی آدمی ایسے ہونگے جو اسکو بھول جائینگے۔ یہ شہر ریڈیکل فریق کا تھا جو ہمیشہ حقوق شاہی مین رخنہ اندازی کرتا رہتا ہے۔ مگر اسوقت اسنے ملکہ معظمہ کے ساتھ وہ حسن عقیدت و اطاعت ظاہر کی۔ ملک الشعراء نے جوبلی کی نظم مین یہ اشعار لکھے کیا فاصلہ پر گرج کی آوازین ہو رہی ہین ؟ کیا تاریکی مین بھوت چل پھر رہے ہین ؟ روشنی کے خدا بھیجو کہ آدمیون کو ہدایت جب تک کرے کہ گرج غائب ہو۔ اور بھوت فنا ہو۔ جوبلی کے زمانہ مین روشنی فتحیاب ہوتی ہے اور تاریکی روشنی بنتی ہے "

۲۹۔ مارچ کو ملکہ معظمہ ونڈسر سے پورٹس متھ کو گئین۔ یہان سے جہاز پر سوار ہو کر کینس مین گئین ۳۰۔ کو وہ ایکس لیس بینس مین گئین۔ اور یہان وہ اپنے ایک قدیمی مکان موئیٹ مین مقیم ہوئین۔ یہان ملاقاتی بہت کم آتے تھے۔ اسلیئے وہ بافراغت خلوت مین رہتی تھین۔ ۲۳۔ اپریل کو پوپ کی خاص اجازت سے ایک خانقاہ دیکھنے گئین جس مین عورتیکے قدم رکھنے کی سخت ممانعت تھی ۲۹۔ اپریل کو وہ ونڈسر مین واپس آئین۔ ۴۔ مئی کو انہون نے کولونیون کے ریپریزنٹیٹیون (قایم مقامون) کو بلایا۔ انھون نے جوبلی کی مبارکبادی دی اور اپنے ایڈریس مین بیان کیا کہ ہم چند آدمی تھے اب بڑھ کر دو لاکھ ہوگئے ہین۔ پھر دو لاکھ سے بڑھکر نو لاکھ ہوئے۔ پہلے ہندوستان کی رعایا نو کروڑ چھ لاکھ تھی اب پچیس کروڑ چھ لاکھ ہوگئی ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے مطیع علاقون مین بیس لاکھ آدمیونکی آبادی زیادہ ہو کر ستر لاکھ ہوگئی ہے۔ ۹۔ مئی کو ملکہ معظمہ نے قصر بکنگھم مین دربار کیا جس مین ہندوستان کے کوچ بہار کے مہاراج اور انکی مہارانی اور مہاراجہ سر پرتاب سنگھ ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کیئے گئے۔

ملکہ معظمہ کا برمنگھم مین جانا اور [illegible] جانا

۱۰ مئی کو ملکہ معظمہ نے ڈرائنگ روم کا جلسہ کیا۔ ۱۴ کو وائٹ چیپل مین میونی سپل پیلیس کو کھولا۔ انکی سواری کے گرد سڑک پر دو طرفہ اول سے آخر تک آدمیون کی بھیڑ بھاڑ لگ رہی تھی سب تہنیت گویان خوشی خوشی پویان تھے۔ ملکہ معظمہ مینشن ہوس مین لارڈ میئر سے ملنے گئین یہ عجیب بات تھی کہ ملکہ معظمہ تخت نشینی سے دو سال پہلے اپنی مان کے ساتھ میونی سپل پیلیس مین آئی تھین۔ پھر کبھی نہین آئین۔ یا اب آئین۔ یہان اُنھون نے چار پی اور میز بانون سے بڑے اخلاق اور تپاک سے ملین اور لطیفے باتین کین۔ ۲۰ کو اولیائے دولت بالمورل کو گئین یہان پہاڑون کو برف سے ڈھکا ہوا دیکھا۔ ۱۷ جون کو انھون نے ونڈسر مین مراجعت کی۔ ۱۸ جون کو کیسل مین ملکہ معظمہ نے مہاراجہ ہلکر اندور سے اور ہندوستانی رئیسون اور ہندوستانی رؤسا کی ڈپیوٹیشنون سے ملاقات کی۔

جشن جوبلی

جشن جوبلی کی تاریخ ۲۱ جون ۱۸۸۷ء قرار پائی تھی۔ لنڈن مین بڑے بڑے بازارون کی آراستگی اور آئین بندی بنجارون فراشون گیس کی روشنی کرنے والون اور پھولون سے آراستہ کرنے والون کو حوالہ ہوئی۔ اُنھون نے اسکو زیب زینت دیکر ایسا بنا دیا کہ ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص پہچان سکتا کہ یہ پہلے بازار ہین۔ پچاس برس پہلے کیا تاجپوشی کے دن یہ آرایش ہوئی تھی یا اب ہوئی ہے۔ پکاڈلی کے بازار مین ایک جگہ یہ کتابہ لگا ہوا تھا کہ "اے خدا تو اپنا قوی ہاتھ پھیلا اور ملکہ پر اور ہمارے باپ دادا کے ملک پر اپنی رحمت اور برکت بھیج"۔ ایک اور جگہ یہ کتابہ لگا ہوا تھا "پچاس سال کی محبت کی آواز سے لندن پکاڈلی گونج رہا ہے"۔ ۲۰ جون سے آدمیون کی آمد شروع ہوئی کہ دیکھین ۲۱ کے لیے کیا کیا تیاریان روشنیون کی ہوئی ہین۔ صبح کو بہت سویرے ہی آدمیون کی آمد کا طوفان سارے دارالسلطنت مین مچ گیا ہر شخص ایسا بنا سنورا تھا جیسے کہ کسی تہوار بیاہ مین بنتا سنورتا ہے۔ سواری کی گزرگاہون مین جو آدمیون کے بیٹھنے کے لیے نشستگاہین بنائی گئی تھین انکا کرایہ بڑا گران تھا جنھون نے انکو کرایے لیا تھا وہ صبح کو سویرے آنکر انپر قابض ہو کر آن بیٹھے عجیب چہل پہل گہما گہمی تھی۔ ہر شخص شاد و شادمان پویان تھا۔ پولیس کا انتظام نہایت عمدہ تھا۔ قصر بکنگھم سے سواری کی روانگی ٹھہری تھی۔ وہان کچھ آراستگی نہ تھی۔ مگر گارڈس اور بحری سپاہ دروازون پر ایسی خدمت گزاری کر رہے تھے کہ وہان بھی بڑی زیب و زینت تھی۔ جب گیارہ بجے سواری کی روانگی کا وقت قریب آیا تو سارے تماشائی جو غل

غبارہ اور او دہم مچارہے تھے خاموش ہوگئے۔ اور خدا کی سپاس گزاری کرنے لگے کہ تونے اپنے فضل و کرم سے آج ہماری بڑھیا ملکہ کی سواری کو با تزک و احتشام قصر شاہی سے قدیمی لبہی مین بہجوایا۔ تونے ہی اسکو اپنی سلطنت کا پچاسوان سال دکھایا +

انگلستان کی تاریخ مین کل تین بادشاہون ہنری سوم و آڈورڈ سوم و جارج سوم کی سلطنت کی جوبلیان ہوئی ہین جن مین سے ہر ایک کے ساتھ مین کچھ کچھ خرخشہ اور مخمصہ لگا ہوا تہا۔ مگر ملکہ معظمہ کی جوبلی کے دن سوائے اسکے کوئی بات دہیان ہی مین نہین آتی تھی کہ انکی کرہیادہ سلطنت مین انگریزون نے روے زمین پر سلطنت حاصل کی اور کوئی اپنی سلطنت کا حصہ کھویا نہین۔ جسکے سبب سے وہ خدا کا احسان مانتے تھے اور فخر و ناز کرتے تھے +

گریٹ پارک کی طرف ایک خلقت کا ہجوم تہا کہ ملکہ معظمہ نے انکو اپنے محل کے ایک دروازے مین سے جھانکا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی رعایا کی نشاط و انبساط دیکھنے کی کیسی شائق تہین۔ خلقت نے انکو دیکھکر چیرز کی دہوم دہام مچانے مین زبانین کہولدین۔ اس طرح سواری کی روانگی سے پہلے چیرز کی دہوم مچگئی۔ گیارہ بجے خدا ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے کے گانے کی آوازون نے تبلایا کہ سواری کے جلوس نے حرکت کی۔ اس جلوس کے اول حصے مین بلجیم کا بادشاہ اور اسکی ملکہ اور سیکسنی۔ ڈنمارک۔ گریس وغیرہ کے بادشاہ تھے اور ہندوستانی رؤسا تھے جو زرنگار لباس پہنے ہوئے گاڑیون مین بیٹھے تھے۔ اور انکی دستارون مین الماس و جواہر جگمگا رہے تھے۔ وہ بڑا دور دراز کا سفر کرکے اس جشن مسرتناک مین آئے تھے۔ انکو لوگ دل سے چیرز دیتے تھے اسکے آدھ گھنٹے بعد جلوس اعظم روانہ ہوا جسکے انتظار مین تماشائی بیتاب ہورہے تھے سواری کی گزرگاہ مین سپاہیون کی جنبش سے جانا کہ بادشاہی سواری آتی ہے۔ اس حرکت و انتظار کے مناسب حال یہ اشعار کہے گئے۔ کہ "ہمارے سر سے رنج و الم کا سر ا گزر گیا۔ اور انتظار کا موسم ختم ہوگیا۔ اپنی محبت کرنے والی رعیت کی آفرین و تحسین کی آوازون مین ملکہ نے دہوپ مین پاؤن رکہا۔ اسکے قدمون کے نیچے سبز زمین ہے اسکے سر پر نیلا آسمان ہے۔ وہ ان لاکھون آدمیون کی نظرون کے سامنے سے گزرتی ہے جو اسکی قلمرو مین چہائے ہوئے ہین۔ اسنے ان سب کو ایک کردیا ہے۔ جہان تک کہ اسکی سلطنت مین آفتاب گردش کرتا ہے وہان ہر جگہ جشن جوبلی

ہو رہا ہے۔ دنیا کو اسکی عزت کرنے کیلئے آفتاب بیدار کرتا ہے۔ اُسکی حشمت و شوکت و عظمت کو آفتاب طلوع و غروب ہو کر تاباں و درخشان کرتا ہے۔ اب خزان گئی۔ بہار آئی ؂

افسرون کے حکم سے نفیریان و نقارے بجنے شروع ہوئے۔ بہت سے بینڈ ایک وقت مین سرود سرا ہیئے۔ سفیرون اور بادشاہون کی گاڑیون کے سوا سب کی کھلی گاڑیان تہین۔ لائف گارڈس کا ایک دستہ اور کمانڈر انچیف کا زرق برق کا سٹاف جلو مین تہا۔ اول گاڑیان حضرت علیا کی خاص ملازمین لیڈیون کی تہین۔ اسکے بعد شہزادہ ویلز کے بیٹے اور شہزادیون بیاہین اور لوئیزا کی تہین۔ ملکہ معظمہ کے دیدار مبارک کا انتظار لوگون پر شاق ہو رہا تھا کہ انکی سواری کے گھوڑون پر لوگون کی نظر پڑی اور غل مچا کہ سواری یہ آرہی ہے اسکے دیکھتے ہی خیر مقدم کا وہ غل شور مچا کہ باجون کی آوازین بھی نہین سنائی دیتی تہین۔ ٹوپیان اور رومال وہ اچھل رہے تھے کہ جنپر حیرت ہوتی تھی۔ رعایا سلام کرتی تھی ملکہ معظمہ اپنا سر جھکا کر انکو مبارکباد دینے کا جواب دیتی تہین۔ اس سے اُنکے دل پر بڑا اثر ہوتا تھا۔ اُنکے پاس انکی بڑی بیٹی اور بڑی بہو بیٹھی ہوئی تہین۔ انکو بھی تماشائی جن کا تانتا میدان تک لگا ہوا تھا چیرز دیتے تھے۔ جسکا غل شور برابر چلا جاتا تھا۔ ملکہ معظمہ کی سواری کے پیچھے اُنکے بیٹے اور داماد اور پوتے نواسے سوار تھے جن کو لوگ بڑے چیرز دیتے تھے۔ اسکے پیچھے ہندوستانی سوار تھے ایہی کے اندر بھی ایک عجیب قدرت کا تماشا اور جادو کا طلسم تہا۔ جسکی تعریف نہین ہو سکتی۔ آفتاب کی شعاعین دروازون کے شیشون مین سے گزر کر جب چیزون پر پڑتی تہین وہ قوس قزح کے رنگون کی نیرنگی دکھاتی تہین۔ امرائے عالی خاندان و شہزادگان والا دودمان و ارکین سلطنت و ممبران پارلیمنٹ اضلاع کے حکام بیرسٹر علما فضلا، پروفیسر بحری و بری و والنٹیر سپاہیون کے افسران سب سے ایہی بہری ہوئی تھی اور پری پیکر لیڈیان جنکے جمال باکمال سے حسن سیرت جلوہ گر تہا ایہی کو زیب و زینت دے رہی تہین۔ انکے زنگار رنگ کے لباس نگارین مین کوئی رنگ نہ تہا جو اپنے تئین چمکاتا نہو۔ پہر شرقی شہزادے امیرزادے و امیرزادیان جلوہ افروز تہین۔ جن مین مہارانی و مہاراجہ کوچ بہار اور کچھ کے مہاراو تھے۔ اور سب کے سرتاج مہاراجہ ہلکر اندور تھے جن کی دستار الماس نگار ماہ و مہر کی طرح چمک رہی تھی اور تین لورڈ ٹھاکر عالی قدر تھے۔ اور عالی جناب ابو نصر مرزا حسام السلطنت ایران

نظام اور ہندوستان کے مہایلی راجاؤن اور مہاراجاؤن کے بھیجے ہوئے نائب کیبل اور کونسلر شہزادہ جاپان اور چینی ملکہ ہوائی رانی کالاکاؤ موجود تھے +

جب ملکہ معظمہ کی سواری ایبی مین داخل ہوئی تو نفیریان بجین اور وہ اس جشن کی مرکز بنین جسکی طرف ہر شخص کی نظر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی جسوقت ملکہ معظمہ نے ایبی مین قدم رکھا ہے سب اہل مجلس تعظیم کے لیئے سرو قد کھڑے ہوئے۔ اُنہون نے تختگاہ کی طرف قدم رنجہ فرمایا پھر نماز شروع ہوئی ایسکے بعد تین سو آوازون نے نغمہ سرائی شروع کی جس مین ایک نغمہ پرنس کونسورٹ کی تصنیف سے گایا گیا۔ ہائے افسوس ہر کہ وہ اسوقت زندہ نہ تھے کہ اس جشن کی خوشی کو دوچند کر دیتے +

جب سب رسمین ختم ہو چکین تو ملکہ معظمہ کے گرد انکے اپنے خاندان کے شہزادہ و شہزادیان مبارک سلامت کہنے کے لیئے اور اپنی محبت و یگانگی ظاہر کرنیکے لیئے آئے۔ اول شہزادہ ویلز نے دست بوسی کی۔ ملکہ معظمہ نے ہنسکر انکے رخسارون کا بوسہ لیا اور بعد انکے اور شہزادے اور شہزادیان کورنش تسلیم بجالائین۔ ملکہ معظمہ نے ان سب کو گلے لگایا۔ جس ترتیب اور شان و شکوہ تزک و تجمل سے سواری آئی تھی ایسے ہی قصر ملکہ کو سواری کروفر کے ساتھ واپس گئی +

اس جشن مین ملکہ معظمہ کی خدمت عالی مین سات سو سے زائد تحائف آئے جن کی نمایش سینٹ جیمس پیلس کے میوزیم مین ہوئی۔ اُنکے دیکھنے کے لیئے بہت آدمی آئے بہتسے چاندی ہاتھی دانت صندل کے صندوقون مین جو نہایت صنعتکاری سے بنائے گئے انمین اڈریسین بند ہو کر حضرت علیا کی خدمت مین بھیجی گئین۔ شہنشاہ چین نے بہت بیش بہا تحائف بھیجے جن مین ایک عصا تھا۔ ایک جوڑا قدیمی چینی برتنون کا تھا۔ اور بعض سوزن کاری کے کام کے عجیب و غریب تحفے تھے۔ ایک انگریزی کارخانہ دارون نے ایک گلاسدان بھیجا جس کی قیمت کئی سو پونڈ تھی وہ پانچ فیٹ اونچا اور ہو فیٹ محیط مین تھا۔ کسی شاعر کی یہ تشبیہات شاعرانہ اسپر صادق آتی تھی کہ ایمپرس اور کوئین تیرے تخت کے آگے قومون کے پھول اور پھل جمع ہوئے ہین اور مہمانون کے مجمع مین نفیریان بج رہی ہین اور تحسین و آفرین کا شور مچ رہا ہے +

جوبلی کے سب تحائف مین عجیب تر تحفہ عورتون کا تھا جسکے لیئے ہر ایک عورت نے ایک پینی چندہ دیا

دی تھی۔ اور باوجودیکہ چندہ کی مقدار ایسی قلیل تھی۔ مگر پچہتر ہزار پونڈ پر چندہ کی نوبت پہنچ گئی تھی، اس چندہ کے جمع کرنے مین اکثر مثالین خیرخواہی کی اور بعض ظرافت کی پیش آئین۔ ایک عورت نہایت مفلس تھی۔ وہ لندن کی بھیک سے کھانا کھاتی تھی۔ تو اُسنے چندہ کی لیڈی کلکٹر کو لعنت ملامت کی کہ اُس نے اس سے چندہ نہین مانگا تھا۔ اُس نے کہا کہ مین تو ایک روز فاقہ کرونگی مگر چندہ ضرور دونگی۔

آیرلینڈ کی ایک عورت تھی وہ ہفتہ وار گیارہ شلنگ کی مزدوری کرتی تھی اُسنے اصرار کے ساتھ ایک شلنگ چندہ دیا گو اُس سے کہا گیا کہ تیرے لیئے ایک پینی چندہ دینا کافی ہے مگر اُس نے نہ مانا۔ ایک عورت نے کہا کہ گو اسوقت نہ میرے پاس سیاہ و سفید پینی ہے مگر وہ مجھ کو پیر کو ملیگی مین اسکو ضرور چندہ مین دیدونگی۔ ایک اور عورت گرین آئل کی رہنے والی تھی اُسنے چندہ کا مطلب غلط سمجھا اور یہ کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میری پیاری ملکہ ایسی محتاج ہوگئی ہے کہ ہر ایک عورت سے ایک ایک پینی مانگتی ہے وہ آیرلینڈ مین آئے تو مین اسکا سارا سفرخرچ دیدونگی۔ آگے ہم بیان کرینگے کہ یہ چندہ کس کام مین آیا۔

ملکہ معظمہ کے سکوٹ لینڈ کے ملازمین اور داقفین نے ملکہ کی سنگِ سٹیچو سرو نز کی بنی ہوئی پیشکش مین دی جسکو شہزادہ ویلز نے پرنس کونسورٹ کے سٹیچو کے مقابل مین کھولا۔ ملکہ معظمہ کو تہنیت کا ایڈریس دیا گیا۔ جسکا جواب انہون نے اپنی زبان دُرفشان سے یہ دیا کہ تم نے جو خیرخواہانہ اور دوستانہ ایڈریس دیا مین اُسکا دل سے شکریہ ادا کرتی ہون۔ تم نے سٹیچو بہت ہی خوبصورت خوشنما بنوایا ہے اور اُسکو میری سلطنت کے پچاسوین سال کے ختم ہونے پر دیا ہے وہ ایک دائمی یادگار اُس محبت کی ہوگی جو مین ہائی لینڈ کے گھر سے رکھونگی۔ مین جو یہان تم صاحبون مین بہت دنون سے آکر رہتی ہون۔ تمہاری ممنون و احسانمند ہوتی ہون۔ اسکا اثر میرے دل پر بہت ہی ہوتا ہے یہان جو میرے اقامت کے ایام مین تم میری اطاعت و نیک خواہی کرتے ہو اُس سے میری خوشی بڑھتی ہے اور غم غلط ہوتا ہے۔ مگر جب مین اپنے بہت سے پرانے دوستون کی صورتین نہین دیکھتی ہون کہ وہ ہمارے ساتھ نہین ہے۔ کاش وہ زندہ ہوتے تو آج اس جشن کی خوشی مین پھولے نہ سماتے۔ اِسکا مجھے افسوس ہوتا ہے۔ جو نیک خواہی تم میری چاہتے ہو وہی مین تمہاری چاہتی ہون مجھے قوی امید ہے

کہ آیندہ ہم سب ملکر خوش و خرم رہینگے +

ملکہ معظمہ نے جس وقت اپنے قدیمی دوستون کی جدائی کا ذکر کیا تو اُن کا دل بھر آیا اور اُنکے اس کہنے کا اثر لوگون کے دلون پر بھی بہت ہوا +

ملکہ معظمہ نے جشن جوبلی مین جیسے تحائف لیئے تھے ایسے ہی لوگون کو تحائف دیئے بھی تھے جشن جوبلی کی یادگار کے لیئے تمغے بنولیئے اور اُن کو امرا و شرفا و رؤسا و احبار کو عنایت فرماکر ایک خاص اعزاز سے سرفراز کیا۔ بالمورل اور اوسبورن کے قدیمی ملازمون کو مرصع کار دھگدگیان مرحمت فرمائین +

جوبلی کا دن تو سارا خوشی مین بسر ہوا۔ جب لنڈن پر رات کا سایہ پڑا تو روشنی کرنیوالون نے اپنے فن کے ایجادات و اختراعات کا کمال دکھایا۔ روشنی سے رات کو روز روشن بنادیا چینی لالٹینون کی گلکاری روشنیون سے ایک طلسم کا عالم دکھادیا +

ملکہ معظمہ بہت تھکی ہوئی تھین مگر اُنھون نے اپنے بیڑے کے ان ملاحون کا ملاحظہ فرمایا جو اُنکے محل پر پہرہ دار تھے۔ لنڈن مین جیسی گرمجوشی و محبت سے جشن جوبلی کی خوشی و خرمی ہوئی تھی ایسی ہی سارے انگلینڈ اور شمالی آیرلینڈ مین اسکی شادی و شادمانی منائی گئی۔ ایڈنبرا مین بھی لنڈن کے برابر روشنی ہوئی۔ صرف کورک ڈبلن والون نے اپنی بدخواہی کا اظہار کیا کہ اس جشن کی کچھ خوشی نہین کی۔ اس جشن مین تیرہ شخصون کو بیرونٹ کا اور تینتیس کو نائٹ کا خطاب عنایت ہوا۔ جو سپاہی مفرور تھے ان کا جرم معاف ہوا +

کرونیون مین انگلینڈ سے بھی زیادہ اس جشن کی شادیان ہوئین۔ غیر ملکون مین جہان انگریزی رزیڈنٹ رہتے تھے وہان بھی یہ جشن ہوا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کی سلطنت جمہوری مین انگریزون نے اس جشن کی خوشی ایسی کی گویا کہ وہ انگلینڈ مین ہی رہتے تھے۔ اُنھون نے اپنے مادری ملک کو فراموش نہین کیا +

جشن جوبلی کے تمام جلسون مین شاید سب سے زیادہ نیک جلسہ ہائی پارک مین ہوا۔ جوبلی سے چند ہفتے پہلے فیاض دل کشادہ دست مسٹر اڈورڈ لاسن کے دل مین یہ خیال آیا کہ جوبلی کے پروگریم مین ایک بڑی فروگذاشت یہ ہوئی ہے کہ سب قسم کی جماعتون کی دعوتین کی گئین مگر

مدارس کے لڑکون اور لڑکیون کی طرف کچھ خیال نہین کیا گیا ہے جو دوسری نسل مین مرد اور عورت
ہونے والے ہین مسٹر لاسن نے اس نقص کو دور کرنا چاہا۔ ان کا خیال سارا شہر ہو گیا سب کو
تعجب معلوم ہوا کہ یہ بات پہلے کیون نہ پیش ہوئی مسٹر لاسن نے بچون کے لیئے جوبلی فنڈ کھولا
اور اسکے خزانچی خود بنے اور سب سے زیادہ چندہ خود دیا۔ لوگون نے احمقانہ کوششین کین کہ اس
تحریک کی چلتی گاڑی مین روڑا اٹکائین اور لوگون آگاہ کرین کہ یہ ناممکن ہی کہ ہائی پارک مین تیس ہزار
بچون کی دعوت کیجائے اور کسی لڑکے کا ہاتھ پاؤن نہ ٹوٹے اور کسی کی جان نہ جائے مگر مسٹر لاسن
نے ہائیڈ پارک مین لنڈن کے سب حصون مین ۲۲ جون کو ستائیس ہزار طلبہ کو جمع کر دیا اور ان
سب کو کھانا کھلا کے خیر و عافیت سے انکو گھر پہنچا دیا۔ ان بچون کو تماشے دکھائے گئے کھیل
کھلوائے گئے۔ ملکہ معظمہ خود انکو دیکھنے آئین۔ اور اپنے ساتھ شہزادون اور شہزادیون کو لائین
اور بچون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئین جشن جوبلی مین یہ تماشا بھی قابل دید تھا۔ خیمون مین بچے
تھوڑے تھوڑے بٹھائے گئے۔ اور ہر ایک کو ایک تھیلا دیا گیا جس مین گوشت کا سموسہ کیک کا
ایک ٹکڑا۔ اور چھوٹی میٹھی روٹی اور ایک رنگترا تھا۔ اس طرح کھانا کھلایا گیا اور سارا دن لیمونایڈ
اور جنجر بیر۔ دودھ جسنے مانگا اسکو پلایا گیا۔ ہر لڑکے لڑکی کو ملکہ معظمہ کی تصویر دی گئی۔ ۲۳ جون
کو قصر بکنگھم مین ایوننگ پارٹی دی گئی جسمین ملکون کے سلاطین و شہزادے اور منتخب آدمی جو لنڈن
مین موجود تھے بلائے گئے +

۲۴ جون کو گزٹ مین ملکہ معظمہ کا یہ خط مشتہر ہوا جو ہوم سکرٹری کو انہون نے
لکھا تھا :

مین اپنی رعیت کی اس بڑھی ہوئی مہر و محبت کا شکریہ شوق و سرگرمی سے ادا کرتی ہون جو
انہون نے میرے اور میرے بچون اور میرے بچون کے بچون کے خیر مقدم مین ویسٹ منسٹر ابی
کے آنے اور جانے مین ظاہر کی لنڈن اور ونڈسر مین جشن جوبلی مین جس گرمجوشی و محبت
و خیر خواہی سے میرا خیر مقدم ہوا اُسکا اثر میرے دل پر بہت ہی میری رعایا نے میری اس محنت
مشقت کی منت شناسی کی جو مدت دراز پچاس سال تک مین نے اٹھائی۔ ان پچاس برسون
مین میرے بائیس برس نہایت نشاط و انبساط مین گزرے اور ان مین میرا شوہر شریک عیش تھا

انیس تہا اور پہر اتنے ہی برس مین سنے اندوہ و الم مین بسر کیئے جن مین میرا شوہر میری مساعدت اور دانشمندانہ محافظت نہین کرتا تہا۔ اپنی رعیت و ملک کے جو حقوق و فرائض ادا کرنے میرے ذمہ ہین مین اُنکو خوب جانتی ہون اور اُنکے ادا کرنے کو اپنی زندگی کا لازمی ضمیمہ سمجھتی ہون۔ جب میری زندگی مین کوئی محنت و مشکل کا کام آن پڑیگا تو اُسکے سہل و حل کرنے مین ہمیشہ مین معاون ہونگی *

اس جشن کے ہنگامہ مین جو خوشی انتظامی عجیب غریب رہی اور گروہا گروہ آدمی جو جمع ہوے اُنھون سنے اپنی نیک روشی دکہائی مین اُسکی نہایت تعریف کرتی ہون۔ مین ہمیشہ بڑی سرگرمی و خوشی سے یہی دعا مانگتی ہون کہ خدا میرے ملک کو بہت سی برکتین دے اور رحمتین بہیجے۔ وکٹوریا آر آئی۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ کو جیسی اپنی رعیت کے ساتھ محبت تھی ایسی کمتر بادشاہ اور رعایا کے درمیان الفت ہوتی ہے۔

۲۰ کو ملکہ معظمہ وِنڈسر کیسل مین میونسپلٹیون اور فرینڈلی سوسائٹیون اور پروفیشنل ایسوسی ایشنون اور پبلک بوڈیون کی غرض انگلینڈ کی ہر قسم کے خیالات اور مہمات مین زندگی بسر کرنے والون کیطرف سے ڈپیوٹیشن مبارکباد دینے آئے۔ پہر آیندہ بدھ کو قصر بکنگھم مین گارڈن پارٹی دی گئی جس مین ہزارون مہمان موجود تھے اور عجب شان و شکوہ کا جلسہ تہا۔ ۔ ۔ جولائی کو ملکہ معظمہ قصر بکنگھم سے ۲۸ ہزار وولنٹیرون کو جو دار السلطنت کے محافظ تھے معائنہ کیا۔ فن سپہگری کے ماہرین یہ دیکھکر بڑے محظوظ ہوئے کہ افسران سپاہ چھوٹی چھوٹی تنگ جگہون مین سے سپاہ کو لیجاکر نکال لاتے تھے۔ قاعدہ یہ تہا کہ پہلے بحری سپاہ کا معائنہ ہوا کرتا تہا اور ایسا ہونا بحری ملک مین جو جزیرہ ہو ضرور ہے مگر اس دفعہ بری سپاہ کے معائنہ کو جو بحری سپاہ کے معائنہ پر تقدیم دی گئی اس مین بحری سپاہ کی ایک گونہ خفت ہوئی۔ ۴ جولائی کو جشن جوبلی کے کل واقعات کا تاج یہ واقعہ تہا کہ ملکہ معظمہ نے البرٹ ہال مین انسٹی ٹیوشن کی بنیاد کے پتہر کی رسم ادا کی۔ شہزادہ ویلز کے ذہن وقاد کا اس انسٹی ٹیوشن کا بنانا ایجاد تہا۔ گو اس باب مین کو لوگون نے اسکے ساتھ حسد کی۔ مگر وہ اپنی مستقل مزاجی اور بلند ہمتی و مستعدی سے کامیاب ہوگئے اور اُسکے واسطے ایک بڑا فنڈ قائم کرلیا۔ اور اگر وہ اس کام کے لیئے جانفشانی و عرقریزی نہ کرتے تو وہ چلتا نہین

خاک مین ملجاتا۔ ملکہ معظمہ کی یہان تشریف آوری کا جلسہ ایساہی بازیب و زینت وکروفر ہوا جیساکہ ایبی مین جشن جوبلی ہوا تھا۔ ملکہ معظمہ نے انسٹی ٹیوشن کی بنیاد کا پتھر رکھا جو وزن مین تین ٹن (۳×۲۲۴۰ من) تھا۔ پرنس ویلزنے ایڈریس پڑھا جسکاجواب ملکہ معظمہ نے اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا۔ مین تمھارے ساتھ اس خیال مین بالکل متفق ہون کہ میرے شوہر کی صلاح صوابدید ومشورہ اورکوششون سے اس تحریک کی ابتدا ہوئی جسنے تجارت مین تیزی اور محنت پروازی وصنعتکاری مین عجیب ترقیان پیدا کین جو دائم وقائم رہین گی۔ اس تحریک کا یہ نتیجہ تھا کہ آدمیون کے ذہن وفکر مین اس تمام سلطنت کے وسیع اور بوقلمون ذخار آئے جنپر میرا پچاس برس تک کامرانی وشادمانی کے ساتھ فرمانروائی کرنا مشیت ایزدی مین داخل تھا۔ مجھے یقین ہے اور امید ہے کہ ایمپیریل انسٹی ٹیوشن ایسی اپنی نفع رسانی کرے گی کہ ان تمام ذخائر کو میری رعایا کا مشترک منبع نفع کا بنادیگی۔ اورکولونیون اور ہندوستان اور انگلینڈ کو ہم ساز اور متفق بنادیگی ✤

۹۔ جولائی کو ایلڈرشوٹ مین ملکہ معظمہ نے اٹھارہ ہزار سپاہ اور ایک سو دو توپون کا معائنہ کیا۔ ڈیوک کیمبرج کمانڈر انچیف نے سپاہ کی طرفسے جوبلی کی مبارکبادی دی۔ اُنھون نے اسکا جواب نہایت مکرمت ومرحمت آمیز دیا۔ جشن جوبلی کے سببسے سپٹ ہنڈ مین بحری سپاہ کا ملاحظہ ہوا۔ ۱۳۵ جہاز تھے جنپر پانچسو توپین چڑھی ہوئی تھین۔ اور سپاہ مع افسرون کے دسہزار تھی۔ جہازون کی قطارون مین ملکہ معظمہ اپنے شاہی جہاز مین گزرین۔ مابعد اُنھون نے سپاہ کے اعلے افسرون سے فرمایا کہ مجھے اس سپاہ کے معائنہ سے دلی مسرت حاصل ہوئی۔ اور جس دلی محبت سے اُنھون نے میرا استقبال کیا اسکی منت شناس ہون ✤

ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ یونائیٹڈ کنگڈم کی عورتون اور لڑکیون نے ایک ایک پینی چندہ جمع کرکے ایک رقم کثیر جمع کی تھی۔ اس چندہ مین سے پرنس کونسورٹ کا سٹے ٹیو بنا۔ جس مین وہ گھوڑے پر سوار ہین۔ اُسکو ملکہ معظمہ نے گریٹ پارک کے سمتھ لان مین کھولا۔ اور چندہ مین سے جو اس سٹے ٹیو کے بننے کے بعد باقی رہا اُسکے خرچ کرنے کی تجویز ملکہ معظمہ نے کی کہ عورتونکی دائگی اور تیمار داری کے کامون کے سکھلانے مین وہ صرف ہو۔ ملکہ معظمہ کو اس کام کی طرف بڑی توجہ

تھی اور اسکی بیٹی شہزادی کریسچن تو اس کام مین ہمہ تن مصروف تھین ٭

جو ترقی ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین ہوئی اسکا ماحصل

جارج سوم کی وفات کے بعد سترہ برس گزرے تھے کہ حضرت علیا اس قوم کی فرمانروا ہوئین کہ جسکے ہاتھ سے برعظم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا جاسے کو ہو رہا تھا اُسنے اپنی جنگ بازیون سے اپنے ہی تئین کمزور نہین کیا تھا بلکہ اپنی ان کارزار اور پیکار رسانی سے اُن قومون کو بھی ضعیف کر دیا تھا جنسے وہ سوداگری تجارت بنج بیوپار کرتے تھے۔ اب انگلینڈ کو اپنی حالت سنوارنے اور بہتر کرنے کی صرف یہ امید باقی تھی کہ وہ محنت پردازی کی گاڑی کے پہیہ کو اسطرح چلا کہ نیچر کے زورون کو ملا کر اُسپر لگائے۔ اس عہد سلطنت مین اسنے اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیئے اپنی اعلےٰ درجہ کی ذہانت و ذکاوت کو بڑی قوت و مستعدی کے ساتھ متوجہ کیا۔ پس ملکہ معظمہ کے زمانہ کو اور زمانون سے فخر اسی بات مین ہے کہ اُسنے میدانون مین سرخ خون بہاکے فتح نہین حاصل کی۔ بلکہ نیچر کے زورون کو سائنس مین استعمال کر کے اپنے اعلام فتح بلند کیئے ہین۔ زمانہ حال مین ایوریٹڑی ورک شوپ کا نون مین انگلینڈ کی شان و عظمت موجود ہے۔ جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئی تھین تو ریل پر سفر کرنا کوئی نہین جانتا تھا۔ دخانی جہازرانی نے تجربون کی حدود سے باہر قدم نہین رکھا تھا۔ ٹیلیگراف ابھی علوم طبیعیہ کے عالمون کا کھلونا تھا۔ اب دیکھو کہ ان ہی تین چیزون نے ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین انگلینڈ کی شان و عظمت کو کس معراج پر پہنچایا ہے انگلینڈ کی ساری پبلک پولیسی یہی ہے کہ نیچر کے زورون پر فرمانروائی حاصل کیجیے اور سائنسون کے بڑھانے اور نشو و نما دینے مین کوشش کیجیے۔ سرمایہ کو آزاد بنایئے۔ محنت کی قدر و منزلت بڑھایئے تجارت کے سرپر کسی آفت و بلا کو آنے نہ دیجیے۔ آزادی کو کامل بنایئے۔ مگر اس طرح کہ ملک کے نظم و نسق مین بال برابر فرق نہ آئے۔ پولیٹکل اصلاحین ایسی کیجیے کہ کسی شخص کے اختیارات نہ بڑھ جائین تعلیم کو عام کیجیے۔ پولیٹکل اختیارات کی تقسیم کو وسعت دیجیے تعزیرات کے قوانین کی ترمیم کیجیے۔ قوانین ایسے وضع کیجیے کہ جس سے محنت پردازی کی قسمت چمک جائے۔ حکومت عقل و رائے کی مطیع ہو۔ پریس مین علم ادب دب کر باہر اپنے تئین پھیلائے۔ پس ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین انکی مردانہ قوم نے یہ سب کام کیئے۔ اور ایجادات و اختراعات و تجربات مین اپنے سارے قوائے عقلی و جسمانی خرچ کیئے تو اُسکی حالت یہ ہوئی کہ انگلینڈ مین جو غربا ہین انکی حالت ولیم چہارم کے عہد سلطنت سے

بہ نسبت پہلے کے بہت بہتر ہے انکی زندگی کے ضروریات ارزان ہین۔ انکا مقدور اشیائے خریداری کے لیئے زیادہ ہے۔ اور جو متوسط اور اعلےٰ درجہ کی جماعتین ہین اُنکی دولت اس عہد سلطنت مین مضاعف ہو گئی ہے۔ بادشاہونکو جو پہلے اختیارات ہوتے تھے وہ ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین بہت کم ہو گئے تھے۔ مگر انہون نے کبھی ان اختیارات کے حاصل کرنے کا خیال نہین کیا۔ بلکہ اپنا اثر اپنی قوم کے دلون پر ایسا ڈالا کہ اُنکو وہی حکومت حاصل تھی جو پہلے انگلینڈ کے بڑے بڑے بادشاہون کو حاصل تھی۔ ایک مورخ کا قول ہو کہ جن وسائل سے حکومت حاصل ہوتی ہے اُنہی وسائل سے قائم رہ سکتی ہو اگر یہ قول سچ ہو تو ملکہ معظمہ کے جانشین ہون اُنکو دیکھنا چاہیئے کہ ملکہ معظمہ نے کن وسائل سے اپنی زندگی مین حکومت کا اعلیٰ درجہ حاصل کیا تھا پس انہین وسائل کا وہ بھی اتباع و پیروی کرین +

سنہ ۱۸۸۸ع سے سنہ ۱۸۹۶ع تک

ان سنون مین ملکہ معظمہ کی ذات خاص کے تھوڑے ہی واقعات ہین اسلیئے سب کو یکجا لکھدیتے ہین کچھ سن وار لکھنے کی ضرورت نہیں ہے +

اگست ۱۸۸۸ء کے آخر مین ملکہ معظمہ گلاسگو مین تشریف فرما ہوئین یہان کی میونسپل کی عمارت کو دیکھا جس مین پانچ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ موسم خوب تھا۔ ملکہ معظمہ کا استقبال بڑی خیر خواہی کے ساتھ ہوا۔ اُنہون نے شہر کے بازارون کو دیکھا۔ انٹرنیشنل نمایشگاہ کا ملاحظہ کیا جسکو شہزادہ ویلز نے ۱۸۸۸ء مین کھولا تھا۔ اِس سال مین ۱۲ مئی کو ایک چھوٹا سا واقعہ پیش آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ کو کسقدر دہاقین کی رسوم سے محبت تھی۔ ونڈسر کے ہمسایہ مین ملکہ معظمہ سوار جاتی تھین گنوارون کا بڑا تہوار میڈے کا تھا۔ بعض لڑکے مئی کی جھنڈیان ہاتھ مین لیئے جاتے تھے۔ اور گیت گاتے تھے۔ ملکہ معظمہ نے اپنی گاڑی کو ٹھیرا کر لڑکون سے کہا کہ میرے سامنے گاؤ۔ اُنہون نے بہت خوش ہو کر گایا۔ اُن کو ملکہ معظمہ نے دس شلنگ انعام دیئے +

ایک اور ونڈسر کی حکایت ہے کہ فروری ۱۸۸۹ء مین ٹیمس کی سٹریٹ مین ملکہ معظمہ سوار جاتی

تہین رستہ مین ایک اندھا گاتا ہوا ملا۔ اُنہونیخ پل کے دربان کو حکم دیا کہ اسکو ایک فلورن میرے نام سے دیدے۔ دربان نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ اور جب اندھے کو معلوم ہوا کہ یہ انعام کسنے دیا ہے تو اُسکی خوشی کی انتہا نہ تھی ◆

شہنشاہ جرمنی کی وفات

ولیم شہنشاہ جرمن اکیانوے برس کی عمر مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رخصت ہوا۔ وہ ملکہ معظمہ کا دوست صادق تہا۔ اسکا نام انگلستان اور جرمن مین ادب تعظیم کے ساتھ لیا جاتا تھا۔ اسکا جانشین اسکا بیٹا اور ملکہ معظمہ کا داماد تہا۔ گر افسوس ہر کہ وہ باپکے مرنے کے بعد نہیا نوے ۹۹ دن جیا۔ اِس اثنا مین ملکہ معظمہ جرمنی مین گئین اور شہنشاہ بازو کو پرسہ دیا اور اپنے داماد شہنشاہ کی عیادت کی۔ اسوقت اُسکے تندرست ہوجانے کی امید تھی۔ اِس سخت علالت مین ملکہ معظمہ نے داماد کا صبر و استقلال دیکھا اسپر حیرت ہوئی۔ انہون نے بڑی محبت سے اسکی دلداری کی۔ مگر انکے اختیارات سے باہر تھا کہ وہ ہولناک واقعہ ناگزیر کو روک دیتین کہ اُن کی چہیتی پیاری بڑی بیٹی بیوہ نہ ہوتی۔ ۱۵ جون کو شہنشاہ فریڈرک کا انتقال ہوا۔ اِس داماد کا جانشین ملکہ معظمہ کا نواسا شہنشاہ جرمنی ہوا ◆

ملکہ معظمہ کی سیاحت

اِس سال مین ملکہ معظمہ نے اپنے باہر رہنے کے دنون مین شہنشاہ فرنسز جوزف آئیس بروک سے ملاقات کی۔ یہ اول دفعہ تھی کہ ملکہ معظمہ نے ملک آسٹریا مین قدم رکھا تہا یہ ملاقات بالکل بے تکلف تھی مگر جس ریلوے اسٹیشن پر ملکہ معظمہ اُترین وہ پہولون سے گلزار و چمن بنایا گیا تہا۔ سیلون تک دہاقین کی بہیڑ اسلیئے لگی ہوئی تھی کہ شاید ہم کو قیصرۂ ہند کی زیارت نصیب ہوجائے ایک برگر نے چلا کر کہا کہ مین سب سے زیادہ طاقتور مطلق العنان بادشاہ کو دیکھنا چاہتا ہون۔ اس گستاخانہ گفتگو پر وہ نکالدیا گیا۔ مگر وہ بھی اپنے ارادہ کا ایسا پکا تہا کہ سیڑھی لگا کے سٹیشن پر چڑھ گیا اور چہنی کی پوٹ پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا ◆

سال آئندہ کے موسم بہار مین ملکہ معظمہ نے شہزادی بیاٹرس کے ساتھ مانی ایرنیٹر ایک نہایت خوشنما و پرفضا مقام مین اقامت کی یہان کے گونٹ نے اس مقام کی آراستگی مین جو ملکہ معظمہ کی شان کے شایان تھی نہ روپے کے خرچ کرنے مین صرفہ کیا نہ محنت اُٹھانے مین کچھ کمی کی سب سے زیادہ عمدہ ضیافت طبع تھی کہ اُسنے ملکہ معظمہ اور شہزادی کے لیئے اپنا کتبخانہ کہولدیا

آرٹس کی عمدہ عمدہ کتابین اور نفیس نفیس روغنی نقشے مطالعہ کے لیئے مہمانون کے سامنے رکھدیئے
ملکہ معظمہ باہر جاتی تھین کہ انہون نے ایک بوڑھے آدمی کو مچھلیان پکڑتے ہوئے دیکھا اور اُسکے
پاس جاکر اُنہون نے پوچھا کہ تم کو کس قسم کی مچھلی پکڑنے کی امید ہے اُس نے جواب دیا کہ عالیجناب
ملکہ فلان قسم کی مچھلی کی۔ اسپر ملکہ معظمہ کو حیرت ہوئی کہ مجھہ مین کوئی علامت ملکہ ہونے کی نہ تھی پھر
اِس نے کس طرح پہچان لیا کہ مین ملکہ ہون کہ وہ مجھے ملکہ کہکر میرا مخاطب ہوا۔ اُنہون نے اُسسے
پوچھا کہ تم نے مجھے ملکہ کیونکر پہچانا تو اُسنے کہا کہ کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ آپ کو سوائے ملکہ ہونے
کے کچھہ اور جانے۔ یہ جواب با صواب ایسا تھا کہ جسکی توقع نہ تھی کہ وہ یہ دیگا ✤

اگست ۱۸۸۹ء مین ملکہ معظمہ ویلز مین تشریف لے گئین۔ پہلے ۱۸۵۲ء مین وہ اپنے
شوہر کے ساتھہ یہان آئی تھین۔ میونی سپل نے جو ایڈریس دیا اُسکا جواب ویلزی زبان مین دیا۔
پیسل مین ایک شخص نے انکو ایک چھڑی نذر دی۔ اور بالا مین اُنکی جھیل کا نقشہ ایک شخص نے پیشکش
کیا۔ دونون کو جواب ویلز زبان مین یہ دیا کہ یہ تمہاری نذر بڑی خوبصورت ہے۔ مین اُسکی بڑی احسانمند
ہون۔ آپنے بڑی مہربانی کی۔ ویلز کی سیر کو ختم کر کے وہ سنڈرنگ ہم مین شہزادہ ویلز سے ملنے گئین
وہان کسانون نے خیر مقدم کی ایڈریس دی تو اسکا جواب ملکہ معظمہ نے یہ فرمایا کہ تم نے جو اپنی خیرخواہی
کے سبب سے مجھے ایڈریس دی ہے اُس سے میرا دل بہت خوش ہوا۔ جن بے ریا سچے الفاظ مین تم نے
مجھے سنڈرنگھم مین آنے کی مبارکباد دی ہے اور جن محبت و شفقت آمیز الفاظ مین شہزادہ ویلز اور
شہزادی ویلز کا بیان کیا ہے مین اُسکا شکریہ ادا کرتی ہون۔ مین سترہ برس کے بعد یہان آئی ہون
مین یہان اسوقت آئی تھی کہ میرا بیٹا بیمار تھا جسکو خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے میرے لیئے اور
قوم کے لیئے زندہ سلامت رکھا۔ یہ میری بڑی خوشی ہے کہ یہان اسکے اور تمہارے پاس مین پھر
آئی ہون۔ اور سارے گھر کو خوش و خرم دیکھا اور اُس دلی محبت کو دیکھا جو مالک زمین اور نیک کسان کے
درمیان ہونی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ طرفین مین جو یہ محبت و یگانگی ہے وہ مدت تک قائم رہیگی
اور تم کو خوشحال اور نیک اقبال بنائے گی۔ اور ویلز کے شہزادے اور شہزادی کے دلون مین سنڈرنگھم
کے کسانون کی محبت پیدا کرے گی ✤

شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز کے گھر مین کوئی اور شادی بیاہ نہین ہوا مگر سال گذشتہ مین خود اُنکا

آپس ہی مین بیاہ ہوا جسکو چاندی کا بیاہ کہتے ہین جس مین ملکہ معظمہ بھی شریک ہوئی تھین اور بڑی دہوم دہام کی ضیافت اس تقریب مین ہوئی تھی۔ اب آخر جولائی ۱۸۸۹ء مین اُنکی بڑی بیٹی شہزادی لوئی کی شادی ڈیوک فائف سے ہوئی۔ شادی کے ملکہ معظمہ صبح کو سویرے اُٹھین اور ایک خاص قاصد کے ہاتھ پوتی کو نکاح ہونے سے پہلے خط بھیجا۔ قصر بکنگھم کے ایک پرائیویٹ چیپل مین شادی کی رسم ادا ہوئی۔ ملکہ معظمہ اس نکاح مین موجود تھین۔ اور اس نکاح سے بہت خوش تھین *

اکتوبر ۱۸۹۱ء مین بالموریل مین بیٹن برگ کے شہزادہ کے گھر مین بیٹا پیدا ہوا اور ۲۹۔ اکتوبر کو اُسکو اصطباغ دیا گیا۔ کریگ گودان مین لکڑی کی مشعلون کی روشنی ہوئی۔ ملازمین کی عورت مرد بچے مشعلون کو ہاتھون مین لیکر چلے۔ اُنکے آگے باجا بجتا تھا۔ وہ خوب ناچتے ہوے اصطباغ کی مجلس مین گئے۔ اس بچے کے اصطباغ دینے کے لیئے ایڈنبرا مین وہ سونے کا حوض منگایا گیا جس مین ملکہ معظمہ کی اولاد اصطباغ پاتی تھی۔ ملکہ معظمہ خود بچہ کو گود مین لیکر اصطباغ کے لیئے آرچ بشپ کے پاس آئین۔ اوسبورن مین یا ونڈسر مین یا بالموریل مین جب نون مین اولاد کی اولاد پیدا ہوئی تو وہ دن اُنکی بڑی خوشی کے ہوتے۔ انکی برابر کوئی شخص بچون کی باتون کو نہین سمجھتا تہا۔ وہ اس بات پر عاشق تھین کہ بچون کو خوش دیکھین۔ وہ کبھی بچون کے غل مچانے اور ہنسنے اور قہقہے مارنے سے آزردہ نہوتی تھین *

بالموریل کے واقعات

جون ۱۸۹۲ء مین حکم دیکر ہنٹر رلے سرکس کو بالموریل مین بلایا۔ اُسوقت یہ سرکس خستہ حال ہو رہا تھا اسکی اُنہون نے مدد کرکے مرفہ الحال بنادیا۔ اس سرکس مین بچون کو ساتھ لیکر دو دو گھنٹے تک اُنکو تماشا دکھاتی تھین *

۱۸۹۲ء بڑے رنج و غم کا سال تھا۔ اس سال مین وکٹر ڈیوک کلیرنس کا انتقال ہوا جو شہزادہ ویلز کا بڑا بیٹا تھا۔ ۱۴۔ جنوری ۱۸۹۲ء کو ڈیوک کلیرنس نے اپنی شادی کرنیکے لیئے ڈچس ٹیک کی بیٹی وکٹوریا میری کو پسند کیا تہا جسکو اُنکی دادی بھی پسند کرتی تھین۔ اس قرابت نسبت کی سب کو خوشی ہوئی۔ یہ شہزادی صورت شکل مین شہزادی ویلز سے بہت مشابہت رکھتی تھی بزرگون کی محبت کا اقتضا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے عزیز خوردون کے پیار سے نام رکھ لیتے ہین اس شہزادی کا

ملکہ معظمہ کے پڑپوتے کا [illegible]

پیاپ کا نام مے تہا۔ لوگون کو بڑی خوشی اس قرابت نسبت کی اس سبب سے تھی کہ دونون دولھا دُلھن انگلستان کے تھے۔ اور یہین دونون نے تعلیم و تربیت پائی تھی۔ شادی مین بڑے بڑے تحفے دینے کے لیئے تیار ہو رہے تھے۔ دولہا کے گھر یہ نوجوان دلہن اور اُنکے ماں باپ مہمان آئے ہوئے تھے کہ ڈیوک کلیرنس کو انفلوئنزا ہوا اور اُسکے ساتھ نمونیا ہوا۔ ۱۱۔ کو لوگ بیماری کا حال سُن کر غمزدہ ہوئے۔ مگر اس بیماری مین کچھ جان کا خوف و اندیشہ نہین معلوم ہوتا تھا۔ شہزادے کو بخار اور ہوگیا اور ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔ اُنکے پاس سارا کنبا محبت کرنے والا اور خستہ دل شہزادی مے موجود تھی۔ شادی کی غمی ہوگئی۔ اِس سے زیادہ کیا اور کوئی غمناک حادثہ ہو سکتا ہے کہ نوجوان شہزادہ اپنی سالگرہ کے چند روز بعد اور اپنی شادی سے چند ہفتے پیشتر دنیا سے چل بسا جس سے خوشی کی ساری امیدین اس طرح جاتی رہین کہ جنکا سان گمان بھی نہ تہا ع این ماتم سخت است کہ گوئند جوان مرد ٭ شہزادہ کے آخری دیدار دیکھنے کے لیئے ہزارہا دعاتی آئے۔ ماں باپون اور دادی کو حد سے زیادہ اس انتقال کا ملال ہوا۔ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو البرٹ چپیل مین ونڈسر کے اندر تجہیز و تکفین ہوئی۔ اُسدن ملکہ معظمہ نے ہوم سکرٹری کو اوسبورن سے یہ خط لکھا کہ مجھپر کوئی حادثہ اِس سے زیادہ غمناک نہین واقع ہوا جو اَب واقع ہوا ہے۔ اسکے لیئے میری سلطنت کے ہر حصہ کی رعایا نے اپنی سچی خیرخواہی و محبت و ہمدردی کا اظہار کیا۔ اسلیئے مجھے پھر یہ موقع ملا ہے کہ مین اُن باتون کو کہون جو میرے دلپر منقش ہین۔ یہ میری بدنصیبی ہوش ربا و دلگداز واقع ہوئی ہے کہ میرا چہیتا لاڈلا پوتا عین ایام شباب مین دنیا سے سدھارا جس سے اسکے سارے ارمان و امیدین منقطع ہوگئین۔ وہ بڑا اشراف ہر دلعزیز تہا۔ اسکو سب لوگون کے عزیز بن جانے کا ڈھب آتا تھا۔ اسکے جگر خستہ ماں باپون اور دلفگار عزیز نوجوان دلہن اور اسکی عاشق زار دادی کے لیئے یہ حادثہ بڑا جانکاہ ہے۔ مگر خدا کی مرضی کے آگے سوائے سر جھکانے کے اور کوئی چارہ نہین ہے ایسی مصیبت کے وقت مین لاکھون آدمیون کی ہمدردی کا کرنا میری جان کے لیئے راحت ہے مین اپنی اور اپنے بچون کیطرف سے اُنکی بدل ممنون منت ہوتی ہون۔ مین اپنے پوتے کو ایسا ہی چاہتی تھی جیسے کہ بیٹے کو۔ اور وہ بھی میرا فرمانبردار ایسا ہی تہا جیسا کہ بیٹا۔ اسکے رنج و ماتم مین میرے ساتھ لوگون کا ہمدردی کرنا اور شہزادے کی قدرشناسی کرنا مجھے تسکین دیتا ہے اور کیسے

غم کو گھٹاتا ہے۔ میرے آخر تین ۳ سال کی سلطنت مین مجھے سخت رنج و الم ہوئے ہین اگرچہ محنت
و تفکرات جو ابد بیان جو میری فرمانروائی کے لیئے ناگزیر ہین بہت بڑی ہین اسلیئے میری خدا
سے یہی بڑی دعا و التجا ہے کہ وہ مجھے صحت اور طاقت ایسی دے کہ مین آخر دم تک اپنے ملک اور
سلطنت کی بھلائی و بہبودی و صلاح و فلاح کے کام کرتی رہون فقط   وکٹوریا آر آئی

ملکہ معظمہ نے ایک مہینے سے زیادہ مارچ و اپریل سنہ ۱۸۹۲ء مین کوسٹے پیل مین کہ یہ ایک مقام
جنوبی فرانس مین بڑا خوشنما پر فضا و دلکش و دلربا ہے۔ یہان سے روانہ ہونے سے پہلے اپنے یہان
آنے کی یادگار کے لیئے ایک خیرات خانہ مین چار بستر بھیجے۔ باقی موسم بہار و خزان بالمورل مین
اور موسم گرما اوسبورن مین بسر کیا جہان انکا نواسہ نوجوان شہنشاہ جرمن آیا۔ اس سال ۱۸۹۲ء
مین آپکے پاس دو مہمان عجیب آئے۔ ایک سائبیریا سے مس کیٹ مارسڈین وہ جذامی پرور تھین
یعنے جو لوگ جذام کے مرض مین مبتلا تھے اُنکی پرورش کرتی تھین۔ دوسری لائبیریا سے ایک
بڑھیا حبشن آئی تھی جسکا نام مارتھا رکس تہا۔ وہ ملکہ معظمہ کی فقط زیارت کے لیئے ساڑھے تین ہزار
میل مسافت طے کرکے آئی تھی۔ اُسکا قد پونا تہا عمر چہتر ۷۶ برس کی تھی۔ وہ ابتداء عمر مین لونڈی تھی
یہان آنے کے سفر خرچ کے واسطے پچاس برس سے وہ روپیہ بچاکر جوڑتی تھی۔ جب اس سفر خرچ کے
لیئے روپیہ جمع ہوگیا تو اِس ملک کی طرف رخ کیا۔ اور چلی اور یہان آئی۔ ملکہ معظمہ کو اُس نے ایک
سوزن کاری کپڑا نہایت خوشنما نذر دیا۔ اسپر لائبیریا کے قہوے کے درختون کی ساری صورتین
جن مین وہ پھل لاتے ہین کڑھی ہوئی تھین۔ اس حبشن نے یہی کہا کہ ہمارا دوست صرف انگلینڈ ہے
جب سے ہمنے یہان قدم رکھا ہے۔ ہم آزاد ہین۔ ہم سب انگلینڈ سے محبت رکھتے ہین اور ہم چاہتے
تھے کہ اسکے عمدہ آدمیون کو اور اسکی ملکہ کو دیکھین۔ ہم اسکو مان کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہین۔
مین لنڈن مین جاکر ملکہ کو دیکھنا چاہتی تھی گو مین جانتی تھی کہ مین اُس سے باتین نہین کر سکونگی
مگر اُسکے پاس سے گزرکر اُسکو دیکھہ لونگی۔ بعد اس زیارت کے اپنے گھر لائبیریا کو جاؤنگی اور راضی خوشی
مر جاؤنگی۔ خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ مین ملکہ کو دیکھونگی۔ مین جانتی ہون کہ اسکو دیکھونگی۔ ملکہ معظمہ نے
اِس مضبوط بڈھی عورت سے ملاقات بڑی مہربانی سے کی اس سے ہاتھ ملایا اور اُس سے باتین کین
مس مارتھا رکس بہت خوش خرم اپنے گھر گئی ❊

ملکہ معظمہ کا مختلف مقامون مین رہنا اور عجیب مہمانون سے

واقعات سنہ ۱۸۹۳ع

سنہ ۱۸۹۳ع کے واقعات عظیم یہ دو تھے ایک یہ کہ امپیریل انسٹی ٹیوٹ کا کھولا جانا
دوسرا یہ کہ ڈیوک یورک و ویلز کی شادی شہزادی مے سے - ۱۲ مئی کو انسٹی ٹیوٹ کھولا گیا - ملکہ معظمہ
تشریف لائین اور تختگاہ پر جلوہ افروز ہوئین - شہزادہ ویلز نے ایک مختصر ایڈریس پڑھا جس مین
یہ بیان تھا کہ اس انسٹی ٹیوٹ کے سبب سے مکینیکل اور سائنٹفک تعلیم کو ترقی ہوگی اور ملکہ معظمہ کی
سلطنت مین تجارت بڑھیگی ملکہ معظمہ نے اس ایڈریس کا جواب بیٹھے ہی بیٹھے پڑھا - اسکے بعد گانا ہوا - دعا مانگی
گئی - پرنس ویلز نے کہا کہ انسٹی ٹیوشن کھولی جائے - ایک سونے کی کنجی جس مین جواہر جڑے ہوے
تھے ملکہ معظمہ کے دست مبارک مین دی جس سے انہون نے ایک کل کو کو کا تو ٹور کا گھنٹہ بجا
اور پارک مین توپین چھوٹین - سب کو معلوم ہوگیا کہ رسم پوری ادا ہوگئی ٭

ماہ جون سنہ ۱۸۹۳ع مین ملکہ معظمہ کن سنگ ٹن کے باغون مین گئین کہ اپنے اس سٹے ٹیو کو
کھولین جو انکی بیٹی شہزادی لوئیزا نے انکو نذر مین دی تہی - اس تقریب مین ملکہ معظمہ کے سب اہل
وعیال موجود تھے - مینہ جھم جھم برس رہا تھا اور سیر و تماشے کو ٹھنڈا کر رہا تھا شہزادی لوئیزا فن
حجاری مین خوب مہارت رکھتی تہین - انہون نے یہ سٹے ٹیو بڑی خوبصورت بنوائی تھی انہون نے
مان کے ہاتھ مین ایک رسی دی جسکو انہون نے شہزادہ ویلز کے حوالہ کیا انہون نے اور دو آدمیون
کی مدد سے رسی کو کہینچ کر سٹے ٹیو کی پوشش کو ہٹایا - پھر ملکہ معظمہ نے یہ فرمایا کہ تم نے خیرخواہی سے
ایڈریس دیا اور میری جوبلی کی یادگار مین یہ سٹے ٹیو اس جگہ قائم کیا جہان مین پیدا ہوئی تھی اور اپنی
تخت نشینی تک رہی سہی تھی - اس موقع پر مجھے یہان آنے سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ مین اپنے پرانے
قدیمی گھر مین یہ دیکھنے آئی ہون کہ میری بیٹی نے ایک نہایت عمدہ میرا سٹے ٹیو اپنی تجویز سے بنایا جسکو
مین نے کھولا ٭

یہ سٹے ٹیو سنگ مرمر کا تھا اور اس کی صورت وہ ہے جو تاجپوشی کے وقت ملکہ معظمہ کی
شکل تھی اسکی کرسی پر یہ کتابہ ہے ٭

وکٹوریا آر
سنہ ۱۸۳۷

اس محل کے سامنے جس مین وہ پیدا ہوئی تہین اور اپنی تخت نشینی تک رہی تہین - انکی خیرخواہ

ہر عایاے کن سنگٹن نے یہ سٹے چو قائم کیا ہے۔ یہ کام انکی بیٹی کا ہے جسنے انکی پنجاہ سالہ سلطنت کی یہ یادگار بنائی ہے +

دوسرا واقعہ یورک کے ڈیوک کی شادی کا یہ ہے کہ ۳۔ مئی ۱۸۹۳ء کو سرکاری طور پر مشتہر ہوا کہ ڈیوک یورک جو شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز کا صرف ایک زندہ بیٹا ہے اسکی شہزادی وکٹوریا میری سے قرابت نسبت ہوئی ہے وہ اکلوتی بیٹی ٹیک کے ڈیوک اور ڈچس کی ہے۔ ان دونون کا نکاح ۶۔ جولائی کو قصر سینٹ جیمس مین ہوگا۔ سب کو اس نکاح کی خوشی تھی۔ شہزادہ ویلز کی شادی اور ملکہ معظمہ کی جوبلی کے سوا کبھی خیر خواہ رعایا کا ہجوم ایسا نہین ہوا جیسا کہ اس شادی مین۔ نکاح حسب دستور پڑھایا گیا۔ نکاح کے وقت ڈنمارک کا بادشاہ اور انکی ملکہ اور زار ویچ جو اب روس کا شہنشاہ ہے موجود تھے۔ جب چارون طرف ملکہ معظمہ کے پاس مبارکبادین آچکین تو انہون نے اپنی رعایا کو یہ خط لکھا کہ بیشک میرے لیئے یہ بات نئی نہین ہو کہ میری شادی اور غمی مین رعایا نے اپنی عام خیر خواہی اور ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اسکا اثر میرے دلمین ہو۔ مین خوب جانتی ہون کہ میری وسیع سلطنت کی رعایا خوب واقف ہو کہ انکی ساری خوشیون اور غمون مین میرے دل کا حال کیا ہوتا ہے۔ میرے اور میری رعایا مین باہم یہ دلبستگی اور پیوستگی سلطنت کی اصلی قوت ہو +

شہزادہ جہاز رانی کے فن سے خوب واقف تھا کل بحری سر رشتون اور کارخانون مین اسکی نسبت سب نیک رائے رکھتے تھے۔ شہزادی اپنی حسانت اور شرافت و لیاقت کی شہرت کے سبب ہر دلعزیز تھی۔ دنیا سے سب سے بڑے شہر مین اسکی شادی کی نہایت گرمجوشی سے خوشی ہوئی اس شادی کا کوئی مخالف نہ تھا۔ جب نکاح سے وقت آرچ بشپ نے پکار کے کہا ہو کہ اگر کوئی شخص یہ جانتا ہو کہ اس مرد کا اس عورت کے ساتھ نکاح کا کوئی سبب مانع ہو تو وہ کہدے۔ یہ سن کر سب خاموش تھے۔ نکاح پڑھایا گیا +

پوتے کی شادی پر ایک سال کے قریب گزرا تھا کہ ملکہ معظمہ کے پاس تار آیا کہ وائٹ لوج رچمنڈ پارک مین اس نئے بیاہے ہوئے کے ہان بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اس شہزادہ کو ۱۶۔ جولائی ۱۸۹۴ء کو اصطباغ دیا گیا۔ اسکی شادی بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ اصطباغ کی اطلاع کے لیئے رچمنڈ کے گھنٹے بجے۔ پردادی صاحبہ اس تقریب مین شریک ہونے کے واسطے ونڈسر سے تشریف لائین

وہائٹ لوج روم مین شہزادہ ویلز اور انکی بی بی اور کل اراکین خاندان شاہی اور ڈارچ اور شہزادی ایلکس جمع ہوئے۔ اصطباغ کے حوض کے سامنے ملکہ معظمہ بیٹھین اور پرپوتے کو گود مین لیا اور اصطباغ کے واسطے آرچ بشپ کو دیا۔ اور اسکے نام اڈورڈ البرٹ کرشچن جارج اینڈر پوئیٹرک ڈیوڈ لکھے گئے۔ خاندان شاہی کے بارہ رکن لڑکے دہرم مان باپ بنے۔ ملکہ معظمہ کا ایک فوٹو اتارا گیا جس مین انکی گود مین پرپوتا بیٹھا ہے ✤

۱۸۹۴ء کے شروع ملکہ معظمہ پھر فلورنس فریڈرک مین تشریف لے گئین فلورنس مین اٹلی کا شاہ مع ملکہ کے انسے ملنے آیا۔ کوبرگ مین وہ بیاہ مین شریک ہوئین جو گرینڈ ڈیوک ہسی اور شہزادی سیکس کوبرگ کے درمیان مین ہوا۔ ۱۸ سال گزرنیکے بعد وہ اپنے پیارے شہر کوبرگ مین آئین جو انکی شوہر کی جنم بھوم تھی۔ یہان لوگون نے انکا خیر مقدم بڑی گرمجوشی اور خوشی سے کیا جب وہ انگلینڈ واپس گئین تو انہون نے شہر کے بارگوماسٹر کو لکھا کہ مین تمہارے شہر مین بہت خوش رہی اسکا شکریہ ادا کرتی ہون اس سبب سے وہان ملکہ معظمہ اور بھی زیادہ ہر دلعزیز ہو گئین ✤

۱۴۔ نومبر ۱۸۹۴ء کو ونڈسر مین طوفان آیا۔ وہان اولیائے دولت مقیم تھے۔ طغیانی آب سے آس پاس لوگون پر بڑی آفت آئی تھی۔ انکی مدد انہون نے اپنی رافت جبلی سے بہت کی شاہی بورچی خانہ مین سیکڑون گیلن سوپ ان آفت زدہ غربا کے لیئے پکتا تھا۔ اسکے سوا طرح طرح سے انکے دکھ درد کے دور کرنے کا درمان کیا۔ ایک دفعہ شاہی بورڈ مین گاس کی روشنی آتی موقوف ہوئی تو خود کیسل مین لیمپون اور شمعون سے روشنی کا انتظام کرا دیا ✤

۱۸۹۵ء کے موسم بہار مین ملکہ معظمہ چیربورگ مین جہاز البرٹ وکٹوریا مین سوار ہو کے سی میز (نائس) اور ڈارم سٹاٹ مین گئین اور ڈارم سٹاٹ مین گرینڈ ڈیوک اور ڈچس ہسی کی مہمان ہوئین۔ یہان ان کا نواسہ جرمن کا شہنشاہ اور انکی بڑی بیٹی بیوہ ملنے آئے۔ شروع مئی مین ملکہ معظمہ نے ونڈسر مین مراجعت کی۔ ۲۴ مئی کو انکی چھہترین سالگرہ بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ ۲۵ مئی کو شہزادہ نصر اللہ خان پسر امیر عبدالرحمن خان والی کابل کو بلایا اور ان سے ملاقات کی۔ تین دن بعد اولیائے دولت بالمورل مین گئے اور سارا مہینہ وہین بسر کیا۔ ڈیوک فائف کے مکان مارلوج مین آگ لگی۔ اس آتشزدگی کو ملکہ معظمہ خود دیکھنے گئین۔ اور تھوڑی

دیر تک دیکھتی رہین۔ جب موسم خزان مین پھر آئین تو اس مکان کے از سر نو تعمیر کرنے مین بڑی توجہ کی اور ۱۵۔ اکتوبر کو اُسکی بنیاد کا پتھر رکھا۔ وسط جولائی مین اوسبورن مین تشریف لائین اور آخر اگست تک وہین رہین۔ شہنشاہ جرمن اُنسے یہان ملنے آیا۔ اُسکے اعزاز کے لیئے بڑی دعوت کی۔ کبھی کبھی وہ ایبرجیلڈین مین شہنشاہ خانم فرانس سے ملنے جاتی تھین*

بڑے دن کے کل ایام اوسبورن مین بسر کیئے۔ وہان انکا سارا کنبہ جمع ہو گیا تھا بڑے دن کا درخت روشن کیا گیا۔ چھوٹے چھوٹے بچون کا دل بزرگون نے انکو چیزین دیکر باغ باغ کیا۔ میز پر جب کھانے چنے جاتے تھے تو بچے خوشی کے مارے تالیان بجاتے تھے بیٹن برگ کے بچے بڑے خوش تھے۔ انکو اسکی کچھ خبر نہ تھی کہ اُنکے سر پر یہ سخت مصیبت آنے والی ہے کہ باپ کا سایہ اُنکے سر سے اُٹھ جائیگا۔ اُن کا باپ اشانٹی کی مہم مین گیا تھا۔ مغربی افریقہ کے بخار مین وہ مبتلا ہوا اور اُسی بخار سے موت کے پنجہ مین گرفتار ہوا۔ یہ خبر جسوقت آئی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ خاندان شاہی پر آسمان ٹوٹ پڑا۔ یا اسپر بجلی گری۔ اِس شہزادہ کی جب سے شادی شہزادی بیاٹرس سے ہوئی تھی۔ اُسنے انگلینڈ ہی کو اپنا وطن اور گھر بنا لیا تھا اور اہل انگلستان اسکی قدر و منزلت ایسی ہی کیا کرتے تھے کہ گویا وہ یہین کا شہزادہ ہے۔ اُسکی لاش خوشبوؤن مین بسی ہوئی انگلینڈ مین آئی۔ ۵۔ فروری کو جسم خاکی نے اپنا ہیا نہ اعزاز کے ساتھ اپنی آرامگاہ مین دفن ہو کر آرام جاودانی حاصل کیا۔ انکی شادی شہزادی انگلینڈ سے وپنگھم کے چرچ مین ہوئی۔ وہین وہ اب سوتے ہین حشر کے منتظر ہین جس دن اُٹھینگے ایک ہفتہ کے بعد گزٹ مین ملکہ معظمہ کا یہ خط مشتہر ہوا*

اوسبورن ۱۴۔ فروری ۱۸۹۶ء

ایک دفعہ مین اور اپنی نیک خواہ رعایا کی شکر گزار ہوتی ہون جسنے میرے اس سخت صدمہ جانکاہ مین نہایت سرگرمی سے میری ہمدردی کی ہر چہ مجھپر اور میری بیٹی شہزادی بیاٹرس پر واقع ہوا۔ اِس غم نے تو میرے ہوش حواس کم کر رکھے ہین مجھے دوسرا رنج ہے ایک میرا بیٹا میرے گھر کا اُجالا مرا۔ دوسرے میری لاڈلی بیٹی کا شوہر مرا جسپر وہ عاشق تھی۔ مین اُس سے کمال محبت رکھتی تھی یہ بیٹی کبھی مجھسے جدا نہین ہوئی۔ وہ میری ہمیشہ غمخوار اور غمگسار ہے۔ اُسکی خوشی و راحت کا ہمیشہ رہنا

میرے لیئے ایسی سخت مصیبت ہی جسکی مین متحمل نہیں ہوسکتی۔ لیکن میری قوم کی ہر قسم کی جماعت
جو میری اور میری بیٹی کی ہمدردی کرتی ہے۔ اس سے میرے دل کی تسکین و تشفی ہوتی ہی مین اپنی
قوم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون جسنے جوانمرد نیک نہاد شہزادہ کی قدر و منزلت کی۔ اُس نے
اِس ملک مین سکونت اختیار کی اور اسی ملک کے لیئے اپنی جان قربان کی۔ میری پیاری بچی شہزادی
تسلیم و توکل و استقلال و راضی برضاء الٰہی کی ایک مثال ہی فقط وکٹوریا آر آئی

جب شہزادہ کی تجہیز و تکفین ہوچکی تو بیوہ شہزادی نے اپنے چارون بچون سمیت سمی فیر
(نائس) مین سکونت اختیار کی۔ ۱۱۔ مارچ کو ملکہ معظمہ بھی یہین آگئین اور تین ہفتے تک یہان مقیم
رہین۔ یہان کا ہوٹل انکی سکونت کے لیئے مہیا کیا گیا تھا۔ بہت سے شہزادے اُنسے ملنے آئے
تھے یہان کا حسن منظر بڑا دلکشا و پرفضا تہا۔ ایسکے باغ فردوس سے کچھ کم نہ تھے۔ نیچے سمندر اوپر
آسمان و دونون اپنی نیلگونی کا تماشا دکھاتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنے بچون کو ساتھ لیکر سیر فرماتی تہین
یہان ملکہ معظمہ سے اسٹریا کا شہنشاہ اور ملکہ اور شاہ بلجیم اور شہزادہ ویلز اور روس کی شہنشاہ بیگمین
اور شہنشاہ خانم یوجینی ملنے آئے۔ ملکہ معظمہ خود اُن سے ملنے کم گئین۔ نائس کے قریب لارڈ سیلسبری
اور انکی بی بی کو بلایا۔ اور اُنکے ساتھ چا پی۔ ۲۸۔ اپریل کو مچھلی والیون کی طرف سے آٹھ عورتون کا ڈیپو
ٹیشن آیا۔ وہ اپنی جماعت کا نہایت خوش لباس پہنے ہوئی تہین۔ اُنہون نے گلاب کے پھولون
کا ایک ٹوکرا نذر دیا۔

اگست ۱۸۹۶ع مین ملکہ معظمہ بالمورل مین گئین۔ شہزادی بیاترس اُنکے ہمراہ تہین
یہان ماہ ستمبر مین اُنسے ملنے شہنشاہ روس اور شہنشاہ بیگم آئے۔ ایک ہفتہ تک دعوتون کے بڑے
جلسے رہے۔ معاملات ملکی کے لیئے لارڈ سیلسبری بلائے گئے مگر یہ حال نہ کھلا کہ کیا معاملات ملکی
طے ہوئے اور اُنسے کچھ فائدہ ہوا یا نہین۔ یہ دونون مہمان عالیشان ۳۔ اکتوبر ۱۸۹۶ع کو اپنے
ملک کو روانہ ہوئے۔

یہ سال اس وسیع ملک پر جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کا نام دوسرا قیصرۂ ہند تھا بڑا نحس تہا سب
جگہ قحط پڑ رہا تہا۔ بمبئی مین طاعون سے ہزارون آدمی مر رہے تھے۔ کراچی اور پونا مین یہ وبا پھیل
رہی تھی۔

ملکہ معظمہ ۱۔ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو انگلینڈ فرانس کے جنوب کو اپنی سالانہ سیر کے لیئے گئین اور جہاز پر سے چیر بورگ مین اُترین اور خاص ٹرین مین بیٹھ کے نائس مین گئین۔ ۱۱۔ کی صبح کو ٹرین چند منٹ پیرس کے قریب ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر ٹھیری۔ وہان مسٹر فوری پریسیڈنٹ فرنچ ریپبلک سے ملاقات ہوئی۔ ملکہ معظمہ سیمیز مین اپریل کے آخر تک مقیم رہین۔ اور مئی مین ونڈسر مین آگئین ۔

بہت سے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ جشن جوبلی کے بعد حضرت علیا کاروبار سلطنت سے دستکش ہونگی۔ اور شہزادہ ویلز کو اپنا نائب السلطنت بنا کے فرائض وخدمات شاہی کو اُنکے سپرد کرینگی اور اپنی زندگی عزلت مین گزارینگی۔ مگر لوگون کا یہ خیال بالکل غلط نکلا حضرت علیا کی یہ تمنائے دلی تھی کہ تادم واپسین اپنے ملک کی حکمرانی اور خدمتگزاری کرین۔ حضرت موسیٰؑ کی نسبت اُنکی اسّی برس سے زیادہ عمر مین کہا گیا تھا کہ نہ انکی آنکھین دھندلی ہوئیں نہ اُنکی قدرتی قوت مین کمی آئی۔ سو یہی حضرت علیا کی نسبت اسّی برس کی عمر مین کہا جاسکتا ہے۔ جیسے کہ وہ اپنی عمر کے مختلف اوقات مین وجہ ہونے کی والدہ ہونے کی بیوہ ہونے کی نمونہ تھین ایسی ہی کہن سالی کی نمونہ ہین۔ اس پیرانہ سالی نے انکی رعایا کے دلون مین انکا اعزاز واحترام اور بڑھا دیا ہے ۔

ہم نے پہلے بابون مین بیان کیا ہے کہ حضرت علیا قبل از شادی اور بعد از شادی دن بھر کیا کیا کام کرتی تھین۔ اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ اسّی برس کی عمر مین کہ انکی بھوین تک سفید ہوگئی تھین دن بھر مین کیا کیا کام کرتی تھین۔ حضرت علیا کی عمر بھر یہ عادت رہی کہ وہ بہت سویرے صبح کے سات بجے یا بہت دیر لگی تو ساڑھے سات بجے خواب راحت سے بیدار ہوتین اور سنگار میز پر جاتین جہان ایک عورت لباس پہنانے مین اُنکی مدد کرتی۔ وہ سہاگ پنے مین بھی اپنے بناؤ سنگار مین زیادہ وقت نہ لگاتی تھین۔ بیوگی مین تو اُنھون نے پہلا لباس ہی بدل ڈالا تھا۔ ماتمی لباس پہنتی تھین زمانہ کی رفتار جو لباسون کی تراش خراش اور بننے سنورنے کے وضع و انداز پیدا کرتی تھی اُس سے وہ دور رہتی تھین۔ اُنھون نے کبھی اپنے تئین ایسا بنایا سنوارا نہین کہ وہ نوجوان معلوم ہون نہ کبھی سے کر بالون کی سفیدی کو چھپایا کہ بڑھیا نہ معلوم ہون عمر کی درازی اور رنج والم کی پریشانی نے چہرہ مین جو جھریان ڈالین اُنکے مٹانے مین کبھی کوشش

حضرت علیا کے دن بھر کے کام اور عادات

نہین کی ہو پیرانہ سالی مین بہی ایک حسن روحانی نورانی ایسا ہوتا ہی کہ وہ نوجوانی کے حسن جسمانی سے کم نہین ہوتا۔ حسن روحانی سنے اسّی برس کی عمر مین اُنکو اعلی درجہ کا جمیل و شکیل بنا رکھا تہا۔ حاضری کھانے مین صرف اُنکے اہل و عیال اُنکے ساتھ شریک ہوتے مہمان خواہ کیسے ہی عالیشان بزرگ اُنکے گھر مین ٹہیرے ہوئے ہون وہ اُسمین شریک نہین ہوتی تہین وہ کہلی ہوئی ہوا پر عاشق تہین اسلیئے وہ کسی سبزہ زار کے سایہ دار گوشہ یا میدانون کے ایستادہ خیمون مین حاضری تناول فرماتین جب وہ ونڈسر مین رونق افروز ہوتین تو سوار ہوکر فروگ مور مین تشریف لیجاتین اور ایک مصنوعی تالاب کے کنارہ پر حاضری نوشجان فرماتین جسکے پیچھے بڑے بڑے درخت اور پہولدار پودے اور جھاڑیان لگی ہوئی تہین۔ یہان تنہائی کا پورا لطف اُٹھاتین۔ جس مین وہ اپنے عہد شباب کی باتین یاد کرتین۔ کہ میری شادی کے بعد میری ماں ڈچس کنٹ یہان آنکر رہی تہین مین اُنسے یون ملا کرتی تھی وہ مجھسے یہ باتین کیا کرتی تہین۔ ملکہ معظمہ کو یہ ملکہ تہا کہ اُنکے عزیز و دوست جو موت کے سبب سے اُنسے جُدا ہو گئے تھے اُنکی صورتون کو اُنکی باتون کو بعینہ یاد رکھا کرتی تہین۔ حاضری کھانیکے بعد وہ مراسلات ملکی کو پڑھتین اور کاغذات شاہی پر دستخط فرماتین اور اپنے پرائیویٹ سکرٹری سے اپنے ارشادات کو لکھواتین۔ یہ کام کوئی آسان اور ہلکا نہ تہا۔ یہ ایک امر واقعی ہی کہ وہ جب تک کسی نوشتہ پر اپنے دستخط نہین کرتی تہین جب تک اُسکو پورا نہ پڑھ لیتین اور اُسپر کچھہ نہ کچھہ گفتگو نہ کر لیتین۔ یہ مشقت شاقہ اپنے اوپر گوارا کرتی تہین کہ ڈپلومیسی کی ساری پیچیدگیون پر اور سٹیٹ کے کل کاغذات پر اُنکو پورا پورا علم حاصل ہو۔ اسیوجہ سے اُنکی آخر عمر مین اُن کی رائین جو اُنکے پختہ علم اور تجربہ پر مبنی تہین بڑی وقعت سے دیکھی جاتی تہین۔ اور مدبران ملکی اُنکے تجربہ عظیم اور عقل سلیم و فہم مستقیم کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اور اُنسے مستفید ہوکر بڑے خوش ہوتے تھے۔ ان کامون سے فراغت پاکے وہ دوپہر کے بعد فٹن مین سوار ہوتین جس مین ایک گدھا جتا ہوا ہوتا۔ اُسکی باگین وہ اپنے ہاتھ مین لیکر اُسکو چلاتین۔ حضرت علیا موسم کے اثر سے ذرا بھی نہین ڈرتی تہین۔ کڑاکے کے جاڑے کی صبح کی تیز ہوا سے اُنکا چہرہ روبرو ہوکر ایسا مقابلہ کرتا جیسے کہ کسی تندرست زبردست نوجوان کا۔ اسیلیئے بہت کم اُنکا یہ سوار ہونا ناغہ ہوتا تہا۔ سواری کے ساتھ چار خدمتگار ہوتے اور نصف درجن نہایت خوبصورت شائستہ

بایستہ کئے ہوتے جو کبھی بہو کنے سے حضرت علیا دماغ پریشان نہین کرتے ۔ اس سواری کے
بعد لنچین لوشجان ہوتا جس مین اُنکے سب مہمان شریک ہوتے ۔ بچے اکثر اُنکے ساتھ لنچ کہاتے
لنچ کہانیکے بعد ملکہ معظمہ پہر سوار ہوتین اور اسمین اکثر دو گھنٹے صرف کرتین ۔ اسکے بعد اُنکو وقت
فرصت ملتا بشرطیکہ ہم اس لفظ فرصت کو اُس گھنٹے کے ساتھ دن بہر کے کامون سے جدا کرکے
استعمال کرسکین جس مین وہ اپنے خطوط لکہا کرتی تہین ۔ اُنکی مراسلت بہت وسیع تہی جسمین غیر
اپنے پرائیویٹ سکرٹری کو دخل دیتی تہین اور نہ وہ اسکا کچہہ ذکر کرتی تہین ۔ لنکے عزیز رشتہ دارون
کا ایک لشکر تہا فقط اُنہین کے خط اُنکے پاس نہین آتے تہے بلکہ اُن عورتون اور مردون کے
پاس سے اُنکے پاس خطوط آتے تہے جن کو انہون نے اپنی دوستی سے مشرف کر رکھا تہا گو
نہ وہ کسی شاہی خاندان مین سے تہے نہ شاہانہ درجہ رکہتے تہے ۔ شاید بہت کم لوگ اس امر سے
واقف ہونگے کہ حضرت علیا اور ملک الشعرا ٹنی سن کے درمیان باہم خط وکتابت تہی جب
ملک الشعرا کی وفات کے بعد اُسکی لائف چہپی ہے تو معلوم ہوا ہے کہ ملکہ معظمہ کو ملک الشعرا نے
اُنکے شوہر کے انتقال کے بعد ایک تعزیت نامہ بہیجا تہا ۔ اب جب ملک الشعرا کے رنج کا وقت آیا
کہ اُن کا بیٹا لائی اونیبل مرگیا جسکے سبب سے اسکا سارا گہر رنج والم مین غرق ہوگیا تو فوراً ملکہ معظمہ نے
بہی وقت پر یہ تعزیت نامہ لکہا کہ مین یہ بیان کرنا چاہتی ہون کہ میرے دلمین جو بڑا گہرا اور سچا
رنج وملال اسبات کا ہی کہ آپ اسوقت سخت غم والم وماتم مین گرفتار ہین آپنے اورون کی تعزیت
مین بہت سے الفاظ وعبارات تسلی آمیز وتشفی انگیز لکہے ہین مجہے یقین ہی کہ وہی آپکے الفاظ
آپ کی تسکین کرتے ہونگے ۔ میرے الفاظ تعزیت کے آپ پر کچہہ اثر نہ کرینگے ۔ اسلیئے مین اُنسے نہ آپکو
تہکاتی ہون نہ آپکے رنج والم مین مداخلت کرتی ہون ۔ یہ بڑا ہولناک حادثہ جانکاہ ہی کہ کسی شخص
کے پلے پلائے بچے مرجائین اور مدتین برکار رہون کہ کوئی اور بچہ نوجوان ہو اور وہ یہ دیکہے جیسے کہ مین
دیکہہ چکی ہون اور آپ دیکہہ رہے ہین کہ چہیتا بیٹا مرگیا ۔ اور اُسکی دلفگار خستہ جگر نوجوان بی بی
نظرون کے سامنے رانڈ موجود ہے ۔ میرا دل اُس عزیز کا صدمہ اُٹہا چکا ہے جسکی مین بڑی احتیاط
او خبرداری کرتی تہی اور اُس سے محبت کرتی تہی ۔ پس میرا دل جو اس صدمہ جانخراش کو اُٹہا چکا ہے وہ
آپکے سینے رنج والم کرتا ہے مین چاہتی ہون کہ آپکو اور آپکی بی بی کو جو اس رنج والم مین گرفتار ہین خدا اسکے صبر دے

اِس دوپہر کی سواری کے بعد جو فرصت کا وقت ملتا تھا اُس مین وہ اپنا شاہی روزنامچہ لکھا کرتی تہین۔ یہ عادت اُنھون نے اپنی نوعمری سے اختیار کی تھی۔ اور آخر عمر تک اسکو نبہایا آپ کی مان جرمنی تہین جن کی یہ عادت تھی کہ استقلال کے ساتھ بہ ترتیب آئین کام کیاکرتی تہین یہی عادت مان کی اُنکے ورثہ مین آئی جسکے سبب سے وہ استقلال کا نمونہ و مثال بن گئین۔ اگر ان کے روزنامچہ کے آخری صفحے مطبوع ہوکر شائع ہون گے تو لوگ اُنکو بڑے شوق و ذوق سے پڑہین گے۔ وہ اِس وقتِ فرصت مین کتابین اور اخبارات و رسالے و میگزین پڑھا کرتی تہین اور یہ پڑہنا اُنکا ہر مقام کے مناسب حال ہوتا تھا جب بالموریل مین تشریف رکھتین تو سکوٹ لینڈ کے علم ادب اور کتابون کو مطالعہ کیا کرتین ۔٭

بعد دوپہر کی سواری اور ڈنر کے درمیان جو وقت بچتا تھا اُس مین اِس پیرانہ سالی مین اردو زبان منشی عبد الکریم صاحب سے سیکہا کرتی تہین۔ ملکہ معظمہ ہفت زبان تہین۔ اِس اردو زبان مین بہی اُنھون نے ایسی ترقی کی تھی کہ اُنکے استاد کو اسپر فخر تہا۔ کبہی کبہی وہ سوزن کاری اور زردوزی کا کام بہی کیاکرتی تہین۔ اُنکے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزین نمایشون مین دکہائی جاتی تہین۔ اور بازارون مین بکتی تہین۔ عورتون کا کام چرخہ کاتنے کا بھی ہے اُسکو بھی ملکہ معظمہ نے اپنی اسّی برس کی عمر مین چھوڑا نہین۔ بالموریل مین چرخہ بہی کاتا۔ وہ خود کانون پر سودا خریدنے بہی جاتی تہین۔ پہلے اپنے شوہر کے ساتھ بڑے بڑے تاجرون کے کارخانون مین جاکر سودا خریدتی تہین۔ مگر شوہر کے مرنیکے بعد دکانون اور کارخانون مین جاکر سودا خریدنا چھوڑدیا۔ خود تاجر ہی اُنکے پاس اسباب خریداری کے لیئے اسقدر لاتے تھے کہ دکانین اُن کے آگے لگ جاتی تہین۔ عورتون کے اخبار مین ایک شخص نے نہایت دلچسپ طور پر بیان کیا ہے کہ ملکہ معظمہ اور فروشندون کے درمیان کیونکر خرید و فروخت کے معاملات ہوتے تھے ہم اِس مین صرف جواہر کی بیع و شرا کا ذکر کرتے ہین۔ یہ ایک بات مشہور تھی کہ ملکہ معظمہ کو جواہر کا بڑا شوق ہے۔ افریقہ مین ایک بڑا ہیرا نکلا وہ انگلینڈ مین آیا۔ مالک الماس اُسکی فروخت کے لیئے بیصبر تہا۔ وہ جانتا تھا کہ ملکہ معظمہ کو اسکو خرید فرمائین گی۔ اُسنے اپنی درخواست ونڈسر مین یا اوسبورن مین بہیجی کہ ملکہ معظمہ اِس الماس کو ملاحظہ فرمائین۔ حضرت علیا ایسی درخواستون

مین سے نو درخواستون کو منظور فرماتی تہین۔ انہون نے اس ہیرے کے دکہانے کی درخواست
کو منظور کر لیا۔ ہیرا کیسل مین آیا۔ اور اُسکی تمام تاریخ اور قیمت اُنسے عرض کی گئی۔ یہمان کوئی سودا
جلد نہین ہو جاتا تہا۔ جیسے اور جگہ سودے چہان بین دیکہہ بہال سے خرید ہوتے ہین
یہان بہی ہوتے تہے۔ مال کا مول پایا جاتا تہا اسکے خریدنے مین دولت نہین لٹائی جاتی تہی تصویرین
اکثر وہ اوروں کی رایون سے خریدتی تہین۔ روائل اکیڈمی اور نمایشون کی تصویرون کے اشتہارات
باآواز بلند اُنکے سامنے پڑہے جاتے تہے۔ اُن مین سے اگر کوئی تصویر اُنکے مذاق کے موافق ہوتی
تو وہ گران قیمت پر بہی خرید لیجاتی۔ ایک دفعہ نمایش مین ایک تصویر اُنکو ایسی پسند آئی کہ اُس کو
اُتروا کر محل کے لیجانے مین نمایش کے ختم ہونے کا بہی انتظار نہین کیا۔ نمایش مین اُس کی جگہ
خالی رہی۔ تجارتی چیزون کو وہ اپنی بیٹی لوئزا کی رائے سے خریدتین جو اس تجارتی فن سے واقف
تہین۔ ملکہ معظمہ کو کتابون کے خریدنے کا بڑا شوق تہا۔ اُنکی خریداری کے لیے اُنہون نے اپنا ایجنٹ
مقرر کر رکہا تہا۔ اکثر مصنف اپنی تصنیفات کو خدمت عالی مین بہیجتے تہے۔ اگر وہ مقبول خاطر
اقدس ہوتین تو سکرٹری کو حکم ہوتا کہ شکریہ کا خط بہیجدے۔

دوپہر کے بعد فرصت کے وقت مین جو کام سب سے زیادہ حضرت علیا کو خوش کرتا تہا
وہ اپنے عزیزون اور رشتہ دارون کے تحائف کا پسند فرمانا تہا۔ وہ ان تحائف کے دینے مین
بڑی فیاض اور کشادہ دست تہین جسکے سبب سے عزیزون اور رشتہ دارون کے دلون مین اُنکے
ساتہہ محبت پیدا ہوتی اور اُنکی یاد بڑہتی۔ ایک دفعہ ایک لڑکی کو جس کی ابہی منگنی ہوئی تہی
ایک نازک فوٹو فریم دیا۔ اور اُس سے فرمایا کہ اس مین اپنے شوہر کی تصویر لگانا اور ایک اچہی
سنہری تہیلی روپیون کی دی۔ اور خوش ہو کر یہ الفاظ فرمائے کہ مین تمہاری یہ مدد اسلیئے کرتی
ہون کہ تم خانہ داری کے کام مین ہوشیار اور منتظم بنو۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیا ہر قسم
کے کہلونون کے ساتہہ بڑی دلبستگی رکہتی تہین۔ اُن کا دل اپنی آخر عمر مین بہی ان کہلونون کے
لحاظ نوجوان ہی رہا۔ ہم سنتے ہین کہ ملکہ معظمہ اپنی اٹہارہ برس کی عمر تک اپنے عظیم الشان لعبت خانہ
دگڑیا خانہ) کا اہتمام کرتی رہین۔ آرایش و زیبایش کے چہوٹے چہوٹے اسباب اُن کے اور ظروف وغیرہ
کی جو تسلیمونی ور نگارنگی دیکہنے پر انکا دل فریفتہ تہا۔ ابتدا عمر مین خود گڑیان پہلے سے اپنا دلی

خوش کرتی تھین۔ اور جب ان کی عمر زیادہ ہوگئی تو وہ اپنی چھوٹی بچیون کے گڑیون کے کھیلنے
کو دیکھ کر خوش ہوتی تھین ٭

ملکہ معظمہ بچون کو بہت پیار کرتی تھین وہ بہت سے بچون کی مان دادی پردادی پرنانی
تھین۔ بہت ہی کم وقت ایسا ہوتا تھا کہ ان بچون مین سے کوئی نہ کوئی انکے پاس نہو۔ یہی بچے ان کی
عمر کی تاریکی غم مین آفتاب تھے۔ اگر کوئی گھر ایسا ہو کہ جس مین بچون کے ساتھ دل خوش کرنے کے
گھنٹون مین کوئی خلل نہ آتا ہو تو وہ ونڈسر و اوسبورن و بالمورل مین ملکہ وکٹوریا کا گھر ہے
حضرت علیا کے کاشانہ معلے مین شہزادہ ہنری بیٹن برگ کی لڑکیان و لڑکے بن باپ کے بہت ہی کم
مدتون تک اُنسے جدا ہوئے۔ یورک کا شہزادہ اڈورڈ جو آخر سلطنت کا مالک ہونے والا تھا اور اُسکی
بہن جو بہت ہی چھوٹی تھی۔ اور ادرڈیوک و ڈچیس کون ناٹ کے بچے بھی دادی کے پاس رہتے تھے
غرض کبھی ایسا نہین ہوا کہ ملکہ معظمہ کے دل خوش کرنیکے لیئے بہت سے بچے اُنکے پاس نہ ہون۔ وہ ان
بچون کے واسطے بڑے دن کا درخت روشن کراتین اور شاہی میز پر پڈنگ طرح طرح کی لگائی جاتین
اور بہت سی چیزین بچون کے دل بہلانے کی رکھی جاتین۔ ان چھوٹے چھوٹے بچون کو ملکہ معظمہ اپنے
منور چہرے کو ہاتھ مین چھڑی لیئے دکھا کر خوش کرتین۔ اور آپ بہت خوش ہوتین۔ غرض بڑے دن کا
یہ تماشا بھی عجیب دلکش ہوتا۔ ملکہ معظمہ کا سب سے آخر کام مشکو کے محلے مین ڈنر تھا۔ بعض اوقات
اس مین دربار کی مراسم کا برتاؤ ہوتا کہ سب شام کا درباری لباس پہنے ہوئے ہوتے۔ اور شاہانہ دربار کے
تمام مراتب تعظیم و تکریم ہوتے جاتے۔ ملکہ معظمہ کھانیکے کمرے مین تشریف لاتین اور اپنے سب
مہمانون کو کھانے مین شریک ہونے کی مبارکباد دیتین اور میز کی کسی جانب مین بیچون بیچ مین بیٹھ
جاتین۔ اور پھر اُنکے دائین بائین اپنے اپنے درجہ اور رتبے کے موافق اور لوگ بیٹھتے۔ اگر یہ ڈنر
ونڈسر اور اوسبورن مین ہوتا تو جنگی بینڈ بجایا جاتا۔ اور اگر بالمورل مین ہوتا تو نفیری والے نفیریان
بجاتے۔ ڈنر مین یہ قاعدہ تھا کہ ملکہ معظمہ کے سامنے سب خاموش بیٹھے رہتے جب وہ کسی شخص سے
مخاطب ہو کر باتین کرتین تو وہ شخص باتین کرتا اور اس ہمکلامی مین وہ اختصار الفاظ کا بہت
لحاظ رکھتا۔ اس قاعدہ کے برخلاف کام کرنے کی جرأت فقط مسٹر کارلائل نے کی جنکی ملاقات ڈین
سٹین لی کے توسل سے ہوئی تھی۔ اُنہون نے ملاقات مین باتین کرنے کا اجارہ لے لیا اور باتون

مین ایک دفعہ سے زیادہ نہایت فصاحت وبلاغت وطلاقت سے اپنے مسائل مسلمہ کے موافق حضرت علیا کی رائے سے مخالفت کی جس سے اُنکو حیرت ہوئی۔ اورجب مسٹر موصوف چلے گئے تو ملکہ معظمہ نے ڈین سٹین لی سے فرمایا کہ یہ ہمیشہ اسیطرح باتین کیا کرتے ہین۔ جب ڈنر ختم ہوتا تو ڈرائنگ روم مین لیڈیون کے پاس جنٹل مین تہوڑے عرصہ کے لیئے چلے جاتے۔ یہ وقت ایک گھنٹے سے زیادہ نہوتا ملکہ معظمہ خواب راحت کے لیئے تشریف لیجاتین توسب اہل مجلس چلے جاتے۔ دن بہر کے کامون مین آخرکام ڈنر ہوتا جو کہ شریف باتون کے کرنے مین بسر ہوتا ۰۰

سنہ ۱۸۹۷ عیسوی

۱۸۹۷ء مین جشن الماس جوبلی

۱۸۹۷ء مین ملکہ معظمہ کا ڈائمنڈ (الماس) جوبلی کا سچا جشن جس کروفر شان و شوکت نشاط وانبساط سے ہندوستان مین ہوا وہ ہمکو یاد ہے اُسکے ذکر سے ہمکو مسرت روحانی بہی حاصل ہوتی ہے اور علم تاریخ کو بہی فائدہ پہنچتا ہے۔ ہماری قلم وپنسل سے اسکے بیان کا حق ادا نہین ہوسکتا مگر جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے ۰۰

دنیا مین شاید چند مرد بادشاہ ایسے ہوگئے ہون مگر کوئی بانو ایسی بادشاہ نہین ہوئی کہ جسکی فرمانروائی کی مدت ایسی دراز ہوئی ہو جیسی کہ ملکہ معظمہ کی فرمانروائی کی مدت دراز ہوئی ہو اور یہ بات تو کسی مرد بادشاہ اور بانو بادشاہ کو حاصل ہی نہین ہوئی۔ کہ اسکی قلمرو مین دنیا کے اندر چارون طرف رعیت ہر رنگ اور ہر مذہب کی مختلف الاغراض ہو اور باہم رقابت و عداوت رکھتی ہو اور اُسکا غیر قومون سے صنعت وحرفت ومحنت وتجارت مین مقابلہ ہو مگر وہ اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری ونیک خواہی ووفاداری مین یک دل ویک جہت متفق ہو اور اسکے عہد سلطنت مین رعیت کی جسمانی اور روحانی ترقی وبہبودی کے لیئے جتنے اسباب اثر مؤید ومعاون ہون اُن مین سے کبھی کسی ایک کے زور مین کمی آتی ہو۔ اسکا سبب صرف حضرت ملکہ معظمہ کی خوش خوئی ونیک خوئی اور پاک باطنی وکونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ ہو۔ اسکے سوا کسی اور سبب کا بتلانا مشکل ہے ۰۰

۱۸۸۷ء کے جشن جوبلی سے لوگون کو یہ فکر تہا کہ اگر ۱۸۹۷ء مین ڈائمنڈ جوبلی کا جشن ہو تو وہ کس طرح ہونا چاہیئے۔ پہلے ہی ۱۸۹۶ء سے سب کی توجہ اس طرف ہوئی کہ انگلستان کے کل

جشن جوبلی مین چارون طرف سے آدمیون کا امنڈ کر آنا اور انکے متعلق اور باتین

بادشاہون سے زیادہ تر عزیز شہنشاہ بانو کی ساٹھوین سال کی سلطنت کا جشن ضرور ہونا چاہیے
مگر اسمین اختلاف آراء تہا کہ وہ کیونکر ہونا چاہیے۔ لیکن اس خیال مین سب متفق تھے کہ اس جشن
مین ملکہ معظمہ ہم مین آئین اور ہماری مبارک سلامت کو خود سنین۔ یہ خیال تمام اور تدابیر و تجاویز
کا مرکز تہا۔ ملکہ معظمہ نے اس بات کو منظور فرمالیا۔ اور مارچ ۱۸۹۷ء مین اپنا یہ حکم مشتہر فرمایا کہ وہ شاہانہ
تزک و تجمل و احتشام سے سینٹ پال کے گرجا مین جاکر اپنے پروردگار کا سجدۂ شکر ادا کرینگی کہ اس نے
اپنے فضل و کرم سے اتنی مدت دراز تک انکی سلطنت پر بہت سی برکتین اور رحمتین نازل کین ٭

حضرت علیا کی سلطنت کے ساٹھوین سال مین قومی فخر قومی عزت ملکی محبت قلمرو کی
افزونی رعیت کی یگانگی کا جو خاص اسی سلطنت کا حصہ ہے وہ اپنا جلوہ دکھایا کہ تاریخ مین یادگار
روزگار رہے گا۔ اور اس جوبلی کے جشن کے آگے ۱۸۸۷ء کی جشن جوبلی کا حال ایسا کیا جیسا کہ
چاند کی چاندنی کا سورج کی دہوپ کے روبرو ہوتا ہے ٭

اس سے پہلے کہ یہان جشن کی تیاریان ختم کیجائین۔ لنڈن مین چارون طرف سے آدمیون
کی آمد شروع ہوئی۔ تمام یوروپ کے ملکون اور امریکہ سے آدمی آنے لگے۔ بازارون مین تجارت کا بازار
ایسا گرم ہوا کہ ان مین وہ بہیڑ بہاڑ رہنے لگی کہ آدمی کو چلنے کے لیئے رستہ مشکل سے ملتا تہا۔ شہر کے
ایک حصہ سے دوسرے حصہ مین جانا دشوار تہا۔ سب ہوٹلون کے کمرے ہفتون پہلے لوگون
نے کرایہ لیئے جس کے سبب ہوٹل کے ملازم اور لیڈیان مالامال ہوگئین۔ سواری کی گزرگاہ
پر جو مکانات یا سامان تھے وہ آدمیون سے بہر گئے۔ علاوہ اسکے گورنمنٹ ہوس کی چہتون کا
اور خالی زمینون پر نشستگاہین ایسی وسیع الشان بنائی گئین کہ انکی بلندیون نے شہر کے بہار
بازارون کے آگے ایسی دیوارین کہڑی ہوگئین کہ بازار دکہائی نہین دیتے تھے۔ بعض گرجاؤن کے
آگے وہ ایسی کہڑی ہوئین کہ انکے پیچھے گرجا نظر نہ آتے تھے۔ ان مصنوعی عارضی مکانون کی لاگت
کا کچھہ ٹہکانا نہ تہا۔ ایک مکان کے لیئے خالی زمین چھہ ہزار پونڈ کو خریدی گئی اور سات ہزار پونڈ اسکی
لاگت مین خرچ ہوئے۔ چھہ ہفتے تک صدہا بڑھیون نے کام کرکے اسکو تمام کیا۔ اس مین ۱۵۰ اٹن
(۱۵۰×۷۶ من) لکڑی گرڈر ۵ اٹن کے ۴۵ فیٹ لمبے لگے۔ پانچہزار کرسیان اسکے لیئے خریدی
گئین۔ اور لنچن کہانے کا کمرہ ایسا وسیع بنایا گیا کہ اس مین چارسو آدمی کہانا کہائین۔ ایک اور

نشستگاہ بنائی گئی جسپر چار ہزار آدمی بیٹھ سکین۔ ہر نشست مین ایک گنی سے لیکر پندرہ گنی تک لاگت لگی۔ اسکو پانچ ہفتے مین ایک سو بیس مزدورون نے روز کام کرکے بنایا۔ ایک لاکھ پچہتر ہزار مکعب فیٹ لکڑی لگی تھی۔ ۲۰ ٹن (۲۰ × ۲۷ من) لوہا خرچ ہوا تھا۔ اسی طرح دولت کے کمانے کے خیال مین ایک شخص نے اپنی ناکامی سے اپنا دوالہ نکالا۔ اُسنے ایک بڑا قیمتی مکان مول لیا اور اُسکو ڈھواکر نشستون کے لیئے مکان بنوایا۔ جسکے کرایہ سے لاگت نہ وصول ہوئی دوالا نکلا غرض شہر لنڈن کی ایسی آرایش کی کہ وہ پہلا شہر لنڈن نہین معلوم ہوتا تہا۔ آرایش گاہ معلوم ہوتا تہا۔ کبھی پہلے ایسی آرایش نہین ہوئی۔ ۲۲ جون جوبلی کی جشن کی تاریخ قرار پائی تہی جتنی وہ قریب آتی جاتی تہی۔ اُتنے ہی لنڈن اپنے لباس کی بھڑک چمکاتا جاتا تہا۔ سواری کی گزرگاہ مین ہر مکان کی سقف و در و دیوار پہ پھریرے پہرا رہے تھے۔ ۱۱ جون کو جشن جوبلی کی دن کا پروگریم مشتہر ہوگیا نہایت احتیاط مین اس بات کے لیئے کی گئین کہ ۲۲ جون کی بہیڑ بہاڑ مین کوئی آدمی پس پسا کر مر نہ جائے۔ جیسا کہ زار روس کے جشن تاجپوشی مین بہت سی جانین تلف ہوئی تہین نشست کے مصنوعی مکانات کے استحکام کا بار بار طرح طرح سے امتحان کیا جاتا تہا۔ اور حتی الامکان ایسی تدابیر کی جاتی تہین کہ اس ہنگامہ مین کسیکا بال بیکا نہو +

آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ کیپ۔ نیوزیلینڈ۔ نیوفونڈلینڈ کے کولونیون کے وزراء اعظم مدعو ہوئے کہ وہ انگلینڈ مین آکر بذات خاص اس جشن جوبلی کی نشاط و انبساط مین شریک ہون۔ انکو اپنے مادری ملک سے ایسی محبت تہی کہ اُنہون نے اپنی مان کی دعوت کو فوراً بہت خوش ہوکر بسر و چشم قبول کرلیا۔ وہ آئے اور اپنے ساتھ کل کولونیون اور اُنکے متعلقات کے لشکرون کے قایم مقام ساتھ لائے۔ یہی سپاہ مین برطانیہ اعظم کی سلطنت کے سمندر پار محافظ تہین۔ وہ اپنی مان کے لیئے اپنی یگانگی اور متفقہ محافظت کا تحفہ ساتھ لائے۔ جس سے بہتر کوئی اور بیش بہا تحفہ نہین ہوسکتا تہا۔ ان سپاہیون کے اترنے کے لیئے فرودگاہین جدا جدا مقرر ہوئین۔ یہان دنیا کے چارون طرف کے مہمانون کا ہجوم تہا۔ مگر سب کے لیئے آسایش اور آرام کا سامان ایسا موجود کیا گیا تہا کہ کسی کو تکلیف نہ تھی +

شہزادی ویلز کو یہ سوجھی کہ جشن جوبلی مین غربا کی جماعتون پر کچھہ خیال نہین کیا گیا۔ یہ بڑی فروگذاشت

ہوتی ہے اسکو دور کرنا چاہیئے - اس غربا پروری کے خیال مین خاندان شاہی کے اور ارکان بھی شریک ہوگئے - انہون نے ۲۹ - اپریل ۱۸۹۷ء کو اپنے مکان سے لنڈن کے لارڈ میر کو لکھا کہ ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار کے لیئے اعلی درجہ کے سازوسامان کی تدابیر دتجاویز ہوئی ہین - مگر میرے نزدیک ان مین نہایت نامناسب یہ ایک فروگزاشت ہوئی ہے کہ کنگالون کی حاجت کی طرف توجہ نہین کی گئی ہے - اسلیئے مین سفارش کرتی ہون کہ لنڈن کے کل کنگالون کو کھانا کھلایا جائے - اس دعوت کے چندہ مین جو ۲۲ - جون کو ہونی چاہیئے - اپنا نام اسکی فہرست مین اول لکھکر سو پونڈ لکھدیئے ۔

یہ قرار پایا کہ ۲۰ - جون کو اتوار کے دن کل ملک مین خدا تعالی کے شکریہ کے لیئے نماز پڑھی جائے - صبح کو حضرت علیا نے مع اپنے بچون کے ونڈسر کے جارج چیپل مین اور لنڈن پارلیمنٹ کے ممبرون نے ویسٹ منسٹر ابی مین اور کامنس نے سینٹ مارگریٹ مین اور شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز نے سینٹ پال کے گرجا مین اس شکریہ کی نماز پڑھی کہ خدا تعالی نے ایسی با عظمت و شان سلطنت عنایت کی ۔

بازارون مین خیرخواہ آدمی آپسمین یہ ذکر کرتے تھے کہ جوبلی کے دن دیکھئے موسم کیا اپنا رنگ دکھاتا ہے - اور موسمون کی پیشین گوئیان کرنے والے کیا امیدین رکھتے ہین کہ کونسا موسم ہوگا یا کوئی اور موسم ہوگا؟ جوبلی کے پہلے ہفتے مین طوفان آرہے تھے - موسمون کے بیان کا نقشہ جو مشتہر ہوا اُس سے معلوم ہوتا تھا کہ جشن کے دن بارش ہوگی - اور صبح سے چند گھنٹے پہلے آسمان پر بادل اپنا رنگ دکھارہے تھے اور اِدہر اُدہر منڈلارہے تھے اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرکے آسمان کا مُنہ کالا کرتے تھے - کبھی کبھی انہین چاند اپنا چہرہ دکہاتا تھا جسپر پانی پھرا ہوا نظر آتا تھا - غرض بہت سے قرینے ایسے تھے کہ جشن کے دن مینہ برسنے کا ظن غالب ہوتا تھا - مگر جوبلی کے دن ملکہ معظمہ کی سواری کے وقت آسمان ایسا صاف ہوگیا تھا کہ کبھی ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین ایسا نہین ہوا تھا جسکے سبب سے جشن کا جوبن نکھر گیا ۔

ملکہ معظمہ نے نہایت دانائی اور دور اندیشی سے اپنی شاہانہ سواری کی رہگزر ایسی مقرر فرمائی تھی کہ تماشائی اور انکی رعیت کے آدمی زیادہ سے زیادہ انکی سواری کی سیر کو دیکھ سکین جب

جشن جوبلی مین عید کا دن آیا تو اوپر آسمان پر ابر چھار ہا تھا اور نیچے سارا لندن چہل پہل کر رہا تھا
اُسکی نواح سے ہزارون آدمی آکر سواری کی راہ گزر مین جمع ہوتے جاتے تھے۔ ان مین سے جنھون نے
نشستگاہین کرایے لے لی تھین وہ اُنپر بیٹھتے جاتے تھے۔ اور باقی سڑکون پر دو طرفہ جمتے جاتے
تھے۔ جو لوگ سینٹ جیمیس کے پارک مین کھلے میدانون مین رات کو سوئے تھے وہ اس عید کے دن
سب سے اول اپنی شہنشاہ بانو کے دیدار سے مشرف ہونیکے شائق تھے۔ وہ یہ سیر دیکھ رہے تھے
کہ اِس قصر معلی بکنگھم مین سارا جھنڈے کا پھریرا پھرا رہا ہے۔ اسکے اندر شب کو شہنشاہ بانو نے
آرام فرمایا ہے۔ اسکے بڑے دروازون پر ملازمان شاہی اِدہر اُدہر جاکر اپنی زرق برق پوشاکون
کے جلوے دکھا رہے ہین۔ اور ممتاز شاہی مہمانون کی سواریان قصر مین آرہی ہین جو حضرت علیا
کی سواری کے ہمرکاب جائینگے۔ پارک کے درختون کی قطارون کے نیچے آدمیون کی بھیڑ بھاڑ
بڑہتی جاتی ہے چیلسی کے پنشندار کہنہ سال بہادر سپاہی جو لڑائیون مین فرسودہ ہوگئے تھے آہستہ
آہستہ چلے آ رہے تھے۔ انھی کی جانفشانی و عرقریزی سے انگلینڈ کو یہ عروج حاصل ہوا تھا۔ اور
اُنکے حال پر یہ عنایت ہوئی تھی کہ دروازون مین اُنکے آرام سے بیٹھنے کے لیے بنچ بچھا دیے تھے
پولس کے عہدہ دار اِدہر اُدہر انتظام کرتے پھرتے تھے۔ گھنٹے نے سوا نو بجائے۔ خدا ملکہ معظمہ کو
سلامت رکھے کے نغمہ کی صدا کان مین آئی۔ کولونیون کی آراستہ پیراستہ سپاہ آنی شروع ہوئی
یہی وہ سپاہ ہے جو سمندر پار اور اسکے پار برطانیہ عظم کی سلطنت کو قائم رکھتی ہے وہ سینٹ
پال کے پاس سڑکون پر صف بندی کے لیئے اسواسطے بھیجی گئی تھی کہ وہ حضرت علیا کی سواری کا
استقبال اول کرے اور اسکے بعد وہ سواری کے پیچھے ہو لے۔ اول با آخر سب سے وارد۔ پال کی سڑک
پر ایک زبردست دو لینیشریون کا لشکر نمودار ہوا۔ لشکرون کی وردیون کے رنگون کی نیرنگی اور
بوقلمونی گل مین کا تماشا دکھاتی تھی۔ یا شگفتہ پھولون کا ایک گلدستہ معلوم ہوتی تھی کہ کوئی
سُرخ ہے اور کوئی نیلی ہے کوئی خاکی ہے۔ پھر ہتیارون کا رنگ برنگ کا ہونا عجب بہار دکھاتا
تھا کہ سرون پر خود جگمگاتے ہوئے اور کلاہین چمکتی ہوئی پہنے ہوئے ہین۔ ہاتھون مین بندوقین نیزے
جلوہ نمائی کر رہے ہین۔ جزیرہ سائی پرس کے جفاکش ریپ تجس شمالی بورنیو کے بونے زرد جلد کے
ڈائی ایکس۔ ہونگ کونگ کے لشکریون پر جھاڑ جھنکاڑ کی طرح پھیلی ہوئی ٹوپیان عجیب غریب پہنے

ہوئے دراز قد فربہ اندام جنگ باز سپہ سالار اور پاوڈرس۔ آسٹریلیا کے چھبیلے گھوڑ چڑھے۔ روڈیشیا
کے سوارمن چلے۔ کینیڈا اور نٹال کی سپاہین غرض ہر مقام کا عسکر موجود تھا۔ جہان انگریزی
جھنڈے کا پھریرا پھراتا تھا اور انگریزی زبان سنائی دیتی تھی۔ آدمیون کی پیوستہ صفین پھر
رہی تھین جو آپسمین ایک دوسرے سے بھائی بھائی کہکے باتین کرتے تھے۔ ان مین یہ رشتہ مندی
کیا تو ایک بادشاہ کی خیرخواہی کے سبب سے پیدا ہوئی تھی۔ یا انکا خون آپسمین ملتا تھا۔ وہ سینٹ پال
کے گرجا کیطرف ان بہادر لشکرون کو جاتے ہوئے دیکھکر تکبر کے مارے پھولے نہ سماتے تھے اور
اس خوشی کے مارے انکی نبضین تیز چلتی تھین کہ شہنشاہ بانو کی سواری کمال تزک و احتشام و تجمل
وجلال کے ساتھ ان آراستہ پیراستہ بازارون مین آنے والی ہے جس مین آدمی ایسے کھچا کھچ بھرے
ہوئے ہین کہ کہین تل رکھنے کو جگہ نہین۔ ان سپاہیونکی روانگی کے کچھ دیر بعد حضرت علیا کی
سواری نے گرجا مین جانیکے لیئے قدمونکو اٹھایا۔ چیرز کا وہ غل شور مچا کہ باجون کی آوازین انکے آگے
نقارخانہ مین طوطی کی آواز تھی۔ اول گاڑیان ساری قومون کے کئی سو عالی جاہ امرا و شرفا اور
سفیرون کی آئین۔ جنمین گریس سنٹرل امریکہ میگزی کو۔ پرنزل کے خاص سفیر سوار تھے چینی سفیر
چنگ ہن ہو۔ اپنی مشرقی پوشاک بڑی بھڑک کی پہنے ہوئے تہا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے خاص سفیر
مسٹر وائٹ ریڈ سب سے زیادہ سادہ لباس سیاہ پہنے ہوئے تھے۔ انکے بعد اعلے درجے کے شاہی
اور سلطنت کے شہزادے و شہزادیان اور ملکہ معظمہ کے بچے اور انکے بچونکے بچے اور انکی بیوہ بیٹیان گاڑیون مین
بیٹھی ہوئی آئین۔ سولہ گاڑیان تھین جنکو چار چار گھوڑے چلا رہے تھے۔ ان گھوڑون کے
سازسیونے چاندی کے تھے اور انپر چابک سوار لباس زرنگار پہنے ہوئے بیٹھے تھے۔ انکے پیچھے
شہزادے گھوڑونپر سوار تھے جن مین ڈیوک فائف۔ مارکوئیس لورن۔ شہزادہ نیپلز۔ شہزادہ
البرٹ پروشا۔ گرینڈ ڈیوک سرج روس۔ آسٹریا ہنگری کا آرچ ڈیوک فرین سس فرڈے نینڈ اور
ہسی کا گرینڈ ڈیوک اور چالیس اور شہزادے ہمرکاب تھے جو ملکہ انگلینڈ کی تعظیم کرنے آئے تھے
انکے پیچھے ہندوستان کے سوارون کا رسالہ تہا جنکے گھوڑے بڑے شاندار اور لباس زرنگار تھے
پہر کچھ فصل سے سب سے پچھلی سترہوین گاڑی ملکہ معظمہ کی تھی۔ یہ عمدہ انتظام کیا گیا تہا کہ ایک تار خانگی
ایسا لگا دیا گیا تہا کہ قصر بکنگہم مین جسوقت ملکہ معظمہ سوار ہون تو ایک ہی وقت مین کل دنیا کے اندر اپنے سوا

ہونے کی اطلاع اپنی رعایا کو اِس تار کے ذریعہ سے دیدین۔ سو اُنھون نے اِس خانگی تار پر جو قصر
بکنگھم مین لگایا گیا تھا۔ اسپر سنٹرل ٹیلیگراف مین یہ سیدھے سادے الفاظ بھیجے کہ مین اپنے دل سے
اپنی عزیز رعایا کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ خدا اُسپر اپنی رحمت و برکت بھیجے۔ یہ پیغام دنیا مین کل اِن کی
رعایا کے پاس بجلی کیطرح دوڑ گیا۔ آفتاب نے اپنے مُنہ پر نقاب ڈال رکھی تھی۔ اُسنے سوا گیارہ بجے
سوار ہونے کی توپ سُنکر اپنے چہرۂ خندان کو نقاب سے نکالکر مبارکباد دی اور جشن کی گرمی ہنگامہ کو
اپنی گرمی سے زیادہ چمکا دیا۔ اور گاڑی جسمین ملکہ معظمہ اور شہزادی ویلز اور شہزادی کرسچن بیٹھی ہوئی
تھین مجمع الانوار بنا دیا۔ جسوقت آٹھ براق گھوڑون نے جو سونے کے سازمین ڈوبے سجے تھے اور جنپر
چابک سوار زرین نگار لباس پہنے ہوئے بیٹھے تھے حضرت علیا کی گاڑی کو چلایا تو بیشمار وفادار رعایا کے
حلقون سے چیرز کا غل شور ہوا۔ سواری کے سامنے کمانڈر انچیف وسکونٹ ولزلی تھے۔ جنکا سینہ
تمغون سے ستارستان بن رہا تھا۔ اور سواری کی دائین طرف شہزادہ ویلز اور ڈیوک کون ناٹ اور
بائین طرف پیرانہ سال ڈیوک کیمبرج لیڈی کوننگ ملکہ کے تھے۔ پیچھے علم شاہی تھا۔ اور اُسکے پیچھے کورٹ کے
عہدہ دار اور سپاہ تھی۔

جب سواری پال مل پر آئی تو بہ نسبت اور مقامات کے یہان خیر مقدم کی زیادہ دھوم دھام ہوئی
پھر شہر کی حد پر ٹیمپل بار پر سواری آئی۔ یہان لارڈ میر منتظر تھا اُسنے وہ شاندار تلوار جسکے قبضہ
پر موتی لگے ہوئے تھے اور ملکہ الزبتھ نے دی تھی وہ شہنشاہ بانو کے آگے پیش کی۔ پھر سواری
لا کورٹ کے پاس آئی۔ یہان کل ججون اور قانون دانون نے خیر مقدم کیا۔ یہان پرانے شہر کا
نشان ہے چیف مجسٹریٹ نے تلوار پیش کی۔ ملکہ معظمہ نے گاڑی مین جھک کر اُس نشان حکومت
کو ہاتھ مین لیا۔ اور کچھ آہستہ سے بول کر اُسکو واپس کیا۔ اور پھر سواری فلیٹ سٹریٹ مین آئی
جو پھول اور سبز پتون سے نہایت آراستہ کیا گیا تھا۔ یہان سے سواری پہاڑ پر چڑھی جسنے اِس
سواری کو وہ رونق آسمانی دیدی جو کبھی اُسکو نصیب نہوئی تھی۔ یہ قرار پایا تھا کہ سینٹ پال گرجا کے
پاس کُھلے میدان مین شکرگزاری کی نماز پڑھی جائے گی۔ یہان کلب کے کل عہدہ داران عظام اور ارکان
سلطنت کے افسر عالی مقام ملکہ معظمہ کے استقبال کے لیئے ایستادہ تھے۔ جسوقت سواری یہان
آئی تو عجب ایک سمان تھا جو کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا یہ زمزمہ گایا گیا۔ کہ اے خدا مین تجھپر بھروسا

گیا ہے تو مجھے کبھی حیران پریشان نہونے دیجیو"۔ سب سر برہنہ تھے اور ملکہ معظمہ اپنی جگہ پر
چہرے کی ایک طرف آفتابی لگائے بیٹھی تھین۔ اور سب شہزادیان اپنی گاڑیون مین کھڑی تھین سینٹ پال
کے ڈین گریگری وغیرہ نے یہ دعا مانگی۔ اے خدا ہماری ملکہ کو سلامت رکھ۔ جسکا جواب بڑے زور سے
یہ دیا گیا کہ جب ہم تجھ کو یاد کرتے ہین تو رحم فرما کر ہماری سُن۔ ڈین نے نماز پڑہی۔ کہ اے خدا ہمارے
آسمانی باپ ہم دل سے تیرا شکر ادا کرتے ہین کہ تونے ہمکو شہنشاہ بانو ملکہ وکٹوریا کے عہد مستناک
شصت سالہ مین بہت سی برکتین دی ہین۔ ہم تیرا شکر بھیجتے ہین۔ ہم نے تیرے اُن عجیب و غریب کامون
کے جاننے مین ترقی کی ہی جو انسان کی زندگانی کے آسایش و آرام کو بڑہاتی ہے اور غریب و امیر مین دلی
محبت پیدا کرتی ہے۔ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہین کہ بہت سی قومون مین ہم نے انجیل کی عجیب و غریب
منادی کی ہے۔ ہم دعا مانگتے ہین کہ یہ بخششین اور اور تیرے تمام عطیات مدت تک ہم کو عطا ہوتے
رہین۔ اور ملکہ بوسیلہ خداوند یسوع مسیح کے تیرے مقدس نام کو جلال و عظمت دے آمین ؁

جسوقت یہ دعا پڑہی گئی تو سب خلقت پر ایک عالم خموشی طاری ہوا۔ اور شہنشاہ بانو اپنا
ماتمی لباس پہنے ہوئے بیٹھی تھین۔ اور اس اپنے جاہ و جلال کی شکرگزاری کے وقت بے اختیار
انکی آنکھون سے آنسو نکلے پڑتے تھے اور ہاتھ کانپتے تھے ؁

جب یہ شکرگزاری ہو چکی تو کیا عالم خموشی تہا یا اب ہر راہ ہر راہ کا غل شور اُٹھا۔ خدا ملکہ کو سلامت
رکھے باجون کے ساتھ بڑے زور شور سے گایا گیا۔ ملکہ معظمہ کو مدنظر یہ تہا کہ انکی رعایا مین سے
ہزارون آدمی انکو دیکھین۔ اسلیئے انہون نے اپنی سواری کو بازارون مین ۶ میل پھرایا۔ اور پھر قصر بکنگھم مین
تشریف لے گئین۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ دس لاکھ آدمیون نے انکی سواری کی سیر دیکھی۔ اس جم غفیر
اور ہجوم کثیر مین ایک جان نہین تلف ہوئی۔ اور لوگون کو تکلیف بہت ہی کم پہنچی۔ یہ حسن انتظام
کی بڑی خوبی قابل تعریف ہے ؁

شہزادون اور شہزادیون نے مسٹر ہومس کی لائف آف کوئین (اس کتاب مین حضرت
علیا کی سوانح عمری لکھی ہے) کو دو سو ادنس سونے مین مطلا و مذہب کر کے اور ۳۵۲ ہیرون سے
مرصع و مزین کر کے حضرت علیا کو نذر مین دی۔ شہزادی ویلز نے ایک دھگدگی دی جس مین بیش
قیمت الماس و موتی جڑے ہوئے تھے ملکہ معظمہ کے گھر کے ملازمون نے چھڑیان نذر مین دین

جن مین لعل وجواہر نہایت صنعتکاری سے لگے ہوئے تھے ۔ پارلیمنٹ کے ایک ممبر کی لیڈی
مس بکارتھ نے ایک آفتابی مرصع کاردی ✣

ملکہ معظمہ کے پاس اس جشن کی مبارکباد مین اُنکی قلمرو کے ہرحصہ سے بہت سے تہنیت نامے
آئے ۔ اِن سب کا سرتاج یونائیٹڈ سٹیٹس کا تہنیت نامہ تہا۔ اُسکو ملکہ معظمہ کے حضور مین
آنریبل وائٹ لاریڈ نے پیش کیا ۔ جو جوبلی مین خاص سفیر بنکر اس سلطنت کی طرف سے آئے تھے
عالیجناب وکٹوریا ملکہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ قیصرِ ہند کو پریسیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹ
کی طرف سے تہنیت نامہ ۔ عالیجناب نے جو برطانیہ اعظم پر اپنی تاجداری کے ساٹھوین سال کے ختم ہونے
پر جشن جوبلی فرمایا اِس سے یونائیٹڈ سٹیٹس کے باشندون کو خوشیان ہوئی ہین اُن کو
آپکے نام سے اور اُنکی طرف سے مین آپ کا سچا دوست حضور کی خدمت عالی مین عرض کرتا ہون مین
اپنے ہم شہریون کے دل کی بات ظاہر کرتا ہون کہ اُنکی یہ تمنا و دعا ہے کہ آپ کی یہ موروثی سلطنت
آپ کی رعایا پر مدتون تک قائم رہے جسمین سائنس و آرٹ و بہبودی انام کی ترقی کے نشانات
نمایان ہین ۔ مین اپنے اہل ملک کی طرف سے اقرار کرتا ہون کہ یونائیٹڈ سٹیٹس پر جناب عالیہ نے
اپنی نظرِ التفات رکھی ہے اور مواقع عظیم پر اپنی دوستی کو اُسکے ساتھ ثابت کیا ہے ۔ آپ کی خاص
ذات ستودہ صفات مستحق ہے کہ ہم اُسکے احترام واحسان کے فرض ادا کرنے مین مسرت حاصل کرین
حضور کی عمر دراز ہو اور آپ جس رعیت کی فرمانروا ہین اُسکی عزت امن عافیت مرفہ الحالی کو ترقی کرین
آپ کی قلمرو مین قوانین عدل و انصاف کے ماتحت آزادی نشو ونما پائے ۔ اور آپ کی گورنمنٹ کی محبت
رعیت کے ساتھ مستحکم ہو ۔ مین دعا مانگتا ہون کہ پروردگار عالم جناب عالیہ کو اپنی مقدس حمایت
ومحافظت مین رکھے ✣

جشن جوبلی کے دن شام کو ملکہ معظمہ نے اِن خیرخواہ شہزادگان والا تبار کو ڈنر دیا جو غیر
ملکون سے آئے تھے میز پر اتنے الوان نعمت رکھی گئی تہین کہ اگر ہم فقط اُنکے نام لکھین تو ایک ورق سیاہ
کرنا پڑتا ہے ۔ اور پہر بہی ایک کھانے کا نام ایسا نہ لکھہ سکین جسکو ہم خود یا ہمارے ہم ملک جانین کہ وہ
کہانا کیا ہوتا ہے ۔ میز پر ملکہ معظمہ کے روبرو ایک بڑا گلدستہ شگفتہ نادر پہولون کا رکھا گیا ۔ یہ ڈنر
بڑی شان کا ہوا ✣

ملکہ معظمہ کے پاس جوبلی کے تہنیت ناموں کا آنا

جوبلی ڈنر

جوبلی اونرز (اعزازات جوبلی)

۲۲ - جون کو اخبارات مین جوبلی اونرز کی فہرست مشتہر ہوئی - کہ کولونیون کے گیارہ امرائے اعظم جو بلائے گئے تھے پرائیوی کونسلر مقرر ہوئے - اس بات کا مدت سے خیال تہا کہ وہ پرائیوی کونسل کے مرکز بنائے جائین - یونیورسٹی ڈبلن کے ممبر مسٹر لیکی کو بہی یہی اعزاز حاصل ہوا جس سے علم کی دنیا پر احسان ہوا - لنڈن کے لارڈ میئر کی حسن خدمات کے جلدو مین بیرونٹ کا خطاب اُنکو عطا ہوا - اور لارڈ میئر کے دو نئے عہدے مقرر ہوئے - اب ان آدمیون کو بہی پیر کا خطاب عطا ہوتا تہا جو تجارت مین کارہائے نمایان کرتے تھے - اس سبب سے سٹیم شپ کمپنی کے افسران اعلے مسٹر جان بارٹ کو اور کنیڈا کے ہائی کمشنر رایٹ - اونریبل مسٹر ڈونلڈ سمتھ کو پیر کے خطاب ملے *

یہ ایک بے نظیر موقع تہا کہ کولونی کے وزرائے اعظم کو بڑھانے سے ملکہ معظمہ کا بہی اعزاز افزون ہوگیا - وہ فقط انگلینڈ اور آیرلینڈ ہی کی فرمانروا نہ تھین بلکہ سب انگریزی بولنے والی کولونیون کی بیچ کے سکون پر ایک طرف ملکہ معظمہ کا چہرہ تہا اور دوسری طرف کولونی کا نام *

لنڈن میں رات کو روشنی ہونا

۲۲ - جون کو ادہر قصر بکنگھم مین ڈنر دیا گیا - ادہر سارے لنڈن مین برقی اور گاس کی روشنیون سے رات پر رونق بنی - انگلینڈ مین سب سے زیادہ بلند مقامات مین ایسی روشنی کیگئی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ اسکے گرد ایک حلقہ آتشی محیط ہو رہا ہے - لنڈن بنک پر رنگ برنگ کے لاکھون لیمپ روشن ہوئے - اُسکے دروازے پر آتشین حروف مین یہ عبارت روشن تھی کہ اُسنے (ملکہ) نے اپنے ملک کے لیئے دائمی بہلائی کی - بعض عمارات پر ایسی روشنی ہوئی کہ وہ بلور کی معلوم ہونے لگین اور اُسکے ہر گوشہ مین دن نظر آنے لگا - اُنمین ۳۳ ہزار گاس کی بتیان روشن تہین - غرض سارے لنڈن مین رات مین دن کی روشنی تہی *

کولونیون اور اضلاع میں جشن جوبلی

سلطنت کے ہر حصہ مین اور ہر کولونی مین اس جشن مسرتناک نے اپنا نیا رنگ دکھایا - سب جگہ یہ شوق تہا کہ اس جشن کی خوشی اس طرح منائین کہ کوئی دوسرا اس مین ہماری برابری و ہمسری کر سکے اپنے اپنے شہرون و قصبون و دہات مین نئی نئی طرح سے آرایش و روشنیان کرتے تھے اور آتشبازیان چھوڑتے تھے - غریبون کو کہانے کہلاتے تھے - بچون کو کہیل تماشے دکھلاتے تھے - خیرات دیتے تھے - سنڈہرسٹ مین گرجا کے باہر کہلے میدان مین نماز پڑہی گئی - شہزادہ ویلز کی ریاست کے مختلف حصون مین دو ہزار بچون کو کرکٹ کے میدان مین خیمے قائم کرکے اُنکے اندر چاء پلائی گئی - لورپول مین

بڑے بڑے بازارون کی آراستگی مین ہزارون روپیہ خرچ کیا گیا۔ دوپہر کے قریب تجارت کی فرینڈلی
سوسائٹیون کا جلسہ ہوا جس مین آٹھ ہزار آدمی شریک ہوے۔ دریا مین تجارت کے جہازون کا
جمگھٹ لگا۔ جن مین سے ہرایک سر سے پاؤن تک بیرقون وجھنڈیون و پھولون سے آراستہ تہا۔ مینچسٹر
کی کورپوریشن نے جوبلی کی دعوتون اور جلسون کے لیئے دس ہزار پونڈ چندہ سے جمع کیئے۔ بازارون
کی آئین بندی بہت خوش اسلوبی سے کی اور صبح کو ایک لاکھ بچون کو حاضری کہلائی اور ہرایک
بچہ کو جوبلی میڈل دیا۔ شہر برمنگہم مین یہ جشن اس شان وشکوہ سے ہوا کہ تاریخ مین لکہنے کے
قابل ہے۔ تین پبلک پارکون مین آتشبازیان چہوٹین جوبلی کی یادگار مین نئے اسپتالون کی عمارتین
تعمیر ہوئین اور پرانی اسپتالون کی مالی حالت درست کی گئی۔ نیوکیسل کے اہل شہر نے ایک لاکھ
پونڈ فیاضانہ جمع کیا۔ اور اُس سے ایک نیا دارالشفاء بنایا۔ یورک کے شہر مین منشن ہوس کے گرد
بڑی آرایش ہوئی۔ اور یہان لارڈ میئر اور لیڈی میئر نے کورپوریشن اور جوبلی کی کمیٹی کے ممبرون
کو حاضری کہلائی۔ نوعمرون کے لیئے تو یہ جشن عید تہا کہ چودہ ہزار لڑکے لڑکیون اور تیرہ سو اُن کے
معلم سوا گیارہ بجے اپنے اپنے سکولون مین جمع ہوئے۔ اور ہرایک کو جوبلی کی یادگار کا میڈل
دیا گیا۔ رات کو بہت مقامات مین روشنی ہوئی۔ اور اس شہر مین میلون تک بڑی روشنی تہی
اور اُسکے وسط مین جو گرجا کا گنبد تہا اسکی مغربی طرف آتشین رنگون سے منور تھی۔ یہان ایسی
مہمان نوازی کی گئی کہ جشن کی خوشی سب امیرون اور غریبون کو برابر ہوئی سکوٹ لینڈ مین پہاڑون
پر روشنیون نے اپنے رخ روشن کا نیا جوبن دکہایا۔ روشنی کے اوپر جو آتشبازی کے ستارے
چہوٹتے تھے ایک عجب نورانی عالم دکہاتا تہا کہ کولونیون یعنی نگلینڈ نوآبادیون نے اس جشن جوبلی کی خوشی
منانے مین اپنے پرانے مادری وطن انگلستان کی برابری کرنے مین کچھ کمی نہین کی روٹ لوا مین پارلیمنٹ
ہال پر سات ہزار لڑکے مدرسون کے جمع ہوئے ہر لڑکے کے ہاتھ مین یونین جیک (علم انگلستانی) تہا
وہ اُس علم کو ہلاتے تھے اور قومی گیت گاتے تھے جسکا اثر لوگون کے دلون پر ہوتا تہا رات کو پارلیمنٹ
ہال پر دس ہزار لیمپ روشن تہے۔ دائین طرف یہ کتابہ تہا۔ کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ بائین طرف
خدا سلطنت کو سلامت رکھے۔ کیونکہ سونٹ ویل۔ فورٹ ٹوون ٹی ہیگ مین ہرایک نے جوبلی کا
جشن کیا۔ میلبورن۔ سڈنی۔ ایڈی لیڈ۔ نیوزیلینڈ کے شہرون مین اس دن تعطیل رہی۔ اور ہر جگہ

روشنی ہوئی۔ اور آتشبازی چھوٹی۔ کیپ ٹون مین سپاہ کا معائنہ ہوا اور ایک بڑا جلسہ ہوا۔ مصر
لاگوس۔ سائی پریا۔ پی این۔ موریشس اور اقصائے مشرق مین۔ سنگاپور۔ ہونگ کونگ۔ شنگھی
ایسٹ انڈیاس و ویسٹ انڈیاس۔ برٹش ہونڈوراس و برٹش گائنا مین ہر جگہ انگریزی پھریرا
پھراتا تھا۔ اور ملکہ معظمہ کی رعایا جمع ہو کر اس جشن جوبلی مین خوشیان مناتی تھی۔ ہندوستان مین
سوائے کلکتہ اور آسام کے جنکی زلزلہ نے نیونخین ہلادی تھین سب جگہ یہ جشن بڑی گرمجوشی سے
ہوا۔ بہت سی ایڈریسین گورنر جنرل ہند کے حضور مین شملہ پر پیش ہوئین کہ وہ حضرت علیا کی خدمت عالی
مین بھیجی جائین۔ سب ہندوستانی ریاستون مین بڑی خوشیان منائی گئین اور خیر خواہیان
ظاہر کی گئین۔ اور برٹش گورنمنٹ کی اطاعت پر فخر ظاہر کیا گیا۔ خاصکر گوالیار مین جہان مہاراجہ نے
اس جوبلی کی خاطر دس فیصدی قیدی جیلخانون سے رہا کر دیئے۔ اور زر مالگزاری کی بقایا ساڑھے لاکھ
روپیہ معاف کر دی +

ہندوستان مین بہت سی یادگارین بنائی گئین اور خیراتین تقسیم ہوئین اور روشنیان
کی گئین اور آتشبازیان چھوڑی گئین۔ مدرسون مین طلبہ کو مٹھائیان تقسیم ہوئین۔ یہ خوشیان
مخصوص ملکہ معظمہ کی مطیع رعایا ہی کے ساتھ نہ تھین بلکہ روئے زمین پر جو مہذب سلطنت تھی اُس نے
اس جشن کے دن خوشی منائی اور ملکہ معظمہ کو تہنیت نامہ بھیجا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے تہنیت نامہ کو
ہم اوپر لکھہ چکے ہین۔ وائنا مین شہنشاہ فرینسس نے انگلش رجمنٹ کی وردی پہنی اور آرڈر آف گارٹر
لگایا اور خود سفیر انگریزی کو بلایا۔ اور اپنی دلی مبارکباد اس جشن کی دی۔ سپین و گریس کے بادشاہون
نے انگریزی سفیرون کو بلا کر اس جشن کی مبارکبادین دین۔ روس فرانس جرمنی اور اور ملکون نے
انگریزی سفیرون کو بلا کر اُنکے روبرو اپنی خوشیان سپیچون مین ظاہر کین اور تارون پر ملکہ معظمہ
کو مبارکبادین دین۔ اور پریس کے ذریعے سے اسکا اعلان کیا +

۲۰ جون کو لارڈ چنسلر نے قصر بکنگھم مین ہوس آف لارڈس کیطرف سے یہ تہنیت نامہ
پیش کیا۔ کہ ہم حضرت علیا کے حضور مین یہ اپنی ایڈریس عاجزانہ پیش کرتے ہین کہ حضور کی سلطنت
کا ساٹھوان سال ختم ہوا۔ ہم حضور کو یقین دلاتے ہین کہ ہم نہایت فخر کے ساتھ اس بڑی جوبلی
مین شریک ہوئے ہین جس کا جشن رعایا کر رہی ہے۔ انگلستان کی تاریخ مین سب سے زیادہ درازہ

نامور و خوش اقبال و ذی شان و ذو الجلال جناب عالیہ کی سلطنت ہوئی ہی ہم سب کے ساتھ اس دعا میں شریک ہیتے ہین کہ جناب عالیہ کی سلامتی و صحت مین برسون تک یہ سلطنت قایم رہے +

اسی مضمون کا تہنیت نامہ کامنس کی طرف سے بھی حضرت علیا کی خدمت مین پیش ہوا +

اسکولون کے لڑکے اور لڑکیون کی دعوت ہونا

اسی دن ایک عجیب مجمع مسرت زا ہوا کہ کونسٹی ٹیوشن ہل پر حضرت علیا نے ہر قسم کے مدرسون مین سے دسہزار لڑکے لڑکیون کو بلایا۔ دوپہر کے بعد چار بجے سب لڑکے لڑکیان اپنے اپنے ٹھکانے پر بیٹھ گئے۔ اور انکی دعوت بڑی دہوم دہام سے یہ ہوئی کہ ان کو میٹھی روٹیان اور مٹھائیان دی گئین اور دودھ پلایا گیا۔ سوا پانچ بجے ملکہ معظمہ قصر بکنگھم سے سوار ہو کر ان بچون کے پاس آئین سب اپنی اپنی جگہ پر سروقد تعظیم کے لیئے کھڑے ہوئے اور چیرز دیئے۔ خدا ملکہ کو سلامت رکھے گانا شروع کیا۔ اور بینڈ بجا۔ نغمون کی سُریلی آوازون سے ہوا بھر گئی +

ملکہ معظمہ نے ان لڑکون کو ایسے مادرانہ پیار کی نظر سے دیکھا کہ لڑکون نے انکو ماں جانا اور اُن کا نام مادر ملکہ رکھ لیا +

جوبلی اوپیرا

۲۳۔ جون کو جوبلی کی تقریب کے سبب سے حضرت علیا نے اوپیرا مین تماشا کرایا۔ اس مین ملکہ معظمہ خود تشریف نہین لائین۔ مگر اور سب شہزادے اور شہزادیان جو جوبلی کے جشن مین شریک تھے وہ آئے۔ انکی حسین و جمیل صورتون کی جلوہ نمائی سے اوپیرا پرستان معلوم ہوتا تھا مکان کی آرایش کے لیئے ساٹھ ہزار پھول و کلیان منگائی گئین جنسے کہ وہ گلستان بن گیا۔ اوپیرا مین جن بوکسون پر بیٹھنے کے لیئے دس پونڈ دینے کا معمول تہا اب کے ایک سو پچاس پونڈ دیئے گئے +

غریبون کی دعوت کا جلسہ اور اور جلسے

اس جوبلی کی تقریب مین لنڈن کے تین لاکھ غریب آدمیون کو کھانا کھلانا سب سے زیادہ عمدہ و پسندیدہ تہا۔ دار السلطنت کے جن حصون مین غریب آدمی رہتے تھے اُنکے بڑے بڑے مکانون مین کھانیکے لیئے بُلائے گئے۔ ان مکانون مین شہزادی ویلز جہان تک ممکن تہا خود تشریف لے گئین وہ کبھی اس مکان مین جاتین اور کبھی اُس مکان مین۔ اور غربا سے چند مہربانی کی باتین کرتین +

۲۴۔ جون کو قصر بکنگھم مین شہزادہ اور شہزادی ویلز نے ملکہ معظمہ کے قائم مقام بن کے تمام معظم و محترم مہمانون کی دعوت کی۔ ۲۵۔ جون کو جمعہ کے دن تہیٹر مین ایک بڑا تماشا ہوا جس مین مسٹر ہلیس نے پردہ کے اندر سے نکلکر یہ اسپیچ دیا کہ "لیڈیز و جنٹلمین۔ اے میرے ہمنشینان

مین کہتا ہون کہ آج ہم سب کا شاد و شادمان ہونا ہمارا یک دل یک جان ہونا ثابت کرتا ہے۔ جس قدر ہم کو نشاط و انبساط آپکے خیر مقدم کرنیسے حاصل ہوئی ہے۔ مین اُسکو بیان نہین کرسکتا مجھے امید ہے کہ اب سے آیندہ صدیون تک ہمارے ملک اور ہماری ملکہ کی محبت کو ہمارے بچے عزیز رکھینگے۔ اور کریم و رحیم ملکہ کی حمایت کے لیئے اپنی تلوارین چمکا ئینگے اور اُنکے لیئے دل سے دعا مانگینگے۔ مین اُن لوگون کی طرفسے جو اِس پردہ کے اندر ہین اُن لوگون کے خیر مقدم کا جو پردہ سے باہر ہین دل سے شکریہ ادا کرتا ہون ٭

ایٹن کالج کے طلبہ پر ہمیشہ سے بادشاہون کی نظر التفات رہی ہے۔ ۲۶ جون کی صبح کو ونڈسر کی ہوم پارک مین ملکہ معظمہ نے پانچ چھ ہزار طلبہ کی دعوت کی۔ اور اِسکے بعد کل ملک کے فائرمین آگ بجھانے والے اُنکا ملاحظہ کیا۔ اور رات کو دس بجے حضرت علیا اپنے قصر معلے کے ایک دروازہ مین تشریف فرما ہوئین اور اُنکے سامنے صحن مین ایٹن کالج کے لڑکے جمع ہوئے۔ اِن مین سے اکثر اپنے وولنٹیر ہونے کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ ہر ایک ہاتھ مین ایک مشعل یا لالٹین تھی۔ اور وہ اپنے پینترے بدلتے تھے اور طرح طرح کی خوش اسلوب حرکتین کرتے تھے۔ غرض عجب ایک تماشا نظر آتا تھا ٭

ملکہ معظمہ اپنی ابتدائے سلطنت سے اپنے ملک کی جو جزیرہ تھا محافظت پر توجہ فرماتی تھین اور اِسیلیئے سپٹ ہیڈ مین جہازون کے بیڑون اور بحری سپاہیون کے معاینہ کے لیئے بار بار جاتی تھین۔ ۱۸۵۶ء مین جنگ کریمیا کے ختم ہونیکے بعد اِن جہازون اور سپاہیون کا مشہور معاینہ ہوا تھا جس مین چھوٹے بڑے سب ۲۵۴ جہازون سے برطانیہ کی بحری قوت و طاقت دکھائی گئی تھی۔ اِن جہازون کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ انگلینڈ کی محافظت کے لیئے لکڑی کی ایک فصیل تھی۔ ۱۸۸۷ء کی جوبلی مین آہنی جہازون کے سببسے لکڑی کی فصیل کی جگہ لوہے کی فصیل ہوگئی یا آہنی حصار اُسکے گرد بن گیا۔ اِس پہلی جوبلی مین جو بیڑے دکھائے گئے تھے وہ بیڑے زبردست اور عالیشان تھے مگر اِن بیڑون کے سامنے ضعیف تھے جو ۱۸۹۷ء مین دکھلائے گئے۔ اِن مین ایک سو ساٹھ جہازون کے پھریرے ہوا مین پھرارہے تھے اور چالیس ہزار سپاہ سوار تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ انگلش مین اپنے ملک کی محافظت کی اور غیر ملکون پر اپنے حملہ کرنے کی کیسی طاقت و قدرت رکھتے ہین۔ جن قومون کو اپنی بحری طاقت پر گھمنڈ ہو وہ دیکھ لین کہ انگلش مین

اُنپر فوقیت رکھتی ہین اور سبقت لیگئے ہین جیسا ان بیڑون کا اجتماع اسوقت ہوا ہے ایسا پنچون (بحری دیوتا) کی سلطنت مین کبھی نہین ہوا - یہ بیڑے وہ ستھے کہ اطلاع پانے پر چند روز مین لڑنیکے لیے مسلح ہو کر تیار ہو جائین انکو اُن ایک سو پچیس جہازون سے انگریزی بیڑون سے تعلق نہ تہا جو دنیا مین بحر مڈ یٹرینین اور چینی سمندرون مین - ہندوستان و شمالی امریکہ مین پہیلے ہوئے ہین - جہازون کی لنگر اندازی مین ایسا فصل رکھا گیا کہ سمندر کا مدوجزر جو اُن مین حرکت پیدا کرے اُس سے اُن کی قطار بندی مین خلل نہ پڑے - اِنکی پانچ قطارین یعنی لینین تہین جن مین سے ہر ایک کا طول تقریبًا پانچ میل تہا - علاوہ اِن قواعدوان جہازون کے پورٹس متہ کے دروازے پر گورنمنٹ کی کشتیون کے چہوٹے چہوٹے بیڑے ستھے - جہازونکی قطار بندی اسطرح تہی کہ ساحل کے قریب اول لین مین تورپی ڈو بوٹس اور تعلیم کرنے والے دستولی جہاز دوسری لین مین اگن بوٹس و ڈسٹرائیر تیسری لین مین تیسرے درجہ کے کروزر (جنگی جہاز جو دشمن کی تلاش یا تجارت کے مال کی محافظت مین پہرتا ہے) اور چوتھی و پانچوین لینون بیٹل شپ (جنگی جہاز) اور کروزر چہٹی لین مین وہ جنگی جہاز ستھے جو بڑی بڑی بحری قوت رکہنے والی غیر سلطنتون نے بہیجے تھے اور ساتوین لین مین انگریزی تاجرون کے جہازون کے بیڑے ستھے جو دنیا مین سب پر سبقت لے گئے تھے - اگر اِن جہازون کے ساتھ اِن دخانی جہازون کو جو سیر کیلیے بنائے جاتے ہین شامل کرلین تو کل تین سو جہاز ہوتے ہین - اِن تفریحی جہازون و کشتیون مین تماشائی بہرے ہوئے تھے اور ساحل پر اسقدر تماشا دیکہنے والے جمع تھے کہ وہ سیاہ معلوم ہوتا تہا - غرض سپٹ ہیڈ مین جنگی جہازون کا وہ اجتماع دکہایا گیا کہ سب غیر سلطنتون کے قائم مقام اُنکو دیکھکر متحیر و ششدر رہ گئے وہ پہلے جانتے تھے کہ انگریزی بحری قوت کی شہرت ہی شہرت ہی - دور کے ڈہول سہانے - مگر اب اپنی آنکھون سے دیکھکر اُنکے ہوش اُڑے - کہ اللہ اکبر یہ کیا انگلینڈ کی بحری قوت ہی - اِن بیڑون کے امیر البحر و کمانڈر انچیف سر ڈویل سال لورن ستھے - یہی قوم کے آہنی تن تہمتن پہلوان ہین جو میدان جنگ مین یہ اختیار رکہتے ہین - خواہ زبردستی دشمن کو فتح پر راضی کرلین یا جنگ کو جاری رکہین اسی ہفتے مین منگل کے دن لنڈن کے بازارون مین انگلینڈ نے اپنی بری قوت کو نمایان کیا تہا - یا آج جمعرات کو اپنی بحری قوت کا جلوہ دکہایا ہے - ٹہیک آٹھ بجے کمانڈر انچیف کے جہاز سے

جھنڈے و جھنڈیان لا لا کر جہازون پر لگنے شروع ہوئے۔ دس بجے سے پہلے سواری شاہی کی
لینین صاف ہوئین۔ ٹھیک دو بجے سلامی کی توپین سر ہوئین۔ جس سے معلوم ہوا کہ شاہی جہاز
کی آمد ہے۔ کچھ دیر نہوئی تھی کہ جہاز وکٹوریا البرٹ جسکے آگے آگے ایک جہاز جلو مین چلتا تھا لینون
کے سرون پر آن پہنچا۔ اسمین شہزادہ ویلز اور چند اور شہزادے سوار تھے۔ سپاہیون نے جہازون
پر شہزادہ کی سلامی اُتاری اور چیرز بڑی گرمجوشی سے دیئے۔ جہازون کی قطارون کے درمیان
شاہی جہاز چلا اور اُسکے پیچھے جہازون کا ایک تانتا تھا جن مین شاہی مہمان اور شہزادے جو شہزادہ
ویلز کے جہاز مین آرام سے نہین بیٹھ سکتے تھے۔ اور لارڈس جو امیر البحر تھے اور انکے دوست اور
پارلیمنٹ کے ممبر کولونیون کے وزراء اعظم اور اُن کے مصاحبین ادسایٹ اونریبل جوزف چیمبرلین
سکرٹری آف سٹیٹ کولونی اور غیر سلطنتون کے سفیر وغیرہ سوار تھے۔ دو گھنٹون مین شہزادہ
ویلز نے جہازون کی لینون کا ملاحظہ فرمایا۔ وہ امیر البحر کے جہاز کے پہلو مین آئے اور حکم دیا کہ تمام
افسران علم بردار خواہ انگریزی سلطنت کے ہون یا دولتہائے خارجیہ کے وہ میرے جہاز پر آئین
تھوڑی دیر مین یہ افسر اپنے اپنے علمون کو لئے ہوئے اپنے اپنے جہازون سے کشتیون مین سوار
ہوکر شاہی جہاز پر آن پہنچے۔ شہزادہ نے سب سے بڑی تپاک اور خوش خلاقی سے ملاقات کی۔ اور پھر
شاہی جہاز کا لنگر اُٹھا اور پورٹس متھ کی طرف چلا۔ جب وہ کسی جہاز کے پاس آتا تو شہزادہ کو چیرز دیئے
جاتے۔ جب شہزادہ بندرگاہ مذکور مین پہنچگیا تو اُسیوقت امیر البحر ٹویل سالبورن نے بحری اشارون
مین اہل جہاز کو بتلایا کہ شہزادہ ویلز جو اسوقت ملکہ معظمہ کی قائم مقامی کر رہے ہین اور مجھے حکم دیتے ہین
کہ انکی طرف سے مین کہدون کہ پورٹس متھ مین جس عظمت و جلال و خوش اسلوبی و خوش ترتیبی سے
بیڑے مجھے دکھائے گئے ہین اُس سے مین نہایت مسرور و محظوظ ہوا۔ اور اُنکے ارشاد کے موافق حکم
دیتا ہون کہ آج شام کو کل سپاہ کو شراب آب آمیز زیادہ دی جائے۔ یہ حکم سپاہ کے مرغوب دل تھا
بعد ان سب باتون کے برق و باد و رعد و باران کا طوفان آیا جسکے اندھیرے مین جہازون کا شہر
سمندر مین نظرون کے تلے سے غائب ہوگیا۔ مگر لاکھون آدمی جو کشتیون مین بیٹھکر اور کنارون پر
کھڑے ہوکر سیر دیکھنے آئے تھے اُنکی قسمت ایسی بُری نہ تھی کہ جہازون کی روشنی سے اُن کی
آنکھین روشن نہوتین۔ دن کے چھپتے ہی طوفان اپنا مُنہ چھپا کے چلتا بنا۔ ایک توپ چھوٹی اُسکی

آوازسے نے جہازون پر روشنی کرنے کا حکم سنایا۔ طوفان باد و باران ایک میابجی تہا وہ اپنا کام کرکے کہین اور اپنا کام کرنے چلا گیا۔ روشنی کرنیکے لیئے مطلع صاف ہوگیا۔ ایک توپ نے آواز سے اطلاع دی کہ اب سب جہاز روشن ہوگئے۔ سمندر مین روشن جہاز ایسے نظر آنے لگے جیسے کہ شب تاریک مین کرم شب تاب۔ وہ سرتاپا آگ ہی کے بنے ہوئے معلوم ہوتے تھے یا وہ بالکل سونے کے تھے جنکا تمام لوہا لکڑی سونے کا بن گیا۔ غرض اس روشنی نے اپنی سحر پردازی و فسون کاری سے تین گھنٹے تک ایک طلسمات کا عالم دکھایا۔ ساڑھے گیارہ بجے شہزادہ ویلز روشنی کی سیر کے لیئے جلوہ گر ہوئے سنہری بیڑے سے سلامی کا غل شور آسمان پر پہنچایا۔ ادہر گھنٹے نے بارہ بجائے کہ سنہری بیڑا غائب ہوا ساری روشنی گل ہوئی۔ کہین کہین سمندر مین مفلس کے چراغ کی طرح ٹمٹمانے لگی۔ اب یہ ۱۸۹۷ء کا بحری تماشا ختم ہوا۔ اسنے کولونیون اور غیر ملکون کے آنے والون کو اب یہ سبق سکھایا جو دنیا کو پہلے سیکھنا چاہیئے تہا کہ انگلش کوئی بڑی قوت سپاہ کی نہین رکھتے مگر وہ سمندر پر فرمانروا ہین اور ہمیشہ رہین گے۔ اسمین کسیکو کچھہ کلام نہین۔ انگلش کو غیر قومون پر سبقت لیجانے اور فوقیت رکھنے کے لیئے اس بحری ہی قوت کی ضرورت ہے۔ اگر انگلش کو اس اپنی بحری قوت پر بدرجے علم نہ تہا تو بہی اجنبی و غیر ملکی آدمی خواہ دوست ہون یا دشمن جانتے تھے کہ انکی قومی زیست کی سب سے زیادہ غالب شرط یہ ہے کہ انکی بحری قوت بڑی زبردست ہو۔

جشن جوبلی مین جو اہل کولونی کا بہادر کنٹنجنٹ شریک ہوا تھا وہ اس بحری معائنہ مین شریک نہین کیا گیا۔ اس فروگزاشت پر اخبار نویسون نے اعتراضات کیئے۔ مگر ان اعتراضون کے ہونیسے پہلے گورنمنٹ کو اپنی غلطی پر آگاہی ہوگئی۔ اور اس نے ازسرنو بیڑے کو آراستہ کیا اور اسپر روشنی کی۔ اور اہل کولونی کو اس مین شریک کیا۔ اور اس دفعہ مین یہ اور اضافہ کیا کہ ایک نوساخت کشتی تارپیڈو کی دخانی زور سے چلا کے اول دکھلائی گئی۔

ملکہ معظمہ نے اپنی جنم بہوم کن سنگٹن کا بہی ملاحظہ کیا۔ شہزادی لوئیز اسنے انکو ایک گلدستہ نذر دیا اور پہر لنکے شوہر مارکوئس لورن نے ایڈریس دیا جسکا جواب ملکہ معظمہ نے یہ ارشاد کیا کہ مین تمہاری خیرخواہانہ و محبانہ ایڈریس کی شکرگزار ہون مجھے اس سے بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ کن سنگٹن کے باشندے کیسے مطیع اور نیک خواہ ہین مین بڑی خوشی سے اپنے ان خیالات کے

بحری معائنہ مین اہل کولونی کا شریک نہ ہونا

ملکہ معظمہ کا کن سنگٹن مین جانا

قصر بکنگھم مین گارڈن پارٹی

ایلڈر شوٹ مین سپاہ کا معائنہ

تازہ کرتی ہون کہ میری پیدایش یہین ہوئی ہے اور یہین سے مین تخت نشینی کے لیے بلائی گئی ہون۔ یہ سب باتین مجھے محبت کے ساتھ یاد رہین گی۔ پھر ملکہ معظمہ نے یہان کے باغون مین سینکڑ بچون کو ملاحظہ کیا کہ وہ قومی گیت گا رہے ہین ۔۔

قصر بکنگھم مین جو پچھلی گارڈن پارٹی ہوئی اسمین بڑی بہار تھی موسم بہت اچھا تھا۔ اسمین شاہی مہمان بڑے بڑے شاندار و ممتاز اور تمام غیر سلطنتون کے سفیر موجود تھے جو جشن جوبلی مین آئے تھے۔ چار بجے یہ جلسہ شروع ہوا۔ تھوڑی دیر مین لیڈیان اپنے اپنے چمکیلے رنگین لباس پہن کر آئین کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ رنگون کی روشنی روان ہین۔ ملکہ معظمہ نے یہان چاء پی اور بہت سی دلچسپ باتین ہوئین ۔۔

پہلے بحری قوت کا ملاحظہ ہوا تھا جسکی نسبت یہ کہنا کوئی شیخی وڈینگ کی بات نہین ہے کہ انگلینڈ کی بحری قوت کی کسی قوم کی بحری قوت برابری نہین کرسکتی بلکہ دو قومون کی زبردست بحری قوتین اس سے مقابلہ نہین کرسکتین۔ اب بری قوت کا معائنہ ایلڈرشوٹ مین پہلی جولائی کو کیا گیا۔ یوروپ کی اور زبردست سلطنتون کی نسبت انگریزی سپاہ تعداد مین کم ہے مگر اپنی عزت وقوت مین زیادہ ہے۔ جسکی شہادت تاریخون مین اسکے کارہائے نمایان دے رہے ہین۔ ملکہ معظمہ کے ساتھ غیر ملکون کے بہت سے شہزادے اس معائنہ کے وقت موجود تھے۔ گو انھون نے سپاہ ہونگی کئی دفعہ معائنہ کیا ہوگا۔ مگر کبھی کسی نے ان مین سے ایسی سجیلی سپاہ جیسی کہ آج ایلڈرشوٹ کے میدان مین اٹھائیس ہزار کھڑی ہے نہ دیکھی ہوگی۔ ان مین اہل کولونی کی سپاہ بھی موجود تھی جسکی نظیر ملٹری ریویو مین کہین دنیا مین موجود نہ تھی۔ سوا چار بجے ملکہ معظمہ گاڑی مین بیٹھکر معائنہ کو تشریف لے گئین۔ سپاہ مستطیل کے تین ضلعون مین کھڑی تھی۔ ملکہ معظمہ چوتھے ضلع کے وسط مین مقیم ہوئین۔ اول سپاہ نے سلامی اتاری۔ پھر اپنی قواعد دکھائی۔ اہل کولونی کی سپاہ مین ۴۳۴ سوار اور ۱۸۴ توپچی اور انجنیر اور ۳۲۲۴ پیدل تھے۔ یہ سپاہ اپنی بڑی شان دکھاتی تھی۔ ہر رنگ و نسل کی سپاہ جن کی وردیان اجنبی معلوم ہوتی تھین۔ ایک فرمانروا کے علم کے نیچے قواعد کر رہی تھی اور اسکی اطاعت و فرمانبرداری کو ظاہر کر رہی تھی جس سے انگریزی سلطنت کی سطوت و صولت کا نقش دلون پر منقش ہوتا تھا۔ بچپنے سے جغرافیہ کے نقشون مین سرخ نشان ہمارے دلون پر انگریزی

سلطنت کا نقش جماتے تھے۔ مگر ایلڈرشوٹ کے میدان میں یہ نقش آنکھوں کے سامنے اِس
سلطنت کو دکھاتے تھے کہ کنیڈا۔ اسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ کی سپاہیں موجود ہین جو ہماری
ملکہ معظمہ کی محافظت کے لیئے اپنی جان لڑانے کو ایسی ہی آمادہ ہین جیسی کہ اپنے گہرون کے لیئے
جو بہت دور دراز ہین۔ اہل کولونی انگلستان کو اپنی مان سمجھتے تھے اور اُسکی تعظیم و تکریم کرتے
تھے اور اُسکی اطاعت کو اپنی سعادتمندی سمجھتے تھے جسوقت مان کو سپاہ کی ضرورت ہو تو وہ
دست بستہ خدمت کرنے کو حاضر تھے ◆

روز شنبہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۷ء کو سینٹ جارج کلب مین اہل کولونی سے وزرائے
اعظم کے اعزاز کے لیئے ڈنر دیا گیا جسمین پانچ وزیر موجود تھے۔ کیپ کولونی کی طرف سے سرجی
گورڈون سپرگ نے ایک جہاز سلطنت انگلینڈ کو نذر کیا۔ جسکا حال مسٹر گوس جین یہ بیان فرماتے
ہین کہ آج میرے سامنے ایک بڑا اول چیپٹر تکلف سین یہ ہے جسکو ہم سب یاد رکہین گے
کہ برٹش کولونی کے نائبین نے ایک آہنی جہاز ہم کو پیش کش کیا جس کی کچھہ دہوم دہام نہین
کی گئی۔ امیر البحر کے فرسٹ لارڈ کے پاس سرجان گورڈن سپرگ آئے اور اُنسے کہا کہ کیپ کولونی
تیار ہے کہ ایک آہنی جہاز سلطنت کی نذر کرین (چیرز) مین نے انگریزی قوم کی گورنمنٹ کی
طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور اِس سلطنت وسیع کی طرف سے بہی شکریہ ادا کیا جسکا ایک حصہ کیپ
کولونی ہے۔ یہ اول درجہ کا جہاز بغیر کسی شرط کے پیش کیا گیا۔ اور اُسکے ساتھ یہ درخواست
کی گئی کہ وہ اپنے اِن ہمشیر جہازون کے ساتھ رہے جن کی قیمت ٹیکس دینے والون نے ادا کی ہے
جن مین سے اکثر کو سپیٹ ہیڈ مین لوگون نے دیکھا ہے۔ سند سنو کچھ شرائط نہین ہین۔ وہ
ایک عطیہ آزاد صرف اس مطلب کے لیئے دیا گیا ہے کہ برٹش سلطنت کی قوت کی افزایش ہو (چیرز)
یہ جوبلی کی بڑی معراج تھی۔ ملکہ معظمہ کی نذر مین سیم وزر و جواہر مشرقی کپڑے بڑے بیش بہا
اسقدر دیئے گئے تھے کہ جنکے رکہنے سے قصر سنٹ جیمس ایک نمایشگاہ بن گیا تہا۔ مگر کیپ کولونی کا
تحفہ آہنی جہاز کا سب تحائف مین افضل اور زیادہ تر بیش بہا تھا۔ اور جس نیت سے وہ دیا گیا
تہا۔ اس سے برٹش سلطنت پر بڑا اثر ہوتا تہا۔ وہ انگلو سیکسن کی سلطنت متحدہ کی بنیاد کا
پتھر تھا ◆

اہل کیپ کولونی کا جہاز پیش کرنا

ایلڈرشوٹ مین سپاہ کے معائینہ کے بعد رونڈسر مین ڈنر دیا گیا۔ پھر گارڈن پارٹی ہوئی۔ جس مین پندرہ سو مہمان جمع تھے۔ اس مین ملکہ معظمہ نے اپنے مہمانون سے خواہ وہ عورت ہون یا مرد خوب باتین کین۔ اسی دن شہزادہ ویلز نے اہل کولونی کی سپاہ کا معائنہ کیا۔ اور انکو میڈل اپنے ہاتھ سے دیئے۔ جب یہ تحفہ تقسیم ہو چکا تو قومی گیت گایا گیا۔ اسکے بعد شہزادہ نے ٹوپی اُتار کر ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو تین چیرز دیئے جسکے ساتھ اور سب نے چیرز دیئے۔ دو دن بعد ملکہ معظمہ نے ہندوستان کی امپیریل سروس سپاہ کا ملاحظہ فرمایا جسکے افسر اعلے سر پرتاب سنگھ اور دو اور افسر تھے اُنکے ملاحظہ مین کچھ زیادہ دیر نہین لگی۔ ہندوستانی افسرون کی شہسواری مین کسی کو کلام نہین وہ اپنے گھوڑون پر سے اُتر کر ملکہ معظمہ کی گاڑی کے پاس گئے۔ اُنھون نے اپنے دست مبارک سے اُن کو تمغے دیئے۔ ان افسرون نے سلام کیا۔ بعض نے تمغون کو چوما۔ بعض نے انکو سر آنکھون سے لگایا۔ سر پرتاب سنگھ کو ملکہ معظمہ نے بلا کر اُنسے بہت شوق سے باتین کین۔ جسوقت پرتاب سنگھ ملکہ معظمہ کے پاس گئے تو انھون نے اپنے دونون ہاتھون کو جوڑ کر اپنی چھاتی سے لگایا اور پھر سر و پیشانی سے لگایا۔ ان حرکتون پر انگلینڈ مین لوگون کو تعجب آیا۔

جسوقت جشن جوبلی کے لیئے ہزارون تجویزین و تدبیرین ہو رہی تھین تو شہزادہ ویلز نے ۷۔ جنوری ۱۸۹۷ء کو اخبارون مین اپنی یہ تجویز مشتہر کرائی کہ ملکہ معظمہ خود تو کوئی اپنی رائے کا اعلان کرتی نہین کہ یہ ہونا چاہیئے۔ اس لیئے مجھے آزادی ہے کہ اپنی یہ رائے لنڈن کے باشندون کے روبرو پیش کرون جو انکو بھی پسند ہوگی کہ لنڈن کے اسپتالون کے لیئے فنڈ روپے کا سالانہ چندہ کی صورت مین ایسا جمع کرنا چاہیئے کہ وہ اُنکے قرضون کو بالکل اُتار دینے کے لیئے اور ہمیشہ انکے خرچون کے چلانے کے لیئے کافی ہو۔ اُسکے لیئے لاکھ پونڈ سے ڈیڑھ لاکھ پونڈ تک سالانہ آمدنی کے اضافہ کی ضرورت تھی اُسکے چندہ جمع کرنیکے لیئے بڑی چلتی ہوئی تدبیرین اختیار کیگئین کہ حاکمون کے حکم سے اسپتال سٹمپ جاری کیئے ایک سُرخ رنگ کا ڈھائی شلنگ کا دوسرا نیلے رنگ کا ایک شلنگ کا۔ اُنکی فروخت خوب ہوئی۔ جب تک یہ فنڈ پورا نہوا دنیا اپنی محبت انسانی اُنکے خریدنے سے دکھاتی رہی۔ پھر انگلینڈ بنک مین وہ آلہ جس سے سٹمپ بنتے تھے توڑا گیا۔ ایک تجویز اس فنڈ کے بڑھانے کے لیئے کی گئی کہ شہزادہ ویلز کے حکم سے جوبلی کا پروگرام چھاپا گیا

جس مین جشن کے سارے کامون کی تفصیل قابل تحسین کیگئی تھی۔ اِسکا ایک ایک پرچہ ایک ایک شلنگ کو بیچا گیا جس سے بہت فائدہ ہوا۔ وہ بھی اسپتالون کے فنڈ مین جمع ہوا۔ پس اسقدر چندہ جمع ہوگیا کہ وہ اسپتالون کی ضروریات کے لیئے کافی تہا۔

جوبلی میڈل

جشن جوبلی کی یادگار کے لیئے جو میڈل تیار کیئے گئے۔ انکو حضرت علیا کی سب قسم کی رعایا نے بڑے شوق سے خریدا۔ شاید اُنسے زیادہ خوشنما کوئی سکہ شاہی ٹکسال مین ڈھلا ہوگا۔ اِس میڈل پر حضرت علیا کے چہرے کی تصویر ایسی تہی جیسی کہ ۱۸۳۷ء سے ۱۸۶۰ء تک کے سکون پر۔ انکی قیمت مفصل ذیل تہی۔

سونے کے میڈل کی تیرہ پونڈ اور سونیکے چھوٹے میڈل کی دو پونڈ۔ اور چاندی کے بڑے میڈل کی ۱۰ شلنگ۔ اور تانبے کے بڑے میڈل کی ۴ شلنگ اور چھوٹے میڈل کی ایک شلنگ جو میڈل تیرہ پونڈ کو بکتا تھا اُسکی اصلی قیمت ۱۲ پونڈ ۵ شلنگ تھی۔

جوبلی کی بعض متفرق واقعات کا بیان

اب کچھ تہوڑی سی اور باتین جوبلی کی بیان کرنی باقی رہی ہین۔ انکے بیان کے بعد پھر خاتمہ ہے۔ ملکہ معظمہ کی تاریخ جوبلی شصت سالہ کی اور انگلینڈ کے مذہب عیسائی اختیار کرنے کی تاریخ سیزدہ صد سالہ ایک ہی تہین اسلیئے اِس تاریخ مین سو بشپ سب اطراف سے اسکی رسم ادا کرنیکے لیئے آئے تھے۔ ملکہ معظمہ نے سب بشپون سے ونڈسر مین ملاقات کی۔

یونیورسٹیون اور بڑے بڑے کارپوریشنون اور سوسائٹیون سے ڈیپوٹیشن اور ایڈریسین آئین تہین۔ اِن سب نے ملکہ معظمہ کو مبارکبادین دی تہین اور اپنی تمنائین دلی ظاہر کی تہین کہ انکی فیض بخش سلطنت کی درازی عمر ہو۔ اِن سب کے جواب مین ملکہ معظمہ نے اپنی اِس چٹھی کو شائع کیا۔

ونڈسر کیسل ۱۵ جولائی ۱۸۹۷ء

مین نے اکثر اپنی رعایا کے روبرو اپنے دل کے نیک اثرون کو جو اُنہون نے پیدا کیئے ہین بیان کیا ہے اور اُنکو اِس قابل یادگار جشن شاہانہ جوبلی مین مذکور کیا ہے کہ رعایا کا بے انتہا میرا خیرخواہ ہونا میرے قلب مین بیٹھا ہوا ہے مگر میرے دل کو بغیر اِس بیان کے چین نہین آتا کہ مین جی کی باتین دل کہول کر نہ کہون کہ میری سلطنت کے ساٹھوین سال کے ختم ہونے پر رعایا نے جو

اپنی اصلی محبت کا اور خیر خواہانہ مودت کا جوشش خود بخود دکھایا ہے۔ اس سے میرا دل ایسا موثر و ممنون ہوا ہے کہ اُسکا بیان کرنا مجھے اس موقع پر مشکل ہو۔ لنڈن مین ۲۲ جون کو جو میری سواری تزک و احتشام و تجمل کے ساتھ نکلی تو رعایا نے ایک عجیب ادا و انداز سے اپنی خوشی کی گرمجوشی کو دکھایا ہے کہ اُسنے میرے دل پر ایسا نقش جمایا ہے کہ وہ کبھی مٹائے نہین مٹیگا۔ مین نے اپنی عزیز رعایا کی صلاح و فلاح کے لیئے محنت مشقت اٹھائی ہے اور اُسکی آسودگی و بہبودی کے لیئے تفکرات و ترددات کیئے ہین۔ اب یہ دیکھکر کہ میری اِس سعی و کوشش کی رعایا نے قدر و منزلت کی ہے میرا دل بہت خوش و خرم ہوتا ہے۔ میری شادی کو نصفی مین رعایا جیسی دل افزائی اور ہمدردی کرتی ہے ایسی ہی مین بھی اُسکے ساتھ کرتی ہون۔ مجھے اِس سے بے انتہا خوشی حاصل ہوئی ہے کہ دنیا کے تمام حصون سے میری رعایا جمع ہوئی۔ اور سب کے سب میری خیر خواہانہ اطاعت و وفاداری مین ہم آواز و ہم ساز ہوئے میرا دل اُنکا ممنون ہے۔ اور وہ اُنکی شکرگزاری کرتا ہے۔ مین ہمیشہ اپنے خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی ہون اور التجا کرتی ہون کہ وہ انپر اپنی رحمت بھیجے اور مجھے اس قابل رکھے کہ اُنکی صلاح و فلاح کے فرائض جو میرے ذمے ہین اُنکو ادا کرتی رہون ؀

وکٹوریا آر آئی

جوبلی کے زمانہ مین اخبارون مین جوبلی کے ذکر مین بیشمار تحریرین ہوئین۔ لنڈن السٹریٹڈ نیوز کا ایک خاص پرچہ سنہری حرفون مین نکلا۔ اور لنڈن ڈیلی میل کا ایک گولڈن نمبر یعنے مطلا نکلا۔ جشن جوبلی کو ایک حیرت ناک کامیابی حاصل ہوئی۔ شہنشاہ بانو جسکے احترام کے لیئے یہ سارے کام کیئے گئے تھے وہ اِس سے نہایت خوش ہوئی اور کل قلمرو مین اسکی ساری رعایا نے جوبلی سے دلی خوشی حاصل کی۔ جوبلی مین کوئی ایک حادثہ بھی ایسا نہین واقع ہوا کہ وہ اسکی خوشی کو کرکرا کرتا۔ اِس جشن عالی شان کی شان ایسی تھی کہ جسکا جواب نہ تھا۔ سپٹ ہیڈ مین بحری سپاہ نے وہ اپنی شوکت و عظمت دکھائی کہ کبھی بحری تاریخ مین دیکھنے مین نہین آئی۔ ایلڈرشوٹ مین تھوڑی سی برّی سپاہ نے بہت سی کرّ و فر دکھائی۔ اسوقت انگریزون کو معلوم ہوتا تھا کہ ہم بہت بڑی سلطنت کے رعایا ہین۔ جسکے خیال سے اُنکا دل باغ باغ ہوا جاتا تھا۔ جب اُنھون نے کولونیون کے وزرا اعظم اور سپاہ دیکھی تو اُنکو یہ معلوم ہوا کہ وہ سیکڑون سلطنتون کے وارث و مالک ہین جس مین ایک برطانیہ نہین صدہا برطانیہ ہین۔ اب ہم اِس بیان پر جشن جوبلی کے بیان کو ختم کرتے ہین کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے ؀

جشن جوبلی کے بعد ملکہ معظمہ سے شاہ سیام ملنے آیا۔ جب وہ جہاز سے اُترا تو توپوں کی سلامی اتری اور لوگون نے بہت شوق سے اُسے دیکھا۔ ونڈسر کے قصر مین ملکہ معظمہ نے اُسکی شاہانہ دعوت کی۔

ڈچس ٹیک کا انتقال

۱۸۹۷ء کے موسم گرما مین جشن جوبلی کے سبب سے حضرت علیا کے مزاج مقدس مین تکان آگیا۔ مگر اوسبورن اور بالمورل مین جاکر تبدیل آب و ہوا سے پھر طبیعت مبارک کی اصلاح ہوگئی تھی مگر اُسپر دفعتہً یہ سخت صدمہ واقع ہوا کہ اُنکی سگی چچازاد بہن ڈچس کا انتقال ہوگیا۔ جنکی بیٹی سے حضرت علیا کے پوتے کی شادی ہوئی تھی۔ ملکہ معظمہ اور اُن مین پہلے سے بھی محبت تھی۔ اور اب اِس نئی رشتہ مندی کے سبب سے اور بھی رشتۂ الفت دوتا ہوگیا تھا۔ یہ ڈچس بڑی شکیل جمیل رحیم کریم تھی۔ قوم اسکو بڑا عزیز رکھتی تھی۔ جوبلی سے پہلے وہ سخت امراض مین مبتلا تھین۔ مگر پھر طبیعت اُنکی ایسی سنبھل گئی تھی کہ وہ جشن مین شریک ہوکر مسرور ہوئی تھین۔ مگر چار مہینے کے بعد چند گھنٹے بیمار رہکر ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو اس دنیا سے رخصت ہوگئین۔ ساری قوم نے اُنکا ماتم کیا۔ ۳۔ نومبر کو سینٹ جارج کے شاہی مقبرے مین دفن ہوئین۔ تجہیز و تکفین مین ملکہ معظمہ کے قائم مقام بنکر شہزادہ **ویلز** شریک تھے۔ دفن ہونے کے بعد ایک خاص نماز یادگار کے طور پر گرجا مین پڑھی گئی جس مین ملکہ معظمہ اور اُن کا سارا خاندان شریک تھا۔

سنہ ۱۸۹۸ عیسوی

ملکہ معظمہ کی سیر و سیاحت

ملکہ معظمہ نے اپنی اسّی برس کی عمر مین یورپ مین سفر کرنا نہین چھوڑا مگر ہان اِسکا طریقہ بدل ڈالا۔ ۱۸۹۷ء و ۱۸۹۸ء و ۱۸۹۹ء کے موسم بہار مین فرانس کے جنوب مین سیمیز مین گئین۔ شہزادی بیاٹرس اُنکے ہمراہ تھین وہ ہمیشہ اُنکے ساتھ گھر کے اندر اور باہر رہتی تھین ملکہ معظمہ کو تفریح طبیعت بہ نسبت اور مقامات کے سی میز مین زیادہ ہوتی تھی۔ وہ یہان ہر رشتہ دارون سے بے تکلف ملتی تھین۔ اُنکو بزرگ سمجھکر اُنکے خود ملنے آتے تھے۔ سوا ڈچس سیکس کوبرگ کوئی عزیز رشتہ دار ملکہ معظمہ کا اس پیرانہ سالی مین زندہ نہ رہا تھا کہ اُنکو بے تکلف صرف وکٹوریا کہکر باتون مین اُنسے مخاطب ہوتا۔ ہان یہان بڑی سوتیلی بہن اُنکو وکٹوریا کہنے والی تھی

وہ مدت ہوئی کہ دنیا سے گزر گئی تھی۔

وہ پہر کی سواری مین رتپ کریا مین چاء اسطرح پی جاتی تھی کہ تورنجین ایک آلہ تہا جسمین ہمیشہ پانی گرم رہتا تہا۔ اسمین چار بنی بنائی تیار رہتی تہی۔ وہ سواری مین رکھ لیجاتی تہی۔ جب ملکہ معظمہ کا دل چاہتا تہا اُس مین سے چار نکال کے پی لیتین۔ چار کے پکانیکے لیئے آگ جلانے اور بورچی خانہ کی ضرورت نہ تہی۔ سیر مین ہمیشہ وہ اِس طرح آتین کہ کوئی اُنکو ملکہ معظمہ نہ جانے اُنکے بیگیج کے چٹون پر ڈچس بالموریل لکہا ہوا ہوتا وہ فرانس مین بہی اپنا لقب یہی رکھ لیتی تہین۔

۱۹۔ مئی ۱۸۹۸ء کو مسٹر گلیڈسٹن نے وفات پائی۔ اِس صاحب کمال وزیر باتدبیر کے انتقال سے ملکہ معظمہ کو سخت ملال ہُوا وہ اُن کے عہد سلطنت مین چار دفعہ وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے۔ اِس سلطنت کے آغاز ہی مین اِس مدبر کامل کے کارہائے نمایان تاریخ مین لکھے جانے شروع ہوگئے تھے۔ ملکہ معظمہ نے اُنکی بی بی کو اُن کی تجہیز و تکفین کے دن یہ تعزیت نامہ لکہا۔

بالموریل۔ ۲۸۔ مئی ۱۸۹۸ء

آج سارے دن مَین اسی خیال مین رہی کہ آپ کا عزیز خاوند اپنے آرامگاہ مین سوتا ہے یہ مرنا آپکے دل کو درد و رنج پہنچاتا ہوگا اور امتحان لیتا ہوگا۔ مگر اِس رنج کے ساتھ یہ خوشی بہی آپکے لیئے ہے کہ ساری قوم آپکے خاوند کی عاقلانہ قابلیتون کو یاد کرکے سخت ماتم مودبانہ کر رہی ہے وہ ممتاز مدبران ملکی مین سے ایک تھے۔ اور میری ذات و میرے کنبے کی بہلائی کے لیئے جس گرمجوشی سے خدمت گزاری کرتے تھے وہ ہمیشہ مجھے یاد رہیگی۔

وکٹوریا آر آئی

وہ جوبلیون سے امپیریلزم (بادشاہ کی طرف داری) کا جوش بہت پہیل گیا تہا اور کل پریس اسکا حامی ہوگیا تہا۔ پبلک مین جب ملکہ معظمہ تشریف لائین تو رعایا اپنی مسرت کا اور ملکہ معظمہ اپنی نشاط و انبساط کا اظہار زیادہ کرتین برسون تک اُنہون نے ڈرائینگ روم کی طرف توجہ نہین کی تہی۔ مگر اپریل ۱۸۹۸ء مین ایک بڑا جلسہ کیا۔ ہائیڈ پارک مین سوار ہوکر خود تشریف لائین تو رعایا نے چیرز کا بڑا غل شور مچایا۔ جس سے اُنکی گاڑی کا ایک گہوڑا بدکا اور گر پڑا مگر کوچبان نے اسکو سنبہال لیا۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

مسٹر گلیڈسٹن کا انتقال پر ملال

سنہ ۱۸۹۹ عیسوی

سنہ ۱۸۹۹ء کو ابتدائے موسم بہار مین حضرت علیا دوبارہ نیس مین تشریف فرما ہوئین۔ پہلے سال کے آنے جانے مین چیربروگ کے عبور کرنے مین موسم نہایت خراب آیا تہا۔ اسلیئے انہون نے اپنی آمد و رفت کا نیا رستہ تجویز کیا جب ناٹس کو انہون نے سفر کیا ہے تو کوتون کے سٹیشن پر ٹرین کو ٹھیرایا۔ اُنہون نے یہ خبر سنی تہی کہ یہان کا سلحہ خانہ بالکل باروت سے اُڑ گیا تہا اُسکے افسر سے اپنا نہایت افسوس ظاہر کیا۔ اور اپنی جیب خاص سے چندہ مرحمت فرمایا کہ مصیبت زدون کی اور اُن پس ماندون کی جو محتاج ہین امداد کیجاسے۔ شروع مئی تک جنوب مین یہ چندہ وہ سفر بڑہایا گیا۔ ملکہ معظمہ کو ریڈیریا کی آب و ہوا سے بہت فائدہ پہنچا۔

۵ امئی سنہ ۱۸۹۹ء کو ملکہ معظمہ نے مع شہزادی بیاٹرس کے لنڈن مین مراجعت کی جب وہ قصر بکنگھم کو واپس آتی تہین تو راہ مین اپنے قصر کن سنگٹن کے ملاحظہ کو بہی تشریف لے گئین ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہان انکی تخت نشینی کی اول خبر آئی تہی اور پہلے پہل اُنہون نے اپنی کونسل کو جمع کیا تہا۔ اسوقت اس کونسل مین جو ممبر بیٹھے تھے۔ اُن مین سے ایک بہی اب زندہ نہ تہا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے لطف و کرم سے اپنی تمام رعایا کے لیئے۔ اس قصر کے ان کمرون مین آنے جانے کی اجازت عام دیدی جنمین پہلے شاہی جلسے ہوتے تھے اور شہزادے اور شہزادیان سکونت پذیر رہا کرتے تھے۔ اس قصر مین حضرت علیا کے بچپنے کی بہت سی چیزین بطور تبرک کے رکہی ہوئی تہین۔ مگر یہان ملکہ معظمہ کچھ ان چیزون کی زیارت اور اپنے بچپنے کی باتین یاد کرنے کے لیئے نہین آئی تہین۔ بلکہ وہ ۱۷ مئی کو جنوبی کن سنگٹن مین ایک عمارت جدید کی بنیاد رکہنے کے لیئے آئی تہین۔ جسکا نام وکٹوریا البرٹ میوزیم رکہا گیا۔ اسمین اس شہنشاہ بانو کی یادگار موجود تہی جسکے عہد سلطنت مین اُسکی بنیاد پڑی اور اسکے نامور شوہر کی یادگار موجود تہی جسکی پیش بینی اور دور اندیشی و مستعدی پر اس کام کی ترقی مبنی تہی۔ یہ شہزادہ جو اس بات کو ضروری سمجھتا تہا کہ آرٹس مین ترقی ہو۔ اور اسکے جاری کرنے مین بالاستقلال جانفشانی اور عرقریزی کرتا تہا اُسکو لوگ غلط سمجھتے تھے اور غلط طور پر بیان کرتے تھے۔ مگر اب یہ حال نہین رہا تہا میوزیم

فائدے پوری طرح سے ثابت ہو گئے تھے۔ آرٹس کی چیزون کے جمع ہونے نے اُن صناعون
کو اپنے نمونہ دکھاتے جو یہ ترقی چاہتے تھے کہ برٹش آرٹس کو بھول بھلیون سے نکالکر
اِس نئے زمانہ کا مرد میدان بنائین۔ بس جہان میوزیم کی عمارتین بڑی تہین یا اُن مین چیزین اچھی
نہ تہین وہ سب درست کی گئین۔ اب اِنہی نمایشگاہون اور میوزمون مین گیلریون پر تاریخ اور
صنعت کے خزانے ایسے جمع ہین جو یاد نہین کہ کبھی پہلے دنیا مین جمع ہوئے ہون۔ اِنمین ہر قسم کی
چیزین اس ترتیب سے رکھی جاتی ہین کہ اُنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ مین انکی ترقی کیونکر
ہوتی گئی ہے اور وہ کس طرح طلبہ و صناعون کو سبق سکھاتی ہین ٭

۲۴ مئی کو ملکہ معظمہ کی عمر ہشتاد سالہ کی سالگرہ تہی۔ کرہ زمین کا کوئی حصہ نہ تہا جس
مین اِس سالگرہ کی شادی نہایت گرمجوشی اور خوشی سے نہوئی ہو۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ مین
بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ خود ملکہ معظمہ کے لیئے یہ دن بڑی خوشی کا تہا۔ اُنکے گرد بیٹے بیٹیان
پوتے پوتیان نواسے نواسیان اور انکی اولاد موجود تہین۔ وہ حاضری کہاکے ونڈسر کیسل کے صحن کے
کمرہ کے دروازہ پر رونق افروز ہوئین اور وہان اُنکے سامنے تماشے ہوئے۔ اور لوگون نے اپنے کرتب
و ہنر دکہائے۔ ملکہ معظمہ کو خدا سلامت رکھے گایا گیا۔ زمزمہ سرائی ہوئی۔ سپاہ اور امرائے والا
خطاب اور شہزادہ آرتھر کون ناٹ اور مدرسون کے طلبہ و ماسٹرون سے سارا صحن بھرا ہوا تھا
لڑکے بڑے زور شور سے چیرز دیتے تھے۔ ملکہ معظمہ نے دروازہ مین کہڑے ہو کر فرمایا کہ مین تم سے
بڑی خوش ہوئی اور مین تمہاری شکرگزار ہوتی ہون۔ پہر ایک رجمنٹ ڈیوک کون ناٹ نے کرنیل
بن کر انکو ملاحظہ کرایا۔ اسکے بعد ملکہ معظمہ نے یہان کی زمین مین اَوک کا پودا لگایا کہ وہ اِس دن
کی یادگار رہے۔ اِسکے بعد اور بہت سے کہیل تماشے ہوئے۔ آیندہ جمعہ کو ملکہ معظمہ ونڈسر سے بالمورل کو
روانہ ہوئین۔ اِس روانگی سے پہلے اپنی رعیت کا جسنے اپنی محبت اور خیرخواہی کا اظہار بڑی گرمجوشی
سے کیا تہا انکی شکرگزاری کا اظہار اِس طرح کیا کہ سبکے پاس یہ پیغام بہیجا کہ دنیا کی سب اطراف سے
مبارکبادیون کے ٹیلیگرام اور خطوط میرے پاس اتنے آئے ہین کہ مین اُنکے بوجہ سے دبی جاتی
ہون۔ اِن کا جدا جدا جواب دینا ناممکن ہو۔ اِسلیئے ما بدولت کو یہ موقع ملا ہے کہ مین اِن خیرخواہیون
اور محبتون کا شکریہ ادا کرون۔ جن کو رعایا نے دکہایا ہے اور اِس سے میرے دل پر بڑا اثر ہوا ہے

اور اس سے مین بہت خوش ہوئی ہون + فقط

۱۵۔ نومبر کو ملکہ معظمہ قدیمی شہر برسٹول مین ایک اسپتال کھولنے کے لیئے تشریف لائین۔ اس شہر کے شرفا و روؤسا نے دریا دلی سے چندہ کر کے اس اسپتال کو جوبلی کی یادگار کیلئے بنایا تہا۔ اس شہر مین سنہ ۱۸۳۰ء مین ملکہ معظمہ اپنی گیارہ برس کی عمر مین آئی تہین۔ اسلیئے اہل شہر کو انکی زیارت کی بڑی آرزو و تمنا تھی۔ جب وہ تشریف لائین تو انہون سنے خیر مقدم کی بڑی دہوم دہام مچائی۔ ملکہ معظمہ نے یہان کے میئر کو نائٹ کا خطاب دیا شام کو سارے شہر مین روشنی ہوئی۔ پہر ملکہ معظمہ ونڈسر مین تشریف لائین۔ ۲۰۔ نومبر کو حضرت علیا سے ملنے شہنشاہ جرمن اور شہنشاہ بیگم آئے۔ وہ اُنسے ملکر بڑی خوش ہوئین۔ سینٹ جارج ہال مین اُنکے آنے کی خوشی مین دعوت بڑی پُرتکلف کی گئی۔ مگر اس خوشی مین یہ غمی ہوگئی کہ حضرت علیا کی سوتیلی بہن کی بیٹی شہزادی ایڈی لیڈ وکٹوریا کا انتقال ہوگیا۔ مگر شہنشاہ کی اقامت کے زمانے مین اس سوگ کا اظہار کم کیا گیا +

ہوا مین یہ خبرین اُڑ رہی تہین کہ سلطنت کا امن وامان معرض خطر مین ہے۔ سو چند روز بعد اسکا ظہور یہ ہوا کہ ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء کو ٹرانسوال کے سکرٹری آف سٹیٹ نے وہان کے برٹش ایجنٹ کے سامنے آخری فیصلہ یہ پیش کیا کہ پریٹوریا کی سرحدون پر سے تمام برٹش سپاہ پرے ہٹائی جائے اور جولائی کے بعد جنوبی افریقہ مین جو سپاہ آئی ہے وہ باہر خارج کر دیجائے۔ اور اسوقت سمندر مین جو سپاہ یہان آرہی ہے وہ جنوبی افریقہ کے کسی بندرگاہ مین اُترنے نہ پائے۔ یہ آخری فیصلہ حقیقت مین جنگ کا اشتہار تہا۔ ۱۱۔ اکتوبر کی تاریخ جو ٹرنسوال کی سرحدون پر سے سپاہ کے ہٹانے کیلیئے مقرر ہوئی تہی وہ ختم ہوگئی تو نٹال پر بوئرون سے حملہ کیا۔ اور اسوقت مین برطانیہ عظمٰی کے برخلاف اورینج فری سٹیٹ کے پریسیڈنٹ نے جنگ کا اشتہار دیدیا۔ وہ سرحدون میدان جنگ بن گئین دونون لشکرون مین آپس مین لڑائی شروع ہوگئی۔ اسوقت انگلینڈ کے ساتھ ہمدردی کرنیوالے معدوم نہ تھے۔ امریکہ کی لیڈیون نے ایک جہاز جس مین اسپتال کا سازوسامان موجود تہا۔ اس جنگ کے لیئے عنایت کیا۔ اس مین وہ اشخاص بھی شریک تھے جن کو یہ یاد تہا کہ سپین کی لڑائی مین انکے ساتھ برٹش نے بہی بڑی ہمدردی کی تہی۔ ان چندہ دینے والون کی طرف سے اُنکے چند نائب جو ندٹسے نین

حضرت علیا کے روبرو پیش ہوئے۔ اُنہون نے اپنی زبان سے یہ شکریہ ادا کیا کہ یہ جہاز عین وقت پر دیا گیا۔

اسوقت ملکہ معظمہ کی ہمدردی عامہ سب کے ساتھ خاصکر سپاہ کے ساتھ زیادہ تر یون نمایان ہوئی کہ وہ نومبر ۱۸۹۹ء مین بالمورل سے ونڈسر مین چلی آئین۔ انہون ہائی لینڈس کے سفر دراز کو رات بھر مین چلکر طے کیا اور پہنچنے کے چند گھنٹے کے اندر ہی سپائی ٹل کی بارکون مین گئین کہ ہس ہولڈ کیولری سے رخصت کے الفاظ فرمائین۔ اور اُنکو اجازت دین کہ وہ جنوبی افریقہ مین لڑنے کے لیئے جائین۔ جب اُن کے روبرو افسر پیش کیئے گئے تو اُنہون نے صاف الفاظ مین فرمایا کہ تم ہمیشہ میرے کارگزار خدمتگزار رہے ہو۔ مین نے تم سے اپنے پاس آنے کی درخواست اسلیئے کی ہو کہ مین تم سے پہلے اس سے رخصت ہون کہ تم ایک بحری سفر دور دراز کا میری سلطنت کے اس نہایت کے دور حصہ مین کرو جس کی محافظت کے لیئے تمہارے بھائی بڑی بہادری سے جان توڑ کر لڑ رہے ہین۔ مین جانتی ہون کہ ہمیشہ تم اپنے ملک اور اپنی ملکہ کے فرائض خدمت کے بجا لانے مین کما حقہ کوشش کروگے خواہ یہ فرائض تم کو کہین لیجائین۔ مین خدا تعالی سے دعا مانگتی ہون کہ وہ تم کو اپنی حفظ و امان مین رکھے۔ اور پھر تم کو اپنے گھر مین صحیح سلامت لائے۔ اس ارشاد پر کل افسرون اور سپاہیون نے بڑے زور شور سے چیرز دیئے۔ اور چند گھنٹے کے بعد جنوبی افریقہ کو روانہ ہوئے۔

اب آگے زمانہ بڑا پُرآفات نظر آتا تہا۔ ہر وقت حضرت علیا کے پہلو مین کانٹے سے چبہتے تھے کہ سپاہ تو باہر جنگ مین جان لڑا رہی ہو اور اُنکے گھرون کے اندر پریشانی و خستہ حالی برس رہی ہو۔ بی بی بچے مردہ دل سوختہ جان ہو رہے ہین۔ گو ملکہ معظمہ زمانہ دراز سے سلطنت کر رہی تہین مگر اُنکی مکرمت و مرحمت شاہانہ کا ظہور رعیت کے حال پر اور رعیت کی محبت و اطاعت کا اظہار اُنکی ذات خاص کے ساتھ کبھی ایسا نمایان نہین ہوا تہا۔ وہ اور رعیت یہ معلوم ہوتے تھے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ؎ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ؎

ملکہ معظمہ نے اس جنگ مین رعایا پروری مین اپنے تئین بالکل وقف کر دیا تہا۔ رعایا کے چین و آرام و راحت کے لیئے اپنی بے چینی و تکلیف کا ذرا خیال نہ تہا۔ وہ برسون سے اوسبورن مین

تشریف لیجا کر بڑا دن کیا کرتی تہین۔ سواب وہان کا جانا موقوف رکھا۔ اُنکی گارڈس کے سپاہی جنگ میں افریقہ مین گئے ہوئے تھے۔ اُنکی بی بی بچون کی خاطرداری و دلداری کے لیئے بڑا دن ونڈسر مین کیا۔ اُنکو اس دن بلایا کہ بڑے دن کے تحفہ تحائف تقسیم ہوتے ہین۔ بڑے دن کا ایک بڑا شاندار درخت لگوایا۔ اُسکو بجلی کی روشنی سے روشن کرایا۔ اُسمین سیکڑون قسم کے کھلونے اور بہت قسم کی تحفہ چیزین آویزان کین جسکے دیکھنے سے بچون کا دل بہت بہلا۔ وہ خود کرسی پر بیٹھی ہوئی بچون کی خوشیان دیکھکر اُنسے زیادہ خوش ہوتی تہین۔ اُنکے پاس سپاہیون کی بیبیان اپنے بچون کو ساتھ لیکر آئین۔ وہ بچون کو تحفہ چیزین و کھلونے اپنے ہاتھ سے دیتین۔ بچے اُنکو لیکر خوش ہوتے اور ملکہ معظمہ اُنکو دیکر شاد شاد ہوتین۔ اِس قدیمی ہال مین جس مین گارٹر کے نائٹ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اسمین ایک میز پر سپاہیون کے بی بی بچون کو ملکہ معظمہ نے کھانا کھلایا۔ بچے ملکہ معظمہ کو گھور گھور دیکھ کے بڑے خوش ہوتے تھے۔ بہت سی عورتین دکھیاری رنج کی مارے اپنے تئین ضبط نہین کرسکتی تہین چلا چلا کر روتی تہین۔ تو ملکہ معظمہ اُنکو سمجھاتی تہین کہ امید ہے کہ وہ اپنے خاوندون کی خوشخبریان سنینگی۔ ایک بی بی ماتمی لباس پہنے ہوئے تھی۔ اسکا خاوند ابہی لڑائی مین مارا گیا تہا اُسکو ملکہ معظمہ نے بلاکر یہ مہربانی کی کہ اُسکو سمجہایا کہ بہتر ہوگا کہ تم صبر کرو ٭

سنہ ۱۹۰۰ عیسوی

۱۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع کو ڈیوک ٹیک کی وفات کی خبر آئی۔ اُسکے تین بیٹے ملکہ معظمہ کیطرف سے افریقہ مین لڑرہے تھے۔ ڈیوک کو اپنی بی بی کے مرنے کا رنج ایسا تہا کہ وہ اِس صدمہ کے بعد نہین پنپے اور اِس غم مین رچمنڈ مین خلوت نشین ہو کر مر گئے ٭

ملکہ معظمہ کو ہر سال تبدیل آب وہوا سے فائدہ ہوتا تہا۔ ڈاکٹر ہمیشہ اُنکی تفریح طبع و صحت مزاج کے لیئے تبدیل آب وہوا کی صلاح دیتے تھے۔ اُن کا رخت سفر اٹلی مین بورڈی گیرا مین روانہ ہو چکا تہا۔ مگر جنگ ٹرنسوال کی خبرین ایسی وحشتناک آئین کہ اُنہون نے اپنے سفر کا ارادہ فسخ کیا اور کچہہ اپنی تفریح و صحت طبیعت پر خیال نہین کیا اور یہ ارادہ مصمم کرلیا کہ ایام جنگ مین وہ اپنے دارالسلطنت کے اندر یا اُسکے قریب رہینگی۔ اُنکے اس ارادہ کو رعایا کے سب قسم کے آدمیون نے پسند کیا

رعیت کے کاروبار پر لڑائی کا بڑا خراب اثر پڑتا تھا وہ ملکہ معظمہ کے اپنے پاس ہونے کو نیکنامی اور خوشی اقبالی کا قاصد سمجھتے تھے ؞

۱۰۔ فروری کو ساٹھ برس گزرے تھے کہ اُن کا نکاح ہوا تھا۔ یہ دن بڑا غمناک تھا شوہر کی ناوقت موت کے آجانیسے وہ بائیس برس سے رانڈ تھین جیسا کہ اُن کا اپنا ذاتی رنج والم روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ ایسا ہی اُنکو رعایا کے درد و رنج مین ہمدردی و غمخواری روز افزون ہوتی جاتی تھی۔ اسوقت جنگ جنوبی افریقہ کے رنج و افکار کے سبب سے رعایا و ملکہ دونون کا حال یکسان تھا۔ ملکہ معظمہ اسپتالون مین زخمیون کو دیکھنے بار بار جاتی تھین ؞

فروری مین نٹ لی کے اسپتال کے ملاحظہ کے لیئے وہ تشریف لے گئین۔ آج بارش کا وہ طوفان برپا تھا کہ کسی نوجوان کا حوصلہ بھی نہین ہوتا تھا کہ باہر جائے۔ مگر وہ اِس طوفان مین پیرانہ سالی مین تشریف لے گئین وہ خالی ہاتھون نہین گئین۔ اُنھون نے اپنی ٹرین کے سیلون کو پھولون کے پٹارون سے بھروایا کہ بیمارون کو پھول دیکر اُن کا دل باغ باغ کرین اور سپاہی اُنکی اِس مہربانی کو مدتون تک یاد رکھین۔ ملکہ معظمہ پہیہ دار کرسی مین بیٹھکر ہر بیمار کے بستر کے پاس گئین جب وہ بیمار کے پاس جاتین تو ڈاکٹر اُسکا حال سُناتا کہ وہ فلان لڑائی مین زخمی یا بیمار ہوا اور اب اِسکے زخم کا حال یہ ہے۔ اُنھون نے ہر بیمار سے کوئی نہ کوئی بات کی۔ وہ اپنی اِس محنت سے تھکی نہین ؞

لنڈن مین ۶۔ مارچ سے ۱۰۔ مارچ تک ملکہ معظمہ رہین۔ یہ وقت جنگ افریقہ کے بحران کا زمانہ تھا۔ ملکہ معظمہ کی سواری جس موقع پر بازارون کی بھیڑ بھاڑ مین گزرتی تو لوگ اپنی محبت کا وہ جوش دکھاتے کہ بیان نہین ہوسکتا۔ وہ اُنکو دیکھکر خوشی کے مارے ہوش مین نہین رہتے تھے ٹوپیون کو اُچھالتے چیرز کا وہ غل مچاتے کہ اُنکے گلے پڑجاتے۔ جب سواری نظرون سے غائب ہوجاتی تو قصر بکنگھم کے گرد ہزارون آدمی جاکر جمع ہوتے اور وہان طرح طرح کی روشنیون مین محبت کی حرکتین کرتے۔ ۹۔ مارچ کی رات کو ایک نظارہ قابل دید تھا۔ بیس تیس ہزار آدمی بڑے غل کار کے چوک سے قصر بکنگھم مین گئے۔ جھنڈیان پھریرے اُنکے ہاتھ مین تھے جن کو وہ ہلاتے جاتے تھے اور جہان کوئی رستہ مین یادگار آجاتی تو اُسپر چیرز کی بھرمار تھی۔ ٹھیک وقت دس بجے پر

قرمزی روشنی ہوئی اُسکو دیکھتے ہی سب کے سب آدمی ملکہ معظمہ کو خدا سلامت رکھے گاتے لگے
سوا دس بجے قصر بکنگھم کے دروازونکی جھلملیان اٹھائی گئین - بیچون بیچ کے دروازہ مین ملکہ معظمہ
کا دیدار نظر آیا - اُنکی برابر شہزادے اور شہزادیان تھے اور خاندان شاہی کے اراکین کھڑے ہوئے
تھے - اُنکو دیکھکر خلقت نے چیرز کا شور مچایا - چند منٹ تک ملکہ معظمہ نے اُنکو چیرز کا جواب دیا - پھر خدا
ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے گایا گیا - دوسرے دن قصر بکنگھم مین ملکہ معظمہ نے دو ہزار گارڈ فوجون کا ملاحظہ
فرمایا وہ آٹھوین ڈویژن کی پلٹنین تھین جو ایک ہفتے کے بعد جہاز مین سوار ہوکر افریقہ کو روانہ ہوئین
موسم بہت اچھا تھا ہوا روح افزا تھی - دوپہر کے بعد چار بجے چھوٹا سا گروہ منتخب سپاہیون کا
قصر کے پاس آیا - اور پاؤ گھنٹے کے بعد شہزادہ ویلز اور ڈیوک یورک زینے سے اُترکر اس گروہ مین
شامل ہوئے - پھر ایک سوار نے اُنکر خبر دی کہ ملکہ معظمہ تشریف لاتی ہین - کچھ دیر بعد وہ کھلی ہوئی
لینڈو مین تشریف لائین - شہزادہ ویلز اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور اُنہون نے اپنی ٹوپی اُتار کر چیرز
دیئے اور اُنکے ساتھ ساری بھیڑ بھاڑ نے چیرز کے غل و شور سے زمین کو آسمان پر اُٹھا یا - اُس کے
سبب سے باجون کی آوازین نہین سنائی دیتی تھین - پھر بالترتیب ملکہ معظمہ کے سامنے سپاہ آئی - ملکہ
معظمہ نے اُنکے دیکھنے مین اپنی آنکھہ کو ذرا نہین موڑا - اُنہون نے ہر پلٹن کے سارجنٹ کو بلاکر اُنکی
وردی اور ہتیارون کو اچھی طرح دیکھا بھالا - پھر اُنکے ارشاد کے موافق پایٹ میجر فورسائتھ سارجنٹون
کو ملکہ معظمہ کی سواری کے پاس لیگیا - اُنہون نے ہاتھ کا اشارہ کرکے اُنکو اپنے پاس بلایا جب وہ گئے
تو باریک آواز سے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے اِس سے بڑی خوشی ہے کہ مین نے پہلے اِس سے دوبارہ دیکھا کہ تم افریقہ
مین اپنے ساتھیون کی حمایت کرنے جاؤ - مین جانتی ہون کہ تم اپنا فرض ایسا ہی ادا کروگے جیسا
کہ پہلے سے ادا کرتے آئے ہو - مین چاہتی ہون کہ خدا تمہارا معاون اور حامی ہو اور تم صحیح سلامت
اپنے گھرون مین آؤ - کرنیل نے اِن مہربانی کے الفاظ کا شکریہ ادا کیا - جرنیل ہینگٹن کیمبل نے
صاف آواز سے کہا کہ ملکہ معظمہ کے واسطے تین چیرز دیئے جائین - سپاہ نے اپنی خودون کو سنگینون
پر رکھکر چیرز دیئے ۔

۲۲ - مارچ کو ملکہ معظمہ وول وچ کے ہربرٹ اسپتال مین زخمیون کے دیکھنے کے لیئے روانہ
ہوئین - اُنہون نے چند خاص ملازمین ہمراہ لیئے - بوڑھی گارڈ کو ساتھ چلنے کی اجازت نہین دی

جب جرنیل برکین بیوری نے پوچھا کہ کسی قسم کے سپاہی حضور کے ساتھ لیئے جائین تو اُنھون نے جواب دیا کہ مین اِس سلحہ خانہ مین سپاہیون کا گروہ اپنے ساتھ رکھنا نہین چاہتی مین اسپتال مین اپنے سپاہیون کو دیکھنا چاہتی ہون کچھ اور نہین چاہتی۔ جب شاہی ٹرین آہستہ آہستہ چلکر سلحہ خانہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو پلیٹ فارم سے چیرز شروع ہوئی۔ سلحہ خانہ کے لڑکے صفین باندھے کھڑے تھے اُنکی چیرز کی صدائین گونجتی ہوئی سارے شہر وول وچ مین لہراتی ہوئی چلی جاتی تھین ٹرین مین سے حضرت علیا کو جرنیل برکین بیوری نے اُتارا۔ اُنکی بی بی نے ایک گلدستہ نذر مین پیش کیا۔ انھون نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اور مسکرا کر لے لیا۔ پھر وہ گاڑی مین سوار ہوئین۔ چار بجے ہربرٹ اسپتال مین پہنچین اور پہیہ دار کرسی مین بیٹھکر وارڈون مین گئین۔ چار سو زخمی اسپتال مین تھے جو ملکہ معظمہ نے پہلے کبھی نہین دیکھے تھے۔ ہر زخمی کے بستر کے پاس جب جاتین تو لفٹنٹ کرنیل یورک زخمی کا اور اُسکی رجمنٹ کا نام اور اُسکے زخمون کا حال بیان کرتے۔ کہ فلان میدان جنگ مین اِسکو لگے ہین۔ حضرت علیا ہر ایک زخمی سے پوچھتین کہ کیا تم اب بھی تکلیف مین ہو؟ کیا تم میدان جنگ مین دیر تک ڈولی یا گاڑی کے پہنچنے سے پہلے زخمی پڑے رہے؟ اور ایسے اور سوال فرماتین جب زخمی اپنے اعضاء بریدہ کو اور جسم کو جس مین سے گولیان نکالی گئی تھین دکھاتے تو وہ افسوس ظاہر کرتین۔ وہ ونڈسر سے پھولون کی بھری ہوئی گاڑی اپنے ساتھ لائی تھین۔ ہر سپاہی کو پھولون کا گچھا دیتین۔ سپاہیون کی اُنکی اِس عنایت خسروانہ پر بڑا فخر تھا۔ ایک پیدل سپاہی اپنا ذکر کرتا ہے کہ مین پھولون کے پٹارے کے پیچھے کھڑا ہوا تھا تو اُنھون نے میرے زخم کا حال پوچھا۔ اور فرمایا کہ مین بہت خوش ہوئی کہ تمہارا زخم ایسا اچھا ہو گیا ہے کہ تم پہلے چنگے کھڑے ہو اور مجھے ایک گلدستہ عنایت کیا۔

جنگ افریقہ مین جن بہادرون نے مصیبتین اُٹھائی تھین اُنکے حال پر ایک اور مرحمت شاہانہ کی یہ مثال ہی کہ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو جس بحری برگیڈ نے لیڈی سمتھ کے محاصرہ کے اندر بڑی ہمت و جرأت دکھائی تھی حکم شاہی سے ونڈسر مین اُسکی دعوت ہوئی۔ اسلیئے کھیل کے میدان مین کھڑے ہوکر ملکہ معظمہ کی زبان مبارک سے اپنی بے بہا خدمات کی شکر گزاری کے الفاظ لطف آمیز سنے یہ انکے الفاظ بڑا گران بہا صلہ تھا ان محنتون اور مصیبتون کا جن کی برداشت اُنھون نے بہادرانہ کی تھی

کپتان لیمپ ٹن اُنکے کمانڈر کا جواب مختصر و معتدل یہ تہا کہ مین یہ نہین خیال کرتا کہ ہم نے کوئی کام عجیب کیا ہے۔ سپاہ بحری جو ملکہ معظمہ اور سلطنت انگلشیہ کی خدمات بزرگ بجا لاتی رہی ہے اُنکے مقابلہ مین ہماری یہ خدمات ہیچ و پوچ ہین۔ ریڈنگ اسکول مین اُنکو ڈنر دیا گیا۔ یہ سپاہیون کے کامون کی بڑی داد تہی کہ ملکہ معظمہ خود ڈنر کو دیکہنے گئین اور اپنے خاص شرابخانہ سے سو بوتلین شراب کہنہ پورٹ کی عنایت کین۔ جسکو سپاہیون نے ملکہ معظمہ کے جام سلامتی مین بہر کر پیا۔

آخر سالون مین ملکہ معظمہ کا یہ دستور تہا کہ ابتدا سے موسم بہار مین وہ فرانس کے جنوب مین تشریف لیجاتین۔ وہان کی آب و ہوا سے ہمیشہ اُنکو فائدہ ہوتا تہا۔ مگر اس سال مین گو آرام لینا اور تبدیل آب و ہوا کرنا بہ نسبت اور سالون کے زیادہ ضروری تہا۔ مگر یہ پسند خاطر عالی نہین ہوا کہ وہ اپنے آرام کے لیئے رعایا سے دور جاتین۔ اسیلیئے اُنہون نے یہ اعلان کیا کہ وہ آیرلینڈ مین چند ہفتون کے لیئے جاتی ہین۔ یہ ارادہ اُنکا رحمدلی اور حسن تدبیر ملکی پر مبنی تہا اس ارادہ کی رعایا نہایت ممنون ہوئی۔ اسوقت جنوبی افریقہ کی لڑائی مین آیرلینڈ کی بہادر سپاہ کارہائے نمایان کر رہی تہی اسکو ساری قوم بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکہہ رہی تہی۔ اور دلمین اسکی جوانمردی کی قائل ہو رہی تہی۔ اور ملکہ معظمہ بہی اس سپاہ کی حسن لیاقت کی قدر کرتی تہین۔ اُنہون نے حکم صادر فرمایا کہ سینٹ پیٹرک ڈے کو ساری آیرلینڈ کی رجمنٹین قومی نشان لگاتین۔ ملکہ معظمہ کے آیرلینڈ جانے ہی سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ آیرلینڈ کے زیادہ تر آدمیون کی نیکخواہی وفاداری جان نثاری فرمانبرداری پر بہت اعتبار رکہتی تہین اور یہ اعتبار رکہنا اُن کا غلط نہ تہا۔ ملکہ معظمہ کا خود فرزند شہزادہ کوناٹ آیرلینڈ کی سپاہ کا کمانڈر انچیف مقرر ہو گیا تہا تو اہل آیرلینڈ نے بڑی محبت سے اُنکا خیر مقدم کیا۔ یہ ایک تمہید تہی جس سے ملکہ معظمہ یہ سمجہین کہ جب مین واپس جاؤنگی تو وہان کی رعایا میرے ساتہ اپنی محبت و خیرخواہی کو بڑی گرمجوشی سے دکہاتی ہی۔

سنہ ۱۹۰۰ء مین ملکہ معظمہ کی لائف کا واقعہ عظیم یہ ہے کہ اپریل مین وہ آیرلینڈ مین تشریف لے گئین۔ نصف صدی گزر چکی تہی کہ ملکہ نے آیرلینڈ کی سرزمین مین پہلے قدم رکہا تہا اور پہر تیسری دفعہ تشریف لے گئین۔ اسپر ۴۰ چالیس برس گزر چکے تہے مگر اس مدت دراز مین اُنہون نے اس جزیرہ کی بہی خواہی مین کبہی کوئی بات فروگزاشت نہین کی۔ وہ کبہی اس بات کو

نہین بہولین کہ جب وہ یہان آئی تہین توانکا شوہر ساتھ تہا جسکا عالم شباب تہا اگر اُس کے
مرنیکے بعد وہ تنہا یہان آتین تو شوہر کی معیت کی یاد اُنکے دلکو دکھاتی اور غمون کو ہرا کرتی اس
سبب سے وہ یہان نہین آئین۔ علاوہ اسکے آیرلینڈ مین بعض اوقات خوفناک اور خطرناک پولیٹکل
معاملات بہی یہان تشریف آوری کے مانع تہے۔ بس چالیس برس تک یہان نہ آنیکے یہ دو سبب
خیال کیئے جاتے ہین ✤

۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو مینہ موسلا دہار برس رہا تہا کہ وہ وکٹوریا البرٹ جہاز مین سوار ہوکر
کنگس ٹاؤن کے بندرگاہ مین آئین پروگریم مین جو وقت آنے کا مقرر ہوا تہا اُس سے چار گہنٹے پہلے
بندرگاہ مین جہاز آگیا۔ جسکے سبب سے آدمیون کا اجتماع کم ہوا۔ مگر جب ایک بیڑے نے سلامی اتاری
تو سب کو معلوم ہوا کہ حضرت علیا تشریف لے آئین تو پہر خیر مقدم کی ادا کرنیکے لیئے ایک جم غفیر
و ہجوم کثیر جمع ہوا۔ تمام مقامات مین جہان سے اُنکی سواری نظر آتی تھی آدمی بہر گئے اور جا بجا
جہنڈیان لگین اور پہریرے پہڑکنے لگے۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ شہر مین داخل ہوئین۔ شہر کا پرانا دروازہ
تو باقی نہین رہا تہا۔ اُسکی جگہ ایک نیا مصنوعی دروازہ لگا دیا تہا۔ یہان لارڈ میر اور کورپوریشن حضرت
علیا کی تشریف آوری کے منتظر تہے۔ کیسل کی فصیل پر نفیریان بجائی گئین تو دروازے کہولے
گئے۔ ایک افسر لارڈ میر کے پاس گیا اور اُسنے عرض کی۔ مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ شہر ڈبلن مین
ملکہ معظمہ کے داخل ہونے کی اجازت فرمائین۔ لارڈ میر نے فوراً جواب دیا کہ مین شہر ڈبلن کیطرف سے
مبارکباد دیتا ہون کہ ملکہ معظمہ اس قدیمی شہر مین قدم رنجہ فرمائین تو اُنکے آتے ہی دروازہ کہولدیا
جائے گا۔ جب یہ افسر دروازہ کے باہر گیا تو دروازہ پہر بند ہوگیا۔ ساڑھے بارہ بجے ملکہ معظمہ تشریف
لائین۔ دروازہ کہولدیا گیا۔ جب اُنکی سواری لارڈ میر اور کورپوریشن کے سامنے آئی تو وہ ٹہیری ہوم
سکرٹری سے لے لارڈ میر کو پیش کیا۔ لارڈ نے سٹی مارشل سے کنجیان لین اور ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین انکو
دیکر یہ عرض کیا کہ جناب عالیہ کی خدمت عالی مین قدیمی شہر ڈبلن کی کنجیان عاجزانہ پیش کرتا ہون
ملکہ معظمہ نے کنجیون کو ہاتھ لگایا اور سٹی مارشل کے پاس کنجیان پہر آگئین۔ اسی طور پر شمشیر شہر
پیش ہونیکی رسم ادا ہوئی۔ پہر شہر کے کلرک نے ایڈریس پڑھا جس مین شہر ڈبلن کے باشندون
کی طرف سے مودبانہ دل کی باتین لکھی ہوئی تہین اور آخر مین یہ گزارش تھی کہ ملکہ معظمہ یہان انکے

دلکی خوشی ہو میسر کرین ہر جگہ اُنکو ہزارون مبارکبادین دیجائینگی۔ ملکہ معظمہ نے لارڈ میئر کی طرف مخاطب ہوکر جواب دیا کہ مین آپ کی بہت شکرگزار ہون کہ میرے خیر مقدم کا ایڈریس میری نیک خواہی کے ساتھ دیا گیا مجھے آیرلینڈ مین پھر آنیسے بڑی خوشی ہوئی۔ اور اہون نے ایڈریس کا یہ تحریری جواب دیا کہ مین تمہارا دل سے شکر ادا کرتی ہون کہ میرے خیر مقدم اور نیک خواہی کا ایڈریس خیر خواہانہ مجھے یہان آنے پر میرے آیرلینڈ کی سلطنت کے قدیمی دارالسلطنت کی طرف سے دیا گیا۔ مین اس خوش فضا ملک مین آرام لینے اور تبدیل آب ہوا کے لیئے اور ان مناظر کے دوبارہ دیکھنے کیواسطے آئی ہون جو میرے دلمین اپنے شوہر کے ساتھ آنیکے خیال پیدا کرتے ہین۔ یہان نہایت سرگرمی سے میرا اور میرے شوہر کا میرے بچون کا خیر مقدم تم نے کیا تہا۔ گو اسپر بہت عرصہ گزر گیا ہے مگر اسکی یاد اب تک میرے دل کو خوش کرتی ہے۔ مجھے اس سے بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ مین اسوقت اُن بہادرون کی زاد بوم دیکھ رہی ہون جو بالفعل میرے تاج اور سلطنت کی محافظت مین بہادرانہ کارہائے نمایان کر رہے ہین جیسے کہ پہلے زمانہ گزشتہ مین کیئے تھے۔ مین قادر مطلق سے دعا مانگتی ہون کہ وہ تمپر اپنی رحمت اور برکت نازل کرے اور تمہاری ان اعلےٰ درجہ کی خدمات مین رہنمائی کرے جو تم اپنے ہم شہریون کی منفعت کے لیئے کر رہے ہو پھر شہر مین سواری آہستہ آہستہ چلی اور قصر شاہی مین گئی سارے راہ رو مین خلقت کا ہجوم اور اُنکے چیئرز کی دہوم تھی۔ ملکہ معظمہ خود لکھتی ہین۔ کہ جس گرمجوشی سے میرا خیر مقدم ہوا۔ مین اس سے نہایت خوش ہوئی اور اسکا اثر میرے دل پر بہت پڑا۔

دوسرے دن ملکہ معظمہ نے سوار ہوکر شہر ڈبلن مین فی نکس پارک مین ایک گھنٹے تک سیر کی اور اہل آیرلینڈ کے ساتھ ایسا حُسن اخلاق برتا کہ جو دل لُٹنے پھرے ہوئے تھے وہ بھی اُن کے گرویدہ ہوگئے۔ امیر غریب سب اُنپر فدا ہوگئے اور خدا ملکہ پر اپنی برکت نازل کرے کہنے لگے۔ وہ ملکہ معظمہ کے بال سفید دیکھکر متحیر ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ پہلے زمانہ مین جو وہ تشریف لائی تہین تو وہ اپنی محبت کا اثر ایسا ہمارے دلون پر نہین ڈالتی تہین۔ جیسا کہ وہ اب اثر ڈالتی ہین۔ وہ پہلے کی نسبت ہم کو دو چند عزیز ہوگئی ہین۔ ملکہ معظمہ یہ چاہتی تہین کہ اُنکی صورت جتنے آدمی دیکھ سکین اُن کو وہ اپنی صورت دکھائین۔ اسلیئے وہ جابجا پھرتی تہین۔ اُن کے یہان آنے کا سب سے زیادہ

دلچسپ یہ واقعہ ہے کہ ۱۷- اپریل کو اُنہون نے فی نکس پارک مین مدرسون کے بچون کا ملاحظہ کیا۔ جو آیرلینڈ کے دور دور کے حصون سے بلائے گئے تھے۔ اُنکی تعداد کا تخمینہ ستائیس ہزار سے تیس ہزار تک کیا گیا ہے فینکس پارک مین جسوقت حضرت علیا کی سواری آئی ہے تو لڑکون کی خوشی کی کوئی حد باقی نہ تھی۔ ملکہ معظمہ نے اُنکے درمیان اپنی سواری کو ایسا آہستہ آہستہ گذارا کیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ چلتی ہی نہین تھی۔ جب لڑکے چیرز کا غل مچاتے تھے اور کاغذون کو ہاتھون مین ہلاتے تھے تو ملکہ معظمہ اُنکو خوش ہوکر دیکھتی تھین۔ آخر کو وہ ڈیس (تخت گاہ) کے قریب جسپر امرا بیٹھے تھے آئین۔ اُنکو ایک گلدستہ پیش کیا جسپر یہ لکھا ہوا تھا۔ ہماری عزیز ملکہ کو آیرلینڈ کے بچون کیطرف سے ۔ اپریل کو ملکہ معظمہ نے یہ نذر اُنکی مسکرا کر بڑی التفات سے قبول فرمائی جب وہان سب لڑکون کو دیکھ چکین تو یہ اُنکے حسن اخلاق کی بات تھی کہ اُنہون نے حکم دیا کہ لڑکون کی صفون کے درمیان سواری اس طرح جائے جس طرح آئی تھی۔ دور دور سے لڑکے بلائے گئے تھے کہین کہین ریل کے خرچ کے سبب سے اُنکے آنے مین دیر لگی تو اُنکے تار آئے کہ اس تقریب مین شریک ہونے کے لیئے ہمارا انتظار کیا جائے۔ یہ درخواست تو اُنکی نامنظور ہوئی۔ مگر جب یہ لڑکے آگئے تو ملکہ معظمہ نے اپنے فرط الطاف سے اُنکو پھر جاکر اسطرح دیکھا جیسے کہ پہلی دفعہ دیکھا تھا ایسا اتفاق دو دفعہ ہوا۔ ایکدفعہ دس ہزار لڑکون کو دیکھا ۱۰- اپریل کو ملکہ معظمہ کی سواری مع جلوس شاہی کے ساتھ بارہ میل تک پھری جسکے دیکھنے کیلیئے شوقین بڑی دور دور سے آئے تھے ؎

۱۷- اپریل کو ملکہ معظمہ ڈبلن کے اُس حصہ مین تشریف لے گئین جہان نہایت غریب رہتے ہین وہان اُنہون نے اپنی سواری کو ٹھیرایا۔ وہان کے غریبون نے جن کے پاؤن مین نہ جوتی تھی نہ سر پہ ٹوپی۔ چیتھڑے پہنے ہوئے تھے۔ بڑی تپاک سے چیرز دیئے اور ملکہ معظمہ نے اُنکے حال پر کمال التفات کیا۔ ایک اسکول کی چارسو لڑکیان پھولون کے گلدستے ہاتھون مین لیئے ہوئے کھڑی تھین۔ اُن کا بھی ایک گلدستہ نذر مین قبول فرمایا۔ اور اُنکی آرایش کی تعریف کی کہ تم نے خوب کی اور پھر گھوڑون کے سر کو گھر کی طرف موڑا ؎

۱۷- اپریل کو دوپہر کے بعد ایک اسپتال ملاحظہ کیا جس مین ایک سو چالیس ضعیف ناتوان آدمی طویل العمر تھے۔ اُن مین ساقی میکوریین ملکہ معظمہ سے عمر مین چند مہینے بڑا تھا وہ غزنین کی

لڑائی کا تمغا پہنے ہوئے تہا۔ وہ آگے آیا۔ یہ پہلا ہی تمغا تہا جو ملکہ معظمہ نے سپاہ کو عنایت کیا تھا +

۱۸۔ اپریل کو ایڈریسین لی گئین۔ یونیورسٹیون اور چرچون کیطرف سے بیالیس اڈریسین پیش ہوئین۔ اور ایک سو پچاس اور اڈریسین ملکہ معظمہ کی فرودگاہ کو روانہ ہوئین۔ ملکہ معظمہ نے بہت سی دارالشفائین اور دوائی خانے دیکہے۔ ڈبلن کے زواولجیکل باغ کی سیر کی جس مین عجیب غریب جانور دیکہے +

۲۳۔ اپریل کو ملکہ معظمہ نے بڑا کام یہ کیا کہ فینکس پارک مین بحری و بری سپاہ کا معائینہ کیا۔ تین لاکھ کے قریب تماشائی جمع تھے۔ سپاہ کے سپہ سالار ڈیوک کون ناٹ تھے۔ پریڈ پر سات ہزار سپاہ تھی۔ جس مین ۱۸ سو نیلی جاکٹ کے سپاہی یعنی بحری سپاہی اور تین ہزار پیدل اور باقی سوار تھے۔ سپاہ کے ساتھ باجے خوب بجتے تھے۔ ملکہ معظمہ سپاہ کو بہت اچھی طرح ملاحظہ فرماتی تہین۔ غرض یہ تماشا بڑا اثر انداز تہا +

۲۴۔ اپریل حضرت علیا کے قیام کا یہان آخری روز تہا۔ اس مین وہ گہڑدوڑ دیکہنے گئین اور کنگس ٹئون کے اسٹیشن پر لارڈ میئر اور انکی لیڈی سے اُنہون نے آخری ملاقات کی اور ارشاد فرمایا کہ مین تم کو یقین دلاتی ہون کہ یہان آیرلینڈ مین آنکر مین ایسی مسرور و محظوظ ہوئی کہ اب مجہے یہان سے جانے کا افسوس ہوتا ہے۔ لارڈ میئر نے بہی عرض کیا کہ مین حضور کا یہ کلام سنکر نہایت خوش و احسان مند ہوا اور مجہے امید ہے کہ سال آئیندہ مین حضور پہر تشریف لائین گی۔ بعد اسکے ملکہ معظمہ جہاز مین سوار ہوئین۔ اور گہر کی طرف سفر شروع ہوا +

آیرلینڈ مین آنے کی یادگار عظیم یہ بنائی گئی کہ ایک نئی رجمنٹ آیرش گارڈس کی بنائی گئی۔ جو سپاہیون کی نسل کا بڑا بہادرانہ کام سمجہا جاتا ہے کہ وہ بادشاہ کی ذات خاص کے محافظ ہین۔ یہ امر انکا باعث فخر ہوتا ہے +

۲۶۔ اپریل کو ہولی ہیڈ مین ملکہ معظمہ آئین۔ اور ۲۷۔ کو ونڈسر مین رونق افزا ہوئین اس سفر مین کسیطرح کا رنج نہین ہوا۔ آیرلینڈ مین جانے کے وقت تو انہون نے یہ مژدہ سنا تہا کہ ۳۱۔ مارچ کو تیسرا پڑپوتا پیدا ہوا اور آنے کے وقت کنگس ٹئون مین یہ خبر سنی کہ شہزادہ ویلز اور

شہزادی ویلز دونون ساتھ برسل مین سواری مین بیٹھنے جاتے تھے کہ کسی نے شہزادہ کے قتل کرنے کا قصد کیا۔ خدا نے انکی جان بچا دی کہ اس قصد مین کامیابی نہین ہوئی۔ مگر سارے ملک مین ہلکا اودھم مچ گیا۔ اور لوگون کے دلون مین آتش غضب مشتعل ہوئی*

۱۰ مئی کو ملکہ معظمہ قصر بکنگھم مین ایک ہفتہ کے بعد ونڈسر مین آئین۔ یہان ۱۷ مئی کو نٹلی کی اسپتال مین جو سو زخمیون کا ملاحظہ فرمایا۔ اتنے زخمی کبھی اُنھون نے پہلے نہین دیکھے تھے ہر زخمی کے پاس جاکر شفقت آمیز باتین کین اور پھولون کا ایک گلدستہ دیا*

۱۹ مئی کو ونڈسر کے ایک گرجا مین ڈیوک یورک کے بیٹے یعنی ملکہ معظمہ کے پڑپوتے کو اصطباغ دیا گیا۔ جس مین ملکہ معظمہ شریک ہوئین۔ دائہ کی گود مین سے اُنھون نے پڑپوتے کو اپنی گود مین لیکر بشپ کے ہاتھ مین دیا۔ اور اس کا نام الیگزنڈر ہنری ولیم فریڈرک البرٹ رکھا*

۱۹ مئی کو خبر آئی کہ میف کنگ پر سے دشمنون کا محاصرہ اُٹھ گیا۔ اُس دن ملکہ معظمہ نے ڈیوک ولنگٹن کالج دیکھا۔ جہین انکا نواسہ شہزادہ بیاٹرس کا بڑا بیٹا داخل ہوا تھا۔ ۲۲ مئی کو معمول کے موافق بالمورل مین سالگرہ کرنے گئین۔ لنڈن مین یہ سالگرہ ۲۳ مئی کو ہوئی۔ جانیسے پہلے انھون نے گرانڈیر گارڈس کی پہلی پلٹن کا ملاحظہ کیا۔ جو جنوبی افریقہ کو اپنے ساتھیون کی کمک کو جانیکے تھی۔ ۲۰ جون کو ملکہ ونڈسر مین آئے۔ ملکہ معظمہ ایک اوپیرا کا تماشا دیکھکر بہت خوش ہوئین۔ پھر انھون نے ڈرائنگ روم مین اپنے مہمانون کو بلایا۔ یہ امید تھی کہ آج خدیو مصر بھی آئیگا مگر وہ جہاز پر بیمار ہوگیا۔ اسلیئے نہ آسکا۔ وہ انگلینڈ مین آگیا تھا۔ ۲۸ کو وہ ایسا تندرست ہوگیا کہ ونڈسر مین آنکر ملکہ معظمہ سے ملاقات کی۔ اُسکو شاہانہ ڈنر دیا گیا۔ اور جانیسے پہلے ملکہ معظمہ نے وکٹوریا اور ڈر عنایت کیا*

۱۱ جون سنہ ۱۹۰۰ء کو ملکہ معظمہ نے قصر بکنگھم مین اپنے مہمانون سے ملنے کے لیئے سفر کیا۔ ۱۴ جولائی کو اوپیرا کا پورا تماشا دوسری دفعہ بغیر کسی تکان کے دیکھا۔ ۲۰ کو اولیائے دولت اوسبورن کو گئے۔ ۳۱ جولائی کو خبر آئی کہ ملکہ معظمہ کا فرزند دوم ڈیوک ایڈنبرا اس جہان سے رخصت ہوا۔ ملکہ معظمہ انکی صحت کی نازک حالت سے مطلع تھین۔ وہ کچھ دنون سے بیمار تھے۔ مگر یکایک بیٹے کے مرنے سے اُنپر صدمہ عظیم پہنچا۔ اس غم مین اُنکے کل خاندان شاہی اور رعایا نے انکے ساتھ ہمدردی کی۔ ملکہ معظمہ نے

اس صدمہ جانکاہ مین بہادرانہ تسلیم و رضا و صبر کو اختیار کیا۔ ان رنجون مین بھی اپنی سلطنت
کے کامون کے فرائض ادا کرنے مین ذرا کمی نہین کی۔ اس رنج جانگزا پر یہ غم روح فرسا اور تھا کہ ان کی
بڑی بیٹی سخت علیل تھین۔ اور اسپر شاہ اٹلی کے قتل ہونے کا اور صدمہ پہنچا۔ جنوبی افریقہ کی جنگ کی
خبرین جان خراش آتی تھین۔ غرض ساری عمر مین ملکہ معظمہ کو ایسے آلام روحانی کبھی نہین ہوئے تھے جو
اب ہوئے۔ بہت سے امور اہم سلطنت کے ایسے پیش ہوتے تھے جنپر انکو اور انکے وزرا کو بڑی جانکاہی
کرنی پڑتی تھی ٭

جمعہ کے دن ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع ملکہ معظمہ اوسبورن سے بالمورل مین تشریف لے گئین انکے جانے
سے پہلے شہنشاہ خانم جرمنی انکے پاس رہکر آئین ٭

الیسٹ کوس مین جو سپاہیون کے لیئے دار الشفا ہے اسکے کمزور بیمارونکی دعوت کی اور ان
افسرونکو جنہون نے میدان جنگ مین بہادرانہ کام کیئے تھے انعام اور تمغے دیئے۔ اس جنگ کے
سبب سے بعض خوشی کے تہوار اور میلے بند رہے۔ ملکہ معظمہ کی صحت کی طرف سے ان کے ملازمین کو تردد
پیدا ہوگیا تھا۔ انکو امید تھی کہ ہائی لینڈس کی آب ہوا سے جو انکے مزاج کے موافق ہے انکی صحت
بحال ہوجائیگی۔ اب تک ملکہ معظمہ بدستور پبلک کامون کو نہایت موشگافی کرکے بہت توجہ سے
انجام دیتی تھین۔ ان کامون مین سب سے بڑا کام انہون نے یہ کیا کہ آسٹریلیا کے کامن ویلتھ یعنے
سلطنت جمہوری کو مستحکم کردیا۔ اہل آسٹریلیا نے یہ عرض کیا کہ ڈیوک اور ڈچس یورک کمیشن شاہی لیکر
جناب عالیہ کے نام سے آسٹریلیا کے کامن ویلتھ کے پہلے اجلاس کو کھولین۔ اس عرض کے قبول
کرنے مین ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ مین اس معاملہ کی عظمت کو پوری طرح سمجھتی ہون کہ اس سے آسٹریلیا
کی کولونیان متحد الاغراض ہوجائینگی۔ مین آسٹریلیا کی رعایا کی بہبودی و فلاح مین بڑی دلچسپی رکھتی
ہون۔ مین اس خیرخواہی و اطاعت کی حقیقت کو خوب سمجھتی ہون جسنے جنوبی افریقہ کی جنگ مین کلونیون
کو خود بخود میری اعانت کرنے پر آمادہ کیا ہے اور انکی پرشوکت شجاعت کو جانتی ہون جو انکی سپاہ نے
میدان کارزار مین دکھائی ہے۔ تھوڑے دنون بعد آسٹریلیا کے ان سپاہیون کے پاس جو میدان
جنگ مین لڑ رہے تھے۔ ملکہ معظمہ نے یہ پیغام بھیجا کہ مین تمہاری اور ہندوستانی سپاہ کی اس بہادری
اور دلیری کی قدر کرتی ہون جو تم نے میدان جنگ مین نمایان کی ہے ٭

اِس مہینے کے آخر مین بلیم فونٹین کے ارل جو کچھ برسون سے لارڈ چیمبرلین کے عہدہ کے کام ملکہ معظمہ کے گہر مین کرتے تھے وہ کیبل مین آئے اور اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے اور آسٹریلیا کے گورنر جنرل ہونے کا عہدہ پاکے ملکہ معظمہ کے دست بوس ہوئے اور اورڈ آف تھسل کا خطاب اُنکو ملا ٭

اکتوبر مین ملکہ معظمہ کو ایک تازہ غم پیدا ہوا کہ ۲۹- اکتوبر کو شہزادہ کرسچن کے انتقال ہونے کی خبر آئی۔ وہ ملکہ معظمہ کی تیسری بیٹی کا بڑا بیٹا تھا۔ اور ۱۴- اپریل ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوا تھا۔ ملکہ معظمہ ہی کی آنکھون کے نیچے اُس نے تعلیم و تربیت پائی تھی۔ اور وہ بڑا سعادتمند تھا حضرت علیا کی اطاعت کرتا تھا۔ اور اُنسے محبت کرتا تھا۔ سپہگری کا بڑا شوقین تھا۔ نہایت عمدہ کرکٹ کھیلتا تھا۔ وہ اپنے برادر افسرون اور سپاہیون کا بڑا عزیز تھا۔ اور سپاہیانہ کام اچھی طرح کرتا تھا جنوبی افریقہ مین موت کے آنے نے اُسکی ساری امید۔ ن کو خاک مین ملا دیا۔ ملکہ معظمہ اپنے بیٹی کو پرسہ دینے کے لیئے بہت جلد اسکوٹ لینڈ سے روانہ ہوئین۔ اور ۷- نومبر ۱۹۰۰ء کو ونڈسر مین آگئین جو لوگ ملکہ معظمہ کی صحت و زندہ دلی دیکھنے کے خوگر تھے اُنکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ مردہ دل و خستہ جان ہوتی جاتی ہین۔ اِن مین وہ پہلی سی شگفتگی اور خوش دلی باقی نہین رہی۔ مگر اِس خستہ حالی مین بہی جہان اُنکے کام کرنے کا موقع ہوتا ہی۔ اُس مین وہ اپنی مستعدی پہلی ہی سی دکھاتی تہین ٭

۱۶- نومبر کو ملکہ معظمہ کو اُس سپاہ کے مبارکباد دینے سے بڑی خوشی ہوئی جنکے بہت سے سپاہیون کو اُنھون نے یہ کہا تھا کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ اب وہ اپنے گھر کیطرف سفر کر رہے تھے۔ یہ نہایت مناسب تھا کہ وہ سپاہ جسنے اپنی خیر خواہی کے سبب سے انگریزی سپاہیون کو اپنی مدد سے سنبھالا ہو اسکو ملکہ معظمہ مبارکباد دین۔ اُنھون نے اِس سپاہ کو سینٹ جارج ہال مین بلایا اور اُنکا ملاحظہ فرمایا۔ اور زبان مبارک سے اُنکو یہ ارشاد کیا کہ آج مین بڑی خوشی سے تمہارا خیر مقدم کرتی ہون اور تمہاری کل خیر خواہانہ خدمات کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ مین چاہتی تھی کہ خدا تعالی تمہاری مدد کرے اور صحیح سلامت تم کو پھر اپنے گھر لائے۔ اِن الفاظ پر اہل کولونی نے بڑی گرمجوشی سے چیئرز دیئے جنوبی افریقہ سے اول لائف گارڈس کا ایک حصہ ونڈسر مین آیا تھا۔ اُسکو ملکہ معظمہ نے بلایا۔ ۳۰- نومبر کو کینیڈا کی دوسری رجمنٹ میدان جنگ سے اپنے گھر کو جاتی تھی۔ اُسکو حکم ہوا کہ وہ ونڈسر مین ہو کر

ہوئی اور ملکہ معظمہ کی زبان سے مبارکباد سُننی ہوئی جاے۔ جب وہ آئی تو ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ مین تم کو دیکھکر بڑی خوشی ہوئی کہ تم نے جو جنوبی افریقہ کے میدان کارزار مین بہادرانہ کام کیئے ہین اُسکا مین شکریہ ادا کرتی ہون۔ میری بڑی آرزو یہ ہے کہ تم خوش و خرم بخیر و عافیت اپنے گھر پہنچ جاؤ۔ ان الفاظ پر سپاہ نے بڑے زور شور سے چیرز دیئے۔ نیو برنزوک کا ایک کارپورل تھا جسکا پاؤن لڑائی مین اُڑ گیا تھا۔ تو وہ بیساکھیان لگاکے سپاہ کے ساتھ آیا تھا۔ ملکہ معظمہ نے اُسکے ساتھ باتین کین۔ اُنہون اُس بیوہ کے پاس بھی پرسہ کا تار بھیجا جسکا خاوند گھر جاتا تھا اور راہ مین جہاز پر مر گیا تھا۔

۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع کو ونڈسر مین پبلک کو ملکہ معظمہ نے اپنا آخری دیدار دکھایا کہ وہ یہان کی نمایش گاہ مین آئین اور شون مال مین آئرلینڈ کا بہت سارا اسباب بکتا تھا اُسپر توجہ کرکے بہت سی چیزین خریدین۔ ۱۴۔ دسمبر کو اُنکے شوہر کی برسی تھی معمول کے موافق اُن کے مقبرے پر جاکر اُنھون نے نماز پڑہی۔ یہ اُنکی نماز بھی آخری تھی۔ پھر اُنکو پڑہنی نصیب نہین ہوئی۔

۱۸۔ کو ملکہ معظمہ نے اوسبورن مین قدم رنجہ فرمایا۔ جہان یہ امید تھی کہ تبدیلی آب و ہوا سے قوت پھر عود کرے گی۔ اور رات کو جو بدخوابی رہتی تھی۔ وہ دور ہو جائے گی۔ مگر اس امید مین مایوسی ہوئی۔ بڑے دن کے لیئے بچون اور رشتہ دارون کی دعوتون کی تیاریان ہو رہی تھین کہ لیڈی چرچل رات کو سوئی کی سوئی رہ گئین۔ وہ ملکہ معظمہ کی عمر بھر کی دوست تھین اُنکے مرنے کا اُنپر بڑا صدمہ ہوا۔ ملکہ معظمہ کو بڑھاپے مین بڑے غم پر غم ہوئے تھے۔ ایک زخم ابھی بھرتا نہ تھا کہ اُسپر دوسرا زخم لگتا تھا۔ لڑائیون مین افسرون اور سپاہیون کا مارا جانا۔ ایک جوان لائق بیٹے مرجانا۔ بڑی بیٹی کا خطرناک بیمار ہونا۔ جوان نواسے شہزادہ کرشچن کا مرنا۔ اور پھر لیڈی چرچل کا مرنا۔ شہزادہ ویلز کے قتل کرنے کا قصد ہونا۔ ان سب رنجون نے ملکر ملکہ معظمہ کی قوت جسمانی اور ہمت کو ضعیف کر دیا تھا۔ ساری قوم دعا مانگ رہی تھی کہ نئی صدی ایسی مبارک شروع ہو کہ ملکہ معظمہ کی صحت اچھی ہو جائے اور از سر نو تازہ و توانا ہو جائین۔ اور ساری سلطنت کو خوشحالی اور فارغ البالی اور امن و عافیت حاصل ہو۔

سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

پہلی جنوری سنہ ۱۹۰۱ع کو آسٹریلیا مین حسب ضابطہ کومن ویلتھ قائم ہوگئی۔ یہ بھی اس سلطنت کا واقعہ

عظیم ہے جسکا نتیجہ واثر دنیا دیکھیگی۔ ۲۔جنوری کو ملکہ معظمہ نے فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹس سے ملاقات فرماکر بڑی مسرت حاصل کی کہ وہ جنوبی افریقہ سے منصور و مظفر آئے تھے۔ ملکہ معظمہ نے اُنکو حسن خدمات کے جلدو مین ارل کا خطاب دیا۔ اور اوڈر آف گارٹر مرحمت فرمایا۔ اور پھر اُنہوننے ایک دن مسٹر چمبرلین سکرٹری آوف سٹیٹ کولونی سے ملاقات فرمائی۔ یہ اُنکی ملاقات آخری تھی جو اُنہون نے کسی وزیر سلطنت سے فرمائی*

ملکہ معظمہ قیصرِ ہند کی علالت اور وفات

نومبر سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ ملکہ معظمہ کی اشتہار ساقط ہوگئی ہے۔ اُنکی عادت تھی کہ وہ ہواخوری کے بعد تہوڑی ہی تہوڑی دیر کے بعد کچھہ تناول فرمایا کرتی تہین۔ اب اُن مین تندرستی کی ایسی بات نہین رہی تھی کہ وہ اِس طرح کہایا کرین۔ اِس سبب سے اُنکے اہل و عیال کو بڑا تردد تہا۔ یہ قاعدہ نہین ہو کہ اسّی برس سے زیادہ عمر والے آدمی غذا کو رغبت دل سے کھائین اور اُنکو غذا مین خوب مزا آئے گر حضرت علیا کے اولیائے دولت اِس بات کو اُنکی نسبت تعجب جانتے تھے کہ کھانے مین اِس عمر مین اُنکو مزا نہ آئے۔ اور رات کو بھی طرح نیند نہ آئے۔ جب جنرل روبرٹس سے ملکہ معظمہ کی اول ملاقات ہوئی تو اُنکی طبیعت ناساز تھی فقط چند منٹ تک ملاقات رہی۔ اور ۱۴۔جنوری دوسری ملاقات کے لیئے قرار پائی۔ بوئیر کی لڑائی کی طوالت کا ذکر ہر وقت حضرت علیا کی زبان پر رہتا تہا اور جب اِن افسرون کے مقتول و مجروح ہونے کی خبر جنکو وہ پہلے سے جانتی تہین آتی تھی تو بے اختیار اُن کی آنکھون سے آنسو نکل پڑتے تھے*

ملکہ معظمہ کی صحت و علالت کا حال ۱۹۔جنوری سنہ ۱۹۰۱ء تک کورٹ کے اِس روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے*

(شنبہ ۱۲۔جنوری سنہ ۱۹۰۱ء) حضرت علیا اپنے معمول کے موافق شہزادی کرشچن کے ہمراہ سوار ہو کر پھرنے گئین۔ کوئی ذراسی بھی علالت کی علامت نہ تھی*

(یک شنبہ ۱۳۔جنوری سنہ ۱۹۰۱ء) اوسبورن مین ملکہ معظمہ نماز مین شریک ہوئین اور دوپہر کے بعد سوار ہو کر پھرین*

(دو شنبہ ۱۴۔جنوری سنہ ۱۹۰۱ء) ملکہ معظمہ شہزادی کرشچن اور شہزادی بیٹن برگ کے ہمراہ سوار ہو کر باہر پھرین۔ ارل روبرٹس نے آنکر ملاقات کی (یہ اُن کی دوسری ملاقات افریقہ کی مراجعت کے

بعد تھی) ؁

(سہ شنبہ ۱۵- جنوری سنہ ۱۹۰۱ء) ملکہ معظمہ ڈچس سیکس کوبرگ گوتھا کے ہمراہ سوار ہوکر باہر ہوئین ؁
(چہار شنبہ ۱۶- جنوری سنہ ۱۹۰۱ء) کل کی سواری اُنکی آخری سواری تھی۔ آج وہ سوار نہین ہوئین ؁
(پنجشنبہ ۱۷- جنوری سنہ ۱۹۰۱ء) کوئی سرکیولر نہین لکھا گیا ؁
(جمعہ ۱۸- جنوری سنہ ۱۹۰۱ء اوسبورن)۔ ملکہ معظمہ کی صحت کی حالت معمولی نہین وہ بالفعل اِس قابل نہین کہ اپنی عادت کے موافق سواری مین بیٹھکر پھرین۔ (دوسرا سرکیولر یہ تھا)
اوسبورن ۱۸- جنوری۔ سالگزشتہ مین ملکہ معظمہ کے قوا مین بہت ضعف آگیا تھا جس سے اعصاب دماغی کے نظم و ترتیب مین خلل آگیا تھا۔ اسلیئے اطبا نے یہ التماس کیا ہے کہ وہ بالکل آرام فرمائین اور کاروبار سلطنت سے پرہیز کرین ؁

اِس مین شک نہین کہ جنگ ٹرنسوال کے شہیدون کی فہرست مین حضرت علیا کی تنہا ذات ایک دوسرے عنوان کے نیچے مندرج ہونی چاہیئے۔ حضرت کی پہلی علالت کے سبب سے جمہور کو تشویش ہورہی ہے۔ اُسکی نسبت مین چنسٹر گارڈن نے سچ لکھا ہے کہ اِس نئی تشویش کا جس سے قوم کو سخت ملال ہے وہی ماخذ ہے جس سے ہماری اور مصائب نکلی ہین۔ یعنے جنوبی افریقہ۔ اِس خوفناک جنگ کے جاری رہنے کا اثر یہ لازمی تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی صحت و طاقت کو مضمحل کرتا۔ تاریخ مین کوئی ایسی نظیر نہین جس سے یہ معلوم ہو کہ کسی اور بادشاہ نے بھی اپنی رعیت کے غم و الم پر خود ایسا رنج و اندوہ کیا ہو جیسا کہ ملکہ معظمہ نے کیا۔ اپنی سخت علالت سے دو ایک روز پہلے حکم دیکر ایک سپاہی کی بیوہ کو ایک تعزیت نامہ لکھوایا۔ جس مین اپنا دلی رنج اسپر ظاہر کیا کہ لڑائی ابھی تک چلی جاتی ہے آئندہ جنگ مین افسرون کے مارے جانے کا رنج و غم جو ملکہ معظمہ کو ہوتا تھا اُس سے سخت اذیت اولیاء دولت کو ہوتی تھی۔ مگر جب موسم بہار آیا۔ اور خوشخبریان آنے لگین تو پھر ملکہ معظمہ ایسی ہوگئین جیسی کہ پہلے تھین۔ مگر جنگ نے اپنی صورت پھر بُری دکھائی۔ اور لارڈ روبرٹس والیس آئے تو سخت مایوسی ہوئی۔ اسکے بعد جو اُنکی صحت بگڑی پھر نہ سنبھلی۔ وہ اِن مقامات مین بھی گئین جہان ہمیشہ تازہ و توانا ہوجاتی تھین۔ مگر اب اُنپر اسکا اثر کچھہ نہ ہوا ؁

۱۹- جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو پول لی ٹن (علالت نامہ)۔ شام کے اخبارون مین کل قسطون مین شایع ہوا کہ

اوسبوران دوپہر ۱۹ جنوری سنہ۱۹۰۱ع ملکہ معظمہ نہایت جسمانی اضمحلال سے تکلیف اٹھا رہی ہین۔ اور اُسکے ساتھ علامات ایسی ہین جنکے سبب سے نہایت تشویش ہے۔
دستخط آر ڈگلس پوڈیل ڈاکٹر اور جیمس ریڈ ڈاکٹر

یہ پہلی ہولناک خبر حضرت ملکہ علیا کی علالت طبیعت کی نئی صدی کے ابتدائی مہینے مین شائع ہوئی۔ تو انکی ہمدردی کی موج ساری دنیا مین لہرانے لگی۔ نہ فقط انکی رعیت ہی نے بلکہ روے زمین کی ساری قومون نے اُنکی علالت پر غم و اندوہ کیا۔ ۲۱ جنوری کو امریکہ مین سینٹ کا جو جلسہ ہوا تو تمام اہل سینٹ نے سر جھکائے اور سب آدمی چپ چاپ کھڑے ہوے اور پادری صاحب نے یہ دعا مانگی۔ اے خدا تو بڑی نیک نہاد ملکہ پر اپنا فضل و کرم کر۔ اور اس ساعت مین اپنا رحم اُسکے تمام اعزہ و کنبہ پر اور اسکی سلطنت کی رعیت پر کر۔ جو اُسکو اپنی مادر مہربان جانتے ہین اور وہ اُنسے جُدا ہوتی ہے۔ جرمنی۔ فرانس۔ اٹلی۔ سپین اور یوروپ کی تمام قومون نے خود بخود اسی طور پر اپنے رنج و ملال کو ظاہر کیا۔ دنیا کی تاریخ مین بہت کم کسی بادشاہ کے قریب المرگ ہونے کا ایسا رنج و ملال دیکھنے مین آیا ہے۔ کہ انگلستان کی ساری رعایا غم کے مارے گنگ ہو رہی تھی جیسے سارے بستر مرگ کے گرد اگرد جمع رہتی تھی۔ تمام ممالکتون مین ہر قصبہ و شہر پر بیمار کے کمرہ کی اُداسی و خاموشی اپنا سایہ ڈال رہی تھی۔ اسمین شبہہ نہین کہ ملکہ معظمہ کا آخر وقت آگیا تھا۔ اور ہر لحظہ موت کے آنیکا خوف لگا رہتا تھا۔ آخری خبر یہ تھی کہ اس گھڑی سب طرف مایوسی کی تاریکی چھا رہی ہے۔ اسمین کسی شخص کو روشنی دیکھنے کی امید کرنا عبث خیال ہے۔

مغربی مہذب قومون ہی پر اس اندوہ و الم کا انحصار نہ تھا۔ بلکہ جنوبی افریقہ کے کافر ویسٹ کوسٹ کے ہلوسا۔ ہندوستان کی سرحد کے افغان اپنے اپنے طور پر اس عظیم الشان گوہری ملکہ کا غم کر رہے تھے۔ اہل انگلینڈ۔ اہل کنیڈا۔ اہل آسٹریلیا۔ اہل جنوبی افریقہ۔ اہل ہند اور اہل برطانیہ جہان تھے اس غم مین مبتلا تھے۔ سب جانتے تھے کہ اس موت سے کیا نقصان ہوگا۔ بہت سے دلون مین ایسا رنج و الم تھا کہ وہ الفاظ مین بیان نہین ہو سکتا۔ لاکھون آدمی جنہون نے کبھی عورت و مرد کا بستر مرگ نہین دیکھا وہ دعائین مانگ رہے تھے۔

جب اول علالت نامہ کا اعلان ہوا ہے تو ملکہ معظمہ کا سارا کنبہ اور متعلقات سے اوسبورن مین

بلایا گیا۔ جسنے ڈاکٹرون کی رپورٹ کے معانی کی تشریح کردی۔ شہزادہ ویلز اور شہزادہ یورک تو سنڈرنگھم مین تھے۔ شہزادہ ویلز کہین جانیکے لیئے رخت سفر باندھے بیٹھے تھے۔ مگر اُنھون نے اپنے جانے کا ارادہ فسخ کیا۔ اور اپنی بہن لوئزا کو ساتھ لیکر ایک خاص ٹرین مین اوسبورن کو روانہ ہوئے۔ اور ایک یا دو گھنٹے کے بعد شہزادی ویلز اور ڈیوک یورک روانہ ہوئے۔ ڈیوک کون ناٹ برلن مین تھے۔ جب اُنکے پاس سمن آیا تو وہ شہنشاہ جرمن کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے۔ شہنشاہ جرمنی کی والدہ یعنے ملکہ معظمہ کی بڑی صاحبزادی سخت علیل تہین۔ وہ ماں کے پاس نہین جا سکتی تہین۔ اس لیئے انکے بیٹے نے یہ کہا کہ مین ملکہ معظمہ کا سب سے بڑا نواسہ ہون اور میری ماں علالت کے سبب سے اپنی ماں کے پاس جا نہین سکتین۔ اسلیئے میرا جانا ضرور ہے۔ وہ اور ڈیوک کون ناٹ دونون روانہ ہوئے غرض تہوڑے عرصہ مین یہ سب جمع ہوگئے۔ پہر کو سر طامس بارلو جو خاص دماغ کے علاج مین طبیب حاذق مشہور تھے بلائے گئے۔ علالت نامہ دوپہر کے قریب یہ مشتہر ہوا کہ ملکہ معظمہ کو آدہی رات سے کچھ افاقہ ہوا ہے۔ کچھ کہانا بھی کہایا ہے اور آرام سے کچھ سوئی بھی ہین۔ طاقت زیادہ زائل نہین ہوئی۔ مگر یہ علامتین زیادہ تشویش دلانے والی پیدا ہوئی ہین کہ دماغ کے ایک خاص حصہ مین دوران خون نہین ہوتا۔

اس علالت نامہ پر تینون ڈاکٹرون کے دستخط تھے۔ جن مین سر طامس بارلو کا نام بھی تھا دوسرا دن انگلینڈ کے بڑے غم کا دن تھا۔ اسمین آفتاب نے بھی اپنا منہ ڈھک لیا تھا۔ منگل کے دن جو آخر علالت نامہ مشتہر ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اب ملکہ معظمہ کے جینے کی امید باقی نہین رہی۔ وہ آٹھ بجے جاری ہوا تھا۔ جس مین لکھا ہوا تہا کہ صبح کو ملکہ معظمہ کی طاقتین زائل ہونے کی علامتین ظاہر ہوئین۔ اور اُنکی حالت بگڑ گئی۔ چار گھنٹے کے بعد لاکھون آدمیون کو جو اُنکی علالت کے سبب سے فکرمند ہو رہے تھے یہ خبر سنائی گئی کہ کوئی بڑی تبدیلی اُنکی علالت مین نہین ہوئی۔ اور انہون نے اپنے کنبے کے چند آدمیون کو جو وہان موجود تھے پہچانا ہے۔ جن مین سے ایک پرنس ویلز تھے جنسے کچھ باتین کین۔ شہنشاہ جرمن سے وہ بہت پتلی آواز سے کچھ بولین۔ پہر وہ سو گئین +

دوپہر کے بعد چار بجے یہ علالت نامہ مشتہر ہوا کہ حضرت علیا دم واپسین لے رہی ہین اس اثنا مین سارے دن جو بہت ہی دراز معلوم ہوتا تھا تارون پر پیغامون کا تار نہین ٹوٹتا تھا کلکڑ کے

ہر مقام سے ہمدردی اور محبت کے تار آتے تھے۔ شہزادہ ویلز نے لنڈن کے لارڈ میئر کو تار بھیجا کہ انکو اِس اطلاع دینے پر میرا دردناک فرض مجبور کرتا ہے کہ میری ماں کی جان نہایت خطرناک حالت مین ہے

دستخط البرٹ اڈورڈ۔

اسکا جواب لارڈ میئر نے یہ بھیجا کہ مین عالیجناب کی دردانگیز اطلاع پر مطلع ہوا۔ اس سے مجھے اور میرے ساتھ لنڈن کے سارے رہنے والون کو نہایت جگر خراش غم و اندوہ ہوا۔ اہل شہر اب تک یہ دعا مانگ رہے ہین کہ مشیت ایزدی ملکہ معظمہ کے کل کنبے کے اور انکی کل سلطنت کی رعیت کے نقصان ممتنع البدل کو ابھی بدل دے۔ عالی جناب میری اِس دلی ہمدردی کی التماس کو قبول فرمائین

دستخط ہیر نیگ گرین

چار بجے ملکہ معظمہ کی حالت اور زیادہ ردی ہوگئی جس کے سبب سے اب زیست کی امید بالکل منقطع ہوگئی۔ نیم بیہوشی طاری ہوئی۔ اوسبورن سے جو ۵۔ اور ۶ بجے کے درمیان لنڈن تار بھیجے گئے اُن مین سے ایک مین یہ بیان تھا کہ ملکہ معظمہ کی لبون پر جان ہے۔ ایک آن کی آن مین نکلنے والی ہے۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ بیمار کے کمرہ مین تیمارداروں کو کچھ شبہہ نہ تھا کہ عنقریب خاتمہ ہونے والا ہے۔ پانچ بجے کے قریب معلوم ہوا کہ اب اِس عزیز فرمانروا کی ساری قوت سلب ہوگئی ہے۔ بیمار کے کمرہ مین شہزادہ ویلز اور انکی بی بی۔ ڈیوک و ڈچس یورک و شہنشاہ جرمن اور شہزادہ و شہزادی کرسچن اور انکی بیٹی اور اور عزیز و اقارب موجود ہین ٭

ملکہ معظمہ کو نزع کی حالت مین بے چینی و بے قراری نہین ہوئی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سوتی ہین۔ بشپ ون چسٹر اُنکے پاس چپکے چپکے دعائین پڑھ رہے ہین۔ ٹھیک ساڑھے چھ بجے تھے کہ اُنھون نے بغیر کسی اضطرار و اضطراب کے اِس عالم فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کی اُنکا شعلۂ حیات اپنی آخری روشنی دکھا کے بُجھ گیا۔ وہ ملکہ معظمہ جو ساٹھ برس سے بارِ سلطنت اُٹھا رہی تھین وہ اِس سے سبکدوش ہوئین۔ اُنھون نے دنیا کے تاج کو اُتار ڈالا اور اُسکی جگہ بلا شبہ دیہیم غیر فانی سر پر رکھا۔ اُنکی تجہیز و تکفین بھی وفات کے بعد اُن ہی صفات کے ساتھ ہوئی جو اُنکی ذات مین حیات کے اندر تھین۔ اِسکی سادگی مین ایک عجب عظمت و جلال کی شان تھی۔ اوسبورن مین کھانے کے کمرے کا ایک حصہ اُنکے جنازے کے لیئے مقرر ہوا۔ اُن کا جسم فانی دیودار و سیسہ

اوبک سکے تابوت مین رکھا گیا۔ سارے اُنکے رشتہ دار وعزیز واقارب دوست اسوقت موجود تھے تابوت پر شاہ اڈورڈ ہفتم نے الماس کا تاج جسکو ڈرائنگ اور شاہانہ ڈنرون مین پہنا کرتی تہین اُر گارٹر کے جواہر اور رین رکھے۔ کمرے کے گرد بڑے بڑے بلند درخت لگائے گئے اور طرح طرح کے خوشنما پھول گملون مین رکھے گئے۔ غرض اس آراستگی سے معلوم ہوتا تھا کہ فردوس مین جنازہ رکھا ہوا ہے۔ تابوت کے ہر کونہ پر چار گرانڈیر اُسکی طرف پشت کیئے اُلٹی بندوقون کے کندون پر جھکے ہوئے بیحس وحرکت کھڑے تھے علم لگا ہوا تھا جس مین سکوٹ لینڈ کا شیر اور آیرلینڈ کا ہارپ نظر آتا تھا تاریکی اور اندھیرا بالکل نہ تھا۔ روشنی وہوا بے تکلف آرہی تھی۔ کمرے کی خموشی اور اُداسی کا عالم جنھون نے دیکھا ہے اُنکو مرتون تک یاد رہے گا +

اس ترتیب وانتظام کے ساتھ جنازہ اٹھایا گیا کہ اوسبورن مین جنازہ ملکہ معظمہ کے قدیمی ملازمین ہائی لینڈس نے اُٹھا کر توپ کے رہکلہ پر رکھا دیہ حضرت علیا کی وصیت تھی کہ میری تجہیز وتکفین ملیٹری ہو) جنازہ اور اُسکے ساتھ پیچھے بادشاہ اڈورڈ ہفتم وشہنشاہ جرمن اور ڈیوک کون ناٹ اور شاہ بیلی ٹیس اور یوروپ کے بادشاہون کے نائب اور ملکہ الیکسنڈریا اور شاہزادی لوئیزا اور ڈچیس فائف اور اور شہزادیان شاہی جہاز وکٹوریا البرٹ پر گئے۔ جہازون کی دو بڑی قطارین بندھی ہوئی کھڑی تہین۔ برٹن اور غیر قومون کے جہاز ملکہ مغفورہ کی تنظیم وتکریم کے لیئے آئے تھے۔ جسوقت جہاز شاہی ان جہازون کی قطارون مین گزرا تو اکیاسی توپین ایک ایک منٹ کے وقفے سے ہیڑ لئے چھوٹین۔ جمعہ کی رات کو جہاز پر جنازہ رہا۔ ہفتے کی صبح کو وہ ریل کے سیلون پر رکھا گیا اور لنڈن مین آیا جب جہاز پر سے جنارہ چلا ہے تو آدمیون کا ایک ازدحام تہا۔ سب سرنگون خاموش کھڑے تھے جب وکٹوریا ٹرمینس مین جنازہ آیا تو پھر توپ کے رہکلہ پر رکھا گیا اور شہر کے اندر گزرا۔ اُسپر تاج اور نشانات شاہی رکھے گئے اُسکے جلو مین آگے برطانیہ کے بحری وبری والنٹیر وہر قسم کی سپاہ کے دستے تھے اور پیچھے سلاطین اور شہزادے گھوڑون پر سوار تھے اور ملکہ اور شہزادیان گاڑیون مین سوار تہین۔ رعایا برہنہ سر مودبانہ اُسکی آخری تعظیم بجالائی تھی۔ اور ہزارون باقاعدہ سپاہ اور والنٹیر اور پولس راستہ پر دو طرفہ صف بستہ کھڑی تہی۔ ہیڈنگٹن سے ونڈسر تک جنازہ اور اہل ماتم ریلوے پر گئے۔ پھر جنازے کے ساتھ سپاہ اور اُسکے پیچھے شہزادے اور سلاطین چلے +

پیر کے دن دفن کرنے کی بھی رسم ختم ہوئی اور فروگ مور مین ملکہ وکٹوریا جو سب کی
عزیز اور بڑی نیک تھین۔ قبر مین دفن ہوئین۔ ملکہ معظمہ کا مرنا بھی سر پر تاج شاہی رکھتا تھا جو
بدرجہا اِس تاج سلطنت سے اعلیٰ و افضل تھا۔ جسکو باسٹھ برس تک پہنا تھا۔ سنہ ۳۷ء مین وہ
تاجدار اسلیئے بنی تھین کہ وہ ملکہ بن کر فرمانروائی کرین۔ جو اُنھون نے بڑی شان و شکوہ سے کی مگر
سنہ ۱۹۰۱ء مین اُنھون نے ایک اعلیٰ درجہ کا تاج شاہی سر پر پہنا کہ وہ سب سے برتر ملکہ بنکر اپنی قوم کے
دلون پر جو اِسوقت مضطر ہو رہی تھی اپنی یاد سے حکمرانی فرمائین۔ افسوس ہے کہ وہ جوہی کی کلی (ملکہ
معظمہ کا نام ننھیال کا) سنہ ۱۸۱۹ء مین کھلی تھی وہ اب پژمردہ ہو کر خاک مین مل گئی۔ وہ مادر مہربان اپنی
آخری آرام گاہ مین آرام کرتی ہے۔ جسنے برطانیہ کو پال پوس کر ایسا بڑا بنایا کہ دنیا کے چوتھائی رقبہ
پر اور اُسکی تہائی آبادی پر فرمانروائی کرتی ہے۔ اِن مین وہ سادگی تھی جو ایک عورت مسماۃ وکٹوریا
مین ہونی چاہیئے۔ اور شان و شوکت و عظمت و جلال وہ تھا جو ملکہ وکٹوریا مین ہونا چاہیئے۔ ملکہ
وکٹوریا کی سلطنت کے جتنے برس پر برس آتے گئے۔ وہ برطانیہ کی روح اور اُسکی اعلیٰ درجہ کی عظمت و جلال و حسنات
کی جسم بنتی گئین۔ ۲۲۔ جنوری کو جب اُنکی روح نے پرواز کی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ قوم کی جان نکل گئی٭

محمد ذکاء اللہ دہلوی
المخاطب بہ شمس العلماء و خان بہادر

ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء
دہلی

ضمیمۂ اوّل

ملکہ معظمہ کی اولاد

ملکہ معظمہ اور پرنس البرٹ کے نو بچے تھے۔ جن مین چار بیٹے تھے جن کے نام نامی یہ ہین۔ اوّل۔ البرٹ اڈورڈ پرنس آف ویلز۔ جو انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ ہفتم کے نام سے ہوا۔ دوم۔ الفرڈ جو ڈیوک آف ایڈنبرا تھا اور پیچھے ڈیوک سیکس کوبرگ گوتھا ہوا۔ سوم۔ آرتھر جو ڈیوک کون ناٹ تھا۔ چہارم۔ لیوپولڈ جو ڈیوک البنی تھا۔ پانچ بیٹیان تھین۔ اوّل۔ وکٹوریا جو ولیعہد پروشیا تھین اور پیچھے شہنشاہ بانو فریڈرک شہنشاہ جرمنی کی ہوئین۔ دوم۔ ایلائس جو گرینڈ ڈچس ہسی تھین۔ سوم۔ ہلینا جو شہزادی کرسچین جلیس وگ ہولسٹین تھین چہارم۔ لوئیس یالوئیزہ جو مارکوئیس لورن کی تھین۔ اور بعد ازان ڈچس آرگائل کی ہوئین۔ پنجم۔ بیاٹرس جو شہزادی ہنری بیٹن برگ کی ہوئین +

ملکہ معظمہ کی زندگی مین دو بیٹون لیوپولڈ ڈیوک البنی اور الفرڈ ڈیوک سیکس کوبرگ۔ گوتھا اور ایک بیٹی ایلائیس گرینڈ ڈچس ہسی کا انتقال ہوا +

ملکہ معظمہ کی اولاد جو انکے بعد زندہ رہی

ملکہ معظمہ کے بعد دو بیٹے زندہ تھے ایک پرنس ویلز (جو اب اڈورڈ ہفتم ہین) اور دوسرے آرتھر ڈیوک کون ناٹ۔ اور چار بیٹیان زندہ تھین۔ ایک وکٹوریا شہنشاہ بانو فریڈرک۔ دوسری ہلینا شہزادی کرسچین تیسری لوئیس ڈچس آرگائل۔ چوتھی بیاٹرس شہزادی ہنری بیٹن برگ۔ سب سے بڑی شہزادی وکٹوریا (شہنشاہ بانو فریڈرک) نے ۵ اگست ۱۹۰۱ء کو تقریباً سات مہینے بعد اپنی مان کے انتقال فرمایا فرنیگ فورسٹ کے قریب فریڈرچ شرف مین یہ انتقال ہوا تھا +

پوتے پڑپوتے نواسے پرنواسے پرپوتیان پرنواسیان انکی شادیان

ملکہ معظمہ کے سب بچون کی شادیان ہوئین اور سوائے شہزادی لوئیس کے سب صاحب اولاد بھی ہوئے۔ ملکہ معظمہ کے پوتے پڑپوتے نواسے پڑنواسے پوتیان پڑپوتیان نواسیان پرنواسیان تعداد مین چالیس تھین ان مین سے انکے وفات کے وقت اکتیس ۳۱ زندہ تھے اور نو نے انکی زندگی مین انتقال کیا تھا۔ ان مین سے ستر کی انکی حیات مین شادیان ہوئین منجملہ انکے وہ شادیان بہن بھائیون کی اولاد مین آپس مین ہوئین۔

گرینڈ ڈیوک ہسی (شہزادی ایلائیس کا صرف ایک زندہ بیٹا) شہزادہ الفرڈ کی دوسری بیٹی شہزادی وکٹوریا ملیٹا سے بیاہا گیا۔ پروشا کا شہزادہ ہنری (پروشا کی ولیعہدہ کا دوسرا بیٹا) شہزادی آئی رین سیرس (شہزادی ایلائیس کی تیسری بیٹی) سے بیاہا گیا۔ ان نکاحون مین سے پہلے نکاح مین ۲۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو طلاق ہوگئی۔

ملکہ معظمہ کی اولاد کی اولاد اور یوروپ کے فرمانروا خاندان

باقی اولاد کی اولاد کی شادیان ایسی ہوئین کہ انکے سبب سے یوروپ کے بڑے بڑے فرمانروا خاندانون سے ملکہ معظمہ کی رشتہ مندی ہوگئی۔ ولیعہدہ پروشا (شہنشاہ بانو فریڈرک) کی تیسری بیٹی شہزادی سوفی ڈورتھیا کی شادی سنہ ۱۸۸۹ء مین شاہ گریس کے بیٹے ڈیوک سپارٹا سے ہوئی۔ شہزادی ایلائیس کی سب سے چھوٹی بیٹی (شہزادی الکس وکٹوریا) کی شادی سنہ ۱۸۹۴ء مین نکولاس دوم زار روس سے ہوئی اور شہزادی ایلائیس کی دوسری بیٹی (ایلزبتھ) کی گرینڈ ڈیوک سرج اوف روس سے شادی ہوئی۔ یہ الیکسنڈر دوم زار روس کا چھوٹا بیٹا تھا اور زار نکولاس دوم کا چچا تھا۔ شہزادہ الفرڈ کی سب سے بڑی بیٹی (شہزادی میری) کی شادی سنہ ۱۸۹۳ء مین فرڈاینینڈ ولیعہد رومینیا سے ہوئی۔ پرنس ویلز کی چھوٹی بیٹی موڈ کی سنہ ۱۸۹۶ء مین ڈنمارک کے شہزادہ چارلس سے شادی ہوئی۔

انگلینڈ مین شادیان

پرنس ویلز کی بڑی بیٹی لوئزہ کی شادی ڈیوک فائف سے ہوئی۔ صرف یہی ایک شادی انگلینڈ کے امیرزادہ سے ہوئی ہو۔ ایک اور پوتا شہزادہ جارج ڈیوک یورک کی (جو آپ پرنس آف ویلز ہے) اور اڈورڈ ہفتم کا صرف یہی ایک بیٹا زندہ ہو۔ ٹیک کی شہزادی میری سے بیاہا گیا ہے۔

جرمنی مین شادیان

باقی سات شادیان ملکہ معظمہ کی اولاد کی جرمنی کے شاہی خاندانون مین ہوئین۔ جرمن کے شہنشاہ ولیم دوم (شہزادی ولیعہدہ کے بڑے بیٹے) نے شہزادی وکٹوریا آگسٹس برگ سے شادی کی۔ شہزادی ولیعہدہ کی ایک بیٹی شارلٹ کی موروثی شہزادہ مئینگسن سے سنہ ۱۸۷۸ء مین شادی ہوئی اور دوسری بیٹی فریڈرک وکٹوریا کی شادی ایڈلف کے شہزادہ سیچرم برگ سے سنہ ۱۸۹۰ء مین ہوئی۔ اور تیسری بیٹی مارگریٹ بیاٹرس کی شادی سنہ ۱۸۹۳ء مین ہیسی کیسل کے شہزادہ فریڈرک چارلس سے ہوئی۔

شہزادی ایلایس کی بڑی بیٹی وکٹوریا کی شادی سنہ ۱۸۸۴ء مین ہیٹن برگ کے شہزادہ لوئیس سے ہوئی شہزادہ الفرڈ کی تیسری بیٹی الیگسنڈرا کی سنہ ۱۸۹۶ء مین ہوہن لموہلین جن برگ کے شہزادہ کی ہونیوالی شہزادی سے شادی ہوئی۔ شہزادی ہلینا کی سب سے بڑی بیٹی (لوئیس آگسٹس) کی سنہ ۱۸۹۲ء مین پن ہالٹ کے شہزادہ اری برٹ سے ہوئی ✤

چوتھی نسل مین شادیان

ملکہ معظمہ کی زندگی مین انکی چوتھی نسل مین صرف ایک شادی ہوئی۔ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو ان کی سب سے بڑی نواسی کی بیٹی کی شادی ہنری سی ام ری ریس سے ہوئی ✤

ضمیمۂ دوم

تصاویر و سکّے و میڈل اور ڈاک کے ٹکٹ و یادگارین

ملکہ معظمہ کی تصاویر و پیکرین و بُت و مورتین صدہا تخت نشینی سے ماقبل و مابعد اور شادی کے پیچھے بنی ہین۔ مگر اُن مین ایک بھی ایسی نہین ہے کہ وہ شگفتگی و خندہ روئی کو جو آپکے چہرہ مبارک کے ساتھ مخصوص تھی، ہوبہو دکھلاسکے۔ اور اُنکی کوتاہ قدی مین جو حسانت تھی اُسکو بتلاسکے٭

سارے بڑے بڑے شہرون مین ملکہ معظمہ کی مورتین سٹے چو سنگین یا برونز وغیرہ کے بنے ہوئے ہین۔ اور بڑے بڑے صناعون نے اُنکے بنانے مین اپنی صنعت کاریون کے جوہر دکھائے ہین۔ اُنکی ایک بڑی یادگار سنگین ساٹھ فیٹ اونچی قصر بکنگھم مین بل مین لگائی گئی ہے۔ اِس مین ملکہ معظمہ کی پیکر بنی ہوئی ہے۔ اور اُسکے گرد رموز و کنایون مین عدالت و صداقت وسخاوت کی تصویرین بنی ہوئی ہین اور سبسے اوپر فتح کی تصویر ہے۔ جسکو استقلال اور شجاعت سہارا دیے رہی ہین اِس قصر مین اُنکی ایک اور یادگار بنائی گئی جس مین تین لاکھ روپے خرچ کیے گئے ہین٭

سکّے

اِنکے سکون مین ایک طرف چہرہ بنایا گیا ہے۔ اِس چہرہ مین تین دفعہ اصلاح ہوئی ہین۔ پہلے سکون مین سر پر تاج نہین ہے۔ صرف بالون کی چوٹی گردن پر بڑی خوبصورتی کے ساتھ مڑی ہوئی ہے۔ اِنکے سکون مین بالون کے ساتھ پھولون کا ہار بھی گتھا ہوا بنایا گیا ہے۔ پھر ۱۸۸۷ء مین سر پر چھوٹا سا تاج بھی بنایا گیا۔ اور چہرہ مین اِس عمر کے جو اسوقت تھی خط و خال دکھائے گئے پھر ۱۸۹۳ء مین اِس چہرہ کی ترمیم ہوئی جس مین تاج اچھی طرح دکھایا گیا٭

میڈل

میڈل جن مین اکثر ملکہ معظمہ کا چہرہ بنایا گیا ہے۔ اکثر جنگی بحری و بری لڑائیون کی یادگار کے لیے بنائے گئے ہین۔ ایک تاجپوشی کی یادگار کے لیئے بھی میڈل تھا۔ اور جوبلی میڈل اور ڈائمنڈ جوبلی میڈل بھی بنائے گئے ہین٭

ڈاک کے ٹکٹ

ڈاک کے ٹکٹون پر چہرہ کا بنانا ملکہ معظمہ ہی کی سلطنت کا ایجاد تہا۔ ڈاک کے ٹکٹون پر جو پہلی دفعہ چہرہ بنایا گیا۔ اُس مین کبہی تغیر و تبدل نہین ہوا۔ وہ ایک ہی کل تمام سلطنت مین جاری رہا۔ بہت سی کولونیوں مین ٹکٹون پر نئے چہرے ملکہ معظمہ کے منقش ہوئے ہین ؛

یادگارین

تمام روئے زمین پر یوروپ و ایشیا و افریقہ و امریکہ و آسٹریلیا مین حضرت علیا کی جتنی یادگاریں بنائی گئی ہین۔ اور ان کے عہد سلطنت مین جتنی نئی چیزین منکشف ہو کر اُنکے نام نامی سے مشرف ہوئی ہین۔ ایسی کسی اور بادشاہ کی کبہی نہین ہوئین۔ افریقہ مین رود نیل کا منبع نیانزہ جو اب تک کسی کو معلوم نہ تہا۔ ان ہی کے عہد ہمایون مین دریافت ہو کر نیانزہ وکٹوریا مشہور ہوا۔ ایک کولونی کا نام وکٹوریا ہے ایک عجیب و غریب پہول اُنکے عہد مین نیا دریافت ہوا۔ جسکے پتے پتیان مثل ترکاری کے ایک دفتر ہے۔ وہ بہی نام نامی سے موسوم ہی۔ ایک گاڑی نہایت خوشنما آرام کی چار پہیون کی چہتری دار نو ایجاد وکٹوریا کہلاتی ہی۔ بعض رنگ و موسم و صنعت کاریان و جہاز ان ہی کے اسم سامی سے موسوم ہین۔ رفاہ عام کی عمارات جو انکی یادگار کے لیئے تعمیر ہوئی ہین اُنکا ذکر جا بجا ہم نے اس کتاب مین لکہا ہی۔ وکٹوریا برج اور وکٹوریا انسٹی ٹیوشن بہی مشہور ہین۔ انکی حیات مین جتنی یادگارین بنی ہین۔ اُنکے مرنیکے بعد بہی اُنسے کچہہ کم نہین بنین کلکتہ مین وکٹوریا میموریل ہال ایسی رفیع الشان عمارت تعمیر ہو رہی ہی کہ وہ بہی دنیا کی نامور عمارات مین سے ایک ہوگی ؛

روئے زمین پر تو اُنکی حیات کی یادگارون سے اِنکی وفات کے بعد زیادہ یادگارین بن سکتی ہین۔ مگر آسمان پر انکی یادگار ہے جو اب نہین بن سکتی۔ وہ ایک چہوٹا سا سیارہ بارہوین قدر کا ہی جس کو مائنڈ صاحب نے ۱۸۵۰ء مین دریافت کیا تہا جسکا نام وکٹوریا ہی ؛

تمت

کتبہ ابو یوسف عماد الدین غفر لہ

(دریابادی)

،، ،، ،، مولفہ خان بہادر شمس العلما محمد ذکاءاللہ صاحب

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
فلسفۂ افعال و منتخب الامثال	۸ر	۱ر	عجائب الحساب	۸ر	۱ر
اکسیر دولت ۔ دولت پیدا کرنیکے طریق ہین ہے	۸ر	۱ر	رسالہ علم مساحت ٹوڈ ہنٹر	۱۲ر	۱ر
کیمیائے دولت	۸ر	۱ر	مبادی الانشا حصہ اول	۸ر	۱ر
فلسفہ سیاسیہ مالیہ	۶ر	۰ر	مبادی الانشا حصہ چہارم	۵ر	۱ر
شرقی طبیعیات کی ابجد	۴ر	۰ر	محاسن الاخلاق	جر	۳ر
غربی طبیعیات کی ابجد	۴ر	۰ر	تہذیب الاخلاق	۶ر	۱ر
شرقی و غربی طبیعیات پر محاکمات	۲ر	۰ر	تعلیم الاخلاق	۸ر	۱ر
اہل یونان کی طبیعیات کی تاریخ	۴ر	۰ر	صحیفۂ فطرت	جر	۳ر
اہل اسلام کی طبیعیات کی تاریخ	۴ر	۰ر	مجالس مناظرہ	۳ر	۰ر
سائنس و مذہب کی رزم و بزم	عہر	۱ر	اہل عرب کا جبر و مقابلہ	۴ر	۰ر
نیرنگ فرنگ	۱۰ر	۱ر	جغرافیہ ریاضیہ	۸ر	۱ر
تقویم اللسان	۴ر	۱ر	تحریر اقلیدس مقالہ اول و دوم مع شرح و نتائج	۶ر	۱ر
رسالہ بنا و مستقیمہ حساب ؍ معاون الحساب (دونو کتابونکی لاگت قیمت ایک روپیہ محصول ۳ر)	۱۲ر ؍ ۸ر	۲ر ؍ ۱ر	شرح اول شش مقالہ و مقالہ یازدہم و دوازدہم جو درس مین جاری ہے	۸ر	۱ر

کمیشن ۔ پانچ روپیہ کے خریدار کو ایک آنہ فی روپیہ ۔ چھ روپیہ سے دس روپیہ تک کے خریدار کو ڈیڑھ آنہ فی روپیہ ۔ گیارہ روپیہ سے انیس روپیہ تک کے خریدار کو دو آنے فی روپیہ ۔ بیس روپیہ اور اس سے زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ سیکڑہ کمیشن دیا جائے گا ۔ محصول ہر حالت مین ذمہ خریدار ہوگا ۔ اور سب نقد روپیہ لیا جائے گا ۔ جو اخبار نویس عنایت فرماکر اپنے اخبار مین ان اشتہارات کو چھاپ دینگے ۔ کہ یہ کتابین انکی معرفت مل سکتی ہین اور جتنی درخواستین انکے مطبع مین آئین تو میرے پاس بھیجدین مین انکو ان درخواستون کے مطابق بیس روپیہ سیکڑہ کمیشن دونگا ۔ ان کتابونکے مفصل اشتہار بھی چھپے ہوئے ہین جنکو مطلوب ہو منگالین

محمد عطاء اللہ ۔ دہلی چیلون کا کوچہ ۔ سنہ ۱۹۰۴ء